عربی لغات کا سب سے بڑا ذخیرہ

لغات الحدیث

عربی ـ اردو

مؤلفہ
علامہ وحید الزمان

اس عظیم الشان کتاب کی مدد سے عربی زبان کے تمام
الفاظ کی دریافت کیساتھ ساتھ جملہ احادیث اہل سنت و
امامیہ اور آثار صحابہ پر بھی بخوبی عبور حاصل کیا جاسکتا ہے

میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب "الف"

لغات الحدیث

تالیف

حضرت علامہ وحید الزماں رحمہ اللہ تعالیٰ

بہ تکمیل و تصحیح و اضافہ لغات وسعی مالا کلام

باھتمام

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

Marfat.com

میر محمد کتب خانہ مرکز علم وادب آرام باغ کراچی

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مقدمۂ مؤلّف

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْزَلَ الْقُرْاٰنَ بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ وَّاَفْحَمَ الْفُصَحَاءَ عَنْ مُعَارَضَتِهٖ اَجْمَعِیْنَ فَلَا اَتٰی بِسُوْرَۃٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ اَحَدٌ مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ مَعَ اَنَّهٗ قَدْ مَضٰی عَلَیْهِ زُهَاءَ اَرْبَعِمِائَةٍ وَّاَلْفٍ مِّنَ السِّنِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْمَامُوْنِ الْاَمِیْنِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ حمد وصلوٰۃ کے فقیر ہیچمدان وَحِیْدُ الزَّمَاں خدمت میں شائقین علم حدیث ومتبعانِ سنّت نبویہؐ کے یہ عرض کرتا ہے کہ ۱۹۱۰ء میں جسکو تقریباً نو دس سال کا عرصہ ہوتا ہے۔ میں نے ایک کتاب انوار اللغۃ جو جامع لغات احادیث مع شرح احادیث فریقین یعنی امامیہ واہل سنت ہے۔ بڑی محنت اور جانفشانی سے تالیف کی۔ شیخ احمد صاحب لاہوری مالک مطبع احمدی لاہور نے وہ کتاب طبع کرنے کیلئے مجھ سے منگوالی اور اقرار یہ کیا کہ ہر ماہ میں ایک جلد اس کی چھاپیں گے۔ ساری کتاب بعدد حروف تہجی ۲۸ جلدوں میں تھی، لیکن افسوس کہ صاحب موصوف نے اپنی وعدے کو وفا نہ کیا۔ صرف پانچ جلدیں چھاپ کر رہ گئے۔ فقیر تقاضا پر تقاضا کرتا رہا مگر صدائے برنخاست نو دس سال اسی حیص وبیص میں گذر گئے، آخر فقیر نے مجبور ہو کر اُن کو لکھا کہ اگر آپ حسب وعدہ یہ کتاب نہیں چھاپ سکتے تو میرا مسودہ واپس کر دیجئے تاکہ میں دوسرے کسی مطبع میں چھپوا لوں۔ متعدد تحریرات اور مراسلات اس بارے میں لکھے مگر جواب ندارد خیر بعد از تقاضائے بسیار وتحریرات بیشمار صاحب موصوف نے اصل مسودہ واپس کر دیا۔ اور فقیر نے اُس کی باقی جلدوں کو اس وجہ سے کہ حیات مستعار کا اعتبار نہیں بنگلور میں چھپوانا شروع کر دیا۔ پہلی پانچ جلدیں جو صاحب موصوف نے چھاپی تھیں اول تو ناقص دوسرے اغلاط سے مالا مال فقیر نے از سرِ نو ان جلدوں کی بھی باضافہ احادیث ولغات تصحیح وتکمیل شروع کی اور اُنکا نام اسرار اللغۃ رکھا درحقیقت اب کتاب انوار اللغۃ مکمل ہوئی۔ اور شائقین علم حدیث کو بشارت دیتا ہوں کہ یہ کتاب مکمل جامع تمام لغات عربی وحاوی تمام احادیث فریقین مع ترجمہ وشرح اٹھائیس جلدوں میں طیار ہے شائقین بہت جلد منگوالیں کیونکہ بہت تھوڑی جلدیں چھاپی گئی ہیں اور قیمت بلحاظ افادہ عام اصل لاگت سے بھی چوتھائی کم کر کے رکھی گئی ہے۔

Marfat.com

لغت عربی میں آج تک کوئی ایسی جامع کتاب زبان اردو میں شائع نہیں ہوئی ہے اول تو ہر قسم اور ہر قوم اور ہر مذہب کو طلبہ علم جن کو عربی زبان سیکھنے کا شوق ہو اس کتاب سے بیحد فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ دوسرے ہمارے برادران اہل سنت و امامیہ علاوہ دریافت معانی لغات کے تمام احادیث نبوی و ائمہ اہل بیت پر بخوبی عبور حاصل کر سکتے ہیں۔ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

کیفیت سابقہ

اوائل ۱۳۲۳ہجری میں بحمد اللہ ترجمہ صحاح سبعہ یعنی صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور موطا امام مالک اور جامع ترمذی اور سنن نسائی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور ترجمہ قرآن شریف مع تفسیر موضحۃ القرآن سے فراغت حاصل ہوئی تھی، اس کے بعد میں نے بنظر اس کے کہ ہمارے بعض برادران اہل حدیث نے شرک و بدعت میں اتنا غلو اور تشدد کیا ہے کہ بہت سے امورات کو جن کے جواز اور عدم جواز میں بھی علماء کا اختلاف ہے۔ شرک قرار دینے لگے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ جیسے ہم کو شرک سے احتراز ضرور ہے اسیطرح جو امر شرک نہیں اس کو شرک قرار دینے سے بھی اجتناب لازم ہے کیونکہ تکفیر مسلمین نہایت ہی خوفناک اور باعث تباہی اور بربادی آخرت ہے، جیسے حدیث صحیح میں وارد ہے مَنْ قَالَ لِاَخِيْهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِاَحَدِهِمَا دوسرے اصول حدیث و قرآن شریف میں سے جن جن امورات کا حاصل کرنا ضرور ہے۔ ان کے حاصل کئے بغیر مسائل کا استنباط اپنی رائے سے شروع کر دیتے ہیں یہ امر بھی اندیشہ ناک اور باعث مغالطات ہوتا ہے، اسلئے حسبۃً للہ بغرض صیانت برادران اہلحدیث میں نے ایک کتاب عربی زبان میں لکھی تھی اسکا نام ہدیۃ المہدی رکھا تھا اور اس کے دو حصے کئے تھے پہلے حصہ میں عقائد صحیحہ مطابق ائمہ اہل حدیث کے بیان کر دیئے تھے اور شرک کی اصلی ماہیت اور حقیقت کھولدی تھی اور دوسرے حصہ میں اصول قرآن اور حدیث اس تلخیص کے ساتھ بیان کر دیئے تھے کہ ہر ایک شخص بکمال آسانی انکو منضبط کر سکتا ہے اور اس کے بعد وہ اس لائق ہو جاتا ہے کہ قرآن اور حدیث سے مسائل ضروری مستنبط کر سکے اور اس کا استنباط قابل اعتماد ہو۔ الحمد للہ کہ یہ کتاب بھی یعنی اس کے دونوں حصے ۱۳۲۳ہجری میں تمام ہو گئے تھے اب شروع ۱۳۲۴ہجری سے باوجود اس کے کہ میں کمال نقاہت اور ضعف پیری اور امراض مختلفہ میں گرفتار تھا لیکن اس پر بھی اوقات کو خالی گذارنا مشکل معلوم ہوا اور بالہام غیبی یہ حکم ہوا کہ ایک کتاب لغات حدیث میں بزبان اردو مرتب کر اور اس میں جہانتک ہوسکے فریقین یعنی اہل سنت اور امامیہ کی حدیثیں جمع کر تاکہ حدیث شریف کے تمام طالبین کو شرح کا کام دے۔ اور جس لفظ کے معنی میں ان کو اشکال پیدا ہو وہ اس کتاب میں دیکھ کر اپنا اشکال رفع کر لیں۔ اس کتاب کا نام تاریخی میں نے **انوار اللغۃ** ۱۳۲۴ ملقب بہ **وحید اللغات** رکھا تھا اور اس کی تالیف میں مفصلہ ذیل کتابوں سے مدد لی گئی تھی۔

نہایہ ابن الاثیر، مجمع البحار، قاموس المحیط، صحاح جوہری، محیط المحیط، منتہی الارب، مجمع البحرین، الدر النثیر فی تلخیص النہایۃ، الغریبین، الفائق، المغرب، شرح النہج العجیب، لسان العرب وغیرہ، اور اس کے اٹھائیس پارے بعد حروف تہجی کئے گئے تھے۔ لیکن افسوس ہے کہ جیسے اوپر بیان ہوا مطبع احمدی لاہور نے اس کتاب کو آٹھ دس سال تک بلا طبع روک رکھا بعد اسکے چند اجزاء غلط سلط چھاپ کر بقیہ کتاب واپس کر دی، اس لئے فقیر نے اُن اجزاء کو بھی از سر نو مکمل و صحیح کر کے باضافہ چند لغات انکا نام **اسرار اللغۃ** رکھا، درحقیقت یہ اجزاے اول و دوم و سوم و چہارم و پنجم انوار اللغۃ ہی کے ہیں، ان اجزا کو اجزاء ششم سے لے کر تا جزء بست و ہفتم ملالیں تو مکمل انوار اللغۃ حاصل ہو جاتی ہے اور

Marfat.com

اٹھائیس جلدیں پوری ہو جاتی ہیں۔

فائدہ صاحب مجمع سے بہت اور صاحب نہایہ سے کم مسامحات ہوئے ہیں۔ یعنی جس لغت کو اُس کے صحیح باب میں بیان کرنا تھا وہاں بیان نہ کر کے دوسرے باب میں بیان کر دیا ہے۔ شاید ناظرین کے آسانی کے خیال سے انھوں نے ایسا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں صاحبوں کو اجر عظیم دے۔ انھوں نے فراہمی لغات میں بڑی محنت اٹھائی ہے میں نے اس کتاب میں باتباع ہر دو صاحبان مذکورین کے ہر لغت اسی باب میں بیان کر دیا ہے جس میں انھوں نے بیان کیا ہے مگر اکثر مقامات میں اسکے ساتھ ہی یہ اشارہ کر دیا ہے کہ یہ لغت فلاں باب میں بیان کرنا تھا۔ یا اللہ تو اس کتاب کو قبول فرما اور اپنے فضل و کرم سے اس کو میری زندگی میں تمام اور شائع کرا دے آمین یا رب العالمین ۔

فائدہ اس کتاب میں اکثر ہر لغت شروع سطر سے لکھا گیا ہے اور اس پر اعراب بھی دئے گئے ہیں تاکہ کم استعداد لوگوں کو مزید آسانی ہو اور ابواب کی تنقیح اسلئے نہیں کی گئی کہ یہ کتاب عربی دانوں کے لئے نہیں بنائی گئی ہے بلکہ کم استعداد ہندی بھائیوں کے لئے۔ اور اسی لئے ترتیب لغات اس طرح سے رکھی گئی۔ کہ حرف اول کو باب اور حرف ثانی کو فصل مقرر کیا۔

فائدہ لفظ آنحضرتؐ سے جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہیں فقط۔ وحید الزمان

عرض ناشر:—— اس کتاب کا اصل نام "اسرار اللغۃ معہ انوار اللغۃ الملقب بہ وحید اللغات" تھا جواب "لغات الحدیث" کے مختصر نام کے ساتھ آپ کے پیش نظر ہے۔ حضرت علامہ مرحوم نے جہاں جہاں موضوع تشنہ چھوڑا تھا یا سہواً کچھ الفاظ کے معانی و تشریحات رہ گئی تھیں ان کی تکمیل میں ہر ممکن سعی کی گئی ہے تاکہ اس کتاب کی احادیث کو چار چاند لگ جائیں۔ و نسأل اللہ تعالیٰ خیراً عمیماً و راشداً مبیناً و توفیقاً سلیداً۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب "الف"

الف - حروف تہجی میں سے پہلا حرف ہے - اسکا عدد حساب جمل میں ایک ہے - اور زبان عرب میں مختلف اغراض کے لئے آتا ہے - جیسے استفہام تسویہ، ندبہ، اور تانیث اور جمع وغیرہ -
أَ - حرف ندا ہے قریب کے لئے -

باب الالف مع الالف

آ - حرف ندا ہے - بعید کے لئے -
آءٌ - ایک درخت ہے -

باب الھمزۃ مع الباء

أَبَاءٌ - نرکل - سرکنڈے -
أَبٌّ چارہ - رمنہ یا سبزہ - ہریالی - بعضوں نے کہا أَبٌّ جانوروں کے لئے جیسے میوہ انسان کیلئے
یَرْتَعُ أَبًّا وَ أَصِیدُ ضَبًّا - وہ خوب چارہ چرتا ہے اور میں گوہ پھوڑ (گوہ) کا شکار کرتا ہوں -
أَبَابٌ - تیاری - طیاری ،
أُبُوبٌ - چلنا -
تَأَبُّبٌ - تعجب کرنا -
أَبَابَةٌ - طریقہ -
أُبَابٌ - بڑے زور کا پانی کا سیلاب یا بہاؤ ،
أَبَّ إِلَیْہِ - اسکا مشتاق ہوا -
أَبَّ الشَّیْءَ - اس چیز کو ہلایا -
أَبَّبَ - چلایا - فریاد کی -
إِئْتَبَّ - طیار ہوا - مشتاق ہوا -

أَبَدٌ - زمانہ - ہمیشہ
أَلِعَامِنَا ھٰذَا أَمْ لِلْأَبَدِ قَالَ لَا بَلْ لِأَبَدِ الْأَبَدِ - کیا خاص اسی سال کے لئے ہے یا ہمیشہ کیلئے - آپ نے فرمایا نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے ہے -
أَبِدَۃٌ - وہ جانور جو بدک کر بھاگ نکلے - اس کی جمع ہے أَوَابِدُ -
مِنْ کُلِّ أَبِدَۃٍ إِثْنَتَیْنِ - ہر جنگلی جانور میں سے ایک ایک جوڑا -

أَبْرٌ - یا إِبَارٌ - یا إِبَارَۃٌ - کھجور کا پیوند کرنا -
سِکَّۃٌ مَأْبُورَۃٌ - وہ راستہ جس پر سب پیوندی کھجور کے درخت ہوں -
مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ - جو شخص کھجور کے درخت پیوند لگانے کے بعد خریدے -
أُبِّرَتْ - پیوند کئے ہوئے -
یَأْبُرُوْنَ - پیوند کرتے ہیں -
آبِرٌ - کھجور کا پیوند کرنیوالا - (ایک روایت میں آبِرٌ ہے یعنے کوئی خبر دینے والا ان میں باقی نہ رہے) -

Marfat.com

تَأَبَّرَتْ - پھٹ گئی۔

اِبْرَۃٌ - سوئی۔

اَبَرَتْہُ الْعَقْرَبُ - یعنی بچھو نے اپنا ڈنک اسکو مار دیا جو سوئی کی طرح ہوتا ہے۔

لَسْتُ بِمَاْبُوْرٍ فِیْ دِیْنِیْ - مجھ پر کوئی دینی تہمت نہیں ہے۔

اَلشَّاۃُ الْمَاْبُوْرَۃُ - جو بکری چارے میں سوئی کھا گئی ہو اس کو چین نہیں پڑتا۔

اَلْکَلْبُ الْمَاْبُوْرُ - جو کُتا سوئی کھا گیا ہو۔

اَبَرْنَا عِتْرَتَہٗ - ہم اس کی آل اولاد سب مار ڈالیں۔

تُؤْبِرُوْا اٰثَارَکُمْ - اپنے نشان سب مٹا دو گے۔

اِبْرِدَۃٌ عہ - ایک بیماری ہے جو سردی اور رطوبت (بلغم) سے پیٹ میں ہو جاتی ہے۔ اور جماع میں کوتاہی ڈالتی ہے۔

اِنَّ الْبِطِّیْخَ یَقْلَعُ الْاِبْرِدَۃَ - خربوزہ ابردہ کو جڑ سے اکھاڑ دیتا ہے۔

اِبْرِیْزٌ - کھرا (خالص) سونا۔

اَبَسٌ - لعنت ملامت کرنا۔ غصہ دلانا۔ ڈرانا۔

یُؤَبِّسُوْنَ - یعنی ڈرانے لگے۔ دھمکانے لگے۔

اُبُضٌ - گھٹنے کی اندر کی جانب۔

مَا یُبَضُ اَبَاضِیَۃٌ - ایک فرقہ ہے خارجیوں کا عبداللہ ابن اباض کے لوگ۔

اِبْطٌ - بغل۔

یَتَأَبَّطُھَا - یعنی اپنا مطلب بغل میں لیکر نکلے اس کا سوال پورا ہو۔

تَأَبُّطٌ - چادر کو داہنے ہاتھ کے نیچے سے لیجا کر بائیں مونڈھے پر ڈالنا۔

مَا تَأَبَّطَتْنِیَ الْاِمَاءُ مجھ کو چھوکریوں (لونڈیوں) نے نہیں کھلایا۔

یُوَارِیْہِ اِبْطُ بِلَالٍ - بلال کی بغل اسکو چھپا لیتی تھی (یعنی تھوڑا سا کھانا تھا)۔

اَبْقٌ بھاگ جانا۔

اِنَّ بَنِیْ تَغْلِبَ اَبَقُوْا مِنَ الْجِزْیَۃِ - بنی تغلب کے لوگ جزیہ سے بھاگے۔

اَبَقَ اُبَیٌّ - یعنی ابی بن کعب بھاگ گئے نماز کیلئے نہیں آئے۔

تَأَبَّقَ - چھپ رہا۔

اِبِلٌ - معمولی اونٹ۔

کَاِبِلٍ مِّائَۃٍ لَا تَجِدُ فِیْھَا رَاحِلَۃً - یعنی سو اونٹوں میں سواری کے لائق عمدہ ایک اونٹ بھی نہیں ملتا۔

یہی حال آدمیوں کا ہے کہ سو آدمیوں میں اچھا اور نیک کامل عاقل زاہد خدا پرست ایک بھی نظر نہیں آتا۔

اِبِلٌ مُؤَبَّلَۃٌ - چنے ہوئے اونٹ (جو بچہ کشی یا دودھ کے لئے انتخاب کئے جائیں)۔

اِبِلٌ اَوَابِلُ - چھٹے ہوئے اونٹ۔

اَبَابِیْلُ - جھنڈ کے جھنڈ گروہ کے گروہ الگ الگ یا پے در پے ایک کے بعد ایک۔

حَتّٰی تَأْمَنَ الْاُبُلَّۃَ - جب آفت ارضی اور سماوی سے بے ڈر ہو جائے۔

ذَھَبَتْ اَبَلَتُہٗ - اُسکا وبال جاتا رہا نحوست اور بلا دفع ہو گئی۔

تَاَبَّلَ اٰدَمُ عَلٰی حَوَّاءَ - یعنی آدم نے حوا سے صحبت کرنی چھوڑ دی۔

اَبَلَ اِبِلُہٗ - اُسکے اونٹ بہت ہو گئے۔

رَجُلٌ اٰبِلٌ وہ شخص جو اونٹ کی اچھی خبر گیری کرے۔

عہ یہ لفظ ابردۃ یعنی باب الباء مع الراء میں ذکر کرنا چاہیے تھا مگر صاحب مجمع نے یہاں ذکر کر دیا ہے ہم نے اسواسطے یہاں لکھ دیا کہ عام لوگ اس باب میں بھی اُس کی تلاش کریں ۱۲ منہ

Marfat.com

اِبَالَہ - لکڑی کا گٹھا ریا بڑا گٹھا۔
اُبْلیٰ - مدینہ کے پاس ایک پہاڑ کا نام ہے۔
اَبِیْلُ الْاَبِیْلِیْنَ - جو شخص عورتوں سے غرض نہ رکھے مراد حضرت عیسیٰؑ ہیں۔
فَاُبْلِنَا - ہم پر موسلا دھار مینہ برسا۔
اُبُلَّۃ - بصرہ میں ایک خوشگوار مقام ہے۔ یا ایک شہر ہے بصرے کے قریب۔
اُبِل - ایک مقام کا نام ہے اسکو آبل الزیت بھی کہتے ہیں۔

اَبْلُمَۃ عہ - گوگل کی چھال اسکو جدھر سے چیریں برابر آدھی ہوجاتی ہے۔
کَفَلْقِ الْاُبْلُمَۃِ - یعنی ہم تم حکومت میں برابر ہونے چاہئیں جیسے گوگل کے پوست کا چراؤ۔

اَبْنٌ - تہمت لگانا۔ منہ پر عیب کرنا۔
لَا تُؤْبَنُ فِیْہِ الْحُرَمُ - یعنی آنحضرت کی مجلس میں عورتوں کی بدگوئی نہیں ہوتی تھی۔
اُبْنَۃ - وہ جو گرہ جو لکڑی میں ہو یا جو کمان میں ہو اور کمان کو خراب کرے۔
اَبَنْتُہٗ - میں نے اس پر عیب لگایا۔
مَاْبُوْن - وہ شخص جسمیں مفعولیت کی بیماری ہو۔
اَبَنُوْا اَهْلِیْ - انھوں نے میرے گھر والوں پر تہمت لگائی۔
مَا نَأْبُنُہٗ بِرُقْیَۃٍ - ہمکو معلوم نہیں تھا کہ وہ منتر بھی کیا کرتے ہیں تو یہ عیب اُنپر لگاتے۔
اِنْ نُؤْبَنْ بِمَا لَیْسَ فِیْنَا فَرُبَّمَا زُکِّیْنَا بِمَا لَیْسَ فِیْنَا - اگر ہم پر وہ عیب لگایا گیا جو ہم میں نہیں ہے تو کیا ہوا اکثر ایسا بھی ہوا ہے کہ ہماری تعریف ایسی صفت سے کی گئی ہے جو ہم میں نہ تھی۔

فَاَسَبَّہٗ وَرَدَ اَبَنَہٗ - تو اسکو گالی دی اور اس کا عیب بیان کیا۔
حَتّٰی یَأْتِیَ اِبَّانُ اَجَلِہٖ - یہانتک کہ اُسکی میعاد کا وقت آجائے۔
هٰذَا اِبَّانُ نُجُوْمِہٖ - یہ اس کے ظاہر ہونیکا وقت ہے۔
اِبْن - بکسر ہمزہ بیٹا۔
اُبَیْنِیْ لَا تَرْمُوا الْجَمْرَۃَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ میرے چھوٹے بیٹو کنکریاں سورج نکلے تک نہ مارو۔
کَانَ مِنَ الْاَبْنَاءِ - یعنی ان لوگوں کی اولاد میں سے تھا جنہوں نے ایران سے آنکر عرب کے ملک میں شادیاں کرلی تھیں (یہ واقعہ کسرٰے کیوقت کا ہے جب اُس نے سیف ذی یزن کی کمک کے لئے فارس کی فوجیں بھیجی تھیں اور سیف نے انکی مدد سے حبشیوں کو یمن کے ملک سے نکالا تھا
اُغْزُ عَلٰی اُبْنٰی اُسَامَۃَ - تو ابنی کو لوٹ کر غارت کیجیو وہیں اسامہ کے باپ زید بن حارثہ شہید ہوئے تھے۔
اُبْنیٰ - ایک گاؤں کا نام ہے۔

اَبُوْ - باپ۔
یَا بَاهُ - اصل میں یا ابا تھا ہمزہ حذف کیا گیا۔
لَا اَبَا لَکَ یا لَا اَبَاکَ - تعریف اور ہجو دونوں میں بولا جاتا ہے۔
لِلّٰہِ اَبُوْکَ - تعریف میں بولتے ہیں یعنی تیرا باپ خالص اللہ والا تھا جب ہی تو اس نے تیرا سا بیٹا جنا۔
اَفْلَحَ وَاَبِیْہِ - یعنی قسم اس کے باپ کی وہ اپنی مراد کو پہنچ گیا (مترجم) - عرب لوگ عادۃً ایسی قسم کھایا کرتے ہیں بعضوں نے کہا تاکید مقصود ہے قسم نہیں ہے۔ بعضوں نے کہا یہ کلام آنحضرتؐ

عہ ۵ یہ لفظ بلم باب الباء مع اللام میں ذکر کرنا تھا جیسے صاحب قاموس اور عبید اور صحاح نے کیا ہے مگر صاحب مجمع نے اس باب میں ذکر کر دیا ۱۲ منہ

Marfat.com

نے اُسوقت فرمایا جب سوائے خدا کے دوسرے کی قسم کھانا منع نہیں ہوا تھا بہرحال اس حدیث سے دو باتیں نکلیں ایک یہ کہ غیر اللہ کی قسم کھانا اگر بر سبیل عادت ہو تو وہ شرک اکبر نہیں ہے۔ دوسرے شرک اصغر کی معافی بدون عذاب کے ہو سکتی ہے اہل حدیث کا ان دونوں باتوں پر اتفاق ہے۔

بِاَبَا۔ ام عطیہ کا قول ہے اصل میں بابی تھا یعنی میرا باپ آپ پر قربان۔

ایک حدیث میں ہے اِلَی الْمُهَاجِرِیْنَ اَبُوْ اُمَیَّةَ چاہئے تھا کہ اَبِیْ اُمَیَّةَ ہوتا مگر چونکہ ابو امیہ نام کی طرح ہو گیا تھا تو جر نہیں دیا جیسے کہتے ہیں عَلِیُّ ابْنُ اَبُوْ طَالِبٍ۔

کَانَتْ بِنْتَ اَبِیْهَا۔ یعنی اپنے باپ کی طرح دلیر اور بہادر اور چالاک اور چست تھیں۔ (یہ ام المؤمنین حفصہ رض کو حضرت عائشہ رض نے کہا)۔

اَبُوْ زَیْدٍ۔ اُسامہ بن زید کی کنیت ہے۔

حَتّٰی یَاْتِیَ اَبُوْ مَنْزِلِنَا۔ جبتک ہمارے مکان کا مالک آئے۔

اَبْوَاء۔ ایک پہاڑ کا نام ہے جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے وہاں ایک بستی بھی ہے اس کو بھی اَبْوَاء کہتے ہیں۔

اَبْهٌ ۔ بھول جانے کے بعد پھر یاد کرنا۔

لَا یُؤْبَهُ لَهٗ۔ اسکو کوئی یاد نہیں کرتا اس کی پرواہ (کیونکہ وہ حقیر ہے)۔

اَشَیْءٌ اَذْهَنْتُهٗ لَمْ اٰبَهْ لَهٗ اَوْ شَیْءٌ ذَکَّرْتَهٗ اِیَّاهُ۔ یعنی مجھ کو معلوم نہیں کہ عذاب قبر کا حال آپ نے بیان کیا تھا اور میں بھول گئی اور مجھ کو یاد نہیں آیا یا آنحضرتؐ اسکو بھول گئے تھے اور میں نے آپ کو یاد دلایا۔

اُبَّهَةٌ۔ بزرگی۔ بڑائی، عظمت، تکبر نخوت اسی سے ہے کَمْ مِنْ ذِیْ اُبَّهَةٍ جَعَلْتُهٗ حَقِیْرًا کتنے عزت والوں کو میں نے ذلیل بنا دیا۔

اِذَا لَمْ یَکُنِ الْمَخْزُوْمِیُّ ذَا اُبَّهَةٍ لَمْ یُشْبِهْ قَوْمَهٗ اگر مخزوم قبیلے والا بڑائی نہ رکھتا ہو تو اپنی قوم کے مشابہ نہ ہوگا۔ (یعنی اکثر مخزوم قبیلے کے لوگ متکبر ہوتے ہیں۔ تو اگر کوئی مخزومی بڑائی نہ رکھتا ہو تو سمجھو کہ وہ مخزومی نہیں)۔

اَبْهَرُ ۔ پیٹھ۔ ایک رگ ہے بعضوں نے کہا ہاتھ میں۔ بعضوں نے کہا وہ دل کے اندر رگ ہے سر سے پاؤں تک سب رگیں اس سے ملی ہوئی ہیں اس کے کٹنے سے آدمی مرجاتا ہے (شہ رگ)

اِبَاءٌ ۔ یا اِبَاءَةٌ انکار کرنا۔

اِلَّا مَنْ اَبٰی۔ مگر جو اللہ کا حکم نہ مانے میرا کہنا نہ سنے یعنی کافر ہے۔ انکار کرے۔

قَالَ اَرْبَعُوْنَ یَوْمًا قَالَ اَبَیْتُ۔ یعنی میں نہیں کہہ سکتا کہ چالیس دن مراد ہیں یا چالیس مہینے یا چالیس برس یہ ابو ہریرہ کی حدیث میں ہے)

اَبَیْتَ اللَّعْنَ۔ یعنی تم کوئی کام ایسا نہیں کرتے جس سے لوگ تم پر لعنت کریں۔ عرب لوگ بادشاہوں کو اسلام کے وقت جاہلیت میں یہ کہا کرتے تھے۔

یَاْبَی اللّٰهُ ذٰلِكَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ۔ یعنی ابوبکر رض کے سوا اور کسی کی امامت نہ اللہ مانتا ہے نہ مسلمان مانتے ہیں (یہ اشارہ ہے انکی خلافت کیطرف)۔

اَبَی اللّٰهُ اَنْ یُّعْبَدَ سِرًّا۔ اللہ کو یہ برا معلوم ہوتا ہے کہ اُس کی عبادت چھپ کر کیجائے (یعنی ظلم اور کفر کی حکومت اللہ کو پسند نہیں ہے۔ جہاں اللہ کی عبادت علانیہ نہ ہو سکے)۔

اَبَی اللّٰهُ اَنْ یَّجْعَلَ لِقَاتِلِ الْمُؤْمِنِ تَوْبَةً۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے اس بات سے انکار کیا کہ وہ قائل ہے مؤمن کی تو یہ قبول کرے۔

اَبَی اللّٰہُ اِلَّا اَنْ یَّجْعَلَ فِیَّ سُنَّۃً مِّنْ یَّعْقُوْبَ۔ اللہ تعالیٰ کو یہی پسند ہے (اُسکے خلاف سے انکار کرتا ہے) کہ یعقوب پیغمبر کی سنت مجھ میں کرے دوبارہ بیٹے مجھ کو بھی دے جیسے یعقوب کو دیئے تھے یہ حضرت علی رض کا قول ہے)

اَلْمَلَاءُ اَبَوْا عَلَیْنَا۔ ان لوگوں نے ہمارا کہنا نہ سنا (اسلام قبول نہیں کیا)۔

فَلَمَّا اَبَوْا۔ جب صحابہ رض نے آپ کے حکم اور نہی پر عمل نہیں کیا (وہ سمجھے کہ آپکا حکم وجوب کے طور پر نہیں ہے یا نہی تنزیہی ہے)۔

رُمِیَ اُبَیٌّ یَوْمَ الْاَحْزَابِ۔ ابی بن کعب کو جنگ احزاب میں ایک تیر لگا۔ (جس نے اَبِی پڑھا ہے اس نے غلطی کی)

اِذَا صِیْحَ بِنَا اَبَیْنَا۔ یعنی جب جنگ کیلئے آواز دیجائے تو ہم بھاگنے والے نہیں (ایک روایت میں اَتَیْنَا ہے ہم آن پہنچتے ہیں ایک روایت میں مَا اتَّقَیْنَا ہے ہم بیٹھ نہیں رہتے)۔

نَحْنُ نَقْرَاءُ عَلٰی قِرَاءَۃِ اُبَیٍّ۔ ہم ابی بن کعب کی قرأت پڑھتے ہیں۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ التَّاءِ

اَثَاۃٌ۔ ایک عورت کا نام یا ایک پہاڑی۔

اِتْبٌ۔ چادر جس میں نہ آستین ہو نہ گریبان عرب کی عورتیں اس کو چاک کر کے پہنتی ہیں۔ بے آستین والی قمیص۔

اَتٌّ۔ دلیل میں غالب آنا۔

اُتْرُجَّۃٌ۔ یا اُتْرُنْجَۃٌ۔ ترنج مشہور میوہ ہے۔ لیموں

اَتْمٌ۔ پھٹنا۔ کاٹنا۔ ایک جگہ اقامت کرنا۔

مَأْتَمٌ۔ جہاں مرد عورت یا خاص عورتیں جمع ہوں خواہ خوشی کے لئے خواہ رنج کے لئے لیکن یہ اب عرب میں عورتوں کے اس اجتماع سے خاص ہو گیا ہے جو کسی کی حادثہ موت پر ہو۔ ماتم۔

اَتَانٌ۔ گدہی اُس کی جمع اُتُنٌ اور اُتْنٌ ہے کبھی اَتَان بیوی کو بھی کہتے ہیں۔

اَتْوٌ۔ اَتِیٌّ۔ پردیسی مسافر اَتَاوِیٌّ کے بھی یہی معنی ہے اِنَّمَا ھُمَا رَجُلَانِ اَتَاوِیَّانِ یا اُتَاوِیَّانِ یعنے ہم دونوں پردیسی ہیں۔

سَیْلٌ اَتِیٌّ وَّ اَتَاوِیٌّ۔ جو سیلاب یکایک آ جائے بارش وغیرہ نہ ہو۔

اَطَعْتُمْ اَتَاوِیًّا مِّنْ غَیْرِکُمْ۔ یعنی تم نے ایک پردیسی کی اطاعت قبول کی (ایک عورت نے انصار کی ہجو میں یہ مصرعہ کہا تھا اُس مردود نے پردیسی سے آنحضرت ص کو مراد لیا)۔

کُنَّا نَرْمِی الْاَتْوَ وَالْاَتْوَیْنِ۔ یعنی مغرب کی نماز کے بعد ہم تیر کی ایک مار دیا دو مارین کر لیتے تھے۔

وَاَتَوْا جَدَاوِلَھَا۔ یعنی پانی جانے کی نالیاں انہوں نے درست کیں۔

یُؤْتِیَ الْمَاءَ فِی الْاَرْضِ۔ پانی آنیکا رستہ زمین میں بنا رہا تھا۔

اَلْمُوَاتِیَۃُ لِزَوْجِھَا۔ اپنے خاوند کی فرمانبردار۔

اُوْتِیْتَ۔ تو دیوانہ ہو گیا ہے تیرے حواس پریشان ہو گئے ہیں۔

مِنْ ھٰھُنَا اُتِیْتَ۔ یہاں سے تجھ پر بلا آئی۔

مَأْتَی الْاَمْرِ۔ ایک کام کا رخ۔ سرا۔ شروع۔

اَحَدُ الْمَأْتِیَیْنِ الدُّبُرُ۔ دونوں رستوں میں سے ایک دبر بھی ہے (اگر اس میں بھی جماع کر لیا

؎ جو حرام ہے ۱۲ مصحح

Marfat.com

تو غسل لازم ہے)۔

کَثُرَ اِتَاءُ اَرْضِكَ - تیری زمین کی آمدنی (مالگذاری) کیا ہے۔

اَتْیٌ - یا اِتْیَانٌ آنا۔

اُتِیَ فُلَانٌ مِّنْ مَأْمَنِهٖ - جہاں سے اسکو ڈر نہ تھا وہیں سے اسپر آفت آئی۔

طَرِیْقٌ مِیْتَاءٌ - وہ رستہ جدھر سے لوگ آتے جاتے رہیں۔

فَیَأْتِیْهِمُ اللّٰهُ فِیْ غَیْرِ الصُّوْرَةِ الَّتِیْ یَعْرِفُوْنَهَا اللہ ان کے سامنے ایک ایسی صورت میں ظاہر ہوگا جس کو وہ نہیں پہچانتے ہونگے۔

ثُمَّ یَاْتِیْهِمْ فِی الصُّوْرَةِ الَّتِیْ رَاَوْهَا - پھر ایسی صورت میں ظاہر ہوگا جس کو وہ دیکھ چکے ہوں گے (اس حدیث سے اللہ جل جلالہ کا آنا اور صورت میں وہ جاہے تجلی کرنا ثابت ہوا جیسے اور معتزلہ اور پچھلے اہل کلام نے نادانی سے ان صفات کا انکار کیا)۔

یَاْتِیْنِیْ صَادِقٌ وَّکَاذِبٌ - میرے پاس سچی اور جھوٹی دونوں قسم کی خبریں آتی ہیں - یا کبھی میرا خواب سچ ہوتا ہے کبھی جھوٹ۔

مِنْ اَیْنَ تُؤْتَی الْجُمُعَةُ - کتنی دور تک سے جمعہ کی نماز کے لئے آنا چاہئے۔

اَتَاكَ بِالْحَدِیْثِ عَلٰی وَجْهِهٖ - پوری حدیث صحیح طور سے ٹھیک ٹھیک انھوں نے بیان کی۔

قَدْ اَتَتْكَ - وہ تمہارے طرف آرہی ہے۔

فَاِذَا هِیَ اَتَتْكَ - جب وہ تمہارے پاس آن پہنچے۔

فَأْتِ اَبَابَكْرٍ - ابو بکر کے پاس آیو۔

لَوْ اُوْتِیْتُ مِثْلَ مَا اُوْتِیَ هٰذَا فَعَلْتُ - اگر مجھکو بھی وہ دیا جاتا جو اس کو دیا گیا ہے یعنی قرآن یاد ہوتا تو راتوں کو پڑھا کرتا۔

فَیُؤْتِیْنِیْ عَلَیْهِ - نذر کیوجہ سے مجھ کو وہ بات عطا فرمائے۔

اَتَیْتُ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ - اس کام کو کرلیتا ہوں جو بہتر ہے۔

اُوْتِیْتُ خَزَائِنَ الْاَرْضِ - مجھ کو زمین کی خزانے دیئے گئے یعنی زمین کی حکومت۔

فَیَأْتُوْنَ اٰدَمَ - پھر وہ حضرت آدم کے پاس آئینگے

لَمْ یُؤْتَوْهُمَا - یعنی انکا خاص ثواب اور پیغمبروں کو نہیں ملا۔

اِلَّا اُوْتِیْتَ - مگر تجھ کو اسکا ثواب مل جائے گا یعنی دس نیکیاں۔

وَلَا یَاْتِ مَعَكَ اَحَدٌ - تمہارے ساتھ اور کوئی نہ آئے (حضرت علی رض کو ڈر ہوا کہیں عمر رض کو ساتھ لائیں کیونکہ انکے مزاج میں ذرا سختی اور دلیری ہے لہذا بات بڑھ جائے گی اور فساد اٹھ کھڑا ہوگا)۔

اَتَاكُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ - جس چیز کا تم سے وعدہ تھا (یعنے بہشت) وہ تم کو مل گئی۔

فَاُتِیَ - پھر آنحضرت کے پاس کوئی فرشتہ یا جن آیا (بعضوں نے کہا خواب میں دیکھنا مراد ہے)۔

لَیَاْتِیَنَّ عَلٰی اُمَّتِیْ کَمَا اَتٰی عَلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ میری امت کو بھی وہی ضرور پیش آئے گا جو بنی اسرائیل کو پیش آیا[1] (مراد امت اجابت ہے اور دوزخ میں جانے سے یہ مراد ہے کہ ایک مدت تک عذاب پائیں گے پھر اگر ان کی بدعت[2] کفر تک نہیں پہنچی تو نجات حاصل ہوگی)۔

اِذَا اَتٰی اَحَدُكُمْ عَلٰی مَاشِیَةٍ - جب کوئی تم میں سے جانوروں پر پہنچے۔

یُؤْتَی الرَّجُلُ فِیْ قَبْرِهٖ - یعنی عذاب کے فرشتے

[1] یعنی جیسے بنی اسرائیل کچھ عرصہ بعد گمراہ ہوگئے اسی طرح میری امت بھی گمراہ ہوجائیگی ۱۲ منہ [2] حضرت نے فرمایا کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَّکُلُّ ضَلَالَةٍ فِی النَّارِ - ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی آگ میں لیجاتی ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

آدمی کے پاس اُس کی قبر میں آتے ہیں۔

فَتُؤْتَى بِرِجْلَاهُ۔ اُس کے پاؤں کی طرف سے آتے ہیں۔

لَيَأْتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقُرُوْنِهَا وَاَشْعَارِهَا۔ قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگ اور بالوں سمیت آئیگا (یعنی نیکیوں کے پلڑے میں اُسکی سب چیزیں چڑھائی جائیں گی)۔

اُوْتِيْتُ الْقُرْاٰنَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ۔ مجھ کو قرآن ملا اور ایک اور چیز ملی قرآن کی طرح (یعنی حدیث شریف وہ بھی قرآن کی طرح واجب العمل ہے) مترجم[1]۔ اور صحیح حدیث قرآن کے خلاف نہیں ہوتی بلکہ قرآن کی تفسیر اور تشریح ہوتی ہے جس کے بغیر نہ قرآن سمجھ میں آسکتا ہے نہ اُس پر عمل ہو سکتا ہے اور یہ جو لوگوں میں حدیث مشہور ہے کہ جب تم کو میری حدیث پہنچے تو اس کو اللہ کی کتاب پر پیش کرو موضوع اور باطل ہے اسکو بیدینوں نے بنایا ہے اب اگر کوئی شخص صحیح یا حسن حدیثوں کو نہ مانے اور اُنکو قابل عمل نہ سمجھے وہ کافر ہے۔

اُتِيَ۔ کیا کے معنی میں بھی آیا ہے۔

فَاِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ اٰلُاٰنَ۔ اب تمہارا امیر آن پہنچیگا (یعنی زیاد جس کو معاویہ نے مغیرہؓ کے بعد کوفہ کی حکومت پر مامور کیا تھا

فَاُتِيَ بِدَجَاجَةٍ۔ یعنی ابن عباسؓ کے پاس کچھ کھانا آیا (راوی کو شک ہے وہ کیا کھانا تھا پر) اتنا یاد ہے کہ اس میں مرغی کا گوشت تھا۔

مَا لَمْ يُؤْتِ كَبِيْرَةً۔ جبتک کبیرہ گناہ نہ کرے (مسلم کی روایت میں یوں ہے لیکن مصابیح والے نے یوں نقل کیا ہے مَا لَمْ يَاْتِ بِكَبِيْرَةٍ اس صورت میں معنی صاف ہیں)۔

تَاْتِيْ مَنْ اَنْتَ مِنْهُ۔ جس امام سے تو نے بیعت کی ہے اسی کے پاس چلا جا۔

اَلصَّلٰوةُ اِذَا اَنَتْ۔ نماز جب اسکا وقت آن پہنچے (اور صحیح اَنَتْ ہے معنی وہی ہیں)۔

اَتٰى اُمَّهٗ۔ اپنی ماں سے زنا کیا۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الثَّاءِ

اَثَاءٌ۔ یا اَثَاءَةٌ۔ چھینک مارنا۔

اِثْتِثَاءٌ۔ بھوک نہ بجھنا۔

اَثَرَةٌ۔ یا اُثْرَةٌ یا اِثْرَةٌ۔ حق تلفی اور بلا استحقاق دوسرے کسی شخص کو عہدہ یا منصب یا عطا میں فضیلت دینا (یہ لفظ انصار کی حدیث میں ہے)۔

اِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا۔ تم میرے بعد دیکھوگے کہ دوسرے لوگوں کو تم پر بلا استحقاق فضیلت دیجائے گی تو تم صبر کئے رہنا یعنی حاکم وقت سے بغاوت نہ کرنا۔

اِذَا اسْتَاْثَرَ اللّٰهُ بِشَيْءٍ فَالْهُ عَنْهُ۔ جب اللہ تعالیٰ کسی کو اٹھالے یعنی مار ڈالے تو اس کو بھولجا (ہر گھڑی مصیبت کو تازہ نہ کر)۔

مَا اسْتَاْثَرَهَا عَلَيْكُمْ۔ آنحضرتؐ نے ان مالوں کو خاص اپنے نفس پر خرچ نہیں کیا۔

اَخْشٰى خِذْلَتَهٗ وَاُثْرَتَهٗ۔ مجھے انکی نسبت یہ ڈر ہے کہ وہ اپنے عزیزوں کی بہت پاسداری کرتے ہیں بلا استحقاق انکو دوسروں پر مقدم رکھتے ہیں[2]

سَتَرَوْنَ اُثْرَةً۔ تم دیکھوگے بلا استحقاق دوسروں کو تم پر فضیلت دیجائے گی۔

وَعَلٰى اَثَرَةٍ عَلَيْنَا۔ گو ہم پر بلا استحقاق دوسروں کو فضیلت دیجائے (جب بھی ہم صبر کرینگے)۔

لَا يَبْقٰى مِنْكُمْ اَثَرٌ۔ تم میں سے کوئی خبر دینے والا باقی

---

[1] لیکن یہ بات اپنی جگہ صحیح اور عین عقل ہے کہ عمل اسی حدیث پر کرنا چاہئے جو قرآن مجید کی تعلیمات کے مطابق ہو مخالف نہ ہو کیونکہ وہی ایک آخری معیار اسلام ہے۔ اب اگر کوئی حدیث قرآنی تعلیمات کے خلاف ہے تو وہ حدیث رسول نہیں یا تو وہ موضوع ہے یا راوی اور سامع کی غلط فہمی ہے یا اسی طرح کی کوئی اور بات ہے ۱۲ مصحح

[2] یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے انہوں نے حضرت عثمان رضؓ کی نسبت اسوقت کہا جب لوگوں نے یہ ذکر کیا کہ آپ کے بعد عثمان خلیفہ ہوں تو بہتر ہے سبحان اللہ حضرت عمرؓ بھی کیا صائب الرائے سردار تھے جو اندیشہ انھوں نے حضرت عثمانؓ کی نسبت بیان کیا تھا آخر اسی کا ظہور ہوا حضرت عثمانؓ نے اپنی خلافت میں ساری حکومتیں اپنے عزیزوں کو دیں [illegible]

Marfat.com

نہ رہے (یہ حضرت علی رضؓ نے خارجیوں کیلئے بددعا کی اور صحیح ابرؓ (چغلی و فساد انگیزی کرنیوالا) ہے جیسے اوپر گذر چکا۔

لَسْتُ بِمَاْثُوْرٍ فِیْ دِیْنِیْ۔ میں وہ شخص نہیں ہوں جس کی دروغ گوئی اور بے ایمانی کا حال لوگ بیان کرتے رہیں (اور صحیح بِمَاْبُوْرٍ (تہمت زدہ) ہے جیسے اوپر گذر چکا)۔

اَوِاسْتَاْثَرْتَ بِهٖ۔ جس چیز کو تونے پردہ غیب میں رکھ چھوڑا۔

لَوْلَا اَنْ یَاْثُرُوْا عَنِّی الْکِذْبَ یَا لَوْلَا مَخَافَةُ اَنْ یُّؤْثَرَ عَلَیَّ الْکِذْبُ یَا لَوْلَا الْحَیَاءُ مِنْ اَنْ یَّاْثُرُوْا عَلَیَّ کِذْبًا۔ یہ تینوں قول ابوسفیان کے منقول ہیں مطلب یہ ہے کہ اگر مجھ کو یہ اندیشہ نہ ہوتا یا یہ شرم نہ ہوتی کہ میرے ساتھی مجھ کو جھوٹا بنائیں گے یا لوگ مجھ کو جھوٹا کہتے رہیں گے (تو میں آنحضرتؐ کی نسبت قیصر روم سے جھوٹی باتیں لگا دیتا)۔

اَتَاْثُرُهٗ عَنْ اَحَدٍ۔ کیا تو یہ بات کسی سے نقل کرتا ہے؟

مَا حَلَفْتُ بِاَبِیْ ذَاکِرًا وَّلَا اٰثِرًا۔ میں نے اپنے باپ کی قسم نہ خود کھائی نہ دوسرے کسی شخص سے بطور حکایت نقل کی۔

وَلَا تُؤْثَرُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ وہ باتیں جو نہ اللہ کی کتاب میں ہیں اور نہ آنحضرتؐ سے روایت کی جاتی ہیں۔

اَثَارَةُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ آنحضرتؐ کی حدیثیں یا سنتیں۔

حَدِیْثٌ مَّاْثُوْرٌ۔ مشہور حدیث جس کو لوگ ہر زمانہ میں نقل کرتے آئیں۔

لَا اُوْثِرُهُمْ۔ یہ حضرت عائشہ رضؓ کا قول ہے جب حضرت عمر رضؓ کے بعد کوئی اور صحابی اُن سے کہلا بھیجتا کہ مجھ کو بھی اپنے حجرے میں دفن ہونے کی اجازت دیجئے تو وہ یہ کہتیں میں صحابہ میں سے اب کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں دے سکتی (یعنی اس حجرے میں آنحضرتؐ اور ابوبکر رضؓ کے پاس دفن ہونے کی اجازت دیکر)

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّبْسُطَ اللّٰهُ فِیْ رِزْقِهٖ وَیَنْسَاَ فِیْ اَثَرِهٖ فَلْیَصِلْ رَحِمَهٗ۔ ایک روایت میں یوں ہے مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یُّنْسَاَ فِیْ اَثَرِهٖ جسکو یہ بھلا لگے کہ اللہ اس کی روزی کشادہ کرے اور اس کی عمر دراز کرے تو وہ اپنا ناطہ جوڑے (اصل میں اثر کہتے ہیں پاؤں کے نشان کو جو چلنے میں زمین پر پڑتا ہے جب آدمی مر جاتا ہے تو اسکے پاؤں کا نشان نہیں رہتا اسلئے عمر کو بھی اثر کہنے لگے۔

قَطَعَ اللّٰهُ اَثَرَهٗ۔ (یہ نمازی کے سامنے سے نکلجانے والے کے لئے بددعا ہے) یعنی اللہ اس کو لنگڑا لولا لنجا کر دے وہ زمین پر چل ہی نہ سکیگا تو پاؤں کا نشان کٹ گیا۔

اَلَا تَحْتَسِبُوْنَ اٰثَارَکُمْ۔ کیا تم اپنے قدموں کا شمار نہیں کرتے (انکا ثواب نہیں چاہتے یعنی ہر قدم پر جو مسجد کو جانے میں اُٹھے ثواب ملیگا جتنی مسجد گھر سے دور ہوگی اتنا ہی ثواب زیادہ ملیگا)۔

فَبَعَثَ فِیْ اٰثَارِهِمْ۔ آنحضرتؐ نے ان لٹیروں کے قدموں کے نشانوں پر یا ان کے تعاقب میں فوج بھیجی)۔

یَحْرُمُ عَلَی النَّارِ اَثَرُ السُّجُوْدِ۔ دوزخ پر سجدے کے مقام حرام ہیں (کہ وہ انہیں جلائے) یعنی ساتوں اعضا یا صرف پیشانی۔

غَسَلَ الْجَنَابَةَ فَلَمْ یَذْهَبْ اَثَرُهٗ۔ منی کو دھو ڈالا لیکن اسکا نشان نہیں گیا (بعضوں نے کہا پانی کا

Marfat.com

نشان مراد ہے)۔
وَاٰثَرُ الْغُسْلِ فِیْهِ بُقَعُ الْمَاءِ۔ دھونے کا نشان یعنی پانی کے دھبے اس میں موجود تھے۔
عَلٰی اِثْرِ سَمَاءٍ یا اَثَرِ سَمَاءٍ۔ رات کی بارش کے بعد۔
عَلٰی اِثْرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ۔ ہر نماز کے بعد۔
فُرِغَ اِلٰی کُلِّ عَبْدٍ مِّنْ خَلْقِهٖ مِنْ خَمْسٍ مِّنْ مَّضْجَعِهٖ وَاَثَرِهٖ وَرِزْقِهٖ وَعَمَلِهٖ وَاَجَلِهٖ۔ یعنی مخلوق میں سے ہر بندے کی پانچ باتوں سے فراغت ہو چکی ہے (لکھی جا چکی ہیں) سکون اور حرکت۔
دِیَارَکُمْ تُکْتَبُ اٰثَارُکُمْ۔ اپنے گھروں ہی میں رہو تمہارے قدم لکھے جاتے ہیں۔
وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ۔ اور ہم تمہارے پیچھے ہیں (یعنی تمہارے بعد مرنیوالے اور تم سے ملنے والے ہیں)۔
کَتَبْتَ الْاٰثَارَ۔ تو نے اپنے بندوں کے سب افعال اور اقوال لکھ لئے ہیں۔
مَنْ لَقِیَ اللّٰهَ بِغَیْرِ اَثَرٍ مِّنْ جِهَادٍ۔ جو شخص اللہ سے ملے اور اس میں جہاد کا کوئی نشان نہ ہو (یعنی زخم یا مار یا اور کوئی صدمہ یا تکلیف جو جہاد کیلئے اٹھائے یا مال جو مجاہدین پر خرچ کرے یا مجاہدین کا سامان طیار کر دینا انکی خدمت کرنا)۔
لَیْسَ شَیْءٌ اَحَبَّ اِلَی اللّٰهِ مِنْ اَثَرَیْنِ اَثَرٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاَثَرٍ فِیْ فَرِیْضَةٍ مِّنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ۔ اللہ کو دو نشانوں سے زیادہ کوئی نشان پسند نہیں ہے۔ ایک تو جہاد کا نشان دوسرا اسکے کسی فرض کا نشان (مثلاً سجدے کا گھٹہ جو پیشانی میں پڑ جاتا ہے یا ہاتھ پاؤں کی تڑخ جو سردی میں وضو کرنے سے ہو جاتی ہے۔ یا اسی طرح کا کوئی اور نشان۔
لَیْسَ لَهٗ مِنْ مَّوْلِدِهٖ اِلٰی مُنْقَطَعِ اَثَرِهٖ۔ یعنی مقام پیدائش سے مقام مرگ تک جتنا فاصلہ ہے اتنی کشادگی اسکے قبر میں ہوتی ہے۔
مَا کُنْتُ لِاُوْثِرَ بِفَضْلٍ مِّنْکَ۔ میں آپکا جھوٹا دوسرے کسی کو نہیں دے سکتا (یہ ایثار سے ہے یعنی دوسرے کا آرام اپنے آرام پر مقدم رکھنا اپنے کو سوختہ غیر کو لذت)۔
وَدُنْیَا مُؤْثَرَۃٌ۔ وہ دنیا جس کی تحصیل آخرت پر مقدم رکھی جائے۔
اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَهُوَ الْمَاثُوْرُ۔ جب رمضان آجائے تو وہ سب مہینوں سے زیادہ فضیلت والا ہے۔
اٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَیْنَا۔ ہم کو اپنے فضل اور احسان میں دوسروں پر مقدم رکھ اُن کو ہم پر مقدم نہ کر (مطلب یہ ہے کہ ہمارے دشمنوں کو ہم پر غالب نہ کر اور دشمنوں کو ہم سے بڑھ چڑھ کر نہ رکھ)۔
اَلَا اِنَّ کُلَّ دَمٍ وَّمَاْثُرَۃٍ کَانَتْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَاِنَّهَا تَحْتَ قَدَمَیَّ هَاتَیْنِ۔ سن لو جاہلیت کے زمانہ کا ہر ایک خون اور فخر میرے ان دونوں پاؤں (یعنی نیست نابود ہو گیا اب اسکا ذکر یا مطالبہ نہیں ہو سکتا)۔
اُثْفِیَّه۔ وہ پتھر جس پر دیگ رکھی جاتی ہے اسکی جمع اَثَافِیْ اور اَثَافٍ آئی ہے۔
اَلْبُرْمَةُ بَیْنَ الْاَثَافِیْ۔ دیگ تینوں پتھروں پر تھی۔
اَثَافِی الْاِسْلَامِ ثَلٰثَةٌ۔ چولہے کے اسلام کے تین پتھر ہیں
اُثْکُوْلٌ۔ یا اِثْکَالٌ کھجور کی ڈالی۔
فَجَلَدَ بِاُثْکُوْلٍ۔ کھجور کی ایک ڈالی سے مار لگیا (اس میں سو ٹہنیاں تھیں گویا سو کوڑے پڑ گئے)۔
اَثْلٌ۔ جھاؤ کا درخت یا جھاؤ سے بڑا اس کے مشابہ ایک

لہ لقیہ تین یہ ہیں۔ رزق، عمل، اور موت کا وقت۔ لیکن ایک روایت میں وہ لقیہ بھی یہ ہیں۔ نیک بختی یا بدبختی، رزق، اور موت کا وقت، مطلب دونوں کا ایک ہے۔ بعض روایتوں میں صرف چار چیزوں کا ذکر آیا ہے وہ یہ کہ پیدا ہونا مرنا، رزق اور اخلاق و عادات ۱۲ ص ۵۲ حضور نے فتح مکہ کے موقعہ پر آپس میں جھگڑنے والوں سے جو کہ نو مسلم تھے خطاب کرکے فرمایا تھا۔ ۱۲ ص

Marfat.com

درخت اصراح میں ہے درخت شور گز قسطلانی نے کہا ایک درخت ہے اس میں کانٹے نہیں ہوتے اور اس کی لکڑی عمدہ ہوتی ہے اس کے پیالے بنائے جاتے ہیں۔
مِنْبَرُهٗ مِنْ اَثْلِ الْغَابَةِ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منبر غابہ کے جھاؤ سے بنایا گیا (غابہ ایک جھاؤی ہے مدینہ سے نو میل کے فاصلہ پر)۔
غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ یا غَيْرَ مُبَادِرٍ وَلَا مُتَاَثِّلٍ - یعنی یتیم کے مال میں سے اپنے لئے دولت نہ جوڑے۔
اَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُهٗ - یہ پہلا مال تھا جو میں نے جوڑا۔
مَجْدٌ اَثِيْلٌ - موروثی بزرگی۔ اسیطرح مَجْدٌ مُؤَثَّلٌ
اَثْلَةٌ - جڑ
نَحَتَ اَثْلَتَهٗ - اس کی ذات اور خاندان پر عیب رکھا۔

اِثْلِبٌ - یا اَثْلَبٌ - پتھر یا سنگریزہ، یا مٹی۔

وَلِلْعَاهِرِ الْاِثْلِبُ - زنا کرنیوالے کیلئے پتھر ہے۔ (یعنی سنگسار کیا جائے گا یا اسکو کچھ نہیں ملنے کا خاک و پتھر کے سوا)۔

اَثِمَ - یا اِثْمٌ یا اَثَامٌ یا مَاْثَمٌ - گناہ۔

اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ - گناہ سے یا گناہ کی بات سے تیری پناہ۔
طَعَامُ الْاَثِيْمِ - گنہگار کا کھانا۔
اَخْبَرَ بِهَا عِنْدَ مَوْتِهٖ تَاَثُّمًا - علم چھپانے کے گناہ سے بچنے کیلئے معاذ نے مرتے وقت لوگوں کو اسکی خبر کر دی۔
لَا يَتَاَثَّمُ وَلَا يَتَحَرَّجُ - اپنی تئیں (آنحضرت پر جھوٹ باندھ کر) گنہگار نہیں کرتا۔
ضَرْبَةٌ بِضَرْبَةٍ وَلَا تَاْثَمْ یا وَلَا تَاثِمُ - (یہ حضرت علی رض نے امام حسن رض سے فرمایا) ابن ملجم ملعون کے باب میں مار کے بدل مار ہے تجھ کو کوئی گناہ نہیں (یعنی قصاص لے سکتا ہے)۔

لَا يَنْزِلُ اَحَدُكُمْ عَلٰى اَخِيْهِ حَتّٰى يُؤْثِمَهٗ - کوئی تم میں سے اپنے بھائی مسلمان کے پاس اتنا نہ ٹھیرے کہ اسکو گناہ میں ڈالے (لوگوں نے عرض کیا گناہ میں کیونکر ڈالے فرمایا اسطرح کہ اسکے پاس خرچ کو نہ ہو وہ مہمانی نہ کر سکے)۔
تَرْكُ الصَّلٰوةِ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ اَهْلِ الْقِبْلَةِ تَاَثُّمًا - گناہ سے بچنے کیلئے اہل قبلہ پر کسی نے نماز جنازہ پڑھنا چھوڑ دیا ہو۔
لَمْ اِيْثَمْ - ایک لغت ہے یعنی صرف مضارع کو کسرہ دینا اور مشہور لَمْ اٰثَمْ ہے یعنی میں گنہگار نہ ہونگا۔
تَاَثَّمُوْا مِنَ التِّجَارَةِ - سوداگری سے بخیال گناہ بچے رہے۔
كَرِهْتُ اَنْ اُؤَثِّمَكُمْ - مجھ کو تمہارا گناہ میں ڈالنا برا معلوم ہوا۔
حَتّٰى يُؤْثِمَهٗ - یہانتک کہ اسکو گناہ میں ڈالے (کیونکہ جب مہمان زیادہ ٹھہرا رہے گا اور میزبان اس کی مہمانی نہ کریگا تو گنہگار ہوگا)
شَرِبْتُ الْاِثْمَ - میں نے شراب پی۔
فَاِنَّهٗ اٰثَمُ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْكَفَّارَةِ - کفارے سے زیادہ قسم پر اڑے رہنے میں گناہ ہے۔

اِثْمِدٌ - سرمہ کا پتھر (اس کو باب الثاء مع المیم میں ذکر کرنا تھا مگر صاحب مجمع کی متابعت سے ہم نے یہاں بھی ذکر کر دیا ہے)

اَثَوَ - یا اَثَاوَةٌ یا اَثْیٌ یا اِثَايَةٌ - چغلی کھانا۔

اِنْطَلَقْتُ اِلٰى عُمَرَ اٰتِیْ عَلٰى اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ - میں ابو موسیٰ اشعری کی چغلی کھانے کو حضرت عمر رض کے پاس چلا۔
اِثَايَةٌ - ایک مقام کا نام ہے جو جحفہ کے رستے میں ہے۔

Marfat.com

أُثَيْلٌ - ایک موضع جو مدینہ کے قریب ہے اور وہاں جعفر بن ابی طالب کے آل کا ایک چشمہ ہے۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الْجِيْمِ

أَجَاءٌ - ایک پہاڑ کا نام ہے۔

أَجَاءَةٌ - ایک موضع ہے

أَجٌّ - دوڑنا۔

فَخَرَجَ يَؤُجُّ - حضرت علیؓ دوڑتے ہوئے نکلے

طَرَفُ سَوْطِهٖ يَتَأَجَّجُ - اُن کے کوڑے کا کنارہ چمک رہا تھا۔

وَعَذْبُهَا أُجَاجٌ - اسکا میٹھا پانی بھی بہت کھاری

وَطَرَفٌ لَهَا بِالْبَحْرِ الْأُجَاجِ - ایک کنارہ اسکا بہت کھاری سمندر میں تھا۔

أَجِيْجُ النَّارِ - آگ کی لپٹ اور چمک۔

يَأْجُوْجُ وَمَأْجُوْجُ - دو قومیں ہیں ترکوں کی یافث ابن نوح کی اولاد میں سے۔

تَأَجُّجٌ - شعلہ مارنا - چمکنا - بھڑکنا

أُجُدٌ - زوردار مضبوط اونٹنی۔

وَجَدْتُ أُجُدًا أَيَّ حَشْهَا - میں نے ایک زوردار گٹھے ہوئے بدن کی اونٹنی پائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَجَدَنِيْ بَعْدَ ضَعْفٍ - شکر اس خدا کا جس نے مجھ کو کمزوری کے بعد زور آور کیا۔

أَجْدَبُ - اُس کی جمع ہے أَجَادِبُ باب الجیم مع الدال میں مذکور ہوگا (اس لغت کو باب الجیم مع الدال میں ذکر کرنا تھا۔ مگر صاحب مجمع اور دُرّ نے یہیں بیان کر دیا ہم نے بھی اُنکی متابعت کی)۔

أَجْدَلُ - باز۔

يَهْوِيْ هُوِيَّ الْأَجَادِلِ - اسطرح گرتا ہے جیسے باز شکار پر گرتا ہے (اسکو باب الجیم مع الدال میں ذکر کرنا تھا۔ مگر صاحب نہایہ نے یہیں بیان کر دیا ہم نے بھی اُنکی متابعت کی)۔

أَجْرٌ - مزدوری دینا۔

كُلُوْا وَادَّخِرُوْا وَائْتَجِرُوْا - کھاؤ اور رکھ چھوڑو اور خیرات کر کے ثواب کماؤ (وَاتَّجِرُوْا پڑھنا صحیح نہیں ہے کیونکہ وہ تجارت سے نکلا ہے اور قربانی کے گوشت میں تجارت درست نہیں ہے۔ بعضوں نے کہا صحیح ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے) مَنْ يَتَّجِرُ فَيَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ مَعَهُ - ابن اثیر نے کہا اس حدیث میں بھی يَأْتَجِرُ ہے یعنی کون اجر حاصل کرتا ہے اگر يَتَّجِرُ کی روایت صحیح ہو تو تجارت سے ہوگا نہ کہ اجر سے۔

مَنْ أَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا بِهَا - جو شخص ثواب حاصل کرنے کے لئے زکوٰۃ دے۔

أْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ يَا آجِرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ — أَجَرَ يَأْجُرُ سے یا آجَرَ يُؤْجِرُ سے دونوں کے معنی ایک ہیں یعنی میری مصیبت میں مجھکو اجر و ثواب دے۔

أَجَرَهُ اللّٰهُ اور آجَرَهُ اللّٰهُ - اللہ اسکو ثواب دے اور أَجَرَكَ اللّٰهُ اور آجَرَكَ اللّٰهُ - اللہ تجھ کو ثواب دے

إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا - مگر تجھ کو اسکا ثواب ملیگا۔

مَنْ زَادَ عَلَى اثْنَتَيْنِ لَمْ يُؤْجَرْ - دو بار سے زیادہ دھونے میں (یعنی وضو میں) ثواب نہ ملیگا (یہ امامیہ کی روایت ہے)

فَإِنَّ الْمَرَضَ لَا أَجْرَ فِيْهِ وَلٰكِنْ يَحُطُّ السَّيِّئَاتِ - بیماری میں کچھ ثواب نہیں مگر وہ گناہوں کو مٹا دیتی ہے

اِشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا - سفارش کرو تو تم کو ثواب ملیگا (واسطے ثواب حاصل کرو)۔

لَهَا نِصْفُ أَجْرِهٖ - عورت کو خاوند کا آدھا ثواب ملے گا۔

Marfat.com

فَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ۔ جس کو تم نے امان دی ہم نے بھی امان دی (اے ام ہانی)

فَاِنْ كَانَ فِيْهَا اُجُوْرٌ فَاَرْبَعَةُ اَبْعِرَةٍ۔ اگر کوئی ہنسلی کی ہڈی توڑ ڈالے اور اسمیں گرہ رہجاؤ رسیدھی صاف اپنی اصلی حالت پر نہ جڑے) تو توڑنے والے کو چار اونٹ دیت کے دینے ہونگے۔

عَلٰى مِنْبَرٍ مِّنْ اٰجُرٍّ۔ ایک منبر پر جو پکی اینٹ کا بنا ہوا تھا (اس میں کئی لغتیں آئی ہیں اٰجُرٌّ اَجُرٌ یا جُوْرٌ اٰجُوْرٌ اٰجُرَّةٌ وغیرہا)

مَنْ بَاتَ عَلٰى اِجَّارٍ۔ جو شخص رات کو ایسی چھت پر رہے (سوئے) جس پر روک (کٹھرہ یا منڈیر نہو)

فَاِذَا جَارِيَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلٰى اِجَّارٍ لَهُمْ۔ دیکھا تو ایک ایک انصار کی چھوکری ان کی ایک چھت پر ہے جس پر روک نہ تھی۔ اِجَّار کو انجار بھی کہتے ہیں۔ جمع کا صیغہ اَجَاجِيْر اور اَنَاجِيْر ہے

فَتَلَقَّى النَّاسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ فِي السُّوْقِ وَعَلَى الْاَجَاجِيْرِ وَالْاَنَاجِيْرِ۔ مدینہ کے لوگوں نے آنحضرتؐ کو بازار اور چھتوں پر سے دیکھا۔

اجط۔ بکریوں کو ڈانٹنے کیلئے یہ کلمہ کہا جاتا ہے۔

اَجَلٌ۔ مدت، مہلت، میعاد، عمر،

تَاَجُّلٌ۔ دیر کرنا۔ مہلت چاہنا۔

اَلْقُرَّاءُ يَتَعَجَّلُوْنَهٗ وَلَا يَتَاَجَّلُوْنَهٗ۔ قاری لوگ قرآن پر عمل کرنے میں جلدی کرتے ہیں اس میں دیر نہیں کرتے۔

كُنَّا بِالسَّاحِلِ مُرَابِطِيْنَ فَتَاَجَّلَ مُتَاَجِّلٌ مِّنَّا۔ ہم سمندر کے کنارے مورچہ لگائے ہوئے تھے (دشمن کا انتظار کر رہے تھے)۔ اتنے میں ہم میں سے کسی نے رخصت مانگی (اپنے گھر جانے کیلئے) اور ایک مدت مقرر کرانی چاہی۔ مہلت مانگی۔

اِنْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰى اٰخِرِ الْاَجَلِ۔ اس کو آخری مل تک لیجاؤ (پہلی اجل موت ہے جہاں پر روحوں کا مقام ہے۔ نیکوں کا سدرۃ المنتہٰی اور بدوں کا سجین)۔

اَسْاَلُكَ اِيْمَانًا لَّا اَجَلَ لَهٗ دُوْنَ لِقَائِكَ۔ میں ایسا ایمان تجھ سے مانگتا ہوں جس کی انتہا تجھ سے ملنے پر ہو۔

اِنَّ الَّذِيْ تُوْعَدُوْنَ عَدًا اَمْرٌ مُّؤَجَّلٌ۔ جس امر کا کل کے لئے تم سے وعدہ کیا گیا تھا اور تم کو اس کیلئے مہلت دی گئی تھی وہ آن پہنچا۔

اَجَلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات مراد ہے نصر فتح سے سورہ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ میں۔[1]

اَجَلٌ اَوْ مَثَلٌ ضُرِبَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ یہ ایک مدت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے مقرر کی گئی یا ایک مثل ہے جو آپ کیلئے بیان کی گئی۔

بَعْدَ الْاَجَلِ۔ میعاد کے بعد (یعنی مدت ایلاء کے بعد جو چار مہینے ہے)۔

اَبْعَدُ الْاَجَلَيْنِ۔ دونوں مدتوں میں دور والی مدت یعنی جس میں زیادہ عرصہ ہو (چار مہینے دس دن یا وضع حمل)۔

مِنْ اَجْلِ اَنْ يُّحْزِنَهٗ۔ اس لئے کہ اسکو رنجیدہ کرے۔ (یہ اَجْل تعلیلیہ ہے بسکون لام اسمیں کئی لغتیں آئی ہیں اِجْل، اِجْلَا، اَجْلَى سب کے معنے ایک ہیں۔

اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ اَجْلَ اَنْ يَّاْكُلَ مَعَكَ۔ تو اپنے بچہ کو اسلئے مار ڈالے کہ وہ تیرے کھانے میں شریک ہوگا۔[2]

[illegible] ... جو تاابد ایزدی ہجرتی وہ مراد ہے کہ حضور بغیر کسی ناایسی جنگ کے فاتحانہ طریقے سے مکہ میں داخل ہوئے اور جو لوگ فوج در فوج اسلام لائے۔ معنی[2] سخو اور حرام باتوں کے یہ بھی حرام ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

أَجَلْ - بہ فتح ہمزہ و جیم کلمہ ایجاب بھی ہے جیسے نَعَمْ یعنی ہاں - بعضوں نے کہا تصدیق اور وجہ میں أَجَلْ بولنا اچھا ہے اور استفہام میں نَعَمْ مناسب تر ہے -

إِجْلٌ - بکسر ہمزہ نیل گائے یا ہرن کا گلہ آجال جمع -

فِي يَوْمٍ تَرْمَضُ فِيهِ الْآجَالُ - ایسے دن جس میں جنگلی گائیں یا ہرن گرمی کے مارے جل جائیں

أُجُمٌ - قلعہ یا محفوظ بلند مکان -

حَتّٰى تَوَارَتْ بِآجَامِ الْمَدِينَةِ - مدینہ کے محلوں میں چھپ گئی -

نَزَلْتُ فِي أُجُمِ بَنِي سَاعِدَةَ - میں بنی ساعدہ کے قلعہ میں اترا -

أَجَمَةٌ - جھاڑی -

اَلرَّجُلُ دَخَلَ الْأَجَمَ لَيْسَ فِيهَا مَاءٌ - ایک شخص جھاڑی میں گیا جہاں پانی نہ تھا -

أَجَمَ النِّسَاءَ - عورتوں سے نفرت کی -

أَجَمَ الطَّعَامَ - کھانے سے نفرت کی -

أَجْمٌ اور أَجِيمٌ - سخت گرم ہونا - بدل جانا -

تَأَجُّجٌ - غصہ ہونا -

أَجْنٌ - پانی کا رنگ اور مزہ بدل جانا -

لَا بَأْسَ بِالْوُضُوْءِ مِنَ الْمَاءِ الْآجِنِ - رنگ یا مزہ بدلے ہوئے پانی سے وضو کرنے میں قباحت نہیں (یہ امام حسن بصریؒ کا قول ہے - مراد وہ پانی ہے جسکا رنگ یا مزہ رکھے رکھے یا ٹھہرے رہنے یا کسی پاک چیز کے مل جانے سے بدل جائے - اگر نجاست کی وجہ سے رنگ یا مزہ یا بدبو بدل جائے تو اس سے وضو درست نہیں) -

أَجَنَّكَ مخفف ہے مِنْ أَجْلِ أَنَّكَ کا یعنی اس وجہ سے کہ تم -

نَهٰى عَنِ الْوُضُوْءِ فِي الْمَاءِ الْآجِنِ - رنگ یا مزہ بدلے ہوئے پانی میں وضو کرنے سے منع کیا -

فَمَنْ ارْتَوٰى مِنْ آجِنٍ - جس شخص نے دین کا علم رائے اور قیاس؎ سے حاصل کیا (قرآنی آیات و احادیث کو چھوڑ دیا) تو وہ سڑے ہوئے پانی کو سیراب ہوا (یہ حضرت علی رضہ کا قول ہے) -

إِجَّانَةٌ - کٹرہ گنگال کپڑے دھونے کا ٹب - تسلہ - تغار - أَجَاجِينُ اس کی جمع ہے -

أَجْنَادٌ - جند کی جمع ہے یعنے لشکر - (اس کو باب الجیم مع النون میں ذکر کرنا تھا) -

أُمَرَاءُ الْأَجْنَادِ - سرداران فوج سپہ سالار -

أَجْنَادَيْنِ یا أَجْنَادِيْنَ - ایک موضع اطراف دمشق میں ہے وہاں مسلمانوں اور نصاریٰ میں جنگ عظیم ہوئی تھی -

أَجْيَاد - ایک پہاڑ جو مکہ میں ہے - بعضوں نے کہا جیاد -

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الْحَاءِ

أَحٌّ - کھانسنا -

أُحَاحٌ پیاس غصہ درد دل جیسے أُحِيحَةٌ اور أَحِيحٌ ہے -

أَحَدٌ - خدا کا نام ہے یعنی اکیلا جو ہمیشہ سے اکیلا ہی رہا ہے -

أَحِّدْ أَحِّدْ - ایک انگلی سے اشارہ کر (یہ آپ نے سعد سے فرمایا جب وہ دعا میں دو انگلیوں سے اشارہ کر رہے تھے -)

إِحْدٰى مِنْ سَبْعٍ یہ تو یوسف علیہ السلام کے زمانہ کے سات سالوں میں سے ایک سال ہے (یہ ابن عباس رضہ نے اُس شخص کیلئے کہا جس پر دو

؎ رائے اور قیاس سے مراد بے تحقیق گمان بازی ہے ورنہ عقل اور سمجھ کو دین کے امور اور ان کی حکمت میں تفقہ حاصل کرنے کی ممانعت تو کیا بلکہ دعوت گئی ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

رمضان کے روزے لگاتار آگئیں (بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ یہ ایک رات ہے اُن سات راتوں میں سے جن میں قوم عاد پر عذاب بھیجا گیا تھا۔

اَحَدُ الثَّلٰثَةِ - تم جس کے ڈھونڈنے کیلئے بھیجے گئے تھے وہ ان تین میں کا ایک ہے۔

اُحُدٌ - ایک پہاڑ ہے مدینہ میں جہاں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مشرکوں سے جنگ ہوئی تھی حضرت حمزہ رض اسی جنگ میں شہید ہوئے

اُثْبُتْ اُحُدُ - ارے احد پہاڑ ٹھہارہ (تیرے اوپر نبی ہے اور صدیق یا شہید یہ آنحضرت ص نے اس وقت فرمایا جب آپ مع ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم احد پہاڑ پر تھے وہ ہلنے لگا حالانکہ دو شخص شہید تھے مگر فعیل واحد اور جمع سب کیلئے یکساں آتا ہے یا شہید اسلئے فرمایا کہ شہادت اسوقت تک حاصل نہیں ہوئی تھی اور نبوت اور صدیقیت حاصل ہو چکی تھی ایک روایت میں وشہیدان ہے یعنی دو شہید۔ مراد حضرت عمر اور حضرت عثمان ہیں)

فَوَافَقَتْ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى - مقتدیوں کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل جائے یعنی ایک ساتھ دونوں کہے جائیں۔

اِسْمُهٗ فِي التَّوْرَاةِ اُحَيْدٌ - آنحضرت کا نام توراۃ شریف میں اُحَید مذکور ہے کیونکہ آپ اپنی امت کو دوزخ سے ہٹا دیں گے۔

اَحَابِيْشُ - (اس کو باب الحاء مع الباء میں ذکر کرنا تھا مگر صاحب مجمع نے یہاں بھی اس کو ذکر کیا ہے اسلئے ہم نے بھی یہاں لکھدیا) یہ احبوش کی جمع ہے یعنی مختلف قبیلوں کے لوگ۔

جَمَعُوْا لَكَ الْاَحَابِيْشَ - قریش کے لوگوں نے آپ سے لڑنے کے لئے مختلف قبیلوں کی جماعتیں اکٹھا کی ہیں (یہ سنکر آپ نے فرمایا اچھا تو پہلے ان قبیلوں ہی پر حملہ کر دو)

اِنْ يَّاْتُوْنَا كَانَ اللّٰهُ قَدْ قَطَعَ مِنْهُمْ عَيْنًا وَاِنْ لَّمْ يَاْتُوْنَا نَهَبْنَا عِيَالَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَتَرَكْنَاهُمْ مَحْزُوْبِيْنَ - دو حال سے خالی نہیں یا تو یہ قبیلے والے اپنے بال بچوں کو بچانے کے لئے ہمارے مقابلہ پر آئیں گے تب تو یہ فائدہ ہوگا کہ اللہ ان قریش کے کافروں کا ایک جاسوس کم کر دیگا (کیونکہ یہ قبیلے والے قریش کے کافروں کو خبریں دیا کرتے تھے) ایک روایت میں عَیْنًا کے بدل عُنُقًا ہے یعنی ایک گروہ انکا کم کر دیگا - یا نہ آئیں گے وہیں قریش کے کافروں کے پاس پڑے رہیں گے تب بھی ہمارا فائدہ ہے ہم ان کے بال بچے اسباب سب لوٹ لیں گے اور ان کو کھک (لٹا ہوا خالی ہاتھ) بنا دیں گے۔

اَحْرَادٌ - ایک پرانے کنوئیں کا نام ہے جو مکہ میں ہے۔

اِحْنَةٌ - حسد اور کینہ اور دشمنی - اس کی جمع اِحَنٌ اور اِحْنَاتٌ ہے۔

وَفِيْ صَدْرِهٖ عَلَيْهِ اِحْنَةٌ - وہ دل میں اس پر حسد رکھتا ہے۔

وَفِيْ قُلُوْبِكُمُ الْبَغْضَاءُ وَالْاِحَنُ - تمہارے دلوں میں دشمنی اور کینے ہیں - حِنَةٌ اور حِنَاتٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔

لَقَدْ مَنَعَتْنِي الْقُدْرَةُ مِنْ ذَوِي الْحِنَاتِ - میری قدرت مجھ کو روکتی ہے کہ میں کینہ والوں سے بدلا لوں - (یہ معاویہ رض کا قول ہے)

كُلُّ دَمٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَوْ اِحْنَةٍ فَهِيَ تَحْتَ قَدَمِيْ هٰذِهٖ - جاہلیت کے زمانہ کا ہر ایک خون کینہ میرے اس پاؤں کے تلے ہے یعنی لغو اور کالعدم ہو گیا[1]

[1] یہ حضور نے فتح مکہ کے موقع پر اُن نو مسلموں سے مخاطب ہو کر فرمایا جو آپس میں جھگڑ رہے تھے ۱۲ منہ

Marfat.com

اَخیا۔ ایک چشمہ ہے۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الْخَاءِ

اَخِیْخَةٌ۔ ایک قسم کا آٹا جس میں دودھ اور تیل ملایا جاتا ہے۔
اُخَیٌّ۔ ایک مقام جو بصرہ میں دجلہ کے مشرقی جانب واقع ہے۔
اِخْ اِخْ۔ ایک لفظ ہے جو عرب لوگ اونٹ کو بٹھانے کے لئے بولتے ہیں۔
اَخْدَعٌ۔ (اس کو باب الخاء مع الدال میں ذکر کرنا تھا۔ مگر صاحب مجمع نے یہاں بھی بیان کر دیا ہے گردن کی رگ۔
یَحْتَجِمُ فِی الْاَخْدَعَیْنِ۔ گردن کی دونوں رگوں میں پچھنے لگاتے تھے۔ (یہ درد سر کو جو غلبہ خون سے ہو مفید ہے۔)
اَخْذٌ۔ پکڑنا۔ لینا۔
کُنْ خَیْرَ اٰخِذٍ۔ اچھے قید کرنے والے ہو۔
مَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا اُخِذَ بِہٖ۔ جو شخص ان کاموں میں سے کوئی کام کریگا اس کو سزا ملے گی۔
اَخَذُوْا عَلٰی اَیْدِیْهِمْ۔ اگر ان کو اس کام سے باز رکھیں۔
اَیُوْخَذُ عَلٰی یَدَیَّ۔ (یہ حضرت عائشہ رضؓ کا قول ہے) کیا میں اپنے مال میں تصرف کرنے سے روکی جاؤں گی۔
اَاُاَخِّذُ جَمَلِیْ۔ کیا میں اپنے اونٹ پر ٹونا ٹوٹکا کروں (یعنی خاوند پر کہ وہ دوسری عورتوں سے کچھ نہ کر سکے یہ حضرت عائشہ رضؓ سے ایک عورت نے پوچھا وہ نہیں سمجھیں کہ اونٹ سے خاوند مراد ہے اس وجہ سے انھوں نے اجازت دے دی)

اَوْ یُؤْخَذُ عَنْهَا۔ اُس سے جماع نہ کر سکے۔
اُخْذَةٌ۔ اس افسون (منتر) کو کہتے ہیں جو عورتیں مردوں پر کر دیتی ہیں تا وہ دوسری عورتوں سے صحبت نہیں کر سکتے۔
اَخِیْذٌ۔ قیدی۔ اَخَذَ عُمَرُ جُبَّةً مِّنْ اِسْتَبْرَقٍ فَاَخَذَهَا۔ حضرت عمر رضؓ نے ایک ریشمی کپڑے کا جبہ چکایا پھر اس کو لے لیا۔
فَاُخِذَ فَقَالَ ادْعِیِ اللّٰهَ۔ پھر اس ظالم کا گلا گھونٹا گیا اور (حضرت سارہؑ سے کہنے لگا اللہ سے دعا کر۔
فَاَخَذْتُ عَلَیْهِ یَوْمًا۔ میں نے ایک دن اس کی قرارت خوب یاد کر لی۔
اَخَذَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ عَقَبَةٍ اَوْ ثَنِیَّةٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھاٹی کی طرف چلے۔
لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَاْخُذَ اُمَّتِیْ بِاَخْذِ الْقُرُوْنِ۔ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جبتک کہ میری امت اگلی امتوں کی چال پہ نہ چلے گی (ان کی روش اور سیرت اختیار نہ کریگی)[1]
اَلْمَرْاَةُ لَتَاْخُذُ لِلْقَوْمِ۔ ایک عورت اپنی قوم والوں کے لئے امان لے سکتی ہے۔
مَا اَخَذَتْ سُیُوْفُ اللّٰهِ مَاْخَذَهَا۔ اللہ کی تلواریں ابھی تک اپنے مارنے کی جگہوں میں نہیں پہنچیں (یعنی جن کافروں کو مار ڈالنا چاہئے تھا ان میں سے بعضے ابھی تک زندہ ہیں یہ قول ابوسفیان کے حق میں کہا گیا ہے۔)
مَنْ تَخَطّٰی اِتَّخَذَ جِسْرًا اِلٰی جَهَنَّمَ۔ جو شخص (جمعہ کے دن) لوگوں کی گردنیں پھاندتا ہوا (اگلی صفوں میں) جائے اس نے جہنم تک ایک پل بنا لیا

[1] یعنی یقینی بات ہے کہ قیامت کے آنے سے پہلے پہلے میری امت ایسی ایسی ہو جائے گی ۱۲ منہ

Marfat.com

(ایک روایت میں اُتَّخِذَ ہے بصیغہ مجہول یعنی اس کے لئے ایک پل جہنم تک بنا دیا جائے گا)۔

لَوْ عَلِمْنَا اَیُّ الْمَالِ خَیْرٌ فَنَتَّخِذَہٗ۔ کاش ہم کو معلوم ہو جائے کہ کونسا مال بہتر ہے تو وہ ہم اپنے لئے جوڑ رکھیں۔

فَلَا یَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِہٖ۔ تو وہ اپنے بال نہ کتروائے۔

کَانَ یَأْخُذُ مِنْ لِحْیَتِہٖ۔ آنحضرت ؐ اپنی ڈاڑھی کے بال کترواتے تھے۔ (ادھر اُدھر سے کتروا کر برابر کرتے تھے۔)

اَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِکُمْ۔ میں پیچھے سے تمہاری کمریں تھام رہا ہوں (اور تم دوزخ میں گرتے پڑتے ہو)

اَخَذُوْا اَخَذَاتِہِمْ۔ اپنے اپنے ٹھکانوں پر اُتر پڑے۔

فَلْیَأْخُذْ بِاَنْفِہٖ۔ تو وہ اپنی ناک تھام لے (تاکہ دوسرے لوگ سمجھیں کہ نکسیر پھوٹی ہے یہ ایک ادب اور تہذیب کی تعلیم ہے۔

وَکَانَتْ فِیْہَا اِخَاذَاتٌ۔ اس زمین میں گڑھے تھے (جن میں پانی جمع ہو جاتا ہے۔) یہ اِخَاذَۃٌ کی جمع ہے۔ یعنی گڑھا کنڈہ۔

فَوَجَدْتُہُمْ کَالْاِخَاذِ۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو گڑھوں کی طرح پایا (کوئی بڑا کوئی چھوٹا کوئی زیادہ علم والا کوئی کم علم والا) اِخَاذ بھی اِخَاذَۃٌ کی جمع ہے (بعضوں نے کہا اِخَاذٌ مفرد ہے اس کی جمع اُخُذٌ ہے)۔

وَامْتَلَأَتِ الْاِخَاذُ۔ گڑھے بھر گئے۔

لَا تَأْخُذُوْا مِنْہُ شَیْئًا۔ (یعنی فرات میں سے (قیامت کے قریب) جو سونے کا خزانہ نکلیگا اس میں سے کچھ مت لینا (وہاں لاکھوں آدمی مارے جائیں گے)۔

فَاَخَذَ بِیَدِیْ وَاَنَا جُنُبٌ۔ یہ ابوہریرہ رض کا قول ہے

(یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ تھاما، یا مجھ سے مصافحہ کیا) حالانکہ میں جنب تھا (یعنی غسل کی حاجت تھی۔)

آخِرٌ۔ خدا کا نام ہے یعنی مخلوق کے فنا ہونے پر وہی باقی رہے گا۔

مُؤَخِّرٌ۔ پیچھے کرنے والا جیسے مُقَدِّمٌ آگے کرنیوالا۔

کَانَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بِاَخَرَۃٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مجلس سے اٹھنے لگتے تو اخیر میں یوں فرماتے (گویا یہ کفارۂ مجلس تھا)۔

لَمَّا کَانَ بِاَخَرَۃٍ۔ جب کہ وہ اخیر ہوا۔

اِنَّ الْاٰخِرَ قَدْ زَنٰی۔ اس کمبخت نے زنا کیا۔ اٰخِرْ سے اپنی تئیں مراد لیا۔ (یعنی دور از رحمت الٰہی راندۂ بارگاہ خدائی ہے)۔

اَلْمَسْئَلَۃُ اٰخِرُ کَسْبِ الْمَرْءِ۔ سوال کرنا آدمی کے لئے ذلیل پیشہ ہے (ایک روایت میں اٰخِرُ کَسْبِ الْمَرْءِ ہے یعنی سوال کرنا آدمی کا آخری پیشہ ہے جب دوسری کمائیوں سے عاجز ہو جاتا ہے)۔

مِثْلُ اٰخِرَۃِ الرَّحْلِ یا مُؤْخِرَتِہٖ۔ پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر جس پر سوار ٹیک لگاتا ہے۔

اَخِّرْ عَنِّیْ یَا عُمَرُ۔ چلو عمر پرے ہٹو۔ یا اپنی رائے رہنے دو۔

مَنْ کَانَ اٰخِرُ کَلَامِہٖ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ جس شخص کا آخری کلام یہ ہو لا الٰہ الا اللہ (محمد رسول اللہ) (خدا کے سوا کسی کی بندگی نہیں کرونگا) (یعنی توحید و رسالت پر یقین رکھتا ہو گو زبان سے نہ کہہ سکے)۔

اَمَّا الْاٰخِرُ فَجَلَسَ۔ لیکن دوسرا شخص تو بیٹھ گیا۔

نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ۔ ہم دنیا میں تو دوسری امتوں کے بعد آئے لیکن آخرت میں ان کے آگے

Marfat.com

ہوں گے (درجہ یا مرتبہ یا دخول جنت یا حساب و کتاب میں)۔

فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ۔ اخیر کی دس راتوں میں۔

اٰخِرُ مَا کَلَّمَهُمْ عَلٰی مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ۔ ابوطالب نے (مرتے وقت) آخری بات جو کی وہ یہ تھی کہ میں عبدالمطلب کے دین پر دنیا سے جاتا ہوں۔

اٰخِرُ اٰیَةٍ نَزَلَتْ یَسْتَفْتُوْنَكَ۔ آخری آیت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری یَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰہُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلٰلَةِ سے آخر تک ہے۔ (یہ براء کا قول ہے ابن عباس نے کہا آخری آیت ربوا کی آیۃ ہے اور صحیح یہ ہے کہ آخری آیت وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْہِ اِلَی اللّٰہِ ہے)[1]۔

ذٰلِكَ الْاٰخِرُ اِنَّمَا بَیَّنَّا لِاخْتِلَافِهِمْ۔ یہ امام بخاری کا قول ہے صحیح میں یعنی آنحضرت ص کا آخری فعل یہ ہے کہ دخول سے غسل کرتے تھے (بعضوں نے ذٰلِكَ الْاٰخَرُ پڑھا ہے یعنی ہم نے دوسری حدیث جس سے عدم وجوب غسل نکلتا ہے یا دوسرا قول عدم وجوب غسل کا اس لئے بیان کر دیا کہ محدثین کا اس حدیث کی صحت میں یا صحابہ کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے)۔

سَمِعَ خُطْبَةَ عُمَرَ الْاٰخِرَةَ۔ یعنی عمر رض کا دوسرا خطبہ سنا (جو انھوں نے آنحضرت ص کی وفات کے بعد سنایا تھا پہلے خطبہ میں انھوں نے یہ دعویٰ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات نہیں ہوئی آپ پھر دنیا میں تشریف لائیں گے دوسرے خطبے میں انھوں نے اپنی غلطی کا اقرار کیا اور معذرت کی)۔

یُغْفَرُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰی۔ یعنی اس جمعہ اور اگلے گذرے ہوئے جمعہ یا آئندہ جمعہ کے بیچ میں جو گناہ[2] ہیں یا ہوں گے وہ معاف ہو جائیں گے۔

لَوْلَا اٰخِرُ الْمُسْلِمِیْنَ مَا فُتِحَتْ قَرْیَةٌ اِلَّا قَسَمْتُهَا لٰکِنْ اُخْلِیْهَا لَهُمْ۔ حضرت عمر رض کا قول ہے) یعنی اگر دوسرے مسلمان جو آخر میں آنیوالے ہیں نہ ہوتے تو میں ہر بستی کو جو فتح ہوتی فتح کرنیوالوں پر بطور جاگیروں کے تقسیم کر دیتا۔

اِذَا خَرَجُوْا لَمْ یَعُوْدُوْا اٰخِرَ مَا عَلَیْهِمْ یا اٰخِرَ مَا عَلَیْهِمْ۔ وہ فرشتے جو وہاں آتے ہیں جب وہاں سے چلے جاتے پھر نہیں آتے یہی آنا انکا آخری آنا ہوتا ہے (سبحان اللہ کتنے بے شمار فرشتے ہیں)۔

عِبَادَ اللّٰہِ اُخْرَاکُمْ۔ (یہ شیطان نے جنگ احد میں پکار دیا تھا) یعنی خدا کے بندو ان لوگوں سے بچو جو تمہارے پیچھے ہیں (مسلمانوں کو مڑ مڑ دے دھوکا دیا پچھلے گروہ کو کافر بتلایا حالانکہ وہ مسلمان تھے اور مسلمان آپس ہی میں لڑ پڑے)۔

نُجَزَاءُهٗ جَهَنَّمُ اٰخِرُ مَا نَزَلَتْ[3]۔ یعنی یہ آیت وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا۔ آخیر میں اتری ہے (یہ مطلب نہیں ہے کہ سب آیتوں کے آخیر میں اتری)۔

اِنْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰی اٰخِرِ الْاَجَلِ۔ اسکو اپنے آخری ٹھکانے میں لیجاؤ (سدرۃ المنتہیٰ یا سجین میں یا دنیا تمام ہونے تک اسکو وہاں لیجا کر رکھو)۔

لَمْ یَظْمَأْ اٰخِرَ مَا عَلَیْهِ۔ کبھی آخری سے آخری موقع پر بھی پیاسا نہ ہوگا۔

تُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ الْاٰخِرِ۔ آخری اٹھنے پر یقین کرے (یعنی قیامت یا حساب کے وقت پر اور خدا سے ملنا تو مرنے کے ساتھ ہی ہو جاتا ہے اس لئے حدیث میں تکرار نہیں ہے)۔

یَوْمَ النَّفْرِ الْاٰخِرِ۔ (تیرہویں تاریخ ذی الحجہ کی) وہ آخری کوچ کا دن ہے (پہلا کوچ بارہویں تاریخ کو ہوتا ہے)۔

فَاِنَّ مَنْزِلَتَكَ اٰخِرُ اٰیَةٍ۔ تیرا مقام (قرآن کی اس

[1] اس میں اختلاف ہے کچھ لوگ اس آیت کو آخری بتاتے ہیں۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ الخ ۱۲ منہ [2] مراد گناہ صغیرہ ہیں ورنہ کبائر بغیر توبہ دعا کے معاف نہیں ہوتے ۱۲ منہ [3] ترجمہ جس نے مسلمان کو عمداً قتل کیا تو وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہے ۱۲ منہ

Marfat.com

آخری آیت پہ ہے۔ جہانتک تو پڑھ سکے (بہشت کی سیڑھیاں قرآن کی آیتوں کے شمار میں ہیں جو شخص جتنی آیتیں زیادہ پڑھ سکیگا اتنا ہی اُس کا مرتبہ بلند ہوگا)۔

اِلْتَمِسُوْا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ اَوْ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ۔ آخیر کی سات یا دس راتوں میں شب قدر کو ڈھونڈو (یعنی مہینہ کے آخر سے شروع کرکے سات راتوں میں یا بیسویں شب کے بعد سے سات راتوں میں)۔

اٰخِرُ مَا كَلَّمَهُمْ بِهٖ۔ آخیر میں یہ بات کی۔

اُخْرَيَاتٌ۔ اُخْرٰی کی جمع ہے جیسے اَوَاخِرُ آخر کی جمع ہے۔

كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ اُوْلَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ اُخْرَاهَا۔ ہر بار جب اگلا جانور (اُس کو روندکر) اسپر سے گذر جائے گا تو پھر پچھلا اُس پر آن پہنچیگا۔ (مطلب یہ ہے کہ اُس پر سے گذرنے کا سلسلہ برابر جاری رہیگا ہر اگلے کے بعد ایک پچھلا اور آئیگا یہ نہ ہوگا کہیں سلسلہ ختم ہوجائے۔ بعضوں نے کہا اس روایت میں راوی سے غلطی ہوئی ہے۔ اور صحیح یوں ہے کُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ اُخْرَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ اُوْلَاهَا۔ یعنی ساری سندے (گلے) میں سے جب آخیر کا جانور اس پر سے گذر لیگا تو پھر پہلا جانور لایا جائے گا وہ اس پر سے گذریگا اسی طرح سلسلہ قائم رہیگا اس صورت میں مطلب صاف ہے)۔

اَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهٖ حِيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم عرفات سے ظہر اور عصر پڑھ کر وقوف کرکے جب دن آخر ہوا اسوقت لوٹے۔

رَاٰى تَاَخُّرًا فِيْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ لَا يَزَالُوْنَ يَتَاَخَّرُوْنَ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ۔ آنحضرت نے دیکھا کہ آپ کے اصحاب (پہلی صف کو چھوڑکر) پچھلی صفوں میں رہنے لگے تو فرمایا کچھ لوگ ہمیشہ پیچھے رہتے رہیں گے یہانتک کہ اللہ بھی ان کو پیچھے ڈالدے گا۔ (اپنی رحمت اور توجہ سے محروم کر دیگا)۔

لَا تُؤَخِّرُوا الصَّلٰوةَ لِطَعَامٍ وَّلَا لِغَيْرِهٖ۔ نماز میں دیر نہ کرو نہ کھانے کے انتظار میں نہ اور کسی کام کے لئے۔ (یہ حدیث اُس حدیث کے خلاف نہیں ہے کہ جب رات کا کھانا رکھا جائے اُدھر عشا کی نماز تیار ہو تو پہلے کھانا کھالو کیونکہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کھانا ابھی سامنے نہ رکھا گیا ہو لیکن اس کے انتظار میں نماز میں دیر کریں یہ منع ہے)۔

اَخِّرُوْهُنَّ حَيْثُ اَخَّرَهُنَّ اللّٰهُ۔ چونکہ اللہ تعالے نے عورتوں کو مردوں کے بعد رکھا (یعنی ذکر اور مرتبہ میں) تو تم بھی ان کو مردوں کے بعد رکھو (ان کی صف مردوں کے پیچھے رہے)۔

بِعْتُهٗ بِاٰخِرَةٍ۔ میں نے اُسکو ادھار پر بیچا۔

حَتّٰى اِذَا كَانَ اٰخِرُ الطَّوَافِ۔ جب طواف ختم ہونے کو تھا۔

وَاَمَانَتَكَ وَاٰخِرَ عَمَلِكَ۔ یعنی میں تیرا ایمان اور تیرا آخری عمل (خاتمہ) اللہ کی حفاظت میں دیتا ہوں

وَاغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ۔ میرا اگلے اور پچھلے سب گناہ بخشدے۔

اَخْشَبَيْنِ۔ (اس لغت کو باب الخاء مع الشین میں بیان کرنا تھا مگر صاحب مجمع نے یہاں ہی ذکر کیا) مکہ کے دونوں پہاڑ بوقبیس اور اس کے سامنے کا پہاڑ (جبل احمر)

اِنْ اَطْبَقَ عَلَيْهِمِ الْاَخْشَبَيْنِ۔ اگر آپ فرمائیں میں ان قریش کے کافروں پر مکہ کے دونوں پہاڑوں کو ملادوں (یہ اُنکے درمیان پس کر رہ جائیں گے)

اور اس دن وہ اتنی ہی آیات پڑھ سکیگا جتنی کہ اس نے دنیا میں پڑھی ہونگی۔ پڑھنے سے یہ مراد نہیں کہ چاہے کوئی پڑھے اور کسیطرح بھی پڑھے بلکہ وہ شخص مراد ہے جو ان آیات پر کما حقہ ایمان رکھتا ہو عملاً کاربند ہو اور سمجھ کر پڑھتا ہو اور پھر ان پر عمل کرتا ہو ۱۱ منہ۔

Marfat.com

أَخْضَرُ - ایک مقام کا نام جو تبوک کے قریب ہے۔ آنحضرت ﷺ سفر تبوک میں وہاں اترے تھے۔

أَخْمَصُ - تلوے کا وہ حصہ جو چلنے میں زمین سے نہیں لگتا (اس کو باب الخاء مع المیم میں ذکر کرنا تھا)۔

اَخٌ - بھائی دوست ہمنشین۔

أَخِيَّةٌ یا اِخِيَةٌ یا اخِيَةٌ - وہ رسی یا لکڑی جس کو جھکا کر اس کے دونوں کنارے زمین میں گاڑ دیتے ہیں وہ کنڈے کی طرح ہو جاتی ہے جانور کو اس سے باندھ دیتے ہیں۔

مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ فِي أَخِيَّتِهِ - مومن کی مثال اس گھوڑے کی سی ہے جو کنڈے میں بندھا ہو کبھی اس سے نزدیک ہو جاتا ہے کبھی دور مگر اس سے بالکل جدا نہیں ہو سکتا اسی طرح مومن کو کبھی قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے کبھی گناہوں کی وجہ سے بُعد ہو جاتا ہے مگر اصل ایمان سے جدا نہیں ہوتا بلکہ قائم رہتا ہے)۔

لَا تَجْعَلُوا ظُهُورَكُمْ كَأَخَايَا الدَّوَابِّ - یعنی نماز میں اپنی پیٹھوں کو جانور باندھنے کے کنڈوں کی طرح ٹیڑھا مت کیا کرو۔

أَنْتَ أَخِيَّةُ آبَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے) انھوں نے حضرت عباس سے کہا کہ تم ہی آنحضرت ﷺ کے بزرگوں میں ایک باقی ہو اور سب گذر گئے)۔

يَتَأَخَّى مُتَأَخَّى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - پیروی کرنے والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے۔

اَلرَّجُلُ يُؤَخِّي وَالْمَرْأَةُ تَحْتَفِزُ - مرد اپنے پاؤں پر بیٹھے داہنا پاؤں کھڑا رکھے اور عورت سمٹ جائے یا سمٹ کر سرین کے بل بیٹھے (اکثر روایتوں میں اَلرَّجُلُ يُخَوِّيْ ہے یعنی مرد اپنا پیٹ زمین سے اٹھائے رکھے)۔

إِنَّ أَهْلَ الْإِخْوَانِ لَيَجْتَمِعُونَ - میز پر کھانے والے اکٹھے ہوتے ہیں۔

إِذَا آخَى الرَّجُلُ الرَّجُلَ - جب ایک مرد دوسرے مرد کو اپنا بھائی بنائے۔

اَلْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ - ایک مومن دوسرے مومن کا سگا بھائی ہے۔ (امام ابوالحسن نے فرمایا اللہ نے مومنوں کو اپنے نور سے پیدا کیا اور اپنی رحمت سے ان کو رنگا تو ہر مومن کا باپ نور ہے اور ماں رحمت ہے)۔

لَمْ تَتَوَاخَوْا عَلَى هٰذَا الْأَمْرِ وَلٰكِنْ تَعَارَفْتُمْ عَلَيْهِ - تم اس اسلام کی وجہ سے بھائی بھائی نہیں بنے (بھائی پنا تو ازل سے تھا) بلکہ جان پہچان ہوئی۔

آخٰى بَيْنَ أَصْحَابِهِ - آنحضرت نے اپنے اصحاب کو ایک دوسرے کا بھائی بنا دیا۔

اُعْبُدُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَأَكْرِمُوا أَخَاكُمْ - عبادت خدا ہی کی کرو جو تمہارا مالک ہے اور اپنے بھائی کی یعنی میری عزت کرو۔

وَقَالَ زَيْدٌ بِنْتُ أَخِي - زید نے کہا یہ میری بھتیجی ہے (کیونکہ آنحضرت ﷺ نے زید بن حارثہ اور حمزہؓ کو بھائی بھائی بنا دیا تھا)۔

وَدِدْتُ أَنَّا قَدْ رَأَيْنَا إِخْوَانَنَا - مجھ کو آرزو ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھتے (مراد آپ کی امت کے وہ لوگ ہیں جو آپ کی وفات کے بعد مسلمان ہوئے اور قیامت تک ہوں گے) مترجم - ان حدیثوں میں تصریح ہے اخوت رسول کریم کی مومنین کے ساتھ اس صورت میں جس نے آنحضرت ﷺ کو بڑا بھائی کہا تو اس پر کچھ الزام نہیں مگر بھائی سے مراد دین کا اتحاد رکھے نہ یہ کہ مرتبہ

Marfat.com

اور منزلت میں آپ بڑے بھائی کی طرح ہیں۔ قرآن میں ایک قرأت وَہُوَ اَبُوْهُمْ ہے یعنی آنحضرتؐ سب مسلمانوں کے باپ ہیں قدر و منزلت میں تو آپ باپ دادا تمام بزرگوں سے بڑھ کر ہیں اگر کوئی آپ کو بڑا بھائی کہہ کر توہین کی نیت کرے تو وہ کافر ہو جائے گا پیغمبروں کی ذراسی توہین بھی کفر ہے۔ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔

یَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ يَا اُخَيَّ۔ میرے چھوٹے بھائی اللہ تجھ کو بخشے۔

اَشْرِكْنَا فِي دُعَائِكَ يَا اُخَيَّ۔ اے میرے چھوٹے بھائی ہم کو بھی اپنی دعا میں شریک کر لے۔ (یہ آنحضرتؐ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا)۔

وَا اَخَاهُ۔ ہائے میرے بھائی۔

فَرَّقَ بَيْنَ اَخَوَيِ الْعَجْلَانِ۔ عجلانی جورو مرد میں آپ نے جدائی (فارغخطی) کرا دی۔

بَنُوْ هٰذَا الْحَيِّ اِخَاءٌ۔ اس قبیلے سے بھائی چارہ ہے۔

اَخْنُوْخ۔ حضرت ادریسؑ کا نام ہے۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الدَّالِ

اَدْبٌ۔ کھانے کے لئے بلانا۔

اَتَانَا اِخْوَانُنَا بَنُوْ اُمَيَّةَ فَقَادَةٌ اَدَبَةٌ۔ ہمارے بھائی بنی امیہ تو رئیس ہیں (مزاج میں امارت ہے) کھانے کے لئے بلانے والے ہیں (بڑے کھلانے پلانے والے ضیافت کرنے والے اسی سخاوت اور سیر چشمی اور حسن سلوک کی وجہ سے تو لوگ معاویہؓ کی طرف مائل ہو گئے۔ دنیاداروں کی یہی روش ہوتی ہے)

اِيْذَابٌ۔ بھائی کے لئے بلانا۔

اَلْقُرْاٰنُ مَادُبَةُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ۔ قرآن زمین میں اللہ کی دعوت ہے۔

اِنَّ لِلّٰهِ مَادُبَةً مِنْ لُحُوْمِ الرُّوْمِ۔ اللہ تعالیٰ نصرانیوں کے گوشت سے (درندوں کی) دعوت کرنے والا ہے (یعنی عکہ کی چراگاہوں میں وہ مارے جائیں گے اور درندے اُن کا گوشت اڑائیں گے)۔

اَدَبٌ۔ عقلمندی ہر بات کو درستی کے ساتھ اپنے موقع پر کہنا، ہر کام کو احتیاط اور دوراندیشی کے ساتھ بجالانا بزرگوں کی عزت اور عظمت کرنا۔

زَيِّنْ بِالْاَدَبِ قَلْبَكَ نِعْمَ الْعَوْنُ الْاَدَبُ۔[1] ادب سے اپنا دل پاک کر ادب کیا اچھا مددگار ہے۔

وَاعْلَمْ اَنَّكَ مَسْئُوْلٌ عَمَّا وَلَّيْتَهُ مِنْ حُسْنِ الْاَدَبِ۔ یہ سمجھ لے (باپ سے خطاب ہے) قیامت کے دن تجھ سے پرسش ہوگی تو نے اپنے بیٹے کو جو اچھا ادب سکھلایا (اُس کو ادبی اور اخلاقی اور دینی اور اقتصادی تعلیم دی یا نہیں۔ جو لوگ اپنے بچوں کو بغیر تعلیم کے یوں ہی آزاد چھوڑ دیتے ہیں ان سے سخت بازپرس ہوگی)

اَحْسَنَ تَادِيْبَهَا۔ نرمی اور محبت اور پیار کے ساتھ اُس کو ادب سکھلایا۔

خَيْرُ مَا وَرَّثَ الْاٰبَاءُ لِاَبْنَائِهِمُ الْاَدَبُ۔ بہتر ترکہ جو باپوں نے بیٹوں کے لئے چھوڑا وہ ادب ہے یہ ہر ایک علم و ہنر پر مشتمل ہے جس سے آخرت کی تکمیل یا دنیا کا فائدہ ہو اگر اولاد کو علم و ہنر سکھا جاؤ تو یہ لاکھوں روپیہ کا مال و اسباب چھوڑ جانے سے بہتر ہے)۔

كَانَ عَلِيٌّ يُؤَدِّبُ اَصْحَابَهُ۔ حضرت علی رضؓ اپنے ساتھیوں کو ادب سکھلاتے (یعنی تعلیم و تربیت کرتے اخلاق حسنہ سکھلاتے)۔

تَاَدُّبٌ۔ ادب سیکھنا۔

اِسْتِيْدَابٌ۔ ادب حاصل کرنا۔

اِدَّةٌ۔ مصیبت بلا سختی۔ اِدَدٌ۔ اس کی جمع ہے۔

[1] یہ حضرت علی رضؓ کا قول ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ فَقُلْتُ مَا لَقِيْتُ مِنْ اُمَّتِكَ بَعْدَكَ مِنَ الْاَوَدِ وَالْاَوَدِ - میں نے آنحضرت ﷺ کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے آپ کے بعد آپ کی امت سے کیا کیا سختیاں اور خرابیاں اٹھائیں (یہ حضرت علی رض کا قول ہے -)

اُدْرَةٌ - یا اَدَرَةٌ یا اَدَرٌ - فتق کی بیماری یعنی خصیے پھول جانا۔

اِنَّ رَجُلًا اَتَاهُ وَبِهٖ اُدْرَةٌ - ایک شخص آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اس کے خصیے پھول گئے تھے۔

اِنَّ مُوْسٰى اٰدَرُ - بنی اسرائیل کہتے تھے موسیٰ ع کے خصیے بڑھ گئے ہیں (جب ہی تو اکیلے لوگوں سے آڑ کر کر نہاتے ہیں)۔

فَاِنْ اَدِرَتْ خُصْيَتَاهُ - اگر اس کے فوطے پھول جائیں۔

اُدَاةٌ - عضو تناسل۔

فِي الْاُدَاةِ الدِّيَةُ - یعنی ذکر کے کاٹ ڈالنے میں پوری دیت دینی ہوگی - (بعضوں نے اُذَاةٌ ذال معجمہ سے پڑھا ہے)۔

اُدْمٌ - یا اِدَامٌ یا اَدَامٌ - سالن جس سے روٹی لگا کر کھائیں جیسے سرکہ نمک وغیرہ۔

نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ - سرکہ کیا اچھا سالن ہے۔

یا نِعْمَ الْاُدُمُ الْخَلُّ - اُدُمٌ اِدَامٌ کی جمع ہے اور اٰدِمَةٌ اور اِدَامٌ بھی آئی ہے۔

سَيِّدُ اِدَامِكُمُ الْخَلُّ - تمہارے سالنوں کا سردار سرکہ ہے۔

سَيِّدُ اِدَامِ اَهْلِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اللَّحْمُ - دنیا اور آخرت والوں کے سالنوں کا سردار گوشت ہے - (اس حدیث سے ان لوگوں کا رد ہوتا ہے جو گوشت کو سالن نہیں کہتے)۔

وَاِنَّهَا لَتَاْدِمُهَا - وہ اسکا سالن بناتی تھی۔

وَعَصَرَتْ عَلَيْهِ اُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا فَاَدَمَتْهُ يَا فَاٰدَمَتْهُ - اور ام سلیم نے اپنی ایک کپی اس پر نچوڑ دی اور اس کو سالن دار بنا دیا۔

اِنَّكُمْ تَاْتَدِمُوْنَ عَلٰى اَصْحَابِكُمْ - تم اپنے ساتھیوں میں سالن دار ہو (یعنی مالدار ہو بعضوں نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے صحیح اِنَّكُمْ قَادِمُوْنَ ہے)۔

اَدَمَ یا اَدْمٌ - محبت اور الفت ڈالی۔

فَاِنَّهٗ اَحْرٰى اَنْ يُّؤْدَمَ بَيْنَكُمَا - جس عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے اس کو دیکھ لینے سے امید ہوتی ہے کہ تم دونوں میں محبت اور الفت رہے گی یا اسکا دیکھ لینا تم دونوں میں محبت اور الفت ڈالیگا (سبحان اللہ شریعت سمحہ کے قربان جو بات بھی اس میں ہے وہ حکمت اور مصلحت سے پر ہے لیکن مسلمانوں نے قبیح رسمیں اختیار کر کے شریعت کے احکام کو پس پشت ڈال دیا ہے - بن دیکھے عورتوں سے شادیاں کرتے ہیں پھر جھگڑے اور فساد پیدا ہوتے ہیں)۔

فَاِذَا بِاٰدَمَ - ناگاہ حضرت آدم ع نظر آئے (اور انکو آدم اس لئے کہتے ہیں کہ وہ گندم گون تھے۔)

اُدْمَةٌ - گندم گونی۔

وَلَا بِالْاٰدَمِ - اور نہ وہ گندم گون ہیں۔

اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ النِّسَاءَ الْبِيْضَ وَالنُّوْقَ الْاُدْمَ - اگر آپ کو گورے رنگ کی عورتیں اور خاکی رنگ کی یا سفید کالی آنکھ والی اونٹنیاں درکار ہیں۔

اِبْنَتُكَ الْمُؤْدَمَةُ الْمُبْشَرَةُ - تیری بیٹی عقلمند اور تجربہ کار۔

اَدِيْمٌ - چمڑا - اسکی جمع اَدِمَةٌ اور اُدُمٌ اور اَدَمٌ آئی ہے۔

وَاٰدِمَةٌ فِي الْمَنِيْئَةِ - اور چند چمڑے جو دباغت ع

ع دباغت چمڑے کو پکا بنانے رنگنے پالش کرنے کو کہتے ہیں ۱۲ منہ

Marfat.com

کے لئے پڑتے ہیں

قُبَّةٌ حَمْرَاءُ مِنْ اَدَمٍ - ایک لال ڈیرہ نری (چمڑے) کا

وِشَاحٌ مِنْ اَدَمٍ - چمڑے کا کمر پٹہ۔

عُلَمَاؤُهُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَآءِ - اُس زمانہ کے عالم (مولوی) لوگ تمام سطح آسمان کے نیچے رہنے والوں میں بُرے ہوں گے (تمام فسادات اُنہی سے نکلیں گے)۔

اَدِيْمُ الْاَرْضِ - روئے زمین۔

اَدَاءٌ - کسی کا حق پورا دینا۔

اِيْدَآءٌ - قوت پکڑنا - اور قوت دینا - (مدد کرنا)۔

تَخْرُجُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ جَيْشٌ اٰدَى شَيْءٍ وَّاَعَدُّهٗ - پورب (مشرق) کیطرف سے ایک لشکر نکلیگا جو سب سے زیادہ زوردار اور باسامان ہوگا۔

اَرَاَيْتَ رَجُلًا خَرَجَ مُؤْدِيًا نَشِيْطًا - بھلا بتاؤ ایک شخص پورے ہتیاروں سے مسلح ہو کر خوشی خوشی نکلا

مُغْتَرُّوْنَ مُؤْدُوْنَ - زوردار باہتیار

لَا تَشْرَبُوْا اِلَّا مِنْ ذِيْ اِدَاءٍ - اُسی مشک سے پانی پیو جس پر سربند بندھن ہو۔

فَاَخَذْتُ الْاِدَاوَةَ - میں نے پانی کی چھاگل لی۔ (یا لوٹا یا مشکیزہ لیا)۔

وَاللّٰهِ لَاَسْتَادِيَنَّهٗ عَلَيْكُمْ - قسم خدا کی میں اس سے تمہاری شکایت کر کے تمہارے مقابلہ میں مدد کا خواستگار ہوں گا۔

لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقُ يَا لَتُؤَدَّنَّ الْحُقُوْقَ - قیامت کے دن حقوق دلائے جائیں گے - یا انکو حقوق ادا کرنے ہوں گے۔

اَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ مَا اُؤَدِّيْ بِهٖ اَمَانَتِيْ - اتنی روزی مجھ پر کشادہ کر کہ میں جو حقوق مجھ پر ہیں (بیوی بچوں عزیز و اقرباء کے) اُنکو ادا کر سکوں۔

نُؤَدِّيْكَ اِلٰى حُفْرَتِكَ - ہم تجھ کو تیری قبر تک پہنچا دیں گے۔

مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا وَّاَدّٰى فِيْهِ الْاَمَانَةَ - جس نے میت کو غسل دیا اور اس میں امانت ادا کی (یعنی جو عیب اُس میں دیکھا بیان نہیں کیا)۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْحَافِظِ الْمُؤْدِيْ - شکر اللہ کا جو نگہبان ہے قوت دینے والا ہے۔

يَسْتَجِيْرُ اَدَاةً - لڑائی کا ہتھیار مانگتا ہے۔

وَلَا هُمْ يُؤَدُّوْنَ مَا لَنَا عَلَيْهِمْ - اور نہ جو حق ہمارا اُن پر ہے اُسکو ادا کرتے ہیں (یعنی نہ کھانا کھلاتے ہیں نہ مہانی کا نقد پیسہ حوالہ کرتے ہیں)۔

اٰدَاهُمْ - سب سے اچھا کرنیوالا۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الذَّالِ

اِيْذَجُ - ایک شہر جو کردستان میں ہے

اَذٌّ - کاٹنا۔

سَيْفٌ اَذُوْذٌ - کاٹنے والی تلوار۔

اُذَانٌ - (ذ پر گذر چکا) عضو تناسل۔

اِذْخِرٌ - ایک خوشبودار گھاس۔

اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهٗ لِبُيُوْتِنَا وَقُبُوْرِنَا - مگر اذخر وہ ہمارے گھروں اور قبروں کے لئے کام میں آتی ہے۔

وَاَعْذَقَ اِذْخِرُهَا - مکہ کی اذخر میں کلیاں پھوٹ آئیں۔

اَذَاخِرُ - ایک مقام کا نام جو مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ہے۔

اَذْرَبِيْ - آذربیجان کی طرف نسبت ہے جو ولایت ایران میں ایک ملک ہے۔

لَتَاْلَمُنَّ النَّوْمَ عَلَى الصُّوْفِ الْاَذْرَبِيِّ كَمَا يَاْلَمُ اَحَدُكُمُ النَّوْمَ عَلٰى حَسَكِ السَّعْدَانِ -

عـه ہندی میں اس کو گندھیلا یا جہر بڑی کی جڑ کہتے ہیں ۱۲ منہ

Marfat.com

تم کو آذربیجان کے کمبل پر (جو بہت نرم اور عمدہ ہوتا ہے) سونے میں ایسی تکلیف ہوگی جیسے سعدان کے کانٹوں پر سونے میں ہوتی ہے۔ (سعدان بہت کٹائی جو ایک کانٹے دار جنگلی گھانس ہے، اونٹ اُس کو بہت مزے سے کھاتا ہے)۔

اَذْرُحْ۔ ایک بستی کا نام جو ملک شام میں ہے۔

کَمَا بَیْنَ جَرْبَی وَاَذْرُحَ۔ جتنا جربی اور اذرح کے درمیان فاصلہ ہے۔

اَذْنٌ۔ سننا۔

مَا اَذِنَ اللّٰہُ لِشَیْءٍ کَاَذَنِہٖ لِنَبِیٍّ یَتَغَنّٰی بِالْقُرْاٰنِ۔ اللہ تعالےٰ کسی چیز کو اتنا متوجہ ہو کر نہیں سنتا جتنا کہ پیغمبر کی آواز کو سنتا ہے جبکہ وہ قرآن (اللہ کی کتاب) کو پکار کر پڑھے۔

مَا اَذِنَ اللّٰہُ لِعَبْدٍ فِیْ شَیْءٍ اَفْضَلَ مِنْ رَکْعَتَیْنِ۔ اللہ تعالےٰ بندے کی کوئی چیز اتنی توجہ سے نہیں سنتا جتنی توجہ سے دو رکعتیں پڑھنا سنتا ہے۔

اَذَانٌ۔ یا اِیْذَانٌ یا تَاْذِیْنٌ۔ آگاہ کرنا۔ شرعی معنی نماز کے لئے پکارنا۔

مِئْذَنَۃٌ۔ اذان کا مینار۔

فَرُشُّوا الْمَاءَ فِی الشِّنَانِ وَصُبُّوْہُ عَلَیْہِمْ فِیْمَا بَیْنَ الْاَذَانَیْنِ۔ ایسا کرو پُرانی مشکوں میں پانی ٹھنڈا کرو اور صبح کی اذان اور اقامت کے بیچ میں ان پر یہ پانی ڈالو۔

بَیْنَ کُلِّ اَذَانَیْنِ صَلٰوۃٌ۔ ہر ایک اذان اور اقامت کے درمیان سنت نماز ہے (اس حدیث سے یہ نکلا کہ مغرب اور عشا کی اذان اور اقامت کے بیچ میں بھی سنت کا دوگانہ پڑھ سکتے ہیں لیکن عشا کی فرض سے پہلے چار رکعت سنت کی پڑھنا آنحضرتؐ سے ثابت نہیں ہے معلوم نہیں فقہاء نے اسکو کہاں سے لکھا ہے)

اِذَا خَرَجْتُمَا لِلسَّفَرِ فَاَذِّنَا۔ جب دونوں تم سفر کے لئے نکلو تو دونوں اذان کہو (یعنی ایک اذان کہے دوسرا اس کا جواب دے تو گویا دونوں نے اذان دی) بعضوں نے کہا تثنیہ سے مراد یہاں واحد ہے جیسے یَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ میں۔

اَذِّنْ وَعَلَیَّ الْبَلَاغُ۔ (ابراہیم) تو لوگوں کو پکار دے انکو سنا دینا میرا کام ہے (ابراہیم نے پکارا لوگو اللہ نے تم پر خانہ کعبہ کا حج فرض کیا جن روحوں نے جتنی بار لبیک کہا اتنے ہی بار انکو حج نصیب ہونگے۔

بَعَثَنِیْ اَبُوْبَکْرٍ فِیْ تِلْکَ الْحَجَّۃِ فِیْ مُؤَذِّنِیْنَ۔ ابوبکر صدیق رضؓ نے اس حج میں مجھ کو بھی ان لوگوں کے ساتھ بھیجا جو لوگوں کو آگاہ کرتے لئے گئے تھے۔

اَذَّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْغَزْوِ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو جہاد کے لئے چلنے کی خبر کردی۔

اُذِنَ بِتَوْبَتِنَا۔ ہماری توبہ قبول ہونے کی خبر کردی۔

وَاِنَّ الدُّنْیَا اٰذَنَتْ بِصُرْمٍ یا اٰذَنَتْ بِصَرْمٍ۔ دنیا نے خبر دیدی کہ اب وہ ختم ہونے والی ہے (یعنی اسکا زمانہ بہ نسبت گذشتہ زمانہ کے قلیل رہ گیا ہے گو ہزاروں برس باقی ہوں)۔

فَاٰذَنَہٗ بِالصَّلٰوۃِ۔ آنحضرت م کو نماز کے لئے آگاہ کیا

اَلَا اٰذَنْتُمُوْنِیْ۔ تم نے مجھ کو خبر کیوں نہ دی۔

فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِیْ۔ جب تم غسل سے فارغ ہو تو مجھ کو خبر دو۔

فَاٰذَنَ ہِرَقْلَ۔ ہرقل کو خبر دیدی

اٰذَنَ لَیْلَۃً بِالرَّحِیْلِ یا اَذَّنَ۔ ایک رات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو کوچ کرنے کے لئے خبردار کیا۔

اٰذَنَتْ بِہِمْ شَجَرَۃٌ۔ ایک درخت نے آنحضرتؐ

Marfat.com

کو خبر کر دی کہ جنات آئے ہیں

فَاٰذِنُوْہٗ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ - تین دن تک اُس کو خبردار کرو (حضرت سلیمانؑ کے عہد کی قسم اب نہ نکلنا ہمکو نہ ستانا۔ کہتے ہیں یہ حکم خاص ہے مدینہ کے سانپوں سے بعضوں نے کہا ہر ملک کے سانپوں سے جو گھر میں نکلیں)۔

یُؤْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰہِ - اُن کو خبر دے دی جائے کہ اللہ تعالیٰ اُن سے لڑنے والا ہے۔

اِذْنٌ ۔ اجازت دینا۔

فَقَدْ اُذِنَ لَکُنَّ اَنْ تَخْرُجْنَ فِیْ حَاجَتِکُنَّ ۔ عورتو تم کو حاجت ضروری (جیسے پیشاب پائخانہ) کے لئے باہر نکلنے کی اجازت ہے (اسی طرح ضروری سامان خوراک اور پوشاک کے لانے کے لئے اگر کوئی مرد لانے والا نہ ہو تو)۔

مَنْ تَوَلّٰی قَوْمًا بِغَیْرِ اِذْنِ مَوَالِیْہِ - جو غلام بغیر اپنے مالکوں کی اجازت کے دوسرے کسی کو مولیٰ (مالک) بنائے۔

نَحْنُ وَاللّٰہِ الْمَاْذُوْنُ لَھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَالْقَائِلُوْنَ صَوَابًا (امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا) قسم خدا کی قیامت کے دن ہم کو بات کرنے کی اجازت ملے گی اور ہم ٹھیک بات کہیں گے اس آیت کی تفسیر کی اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَہُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا[1]۔

فَلَا یَکُوْنُوْنَ اٰخِذِیْنَ وَلَا تَارِکِیْنَ اِلَّا بِاِذْنِیْ - بندے کوئی کام نہ کرسکیں گے نہ چھوڑ سکیں گے جب تک میرا اذن نہ ہو تو ہر ایک کام اذن الٰہی پر موقوف ہے۔

اِھْدِنِیْ لِمَا اخْتُلِفَ فِیْہِ بِاِذْنِکَ - جن باتوں میں اختلاف ہے اُن میں اپنے حکم سے مجھ کو حق بات سمجھا دے

لَا تَاْذَنْ فِیْ بَیْتِہٖ اِلَّا بِاِذْنِہٖ - اُس کے گھر میں کسی غیر مرد کو آنے کی اجازت نہ دے۔ مگر اُس کے اذن کے۔

لَا تَاْذَنْ فِیْ بَیْتِہٖ وَھُوَ شَاھِدٌ - جب خاوند موجود ہو تو کسی کو اندر آنے کی اجازت نہ دے۔

اِسْتِئْذَانٌ - اجازت چاہنا۔ اذن مانگنا۔

اِذَا اسْتَاْذَنُوْکُمْ یا اِسْتَاْذَنَکُمْ - جب عورتیں تم سے باہر جانے کی اجازت مانگیں (یعنی مسجد میں یا عید یا عیادت یا کسی دنیاوی یا دینی ضرورت کے لئے) تو انکو اذن دو (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ خاوند کو عورت کا ہمیشہ ایک گھر میں قید رکھنا اور باہر جانے کی اجازت نہ دینا صریح ظلم ہے)۔

اِذًا - جب تو یا ناگاہ یکایک۔

فَاِذًا لَاَحَ صِیَامُ الدَّھْرِ - جب تو وہ ہمیشہ کے روزے ہو گئے ذن کے بھی یہی معنی ہے

اُذُنٌ - کان۔

ضَعِ الْقَلَمَ عَلٰی اُذُنِکَ فَاِنَّہٗ اَذْکَرُ لِلْمَآلِ - قلم اپنے کانوں پر رکھ لیا کر۔ ایسا کرنے سے جو بات لکھنا چاہتا ہے وہ خوب یاد آئے گی۔

ھٰذَا الَّذِیْ اَوْفَی اللّٰہُ بِاُذُنِہٖ - یہ وہ شخص ہے جس کا کان اللہ نے سچا کر دیا۔

یَا ذَا الْاُذُنَیْنِ - آنحضرتؐ نے انس رضؓ کو فرمایا دو کان والے یہ بطور مذاق کے فرمایا یا مطلب یہ ہے کہ اچھی طرح سنو اور یاد رکھو کیونکہ ایک جوڑ دو کان اللہ نے دیئے ہیں۔

اَلْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ - دونوں کان سر میں داخل ہیں (مطلب یہ ہے کہ سر کے ساتھ اُن پر بھی مسح کرنا چاہیے)۔

کَاَنَّ الْاَذَانَ بِاُذُنَیْہِ - گویا فجر کی تکبیر آپ کانوں سے سن رہے ہیں (مطلب یہ ہے کہ فجر کی سنتیں آپ بہت ہلکی پھلکی پڑھتے تھے۔

اُذُنَہٗ اور اُذُنٌ اُس شخص کو بھی کہتے ہیں جو ہر بات

[1] ترجمہ۔ مگر اس کی شفاعت قبول ہوگی جس کو خداوند تعالیٰ (شفاعت کرنے کی) اجازت دے اور وہ (یعنی شافع) ٹھیک و موزوں و مناسب شفاعت کرے (یعنی جس کا حق ہے اس کی) ۱۲ منہ

Marfat.com

سُن کر یقین کرے (یعنی کانوں کا کچا)
صُمٌّ اِذَا سَمِعُوْا خَيْرًا ذُكِرْتُ بِهٖ وَاِنْ ذُكِرْتُ بِشَرٍّ عِنْدَهُمْ اُذُنٌ - اگر میری تعریف کوئی اُن کے سامنے کرے تو وہ بہرے ہو جاتے ہیں - اگر برائی کرے تو سننے لگتے ہیں (ہمارے زمانہ میں عموماً اکثر مسلمانوں کا یہی اخلاق ہیں کسی کی محنت اور عمدہ کاموں کی تو داد نہیں دیتے اور ذرا سی غلطی یا خطا کو الم نشرح (بیان) کر دیتے ہیں)۔

اَذًى - نجاست اور پلیدی اور ہر ایک تکلیف دینے والی چیز (جیسے کوڑا کرکٹ کچرا کانٹا وغیرہ اور بچہ کے سر کے بال اور نجاست وغیرہ)۔

اَمِيْطُوْا عَنْهُ الْاَذٰى - بچے کے سر کے بال نجاست وغیرہ اُس سے دور کرو۔ (یعنی عقیقہ میں ساتویں دن)

اَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ - کم سے کم ایمان کی شاخ یہ ہے کہ راستہ میں سے ایذا دینے والی چیز (جیسے پتھر کانٹا نجاست کوڑا کچرا) ہٹا دے۔

كُلُّ مُؤْذٍ فِي النَّارِ - جو شخص خلق اللہ کو ایذا دے وہ دوزخ میں جلے گا۔ یا ہر ایک ایذا دینے والے جانور کو آگ میں جھونکنا چاہیے۔

كَاَنَّهُمُ الذَّرُّ فِيْ اَذِيِّ الْمَاءِ - گویا وہ چیونٹیاں ہیں پانی کی سخت موج میں۔

تَلْتَطِمُ اَوَاذِيُّ اَمْوَاجِهَا[۱] - اواذی آذی کی جمع ہے (یہ حضرت علی رضہ کے خطبہ میں ہے)۔

مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْهِ - جبتک فرشتوں کو وہاں ایذا نہ دے (یعنی حدث (گندگی) کی بدبو سے) یا کسی مسلمان کو ہاتھ یا زبان سے ایذا نہ پہنچائے۔

كَفُّ الْاَذٰى - رستے میں ایذا دہی سے باز رہنا (مثلاً راستہ تنگ کرے یا عورتوں کو چھیڑے یا لوٹ لگائے یا گھروں میں جھانکے[۲])

فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَتَاَذّٰى مِمَّا يَتَاَذّٰى مِنْهُ الْاِنْسُ یا كَاَذٰى مِمَّا يَاْذٰى مِنْهُ الْاِنْسُ - فرشتوں کو بھی اُن چیزوں سے ایذا ہوتی ہے جن سے آدمیوں کو ایذا ہوتی ہے۔

فَلَا يُؤْذِيْ جَارَهٗ - تو وہ (جو شخص قیامت پر ایمان رکھتا ہے) اپنے پڑوسی کو نہ ستائے۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الرَّاءِ

اِرْبٌ - حاجت اور عضو اور عقل اور دین اور شر اور بدی اُس کی جمع آراب اور آرَاب ہے اُرْبٌ انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے درمیان کا فاصلہ۔

اُرْبَةٌ - گرو جو بن کھولے نہ کھلے۔

دَعُوا الرَّجُلَ اَرِبَ مَالَهٗ یا اَرَبٌ مَّالَهٗ یا اَرِبٌ مَّالَهٗ - یعنی چھوڑ دو اسکو اُسکے اعضا گر جائیں (یہ بد دعا نہیں ہے بلکہ تعجب کے طور پر ہے جیسے کہتے تَرِبَتْ يَدَاهُ، اور اردو میں کہتے ہیں اجی کہنے دو موا انگوڑا کیا کہتا ہے اگر بد دعا بھی ہو تو دوسری حدیث میں ہے جس کے لئے میں نے بد دعا کی تو اس پر رحمت کر۔ بعضوں نے کہا یہ اَرِبَ یا اَرَبٌ سے ہے۔ یعنی اسکو احتیاج ہوئی تو اُس نے پوچھا اچھا کیا کیا کیلئے، چاہتا کیا ہے۔ یا اُسکو کوئی ذرا سی احتیاج ہے اچھا کیا کہتا ہے یا یہ آدمی تو عقلمند معلوم ہوتا ہے اچھا کہتا کیا ہے۔ آخری معنی پر یہ اَرُبَ اِرْبًا وَّ اَرَابَةً سے نکلا ہے یعنی عقلمند ہوا۔

اَلْاَدِيْبُ الْاَرِيْبُ - یعنی ادب والا عقلمند (دوسری حدیث میں ہے اَرِبٌ مَالَهٗ - یعنی عقلمند ہے کیا کہتا ہے بعضوں نے اس میں بھی یوں روایت کیا ہے اَرِبٌ مَّالَهٗ، معنی وہی ہے)۔

اَرِبْتَ عَنْ ذِيْ يَدَيْكَ - تیرے ہاتھ گر جائیں۔

۱ ترجمہ۔ اس کی سخت موجیں تھپیڑے مارتی ہیں ۱۲ منہ ۲ یا گندگی پھینکے یا برا بھلا کہے وغیرہ وغیرہ ۱۲ منہ

Marfat.com

باؤ محتاج ہو جائے۔ (یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے)۔
مَنْ خَشِيَ إِرْبَةً ۔ جو کوئی سانپوں کی بدی (شر) سے ڈر کر ان کو چھوڑ دے (مارے نہیں)۔
يَسْجُدُ عَلَى سَبْعَةِ آرَابٍ ۔ یا آرُاپ ۔ سات اعضا کے بل سجدہ کرے آرَب بھی حاجت کو کہتے ہیں۔
كَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ ۔ یعنی آنحضرت ؐ اپنی خواہش اور احتیاج پر تم سب سے زیادہ اختیار و قدرت رکھتے تھے (بعضوں نے لِأَرَبِهِ روایت کیا ہے یعنی اپنی حاجت یا عضو تناسل پر پوری قدرت رکھتے تھے)
هَلْ يَتَزَوَّجُ مَنْ لَا أَرَبَ لَهُ ۔ کیا وہ شخص بھی نکاح کرے جسکو عورتوں کی حاجت نہو۔
لَا أَرَبَ لِي ۔ مجھ کو کوئی احتیاج نہیں ہے۔
كَانُوا يَعُدُّونَهُ مِنْ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ ۔ مخنث کو غیر اولی الاربہ یعنی اُن لوگوں میں سے جنکو عورتوں کی خواہش نہیں ہے سمجھتے تھے۔
فَأَرِبْتُ بِأَبِي هُرَيْرَةَ ۔ میں نے ابو ہریرہ کو چکمہ دیا (یہ عمرو بن عاص کا قول ہے)۔
لَا يُؤَارِبُ عَلَيْكُمْ مُحَمَّدٌ وَأَصْحَابُهُ ۔ ایسا نہو کر محمدؐ اور ان کے ساتھی تم پر سختی کریں (بھاری فدیہ مانگیں)۔
لَا تُؤَارِبْ عَلَى بَنَاتِي ۔ میری بیٹیوں پر سختی نہ کر (یہ سعید بن عاص کا قول ہے)۔
أُتِيَ بِكَتِفٍ مُؤَرَّبَةٍ ۔ سالم مونڈھا لایا گیا
مُؤَارَبَةُ الْأَرِيبِ جَهْلٌ وَعَنَاءٌ ۔ عقلمند کو فریب دینا نادانی اور رنج اٹھانا ہے (وہ فریب نہیں کھانے کا)
خَرَجَ بِرَجُلٍ آرَابٌ ۔ ایک شخص کے بدن میں پھوڑے نکل آئے یا أَرَابٌ ایک پھوڑا نکل آیا۔
أَرِبْتَ عَنْ يَدَيْكَ ۔ تیرے ہاتھ گر جائیں۔

أَعْتَقَ اللهُ بِكُلِّ إِرْبٍ ۔ ہر عضو کے بدل اللہ آزاد کرے گا۔
أَأْرَبْتُ یا أَرَبْتُ عَلَى الْقَوْمِ ۔ میں اُن پر غالب ہوا اُن پر فتح پائی۔
مَأْرِبُ ۔ ایک مقام کا نام جو ملک یمن میں ہے وہاں نمک پیدا ہوتا ہے۔ اور قوم سبا کے محل کا بھی نام تھا
أُرْبِي ۔ سختی ۔ بلا ۔ آفت۔

أَرْبَعٌ ۔ چار (مؤنث)
أَرْبَعَةٌ ۔ چار (مذکر)
خُذُوا الْقُرْآنَ عَنْ أَرْبَعَةٍ ۔ چار مردوں سے قرآن سیکھو (اس لغت کو باب الراء مع الباء میں ذکر کرنا تھا مگر صاحب مجمع نے یہاں بیان کر دیا)۔
آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ ۔ میں تمکو چار باتوں کا حکم کرتا ہوں (اُس وقت تک حج فرض نہیں ہوا تھا اس لئے اسکا ذکر نہیں کیا اور پانچویں بات یعنی خمس مال غنیمت کا ادا کرنا یہ حکم خاص عبد القیس قبیلے والوں کے لئے ہے کیونکہ وہ جنگی لوگ تھے تو وَأَنْ تُؤَدُّوا کا عطف اربع پر ہے اس صورت میں یہ اعتراض نہ ہوگا کہ باتیں پانچ ہوئیں نہ کہ چار)۔
يَوْمُ الْأَرْبِعَاءِ ۔ چہارشنبہ کا دن بدھ کا روز۔
وَقَّتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحْلِقَ الرَّجُلُ عَانَتَهُ كُلَّ أَرْبَعِينَ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زیرناف کے بال مونڈنے (یا نورہ لگانے) کے لئے ہر چالیس روز میں ایک بار مدت مقرر کی ہے (یعنی زیادہ سے زیادہ یہ ہے اور کم کی کوئی حد مقرر نہیں مستحب یہ ہے کہ ہر ہفتہ میں ایک بار مونڈنے کذا فی مجمع البحار)۔
إِنْ لَمْ آتِكَ الْأَرْبِعَاءَ ۔ اگر میں چارشنبہ (بدھ) کو تیرے پاس نہ آؤں یا کھیت کی نالی پر۔

Marfat.com

كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ اَرْبَعُوْنَ۔ کعبہ اور بیت المقدس (دونوں کے بننے میں) کتنا فاصلہ ہے فرمایا چالیس برس کا (یعنی بیت المقدس کعبہ کے چالیس برس بعد بنا حالانکہ کعبہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اور بیت المقدس کو حضرت داؤدؑ نے بنایا اور دونوں میں بڑا فاصلہ تھا مگر یہ ہوسکتا ہے کہ حضرت داؤدؑ سے پیشتر بیت المقدس بنا ہو اور ویران ہوگیا ہو اور حضرت داؤدؑ نے دوبارہ بنایا ہو)۔

فَرَضَ لِلْمُهَاجِرِيْنَ اَرْبَعَةَ اٰلَافٍ فِيْ اَرْبَعَةٍ۔ حضرت عمرؓ نے ہر ایک مہاجر کے لئے سالانہ چار ہزار درہم مقرر کئے یا چار ہزار چار قسطوں میں۔

يَقُوْمُ عَلٰى جَنَازَتِهٖ اَرْبَعُوْنَ۔ جس مسلمان کے جنازہ پر چالیس آدمی نماز پڑھیں (دوسری روایت میں سو آدمی مذکور ہیں یہ اس کے خلاف نہیں ہے اللہ تعالےٰ کو ہر طرح اختیار ہے کہ چاہے تو چالیس میں سو کا ثواب دے)۔

اِرْثٌ۔ میراث، ترکہ،

اِنَّكُمْ عَلٰى اِرْثٍ مِّنْ اِرْثِ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ تم اپنے باپ ابراہیم کی میراث کے وارث ہو (یعنی ان کے طریق پر ہو)۔

كُنْتُ مَعَ عُمَرَ وَاِذَا نَارٌ تُؤَرَّثُ بِصِرَارٍ۔ اسلم نے کہا میں حضرت عمرؓ کے ساتھ تھا اکیلا صرار میں (جو مدینہ کے قریب ایک مقام ہے) کہ آگ روشن دکھائی دی۔

تَاْرِيْثٌ۔ آگ روشن کرنا۔

اِرَاثٌ۔ اور اَرِيْثٌ۔ آگ۔

اَرْثَلُ۔ ایک مقام جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے اسکو ابواء بھی کہتے ہیں۔

اَرَجٌ۔ خوشبو پھوٹ نکلنا۔ یا پھوٹ پھوٹ کر آواز سے رونا۔

لَمَّا جَاءَ نَعْيُ عُمَرَ اِلَى الْمَدَائِنِ اَرِجَ النَّاسُ جب مدائن میں حضرت عمرؓ کے موت کی خبر آئی تو لوگ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ (سبحان اللہ خلافت ہو تو ایسی ہو۔ جس حاکم سے رعایا کو محبت ہو وہ حاکم کا ہے کو ہے وہ تو ماں باپ سے بڑھ کر ہے)۔

اُرْجُوَانٌ۔ نہایت سرخ (اس کو باب الراء مع الجیم میں ذکر کرنا تھا مگر صاحب مجمع نے یہاں بیان کر دیا)۔

لَا اَرْكَبُ الْاُرْجُوَانَ۔ میں سرخ زین پوش پر سوار نہیں ہوتا (یعنی ریشمی زین پوش پر)۔

نَهٰى عَنِ الْقَزِّ وَالْاُرْجُوَانِ۔ آپ نے ریشم اور ارجوان سے منع کیا۔

اُرْجُوْحَةٌ۔ (اس کو باب الراء مع الجیم میں ذکر کرنا تھا) جھولا بعضوں نے کہا لکڑی جس کو اونچے مقام پر رکھتے ہیں اُسکے دونوں کنارے پر بچے بیٹھتے ہیں اور ہلاتے ہیں۔ ایک طرف سے اونچی ہوتی ہے تو دوسری طرف سے جھک جاتی ہے۔

كَانَتْ عَلٰى اُرْجُوْحَةٍ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جھولے پر تھیں۔

اِرْدَبٌ۔ مصر والوں کا ناپ جس میں چوبیس صاع سماتے ہیں، (۹۶ سیر)۔

مَنَعَتْ مِصْرُ اِرْدَبَّهَا۔ مصر اپنا اردب روک دیگا۔ (اسکو باب الراء مع الدال میں ذکر کرنا تھا)۔

اِرْدَخْلٌ۔ موٹا۔ فربہ۔

اِنْتَخَبَهَا رَجُلٌ اِرْدَخْلٌ۔ ان حدیثوں کو ایک موٹے آدمی نے (یعنی اچھے عالم اور یاد رکھنے والے نے) منتخب کیا (چنا) (یہ ابوبکر بن عیاش کا قول ہے)۔

اَرِيْدٌ۔ ایک قسم کی گھاس ہے (اس کو باب الراء مع الدال میں ذکر کرنا تھا)۔

اُرْدُنٌ۔ مشہور نہر جو طبریہ میں ہے۔ یا ایک شہر جو شام میں ہے۔

اَرْذَلُ۔ خراب اور بدتر۔ (اس کو باب الراء مع الذال میں

Marfat.com

ذکر کرتا تھا۔

أَعُوْذُبِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلٰى أَرْذَلِ الْعُمُرِ۔ میں تیری پناہ چاہتا ہوں بدترین عمر تک پھیرے جانے سے یعنی جب آدمی کے ہوش و حواس میں فرق آجاتا ہے اتنا بوڑھا ہوجاتا ہے۔ (یہ اس حدیث کے خلاف نہیں ہے جس میں طولِ عمر کی فضیلت مذکور ہے کیونکہ فضیلت اُس طولِ عمر کی ہے جس میں علم و عقل اور ہوش و حواس باقی رہیں)۔

أَرْمٌ۔ جماع کرنا۔

يَؤُرُمُ بِمَلَاقِحِهِ۔ وہ جماع کر کے عورتوں کو حاملہ بناتا ہے (یہ حضرت علی رضؓ نے فرمایا)

رَجُلٌ مِئْرَمٌ۔ بہت زیادہ جماع کرنیوالا مرد۔

أُرُوْزٌ۔ سمٹ جانا۔

إِنَّ الْإِسْلَامَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلٰى جُحْرِهَا۔ بتقدیم الجیم علی الحاء) اسلام سمٹ کر مدینہ میں اس طرح آجائے گا (جیسے پہلے مدینہ ہی سے پھیلا تھا) جیسے سانپ سمٹ کر اپنے سوراخ میں چلا جاتا ہے۔ (امامیہ کی روایت میں یوں ہے اَلْعِلْمُ يَأْرِزُ إِلَى الْقَرْيَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ فِي جُحْرِهَا۔ یعنی قیامت کے قریب سب ملکوں میں کفر پھیل جائیگا اور سچے مسلمان مدینہ طیبہ میں جا کر پناہ لیں گے)۔

لَيَأْرِزُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ۔ دونوں مسجدوں میں (مکہ اور مدینہ کے) سمٹ جائے گا۔ (یہ حضرت علی رضؓ کا قول ہے)۔

حَتّٰى يَأْرِزَ الْأَمْرُ إِلٰى غَيْرِكُمْ۔ یہانتک کہ حکومت تمہارے سوا دوسروں کیطرف سمٹ جائے۔ یعنی انکو ملے۔

وَأَرَزُوا أَشْجَارَ فِيْهَا أَوْتَادًا۔ اور زمین میں میخیں گاڑیں۔

إِنْ سُئِلَ أَرَزَ وَإِنْ دُعِيَ اهْتَزَّ۔ اگر اُس سے کوئی کچھ مانگے تو سمٹ کر رہ جائے (جذبہ ہوجائے چڑ چڑا کر) اور جو اس کو کوئی کھانے کیلئے بلائے تو خوش ہوجائے (بخیل کی صفت ہے)۔

مَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ الْأَرْزَةِ۔ منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے (جہاں گرا پھر نہیں اُٹھتا) (صنوبر ایک بڑا درخت ہے بعضوں نے کہا چیڑ کا درخت)۔

وَلَمْ يَنْظُرْ فِيْ أَرْزِ الْكَلَامِ۔ اس نے اپنے کلام کی درستی اور جامعیت پر نظر نہیں ڈالی۔

اَلْمَأْرِزُ۔ جائے پناہ۔

لَا يَأْرِزُ مِنْ ثَمَرِهَا شَيْئًا۔ اُسکے میوے میں سے کچھ کم نہ کرے۔

أَرْسٌ۔ کاشتکار ہونا۔

فَعَلَيْكَ إِثْمُ الْأَرِيْسِيِّيْنَ يَا إِثْمُ الْإِرِّيْسِيْنَ يَا إِثْمُ الْأَرِيْسِيِّيْنَ۔ یعنی تجھ پر تیرے نوکر چاکر تابعداروں کا۔ یا کاشتکاروں کا (رعیت کا) یا تیرے ماتحت رئیسوں کا گناہ پڑے گا۔ (یہ حضور نے ہرقل بادشاہِ روم کو لکھا تھا)۔

وَلَاَنْزِعَنَّكَ مِنَ الْمُلْكِ نَزْعَ الْإِصْطَفْلِيْنَةِ وَلَأَرُدَّنَّكَ أَرِيْسًا مِنَ الْأَرَارِسَةِ تَرْعَى الدَّوَابِلَ۔ میں تجھ کو گاجر کی طرح بادشاہت سے اُکھیڑ کر پھینک دونگا اور ایک کنبی کی طرح بنا دونگا اور تو سور کے بچے چراتا پھرے گا (یہ معاویہؓ نے شاہِ روم کو لکھا تھا)۔

فَسَقَطَتْ مِنْ يَدِ عُثْمَانَ فِيْ بِئْرِ أَرِيْسٍ۔ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی انگشتری حضرت عثمان رضؓ کے ہاتھ سے بیرِ اریس میں گر گئی (بیر اریس ایک کنوئیں کا نام ہے جو مسجد قبا کے قریب تھا) یہ انگشتری خاتم سلیمانی کا اثر رکھتی تھی اُسی روز سے حضرت عثمانؓ کی خلافت

ع۔ حضرت علی رضؓ سے یہ مروی ہے سال کی منقول ہے اور بعض روایتوں میں سو سال کی وارد ہے ۱۲ منہ عفی عنہ ترجمہ۔ علم مدینہ میں اسطرح سمٹ کر آجائیگا جیسے کہ سانپ سمٹ کر اپنے سوراخ میں آجاتا ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

میں ضعف پیدا ہوا اور طرح طرح کے فسادات اٹھ کھڑے ہوئے)۔

اَرْشٌ۔ خون بہایا وہ نقصان جو خریدار بیچنے والے سے لیتا ہے جب خریدی ہوئی چیز میں کوئی عیب نکلے۔

آرَشْتُ بَیْنَ الْقَوْمِ۔ میں نے اُن لوگوں میں فساد کرادیا۔

اَرْضٌ۔ زمین اور لرزہ۔

تَاَرُّضٌ۔ درست کرنا۔ تیاری طیاری کرنا۔

لَاصِیَامَ لِمَنْ لَمْ یُؤَرِّضْهُ مِنَ اللَّیْلِ۔ جو شخص رات سے روزہ کی تیاری (نیت وارادہ) نکرے تو اُسکا روزہ درست نہ ہوگا۔

فَشَرِبُوْا حَتّٰی اَرَاضُوْا۔ انھوں نے دودھ پیا یہانتک کہ سیر ہوگئے (سیراب ہوگئے) یا بچھونے پر سو گئے یا زمین پر دودھ لنڈھا دیا (یہاں صاحب نہایہ اور صاحب مجمع دونوں سے سہو ہوا ہے اَرَاضَ روض سے نکلا ہے نہ کہ اَرض سے اس لئے اسکو باب الراء مع الواو میں ذکر کرنا تھا)

اُزُلْزِلَتِ الْاَرْضُ اَمْ بِیْ اَرْضٌ۔ کیا زمین کو زلزلہ ہو رہا ہے یا میں کانپ رہا ہوں۔

اُمِنَ اَھْلِ الْاَرْضِ۔ کیا ذمی کافروں میں سے ہے جو اپنی زمین پر بحال اور برقرار رکھے گئے۔

اَلْاَرَضَةُ۔ دیمک جو لکڑی کھاتی ہے۔

سَتُفْتَحُ اَرَضُوْنَ۔ یا اَرْضُوْنَ۔ قریب میں کچھ زمینیں فتح ہونگی۔

کَانَ یُکْرِیْ اَرَاضِیَهِ۔ اپنی زمینوں کو کرایہ پر دیا کرتے تھے۔

اَرَاطٌ۔ ایک قسم کا رنگ۔

کَاَنَّھَا عُرُوْقُ الْاَرَاطِ۔ گویا وہ اونٹ کیا تھے ارطی کی جڑیں۔ ارطی ایک درخت ہے جسکی جڑیں سُرخ ہوتی ہیں اور پھل بھی عناب کے مانند سُرخ ہوتا ہے۔

اُرْفَةٌ۔ حد فاصل دو زمینوں میں (باڑ پتھر وغیرہ جو کہ سرحد پر لگاتے ہیں۔

اَیُّ مَالٍ اقْتُسِمَ وَاُرِّفَ عَلَیْهِ فَلَا شُفْعَةَ فِیْهِ۔ جس جائداد کا بٹوارہ ہو جائے اس کی حدیں باندھ دیجائیں اب اس میں شفعہ کا حق نہیں رہے گا۔

وَاَعْلِمُوْا اُرَفَهَا۔ اور اس کی حدیں بتلا دو۔

اَلْاُرَفُ تَقْطَعُ الشُّفْعَةَ۔ حدیں شفعہ کو مٹا دیتی ہیں۔

قَضَی اللّٰهُ بِالشُّفْعَةِ مَا لَمْ تُؤَرَّفْ۔ اللہ نے شفعہ کا حکم دیا جبتک کہ جائداد کی تقسیم نہ ہو۔

مَا اَجِدُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ مِنْ اُرْفَةِ اَجَلٍ بَعْدَ السَّبْعِیْنَ۔ اس امت کے لئے ستر برس کے بعد میں موت کی کوئی حد نہیں پاتا۔

لَحَدِیْثٌ مِنْ فِی الْعَاقِلِ اَشْهٰی اِلَیَّ مِنَ الشُّهْدِ بِمَاءٍ رَصَفَةٍ بِمَحْضِ الْاَرْقِ۔ عقلمند اور دانا کے منہ سے ایک بات مجھ کو چشمہ کے اُس پانی سے اچھی لگتی ہے جسمیں شہد اور بالکل خالص دودھ ملا ہوا ہو۔

اُرْفِدَةُ۔ یہ صاحب مجمع البحار کا مسامحہ ہے اس لغت کو باب الراء مع الفا میں ذکر کرنا تھا۔ بَنِیْ اَرْفِدَةَ۔ حبشیوں کو کہتے ہیں (شاید اَرْفِدَہ اُن کے جد اعلیٰ کا نام ہوگا۔

اَمْنًا بَنِیْ اَرْفِدَةَ۔ ان حبشیوں کو امن کیساتھ کھیلنے دے یا حبشی لوگو تم بے فکری کے ساتھ کھیلو۔

دُوْنَکُمْ بَنِیْ اَرْفِدَةَ۔ حبشیو کھیلو کھیلو۔

اَرَقٌ۔ رات کو نیند اچاٹ ہو جانا کسی خیال یا خوف کیوجہ سے

مَا اَنَامُ اللَّیْلَ مِنَ الْاَرَقِ۔ رات کو میری نیند اچاٹ ہو جانے سے میں نہیں سوتا۔

اَرِقَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَةٍ۔ ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نیند اچاٹ ہو گئی

Marfat.com

أَرَاكَ۔ اونٹوں کو اراک چرنے کیلئے چھوڑ دینا۔

أَرَاكٌ۔ ایک کھاری کڑوی گھاس ہے اُس کو اونٹ کھاتا ہے۔ اور پیلو کے درخت کو بھی کہتے ہیں جسکی شاخوں سے مسواکیں بناتے ہیں۔

أُتِيَ بِلَبَنِ إِبِلٍ أَوَارِكَ۔ ایسے اونٹوں کا دودھ لیکر آئے جو اراک کھاتے تھے۔ کہتے ہیں أَرِكَتِ الْإِبِلُ أُرُوْكًا فَهِيَ أَرِكَةٌ۔ یعنی اونٹوں نے اراک چری۔ أَوَارِكُ، أَرِكَةٌ کی جمع ہے۔

مُتَّكِئٌ عَلَى أَرِيْكَتِهٖ۔ اپنے چھپر کھٹ پر تکیہ لگائے ہوئے

وَعِنَبُهُمُ الْأَرَاكُ۔ اُنکا انگور پیلو کا درخت ہے۔

أَصْحَابُ الْأَرَاكِ لَاحَجَّ لَهُمْ۔ جو لوگ اراک میں ٹھیریں انکا حج درست نہ ہوگا کیونکہ اراک (ایک موضع ہے) عرفات سے خارج ہے اور اس کی مدشام کی طرف ہے)۔

أَرْمٌ۔ فنا ہو جانا، گل ہو جانا، کھا جانا، تمام کر دینا۔

كَيْفَ تَبْلُغُكَ صَلٰوتُنَا وَقَدْ أَرَمْتَ۔ ہماری دعا آپ تک کیونکر پہنچے گی آپ تو (قبر میں) گل گئے ہوں گے۔ (بعضوں نے أُرِمْتَ پڑھا ہے یعنی آپ فنا ہو گئے ہونگے بعضوں نے أُرِمْتَ پڑھا ہے یعنی زمین آپ کو کھا گئی ہوگی، بعضوں نے أَرَمَّتَ پڑھا ہے یعنی آپ گل گئے ہونگے۔ یہ بکر بن وائل کا محاورہ ہے وہ ضمیر فاعل کے ساتھ فک ادغام نہیں کرتے۔ اکثر کا محاورہ أَرْمَمْتَ ہے بہ فک ادغام۔ خطابی نے کہا أَرَمْتَ اصل میں أَرْمَمْتَ تھا ایک میم کو حذف کر دیا تخفیف کے لئے۔)

مَا يُوْجَدُ فِي آرَامِ الْجَاهِلِيَّةِ وَخِرَبِهَا۔ جاہلیت کے زمانہ کے نشانوں اور کھنڈروں میں جو مال ملے۔ (جاہلیت والوں کا قاعدہ تھا جس مال کو ساتھ نہ لیجا سکتے تو اس پر ایک نشان رکھ کر چلدیتے۔ مثلاً پتھروں کا ڈھیر کر دیتے پھر آکر اُسی نشان سے وہ مال نکال لیتے

لَا يَطْرَحُوْنَ شَيْئًا إِلَّا جَعَلْتُ عَلَيْهِ آرَامًا۔ جو چیز پھینکتے تھے میں اُس پر نشان کے لئے ایک پتھر رکھ دیتا۔

أَنَا مِنَ الْعَرَبِ فِي أَرُوْمَةِ بِنَائِهَا۔ میں عرب کی عمارت کی جڑ و بنیاد میں ہوں۔

إِرَمٌ۔ ایک موضع جو جذام کے ملک میں ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مقطعہ کے طور پر جمال بن ربیعہ کی اولاد کو دیا تھا۔

إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ۔ دمشق ہے یا اسکندریہ یا ملک فارس میں کوئی مقام تھا۔

مَا فِيْهَا أَرِمٌ أَوْ أَرِيْمٌ۔ وہاں تو کوئی نہیں ہے۔

وَيَنْقُضُ بِهِمْ طَيَّ الْجَنَادِلِ مِنْ إِرَمٍ۔ یہ لوگ جاکر وہاں کے تہ برتہ پتھروں کو توڑیں گے (یعنی دمشق اور اُس کے حوالی پر غالب ہو جائیں گے بنی امیہ کو مغلوب کریں گے)۔

أَرْمَلُ۔ (اس لغت کو باب الراء مع المیم میں ذکر کرنا تھا)۔ ارمل کہتے ہیں مجرد مرد کو یا جس مرد کی بیوی مرگئی ہو اور محتاج درویش کو۔

أَرْمَلَةٌ۔ بے خاوند والی عورت خواہ اُس کا نکاح ہوا ہو یا نہ ہوا ہو (بعضوں نے کہا بیوہ)۔

اَلسَّاعِيْ عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْيَتِيْمِ۔ بیوہ اور یتیم کے لئے کوشش کرنیوالا انکا بار پرورش اُٹھانے والا اُن کے لئے روپیہ کمانے والا۔

لَأَدَعَنَّ أَرَامِلَ أَهْلِ الْعِرَاقِ۔ میں عراق کی بیواؤں کو یا عراق کے محتاجوں کو چھوڑ دونگا۔

ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ۔ یتیموں کے پشت پناہ بیواؤں کے بچانیوالے۔

أَرَنٌ۔ یا أَرَانٌ یا أَرِيْنٌ۔ خوش ہونا، ہلکا ہونا، دانت سے کاٹنا۔

أَرِنْ أَوْ أَعْجِلْ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ۔ مار ڈال ور

Marfat.com

جلدی کاٹ ڈال اس چیز سے جو خون بہا دے۔ بعضوں
نے اِءْ رَانْ پڑھا ہے یعنی پھرتی کر ہلکا پھلکا ہو ایسا نہ
ہو کر رہ گلا گھونٹ کر مر جائے۔ بعضوں نے اِرْنِ پڑھا
ہے یعنی اسکو دیکھتا رہ نظر جمائے رہ ایسا نہ ہو کر دوسرا
مقام کاٹ ڈالے یا برابر بے تعدی سے کاٹتا رہ سستی
نہ کر۔ بعضوں نے اَرِنْ پڑھا ہے۔ بعضوں نے اَرْنِیْ
مگر لغت سے اخیری دونوں لفظوں کی تائید نہیں ہوتی۔

اِجْتَمَعَ جَوَارٍ فَاَرِنَّ۔ کئی چھوکریاں (لونڈیاں) اکٹھی
ہوئیں تو انھوں نے خوشیاں منائیں اور وہ اترائیں۔

حَتّٰی رَاَیْتُ الْاَرِیْنَۃَ تَاْکُلُھَا صِغَارُ الْاِبِلِ۔ میں
نے دیکھا کہ ارینہ (جو ایک گھاس ہے) اُسکو چھوٹے چھوٹے
اونٹ کھا رہے ہیں (بعضوں نے اسکو اَرْنَبَۃ پڑھا ہے
جس کے معنی خرگوش کے ہیں۔ مطلب یہ کہ طغیانی آئی
اور اس خرگوش کو جو درخت سے لٹکا ہوا ہے اونٹ
پتوں کے ساتھ اُسکو بھی کھا گیا حالانکہ اونٹ گوشت نہیں
کھاتا)۔

اَرْنَبَۃ۔ (اس لغت کو باب الراء مع النون میں ذکر کرنا تھا)
ناک کی نوک۔ اور مادہ خرگوش۔

لَقَدْ رَاَیْتُ عَلٰی اَنْفِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ وَاَرْنَبَتِہٖ اَثَرَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ۔ میں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ناک اور ناک کی نوک
پر کیچڑ پانی کا نشان دیکھا۔

اِرَاۃٌ۔ سکھایا ہوا گوشت جسکو قدید[1] بھی کہتے ہیں یا سرکہ میں
جوش کیا ہوا گوشت جو سفر میں ساتھ لیجاتے ہیں۔ اور
آگ یا تنور۔ یا گڑھا جسکے گرد پتھر رکھ کر اس میں آگ
سلگاتے ہیں۔

اَمَعَکُمْ شَیْءٌ مِّنَ الْاِرَاۃِ۔ تمہارے پاس کچھ سکھایا
ہوا گوشت ہے۔

اَھْدٰی لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِرَاۃً
میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سکھایا ہوا گوشت
تحفہ بھیجا۔

ذُبِحَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَاۃٌ
ثُمَّ وُضِعَتْ فِی الْاِرَاۃِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے لئے ایک بکری کاٹی گئی پھر تنور میں یا آگ میں رکھی
گئی۔

اَللّٰھُمَّ اَرِبَیْنَھُمَا۔ یا اللہ ان دونوں خاوند و بیوی کے
درمیان محبت ڈالدے۔ بعضوں نے اَبِرَّ بَیْنَھُمَا
پڑھا ہے یعنی ایک کو دوسرے پر روک دے اسکا دل
اور طرف مائل نہ ہو)۔

اَرِنَّ۔ (یہ لفظ حضرت صدیق رض کی حدیث میں ہے جو
انھوں نے تلوار پکڑاتے وقت کہا) تلوار مجھے مضبوط تھام
لینے دیجئے۔ (بعضوں نے اَرِ بتخفیف را پڑھا ہے یعنی
دیجئے)۔

اَرِیُّ خُرَاسَانَ۔ خراسان کے جانوروں کا طویلہ[2]۔
(یہ جھوٹ موٹ اپنے طویلوں کا نام رکھتے تھے تاکہ
خریداروں کو دھوکا ہو وہ سمجھیں کہ نئے جانور خراسان
سے آئے ہیں)۔

اَرْوٰی۔ پہاڑی بکریاں۔ یہ جمع یا اسم جمع ہے اسکا مفرد اُرْوِیَّۃٌ
ہے (اس لغت کو باب الراء مع الواو میں ذکر کرنا تھا)۔

اُھْدِیَ لَہٗ اَرْوٰی وَھُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّھَا۔ آنحضرت
کو احرام کی حالت میں پہاڑی بکری تحفہ میں بھیجی گئی آپ
نے واپس پھیر دی۔

جَمَعَ بَیْنَ الْاَرْوٰی وَالنَّعَامِ۔ اس شخص نے پہاڑی
بکری اور شتر مرغ کو ملا دیا (یہ ایک مثل ہے جو عرب
میں اسوقت کہی جاتی ہے جب کوئی شخص ایک بات
دوسری بات کے مخالف کہے یعنی اپنی بات کو آپ
ہی توڑے اور مناسبت یہ ہے کہ پہاڑی بکری پہاڑ کی
چوٹی پر رہتی ہے اور شتر مرغ صاف میدان میں رہتا ہے

[1] کاٹا ہوا اور خشک کیا ہوا گوشت ۱۲ منہ [2] یعنی اصطبل ۱۲ منہ

Marfat.com

تو دونوں کبھی جمع نہیں ہوتے ہ)۔

وَلَيَعْقِلَنَّ الدِّيْنُ مِنَ الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْاُرْوِيَّةِ مِنْ رَأْسِ الْجَبَلِ ۔ البتہ دین حجاز کے ملک سے اس طرح پناہ لیگا جیسے جنگلی بکری پہاڑ کی چوٹی سے۔

هَيَّأَ لَهُ اُرْوِيَّةً ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس ع کے لئے ایک پہاڑی بکری کو مانوس کردی (وہ روز آکر انکو دودھ پلا جاتی)۔

اَرْيَان ۔ خراج، محصول، لگان،

مَا اَدَّى الْاَرْيَانُ ۔ خراج ادا نہ ہوتا (خطابی نے اس کو اربان بہ بائے موحدہ نقل کیا ہے یعنی پیمانہ)

اَرِيْحَا ۔ ایک بستی جو بیت المقدس کے قریب ہے۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الزَّاءِ

اَزْءٌ ۔ سیر کرنا ۔ نامرد ہونا ۔ لوٹ جانا۔

اَزَبّ ۔ (اس کو باب الزاء مع الباء میں ذکر کرنا تھا مگر صاحب نہایہ اور مجمع دونوں نے یہیں بیان کر دیا ہے) بہت بال والا ۔ اور ایک جن کا نام ہے۔

فَوَضَعَهُ فِيْ رَأْسِ اَزَبَّ ۔ عبد اللہ بن زبیرؓ نے ازب کے سر پر ایک کوڑا جمایا (جو جنوں میں کا ایک شخص تھا)۔

هُوَ شَيْطَانٌ اِسْمُهُ اَزَبُّ الْعَقَبَةِ ۔ وہ شیطان ہے جس کا نام ازب العقبہ ہے یعنی سانپ۔

تَسْبِيْحَةٌ فِيْ طَلَبِ حَاجَةٍ خَيْرٌ مِنْ لَقُوْحٍ صَفِيٍّ فِيْ عَامٍ اَزْبَةٍ اَوْ لَزْبَةٍ ۔ کسی ضرورت کے وقت سبحان اللہ کہنا دودھیل اونٹنی سے جس کے ساتھ اسکا بچہ بھی ہو اور کال (قحط و خشک سالی) کے سال میں ملے بہتر ہے۔

اَزْد ۔ ایک قبیلے کا جد اعلیٰ ہے یمن میں انصار اسی کی اولاد میں سے تھے۔

اَلْاَزْدُ اَزْدُ اللّٰهِ ۔ ازد قبیلہ اللہ کا ازد ہے۔

اَتَتْهُمُ الْاَزْدُ اَرَقُّهَا قُلُوْبًا وَاَعْذَبُهَا اَفْوَاهًا ۔ ازد قبیلہ اُن کے پاس آیا جس کے دل بہت نرم اور منہ دہان بہت شیریں تھے۔

اَزْرٌ ۔ زور، اور قوت، اور مدد،

اَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ۔ میں تمہاری بہت زور کی مدد کرونگا۔

لَقَدْ نَصَرْتُمْ وَاٰزَرْتُمْ وَاَزَّرْتُمْ ۔ تم نے بیشک (اسلام کی) مدد کی اور بہت زور کی مدد کی۔

اَلْعَظَمَةُ اِزَارِيْ ۔ بڑائی اور بزرگی میری ازار ہے (یعنی اس صفت سے میرے سوا اور کوئی موصوف نہیں)۔

تَاَزَّرَ بِالْعَظَمَةِ ۔ اس نے بڑائی کی ازار پہنی ہے۔

مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فَفِي النَّارِ ۔ ٹخنے سے نیچے جو ازار ہو وہ دوزخ میں جائے گی۔ (یعنی ایسی ازار والے کا پاؤں دوزخ میں جلیگا یا اتنی ازار نیچی رکھنا دوزخیوں کا کام ہے)۔

اِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ اِلٰى نِصْفِ السَّاقِ ۔ مسلمان کی ازار پوشی آدھی پنڈلی (نصف ساق) تک ہوتی ہے (اور ٹخنوں تک لٹکانے میں کوئی گناہ نہیں)۔

هٰكَذَا اِزْرَةُ صَاحِبِنَا ۔ ہمارے صاحب یعنی پیغمبرؐ کی ازار پوشی اسی طرح کی تھی۔

اِذَا كَانَ الْغُلَامُ مُشْتَدَّ الْاِزْرَةِ كَبِيْرَ الذَّكَرِ حَادَّ النَّظَرِ فَمِنْ اَيْنَ يُرْجٰى خَيْرُهٗ ۔ جب لڑکے کی پیٹھ سخت ہے (یا زور دار ہو) اسکا عضو تناسل بڑا ہو عورتوں کو بہت گھورتا ہو تو اُس سے بھلائی کی امید نہ رکھنا چاہئے (یعنی احتیاط لازم ہے)۔

وَشَدَّ الْمِئْزَرَ ۔ ازار مضبوط باندھی یعنی عورتوں سے علیحدہ ہوئے یا عبادت کے لئے کمر کسی مضبوط باندھی

ف بہت دودھ دینے والی اونٹنی ۱۲ منہ سلہ اوڑھنا، بچھونا، شعار ۱۲ منہ سلہ اگر یہ عمل تکبر سے ہو تب، جیسا کہ حدیث کے سیاق و سباق سے ظاہر ہو ۱۲ مترجم

Marfat.com

كَانَ يُبَاشِرُ وَهِيَ مُؤتَزِرَةٌ فِي حَالَةِ الْحَيْضِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی بیوی سے حالت حیض میں مباشرت کرتے اور وہ ازار باندھے ہوتی (بعض روایتوں میں مُتَّزِرَةٌ ہے یہ غلط ہے کیونکہ ہمزہ کا ادغام تے میں نہیں ہوتا)

كَانَ يَأْمُرُنِي فَأَتَّزِرُ (صحیح فَأْتَزِرُ ہے دو ہمزوں سے) یعنی آپ مجھکو حکم دیتے میں تہبند باندھ لیتی۔

أَمَرَهَا بِالْإِتِّزَارِ فَاتَّزَرَتْ۔ آپ نے اُن کو (اپنی بیوی کو) تہبند باندھنے کا حکم دیا انہوں نے باندھ لیا۔

وَأَنْ تُشْعِرُوا وَتُؤْتَزِرُ۔ کپڑا سارے بدن پر لپیٹ لیا کہ اُسکی ازار نہ بنائی جائے۔

لَنَمْنَعَنَّكَ مِمَّا نَمْنَعُ مِنْهُ أُزُرَنَا۔ ہم آپ کو اُن سب چیزوں سے بچائیں گے جن سے اپنی عورتوں کو یا اپنی جانوں کو بچاتے ہیں (یعنی آپ کی حفاظت اپنے اہل وعیال اور اپنی جان کی طرح کریں گے)۔

فِدَاكَ مِنْ أَخِي ثِقَةٍ إِزَارِي میرے اعتباری (قابل اعتماد اور بھروسے کے لائق) بھائی تجھ پر میرے بال بچے یا جان صدقے۔

تَأَزَّرَ۔ تہبند باندھنا۔

كَانَ النِّسَاءُ يُصَلِّينَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكِنْ يُؤْمَرْنَ أَنْ لَا يَرْفَعْنَ رُؤُوسَهُنَّ قَبْلَ الرِّجَالِ لِضِيقِ الْأُزُرِ۔ عورتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مسجد میں آکر نماز پڑھا کرتیں اُنکو یہ حکم دیا جاتا کہ مردوں سے پہلے سر نہ اٹھائیں کیونکہ مردوں کی ازاریں چھوٹی تھیں (ایسا نہ ہو کہ پہلے سر اٹھانے میں پیچھے سے مردوں کے ستر کی طرف نظر پڑے۔)

مترجم: اب اس (عورتوں کے مسجد میں آنیکی) سنت پر ہندوستان میں کہیں عمل نہیں ہوتا ہر جگہ عورتیں مسجد میں آکر نماز پڑھنے سے روکی جاتی ہیں۔ صرف حرمین شریفین میں ابھی تک یہ سنت جاری ہے عورتیں برابر مسجد میں آکر جماعت کی نماز میں شریک ہوتی ہیں[1]۔

أَزَزٌ۔ ہجوم، جوش مارنا، سنسنانا، بھڑکانا، برانگیختہ کرنا، اژدحام، مجلس کا بھرا ہوا ہونا۔

فَانْتَهَيْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا هُوَ بِأَزَزٍ۔ میں مسجد میں پہنچا دیکھا تو وہ لوگوں سے بھری ہوئی ہے (بعض روایتوں میں فَإِذَا هُوَ بَارِزٌ ہے یہ راوی کی غلطی ہے)۔

كَانَ يُصَلِّي وَلِجَوْفِهِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الْمِرْجَلِ۔ آنحضرت نماز پڑھتے تو آپ کے سینے سے ایسی آواز آتی جیسے ہانڈی کے جوش کی آواز ہوتی ہے۔

فَنَخَسَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا تَخْلُى لَهُ أَزِيزٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جابر کے اونٹ کو (جو بالکل سست تھا) چھڑی سے اکسا دیا (جابر رض کہتے ہیں) یکایک وہ میری سواری میں چالاک اور تیز ہو گیا (یہ آپ کا ایک معجزہ تھا)۔

فَإِذَا الْمَسْجِدُ يَتَأَزَّزُ۔ دیکھا تو مسجد اُبل رہی (یعنی لوگوں کا اُس میں ہجوم ہو گیا تھا)

كَانَ الَّذِي أَزَّ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْخُرُوجِ ابْنُ الزُّبَيْرِ۔ حضرت عائشہ رض کو بصرے کی طرف نکلنے کے لئے عبداللہ بن زبیر نے بھڑکایا (ایک روایت میں ہے کہ طلحہ اور زبیر نے اُکسایا)

أَزَّ قِدْرَكَ۔ ہانڈی کے تلے آنچ کر۔

أَزَفٌ۔ آن پہنچنا، قریب آجانا۔

آزِفَةٌ۔ قیامت (آنیوالی)۔

أَزِفَ الْوَقْتُ۔ وقت آن پہنچا نزدیک آلگا۔

[1] لیکن حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ خدا کی قسم اگر آجکل حضور زندہ ہوتے تو ان عورتوں کو مسجدوں میں نماز کیلئے آنے سے منع فرما دیتے کیونکہ آجکل یہ عورتیں ان شرائط کو پورا نہیں کرتیں جو مسجد میں آنیکے ہیں بلکہ آرائش کی نمائش، خوشبو کا استعمال اور اسی طرح کی دیگر بیہودہ باتیں پیدا ہو گئی ہیں ۱۲ منہ

Marfat.com

أَزْفَلَةٌ ۔ (اس لغت کو باب الزاء مع الفاء میں ذکر کرنا تھا۔) جماعت۔

أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي أَزْفَلَةٍ ۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اُس وقت آپ ایک جماعت میں بیٹھے تھے۔

إِنَّهَا أَرْسَلَتْ أَزْفَلَةً مِّنَ النَّاسِ ۔ حضرت عائشہؓ نے لوگوں کی ایک جماعت بھیجی۔

جَاؤُا بِأَزْفَلَتِهِمْ وَأَجْفَلَتِهِمْ ۔ وہ اپنی جماعت کو لیکر آئے۔ (یہ عرب گنوار لوگ کہتے ہیں)۔

أَزْلٌ ۔ سختی، اور قحط سالی، اور تنگی،

اَللّٰهُمَّ اصْرِفْ عَنِّي الْأَزْلَ ۔ یا اللہ مجھ سے تنگی اور پریشانی پھرا دے (ہٹا دے)۔

عَجِبَ رَبُّكُمْ مِنْ أَزْلِكُمْ وَقُنُوطِكُمْ ۔ پروردگار نے تمہاری ناامیدی اور یاس پر تعجب کیا۔

أَصَابَتْنَا سَنَةٌ حَمْرَاءُ مُؤْزِلَةٌ يَا مُؤَزِّلَةٌ ۔ ہم پر ایک کٹھن قحط کا سال آن پہنچا۔

إِنَّهُ يَحْصُرُ النَّاسَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيُؤْزَلُونَ أَزْلًا شَدِيدًا ۔ دجال لوگوں کو بیت المقدس میں گھیر لے گا تو اُن پر سخت قحط کی تکلیف گذریگی

الْآنَ بَعْدَ أَزْلٍ وَبَلَاءٍ ۔ سختی اور مصیبت کے بعد دوستی اور عہد۔

أَزَلٌ ۔ ہمیشگی اور زمانہ گذشتہ کی بے انتہائی۔

أَزَلِيٌّ ۔ ہمیشہ سے ہونیوالا یعنی زمانہ ماضی میں جس کی ابتداء نہ ہو (یہ خداوند کریم کی ذات ہے باقی سب چیزیں حادث ہیں اور جو کوئی خداوند کریم کے سوا مادہ یا عقل یا روح کو بھی ازلی کہے وہ اسلام سے خارج ہے)

اِخْتِطَافُ الذِّئْبِ الْأَزَلِ ۔ جیسے چھوٹا یا ہلکا بھیڑیا اچک لیتا ہے۔

أَزْمٌ ۔ دانت سے کاٹنا، چپ رہنا، کھانے سے باز رہنا قحط ہونا، سمٹ جانا۔

أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ فَأَزَمَ الْقَوْمُ ۔ تم میں کون بولا تھا یہ سنکر لوگ (ڈر کر) خاموش ہو رہے (مشہور روایت فَأَرَمَّ الْقَوْمُ ہے یعنی لوگ چپ رہے)

ثُمَّ أَزَمَ سَاكِتًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ۔ پھر بڑی دیر تک چپ رہے بے حرکت پھر اپنا سر اٹھایا۔

اَلسِّوَاكُ عِنْدَ تَغَيُّرِ الْفَمِ مِنَ الْأَزْمِ ۔ مسواک کرنا چاہئے اُس وقت جب منہ بند رہنے سے اُسمیں تغیر پیدا ہو (یعنی خاموش رہنے یا کھانا کھانے سے ایک قسم کی بدبو پیدا ہو)۔

مَا الدَّوَاءُ قَالَ الْأَزْمُ ۔ کیا دوا ہے کہا پرہیز کرنا (یعنی کھانا نہ کھانا)۔

فَأَزَمَ بِهَا بِثَنِيَّتِهِ فَجَذَبَهَا جَذْبًا رَفِيقًا ۔ ابو عبیدہ ابن جراح نے اُس (زرہ کے چھلے) کو (جو آنحضرتؐ کی مبارک پیشانی میں گھس گیا تھا) سامنے کے دانت سے پکڑا اور آہستگی سے کھینچ کر نکال لیا۔

فَإِذَا أَخَذَهُ أَزَمَ فِي يَدِهِ ۔ جب وہ اُسکو پکڑیگا تو وہ اُسکے ہاتھ میں کاٹ کھائیگا۔

اِشْتَدِّي أَزْمَةُ تَنْفَرِجِي ۔ اے قحط کے سال خوب سخت ہو جا ایک کے بعد ایک آتا جا آخر آپ ہی دور ہو جائے گا (کبھی نہ کبھی قحط ضرور رفع ہوگا)۔

أَصَابَتْ قُرَيْشًا أَزْمَةٌ ۔ قریش پر قحط سالی آئی،

فَيُونُسُ بِتِلَاوَتِهِ فِي الْأَزَمَاتِ ۔ قحط سالیوں میں اُسکے پڑھنے سے تسلی ہوتی ہے۔

حُرِّمَتِ الْمَدِينَةُ مَا بَيْنَ مَأْزِمَيْهَا ۔ مدینہ کی زمین جو دونوں تنگ رستوں کے درمیان ہے حرم ہے[1]۔

إِزَاءٌ ۔ مقابل، برابر، سامنے، اور حوض کا وہ جانب جدھر سے پانی یا ڈول اسمیں ڈالا جاتا ہے۔ (عُقْرٌ اس کا آخیر کا جانب عُضُدٌ بیچ کا حصہ)۔

[1] ایسی جیسی جیسے کہ کنکری زمین ہے۔ دلیل یہ ہے کہ انس کے چھوٹے بھائی ابو عمیر کے پاس مدینہ میں ایک لال (پدڑی) تھی جس کے متعلق حضورؐ ابو عمیر سے اکثر پوچھا کرتے تھے اگر مدینہ مکہ کی طرح حرم ہوتا تو یہ لال کیسے قید رکھا جا سکتا تھا۔ لیکن یہ بات اپنی جگہ درست ہے کہ مدینہ شرافت و عزت میں مکہ کے برابر ہے بلکہ اہل مدینہ اہل مکہ کی نسبت نرم خو اور بردبار و حلیم ہیں، اللہ تعالیٰ کی انپر سلامتی ہو۔ مص

Marfat.com

اِنَّهٗ وَقَفَ بِاِزَاءِ الْحَوْضِ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام حوض کے اس طرف کھڑے ہوئے جدھرسے اُس میں پانی ڈالا جاتا تھا۔

حَتّٰی اٰزَا شَحْمَۃَ اُذُنَیْہِ۔ (اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے) یہاںتک کہ دونوں کان کے لو کے برابر ہوگئے (ایک روایت میں وَاٰزَا ہے معنی وہی ہے)

فَوَازَیْنَا الْعَدُوَّ۔ ہم دشمن کے مقابل ہوئے۔

قَدْ اٰزٰی بَعْضَ بَنِی الزُّبَیْرِ۔ عمر میں زبیر کے بعضے بیٹوں کے برابر تھے۔ (یعنی چچا بھتیجے ہم سن تھے)

فِرْقَۃٌ اٰزَتِ الْمُلُوْکَ۔ ایک گروہ نے بادشاہوں کا مقابلہ کیا (اللہ کے دین پر اُن سے لڑے)۔

هَاشِمِیٌّ لَا یُوَازٰی۔ ہاشمی شخص کے مقابل کوئی نہیں آتا۔

بَابُ الْھَمْزَۃِ مَعَ السِّیْنِ

اَسْ اَسْ۔ ایک کلمہ ہے جو بکری کو ڈانٹنے کے لئے کہا جاتا ہے

اَسْبَ۔ یہ عبرانی لغت ہے بمعنی اَنْتَ (یعنی تو)۔

اَسْبَ حَبِیْبُ الرَّحْمٰنِ۔ تو پروردگار کا چہیتا ہے (بر جملہ توراۃ میں ہے)۔

اِسْب بالکسر شرمگاہ کے بال۔

اَسْبَذِیْنَ۔ گھوڑا پوجنے والے۔ (یہ ایک معرب لغط ہے مرکب ہے اسپ اور زین سے۔ اسپ فارسی میں گھوڑے کو کہتے ہیں)۔

کَتَبَ لِعِبَادِ اللّٰہِ الْاَسْبَذِیْنَ۔ یہ حدیث کے الفاظ ہیں) اس میں عمان کے بادشاہ مراد ہیں جو گھوڑے کی پرستش کیا کرتے تھے۔

اَسْبَرْنَج۔ شطرنج کا گھوڑا۔ (یہ بھی معرب اور مرکب لغط ہے)۔

مَنْ لَعِبَ بِالْاَسْبَرْنَجِ وَالنَّرْدِ فَقَدْ غَمَسَ یَدَہٗ فِیْ دَمِ خِنْزِیْرٍ۔ جو شخص شطرنج اور چوسر کھیلے اس نے اپنا ہاتھ سور کے خون میں ڈبو دیا۔

اِسْتٌ۔ بنیاد، سرین، چوتڑ، جڑ، دبر

غَطُّوْا عَنَّا اِسْتَ قَارِئِکُمْ۔ اپنی قاری کے چوتڑ ہم سے چھپاؤ (اس لغت کو باب السین مع التاء میں ذکر کرنا تھا)۔

فَدْ رَتُهٗ خَلْفَ اِسْتِہٖ۔ اس کی دغابازی کا جھنڈا اُسکے سرین کے پیچھے لگا ہوگا۔ (تاکہ محشر والے سب دیکھیں)

یَزْحَفُوْنَ عَلٰی اَسْتَاهِهِمْ۔ اپنی چوتڑوں کے بل چلیں گے

فَخَرَرْتُ لِاِسْتِیْ میں چوتڑوں کے بل گر پڑا۔

اُسْتَان۔ بغداد میں چار قلعے ہیں۔

اِسْتَان۔ سمرقند کی ایک بستی۔

اِسْتَانَۃٌ۔ خراسان یا بلخ کے گرد و نواح میں ایک بستی

اِسْتَبْرَق۔ (اس لغت کو باب الباء مع الراء میں ذکر کرنا تھا) (یہ ایک معرب لفظ ہے) موٹا ریشمی کپڑا دیباج نہیں ریشمی کپڑا (حریر دونوں کو کہیں گے۔ یہ لفظ کئی حدیثوں میں آیا ہے)۔

اِسْحَاق۔ حضرت ابراہیم ؑ کے صاحبزادے کا نام جو بی بی سارہ کے بطن سے تھے۔

یَغْزُوْھَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنْ بَنِیْ اِسْحَاقَ۔ قسطنطنیہ پر ستر ہزار شخص حضرت اسحاق کی اولاد میں سے جہاد کریں گے (مراد شام کے گرد وہ ہیں جو حضرت اسحاق کی اولاد ہیں، بعضوں نے کہا صحیح مِنْ بَنِیْ اِسْمٰعِیْلَ ہے یعنی ستر ہزار عرب جو حضرت اسماعیل کی اولاد ہیں)۔

اَسَدٌ۔ شیر بننا اور بہادری کرنا۔

اِنْ خَرَجَ اَسِدَ۔ جب باہر نکلتا ہے تو شیر کی طرح بہادر ہوتا ہے۔

خُذِیْ مِنِّیْ اَخِیْ ذَا الْاَسَدِ۔ میری طرف سے میرے بھائی کو لے جو شیر کی طرح زور رکھتا ہے۔

اُسْدِیْ۔ ایک گھانس ہے۔

Marfat.com

اِیْسَادٌ۔ فساد کرانا۔

اَسْرٌ۔ تسمہ، اور رسی، اور زرہ، اور زور و قوت، اور قید کرنا، باندھنا۔

لَا یُؤْسَرُ اَحَدٌ بِشَهَادَةِ الزُّوْرِ اِنَّا لَا نَقْبَلُ اِلَّا الْعُدُوْلَ۔ جھوٹی گواہی پر کوئی قید نہیں کیا جائیگا۔ ہم انہی لوگوں کی گواہی قبول کرینگے جو عادل ہوں۔

اِذَا ذُكِرَ عِقَابُ اللهِ تَخَلَّعَتْ اَوْصَالُهٗ لَا يَشُدُّهَا اِلَّا الْاَسْرُ۔ حضرت عبداللہؓ جب اللہ کا عذاب یاد کرتے تو اُن کے بند بند جدا ہوجاتے بغیر باندھے درست نہ ہوتے۔

تَجْفُوا الْقَبِيْلَةُ بِاَسْرِهَا۔ سارا قبیلہ سنگدل ہوجاتا ہے۔

فَاَصْبَحَ طَلِيْقَ عَفْوِكَ مِنْ اِسَارِ غَضَبِكَ۔ تیرے غصہ کے بندے تیرے معافی کا رہائی یافتہ ہوا۔

اَسِيْرٌ۔ قیدی۔

اَلْاُسَرَاءُ عِيَالُ الرَّجُلِ۔ آدمی کے بال بچے گویا اس کے قیدی ہیں؎ (جب اللہ زیادہ دے تو اُن سے زیادہ سلوک کرے)

كَانَ يُؤْتٰى بِالْاَسِيْرِ فَيَدْفَعُهٗ اِلٰى بَعْضِ الْمُسْلِمِيْنَ۔ آنحضرتؐ کے پاس جب کوئی قیدی لایا جاتا تو آپ اس کو کسی مسلمان کے حوالہ کردیتے۔

مَاْسُوْرٌ بِدَيْنِهٖ۔ قرضداری میں گرفتار ہے۔

اَسَارِيْرُ وَجْهِهٖ۔ آپ کے چہرے کی بٹیں اور خطوط (یہ صاحب مجمع کا مسامحہ ہے اس کو باب السین مع الراء میں ذکر کرنا تھا)۔

اُسْرٌ۔ پیشاب بند ہونا۔

اِنَّ اَبِیْ اَخَذَهُ الْاُسْرُ۔ میرے باپ کا پیشاب بند ہوگیا۔ (اور پاخانہ بند ہونے کو حصر کہتے ہیں)

زَنٰى رَجُلٌ فِیْ اُسْرَةٍ مِّنَ النَّاسِ۔ ایک شخص نے اپنے بال بچوں گھر والوں میں رہکر زنا کیا۔

اُسْرَةُ الرَّجُلِ۔ آدمی کے عیال و اطفال، کنبے والا خاندان۔

اُسُسْ۔ صیغہ امر کا ہے سَاسَ يَسُوْسُ۔ سے ہمزہ زائد ہے۔ (اس کو باب السین مع الواو میں ذکر کرنا تھا)۔

اُسُسْ بَيْنَ النَّاسِ فِیْ وَجْهِكَ وَعَدْلِكَ۔ سب لوگوں کو اپنے توجہ اور انصاف میں برابر رکھو۔ یہ حضرت عمرؓ نے ابوموسٰیؓ کو لکھا۔ (بعضوں نے آسِ پڑھا ہے مواساۃ سے یعنی غمخواری اور دلجوئی سے توجہ اور انصاف کر)۔

رَبِّ اَسِّنِیْ لِمَا اَمْضَيْتَ۔ جو فرمان تو نافذ کرے اس پر مجھ کو صبر اور تسلی عنایت فرما۔ (یہ صاحب مجمع کا مسامحہ ہے اس کو آسی میں ذکر کرنا تھا نہ کہ اسس میں)

تَاْسِيْسٌ پایہ رکھنا۔

اَسَاسٌ۔ پایہ، بنیاد، نیو، جڑ،

اِذَا قَامَ الْقَائِمُ رُدَّ الْبَيْتُ اِلٰى اَسَاسِهٖ (جب امام مہدی علیہ السلام نکلیں گے) تو خانہ کعبہ اپنی اصلی بنیاد پر کر دیا جائیگا۔ (جس بنیاد پر حضرت ابراہیمؑ نے بنایا تھا اور عبداللہ بن زبیر نے اسی بنیاد پر کردیا تھا۔ لیکن حجاج مردود نے تعصب اور عداوت سے پھر جاہلیت کی بنیاد پر کردیا)

اَلْاِمَامَةُ اُسُّ الْاِسْلَامِ۔ امامت اسلام کی جڑ ہے (یعنی امام کا پہچاننا بھی تکمیل ایمان کے لئے ضروری ہے) (یہ امامیہ کے مذہب پر ہے)۔

اُسْطُوَانٌ؎۔ جمع ہے اسطوانہ کی بمعنی ستون۔

اَسَفٌ۔ غم، غصہ۔

لَا تَقْتُلُوْا عَسِيْفًا وَلَا اَسِيْفًا۔ مزدور اور بڈھے پھونس کو مت قتل کرو (بعضوں نے کہا اسیف سے غلام یا قیدی مراد ہے)۔

اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ اَسِيْفٌ۔ ابوبکر جلدی سے رو دینے والے آدمی ہیں یا کڑھنے؎ والے ہیں۔

؎ یہ ترجمہ بھی ہوسکتا ہے کہ قیدی آدمی کے عیال میں سے ہے یعنی جب کسی کے پاس کوئی قیدی ہو تو اسکو چاہئے کہ جیسے اپنے بال بچوں کو کھانا و پوشاک دیتا ہے اسے بھی دیوے ۱۲ منہ ؎ یہ بھی صاحب مجمع کا مسامحہ ہے اس کو باب السین مع الطاء میں ذکر کرنا تھا ۱۲ منہ ؎ کچے دل والے ۱۲ منہ

Marfat.com

مَوْتُ الْفُجَاءَةِ رَاحَةٌ لِّلْمُؤْمِنِ وَاَخْذَةُ اَسَفٍ لِّلْكَافِرِ۔ ناگہانی موت مومن کے لئے تو راحت ہے اور کافر کے لئے غضب کی پکڑ ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَأْسَفُ كَاَسَفِنَا۔ اللہ تعالیٰ کا غصہ ہمارے غصہ کی طرح نہیں ہے (اس کو تو سب قدرت حاصل ہے اس کی کوئی صفت مخلوقات کی صفات سے مشابہت نہیں رکھتی)۔

اِنْ كَانُوْا لَيَكْرَهُوْنَ اَخْذَةً كَاَخْذَةِ الْاَسَفِ صحابہ ایسی پکڑ کو برا سمجھتے تھے جیسے غضب کی پکڑ ہوتی ہے (یعنی مرگ ناگہانی کو مکروہ سمجھتے تھے کیونکہ اس میں توبہ کی فرصت نہیں ملتی اور نہ بیماری کی تکلیف سے گناہوں کی معافی ہوتی ہے) (بعضوں نے اس روایت میں اَسِف بکسر سین پڑھا ہے یعنی غصہ والے کی پکڑ)۔

اَسِفُ كَمَا يَأْسَفُوْنَ۔ جیسے آدمی غصہ ہوتے ہیں میں بھی غصہ ہوتا ہوں۔

فَاَسِفْتُ عَلَيْهَا وَلٰكِنْ صَكَكْتُهَا۔ میں اس لونڈی پر غصہ ہوا (اس کو سخت سزا دینا چاہتا تھا) مگر میں نے اس کو ایک گھونسہ لگا دیا یا تھپڑ۔

فَاَسِفَ عَلٰى مَا فَاتَهُ مِنْهُ۔ جو اس کو نہیں ملا اس پر غمگین ہوا۔

وَامْرَاَتَانِ تَدْعُوَانِ اِسَافًا وَّنَائِلَةَ۔ دو عورتیں اساف اور نائلہ کو پکار رہی تھیں۔ (اساف اور نائلہ دو بت تھے صفا مروہ پر، عرب کے مشرک سمجھتے تھے کہ یہ دونوں ایک زمانہ میں مرد اور عورت تھے کعبہ کے اندر انہوں نے زنا کیا تو پتھر بن گئے) (رائی ہوتی ان مشرکوں کی اول تو خدا کے سوا کسی کو پکارنے سے ہوتا ہی کیا ہے، دوسرے ایسے زانیوں کو پکارتے تھے جنہوں نے کعبہ میں زنا کیا۔ ایک تو کڑوا کریلا دوسرے نیم چڑھا) واہ کیا کہنا۔

اُسْكُفَّةٌ۔ (اس لغت کو باب السین مع الکاف میں ذکر کرنا تھا)۔ دروازے کی نیچے کی چوکھٹ یعنی دہلیز (اوپر کی چوکھٹ کو عَتَبَة کہتے ہیں۔ بعضوں نے کہا اُسْكُفَّة اوپر کی چوکھٹ)

اِسْكَنْدَرِيَّة۔ مصر کا ایک مشہور شہر، اور ایک گاؤں جو دجلہ پر ہے۔

اَسَلٌ۔ نیزے تیر، نرم ہموار، برابر ہونا۔

كَانَ اَسِيْلَ الْخَدِّ۔ آنحضرت ﷺ کے رخسار ہموار اور دراز تھے (یہ نہیں کہ گال پھولے ہوئے، یہ جو دوسری روایت میں ہے کہ آپ کے چہرے میں گولائی تھی اس سے یہ مراد ہے کہ آپکا چہرہ بالکل بدنما لمبا اور غیر طبعی نہ تھا بلکہ فی الجملہ گولائی بھی تھی مگر نہ ایسی گولائی کہ گال پھولے ہوئے ہوں جسے تھوبڑا کہتے ہیں)۔

لِيُذَلِّلْ لَكُمُ الْاَسَلَ الرِّمَاحُ وَالنَّبْلُ۔ تاکہ نیزے اور تیر تمہارے لئے رام ہو جائیں (رماح اور نبل اسل کی تفسیر ہیں)۔

عَلَى الثَّنَايَا الْاَسَلِ الظَّلْمَاءِ۔ ان کے آگے دانتوں پر باریک یا خون کے پیاسے برچھے ہیں۔

لَا قَوَدَ اِلَّا بِالْاَسَلِ۔ قصاص ہمیشہ دھار دار لوہے سے لیا جائیگا (جیسے تلوار برچھے چھرے سے) اصل میں اسل ایک گھانس ہے جس میں باریک باریک شاخیں ہوتی ہیں اور پتے نہیں ہوتے اس سے بوریے بنتے ہیں)۔

لَمْ تَجِفَّ لِطُوْلِ الْمُنَاجَاةِ اَسَلَاتُ اَلْسِنَتِهِمْ۔ مناجاۃ (سرگوشی) کرتے کرتے ابھی تک ان کی زبانوں کے کنارے نہیں سوکھے۔

اِنْ قُطِعَتِ الْاَسَلَةُ يُحْسَبُ بِالْحُرُوْفِ۔ اگر زبان کا کنارہ کوئی کاٹ ڈالے تو دیت کو حرفوں پر تقسیم کرکے جو حرف نہ نکل سکیں ان کے حصہ کی

Marfat.com

دیت دینی ہوگی۔

اِسْمٌ۔ (اس کو باب السین مع المیم میں ذکر کرنا تھا کیونکہ اسم اصل میں سِمْوٌ تھا) نام (خواہ ذاتی ہو جیسے اللہ یا وصفی ہو جیسے خالق رازق قادر قدوس وغیرہ تو اسم صفت کو بھی شامل ہے)۔

اِنَّ لِیْ اَسْمَاءً۔ میرے کئی نام ہیں کئی صفتیں ہیں۔

بِاسْمِكَ اَحْیٰی وَبِاسْمِكَ اَمُوْتُ۔ تیرا ہی نام لے کر جیتا ہوں اور تیرا ہی نام لے کر مرونگا۔

اَسَنٌ۔ پانی کا مزہ، یا بو بدلجانا، بیہوش ہونا۔

رَمَیْتُ ظَبْیًا فَاَسِنَ۔ میں نے ایک ہرن کو تیر مارا وہ بیہوش ہو کر مر گیا۔

مِنْ مَّاءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ اَوْ یَاْسِنُ۔ بہشت میں غیر آسن یا غیر یاسن پانی کی نہریں ہیں (یعنی صاف ستھرے پانی کی جو بدبودار و بدمزہ نہوگا) (اٰجِنٌ کے بھی یہی معنی ہیں)

خَلِّ بَیْنَنَا وَبَیْنَ صَاحِبِنَا فَاِنَّهٗ یَاْسِنُ كَمَا یَاْسِنُ النَّاسُ۔ (حضرت عباس رض نے حضرت عمر رض سے کہا) اجی ہمارے صاحب کو چھوڑ دو (اُن کو دفن کرنے دو) آخر جیسے مردے بگڑ جاتے ہیں آپ بھی بگڑ جائیں گے (گل سڑ جائیں گے) (یہ عباس رض نے اسوقت کہا جب حضرت عمر رض کہنے لگے آنحضرت ص مرے نہیں ہیں بلکہ حضرت موسیٰ کی طرح بیہوش ہو گئے ہیں اس لئے آپ کو دفن نکرو)

مترجم:۔ یہ اس حدیث کے خلاف نہیں ہے کہ اللہ تعالے نے پیغمبروں کے جسم زمین پر حرام کر دیے ہیں (کہ وہ نہیں کھا جائے) کیونکہ بو آنا یا بدلجانا اسکو مستلزم نہیں ہے کہ بدن فنا ہو جائے)۔

اَسًا۔ غم، رنج، افسوس۔

وَاللّٰهِ مَا عَلَیْهِمْ اٰسٰی وَلٰكِنْ اٰسٰی عَلٰی مَا اَضَلُّوْا۔ خدا کی قسم اُن پر کچھ افسوس نہیں ہے افسوس اُن لوگوں پر ہے جنہوں نے گمراہ کیا۔

اُسْوَةٌ۔ پیشوا، سردار، نمونہ، مثال، برابر والا، اقتدا، پیروی۔

لَكُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ۔ تم کو آنحضرت ص کی پیروی کرنا ضروری ہے۔

اُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ۔ سب قرضخواہوں کے برابر اس کو بھی حصہ ملیگا۔

مُوَاسَاةٌ۔ غمخواری کرنا، معاش اور روزی میں بھی برابر رکھنا۔

اِنَّ الْمُشْرِكِیْنَ وَاسَوْنَا الصُّلْحَ (اصل میں اَسَوْنَا الصُّلْحَ تھا) یعنی مشرکوں نے ہمارے ساتھ برابر کی صلح کرنا چاہی۔

مَا اَحَدٌ عِنْدِیْ اَعْظَمَ یَدًا مِّنْ اَبِیْ بَكْرٍ اٰسَانِیْ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ۔ کسی شخص کا احسان مجھ پر ابوبکر رض سے زیادہ نہیں ہے۔ انھوں نے اپنی جان اور مال میں مجھکو برابر کا شریک (کیا)

مُوَاسَاةُ الْاِخْوَانِ۔ بھائیوں کو ہر چیز میں اپنے برابر رکھنا۔

اٰسِ بَیْنَهُمْ فِی اللَّحْظَةِ وَالنَّظْرَةِ۔ توجہ اور نظر میں اُن کو برابر رکھ۔

اٰسِ بَیْنَ النَّاسِ فِیْ وَجْهِكَ وَعَدْلِكَ۔ اپنا منہ (رضامندی) اُن کی طرف اور انصاف کرنے میں لوگوں کو برابر رکھ۔

رَبِّ اٰسِنِیْ لِمَا اَمْضَیْتَ وَاَعِنِّیْ عَلٰی مَا اَبْقَیْتَ۔ پروردگار جو حکم تو نافذ کر چکا اُس پر میرے دل کو تسلی دے اور جو ابھی باقی ہے اُس پر میری مدد کر (ایک روایت میں اٰسِنِیْ ہے اَسَاءُ نَاسِیَةٍ سے یعنی صبر دے اور تسلی دے ایک روایت میں اُسْنِیْ ہے اَوْس سے یعنی اُسکا بدل عنایت فرما)۔

یُوْشِكُ اَنْ تَرْمِیَ الْاَرْضُ بِاَفْلَاذِ كَبِدِهَا

Marfat.com

اَمْثَالُ الْاَوَاسِیْ - قریب ہے وہ زمانہ جب زمین اپنے جگر کے ٹکڑے ستونوں کی طرح نکال کر پھینک دیگی (یعنی سونا، چاندی، جواہرات اُگل دیگی)۔
اَوْثَقَ نَفْسَہٗ اِلٰی اُسْطُوَانَۃٍ مِّنْ اَوَاسِی الْمَسْجِدِ - اپنے آپ کو مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون (کھمبا) سے باندھ دیا۔
تَاَسّٰی بِہٖ - اُس کی پیروی کی۔
تَعْلَمُ رَجُلٌ یَتَاَسّٰی - میں کہتا کہ یہ شخص (اپنے بزرگوں کی) پیروی کرتا ہے۔
اِسْوَارٌ - (معرب ہے سوار کا) کنگن۔
فِیْ یَدِہٖ اُسْوَارَانِ - مشہور روایت میں سوارانِ ہے یعنی دو کنگن اس کے ہاتھ میں تھے۔
اِسْمٰعِیْلُ - عرب کے جدِ اعلیٰ حضرت ابراہیمؑ کے صاحبزادے۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الشِّیْنِ

اَشَاءٌ (جمع ہے اَشَاءَۃٌ کی) کھجور کا چھوٹا درخت۔
اِئْتِ هَاتَیْنِ الْاَشَاءَتَیْنِ فَقُلْ لَهُمَا حَتّٰی تَجْتَمِعَا فَاجْتَمَعَتَا فَقَضٰی حَاجَتَہٗ - یہ جو کھجور کے دو چھوٹے چھوٹے درخت ہیں اُن کے پاس جا اُن سے کہہ دونوں مل جاؤ پھر وہ دونوں مل گئے آنحضرتؐ نے اپنی حاجت (اُنکی آڑ میں) پوری کی۔ زاسکا ہمزہ بقول سیبویہ اصلی ہے اور صاحب قاموس نے اُسی کو اختیار کیا ہے۔ لیکن جوہری اور ابن اثیر نے کہا کہ یہ ہمزہ اصل میں یا تھا کیونکہ تصغیر اُشَیٌّ آتی ہے اگر ہمزہ اصلی ہوتا تو تصغیر اُشَیْءٌ ہوتی)۔
مترجم۔ کہتا ہے یہ واقعہ ایک معجزہ تھا اور فعل الٰہی تھا دوسرے معجزوں کی طرح یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے معاذ اللہ تصرف فی الکائنات کا اختیار آپ کو دیدیا تھا کہ آپ جیسا چاہیں اور جس وقت چاہیں کائنات میں تصرف کریں اور جو کوئی ایسا سمجھے وہ شرک میں گرفتار ہو گیا نعوذ باللہ منہ)۔
اَشَبٌ - کھجور کا بن (گھنا جنگل یا باغ) یعنی جہاں کھجور کے بڑا انبوہ درخت جو باہم چسپیدہ ہوں اور ان سے گذرنا دشوار ہو۔
اِنِّیْ رَجُلٌ ضَرِیْرٌ بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ اَشَبٌ - میں اندھا آدمی ہوں اور میرے اور آپ کے بیچ میں کھجور کے گنجان درخت ہیں (یہ ابن ام مکتوم کی حدیث میں ہے)۔
فَتَاَشَّبَ اَصْحَابُہٗ حَوْلَہٗ - آپ کے اصحاب آپ کے گرد جمع ہو گئے۔
حَتّٰی تَاَشَّبُوْا حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ - یہانتک کہ آنحضرتؐ کے اصحاب آپ کے گرد اکٹھے ہو گئے۔ یا ملکر اٹ گئے۔ (ایک روایت میں حَتّٰی تَنَاشَبُوْا ہے معنی وہی ہیں)۔
بَلْدَۃٌ اَشِبَۃٌ - بہت گنجان درختوں والا شہر۔
وَقَدْ نَشِبَنِیْ بَیْنَ عِیْصٍ مُؤْتَشِبٍ - مجھ کو لٹکا کر گنجان درختوں کی جڑوں میں پھینک دیا۔
اَشَرٌ - تکبر اور غرور۔
رَجُلٌ اِتَّخَذَهَا اَشَرًا وَبَطَرًا - ایک وہ شخص جس نے گھوڑے غرور اور فخر کے لئے باندھے۔
کَاَغْذِ مَا کَانَتْ وَاَسْمَنِہٖ وَاَشَرِہٖ - نہایت عمدہ کھاتے پیتے موٹے تازے خنگے شوخ مست۔ (ایک روایت میں وَاَبْشَرِہٖ ہے)۔
اِجْتَمَعَ جَوَارٍ فَاَرِنَّ وَاَشِرْنَ - کئی چھوکریاں (لونڈیاں) اکٹھی ہو کر خوش ہوئیں اترائیں۔
فَوُضِعَ الْمِنْشَارُ عَلٰی مَفْرِقِ رَاْسِہٖ - آرہ اُنکے سر کی مانگ پر رکھا گیا یہ اَشَرْتُ الْخَشَبَۃَ سے نکلا ہے میں نے لکڑی کو چیر ڈالا۔ بعض روایتوں میں مِنْشَار ہے منشار بھی آرے کو کہتے ہیں یہ نَشَرْتُ الْخَشَبَۃَ

سے نکالا ہے معنی وہی ہیں وَشُرِّتْ بھی نُشِرَتْ کے معنی میں ہے)۔

نَقْطَعُوْهُمْ بِالْمَآشِيْرِ۔ اُن کو آروں سے چیر ڈالا۔

اَشَاشٌ۔ یا اَشَاشَةٌ خوشی اور نشاط۔ هَشَاشٌ در بَشَاشٌ اور اَشَاشٌ۔ سب کے معنی ایک ہیں یعنی خوش اور پھولا ہوا مگن۔

اِذَا رَاٰى مِنْ اَصْحَابِهٖ اَشَاشًا حَدَّثَهُمْ۔ جب آنحضرتؐ اپنے اصحاب میں خوشی اور بشاشت پاتے تو اُن سے حدیث بیان کرتے (باتیں کرتے)۔

اِشْفٰى۔ ستالی (آری) چمڑا سینے کی۔

اُنْفِذَتْ بِالْاِشْفٰى كَفُّهَا۔ اس کی ہتھیلی میں آری چلادی گئی تھی

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الصَّادِ

اُصْبُعٌ۔ یا اُصْبُوْعٌ انگلی۔

يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ عَلٰى اِصْبَعٍ۔ آسمانوں کو ایک انگلی سے روک لیگا۔

بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ۔ پروردگار کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے بیچ میں۔

مترجم:۔ ان حدیثوں سے پروردگار کی انگلیاں ہونا ثابت ہے پر جہمیہ اور معتزلہ نے اُنکا انکار کیا ہے اور مجسمہ اور مشبہہ نے پروردگار کی انگلیوں کو مخلوق کی انگلیوں کیطرح سمجھا ہے دونوں گمراہ ہیں۔

اَصَابَ۔ قصد کیا، ارادہ کیا۔

اَصَابَ اللّٰهُ۔ اللہ نے ارادہ کیا۔ (یہ صاحب مجمع کا مسامحہ ہے اس لغت کو باب الصاد مع الواو میں ذکر کرنا تھا)

اِصْرٌ۔ گناہ، وبال، اور عہد و پیمان۔

كَانَ لَهٗ كِفْلَانِ مِنَ الْاِصْرِ۔ اس پر گناہ کے دو حصے پڑیں گے۔

مَنْ كَسَبَ مَالًا مِّنْ حَرَامٍ فَاَعْتَقَ مِنْهُ كَانَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ اِصْرًا۔ جو شخص حرام طریق سے مال کمائے اس میں سے بردہ آزاد کرے تو (بجائے ثواب کے اُلٹا) اُسپر گناہ ہوگا (معلوم ہوا کہ مال حرام میں سے کوئی نیک کام بھی کیا جائے جب بھی ثواب نہ ملیگا بلکہ اُلٹا عذاب ہوگا)۔

اِذَا اَسَاءَ فَعَلَيْهِ الْاِصْرُ۔ بادشاہ اگر بُرے کام کریگا تو اُسکا وبال اُسی پر پڑیگا۔

مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فِيْهَا اِصْرٌ۔ جو شخص بوجھ والی قسم کھائے (مثلاً طلاق، عتاق وغیرہ کی)

مَاْصِرٌ۔ قید، روک، زندان، جیل، قیدخانہ۔

اُصْطُبَّةٌ۔ کتان کا کوڑا کچرہ جو گر جاتا ہے۔

قَدْ خِيْطَهُ بِالْاُصْطُبَّةِ۔ اُسکو کتان کے ٹکڑوں سے سی لیا تھا۔

اِصْطَفْلِيْنَةٌ۔ گاجر۔

لَاَنْزِعَنَّكَ مِنَ الْمُلْكِ نَزْعَ الْاِصْطَفْلِيْنَةِ۔ میں تجھ کو سلطنت سے اسطرح اُکھیڑ دونگا جیسے گاجر اُکھیڑ لیتے ہیں (اور وہ جلدی اور آسانی سے نکل آتی ہے)۔

(یہ معاویہ رضی نے شاہ روم کو لکھا تھا)

كَمَا تَنْحَتُ الْقَدُوْمُ الْاِصْطَفْلِيْنَةَ۔ جیسے بسولا گاجر کو تراش دیتا ہے (بہت آسانی سے)۔

اَصْلٌ۔ بنیاد، جڑ،

كَاَنَّهٗ فِيْ اَصْلِ جَبَلٍ۔ جیسے وہ ایک پہاڑ کے دامن میں ہے۔

اَصَلَةٌ۔ چھوٹے سر والا سانپ

كَاَنَّ رَاْسَهٗ اَصَلَةٌ۔ اُسکا سر جیسے سانپ (افعی) کا سر۔

لہ ایک قسم کا باریک کپڑا ۱۲ منہ

Marfat.com

نُهِيَ عَنِ الْمُسْتَأْصَلَةِ - قربانی میں ایسی بکری سے منع فرمایا جسکا سینگ جڑ سے اُکھاڑ لیا گیا ہو۔ یا جو مرنے کے قریب ہو (دُبلی مرجھیوڑی)۔

اَصِيْلٌ - عصر سے لیکر مغرب تک کا وقت یا عشا کے بعد جو وقت ہوتا ہے (اُصَال اور اُصُل اور اَصَائِل اُس کی جمع ہے)۔

لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تُظْهِرُوْهُمْ عَلٰى أُصُوْلِ دِيْنِ اللّٰهِ - تم کو اپنے دین کے اصول سے اُن کو واقف کرانا درست نہیں۔

إِسْتَأْصِلْ شَعْرَكَ جڑ سے بال نکال ڈال۔

إِذَا اسْتُؤْصِلَ اللِّسَانُ فَفِيْهِ الدِّيَةُ - جب زبان جڑ سے کاٹ لیجائے تو اسمیں پوری دیت دینی ہوگی۔

إِسْتَأْصَلَ اللّٰهُ الْكُفَّارَ - اللہ نے کافروں کو جڑ سے اُکھیڑ دیا۔

اَمُسْتَأْصِلَةٌ أَمْ مُجَحْجِحَةٌ - کیا یہ آفت نابود کرنیوالی ہے یا رُک جانیوالی ہے (موقوف ہوجانے والی ہے)۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الضَّادِ

اَضْبَعُ (اس لغت کو باب الضاد مع الباء میں ذکر کرنا تھا یہ صاحب مجمع کا مسامحہ ہے) جس کا بازو چھوٹا ہو۔ (مراد ضعیف اور ناتوان ہے)۔

لَا تُعْطِهِ أُضَيْبِعَ - اس میں اضیبع تصغیر ہے اضبع کی یعنی بجز اشارہ ہے اس کی حقارت کیطرف)۔ (بعضوں نے اُصَيْبِغَ پڑھا ہے صاد مہلہ اور غین معجمہ سے یعنی کالے کلوٹے کو مت دو)۔

اَضْحٰى - اس کو باب الضاد مع الحاء میں ذکر کرنا تھا) ذی الحجہ کا دسواں دن۔

خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَضْحٰى - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (گھر میں سے یا مسجد میں سے) عید اضحیٰ کے دن نکلے۔

شَهِدْتُ الْأَضْحٰى يَوْمَ النَّحْرِ - میں اضحیٰ یعنی یوم النحر میں موجود تھا۔

اَلْأَضْحٰى يَوْمَانِ - قربانیاں یوم النحر کے بعد دو دن تک ہو سکتی ہیں (یعنی ۱۱-۱۲- تاریخ تک)

لَيْلَةٌ إِضْحِيَانٌ - چاندنی رات (مجمع میں یوں ہی ہے لغت کے رو سے لَيْلَةٌ إِضْحِيَاةٌ یا إِضْحِيَةٌ کہنا چاہیے البتہ یوم اضحیان کہہ سکتے ہیں)۔

ذَبَحَ أُضْحِيَّةً - قربانی کی بکری کاٹی۔ (اُسکی جمع ضحایا ہے۔ ضحیہ بھی بمعنی اضحیہ ہے)۔

ضَحّٰى - اور اَضْحٰى قربانی کی۔

سَمِّنُوْا ضَحَايَاكُمْ - قربانی موٹے جانوروں پر کیا کرو (وہ آخرت میں تمہاری سواریاں ہونگی)۔

اَضَمٌ - کینہ، حسد، غصہ،

وَاَضِمَ عَلَيْهَا - دل میں اس سے جلتا رہا۔

فَأَضِمُوْا عَلَيْهِ - اُسپر غصہ ہوئے۔

إِضَمٌ - ایک مقام یا پہاڑ کا نام ہے۔

اَضَاةٌ - گڑھا، کنڈ، تالاب، جوہڑ،

عِنْدَ أَضَاةِ بَنِيْ غِفَارٍ - آنحضرت سے جبرئیل ع بنی غفار کی گڑھیا (نہر، تالاب، جوہڑ) پر ملے۔

اَيْضٌ - لوٹنا، ایک حال سے دوسرے حال پر بدلنا۔ (اس لغت کو باب الالف مع الیاء میں ذکر کرنا تھا مگر صاحب نہایہ نے اُسکو اسی باب میں ذکر کر دیا ہے اور وجہ یہ بتلائی ہے کہ ایض مستعمل نہیں ہے صرف اُسکا ماضی آض مستعمل ہے)۔

حَتّٰى آضَتِ الشَّمْسُ كَأَنَّهَا تَنُّوْمَةٌ - سورج رنگ بدلکر تنومہ کی طرح ہو گیا (تَنُّوْمَہ ایک درخت ہے جس کا رنگ کالا ہوتا ہے۔ بعضوں نے کہا شاہدانہ کا

لہ ترجمہ ۱- اس کو بجوست دوم اصحو

Marfat.com

درخت ہے یعنی کلونجی کا)۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الطَّاءِ

اَطَّأَ۔ جمادیا، مضبوط کردیا۔ (اصل میں وَطَّأَ تھا اس کو باب الواو مع الطاء میں ذکر کرتا تھا)۔

وَقَدْ اَطَّأَ اللّٰهُ الْاِسْلَامَ۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو جمادیا۔ مضبوط کردیا۔

اَطْرٌ۔ جھکانا، موڑنا۔

وَتَاطِرُوْهُ عَلَى الْحَقِّ اَطْرًا۔ اور اس کو حق کی طرف جھکادو (مائل کردو موڑدو)۔

اِطَارٌ۔ گھیرا۔ کنارہ۔

يُقَصُّ الشَّارِبُ حَتّٰى يَبْدُوَ الْاِطَارُ۔ مونچھ اتنی کترے کہ اوپر کے ہونٹ کا گھیرا (یعنی کنارہ) کھل جائے۔

اِنَّمَا كَانَ لَهٗ اِطَارٌ۔ حضرت علیؓ کے سر پر بالوں کا گھیرا تھا بیچ میں چندیا پر بال نہ تھے۔

فَاَطَرَهٗ اِلَى الْاَرْضِ۔ اسکو زمین کی طرف جھکادیا۔

فَاَطَرَ اللّٰهُ مِنْهُ۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کو موڑدیا جھکادیا چھوٹا کردیا۔

فَاَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَائِيْ۔ میں نے اس کو پھاڑ کر اپنی عورتوں کو بانٹ دیا۔

مِنَ السُّنَّةِ اَنْ تَاْخُذَ الشَّارِبَ حَتّٰى تَبْدُوَ الْاِطَارُ۔ مونچھ اتنی کترنا کہ اوپر کے ہونٹ کا کنارہ کھل جائے سنت ہے (بعضوں نے کہا مونچھ کے بالوں کو جڑ سے کترنا اولیٰ ہے)۔

اَطٌّ۔ آواز کرنا۔ یا اونٹ کا بڑبڑانا، بلبلانا، رونا، چلانا۔

اَطَّتِ السَّمَاءُ وَحَقَّ لَهَا اَنْ تَئِطَّ۔ آسمان (بوجھ سے) چرچرانے لگا اور اسکو چرچر کرنا چاہیے ہی تھا

اَلْعَرْشُ عَلٰى مَنْكِبِ اِسْرَافِيْلَ وَاِنَّهٗ لَيَئِطُّ اَطِيْطَ الرَّحْلِ الْجَدِيْدِ۔ عرش حضرت اسرافیل علیہ السلام کے مونڈھے پر ہے اور وہ پروردگار کی عظمت سے اس طرح چرچر کرتا ہے جیسے نئی زین پر کوئی سوار ہو تو وہ چرچر کرتی ہے۔

وَاِنَّهٗ لَيَئِطُّ بِهٖ اَطِيْطَ الرَّحْلِ بِالرَّاكِبِ۔ عرش پروردگار کے اُس پر بیٹھنے سے ایسا چرچر کرتا ہے جیسی زین سوار کے تلے چرچر کرتی ہے۔

يَوْمَ يَنْزِلُ اللّٰهُ عَلٰى كُرْسِيِّهٖ فَيَئِطُّ كَمَا يَئِطُّ الرَّحْلُ۔ جس دن اللہ تعالیٰ (اپنے عرش پر سے) کرسی پر اتر آئیگا وہ زین کی طرح چرچر کریگی۔

مترجم:۔ ان حدیثوں سے جہمیوں کی جان نکلتی ہے۔ اس حدیث کے بعد یہ ہے پھر میں اللہ جل شانہٗ کے داہنے طرف کھڑا ہونگا سبحان اس حدیث سے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور ہمارے پیغمبر کی فضیلت ایسی نکلتی ہے کہ مخالفین کے دانت کھٹے ہوجاتے ہیں اس روایت میں یہ بھی ہے کہ کرسی تنگی کی وجہ سے چرچراتی ہے حالانکہ قرآن میں ہے کہ اس کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو گھیر لیا ہے، اب یہ جو انجیل شریف میں ہے کہ قیامت کے قریب حضرت عیسیٰؑ پروردگار کی داہنی طرف بیٹھے ہوئے آئیں گے یہ ایک دوسرا موقع ہی)۔

فَجَعَلَنِيْ فِيْ اَهْلِ اَطِيْطٍ وَصَهِيْلٍ۔ اس نے مجھ کو اُن لوگوں میں کردیا جو اونٹ اور گھوڑے رکھتے ہیں۔

وَمَا لَنَا بَعِيْرٌ يَئِطُّ۔ ہمارے پاس ایک اونٹ بھی نہ تھا جو آواز کرتا چلاتا۔

يَكُوْنُ لَهٗ فِيْهِ اَطِيْطٌ۔ ایک وقت ایسا آئیگا کہ بہشت کا دروازہ چرچر کریگا۔ (اس قدر بہشتیوں کا ہجوم ہوگا)۔

حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِاَطِيْطٍ وَالْاَرْضُ فَضْفَاضٌ۔ جب ہم الطیط میں پہنچے (جو ایک مقام ہے کوفہ اور بصرے کے درمیان حالانکہ اسکی زمین بارش کا پانی

Marfat.com

سے پُر تھی)۔
أُطُمٌ - یا أُطْمٌ. عالیشان محل (اُسکی جمع آطَامٌ اور أُطُومٌ آئی ہے اور کرمانی نے جو کہا کہ اُطُمٌ جمع ہے اَطَمَةٌ کی اس کی تائید لغت سے نہیں ہوتی، اسی طرح کرمانی نے جو کہا کہ إِطَامٌ بالکسر جمع ہے اَطَمَةٌ کی یہ بھی صحیح نہیں ہے۔
إِطَامٌ - بالکسر پیشاب رک جانا۔
أَطِمَ الْبَعِيرُ - اونٹ کا پیشاب پاخانہ رک گیا۔
كَانَ يُؤَذِّنُ عَلَى أُطُمِ الْمَدِينَةِ - بلال رض مدینہ کے اونچے محل پر اذان دیتے۔
حَتَّى تَوَارَتْ بِآطَامِ الْمَدِينَةِ - مدینہ کے عالیشان محلوں میں چھپ گئی۔
أَطُومٌ - کچھوا یا وہ مچھلی جس کی کھال سخت اور موٹی ہو۔ (اور صاحب نہایہ نے جو اطوم کے معنی زرافہ لکھے ہیں اور صاحب مجمع نے اُن کی تقلید کی ہے یہ وہم ہے زرافہ تو ایک جنگلی جانور ہے جو افریقہ میں بہت ہوتا ہے)
وَجِلْدُهَا مِنْ أَطُومٍ لَا يُؤَلِّسُهُ - اس کی کھال اطوم کی ہے اس پر اثر نہیں کرتا۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الظَّاءِ

أَظْفَارٌ - ایک قسم کی خوشبو ہے ہندی میں اُسکو باگ نک کہتے ہیں اُس کو ظَفَار بھی کہتے ہیں)۔
مِنْ كُسْتِ أَظْفَارٍ - (یہ راوی کی غلطی ہے صحیح مِنْ كُسْتٍ وَأَظْفَارٍ ہے) کست عود کو کہتے ہیں۔ (اور بعضوں نے کہا صحیح مِنْ كُسْتِ ظَفَارٍ ہے) ظفار یمن میں ایک بستی ہے وہاں ہندوستان سے عود جایا کرتا۔ پھر وہاں سے حجاز میں آتا تھا۔
كَانَ ثَوْبَا رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّذَانِ أَحْرَمَ فِيهِمَا يَمَانِيَّيْنِ - آنحضرت ﷺ نے دو یمن کے کپڑوں میں احرام باندھا (ایک اظفار کا تھا ایک عنبر کا)۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الْعَيْنِ

أُعْ أُعْ - یہ آنحضرت ﷺ کے آواز کی حکایت ہے جو مسواک کرتے وقت نکلتی تھی۔
أَعْمَاقٌ - (اسکو باب العین مع المیم میں ذکر کرنا تھا یہ صاحب مجمع کا مسامحہ ہے) ایک مقام کا نام ہے جو شام میں حلب اور انطاکیہ کے درمیان واقع ہے۔
تَنْزِلُ الرُّومُ بِالْأَعْمَاقِ - نصاریٰ (روم) اعماق میں آکر اتریں گے۔
أَعْرَابِيٌّ - (اسکو باب العین مع الراء میں ذکر کرنا تھا) گاؤں کا رہنے والا دیہاتی۔ گنوار۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الْغَيْنِ

أُغْلُوطَةٌ - اس کو باب الغین مع اللام میں ذکر کرنا تھا) غلط بات اٹکل پچو جس سے لوگ دھوکا کھا جائیں (أَغَالِيطُ - اور أُغْلُوطَاتٌ اس کی جمع ہے)۔
نُهِيَ عَنِ الْأُغْلُوطَاتِ - آنحضرت ﷺ نے مغالطہ دینے والی باتوں سے منع فرمایا یعنی صرف امتحان کے لئے خواہ مخواہ مشکل سوالات کرنے سے جیسے کج بحث طالب علم کی عادت ہوتی ہے یا کٹ ملاؤں کی)۔
لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ - ایسی بات جو اٹکل پچو نہیں ہے بلکہ صحیح اور درست ہے (مجمع البحار میں ہے یعنی اپنی رائے سے نہیں کہی گئی اور یہ ہی ادھر ادھر کی واہیات کتابوں سے نکالی گئی ہے بلکہ خاص آنحضرت ﷺ سے سُنی ہوئی ہے)۔
مترجم۔ معلوم ہوا کہ حدیث شریف کے خلاف کسی امام یا مجتہد کی یا ادھر ادھر کے صوفیوں یا درویشوں

Marfat.com

کی رائے اغالیط میں داخل ہے یعنی زَلل قافیے انکل پچو
اُن پر کوئی بھروسہ نہ کرنا چاہئے۔ بلکہ حدیث پر عمل کرنا لازم
ہے یہی سچا اسلام ہے اور سچا مسلمان بھی وہی ہے جو آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو سب پر مقدم سمجھے اور آپ
کے ارشاد کے خلاف ہر ایک بات کو گوز شتر سے بھی
زیادہ بے وقعت اور لغو جانے گو وہ کسی کی بات ہو۔
یوں تو ہر ایک مسلمان ڈینگ مارتا ہے دم بھرتا ہے کہ
میں آنحضرتؐ کا عاشق زار ہوں۔ آپ کی محبت کی
بڑ مارتا ہے، قصائد نعتیہ اور مجلس میلاد پر جان دیتا
ہے لیکن اس کسوٹی سے ہم سچے اور جھوٹے کی تمیز کر سکتے
ہیں قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِي الآیۃ[1]۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الْفَاءِ

اَفَدٌ جلدی کرنا، دیر کرنا، نزدیک آجانا، وقت آپہنچنا۔
اَفِدَ الْحَجُّ۔ حج کا وقت نزدیک آپہنچا۔
رَجُلٌ اَفِدٌ۔ جلد باز شخص۔
اَفْعٰی۔ ایک قسم کا زہریلا سانپ جس کے کاٹے کا منتر نہیں۔
(اصل میں افعی تھا الف قصریہ الف کو واو سے بدلا یا
اس کو ف ع ی میں بیان کرنا تھا)۔
لَا بَأْسَ بِقَتْلِ الْاَفْعٰو۔ افعی کو (حالت احرام میں)
مار ڈالنے میں کوئی قباحت نہیں۔
لَا تُطَافِئْ اِطْرَاقَ الْاَفْعُوَانِ۔ (عبداللہ بن زبیرؓ نے
معاویہؓ سے کہا) افعی سانپ کی طرح سر مت جھکاؤ
اُفٌّ۔ رنج، اور افسوس، اور تھوڑی چیز۔
اُفٍّ اُفٍّ اور تُفٍّ تُفٍّ۔ دونوں کلمے کراہت اور نفرت
کے ہیں۔ یا تحقیر کے لئے کہے جاتے ہیں۔
فَاَلْقٰى طَرَفَ ثَوْبِهٖ عَلٰى اَنْفِهٖ ثُمَّ قَالَ اُفٍّ اُفٍّ۔
اپنے کپڑے کا کنارہ ناک پر ڈالا پھر کہنے لگا چھی چھی۔
نِعْمَ الْفَارِسُ عُوَيْمِرٌ غَيْرَ اُفَّةٍ۔ عویمر اچھا سوار ہے
بودا نہیں ہے یا بھاری بھرکم نہیں ہے (بلکہ ہلکا پھلکا ہے)
(بعضوں نے کہا اُفَّۃ کے معنی محتاج نادار) (اُفٍّ اُفٍّ
میں صاحب قاموس نے چالیس لغتیں لکھی ہیں)۔
اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِاَخِيْهِ اُفٍّ انْقَطَعَ مَا بَيْنَهُمَا
مِنَ الْوَلَايَةِ۔ جب کوئی آدمی اپنے بھائی مسلمان کو
اُفٍّ کہے تو دونوں میں جو محبت ہے وہ کٹ جاتی ہے۔
اَفِيْقٌ۔ بے دباغت کیا ہوا چمڑا۔
وَعِنْدَهٗ اَفِيْقٌ۔ آپ کے پاس ایک چمڑا تھا جس کی
دباغت پوری نہیں ہوئی تھی۔
فَاشْتَرَيْتُ مِنْهُ اَفِيْقَةً۔ میں نے چمڑے کی ایک مشک
خریدی۔
فَاِذَا اَفِيْقٌ ایک چمڑا دکھائی دیا (افیق چمڑے کے ڈول
کو بھی کہتے ہیں)۔
اُفُقٌ۔ آسمان کا کنارہ۔
صَفَّاقٌ اَفَّاقٌ۔ بڑا بیوپار کرنیوالا، ملکوں میں پھرنے
والا۔
وَضَاءَتْ بِنُوْرِكَ الْاُفُقُ۔ تیرے نور سے آسمان کا
کنارہ روشن ہو گیا۔ (یہ حضرت عباسؓ نے آنحضرت
کی تعریف میں کہا)۔
اَفِقَ الرَّجُلُ۔ بڑا سخی آدمی ہے یا بڑی فضیلت یا
علم والا آدمی ہے۔
رَجُلٌ اَفِقٌ اور اَفِيْقٌ۔ اور اُفُقٌ کے بھی وہی معنی ہیں۔
اَلْاُفُقُ مِنَ النَّاسِ۔ ایک لاکھ آدمی یا زیادہ۔
اِفْكٌ۔ جھوٹ، بہتان، تہمت۔
اَفْكٌ۔ پھیر دینا۔ الٹا کر دینا، الٹ دینا
لَقَدْ اُفِكَ قَوْمٌ كَذَّبُوْكَ۔ جن لوگوں نے آپ کو جھٹلایا
وہ حق کی طرف سے پھیر دیئے گئے۔
فَمَنْ اَصَابَتْهُ تِلْكَ الْاٰفِكَةُ۔ جس کو یہ عذاب آلگا۔
وَدْيَ الْمُؤْتَفِكَةُ بِاَهْلِهَا مَرَّتَيْنِ۔ بصرہ اپنے لوگوں

[1] ترجمہ: (اے محمدؐ) کہدو کہ اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو (چاہئے کہ) میری پیروی کرو خدا تم کو محبوب رکھیگا۔ آخر آیت تک ۱۲ منہ

Marfat.com

کو لیکر دوبارہ الٹ گیا۔

اَلْبَصْرَۃُ اِحْدَی الْمُؤْتَفِکَاتِ۔ بصرہ بھی اُن بستیوں میں سے ہے جو الٹ دی گئیں (یعنی ڈوب گئیں)

لَوْلَا رَبِیْعَۃُ لَا ئْتَفَکَتِ الْاَرْضُ بِمَنْ عَلَیْہَا۔ اگر ربیعہ کا قبیلہ نہ ہوتا تو زمین اپنے رہنے والوں سمیت الٹ جاتی (یا لوٹ جاتی)

اَفْکَلٌ رعشہ، اور لرزہ، اور کپکپی۔

فَبَاتَ وَلَہٗ اَفْکَلٌ۔ وہ رات بھر کپکپاتا تھا۔

فَاَخَذَنِیْ اَفْکَلٌ۔ مجھ کو لرزہ چڑھ آیا۔ (اس لغت کو باب الفاء مع الکاف میں بیان کرنا تھا۔ مگر صاحب نہایہ اور مجمع نے اس باب میں اس لئے بیان کر دیا کہ اُسکا فعل مستعمل نہیں ہے اگرچہ مَفْکُوْل بمعنی لرزہ آیا ہے)

اُفُوْلٌ۔ ڈوبنا، غائب ہو جانا۔

وَکَادَتْ تَاْفِلُ۔ اور ڈوبنے کے قریب ہو گیا،

اِفَال۔ جمع ہے افیل کی معنی شتر بچہ جو دوسری سال میں لگ گیا ہو۔ (اور صاحب مجمع نے جو لکھا ہے کہ افال چھوٹی بکریاں اسکی تائید لغت سے نہیں ہوتی)۔

اَفَنٌ۔ بیوقوفی، کم عقلی۔

اِیَّاکَ وَمُشَاوَرَۃَ النِّسَآءِ فَاِنَّ رَاْیَہُنَّ اِلٰی اَفَنٍ عورتوں کی رائے لینے سے بچے رہو ان کی رائے ناقص ہوتی ہے (یہ حکم اکثری ہے اکثر عورتیں بیوقوف اور ناقص العقل ہوتی ہیں مگر کلی نہیں ہے، بعض عورتیں مردوں سے زیادہ عاقلہ اور کاملہ ہوتی ہیں۔ نہ ہر زن زن است و نہ ہر مرد مرد۔ خدا پنج انگشت یکسان نہ کرد)۔

عَلَیْکُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَۃُ وَالْاَفَنُ۔ تم ہی پر موت پڑے اور لعنت، اور کم عقلی آئے۔

اَفَنَ مَا فِی الضَّرْعِ۔ یہ عرب لوگ کہتے ہیں، جتنا دودھ تھن میں تھا سب تمام کر دیا۔

اِنَّ الرَّقُوْبَ یُعْطٰی اَفْنَ الْاَفِیْنِ۔ روپیہ احمق کی حماقت کو چھپا لیتا ہے، (دولت کی وجہ سے اُسکا عیب ڈھنکا رہتا ہے) یہ ایک مشہور مثل ہے)۔

بَابُ الْھَمْزَۃِ مَعَ الْقَافِ

اَقْبَالٌ۔ سرے، شروع۔ (یہ صاحب مجمع کا سہو ہے اسکو باب القاف مع الباء میں ذکر کرنا تھا)۔

اَقْبَالُ الْجَدَا۔ اول نالیوں کے سرے یا دہانے۔

اُقْحُوَانٌ۔ بابونہ اسے بابونج بھی کہتے ہیں، ایک خوشبودار بوٹی ہے، جس کے اردگرد کی پتیاں سفید اور درمیانی حصہ زرد ہوتا ہے (اس سے دانتوں کو تشبیہ دیتے ہیں)۔

بَوَاسِقُ اُقْحُوَانٍ۔ لمبی لمبی اونچی شاخیں بابونہ کی۔ (اُس کی جمع اَقَاحِیُّ اور اَقَاحٍ ہے (اس کو باب القاف مع الحاء میں ذکر کرنا تھا)۔

اَقِطٌ۔ جما ہوا دودھ جو پک کر سوکھ کر پتھر کی طرح ہو جائے یعنی قروت یا پنیر۔

اَقَالِیْدُ۔ (جمع ہے اِقْلِیْدٌ کی)۔ یعنی کنجیاں (اس کو باب القاف مع اللام میں ذکر کرنا تھا)۔ (مَفَاتِیْح اور اَغَالِیْقُ سے بھی یہی مراد ہے)۔

ثُمَّ عَلَّقَ الْاَغَالِیْقَ عَلٰی وَدٍّ فَقُمْتُ اِلَی الْاَقَالِیْدِ پھر کنجیاں ایک کیل پر لٹکا دیں میں نے اٹھ کر اُٹھا لیا۔

بَابُ الْھَمْزَۃِ مَعَ الْکَافِ

اَکْحَلُ۔ (اس کو باب الکاف مع الحاء میں ذکر کرنا تھا) وہ رگ جو ہاتھ کے بیچ میں ہوتی ہے، کہتے ہیں وہ زندگی کی رگ ہے، شہ رگ ہاتھ کی رگ۔

رُمِیَ اُبَیٌّ عَلٰی اَکْحَلِہٖ۔ ابی کو اکحل کی رگ پر تیر لگا۔

اُکَیْدِرٌ۔ دومہ کے حاکم کا لقب ہے۔ (دومہ ایک قلعہ تھا تبوک کے پاس)۔

اَکْرٌ۔ گڑھا کھودنا۔

اَکَّارٌ۔ کسان۔ کبنی۔
فَلَوْ غَیْرُ اَکَّارٍ قَتَلَنِیْ۔ کاش کسان کے سوا اور کوئی میرا قاتل ہوتا۔ (یہ ابوجہل نے مرتے وقت کہا تھا۔ مدینہ کے انصاریوں کو کسان قرار دیا)۔
وَھَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْہُ۔ یعنی جتنے لوگوں کو تم نے مارا اُن میں کوئی بھی مجھ سے بالاتر عالی مرتبہ ہو۔
نَھٰی عَنِ الْمُؤَاکَرَۃِ۔ آپ نے زمین کو بٹائی (کرایہ) پر دینے سے منع فرمایا۔

اِکَافٌ۔ یا (وکاف) خوگیر۔ گدھے کی پالان جیسے گھوڑے کی زین ہوتی ہے

اَکْلٌ۔ کھانا نیست نابود کرنا۔
اُکْلَۃٌ۔ ایک لقمہ
اَکْلَۃٌ۔ ایک بار سیر ہو کر کھانا۔
مَازَالَتْ اُکْلَۃُ خَیْبَرَ تُعَادُنِیْ۔ خیبر میں جو میں نے (زہر آلود گوشت کا) ایک لقمہ کھا لیا تھا وہ بار بار مجھ کو تکلیف دیتا ہے۔[عہ]
فَلْیَضَعْ فِیْ یَدِہٖ یَا فَلْیُنَاوِلْہُ اُکْلَۃً اَوْ اُکْلَتَیْنِ۔ ایک لقمہ یا دو لقمے اُس کے ہاتھ میں رکھدے یا اُسکو دیدے،
مَنْ اَکَلَ بِاَخِیْہِ اُکْلَۃً یَا اَکْلَۃً۔ جو شخص اپنے بھائی مسلمان کی برائی کرکے ایک لقمہ کھائے یا ایک بار کھانا کھائے (مطلب یہ ہے کہ آدمی اپنے دوست کے دشمن کے پاس جا کر اس کی برائی کرے اور اس سے کچھ فائدہ کرائے جیسے منافقوں اور دکانی مذہبوں کا شیوہ ہوتا ہے)۔
اَخْرَجَ لَنَا ثَلٰثَ اُکَلٍ۔ ہمارے لئے تین روٹیاں نکالیں
بَعَجَ الْاَرْضَ فَقَاءَتْ اُکُلَھَا۔ حضرت عمرؓ نے زمین کو پھاڑ ڈالا اُس نے اپنے میوے اور پھل قے کر دئے (اگل دیئے۔ باہر نکالے۔ مطلب یہ ہے کہ بہت سے ملکوں کو فتح کیا خوب روپیہ کمایا)۔
لَعَنَ اللّٰہُ اٰکِلَ الرِّبٰوا وَمُؤْکِلَہٗ۔ اللہ تعالیٰ نے سود کھانے والے اور کھلانے والے (یعنی بائع اور مشتری اور سودی قرض دینے والے اور لینے والے) دونوں پر لعنت کی۔
نَھٰی عَنِ الْمُؤَاکَلَۃِ۔ آنحضرتؐ نے مواکلت سے منع فرمایا (وہ یہ ہے کہ قرضدار قرضخواہ کے پاس کچھ تحفہ اس نیت سے بھیجے کہ وہ اپنے قرض کا تقاضا نہ کرے)۔
لَیَضْرِبَنَّ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ بِمِثْلِ اٰکِلَۃِ اللَّحْمِ۔ تم میں سے کوئی اپنے بھائی مسلمان کو چھری یا گانسی وغیرہ سے مارے۔
دَعِ الرُّبّٰی وَالْمَاخِضَ وَالْاَکُوْلَۃَ۔ دودھ کی بکری جو گھر میں پالی جاتی ہے اسیطرح جو بکری عنقریب بیانے والی ہو (گابھن ہونے والی ہو)۔ اسی طرح جو کھانے کے لئے موٹی کی گئی ہو یا خصی ہو تو اسے چھوڑ دے (زکوٰۃ میں نہ لے)۔
لَا تُؤْخَذُ الْاَکُوْلَۃُ۔ زکوٰۃ میں بڑھی بکری نہ لیں گے۔
اَکِیْلَۃُ الْاَسَدِ اَوِ الذِّئْبِ۔ جس بکری میں سے شیر یا بھیڑیئے نے کھایا ہو یا جو بکری شیر یا بھیڑیے کے شکار کے لئے رکھی جائے یعنی گارے کی بکری (بعضوں نے کہا اَکِیْلَۃ اس بکری کو بھی کہیں گے جو گوشت کھانے کیلئے موٹی کی گئی ہو)۔
فَلَا یَمْنَعُہٗ ذٰلِکَ اَنْ یَّکُوْنَ اَکِیْلَہٗ وَشَرِیْبَہٗ۔ یہ بات اُس کو ہم نوالہ اور ہم پیالہ کرنے سے نہ روکے۔
مَاْکُوْلُ حِمْیَرَ خَیْرٌ مِّنْ اٰکِلِھَا۔ یمن کی رعیت وہاں کے حاکموں سے بہتر تھی[1] یا جو لوگ یمن والے مر گئے (ان کو زمین کھا گئی) وہ ان سے بہتر ہیں جو وہاں زندہ ہیں۔
اُمِرْتُ بِقَرْیَۃٍ تَاْکُلُ الْقُرٰی۔ مجھ کو ایسی بستی میں جانیکا حکم ہوا جو دوسری بستیوں کو کھا جائے گی (یعنی اُنپر غالب ہوگی، حکومت کرے گی مراد مدینہ طیبہ ہے)۔
اَنْ یَّاْکُلَ الْاُکْلَۃَ فَیَحْمَدَہٗ۔ جب وہ (صبح یا شام) کا کھانا

[1] ماکول سے رعیت مراد لی جن کا مال کھایا جاتا ہے اٰکل سے حکمران مراد لئے جو رعیت کا مال کھاجاتے ہیں ۱۲ مص [2] یعنی کھا۔ تے پیتے ہیں ۱۲ مہ۔ بعض نے کہا کو لے کر ۱۲
[عہ] بعضوں نے اس کو اَکْلَۃ بفتحہ ہمزہ روایت کیا ہے یہ غلطی ہے کیونکہ آنحضرتؐ اُس زہر آلود گوشت میں سے صرف ایک لقمہ کھایا تھا۔ ۱۲ مص۔

Marfat.com

کھائے تو اس کا شکر بجالائے۔

اَکْلَۃُ السَّحُوْرِ۔ سحری کا کھانا (ہمارے اور اہل کتاب کے روزے میں یہی فرق ہے کہ ان کے ہاں سحری کا کھانا نہیں ہے اور ہمارے ہاں ہے)۔

لَا تَتَعَاطَوْا زَوَالَ مُلْکٍ لَمْ یَنْقَضِ اُکُلُہٗ۔ کسی بادشاہ کو دور کرنے پر جرأت مت کرو جبتک کہ اسکا کھانا پانی باقی ہو (یعنی اس کی قسمت میں ابھی حکومت کرنا لکھا ہو)۔

اَوْ یُؤْکَلُ مِنْہُ۔ وہ کھانے کے لائق ہو جائے۔

لَیْسَ الْمِسْکِیْنُ مَنْ تَرُدُّہُ الْاُکْلَۃُ۔ مسکین وہ نہیں ہے جو ایک لقمہ لے کر چلدیتا ہے۔

لَا اٰکُلُ مُتَّکِئًا۔ میں تکیہ لگا کر یا توشک پر آرام سے بیٹھ کر نہیں کھاتا (یا ٹیک لگا کر یا ایک جانب جھک کر)۔

اَقْعُدُ مُسْتَوْفِزًا وَّاٰکُلُ عُلْقَۃً مِّنَ الطَّعَامِ۔ میں جلد باز کی طرح (اکڑوں یا گھٹنے ٹیک کر) بیٹھتا ہوں۔ اور انگلیوں سے تھوڑا سا کھانا کھا لیتا ہوں۔

مَا اَکَلَ اَحَدٌ طَعَامًا خَیْرًا مِّنْ اَنْ یَّاْکُلَ مِنْ عَمَلِ یَدَیْہِ۔ کوئی کھانا اس سے بہتر کسی نے نہیں کھایا جو اپنے ہاتھوں سے محنت کر کے کھائے (یعنی حلال کمائی)۔

فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْکُلُ بِشِمَالِہٖ۔ کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے۔

کَالَّذِیْ یَاْکُلُ وَلَا یَشْبَعُ۔ اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا چلا جائے لیکن اسکا پیٹ نہ بھرے۔

مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ یَتَاَکَّلُ بِہٖ۔ جو شخص قرآن اپنا پیٹ بھرنے کے لئے پڑھے (جیسے ہمارے زمانہ کے حافظ اجرت ٹھہرا کر تراویح میں ختم کرتے ہیں یا قبروں پر پڑھتے ہیں)۔

یَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَیُقْرِئُنَا الْقُرْاٰنَ وَیَاْکُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ۔ پاخانہ سے نکلکر ہم کو قرآن پڑھاتے تھے اور ہمارے ساتھ گوشت کھاتے تھے (معلوم ہوا کہ قرآن پڑھنے یا پڑھانے کے لئے باوضو ہونا ضروری نہیں ہے)۔

لَاَکَلْتُمْ مِّنْہُ مَا بَقِیَتِ الدُّنْیَا۔ جب تک دنیا قائم ہے [1] تب تک تم اس میں سے کھاتے رہتے وہ خوشہ تمام نہ ہوتا [2] کیونکہ بہشت کے میوے تمام نہیں ہوتے)۔

حَتّٰی دَخَلُوْا مَاْکَلَہُمُ الثَّمَرَ۔ یہاں تک کہ ان کے کھانے کی جگہ میں کھجور پائی۔

اِنَّمَا یَاْکُلُ اٰلُ مُحَمَّدٍ مِّنْ ہٰذَا الْمَالِ۔ حضرت محمدؐ کی آل اسی مال میں سے کھائے گی۔

اَلْمُؤْمِنُ یَاْکُلُ فِیْ مِعًی وَّاحِدٍ وَّالْکَافِرُ یَاْکُلُ فِیْ سَبْعَۃِ اَمْعَاءٍ۔ مسلمان ایک آنت میں کھانا بھرتا ہے اور کافر ساتوں آنتوں میں بھر لیتا ہے (یعنی کافر پرخوار اور حریص ہوتے ہیں اور مسلمان کم خوار اور قانع)۔

وَقَعَتِ الْاَکِلَۃُ فِیْ رُکْبَتِہٖ۔ اس کے گھٹنے میں آکلہ یعنی جذام کی بیماری ہو گئی۔

یَاْکُلُ طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ۔ تمہارا کھانا نیک لوگ کھا رہے ہیں یا نیک لوگ کھائیں (یہ دعا ہے یا حکم ہے)۔

لَا یَاْکُلُ طَعَامَکَ اِلَّا تَقِیٌّ۔ تیرا ہم نوالہ وہی شخص ہو جو پرہیزگار ہے [2] (یعنی بدکاروں کو اپنا ہم نوالہ ہم پیالہ مت بناؤ یا حلال کا کھانا کھا جس کو پرہیزگار شخص کھا سکے)۔

نَاْکُلُ وَنَحْنُ نَمْشِیْ۔ ہم چلتے چلتے کھاتے جاتے تھے (معلوم ہوا چلنے میں کھاتے جانا یا کھڑے ہو کر کھانا یا پینا یا سوار رہ کر کچھ کھانا یا پینا منع نہیں [3])۔

مَنْ اَکَلَ بِمُسْلِمٍ اُکْلَۃً اَوْ کُسِیَ بِہٖ ثَوْبًا اَوْ قَامَ بِہٖ مَقَامَ سُمْعَۃٍ وَّرِیَاءٍ۔ جو شخص کسی مسلمان کی بدگوئی کر کے کھانا کمائے یا کپڑا پہنے یا کسی مسلمان کو (جو نیک نہ ہو) نیک ظاہر کر کے اسکو شہرت اور ریا کے مقام میں کھڑا کرے (بقول شخصے پیران نمی پرند مریداں مے پرانند)۔

یَاْکُلُوْنَ بِاَلْسِنَتِہِمْ کَمَا تَاْکُلُ الْبَقَرَۃُ۔ اپنی زبان

---

[1] ایک نسخہ میں لَتَفَقُّہٗ کے بجائے قِطْفُہٗ ہے جسکے معنی ہیں وہ تھوڑی سی چیز جو کھانے سے پہلے دل بہلا دینے کے طور پر کھائی جاتی ہے ۱۲ منہ۔ [2] حدیث کا لفظی ترجمہ، تیرا کھانا سوا کسی پرہیزگار (نیک شخص) کے اور کوئی نہ کھائے ۱۲ منہ [3] یعنی شریعت میں منع نہیں اب اپنے علاقہ اور معاشرہ کی تہذیب و تمدن کے مطابق جیسا چاہے اختیار کرے ۱۲ عمر

Marfat.com

سے کھائیں گے (جھوٹی خوشامد شاعرانہ تعریف اور ہجو یا
سوزن کاری کرکے) جیسے گئے زبان سے کھاتی ہے (اور سب
جانور دانت سے کھاتے ہیں)۔
اَکَلَتِ النَّارُ مَا فِیْہِ۔ اس میں جو کچھ تھا وہ آگ کھا گئی
(یعنی جلا ڈالا)۔
اُکُلَاتٌ یُقِمْنَ صُلْبَہٗ۔ آدمی کو چند لقمہ کافی ہیں جو اس
کی پیٹھ سیدھی رکھیں یعنی اُٹھ بیٹھ سکے۔
فَاِنَّ الْحَسَدَ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ
الْحَطَبَ۔ کیونکہ حسد آدمیوں کی نیکیوں کو اسطرح کھا
جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔
اِذَا اُکِلَ عِنْدَہٗ صَلَّتْ عَلَیْہِ الْمَلٰئِکَۃُ۔ روزہ دار
کے سامنے جب لوگ کھانا کھائیں (اور وہ روزے کی
وجہ سے نہ کھا سکے) تو فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں
رَجُلٌ اَکُوْلٌ۔ بہت کھانیوالا آدمی، پیٹو،
اِکْلِیْلٌ۔ سرپیچ، عمامہ، پگڑی، جواہر سے مزین پٹکا، تاج، ناخن
کے اردگرد کا گوشت، ابر، وہ گول چیز جو کسی چیز کو گھیرے۔
(اسکو باب الکاف مع اللام میں بیان کرنا تھا)۔
اَکَمَۃٌ۔ ٹیلہ، بڑ، چھوٹی پہاڑی، اس کی جمع اَکَمٌ اور اُکُمٌ
اور اُکْمٌ۔ اور اٰکُمٌ اور اِکَامٌ اور اٰکَامٌ اور اُکُمَاتٌ
آئی ہے)۔
اَللّٰھُمَّ عَلَی الْاٰکَامِ۔ یا اللہ ٹیلوں پر پانی برسا۔
اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلَا یَجْعَلْ یَدَیْہِ عَلٰی مَاکِمَتَیْہِ یا
مَاکَمَتَیْہِ۔ (بکسر کاف) جب کوئی تم میں سے نماز پڑھے
تو اپنے دونوں ہاتھ سرین کے دونوں ابھرے ہوئے حصوں
پر نہ رکھے۔
اَخْنَثُوا الْمَاکَمَۃِ۔ لال سرین والا یعنی مابون یہ گالی ہے جیسے
یَا ابْنَ حَمْرَاءِ الْعِجَانِ۔ او لال سرین والی کے بیٹے۔
اِکَاءٌ۔ بمعنی وِکَاءٌ، ڈاٹ سربندھن۔
لَا تَشْرَبُوْا اِلَّا مِنْ ذِیْ اِکَاءٍ۔ اسی مشک سے پانی پیو
جس کے منہ پر سربندھن ہو۔

بَابُ الْھَمْزَۃِ مَعَ اللَّامِ

اَلْبٌ۔ جمع ہونا۔
اِنَّ النَّاسَ کَانُوْا عَلَیْنَا اِلْبًا وَاحِدًا۔ سب لوگ ہمارے
مقابلہ میں ایک ہو گئے (یعنی سب ملکر ہم سے دشمنی کرنے
لگے)۔
اُلْبَۃٌ۔ بھوک۔
اَمَا اِنَّہٗ لَا یُخْرِجُ مِنْھَا اَھْلَھَا اِلَّا الْاُلْبَۃُ۔ بصرے
سے وہاں کے لوگوں کو بھوک ہی نکالے گی (یعنی قحط کی وجہ
سے نکل کر چلے ہوں گے
اِیْتُوْا بِصَاحِبَیْکُمُ اللَّذَیْنِ اَلَّبَا عَلَیَّ مَنْ اَلَّبَ عَلَیْھِمَا
تم اپنے دونوں یاروں کو لے آؤ جو اس شخص (کی عداوت)
پر اکٹھے ہوئے ہیں جس پر میں نے تمام لوگوں کو اکٹھا کیا ہے۔
وَاعَجَبًا لِطَلْحَۃَ اَلَّبَ النَّاسَ عَلَی ابْنِ عَفَّانَ حَتّٰی اِذَا
قُتِلَ اَعْطَانِیْ صَفْقَتَہٗ۔ تعجب ہے طلحہ پر پہلے تو انہوں
نے لوگوں کو حضرت عثمان پر ابھارا (کہ ان پر بلوہ کریں)
جب حضرت عثمانؓ مارے گئے تو میرے ہاتھ پر انہوں نے
بیعت کرلی (اب بیعت توڑ کر مجھ ہی سے لڑنے کے لئے
تیار ہیں یہ حضرت علی رض کا قول ہے)۔
اَلْتٌ۔ کسی کا حق کم کرنا۔
لَا تَغْمِدُوْا سُیُوْفَکُمْ عَنْ اَعْدَائِکُمْ فَتُوْلِتُوْا اَعْمَالَکُمْ
دشمنوں کو چھوڑ کر اپنی تلواروں کو نیام میں نہ کرو (یعنی جہاد
مت چھوڑو) ایسا کروگے تو جو نیک اعمال تم نے آنحضرتؐ
کے ساتھ کئے ہیں (مثلاً جہاد وغیرہ) انکو ناقص کر دوگے
(انکا ثواب کم کر دوگے)۔
اَتَاْلِتُ عَلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ کیا تو امیر المومنین کا
مرتبہ گھٹاتا ہے یا انکو قسم دیتا ہے۔
اَلْسٌ۔ دیوانگی، بیوقوفی۔

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْاَلْسِ۔ یا اللہ دیوانگی (یا خیانت) سے ہم تیری پناہ مانگتے ہیں (کہ تو ہمیں ان سے بچا)۔

اَلْیَاس۔ ایک مشہور پیغمبر کا نام ہے۔

اَلِفٌ پہلا حرف تہجی۔

وَلٰكِنْ اَلِفٌ حَرْفٌ وَّ لَامٌ حَرْفٌ وَّ مِيْمٌ حَرْفٌ۔ میں یہ نہیں کہتا کہ الٓم ایک حرف ہے بلکہ اُس میں تین حرف الف اور لام اور میم (تو اسمیں تین حرفوں کا ثواب ملے گا)۔

وَمَا عَسَيْتُمْ تَرْوُوْنَ مِنْ فَضْلِنَا اِلَّا اَلِفًا غَيْرَ مَعْطُوْفَةٍ۔ تم ہماری فضیلت بہت کم روایت کرتے ہو دس میں سے ایک۔

اِلْفٌ۔ دوستی کرنا۔

اُعْطِيْ رِجَالًا حَدِيْثِيْ عَهْدٍ بِكُفْرٍ اَتَأَلَّفُهُمْ۔ میں ایسے لوگوں کو دیتا ہوں جو ابھی (چند ہی روز پہلے) کافر تھے (اور اس طرح) اُنکا دل ملاتا ہوں (تالیف قلوب کرتا ہوں)۔

سَهْمٌ لِلْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ۔ ایک حصہ اُن لوگوں کا ہے جنکا دل ملایا جاتا ہے تاکہ مال کی طمع سے اسلام کیطرف مائل ہوں۔

وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَأَلَّفُهُمْ بِالْمَالِ وَالْعَطَاءِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مال اور چیزیں دیکر اُن کو ملاتے (تالیف قلوب کرتے)۔

وَقَدْ عَلِمَتْ قُرَيْشٌ اَنَّ اَوَّلَ مَنْ اَخَذَ لَهَا الْاِيْلَافَ لَهَاشِمٌ۔ قریش جانتے ہیں کہ پہلے پہل جس نے اُنکے فائدے کے لئے عہد لیا وہ ہاشم بن عبد مناف تھے (ہاشم نے شام کے بادشاہ سے اور عبد شمس نے حبش کے بادشاہ سے اور مُطلب نے یمن کے بادشاہ سے اور نوفل نے ایران کے بادشاہ سے عہد لیا تھا کہ قریش کے سوداگروں کو اُن کے لوگ نہ ستائیں اور قریش کے تمام لوگ ان چاروں بھائیوں کے امن میں سوداگریاں کیا کرتے اور خوب فائدے کماتے)

اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوْبُكُمْ۔ قرآن میں تک پڑھو جہاں تک تمہارا دل لگے (جب دل اُچاٹ ہونے لگے تو پڑھنا موقوف کرو)۔

اَلْمُؤْمِنُ مَأْلَفٌ۔ مسلمان الفت کا مسکن ہے یا سراسر الفت ہے۔

فَرَجَعَ اِلٰى مَأْلَفِهَا۔ وہ اپنے مقام مالوف میں لوٹ آیا۔

عَلٰى تَأْلِيْفِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ۔ ابن مسعود کی تالیف پر اُنکی تالیف جمہور کے مخالف تھی، مفصل میں انھوں ذی سارّی خم داخل کئے تھے اور معوذتین کو مصحف سے نکال دیا تھا

كَمَا اَلَّفَهٗ جِبْرِيْلُ۔ جیسے جبرئیل نے تالیف کی تھی (مراد آیتوں کی ترتیب ہے وہ باجماع علماء توقیفی ہے۔ لیکن سورتوں کی ترتیب اجتہادی ہے اس لئے اُن میں تقدیم اور تاخیر درست ہے[1])۔

اَلْفٌ۔ ہزار۔

فَاِذَا هُوَ اَلْفُ شَهْرٍ۔ حساب کیا تو وہ (بنی امیہ کی حکومت) ہزار مہینے ہی رہی (یعنی تراسی برس چار مہینے کیونکہ معاویہ کی حکومت امام حسن کی بیعت کے بعد سنہ ہجری میں جمی اور ابو مسلم خراسانی کے ہاتھوں ۱۳۲ھ میں بنی امیہ کی دولت مٹی۔ یہ سب ۹۲ سال ہوتے ہیں اُن میں سے آٹھ برس آٹھ مہینے عبد اللہ بن زبیر رض کی خلافت کے نکالڈالو تو وہی تراسی برس چار مہینے رہتے ہیں)

اَلْقٌ۔ دیوانگی، باؤلا پن، جنون۔

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْاَلْقِ۔ اللہ کی پناہ دیوانگی سے مگر لغت میں اَلْق بمعنی جنون کے نہیں آیا ہے (بعضوں نے کہا یہ اصل میں اَوْلَقٌ تھا واو حذف کردی گئی، اسکے معنی جنون ہیں، بعضوں نے کہا اَلْق کے معنی جھوٹ بولنا

[1] مترجم کا مطلب یہ ہو کہ سورتوں میں اختلاف ہو سکتا ہو کہ کونسی پہلے ہے اور کونسی بعد میں، لیکن سورتوں کی آیتوں کی ترتیب میں اختلاف نہیں ہو سکتا، اور یہ کہ حدیث شریف میں جس ترتیب کا ذکر ہے وہ آیتوں ہی کی ترتیب ہے نہ کہ سورتوں کی واللہ اعلم ۱۲ مص

Marfat.com

بہت باتیں بنانا، بعضوں نے کہا اصل میں وَلْق تھا یعنی جھوٹ۔

اِءْلِقْ دَوَاتَكَ ۔ اپنی دوات درست کر۔

اَلُوكَةٌ۔ یا مَاْلُكَةٌ۔ پیغام پہنچانا (اسی سے ملائکہ نکلے ہیں یعنی فرشتے جو اللہ کا پیغام پہنچاتے ہیں)۔

اِلٌّ۔ عہد، پیمان، قسم، قرابت، رشتہ داری، کینہ، اور دشمنی، پکار کر رونا، چلانا، ناامید ہونا۔

عَجِبَ رَبُّكُمْ مِنْ اِلِّكُمْ وَقُنُوطِكُمْ۔ پروردگار نے تمہارے نالہ و فریاد اور ناامیدی پر تعجب کیا (بعضوں نے اَلِّكُمْ بہ فتح ہمزہ پڑھا ہے از روئے لغت یہی مناسب ہے لیکن اکثر محدثین نے بکسرۂ ہمزہ پڑھا ہے)

اِلٌّ۔ اللہ کا بھی نام ہے۔

اِنَّ هٰذَا لَمْ يَخْرُجْ مِنْ اِلٍّ۔ یعنی یہ کلام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے نہیں آیا۔ بلکہ مسیلمہ نے بنایا ہے (ابوبکر صدیق رض نے مسیلمۂ کذاب کا کلام سنکر یہ جملہ کہا تھا) (بعضوں نے کہا اِلٌّ کے معنی یہاں عمدہ اصل کے ہیں۔)

فِي اِلِّ اللهِ۔ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور الوہیت اور قدرت میں یا اُس کے عہد اور پیمان میں۔

وَفِيُّ الْاِلِّ۔ اقرار کا پورا

يَخُونُ الْعَهْدَ وَيَقْطَعُ الْاِلَّ۔ عہد میں دغا کرتا ہے اور رشتہ ناطہ کاٹتا ہے۔

فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ تَرِبَتْ يَدَاكِ وَاُلَّتْ۔ حضرت عائشہ نے اس سے کہا تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے اور اس پر چلائیں۔

اَلَالُ۔ ایک پہاڑ کا نام ہے جو میدان عرفات میں ہے (بعضوں نے اس کو اِلَالٌ پڑھا ہے)۔

مَا اسْمُ جَبَلِ عَرَفَةَ فَقَالَ اَلَالُ۔ عرفات کے پہاڑ کا نام کیا ہے فرمایا اَلَالُ۔

اَلَنْجُوجُ۔ (اس کو باب اللام مع الجیم میں ذکر کرنا تھا۔) عود لوبان۔

مَجَامِرُهُمُ الْاَلَنْجُوجُ۔ انکی انگیٹھیاں لوبان کی ہونگی اسے اُنْجُوج بھی کہتے ہیں اور يَلَنْجُوج اور اَلَنْجَج يَلَنْجَج بھی اسی معنی میں ہیں۔

اَلَهٌ۔ حیران ہونا۔

اِلٰهَةٌ اور اُلُوهَةٌ اور اُلُوهِيَّةٌ۔ اور اُلْهَانِيَّةٌ پوجنا، پرستش کرنا، پوجا جانا، معبود ہونا، بندگی کرنا۔

اِذَا دَخَلَ فِي الْاُلْهَانِيَّةِ الرَّبِّ لَمْ يَجِدْ اَحَدًا يَاْخُذُ بِقَلْبِهٖ۔ جب بندہ اللہ کی عظمت[1] میں غرق ہو جاتا ہے تو پھر (ماسوائے اللہ) کسی شخص سے اس کی تسلی نہیں ہوتی۔

مترجم:۔ حضرات صوفیہ کے نزدیک یہ مقام قلب ہے اس میں طالب کو بڑا جوش و خروش ہوتا ہے چیخیں مارتا نعرے لگاتا ہے، کبھی اَنَا الْحَقّ بھی کہہ بیٹھتا ہے، اگر اس مقام سے اوپر چڑھانیوالا اُسکو کوئی نہ ملا تو اسی مقام میں رہ کر دنیا سے گذر جاتا ہے جیسے حسین بن منصور حلاج کا حال ہوا حضرت مجدد فرماتے ہیں کہ حسین بن منصور کا ہاتھ پکڑنیوالا کوئی اس کو نہ ملا جو اس مقام سے اس کو نکالکر اوپر چڑھاتا تب اُسکا جوش و خروش بالکل جاتا رہتا۔ اور ہوش میں آکر پابندی شرع شریف اور سکوت اور اطمینان حاصل کرتا۔

تَاَلَّهَ۔ پوجنا، بندگی کرنا

اَللّٰهُمَّ (اصل میں یا اللہ تھا یا اللہ اُمَّنَا یعنی اے اللہ ہم پر متوجہ ہو۔

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ عَلٰى اَحَدٍ يَقُولُ اللهُ اللهُ يَا حَتّٰى يُقَالَ فِي الْاَرْضِ اللهُ اللهُ يَا يَقُولُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ۔ دیکھو قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جبتک زمین پر کوئی اللہ اللہ یا لا الٰہ الا اللہ کہنے والا باقی رہیگا[2]۔

مترجم کہتا ہے اس حدیث سے یہ نکلا کہ اللہ اللہ کہنا

[1] مطلب بنا ہے الہانیہ کا ترجمہ کیا ہے حالانکہ اسکا ترجمہ ہونا چاہیے تھا بندگی، عبادت و اطاعت جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے ۱۲ اس کا عین غدا ہے ۱۲ مس۔
[2] ترجمہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں (کرونگا) ۱۲ مترجم یعنی اسپر اعتقاد اور عمل کرتا ہوگا ورنہ کہنے کو تو ہر ایک کہہ سکتا ہے ۱۲ مس

Marfat.com

بھی ذکر الٰہی میں داخل ہے اور جس نے اسکا انکار کیا ہے اس کو اس حدیث سے غفلت ہوئی اور یہ بھی نکلا کہ ابھی قیامت آنے میں ایک مدت دراز باقی ہے جسکا علم بجز خداوند کریم کے کسی کو نہیں ہے کیونکہ ابھی کروڑوں اللہ کی یاد کرنے والے موجود ہیں اور ایک مدت دراز تک رہیں گے۔

سُئِلَ عَنْ مَعْنَی اللّٰہِ فَقَالَ اِسْتَوْلٰی عَلٰی مَادَقَّ وَجَلَّ۔ اللہ کے معنی پوچھے گئے تو فرمایا ہر چھوٹی اور بڑی چیز پر قادر اور غالب۔

یَا ھِشَامُ اَللّٰہُ مُشْتَقٌّ مِنْ اِلٰہٍ وَالْاِلٰہُ یَقْتَضِیْ مَاْلُوْھًا کَانَ اِلٰھًا اِذْ لَامَاْلُوْہٌ۔ اے ہشام اللہ الٰہ سے نکلا ہے اور الٰہ کے لئے یہ ضروری ہے کہ پوجا جائے اور وہ تو پوجے جانے سے پیشتر بھی اِلٰہ تھا (یعنی جب کوئی اسکا پوجنے والا نہ تھا اسوقت بھی وہ الٰہ تھا۔ تو اللہ اسم ذات ہے اور الٰہ اسم صفت تو مخلوقات کے وجود سے پہلے وہ اللہ تھا پھر جب مخلوق کو پیدا کیا تو الٰہ بھی ہوا)۔

یَاْلَھُوْنَ اِلَیْہِ۔ لوگ اُسکی طرف شوق سے چلے جاتے ہیں (جیسے کبوتر شوق سے اپنی کابک کیطرف آتا ہے مطلب یہ ہے کہ اللہ وَلَہٌ سے مشتق ہے یعنی دل بے اختیار اُس کیطرف رجوع ہوتے ہیں اُس کی محبت میں دیوانے ہو جاتے ہیں، عاشقاں را بروز محشر باقیامت کار نیست ؛ کار عاشق بجز تماشائی جمال یار نیست)۔

اَللّٰہِ اِنَّ اَبَا الْحَسَنِ اَمَرَاکَ بِھٰذَا۔ سچ کہو تم کو اللہ کی قسم کیا حضرت علیؓ نے تم کو اس بات کا حکم دیا۔

اَللّٰہِ قَالَ اَللّٰہِ۔ قسم اللہ کی فرمایا قسم اللہ کی۔

اَللّٰہُ اَرْسَلَکَ۔ کیا (درحقیقت) اللہ نے آپ کو بھیجا ہے فرمایا اَللّٰھُمَّ نَعَمْ۔ ہاں اے خدا یا (یہاں اللہ کا نام آپ نے برکت کے لئے لیا)۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ تعجب کے وقت بھی کہا جاتا ہے (جیسے حضرت عثمانؓ نے باغیوں سے کہا تھا)۔

لَاھُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ قَدْ بَغَوْا عَلَیْنَا۔ خدایا ان کافروں نے ہم پر ظلم کیا ہے۔ (لَاھُمَّ مخفف ہے اَللّٰھُمَّ کا ایک روایت میں اَللّٰھُمَّ بھی ہے مگر اس میں وزن ٹوٹ جاتا ہے)۔

اَللّٰہُ سَمَّانِیْ۔ کیا اللہ تعالٰے نے میرا نام لیا (یہ ابی ابن کعب کا قول ہے جو تعجب سے انہوں نے اپنے تئیں حقیر سمجھ کر کہا)۔

اَللّٰہِ مَا اَجْلَسَکُمْ۔ تم کو خدا کی قسم تم کس غرض سے بیٹھے۔

اَللّٰہِ مَا اَجْلَسَنَا غَیْرُہٗ۔ خدا کی قسم ہم اس کے سوا اور کسی غرض سے نہیں بیٹھے۔

اَلْوٌ۔ یا اَلُوٌّ یا اُلِیٌّ۔ تصور کرنا، تکبر کرنا

تَاَلِّیْ، اِئْتِلَاءٌ۔ اور اِیْلَاءٌ۔ یعنی قسم کھانا۔

اَلِیَّۃٌ۔ قسم۔

مَنْ یَّتَاَلَّ عَلَی اللّٰہِ یُکَذِّبْہُ۔ جو شخص اللہ پر قسم کھائیگا (خواہ مخواہ قطعی حکم کریگا کہ اللہ ضرور ایسا کریگا یا فلاں شخص بہشت میں جائیگا فلاں دوزخ میں) تو اللہ اُس کو جھوٹا کریگا۔

اٰلٰی اَھْلُ الْمَدِیْنَۃِ۔ مدینہ والوں نے قسم کھائی۔

وَیْلٌ لِّلْمُتَاَلِّیْنَ مِنْ اُمَّتِیْ۔ جو لوگ میری امت کے قسمیں کھایا کرتے ہیں (قطعی احکام لگاتے ہیں کہ یہ کام ہوگا یا فلاں دوزخی ہے فلاں بہشتی ہے) اُنکی خرابی ہوگی۔

فَمَنِ الْمُتَاَلِّیْ عَلَی اللّٰہِ۔ اللہ پر قسم کھانیوالا (حکم لگانے والا) کون ہے۔

اٰلٰی مِنْ نِسَآئِہٖ شَھْرًا۔ آنحضرتؐ نے اپنی عورتوں

Marfat.com

سے ایک مہینہ کا ایلاء کیا (یعنی یہ کہ ایک مہینہ تک اُن سے صحبت نہ کرینگے)۔

لَيْسَ فِي الْإِصْلَاحِ إِيلَاءٌ۔ صلح اور صحبت میں جو قسم کھائی جائے وہ ایلاء نہیں ہے (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے یعنی ایلاء شرعی جب ہوگا جب غصہ میں عورت کو نقصان پہنچانے کے لئے قسم کھائی جائے)۔

فَاِنَّ لِلّٰهِ عَلَيَّ أَلِيَّةً۔ مجھ کو خدا کی قسم ہے۔

لَا دَرَيْتَ وَلَا ائْتَلَيْتَ۔ نہ تو خود سمجھا نہ سمجھ سکا۔ ایک روایت میں یوں ہے وَلَا تَلَيْتَ یعنی نہ خود سمجھا نہ سمجھنے والے کی تقلید کی (جیسے پیغمبر یا مجتہد کی بلکہ تقلید بھی کی تو جاہل گمراہ باپ دادوں کی)۔

مَنْ صَامَ الدَّهْرَ لَا صَامَ وَلَا أَلَّى۔ جس نے سدا روزے رکھے اُس نے نہ روزہ رکھا نہ روزہ رکھ سکا یا نہ روزہ رکھا نہ روزے میں کوتاہی کی (ایک روایت میں وَلَا أَلَّ ہے بروزن قال یعنی نہ روزے سے بچا ایک روایت میں وَلَا آلَى ہے بہ تخفیف لام معنی وہی جو اَلّٰی کے ہیں)۔

وَبِطَانَةٌ لَا تَأْلُوهُ خَبَالًا۔ اور ایک رازدار ساتھی جو اُس کی خرابی میں کمی نہیں کرتا۔

فَمَا أَلَوْتُكَ وَنَفْسِي۔ میں نے نہ تیرے بارے میں کوئی کوتاہی کی نہ اپنے بارے میں (یہ آپؐ نے حضرت فاطمہؓ سے فرمایا یعنی تیرے لئے عمدہ خاوند تجویز کیا ردی کیوں ہے)۔

وَلَمْ آلُ۔ میں نے کوتاہی نہیں کی۔

وَمَا آلُو۔ میں کوتاہی نہیں کرونگا۔

وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلُوَّةُ۔ ان کی دھونیاں عود (لبان) کی ہوں گی۔

كَانَ يَسْتَجْمِرُ بِالْأَلُوَّةِ غَيْرَ مُطَرَّاةٍ۔ آپ عود کا دھواں دھونی لیتے جو دوسری خوشبو کے ساتھ نہ ملا

ہوتا (یعنی خالص عود کا)۔

وَلَا حَمَلْتَنِي الْبَغَايَا فِي غُبَّرَاتِ الْمَآلِي۔ اور نہ مجھ کو چھنالوں (فاحشہ عورتوں نے) حیض کے چیتھڑوں میں اٹھایا ہو۔ مَآلِي جمع ہے مِئْلَاةٌ کی، حیض کی پٹی یا وہ پٹی جو نوحہ کے وقت عورتیں اپنی کمر پر باندھ لیتی ہیں)۔

أَلَى۔ يا إلَى يا أَلْيٌ يا إِلْيٌ۔ نعمت (اُس کی جمع آلاء ہے)۔

تَفَكَّرُوا فِي آلَاءِ اللّٰهِ وَلَا تَتَفَكَّرُوا فِي اللّٰهِ۔ اللہ کی نعمتوں میں غور کرو اور اس کی ذات (حقیقت اور ماہیت میں غور نہ کرو کیونکہ اس کی ذات تک کسی کے فہم کی رسائی نہیں ہو سکتی۔ اے برتر از خیال وقیاس وگمان ووہم ٭ وز ہرچہ گفتہ اند شنیدہ ایم خواندہ ایم۔

أَلْيَةٌ۔ انگوٹھے کی جڑ۔

وَمَسَحَهَا بِأَلْيَةِ إِبْهَامِهِ۔ اپنے انگوٹھے کی جڑ اس پر پھیری۔

اَلسُّجُودُ عَلَى أَلْيَتَيِ الْكَفِّ۔ ہتھیلی کے دونوں الیوں (یعنی انگوٹھے اور چھنگلیا کی جڑوں پر سجدہ کرنا (ان کو زمین سے لگانا) یہ تغلیب ہے کیونکہ چھنگلی کی جڑ کو ضَرَّة کہتے ہیں جیسے عُمَرَيْن اور قَمَرَيْن اور شَمْسَيْن وغیرہ۔

كَانُوا يَجْتَبُّونَ أَلْيَاتِ الْغَنَمِ أَحْيَاءً۔ وہ زندہ بکریوں کے چکلے (چکتی) کاٹ لیتے (معاذ اللہ جانوروں پر کیسا ظلم کرتے)۔

حَتّٰى تَضْطَرِبَ أَلْيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ عَلَى ذِي الْخَلَصَةِ۔ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ دوس قبیلے کی عورتوں کے چوتڑ ذی الخلصہ پر نہ ہلیں گے۔ (یعنی اسلام سے پھر کر پھر بت پرستی اختیار کریں گے۔ ذی الخلصہ ایک بت خانہ تھا اس کو پھر بنالیں گی اسکا طواف کریں گی اُسکے گرد چوتڑ پھرکا (مٹکائیں گی۔ جیسا کہ جاہلیت میں کیا کرتی تھیں۔

اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ قبر کا طواف کرنا

اس حدیث سے یہ مراد نہیں ہے کہ ذی الخلصہ نامی بت خانہ دوبارہ بنے گا اور قبیلہ دوس کی عورتیں دوبارہ پیدا ہوں گی یا اتنے عرصہ تک زندہ رہیں گی پھر کہیں جاکر اس بت کے گرد اپنے چوتڑ مٹکائیں گی جیسے کہ وہ اسلام سے پہلے کیا کرتی تھیں بلکہ اس سے یہ مراد ہے کہ اب اسلام کے کھیا جاہلیت کا زمانہ پھر اہل اسلام میں عود کر آئے گا اور وہ بالکل ویسے ہی افعال کریں گے جو جاہلیت کے لوگ کرتے تھے ہیں اور اسلام سے انکا کوئی تعلق نہیں ہوتا اور یہ سب باتیں قیامت سے پہلے پہلے واقع ہونگی۔

Marfat.com

ناجائز اور حرام ہے اور جس نے اُسکو جائز رکھا ہے اس
کا قول غلط ہے۔)
لَا یُقَامُ الرَّجُلُ مِنْ مَّجْلِسِهٖ حَتّٰی یَقُوْمَ مِنْ اِلْیَتِهٖ
نَفْسِهٖ۔ کوئی آدمی اپنی جگہ سے جہاں وہ بیٹھا ہوا اٹھایا نہ
جائے گا جبتک اپنے آپ وہاں سے نہ اُٹھے۔
کَانَ ابْنُ عُمَرَ یَقُوْمُ لَہُ الرَّجُلُ مِنْ اَلْیَتِهٖ بِامِنْ
لِیَتِهٖ فَمَا یَجْلِسُ فِیْ مَجْلِسِهٖ۔ عبداللہ بن عمرؓ
کے لئے کوئی شخص اپنے آپ اپنی جگہ سے اٹھتا (اس
وہ یہ چاہتا کہ عبداللہ وہاں بیٹھ جائیں) لیکن وہ اس
جگہ نہ بیٹھتے۔
وَلَیْسَ ثَمَّہٗ طَرْدٌ وَّلَا اِلَیْكَ۔ (آنحضرت ﷺ کی
سواری میں) نہ کسی کو ہکانا ہوتا تھا نہ یہ کہنا ہوتا تھا کہ
ہٹو بچو سرکو۔
اِنِّیْ قَائِلٌ لَّكَ قَوْلًا وَّهُوَ اِلَیْكَ۔ میں تجھ سے ایک
بات کہتا ہوں لیکن وہ بھید ہے دل میں رکھیو۔
اَللّٰهُمَّ اِلَیْكَ۔ یا اللہ میں تجھ سے اپنا شکوہ بیان کرتا
ہوں یا مجھ کو اپنے پاس بلالے (یہ امام حسن بصری نے
کچھ لوگوں کو برا کام کرتے دیکھا تو کہا)۔
اَللّٰهُمَّ اِلَیْكَ۔ یعنی اب مجھ کو اپنے پاس بلالے۔
وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْكَ۔ برائی تیرے پاس نہیں پھٹکتی
یا برائی سے تیری نزدیکی حاصل نہیں ہوتی۔
اِنَّ الْاُوْلٰی بَغَوْا عَلَیْنَا۔ ان لوگوں نے ہم سے سرکشی
کی۔
وَلَیْسَ قِیْلَ اِلَیْكَ۔ الیک نہیں کہا گیا یعنی یہ کہ ہٹو
بچو۔
اَنَا مِنْكَ وَاِلَیْكَ۔ میری پیدائش بھی تجھی سے ہے
اور میری انتہا بھی تیری ہی طرف ہے۔ یا یہ کہ میری
التجائیں اور تمنائیں تیری ہی طرف ہیں۔
اِلَیْكَ عَنِّیْ۔ میرے پاس سے سرک جا (دور ہو یہ

حضرت علی رضؓ نے دنیا سے فرمایا۔)
اِلَّا۔ حرف استثنا ہے بمعنی مگر۔ بجز۔ سوائے۔
کُلُّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلٰی صَاحِبِهٖ اِلَّا مَا لَا اِلَّا مَا لَا
ہر عمارت (قیامت کے دن) اُسکے بنانیوالے پر وبال
ہوگی مگر جو ضروری جو ضروری ہے (وہ نہیں) یعنی بقدر
حاجت سردی اور گرمی سے بچنے کے لئے۔
اِلَّا اٰلَ فُلَانٍ۔ مگر فلاں لوگوں پر نوحہ ہو سکتا ہے
(یہ خاص ام عطیہ کو آپ نے اجازت دی تھی اس
سے مطلق نوحہ کی اباحت نہیں نکلتی جیسے مالکیہ نے گمان
کیا ہے۔ شیعہ امامیہ کے نزدیک بھی نوحہ جائز ہے۔)
اِلَّا اَنِّیْ سَمِعْتُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ میری اس
اعتقاد کی وجہ یہ ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے اسکو
سنا ہے۔
اِلَّا اَنْ یَّاْخُذَ عَلَیْهَا۔ آنحضرت ﷺ نے بیعت میں کسی
عورت کا ہاتھ نہیں چھوا۔ صرف اس [illegible] لیا۔ مگر
ہمارے زمانہ کے بعضے بدنظر درویش (پیر) عورتوں
سے ہاتھ ملاتے ہیں اُنکو اپنے سے بے پردہ کراتے ہیں
اللہ انکو ہدایت دے۔)
اِلَّا الدَّیْنَ۔ (شہید کے سب گناہ بخش دیئے جاتے
ہیں) مگر قرضہ معاف نہیں ہوتا (اور اسی طرح کے تمام
حقوق الناس)۔
لَا یُخْرِجُكُمْ اِلَّا فِرَارًا مِّنْهُ۔ تم کو بھاگنے کی نیت کے
سوا اور کوئی ضرورت نہ نکالے (یعنی ضرورت اور
حاجت کے لئے وبائی یا طاعونی مقام سے نکلنا درست
لیکن بھاگنے کی نیت سے نکلنا حرام ہے یا مکروہ تحریمی
ہے اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔ بعضوں نے کہا
اِلَّا کا حذف ٹھیک ہے اور یہ راوی کی غلطی ہے)
اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ کَمَا قَالَ۔ مگر جبکہ جسکو تہمت لگائی
وہ ویسا ہی ہو جیسا اس نے کہا (یعنی اُس صورت

Marfat.com

میں قذف کی حد اسکو قیامت میں نہ پڑیگی۔)

اِلَّا اَنْ یَّشَاءَ رَبُّهَا۔ مگر جب جانور دنکا مالک خوشی سے دینا چاہے۔

لَا كَفَّارَةَ لَهٗ اِلَّا ذٰلِكَ۔ جو شخص کوئی نماز بھول جائے تو جب یاد آئے اُس کو پڑھ لے بس یہی اس کا کفارہ ہے (اس سے زیادہ کوئی اور تاوان اسکو نہ دینا ہوگا۔)

لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ اور کوئی نماز یا روزہ تجھپر لازم نہیں البتہ اگر نفل نماز یا روزہ شروع کر دے تو اس کا پورا کرنا لازم ہے (بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے اس سے زیادہ جو ہے وہ نفل ہے یعنی مستحب ہے فرض نہیں ہے)۔

مَا اَرَدْتُ اِلَّا خِلَافِیْ۔ تم کو تو اور کچھ غرض نہیں بس مجھ سے اختلاف کرنا منظور ہے۔

مَا رَاَيْتُهٗ صَلّٰی صَلٰوةً اِلَّا لِوَقْتِهَا اِلَّا بِجَمْعٍ۔ میں نے آنحضرتؐ کو کوئی نماز بے وقت پڑھتے نہیں دیکھا مگر مزدلفہ اور عرفات میں وہاں ظہر عصر اور عشا میں جمع کیا۔

مترجم۔ صاحب مجمع نے کہا اس میں حنفیہ کی حجت ہے۔ میں کہتا ہوں کوئی حجت نہیں ہے کیونکہ راوی نے اپنا نہ دیکھنا بیان کیا ہے اور نہ دیکھنے سے نفی جمع لازم نہیں آتی جب کہ دوسری صحیح روایتوں سے اور مقاموں میں بھی جمع آپ سے ثابت ہے اور صحیح مذہب یہ ہے کہ بے عذر بیماری یا سفر جمع درست ہے جیسے کہ ایک صحیح حدیث میں ہے کہ آپ نے مستحاضہ کو جمع کی اجازت دی اور سفر میں جمع تقدیم اور جمع تاخیر دونوں آنحضرتؐ نے کئے۔ مجھکو بواسیر اور ریاح کی شکایت ہے میں ہمیشہ ظہر اور عصر اور مغرب عشا کو جمع کیا کرتا ہوں بعض اہل حدیث نے بلا عذر بھی جمع درست

رکھا ہے بشرطیکہ اہل شیعہ کی طرح اُس کی عادت نہ بنالے۔

وَنَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةُ اور دسویں بات میں بھول گیا میرے خیال میں وہ دسویں بات اور کچھ نہیں تو کلی کرنا ہی ہوگی۔

اَلطَّوَافُ مِثْلُ الصَّلٰوةِ اِلَّا اَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُوْنَ۔ طواف نماز کی طرح ہے صرف فرق یہ ہے کہ طواف میں باتیں کرتے ہو اور نماز میں باتیں کرنا درست نہیں (جب طواف نماز کی طرح عبادت ہوا تو قبر کا طواف شرک ہوگا اور اگر بہ نیت عبادت کرے اور اگر بطور تحیت ہو تو حرام ہوگا۔)

اِلَّا۔ کبھی اِنْ لَا کا مخفف آتا ہے۔ اگر نہیں۔

وَاِلَّا كَانَتْ نَافِلَةً۔ یعنی اگر تو لوگوں کو اس حال میں پائے کہ وہ نماز نہ پڑھ چکے ہوں اور ان کے ساتھ دوبارہ شریک ہو جائے تو تجھ کو نفل کا ثواب ملیگا۔

اَلْیُوْن۔ ایک شہر جو مصر میں تھا مسلمانوں نے اُسکو فتح کر کے فسطاط نام رکھا ہے۔ (اور الیون بائے موحدہ سے یمن میں ایک شہر ہے)۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الْمِیْمِ

اَمْ۔ مخفف ہے اَمَا کا یا۔

اَمْ وَاللّٰهِ لَا نَسْتَغْفِرَنَّ۔ (اس میں اَمْ یا کے معنوں میں آتا ہے۔)

اَيَقْتُلُهٗ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ۔ یعنی اُسکو مار ڈالے یا صبر کرے کیا کرے۔

اَمْتٌ۔ ٹیلا بلندی شک عیب کجی سختی۔

اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ فَلَا اَمْتَ فِيْهَا۔ اللہ نے شراب کو حرام کیا اس میں کچھ شک نہیں یا شراب کی حرمت سخت ہے اس میں نرمی نہیں ہو سکتی یا شراب میں فی ذاتہ کوئی عیب نہیں بلکہ نشہ کی حرام ہوئی ہے

Marfat.com

مترجم:- یعنی شراب فی ذاتہ کوئی ناپاک گندگی غلیظ چیز نہیں ہے وہ تو انگور یا کھجور یا دوسری پاکیزہ میووں اور اناجوں وغیرہ کا شیرہ یا عرق ہوتا ہے بلکہ اس کی حرمت نشہ کی وجہ سے ہے تو جو چیز نشہ کرے وہ حرام ہے اس حدیث میں خود شارع علیہ السلام نے حرمت خمر کی علّت بیان کر دی اور دوسری صحیح حدیث میں ارشاد ہوا کل مسکر خمر تو حنفیہ کا مذہب رد ہو گیا کہ شراب انگور سے خاص ہے[1] یا شراب فی ذاتہ نجس اور ناپاک ہے ناپاکی کی کوئی وجہ نہیں تو جو روٹی شراب، ملا کر پکائی جائے اُسکا کھانا درست ہوگا۔
اسی طرح جن ادویہ میں شراب کی روح یعنی الکحل شریک ہوتی ہے اُنکا بھی استعمال درست ہوگا کیونکہ دوسری دواؤں میں ملنے سے وہ شراب نہ رہی اور نہ اس میں نشہ رہا تو حرمت کی علّت جاتی رہی اسی طرح اُن انگریزی عطروں (سینٹ لونڈر) کا بھی استعمال درست ہوگا اور وہ پاک سمجھے جائیں گے جن میں اسپرٹ شریک ہوتی ہے۔ ہمارے علمائے اہل حدیث میں سے مفتی مصر شیخ محمد عبدہٗ نور اللہ مرقدہٗ نے صراحۃً ایسا ہی فتوی دیا ہے۔

اَمَجٌ۔ ایک مقام کا نام ہے جو مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ہے۔
حَتّٰی اِذَا کَانَ بِالْکَدِیْدِ مَا بَیْنَ عُسْفَانَ وَاَمَجٍ۔ جب آپ کدید میں پہنچے جو عسفان اور امج کے درمیان ہے۔
اِصْطَادَ النِّسَاءُ قُمْرِیَّۃً مِّنْ قَمَارِیْ اَمَجٍ۔ عورتوں نے امج کی ایک قمری کا شکار کیا۔

اَمَدٌ۔ حد، غایت، انتہا۔
مَا اَمَدُکَ۔ تیری عمر کیا ہے (یہ حجاج ظالم نے امام حسن بصری سے پوچھا)۔

اَمَرٌ۔ یا اُمُوْرَۃٌ بہت ہونا، بلند ہونا، شاندار ہو جانا۔
خَیْرُ الْمَالِ مُهْرَۃٌ مَّاْمُوْرَۃٌ اَوْ سِکَّۃٌ مَّاْبُوْرَۃٌ بہتر جائداد اور مال مادہ گھوڑی ہے جو بہت جننے والی یا پیوندی کھجور کی قطار۔
اَمَرَهُمُ اللّٰهُ فَاَمِرُوْا۔ یعنی اللہ نے ان کے نسل اور جانوروں میں برکت دی وہ بہت ہو گئے (یہ عرب گنوار لوگ کہتے ہیں) لغت والوں نے کہا ہے کہ فصیح یوں ہے اَمَرَهُمُ اللّٰهُ فَاَمِرُوْا۔ پہلی صورت میں یوں کہیں گے اَمَرَهَا فَهِیَ مَاْمُوْرَۃٌ اور دوسری صورت میں آمَرَهَا فَهِیَ مُؤْمَرَۃٌ۔
ذِیْ اَمَرَ۔ ایک مقام کا نام ہے جو غطفان کے ملک میں ہے
لَقَدْ اَمِرَ اَمْرُ ابْنِ اَبِیْ کَبْشَۃَ۔ ابوکبشہ کے بیٹے کا مرتبہ بہت بڑھ گیا (یعنی روم کا بادشاہ اُن سے ڈرتا ہے ابوکبشہ آنحضرتؐ کے رضاعی باپ تھے (یہ جملہ ابوسفیان نے حضورؐ کی نسبت کہا تھا)۔
تُشْرِکُوْنَا فِی الْاَمَرِ۔ ہم کو نفع میں شریک کر لو۔
مَالِیْ اَرٰی اَمْرَکَ یَاْمَرُ۔ میں دیکھتا ہوں کہ آپ کا کام بڑھتا جاتا ہے (روز افزوں ترقی ہو رہی ہے)۔
فَقَالَ وَاللّٰهِ لَیَاْمَرَنَّ عَلٰی مَا تَرٰی۔ آپ نے فرمایا خدا کی قسم جو تو دیکھ رہا ہے اس سے بھی بڑھ جائیگا۔
قَدْ اَمِرَ بَنُوْ فُلَانٍ۔ فلانے کی اولاد بہت بڑھ گئی۔
اَمِیْرِیْ مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ جِبْرَئِیْلُ میرے مشیر فرشتوں میں جبرئیلؑ ہیں۔
یَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ اِثْنَا عَشَرَ اَمِیْرًا کُلُّهُمْ مِّنْ قُرَیْشٍ۔ میری امت میں بارہ امیر ہوں گے جو سب قریش میں سے ہوں گے۔
مترجم:- مراد ان بارہ امیروں سے وہ امراہیں جو امام مہدی کے بعد امام حسن اور امام حسین کی

[1] حنفیہ کا یہ مذہب ہے کہ شراب وہ (حرام) ہے جو انگور سے بنی ہو آگ پر پکی ہو اور اس میں نشہ ہو حالانکہ جب شراب حرام ہوئی تھی تو مدینہ میں انگور کی شراب کا وجود بھی نہیں تھا۔ اور دوسرے جب احادیث صحیحہ اور قرآنی آیات سے یہ واضح ہو گیا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے تو ان باریکیوں کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ دوسری بات وہ یہ کہتے ہیں کہ شراب کا استعمال اندرونی یا بیرونی دوا کے طور پر بھی حرام ہے جو کسی طرح بھی صحیح نہیں۔ اور وہ دلیل یہ دیتے کر وہ نجس کی ہے حالانکہ یہ صحیح نہیں دیکھئے اونٹ کا پیشاب نجس ہے لیکن حضورؐ نے وہ چند بیماروں کو تداوی کیا بلکہ پلوایا تھا اور دیکھئے زہر حرام ہے لیکن اس کا جسم پر لگانا حرام نہیں ۱۲ منہ۔

Marfat.com

اولاد میں سے حکومت کرینگے جیسے حضرت دانیال پیغمبر کی کتاب میں ہے اور جن لوگوں نے مصداق اس حدیث کا خلفائے بنی امیہ اور عباسیہ کو ٹھہرایا ہے انھوں نے غلطی کی ہے چونکہ بنی امیہ اکثر ظالم اور غاصب اور جابر تھے اور عباسیہ کا عدد بارہ سے زیادہ تھا اہل سنت کے علماء اُن میں تراش خراش کرتے ہیں اور خلفائے راشدین کے بعد کچھ لوگوں کو بنی امیہ میں سے لیتے ہیں کچھ عباسیہ میں سے جو ذرا اچھے اور عادل گذرے اور ہم نے ہدیۃ المہدی میں یہ لکھا ہے کہ ان بارہ امیروں سے ائمہ اثنا عشر (بارہ امام) مراد ہیں اور امارت سے دینی پیشوائی اور سرداری مراد ہے نہ کہ حکومت ظاہری واللہ اعلم۔

اَمْرٌ کام، اور حکم۔

فِيْمَنْ يَكُوْنُ الْاَمْرُ۔ کون خلیفہ ہوگا۔

هٰذَا الْاَمْرُ فِيْ قُرَيْشٍ۔ یہ امر یعنی خلافت قریش میں رہے گی (غیر قریشی خلیفہ اور امیر المومنین نہیں ہو سکتا۔ اور حنفیہ نے متغلب کی خلافت صحیح رکھی ہے

اِذَا هَلَكَ اَمِيْرٌ تَاَمَّرْتُمْ۔ جب کوئی امیر مرجاتا ہے تو تم دوسرا امیر مقرر کرنے کے لئے مشورہ کرتے ہو۔

فَلْنَسْاَلْهُ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ۔ ہم آپ سے اس امر میں دریافت کرلیں (یعنی یہ کہ آپ کے بعد کون خلیفہ ہوگا)۔

فِي الْحَجَّةِ الَّتِيْ اَمَّرَهُ۔ جس حج میں اُنکو امیر بنایا تھا

اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰى غَيْرِ اَهْلِهٖ۔ جب حکومت نالائق کو دیجائے۔

مَا اَحَدٌ اَحَقُّ بِهٰذَا الْاَمْرِ۔ اس خلافت کا زیادہ حق دار ان لوگوں سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے (چھ آدمیوں کا نام حضرت عمرؓ نے لیا)۔

اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ بَدَاَ نُبُوَّةً۔ یہ دین و دنیا کے اصلاح کا کام پہلے نبوت سے شروع ہوا تھا (یعنی آنحضرتؐ کی ذات بابرکات سے)۔

اِمْرَةُ اَبِيْ بَكْرٍ۔ ابوبکر صدیقؓ کی خلافت اور امارت۔

وَاِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِلْاِمْرَةِ۔ بیشک اسامہ کا باپ (زید) امارت اور سرداری کے لائق تھا۔

لَعَلَّكَ سَاءَتْكَ اِمْرَةُ ابْنِ عَمِّكَ۔ شاید تم کو تمہارے چچازاد بھائی کی سرداری ناگوار ہوئی۔

اَمَا اِنَّ لَهٗ اِمْرَةً كَلَعْقَةِ الْكَلْبِ اَنْفَهٗ۔ دیکھو اسکو اتنی دیر سرداری ملیگی جتنی دیر میں کتا اپنے ناک کو چاٹ لیتا ہے۔

وَمَعَ عُثْمَانَ صَدْرًا مِنْ اِمَارَتِهٖ۔ اور عثمانؓ کے ساتھ بھی اُن کے خلافت شروع میں۔

اِنْ تُؤَمِّرُوْا اَبَا بَكْرٍ تَجِدُوْهُ اَمِيْنًا۔ اگر تم ابوبکرؓ صدیق کو خلیفہ بناؤ تو اُن کو ایماندار امانتدار سردار پاؤگے (مطلب یہ ہے کہ خلافت کا انتخاب تمہاری رائے پر ہے اور حضرت علیؓ کے نسبت یہ بھی فرمایا۔

وَلَا اَرَاكُمْ فَاعِلِيْنَ۔ میں نہیں سمجھتا کہ تم علی کو خلیفہ بناؤگے کیونکہ آپ کو معلوم ہوگیا تھا کہ صحابہ آپ کے متصل ہی اُنکو خلیفہ نہیں بنانے کے اور حضرت عثمانؓ کا ذکر یا تو راوی کے سہو سے رہگیا یا خود آپ نے انکا ذکر نہیں فرمایا۔

تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ رَاْسِ السَّبْعِيْنَ وَاِمَارَةِ الصِّبْيَانِ۔ اللہ کی پناہ مانگو اُس وقت سے جب (ہجرت سے یا وفات سے) سترواں سال شروع ہو اور بچوں کی حکومت سے (مراد بنی امیہ کے چھوکرے ہیں جنکو آنحضرتؐ نے خواب میں اپنے منبر پر اچھلتے کودتے دیکھا اور آپ کو بہت ملال ہوا)۔

لَا غَادِرَ اَعْظَمُ مِنْ اَمِيْرِ عَامَّةٍ۔ اُس شخص کو

ہے کہ لوگ جس کو اپنا امیر منتخب کرلیں وہ امیر ہو سکتا ہے چاہے وہ قریشی ہو یا غیر قریشی اگر کسی قوم سے قریش (جیسے متعلق اکثر لوگ غلط فہمی کی بنا پر خدا کی طرف سے مقرر کردہ امیر اور خلیفہ" ہونیکا اعتقاد رکھتے ہیں) کا کوئی فرد نہ ہو تو وہاں ہر لوگ کیا حل تلاش کرینگے۔ مذکورہ اعتقاد ملوکیت اور خاندانی حکومت ہوگا۔ بعض ملا اسامہ اور زید کو لوگ مجہول النسب اور غلام وغیرہ تصور کرکے امارت و سرداری کے قابل نہ سمجھتے تھے لیکن حضورؐ نے انہی کو لائق سمجھا۔

Marfat.com

زیادہ کوئی دغا باز نہیں جو عام لوگوں کی مدد سے دبلا اتفاق حاکم بن بیٹھے (اور خاص لوگ علماء اور صلحاء اور اشراف کی رائے اور مشورے سے حاکم نہ ہوا ہو)۔

مَنْ یُّطِعِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ۔ جس نے امیر (متعین کئے ہوئے) امیر کی اطاعت کی اُس نے میری اطاعت کی۔

سَلِّمُوْا عَلٰی عَلِیٍّ بِاِمْرَةِ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ علی کے لئے مسلمانوں کی سرداری تسلیم کرو۔

کَمَا سَمّٰی اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ اللّٰہُ سَمَّاہُ وَ ھٰکَذَا اَنْزَلَ عَلَیْنَا۔ امام محمد باقر نے حضرت علی امیر المؤمنین کہا اور فرمایا اللہ تعالےٰ اُنکا یہ نام رکھا ہے اور اسی طرح ہم پر اُتارا ہے۔

مترجم ۔ کہتا ہے حضرت علی رض بیشک امیر المؤمنین تھے ایک بار میں نے جناب امیر کہہ کر آپ کو مراد لیا تو ایک سُنّی صاحب بگڑ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے شاید تم شیعہ ہو میں نے کہا دریں چہ شک ۔ میں بیشک شیعہ علی ہوں اللہ ہم کو دنیا میں اسی گروہ میں رکھے اور آخرت میں بھی اسی گروہ میں ہمارا حشر کرے ۔

لَا تَاَمَّرَنَّ عَلَی اثْنَیْنِ۔ دو آدمیوں کا بھی حاکم نہ بن (حکومت بڑے مواخذہ کی چیز ہے) (ایک روایت میں لَا تَاَمَّرَنَّ ہے)۔

مُعَلِّمُ الْخَیْرِ یُبْعَثُ اَمِیْرًا وَحْدَہٗ۔ جو شخص لوگوں کو اچھی باتیں سکھلاتا ہے[1] (جیسے دین کا علم پڑھاتا ہو یا دین کی کتابیں تالیف اور شایع کرتا ہے ۔) وہ قیامت کے دن ایک امیر ہو کر اٹھیگا (حالانکہ اکیلا ہوگا ایسا معلوم ہوگا کہ بہت سے لوگ اُسکے ساتھ ہیں)

اَمِّرْنَا عَلٰی بَعْضِ مَا وَلَّاكَ اللّٰهُ۔ اللہ نے جو تم کو دیا ہے اس میں سے کچھ حکومت ہم کو بھی دو۔

اُمِّرَ فِیْهَا۔ وہاں کا حاکم اس کو بنایا۔

لَاَمَّرْتُ ابْنَ اُمِّ مَکْتُوْمٍ۔ البتہ میں عبد اللہ بن ام مکتوم کو (جو اندھے تھے) حاکم بناتا۔

اِئْتَمَرَ رَأْیَهٗ۔ اپنی عقل سے مشورہ لیا۔

لَا یَأْتَمِرُ رُشْدًا۔ وہ نیک بات پیروی نہیں کرتا۔ (بلکہ جو دل میں آتا ہے کر بیٹھتا ہے)۔

اٰمِرُوا النِّسَاءَ فِیْ اَنْفُسِهِنَّ۔ جن عورتوں کا نکاح کرو اُن سے بھی مشورہ لو (انکی رضامندی دریافت کرلو یہ بہتر ہے جبرًا قہرًا نکاح کر دینے سے اسکا انجام بد ہوتا ہے بعضوں نے کہا یہ حکم استحبابًا ہے بعضوں نے کہا شوہر دیدہ عورتیں مراد ہیں)۔

اٰمِرُوا النِّسَاءَ فِیْ بَنَاتِهِنَّ۔ بیٹیوں کی شادی میں اُن کی ماؤں سے بھی مشورہ لو۔

فَاٰمَرَتْ نَفْسَهَا۔ اُس نے اپنے جی سے صلاح لی۔

مَا نَعُدُّ لِلنِّسَاءِ اَمْرًا۔ ہم عورتوں کا (جاہلیت کے زمانہ میں) کچھ شمار ہی نہیں کرتے تھے (کسی مقدمہ میں اُنکی رائے ہی نہیں لیتے تھے)۔

فِیْ اَمْرٍ اَتَاٰمَرُہٗ۔ ایک کام میں جس میں فکر کر رہا تھا۔

اَمَرْنَاہٗ۔ ہم نے آپ سے حکومت ملنے کی خواہش کی۔

یَسْتَاْمِرُھُمَا۔ اُن سے مشورہ لیتا تھا۔

ثُمَّ اَخَذَهَا خَالِدٌ مِّنْ غَیْرِ اِمْرَةٍ۔ پھر وہ (سرداری کا جھنڈا) خالد نے سنبھال لیا حالانکہ آنحضرت نے انکو سردار نہیں بنایا تھا مگر جن جن کو آنحضرت ص نے سردار بنایا تھا وہ سب یکے بعد دیگرے شہید ہوئے تب خالد نے جھنڈا لیا اور کافروں کو شکست دی یعنی غزوہ موتہ میں)۔

لَقَدْ جِئْتَ شَیْئًا اِمْرًا۔ تو نے ایک بہت بڑا یا بہت بُرا کام کیا۔

اِبْعَثُوْا بِالْهَدْیِ وَاجْعَلُوْا بَیْنَكُمْ وَبَیْنَهٗ یَوْمًا اَمَارًا

[1] اخلاق سکھاتا ہے برائی سے روکتا ہے نیک کاموں کی ترغیب دیتا ہے ۱۲ مس

Marfat.com

قربانی کا جانور کہ میں بھیجدو اور اپنے اور اُسکے درمیان ایک نشانی کا دن مقرر کرلو۔

فَهَلْ لِلسَّفَرِ أَمَارَةٌ - سفر کی کیا کوئی نشانی ہے۔

مَنْ يُطِعْ إِمَّرَةً لَا يَأْكُلْ ثَمَرَةً - جو شخص نادان عورت (یا نادان مرد) کا کہا ملنے گا اُسکو اچھا پھل نہیں ملے گا (بلکہ بُرا نتیجہ دیکھنا ہوگا) اِمَّرَةٌ دبی کو بھی کہتے ہیں۔ اگر نیک بودے سرانجام زن زنان را مزن نام بودے نہ زن)۔

قَائِمَةٌ عَلَى أَمْرِ اللهِ - اللہ کے سچے دین پر قائم رہے گا۔

حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ - یہانتک کہ اللہ کا حکم آن پہنچے گا۔ (قیامت یا وہ ہوا جس کے چلنے ایماندار سب مرجائیں گے)۔

وَأَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ الْأُوَلِ - اُسوقت ہمارا چال چلن اگلے عربوں کی چال چلن کی طرح تھا۔ (پائخانہ کے لئے جنگل جاتے گھر میں پائخانے نہ بناتے)۔

فَإِنَّهُ حَدَثَ بَعْدَكَ أَمْرٌ - تمہارے بعد ایک نیا حکم آیا (قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے اجازت ہوئی)۔

أُذَكِّرُكُمْ بِالْأَمْرِ - میں تم کو (حکم احکام دیکر) یاد رکھونگا۔

أُمِرَ بِأَنْ يَقْتَدِيَ بِهِمْ - آنحضرت صلعم کو اگلے پیغمبروں کی پیروی کرنیکا حکم ہوا۔

مَا أَمْرُهُمَا (یہ دونوں آتیں قاتل مومن کے باب میں ایک سورۂ فرقان کی دوسرے سورۂ نسا کی ایک دوسرے کے مخالف ہیں) ان میں جمع (تطابق) کیونکر ہوسکتا ہے۔[1]

مَا بَقَاؤُنَا عَلَى هٰذَا الْأَمْرِ الصَّالِحِ - جب تک ہم اس اچھے کام یعنی اسلام پر قائم رہیں گے۔

لِنَسْأَلَنَّ عَنْ أَوَّلِ هٰذَا الْأَمْرِ - ہم یہ پوچھیں گے کہ عالم کی خلقت کیونکر شروع ہوئی۔

فَمُرْنَا بِأَمْرٍ فَصْلٍ - ہم کو ایک خلاصہ قطعی بات بتلا دیجئے۔

رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ - دین کی جوٹی اسلام ہے۔

وَكَذَا مَنْ مَّعَكَ عَلٰى هٰذَا الْأَمْرِ - اسی طرح جو شخص یہ دین قبول کرے۔

مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا - جو شخص ہمارے اس دین میں کوئی نئی بات نکالے۔ (صاحب مجمع نے کہا مراد وہ کام ہے جسکی کتاب وسنت سے کوئی سند واضح یا پوشیدہ نہو)۔

قَبْلَ أَنْ نَسْأَلَهُ عَنْ نَجَاةِ هٰذَا الْأَمْرِ - اس کے پہلے کہ ہم آپ سے پوچھ لیتے اس آفت سے کیونکر چھٹکارا ہوگا (آخرت کے عذاب سے کیونکر محفوظ رہیں گے)۔

يَقُوْلُ مَا أَمَرَ اللهُ - اللہ نے جو حکم دیا وہ کہے (یعنی إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ)۔

نَقُوْلُ كَمَا أَمَرَ اللهُ - اللہ نے جیسا حکم دیا ویسا ہی ہم کہتے ہیں (اُسکا شکر ادا کرتے ہیں)۔

أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَاءِ - تیرا حکم آسمان اور زمین پر دونوں جگہ چلتا ہے جیسی تیری مہربانی آسمان والوں پر ہے۔

إِنَّ الْأَمْرَ يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ كَقَطْرِ الْمَطَرِ - اللہ تعالیٰ کے احکام آسمان سے زمین پر اس طرح اُترتے ہیں جیسے بارش کے قطرے۔

أَمْرُنَا صَعْبٌ مُسْتَصْعَبٌ - ہماری امامت کا مقدمہ بہت سخت ہے (یہ حضرت علیؑ کا قول ہے)

إِنَّ صَاحِبَ هٰذَا الْأَمْرِ لَيَخْفٰى بِالْمَوْسِمِ

[1] اس کی بحث کافی طویل ہے مختصر طور پر یہ سمجھ لیجئے کہ ان دونوں آیتوں میں سے نہ کوئی ناسخ ہے نہ منسوخ اسلام لانے سے پہلے اگر کوئی جاہے جتنے کفر قتل، زنا وغیرہ کرچکا ہو تو اسکی نجات کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اپنے تمام سابقہ اعمال سے تائب ہو اور پھر ایمان لائے اور اسکے بعد نیک اعمال کرنے شروع کردے۔ اور اسلام کے بعد اگر اس فعل کا مرتکب ہوگا تو اس کی نجات کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اس فعل سے تائب ہو کر آئندہ نہ کرنیکا عہد کرے اور اگر اسکی سزا یا حد قبول کرے تو ممکن ہے کہ خدا اس کا اس فعل کو (معاف کرے)۔

Marfat.com

كُلَّ سَنَةٍ - اس امر کا متولی (یعنی امامت کا) ہر سال موسم میں حاضر ہوگا۔

لَيْسَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ إِلَّا مَا قَضَيْتَ - ہم کو کوئی فائدہ نہیں ہونے کا مگر جو تو نے تقدیر میں لکھدیا ہے۔

ذَكَرْتُ الَّذِي مِنْ أَمْرِنَا - ہم نے اپنا حال یاد کیا

رَجُلٌ عَرَفَ هٰذَا الْأَمْرَ - جس شخص نے اس بات کو پہچانا (کہ تم لوگ آنحضرت کے دشمن ہو)۔

يَأْمُرُنَا بِالتَّخْفِيْفِ وَيَؤُمُّنَا بِالصَّافَّاتِ - آنحضرت ہم کو ہلکی نماز پڑھانے کا حکم دیتے اور آپ امام ہو کر سورۂ والصافات پڑھتے تھے۔

كَانَ عَبْدًا مَأْمُوْرًا - آنحضرت تو اللہ کے ایک بندے تھے حکم کے تابع۔

رَأَيْتَ أَمْرًا لَا بُدَّ لَكَ - تو ایسا کام دیکھیگا جو تجھ کو ضرور کرنا پڑیگا (نفس کی خواہش سے اس میں مبتلا ہو جائیگا) یا لوگوں کو گناہ کرتے دیکھیگا اور بجز خموشی چارہ نہ ہوگا اس لئے ہر حال میں گوشہ نشینی اور تنہائی تیرے لئے بہتر ہے۔

فَالْمُؤْمِنُ يُؤْجَرُ فِي كُلِّ أَمْرِهِ حَتّٰى فِي اللُّقْمَةِ - مومن کو ہر کام میں ثواب ملیگا یہانتک کہ کھانا کھلانے میں بھی (یا اپنی بیوی کو کھلانے میں بھی)۔

وَتَجِدُوْنَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِي هٰذَا الْأَمْرِ أَشَدَّهُمْ لَهُ كَرَاهِيَةً - تم عمدہ مسلمان اُسکو پاؤگے جو اسلام لانے سے پہلے اسلام کو بہت ہی بُرا سمجھتا تھا (یعنی اپنے مذہب اور اعتقاد میں مضبوط تھا وہی اسلام کی حالت میں بھی مضبوط ہوگا اور جس شخص کو دین اور مذہب کی پرواہ نہ ہوگی وہ نہ کفر کی حالت میں اپنے اعتقاد پر راسخ اور ثابت قدم ہوگا نہ اسلام کی حالت میں)۔

أَفَتَحَ أَمْرًا لَا أُحِبُّ أَنْ أَكُوْنَ أَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ میں ایسی بات کو کھولوں جسکا سب سے پہلا کھولنے والا بننا میں پسند نہیں کرتا (یعنی فتنے کا دروازہ کھولنا)

فَأَمَرَهُ عُمَرُ أَنْ يَجْعَلَهُ فِي نِدَاءِ الصُّبْحِ - حضرت عمرؓ نے مؤذن کو حکم دیا کہ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ صبح کی اذان میں کہا کرے (نہ کہ اذان کے باہر اُسکے بعد جیسے مؤذن نے کیا تھا)

أُمِرْنَا إِذَا كُنْتُمْ فِي الْمَسْجِدِ - ہم کو مسجد سے نہ نکلنے کا حکم ہوا اور آنحضرتؐ نے فرمایا جب تم مسجد میں ہو (آخیر تک)۔

فِي رَهْطٍ أَمَرَهُ يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ - ایک جماعت میں جسکو یہ حکم دیا کہ لوگوں کو خبردار کردے۔

يَأْتِيهِ الْأَمْرُ مِنْ أَمْرِي - اُس کو میری حدیثوں میں سے کوئی حدیث پہنچے (وہ کہے میں تو بس قرآن کے سوا اور کچھ نہیں مانتا) میں صرف قرآن پر چلونگا۔ مترجم :- جیسے ہمارے زمانہ میں چکڑالوی مولوی نے یہ ڈھونگ نکالا ہے اور اپنے گروہ کا نام اہل القرآن رکھا ہے اُسکو اتنی سمجھ نہیں کہ قرآن شریف مجمل ہے اس کی تفسیر اور تفصیل بغیر حدیث شریف کے ممکن نہیں ہے اور حدیث بھی اُسی کا کلام ہے جس نے ہم کو اللہ کا کلام پہنچایا پھر اگر حدیث کا اعتبار نہو تو قرآن شریف پر بھی[1] اعتماد نہ ہوگا اور قرآن میں خود حکم ہے کہ اے رسول جو حکم دیں اس کو تھام لو اسپر عمل کرو)۔

لَأَمَرْتُهُمْ بِتَأْخِيْرِ الْعِشَاءِ وَبِالسِّوَاكِ - میں انکو عشا کی نماز میں دیر کرنے کا اور (ہر نماز کیلئے) مسواک کرنیکا حکم دیتا (اس حدیث سے یہ نکلا کہ امر مستحب مامور بہ نہیں ہے)

بِهٰذَا أُمِرْتُ يَا أُمِرْتَ - پہلی صورت میں حضرت جبرئیلؑ نے یوں کہا مجھ کو ایسا ہی حکم ہوا ہے یعنی تمکو

[1] ناز ہندسے بہتر ہے ۱۲ مص سلہ قرآن اور حدیث میں صحت کے لحاظ سے ، فرق یہ کہ قرآن مجید حضور کے زمانہ میں لکھا جاتا تھا لیکن حدیث نہیں لکھی جاتی تھیں وہ صرف یاد کر لی جاتی تھیں اور پھر حضورؐ کی وفات کے صدی دو صدی بعد مدون کی گئیں۔ ۱۲ مصح

Marfat.com

بہنچا دیے گا اور دوسری صورت میں معنی یہ ہیں کہ پروردگار کی طرف سے ایسا ہی حکم ہوا ہے۔

اَمْسِ۔ گذشتہ کل کا دن یعنی دیروز۔

اِنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَمَّا جَلَسْتُ بِالْاَمْسِ۔ ابھی کل کی بات ہے جب میں امیرالمومنین عمر رض کے پاس بیٹھا تھا (یہاں اس سے گذشتہ زمانہ مراد ہے اردو محاورہ بھی ایسا ہی ہے)

اِمَّعٌ یا اِمَّعَۃٌ۔ جو شخص بے سمجھے بوجھے کسی کی تقلید کرے (پیرِ من خس است اعتقادِ من بس است)

اُغْدُ عَالِمًا اَوْ مُتَعَلِّمًا وَلَا تَکُنْ اِمَّعَۃً۔ قرآن اور حدیث کا عالم بن یا طالب علم، یہ نہیں کہ مقلد بنجا (اندھا بندہ دوسرے کی رائے پر عمل کرے (ابن اثیر نے کہا مقلد کی کوئی رائے نہیں ہوتی وہ تو اپنے دین میں دوسرے کی رائے کا تابع ہوتا ہے۔ ابن قیم نے کہا مقلد نہ عالم ہے نہ طالب علم: اِلَّا الَّذِیْ نے اَلَّا الَّذِیْ خدا محفوظ رکھے۔)

لَا یَکُوْنَنَّ اَحَدُکُمْ اِمَّعَۃً قِیْلَ وَمَا الْاِمَّعَۃُ قَالَ الَّذِیْ یَقُوْلُ اَنَا مَعَ النَّاسِ۔ کوئی تم میں سے امعہ نہ بنے لوگوں نے عرض کیا امعہ کیا فرمایا جو کہے میں لوگوں کے ساتھ ہوں (جو ہمارے خاندان والوں یا قوم والوں یا زمانے والوں یا ہماری مولویوں اور مشائخ اور پیروں کا طریق ہے بس اسی پر میں چلونگا جیسے مشرک کہا کرتے تھے ہم تو اپنے باپ دادا کے طریق پر چلیں گے اسکو لاکھ دلیلیں بتاؤ لیکن وہ غور ہی نہیں کرتا تقلید نہیں چھوڑتا یہود ونصاریٰ کا شیوہ ہے اور سارا قرآن ایسی تقلید کی مذمت سے بھرا ہوا ہے)۔

مترجم۔ کہتا ہے حنفی اور شافعی تو امام ابوحنیفہ رح اور امام شافعی رح کے امعہ ہو گئے ہیں اُن سے کوئی حدیث بیان کرو تو وہ ہرگز نہیں سنتے اور اپنے اماموں کا قول جو حدیث کے خلاف ہو نہیں چھوڑتے اُن سے یہ امر کچھ باعث تعجب نہیں ہے کیونکہ انہوں نے تقلید[1] کا برقعہ اپنے منہ پر ڈال لیا ہے لیکن تعجب تو اُن لوگوں پر ہوتا ہے جو تقلید چھوڑ دیے گا اور اہل حدیث ہونیکا دعویٰ کرتے ہیں باوجود اس کے مولوی اسماعیل صاحب اور شاہ ولی اللہ صاحب اور شوکانی وغیرہ کے ایسے سخت مقلد بن گئے ہیں کہ انکے اقوال کے خلاف کسی کی نہیں سنتے لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

اَمَلٌ۔ امید۔

وَاَنْتَ صَحِیْحٌ تَاْمُلُ الْغِنٰی۔ تو بھلا چنگا ہو مالدار ہو جانے کی امید رکھتا ہو۔

فَاَبْشِرُوْا وَاَمِّلُوْا مَا یَسُرُّکُمْ۔ خوش ہو جاؤ اور خوشی کی امید رکھو۔

طُوْلُ الْاَمَلِ یُنْسِی الْاٰخِرَۃَ۔ آرزو[2] کی درازی آخرت کو بھلا دیتی ہے (ساری عمر دنیا کی ترقی اور بہبودی کی فکر میں گذر جاتی ہے)۔

اِنَّ اُسَامَۃَ لَطَوِیْلُ الْاَمَلِ۔ اسامہ بن زید لمبی آرزو والا ہے (یہ آنحضرت نے اُس وقت فرمایا جب اُسامہ نے ایک لونڈی ادھار ایک مہینے کے وعدے پر خریدی تھی)۔

ھٰذَا الْاَمَلُ۔ یہ لکیر جو باہر نکل گئی ہے اُس کی آرزو ہے۔

اُمٌّ۔ گروہ۔ ماں۔ جڑ۔ اصل، رہنے کی جگہ۔ خادم۔

اِتَّقُوا الْخَمْرَ فَاِنَّھَا اُمُّ الْخَبَائِثِ۔ شراب سے بچے رہو وہ تو تمام خرابیوں کا مجموعہ ہے (شراب جہاں پی اور عقل جاتی رہی اب زنا اور حرامکاری اور چوری اور مار پیٹ جھگڑا اور فساد سب کرنے لگتا ہے۔

---

[1] تقلید کا قلادہ (پٹہ) اپنے گلے میں ڈال لیا ہے ۱۲ منہ [2] یعنی طول عمر کی آرزو ۱۲ منہ

Marfat.com

اَلْقَبْضُ اُمُّ الْاَمْرَاضِ ۔ قبض یعنی پاخانہ معمول کے مطابق کھلکر نہ آنا تمام بیماریوں کا مجموعہ ہے (اُسی سے تمام بیماریاں پیدا ہوتی ہیں)۔

اِنَّهٗ اَتٰى اُمَّ مَنْزِلِهٖ ۔ وہ اپنے گھر کی سنبھالنے والی کے پاس آیا (یعنی بیوی یا دوسری کسی عورت کے پاس جو اُسکا گھر چلاتی تھی)۔

نِعْمَ فَتًى اِنْ نَجَا مِنْ اُمِّ كَلْبَةٍ ۔ کیا ہی اچھا جوان ہے بشرطیکہ بخار سے بچ جائے۔

لَمْ تَضُرَّهٗ اُمُّ الصِّبْيَانِ ۔ اُس کو بدلی کی بیماری (جو سردی اور قبض سے بچوں کو ہو جاتی ہے اور بچہ بیہوش بھی ہو جاتا ہے) ضرر نہ کریگی۔

اِنْ اَطَاعُوْهُمَا فَقَدْ رَشَدُوْا وَرَشَدَتْ اُمُّهُمْ ۔ اگر یہ لوگ ابوبکر اور عمر رضہ کا کہنا مانیں گے تب تو ہدایت پائیں گے اور انکا گروہ بھی ہدایت پائیگا۔ یا تب تو وہ زندہ رہیں گے ان کی ماں بھی زندہ رہے گی۔ (رَشِدَتْ اُمُّهُمْ ضد ہے هَوَتْ اُمُّهُمْ کی یعنی اُنکی ماں مری)۔

لَا اُمَّ لَكَ ۔ گالی ہے یعنی تیری ماں کا پتہ نہیں (تو رستہ میں پڑا ہوا ملا۔ بعضوں نے کہا تعریف کے مقام پر کہا جاتا ہے)۔

اُمُّ الْكِتَابِ ۔ جہاں سے کتاب شروع ہو جیسے سورۂ فاتحہ قرآن کے لئے یا کتاب کی جڑ و اصل ماخذ یا اعلیٰ مطالب اور اصول و مقاصد۔

اُمُّ الْقُرٰى ۔ مکہ معظمہ یا تمام بستیوں کا صدر مقام۔

اُمُّ الشَّيْءِ ۔ ہر چیز کا زبردست اور موٹا مقام یا اہم حصہ۔

اُمُّ الدِّمَاغِ ۔ کھوپری یا دماغ کی جڑ، یا بھیجے کے اوپر کی جھلی یا تیسری گولی بھیجے کی تیسری پرت جس میں جان رہتی ہے (اُسکو ذرا سا چھیڑ دو تو آدمی فوراً مر جاتا ہے)

اَمَرَتْكَ اُمُّكَ بِهٰذَا ۔ کیا تیری ماں نے تجھے اس کے پہننے کا حکم دیا ہے۔

اُمَّهَاتِيْ يُحَثِّثْنَنِيْ عَلٰى خِدْمَتِهٖ ۔ (انس رضہ نے کہا) میری مائیں (ماں نانی خالہ وغیرہ) آنحضرت ؐ کی خدمت کرنے کیلئے مجھکو ابھارتی تھیں۔

عُقُوْقُ الْاُمَّهَاتِ ۔ ماؤں کی نافرمانی کرنا۔

اِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اُمَّةً وَّحْدَهٗ ۔ وہ قیامت کے دن اکیلا ہوگا مگر جماعت کی طرح دکھلائی دیگا۔

لَوْلَا اَنَّ الْكِلَابَ اُمَّةٌ تُسَبِّحُ لَاَمَرْتُ بِقَتْلِهَا ۔ اگر کتے ایک ایسی خلقت نہ ہوتے جو اللہ تعالٰے کی تسبیح کرتی ہے تو میں انکو مار ڈالنے کا حکم دیتا۔

يَهُوْدُ بَنِيْ عَوْفٍ اُمَّةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ بنی عوف کے یہودی گویا مسلمانوں کے ایک گروہ ہیں (کیونکہ انہوں نے مسلمانوں سے صلح اور محبت کرلی تھی)۔

اِنَّا اُمَّةٌ اُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ ۔ ہم لوگ (عرب کے مسلمان) امی گروہ ہیں (تعلیم یافتہ نہ ہونے کی وجہ سے) نہ لکھنا جانتے ہیں نہ حساب کرنا (یعنی نجوم اور ریاضی کے فنون و حساب وغیرہ)۔

مترجم :- کہتا ہے آنحضرت ؐ کے ارشاد کا یہ اثر ابتک مسلمانوں کی قوم میں باقی ہے ان کا دماغ بنسبت اور حساب اور ریاضی کے شعبوں کے اُتنا مناسب نہیں ہے جتنا ہندو اور پارسیوں کا ہے اکثر دارس مسلمان ریاضی میں ہندوؤں سے کم تر رہتے ہیں البتہ ادب اور شعر شاعری وغیرہ میں سبقت لیجاتے ہیں۔

بُعِثْتُ اِلٰى اُمَّةٍ اُمِّيَّةٍ ۔ میں امی قوم (یعنی عرب) کی قوم کی طرف جہاں تعلیم کا زیادہ رواج نہ تھا بھیجا

کے لئے تھا ہمارا اپنی قوم کی حساب دانی میں کمزوری کا یہ عذر لنگ کرنا کہ چونکہ رسول ؐ نے فرمایا اسلئے ہم کمزور ہیں مناسب معلوم نہیں ہوتا اگر یہی بات تھی تو نہ لکھنے کے متعلق بھی تو فرمایا ہے لیکن ہماری قوم میں ایک سے ایک لکھنے میں بڑھ کر ہے اور دوسرے یہ کہ حساب دانی بھی مسلمان قوم میں اپنے عروج پر رہی اس سے معلوم ہوا کہ یہ پیغمبر قوم کے اپنے حالات پر منحصر ہے ۱۲ مترجم

ہوں۔

اِنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّيِّيْنَ - تم امیوں (اَن پڑھوں) کے پیغمبر ہو (یہ ابن صیاد نے آنحضرت ص سے کہا)۔

اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ كَانَ اُمَّةً - ابراہیم پیغمبر تن تنہا ایک دین پر قائم تھے یا لوگوں کے پیشوا تھے یا نیکیوں اور بھلائیوں کے مجموعہ تھے یا اکیلے تھے مگر ایک جماعت کی طرح تھے۔

وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ - ایک مدت کے بعد اُس نے یاد کیا (بعضوں نے اَمَةٍ پڑھا ہے یعنی بھولنے کے بعد یاد کیا)۔

اِنَّ لِلّٰهِ اَلْفَ اُمَّةٍ مِّنْهَا الْجَرَادُ - اللہ تعالیٰ نے ہزاروں طرح کی خلقتیں پیدا کی ہیں ٹڈی بھی ان میں کی ایک ہے (سب سے پہلے وہ دنیا سے اٹھ جائے گی)

لَا يَزَالُوْنَ مِنْ اُمَّتِيْ قَائِمَةٌ بِاَمْرِ اللّٰهِ - میری امت میں سے ایک گروہ برابر (قیامت تک) اللہ کے حکم پر قائم رہیگا (شریعت کی پیروی کرتا رہیگا معاویہ رض نے کہا وہ اہل حدیث کا گروہ ہے)

مَثَلُ اُمَّتِيْ كَمَثَلِ الْمَطَرِ لَا يُدْرٰى اَوَّلُهٗ خَيْرٌ اَمْ اٰخِرُهٗ - میری امت کی مثال مینہ (بارش) کی سی مثال ہے معلوم نہیں شروع اچھا ہوتا ہے یا آخیر (اسکا یہ مطلب نہیں کہ اگلوں کا مرتبہ پچھلوں سے بڑھ کر نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ پچھلوں میں بھی بعضا ایسا شخص پیدا ہوگا جو اگلے بہت سے لوگوں سے علم اور فضیلت میں بڑھ چڑھ کر ہوگا۔ بعضوں نے اس حدیث کو موضوعات میں داخل کر دیا ہے)۔

اُمَّتِيْ اُمَّةٌ مَّرْحُوْمَةٌ لَيْسَ لَهَا عَذَابٌ فِي الْاٰخِرَةِ - میری امت پر پروردگار کا رحم ہے آخرت میں اُس پر عذاب نہیں ہوگا (یعنی دائمی عذاب یا سخت عذاب جو کفار اور مشرکوں کے لئے ہے)۔

عَنْ اُمِّهِ الْعُلْيَا - اپنی اوپر والی ماں (یعنی نانی دادی سے)۔

وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِيْ عَلٰى ثَلٰثٍ وَّسَبْعِيْنَ مِلَّةً - میری امت (دعوت) تہتر فرقوں میں پھوٹ جائے گی (بعضوں نے کہا مراد امت اجابت ہے یعنی اہل قبلہ - اور دوزخ میں جانے سے یہ مراد ہے کہ بداعتقادی کی وجہ سے ایک مدت کے لئے دوزخ میں جائیں گے اور اہل سنت کا دوزخ میں جانا گناہوں کی وجہ سے ہو سکتا ہے نہ کہ بداعتقادی کی وجہ سے)

لَا يَسْمَعُ بِيْ اَحَدٌ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ - اس امت یعنی امت دعوت میں سے جو کوئی میرا حال سنے (اس کو میرا دین پہنچے میری خبر پہنچے) لیکن وہ ایمان نہ لائے تو وہ دوزخ میں جائے گا (معلوم ہوا کہ جس کو دین حق کی خبر نہ پہنچے اور وہ توحید پر مرے خواہ یہودی ہو یا نصرانی یا ہندو یا چینی یا جین یا بودھ تو وہ دوزخ میں نہیں جائے گا یعنی عذاب دائمی نہیں پائے گا کیونکہ وہ معذور ہے)

فِي الْاٰمَّةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ يَاْتِي الْمَاْمُوْمَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ - جو زخم سر کا بھیجے کی جھلی تک پہنچے اسمیں تہائی دیت لازم ہوگی۔

مَنْ كَانَتْ فَتْرَتُهٗ اِلٰى سُنَّةٍ فَلِاُمَّةٍ مَّا هُوَ - جو شخص حدیث پر جا کر ٹھہرے (یعنی سنت نبوی سے دلیل لے اُس پر عمل کرے) اُس نے سیدھے راستہ کا قصد کیا یا وہ ایسا راستہ پر ہے جس پر لوگوں کو چلنا چاہئے۔

كَانُوْا يَتَاَمَّمُوْنَ شِرَارَ ثِمَارِهِمْ فِي الصَّدَقَةِ - لوگ زکوٰۃ میں برا شرا میوہ نکالتے تھے (ایک روایت میں يَتَيَمَّمُوْنَ ہے۔ مطلب وہی ہے لفظی ترجمہ یوں ہو کہ اپنے برے میووں کیطرف قصد کرتے تھے)۔

کسی گروہ کو خاص نہیں کر سکتے ۱۱ مرعلہ اس سے یہ مطلب نہیں کہ بس یہ آپ کو اس امت سے منسوب کر لو تو نجات یافتہ ہو جاؤ گے جیسے کہ یہود و نصاریٰ کا زعم ہے
اس امت سے مراد یہ کہ جو کوئی خدا اور رسول کے احکام کا پابند ہو اگر ایسا نہیں تو وہ امت سے خارج ہے جیسے کہ تمام آیات قرآنی اور احادیث نبوی سے ظاہر ہے ۱۲ حب
اسکے بعد حضور نے فرمایا کہ صرف ایک فرقہ نجات یافتہ ہوگا ظاہر ہے کہ وہ فرقہ وہ ہوگا جو خدا اور رسول کے احکام کا پابند ہوگا یعنی اعمال صالحہ کرتا ہوگا) م ح

Marfat.com

أَنَا أَمَّمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ میں آنحضرتؐ کے پاس جانے کا قصد کر رہا تھا۔

ثُمَّ يُؤَمُّ بِهٖ اِلَى الْبَابِ عَلٰى اَهْلِ النَّارِ۔ پھر دروازے کی جڑ کیطرف قصد کیا جائیگا (وہ دوزخ والوں پر بند کردیا جائیگا)۔

لَا يَزَالُ اَمْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَمَمًا۔ اس امت کا حال ہمیشہ آسان اور اچھا رہیگا۔

لَيَؤُمَّنَّ هٰذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ۔ اس خانہ کعبہ کے قصد سے ایک لشکر آئیگا (یعنی اُسکو گرانے اور تباہ کرنیکیلئے)۔

مَنْ اَمَّ هٰذَا الْبَيْتَ۔ جو شخص اس گھر یعنی خانہ کعبہ کا قصد کرے۔

يَنْزِلُ اِمَامًا۔ حضرت عیسیٰؑ امام بنکر اتریں گے (یعنی حاکم اور خلیفہ ہوکر)۔

وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ۔ تمہارا امام تم میں سے یعنی قریش میں سے ہوگا (یعنی نماز امام مہدی پڑھائیں گے بعضوں نے کہا مِنْكُمْ سے یہ مراد ہے کہ حضرت عیسیٰؑ قرآن شریف پر عمل کرینگے مذہب اسلام پر چلیں گے۔)۔

فَاَمَّكُمْ بِكِتَابِ رَبِّكُمْ وَسُنَّةِ نَبِيِّكُمْ۔ حضرت عیسیٰؑ تمہاری امامت اللہ کی کتاب اور تمہارے پیغمبرؐ کی حدیث کے موافق کرینگے (اس حدیث سے ان لوگوں کا رد ہوا جو کہتے ہیں کہ حضرت عیسےؑ حنفی مذہب پر چلینگے)۔

كُنْتُ اِمَامَ النَّبِيِّيْنَ۔ میں پیغمبروں کا پیشوا ہوں گا۔ (بعضوں نے اَمَامَ بفتح ہمزہ پڑھا ہے یعنی پیغمبروں کے آگے ہونگا مگر یہ صحیح نہیں ہے)

اَلنَّصِيْحَةُ لِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ۔ مسلمانوں کے حاکموں کی خیر خواہی یا مسلمانوں کے عالموں کی خیر خواہی۔

اِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ اِمَامٌ وَّجَمَاعَةٌ فَاعْتَزِلِ الْفِرَقَ۔ اگر لوگوں کا کوئی امام نہ ہو اور انمیں پھوٹ ہو تو سب فرقوں سے الگ رہ (جب وہ سب ملکر ایک امام پر متفق ہوجائیں اُسوقت اُس سے بیعت کرلے)۔

مترجم:۔ اس حدیث پر عبداللہ بن عمرؓ نے حضرت عثمان رضؓ کی شہادت کے بعد حضرت علی رضؓ سے بیعت کی نہ معاویہ رضؓ سے نہ یزید سے لیکن ایک روایت تو یوں ہے کہ انہوں نے یزید سے بیعت کرلی تھی اور نہ عبداللہ بن زبیر سے اور نہ مروان سے یہاں تک کہ عبدالملک بن مروان کی خلافت پر سب نے اتفاق کرلیا تو اُسوقت انہوں نے اُس سے بیعت کرلی ہر حال میں عبداللہ بن عمرؓ کا حضرت علی رضؓ کے ساتھ بیعت نہ کرنا انکی رائے اور اجتہاد پر مبنی تھا جو قابل ملامت نہیں ہو سکتا کیونکہ حضرت علی رضؓ کی فضیلت میں اُن کو کوئی اختلاف نہ تھا جیسے دوسری روایت میں ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے ایک خارجی پر ملامت کی اور کہا تو نہیں جانتا کہ علی مرتضیٰؓ کا گھر آنحضرتؐ کے گھر سے ملا ہوا تھا۔

وَالْكُتُبُ فِى الْمُصْحَفِ فِى اَوَّلِ الْاِمَامِ۔ بسم اللہ مصحف میں صرف قرآن شریف کے شروع میں لکھ (پھر جب سورت ختم ہو تو ایک لکیر کھینچ دے اور دوسری سورت لکھ۔ حمزہ قاری کا یہی قول ہے)۔

اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ۔ امام نماز میں اس لئے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے (یعنی ہر فعل مقتدی کا امام کے فعل بعد شروع ہو اور امام کے فارغ ہونے سے پہلے مقتدی کا فعل شروع ہو جائے)۔

نَزَلَ جِبْرِيْلُ فَصَلّٰى اِمَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ حضرت جبرئیلؑ اترے انہوں نے آنحضرتؐ کے امام بنکر نماز پڑھی۔ (بعضوں نے اَمَامَ بفتح ہمزہ پڑھا ہے یعنی آنحضرتؐ کے آگے ہوکر۔)

وَالَّذِىْ تَطْلُبُ اَمَامَكَ۔ جو چیز تو چاہتا ہے وہ تیرے سامنے آگے ہے۔

فَلَا يَبْصُقْ اَمَامَهٗ۔ اپنے سامنے نہ تھوکے۔

Marfat.com

فَاَمَمْتُ مَنْزِلِیْ۔ میں نے اپنے مکان (جانے) کا قصد کیا۔

فَاَمَمْتُ مَسْجِدِیْ۔ میں نے اپنی مسجد (جانے) کا قصد کیا۔ (اِمَام کے معنی رستہ کے بھی آئے ہیں جیسے وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِیْنٍ میں)

فَاَمَّنِیْ فَصَلَّیْتُ مَعَهٗ۔ جبرئیلؑ نے میری امامت کی میں نے اُنکے ساتھ نماز پڑھی۔

فَاَمَمْتُهُمْ۔ میں نے پیغمبروں کی امامت کی۔

اِمَّا لَا فَلَا تَبَایَعُوْا حَتّٰی یَبْدُوَ صَلَاحُ الثَّمَرِ۔ اگر یہ نہیں ہوسکتا تو کھجور اُسوقت تک مت بیچو جبتک اُسکے اچھے اترنے کا نشان ظاہر نہ ہوجائے۔

اِمَّا لَا فَاذْهَبِیْ حَتّٰی تَلِدِیْ۔ اگر تو اپنا (عیب چھپانا) نہیں چاہتی (اور یہی چاہتی ہے کہ زنا کی سزا میں سنگسار کی جائے) تو خیر جا بچہ جن کر پھر آ۔

اِمَّا لَا فَسَلْ فُلَانَةَ۔ اگر نہیں تو فلانی عورت سے پوچھ۔

اِمَّا۔ تردید کے لئے بھی آتا ہے جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ وَ اِمَّا عَمْرٌو۔ اِمَّا کے بدل کبھی اِیْمَا بھی کہتے ہیں۔

اَمَّا۔ بفتح ہمزہ حرف شرط اور تفصیل ہے جیسے اَمَّا السَّفِیْنَةُ فَکَانَتْ لِمَسَاکِیْنَ۔ آخیر تک۔ اَمَّا کے بدل کبھی اَیْمَا بھی کہتے ہیں۔

اَمْ۔ حرف عطف ہے بمعنی یا اور کبھی بَلْ کے معنی میں آتا ہے۔

اَمَا حرف تنبیہ ہے جیسے اَمَا وَاللّٰهِ حَتّٰی تَمُوْتَ۔ خبردار وہ میں تو تیرے مرنے تک بھی کفر اختیار نہیں کرونگا۔

اَمَّا اَنْتَ طَلَّقْتَ امْرَاَتَكَ میں اَمَّا اَنْتَ اصل میں اِنْ کُنْتَ تھا کُنْتَ کو حذف کرکے اُس کے بدلہ مَا لائے اِنْ مَا ہوا اب ہمزہ کو فتحہ دیدیا اور

نون کو حذف کردیا تو معنی یہ ہوں گے اگر تونے اپنی عورت کو طلاق دی ہے

اَمْنٌ۔ بے ڈر ہونا، دین، خلق، عادت، اللہ تعالٰے کا ایک نام مومن بھی ہے یعنی اپنا وعدہ سچ کرنیوالا اپنے نیک بندوں کو عذاب سے بیڈر کرنیوالا۔ (صاحب مجمع نے غلطی سے اس باب میں امنیۃ کو ذکر کیا ہے حالانکہ اسکا مادہ م ن ی ہے)

نَهْرَانِ مُؤْمِنَانِ وَ نَهْرَانِ کَافِرَانِ۔ دو نہریں ایمان والی ہیں (نیل اور فرات) اور دو نہریں کافر ہیں (دجلہ اور بلخ کی نہر) ایمان والی سے یہ مطلب ہے کہ اُس سے کھیتی ہوتی ہے لوگ پیتے ہیں فائدہ اُٹھاتے ہیں اور کافر سے یہ مطلب ہے کہ وہ کام نہیں آتی۔

لَا یَزْنِی الزَّانِیْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔ مومن کو زنا کرنا چاہئے یا زنا کے وقت ایمان نہیں رہتا یا زانی کا ایمان کامل نہیں رہتا۔ یا نفس کی خواہش ایمان پر غالب آتی ہے۔ گویا ایمان نہیں رہا۔ ایمان سے حیا اور شرم مراد ہے۔ مطلب یہ ہے کہ زنا کرتے وقت وہ بے حیا ہوجاتا ہے[1]۔

اِذَا زَنَی الرَّجُلُ خَرَجَ مِنْهُ الْاِیْمَانُ فَکَانَ فَوْقَ رَأْسِهٖ کَالظُّلَّةِ فَاِذَا اَقْلَعَ رَجَعَ اِلَیْهِ الْاِیْمَانُ آدمی جب زنا کرتا ہے تو ایمان اُس میں سے باہر نکلکر چھتری کیطرح اُسکے سر کے اوپر آجاتا ہے پھر جب نا چھوڑ دیتا ہے تو ایمان اُسکے پاس لوٹ آتا ہے[2]۔

اَعْتِقْهَا فَاِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ۔ اس لونڈی کو آزاد کردی کیونکہ وہ مومنہ ہے (آنحضرتؐ نے اُس سے پوچھا اللہ کہاں ہے اُس نے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ پھر پوچھا میں کون ہوں اُس نے آپکی طرف اور آسمان کی طرف اشارہ کیا یعنی آپ اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں۔ حالانکہ صرف اس قدر اشارہ ایمان کے لئے کافی نہیں

[1] اصل حدیث یوں ہے لَا یَزْنِی الزَّانِیْ حِیْنَ یَزْنِیْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ یعنی کوئی زانی زنا نہیں کرتا کہ وہ زنا کرتے وقت مومن ہو یعنی ہر زانی زنا کرتے وقت غیر مومن ہوجاتا ہے اس کے بعد اس حدیث کے معنی بالکل واضح ہوجاتے ہیں اور یہاں ظاہر مومن کے معنی بے حیا کے بھی نہیں ہوسکتے کیونکہ اسی حدیث میں آگے چل کر چور، قاتل، شرابی، لٹیرے، قاتل، سب کے لئے یہی الفاظ آئے ہیں جن کا بے حیائی یا حیا سے کوئی تعلق نہیں ۱۲ [2] یہ کیسے معلوم ہو کہ اس میں ایمان لوٹ آیا ہے؟ تو اگر اسمیں آگیا ہوگا تو وہ اسکو گھسیٹ کر حاکم وقت کے پاس حد (سزا) کے لئے آیگا جیسے کہ ماعز بن مالک اور جنگل والی عورت کا ایمان اسکو حضورؐ کے پاس لے آیا

Marfat.com

ہے جب تک شہادتین کا اقرار نہ کرے اور اسلام کے سوا باقی سب دینوں سے بیزار نہ ہو مگر چونکہ وہ مسلمان کی لونڈی تھی اور اسلام کی علامتیں اُس پر ظاہر تھیں۔ اسلئے آپ نے اُس کو مسلمان فرمایا اگر کوئی کافر صرف اتنا کہے کہ میں مسلمان ہوں تو اُس کہنے سے وہ مسلمان نہیں سمجھا جائیگا جبتک پورا اسلام شرائط کے ساتھ بیان نہ کرے، البتہ جس شخص کا حال معلوم نہ ہو، ور وہ اتنا کہے کہ میں مسلمان ہوں تو اُسکا کہنا قبول کرلیں گے)۔

مَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا اُعْطِیَ مِنَ الْاٰیَاتِ مَا مِثْلُہٗ اٰمَنَ عَلَیْہِ الْبَشَرُ وَاِنَّمَا کَانَ الَّذِیْ اُوْتِیْتُہٗ وَحْیًا اَوْحَاہُ اللّٰہُ اِلَیَّ۔ ہر ایک پیغمبر کو ایسی نشانیاں ملیں کہ اُن نشانیوں پر لوگ اس سے پہلے ایمان لاچکے تھے (یعنی اگلے پیغمبروں کو بھی اُس قسم کی نشانیاں مل چکی تھیں) مگر مجھکو جو نشانی ملی وہ خدا کی وحی ہے جو اُس نے میری طرف بھیجی (مطلب یہ ہے کہ قرآن کی طرح کوئی معجز کتاب اگلے پیغمبروں کو نہیں ملی تو معجز کتاب، یہ خاص نشانی مجھی کو دیگئی)۔

اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَرُسُلِہٖ وَکُتُبِہٖ ایمان یہ ہے کہ تو اللہ پر اُسکے فرشتوں پر اُس کے پیغمبروں پر اُسکی کتابوں پر ایمان لائے۔ (اگر ایک پیغمبر کا بھی انکار کرے تو وہ کافر ہے)

اٰمَنَ بِنَبِیِّہٖ وَاٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ۔ اپنے پیغمبر پر ایمان لایا اور حضرت محمدؐ پر بھی۔ (مطلب یہ ہے کہ آنحضرتؐ کی بعثت سے پہلے یا دعوت اسلام پہنچنے سے پہلے وہ یہودی یا نصرانی ہو پھر مسلمان ہو جائے)

سُئِلَ عَنْ اَدْنٰی مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ بِہٖ مُؤْمِنًا = آپ سے پوچھا گیا کہ کم سے کم آدمی کتنی باتوں سے مومن ہوتا ہے۔

اَلْوَسَائِلُ اِلَی اللّٰہِ الْاِیْمَانُ الْکَامِلُ۔ اللہ کے قرب کے وسیلوں میں سے کامل ایمان ہے۔

لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَۃَ لَہٗ۔ جس میں امانتداری نہیں اُسکا کچھ ایمان نہیں۔

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا۔ جو شخص ایمان رکھکر خالص خدا کے لئے روزہ رکھے۔

لِمَ سُمِّیَ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنًا۔ مومن کو مومن کیوں کہتے ہیں۔

لِاَنَّہٗ یُؤْمِنُ عَلَی اللّٰہِ۔ کیونکہ وہ اللہ پر بھروسہ رکھتا ہے۔

اَخْرِجْنِیْ مِنَ الدُّنْیَا اٰمِنًا۔ مجھکو دنیا سے بیڈر (مطمئن) کر کے اُٹھا (یعنی گناہوں سے توبہ کرنے کے بعد)

لَا تُؤْمِنِّیْ مَکْرَکَ۔ مجھ کو اپنے مکر سے بیڈر مت کر (بلکہ ہمیشہ تجھ سے ڈرتا رہوں)۔

مُحَمَّدٌ اَمِیْنُ اللّٰہِ عَلٰی رِسَالَاتِہٖ۔ محمدؐ اللہ کے پیغاموں کے امانتدار ہیں۔

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ ھَوَاہُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِہٖ۔ کوئی شخص اسوقت تک مومن نہیں ہوتا جبتک اُس کی خواہش اُن احکام کے تابع نہ ہو جائے جنکو میں لے کر آیا ہوں (مطلب یہ ہے کہ نفس امارہ مضمحل ہو کر احکام شرعیہ بغیر کلفت کے اُس سے ادا ہونے لگیں اور ان احکام کو بوجھ کر ادا نہ کرے بلکہ اتنی ہی اہمیت اور رغبت کے ساتھ ادا کرے جیسے کہ دوسرے حاجات جسمانی مثلاً کھانا، پینا وغیرہ دل لگا کر پوری کرتا ہے)

لَا یُخْرِجُہٗ اِلَّا اِیْمَانًا بِیْ۔ اُسکو ایمان کے سوا اور کوئی چیز نہ نکالے (ایک روایت میں اِلَّا اِیْمَانٌ بِیْ ہے تو تقدیر عبارت کی یوں ہوگی اِنْتَدَبَ اللّٰہُ

Marfat.com

لِمَنْ خَرَجَ قَالَ لَا یُخْرِجُہٗ اِلَّا اِیْمَانٌ بِیْ یعنی
اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا اُس کو کوئی چیز ایمان کے
سوا (گھر سے) نہ نکالے ۔
لَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا۔ تم اُس وقت تک مومن نہ ہوگے
جبتک ایک دوسرے سے محبت نہ رکھوگے (اگر
تمہارے آپس میں محبت نہ ہو بلکہ ایک مسلمان دوسرے
مسلمان کا دشمن ہو تو دونوں میں ایمان نہیں ہوگا۔)
اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَکَذَّبْتُ نَفْسِیْ۔ میں اللہ پر ایمان
لایا اور اپنے آپ کو جھٹلایا (یہ حضرت عیسیٰؑ کا قول
ہے جب انہوں نے اپنی آنکھوں سے ایک شخص کو برا
کام کرتے دیکھا پوچھا تو وہ اللہ کی قسم کھا گیا کہ میں نے
ایسا کام نہیں کیا سبحان اللہ پیغمبروں کی پاک نفسی
پر تصدق ہو نیکو ہی چاہتا ہے)۔
اِجْلِسْ بِنَا نُؤْمِنْ سَاعَۃً۔ ذرا ہمارے پاس
بیٹھو ایک گھڑی دین کی باتیں کریں۔
مَا خَافَہٗ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا اَمِنَہٗ اِلَّا مُنَافِقٌ۔
نفاق کا ڈر ہر مسلمان کو رہتا ہے۔ منافق کو نہیں رہتا[1]
(نووی نے کہا اللہ کا ڈر مراد ہے)۔
میں۔ کہتا ہوں حدیث کو اپنے ظاہر پر کیوں نہ رکھیں
اور مطلب یہ ہے کہ مسلمان کو ہر ایک عمل میں ڈر
رہتا ہے کہ شاید خلوص کے ساتھ نہ ہوا ہو بلکہ اسمیں
نمائش یا مروت کا کچھ دخل ہوگیا ہو اور منافق کو یہ
ڈر نہیں ہوتا کیونکہ وہ تو ہر ایک نیک عمل لوگوں کو
دکھلانے ہی کے لئے کرتا ہے۔
مَنْ یَّقُمْ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا۔ جو
شخص ایمان رکھ کر (یعنی یقین کرکے کہ شب قدر
میں عبادت کرنا حق اور موجب ثواب عظیم ہے) خالص
خدا کیلئے (نماز میں) کھڑا رہے۔
مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا۔ جو
شخص ایمان رکھ کر خالص خدا کے لئے رمضان میں
قیام کرے (تراویح اور تہجد پڑھے)۔
لَوْ اٰمَنَ بِیْ عَشَرَۃٌ مِّنَ الْیَہُوْدِ لَاٰمَنَ الْیَہُوْدُ
اگر دس یہودی بھی (ہجرت سے پہلے یا مدینہ میں آنے
کے وقت) مجھپر ایمان لاتے تو سب یہودی ایمان لے
آتے (بعضوں نے کہا مراد معیّن دس یہودی ہیں جو
اپنی قوم کے سردار تھے)۔
اَسْلَمَ النَّاسُ وَاٰمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ۔ لوگ
تو (ڈر کے مارے) مسلمان ہوگئے اور عمرو بن عاص
(دل سے) ایمان لائے۔
اَلنُّجُوْمُ اَمَنَۃُ السَّمَاءِ فَاِذَا ذَہَبَتِ النُّجُوْمُ
اَتَی السَّمَاءَ مَا تُوْعَدُ وَاَنَا اَمَنَۃٌ لِّاَصْحَابِیْ
فَاِذَا ذَہَبْتُ اَتٰی اَصْحَابِیْ مَا یُوْعَدُوْنَ وَ
اَصْحَابِیْ اَمَنَۃٌ لِّاُمَّتِیْ فَاِذَا ذَہَبَ اَصْحَابِیْ
اَتٰی اُمَّتِیْ مَا تُوْعَدُ۔ ستارے آسمان کے محافظ
اور امین ہیں جب ستارے مٹ جائیں گے تو آسمان
کے لئے بھی جو وعدہ ہے (پھٹنے اور خراب ہونے کا) وہ
آن پہنچیگا۔ (اس حدیث سے یہ نکلا کہ آسمان ستاروں
سے علیحدہ ایک الگ جسم ہے اور انکا قول باطل ہوا جو
آسمان کو صرف منتہائی نظر کہتے ہیں اور اُس کے وجود
کے منکر ہیں ان لوگوں کے کفر میں کوئی شک نہیں
کیونکہ وہ قرآن کی اور ان احادیث متواترہ کی تکذیب
کرتے ہیں جن سے آسمان کا وجود ثابت ہے) اور میں اپنے
اصحاب کا محافظ ہوں جب میں دنیا سے چلدونگا تو
میرے اصحاب کیلئے جو وعدہ ہے (آپس میں پھوٹ
ہونیکا) وہ آن پہنچیگا اور میرے اصحاب میری امت
کے امین اور محافظ ہیں (انکو دین کے احکام بتاتے ہیں)
جب میرے اصحاب دنیا سے رخصت ہو جائیں گے
تو میری امت کے لئے جو وعدہ ہے (طرح طرح کی بدعتیں

[1] یعنی جو شخص نفاق سے ڈرتا رہیگا وہ اس سے بچ جائیگا اور جو اس کی فکر ہی نہیں کریگا تو وہ لامحالہ اس میں پڑیگا ۱۲ منہ

Marfat.com

اُن میں ظاہر ہونیکا اور فتنے اور فسادات نمودار ہونے کا اور اسطرح گمراہ ہو جانیکا) وہ آن پہنچیگا۔ (بعضوں نے اس حدیث میں اَمْنَۃٌ بسکون میم پڑھا ہے اور مشہور روایت اَمَنَۃٌ ہے بفتحہ میم اور نون اور یہ امین یا آمن کی جمع ہے۔

میں۔کہتا ہوں اَمَنَۃٌ بھی بمعنی امن آیا ہے جیسے اس آیت میں اِذْ یُغَشِّیْکُمُ النُّعَاسَ اَمَنَۃً مِّنْہُ تو اَمْنٌ اور اَمَانٌ اور اَمَنٌ اور اَمَنَۃٌ سب کے معنی ایک ہیں یعنی بیڈر اور بےخوف ہونا چین اور اطمینان سے بسر کرنا۔)

وَتَقَعُ الْاَمَنَۃُ فِی الْاَرْضِ۔ اور زمین میں امن و امان پھیل جائیگا (فتنہ اور خون ریزی کا دروازہ بند ہو جائیگا)۔

اَلْمُؤَذِّنُوْنَ اُمَنَاءُ الْمُسْلِمِیْنَ۔ مؤذن مسلمانوں کے امانتدار ہیں (نماز روزے گوشت خون پر)۔

اَلْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ۔ مؤذن لوگوں کا امانتدار ہے[1]۔ (وقت پر اذان دے تاکہ لوگوں کے نماز روزے میں خلل نہ آئے)۔

یَخُوْنُوْنَ وَلَا یَاْتَمِنُوْنَ یا وَلَا یُؤْتَمَنُوْنَ۔ خیانت کرینگے امانتداری کا اُن میں نام نہ ہوگا یا کسی کو اُنپر بھروسہ[2] نہ ہوگا۔

اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ۔ جس سے مشورہ لیا جائے وہ امانتدار ہے (اُسکو اخفائے راز اور نیک مشورہ دینا ضروری ہے۔)

مترجم:۔ یہ حدیث اہل قانون کی رہنما ہے قانون والوں نے اسی بنا پر یہ تجویز کیا ہے کہ وکیل پر اپنے موکل کا راز چھپانے میں کوئی جرم نہیں نہ وہ شہادت میں اُن واقعات کے اظہار پر مجبور کیا جا سکتا ہے جو اُس کے موکل نے اُس سے بیان کے ہیں نہ وہ ایک فریق کا وکیل یا مشیر ہونے کے بعد دوسرے فریق کی وکالت قبول کر سکتا ہے۔

وَیْلٌ لِلْاُمَنَاءِ۔ تحصیلداروں اور امینوں کے لئے خرابی ہے اگر وہ ایمانداری نہ کریں۔

اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَۃِ۔ مجلسوں میں امانتداری ضروری ہے (جو باتیں جس مجلس میں ہوں اہل مجلس کو اُنکا اخفا مناسب ہے مگر وہ بات افشا کر سکتے ہیں جس میں کسی مسلمان کی ناحق نقصان رسانی تجویز کیجائے مثلاً اُس کے ناحق قتل کی فکر کیجائے یا کسی عورت سے زنا کرنے کی یا کسی کا مال چرانے لوٹنے یا ہضم کر جانیکی اسی طرح اُس بات کا افشا کرنا جائز ہے جس میں دین اور ملت اور قوم کا نقصان تجویز ہوا ہو۔)

فَاِنَّکُمْ اَخَذْتُمُوْھُنَّ بِاَمَانَۃِ اللہِ۔ تم (عورتوں کو) اللہ سے اقرار کرکے اپنی خدمت میں رکھا ہے (کہ اُنکو ناحق نہ ستائیں گے)۔

مَنْ حَلَفَ بِالْاَمَانَۃِ فَلَیْسَ مِنَّا۔ جو شخص امانت (ایمان دھرم) کی قسم کھائے وہ ہم میں سے (مسلمانوں میں سے) نہیں ہے (اس لئے کہ یہ کافروں کا شیوہ ہے یا اللہ کی ذات اور صفات کے سوا کسی دوسری چیز کی قسم کھانا اسلام کا طریق نہیں ہے)۔

اَسْتَوْدِعُ اللہَ دِیْنَکَ وَاَمَانَتَکَ۔ میں تیرا دین اور تیرا ایمان اللہ کے سپرد کرتا ہوں یا تیری امانت یعنی اہل وعیال مال اسباب (جنکو آدمی سفر میں جاتے وقت پیچھے چھوڑ جاتا ہے) اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

اَلْاَمَانَۃُ غِنًی۔ امانتداری سے آدمی مالدار بنجاتا ہے (لوگ اسکا بھروسہ کرتے ہیں اُس سے معاملات کرتے ہیں اُسکو کام کاج تجارت سوداگری کے لئے روپیہ دیتے ہیں)۔

اَلزَّرْعُ اَمَانَۃٌ وَّالتَّاجِرُ فَاجِرٌ۔ کھیتی باڑی میں

[1] یعنی وہ شخص ہے جس پر لوگ بھروسہ کرتے ہیں (اپنی نماز کے اوقات اطلاعات وغیرہ کا) ۱۲ منہ [2] یہ امت مرحومہ کے زوال اور گمراہی کیطرف پیشینگوئی ہے ۱۲ منہ

امن ہے اور سوداگر اکثر، فاسق ہوتے ہیں (جھوٹ بولتے ہیں جھوٹی قسم کھاتے ہیں بدعہدی کرتے ہیں البتہ راستباز ایماندار سوداگر قیامت کے دن انبیاء اور صدیقین کے ساتھ ہوگا جیسے دوسری حدیث میں ہے)۔

مترجم :۔ کہتا ہے کہ اگرچہ جھوٹ اور بدعہدی اکثر شہروں میں تاجروں اور سوداگروں میں پھیل گئی مگر بنگلور کے تاجر اور سوداگر اور معاملہ کرنے والے اس امر میں نمبر اول ہیں میں جب سے بنگلور آیا مجھکو باستثناء ایک یا دو شخصوں کے کوئی راستباز ایماندار اور وعدہ کا لحاظ کرنیوالا سوداگر نہ ملا اور تو اور یہاں کے عوام اور خواص دونوں جھوٹ اور وعدہ خلافی کو کوئی چیز نہیں سمجھتے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان باتوں کو گناہ ہی نہیں جانتے معاذ اللہ۔

لَقَدْ اٰمَنَ اَبُوْبَكْرٍ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بُحَيْرَاءَ - ابوبکر صدیق رضہ کو تو آنحضرت ص کی پیغمبری کا اُسی وقت سے یقین ہو گیا تھا جب سے بحیرا راہب نے آپ کو بشارت دی تھی۔

اَلْمُؤْمِنُ مَنْ اٰمِنَهُ النَّاسُ - مومن وہی ہے جس کے شر سے لوگ امن میں ہوں (کسی کو اس سے برائی پہنچنے کا اندیشہ نہ ہو بلکہ خلق خدا اُس سے امن اور فائدہ حاصل کریں)۔

اٰمِنًا بَنِيْ اَرْفِدَةَ - حبشیو ! تم کو کچھ ڈر نہیں ہے (تم بے خطر کسرت اور مشق کرتے رہو۔ ایک روایت میں اَمِنًا ہے معنی وہی ہیں)

اَبُوْعُبَيْدَةَ اَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ - ابو عبیدہ اس امت کے امین ہیں (یہی لفظ عبدالرحمن بن عوف کے حق میں بھی آیا ہے ہرچند صحابہ مہاجرین اور انصار سب امین تھے مگر کسی میں کوئی صفت غالب تھی کسی میں کوئی صفت جیسے اَمِيْنًا حَقَّ اَمِيْنٍ - ایماندار بھی پکے ایماندار اور امانتدار)

اَلصَّائِمُ الْمُتَطَوِّعُ اَمِيْنُ نَفْسِهٖ - روزہ نفل رکھنے والا اپنا آپ امانتدار ہے (اُسکو اپنی امانت میں پورا اختیار ہے چاہے روزہ پورا کرے چاہے کھول ڈالے)۔

ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ اَمَانَةٌ - ایک شخص نے ایک بات کہی اور اِدھر اُدھر دیکھا (کوئی سنتا تو نہیں یا پیٹھ موڑ کر چلدیا) تو وہ بات امانت ہے (تجھ کو اُسکا فاش کرنا درست نہیں)۔

اَلْاَمَانَةُ نَزَلَتْ فِيْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ - ایمانداری لوگوں کے دلوں کی جڑ پر اُتری ہے۔

اِنَّ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ اَمِيْنًا - فلاں قوم کے لوگوں میں ایک شخص امانتدار ہے۔ (ایسی امانتداری کی قلت ہوگی)۔

مترجم :۔ کہتا ہے ہمارے زمانہ میں یہ مشاہدہ ہو رہا ہے سو آدمیوں میں سے ایک آدمی بھی معاملہ کا صاف اور راستباز نہیں ملتا بڑے عابد زاہد نمازی تہجد گذار ریش دراز جبہ دربر و دستار برسر مگر جہاں اُن کو روپیہ دیا یا اُن سے کوئی معاملہ کیا بس پرایا مال ہضم کرکے بیٹھ گئے[1]

اَمَنَ مَا كَانَ بِمِنًى - ہم منیٰ میں سب زمانوں سے زیادہ بہت امن کی حالت میں تھے (دشمن کا کوئی ڈر نہ تھا)۔

لَا اٰمَنُهَا اَنْ تُصَدَّ - مجھے ڈر ہے کہ کہیں اس سال تم حج سے نہ روکے جاؤ۔

فَاٰمَنَاهُ فَدَفَعَا اِلَيْهِ - دونوں نے اس کا بھروسہ کیا اور اسکو دیدی۔

فَمَنْ اَظْهَرَ خَيْرًا اٰمَنَّاهُ وَقَرَّبْنَاهُ - جو شخص بھلائی ظاہر کریگا اُس کو ہم امن دینگے اُس کی تعظیم

---

[1] یہ صرف بنگلور ہی کا حال نہیں بلکہ ہر شہر کا یہی حال ہو حضور کی پیشینگوئیاں حرف بحرف پوری ہو رہی ہیں ایسے موقع پر وہ حدیث یاد رکھنی چاہیے کہ ہر نبی کی امت میں ناخلف پیدا ہوتے ہیں (تو میری امت میں بھی ایسا ہوگا) جو شخص ان سے ہاتھ سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو زبان سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو دل سے جہاد کرے وہ مومن ہے لیکن جو یہ بھی نہ کرے اس میں رائی برابر بھی ایمان نہیں (عن ابن مسعود) ۱۲ منہ سلف اور اب تو ماشاءاللہ روز بروز ترقی ہوتی جا رہی ہے ۱۲ منہ

وتحریم کرینگے۔
مَا اٰمَنُ یَهُوْدِیَّ عَلٰی کِتَابِیْ میں تو کسی خط کے لکھنے یا پڑھنے میں یہودی پر بھروسہ نہیں کرتا (کیونکہ یہودی دل سے مسلمان کا دشمن ہوتا ہے اسی طرح مجوسی بھی یہ لوگ ہر حال میں مسلمانوں کی تباہی چاہتے ہیں۔)
فَمِنْهُمُ الْمُؤْمِنُ بَقِیَ بِعَمَلِهٖ۔ پلصراط پر گذرنے والوں میں کوئی ایماندار بھی ہوگا جو اپنے (برُے) اعمال کی وجہ سے وہاں رہجائیگا گذر نہ سکیگا) (ایک روایت میں مُؤْمِنُ کے بدل مُوْثَقُ ہے دوسری میں مُوْبَقُ۔ ایک روایت میں بَقِیَ کے بدل یَقِیْ ہے یعنی نیک عمل کیوجہ سے (اپنے آپکو) بچالیگا۔)
اَلْعُلَمَاءُ اُمَنَاءُ۔ عالم لوگ بھی امانتدار ہیں۔
کَسَاکَ اللّٰهُ مِنْ حُلَلِ الْاِیْمَانِ۔ اللہ نے آپ کو ایمان کے جوڑے پہنائے۔ (بعضوں نے کہا ایمان سے مراد بےخوف رکھنا ہے یعنی آپ کو اپنی اُمت میں مطمئن وبےخوف کر دیا مغفرت کا وعدہ کرکے)
اَمَهٌ۔ بھول جانا۔ اقرار کرنا (ابن عباسؓ کی قرأت میں یوں ہے وَادَّکَرَ بَعْدَ اَمَهٍ یعنی بھول جانے کے بعد یاد کیا)۔
مَنِ امْتُحِنَ فِیْ حَدٍّ فَاَمِهَ ثُمَّ تَبَرَّأَ فَلَیْسَتْ عَلَیْهِ عُقُوْبَةٌ[1]۔ ایک شخص کو کسی جرم میں تکلیف دیگئی (مارا، پیٹا۔ دھمکایا) اُس نے اقرار کیا پھر انکار کیا تو اس کو سزا نہ ملیگی (کیونکہ وہ اقرار صحیح نہیں ہے جو زور زبردستی سے کیا گیا اور باطل اور لغو ہے)
مترجم :۔ یہ حدیث بھی قانون والوں کی رہنما ہے قانون کے رو سے اقرار بیجا کالعدم ہے اور اسی لئے پولس کے سامنے مجرم کا اقرار قانوناً لغو سمجھا جاتا ہے کیونکہ پولس اپنی حسین کارگذاری ظاہر کرنے کے لئے اکثر مجرموں کو ڈرا اور دھمکا کر اور تکلیفیں دیکر اقرار کرالیتی ہے۔ یہ جو شریعت کا مسئلہ ہے اَلْمَرْءُ یُؤْخَذُ بِاِقْرَارِهٖ[1]۔ تو اس سے مراد اقرار صالح ہے نہ کہ اقرار بیجا یعنی جو اقرار کسی غرض سے کیا گیا ہو مثلاً مریض وارثوں کا حق تلف کرنے کے لئے کسی کے قرض کا اقرار کرلے یا ایک شخص جو زندگی سے تنگ اور خودکشی کا طالب ہو وہ کسی کے قتل کا اقرار کرلے اور قرائن سے معلوم ہو کہ وہ اقرار جھوٹ ہے۔
اَمَةٌ۔ لونڈی۔ (اُس کی تصغیر اُمَیَّةٌ ہے)
لَا تَضْرِبْ ظَعِیْنَتَكَ كَضَرْبِكَ اُمَیَّتَكَ اپنی بیوی کو لونڈی کی طرح مت مار۔
اٰمِیْنَ۔ قبول کر (اسم فعل ہے، بعضوں نے کہا اللہ کا نام ہے۔)
تَاْمِیْنٌ۔ آمین کہنا (ماضی اَمَّنَ مضارع یُؤَمِّنُ امر اَمِّنْ آیا ہے)
وَقَدْ اُمِّنَ مِنَ اللَّغْوِ اَخَذَةً۔ وہ شخص مواخذہ سے بیڈر وبیخوف کیا گیا (لیکن صحیح یہ ہے کہ اُمِّنَ بہ تشدید میم راوی کی غلطی ہے اُؤْمِنَ ہونا چاہئے کیونکہ تامین کے معنی بیڈر وبیخوف کرنا نہیں ہیں)
اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا۔ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو۔
اٰمِیْنَ خَاتَمُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ آمین پروردگار کی مہر ہے۔ (جیسے مہر خط کے آخر میں کیجاتی ہے اسی طرح آمین بھی دعا کے آخر میں کہی جاتی ہے)
اٰمِیْنَ دَرَجَةٌ فِی الْجَنَّةِ۔ آمین کے کہنے سے بہشت کا ایک درجہ ملیگا۔
لَا تَسْبِقْنِیْ بِاٰمِیْنَ۔ (یہ بلالؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا۔ ہوتا یہ تھا کہ آنحضرتؐ بلالؓ کے

[1] ترجمہ:۔ آدمی اپنے اقرار پر پکڑا جائیگا ۱۲ مص [2] لفظی ترجمہ:۔ آپ مجھ سے پہلے آمین مت کہا کیجئے ۱۲ مص

Marfat.com

سورۂ فاتحہ پڑھنے سے پہلے سورۂ فاتحہ پڑھ لیتے اور
آمین کہہ لیتے تو بلال رضہ نے آپ سے یہ درخواست
کی کہ) سورۂ فاتحہ پڑھ کر ذرا ٹھہر جایا کیجئے تاکہ میں بھی
سورۂ فاتحہ ختم کر لیا کروں اور آپ کے آمین کے
ساتھ آمین کہوں۔

مترجم:۔ اس حدیث سے حنفیہ کا رد ہوا جو امام
کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنے سے منع کرتے ہیں اور
یہ بھی نکلا کہ امام آمین پکار کر کہے تاکہ مقتدی اُس
کے ساتھ آمین کہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ صحابہ
اتنے زور سے آمین کہتے تھے کہ مسجد گونج جاتی تھی
بعضے حنفی جن کو احادیث سے کچھ غرض نہیں ہے زور
سے آمین کہنے پر ناراض ہوتے ہیں کیسے اس میں
ناراضگی کی کونسی بات ہے آمین کے معنی یا اللہ
قبول کر کیا یہ کوئی گالی ہے یا وہ اپنی دعاؤں کا قبول
پسند نہیں کرتے۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ النُّوْنِ

اِنَّ۔ اور اَنَّ دونوں کے معنی تحقیق اور تاکید۔ اور
کبھی اِنَّ ہاں کے معنی میں بھی آتا ہے (اور کبھی اِنَّ
اور اَنَّ کو اِنْ اور اَنْ بہ تخفیف نون بھی استعمال
کرتے ہیں جیسے وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ
مُّبِیْنٍ) اور بیشک وہ اس سے پہلے صریح گمراہی
میں (پڑے ہوئے) تھے۔ اور اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ۔
بیشک سب تعریف اللہ ہی کیلئے ہے)

اِنَّ وَرَاكِبَهَا۔ ہاں اور اُس کے سوار پر بھی لعنت
ہے۔

قَالَ فَاِنَّ ذٰلِكَ۔ آپ نے فرمایا بس یہ (تمہارا
کہنا کہ انصار نے ہم پر بڑے بڑے احسان کئے ہیں یہی
اُنکے احسان کا بدلہ ہے)۔

فَلْيُظْهِرْ ثَنَاءً حَسَنًا فَاِنَّ ذٰلِكَ۔ اگر احسان کا
بدلہ نہ ہو سکے تو محسن کی تعریف کرے یہی اُسکا بدلہ
ہے۔

وَيَقُوْلُ رَبُّكَ وَاِنَّهٗ۔ تیرا پروردگار فرماتا ہے
اور حقیقت میں ایسا ہی ہے۔

مَئِنَّةٌ مِنْ فِقْهِهٖ۔ نماز لمبی پڑھنا اور خطبہ مختصر آدمی
کے سمجھدار اور ذی علم ہونے کی دلیل ہے (جیسے خطبہ
لمبا پڑھنا اور نماز مختصر جہالت اور بیوقوفی اور
کم علمی کی دلیل ہے)۔

يُسْمَعُ لَهٗ اَنِيْنٌ۔ اس لکڑی میں سے باریک آواز
سُنائی دیتی تھی۔

يَئِنُّ اَنِيْنَ الصَّبِيِّ۔ بچہ کیطرح گُن گُن رونیکی
آواز نکال رہی تھی۔

لَا اَفْعَلُهٗ مَا اَنَّ فِي السَّمَاءِ نَجْمًا۔ میں تو یہ
کام نہیں کرونگا جبتک کہ آسمان میں ایک ستارہ بھی
رہے (یہاں اَنَّ کَانَ کے معنی میں ہے۔)

اِنْ۔ کبھی شرط کے لئے آتا ہے بہ معنی اگر، اور جب لَا کے
ساتھ ملتا ہے تو نون کو لام کے ساتھ بدل کر لام کو
لام میں ادغام کر دیتے ہیں مثلاً اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ
نَصَرَهُ اللّٰهُ اگر تم اُس کی مدد نہیں کروگے تو دیکھو
(اس سے پہلے) اللہ نے (خود) اُس کی مدد کی تھی
(اب پھر کر دیگا)۔ اور کبھی نہیں کے معنی میں آتا ہے
اور کبھی مخفف ہوتا ہے اِنَّ کا۔ اور کبھی اِذَا کے
معنی میں آتا ہے جیسے وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ
لَلَاحِقُوْنَ۔ یعنی اللہ جب چاہے گا ہم تم سے مل
جائیں گے۔

اِنْ كُنْتَ خُلِقْتَ لِلْجَنَّةِ۔ اگر تو بہشت کیلئے
پیدا کیا گیا ہے۔

اَلْحَلِيْبُ اِنِّيْهِ لَا نَعَمَ اللّٰهِ۔ بھلا جلیب

Marfat.com

کو (اپنی بیٹی دوں) یہ ہرگز نہیں ہو سکتا اللہ کے بقا کی قسم (ایک روایت میں ابنتیہ ہے ایک میں اَلْاِبْنَۃ ہے ایک میں اَلْاَمَۃَ ہے یعنی جلیبیب کو کہیں لڑکی یا چھوکری مل سکتی ہے۔ ایک میں اُمَیَّۃَ۔ ایک میں اِمنہ ہے امیہ اور امنہ شاید اس لڑکی کا نام ہوگا)

فَهَلْ لَهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ۔ اگر میں خیرات کردوں تو اُسکو ثواب ملیگا۔

اِنْ تَذَرْ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ۔ اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جائے (تو یہ تیرے لئے بہتر ہے)

فَلْيَقُلْ اِنِّیْ اَحْسِبُ كَذَا اِنْ كَانَ يَعْلَمُ۔ اگر وہ اسکا حال جانتا ہو (کہ وہ اچھا نیک شخص ہے) تو یوں کہے میں ایسا سمجھتا ہوں مگر قطعی طور پر کسی کو جنتی نہیں کہنا چاہیے)۔

اِنْ يَكُ مِنْ عِنْدِ اللهِ يُمْضِهِ۔ اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو اللہ اس کو پورا کریگا (ضرور یہ میری نکاح میں آئیگی)۔

اِنِ اللهُ يَقْدِرْ يُعَذِّبْنِیْ۔ اگر اللہ مجھپر قدرت پائے گا تو مجھ کو عذاب دیگا (ایک روایت میں یوں ہے اِنَّ اللهَ يَقْدِرُ عَلَیَّ اَنْ يُعَذِّبَنِیْ۔ اس صورت میں یہ عبارت محذوف ہوگی۔ اِنْ دَفَنْتُمُوْنِیْ بِلَا اِحْرَاقٍ۔ یعنی اگر بن جلائے اور میری راکھ اڑائے تم مجھ کو گاڑ دوگے تو اللہ کو میرے عذاب کرنے کی قدرت حاصل ہوگی)

اِنْ يَدْرِیْ يَظِلُّ۔ وہ نہیں جانتا کہ کیا ہوتا ہے۔

وَاللهِ اِنْ صَلَّيْتُهَا۔ خدا کی قسم میں نے تو (عصر کی نماز) ابھی تک نہیں پڑھی (تم نے تو خیر آخیر وقت میں پڑھ بھی لی)۔

لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْهُ۔ حضرت عائشہؓ نے جب ایسا سنا ہو (یہاں اِنْ شک کے لئے نہیں ہے)۔

اِرْكَبْهَا وَاِنْ۔ اُس پر سوار ہو اگرچہ وہ قربانی کا جانور ہی کیوں نہ ہو۔

اِنَّ اللهَ اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ۔ اگر اللہ تجھ کو بہشت میں لے گیا۔

مُدْمِنُ الْخَمْرِ اِنْ مَاتَ لَقِيَ اللهَ كَعَابِدِ وَثَنٍ۔ جو شخص ہمیشہ شراب پیتا رہے وہ اگر اسی حال میں مرجائے (تو بہ نہ کرے) تو اللہ سے اس طرح ملیگا جیسے بُت پوجنے والا ملیگا۔

اَوَاَمْلِكُ اِنْ نَزَعَ اللهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ بھلا میں کیا کرسکتا ہوں اگر اللہ تعالٰے تیرے دل سے رحم چھین لے (ایک روایت میں اَنْ نَزَعَ اللهُ۔ ہے یعنی میں اللہ تعالٰے کے چھیننے کو روک نہیں سکتا)۔

اَنْ۔ کبھی اسم ہوتا ہے جبکہ انا کا مخفف ہو جیسے اَنْ فَعَلْتُ یعنی اَنَا فَعَلْتُ۔ یا ضمیر مخاطب ہو جیسے اَنْتَ اَنْتِ اور کبھی حرف جیسے اَنْ مصدریہ جو فعل کو مصدر کے معنی میں کر دیتا ہے اور اَنْ مخففہ اَنَّ کا اور اَنْ تفسیریہ اور اَنْ زائدہ اور اَنْ تاکیدیہ اور اَنْ شرطیہ اور اَنْ تعلیلیہ اور اَنْ نافیہ اور بمعنی اِذَا اور لِئَلَّا وغیرہ۔

اَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ۔ جو مال ضرورت سے زیادہ ہو اُسکا خرچ کر ڈالنا۔

اَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ۔ یہ فیصلہ آپکا اس وجہ سے ہے کہ زبیر آپ کی پھوپھی کے بیٹے ہیں۔

اَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ اَوْسَمَ۔ تیری سوکن کا تجھ سے زیادہ خوبصورت ہونا کہیں تجھ کو دھوکہ نہ دے (تو اُسکی طرح ناز کرنے لگے پھر اُس کا

Marfat.com

خمیازہ بھگتے)۔

اَنْ کَمَا کُنْتُمْ - جس حال میں ہو اُسی میں رہو (جیسے کھڑے ہو ویسے ہی کھڑے رہو)۔

اَنْ کَانَ الْفَیْئُ ذِرَاعًا - یہ ایک ہاتھ ہوئے پر (جب سایہ ایک ہاتھ بڑا ہو جائے)۔

اَنَا - میں۔

اَنَا خَیْرٌ مِّنْ یُوْنُسَ بْنِ مَتّٰی (جو کوئی یوں کہے) میں یونس پیغمبر سے بہتر ہوں یعنی اپنے آپ کو یا مجھکو یونس پیغمبر سے بہتر کہے (جب آنحضرت ؐ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی مجھ کو حضرت یونس سے افضل کہے تو مرزائی قادیانی کا یہ قول کہ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اُس سے بہتر غلام احمد ہے کسقدر مکروہ اور قبیح ہوگا اللہ اُس کے معتقدوں کو سمجھ عطا فرمائے)

اَنَا اَنَا - میں تو میں ہی ہوں (مطلب یہ ہے کہ جب کوئی گھر والا پوچھے کون تو اپنا نام بیان کرے یوں نہ کہے کہ میں ہوں جیسے جاہلوں کی عادت ہے اس سے کیسے پتہ چلیگا کہ کون آیا ہے)

اَنَا وَلَا وَیَاْبَی اللّٰہُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَابَکْرٍ - کوئی یہ نہ کہے کہ خلافت کا حقدار میں ہوں دوسرا کوئی نہیں ہے حالانکہ اللہ تعالےٰ اور مسلمان ابوبکرؓ کے سوا اور کسی کی خلافت منظور نہیں کرتے۔

(ایک روایت میں اَنَا اَوْلٰی ہے یعنی میں خلافت کا زیادہ حقدار ہوں ایک روایت میں اَنَا وَلِیُّ میں خلافت کا حقدار ہوں ایک میں اَنَا وَلَاہُ مجھ کو آنحضرت ؐ نے خلافت دی ایک میں اَنّٰی وَلَاہُ ہے یعنی اسکو کب خلافت دی)

اَنَا اَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَنَا ھُوَ - مجھ کو امید ہے وہ شخص میں ہونگا۔

اَنَا بِكَ وَ اِلَیْكَ - میں تیری ہی وجہ سے قائم ہوں اور تجھی تک میری دوڑ ہے۔

وَاَنَا وَاَنَا - اور میں بھی اور میں بھی یہی (گواہی دیتا ہوں جو مؤذن گواہی دیتا ہے)

اَنَبٌ - بیگن۔

تَاْنِیْبٌ - جھڑکنا ملامت کرنا - قائل کرنا۔

لَا تُؤَنِّبْنِیْ - مجھ کو شرمندہ مت کر (ملامت کر) (یہ حضرت عمرؓ نے طلحہ رضؓ سے کہا اور امام حسنؓ سے جب معاویہ سے صلح کی تو لوگوں نے کہا تم نے مسلمانوں کا منہ کالا کیا تو آپ نے یہی کلمہ کہا)

مَا زَالُوْا یُؤَنِّبُوْنَنِیْ - مجھ کو برابر ملامت کرتے رہے۔

مَنْ اَنَبَ مُؤْمِنًا اَنَّبَهُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ - جو کوئی مومن کو ناحق جھڑکے گا تو اللہ بھی اُس کو دنیا اور آخرت میں جھڑکے گا

اَهْلُ الْاَنَابِیْبِ - برچھے والے۔

اُنْبُوْبٌ - برچھا کی جوف دار کھوکھلا۔

اَنْبِجَانُ - ایک مقام کا نام ہے وہاں کمبل بنے جاتے ہیں۔

وَائْتُوْنِیْ بِاَنْبِجَانِیَّةِ اَبِیْ جَھْمٍ - مجھ کو ابو جہم کی سادی کملی (انبجان کی) لادو (اور نقشی چادر جو ابو جہم نے آپ کو تحفتاً پیش کی تھی وہ آپ نے اس کو واپس کردی چونکہ نماز میں آپ کا خیال اُس کی نقش و نگار کی طرف گیا اور اُس کے بدلے سادی کملی ابو جہم ہی کی منگوالی تا کہ اُس کو تحفہ واپس کرنیکا رنج نہ ہو)۔

مترجم :۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ نقش و نگار کے بوریے یا کپڑے یا جائے نماز پر نماز پڑھنا مکروہ ہے ایسا نہ ہو کہ نمازی کا خیال اُسطرف جائے اور خشوع میں خلل آئے۔

اَنْتَ - تو۔

Marfat.com

نِعْمَ اَنْتَ - تو میرے سب ایلچیوں میں بہت اچھا ہے (یہ شیطان کا قول ہے)

اُنْثٰی - مادہ - مؤنث عورتوں کی خوشبو جسمیں رنگ ہو جیسے زعفران کسم مہندی وغیرہ (ذکورہ مردوں کی خوشبو جیسے مشک کافور عود وغیرہ جسمیں رنگ نہ ہو)

کَانُوْا یَکْرَہُوْنَ الْمُؤَنَّثَ مِنَ الطِّیْبِ وَلَا یَرَوْنَ بِذُکُوْرَتِہٖ بَاْسًا - صحابہ عورتوں کی خوشبو لگانا برا سمجھتے تھے اور مردوں کی خوشبو میں کوئی قباحت نہیں سمجھتے تھے -

اَلشَّیْطَانُ اَتٰی قَوْمَ لُوْطٍ فِیْ صُوْرَۃٍ حَسَنَۃٍ فِیْھَا تَاْنِیْثٌ[۱] - شیطان ایک ایسی اچھی صورت میں حضرت لوط ع کی قوم کے پاس آیا جسمیں زنانہ پن تھا

رَاَیْتُ التَّاْنِیْثَ فِیْ وَلَدِ الْعَبَّاسِ - میں نے عباس کے لڑکے میں زنانہ پن پایا -

فَضْلُ مِئْنَاثٍ - مئناث کی فضیلت یعنی اس عورت کی جو لڑکیاں بہت جنتی ہو (مذکار وہ عورت جو نر اولاد بہت جنتی ہو) -

اَذْکَرَا بِاِذْنِ اللّٰہِ وَاٰنَثَا - مرد بچہ یا عورت بچی اللہ کے حکم سے -

اَنْجُوْج - یا اَنْجُوْج - عود، لوبان (اسکا بیان اوپر گذر چکا انجوج میں)

اَنْجَشَۃ آنحضرت ص کا غلام تھا یَا اَنْجَشَۃُ الْقَوَارِیْرَ اے انجشہ شیشوں کا خیال رکھ یعنی عورتوں کا جو شیشو کیطرح نازک ہوتی ہیں -

اَنَحَ - یا اُنُوْح دم چڑھنے کی آواز یا دمہ کی آواز -

رَاٰی رَجُلًا یَاْنِحُ بِبَطْنِہٖ - حضرت عمر رض نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنا پیٹ مشکل سے اٹھاتا تھا اسکا دم چڑھ رہا تھا (بہت بڑی توند والا تھا) (آپ نے پوچھا یہ کیا ہے کہنے لگا اللہ کی برکت آپ نے فرمایا نہیں بلکہ اللہ کا عذاب ہے)

اَنْدَرٌ - کھلیان یا اناج کا ڈھیر -

کَانَ لِاَیُّوْبَ اَنْدَرَانِ - حضرت ایوب علیہ السلام کے دو کھلیان تھے - (اناج کے گودام)

اَنْدَرْوَرْدِیَّۃٌ - چھوٹی ازار جو گھٹنوں تک ہوتی ہے یا جانگیا - اندرورد ایک مقام کا نام ہے -

اِنَّہٗ اَقْبَلَ وَعَلَیْہِ اَنْدَرْوَرْدِیَّۃٌ - حضرت علیؓ اندروردی ازار پہنے ہوئے آئے -

وَعَلَیْہِ کِسَاءٌ اَنْدَرْوَرْدٌ - سلمان فارسی رض اندرورد کی ایک کملی اوڑھے ہوئے (مدائن سے شام کو آئے) -

قُلْ اَنْدَرَایْنِ - (عبدالرحمن بن یزید سے پوچھا ذمی کافروں کو جب انکے گھروں پر جائیں کیونکر سلام کریں انہوں نے کہا بس) یوں کہو میں اندر آؤں (یعنی سلام کرنا ضروری نہیں ہے)

اُنْسٌ - یا اَنَسٌ یا اَنَسَۃٌ الفت اور دل لگی -

کَاَنَّہٗ اٰنَسَ شَیْئًا - جیسے انہوں نے ایک نئی بات دیکھی جو پہلے نہ تھی (یہ حضرت ابراہیم ع کے تشریف آوری کی برکت اور روشنی تھی جو گھر میں پھیل گئی تھی) -

کَانَ اِذَا دَخَلَ دَارَہٗ اِسْتَاْنَسَ - آپ جب بھی اپنے گھر میں جاتے تو خبر لیتے (خیریت دریافت کرتے باتیں کرتے یا اندر آنے کی اجازت لیتے)

مَا الْاِسْتِیْنَاسُ قَالَ یَتَکَلَّمُ الرَّجُلُ بِالتَّسْبِیْحَۃِ وَالتَّحْمِیْدَۃِ وَالتَّکْبِیْرَۃِ وَیَتَنَحْنَحُ وَیُؤْذِنُ اَھْلَ الْبَیْتِ - استیناس کسکو کہتے ہیں (جسکا ذکر قرآن میں ہے حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا) فرمایا

[۱] یعنی پہلے پہلے جب قوم لوط نے لواطت شروع کی تو وہ وہاں کے ان حسین لڑکوں سے شروع کی جن میں نسوانیت اور نزاکت پائی جاتی تھی پھر عام ہو گئی وہی مذکورہ شیطان آجکل ہماری مسلمان نما قوم میں آیا ہوا ہے ۱۲ مس -

Marfat.com

کچھ بات کرنا۔ سبحان اللہ کہنا اور الحمد للہ اور اللہ اکبر کہنا۔ کمنکھار نا گھر والوں کو خبردار کر دینا (شاید ننگے کھلے پڑے ہوں یا کوئی اور ایسی بات ہو)

أَلَمْ تَرَ الْجِنَّ وَإِبْلَاسَهَا وَيَأْسَهَا مِنْ بَعْدِ إِينَاسِهَا۔ کیا تو نے جنوں کو نہیں دیکھا اور ان کی دہشت اور حیرانی کو اور دل لگی کے بعد اُن کی ناامیدی کو (یعنی پہلے فرشتوں کی باتیں چرانے میں جو اُن کی دل لگی تھی اب وہ جاتی رہی اور امید مایوسی میں تبدیل ہو گئی)۔

حَتّٰى يُؤْنَسَ مِنْهُ الرُّشْدُ۔ جبتک اُس کی سلامت روی اور عقلمندی معلوم نہ ہو جائے (آدمی کو بھی اِنس (انسان) اسو جسے کہتے ہیں کہ اُس سے الفت ہوتی ہے اور وہ دکھائی دیتا ہے)

أَسْتَأْنِسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ میں آپ کا دل بہلانے کے لئے بیٹھ کر باتیں کرنے اور آپ کو خوش کرنے کی فکر میں ہوں۔

وَأَنَا قَائِمٌ أَسْتَأْنِسُ۔ میں کھڑا ہوا اس فکر میں تھا کہ آنحضرتؐ کو کیونکر خوش کروں (اور آپ کا رنج دور ہو)۔

أَنَسَ بِالْعَفْوِ۔ آپ قصور معاف کر کے دوست بنا لیتے تھے۔

عَنِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ۔ پالتو (گھریلو) گدھوں سے جو آدمیوں میں رہتے ہیں (جنگل کا گدھا گورخر حرام نہیں ہے)۔

لَوْ أَطَاعَ اللّٰهُ النَّاسَ فِي النَّاسِ لَمْ يَكُنْ نَاسٌ۔ اگر اللہ تعالےٰ لوگوں کے بارے میں انہی لوگوں کی خواہش پر چلتا تو پھر لوگ ہی دنیا میں نہ رہتے (ہر ایک دوسرے کی تباہی چاہتا یا ہر ایک بیٹے کی خواہش کرتا بیٹی کوئی نہیں پسند کرتا پھر نسل انسانی مٹ جاتی)۔

اِنْطَلِقُوْا بِنَا إِلَى أُنَيْسِيَانٍ۔ چلو ایک چھوٹے آدمی کے پاس چلیں (برخلاف قیاس انسان کی تصغیر ہے قیاس کے رو سے تصغیر اُنَيْسَانٌ ہے)۔

إِنْ أَوْحَشَتْهُمُ الْغُرْبَةُ آنَسَهُمْ ذِكْرُكَ إِلَخ۔ اگر تنہائی اور مسافرت کی اُنکو وحشت ہوتی ہے تو تیری یاد میں ان کا دل لگ جاتا ہے۔

أَنْفٌ۔ ناک۔

اَلْمُؤْمِنُوْنَ هَيِّنُوْنَ لَيِّنُوْنَ كَالْجَمَلِ الْأَنِفِ۔ مسلمان اُس اونٹ کی طرح ہیں جس کی ناک میں زخم ہو گیا ہو وہ درد کی وجہ سے مہار کھینچنے والے کا تابع رہتا ہے (بعضوں نے کہا غریب اونٹ کی طرح۔ ایک روایت میں كَالْجَمَلِ الْأَنُوْفِ ہے معنی وہی ہیں)۔

فَلْيَأْخُذْ بِأَنْفِهِ۔ اپنی ناک تھام کر نکلے۔ (تاکہ دوسرے لوگوں کو یہ گمان ہو کہ نکسیر پھوٹی ہے یہ بُری بات کا چھپانا حسن ادب ہے اور کذب وریا میں داخل نہیں ہے)۔

لِكُلِّ شَيْءٍ أَنْفَةٌ وَأَنْفَةُ الصَّلٰوةِ التَّكْبِيْرَةُ الْأُوْلٰى۔ ہر چیز کی ایک ابتدا ہوتی ہے اور نماز کی ابتدا پہلی تکبیر ہے یعنی تکبیر تحریمہ۔ (بعضوں نے اُنْفَةٌ بضمہ ہمزہ پڑھا ہے)

إِنَّمَا الْأَمْرُ أُنُفٌ۔ دنیا کا معاملہ تیرے اختیار میں ہے (تو چاہے اچھا کام کرے چاہے بُرا تقدیر کوئی چیز نہیں ہے)۔

أُنْزِلَتْ عَلَيَّ سُوْرَةٌ آنِفًا۔ مجھ پر ابھی ایک سورت اُتری ہے۔

سَأَلْتُهُ عَنْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقَالَ أَنَفَةٌ =

میں نے پوچھا سبحان اللہ کیا ہے فرمایا اللہ کی پاکی کرنا ہے۔
وَاِنَّ عَهْدِی بِهَا اَنِفًا وَهِیَ خَضْرَآءُ - ابھی ابھی میں نے اسکو دیکھا وہ سبز تھی (ہری بھری) (یہ حضرت علی رض کا قول ہے)
وَضَعَهَا فِیْ اَنُفٍ مِّنَ الْکَلَاءِ وَصَفْوٍ مِّنَ الْمَآءِ - اُس کو ایسی گھانس پر رکھا جسکو کسی جانور نے نہیں چرا اور ایسے پانی پر جو صاف ستھرا تھا۔
رَوْضَةٌ اُنُفٌ - ایسا چمن جس کو کسی جانور نے نہیں چرا۔
فَحَمِیَ مِنْ ذٰلِكَ اَنَفًا - اُس کام کو بُرا جان کر اُسکو غیرت اور حمیت آگئی (بعضوں نے اَنْفًا بسکون نون پڑھا ہے یعنی اُس کو سخت غصہ آیا جیسے کہتے ہیں۔
وَرِمَ اَنْفُهٗ - اُسکی ناک پھول گئی یعنی اُسکو بہت غصہ آیا)
فَکُلُّکُمْ وَرِمَ اَنْفُهٗ - تم سب کو غصہ آیا (ناک پھول گئی)۔
اَمَا اِنَّكَ لَوْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ لَجَعَلْتَ اَنْفَكَ فِیْ قَفَاكَ - اگر تو ایسا کریگا تو اپنی ناک گدّی میں کریگا (یعنی سچا سیدھا راستہ چھوڑ کر جھوٹا اُلٹا راستہ اختیار کریگا)
مَنْ اَحْدَثَ فِی الصَّلٰوةِ فَلْیَاْخُذْ بِاَنْفِهٖ - جسکا نماز میں وضو ٹوٹ جائے تو وہ ناک تھام کر نکلے (تاکہ لوگ سمجھیں کہ اُس کی نکسیر پھوٹی ہے)
فَاسْتَاْنِفِ الْعَمَلَ - اب نئے سرے سے عمل شروع کر (اگلے پچھلے برے کام سب بخش دیئے گئے)۔

اُنُوْفُ النَّاسِ - سردار اور اشراف لوگ۔
شُجَاعَةُ الْمَرْءِ عَلٰی قَدْرِ اَنَفَتِهٖ - آدمی کی بہادری اُتنی ہوگی جتنی اس میں غیرت اور حمیت ہوگی۔
اَنَقٌ - خوشی - اور سرور۔
شَیْئٌ اَنِیْقٌ - وہ چیز جسکو دیکھکر تعجب ہو (یعنی نادر اور عمدہ چیز)۔
یُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاَرْبَعٍ فَاَنَقْنَنِیْ - آنحضرت صلعم سے چار حدیثیں روایت کرتے تھے وہ مجھ کو بہت اچھی لگیں (بعضوں نے اَیْنَقْنَنِیْ - روایت کیا ہے یہ غلط ہے اور صحیح مسلم میں ہے لَا اٰیْنَقُ بِحَدِیْثِهٖ - میں اُس کی حدیث کو پسند نہیں کرتا)
اِذَا وَقَعْتُ فِیْ اٰلِ حٰمٓ وَقَعْتُ فِیْ رَوْضَاتٍ اَتَاَنَّقُ فِیْهِنَّ - جب میں ان سورتوں کو پڑھتا ہوں جن کے شروع میں حمٓ ہے گویا میں ایسے چمنوں میں جاتا ہوں جن کی بہار دیکھ کر خوش ہو رہا ہوں (مطلب یہ ہے کہ ان سورتوں کی فصیح اور بلیغ آیات سے مجھ کو بے حد لذت حاصل ہوتی ہے)۔
مَا مِنْ عَاشِیَةٍ اَطْوَلَ اَنَقًا وَلَا اَبْعَدَ شِبَعًا مِنْ طَالِبِ الْعِلْمِ - کوئی جانور رات کو چرنیوالا طالب علم سے بڑھ کر مزہ اُٹھانیوالا اور دیر میں سیر ہونیوالا نہیں ہے (طالب علم کبھی تحصیل علم سے سیر نہیں ہوتا ہمیشہ "هَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ" - کہتا رہتا ہے)۔
تَرَقَّیْتُ اِلٰی مَرْقَاةٍ یَقْصُرُ دُوْنَهَا الْاَنُوْقُ میں ایسے پایہ پر چڑھ گیا ہوں کہ عقاب بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکتا حالانکہ عقاب بڑا بلند پرواز ہوتا ہے اور اونچے پہاڑوں کی چوٹیوں پر انڈے دیتا ہے

Marfat.com

یہ حضرت علی رضؓ کا قول ہے۔
طَلَبَ الْاَبْلَقَ الْعَقُوْقَ فَلَمَّا لَمْ یَجِدْہُ اَرَادَ بَیْضَ الْاَنُوْقِ۔ اُس شخص نے ترا ابلق اونٹ بیٹ والا ڈھونڈا جب وہ نہ ملا تو عقاب کے انڈے لینے چلا ہے (حالانکہ دونوں نایاب ہیں نر کو توحمل ہونا ناممکن اور عقاب کے انڈوں تک رسائی دشوار ہو اور یہی کہ ایک مثل مشہور ہے کہ اَعَزُّ مِنْ بَیْضِ الْاَنُوْقِ۔ یعنی عقاب کے انڈوں سے زیادہ کمیاب جب ایک شخص نے اپنی اولاد اور کنبہ والوں کیلئے وظیفہ کی درخواست کی تو یہ شعر معاویہ بن ابی سفیان نے پڑھا)۔

اٰنُکٌ۔ سیسہ۔
مَنِ اسْتَمَعَ اِلٰی حَدِیْثِ قَوْمٍ وَّھُمْ لَہٗ کَارِھُوْنَ صُبَّ فِیْ اُذُنِہِ الْاٰنُکُ۔ جو شخص ایسے لوگوں کے بات کیطرف کان لگائے جو اُسکو سُنانا بُرا جانتے ہوں[1] تو قیامت کے دن اسکے کان میں سیسہ پلایا جائیگا
مَنْ جَلَسَ اِلٰی قَیْنَۃٍ لِّیَسْمَعَ مِنْھَا صُبَّ فِیْ اُذُنَیْہِ الْاٰنُکُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ جو شخص رنڈی کے پاس اسکا گانا سننے کے لئے بیٹھے قیامت کے دن اس کے دونوں کانوں میں سیسہ پلایا جائیگا[2]

اَنْکَلِیْس۔ یا اَنْقَلِیْس بام مچھلی جو سانپ کی طرح ہوتی ہے۔
لَا تَاکُلُوا الْاَنْکَلِیْسَ۔ یعنی بام مچھلی نہ کھاؤ (بام مچھلی حلال ہے مگر حضرت علی رضؓ نے اسلئے اُسکو کھانے سے منع کیا کہ اُسکا گوشت خراب مادہ پیدا کرتا ہے)

اُنْمُلَۃٌ۔ پورا یا انگلی کا سرا (یہ صاحب مجمع کا مسامحہ ہے اسکو باب لنون مع المیم میں ذکر کرنا تھا)۔

اَنیٰ۔ وقت آجانا۔
اَنّٰی۔ جہاں، کہاں، کب، کیونکر، کیسے، کہاں سے

نُوْرٌ اَنّٰی اَرَاہُ۔ اللہ تعالےٰ کا حجاب نور ہے میں اسکو کیسے دیکھ سکتا ہوں (حجاب تک پہنچتے ہی آنکھیں چکا چوند ہو جاتی ہیں سورج کی چمک سے ہزار حصہ زیادہ چمک ہے پھر اُس کی ذات کو کیونکر دیکھ سکیں گے۔)
اَنّٰی بِاَرْضِکَ السَّلَامُ۔ تمہارے ملک میں سلام کہاں سے آیا۔
اَنّٰی عَلِقْتَھَا۔ اسکو کہاں سے لیا۔ اٰنِیَۃُ الْجَنَّۃِ۔ بہشت کے برتن۔
اَلَمْ یَاْنِ لِلرَّحِیْلِ۔ کیا کوچ کا وقت نہیں آیا۔
وَقَدْ کُنْتُ اسْتَاْنَیْتُ بِکُمْ۔ میں تو تمہارا انتظار کر رہا تھا۔
اٰذَیْتَ وَاٰنَیْتَ۔ تونے لوگوں کو ستایا اور دیر میں بھی آیا۔
ھَلْ اَنَی الرَّحِیْلُ۔ کیا کوچ کا وقت آگیا (ایک روایت میں اٰنَ الرَّحِیْلُ ہے)
غَیْرَ نٰظِرِیْنَ اِنٰہُ۔ کھانا پکنے وقت تاک کر داؤ بلکہ جب بلاوا ہو اُس وقت آؤ)
اَلْاِسْتِیْنَاءُ بِالسُّحُوْرِ۔ سحری کھانے میں دیر کرنا۔
کَانَتْ لَھُمْ فِیْھِمْ اَنَاۃٌ۔ اُنکو اُنکے بارے میں مہلت تھی۔
فِیْکَ اَنَاۃٌ۔ تجھ میں سنجیدگی اور وقار ہے
اَلْاَنَاۃُ مِنَ اللّٰہِ وَالْعَجَلَۃُ مِنَ الشَّیْطٰنِ۔ آہستگی اور بردباری اللہ کیطرف سے ہے اور جلدی اور بیقراری شیطان کیطرف سے ہے۔
رَجُلٌ اَنِیٌّ۔ بردبار آدمی۔
اِنیٌ۔ ساعت، وقت۔
اٰنَاءَ اللَّیْلِ۔ رات کی گھڑیاں۔
اِنَاءٌ۔ برتن (اٰنِیَۃٌ) اُس کی جمع ہے۔

[1] یعنی یہ نہیں چاہتے ہوں کہ وہ یہ بات سنے ۱۲ مس [2] یہ بات صرف رنڈیوں سے مخصوص نہیں بلکہ جس کسی گانے والی کا گانا سنے یا رنڈی کا نام اسلئے لیا کہ اس زمانہ میں صرف رنڈیاں ہی اس قسم کے گانوں کے لئے مخصوص و مشہور تھیں شریف زادیوں کا یہ کام نہ تھا لیکن آجکل تو اس قسم کا کوئی تخصیص اور تمیز نہیں ہے ۱۲ عمر

Marfat.com

بَابُ الْھَمْزَۃِ مَعَ الْوَاوِ

اَوْ - حرف عطف ہے بمعنی یا - اور کبھی بمعنی واو کے آتا ہے کبھی بل کے معنی میں - کبھی الیٰ کے معنی میں، کبھی اِنْ شرطیہ کے معنی میں -

اِلَّا اِیْمَانٌ بِیْ اَوْ تَصْدِیْقٌ بِرُسُلِیْ - بجز مجھ پر ایمان کے اور میرے رسولوں کی تصدیق کرنے کے (یہاں اَوْ واو کے معنی میں ہے، چنانچہ ایک روایت میں واو بھی منقول ہے)

قَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ اَوْ دَعَا - (یہ راوی کا شک ہے یعنی) آپ نے یوں فرمایا اے اللہ مجھ کو بخشدے یا اور کوئی دعا کی -

اَوْ کَشَعْرَۃٍ سَوْدَآءَ - یا جیسے کالے بال - (یہ راوی کا شک ہے بعضوں نے کہا آنحضرت ص نے دونوں مثالیں بیان کی ہیں)

مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ - پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری دفعہ گرنے کے ساتھ - (یہ راوی کا شک ہے)

اَوَ خَیْرٌ - اور اَوَ اِنَّ جِبْرِیْلَ اور اَوَ لِکُلِّکُمْ ثَوْبَانِ - اور اَوَ غَیْرُ ذٰلِکَ - ان سب میں ہمزہ استفہام ہے اور واو عطف ہے اور معطوف علیہ محذوف ہے،

عُصْفُوْرٌ مِّنْ عَصَافِیْرِ الْجَنَّۃِ اَوَ غَیْرُ ذٰلِکَ میں بھی وہی حال ہے اور تقدیر عبارت یوں ہے اَوَقَعَ ھٰذَا اَوَ غَیْرُ ذٰلِکَ صَحِیْحٌ - (بعضوں نے اَوْ بسکون واو پڑھا ہے اور اَوْ کو بمعنی بَلْ رکھا ہے) -

اَوْ مُسْلِمٌ - (اسمیں اَوْ شک کیلئے ہے یعنی تجھ کو دل کا حال کیا معلوم تو قطعی مومن اُسکو کیسے کہہ سکتا ہے) البتہ مسلم کہہ سکتے ہیں -

مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِیْمَۃٍ - یعنی اجر کے ساتھ یا لوٹ کا مال اور اجر کے ساتھ - (تو غنیمۃ کے بعد مَعَ اَجْرٍ محذوف ہے بعضوں نے کہا اَوْ واو کے معنی میں ہے) -

اَوْ کَمَا قَالَ - (یہ راوی کا شک ہوتا ہے) یعنی آنحضرت نے ایسا فرمایا یا اُس کے مثل دوسرا کلام فرمایا -

اَسْئَلُکَ مُرَافَقَتَکَ فِی الْجَنَّۃِ فَقَالَ اَوْ غَیْرَ ذٰلِکَ - یعنی اور کوئی سوال کر (بعضوں نے اَوَ غَیْرُ ذٰلِکَ پڑھا ہے یعنی اَتَسْأَلُ ھٰذَا اَوْ تَسْأَلُ غَیْرَ ذٰلِکَ - تو یہ مانگتا ہے اور اسکے سوا کچھ اور مانگتا ہے) -

اِشْتَدَّ عَلَیْہِ الْحَرُّ اَوِ الْعَطَشُ اَوْ مَا شَآءَ اللّٰہُ - اُسپر گرمی اور پیاس کی شدت ہوئی یا جو اللہ نے چاہا (اس میں اَوْ شک کے لئے ہے یا یہ مراد ہو کہ وہ سختی گرمی اور پیاس کی سختی تھی یا دوسری قسم کی سختی تھی -)

اَوْبٌ - لوٹنا، رجوع کرنا اور ابر، اور ہوا اور سرعت، اور قصد، اور استقامت، اور طرف جانب وغیرہ

صَلٰوۃُ الْاَوَّابِیْنَ حِیْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ - اللہ کیطرف رجوع کرنے والوں کی نماز کا وقت وہ ہے جب گائے یا اونٹ کے بچے گرمی سے جلنے لگیں (مراد چاشت کی نماز ہے یہی صلوۃ الاوابین ہے)

ثَمَانُ رَکَعَاتِ الزَّوَالِ تُسَمّٰی صَلٰوۃُ الْاَوَّابِیْنَ - سورج ڈھلنے پر آٹھ رکعتوں کا نام صلوۃ الاوابین ہے (اسکو صلوۃ فی الزوال بھی کہتے ہیں یہ روایت شاذ ہے اور آنحضرت ص سے اس نماز کا پڑھنا ثابت نہیں ہے البتہ شاید آٹھ رکعتوں سے ظہر کے فرض اور سنت مراد ہوں) -

سلہ ترجمہ:- جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا کیا اور اسکے علاوہ وہ اس میں سلہ ترجمہ:- کیا ایسا واقع ہوگیا اور اسکے علاوہ جو تھا وہ صحیح تھا ۱۲ مس

Marfat.com

تُوْبًا تُوْبًا لِرَبِّنَا اَوْبًا۔ پروردگار کی درگاہ میں توبہ توبہ پھر توبہ۔

اٰیِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ۔ لوٹنے والے توبہ کرنیوالے۔

جَآءُوْا مِنْ کُلِّ اَوْبٍ۔ ہر طرف سے آن پہنچے۔

فَآبَ اِلَیْهِ النَّاسُ۔ ہر طرف سے لوگ اُس کے پاس جمع ہوگئے۔

شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰی اٰبَتِ الشَّمْسُ۔ انھوں نے نماز سے ہمکو روکا یہانتک کہ سورج ڈوب گیا۔

لَا تُصَلِّ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَؤُوْبَ الشَّمْسُ عصر کے بعد نفل نماز مت پڑھ یہانتک کہ سورج ڈوب جائے۔

طُوْبٰی لِعَبْدٍ نُوْمَةٍ لَا یُؤْبَهُ لَهٗ۔ مبارک ہے وہ گمنام بندہ جسکی کوئی پروا نہ کرے۔

اٰبْزَنْ۔ وہ برتن جسمیں آدمی کو بٹھا کر ایک سرپوش اوپر سے ڈھانپ دیتے ہیں سر اُس کا سرپوش کے باہر رہتا ہے باقی سارا بدن اندر رہتا ہے اور دواؤں کا جوشاندہ اُسکے بدن کو لگتا ہے۔ (اور صاحب مجمع نے جو لکھا ہے کہ زَنْ اس لفظ میں بمعنی عورت ہے شاید یہ برتن خاص عورتوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہوگا تو یہ غلط ہے بلکہ یہاں زَنْ وزن سے نکلا ہے اور یہ برتن عورت اور مرد دونوں کے استعمال میں آتا ہے۔)

مَآب۔ لوٹنے کا مقام یعنی مرجع۔

تَأْوِیْب۔ دن کو چلنا۔ تسبیح کہنا۔

اٰب۔ ایک فصل جو تموز (جولائی) کے بعد ہوتی ہے ماہ اگست (رومی مہینہ کا نام)۔

اَوْدٌ۔ گراں بار کرنا، تھکانا۔

اَوَدٌ۔ کجی، ٹیڑھا پن۔

اَقَامَ اَوَدَهٗ بِثِقَافِهٖ۔ اُس کی کجی سیدھی کرکے رفع کی۔

وَاعُمَرَاهُ اَقَامَ الْاَوَدَ وَشَفَی الْعَمَدَ۔ ہائے عمر جس نے ٹیڑھے کو سیدھا کیا اور بیمار کو چنگا کیا۔ (یہ صہیبؓ نے حضرت عمرؓ کی وفات پر کہا)۔

اُوَارٌ۔ گرمی، اور پیاس، آگ کا شعلہ، دھواں۔

فَاِنَّ طَاعَةَ اللّٰهِ جُنَّةٌ مِّنْ اُوَارِ نِیْرَانٍ مُّوْقَدَةٍ۔ اللہ کی عبادت جلتی ہوئی آگوں کی گرمی کا بچاؤ ہے۔

اَبْشِرِیْ اَوْرِیْ شَلَمْ بِرَاکِبِ الْحِمَارِ۔ بیت المقدس خوش ہوجا گدھے کا سوار آتا ہے (یہ حضرت عیسیٰؑ کی بشارت ہے۔ بعضوں نے اَوْرِیْ سَلِمْ پڑھا ہے یہ لفظ عبرانی ہے یعنی سلامتی کا گھر)

اَوْسٌ۔ عوض دینا۔

رَبِّ اُسْنِیْ لِمَا اَمْضَیْتَ۔ اے پروردگار جو تیرا حکم ہے اُسکا بدل مجھکو عنایت فرما (ایک روایت میں اُسِنِیْ ہے ایک میں اٰثِبْنِیْ ہے معنی وہی ہیں)

اَوْطَاس۔ ایک مقام کا نام جو طائف کے پاس ہے۔

اَوْقٌ۔ گرانی اور شامت۔

اُوْقِیَّةٌ یا وَقِیَّةٌ۔ ایک وزن ہے چالیس درم کا (اُس کی جمع اَوَاقِیْ ہے)۔

لَا صَدَقَةَ فِیْ اَقَلَّ مِنْ خَمْسِ اَوَاقٍ۔ پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

اَوَّلٌ۔ پہلا (اُس کی جمع اُوَلٌ ہے)

وَاَمْرُنَا اَمْرُ الْعَرَبِ الْاُوَلِ۔ ہمارا طریق اگلے عربوں کا طریق تھا۔

اَلرُّؤْیَا لِاَوَّلِ عَابِرٍ۔ جو کوئی خواب کی پہلے تعبیر دے اُسی کے موافق تعبیر ہوگی (اس لئے خواب اُس شخص سے بیان کرنا چاہیے جو فن تعبیر جانتا ہو اور نیک اور

صالح اور خدا ترس متقی ہو خواب دیکھنے والے کا دل سے دوست اور خیر خواہ ہو۔)

بِسْمِ اللّٰہِ اَلْاُوْلٰی لِلشَّیْطٰنِ۔ (یہ ابوبکر صدیق رض کا قول ہے) یعنی میں نے جو پہلے قسم کھائی تھی (کہ یہ کھانا نہ کھاؤنگا) وہ شیطان کا اغوا تھا۔

وَکَانَ اَوَّلَ مَوْلُوْدٍ فِی الْاِسْلَامِ۔ یعنی مہاجرین کی اولاد جو ہجرت کے بعد مدینہ میں پیدا ہوئی اُن سب میں وہ پہلے پیدا ہوئے[1]۔

اَوَّلُ مَا نَزَلَ یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ۔ یعنی (وحی بند ہو جانے کے بعد) سب سورتوں میں پہلے سورۂ مدثر اُتری (ورنہ سورۂ اقرأ شروع میں اُتر چکی تھی)۔

اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ۔ (یعنی اس امت میں) سب سے پہلے پروردگار کا تابعدار میں ہوں۔

اَوَّلُ مَا یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ الدِّمَاءُ۔ (یعنی حقوق الناس میں) سب سے پہلے خون کا فیصلہ ہوگا (اور حقوق اللہ میں تو سب سے پہلے نماز کی پرسش ہوگی)

سُئِلَ عَلِیٌّ اَھُوَ اَوَّلُ بَیْتٍ قَالَ لَا قَدْ کَانَ قَبْلَہٗ بُیُوْتٌ لٰکِنَّہٗ اَوَّلُ بَیْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ۔ حضرت علی رض سے پوچھا گیا خانہ کعبہ کیا دنیا میں پہلا گھر ہے (اس سے پہلے کوئی گھر دنیا میں نہ تھا) انہوں نے کہا نہیں اس سے پہلے بھی گھر تھے مگر خانہ کعبہ پہلا گھر ہے جو لوگوں کی عبادت کے لئے بنایا گیا (یعنی پہلا مندر ہے جو پوجا پاٹ کیلئے تیار کیا گیا)

اَوَّلُ بَیْتٍ حُجَّ بَعْدَ الطُّوْفَانِ۔ ابن عباس رض نے کہا طوفان نوح کے بعد خانہ کعبہ پہلا گھر ہے جس کا حج کیا گیا۔

اَوَّلُ مَا یُکْسٰی اِبْرَاھِیْمُ۔ سب سے پہلے قیامت کے دن حضرت ابراہیم ؑ کو کپڑے پہنائے جائیں گے

معلوم ہوا کہ پیغمبر بھی ننگے کھلے اُٹھیں گے)۔

اَوَّلُ مَا اُرْسِلَ عَلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ سب سے پہلے جو حیض بھیجا گیا وہ بنی اسرائیل کی عورتوں پر بھیجا گیا (اُن سے پہلے عورتوں کو حیض نہیں آتا تھا، ابن مسعود اور حضرت عائشہ رض کا یہی قول ہے لیکن دوسری حدیث میں ہے کہ حیض وہ چیز ہے جو اللہ نے آدم کی بیٹیوں کی قسمت میں لکھدی ہے اس سے صاف نکلتا ہے کہ حیض ابتدائے آفرینش سے عورتوں کو ہوتا آیا ہے اور یہی صحیح ہے اور اس حدیث اَوَّلُ مَا اُرْسِلَ عَلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ کا مطلب یہ ہے کہ حیض عذاب کے طور پر پہلے بنی اسرائیل کی عورتوں پر بھیجا گیا یعنی معمول سے زیادہ اُنکو خون آنے لگا اور استحاضہ کی بیماری میں گرفتار ہو گئیں)۔

اَیُّھُمْ یَکْتُبُھَا اَوَّلَ۔ کون اُسکو پہلے لکھتا ہے۔ (یعنی ہر ایک فرشتہ چاہتا ہے کہ پہلے وہ اُسکو لکھے)

اَلصَّلٰوۃُ اَوَّلُ مَا فُرِضَتْ رَکْعَتَانِ۔ شروع شروع میں ہر ایک نماز کی دو دو رکعتیں فرض ہوئیں

مَاتَ عَامًا اَوَّلَ۔ وہ ایک سال پہلے گذر گئے۔

بَایَعْتُ فِی الْاَوَّلِ یا فِی الْاُوْلٰی۔ میں نے پہلے زمانہ میں یا پہلے گروہ میں بیعت کی۔

فَلْیَکُنْ اَوَّلَ مَا تَدْعُوْھُمْ اَنْ یُّوَحِّدُوْا۔ یا اَوَّلُ مَا تَدْعُوْھُمْ اِلٰی اَنْ یُّوَحِّدُوْا۔ یعنی پہلے توحید کی اُنکو دعوت دے (پھر رفتہ رفتہ اسلام کی دوسری باتیں بتلا)۔

مَا ھِیَ بِاَوَّلِ بَرَکَتِکُمْ یَا اٰلَ اَبِیْ بَکْرٍ۔ اے ابوبکر رض کے خاندان یہ تیمم کی رخصت تمہاری پہلی برکت تھوڑی ہے (بلکہ اس سے پہلے کئی برکتیں تمہارے خاندان سے مسلمانوں کو حاصل ہو چکی ہیں)

اَنْ لَا یَسْاَلَنِیْ عَنْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ اَحَدٌ اَوَّلَ

[1] یعنی سعید بن جبیر رحمہ جن کو حجاج ظالم نے بعد میں شہید کیا ۱۲ منہ

Marfat.com

یااَوَّلُ میں سمجھا تھا کہ تم سے پہلے یہ حدیث مجھ سے کوئی نہ پوچھیگا۔

يُقْبَضُ الصَّالِحُوْنَ اَلْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ یا اَلْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ۔ نیک لوگ دنیا سے اٹھائے جائیں گے پہلا پھر پہلا (یعنی تیسرے کی نسبت اسیطرح تیسرا چوتھے کی نسبت پہلا ہوگا۔)

اَوَّلُ الْاٰيَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ۔ پہلی نشانی قیامت کی جو نمودار ہوگی وہ سورج کا پچھم (مغرب) کیطرف سے نکلنا ہے (یعنی قیامت کے وجود کی، لیکن قیامت کے قرب کی نشانیوں میں پہلی نشانی امام مہدی؇ کا نکلنا ہے پھر دجّال کا پھر حضرت عیسٰی کا اُترنا پھر یاجوج ماجوج کا نکلنا۔ پھر دابۃ الارض کا اسکے بعد کہیں جاکر سورج پچھم سے نکلیگا۔)

مترجم:۔ سورج کا پچھم سے نمودار ہونا کچھ خلاف عقل نہیں ہے، زمین کی حرکت جو مغرب سے مشرق کیطرف پھرتی ہے اگر اُلٹی کردی جائے یعنی مشرق سے مغرب کیطرف پھرنے لگے تو سورج ڈوبنے کے بعد پھر پچھم سے دکھلائی دینے لگیگا۔ اگر سورج حرکت کرتا ہو جیسے احادیث کی ظاہر عبارات سے نکلتا ہے تب بھی اس میں کیا تعجب ہے کہ وہ قادر کریم اُس کو مغرب سے مشرق کیطرف پھرا دے۔ بہر حال جن کم علموں نے ان امور کا انکار کیا ہے یہ اُن کی بیوقوفی ہے۔ پروردگار عالم ہر ایک امر پر قادر ہے۔

اِئْتُوْا نُوْحًا اَوَّلَ نَبِيٍّ بَعَثَهٗ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ۔ (لوگ قیامت کے دن جب پریشان ہوجائیں گے تو کہیں گے) نوح پیغمبر کے پاس چلو وہ سب سے پہلے پیغمبر ہیں جن کو اللہ تعالٰی نے زمین والوں (کافروں) کیطرف بھیجا۔

مترجم:۔ معلوم ہوا کہ ادریس؇ حضرت نوح؇ کے بعد بھیجے گئے ہیں تو وہ نوح کے دادا نہ تھے۔ بعضوں نے کہا کہ نوح؇ کے دادا تھے مگر وہ نبی تھے رسول نہ تھے حضرت نوح سب سے پہلے رسول ہیں اور آدم اور شیث علیہما السلام گو حضرت نوح؇ سے پہلے تھے مگر وہ زمین والوں (کافروں) کیطرف نہیں بھیجے گئے تھے بلکہ اپنی اولاد کو تعلیم اور تلقین کرتے رہے جو مومن تھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ۔ کھانے کے شروع اور اخیر دونوں میں اللہ کی مدد سے میں کھاتا ہوں۔

كَمَا تَاَوَّلَ عُثْمَانُ۔ جیسے حضرت عثمان؄ نے تاویل کی (کر منٰی میں باوجود سفر کے نماز پوری پڑھنے لگے۔ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان؄ سفر میں قصر اور اتمام دونوں جائز سمجھتے تھے کیونکہ قرآن میں یوں ہے فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ۔ یعنی قصر کرنے میں تم پر کچھ گناہ نہیں۔ بعضوں نے کہا انھوں نے منٰی میں اقامت کی نیت کر لی تھی)

يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ يَتَاَوَّلُ الْقُرْاٰنَ۔ آنحضرت؊ اپنے رکوع اور سجدے میں یہ کلمہ بہت فرماتے۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ۔ قرآن کی تفسیر کرتے اس کی پیروی کرتے (قرآن میں یہ ہے فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ[1])۔

اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَعَلِّمْهُ التَّاْوِيْلَ یا اللہ ابن عباس کو دین کی سمجھ عطا فرما اور اسکو تاویل سکھلا دے (تاویل کے کئی معنی آئے ہیں، اور مشہور یہ ہے کہ تاویل کہتے ہیں ظاہری معنی کو چھوڑ کر کسی دلیل کیوجہ سے دوسرے معنی اختیار کرنے کو، اگر وہ دلیل نہ ہوتی تو ظاہری معنی کو ضرور لیا جاتا اور

[1] ترجمہ: (تو اے محمد) تم اللہ کی پاکی اسکی تعریف کیا کرو اور (اپنے گناہوں کی) معافی مانگو؊ ہمس۔

Marfat.com

بلادلیل جو تاویل کیجائے وہ تاویل نہیں بلکہ تحریف ہے۔ کبھی تاویل ایک بات کی حقیقت ظاہر ہونے کو بھی کہتے ہیں جیسے بَلْ یَنْظُرُوْنَ تَاْوِیْلَہٗ[1]۔ کبھی تاویل تفسیر کو کہتے ہیں اس حدیث میں یہی معنی مراد ہے۔ کبھی خواب کی تعبیر کو کہتے ہیں)۔

تَاَوَّلْتُ قُبُوْرَھُمْ۔ میں نے اُس کی یہ تعبیر سمجھی کہ ان تینوں صاحبوں کی قبریں ایک ہی جگہ ہونگی۔

اَوِّلُوْھَا یَفْقَھُھَا۔ اِسکی تفسیر کردو تاکہ وہ سمجھ لے۔

مَا مِنْ اٰیَۃٍ اِلَّا وَعَلَّمَنِیْ تَاْوِیْلَھَا۔ حضرت علی رضؓ نے کہا قرآن کی کوئی آیت ایسی نہیں جس کی تفسیر آنحضرتؐ نے مجھ کو نہیں سکھلائی۔

کَانَ یَسْتَغْفِرُ لِلصَّفِّ الْاَوَّلِ ثَلَاثًا۔ آنحضرتؐ پہلی صف والوں کیلئے تین بار دعا کرتے تھے۔ (پہلی صف وہی ہے جو امام سے قریب ہو خواہ پوری صف ہو مسجد کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک یا تھوڑی جگہ پر مثلاً چبوترے پر محراب یا صحنچی میں۔)

اَلْقَبْرُ اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِّنْ مَّنَازِلِ الْاٰخِرَۃِ۔ قبر آخرت کی منزلوں میں پہلی منزل ہے۔

من صَامَ الدَّھْرَ فَلَا صَامَ وَلَا اٰلَ۔ جو شخص ہمیشہ روزہ رکھے اُس نے نہ تو روزہ رکھا اور نہ وہ بھلائی کیطرف لوٹا۔

اَلْعَالِمُ الَّذِیْ لَا یَنْتَفِعُ بِعِلْمِہٖ یَسْتَعْمِلُ اٰلَۃَ الدِّیْنِ فِی الدُّنْیَا۔ جو عالم اپنے علم سے فائدہ نہیں اُٹھاتا (بلکہ دنیا کماتا ہے) تو وہ دین کا ہتھیار دنیا میں چلاتا ہے۔

حَتّٰی اٰلَ السُّلَامٰی۔ یہاں تک کہ ہڈی میں مغز لوٹ آیا۔

لَا تَحِلُّ الصَّدَقَۃُ لِمُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔ زکوٰۃ حضرت محمدؐ اور آپ کی آل کے لئے حلال نہیں ہے (آل سے آپکے اہل بیت مراد ہیں امام شافعیؒ نے کہا بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب، بعضوں نے کہا آل سے آپ کے تابعدار مراد ہیں تو اصحاب بھی اس میں داخل ہوں گے۔ ایک حدیث میں ہے مَنْ سَلَکَ طَرِیْقِیْ فَھُوَ اٰلِیْ۔ جو شخص میرے طریق پر چلے وہ میری آل ہے)

سُئِلَ الصَّادِقُ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَنِ الْاٰلُ فَقَالَ ذُرِّیَّۃُ مُحَمَّدٍ فَقِیْلَ لَہٗ مَنِ الْاَھْلُ فَقَالَ الْاَئِمَّۃُ۔ امام جعفر صادق سے پوچھا گیا کہ آل سے کیا مراد ہے فرمایا حضرت محمدؐ کی اولاد پوچھا اہل کون ہیں فرمایا امام۔

لَقَدْ اُعْطِیَ مِزْمَارًا مِّنْ مَّزَامِیْرِ اٰلِ دَاوٗدَ۔ ابو موسیٰ اشعری کو تو داؤد پیغمبر کے باجوں میں سے ایک باجہ دیا گیا ہے (یہاں آل داؤد سے خود داؤد مراد ہیں)۔

قَطَعْتُ مَھْمَھًا وَّاٰلًا۔ میں تو ایک اُجاڑ جنگل در ریتی پر سے گذرا (آل اُس ریتی کو بھی کہتے ہیں جو دور سے پانی کیطرح چمکتی ہے یعنی سراب)

اِنَّ اٰلَ اَبِیْ لَیْسُوْا اَوْلِیَآءَ۔ فلاں شخص کی آل حاکم نہیں ہے (اَبِیْ کے بعد خالی سفیدی کتاب میں چھٹی ہوئی تھی مراد ابی اُمیہ ہے مسلم کی روایت میں یَعْنِیْ فُلَانًا۔ زیادہ ہے۔ آپؐ نے حکم بن عاص (مروان کے باپ) کیطرف اشارہ کیا)

اَلْمُؤْمِنُوْنَ مِنْ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ عِمْرَانَ وَاٰلِ یَاسِیْنَ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ۔ مسلمان ابراہیمؑ اور عمران اور یاسین اور حضرت محمدؐ کی اولاد ہیں۔

[1] ترجمہ:۔ ہم اس کے انجام اور حقیقت کے انتظار میں ہیں ۱۲ مص

Marfat.com

من آلِ حم - اُن سورتوں میں سے جن کے شروع
میں حم ہے۔

اُومی - (اس کو باب الواو مع الیم میں ذکر کرنا تھا) اشارہ
کیا (مصدر ایماء ہے)

کَانَ یُصَلِّی عَلٰی حِمَارٍ یُوْمِی اِیْمَاءً - آنحضرتؐ
(نفل) نماز گدھے پر سوار رہ کر پڑھتے (سجدے اور
رکوع میں) اشارہ کرتے۔

اُوْمِی لِلرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ - رکوع اور سجدے
کے لئے اشارہ کیا۔

اَوَان - وقت۔

یَحْتَلِبُ شَاۃً اٰوِنَۃً - آنحضرتؐ نے ایک شخص
کو وہ بکری کا دودھ بار بار دوہتا تھا (اُسکے تھن میں
کچھ نہ چھوڑتا تھا فرمایا اتنا دودھ چھوڑ دے جو دوسرا
دودھ لے کر آئے)

ھٰذَا اَوَانُ قَطَعَتْ اَبْھَرِیْ - یہ وہ وقت ہے کہ میری
زندگی کی رگ کٹ گئی۔

اَوَّہ - یا اَوْہ یا اَوِّہ یا اَوَّہ - کلمہ درد اور رنج ہے
اَوِّہ عَیْنُ الرِّبٰوا - افسوس یہ تو بالکل سود ہے۔
اَوِّہ لِفِرَاخِ مُحَمَّدٍ مِّنْ خَلِیْفَۃٍ یُسْتَخْلَفُ -
افسوس ہے محمدؐ کی آل کو ایک خلیفہ سے (کیسا صدمہ
پہنچیگا) جو خلیفہ بنایا جائیگا (مراد یزید ہے جس کی وجہ
سے امام حسین اور آپ کی آل کو کیسا صدمہ پہنچا)

اَوَّاھًا مُّنِیْبًا - بہت آہ کرنے والا اللہ کیطرف
رجوع کرنے والا۔

اَوِّہ عَلٰی اِخْوَانِیَ الَّذِیْنَ تَلَوُا الْقُرْاٰنَ
فَاَحْکَمُوْہُ - افسوس میرے ان بھائیوں پر جنہوں
نے قرآن پڑھا اور اُس کو یاد کیا (یہ حضرت علی رضہ
کا قول ہے)

اُوِیٌّ - یا اِوَآءٌ - پناہ لینا - جگہ پکڑنا - جگہ دینا - جھکنا، مائل
ہونا۔

اَوْیَۃٌ اور اِیَّۃٌ اور مَاوِیَۃٌ اور مَاوَاۃٌ بخشنا
رحم کرنا۔

اِیْوَاءٌ - پناہ دینا - جگہ دینا۔

لَا یَاْوِی الضَّالَّۃَ اِلَّا ضَالٌّ - گمے ہوئے جانور کو
وہی جگہ دیتا ہے جو خود گمراہ ہو (جو پرایا مال مار لینا
چاہے)۔

مَنْ تَطَھَّرَ ثُمَّ اَوٰی اِلٰی فِرَاشِہٖ بَاتَ فِرَاشُہٗ
کَمَسْجِدِہٖ - جو شخص وضو کرکے اپنے بستر پر جا لگے
اُسکا بستر اُسکی مسجد کیطرح ہوگا (عبادت کا ثواب
اُسکو ملتا رہیگا)۔

یُخَوِّی فِیْ سُجُوْدِہٖ حَتّٰی کُنَّا نَاْوِیْ لَہٗ - آنحضرتؐ
سجدے میں اپنا پیٹ زمین سے اٹھائے رکھتے (اور
ہاتھوں کو پسلیوں سے الگ) یہانتک کہ ہمکو آپ پر
ترس آجاتا (کہ بڑھاپے میں اتنی مشقت)

کَانَ یُصَلِّیْ حَتّٰی کُنْتُ اٰوِیْ لَہٗ - آنحضرتؐ اتنی
نماز پڑھتے کہ مجھ کو آپ پر ترس آتا۔ (آپ کی محنت
دیکھ کر)۔

لَا تَاْوِیْ مِنْ قِلَّۃٍ - اپنے خاوند پر اُسکی مفلسی کے
باوجود رحم نہیں کرتی۔

اُبَایِعُکُمْ عَلٰی اَنْ تَاْوُوْنِیْ وَتَنْصُرُوْنِیْ - میں تم
سے اس شرط پر بیعت لیتا ہوں کہ تم مجھ کو پناہ دوگے
اور اپنے گھیرے میں کرلوگے اور میری مدد کروگے
(آوی اور اوی دونوں کے معنی ایک ہیں اور لازم
اور متعدی دونوں آئے ہیں)

لَا قَطْعَ فِیْ ثَمَرٍ حَتّٰی یَاْوِیَہُ الْجَرِیْنُ - میوہ
چرانے میں ہاتھ نہ کاٹا جائے گا جبتک کہ کھلیان اُس
کو جگہ نہ دے (یعنی وہ توڑ کر کھلیان میں جمع نہ کیا
جائے)۔

Marfat.com

اَمَّا اَحَدُهُمْ فَاَوٰى اِلَى اللّٰهِ فَاٰوَاهُ - ان میں کو ایک نے تو اللہ کی طرف جگہ لی اللہ نے اُس کو جگہ دی -

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَفَانَا وَاٰوَانَا - شکر خدا کا جو ہم کو کافی ہوا اور جس نے ہم کو ایک ٹھکانا دیا رہنے کی جگہ دی -

مَنْ اٰوٰى مُحْدِثًا - جو شخص بدعت نکالنے والے کو جگہ دے (اُس کی حمایت کرے)

وَلَآ اُؤْوِيْكِ - میں تجھ کو اب جگہ نہیں دینے کا (یعنی تجھ سے رجعت نہیں کرنیکا) -

اِنِّیْ اٰوَیْتُ عَلٰى نَفْسِیْ اَنْ اَذْكُرَ مَنْ ذَكَرَنِیْ میں نے اپنے اوپر یہ قرار دیا کہ جو کوئی میری یاد کریگا میں اُسکی یاد کروں گا اور صحیح یوں ہے اِنِّیْ وَاَیْتُ عَلٰى نَفْسِیْ - یعنی میں نے اوپر یہ وعدہ کر لیا ہے ٹھہرا لیا ہے لازم کر لیا ہے - تو راوی نے غلطی سے وَاَیْتُ کو الٹ کر اٰوَیْتُ کر دیا)

فَاسْتَاٰى لَهَا - یا فَاسْتَاءَ لَهَا - (مُسَاءَةٌ سے بروزن اِسْتَقٰى یا اِسْتَاقَ) - یعنی یہ خواب آپ کو بُرا معلوم ہوا (بعضوں نے فَاسْتَاَلَهَا - پڑھا ہے یعنی اُسکی تعبیر چاہی تاویل سے کذا فی النہایہ - اور طیبی نے اُس پر اعتراض کیا کہ مساءۃ معتل العین مہموز اللام ہے اور جب فَاسْتَاٰى فَاسْتَقٰى کے وزن پر ہو تو اُسکا معتل اللام ہونا لازم آتا ہے اسی طرح اگر فاسْتَاَلَ - فَاخْتَارَ کے وزن پر ہو تو سین اصلی ہوگا اور سَاَلَ سے مشتق ہوگا نہ کہ اَوَّلَ سے اور تاویل سے صاحب مجمع نے کہا طیبی کا اعتراض صحیح ہے اور نہایہ میں جو لکھا ہے وہ کاتب کی غلطی ہوگی)

بَیْنَ نَخْلَةٍ وَّاٰوِیَةٍ درمیان کھجور کے درخت اور آرہ کے درخت کے (آرۃ ایک درخت ہے اصل میں اَوَاۃ تھا)

اَلْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ اٰوَاهُ اللَّیْلُ - جمعہ کی نماز میں حاضر ہونا اُس شخص پر فرض ہے جو نماز پڑھ کر رات تک اپنے گھر پہنچ سکے (اگر مسجد اتنی دور ہو کر جمعہ پڑھ کر رات تک اپنے گھر نہ پہنچ سکے تب جمعہ میں حاضر ہونا فرض نہ ہوگا) -

بَالَ حَتّٰى كُنْتُ اٰوِیْ لَهٗ مِنْ فَلْخِ وَرِكَیْهِ آنحضرت نے پیشاب کیا تو دونوں رانوں کو ایسا ملایا کہ مجھ کو آپ پر رحم آگیا کہ کہیں آپکے سرینوں میں موچ نہ آجائے - جب بیٹھ کر پیشاب کرے تو رانوں کو ملا لینا بہتر ہے اور جب کھڑے ہو کر کرے تو جدا رکھنا بہتر ہے)

فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِیَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِیَ - کتنے لوگ (یعنی کافر) ایسے ہیں (جو اللہ کو نہیں پہچانتے) جن کا نہ کوئی کام بنانے والا ہے نہ ٹھکانا دینے والا -

مَنْ اٰوٰى یا اٰوٰى یَتِیْمًا اِلٰى طَعَامِهٖ - جو کوئی یتیم کو کھانے کے لئے جگہ دے (یعنی اُس کو کھانا کھلائے)

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُنْشِدُكَ بِاِیْوَائِكَ عَلٰى نَفْسِكَ یا اللہ میں تجھ کو اُس عہد کی قسم دیتا ہوں جو تو نے اپنے اوپر کیا ہے -

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الْهَاءِ

اِهَابٌ - کچا چمڑا جس کی دباغت نہیں کیگئی - (اُسکی جمع اُهُبٌ ہے) -

وَفِی الْبَیْتِ اُهُبٌ عَطِنَةٌ - گھر میں کئی بدبودار کچے چمڑے پڑے تھے -

لَوْ جُعِلَ الْقُرْاٰنُ فِیْ اِهَابٍ ثُمَّ اُلْقِیَ فِی النَّارِ مَا احْتَرَقَ - اگر قرآن ایک چمڑے میں رکھا جائے پھر وہ چمڑا آگ میں ڈالا جائے تو نہیں جلیگا - (مطلب یہ ہے کہ حافظ قرآن کو دوزخ کی آگ نہیں جلائیگی)

اَیُّمَا اِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ - جو چمڑا دباغت

Marfat.com

کرلیا جائے وہ پاک ہو چکا۔ یہ حدیث ہر چمڑے کو شامل ہے۔ بعضوں نے کتا اور سور اور آدمی کو مستثنیٰ رکھا ہے، اور اہل حدیث کا راجح مذہب یہ ہے کہ ہر ایک چمڑا دباغت سے پاک ہو جائیگا اور سور کا چمڑا علیحدہ نہیں ہو سکتا لیکن سور کے بال پاک ہیں جن کو موزہ وغیرہ سیا جاتا ہے البتہ سور کی چربی نجس ہے کیونکہ وہ گوشت ہے اور سور کا گوشت بنص قرآنی پلید نجس ہے اسیطرح دم مسفوح (بہتا ہوا خون) نجس ہے)۔

حَقَنَ الدِّمَاءَ فِیْ اُهُبِهَا۔ خونوں کو بدنوں میں محفوظ رکھا یعنی خونریزی نہ ہونے دی یہ حضرت عائشہ رضؓ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا)

اِلَّا اُهُبَةٌ ثَلٰثَةٌ یا اِلَّا اَهَبَةٌ ثَلٰثَةٌ۔ یعنی گھر میں کوئی سامان نہ تھا مگر تین کچے چمڑے پڑے تھے۔

اِهَاب یا یَهَاب۔ ایک مقام کا نام جو مدینہ کے اطراف میں ہے۔

حَتّٰی یَبْلُغَ الْمَسَاکِنُ اِهَابَ یا یَهَابَ۔ یہانتک کہ مدینہ کی آبادی اہاب یا یہاب تک پہنچے۔

لِیَتَاَهَّبُوْا اُهْبَةَ غَزْوِهِمْ۔ تاکہ اپنے جہاد کے سامان کی تیاری کریں۔

اَلْمَیِّتُ لَا یُعْقَمُ فِیْ قَبْرِهٖ حَتّٰی یَاْخُذَ اُهْبَتَهٗ۔ مردہ فوراً اپنی قبر میں نہ گھسیڑ دیا جائے اسکا سامان کرلینے دیا جائے۔

اَهْلٌ۔ لائق، سزاوار، بیوی، کنبے والے۔

نِسَاؤُهٗ مِنْ اَهْلِ بَیْتِهٖ وَلٰکِنْ الخ۔ یعنی آنحضرتؐ کی بیبیاں آپ کے اہل بیت میں داخل ہیں (یعنی اُن کی تعظیم اور محبت بھی دوسرے اہل بیت نبوی کیطرح لازم ہے) مگر اصلی اہل بیت وہ ہیں جن پر زکوٰۃ حرام ہے (یعنی ہاشم اور مطلب کی اولاد)

سُئِلَ الصَّادِقُ مَنْ اَهْلُ بَیْتِهٖ قَالَ الْاَئِمَّةُ۔ امام جعفر صادق سے پوچھا گیا اہل بیت کون ہیں؟ فرمایا امام۔ پھر پوچھا گیا عترت کون ہیں؛ فرمایا کملی والے (یعنی حضرت علی اور فاطمہ اور حسنین علیہم السّلام)۔

اَهْلُ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ۔ تعریف اور بزرگی کے لائق۔

اِنَّهٗ لَیْسَ بِكِ عَلٰٓی اَهْلِكِ هَوَانٌ اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ وَاِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ ثُمَّ دُرْتُ۔ تیرے خاوند کی نگاہ میں تجھ کو کوئی ذلت نہیں (بلکہ تو بہر دلعزیز ہے) تیری مرضی اگر تو چاہتی ہے تو میں سات دن تک تیرے ہی پاس رہتا ہوں مگر پھر دوسری بیبیوں کے پاس بھی سات سات دن رہنا ہوگا اور اگر تو چاہتی ہے تو تین دن تک تیرے پاس رہتا ہوں پھر ایک ایک دن دوسری بیبیوں کے پاس گھوم کر آتا ہوں (کیونکہ نئی بی بی اگر ثیبہ ہو تو خاوند تین روز تک اگر باکرہ ہو تو سات روز تک اُس کے پاس رہ سکتا ہے پھر برابر برابر تقسیم اور دورہ کرنا چاہیئے)

اِنَّهَا مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ۔ یہ جنازہ ملکی لوگوں میں کسی کا ہے (یعنی کافر کا جنازہ ہے)

اَنَا اَهْلُ التَّقْوٰی۔ میں اس لائق ہوں کہ لوگ مجھ سے ڈریں (کیونکہ مجھ کو سب قدرت ہے)

اَعْطَی الْاٰهِلَ حَظَّیْنِ وَالْاَعْزَبَ حَظًّا۔ بیوی بچے والے کو آپ نے دو حصے دیئے اور اکیلے مجرد کو ایک حصہ دیا۔

لَقَدْ اَمْسَتْ نِیْرَانُ بَنِیْ کَعْبٍ اٰهِلَةً۔ بنی کعب کی آگیں بال بچے والی ہوگئیں۔

اَقُوْلُ لَهٗ اِذَا لَقِیْتُهٗ اسْتَعْمَلْتُ عَلَیْهِمْ خَیْرَ اَهْلِكَ۔ میں جب پروردگار سے ملونگا تو یہ عرض کرونگا

Marfat.com

کہ میں نے تیرے بندوں میں سے اُس شخص کو لوگوں پر حاکم کیا جو اُن سب میں بہتر تھا (یہ ابوبکر صدیق رضہ نے فرمایا جب لوگوں نے مرتے وقت اُن سے کہا کہ تم نے عمر کو خلیفہ بنایا ہے تو قیامت کے دن خدا کو کیا جواب دوگے)۔

مترجم :۔ بات یہ ہے کہ اُن کی نظر میں اسوقت سب لوگوں سے زیادہ خلافت کے لائق حضرت عمر رضہ تھے انھوں نے اُنہی کو خلافت دی اور سچ بھی یہ ہے کہ عمرؓ کو خلیفہ بنانا مسلمانوں کے لئے ایک نعمت ہوئی آپنے کمال عدل وانصاف سے حکومت کی اسلام کو وہ رونق دی کہ باید وشاید مکہ والوں کو اہل اللہ کہتے ہیں جیسے کعبہ کو بیت اللہ۔

اَھْلُ الْقُرْاٰنِ ھُمْ اَھْلُ اللّٰہِ وَخَاصَّتُہٗ۔ قرآن کے حافظ اور اس پر عمل کرنے والے خاص خدا کے لوگ ہیں (قرآن والے اللہ والے اور اُس کے خاص مقرب بندے ہیں)

اَھْلاً وَّ سَھْلاً۔ تو اپنے لوگوں میں اور اچھی نرم ہموار زمین میں آگیا (یہ محاورہ ہے جو عرب لوگ آنیوالے سے خوش آمدید کے طور پر کہتے ہیں)

اِدَّھَنَ بِسَمْنٍ اَوْ اِھَالَۃٍ۔ گھی یا چربی لگائی۔

نَھٰی عَنِ الْحُمُرِ الْاَھْلِیَّۃِ۔ آنحضرت ؐ نے پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا (یعنی جو بستی میں رہتے ہیں البتہ جنگلی گدھا حلال ہے)۔

یُدْعٰی اِلٰی خُبْزِ الشَّعِیْرِ وَالْاِھَالَۃِ السَّنِخَۃِ فَیُجِیْبُ۔ آنحضرت ؐ کو اگر جَو کی روٹی اور بدبودار تیل یا چربی کی بھی کوئی دعوت دیتا تو آپ قبول کر لیتے اور کسی کی دل آزاری گوارا نہ فرماتے۔

مترجم :۔ سبحان اللہ صدقے آپ کے اخلاق اور عادات کریمانہ کے کہ اب ہمارے زمانہ میں یہ حال ہے کہ بعضے لوگ اپنے آپ کو اہل حدیث کہتے ہیں لیکن ذرا ذرا سی باتوں پر اپنے بھائیوں کی ضیافت میں نہیں جاتے جبتک اپنے پیغمبر کے اخلاق اور عادات اختیار نہ کرینگے اُنکا شمار اہل حدیث میں کبھی نہیں ہو سکتا۔

کَاَنَّھَا مَتْنُ اِھَالَۃٍ۔ جیسے اسکی پیٹھ ایسی ہے جیسی گھی یا چربی کی مشک۔

اَیُّ اَھْلِکَ اَحَبُّ اِلَیْکَ۔ آپ کے گھر والوں یعنی عزیزوں میں سے آپ کسکو زیادہ چاہتے ہیں۔

اِذَا اَنْفَقَ عَلٰٓی اَھْلِہٖ یَحْتَسِبُھَا۔ جب کوئی شخص اللہ کی رضامندی کیلئے اپنے گھر والوں (یعنی بال بچوں بیوی کنبے والوں) پر خرچ کرے تو اسمیں بھی خیرات کا جیسا ثواب ملیگا (یہانتک کہ اُس لقمہ پر بھی جو تو اپنی بیوی کے منہ میں ڈالے)۔

فَلَمَّا رَاٰی شَوْقَنَا اِلٰٓی اَھَالِیْنَا۔ جب آپنے دیکھا کہ ہم اپنے عزیزوں کنبے والوں میں جانیکے لئے مشتاق ہیں۔

اِنْ شِئْتِ اَعْطَیْتُ اَھْلَکِ۔ اگر تو چاہتی ہو تو میں تیری مالکوں کو یکمشت تیرا بدل کتابت ادا کر دیتی ہوں (یہ حضرت عائشہ رضہ نے بریرہ سے کہا)

فَقَالَ اَھْلُ الْکِتٰبِ ھٰٓؤُلَآءِ اَقَلُّ عَمَلاً مِّنَّا۔ اہل کتاب یعنی یہودی ——— کہنے لگے ان لوگوں نے یعنی مسلمانوں نے کام تو ہم سے کم کیا (تو اہل کتاب سے یہاں یہودی مراد ہیں اسلئے کہ نصاریٰ نے جتنی دیر کام کیا وہ مسلمانوں سے زیادہ نہیں ہے)

اِنَّہٗ مِنْ اَھْلِ النَّارِ۔ وہ دوزخ کا مستحق ہو گیا (اگر اللہ تعالےٰ معاف کردے تو وہ دوسری بات ہے)

اِنَّ لِلْمَآءِ اَھْلاً۔ ہر پانی کے کچھ لوگ ہیں جو وہاں بستے اور رہتے ہیں یا پانی کی بھی ایک مخلوق ہے جو اسمیں رہتی ہے۔

اَھْوَازُ۔ نو گانوں جو بصرے اور ایران کے درمیان ہیں رامہرمز اور عسکر مکرم اور تستر اور جندیسابور اور سوس اور سوق اور نہر تیرا اور ایدج اور مناذر (مجمع میں سات لکھے ہیں)

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الْيَاءِ

اَيْبَةٌ۔ یا **اَيْبٌ**۔ لوٹنا۔

سَرِيْعُ الْاَيْبَةِ۔ جلدی لوٹنے والا۔ دشمنی کے بعد پھر جلدی سے دوست بن جانے والا۔

كَانَ طَالُوْتُ اَيَّابًا۔ طالوت بادشاہ قوم کا سقا (بہشتی) تھا۔

اَيْدٌ۔ زور، قوت، طاقت۔

اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ۔ جبرئیل برابر تیری مدد کرتے رہیں گے۔

وَاَمْسَكَهَا مِنْ اَنْ تَمُوْرَ بِاَيْدٍ۔ اپنے زور سے اسکو تھامے رکھا کہ ہلنے نہ پائے۔

اَيْرٌ۔ ذکر، عضو تناسل۔

مَنْ يَّطُلْ اَيْرُ اَبِيْهِ يَنْتَطِقْ بِهٖ۔ جس کے باپ کا ذکر لمبا ہو (اُس کے باپ کی اولاد بہت ہو) تو وہ اُسکا کمربند بنائے (یہ ایک مثل ہے مطلب یہ ہے کہ اپنے بھائیوں کی کثرت پر وہ پھولا رہے زور جتلائے)

اَيَّار۔ ایک رومی مہینہ کا نام ہے خریزان سے پہلے نیسان کے بعد ماہ مئی۔

اَيْسٌ۔ قہر اور غلبہ۔

اِيَاسٌ۔ ناامیدی۔

تَاْيِيْسٌ۔ نرم کرنا، اثر کرنا۔

اَلْاِيَاسُ غِنًى۔ ناامیدی بھی تونگری ہے (آدمی جب ناامید ہو جاتا ہے تو مستغنی رہتا ہے امید ہی انسان کو محتاج بناتی ہے)۔

اَلْاِيَاسُ عَمَّا فِيْ اَيْدِي النَّاسِ۔ لوگوں کے پاس جو مال و متاع ہے اُس سے ناامید ہونا۔

اٰئِسَةٌ۔ وہ عورت جو حیض سے ناامید ہو گئی ہو۔ (بوڑھی ہو کر)

قَدْ اَيِسَ الشَّيْطٰنُ مِنْ اَنْ يُّعْبَدَ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ۔ شیطان اس سے تو ناامید ہو گیا کہ لوگ عرب کے جزیرہ میں اُس کی پوجا کریں (بت پرستی کریں یعنی قیامت کے قرب تک عرب میں بت پرستی نہ ہوگی البتہ قیامت کے قریب پھر بت پرستی جاری ہوگی جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ دوس کی عورتیں ذی الخلصہ[1] کے گرد چوتڑ مٹکائیں گی)

وَجِلْدُهَا مِنْ اُطُوْمٍ لَا يُؤَيِّسُهٗ۔ اسکی کھال اطوم[2] کی ہے اُسکو کوئی چیز نرم نہیں کرتی اسمیں اثر نہیں کرتی۔

اَيْضٌ۔ لوٹنا۔

حَتّٰى اٰضَتِ الشَّمْسُ۔ یہاں تک کہ سورج لوٹ گیا (یعنی اپنی اصلی حالت پر آگیا پھر روشن ہو گیا)

وَاَيْضًا۔ ابھی اور ایمان تیرے دل میں جمیگا اور میری محبت تجھ کو زیادہ ہوگی یا مجھ کو بھی تجھ سے ایسی ہی الفت ہے۔

اِفْعَلْ كَذَا اَيْضًا۔ پھر ایسا ہی کر جیسے کر چکا ہے۔

اَيْكَةٌ۔ بن جہاں گنجان درخت ہوں جنگل یا ایک مقام کا نام ہے (بعضوں نے لَيْكَةَ پڑھا ہے۔ بعضوں نے کہا ایکہ ایک بستی کا نام ہے اور لیکہ ایک شہر کا نام ہے جہاں حضرت شعیب کی قوم آباد تھی)

اِيْل۔ عبرانی یا سریانی زبان میں اللہ کا نام ہے۔

اِيْلِيْ اِيْلِيْ لِمَ سَبَقْتَانِيْ۔ اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھ کو (دشمنوں کے ہاتھوں میں) کیوں چھوڑ دیا (یہ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا)

اِيَالَةٌ۔ سیاست، اور حکمرانی۔

قَدْ بَلَوْنَا فُلَانًا فَلَمْ نَجِدْ عِنْدَهٗ اِيَالَةً۔ ہم نے فلاں شخص کو آزمایا لیکن اسمیں حکومت اور حکمرانی کی لیاقت نہیں پائی۔

صَاحِبُ اِيْلِيَاءَ۔ ایلیا کا حاکم (یہ بیت المقدس کے شہر کو کہتے ہیں۔)

اِبْنُ عُمَرَ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ مِّنْ اِيْلِيَاءَ۔ ابن عمرؓ نے ایلیا (بیت المقدس) سے حج کا احرام باندھا۔

اِنَّ اَوَّلَ اَنْبِيَاءِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ مُوْسٰى وَاٰخِرَهُمْ عیسٰی

---

[1] ملاحظہ ہو مادہ (اَلْ) میں ذی الخلصہ کا ذکر ۱۲ منہ [2] اطوم کچھوے یا اس مچھلی کو کہتے ہیں جسکی کھال پتھر کی مانند ہو ۱۲ منہ

بنی اسرائیل کے سب سے پہلے پیغمبر حضرت موسیٰ تھے اور سب سے
آخری حضرت عیسیٰ تھے (اور ان دونوں کے درمیان
بہت سے پیغمبر گذرے ہیں اور حضرت یوسف گو بنی اسرائیل
تھے مگر انہوں نے بادشاہت کی اور صرف پیغمبری کے طور
پر نہیں رہے)

اَیْلَۃٌ - ایک شہر جو مصر اور شام کے درمیان ہے۔
عَرْضُہٗ مَا بَیْنَ صَنْعَاءَ اِلٰی اَیْلَۃَ - حوض کوثر کا عرض
اتنا ہے جتنا صنعا رسے ایلہ تک کا فاصلہ۔

اِیَالَۃٌ - سیاست اور حکمرانی۔
اٰلَ الْمَلِکُ رَعِیَّتَہٗ - بادشاہ نے اپنی رعیت کی خوب
سیاست کی۔

اَیِّمٌ - بے خاوند والی عورت، کنواری ہو یا شوہر دیدہ (ثیبہ)
مطلقہ ہو یا اُسکا خاوند مر گیا ہو اور بغیر بیوی والا مرد۔
اَلْاَیِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِہَا - بے خاوند والی عورت (یعنی
ثیبہ) اپنی ذات پر زیادہ اختیار رکھتی ہے (اُسکا نکاح ولی
بغیر اُس کی رضامندی کے نہیں کرسکتا۔)
تَاَیَّمَتِ الْمَرْاَۃُ وَاٰمَتْ - جب عورت بے خاوند کے
رہ جائے تو نکاح نہ کرے (یہ عرب لوگ کہتے ہیں)
اِمْرَاَۃٌ اٰمَتْ مِنْ زَوْجِہَا ذَاتُ مَنْصَبٍ وَّجَمَالٍ
وہ عورت جو اپنے شریف اور خوبصورت خاوند کو
کھو دے (مر جائے یا طلاق دیدے)۔
تَاَیَّمَتْ مِنْ زَوْجِہَا ابْنِ خُنَیْسٍ - حضرت حفصہ رض
اپنے خاوند ابن خنیس کو کھو چکیں (یعنی آنحضرت ص سے
پہلے اُن کے نکاح میں تھیں)۔
مَاتَ قَیِّمُہَا وَطَالَ تَاَیُّمُہَا - اس عورت کا کام چلانے
والا (یعنی خاوند) مر گیا اور مدت سے بے خاوند بیٹھی ہے
(یہ حضرت علی رض کا قول ہے)۔
تَطُوْلُ اَیْمَۃُ اِحْدٰکُنَّ - تم میں سے کوئی مدت تک
بے خاوند بیٹھی رہتی ہے۔

کَانَ یَتَعَوَّذُ مِنَ الْاَیْمَۃِ وَالْعَیْمَۃِ - آنحضرت مجردی
اور پیاس سے زیادہ دودھ پینے کی خواہش سے پناہ مانگتے تھے۔
اَتٰی عَلٰی اَرْضٍ جُرُزٍ مُجْدِبَۃٍ مِثْلِ الْاَیْمِ - ایک بنجر اور
خشک زمین پر آئے جو سانپ کی طرح (چکنی صاف) تھی۔
اَیْمٌ اور اَیْنٌ - باریک ملائم سانپ۔
اَمَرَ بِقَتْلِ الْاَیْمِ - سانپ کے مارنے کا حکم دیا۔
وَاَیْمُ اللّٰہِ لَوْکُشِفَ الْغِطَاءُ لَشُغِلَ مُحْسِنٌ بِاِحْسَانِہٖ
قسم خدا کی اگر پردہ اٹھ جائے تو نیک اپنی نیکی میں مصروف رہیگا
قِیْلَ اَیْمَ هُوَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ - یارسول اللہ صلعم کیا چیز
ہے (یہ اَیْمَ اصل میں اَیُّ مَا هُوَ تھا)۔
وَاَیْمَ ھٰذَا - یہ شخص کون ہے (جسکے ہاتھ بندھے ہوئے تھے)
اَیْمَ تَقُوْلُ - تو کیا کہتا ہے۔
اَیْمَنُ - داہنا ہاتھ، داہنی طرف مبارک خوش نصیب (اسکو باب الیاء مع المیم میں ذکر کرنا تھا)
اَلْاَیْمَنَ فَالْاَیْمَنَ - داہنا پھر داہنا (یعنی جو اُس کی
بعد داہنے جانب میں ہو)۔
اَیْمَنَ وَاَشْاَمَ - داہنی طرف اور بائیں طرف (اَیْمَنَ کے
معنی یمن میں گیا اور اَشْاَمَ کے معنی شام میں گیا بھی آیا ہے)
لَا اِیْمَنُ اَنْ یَّکُوْنَ بَیْنَ النَّاسِ قِتَالٌ - مجھ کو ڈر ہے
کہیں لوگوں میں لڑائی نہ پڑ جائے (یہ اُس قوم کی لغت ہے
جو علامت مضارع کو مکسور پڑھتے ہیں مثلاً نِعْلَمُ، تِعْلَمُ
کہتے ہیں اصل میں لَا اٰمَنُ تھا ہمزہ ثانیہ بوجہ کسرہ ما قبل
یا سے بدل گیا)۔
اَیْنٌ - تھکن اور ماندگی، اور سانپ اور مرد، اور اونٹ، اور
وقت ہنگامہ۔
فِیْهَا عَلَی الْاَیْنِ اِرْقَالٌ وَّتَبْغِیْلٌ - وہاں تھکاوٹ
کے ساتھ بھاگنا اور خچر کی طرح دوڑنا ہے۔
اَیْنَ - کہاں۔
اَیَّانَ - کب، کس وقت۔
اَیْنَ اِذْ یَبْدَءُ بِالصَّلٰوۃِ - کہاں جاتا ہے پہلے نماز

پڑھنا چاہیے (پھر خطبہ) یا پہلے نماز پڑھنا کدھر گیا۔
اَمَا اٰنَ لِلرَّجُلِ اَنْ یَعْرِفَ مَنْزِلَهٗ۔ کیا ابھی تک وہ وقت نہیں آیا جب یہ شخص (ابوذرؓ) اپنا ٹھکانا پہچان لیتا
اَیْنَ اللّٰهُ۔ اللہ تعالیٰ کہاں ہے۔
مترجم:۔ یہ آنحضرتؐ نے ایک لونڈی سے پوچھا۔ اب جس نے ایسا پوچھنے سے منع کیا ہے وہ جاہل ہے کیا وہ پروردگار کی صفات کو پیغمبرؐ سے بھی زیادہ جانتا ہے اپنی منطق اور حکمت خاک میں جھونک، اور طیبی نے جو کہا کہ آنحضرتؐ کا مقصود اس سوال سے یہ نہ تھا کہ اللہ کا مکان کہاں ہے بلکہ الٰہ ارضیہ کی نفی منظور تھی یعنی اُن بتوں کی جنکی عرب لوگ پرستش کرتے تھے یہ خواہ مخواہ کا مکابرہ ہے۔ اَیْنَ لغت میں سوال مکانی کے لئے موضوع ہے اور مکان کا لفظ شرع میں اللہ تعالیٰ کے لئے وارد ہے چنانچہ حدیث قدسی میں ہے وارتفاع مکانی اور عباس بن مرداس نے آنحضرتؐ کے سامنے یہ شعر پڑھا اور آپ نے سکوت فرمایا۔ ؎
تَعَالٰی عُلُوًّا فَوْقَ الْعَرْشِ اِلٰهُنَا وَكَانَ مَكَانُ الْحَقِّ اَعْلٰی وَاَعْظَمَا
فَاَیْنَ صَلٰوتُهٗ بَعْدَ صَلٰوتِهٖ۔ پھر اُسکے مرنے کے بعد جو اُس نے نماز پڑھی وہ کہاں گئی (یعنی اُسکا ثواب ضرور اُس کو ملے گا۔)
اَیْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ۔ نماز کا وقت پوچھنے والا کہاں ہے۔
لَا یَثْبُتُ الشَّیْءُ اِلَّا بِاَیْنِیَّةٍ وَمَاهِیَّةٍ۔ کوئی چیز بغیر اینیت (یعنی مکان) اور ماہیت (شکل) کے ثابت نہیں ہو سکتی (تو متکلمین کا یہ کہنا کہ اللہ کسی جہت اور مکان میں نہیں ہے نہ اوپر نہ نیچے نہ داہنے نہ بائیں اسکو وجود کی نفی کرنا ہے کیونکہ یہ معدوم کی صفت ہے البتہ یہ صحیح ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ اَیَّنَ الْاَیْنَ وَکَیَّفَ الْکَیْفَ (اللہ تعالیٰ نے مکان کو مکان بنایا اور کیف کو کیف بنایا) تو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی چیز قدیم نہیں ہے وہ اُس وقت بھی موجود تھا۔ نہ اَیْن تھا نہ مکان نہ کیف وہ اپنے عرش پر ہے۔ لیکن عرش کا محتاج نہیں۔ عرش بنانے سے پہلے بھی موجود تھا)

اَیْوَانٌ۔ محل۔
مِنْ اِرْتِجَاجِ اَیْوَانِ کِسْرٰی۔ کسریٰ کا محل لرز جاتا۔
اِیْهِ۔ ایک کلمہ ہے جو عرب لوگ اُس وقت کہتے ہیں جب کسی سے یہ خواہش کرتے ہیں کہ وہ اور زیادہ گفتگو کرے (گویا اردو میں اور فرمائیے اور ہوں کی جگہ بولا جاتا ہے)
اِیْهٍ۔ تنوین کے ساتھ بھی حالت وصل میں کہتے ہیں۔
اِیْهًا۔ نصب کے ساتھ خاموش کرنیکیلئے بولتے ہیں۔
قَالَ عِنْدَ کُلِّ بَیْتٍ اِیْهِ۔ (آنحضرتؐ امیہ بن ابی الصلت کے اشعار سُن رہے تھے) اور ہر شعر پر فرماتے اِیْهِ۔ یعنی اور پڑھو اور پڑھو۔
اِیْهًا اُصَیْلُ۔ اصیل خاموش رہ بس کر۔
اِیْهًا وَاللّٰهِ۔ یہ لفظ کبھی تصدیق اور اظہار رضامندی کیلئے بھی بولتے ہیں یعنی ہاں! اِیْوَ حال کے محاورہ میں عرب لوگ اچھا کے معنی میں ہاں کی جگہ بولتے ہیں جو اَیْ وَاللّٰهِ کا مخفف ہے اِیْهًا وَالْاِلٰهِ۔ (یہ عبداللہ بن زبیر کا قول ہے جب لوگوں نے طعن کی راہ سے انکو کہا دو کمر بند والی کے بیٹے انکا مطلب یہ تھا کہ یہ تو میری عین تعریف اور منقبت ہے) پھر کہو پھر کہو۔
مترجم:۔ اُن کی والدہ اسماء بنت ابی بکرؓ نے آنحضرتؐ کی ہجرت کے وقت اپنا کمر بند پھاڑ کر دو ٹکڑے کر کے ایک میں تو آپکا توشہ باندھ دیا تھا اور دوسرے سے مشکیزہ، پھر وہ غار میں لٹکا دیا تھا تاکہ وہ دونوں لے لیں۔ حجاج بن یوسف ظالم مشہور نے بھی تحقیر کی غرض سے عبداللہ بن زبیر کو بھی کہا تھا اِبْنُ ذَاتِ النِّطَاقَیْنِ یہ قصہ مشہور ہے حالانکہ یہ ایسی فضیلت اور منقبت تھی کہ حجاج کی ہفتاد پشت کو بھی نصیب

Marfat.com

نہیں ہوئی تھی۔

اِیْهِ اِیْهِ یَا اَبَا نُجَیْدٍ۔ ابو نجید اور کچھ کہہ اور کچھ کہہ۔

اِنِّیْ اٰتِیَة بِهَا کَمَا یُؤَیِّهُ بِالْخَیْلِ فَتُجِیْبُنِیْ (یہ ملک الموت کا قول ہے) یعنی میں روحوں کو اسطرح پکارتا ہوں جیسے گھوڑوں کو پکارتے ہیں وہ میرا پکارنا سُن لیتی ہیں۔ (بدنوں سے نکل آتی ہیں)

اَهًا اَبَا حَفْصٍ۔ ہائے ابو حفص، (یہ حضرت عمرؓ کی کنیت ہے)

اَیْهَاتَ لَا مَاءَ لَکُمْ یا اَیْهَا لَا مَاءَ لَکُمْ۔ پانی تم سے بہت دور ہے یہاں پانی نہیں مل سکتا۔

اِیْهِ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ۔ خطاب کے بیٹے اور کچھ کہہ۔

اَیْهًا اور وَیْهًا اور اَیْهَكَ اور وَیْهَكَ۔ تحریض (رغبت دلانے) اور اغراء (اُبھارنے) کیلئے بولا جاتا ہے۔

وَاهًا۔ تعجب کیلئے، اردو میں واہ واہ تعجب کے مقام پر بولتے ہیں۔ اور تعریف کے مقام پر یہ عربی سے نکلا ہے۔

اِیْهًا عَنَّا۔ ہم کو مت چھیڑو۔

اٰیَة۔ شخص جسم، نشانی، پند نصیحت، عبرت، قرآن کا ایک جملہ جسپر یہ نشانی (ہ) بنی ہوتی ہے (اور آیۃ اصل میں اَیَیَة یا اٰیِیَة تھا) (اور آیات اور آی جمع اور آیاء جمع الجمع)

اَحَلَّتْهُمَا اٰیَة وَّحَرَّمَتْهُمَا اٰیَة۔ دو لونڈیوں (کو اپنے پاس لونڈی رکھنا جو آپس میں بہنیں ہوں) ایک آیت (اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ) کی رو سے درست ہے اور دوسری آیت (وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ) کی رو سے نادرست ہے (یہ حضرت عثمان رضؓ کا قول ہے)۔

لَوْلَا اٰیَة فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ مَا حَدَّثْتُکُمْ۔ اگر اللہ کی کتاب میں ایک آیت نہ ہوتی اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا اخیر تک[1] تو میں تم سے یہ حدیث بیان نہ کرتا۔

یَکْفِیْكَ اٰیَةُ الصَّیْفِ۔ تجھ کو گرمی کے دنوں میں جو آیت اُتری یَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلَالَةِ اخیر تک[2] کافی ہے (دوسری آیت جو کلالہ کے باب میں ہے وَاِنْ کَانَ رَجُلٌ یُّوْرَثُ کَلَالَةً[3] وہ جاڑے کے دنوں میں اتری ہے)۔

بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً۔ میری باتیں لوگوں کو پہنچاؤ ایک ہی بات سہی (تو آیت سے یہاں حدیث مراد ہے)

اٰیَة لِّمَنْ تَوَسَّمَ۔ اسلام بہبودی کی نشانی ہے اُس کے لئے جو بھلائی کا طالب ہو۔

نَزَلَ جِبْرِیْلُ بِاٰیٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ۔ جبریلؑ قرآن کی کئی آیتیں لے کر اُترے۔

اَلْاٰیَاتُ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ۔ قیامت کی نشانیاں دو سو برس کے بعد ظاہر ہوں گی۔

مترجم:۔ اس حدیث سے مقصود یہ ہے کہ قیامت کی بڑی نشانیاں ہجرت کے دو سو برس کے بعد ہیں اور دو سو برس تک کوئی بڑی نشانی ظاہر نہ ہوگی اب دو سو کے بعد یہ بعدیت زمانی ہے، ہزاروں لاکھوں برس کو شامل ہے اور آنحضرتؐ نے یہ فرما کر صحابہ کو مطمئن کر دیا کہ دو سو برس تک ابھی قیامت کی کوئی بڑی نشانی ظاہر ہونے کا فکر نہ کرو بعضوں نے کہا ہزار کے بعد دو سو برس مراد ہیں یہ جو دوسری حدیث میں ہے اگر دجال میرے سامنے نکلا تو میں اُس سے بحث کرونگا شاید اس سے پہلے آپ نے فرمائی ہو اُس کے بعد آپ کو معلوم کرایا گیا ہوگا کہ دو سو برس تک قیامت کی علامات کبریٰ ظاہر نہیں ہونگی۔ واللہ اعلم۔

اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰهِ۔ سورج گہن اور چاند گہن اللہ کی قدرت کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں (کسی کے مرنے یا جینے سے اُن میں گہن نہیں لگتا)

قُلْتُ اٰیَة (اسماء کہتی ہیں) میں نے کہا کیا یہ کوئی عذاب یا قیامت کی نشانی ہے (حضرت عائشہؓ نے اشارہ سے جواب دیا ہاں)۔

اٰیَةُ الْحِجَابِ۔ حجاب کی آیت یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ آخیر تک[4]۔

---

[1] ترجمہ:۔ جو لوگ ہمارے نازل کردہ کھلے دلائل اور ہدایات کو ہمارے کتاب میں لوگوں کے سامنے کھول دینے کے بعد چھپاتے ہیں ان پر اللہ لعنت بھیجتا ہے اور لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں آخر تک (البقرۃ، ۱۵۹-۱۶۰) [2] (سورۃ النساء، ۱۷۶) [3] (سورۃ النساء، ۱۲) [4] بعض لوگ ظاہر کلام کو قرآنی آیت سمجھتے ہیں اور لکھتے ہیں، ۱۲ منہ [4] (سورۃ احزاب، ۵۹) ۱۲ منہ

أَیُّ اٰیَۃٍ أَعْظَمُ مِنْ ذَهَابِ أَزْوَاجِهٖ - آپ کی بیویوں کے گذر جانے سے بڑھ کر کون سی نشانی ہوگی۔ (یعنی آنحضرت کی بیویوں کی وفات قیامت کی بڑی نشانی ہے کیونکہ آپ کی بیبیاں صحابیت کیساتھ زوجیت کا بھی شرف رکھتی تھیں اور دوسری حدیث میں ہے کہ صحابی میری امت کے لئے باعث امن ہیں)۔

فَمَا اٰیَۃُ ذٰلِکَ فِیْ خَلْقِهٖ - اللہ کا دیدار (جو قیامت میں بے اڑچن اور بے تکلیف ہوگا) اُسکا نمونہ مخلوقات میں کیا ہے۔

وَکُنَّا نَعُدُّ الْاٰیَاتِ بَرَکَۃً - ہم تو نبوت کی نشانوں (یعنی معجزوں کو یا قرآن کی آیتوں) کو باعث برکت سمجھتے تھے۔

فِیْ اٰیَاتٍ أَرَاهُنَّ اللّٰهُ - اُن نشانیوں میں جو اللہ نے دکھلائیں (جنکا ذکر سورۂ نجم میں ہے لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیَاتِ رَبِّهِ الْکُبْرٰی)

اٰیَۃُ الْاِیْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ - ایمان کی نشانی انصار سے محبت رکھنا ہے۔

نَسَخَتْهَا اٰیَۃٌ مَّدَنِیَّۃٌ - سورۂ فرقان کی اس آیت اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ کو مدینہ میں جو آیت اتری وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا نے منسوخ کردیا (یہ ابن عباسؓ کا قول ہے اُن کے نزدیک قاتل مومن کی توبہ مقبول نہیں یعنی جو عمداً ناحق کسی مومن کو مارے اُسکو دوزخ کا عذاب ضرور ہوگا۔)

قَرَأَ اٰیَۃَ النِّسَاءِ - آپ نے سورۂ نساء کی آیت یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَاءَکَ الْمُؤْمِنَاتُ پڑھی۔

اٰیَۃُ الرَّجْمِ - رجم کی آیت یعنی اَلشَّیْخُ وَالشَّیْخَۃُ اِذَا زَنَیَا فَارْجُمُوْهُمَا آخر تک

لَمَّا نَزَلَتْ اٰیَاتُ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ - جب سورہ بقرہ کی آیتیں (یعنی سود کی حرمت کی آیتیں) اُتریں۔

کَانُوْا یَسْأَلُوْنَ عَنِ الْاٰیَاتِ - وہ آنحضرتؐ سے نشانیاں (یعنی معجزے) مانگتے تھے (مثلاً کہتے تھے صفا پہاڑ سونے کا ہو جاوے یا آسمان سے ہمارے سامنے ایک کتاب اترے۔

مترجم ہرچند اللہ تعالیٰ ایسی صاف نشانیاں بھی دکھلا سکتا ہے مگر اُسکو منظور ہے کہ ایمان بالغیب قائم رہے اور دنیا میں کفر اور ایمان دونوں چلتے رہیں اگر ایسی صاف نشانیاں اتریں تو سب کے سب مومن ہو جائیں گے اور ایمان بالغیب نہ رہیگا

عَنْ تِسْعِ اٰیَاتٍ - یہود نے آپ سے اُن نو نشانیوں کو پوچھا (جو حضرت موسیٰؑ کو دیگئی تھیں) اور دسویں نشانی جو یہودیوں سے خاص تھی وہ آپ نے زیادہ بیان کردی کیونکہ انھوں نے اُسکو امتحاناً چھپا رکھا تھا اسی لئے جب آپ نے برابر جواب دیا تو انھوں نے آپ کے ہاتھ چومے)

اِنَّ بَیْنَنَا وَبَیْنَهٗ اٰیَۃً - ہم کو پروردگار کی ایک نشانی معلوم ہے (وہ یہ کہ پروردگار کسی مخلوق کے مشابہ نہیں ہے جس میں یہ بات ہو وہ سچا پروردگار ہے)۔

اَیْهُقَانٌ - ایک گھانس ہے خوشبودار جسکو جرجیر بری بھی کہتے ہیں۔ (راہون کی بھاجی) (Cress) یہ حُرف، رشاد بری وغیرہ سے مشابہ ہوتی ہے۔

رَضِیْعُ اَیْهُقَانَ - ایہقان کو (دودھ کیطرح) جو سبزہ زار (مطلب یہ ہے کہ یہ مقام ایسا تر و تازہ اور شاداب ہے کہ یہاں کی ایہقان دودھ کی طرح جانور چرتے ہیں ایک روایت میں رَصِیْعُ اَیْهُقَانَ صاد مہملہ سے ہے یعنی ایہقان نامی بوٹی سے آراستہ)۔

اِیَّا - ایک اسم مبہم ہے تمام ضمائر منصوبہ اُس سے متصل ہوتے ہیں جیسے اِیَّایَ اِیَّانَا اِیَّاکَ اِیَّاهُ وغیرہ۔

اِنِّیْ اَوْ اِیَّاکَ فِرْعَوْنُ هٰذِهِ الْاُمَّۃِ - (یہ آنحضرت نے ابوجہل سے فرمایا) یعنی میں یا تو دونوں میں سے کوئی ایک اس امت کا فرعون ہے (مطلب یہ ہے کہ تو فرعون ہے اور ابہام تعریض کیلئے ہے جیسے کہتے ہیں یا تو میں جھوٹا ہوں یا تو جھوٹا ہے حالانکہ کہنے والے کو اپنے صدق کا یقین ہوتا ہے اور اسطرح کہنے سے یہ غرض ہوتی ہے کہ مخاطب جھوٹا ہے)۔

کَانَ مُعَاوِیَۃُ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ السَّجْدَۃِ الْاٰخِرَۃِ کَانَتْ اِیَّاهَا - معاویہؓ جب دوسرے سجدے سے سر اُٹھاتے تو بس یہی سجدے سے سر اُٹھانا ہوتا (یعنی سیدھے کھڑے ہو جاتے جلسۂ استراحت نہ کرتے)۔

Marfat.com

اِیَّایَ وَکَذَا۔ اسکو مجھ سے الگ رکھو اور مجھ کو اُس سے الگ رکھو (یعنی
وَاِیَّاکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ۔ اور آپ یارسول اللہ (یہاں
اِیَّاکَ بمعنی اَنْتَ ہے)

اَیٌّ۔ اسم ہے معرب کبھی شرط کیلئے آتا ہے کبھی استفہام کیلئے کبھی
م۔ زائد ہوتا ہے جیسے یَاَیُّہَا النَّبِیُّ (اَیٌّ کا تثنیہ اَیَّانِ اور جمع
اَیُّوْنَ یہ مذکر کیلئے ہے اور مؤنث کیلئے اَیَّۃٌ اَیَّتَانِ اَیَّاتٌ)۔
فَتَخَلَّفْنَا اَیَّتُہَا الثَّلَاثَۃُ۔ ہم تینوں آدمی پیچھے رہ گئے۔
(یعنی غزوہ تبوک میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ نہیں گئے اَیَّتُہَا
الثَّلَاثَۃُ سے خود اپنے آپکو مراد لیا جیسے اَنَا اَنَا فَاَفْعَلُ کَذَا
اَیُّہَا الرَّجُلُ اور اَیَّتُہَا الرَّجُلُ سے خود متکلم اپنے آپکو مراد لیتا ہے)
اَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْرٌ۔ بھلا ابوسلمہ سے بڑھکر کون سا مسلمان
بہتر ہوگا۔

مترجم:۔ بی بی ام سلمہ کو آنحضرت ﷺ کے نکاح میں آنے
کی توقع نہ تھی تو باقی مسلمانوں میں وہ ابوسلمہ کو بہتر سمجھتی
تھیں اُن سے افضل کسی کو نہیں جانتی تھیں اور حضرت
صدیق اکبر اُن صحابہ سے افضل ہیں جن کی وفات آنحضرت
کے بعد ہوئی اور جو صحابہ آنحضرت ﷺ کے سامنے گزر گئے
جیسے حضرت حمزہ سعد بن معاذ وغیرہ اُن سے بھی ابوبکر صدیق
افضل ہیں یا نہیں اسمیں اختلاف ہے اور شاید بی بی ام سلمہ
اُن لوگوں پر صدیق اکبر کے افضل ہونے کی قائل نہیں ہونگی۔
اَیُّکُمْ سَمِعَ۔ تم میں سے کس نے آنحضرت ﷺ سے فتنوں
کے باب میں سنا ہے (یہ استفہام ہے اگر حضرت عمرؓ
بھول گئے ہوں یا امتحان ہے اگر انکو یاد ہو تو)۔
اَیْشٌ۔ مخفف ہے اَیُّ شَیْءٍ کا عام عرب اَیُّ شَیْءٍ کی جگہ
یہی اور لِاَیِّ شَیْءٍ کی جگہ لِیْشْ بولتے ہیں۔
اَیُّ سَاعَۃٍ ہٰذِہٖ۔ بھلا یہ کونسا وقت آنیکا ہے (یہ
حضرت عمرؓ نے حضرت عثمانؓ سے کہا تھا جب وہ جمعہ کی نماز
میں دیر سے آئے تھے۔

اَیُّ شَیْءٍ کَمَرِّ الْبَرْقِ اَلَمْ تَرَوْا۔ بھلا بجلی کے برابر
کون سی چیز جلد گذرنے والی ہے تم نہیں دیکھتے۔
لِاَیِّ ذٰلِکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ۔ آپ نے کس وجہ سے
ایسا فرمایا۔
اَیُّمَا قَرْیَۃٍ اَتَیْتُمُوْھَا اَقَمْتُمْ فِیْہَا فَسَہْمُکُمْ فِیْہَا
وَاَیُّ قَرْیَۃٍ عَصَتِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَاِنَّ خُمُسَہٗ
لِلّٰہِ ثُمَّ ھِیَ لَکُمْ۔ یعنی جو ملک بدون جنگ کے
فتح ہو تو امام کو اختیار ہے اُس میں سے جتنا چاہے
مجاہدین کو دے اور جو ملک جنگ سے فتح ہو وہ سب
مجاہدین کا حق ہے صرف پانچواں حصہ امام لے۔
اِیْ۔ حرف ایجاب ہے بمعنی ہاں۔
اِیْوَ۔ مخفف ہے اِیْ وَاللّٰہِ کا یعنی ہاں، اچھا۔
اَیْ۔ حرف ندا ہے اور حرف تفسیر۔ بمعنی یعنی
اَیَا۔ اور ھَیَا دونوں حرف ندا ہیں۔
اَیَاۃٌ۔ سورج کی روشنی۔
اَیَّانَ۔ کس وقت، کب (محیط میں ہے کہ اَیَّانَ ظرف ہے
وہ زمانہ مستقبل سے سوال کے لئے آتا ہے اور اکثر
اُس کا استعمال بڑی شان والے امر میں کیا جاتا ہے
جیسے اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ[1] یا اَیَّانَ مُرْسٰھَا[2]۔
اور بمعنی متی کے بھی مستعمل ہوتا ہے جیسے وَمَا یَشْعُرُوْنَ
اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ[3]۔ اور کبھی شرط کے معنی کا متضمن
ہوتا ہے جیسے اَیَّانَ تَاْتِنَا نُحَدِّثْکَ (یعنی جب تو
ہمارے پاس آئے گا تو ہم تجھ سے باتیں کرینگے)۔
اِیَّانَ۔ بکسر ہمزہ بھی اسی معنی میں آیا ہے۔

ختم شد

[1] ترجمہ۔ قیامت کا دن کب ہوگا ۱۲ منہ [2] ترجمہ۔ وہ (قیامت) کب واقع ہوگی ۱۲ منہ [3] ترجمہ۔ اور وہ نہیں جانتے کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے ۱۲ منہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب "ب"

لغات الحدیث

تالیف

حضرت علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ تعالیٰ

بہ تکمیل و تصحیح و اضافہ لغات وسعی ملا کلام

باہتمام

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

Marfat.com

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کتابُ الباءِ الموحدۃ

ب:- حروف تہجی کا دوسرا حرف ہے اور اس کا عدد حساب جمل میں دو ہے۔ یہ حرف جر ہے اور چودہ معانی میں مستعمل ہوتا ہے۔ الصاق حقیقی یا مجازی جیسے اَمۡسَکۡتُ بِزَیۡدٍ اور مَرَرۡتُ بِزَیۡدٍ تعدیہ جیسے ذَھَبَ اللّٰہُ بِنُوۡرِھِمۡ استعانت جیسے کَتَبۡتُ بِالۡقَلَمِ سببیۃ جیسے ظَلَمۡتُمۡ اَنۡفُسَکُمۡ بِاتِّخَاذِکُمُ الۡعِجۡلَ مصاحبت جیسے اِذۡھَبۡ بِسَلَامٍ اَیۡ مَعَ سَلَامٍ ظرفیۃ جیسے نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ بدلیۃ مقابلہ مجاوزہ استعلاء تبعیض قسم غایۃ توکید اور تفصیل کتب نحو میں ملاحظہ فرمائیں۔

بَائِیَۃٌ:- زیتون کی عید

بِئۡرٌ بَائِیَۃٌ (بہ یائے خفیفہ) فراخ منہ والا کنواں

بَابَا: بچوں کی زبان میں باپ کو کہتے ہیں۔ کسی کو بابی اَنۡتَ وَاُمِّیۡ کہنا یعنی تجھ پر میرے ماں باپ صدقے ہوجائیں) اس کی جمع ہے بَابَاوَاتٌ

بَأۡبَأَ الۡوَلَدُ:- بچے نے بابا کہا

بَأۡبَأَ بِہٖ:- اس سے یوں کہا میرے ماں باپ تجھ پر صدقے

بُؤۡبُؤٌ:- اصل۔ سردار ظریف۔ زیرک۔ عقلمند۔ سرمہ دانی کا سر۔ تکلی کا بدن یا آنکھ کی پتلی۔ ہر چیز کا درمیانی حصہ۔ وسط۔

ھُوَ ابۡنُ بُجۡدَتِھَا وَبُؤۡبُؤُھَا:- وہ اس کا خوب جاننے والا اور پہچاننے والا ہے (یہ ایک محاورہ ہے)

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ بَأۡبَأَ الۡحَسَنَ وَالۡحُسَیۡنَ۔ آنحضرت نے امام حسن اور امام حسین علیہما السلام سے فرمایا۔ تم پر میرے ماں باپ صدقے جائیں

بَأۡبَأَ الرَّجُلُ:- آدمی دوڑا۔

بَأۡبُوۡسٌ:- اونٹنی کا بچہ۔ شیر خوار بچہ یا ہر بچہ، دودھ پیتا بچہ

اِنَّہٗ مَسَحَ رَأۡسَ الصَّبِیِّ وَقَالَ یَا بَأۡبُوۡسُ مَنۡ اَبُوۡکَ:- جریج عابد نے اس بچہ کے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا کہ اے دودھ پیتے بچے! "تیرا باپ کون ہے"؟ (اللہ تعالے نے اس بچے کو گویا کر دیا اور اس طرح جریج عابد پر جو تہمت لگائی گئی تھی وہ دور ہوگئی)

بَابُوۡنَجُ:- یہ فارسی سے گل بابونہ کا معرب ہے جو ایک خوشبودار مشہور زرد پھولوں والی بوٹی ہے۔ اسکی چاروں طرف کی پتیاں سفید اور درمیانی حصہ زرد ہوتا ہے اسے اُقۡحُوَانٌ یا قُحۡوَانٌ بھی کہتے ہیں۔

بَأَجَ:- چیخنا چلانا۔ بدل دینا۔ پھیر دینا۔

بَأۡجَۃٌ:- طرح طرح کے کھانے۔

بَأۡجٌ۔ برابر طریقہ قسم

لَاَجۡعَلَنَّ النَّاسَ بَأۡجًا وَّاحِدًا۔ حضرت عمر نے کہا میں لوگوں کو ایک ہی روش طریق پر کر دوں گا (تنخواہ وغیرہ

Marfat.com

میں برابر)
بَادَرُوْجُ :- مشہور بوٹی ہے اس کو حوک اور ریحان رُہانی بھی کہتے ہیں اور عام لوگ حبق کہتے ہیں۔ (یعنی جنگلی تلسی یا بابونہ)
بَادِ زَهْر (معرب ہے فادزہر کا) زہرمہرہ۔ زہر کا اثر دور کرنے والا۔
بَاذَنْجَان بیگن (مشہور ترکاری ہے)
اَلْبَاذَنْجَانُ لِمَا اُكِلَ لَهٗ بیگن جس مطلب کے لئے کھایا جائے وہ مطلب پورا ہوگا (یہ حدیث موضوع ہے) (بَاذِنْجَانُ یا بَادِنْجَانُ بھی پڑھا جاتا ہے)
بَأْرٌ (کنواں) کھودنا جمع کرنا۔ چھپا کر نیکی کرنا، آگے بھیجنا چھپانا۔ جمع رکھنا تاکہ بوقت ضرورت کام آئے۔
اِنَّ رَجُلًا اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يَبْتَئِرْ خَيْرًا
ایک شخص کو اللہ نے دولت دی لیکن اس نے کوئی نیکی کا کام آگے نہیں بھیجا (بعضوں نے لَمْ يَبْتَئِزْ زائی معجمہ سے بعضوں نے لَمْ يَبْتَهِرْ پڑھا ہے)
فَاسْتَقَوْا مِنْ اٰبَارِهَا :- وہاں کے کنوؤں سے پانی پلایا (اٰبَارٌ بِئْرٌ کی جمع ہے)
اِغْتَسِلِيْ مِنْ ثَلٰثَةِ اٰبَارٍ يَمُدُّ بَعْضُهَا بَعْضًا
تین کنوؤں کے پانی سے جن کا پانی ایک دوسرے میں آتا ہو غسل کر
اَلْبِئْرُ جُبَارٌ کنویں سے جو نقصان پہنچے اس کا تاوان نہیں (مثلاً ایک پرانا لاوارث کنواں ہو اس میں کوئی گر کر مرجائے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ کنوئیں میں مزدوری ٹھہرا کر اترے پھر اس کو صاف کرنے یا کوئی چیز نکالنے میں وہ ہلاک ہو جائے تو کنوئیں کے مالک پر کوئی مواخذہ نہ ہوگا)
نَجْعَلُ قَبْرَهَا فِيْ بِئْرٍ کنوئیں میں اس کی قبر ہوگی۔
بِئْرُ حَاءَ :- ابوطلحہ کا ایک باغ تھا یا کنواں بئرحاء نامی

(اس کا ذکر باب الباء مع الراء میں آئے گا مادہ بَرَحَ میں)
بَأْسٌ :- ڈر، عذاب، قوت، سختی، بہادری، لڑنا۔
بُؤْسٌ سختی، مصیبت، بلا، حرج، مضائقہ، بدقسمتی، نقصان، افسوس، محتاجی، عاجزی۔
تُقْنِعُ يَدَيْكَ وَتَبَاءَسُ - تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور عاجزی دکھلائے۔
بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ ہائے عمار کی مصیبت (کیسی رحم کے قابل ہے سمیہ ان کی والدہ کا نام تھا بڑے جلیل القدر محب اہل بیت صحابی تھے جنگ صفین میں حضرت علیؓ کی طرف سے شہید ہوئے آنحضرتؐ نے یہی پیشینگوئی فرمائی تھی کہ تجھکو باغی گروہ قتل کرے گا)
اَنْ تَبَاءَسَ وَتُمَسْكِنَ - اپنی عاجزی اور محتاجی دکھلائے۔
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْجَمَالَ وَالتَّجَمُّلَ وَيُبْغِضُ الْبُؤْسَ وَالتَّبَاؤُسَ - اللہ تعالیٰ خوبروئی اور آراستگی کو پسند کرتا ہے اور تکلیف اور رنج ظاہر کرنے کو برا جانتا ہے۔
كَانَ يَكْرَهُ الْبُؤْسَ وَالتَّبَاؤُسَ یا وَالتَّبَؤُّسَ آنحضرتؐ (لوگوں کے سامنے) اپنی مصیبت اور محتاجی ظاہر کرنے کو برا جانتے تھے (کیونکہ یہ بے صبری ہے البتہ پروردگار کے سامنے ظاہر کرنے میں کوئی برائی نہیں جیسے حضرت یعقوبؑ نے فرمایا اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ[1]) اِنَّ لَكُمْ اَنْ تَنْعَمُوْا فَلَا تَبْؤُسُوْا (بہشت والو) اب تم کو یہ ملا کہ مزے سے چین و آرام کرتے رہو کبھی کوئی رنج و تکلیف نہ ہوگی۔
اِذَا اشْتَدَّ الْبَأْسُ اِتَّقَيْنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ

[1] میں اپنی مصیبت اور حال زار خدا سے بیان کرتا ہوں ۱۲ منہ

Marfat.com

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جب جنگ سخت ہو جاتی اور ڈر ہوتا تو ہم آنحضرتؐ کو اپنا بچاؤ بناتے (آپ کا آسرا لیتے سبحان اللہ آنحضرتؐ کی شجاعت اور بہادری کا کیا کہنا)۔

اَلدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَأْسِ اذان اور جنگ کے وقت جو دعا کی جائے۔

نَهٰی عَنْ کَسْرِ السِّکَّةِ الْجَائِزَةِ اِلَّا مِنْ بَأْسٍ جو سکہ چلتا ہوا ہو اسکے توڑنے سے آپ نے منع فرمایا (اس لئے کہ اس پر اللہ کا نام ہوتا ہے یا اس لئے کہ یہ مال کا تلف کرنا ہے بعضوں نے کہا توڑنے سے یہ مراد ہے کہ اس کو کتر کر یا تیزاب میں ڈال کر اس کا وزن کم کر ڈالے) مگر ضرورت کے وقت توڑ سکتا ہے (جیسے وہ کھوٹا ہو یا اور کوئی خرابی ہو)

بِئْسَ اَخُو الْعَشِیْرَةِ۔ یہ اپنے قبیلے (خاندان) کا برا آدمی ہے۔

عَسَی الْغُوَیْرُ اَبْؤُسًا۔ عجب نہیں کہ غویر آفتیں ہو جائے۔ (غویر ایک پانی کا نام ہے یا چھوٹا غار وہاں کچھ لوگ اترے تھے دشمن نے یکایک آن کر ان کو مار ڈالا اس روز سے یہ مثل مشہور ہو گئی)

بِئْسَ مَضْجَعُ الْمُؤْمِنِ مسلمان کی یہ خوابگاہ یعنی قبر بری ہے۔ (یہ ایک شخص نے قبر میں جھانک کر کہا آنحضرتؐ نے فرمایا بِئْسَ مَا قُلْتَ تو نے بری بات کہی تب وہ کہنے لگا یا رسول اللہ میرا مطلب یہ تھا کہ اللہ کی راہ میں شہید ہونا اس طرح مرنے سے بہتر ہے)

لٰکِنَّ الْبَائِسَ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ البتہ مصیبت کا مارا سعد بن خولہ ہے (جو مکہ سے ہجرت کر چکا تھا لیکن پھر وہیں جا کر مرا)

اَلْبَائِسُ ھُوَ الَّذِیْ لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَّخْرُجَ لِزَمَانَتِهٖ۔ بائس وہ ہے جو لنجے ہونے کی وجہ سے نکل نہ سکے (کہیں نہ جا سکے)۔ (مغرب میں ہے)۔ بائس وہ محتاج ہے جو معذور ہو اور فقیر وہ محتاج ہے جو دروازوں پر نہ پھرے اور مسکین وہ محتاج جو دروازوں پر پھرے)

مَا اَقْرَبَ الْبُؤْسَ مِنَ النَّعِیْمِ (دنیا کی تکلیف (آخرت کی) راحت سے کیسی نزدیک ہے۔

وَمِنَ الْمَکَارِمِ صِدْقُ الْبَأْسِ: سچا خشوع و خضوع اور خوفِ الٰہی عمدہ اخلاق میں سے ہے۔

اَتُرٰی بِیْ بَأْسًا۔ کیا مجھ میں کوئی روگ معلوم ہوتا ہے (کیا میں دیوانہ ہوں)

اَلْبَأْسَاءُ محتاجی

اَلضَّرَّاءُ جان کا نقصان

بِئْسَ مَا لِاَحَدِھِمْ یَقُوْلُ نَسِیْتُ آدمی کا یہ کہنا برا ہے کہ میں بھول گیا (حالانکہ بھلانے والا اور یاد دلانے والا بھی وہی ہے۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ وہ آدمی برا ہے جو اچھا کلام یاد کر کے پھر اس کو بھول جائے)

بِئْسَ الْخَطِیْبُ اَنْتَ تو برا واعظ ہے (کیونکہ اس نے اختصار کے لئے اللہ اور رسول کو ایک ہی ضمیر میں شریک کر دیا کہنے لگا وَمَنْ یَّعْصِھِمَا[1] بہتر یوں کہنا تھا وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ[2])

بِئْسَ مَطِیَّةُ الرَّجُلِ زَعَمُوْا۔ آدمی کا یہ تکیہ کلام بھی کیا برا ہے کہ "لوگ کہتے ہیں" (اکثر یہ کلمہ ان باتوں کی نسبت کہا جاتا ہے جن کی سچائی کا یقین نہیں ہوتا تو آنحضرتؐ نے ایسی باتوں کے بیان کرنے ہی سے روک دیا)

---

[1] ترجمہ:۔ اور جو کسی نے ان دونوں کی نافرمانی کی ۱۲ مم

[2] جس کسی نے اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کی ۱۲ مم

Marfat.com

سَأَلَتْ طَلَاقًا مِّنْ غَيْرِ مَا بَأْسٍ - جو عورت ناحق بلا کسی تکلیف کے طلاق چاہے (تو مَا کا لفظ زائد ہے)
عِنْدَ الْبَأْسِ - لڑائی کے وقت
نَحْنُ النَّاعِمَاتُ لَا نَبْؤُسُ - ہم چین و عیش اٹھانے والیاں ہیں کبھی رنجیدہ نہیں ہوتیں
وَحِيْنَ الْبَأْسِ - لڑائی کے وقت

بَابِلُ :- عراق کی سرزمین (جس میں کوفہ، بصرہ، کربلا، کاظمین، نجف، موصل، بغداد، کت العمارہ واقع ہیں) فرات کے کنارے کا وہ مشہور شہر جو کلدانیوں کا دارالسلطنت تھا جس کو نمرود نے بسایا تھا۔ شنعار کی سرزمین میں بنی نوح کا شہر جس میں انہوں نے ایک بلند برج بنایا تو اللہ نے ان کی زبان میں اختلاف ڈال دیا۔

اِنَّ حِبِّیْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهَانِیْ اَنْ اُصَلِّیَ فِیْ اَرْضِ بَابِلَ فَاِنَّهَا مَلْعُوْنَةٌ - میرے حبیب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بابل کی سرزمین میں نماز پڑھنے سے منع کیا ہے کیونکہ وہ سرزمین ملعون ہے۔ (خطابی نے کہا کہ اس حدیث کی سند میں کلام ہے اور کسی بھی عالم نے بابل کے ملک میں نماز پڑھنا حرام نہیں رکھا اور شاید آنحضرتؐ کا مطلب یہ ہے کہ بابل کی سرزمین میں اپنا وطن نہ بنائے نہ وہاں اقامت کرے اور احتمال ہے کہ یہ ممانعت خاص حضرت علیؓ کے لئے ہو کیونکہ آنحضرتؐ کو معلوم ہوگیا ہوگا کہ حضرت علی اور ان کی اولاد پر اس سرزمین میں بڑے بڑے ظلم ہونے والے ہیں اور اسی لئے اس کو ملعون فرمایا

مترجم کہتا ہے جب یہ سرزمین بموجب نص حدیث ملعون ہوئی تو وہاں اقامت کرنا بہتر نہیں اور سرزمین کے ملعون ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس کا ہر ٹکڑا ملعون ہو کیونکہ جس مقام میں امام حسین علیہ السلام کا جسد مبارک مدفون ہے اسکے متبرک اور مقدس ہونے میں کوئی شک نہیں۔

بَابِلِیٌّ اور بَابِلِیَّةٌ :- جادو، شراب، جادوگر، زہر (یہ شہر بابل کی طرف منسوب ہے)
عُیُوْنٌ بَابِلِیَّةٌ - جادو کی آنکھیں۔

بَابُوْسٌ :- شیرخوار بچہ (جیسے ابھی گزرا بعضوں نے کہا یہ لفظ عربی نہیں ہے)
یَا بَابُوْسُ مَنْ اَبُوْكَ - ارے بچے تیرا باپ کون ہے (اللہ تعالیٰ نے اس کو گویا کردیا کسی نے جریج عابد پر جو تہمت لگائی تھی اس کو صاف کر دیا)

بَاءَةٌ :- (اس لفظ کو صاحب مجمع البحار نے یہاں ذکر کیا ہے حالانکہ اس کو باب البا مع الواؤ میں ذکر کرنا تھا) عورت کا خرچہ۔ جماع۔ نکاح۔ رہنے کی جگہ
مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ - جس کو عورت کا خرچہ اٹھانے کا مقدور ہو یا جو عورت سے صحبت کرنے پر قادر ہو۔
بَاهَةٌ کے بھی یہی معنی ہیں)
فَوَجَدْتُهُ قَدْ بَاهَى - میں نے انکو اس حال میں پایا کہ وہ جماع کر چکے تھے۔

بَالَامٌ (عبرانی لفظ ہے) یعنی بیل
اِدَامُهُمْ بَالَامٌ وَالنُّوْنُ قَالُوْا مَا هٰذَا قَالَ ثَوْرٌ وَّنُوْنٌ - بہشتیوں[1] کا سالن بیل

[1] حدیث کا لفظی ترجمہ :- (حضورؐ نے فرمایا ان (جنتیوں) کا سالن بالام اور مچھلی ہوگی۔ لوگوں نے کہا (حضورؐ) بالام کیا ہوتا ہے فرمایا ان کا سالن بیل اور مچھلی ہوگی ۱۲ مص

Marfat.com

اور مچھلی کا ہو گا (بعضوں نے کہا اصل میں یہ کلمہ تھا یعنی جنگلی بیل (جس کو ہندی میں نیل گائے کہتے ہیں) (یہودی نے چھپانے کے لئے یالام کہا یہ حروف تہجی اور مقدم موخر کر دیا پھر راوی نے یا کو غلطی سے بائے موحدہ کر دیا واللہ اعلم)

بَلَمٌ۔ سمندری چھوٹی مچھلیاں

بَأْوٌ :- غرور تکبر

لَوْلَا بَأْوٌ فِيهِ۔ اگر طلحہ میں (بس) ذرا غرور نہ ہوتا (تو وہ خلافت کے لائق تھے۔ یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے)

فَبَأَوْتُ بِنَفْسِي وَلَمْ اَرْضَ بِالْهَوَانِ میں نے اپنے نفس کو بڑا سمجھا اور ذلت پر راضی نہیں ہوا۔

اِمْرَأَةٌ سَوْءٌ اِنْ اَعْطَيْتَهَا بَأَتْ۔ بری عورت کہ اگر تو اس کو کچھ دے گا تو ضرور شیخی کرے گی (کہنے لگے گی تو ج بھلا یہ میرے لائق ہے جاؤ کسی فقیرنی کو دو)

بَأْهٌ :- سمجھ جانا۔

مَا بَأَهْتُ۔ میں نہیں سمجھا۔

باب الباء مع الباء

بَبٌّ :- موٹا لڑکا۔

بَبَّةٌ۔ جوان، موٹا ہٹا کٹا اور بچہ کا پہلا بول نادان بھاری بھر کم۔

اَلَسْتَ بَبَّهْ۔ کیا تو ببّہ نہیں ہے (یہ عبداللہ بن حارث بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب کا لقب ہے جو بصرے کے والی تھے ان کی ماں[1] بچپنے میں ان کو نچاتی تھیں اور کہتی تھیں لَأُنْكِحَنَّ بَبَّهْ جَارِيَةً خِدَبَّهْ میں ببّہ کی شادی ایک موٹی ہٹی کٹی چھوکری سے کروں گی)

كَانَ يَقُولُ اِذَا اَقْبَلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ: جَاءَ بَبَّةُ: جب عبداللہ بن حارث سامنے آتے تو ابن عمر فرماتے ببّہ آگیا (بطور لقب)

بَبَّانٌ :- طریقہ روش قسم۔

بَبَانٌ (بہ تخفیف کے بھی یہی معنی ہیں)

اِنْ عِشْتُ فَسَاجْعَلُ النَّاسَ بَبَّانًا وَاحِدًا (حضرت عمرؓ نے کہا) اگر میں جیا تو عنقریب لوگوں کو ایک طریق روش پر کر دوں گا (یعنی سب کا معاش اور ماہوار تنخواہ برابر کر دوں گا پہلے وہ مہاجرین اور اہل بدر کو زیادہ معاش دیا کرتے تھے)

لَوْلَا اَنْ اَتْرُكَ آخِرَ النَّاسِ بَبَّانًا وَاحِدًا مَا فُتِحَتْ عَلَيَّ قَرْيَةٌ اِلَّا قَسَمْتُهَا اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ پچھلے لوگ (جو آئندہ مسلمان ہوں گے) یک لخت مفلس اور محتاج رہیں گے تو جو ملک فتح ہوتا میں اس کو (جاگیر کے طور پر فتح کرنے والوں کو بانٹ دیتا (بعضوں نے اس کو بَيَانٌ یائے تحتانیہ سے پڑھا ہے)

لَئِنْ عِشْتُ اِلَى قَابِلٍ لَاُلْحِقَنَّ آخِرَ النَّاسِ بِاَوَّلِهِمْ حَتَّى يَكُونُوا بَبَّانًا۔ اگر میں آئندہ اور زندہ رہا تو پچھلے لوگوں کو ان کے اگلوں سے ملا دوں گا یہاں تک کہ وہ بالکل ایک قسم کے ہو جائیں گے (یعنی سب کو برابر وظیفہ وغیرہ دینا شروع کر دوں گا)

بِبَاجٌ یا بِبَّاجٌ۔ ایک قسم کی مچھلی ہوتی ہے۔

بَبْرٌ یا بَبَرٌ۔ شیر ببر اس کی جمع بُبُورٌ ہے

[1] ہند بنت ابی سفیان ۱۲ الفائق مص

Marfat.com

یہ معرب ہے)
بَبْغَاءٌ یا بَبَغَاءٌ یا بَبْغَاءٌ یا بَبْغَاۃٌ :- طوطا (عام لوگ اس کو دُرّہ اور ببغال کہتے ہیں) یہ جانور انسان سے کلام سُنکر اس کو سیکھ لیتا ہے لیکن اس کے معنی نہیں سمجھتا اور جو شخص الفاظ یاد کرلے اور اس کے معنی نہ سمجھے اس کو جانور سے تشبیہ دیتے ہیں کہتے ہیں طوطے کی طرح اس کو قرآن یاد ہے۔

باب الباء مع التاء

بَتَأٌ یا بَتْأٌ (رباعی مثلثہ ہے) اقامت کرنا، ٹھیرنا رہنا، مقیم ہونا۔

بَتٌّ :- پورا کرنا، فیصلہ کرنا، چھوڑ دینا، حاصل کرنا، انکار کردینا۔ کسی کو قافلہ میں پہنچنے سے عاجز کردینا، عاجز رہ جانا، کاٹنا، اعضا کرنا، تھکا دینا۔

اَلْبَتَّۃُ : تین طلاق جو قطعی جدا کردے۔ یقینی۔

بُتُوْتٌ : دُبلا ہوجانا۔

تَبْتِیْتٌ : کاٹنا، توشہ دینا، قطعی وعدہ کرنا۔

اِبْتَاتٌ : کاٹنا

تَبَتُّتٌ : کٹ جانا، زادِ سفر لینا

اِنْبِتَاتٌ : منی موقوف ہوجانا۔

بَاتٌّ : منقطع، کاٹنے والا، دُبلا، کمزور، احمق، مست

بَتَاتٌ : توشہ، زادِ سفر، سامان، گھر کا مال و متاع جہیز، اسباب۔

بَتٌّ : موٹی کملی بالوں کی یا اُون کی (بعضوں نے کہا چوکور کملی)

فَاعْتَرَضَهُمْ اِبْلِیْسُ فِیْ صُوْرَةِ شَیْخٍ جَلِیْلٍ عَلَیْهِ بَتٌّ (کافر لوگ دار الندوۃ میں آنحضرتؐ کے بارے میں مشورہ کر رہے تھے) اتنے میں ابلیس ایک بوڑھے بزرگ کی صورت میں آن پہنچا ایک چوکور کملی اوڑھے ہوئے۔

کَاَنَّهُمُ الْجَرَادُ الصُّفْرُ عَلَیْهِمُ الْبُتُوْتُ گویا وہ (یعنے جن) زرد ٹڈیاں تھے جو کملیاں یا ریشمی چادریں پہنے تھے

اَیْنَ الَّذِیْنَ طَرَحُوا الْخُزُوْزَ وَالْحِبَرَاتِ وَلَبِسُوا الْبُتُوْتَ وَالنَّمِرَاتِ : وہ لوگ کہاں ہیں جنہوں نے ریشمی کپڑوں اور یمنی چادروں کو پھینک دیا اور کملیوں اور ریشمی چادروں کو پہن لیا

اِنَّ طَائِفَةً جَاءَتْ اِلَیْهِ فَقَالَ لِقُنْبُرَ بَتِّتْهُمْ کچھ لوگ حضرت علیؓ کے پاس آئے آپ نے قنبر (اپنے غلام) سے فرمایا ان کو کملیاں اُوڑھا دے یا ان کو توشہ اور خرچ دیدے

اَجِدُ قَلْبِیْ بَیْنَ بُتُوْتٍ وَعَبَاءٍ میں اپنے دل کو کملیوں اور چادر میں مشغول پاتا ہوں۔

وَلَا یُؤْخَذُ مِنْكُمْ عُشْرُ الْبَتَاتِ : جس مال میں زکوٰۃ نہیں (یعنے سوداگری کا مال نہیں ہے) اس میں سے دسواں حصہ نہیں لیا جائے گا (یعنے گھر کے سامان اور استعمال کی اشیاء میں سے زکوٰۃ نہیں لی جائے گی)

فَاِنَّ الْمُنْبَتَّ یا الْمُبَتَّتَ لَا اَرْضًا قَطَعَ وَلَا ظَهْرًا اَبْقٰی (عبادت میں طاقت سے زیادہ محنت مت اٹھاؤ) کیونکہ جو شخص تیزی سے سفر میں چلے گا نہ تو وہ منزل مقصود کو پہنچے گا اور نہ سواری ہی اسکے پاس رہے گی (سواری کا جانور گر کر ناکارہ ہوجائے گا)۔

اَلْمُبَتَّتُ الْمُفْرِطُ : سفر میں تھک جانیوالا (بہت تیز چلنے والا) افراط کرنے والا۔

لَا صِیَامَ لِمَنْ لَمْ یُبَیِّتِ الصِّیَامَ (بَتَّ یَبِتُّ اور یَبُتُّ باب ضرب اور نصر دونوں سے مستعمل ہے) یعنے جو شخص روزے کی نیت کرے

Marfat.com

(یوں ہی فاقہ سے رہے) اس کا روزہ نہ ہوگا (گو دن بھر کچھ نہ کھائے نہ پیئے) (یہ بَتٌّ سے نکلا ہے جس کے معنی کاٹنا قطعی فیصلہ کرنا اسی سے ہے اَلْبَتَّۃَ جو مشہور ہے)

اَبِتُّوْا نِکَاحَ ھٰذِہِ النِّسَآءِ: ان عورتوں سے نکاح قطعی طور سے کیا کرو (بعضوں نے کہا اس میں اشارہ ہے متعہ کی ممانعت کی طرف کیونکہ وہ قطعی نکاح نہیں ہے بلکہ ایک مدت کے لئے محدود ہے)

طَلَّقَھَا ثَلٰثًا بَتَّۃً اس کو تین طلاق دیں جو قطعی جدا کرنے والی ہیں۔ (پھر رجعت کی گنجائش نہیں)

صَدَقَۃٌ بَتَّۃٌ: قطعی صدقہ جس سے ملک بالکل زائل ہو جائے۔

یَمِیْنٌ بَاتٌّ: پکی قسم پوری ہونے والی

بَتَّ شَھَادَتَہٗ وَاَبَتَّھَا: قطعی اور یقینی طور سے اس نے گواہی دی

اَدْخَلَہُ اللہُ الْجَنَّۃَ الْبَتَّۃَ: اللہ اس کو یقیناً بہشت میں لے جائے گا

اَحْسِبُہٗ قَالَ جُوَیْرِیَۃَ اَوْ اَلْبَتَّۃَ: میں گمان کرتا ہوں کہ جویریہ کا نام لیا۔ نہیں نہیں بلکہ میں قطعاً کہتا ہوں کہ جویریہ کا نام لیا۔

اَظُنُّہٗ قَرَأْتُ عَلٰی مَالِکٍ اَوْ اَلْبَتَّۃَ۔ میں سمجھتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث امام مالک کو پڑھ کر سنائی۔ نہیں نہیں بلکہ قطعاً کہتا ہوں کہ پڑھکر سنائی

طَلَّقَ اَلْبَتَّۃَ، طلاق بائن یا تین طلاق اس نے دے دیں۔

فَاَبَتَّ طَلَاقَھَا: اس نے تین طلاقیں دے دیں۔

لَا تَبِیْتُ الْمَبْتُوْتَۃُ اِلَّا فِیْ بَیْتِھَا: جس عورت کو طلاق بائن دی جائے (جس کے بعد رجعت نہ ہو سکے) وہ اپنے گھر میں عدت کرے (خاوند کے گھر میں نہ رہے)

مَنْ قَطَعَھَا بَتَتُّہٗ: جو شخص ناطہ کاٹے گا میں اس کو (اپنی رحمت سے) کاٹ دوں گا۔

کَانَ یَرُدُّ الْعَبْدَ مِنَ الْاِبَاقِ الْبَاتِّ: (شریح قاضی یہ کیا کرتے تھے) کہ اگر غلام میں بھاگ جانے کا قطعی طور سے عیب ہوتا تو مشتری کو پھیر دینے کا اختیار دے دیتے (مشتری یعنی خریدار)

اَلرَّجُلُ یَتَزَوَّجُ الْمَرْاَۃَ مُتْعَۃً اَیَحِلُّ اَنْ یَّتَزَوَّجَ اِبْنَتَھَا بَتَاتًا، ایک شخص نے ایک عورت سے متعہ کیا اب اس کی بیٹی سے دائمی نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔

بَتْرٌ، کاٹنا

بَتَرٌ: کٹ جانا۔

اِبْتَارٌ: دینا اور نہ دینا نسل کاٹ دینا دم کٹا کر دینا۔

بَاتِرٌ اور بُتَّار اور بَتَّار کاٹنے والی تلوار

اَبْتَرُ: دم کٹا اور جس کا کوئی وارث نہ ہو جس کی یادگار قائم رکھنے والی کوئی چیز نہ ہو۔ نامراد، بے برکت و بے خیر کام اور ایک قسم کا زہریلا سانپ

بُتَیْرَآءُ: آفتاب۔ ناتمام۔ ناقص۔ نامکمل دم کٹی۔

کُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَا یُبْدَاُ فِیْہِ بِحَمْدِ اللہِ فَھُوَ اَبْتَرُ: ہر ایک شان والا (بڑا) کام جس کے شروع میں اللہ کی تعریف نہ کی جائے وہ ناقص اور ناتمام رہے گا

اَلَّذِیْ نَحْنُ عَلَیْہِ اَحَقُّ مِمَّا عَلَیْہِ ھٰذَا الصُّنْبُوْرُ الْمُنْبَتِرُ (قریش کے کافروں نے کہا) جس دین پر ہم ہیں وہ اس دین سے زیادہ سچا ہے جس پر یہ لنگوڑا ناٹھا ہے یعنی لاولد ہے (کمبختوں نے لنگوڑے ناٹھے سے آنحضرتؐ کو مراد لیا)

Marfat.com

کیونکہ آپ کی اولاد نرینہ کوئی زندہ نہیں رہی تھی
اِنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فَقَالَ هٰذَا الْاَبْتَرُ عاص بن وائل آنحضرتؐ کے پاس پہنچا آپ بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا یہی ابتر ہے دُم کٹا (جس کا ذکر اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں کیا فرمایا اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ[1]
نَهٰى عَنِ الْمَبْتُوْرَةِ: آپ نے قربانی میں دُم کٹی بکری (ذبح کرنے) سے منع فرمایا ہے
قَالَ زِيَادٌ فِيْ خُطْبَتِهِ الْبَتْرَاءِ: زیاد نے اپنے دُم بریدہ (ناقص) خطبہ میں کہا (یعنے جس کے شروع میں اللہ کی تعریف نہیں کی نہ آنحضرتؐ پر درود بھیجا)
مَنْ سَدَّ طَرِيْقًا بَتَرَ اللّٰهُ عُمْرَهٗ: جو شخص رستہ بند کرے گا (لوگوں کو تکلیف دے گا) اللہ تعالیٰ اس کی عمر کاٹ دے گا (کم کر دے گا)
كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعٌ يُقَالُ لَهَا الْبَتْرَاءُ: آنحضرتؐ کی ایک زرہ تھی جس کو بتراء کہا کرتے تھے (یعنی چھوٹی اور تنگ ہونے کی وجہ سے)
نَهٰى عَنِ الْبُتَيْرَاءِ: آپ نے دُم بریدہ نماز سے منع کیا (یعنی دوگانہ شروع کر کے ایک ہی رکعت پڑھ کر چھوڑ دینے سے اور جن لوگوں نے کہا کہ مُراد وِتر کی ایک رکعت ہے انہوں نے غلطی کی وتر کی ایک رکعت صحیح حدیثوں سے ثابت ہے اور یہ حدیث ضعیف ہے اُن کے معارضہ کے لائق نہیں ہے)
اِنَّ سَعْدًا اَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ فَاَنْكَرَ عَلَيْهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَقَالَ مَا هٰذِهِ الْبُتَيْرَاءُ: سعد نے وتر کی ایک رکعت پڑھی تو ابن مسعود نے اُن پر انکار کیا کہنے لگے یہ دُم کٹی نماز کیسی (شاید ابن مسعود کو وہ حدیثیں نہ پہنچی ہوں گی جن سے آنحضرتؐ کا ایک رکعت وتر پڑھنا ثابت ہے)
حِيْنَ تَبْهَرُ الْبُتَيْرَاءُ الْاَرْضَ: جب سورج کی روشنی زمین پر پھیل جائے (چاشت کی نماز کا وقت یہ حضرت علیؓ نے بیان کیا)
اَبْتَرَ الرَّجُلُ: آدمی نے چاشت کی نماز پڑھی
اُقْتُلُوا الْاَبْتَرَ: ابتر سانپ کو مار ڈالو (جس کی دُم چھوٹی ہوتی ہے)
بُتْرِيَّةٌ: زیدیہ کا ایک فرقہ ہے۔
بَتْكٌ: کاٹنا، چیر ڈالنا، اُکھیڑ ڈالنا۔
سَيْفٌ بَاتِكٌ: کاٹنے والی تلوار۔ بُراں
بِتْعٌ: شہد کی شراب جو یمن میں بہت رائج ہے۔
سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ آنحضرتؐ سے پوچھا گیا بتع کا پینا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا جو شراب نشہ کرے وہ حرام ہے (جَو کی ہو یا جوار کی، کھجور کی ہو یا انگور کی، قلیل ہو یا کثیر)
بَتْلٌ، کاٹنا، جُدا کرنا، ممتاز کرنا، الگ کرنا۔
تَبَتُّلٌ: اللہ کی طرف مائل ہونا، دنیا سے جُدا ہونا تجرد اختیار کرنا۔
بَتْلَةٌ: تاکیدی، قطعی نہ ٹلنے والی۔
بَتُوْلٌ: مجرد عورت جو شادی شدہ نہ ہو اور اسی حالت میں خدا کی عبادت کرنے والی راہبہ۔ لقب سیدہ فاطمہ اور مریم علیہا السلام۔
بَتَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرٰى: جب کوئی کسی کو عمر بھر رہنے کے لئے مکان دے تو آنحضرتؐ نے فرمایا وہ قطعی اسی کی مِلک ہو جاتا ہے (یعنے جس کو دیا اس کی ملک)
فَهِيَ لَهٗ بَتْلَةٌ: عمریٰ[2] قطعی اس کا ہے جس کو

[1] ترجمہ: بیشک تیرا دشمن ہی دُم کٹا ابتر ہے ۱۲ مص [2] عمریٰ اس مکان یا زمین کو کہتے ہیں جو ہمیشہ کیلئے کسی کو دیدیا جائے ۱۲ مص

عمری دیا جائے۔
اَلْعُمْرَةُ الْمَبْتُوْلَةُ عَلٰی صَاحِبِهَا طَوَافُ النِّسَاءِ : جو عمرہ الگ کیا جائے (یعنی بغیر حج کے) اس میں عورتوں کی طرح طواف کرے (رمل ضروری نہیں)
لَا رَهْبَانِيَّةَ وَلَا تَبَتُّلَ فِي الْإِسْلَامِ
اسلام میں ترکِ دنیا اور عورتوں سے الگ رہنا نہیں ہے (بلکہ اس قسم کی درویشی حضرت عیسٰی کے تابعداروں نے نکالی تھی)
بَتُوْل : وہ عورت جس کو مرد کی خواہش نہ ہو جو سب عورتوں سے فضیلت میں بڑھ کر ہو (اسی لئے حضرت مریم اور حضرت فاطمہ کو بتول کہتے ہیں بعضوں نے کہا بتول وہ عورت ہے جو دنیا کو چھوڑ کر اللہ تعالٰی سے تعلق رکھے)
اِنَّا سَمِعْنَاكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ تَقُوْلُ اِنَّ مَرْيَمَ بَتُوْلٌ وَاِنَّ فَاطِمَةَ بَتُوْلٌ مَا الْبَتُوْلُ فَقَالَ الْبَتُوْلُ الَّتِي لَمْ تَرَ حُمْرَةً قَطُّ : حضور ہم نے آپ سے سنا کہ آپ فرماتے ہیں مریم بتول ہے اور فاطمہ بتول ہے بتول کے کیا معنی فرمایا وہ عورت جس نے حیض کی سرخی کبھی نہیں دیکھی۔
فَاَتَتْنِي عَزِيْمَةٌ مِّنَ اللهِ بَتْلَةً اَوْعَدَنِي اِنْ لَّمْ اُبَلِّغْ اَنْ يُعَذِّبَنِي : اللہ کی طرف سے میرے پاس ایک تاکیدی قطعی حکم آیا ہے اللہ نے مجھ کو ڈرایا ہے کہ اگر میں اس کا پیغام نہ پہنچاؤں گا تو وہ مجھ کو عذاب دے گا۔
رَدَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّبَتُّلَ عَلٰی عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ : آنحضرتؐ نے عثمان بن مظعون کے اس ارادے کو کہ وہ عورتوں سے نکاح نہ کریں گے روک دیا (پلٹوا دیا)

لَقَدْ نَزَلَ بِكُمْ اَمْرٌ مَا ابْتَلْتُمْ بَتْلَةً : تم پر ایسی آفت آئی جس کے لئے تم نے کوئی قطعی رائے قائم نہیں کی (خطابی نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے صحیح یوں ہے مَا انْتَبَلْتُمْ نَبْلَهٗ یعنے جس کا حال تم کو معلوم نہ تھا یا جس کے لئے تم نے کوئی بندوبست نہیں کیا)
لَتُبَتِّلُنَّ لَهَا اِمَامًا اَوْ لَتُصَلُّنَّ وُحْدَانًا یا تو تم نماز کے لئے قطعی طور سے کوئی امام مقرر کر لو نہیں تو اکیلے اکیلے نماز پڑھنی ہوگی (یہ خلیفہ صحابی کا قول ہے جب کہ لوگوں نے ان کو امامت کے لئے مجبور کیا)
تَبَتُّل دعا میں یہ ہے کہ ایک انگلی سے اشارہ کر کے دعا کرے یا ایک بار انگلیوں کو اٹھائے پھر رکھ دے پھر اٹھائے یا بائیں ہاتھ کی کلمہ کی انگلی ہلائے

باب الباء مع الثاء

بَثٌّ : پھیلانا، جدا کرنا، اڑانا، کھول دینا، ظاہر کرنا بیان کرنا، پراگندہ کرنا، پیدا کرنا، خبر پھیلانا بکھیرنا۔
اِبْثَاثٌ اور تَبْثِيْثٌ : کھولنا، ظاہر کرنا،
تَبَاثٌّ : رنجیدہ ہونا، غم کرنا، پریشان ہونا۔
اِنْبِثَاثٌ، پھیلنا، متفرق ہونا، پراگندہ ہونا منتشر ہونا، جدا ہونا
اِسْتِبْثَاثٌ، ظاہر کرنے کی درخواست کرنا خبر پوچھنا۔
بَثٌّ، حال، خبر، غم و رنج، پراگندگی، پریشانی، انتشار۔
زَوْجِيْ لَا اَبُثُّ خَبَرَهٗ، میں اپنے خاوند کا حال فاش نہیں کرتی (کیونکہ اسکے حالات بہت برے ہیں) اور پھر کہا اَخَافُ اَنْ لَّا اَذَرَهٗ (مجھے ڈر ہے کہ کہیں میں اس کے حالات

Marfat.com

چھوڑ نہ دوں (یعنی اس قدر طویل حالات ہیں کہ ان کا پورا بیان کرنا مشکل ہے بیان کروں تو بہت سے چھٹ نہ جائیں۔ یہ ڈرتی ہوں یا مجھ کو ڈر ہے کہ کہیں اس کو یعنے خاوند کو چھوڑ نہ بیٹھوں (خاوند کو خبر پہنچ جائے کہ میں نے اس کی بدگوئی کی تو وہ مجھ کو طلاق دے دیگا (اس صورت میں لا زائد ہوگا)}

لَا تَبُثُّ حَدِيْثَنَا تَبْثِيْثًا : وہ ہماری باتیں فاش نہیں کرتی (بڑی محرم راز ہے) (ایک روایت میں ، وَلَا تَنُثُّ حَدِيْثَنَا تَنْثِيْثًا ہے معنی وہی ہیں)

اِنَّ اِبْلِيْسَ يَبُثُّ جُنُوْدَهٗ : ابلیس اپنے لشکر والوں کو پھیلاتا ہے۔

بَثَّ اللّٰهُ الْخَلْقَ بَثًّا : اللہ نے خلقت کو پیدا کیا (پھیلا دیا)

وَلَمْ يَبُثَّ شَكْوٰى : اس نے شکایت نہیں پھیلائی (بیان نہیں کی ظاہر نہیں کی)

لَا يُوْلِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ : اور بیماری دیکھنے کے لئے ہاتھ اندر نہیں ڈالتا (ایسا نہ ہو کہیں ہاتھ لگنے سے مجھ کو تکلیف ہو۔ بعضوں نے کہا یہ خاوند کی بُرائی ہے یعنے میرا حال نہیں پوچھتا ہاتھ تک نہیں لگاتا)

حَضَرَ فِیْ بَثِّیْ : میرا رنج پھر آن موجود ہوا۔

لَمَّا حَضَرَ الْيَهُوْدِیَّ الْمَوْتُ قَالَ بَثْبِثُوْهُ : جب یہودی کی موت آن پہنچی تو کہنے لگا اب اس کو کھول دو (بیان کر دو)

بَثْبِثُوْهُ ، اصل میں بَثِّثُوْهُ تھا۔ دوسری ثا کو تخفیف کے لئے با سے بدل دیا جیسے حَثْحَثَ میں حَثَّثَ کہتے ہیں)

اَمَّا اَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهٗ : ایک علم کو تو میں نے پھیلا دیا (لوگوں کو سکھلا دیا) اور دوسرے کو اگر پھیلاؤں گا تو نرخرہ (گلا) کاٹ ڈالا جائے گا۔ (یہ ابو ہریرہؓ کا قول ہے)

بَثْأٌ : اقامت کرنا، ٹھہرنا رہنا، مقیم ہونا۔

بَثْرٌ یا بَثَرٌ یا بُثُوْرٌ : پھنسی (آبلہ پھوڑا نکلنا)

تَبَثُّرٌ : پھول جانا۔

اِنْبِثَارٌ : دوڑنا۔

بَاثِرٌ : حاسد، رسنے والا پانی

بَثِيْرٌ : بہت کثیر و قلیل

مَبْثُوْرٌ : محسود بہت مالدار

بَثْرَةٌ : چھوٹی پھنسی۔ چھالہ، آبلہ (اس کی جمع بُثُوْرٌ ہے)

وَعَصَرَ بَثْرَةً : انہوں نے ایک پھنسی کو دبایا یا (چہرے پر ایک زخم کو)

اَلْمُحْرِمُ يَكُوْنُ بِهِ الْبُثْرَةُ وَالدَّمَامِيْلُ اگر احرام والے شخص کے پھنسی نکل آئے یا دُمّل (پھوڑے)

بَثَطٌ : سُوج جانا، ورم کرنا، پھُول جانا (لب کا)

بَثَعٌ : ہونٹوں پر خون نمودار ہونا، ہنسی کے وقت ہونٹ اُلٹ جانا۔ خون کی سُرخی سے ہونٹ سُرخ ہو جانا اور پھُول جانا اور معلوم ہو کہ وہ ابھی پھٹ پڑیں گے۔

(بَثَغٌ : غین کے ساتھ جسم کے اور حصّوں کی سُرخی کے لئے بھی استعمال ہو سکتا ہے)

تَبَثُّعٌ : دانتوں کی طرح گوشت کے ٹکڑے نکل آنا۔

بَثَغٌ : ہونٹوں پر یا جسم کی کسی اور جگہ خون نمودار ہونا۔ (اور بَثَعٌ ہونٹوں کے لئے خاص ہے)

بَثْقٌ یا بِثْقٌ ، پانی بہہ جانے کے لئے نہر کی مُنڈیر توڑ دینا، سوراخ کرنا، آنکھوں سے جلد آنسو نکل آنا

Marfat.com

بھرجانا، اُبلنا، سیلاب کا جگہ کو پھاڑنا، رواں ہونا۔
اِنْبِثَاقٌ: بہنا، نکلنا، نہر کے کنارے سے پانی جاری ہونا، پھوٹ پڑنا۔
فَغَمَزَ بِعَقِبِهٖ عَلَى الْاَرْضِ فَانْبَثَقَ الْمَاءُ: حضرت جبرئیل نے اپنی ایڑی زمین پر ماری تو پانی پھوٹ کر نکلا — وَبَثَقَا عَلَيْنَا بَثْقًا فِي الْاِسْلَامِ لَا يُسْكَرُ: اُن دونوں نے اسلام میں ایسا رخنہ ڈالا جو کبھی بند نہ ہوگا۔

بثن

بُثْنٌ: کیاریاں، چمن، مرغزار، باغات
بَثْنَةٌ: مسکہ (مکھن)، موٹی، نرم، خوبصورت عورت (پتلے پوست اور بھرے گوشت کی)، نرم زمین، ریتلی زمین
بَثْنَةٌ: ایک مقام جو دمشق (شام) کے اطراف میں ہے وہاں کے گیہوں بہت نرم اور ملائم ہوتے ہیں۔
فَلَمَّا اَلْقَى الشَّامُ بَوَانِيَهٗ وَصَارَ بَثْنِيَّةً وَّعَسَلًا عَزَلَنِيْ وَاسْتَعْمَلَ غَيْرِيْ: جب شام کے ملک نے اپنی پسلیاں ڈال دیں (مطیع و منقاد ہوگیا) اور مسکہ (مکھن) اور شہد بن گیا یا بثنہ کے گیہوں اور شہد کی طرح ہوگیا یا نرم ریتی اور شہد کی طرح بن گیا (حلوائے بے دودھ) تو اس وقت حضرت عمرؓ نے مجھکو معزول کیا اور دوسرے کو وہاں کا حاکم بنایا (یہ خالد بن ولید نے اس وقت کہا جب حضرت عمر نے ان کو شام کی گورنری سے معزول کیا)

بثو

بَثْوٌ: پسینہ آنا۔
بَهْنَاءَةٌ: نرم ہموار زمین
بِثَةٌ: راکھ

باب الباء مع الجیم

بَجْبَجَةٌ: کھلانا (کھیل کرنا)، گاکر ناک سے گن گن کرکے بچے کو سلانا، بچے کو بہلانا، لوری دے کر سلانا، اچھالنا، خاموش کرنا۔
تَبَجْبُجٌ: گوشت بہت ہونا، گوشت لٹک آنا، ڈھیلا ہونا، ڈھلک آنا۔
بَجْبَاجٌ اور بَجْبَاجَةٌ: مضطرب اللحم (ہلتے ہوئے گوشت کا)
رَمْلٌ بَجْبَاجٌ: ریتی بہت ضخیم، موٹا تودہ
اِنَّ هٰذَا الْبَجْبَاجَ النَّفَّاجَ لَا يَدْرِيْ اَيْنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: یہ پلپلی موٹا یا احمق شیخی باز مغرور کیا جانے کہ اللہ کہاں ہے۔

بجح

بَجٌّ: چیرنا، پھاڑنا، فصد کھولنا، غالب ہونا، کونچا مارنا، نیزہ مارنا، موٹا کرنا۔
مُبَاجَّةٌ، مبارزہ، مقابلہ
بُجٌّ: پرندے کا چوزہ
بَجَّةٌ: ہلکا زخم لگاکر خون نکالنا (عرب لوگ جاہلیت کے زمانے میں جب قحط ہوتا تو اونٹ کو زخم مار کر اس کا خون پی جاتے ہم بعضوں نے کہا بجہ ایک بت کا نام تھا)۔ ایک پھنسی جو آنکھ میں نکلتی ہے، گو آنگنی وغیرہ۔
قَدْ اَرَاحَكُمُ اللّٰهُ مِنَ الْبَجَّةِ وَالسَّجَّةِ: اللہ تعالیٰ نے تم کو کونچا مارنے اور پانی ملے ہوئے دودھ سے نجات بخشی (یعنے قحط اور تنگی کو رفع کیا اسلام کی بدولت دولت اور حکومت عنایت کی بعضوں نے کہا سجہ بھی ایک بت کا نام تھا یعنی بجہ اور سجہ کی پرستش سے نجات دلوائی)

بجبج

بَجْبَجٌ: خوشی اور شادمانی
تَبَجُّجٌ: فخر کرنا، تکبر کرنا۔ بزرگی کرنا، بڑا بننا شادماں ہونا
وَبَجَّجَنِيْ فَبَجَجْتُ: اس نے مجھ کو خوش کیا تو میں خوش ہوگئی یا اس نے میری بڑائی بیان کی تو میں بھی اپنے آپ کو بڑا سمجھی (فخر کیا)

Marfat.com

بَجَّحْتُهٗ تَبْجِیْحًا : میں نے اس کی تعظیم اور تکریم کی (جیسے عَظَّمْتُهٗ تَعْظِیْمًا) یا میں نے اس کو خوش کیا۔ فَتَبَجَّحَ تو وہ خوش ہو گیا

فِیْ خَیْرٍ اِنَّمَا یَتَبَجَّحُوْنَ : وہ بہشت کی نعمتوں میں خوش رہیں گے (ایک روایت میں یَتَبَحْبَحُوْنَ ہے وہ مائی حلی سے یعنی بہشت میں جگہ پکڑیں گے اچھی طرح ٹھہریں گے)

بِجَادٌ : دھاری دار کمبل

بَجَلَ : اقامت کی جگہ۔

بَجَلٌ : ایک جماعت آدمیوں کی یا سو اور سو سے زائد گھوڑوں کی)

بُجْلَۃُ الْاَمْرِ : اندر کا حال، اصلیت و حقیقت حال

بُجْدَۃٌ : علم

نَظَرْتُ وَالنَّاسُ یَقْتَتِلُوْنَ یَوْمَ حُنَیْنٍ اِلٰی مِثْلِ الْبِجَادِ الْاَسْوَدِ یَهْوِیْ مِنَ السَّمَآءِ لوگ جنگ حنین میں لڑ رہے تھے میں نے دیکھا کہ آسمان سے ایک چیز دھاری دار کمبل کی طرح اتر رہی ہے (یہ فرشتے تھے)

ذَا الْبِجَادَیْنِ : دو کمبل والے (یہ آپ نے عبداللہ بن عبد نہم کا لقب رکھا تھا کیونکہ وہ جب اپنے ملک سے آنحضرتؐ کے پاس آنے لگے تو ان کی ماں نے ایک کمبل پھاڑ کر اسکے دو ٹکڑے کئے ایک کی چادر بنائی اور دوسرے کی ازار)

مَا الشَّیْءُ الْمُلَفَّفُ فِی الْبِجَادِ : کمبل میں لپٹی ہوئی کیا چیز ہے (یہ معاویہ نے احنف بن قیس سے دل لگی کی ان کی قوم والے بنی تمیم دودھ کو مشک میں بھر کر اور مشک کو ایک کمبل میں لپیٹ کر لے جایا کرتے تھے۔ احنف نے بھی اس کے جواب میں معاویہ سے دل لگی کی کہنے لگے هُوَ السَّخِیْنَۃُ[1] یا امیر المؤمنین

جو برہ ہے یہ حریرہ قریش کے لوگ قحط کے دنوں میں کھایا کرتے)

تَعَلَّمُوْا تَفْسِیْرَ اَبْجَدْ : ابجد کے حروف کی تفسیر سیکھو (ان کی خاصیات اور آثار معلوم کرو جیسے علم التکسیر میں بیان ہوتے ہیں)

بُجْدَۃُ الْاَمْرِ : کسی کی اندرونی حقیقت و اصلیت اس کا راز

اِبْنُ بُجْدَتِهَا : اس کا واقف حال ماہر، معاملے کی حقیقت جاننے والا۔

کَبِیْرُ اُنَاسٍ فِیْ بِجَادٍ مُّزَمَّلٌ : سب آدمیوں میں بزرگ اور عالیشان ایک کملی میں لپٹا ہوا ہے۔

بُجْرٌ : حال زار، سانحہ، بلا، مصیبت، بدی۔ بُرائی بڑا کام۔

بَجَرٌ : ناف نکل آنا، پیٹ بڑا ہو جانا، دودھ پانی سے پیٹ بھر جانا اور سیراب نہ ہونا، لٹک جانا بھاری ہونا بالتسلی نہ پانا، سست ہو جانا۔

تَبَجُّرٌ : الحاح کرنا، گڑگڑانا، منت کر کے مانگنا کسی عمل میں بہتات کرنا

اِبْجِیْرَارٌ بمعنی بَجَرٌ ہے

بَجْرَآءُ : بنجر یا اونچی سخت زمین

فَاَصْبَحُوْا بِاَرْضٍ بَجْرَآءَ : صبح کو ایک اونچی سخت زمین پر پہنچے

اَبْجَرُ اور بَاجِرٌ : اونچی ناف والا، بڑے پیٹ[2] ابھرا ہوا، تو ندل

اَصْبَحْنَا فِیْ اَرْضٍ عَزُوْبَۃٍ بَجْرَآءَ : ہم صبح کو ایک دور دراز سخت بنجر زمین پر پہنچے۔

اَشْکُوْ اِلَی اللّٰهِ عُجَرِیْ وَبُجَرِیْ : میں اپنی مصیبتوں اور رنجوں کا شکوہ اللہ سے کرتا ہوں

اِنْ اَذْکُرْهُ اَذْکُرْ عُجَرَهٗ وَبُجَرَهٗ

[1] سخینہ اس حریرہ کو کہتے ہیں جو گھی اور دودھ آٹے سے بنایا جاتا ہے اسے قحط کے ایام میں استعمال کرتے ہیں ۱۲ مص [2] عجر بمعنی ہیں رگوں کے ایک گچھے کو کہتے ہیں پھر اس کو مصیبت اور غم و رنج سے تشبیہ دی مطلب یہ ہے کہ معاذاللہ سے اپنی پوشیدہ اور عیاں تمام باتوں کا شکوہ کرتا ہے ۱۲ مص

Marfat.com

اگر میں اس کا ذکر کروں تو اسکے سب عیب یا بھید کھلے اور چھپے بیان کر دوں گی۔

اَشِحَّةٌ بُجَرَةٌ ، قریش کے لوگ بڑے بخیل اور بڑے پیٹ والے ہیں (یا بہت روپیہ جمع کرنے والے ہیں)

اِنَّمَا هُوَ الْفَجْرُ اَوِ الْبَجْرُ : یا تو فجر کی روشنی ہے (اگر ٹھہرا رہے گا اور انتظار کرے گا) یا مصیبت کا سامنا ہے (اگر اندھیرے میں چل پڑے گا)

اَوِ الْبَحْرُ[1] کے معنی یہ ہیں کہ یا دریا ہے یعنے دنیا کی مکروہات میں گرفتار ہوگا)

لَمْ اٰتِ لَا اَبَا لَكُمْ بُجْرًا : بن باپ والو (یا تمہارا باپ مرے) میں تمہارے پاس کوئی بُری بات نہیں لایا (یا میں تمہارے پاس روپیہ جوڑنے کو نہیں آیا یا پیٹ بڑھانے کو) (یہ حضرت علیؓ کا کلام ہے)

كَانَ لَهُمْ صَنَمٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يُقَالُ لَهُ بَاجِرٌ یا بَاجَرُ جاہلیت کے زمانہ میں ان کا ایک بُت تھا جس کو باجر یا باجَر کہتے تھے۔

دِيَةُ الْبُجْرَةِ اِذَا كَانَ فَوْقَ الْعَانَةِ عُشْرُ دِيَةِ النَّفْسِ مِائَةُ دِيْنَارٍ ، ناف کی دیت جب پیڑو کے اوپر آجائے جان کی دیت کا دسواں حصہ ہے (یعنے سَو دینار)

اَفْضَيْتُ اِلَيْكَ بِعُجَرِي وَبُجَرِي ، میں نے تجھ سے اپنا حال کہہ دیا اچھی بُری باتیں سب کھول دیں۔

خَضَعَتْ لَهُ بُجْرَةُ التَّكَبُّرِ ، تکبر کی گردن اسکے سامنے جھک گئی۔

بَجْسٌ : بہنا یا بہانا ، جاری کرنا (پانی) ، بہہ نکالنا چیر (زخم کو)

بُجُوْسٌ ، گالی دینا۔

تَبْجِيْسٌ ، بہانا۔

تَبَجُّسٌ اور اِنْبِجَاسٌ : جاری ہونا ، پھوٹ نکلنا

مَا مِنَّا رَجُلٌ بِهٖ اَمَّةٌ يَبْجُسُهَا الظُّفُرُ غَيْرُ الرَّجُلَيْنِ ، ہم میں کوئی شخص ایسا نہیں ہی جس میں ایک ایسا زخم نہ ہو جو ناخن لگانے سے بہہ نکلتا ہے (اتنی ساری پیپ اس میں بھری ہے کہ نشتر کی ضرورت نہیں) دو شخصوں کے سوا حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کہ ان کا کوئی عیب نظر نہیں آتا (یہ حذیفہؓ کا کلام ہے یعنی ہر ایک میں کچھ نہ کچھ عیب نمایاں ہے سوائے ان دونوں صاحبوں کے)

كَاَنَّهٗ قَزَعَةٌ تَنْبَجِسُ : گویا وہ ابر کا ایک ٹکڑا ہے جو برس رہا ہے

فَانْبَجَسَتْ ، تو وہ بہہ نکلا ، پھوٹ نکلا ، جاری ہوگیا

بجل : بہتان ، تعجب ، کم ہمتی

بَجْلٌ یا بُجُوْلٌ اور بَجَالَةٌ اور بَجْلَةٌ : خوشحال ہونا ، معزز ہونا ، عزت دار ہونا۔

تَبْجِيْلٌ ، تعظیم کرنا ، عزت کرنا

بَجَلْ : کافی ، خاطر خواہ ، ہاں ، ضرور

اِبْجَالٌ ، کافی ہونا۔

بَاجِلٌ : خوشحال

بَجَالٌ : موٹا بوڑھا بڑا سردار

خُذِيْ مِنِّيْ اَخِيْ ذَا الْبَجَلِ (لقمان بن عاد نے کہا) تو مجھ سے میرے کم ہمت بھائی کو لے لے (یہ اُس بھائی کی مذمت ہے یعنے وہ خسیس کاموں سے راضی ہوتا ہے اور اعلیٰ کاموں میں رغبت نہیں کرتا ہے اور یوں کہتا ہے کہ جس حال میں ہوں وہ مجھ کو کافی ہے)

بَجْلَةٌ ، چھوٹا درخت

خُذِيْ مِنِّيْ اَخِيْ ذَا الْبَجْلَةِ ، تو مجھ سے

[1] بعض لوگوں نے اس طرح پڑھا ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

میرے خوبی والے بھائی کو لے (یہ اس بھائی کی تعریف ہے)

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَصَبْتُمْ خَیْرًا بَجِیْلًا: تم والو تم پر سلام تم نے بڑی خوبی کمائی۔

فَاَلْقٰی تَمَرَاتٍ فِیْ یَدِہٖ وَقَالَ بَجَلِیْ مِنَ الدُّنْیَا: اس نے کچھ کھجوریں جو ہاتھ میں تھیں پھینک دیں اور کہنے لگا بس دنیا میں سے مجھے یہی کافی ہے۔

نَقَطَعُوْا اَبْجَلَہٗ: سعد بن معاذ کے ہاتھ کی رگ انھوں نے کاٹ ڈالی

اَمَّا الْوَلِیْدُ بْنُ الْمُغِیْرَۃِ فَاَوْمٰی جِبْرَئِیْلُ اِلٰی اَبْجَلِہٖ: ولید بن مغیرہ کی تو رگ کی طرف جبرئیل نے اشارہ کیا (اس کی رگ کٹ گئی اور واصلِ جہنم ہوا)

بَجِیْلَۃُ خَیْرٌ مِّنْ رَّعْلٍ وَّ ذَکْوَانَ: بجیلہ کا قبیلہ رعل اور ذکوان۔ قبیلوں سے بہتر ہے۔

اَلْمُؤْمِنُ لَا یَبْجَلُ وَلَا یَعْجَلُ: مسلمان نہ تو بہتان لگاتا ہے اور نہ جلدی کرتا ہے۔

نَحْنُ بَنِیْ ضَبَّۃَ اَصْحَابُ الْجَمَلِ رُدُّوْا عَلَیْنَا شَیْخَنَا ثُمَّ بَجَلْ: (شاعر کہتا ہے) ہم بنی ضبّہ والے اصحابِ جمل ہیں ہمیں ہمارے بڑے کو واپس دے دو پھر ہم بس کرتے ہیں۔

بَجْمٌ یا بُجُوْمٌ: خاموش ہو جانا (زبان کی رکاوٹ سے یا گھبراہٹ سے یا عاجزی سے یا ڈر سے یا ہیبت سے) دیر کرنا، منقبض ہونا۔

تَبْجِیْمٌ: دیر کرنا، منقبض ہونا، تیز نظر کرنا۔

اَلْبَجْمُ: بڑی جماعت، جھاؤ کا پھل

بَجْنٌ: ایک قسم کی چھوٹی سفید مچھلی

بُجَاوَۃٌ: حبشیوں کی ایک قسم ہے یا ایک ملک ہے جہاں کے لوگ کالے ہوتے ہیں۔

کَانَ اَسْلَمُ مَوْلٰی عُمَرَ بُجَاوِیًّا: اسلم حضرت عمر کا غلام بجاوہ والا تھا (بجاوی تھا)

باب الباء مع الحاء

بَحْبَحَۃٌ: اترنا، قرار لینا، آرام سے ٹھیرنا۔

تَبَحْبُحٌ: بیچ میں ہو جانا

بَحْبَاحٌ: جس کا طول و عرض برابر ہو۔

بُحْبُوْحٌ: بیچوں بیچ، درمیان میں

مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّسْکُنَ بُحْبُوْحَۃَ الْجَنَّۃِ فَلْیَلْزَمِ الْجَمَاعَۃَ: جس کو یہ اچھا لگے کہ بہشت کے بیچوں بیچ وہ رہے تو جماعت کے ساتھ رہے (جماعت سے مراد اہل حق کا گروہ ہے اگر ایک ہی شخص حق پر قائم ہو تو وہ بھی ایک جماعت ہے)

غَزَاھُمْ فِیْ بُحْبُوْحَتِہٖ: ان کے بیچ مقام میں جاکر جہاد کیا۔

اَھْدٰی لَھَا اَکْبُشًا تَبَحْبَحُ فِی الْمِرْبَدِ: اس نے اس کو بینڈھے تحفہ میں بھیجے جو باڑے میں ٹھیرے ہوتے ہیں۔

تَقْطُرُ اللِّحَاءُ تَبَحْبَحَ الْحَیَاءُ: درخت کی چھال سے پانی ٹپکا اور پانی زمین میں پھیل گیا۔

بَحْتٌ: سادہ خالص (اس کا مؤنث بَحْتَۃٌ ہے)

خُبْزٌ بَحْتٌ: سادی، روکھی روٹی

عَرَبِیٌّ بَحْتٌ: خالص عرب کا (یعنی ماں باپ دونوں عرب جیسے قُحٌّ ہے)

اِخْتَضَبَ عُمَرُ بِالْحِنَّاءِ بَحْتًا: حضرت عمرؓ نے نری مہندی کا خضاب لگایا (یعنی وسمہ وغیرہ اور کوئی چیز اس میں نہیں ملائی اس سے بال سرخ ہو جاتے ہیں) -اس روایت سے ان لوگوں کا رد ہوتا ہے جنہوں نے مرد کے لئے مہندی لگانا منع رکھا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرت جہاں کوئی درد پھوڑا وغیرہ ہوتا تو اس پر مہندی

Marfat.com

لگاتے اور شادی کے دنوں میں زردی کا استعمال قدیم زمانے سے رائج ہے۔ عبدالرحمن بن عوف آئے تو آپ نے زردی کا نشان اُن پر دیکھ کر فرمایا کہ عبدالرحمن یہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں نے شادی کی ہے الیٰ آخرہٖ بعضوں نے کہا یہ زردی عبدالرحمن نے قصداً نہیں لگائی تھی بلکہ عورت نے جو زردی لگائی تھی وہ اختلاط کی وجہ سے ان کے بدن یا کپڑے پر لگ گئی تھی اور دوسری حدیث میں مردوں کو زعفران لگانے کی ممانعت وارد ہے لیکن حافظ[1] صاحب نے کہا کہ اس ممانعت میں سے دولھا دلہن کی تخصیص کر لی گئی ہے۔ ان کو زعفران وغیرہ لگانا درست ہے)

وَكَرِهَ الْمُسْلِمِينَ مُبَاحَتَةَ الْمَاءِ: نرا پانی (جس میں شہد دودھ وغیرہ کچھ نہ ہو) پینا مسلمانوں کے لئے برا سمجھا (تاکہ ان کی قوت قائم رہے)

ثُمَّ اغْسِلْهُ بِمَاءٍ بَحْتٍ: پھر اس کو خالص پانی سے (جس میں بیری کافور وغیرہ نہ ہو) نہلا...... (الْمَاءُ الْقَرَاحُ بھی خالص پانی کو کہتے ہیں)

بُحْتُرٌ: ایک قبیلہ ہے۔

بُحْتُرَة: ایک کھانا جو بیگن اور انڈے سے بنایا جاتا ہے

بُحْتُرٌ اور **بُحْتُرِيٌّ**: پست قد ٹھوس اعضا والا، گٹھے ہوئے بدن والا۔

بَحْثٌ: کھودنا، تفتیش کرنا، ایک بات کے پیچھے لگنا ڈھونڈھنا۔

مُبَاحَثَة: جھگڑنا، لڑنا، اپنے مطلوب پر دلیل لانا، دوسرے کی دلیل کو توڑنا (جیسے تَبَاحُثٌ ہے)

[1] یعنی حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی صاحب فتح الباری شرح بخاری ۱۲ منہ

مَبْحَثَة: بحث اور تحقیق۔

مَبَاحِثُ الْبَقَرِ: خالی اُجاڑ مکان یا نامعلوم مکان

تَرَكْتُهُ مَبَاحِثَ الْبَقَرِ (ایک مثل ہے یعنی ایک نامعلوم جگہ میں میں نے اس کو چھوڑ دیا۔

بَحَّاثٌ اور **بَحُوثٌ**: بہت بحث کرنے والا

سُورَةُ الْبَحُوثِ: سورۂ براءۃ کو کہتے ہیں کیونکہ اس میں منافقوں کے حالات سے بہت بحث کی گئی ہے (بعضوں نے سُورَةُ الْبُحُوثِ بضمہ باء نقل کیا ہے جب بحوث بفتحہ باء ہوگا تو یہ موصوف کی اضافت ہے۔ صفت کی طرف جیسے مَسْجِدُ الْجَامِعِ)

إِنَّ غُلَامَيْنِ كَانَا يَلْعَبَانِ الْبَحْثَةَ: دو لڑکے مٹی کے کھلونے سے کھیل رہے تھے۔

فَبَحَثَ بِعَقِبِهِ: حضرت جبرئیل نے اپنی ایڑی سے زمین کھودی

لَيْسَ عَلَى النَّاسِ أَنْ يَبْحَثُوا: لوگوں پر یہ لازم نہیں کہ وہ کھوج لگائیں (جو پانی دیکھیں اس سے وضو کر لیں، جو بچھونا پائیں اس پر نماز پڑھ لیں

بَحْثَرَة: کھوج لگانا، جدا جدا کرنا، الٹ پلٹ کرنا، نکالنا، کھولنا، بکھیرنا۔

بَحَّ: یا بَحٌّ یا بُحُوحٌ یا بِحَاحٌ یا بَحَاحَةٌ آواز بھاری ہونا، گلا بیٹھ جانا۔

إِبْحَاحٌ: گلا بٹھا دینا، آواز بھاری کر دینا۔

اِبْتِحَاحٌ: ارزانی اور کشادگی میں ہونا۔

بُحَّةٌ: ٹھسکا، خشونت، آواز میں بھاری پن

رَجُلٌ شَحِيحٌ بَحِيحٌ: بخیل آدمی

أَبَحُّ: دبیز، موٹا، موٹی لکڑی، بھاری آواز والا فال کھولنے کا پانسہ

فَأَخَذَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

بُحَّةٌ: آنحضرتؐ کو ٹھسکا لگا (گلا بند ہوگیا)

مَا بَلَغْنَا الرَّوْحَاءَ حَتّٰی بُحَّتْ اَصْوَاتُنَا: ہم روحا تک نہیں پہنچے تھے کہ ہماری آوازیں بھاری ہوگئیں (لبیک پکارتے پکارتے گلے بیٹھ گئے)

بَحْدَلَةٌ: مونڈھا جھک جانا، جلد چلنا، ہلکی دوڑ

بَحْرٌ: چیرنا، کان چیرنا، پھاڑنا، سمندر، دریا، بڑا عالم، بڑا سخی، وہ گھوڑا جو بے لگام خوب دوڑتا ہو

بَحَرٌ: ڈر کر حیران ہونا، بہت پیاسا ہونا، گوشت جاتے رہنا، اونٹ کا دوڑتے دوڑتے ناتواں ہوکر مُنہ کالا ہوجانا۔

اِبْحَارٌ: سمندر میں سوار ہونا، سل کی بیماری میں مبتلا ہونا، ناک سرخ ہوجانا، پانی نمکین ہونا، زمین کے منافع بہت ہونا۔

تَبَحُّرٌ: علم یا مال میں وسعت اور کثرت

بَاحِرٌ: احمق، مبہوت، خالص سرخ خون، جھوٹا، فضولی، رحم کا خون

بَاحَرٌ: (بفتحہ حاء) ایک بُت کا نام

بَاحُوْرٌ: چاند، سخت گرمی۔ ماہ تموز (جولائی) کی

بَحَّارٌ: ملاح

بَحِرٌ: جس کو سل کی بیماری ہو۔

بُحْرَانٌ: بیماری میں تغیر کی حالت

بَحْرَيْنِ: بصرے اور عمان کے درمیان ایک مقام ہے۔

اَنَتَوَضَّاُ بِمَاءِ الْبَحْرِ: کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کرلیں۔

فَاعْمَلْ مِنْ وَّرَاءِ الْبِحَارِ: سمندروں کے اُس پار ہی نیک اعمال کرتا رہ[1] (یعنی اللہ کے فرض کہیں بھی رہ کر ادا کرے تو کافی ہے)

مَجْمَعُ الْبَحْرَيْنِ: جہاں دو سمندر ملتے ہیں یعنی بحر فارس اور بحر روم اور ایک مشہور لغت کی کتاب کا نام ہے. جیسے مجمع البحار از شیخ محمد طاہر

بَحْرَانِ اور بَحْرَيْنِ: ایک شہر ہے بصرے اور عمان کے درمیان (جیسے ابھی بیان ہوا، بعضوں نے بضمہ یا پڑھا ہے ابن اثیر نے لکھا ہے کہ یہ ملک حجاز میں ایک موضع ہے اس کا ذکر عبداللہ بن جحش کے لشکر کے بیان میں ہے)

وَكَتَبَ لَهُمْ بِبَحْرِهِمْ: ان کا ملک انہی کو لکھدیا (یعنی ان کی حکومت قائم رکھی)

اِنْ وَّجَدْنَاهُ لَبَحْرًا: یہ اِنْ مخفف ہے اِنَّ کا) یعنے ہم نے تو اس گھوڑے کو دریا کی طرح پایا (جیسے دریا کا بہاؤ ختم نہیں ہوتا ویسے ہی اس گھوڑے کی دوڑ ختم نہیں ہوتی یا بے تکان چلتا ہے جیسے دریا بہتا ہے)

لَا تَرْكَبِ الْبَحْرَ اِلَّا حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ غَازِيًا: سمندر کا سفر نہ کر مگر حج یا عمرہ یا جہاد کے لئے[1]۔ (یہ نہی تنزیہی ہے اور سب علماء نے بنص قرآنی تجارت اور سیاحت اور تحصیل علوم کے لئے سمندر کا سفر جائز رکھا ہے)

اَبٰی ذٰلِكَ الْبَحْرُ: اس دریائے علم (یعنے ابن عباس) نے اس کا انکار کیا.

حَتّٰی تَرَی الدَّمَ الْبَحْرَانِيَّ: جب تک خوب سرخ غلیظ خون نہ دیکھے یعنی رحم کا خون (بحر رحم کے قعر (گڑھے) کو بھی کہتے ہیں) (بعضوں نے کہا دریا کی طرح بہتا ہوا خون)

---

[1] یعنی خدا کی بندگی کسی خالی جگہ ہونے یا نہ ہونے سے تعلق نہیں رکھتی جہاں ہو وہیں عبادت کر، چاہے گھر پر ہو یا باہر خدا تیرے اعمال کم نہ کرے گا ۱۲ مص

[1] سمندر کے سفر سے جہاں تک ہو سکے، اجتناب کرنے کو اسلئے منع کیا ہے کہ وہ خطرات سے پُر ہوتا ہے ۱۲ مص۔

Marfat.com

ثُمَّ بَجَرَهَا : پھر اس کو یعنی زمزم کے کنوئیں کو چیر دیا اور کشادہ کردیا (اس لئے کہ وہ خشک نہ ہو)

قَتَلَ رَجُلًا بِبَجْرَةِ الرُّغَاءِ : ایک شخص کو بجرۃ رغا میں مار ڈالا (بجرۃ رغا ایک بستی کا نام ہے)

وَلَقَدِ اصْطَلَحَ اَهْلُ هٰذِهِ الْبُحَيْرَةِ عَلٰى اَنْ يُّعَصِّبُوْهُ بِالْعِصَابَةِ : اس شہر (یعنی مدینہ طیبہ کے لوگوں نے یہ ٹھہرا لیا تھا کہ عبداللہ بن اُبی (منافق) پر سرداری کا پگڑ (عمامہ) باندھیں (ایک روایت میں اَنْ يُّتَوِّجُوْهُ ہے یعنی اس کے سر پر سر پر بادشاہت کا تاج رکھیں)

بَحِيْرَةٌ ، وہ اونٹنی جو دس مادہ بچے جنتی تو اسے بتوں کے نام پر یونہی چھوڑ دیتے نہ تو اس پر سواری کرتے اور نہ مہمان کے سوا کوئی اور اس کا دودھ پیتا اور اس کا نام سائبہ رکھتے اور اسکے بعد اگر وہ کوئی اور مادہ بچہ جنتی تو اسکے کان چیر دیتے اور جو بچے اس کی ماں کے ساتھ حرام ہوتیں وہی اسی کے ساتھ حرام ہوتیں اور اس کو بحیرۃ کہتے ہیں۔ (اس کی جمع بُحُرٌ اور بَحَائِرُ ہے)

بُحَيْرَةُ طَبَرِيَّةَ ، ایک دریا جو شام میں ہے اسکو نہر اردن بھی کہتے ہیں اس کا پانی شیریں ہے۔

بَاحَرٌ: ایک بت کا نام ہے (جیسے اوپر گذر چکا)[1]

هَلْ تُنْتَجُ اِبِلُكَ وَافِيَةً اٰذَانُهَا فَتَشُقُّ فِيْهَا وَتَقُوْلُ بُحُرٌ : تیرے اونٹ پورے کان والے پیدا ہوتے ہیں پھر تو ان کے کان چیرتا ہے اور کہتا ہے وہ بحیرہ ہیں (یہ حضور نے ابی الاحوص کے والد سے فرمایا)

بَحْشٌ : جمع ہونا یا کھودنا (جیسے تَحَبُّشٌ ہے)

بَحْظَلَةٌ ، کودنا (چوہے کی طرح) اچھلنا

بَحْنَانَةٌ : آگ کا شعلہ

بَحْوَنَةٌ : ٹھگنی عورت، بڑے پیٹ کی مشک

اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ تَخْرُجُ بَحْنَانَةٌ مِّنْ جَهَنَّمَ فَتَلْتَقِطُ الْمُنَافِقِيْنَ لَقْطَ الْحَمَامَةِ الْقُرْطُمَ : قیامت کے دن دوزخ سے ایک شعلہ نکلے گا اور منافقوں کو اس طرح چن لے گا جیسے کبوتر کڑکسم (کے بیج) چن لیتا ہے۔

باب الباء مع الخاء

بَخْ : (اسم فعل ہے یعنے) یہ کام بڑا ہوا (یہ کلمہ اس وقت کہتے ہیں جب تعریف اور تحسین اور تعجب کرنا مقصود ہوتا ہے یا فخر اور مدح کے لئے جیسے واہ واہ اردو زبان میں اور جب مبالغہ کرنا مقصود ہوتا ہے تو دو بار کہتے ہیں بَخْ بَخْ یا بَخٍ بَخٍ یا بَخٍّ بَخٍّ)

بَخْبَخْتُ الرَّجُلَ : یعنے میں نے فلاں شخص کے لئے بخ بخ کہا (آفرین شاباش یا واہ واہ کہا) (یہ عرب لوگوں کا محاورہ ہے)

قَرَأَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ قَالَ رَجُلٌ بَخٍ بَخٍ، آپ نے یہ آیت پڑھی وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ[2] ایک شخص بولا بخ بخ (یعنی واہ واہ کیا عمدہ نعمت ہے)

بَخْبَخَةٌ : اونٹ کا آواز کرنا، بلبلانا، بڑبڑانا۔ گرمی کی تیزی کم ہوجانا۔

بَخْبِخُوْا ، یعنی ٹھنڈا کرو۔

بَخْتٌ : مارنا۔

مُبَخَّتٌ ، نامرد یا بزدل ہوا۔

---

[1] بَاحَرٌ کے بجائے بَاجِرٌ بھی مروی ہے ملاحظہ ہو مادہ بجر ۲ میں [2] ترجمہ، (اے لوگو! اپنے پروردگار کی مغفرت اور جنت کی طرف لپکو جس کا پھیلاؤ (اتنا بڑا ہے) جیسے زمین و آسمان (کا پھیلاؤ) (کی سمائی) ان پرہیزگاروں کے لئے تیار ہے جو..... (آل عمران، ۱۳۳، ۱۳۴)

Marfat.com

تَبْخِیْتٌ ، لاجواب کر دینا خاموش کر دینا (جیسے تَبْکِیْتٌ ہے)

بَخْتٌ : خط، نصیبہ، قسمت، تقدیر

بُخْتِیَّۃ : لمبی گردن والی اونٹنی یا وہ اونٹنی جو عربی نر اور عجمی مادہ یا عجمی نر اور عربی مادہ سے پیدا ہو

بُخْتِی ، ایسا نر اونٹ جو عربی نر اور عجمی مادہ یا عجمی نر اور عربی مادہ سے پیدا ہو (یہ بخت نصر کی طرف منسوب ہے، بُخْتٌ اور بَخَاتِی جمع ہے)

مَبْخُوْتٌ : محفوظ مقدر والا، بانصیب خوش قسمت (جیسے مَنْحُوْتٌ ہے)

فَاُوْتِیَ بِسَارِقٍ قَدْ سَرَقَ بُخْتِیَّۃً ۔ ایک چور آنحضرتؐ کے پاس لایا گیا جس نے "بختی" اونٹنی چرائی تھی

رُءُوْسُهُنَّ کَاَسْنِمَۃِ الْبُخْتِ : ان کے سر بختی اونٹوں کے کوہانوں کی طرح ہوں گے (بڑے بڑے جوڑے (دوپٹے اوڑھنیاں) اور موباف سر پر لگائیں گی)

فِی الْاِبِلِ الْبُخْتِ السَّائِمَۃِ مِثْلُ مَا فِی الْاِبِلِ الْعَرَبِیَّۃِ : بختی چرنے والے اونٹوں میں ویسی ہی زکوٰۃ ہے جیسے عربی اونٹوں میں ہے۔

اِنَّ لِلّٰہِ وَادِیًا مِّنْ ذَھَبٍ حَمَاہُ بِاَضْعَفِ خَلْقِہِ النَّمْلِ فَلَوْ رَامَہُ الْبَخَاتِیُّ لَمْ تَصِلْ اِلَیْہِ ، اللہ کا ایک سونے کا میدان ہے اور اس پر اس نے اپنی ایک ناتوان مخلوق چیونٹیوں کا پہرہ رکھا ہے اگر بختی اونٹ وہاں تک پہنچنا چاہیں تو (وہ بھی وہاں) پہنچ نہ سکیں گے (یعنی اتنی بھاری بھرکم مخلوق ہوتے ہوئے خدا کی مقرر کردہ پہرہ دار چیونٹیوں سے بچکر نہیں نکل سکتے وہ انہیں روک لینگی)

بُخْتُجٌ یا فُخْتُجٌ ، پکایا ہوا شیرہ کھجور یا انگور کا، یا وہ شیرہ جس کا تہائی حصہ جل گیا ہو (یہ پختہ کلمہ فارسی کا معرب ہے)

اُھْدِیَ اِلَیْہِ بُخْتُجٌ فَکَانَ یَشْرَبُہٗ مَعَ الْعَکَرِ ، آپ کے پاس شیرہ تحفہ بھیجا گیا آپ تلچھٹ سمیت اس کو پیتے (ایسا نہ ہو کہ صاف کرنے سے اس میں تیزی یا نشا آجائے)

سَاَلْتُہٗ عَنِ الْبُخْتُجِ فَقَالَ اِذَا کَانَ حُلْوًا یَخْضِبُ الْاِنَاءَ فَاَشْرَبْہُ میں نے آپ سے پوچھا بختج پینا کیسا ہے فرمایا اگر شیرین ہو برتن کو رنگین کر دے تو اس کو پی سکتے ہو۔

بَخْتَرَۃٌ یا تَبَخْتُرٌ : اکڑ کر ناز و انداز سے چلنا تکبر اور غرور کے ساتھ چلنا

بِخْتِیْرٌ : اکڑ کر غرور کے ساتھ ناز و انداز سے چلنے والا یا جس کا جسم خوبصورت ہو

جَمِیْلُ الْمُحَیَّا بَخْتَرِیٌّ اِذَا مَشٰی ، خوب رو اور حسین جب چلے تو اکڑ کر چلے۔ (بَخْتَرِی بمعنی بِخْتِیْرٌ ہے) (جب یزید بن مہلب قید ہو کر حجاج کے پاس آیا تو حجاج نے یہ کہا یزید نے جواب دیا

وَفِی الدِّرْعِ ضَخْمُ الْمَنْکِبَیْنِ شِنَاقٌ یعنے جب زرہ پہنے تو اسکے مونڈھے بھاری بھرکم اور قد لمبا)

بَخْتَرَۃٌ : جدا جدا کر دینا۔

تَبَخْتُرٌ : جدا جدا ہو جانا۔

بَخْتَنَۃٌ ، دیر کرنا۔

بَخْ ، تعجب اور غرور کرنا، غصہ تھم جانا، خراٹے لینا۔ غصہ ٹھنڈا کرنا۔

بَخَنْدَاۃٌ ؛ وہ عورت جس کی پنڈلی پُرگوشت اور ابھری ہوتی ہو۔

قَامَتْ تُرِیْكَ خَشْیَۃَ اَنْ تَصْرِمَا سَاقًا بَخَنْدَاۃً وَّکَعْبًا اَدْرَمَا ، وہ عورت کھڑی ہوکر اس ڈر سے کہ کہیں تو اس کو چھوڑ نہ دے اپنی ابھری

Marfat.com

ہوئی پُر گوشت پنڈلی اور برابر اور ہموار ٹخنہ تجھ کو دکھانے لگی (یہ شعر ابوہریرہ کی حدیث میں ہے اور یہ عجاج نے گایا ہے۔ عرب لوگ موٹی اور پُر گوشت عورتوں کو پسند کرتے ہیں)

اِبْخَنْدَى الْبَعِيْرُ: اونٹ بڑا اور پُر گوشت ہوا

بَخْرٌ: بھاپ نکلنا دھواں بلند ہونا

بَخَرٌ: گندہ دہن ہونا، مُنہ میں بدبو ہونا

تَبْخِيْرٌ: بھاپ نکلنا دھواں دینا

اِبْخَارٌ: گندہ دہن کرنا

بُخَارٌ: بھاپ جو گرم چیز سے نکلے۔

بَخُوْرٌ: جس کا دھواں (دھونی) لیا جائے جیسے عود عنبر لوبان وغیرہ

بَخُوْرُ مَرْيَمَ: ایک بُوٹی ہے اس کا پھول سرخ گلاب کی طرح ہوتا ہے اور کبھی سفید بھی ہوتا ہے۔ (CYCLAMEN)

مِبْخَرَةٌ: انگیٹھی، عودمان، عودسوز

اِيَّاكُمْ وَنَوْمَةَ الْغَدَاةِ فَاِنَّهَا مَبْخَرَةٌ مَجْفَرَةٌ مَجْعَرَةٌ: صبح کے وقت سونے سے بچے رہو اس سے گندہ دہنی (مُنہ کی بدبو) اور بے شہوتی اور خشکی پیدا ہوتی ہے۔

اِيَّاكَ وَكُلَّ مَجْفَرَةٍ مَبْخَرَةٍ: ایسی ہر عورت سے بچا رہ جس کے جسم سے اور مُنہ سے بدبو آتی ہو۔ (بعضوں نے مجفرۃ یا مُخفرۃ سے موٹی عورت مراد لی ہے)

لَاَجْعَلَنَّ الْقُسْطُنْطِيْنِيَّةَ الْبَخْرَاءَ حُمَمَةً سَوْدَاءَ (یہ معاویہ کا قول ہے) یعنی میں بھاپ والے قسطنطنیہ کو جلا کر کالا کوئلہ کر دوں گا (بھاپ والے سے یہ غرض ہے کہ سمندر کی بھاپ وہاں نکلتی ہے)

بَخُوْرٌ: وہ چیز جس کو جلا کر اس کا دھواں لیں (بعضوں نے کہا خوشبو کو جلا کر اس کا دھواں لینا)

اَصَابَهٗ مِنْ بُخَارِهٖ (کوئی اس زمانے میں سود نہ کھائے گا تو سود کی بھاپ ہی اس کو لگ جائے گی (مثلاً دوسرے کو سود کھلاتے یا سود کا فیصلہ کرے گا یا سود کا وکیل یا گواہ بنے گا وغیرہ وغیرہ

مترجم کہتا ہے یہ ہمارا زمانہ ہے جس میں سود سے بچنا ایسا دشوار ہو گیا ہے کہ ہزاروں لاکھوں آدمیوں میں شاید ہی کوئی خدا کا بندہ سود سے بچا ہو۔ اگر خود سود نہیں کھاتا تو دوسرے کو سود کھلاتا ہے یا سود کے مقدموں میں حاکم، شاہد یا وکیل ہوتا ہے اور ہمارے زمانہ میں بعضے مولویوں نے غضب کیا ہے انہوں نے یہ لکھ مارا ہے کہ حرام سود وہ ہے جو اصل سے زیادہ لیا جائے دوگنا تگنا (یعنی سود در سود) اور ہلکا سود حرام نہیں ہے مثلاً آٹھ آنے سینکڑا یا روپیہ سینکڑا جس کا مجموعی حصہ اصل رقم سے نہ بڑھے حالانکہ یہ صراحتاً باطل ہے سود مطلقاً حرام ہے ہلکا ہو یا بھاری اور بعضے بے دین مولوی جو نیچریت پر دلدادہ ہیں یوں لکھتے ہیں کہ اسلام کو تباہ کرنے والا اور بدنام کرنے والا سود کا مسئلہ ہے یعنے سود کی حرمت کی وجہ سے مسلمان نہ تجارت میں ترقی کر سکتے ہیں نہ مال و دولت میں لیکن وہ اس پر غور نہیں کرتے کہ جو مسلمان سود نہیں کھاتے تھے مثلاً صحابہ تابعین سلف صالحین وغیرہ انہوں نے مال دولت حکومت عزت وشوکت وغیرہ میں سود خوار مسلمانوں سے کہیں زیادہ ترقی کی تھی جب سے سود کھانے لگے تو

Marfat.com

بنے بن گئے اور ساری عزت اور حکومت خاک میں مل گئی۔[1]

بَخْزٌ: پھوڑ دینا۔

اَبْخَازٌ: ایک گروہ کا نام ہے۔

بَخْسٌ: کم کرنا، ظلم کرنا، پھوڑ دینا، زکوٰۃ کے سوا ظلم سے کوئی محصول لینا، ماپ تول میں کمی کرنا۔

تَبْخِیْسٌ اور تَبَخُّسٌ: کم ہونا۔

تَبَاخُسٌ: ایک دوسرے کو نقصان دینا۔

یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یُسْتَحَلُّ فِیْهِ الرِّبٰوا بِالْبَیْعِ وَالْخَمْرُ بِالنَّبِیْذِ وَالْبَخْسُ بِالزَّکٰوةِ: ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے جب لوگ سود کو بیع[2] اور شراب کو نبیذ اور بخس کو زکوٰۃ کہکر حلال کر لیں گے (ناجائز محصولات رعایا سے لیکر اس کو زکوٰۃ کہیں گے)

بَخَسَتْ صَلٰوتُهٗ: اس کی نماز ناقص ہو گئی

بَخْشٌ: سوراخ کرنا۔

بُخْشٌ، سوراخ

بَخْشِیْش: عطیہ انعام

بَخْصٌ: اکھیڑ لینا، نکال لینا۔

بَخَصٌ: تلوے اور ایڑی کا کم گوشت ہونا۔

تَبَخُّصٌ: تیز نظر کرنا، آنکھ لگانا، پلک الٹ جانا

کَانَ مَبْخُوْصَ الْقَدَمَیْنِ: آنحضرتؐ کے پاؤں کم گوشت تھے۔

کَانَ مَبْخُوْصَ الْعَقِبَیْنِ: آپ کی ایڑیاں کم گوشت تھیں (بعضوں نے مَنْهُوْصَ نون اور حائے حطی اور ضاد معجمہ سے روایت کیا ہے یہ نحض سے نکلا ہے۔ نَحْضٌ کہتے ہیں ہڈی پر سے گوشت اتار لینے کو)

لَوْ سَئَلْتَ عَنْهَا لَتَبَخَّصَ لَهَا رِجَالٌ فَقَالُوْا مَا صَمَدٌ: اگر اللہ تعالیٰ (سورۃ اخلاص میں) صمد کے معنی خود بیان نہ کر دیتا (لم یلد ولم یولد) تو لوگوں کی آنکھیں (حیرت سے) ادھر لگ جاتیں اور کہتے صمد کے کیا معنی (یہ بَخَصٌ سے نکلا ہے بَخَصٌ اس گوشت کو بھی کہتے ہیں جو نیچے والی پلک کے تلے اس وقت ظاہر ہوتا ہے جب آدمی تعجب یا انکار سے تیز نگاہ کرے ٹکٹکی باندھے اور پاؤں کے گوشت کو بھی اور اونٹ کے کھر کو اور انگلیوں کی جڑوں کے اس گوشت کو جو ہتھیلی سے متصل ہوں اور اس گوشت کو بھی کہتے ہیں جو بگڑ کر اس میں سفیدی آگئی ہو)

بَخْعٌ، غم یا غصہ سے مار ڈالنا۔ ہلکان میں ڈالنا۔ کنواں اتنا کھودنا کہ پانی نکل آئے، نصیحت اخلاص اور مبالغہ سے کرنا، خالص خیر خواہی کرنا، ہر سال برابر زمین میں کھیتی کرنا، اس کو خالی نہ چھوڑنا تصدیق کرنا، ذبح کرنے میں مبالغہ کرنا یعنی گردن کی ہڈی کاٹ ڈالنا

بَخَاعَةٌ اور بُخُوْعٌ: اقرار کرنا، حق کے سامنے جھک جانا، عاجزی کرنا، نامراد پھیر دینا

بِخَاعٌ: ایک رگ جو پشت میں ہے اور جو گردن میں بھی آتی ہے۔

اَتَاکُمْ اَهْلُ الْیَمَنِ هُمْ اَرَقُّ قُلُوْبًا وَاَبْخَعُ طَاعَةً: یمن والے تمہارے پاس آئیں گے ان کے دل نرم ہیں اور بڑے اطاعت گزار لوگ ہیں۔

وَمَنْ لَّمْ یَکُنْ یَبْخَعُ لَنَا بِطَاعَةٍ: وہ بھی

---

[1] اور بعضے بے دین مولوی دار الحرب میں سود کھانے اور کھلانے کو حلال کہتے ہیں حالانکہ صریح حرام ہے۔ اس مسئلہ (سود) پر بہت سی کتابیں لکھی جا چکی ہیں اس سلسلہ میں ان کا مطالعہ مفید ہوگا ۱۲ مص

[2] بیع یعنی خرید و فروخت تجارت اور نبیذ یعنی شیرۂ کھجور یا انگور کا پکا ہوا، اور بخس یعنی ناحق ظالمانہ ٹیکس ۱۲ مص

جو پہلے اچھی طرح ہمارا مطیع نہ تھا۔
بَخَعَ الْاَرْضَ فَقَاءَتْ اُكُلَهَا: حضرت عمرؓ نے روئے زمین کے رہنے والوں کو مغلوب کیا تو اس نے اپنے سب میوے اگل دیئے۔ (یعنی خزانے اور ملک سب حوالے کر دیئے)
بَخَعْتُ الْاَرْضَ بِالزِّرَاعَةِ: میں نے زمین میں پے در پے کھیتی کی (یہ عرب لوگوں کا محاورہ ہے)
بَخَعَ الذَّبِيحَةَ: جانور کا گلا اتنا کاٹا کہ بخاع تک پہنچ گیا (بخاع کے معنی ابھی بیان ہوئے) (ایک دوسرا لفظ ہے نَخَعَ الذَّبِيحَةَ جانور کو اتنا کاٹا کہ حرام مغز تک پہنچ گیا (یعنی پہلے سے کم)
بَاخِعٌ نَفْسَكَ: تو غم سے اپنی جان کو ہلکان میں ڈالنے والا ہے۔
بَخَقٌ: کانا کرنا۔
بَخَقٌ: بینائی جاتی رہنا اور آنکھ قائم رہنا، کانا ہونا، آنکھ پھوٹنا۔
اِنْبِخَاقٌ: آنکھ پھوڑنا۔
اِنْبِخَاقٌ: باہر نکل آنا۔
بُخَاقٌ: فربہ بیسٹریا (لانڈکا)
فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ إِذَا بُخِقَتْ مِائَةُ دِينَارٍ: اگر آنکھ قائم رہے اور اس کی بینائی کھودی جائے (کانا کر دیا جائے) تو سو دینار (دیت کے) دینے ہوں گے (بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ کسی کی آنکھ ظاہر میں صحیح وسالم ہو لیکن اس میں بینائی نہ ہو ایسی آنکھ کو اگر کوئی نکال لے تو دیت کے سو دینار دینے ہوں گے)
نَهَى عَنِ الْبَخْقَاءِ فِي الْاَضَاحِيِّ: قربانی میں

کانی بکری دینے سے آپ نے منع فرمایا۔
كَانَ نَاتِئَ الْوَجْنَةِ بَاخِقَ الْعَيْنِ: احنف کے کلّے پھولے ہوئے تھے آنکھ کانی تھی
بُخْنُقٌ: کپڑے کا وہ ٹکڑا جو دوپٹہ کو تیل سے بچانے کے لئے عورتیں سر پر ڈالتی ہیں۔ زنانہ سربند (بعضوں نے کہا چھوٹی ٹوپی کنٹوپ)
بُخْلٌ یا بَخَلٌ: امساک کرنا روکنا، کنجوسی و بخیل کرنا (اس کی ضد کرم (سخاوت) ہے)
تَبْخِيلٌ، بخیل کہنا بخل کی نسبت کرنا۔
اِبْخَالٌ: کسی کو بخیل پانا۔
بَاخِلٌ: بخیل، کنجوس (اس کی جمع بُخَّلٌ ہے) بُخْلٌ اور بُخْلٌ اور بَخْلٌ اور بَخَلٌ اور بُخُولٌ: (سب کے ایک معنی ہیں یعنی بخیلی امساک اور کنجوسی (اس کی ضد جُود اور کرم اور سخاوت ہے)
اَلْوَلَدُ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ: اولاد آدمی کو بخیل کر دیتی ہے نامرد کر دیتی ہے (اولاد کی محبت سے مال خرچ کرنے میں بخیلی کرتا ہے، جنگ میں مارے جانے سے ڈرتا ہے)
اِنَّكُمْ لَتُبَخِّلُوْنَ وَتُجَبِّنُوْنَ: تم بخیلی اور نامردی کرتے ہو۔
فَاِمَّا اَنْ تُعْطِيَنِيْ اَوْ تَبْخَلَ عَنِّيْ: یا تو تم مجھ کو دو یا مجھکو نہ دینے کی وجہ سے بخیل بنو۔
اَلْبَخِيْلُ الَّذِيْ مَنْ اِذَا ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ لَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ: بخیل وہ شخص ہے جس کے سامنے میرا ذکر آئے (میرا نام اسکے سامنے لیا جائے) اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے (ایسا شخص بڑا بخیل ہے کیونکہ درود بھیجنے میں گرہ سے کچھ خرچ نہیں ہوتا صرف زبان کو ہلانا پڑتا ہے اس میں بھی

Marfat.com

وہ بخل کرتا ہے) ایک روایت میں ہے کہ بڑا بخیل وہ ہے جو اس سے بھی خوش نہ ہو کہ کوئی اس پر سخاوت کرے اور دوسرے پر سخاوت کرنے سے جو خوش نہ ہو وہ چھوٹا بخیل ہے

اَوَ لَا تَدْرِیْ فَلَعَلَّہٗ بَخِلَ بِمَا لَا یَنْقُصُہٗ: تجھ کو کیا معلوم شاید اس نے اس بات میں بخیلی کی ہو جس میں اس کی گرہ سے کچھ نہیں جاتا تھا (یعنے کسی کے لئے کلمۃ الخیر کہنے میں یا دین کی بات بتلانے میں یا دین کا علم سکھانے میں یا حدیث یا تفسیر کی کتاب بکوا دینے میں اس کو شائع کرا دینے میں)

باب الباء مع الدال

بَدْأٌ: شروع کرنا، پیدا کرنا، ایجاد کرنا، ایک ملک سے دوسرے ملک چلے جانا۔

تَبْدِئَۃٌ: شروع کرانا، مقدم کرنا، فضیلت دینا

اِبْدَاءٌ: نادر بات لانا ایک ملک سے دوسرے ملک چلے جانا، پیدا کرنا ابتداءً

اِبْتِدَاءٌ: شروع کرنا۔

اَلْمُبْدِئُ: اللہ کا ایک نام ہے یعنی خلقت کا شروع کرنے والا جس کا نمونہ پہلے سے کچھ نہ تھا۔

اَلْمُعِیْدُ، پھر لوٹانے والا، دوبارہ پیدا کرنے والا

اِنَّہٗ نَفَّلَ فِی الْبَدْأَۃِ الرُّبُعَ وَفِی الرَّجْعَۃِ الثُّلُثَ: آنحضرتؐ نے یہ حکم دیا کہ جو لشکر کی ٹکڑی دشمن پر شروع میں حملہ کرے اور لوٹ کا مال کمائے تو اس کو چوتھائی مال (علاوہ تقسیم کے) بطور انعام کے ملے گا اور جو ٹکڑی لوٹتے وقت (گھر کو آتے وقت) دشمن پر حملہ کرے اور لوٹ کا مال کمائے تو اس کو تہائی مال بطور انعام کے ملے گا (کیونکہ لوٹتے وقت آدمی کو گھر بار میں آنے کا شوق ہوتا ہے۔ ہمت اور قوت میں فتور آجاتا ہے ایسے وقت میں دشمن پر حملہ کرنا نفس پر بہت شاق ہوتا ہے اس لئے اس کا صلہ زیادہ مقرر کیا)

لَیَضْرِبَنَّکُمْ عَلَی الدِّیْنِ عَوْدًا کَمَا ضَرَبْتُمُوْھُمْ عَلَیْہِ بَدْءًا: عرب لوگو! ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ عجم کے لوگ تم کو مار کر دوبارہ اسلام کی طرف پھیریں گے جیسے شروع اسلام میں تم نے ان کو مار کر مسلمان بنایا۔

یَکُوْنُ لَھُمْ بَدْءُ الْفُجُوْرِ وَثُنْیَاہُ یا ثُنَاہُ: گناہ کا شروع اور آخر وہی کریں یعنی ماہ حرام میں وہ بھی کعبہ کے پاس لڑنے کا جو گناہ ہے ابتدا سے آخر تک انہی پر پڑے۔

مَنَعَتِ الْعِرَاقُ دِرْھَمَھَا وَقَفِیْزَھَا وَمَنَعَتِ الشَّامُ مُدْیَھَا وَدِیْنَارَھَا وَمَنَعَتْ مِصْرُ اِرْدَبَّھَا وَعُدْتُمْ مِنْ حَیْثُ بَدَأْتُمْ: عراق والوں نے اپنا روپیہ اور قفیز (قفیز اور مدیہ اور اردب یہ سب ماپ ہیں) روک دیا اور شام نے اپنا مدیہ اور دینار روک دیا اور مصر نے اپنا اردب روک دیا (یعنے ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ عراق اور شام اور مصر سب اسلامی حکومت کے قبضہ سے نکل جائیں گے اور یہ سب ملک اپنا مال اور غلہ حجاز میں لے جانا بند کر دیں گے (یا تو مسلمان جزیہ کی وجہ سے جو جزیہ ان پر مقرر ہوگا وہ موقوف ہو جائے گا یا حاکم اسلام سے باغی ہو جائیں گے) اور جہاں سے تم نے ابتدا کی تھی وہیں پھر لوٹ کر جا رہو گے (مکہ اور مدینہ میں اسلام رہ جائے گا

Marfat.com

یہیں سے اسلام کی ابتدا ہوئی تھی)

اَلْخَیْلُ مَبْدَأُهَا يَا مَبْدَأُهُ يَوْمَ الْوِرْدِ: جس دن جانوروں کو پانی پلایا جائے پہلے گھوڑوں کو پانی پلایا جائے۔

فِي الْيَوْمِ الَّذِي بُدِئَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جس دن آنحضرتؐ کی بیماری شروع ہوئی۔

فَانْطَلَقَ إِلَى أَحَدِهِمْ بَادِيَ الرَّأْيِ فَقَتَلَهُ: حضرت خضر بن سوچے سمجھے ایک بچے کی طرف گئے اس کو مار ڈالا۔

حَرِيمُ الْبِئْرِ الْبَدِيءِ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ: جو کنواں تازہ اسلام کے زمانہ میں کھودا گیا ہو اس کا احاطہ پچیس ہاتھ ہوگا۔

بَدَأَ اللهُ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ: اللہ تعالیٰ نے ان کے آزمانے کا ارادہ فرمایا (بعضوں نے بَدَا الف سے روایت کیا ہے یہ غلط ہے کیونکہ بدا کے معنی ایک چیز کا حال ٹھیک اب معلوم ہونا پہلے معلوم نہ ہونا اور یہ اللہ تعالیٰ کے حق میں محال ہے اور گمراہ فرقوں نے اس کو اللہ تعالیٰ کے لئے جائز لکھا ہے)

كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْوَحْيِ: آنحضرتؐ پر وحی اترنا کیونکر شروع ہوا۔

بَدْءُ الْأَذَانِ: اذان شروع ہونے کا بیان (بعضوں نے بُدُوُّ الْأَذَانِ روایت کیا ہے یعنی اذان معلوم ہونے کا بیان)

نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ قَبْلَ بُدُوِّ صَلَاحِهَا: میووں کو ان کی پختگی معلوم ہو جانے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا۔

أَوَّلُ مَا بُدِئَ: پہلے جو شروع ہوا۔

إِذَا بَدَأَ بِالطَّلَاقِ فَلَهُ شَرْطُهُ: اگر کوئی پہلے "انت طالق" کہے پھر "ان دخلت الدار" تب بھی طلاق مشروط ہوگی جیسے یوں کہے "ان دخلت الدار فانت طالق"۔

بَدَأَ بِالطَّلَاقِ أَوْ أَخَّرَ: طلاق کو مقدم کرے اور شرط کو بعد (یا طلاق کو بعد بیان کرے اور شرط کو پہلے دونوں صورتیں برابر ہیں)

مترجم یعنی طلاق شرط پر معلق رہے گی یہ فقہا کا مذہب ہے اور اہل حدیث کا راجح مذہب یہ ہے کہ طلاق اسی صورت میں پڑتی ہے جب سنت کے موافق ایسے طہر میں طلاق دے جس میں وطی نہ کی ہو اور جو شخص خلاف سنت طلاق دے یا تینوں طلاق ایک ہی بار دے دے یا سخت غصہ کی حالت میں جس میں ہوش و حواس نہ رہے ہوں یا مشروطی طلاق دے مثلاً یوں کہے اگر تو ایسا کرے تو تجھ کو طلاق ہے پھر عورت وہ کام کرے تو ان سب صورتوں میں طلاق واقع نہ ہوگی اسی طرح اگر نشہ کی حالت میں یا زبردستی سے مجبور ہو کر طلاق دے یا سوتے میں تو بھی طلاق نہ پڑے گی بعضے اہل حدیث کا یہ مذہب ہے کہ اگر تینوں طلاق ایک ہی بار یا ایک ہی طہر میں دیدے تو صرف ایک طلاق پڑے گی اور یہی قول مرجح ہے اور اسی کو محققین اہل حدیث نے اختیار کیا ہے اور امام ابن تیمیہ نے کہا اگر طلاق کو ایسی شرط پر معلق کرے جس سے طلاق کو مناسبت ہو مثلاً اگر فلاں شخص سے بات کرے گی یا اس کو گھر میں آنے دیگی یا اسکے گھر میں جائے گی تو تجھ کو طلاق ہے تو اس صورت میں جب شرط پائی جائے تو طلاق پڑ جائے گی اور اگر ایسی شرط پر معلق کرے جس سے طلاق

Marfat.com

کو کچھ مناسبت نہ ہو مثلاً کہے اگر تو انار کھائے گی
تو تجھ کو طلاق ہے تو یہ تعلیق باطل ہوگی اور طلاق
نہ پڑے گی۔
بَدَأَ الْخَلْقُ: خلقت کیونکر شروع ہوئی۔
یَبْدَأُ عَلٰى رَأْسِہٖ وَوَجْھِہٖ: غسل میں پہلے
سر اور منہ سے شروع کرتے یہاں اتنی عبارت
محذوف ہے اور بدن کے نیچے کے حصے کو اخیر
میں دھوتے۔
فَأَرَدْتُ أَنْ أُبَادِئَہٗ: میں نے قصد کیا کہ
گفتگو شروع کروں (ایک روایت میں فَأُنَادِیَہٗ
ہے یعنے اس کو پکاروں)
أَوَّلُ مَنْ بَدَأَ: پہلے جس نے شروع کیا
بَدَأَ الْاِسْلَامُ غَرِیْبًا: شروع میں اسلام
کمزور تھا (اس میں غریب لوگ شریک ہوتے تھے)
بَاتَ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ
مَبْدَأَہٗ یا مُبْدَأَہٗ: آنحضرتؐ حج شروع
کرتے وقت رات کو مدینہ سے نکلکر ذو الحلیفہ میں رہے
أَیْنَ الْاِبْتِدَاءُ بِالصَّلٰوۃِ: پہلے نماز شروع
کرنا (جو آنحضرتؐ اور خلفاء کا طریق تھا) کہاں گیا
بَدْءٌ اور بَدْءَۃٌ اونٹ کے ایک حصے کو
بھی کہتے ہیں جس کو کاٹیں (اور جس پر مشرکین قمار بازی
کیا کرتے ہیں)
اِفْعَلْ بَادِیَ بَدْءٍ یا بَادِئَ بَدْءٍ: تو اس کام کی ابتدا کر
نَسِیَ الْمَبْدَأَ وَالْمُنْتَھٰی: شروع اور اخیر
دونوں کو بھول گیا
وَعُدْتُمْ مِنْ حَیْثُ بَدَأْتُمْ: اور جیسے
تم شروع (یعنے علم الٰہی) میں تھے ویسے ہی ہوگئے
(اسلام لائے) یا کچھ عرصہ بعد کفر میں لوٹ جاؤگے۔
رَجَعَ عَوْدُہٗ عَلٰى بَدْئِہٖ: جدھر سے آیا اُدھر

ہی گیا۔
فُلَانٌ مَا یُبْدِئُ وَمَا یُعِیْدُ: فلاں شخص
نہ شروع میں کوئی بات کرتا ہے نہ بات کا جواب
دیتا ہے۔
بُدْءٌ: پہلے سردار کو اور ثُنْیَانٌ: دوسرے
سردار کو (جس کا اسکے بعد ہو سیکنڈ ان کمانڈ کو کہتے)
بَادِیَہ: جنگل
بَدَوِیٌّ: جنگل کا رہنے والا گنوار
اُبْدُوْج: نمدہ جو زین کے تلے رکھتے ہیں تاکہ گھوڑے
کی پیٹھ زخمی نہ ہو۔
وَقَطَعَ اُبْدُوْجَ سَرْجِہٖ: زبیرؓ نے دن خندق
کے نوفل بن عبداللہ پر تلوار سے حملہ کیا اور اسکے
دو ٹکڑے کر دیئے، اس کی زین کا نمدہ بھی کاٹ ڈالا
بَدْجٌ: کھول دینا، کشادہ کرنا۔
بُدْحٌ: کاٹنا پھاڑنا، پیش آنا، فاش کرنا، کشادہ
کرنا، تھک جانا، اچھی چال سے چلنا۔
بَدَاحٌ: کشادہ اور نرم زمین
قَدْ جَمَعَ الْقُرْاٰنُ ذَیْلَکِ فَلَا تَبْدَحِیْہِ:
بی بی ام سلمہ نے حضرت عائشہ سے کہا قرآن نے
تمہارا دامن سمیٹ دیا ہے (وقرن فی بیوتکن) تو
اس کو مت پھیلاؤ (لڑائی جھگڑے کے لئے باہر نہ
نکلو ایک روایت میں فَلَا تَبْدَحِیْہِ ہے معنی
وہی ہیں۔ مجمع البحرین میں فَلَا تَبْذَحِیْہِ ہے۔
بَذَحٌ، بجیم معجمہ عرب لوگ کہتے ہیں۔
بَدَحَ بِہٖ: جب کوئی شخص کسی بات کو کھولدے
کَانَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَتَمَازَحُوْنَ وَیَتَبَادَحُوْنَ بِالْبِطِّیْخِ
آنحضرتؐ کے اصحاب آپس میں دل لگی کرتے تھے ایک
دوسرے کو خربوزہ سے مارتے تھے۔

Marfat.com

بَدٌّ: پریشان کرنا، دُور رکھنا، جُدا کرنا۔
اِبْدَادٌ: لمبا کرنا، پھیلانا، دینا، بانٹنا۔
بِدٌّ: برابر والا جیسے نِدٌّ ہے۔
بِدَّۃٌ: قوت اور طاقت
بُدَّۃٌ: حصہ۔
بُدٌّ: چارہ اور علاج
اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبَدَّ یَدَہٗ اِلَی الْاَرْضِ فَاَخَذَ قَبْضَۃً: آنحضرتؐ نے اپنا ہاتھ زمین کی طرف لمبا کیا اور ایک مٹی خاک اُٹھائی (یعنی حنین کے دن)
کَانَ یُبِدُّ ضَبْعَیْہِ فِی السُّجُوْدِ: آپ اپنے دونوں بازوؤں کو سجدے میں (پیٹ سے) دور رکھتے تھے۔
فَاَبَدَّ بَصَرَہٗ اِلَی السِّوَاکِ: آپ نے اپنی نگاہ مسواک کی طرف لگائی۔
دَخَلْتُ عَلٰی عُمَرَ وَھُوَ یُبِدُّنِی النَّظَرَ ابن عباس نے کہا میں حضرت عمر کے پاس گیا وہ میری طرف نگاہ لگائے ہوئے تھے (جس کام کو انہوں نے مجھکو بھیجا تھا اس کا حال دریافت کرنے کے لئے ہوئے)
اَللّٰھُمَّ اَحْصِہِمْ عَدَدًا وَّاقْتُلْھُمْ بِدَدًا اللہ ان کا شمار پورا کرلے اور ان کو حصے حصے کرکے یا ایک ایک کرکے مار ڈال۔
فَتَبَدَّدُوْہُ بَیْنَھُمْ: انہوں نے اس کو برابر بانٹ لیا۔
بَدًّا بَدًّا: الگ ہو الگ ہو (یہ خالد بن سنان کا قول ہے جب انہوں نے دوزخ کو دیکھا)
بَدَّدَ اللّٰہُ عِظَامَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ: اللہ اس کی ہڈیاں قیامت کے دن جدا جدا کر دے
وَاقْتُلْ اَعْدَائَھُمْ بِدَدًا: ان کے دشمنوں کو حصے حصے کرکے مار ڈال ایک روایت بَدَدًا بہ فتحہ با ہے یعنے ایک ایک کرکے ایک کے بعد دوسرے کو
یَا جَارِیَۃُ اَبِدِّیْھِمْ تَمْرَۃً تَمْرَۃً چھوکری ان کو ایک ایک کھجور بانٹ دے۔
اُبِدُّ: دیتا ہوں۔
فَاسْتَبْدَدْتُّمْ عَلَیْنَا: تم نے اکیلے اکیلے الگ ہی خلافت کا انتظام کرلیا (ہم کو صلاح و مشورے میں بھی شریک نہیں کیا)۔ (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے)
فَلَا تَبُدُّ عِیَالَہٗ عَظْمًا: اس کے بال بچوں کو ایک ہڈی بھی نہیں ملتی (گو ساری بکری ان میں بانٹ دی جائے)
فَبَدَّ ذٰلِکَ عَطَاءً: انہوں نے کچھ عطیہ کے لئے جُدا کیا۔
فَبَدَّدَھُمْ: ان کو تتر بتر کر ڈالا۔
بُدٌّ مِّنْ قَضَاءٍ: بھلا تقدیر سے بھی کوئی چارہ ہے۔
لَا بُدَّ مِنْ کَذَا: اس کے سوا کیا چارہ ہے
لَمْ نَجِدْ لَکَ بُدًّا مِّنْ کَذَا: ہم نے تیرے لئے اس امر کا کوئی علاج نہیں پایا۔
کَانَ حَسَنَ الْبَادِ اِذَا رَکِبَ: عبداللہ بن زبیر کی ران سواری میں خوب جمتی تھی۔
بَدْرٌ: پورا چاند، پورا جوان، طباق، ایک مقام یا کنواں جہاں پر کافروں سے پہلی جنگ ہوئی تھی
فَرَجَعَ بِھَا تَرْجُفُ بَوَادِرُہٗ: آنحضرتؐ یہ آیتیں سیکھ کر لوٹے آپ کے مونڈھے اور گردن کے بیچ میں جو گوشت کے ٹکڑے ہوتے ہیں وہ پھڑک رہے تھے یعنے ڈر اور رعب کی وجہ
بَوَادِرُ جمع ہے بَادِرَہ کی بَادِرَہ اس کلام کو

Marfat.com

بھی کہتے ہیں جو غصہ میں بے اختیار مُنہ سے نکل جائے اور وہ گوشت جو مونڈھے اور گردن کے درمیان ہے

فَابْتَدَرَتْ عَیْنَایَ: میری آنکھیں بہ نکلیں یعنے آنسو رواں ہو گئے۔

کُنَّا لَا نَبِیْعُ التَّمْرَ حَتّٰی یَبْلُدَ: ہم کھجور کو اُس وقت تک نہ بیچتے جب تک وہ پک نہ جاتی

یَبْدَرُ: کھلیان جہاں پر کھجور توڑ کر اکٹھا کی جاتی ہے۔

فَبَیْدِرْ کُلَّ تَمْرٍ: ہر قسم کی کھجور کا الگ الگ کھلتہ لگا۔

فَسَلَّمَ اللّٰهُ الْبَیَادِرَ کُلَّهَا: اللہ تعالےٰ نے سب کھیتوں کو سلامت رکھا (بچادیا اور قرضہ ادا کرادیا)

اِلٰی کَمْ تَدُوْسُوْنَ هٰذَا الْبَیْدَرَ (یہ ابن ابی العوجا مردود نے کہا) تم اس کھلیان کو (کھلتے کو) کہاں تک روندو گے۔ (یعنی کعبہ کا طواف کب تک کرتے رہو گے)

فَاُتِیَ بِبَدْرٍ فِیْهِ بُقُوْلٌ: آپ کے پاس ایک طباق لایا گیا جس میں ترکاریاں تھیں۔

یَبْتَدِرُوْنَ السَّوَارِیَ: ستونوں کی طرف لپکتے تھے۔

یَبْتَدِرُوْنَهَا اَیُّهُمْ یَکْتُبُ اَوَّلَ: اسکے لکھنے پر لپکتے ہیں کون پہلے لکھتا ہے۔

بَدَرَهُ الْبُزَاقُ: تھوک نے غلبہ کیا۔

تُبَادِرُ اِبْنًا لَهَا: اپنے ایک بیٹے کے لئے لپکی آرہی تھی۔

فَاِنْ عَجِلَتْ بِهٖ بَادِرَةٌ: اگر کوئی ضرورت جلدی سے اس پر آن پڑے (مثلاً تھوکنے یا سنکنے کی حاجت پڑجائے)

غَزْوَةُ بَدْرٍ: بدر کی لڑائی (بدر ایک آباد موضع ہے مدینے سے چار منزل پر)

بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا: نیک اعمال کرنے میں جلدی کرو فتنے ظاہر ہونے سے پہلے (کیونکہ جب فتنے اور فساد پیدا ہو جائیں گے اس وقت شاید نیک اعمال نہ کر سکو)

بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا: قیامت کی چھ نشانیاں نمود ہونے سے پہلے نیک اعمال میں جلدی کرو کیونکہ اس وقت نہ توبہ قبول ہوگی نہ نیک اعمال کچھ فائدہ دیں گے)

لَیْلَةُ الْبَدْرِ: چودھویں رات چاند کی

وَلَا یَبْدُرُ لَهُمْ اِمَامٌ: اور ان کے لئے کوئی امام ظاہر نہ ہوگا۔

اَلْمُبَادَرَةُ الْیَمِیْنُ عِنْدَ الْغَضَبِ: غصہ کے وقت قسم کھانا مبادرہ ہے۔

بَدَرَتْ مِنْهُ بَوَادِرُ غَضَبٍ: اس سے غصے کی کئی خطائیں ظاہر ہوئیں

تَبْتَدِرُهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ: جنت کے داروغہ اس کی طرف لپکیں گے۔

بَدْرَةٌ: دس ہزار درم

کُلْ مِنْ مَالِ یَتِیْمِکَ غَیْرَ مُبَادِرٍ: یتیم کے مال میں سے (بقدر ضرورت کے) کھا اسراف نہ کر (اس ڈر سے کہ) وہ بڑا ہو کر اپنا مال لے لے گا) [illegible]

بَدَرَ الْعَاطِسَ یَا بَادَرَ الْعَاطِسَ اِلَی الْحَمْدِ: الحمد للہ کہنے میں چھینکنے والے پر بھی سبقت کی

بَدْرِیٌّ: وہ صحابی جو جنگِ بدر میں شریک تھا اور وہ مینہ جو جاڑے سے پہلے برسے۔

بَدْعٌ

بَدْعٌ: شروع کرنا، ایک نئی چیز نکالنا یا پیدا کرنا جس کی کوئی مثال پہلے سے نہ ہو۔ کنواں کھودنا۔

بَدَعٌ: موٹا ہونا۔

Marfat.com

تَبْدِیْعٌ: کسی کو بدعتی کہنا۔

اِبْدَاعٌ: شروع کرنا، نئی چیز نکالنا، پیدا کرنا، نادر بات یا نادر شعر لانا، اونٹنی کا تھک جانا سقط ہونا یا لنگڑی ہو جانا۔

اُبْدِعَ دَلِیْلُہٗ: اس کی حجت باطل ہوگئی۔

اُبْدِعَ بِیْ: میری سواری ہلاک ہوگئی

تَبَدُّعٌ: بدعتی ہو جانا

اِبْتِدَاعٌ: بدعت نکالنا۔

اِسْتِبْدَاعٌ: نادر یا نئی سمجھنا

بِدْعٌ: نئی چیز جس کی کوئی مثال پہلے سے نہ ہو بِدْعَۃٌ اس کا مؤنث اور بِدَعٌ جمع ہے۔

لَا بِدْعَ مِنْ وَّلَا بَیْکَ: تیری مدد اور اعانت سے کوئی چیز عجیب نہیں (تو سب کچھ دے سکتا ہے)

بَدِیْعٌ: اللہ تعالیٰ کا نام ہے کیونکہ اس نے عالم کو نئے طور سے پیدا کیا پہلے اس کا کوئی نمونہ نہ تھا یا وہ خود ایسا ہے جس کا جوڑ کوئی دوسرا نہیں۔

رَوِّحُوْا اَنْفُسَکُمْ بِبَدِیْعِ الْحِکْمَۃِ فَاِنَّھَا تَکْمُلُ کَمَا تَکْمُلُ الْاَبْدَانُ: حکمت کی عجیب اور غریب باتوں سے اپنی جانوں کو راحت دو جان اس طرح سے پوری ہوتی ہے جیسے بدن پورا ہوتا ہے۔

اِنَّ تِھَامَۃَ کَبَدِیْعِ الْعَسَلِ حُلْوٌ اَوَّلُہٗ حُلْوٌ اٰخِرُہٗ: تہامہ کا ملک (جس میں مکہ طائف وغیرہ واقع ہیں) شہد کی نئی مشک کی طرح ہے اس کا اول اور آخر سب میٹھا ہی میٹھا ہے۔

نِعْمَتِ الْبِدْعَۃُ: یہ حضرت عمرؓ نے تراویح کی ایک جماعت کر دینے کی نسبت کہا یعنی یہ بدعت اچھی ہے ——— بدعت دو قسم کی ہے ایک بدعتِ ضلالت جس کو سیئہ بھی کہتے ہیں دوسری بدعت ہدایت جس کو بدعتِ حسنہ بھی کہتے ہیں۔ جو بدعت اللہ اور رسول کے احکام کے خلاف ہیں ہو وہی بدعت ضلالت اور سیئہ ہے اور جو بدعت اللہ اور رسول کے احکام کے موافق ہو گو اس کی کوئی مثال پہلے سے نہ ہو مثلاً سخاوت کی نئی شکلیں یا عمدہ اور بہتر کاموں کی نئی صورتیں (جیسے کوئی یتیم خانہ یا بیوہ گھر یا بیت المساکین یا بیت المعذورین یا کتب خانہ یا قرض حسنہ کا بینک یا مدرسہ صنعت وحرفت وتجارت وزراعت و علوم دینیہ یا مدرسہ تعلیم طب وعلاج ادویہ قائم کرے) وہ بدعت حسنہ ہے اور اس پر ثواب کی امید ہے بدلیل دوسری حدیث کے مَنْ سَنَّ سُنَّۃً حَسَنَۃً کَانَ لَہٗ اَجْرُھَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا وَمَنْ سَنَّ سُنَّۃً سَیِّئَۃً کَانَ عَلَیْہِ وِزْرُھَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا اور حضرت علیؓ نے جو تراویح کو بدعت فرمایا وہ اسی معنی میں ہے یعنی بدعت حسنہ ہے کیونکہ افعال خیر میں داخل ہے اور اللہ اور رسول کے احکام کے موافق ہے اور بدعت اس کو اس لئے کہا کہ آنحضرتؐ نے تراویح اس انتظام کے ساتھ نہیں پڑھی تھی جو انتظام حضرت عمرؓ نے کیا تھا بلکہ کئی راتیں پڑھ کر اس کو چھوڑ دیا تھا ابو بکر صدیقؓ کے زمانہ میں بھی ایسا ہی رہا حضرت عمرؓ نے اپنے زمانے میں سب لوگوں کو ایک قاری کے پیچھے جمع کیا اور روزانہ تراویح پڑھنے کے لئے رغبت دلائی اسی لئے اس کو بدعت کہا فی الحقیقت وہ سنت ہے کیونکہ آنحضرتؐ نے فرمایا علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین من بعدی اور فرمایا: اِقْتَدُوْا بِالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ وَکُلُّ بِدْعَۃٍ

Marfat.com

ضَلَالَۃٌ، اس سے یہی مراد ہے کہ جو بدعت سیئہ ہو اور مخالف اصول شرع ہو وہ گمراہی ہے تمام ہوا کلام ابن اثیرؒ کا۔

مترجم کہتا ہے کہ بدعت کی تحقیق اور تنقیح میں علماء نے بہت گفتگو کی ہے اور اس باب میں جداگانہ مستقل رسالے تالیف ہوتے ہیں اور قولِ محقق یہ ہے کہ بدعتِ لغوی کی دو قسمیں ہیں حسنہ اور سیئہ لیکن بدعتِ شرعی ہمیشہ سیئہ ہوتی ہے جیسے حدیث میں ہے کُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ اب بدعتِ شرعی کی تعریف علما نے یہ کی ہے کہ دین میں جو کوئی نئی بات بغرض ثواب اور اجر نکالی جائے جس کی دلیل کتاب وسنت سے نہ ہو اور قرون ثلثہ میں اس کی نظیر نہ ملے جیسے کوئی شخص ایک نئی طرح کی نماز یا اذان یا اور کوئی عبادت نکالے مثلاً صلوٰۃ معکوس، صلوٰۃ الرغائب، صلوٰۃ غوثیہ وغیرہ وغیرہ طرح طرح کے چلے اور عملیات تسخیرات جو آنحضرتؐ اور صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین سے ماثور نہیں ہیں یا جو عبادت کا طرز اور محل اور موقع آنحضرتؐ سے ثابت ہے اس کو بدل کر نئی شکل کر دے مثلاً نماز پڑھ کر اذان دیا کرے یا عید کی نماز سے پہلے خطبہ سنائے یا ایک رکوع کے بدلے ہر رکعت میں دو دو رکوع کرے یا ایک ہی سجدے پر اکتفا کرے فجر کی چار رکعتیں پڑھے، مغرب کی دو رکعتیں، اذان کے بعد پھر تثویب یا ترحیم کرے۔ لوگوں کو پکارے الصلوٰۃ ایہا المومنون کہکر یا نماز کے بعد مصافحہ یا معانقہ شروع کرے (حالانکہ مصافحہ ایک ہاتھ سے صرف ملاقات کے وقت مسنون ہے) یا مجلسِ میلاد یا سماع یا عُرس یا چراغاں یا صندل یا گیارہویں یا سوم دہم چہلم، مجلس مرثیہ خوانی اور ماتم قائم کرے اور ان کاموں کو بغرض ثواب اور اجر بجالائے تو یہ سب گمراہی ہوں گے اور ان کا کرنے والا بدعتی گمراہ گنا جائے گا۔ اب رہیں رسوم شادی کی (مثلاً شادی میں ہلدی یا مہندی یا زعفران لگانا، زرد کپڑے پہننا پھولوں کے ہار پہنانا یا گلے میں ڈالنا) اور غمی کے اور کھانے پینے پہننے کے اوضاع اور اشکال جب نیت تشبہ بالکفار کی نہ ہو بدعت شرعی نہیں ہو سکتے اس لئے کہ یہ رسوم اور اوضاع بغرضِ ثواب اور اجر نہیں کی جاتیں نہ ان کا کرنیوالا ان کو عبادت سمجھتا ہے اور مدارس اور رباطات اور سرائیں اور پل وغیرہ یہ بھی بدعت شرعیہ نہ ہوں گے کیوں کہ اس کی دلیل کتاب وسنت سے موجود ہے۔ بعضوں نے مجلس میلاد کو بھی بدعت شرعیہ سے خارج کیا ہے اور اس کو بدعت حسنہ قرار دیا ہے بشرطیکہ دیگر منکرات شرعیہ سے خالی ہو

كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ

ہر بدعت گمراہی ہے۔ نووی نے کہا اس میں سے وہ بدعت خاص کر لی گئی ہے جو واجب ہے جیسے علم کلام کے دلائل کو مضبوط کرنا اور مخالفینِ اسلام کے اعتراضات کا جواب دینا یا مستحب ہے جیسے علم کی کتابیں تصنیف اور تالیف کرنا مدرسوں اور تعلیم گاہوں کا بنانا، تراویح جماعت سے روزانہ ادا کرنا یا مباح ہے جیسے طرح طرح کے کھانے تیار کرنا انتہی

أُبْدِعَ بِيْ فَاحْمِلْنِيْ یا مُبْدَعٌ بِيْ فَاحْمِلْنِيْ، میرا سفر رک گیا (سواری کا اونٹ مر گیا یا

لنگڑا ہوگیا) تو مجھ کو سواری دیجئے۔

فَعَيَّ بِشَأْنِهَا اِنْ هِيَ اَبْدَعَتْ : اس جانور کے بارے میں حیران ہوا اگر وہ گرجائے یعنی ہدی کا جانور اگر رستے میں سقط ہوجائے تو کیا کرے بعضوں نے اُبْدِعَتْ پڑھا ہے۔

كَيْفَ اَصْنَعُ بِمَا اُبْدِعَ عَلَيَّ مِنْهَا : ان جانوروں میں سے جو مکہ میں قربانی کے لئے بھیجے جاتے ہیں) اگر کوئی سقط ہوجائے تو اس کو کیا کروں

مَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةَ ضَلَالٍ : جو شخص گمراہی کی نئی بات نکالے

مَنْ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا فَقَدْ اَبْدَعَ : جس نے تین تین بار وضو کیا اس نے سنت کے خلاف کیا بدعت نکالی) یہ امامیہ کی روایت ہے جن کے نزدیک دو بار سے زیادہ اعضائے وضو کا دھونا مکروہ ہے لیکن اہل سنت وجماعت نے آنحضرتؐ سے ایک ایک بار دو دو بار تین تین بار اعضاء کا دھونا نقل کیا ہے البتہ تین بار سے زیادہ دھونا ان کے نزدیک بھی بدعت اور مکروہ ہے۔

بَدَلٌ یا بَدِیلٌ : بدل دینا، عوض لینا کپڑے کا نصرانی جوڑا پہننا۔

تَبَدُّل : جوڑوں کا بیمار ہونا۔

مُبَادَلَة : بدل کرنا۔

تَبْدِیلٌ : عوض لینا، کسی چیز میں تغیر اور تحریف کر دینا جیسے اِبْدَالٌ ہے

تَبَدُّلٌ : بدل جانا، تغیر، جوڑا پہننا

اِسْتِبْدَالٌ : بدل لینا۔

بِذْلَة : جوڑا کپڑوں کا۔

اَبْدَال : اولیاء اللہ کا ایک گروہ۔

بَدِیلَة : جوڑو۔ بھی

اَلْاَبْدَالُ بِالشَّامِ وَالنُّجَبَاءُ بِمِصْرَ وَالْعَصَائِبُ بِالْعِرَاقِ : ابدال شام کے ملک میں رہتے ہیں (کہتے ہیں کہ کل ابدال دنیا میں ستر ہوتے ہیں ان میں سے چالیس شام میں رہتے ہیں اور تیس باقی ملکوں میں) اور عصائب عراق میں اور نجباء مصر میں (یہ سب اولیاء اللہ کی قسمیں ہیں اور اوتاد اور اقطاب اور غوث بھی غوث تمام اولیاء اللہ کا سردار اور مرجع ہوتا ہے جیسے شیخ عبدالقادر جیلانی اپنے عہد کے غوث تھے) ابدال سے وہ اولیاء اللہ مراد ہیں جن کی ادلی بدلی ہوتی رہتی ہے یعنی جب ان میں سے کوئی مرجاتا ہے تو اسکے بدلے دوسرا مقرر کیا جاتا ہے

اِنْ جَامَعْتَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فَاِنَّهٗ يُرْجٰى اَنْ يَّكُوْنَ الْوَلَدُ مِنَ الْاَبْدَالِ : اگر تو شب جمعہ کو عشاء کی نماز کے بعد جماع کرے تو امید ہے کہ لڑکا ابدال میں سے ہوگا۔

اَمَرَ اَصْحَابَهٗ اَنْ يُّبْدِلُوا الْهَدْيَ : آپ نے اپنے اصحاب کو یہ حکم دیا کہ سال آئندہ اس قربانی کا بدلہ دیں (یعنی دوسری قربانی حرم میں پہنچائیں کیونکہ یہ قربانی مشرکوں کی مزاحمت کی وجہ سے اپنے مقام یعنی حرم تک نہ پہنچ سکی)

لَا يَدَعُهَا اَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَبْدَلَ اللّٰهُ : جو کوئی مدینہ سے نفرت کرکے اس کو چھوڑ دیگا تو اللہ اسکے بدلے الخ (اکثر علماء نے یوں کہا ہے کہ یہ حکم آنحضرتؐ کی حیات تک تھا۔ بعضوں نے کہا ہمیشہ کے لئے ہے)

بَدُنَ یا بُدْنٌ یا بَدَانٌ یا بَدَانَةٌ : بڑا بھاری بھرکم ہونا۔

Marfat.com

بَادِنٌ اور بَدِیْنٌ : موٹا
تَبْدِیْنٌ ، عمر زیادہ اور ضعیف ہو جانا ، بھاری ہو جانا، ڈھیلا ہو جانا۔
بَدَنٌ : سر کے سوا باقی تمام جسم اور بوڑھا آدمی اور چھوٹی تنگ زرہ اور بے آستین کا چھوٹا جبہ اور پہاڑی بکرا۔
لَا تُبَادِرُوْنِیْ بِالرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ اِنِّیْ قَدْ بَدُنْتُ : رکوع اور سجدے میں جلدی مجھ سے پہلے مت جایا کرو کیونکہ میں موٹا ہو گیا ہوں (جسم بھاری ہونے کی وجہ سے تمہاری طرح جلدی جلدی ارکان ادا نہیں کر سکتا بعضوں نے بَدَّنْتُ روایت کیا ہے یعنے میں بوڑھا اور عمر رسیدہ ہو گیا ہوں۔
بَادِنٌ مُّتَمَاسِكٌ ، آنحضرتؐ پر گوشت گٹھے ہوئے جسم کے تھے (یعنے معتدل نہ بہت موٹے تھل تھل نہ بالکل دبلے سوکھی ہڈیاں)
اِنَّهٗ کَانَ بَادِنًا، حضرت علی موٹے آدمی تھے
اَتُحِبُّ اَنَّ رَجُلًا بَادِنًا فِیْ یَوْمٍ حَارٍّ غَسَلَ مَا تَحْتَ اِزَارِهٖ ثُمَّ اَعْطَاکَهٗ فَشَرِبْتَهٗ : کیا تجھکو اچھا لگتا ہے کہ ایک موٹا آدمی جس کو پسینہ بہت آتا ہے اور میل کچیل نکلتا رہتا ہے) گرمی کے دن اپنے ازار کے تلے کا بدن دھوتے پھر وہ پانی جس سے بدن دھویا تجھکو دیدے (معاذاللہ غلیظ کمبخت بدبودار) تو اس کو پی جائے استغفراللہ کس سے پیا جائے گا ذکر کرنے سے قے آتی ہے)
اِنَّمَا کُنْتُ جَارًا لَّکُمْ جَاوَرَکُمْ بَدَنِیْ اَیَّامًا : (یہ حضرت علی کا قول ہے) میں تمہارا پڑوسی تھا میرا جسم کئی دنوں تک تمہارے ساتھ رہا)
مَا عِنْدَكَ قَالَ فَرَسِیْ وَ بَدَنِیْ : حضرت علی سے (جب انہوں نے حضرت فاطمہ کا پیغام دیا) پوچھا تمہارے پلے کیا ہے انہوں نے کہا ایک میرا گھوڑا ہے ایک زرہ اور کچھ نہیں۔
اَبْیَضُ فَضْفَاضُ الرِّدَاءِ وَالْبَدَنِ : سفید رنگ کشادہ چادر اور کشادہ زرہ والے (یعنی سخی حاتم تن)
فَاَخْرَجَ یَدَهٗ مِنْ تَحْتِ بَدَنِهٖ : اپنا ہاتھ آپ نے جبے کے تلے سے نکال لیا (کیونکہ آستین تنگ تھی وہ چڑھ نہ سکی
اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسِ بَدَنَاتٍ : آنحضرتؐ پاس پانچ بدنے لائے گئے۔ بدنہ اونٹ اونٹنی گائے بیل سب کو کہتے ہیں اکثر اس کا اطلاق اونٹ پر ہوتا ہے جو قربانی کے لئے مکہ میں بھیجا جاتا ہے اس کی جمع بُدْنٌ اور بُدُنٌ ہے۔
تُجْزِیْ الْبَدَنَةُ عَنْ سَبْعَةٍ وَّ الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ ، اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے اور گائے سات آدمیوں کی طرف قربانی میں کافی ہے۔ مجمع البحرین میں اس حدیث کو یوں نقل کیا ہے : تُجْزِیْ الْبَدَنَةُ عَنْ سَبْعِیْنَ شاید یہ سہو کاتب ہے مَنْ اَعْتَقَ اَمَتَهٗ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا کَانَ کَمَنْ یَّرْکَبُ بَدَنَتَهٗ ، شعبی سے کسی نے کہا عراق کے لوگ یہ کہتے ہیں اگر کسی شخص نے اپنی لونڈی کو آزاد کیا پھر اس سے نکاح کیا تو اس کی مثال ایسی ہوگی جیسے کوئی قربانی کے جانور پر سوار ہوا (جس پر بغیر ضرورت کے سواری کرنا مکروہ ہے

Marfat.com

حالانکہ عراق والوں کا یہ قول غلط ہے اور لونڈی کو آزاد کرکے اس سے نکاح کر لینے میں بے حد ثواب اور اجر ہے)

بَدْءٌ، ناگاہ آنا استقبال کرنا، شروع کرنا۔
مُبَادَهَةٌ اور بِدَاهٌ، ناگاہ آنا
تَبَادُهٌ، بن سوچے فی البدیہ کہنا جس کو اِرْتِجَالٌ بھی کہتے ہیں
بُدَاهَةٌ، ہر چیز کا شروع اور جو ناگاہ آئے
بَدَاهَةٌ: وہ معرفت جس میں نظر اور فکر کی حاجت نہ پڑے۔
اَجَابَ بَدِيْهًا یا عَلَى الْبَدِيْهِ یا عَلَى الْبَدِيْهَة فوراً بن سوچے اور غور کئے جواب دیا۔
بَدِيْهِيٌّ: وہ امر جس میں غور اور فکر کی ضرورت نہ ہو جیسے (دو چار کا نصف ہے یا انگارا گرم ہے)
بَدَاهَةٌ اور بُدَاهَةٌ اور بَدِيْهَةٌ بے سوچے سمجھے ایک بات کہنا۔
مَنْ رَآهُ بَدِيْهَةً یا بَدِيْهًا هَابَهٗ جو شخص یکایک آپ کو دیکھتا وہ ڈر جاتا (آپ کا چہرہ بہت باہیبت اور پُر جلال تھا

بُدُوٌّ: اور بُدُوٌّ اور بَدَاءٌ اور بَدَاءَةٌ ظاہر ہونا ایک نیا خیال پیدا ہونا نئی رائے قائم ہونا جنگل میں جاکر رہنا
نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ قَبْلَ بُدُوِّ صَلَاحِهَا: میوے کی بیع سے اس کی پختگی ظاہر ہونے سے پہلے منع فرمایا
بَدَاوَةٌ جنگل اور گاؤں کھیڑے میں رہنا
اِبْدَاءٌ، ظاہر کرنا
مُبَادَاةٌ: ظاہر کرنا، کھولنا۔
كَانَ اِذَا اهْتَمَّ لِشَيْءٍ بَدَا، آنحضرتؐ کو جب کسی مقدمہ میں بہت فکر ہوتی تو آپ جنگل کو تشریف لے جاتے (یہ عین حکمت ہے جنگل میں ہوا پاکیزہ اور تنہائی ہوتی ہے اس میں سوچ بچار اچھی طرح ہوتی ہے)

كَانَ يَبْدُو اِلٰى هٰذِهِ التِّلَاعِ۔ آپ ان ٹیلوں کی طرف جنگل میں جاتے۔
مَنْ بَدَا جَفَا۔ جو شخص جنگل میں جاکر رہے وہ اکھڑ ہو جائے گا (گنواروں کی طرح سخت دل بے مروت
فَبَدَوْتُ۔ میں جنگل کو نکلا ایک روایت میں فَبَدَيْتُ ہے یہ غلط ہے)
اَرَادَ الْبَدَاوَةَ مَرَّةً۔ ایک بار جنگل میں جانے کا قصد کیا۔
سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْبَدَاوَةِ۔ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا جنگل میں جاکر رہنا کیسا ہے۔
تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ۔ تو بکریوں اور جنگل کو پسند کرتا ہے۔
فَاِنَّ جَارَ الْبَادِيْ يَتَحَوَّلُ۔ جنگل کا ہمسایہ تو سرک جاتا ہے (ہمیشہ اس کا ساتھ نہیں رہتا ایک روایت میں جَارَ النَّادِيْ ہے یعنی کسی مجلس یا صحبت کا ہمسایہ)
لَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔ بستی والا جنگل والے کا مال نہ بیچے (اس کو خود بیچنے دے، اس کی شرح کتاب الحاء میں ان شاء اللہ آئے گی)
ثُمَّ بَدَا لِيْ اَنْ لَا اَفْعَلَهٗ۔ پھر مجھ کو خیال آیا یہ کام نہ کروں (بہشت کے میوے کا ایک گچھا توڑ لینا)
بَدَا لِلّٰهِ اَنْ يَبْتَلِيَهُمْ۔ اللہ کو یہی منظور ہوا کہ ان کی آزمائش کرے (یعنی اس کی تقدیر و مشیت یوں ہی واقع ہوئی یہاں یہ معنی نہیں ہیں کہ اللہ کو ایسا مناسب معلوم ہوا یا اللہ کو ایسا خیال آیا کیونکہ اس پاک پروردگار کو ازل سے ابد تک جو ہونا ہے وہ سب ہمیشہ سے معلوم ہے اس کے علم میں تجدد نہیں ہو سکتا یعنے یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک بات پیشتر سے معلوم نہ تھی اب معلوم ہوئی

Marfat.com

اور مخالف فرقوں جیسے بعض شیعہ وغیرہ نے اس
پاک پروردگار کی نسبت یہ امر جائز رکھا ہے یعنی
بدا حالانکہ یہ ایک بڑا نقص ہے جو اس ذات پاک
کے شایان نہیں ہے) مجمع البحرین میں ہے کہ بَدَا
لَهٗ فِی الْاَمْرِ اس وقت کہتے ہیں جب ایک شخص کو
ایک امر کا ٹھیک ٹھیک علم نہ ہو پھر علم ہو جائے
اور اس معنی میں بدا اللہ تعالیٰ پر محال ہے۔
اِنَّ اللّٰهَ لَمْ یَبْدُ لَهٗ مِنْ جَھْلٍ۔ اللہ کو کوئی بات
ایسی معلوم نہیں ہوئی جو پہلے سے معلوم نہ تھی۔
مَا بَدَا لِلّٰهِ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا کَانَ فِیْ عِلْمِهٖ قَبْلَ
اَنْ یَبْدُوَ لَهٗ اللہ تعالیٰ کو جو بات کرنی منظور
ہوئی وہ اسکے علم میں پہلے ہی سے تھی۔
مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِیًّا حَتّٰی یُقِرَّ لَهٗ بِالْبَدَاءِ
اللہ نے جب کوئی پیغمبر بھیجا تو اس کے لئے نئے نئے
احکام آئے (زمانہ کی مصلحت کے موافق)
مَا بَدَا لِلّٰهِ فِیْ شَیْءٍ کَمَا بَدَا لَهٗ فِیْ اِسْمٰعِیْلَ
ابْنِیْ (یہ امام جعفر صادقؒ کا قول ہے یعنی اللہ تعالیٰ
کی تقدیر کسی امر میں ایسی نہیں چلی جیسے اسماعیل
میرے بیٹے کے باب میں چلی (باوجودیکہ میں چاہتا
تھا کہ وہ میرے بعد امام ہو مگر حق تعالیٰ کی تقدیر
غالب آئی وہ میرے سامنے ہی گذر گیا)
اَلسُّلْطَانُ ذُوْ عُدَوَانٍ وَذُوْ بُدَوَانٍ دنیا
کے بادشاہ ظالم ہوتے ہیں ہر ہر گھڑی ان کو نئی نئی
بات سوجھتی ہے (ایک حال پر قیام نہیں)
ذُوْ بَدَوَاتٍ مختلف رائے رکھنے والا (یعنی جس میں قوت فیصلہ کم)
وَمَعِیَ فَرَسُ اَبِیْ طَلْحَةَ اُبْدِیْهِ مَعَ الْاِبِلِ
میرے ساتھ ابوطلحہ کا گھوڑا تھا میں اس کو اونٹوں
کے ساتھ چرانے کے لئے باہر نکالتا۔
اُمِرَ اَنْ یُبَادِیَ النَّاسَ بِاَمْرِهٖ۔ آپ کو حکم ہوا کہ
لوگوں کو اللہ کا حکم کھول کر سنا دیں (علانیہ کوئی بات
نہ چھپائیں)
مَنْ یُبْدِ لَنَا صَفْحَتَهٗ نُقِمْ عَلَیْهِ کِتَابَ
اللّٰهِ جو شخص اپنا جرم ہم پر کھول دے گا ہم اللہ
کی کتاب اس پر جاری کریں گے۔ (یعنی اللہ کی کتاب
کے موافق اس کو سزا دیں گے)
بِسْمِ الْاِلٰهِ وَبِهٖ بَدِیْنَا لَوْ عَبَدْنَا غَیْرَهٗ
شَقِیْنَا۔ اللہ کے نام سے ہم شروع کرتے ہیں
اگر ہم اللہ کے سوا اور کسی کو پوجیں تو بدبخت ہو چکے
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بَدِیًّا پہلے اللہ کی تعریف کرتا ہوں
بَادِیَ بَدِیٍّ۔ سب سے پہلے سب سے اول۔
لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ بَدَوِیٍّ عَلٰی صَاحِبِ قَرْیَةٍ
جنگل والے کی گواہی بستی والے کے خلاف قبول نہ ہوگی
(امام مالک کا یہی قول ہے)
بَدَا ایک مقام کا نام ہے ملک شام میں وادی
القری کے قریب علی بن عبداللہ بن عباس اور ان
کی اولاد وہیں مقیم تھی)
یُبْدِیْ ضَبْعَیْهِ آنحضرتؐ (سجدے میں) اپنے
دونوں بازو (پیٹ سے) جدا رکھتے
بَدَا لِیْ اَنْ اُجَاوِرَ ھٰذَا الْعَشْرَ مجھ کو ایسا
معلوم ہوا (رائے سے یا وحی سے) کہ میں ان دس
دنوں میں اعتکاف کروں۔
اَذِنَ لِیْ فِی الْبَدْوِ آنحضرتؐ نے مجھ کو جنگل میں
رہنے کی اجازت دی۔
مَا اَبْدَوْا بِضَاحِکَةٍ انہوں نے تبسم تک
نہیں دکھایا۔ (ہنسی کا دانت تک نہیں کھولا)
وَالنُّجُوْمُ بَادِیَةٌ مُشْتَبِکَةٌ۔ اور ستارے
نمایاں اور گھنے ہوں (اس وقت صبح کی نماز پڑھے)
قَرْیَةٌ وَّلَا بَدْوٌ بستی ہے جنگل نہیں ہے۔

Marfat.com

اِنَّ زَاهِرًا بَادِيَتُنَا۔ زاہر ہمارا جنگل ہے یعنے
جنگل سے جو چیزیں آتی ہیں وہ زاہر ہمارے لئے
لے کر آتا ہے)
يُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهُ وَيَبْتَدِي لَهُمْ اپنا عرش
ان پر ظاہر کر دے گا اور ان کو اپنا جمال مبارک
دکھلائے گا۔
اَفْعَلُ ذٰلِكَ بَدِيًّا۔ پہلے میں یہ کام کرتا ہوں
یا کروں گا۔
بُدِيٌّ وہ کنواں جو اسلام کے زمانہ میں کھودا گیا

باب الباء مع الذال

بَذْءٌ: کسی کا حال ناپسند کرنا حقیر جاننا برائی کرنا۔
بِذَاءٌ یا بَذَاءٌ یا بَذَاءَةٌ۔ گالی دینا،
فحش بکنا۔
اَرْضٌ بَذِيَّةٌ۔ جہاں گھاس چارہ نہ ہو۔
اِذَا عَظُمَتِ الْحَلْقَةُ فَاِنَّمَا هِيَ بِذَاءٌ وَ
نِجَاءٌ۔ جب حلقہ بڑا ہو جائے (بہت لوگ
جمع ہوں) تو وہاں گالی گلوچ فحش گوئی سرگوشی
ہوگی (یعنی جہاں لوگوں کا مجمع زیادہ ہوا وہاں
گالی گلوچ اور واہی باتیں بک بک سرگوشیاں
ضرور شروع ہوں گی)
بَذَاءَةٌ۔ اس کو برا سمجھا حقیر جانا
بَذَأَتْهُ عَيْنِي۔ میری آنکھ نے اس کو ناپسند کیا
اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الْجَنَّةَ عَلٰى كُلِّ فَحَّاشٍ
بَذِيٍّ اللہ تعالیٰ نے بہشت ہر گالی باز بکی پر
حرام کر دی ہے۔
اَلْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ فحش بکنا گنوارپنا اور جفا ہے
بَذَا يَبْذُو وَاَبْذَى يُبْذِي دونوں کے ایک ہی
معنی ہیں۔

بَذَجٌ: بکری کا ایک سال کا بچہ
يُؤْتٰى بِابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهُ بَذَجٌ
مِّنَ الذُّلِّ۔ قیامت کے دن آدمی بکری کے
بچے کی طرح ذلت کے ساتھ حاضر کیا جائے گا۔
بَاذَرُوجٌ: بَقْلَةُ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ الْبَاذَرُوْجُ
حضرت علی کی ترکاری باذروج تھی (مجمع البحرین
میں ہے کہ باذروج ایک بھاجی ہے جو کھائی
جاتی ہے بعضوں نے کہا وہ ایک پہاڑی ریحان
کی قسم ہے)
بَذْحٌ: چیرنا پوست اتارنا
تَبَذُّحٌ برسنا۔
لَوْ سَاَلْتُمُوْهُمْ مَا بَذَحُوا الشَّيْءَ۔ اگر تو ان سے
مانگے تو وہ کچھ نہ دیں۔
بَذَخٌ: گردن کشی، بلندی، غرور فخر
وَالَّذِي يَتَّخِذُهَا اَشَرًا وَّبَطَرًا وَّ
بَذَخًا۔ جو شخص گھوڑے شرارت اور غرور اور
فخر کی راہ سے باندھے۔
تَبَذُّخٌ۔ تعظم، تکبر، اترانا
بَاذِخٌ۔ عالی بلند
مُبَاذِخٌ۔ بڑا۔
بُذَّخٌ اور بَوَاذِخُ جمع ہے باذخ کی۔
جِبَالٌ بَوَاذِخُ۔ بلند پہاڑ
وَحَمَلَ الْجِبَالَ الْبُذَّخَ عَلٰى اَكْتَافِهَا
اس نے اونچے پہاڑوں کو اپنے مونڈھوں پر
اٹھا لیا۔
اَلْبَذَخُ لَهُنَّ لَازِمٌ وَّاِنْ كَبِرْنَ عورتوں
میں خود پسندی اور اپنی بڑائی ضرور ہوگی گو
بوڑھی ہو جائیں (ایک روایت میں اَلْبَرْخُ ہے
یعنی سختی ایک ہیں۔ اَلْبَرْجُ یعنی اپنی آراستگی

Marfat.com

دکھلاتا)
سُبْحَانَ ذِی الْجَلَالِ الْبَاذِخِ۔ پاک ہے وہ
خداوند بڑا بزرگی والا۔
ذُوالشَّرَفِ الشَّامِخِ وَالْفَضْلِ الْبَاذِخِ
بڑے بلند شرف والا اور بلند فضیلت والا۔
بذ یا بَذِیْذَۃٌ۔ غالب ہونا۔
بَذَذٌ یا بَذَاذٌ یا بَذَاذَةٌ یا بُذُوْذَةٌ
موٹا جھوٹا پھٹا پرانا کپڑا پہننا۔ برے حال میں رہنا
اَلْبَذَاذَةُ مِنَ الْاِیْمَانِ لباس کی سادگی ایمان
میں داخل ہے (مطلب یہ ہے کہ مسلمان کو لباس
میں زیادہ تکلف کرنا عورتوں کی طرح اپنے تئیں
سنوارنا ہر وقت زیب و زینت کا خیال رکھنا
شایان شان نہیں ہے کبھی پرانا کپڑا بھی پیوند
لگا کر پہن لینا بہتر ہے)
بِھَیْأَۃٍ بَذَّۃٍ۔ پھٹے پرانے حال میں جیسے
مفلس غریب لوگ ہوتے ہیں۔
اِذَا قَالَ بَذَّ الْقَائِلِیْنَ۔ جب بات کرے تو
بات کرنے والوں سے سبقت لے جائے۔
اِذَا قَالَ بَذَّ۔ جب گفتگو کرے تو سب پر
غالب آجائے۔ (یہ مومن کی صفت ہے)
یَمْشِی الْھُوَیْنَا یَبُذُّ الْقَوْمَ۔ آپ بہت
سہولت اور آسانی کے ساتھ چلتے جب بھی لوگوں سے
آگے بڑھ جاتے (یعنی نیک کام کی طرف)
بذر: مول کا نکلنا، کھیتی کرنا، جدا جدا کر دینا، پھیلا دینا
تَبْذِیْرٌ۔ بمعنی بَذْرٌ ہے۔ خراب کر دینا، خرچ کر ڈالنا
اسراف کے ساتھ۔
تَبَذُّرٌ۔ متغیر ہو جانا، زرد ہو جانا۔
اِنْبِذَارٌ۔ متفرق ہو جانا۔
بَذَارَۃٌ۔ برکت

بَذْرٌ۔ تخم۔
بَذِرٌ۔ بکی، بہت باتیں کرنے والا۔
شَذَرَ بَذَرَ۔ اِدھر اُدھر
بَذَرٌ۔ پریشان اور پراگندہ ہونا راز فاش کرنا
بَذَارَۃٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔
بَذِرٌ اور بَذُوْرٌ۔ وہ مرد جو راز فاش کر دے۔
بکی مؤنث بَذِرَۃٌ ہے۔
اِنِّیْ اِذًا لَبَذِرَۃٌ۔ تب تو میں پیٹ کی ہلکی
(راز فاش کرنے والی) ٹھہری (یہ حضرت فاطمہؓ نے
حضرت عائشہؓ سے کہا)
لَیْسُوْا بِالْمَذَایِیْعِ الْبُذُرِ اولیاء اللہ پیٹ
کے ہلکے راز فاش کرنے والے نہیں ہوتے۔
بُذُرٌ جمع ہے بَذُوْرٌ کی یعنی راز فاش کرنے والا
بَذَرْتُ الْاَرْضَ۔ میں نے زمین پر تخم ڈال دیا،
پھیلا دیا۔
فَبَذَرَ۔ پھر اس نے زمین پر بیج ڈالا
وَلِوَلِیِّہٖ اَنْ یَّاْکُلَ مِنْہُ غَیْرَ مُبَاذِرٍ
یتیم کے ولی کو اس کے مال میں سے کھانا درست
ہے بشرطیکہ اسراف نہ کرے۔
مُبَاذَرَۃٌ اور تَبْذِیْرٌ۔ اسراف کرنا، مال بیکار
اڑانا۔ (بعضوں نے کہا تَبْذِیْرٌ بیجا کاموں میں
مال اڑانا اور اسراف جائز کاموں میں ضرورت
سے زائد اڑانا)
کَانَ یُعْجِبُ رَسُوْلَ اللّٰہِ مِنَ الْبُقُوْلِ الْبَاذَرُوْجُ
آنحضرتؐ کو ترکاریوں میں بادروج پسند تھی۔
(بادروج ایک بھاجی ہے)
اِبْذِعْرَارٌ: پراگندہ ہونا۔ پھیل جانا، جدا ہونا۔
اِبْذَعَرَّ النِّفَاقُ۔ نفاق پھیل گیا۔
بذق: راہ بتلانے والا، چھوٹا ہلکا

Marfat.com

بَاذِقٌ۔ انگور کا شیرہ جو تھوڑا سا پکا لیا جائے۔
مُبَذِّقٌ۔ جس کا کلام اس کے فعل سے بہتر ہو۔
سَبَقَ مُحَمَّدٌ اِلْبَاذِقَ۔ آنحضرتؐ باذق شراب نکلنے سے پہلے گذر گئے (یعنی آپ کے زمانہ میں یہ شراب نہ تھا یا آپ نے اسکے حرام ہونے کا پہلے ہی حکم دے دیا۔)

بَذْلٌ : دینا، سخاوت کرنا، گھوڑے کا دوڑنا۔
بَذَلَ جُهْدَهٗ۔ مقدور بھر کوشش کی۔
اِبْتِذَال اور تَبَذُّلٌ موٹے جھوٹے، میلے کچیلے پھٹے پرانے کپڑے پہننا، بناؤ سنگار نہ کرنا۔
نَخَرَجَ مُتَبَذِّلًا مُتَخَضِّعًا یا مُتَخَشِّعًا آنحضرتؐ استسقا کے لئے یوں ہی بن بناؤ کے عاجزی اور خشوع کے ساتھ نکلے۔
فَرَاٰی اُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً یا مُبْتَذِلَةً (حضرت سلمان فارسی اور ابو الدرداء کو آنحضرتؐ نے بھائی بھائی بنا دیا تھا) تو سلمان نے ام الدرداء (ابو الدرداء کی جورو) کو متبذل حالت میں (یعنی پھٹے پرانے میلے کچیلے کپڑوں میں) دیکھا۔
بِذْلَةٌ۔ وہ کپڑا جو آدمی کام کاج محنت مزدوری کے وقت پہن لیتا ہے۔
اِبْتِذَالُ نِعَمِ اللهِ بِالْفَعَالِ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اِبْتِذَالِهَا بِالْمَقَالِ۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو کاموں سے متبذل رکھنا (کسی زیب و زینت کا پابند نہ ہونا) اس کو زیادہ پسند ہے اس سے کہ زبان سے ان کو متبذل کرے (ناشکری کرے اللہ کی نعمتوں کی تحقیر کرے)
مترجم کہتا ہے زبان تو ہمیشہ اللہ کی شکر گزاری میں تر رہنا چاہیے۔ میں اکثر تنہائی میں جب اللہ تعالےٰ کے احسانات کو دیکھتا ہوں تو بے اختیار یہ کہتا ہوں پروردگار تو نے مجھکو اتنا دیا کہ سلیمان اور سکندر کو بھی نہیں دیا اور یہ جھوٹ نہیں ہے کیونکہ سلیمان گو پیغمبر اور بادشاہ تھے مگر انہوں نے دعا کر کے سلطنت مانگی تھی اور سکندر کا حال معلوم نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بن مانگے مجھکو میری ضرورت سے بہت زیادہ دیا، دوسرے سلیمان اور سکندر دونوں ملکوں کے فتح کرنے کی آرزو رکھتے تھے مجھکو حکومت اور بادشاہت سے نفرت ہے۔ میں گوشہ نشینی اور یادِ الٰہی اور عزلت گزینی اور گمنامی پر ساری دنیا کی بادشاہت کو تصدق کرتا ہوں، غم نہ داری بز بخریں بادشاہت کو لے کر کیا کروں گا، اپنی جان کے لئے بلا مول لوں غم نہ ملنے کے بدلہ غم جہانے میں پھنسوں۔
عَلَيْكُمْ بِالتَّوَاصُلِ وَالتَّبَاذُلِ۔ ناطہ جوڑنا اور روپیہ خرچ کرنا اپنے اوپر لازم کر لو (کھاؤ اور عزیزوں دوستوں کو کھلاؤ)
شِيْعَتُنَا الْمُتَبَاذِلُوْنَ فِيْ وَلَايَتِنَا۔ ہمارے گروہ میں وہ لوگ جو خرچ کرتے ہیں ہماری ولایت میں ہیں۔
مَنْ زَارَ اَخَاهُ لَا يَاْتِيْهِ خِدَاعًا وَّلَا اِسْتِبْذَالًا۔ جو شخص اپنے بھائی کی ملاقات کو آئے نہ فریب کی نیت ہو نہ مانگنے کی (بلکہ خالص اسلامی محبت کی وجہ سے ملاقات کرے کوئی دنیوی غرض نہ ہو)
مترجم کہتا ہے اس قسم کی ملاقات ہمارے زمانہ میں مفقود ہے الا ماشاء اللہ شاذ و نادر کوئی کسی عالم یا درویش سے محض خداوند کی رضامندی کے لئے ملتا ہے جہاں دیکھو ملاقات کسی دنیاوی غرض سے ہوتی ہے اور غرض نکل جانے کے بعد پھر

Marfat.com

پوچھ کر بھی نہیں دیکھتے احسان فراموشی اور خود مطلبی تو اس زمانہ میں مسلمانوں پر ختم ہے اللہ تعالیٰ ان کی اصلاح کرے۔

خَیْرُ نِسَاءِکُمُ الْمَرْاَۃُ اِذَا خَلَا بِھَا زَوْجُھَا بَذَلَتْ لَہٗ مَا اَرَادَ مِنْھَا۔ تمہاری عورتوں میں بہتر وہ عورت ہے جب خاوند اس سے خلوت کرے (دونوں کی تنہائی ہو) تو جو بات خاوند اس سے چاہے وہ بخوشی خاوند کو دے (ہر طرح سے اسکی خواہش پوری کرے)

بَذَاءٌ: فحش بکنا، گالیاں دینا، زبان درازی کرنا۔

اَلْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ۔ فحش بکنا سنگدلی اور ستم ہے۔

بَذَتْ عَلٰۤی اَحْمَائِھَا وَکَانَ فِیْ لِسَانِھَا بَعْضُ الْبَذَاءِ۔ فاطمہ بنت قیس نے اپنے خاوند کے رشتہ داروں سے بدزبانی کی ذرا وہ زبان دراز تھیں

اَوْ یَبْذُوْ عَلٰۤی اَھْلِھَا یا عورت کے رشتہ داروں سے بدزبانی کرے۔

اِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِیَّ۔ اللہ تعالیٰ فحش گو زبان دراز کا دشمن ہے۔

باب الباء مع الراء

بَرْءٌ یا بُرُوْءٌ پیدا کرنا اسی سے اللہ کا نام ہے۔

اَلْبَارِیُٔ یعنے بن نمونہ کے پیدا کرنے والا

بَرَاءٌ پاک اور بیزار

بَرِیٌٔ کے معنی بھی وہی اس کی جمع بُرَءَاءُ بروزن سُفَھَاءُ اور بِرَاءٌ اور اَبْرَاءٌ اور اَبْرِءَاءٌ اور بُرَاءٌ بھی آئی ہے۔

بُرْءٌ اور بُرُوْءٌ اور بَرْءٌ بیماری سے چنگا ہونا۔

بَرَاءٌ اور بَرَاءَۃٌ اور بُرُوْءٌ پاک ہونا بیزار ہونا قرض سے ہلکا ہونا

اَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰہِ بَارِئًا۔ اللہ کے فضل سے آج تو آپ کا مزاج اچھا ہے

اَرَاکَ بَارِئًا۔ میں تم کو تندرست دیکھتا ہوں۔

کُتِبَ لَہٗ بَرَاءَۃٌ مِّنَ النَّارِ۔ اس کے لئے دوزخ سے رہائی نامہ لکھا جائے گا۔

فَلْیَطْلُبْ مِنْ وَّلِیِّہٖ الْبَرَاءَ۔ وہ اس کے ولی سے معافی اور برارت مانگے۔

بَرَءَ بیماری سے چنگا ہوا۔

بَرِئَ۔ قرضہ سے سبکدوش ہوا۔

لَا یَمَسُّھَا حَتّٰی یَبْرَأَ رَحِمُھَا۔ لونڈی سے اس وقت تک صحبت نہ کرے جب تک اس کا رحم پاک نہ ہو جائے (یا تو حیض آئے یا بچہ جنے)

اِسْتِبْرَاء۔ لونڈی کا رحم پاک کرنا یا استنجا یعنے جو پیشاب ذکر میں باقی ہو اس کو نکال ڈالنا۔ اور ذکر کا منہ دھوکر پاک اور صاف کرنا یا حیض سے استبراء وہ یہ ہے کہ حائضہ عورت اپنا پیٹ دیوار سے لگائے اور بایاں پاؤں اٹھائے جیسے کتا پیشاب کرتا ہے اور ایک روئی کا پھاہا شرمگاہ میں ڈالے اگر خون نکلے تو وہ حیض ہے ختل یعنی نجاست خوری سے استبراء۔ امامیہ کی کتابوں میں ہے اگر اونٹنی نجاست خور ہو تو چالیس دن گائے ہو تو بیس دن، بکری ہو تو دس دن، بطخ ہو تو پانچ دن یا تین دن یا چھ دن، مرغی وغیرہ کو تین دن، مچھلی کو ایک دن رات بندھا رکھے (نجاست نہ کھانے دے) یہی اس کا استبراء ہے اب اس کا گوشت کھا سکتا ہے)

فَاِنَّہٗ اَرْوٰی وَاَبْرَأُ تین سانسوں میں پانی پینا آدمی کو خوب سیراب کرتا ہے اور بیماری سے بچاتا ہے (یا اس تکلیف سے جو غٹا غٹ ایک

سانس میں پینے سے ہوتی ہے۔)

اَبْرَا بالف مقصورہ اس حدیث میں یوں ہی مروی ہے اصل میں اَبْرَأُ ہے افعل التفضیل۔

بَارَئَ الرَّجُلُ اِمْرَأَتَہٗ۔ مرد نے اپنی عورت کو چھوڑ دیا۔

مُبَارَاۃٌ یہ ہے کہ عورت مرد سے کہے جو زر زیور میں پہنے ہوں وہ تو لے لے مجھ کو چھوڑ دے۔

اِنَّ یُوْسُفَ مِنِّیْ بَرِیْءٌ وَاَنَا مِنْہُ بَرَاءٌ۔ حضرت یوسف کو مجھ سے کیا نسبت اور مجھ کو ان سے کیا نسبت (یعنی ان کی بات اور تھی میرا قیاس ان پر کہاں ہو سکتا ہے وہ پیغمبر میں گنہگار۔ یہ ابو ہریرہؓ نے اس وقت کہا جب حضرت عمرؓ نے ان کو خدمت دینا چاہی انہوں نے انکار کیا حضرت عمرؓ نے کہا حضرت یوسف نے تو وزیری کی خدمت طلب کی تھی فرمایا تھا اِجْعَلْنِیْ عَلٰی خَزَائِنِ الْاَرْضِ اور تم انکار کرتے ہو)

اَنَا مِنْکَ بَرَاءٌ۔ میں تجھ سے تنگ ہوں۔

مَنِ اسْتَبْرَأَ لِدِیْنِہٖ وَعِرْضِہٖ: جو شخص اپنا دین اور اپنی عزت بچانے کے لئے گناہ سے الگ رہے۔

حَتّٰی اِذَا رَاٰی اَنَّہٗ قَدِ اسْتَبْرَأَ۔ جب یہ سمجھے کہ وہ پاک ہو گیا پانی سب جگہ پہنچ گیا۔

اَبْرَأُ اِلَی اللّٰہِ اَنْ یَّکُوْنَ لِیْ مِنْکُمْ خَلِیْلٌ۔ میں تو چاہتا ہوں اللہ کرے تم میں سے کوئی میرا دوست نہ ہو۔

فَتُبْرِئُکُمْ یَهُوْدُ فِیْ اَیْمَانٍ۔ یہودی لوگ پچاس قسمیں کھا کر تم کو قسموں سے بچائیں گے۔ (یعنی اب تم کو قسم کھانے کی حاجت نہ رہے گی)

اِسْتَبْرَأَ الْخَبَرَ۔ خبر کو اچھی طرح اخیر تک دریافت کیا

اِسْتَبْرَأَ مِنَ الْبَوْلِ۔ پیشاب سے استبرا کیا (یعنے ذکر میں جو پیشاب باقی رہ گیا تھا وہ سونت کر نکال ڈالا اور پیشاب کا مقام صاف کیا۔)

اِذَا دَخَلَتْ فِی الدَّمِ مِنَ الْحَیْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْہُ۔ جب طلاق والی عورت کو تیسرا حیض آ جائے تو وہ اپنے خاوند سے الگ ہو گئی (اس کی مدت ختم ہو گئی۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ سے مراد تین طہر ہیں

شِرَارُکُمُ الْبَاغُوْنَ الْبُرَآءَ الْعَنَتَ: تم میں برے وہ لوگ ہیں جو پاک لوگوں سے زنا کرانا چاہتے ہیں یا بے خطا بے جرم لوگوں کو آفت میں پھانسنا چاہتے ہیں یا پاک دامن لوگوں سے گناہ کرانا چاہتے ہیں۔

بَرْبَرَةٌ: غصے میں بڑبڑانا

قَامُوْا وَلَهُمْ تَغَذْمُرٌ وَبَرْبَرَةٌ۔ طائف والوں نے آنحضرتؐ سے یہ درخواست کی کہ سود اور شراب کو ان کے لئے حلال کر دیں۔ آپ نے قبول نہ کیا تب وہ چیختے چلاتے بڑبڑاتے اٹھے

اَخَذَ اللِّوَاءَ غُلَامٌ اَسْوَدُ فَنَصَبَہٗ وَبَرْبَرَ۔ ایک کالے غلام نے جھنڈا لے کر کھڑا کیا اور بڑبڑایا۔ (بربر ایک قوم ہے حبشیوں کی یہ نام ان کا افریقیس بادشاہ نے رکھا تھا جب اس سرزمین کو اس نے فتح کیا تھا اسی وجہ سے اس ملک کو افریقہ کہتے ہیں)

اَلْبَاۃُ فِیْ اَهْلِ بَرْبَرَ۔ باہ بربر والوں میں ہے

مَالَنَا طَعَامٌ اِلَّا الْبَرْبَرُ۔ ہمارے پاس پیلو کے پھل کے سوا اور کوئی کھانا نہ تھا۔

بَرْبَطٌ۔ ستار طنبورہ

لَا قُدِّسَتْ اُمَّةٌ فِیْهَا الْبَرْبَطُ۔ وہ امت

Marfat.com

باک نہ ہوگی جو ستار رکھے (بجایا کرے) بعضوں نے کہا بربط ایک باجہ ہے عجمی لوگوں کا جو بطخ کے سینہ کی طرح ہوتا ہے۔ یہ لفظ معرب ہے بر فارسی میں سینہ کو کہتے ہیں اور بط بطخ کو بعضوں نے کہا بجانے والا اس کو اپنے سینہ پر رکھ کر بجاتا ہے)

بَرْثٌ۔ نرم ریتی یا زمین

یَبْعَثُ اللّٰہُ مِنْہُمَا سَبْعِیْنَ اَلْفًا لَاحِسَابَ عَلَیْہِمْ وَلَاعَذَابَ فِیْمَا بَیْنَ الْبَرْثِ الْاَحْمَرِ وَبَیْنَ کَذَا۔ اللہ تعالیٰ اس میں سے ستر ہزار آدمی لال نرم زمین اور فلاں مقام کے درمیان سے اٹھائے گا جن سے نہ حساب لیا جائے گا نہ ان پر عذاب ہوگا (مراد وہ زمین ہے جو شام کے ملک میں حمص کے قریب واقع ہے وہاں بہت سے مسلمان شہید ہوئے ہیں)

بَیْنَ الزَّیْتُوْنِ اِلٰی کَذَا بَرْثٌ اَحْمَرُ زیتون سے لیکر فلاں مقام تک لال نرم زمین ہے

مَسْجِدُ بَرَاثَیْ۔ ایک مشہور مسجد ہے بغداد میں (جب حضرت علی نہروان والوں کی لڑائی سے فارغ ہوکر آئے تو وہیں نماز پڑھی)

بُرْثُمٌ: شوکت اور قوت ایک پہاڑ کا نام بھی ہے (بعضوں نے کہا یہ اصل میں بُرْثُنٌ تھا نون کو میم کر دیا)

تَمِیْمٌ بُرْثُمَتُہَا وَجُرْثُمَتُہَا۔ مضر قبیلے کی ساری طاقت اور شوکت بنی تمیم کے لوگ ہیں۔

بُرْثُنٌ: پنجہ اور درندے کی انگلیاں اسی طرح پرندے کی انگلیاں۔

کَاَنَّ الذَّہَبَ اُفْرِغَ عَلٰی بَرَاثِنِہٖ۔ گویا سونا آپ کے پنجوں پر ڈالا گیا ہے۔

بَرْثَانُ: ایک وادی کا نام ہے بدر کے رستہ میں۔

بَرَجٌ، خوب صورت (ابن اثیر نے کہا برج یہ ہے کہ آنکھ کی سفیدی بالکل سیاہی سے گھری ہوئی ہو)

طِوَالٌ اٰدَلَمُ اَبْرَجُ۔ حضرت عمر لمبے قد کے سانولے رنگ کے خوب صورت یا بڑی، یا کالی آنکھ والے آدمی تھے۔

کَانَ یَکْرَہُ لِلنِّسَاءِ عَشْرَ خِلَالٍ مِنْہَا التَّبَرُّجُ بِالزِّیْنَۃِ لِغَیْرِ مَحَلِّہَا۔ آنحضرتؐ عورتوں کے لئے دس باتیں مکروہ جانتے تھے ان میں سے ایک یہ کہ بے محل یعنے خاوند کے سوا اور کسی کو اپنا بناؤ سنگار بتلانا۔

بُرْجٌ آسمان کے بارہ حصوں میں سے ایک حصہ اس کی جمع بُرُوْجٌ اور اَبْرَاجٌ ہے۔ برج بارہ ہیں اور منزلیں اٹھائیس

لِلشَّمْسِ ثَلٰثُ مِائَۃٍ وَّسِتُّوْنَ بُرْجًا آفتاب کے تین سو ساٹھ برج ہیں۔

اَمَّا السَّمَاءُ فَاَنَا وَاَمَّا الْبُرُوْجُ فَالْاَئِمَّۃُ بَعْدِیْ اَوَّلُہُمْ عَلِیٌّ وَّاٰخِرُہُمُ الْمَہْدِیُّ (والسماء ذات البروج میں سماء سے مراد میں ہوں (یعنی آنحضرتؐ اور بروج سے (بارہ) امام مراد ہیں پہلے امام علی ہیں اور اخیر امام مہدی علیہ السلام

بِرْجِیْسٌ، مشتری تارہ (جو ایک ہزار زمین کے برابر ہے)

سُئِلَ عَنِ الْکَوَاکِبِ الْخُنَّسِ فَقَالَ ہِیَ الْبِرْجِیْسُ وَزُحَلُ وَعُطَارِدُ وَبَہْرَامُ وَالزُّہَرَۃُ آنحضرتؐ سے پوچھا فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْکُنَّسِ سے کون تارے مراد ہیں۔ آپ نے فرمایا برجیس (مشتری) اور زحل اور عطارد اور بہرام (مریخ) اور زہرہ

Marfat.com

(یہ پانچ ہوئے اور یو زمین اور چاند اگلے مہندس انہی کو سبعہ سیارہ لکھا کرتے تھے، حال کے مہندسوں نے آلات رصدیہ سے اور بھی کئی سیارے دریافت کئے ہیں جو ہمارے نظام شمسی میں ہیں وہ بغیر عمدہ دوربین کے نظر نہیں آتے اس لئے اگلے مہندسوں کو ان کا علم نہ ہوا)

بُرْجُمَۃٌ: انگلی کی گرہ یا بیچ کی گرہ
مِنَ الْفِطْرَۃِ غَسْلُ الْبَرَاجِمِ انگلیوں کے جوڑوں کا دھونا (جہاں پر میل کچیل جمتا ہے) پیدائشی سنت ہے۔ اسی طرح کان کے سوراخ اور ناک کے سوراخ کا اور بغلوں اور چڈھوں کا دھونا۔)
قَطَعَ بَرَاجِمَہٗ اس کے انگلیوں کے جوڑ کاٹ ڈالے
اَمِنْ اَھْلِ الرَّھْمَسَۃِ وَالْبَرْجَمَۃِ۔ کیا چھپ کر فساد کرانے والوں اور سخت کہنے والوں میں ہے۔

بَرَحٌ: غصہ ہونا۔
بُرُحٌ اور بَرَاحٌ ہٹ جانا
مَا بَرِحَ ہمیشہ رہا۔
تَبْرِیْحٌ۔ ایذا دینا، تکلیف سختی
ضَرْبٌ مُبَرِّحٌ۔ سخت مار تکلیف دینے والی۔
اِبْرَاحٌ پسند کرنا مبالغہ کرنا تعظیم کرنا، اکرام کرنا
بَارِحَۃٌ۔ گذشتہ رات نزدیک والی
تَبَارِیْحُ۔ سختیاں
بَرَاحٌ۔ صراحت
بُرْحَۃٌ۔ عمدہ اونٹنی
بَرِحٌ کہتے ہیں جب تیر نشانہ پر نہ لگے اور مَرِحٌ جب نشانہ پر لگے۔ مَرِحٌ بمعنی فَرِحٌ ہے یعنی خوشی۔

بَرْحٌ۔ سختی تکلیف
نَھٰی عَنِ التَّوْلِیَۃِ وَالتَّبْرِیْحِ۔ آنحضرتؐ نے تولیہ (جانور کا بچہ اس کے سامنے کاٹنے) سے منع فرمایا اور جانور کو تکلیف دینے سے (مثلاً زندہ مچھلی کو آگ پر رکھ دینے سے یا زندہ مرغی کو جلتے پانی میں ڈال دینے سے۔)
مترجم کہتا ہے اسلام کی بنا رحم وکرم اور شفقت پر ہے حتّٰی کہ جانوروں کو بھی تکلیف دینا اس دین میں منع ہے اب کہاں ہیں وہ اعتراض کرنے والے جو مسلمانوں کو بے رحم بتلاتے ہیں اور خود زندہ جانوروں کو کھولتے پانی میں ڈال کر چٹ کر جاتے ہیں۔
بَرَّحَ بِہٖ اَلْاَمْرُ تَبْرِیْحًا۔ یہ کام اس پر بہت سخت ہوا۔
ضَرْبًا غَیْرَ مُبَرِّحٍ۔ ایسی مار جو سخت تکلیف دہندہ نہ ہو۔
لَقِیْنَا مِنْہُ الْبَرْحَ۔ ہم نے اس سے سختی اور مصیبت اٹھائی
لَقُوْا بَرْحًا۔ انہوں نے سختی اٹھائی۔
بَرَّحَتْ بِیَ الْحُمّٰی۔ مجھ کو بہت سخت بخار آیا یا بخار نے مجھ کو سخت تکلیف دی۔
لَقِیْتُ مِنْہُ الْبَرْحِیْنَ۔ مجھ کو اس کی طرف سے بلائیں اور تکلیفیں پہنچیں
فَاَخَذَہُ الْبُرَحَاءُ۔ آنحضرتؐ پر وحی کی سختی شروع ہوئی۔
بَرَّحَتْ بِنَا امْرَاَتُہٗ بِالصِّیَاحِ اس کی عورت نے چیخ پکار کر کے ہم کو تکلیف میں ڈال دیا (پریشان کر دیا)
جَاءَ بِالْکُفْرِ بَرَاحًا۔ اس نے کھلم کھلا کفر کیا۔
حِیْنَ دَلَکَتْ بَرَاحِ۔ جب سورج ڈوب گیا یا ڈھل گیا

Marfat.com

بَرَاحُ - سورج کا ایک نام ہے
اَحَبُّ اَمْوَالِیْ بَیْرُحٰی یا بَیْرَحَاءَ یا بِیْرَحَاءَ یا بَیْرُحٰی یا بَیْرُحَاءَ سب میرے مالوں میں مجھکو بیرحٰی زیادہ پسند ہے۔ (یہ ابوطلحہ کا ایک باغ تھا)
بَرِحَ ظَبْیٌ - ایک ہرن نکلا داہنے طرف سے بائیں طرف جاتے ہوئے عرب لوگ بَارِح کو منحوس سمجھتے ہیں یعنے شکار کے اُس جانور کو جو داہنے طرف سے بائیں طرف جارہا ہو کیونکہ اس کو بندوق یا تیر بے مڑے ہوئے نہیں مار سکتے برخلاف اس کے سَانِحٌ کو مبارک سمجھتے ہیں یعنے اُس جانور کو جو سامنے سے نمود ہو کر بائیں طرف سے داہنے طرف جارہا ہو)
بَارِحَةٌ - وہ گزشتہ رات جو قریب کی ہو عرب لوگ زوال سے پہلے گزشتہ رات کو اَللَّیْلَةُ کہتے ہیں اور زوال کے بعد بَارِحَةٌ کہتے ہیں)
لَا اَبْرَحُ میں ہمیشہ پے در پے
لَا تَبْرَحُ اس جگہ سے مت سرک۔

بَرْدٌ، ٹھنڈا ہونا ٹھنڈا کرنا، برف ملانا، سوجانا مرجانا۔
بُرَادٌ اور بُرُوْدٌ سست ہونا، کند ہو جانا، ثابت ہو جانا، واجب ہو جانا۔
تَبْرِیْدٌ - ٹھنڈا کرنا۔
اِبْرَادٌ (اس معنی میں ضعیف لغت ہے) ناتوان کر دینا
اِبْرَادٌ ٹھنڈا کر کے لانا، ٹھنڈا پلانا، قاصد بھیجنا ناتوان کر دینا، ٹھنڈے وقت میں داخل ہونا۔
اِبْتِرَادٌ - ٹھنڈے پانی میں غسل کرنا۔
تَبَارُدٌ - ٹھنڈا بننا۔
بَرْدَانٌ - صبح اور شام
مَنْ صَلَّی الْبَرْدَیْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ - جو شخص دو ٹھنڈی نمازیں پڑھا کرے (یعنی فجر اور عصر کی) وہ بہشت میں جائے گا۔
کَانَ یَسِیْرُ بِنَا الْاَبْرَدَیْنِ - وہ ہم کو صبح اور شام لے کر چلتے۔
وَسِرْبِهَا الْاَبْرَدَیْنِ - اس کو صبح اور شام (ٹھنڈے ٹھنڈے) لے جا۔
صَلّٰی فِیْ بَیْتِهٖ لَیْلَةً ذَاتَ بَرْدٍ - ایک سردی کی رات میں آپ نے گھر میں نماز پڑھ لی (دوسری روایت میں ہے کہ موذن نے ٹھنڈی ہوا اور سردی اور بارش میں اذان دی۔ آپ نے فرمایا یہ بھی پکار دے لوگو اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو)
بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ - برف کے پانی اور اولے کے پانی سے
اَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ - ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت پڑھو (یعنی زوال کے بعد جب ذرا گرمی کی شدت کم ہو جائے۔ بعضوں نے کہا اس کے معنی یہ ہیں کہ ظہر کی نماز اوّل وقت پڑھو۔ یہ بردالنہار سے نکلا ہے یعنے شروع دن مجمع البحرین میں ہے کہ یہی مطلب زیادہ ٹھیک ہے کیونکہ دوسری حدیثوں کے خلاف یہ حدیث نہیں ہوسکتی جن میں اوّل وقت نماز پڑھنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے بعضوں نے کہا کہ گرمی دوزخ کی بھاپ سے ہے اس کو ظہر کی نماز پڑھ کر ٹھنڈی کرو)
اَبْرِدْ اَبْرِدْ یعنی جلدی کر کیونکہ جو شخص اوّل وقت ظہر کی نماز پڑھ لے گا وہ گرمی کی شدت سے محفوظ رہے گا۔ گرمی کی شدت دو بجے پر ہوتی ہے جیسے تجربہ سے معلوم ہوا ہے)
فَاَبْرِدُوْهَا بِالْمَاءِ - بخار کو پانی سے ٹھنڈا کرو

Marfat.com

(مراد صفراوی بخار ہے)

اَلصَّوْمُ فِی الشِّتَاءِ الْغَنِیْمَةُ الْبَارِدَةُ جاڑے کا روزہ مفت کی لوٹ ہے. (جس میں جنگ اور تکلیف کی ضرورت نہیں یا وہ لوٹ ہے جو قائم ہو گئی یہ ماخوذ ہے بَرَدَ لِیْ عَلٰی فُلَانٍ حَقٌّ سے. میرا حق فلاں شخص پر ثابت ہو گیا)

بَرَّدَ اللّٰهُ مَضْجَعَهٗ. اللہ اس کی خوابگاہ ٹھنڈی کرے

وَدِدْتُ اَنَّهٗ بَرَدَ لَنَا عَمَلُنَا. میری آرزو یہ ہے کاش ہمارا عمل قائم ہو جائے (یعنے قبول ہو جائے. یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے مطلب یہ ہے کہ آنحضرتؐ کے ساتھ جو اعمال خیر ہم نے کیے ہیں وہی قبول ہو جائیں اور خلافت سے ہم برابر سرابر چھوٹ جائیں نہ ثواب ملے نہ عذاب ہو)

حَتّٰی بَرَدَ اَسْفَلُهٗ (میں نے اس دودھ پر اتنا پانی ڈالا کہ وہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا (یہ حضرت ابوبکر صدیق کا قول ہے)

فَاِنَّ ذٰلِكَ بَرْدُ مَا فِیْ نَفْسِهٖ. جو کوئی شخص بیگانہ عورت کو دیکھے تو اپنی بی بی کے پاس آئے. اس سے صحبت کرے اس سے اس کی دل کی خواہش ٹھنڈی پڑ جائے گی (شہوت کا جوش جاتا رہے گا)

اِنَّهٗ شَرِبَ النَّبِیْذَ بَعْدَ مَا بَرَدَ. حضرت عمرؓ نے نبیذ اس وقت پیا جب وہ ٹھنڈا ہو گیا. (اس کی تیزی جاتی رہی)

جَدَّ فِی الْاَمْرِ ثُمَّ بَرَدَ. ایک کام میں اس نے کوشش کی پھر سست پڑ گیا.

بَرَدَ اَمْرُنَا وَصَلُحَ. (حضرت ابوبکر صدیقؓ سے جب بیعت ہو گئی اور سقیفہ سے باہر نکلے تو رستہ میں ایک شخص ملا اس سے پوچھا تو کون ہے کہنے لگا بریدہ اسلمی. اس وقت عمرؓ نے کہا (فال نیک لیا) فرمایا ہمارا کام جم گیا اور درست ہو گیا.

لَا تُبَرِّدُوْا عَنِ الظَّالِمِ. ظالم کا گناہ اس کو گالی گلوچ دے کر ہلکا نہ کرو. (بلکہ صبر کرو اور خاموش رہو تو اس پر پورا وبال پڑے گا)

فَضَرَبَهٗ بِالسَّیْفِ حَتّٰی بَرَدَ. اس کو تلوار سے مارا یہاں تک کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا. (مر گیا)

قَدْ ضَرَبَهٗ اِبْنَا عَفْرَاءَ حَتّٰی بَرَدَ. ابوجہل مردود کو عفراء کے بیٹوں (معاذ اور معوذ نے) یہاں تک (تلواروں سے) مارا کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا (ایک روایت میں حَتّٰی بَرَكَ ہے یہاں تک کہ وہ گر گیا)

بَرْدُ الْعَیْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ مرنے کے بعد ٹھنڈی زندگی

اَللّٰهُمَّ اجْمَعْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ مُحَمَّدٍ فِیْ بَرْدِ الْعَیْشِ. یا اللہ ہم کو حضرت محمدؐ کے ساتھ رکھ ٹھنڈی زندگی میں

بَرُوْدُ الظِّلِّ. اچھی زندگانی کرنے والا (حسن المعاشرہ)

كَانَ یَكْتَحِلُ بِالْبَرُوْدِ وَهُوَ مُحْرِمٌ آنحضرتؐ احرام کی حالت میں ٹھنڈا سرمہ لگایا کرتے.

بَرَدْتُ عَیْنِیْ. میں نے اپنی آنکھ میں ٹھنڈا سرمہ لگایا.

اَصْلُ كُلِّ دَاءٍ الْبَرَدَةُ. ہر بیماری کی جڑ معدے کی ٹھنڈک (بدہضمی ہے)

اِنِّیْ لَا اَخِیْسُ بِالْعَهْدِ وَلَا اَحْبِسُ الْبُرُدَ میں عہد نہیں توڑتا اور پیغام لانے والوں کو قید نہیں کرتا.

Marfat.com

لَا تَقْصُرُ الصَّلٰوۃُ فِیْ اَقَلَّ مِنْ اَرْبَعَۃِ بُرُدٍ۔ چار برید سے کم مسافت میں نماز کا قصر نہ ہوگا (برید دو فرسخ یا چار فرسخ کا ہوتا ہے اور فرسخ تین میل کا اور میل چار ہزار ہاتھ کا)

اَلْبَرِیْدُ مَا بَیْنَ ظِلِّ عِیْرٍ اِلٰی وَعِیْرٍ۔ برید ظل عیر سے لے کر وعیر تک کا ہوتا ہے (دونوں مقاموں کے نام ہیں یعنے بارہ میل کا ہر میل پندرہ سو ہاتھ کا)

حَرَمُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ بَرِیْدٌ فِیْ بَرِیْدٍ۔ مدینہ کا حرم ایک برید در برید مکسر ہے

اَلْحَرَمُ بَرِیْدٌ فِیْ بَرِیْدٍ مکہ کا حرم بھی برید در برید ہے۔

اَلْحُمّٰی بَرِیْدُ الْمَوْتِ بخار موت کا قاصد (ایلچی) ہے

اِذَا اَبْرَدْتُمْ اِلَیَّ بَرِیْدًا۔ جب تم میرے پاس کوئی ایلچی بھیجو۔

حَمٰی کُلَّ نَاحِیَۃٍ بَرِیْدًا ہر جانب حفاظت کے لئے ایک ایک مخبر رکھا۔

خَیْلُ الْبَرِیْدِ وہ سوار جو دشمن کی خبر رکھتے ہیں

بَرِیْدُ الرُّوَیْثَۃِ۔ ایک مقام کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان

بُرْدٌ۔ ایک قسم کی دھاری دار چادر یا کالی کملی مربع

عَلَیْہِ بُرْدٌ یَمَانِیَّۃٌ۔ وہ یمنی چادر اوڑھے تھے

اَلْکَفَنُ یَکُوْنُ بُرْدٌ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فَاجْعَلْہُ کُلَّہٗ قُطْنًا۔ کفن دھاری دار چادر کا ہونا چاہیے اگر ایسی چادر نہ ملے تو سارا کفن روئی کے کپڑے کا کر دے

یُؤْخَذُ الْبُرْدِیُّ فِی الصَّدَقَۃِ زکوۃ میں بردی (جو ایک قسم کی اچھی کھجور ہے) لی جائے گی

بَرَّدَہٗ۔ اس کو ٹھنڈا کر دیا مار ڈالا

اَفْضَلُ الصَّدَقَۃِ اِبْرَادُ کَبِدٍ حَرّٰی بہتر صدقہ جلتے کلیجے کا ٹھنڈا کرنا ہے۔

مَنْ وَجَدَ بَرْدَ حُبِّنَا عَلٰی قَلْبِہٖ فَلْیَحْمَدِ اللّٰہَ۔ جو شخص ہم اہل بیت کی محبت کی ٹھنڈک اپنے دل پر پائے وہ اللہ کا شکر کرے۔

لَا تُبَرِّدُ لِلْوَارِثِ عَلٰی ظَھْرِکَ ایسا مت کر کہ تیرا وارث تو ہلکا رہے (ثواب کمائے) اور تیری پیٹھ پر بوجھ رہے (تو مال جمع کر کے چھوڑ جائے وہ نیک کاموں میں خرچ کرے)

آخِرُ الْعَقِیْقِ بَرِیْدًا اَوْطَاسٍ۔ عقیق کا اخیر برید اوطاس ہے (دونوں مقاموں کے نام ہیں)

بَرْدَانُ۔ ایک مقام کا نام ہے۔

مِبْرَد سوہان بَرْدِیٌّ ایک بھاجی ہے عراق میں

بَرَّادَۃٌ سقایہ

مُبَرِّدٌ مشہور نحوی ہے

بِرْذَوْن: جانور اور تاتاری (ترکی) گھوڑا۔

بَرَاذِیْنُ جمع بِرْذَوْنٌ کی

لَا تَرْکَبُوْا بِرْذَوْنًا۔ ترکی گھوڑے پر مت چڑھو (کیونکہ وہ سست ہوتا ہے جنگ کے لائق نہیں ہوتا یہ نہی کراہت کے لئے ہے یعنے غرور کی راہ سے فخر کی نیت سے)

بَرٌّ: قہر کرنا قول یا فعل سے سچ بولنا سچا ہونا، احسان کرنا، نیکی کرنا، ہانکنا، مقبول ہونا، قبول کرنا، اطاعت کرنا۔

تَبَرُّرٌ۔ نیک کہنا۔

اِبْرَارٌ۔ خشکی میں سفر کرنا، اولاد بہت ہونا، قبول کرنا، غالب ہونا۔

Marfat.com

مُبَارَّۃٌ۔ نیکی کرنا، اچھا سلوک کرنا۔
تَبَرُّرٌ۔ نیک ہونا، اطاعت کرنا۔
اِبْتِرَارٌ۔ اپنے لوگوں سے جدا ہو کر الگ رہنا۔
بَارٌّ۔ نیک، اطاعت گذار، سچا، اچھا سلوک کرنیوالا۔
(یہ ضد ہے عاقٌّ کی۔ بَرٌّ اللہ کا ایک نام بھی ہے)
بَرٌّ خشکی جیسے بَحْرٌ دریا
بَرَارِیْ اور بُرُوْرٌ جمع ہے۔
بَرَّانِیْ گھر کے باہر
جَوَّانِیْ گھر کے اندر
بِرٌّ یا بُرُوْرٌ قسم کا سچ ہونا۔
بِرٌّ ماں باپ کی اطاعت کرنا، نیکی کرنا، قبول ہونا، قبول کرنا، مغلوب کرنا، اللہ کا نام بَرٌّ ہے بہ فتحہ با نہ بَارٌّ اگرچہ بَارٌّ کے معنی بھی وہی ہیں اس کی جمع اَبْرَارٌ اور بَرَرَۃٌ ہے، بُرٌّ بہ ضمہ با گیہوں
فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْفِطْرَۃَ صَاعًا مِنْ بُرٍّ۔ آنحضرتؐ نے صدقہ فطر ایک صاع گیہوں کا مقرر کیا۔
اِجْعَلْ قَلْبِیْ بَارًّا وَّ عَمَلِیْ سَارًّا۔ میرا دل نیک کر دے، میرا عمل خوش کرنے والا کر دے (تیری درگاہ میں قبول ہو)
بِرُّ الْوَالِدَیْنِ۔ ماں باپ سے اچھا سلوک کرنا (یعنی ان کی اطاعت اور فرمانبرداری بشرطیکہ گناہ کا حکم نہ کریں)
تَمَسَّحُوْا بِالْاَرْضِ فَاِنَّھَا بِکُمْ بَرَّۃٌ۔ زمین پر ہاتھ پھیرو وہ تم پر ماں کی طرح مہربان ہے۔
اَلْاَئِمَّۃُ مِنْ قُرَیْشٍ اَبْرَارُھَا اُمَرَاءُ اَبْرَارِھَا وَفُجَّارُھَا اُمَرَاءُ فُجَّارِھَا بادشاہ اور خلیفہ قریش میں سے ہوں گے ان میں جو نیک ہیں وہ نیکوں کے سردار ہوں گے اور جو بدکار ہیں وہ بدکاروں کے سردار ہوں گے (یعنے جیسے رعیت کے لوگ ہوں گے ویسے ہی حاکم اللہ ان پر مسلط کرے گا۔ نیکوں پر نیک بادشاہ حکومت کریں گے اور بدوں پر بد جیسے کہتے ہیں زشتی اعمال ما صورت نادر گرفت بعضوں نے کہا قریش کے لوگ دوسرے لوگوں سے ہر بات میں بڑھ چڑھ کر ہیں، اُن میں کے نیک ایسے نیک ہوں گے گویا نیکوں کے سردار اور ان میں کے بد ایسے بد ہوں گے گویا بدوں کے سردار یہ فرمانا آپ کا بالکل صحیح نکلا۔ حضرت ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور امام حسن اور عمر بن عبدالعزیز ایسے نیک حاکم ہوئے کہ آج تک نیکوں کے سردار گنے جاتے ہیں اور یزید اور ولید اور ابن زیاد اور مروان وغیرہ ایسے بدحکام ہوتے کہ آج تک بدوں کے سردار گنے جاتے ہیں)
اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ۔ میں تیرے پورے کلموں کی پناہ میں آتا ہوں جن سے نہ کوئی نیک بڑھ سکتا ہے نہ بد
اَرَاَیْتَ اُمُوْرًا کُنْتُ اَتَبَرَّرُ بِھَا بتلایئے وہ کام جن کی وجہ سے میں اللہ کا تقرب چاہتا تھا۔
آلْبِرَّ یُرِدْنَ۔ کیا انہوں نے نیکی اور عبادت کی نیت کی ہے (جو مسجد میں اعتکاف کرنے کے لئے سب نے ڈیرے جما دیئے)
لَیْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّیَامُ فِی السَّفَرِ۔ سفر میں روزہ رکھنا کچھ اچھی بات نہیں ہے (جب روزے سے ضعف اور ناتوانی اور تکلیف کا اندیشہ ہو (ایک روایت میں لَیْسَ مِنِ امْبِرِّ امْصِیَامُ فِی امْسَفَرِ ہے۔ یہ ایک لغت ہے بعضے عربوں

کی جو لام تعریف کو میم سے بدل دیتے ہیں)
وَاِنَّ الْبِرَّ دُوْنَ اِلْاِثْمِ اپنی منت پورا کرنا نہ توڑنا۔

فَوْقَ كُلِّ ذِيْ بِرٍّ بِرٌّ حَتّٰى يُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ہر نیکی سے بڑھ چڑھ کر دوسری نیکی ہے یہاں تک کہ اللہ کی راہ میں مارا جائے (بس یہ نیکی سب سے بڑھ کر ہے)

اَلْمُصَلِّيْ يَتَنَاثَرُ عَلَيْهِ الْبِرُّ مِنْ مَفْرَقِ رَاْسِهٖ اِلٰى اَعْنَانِ السَّمَاءِ۔ نمازی پر نیکیاں پڑتی ہیں اس کی سر کی مانگ سے لے کر آسمان کے کناروں تک

اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ جو شخص قرآن کو بے تکلف پڑھتا ہے (اس میں ماہر ہے) وہ تو قیامت کے دن پیغام لانے والے عزت دار نیک فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔

اَلْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ جس حج میں کوئی گناہ سرزد نہ ہو اس کا بدلہ بہشت کے سوا اور کچھ نہیں ہے (بعضوں نے کہا حج مبرور سے مقبول مراد ہے جس میں کوئی خطا نہ ہو بعضوں نے کہا جس کے بعد آدمی گناہوں سے توبہ کرے نیک کاموں میں مصروف رہے)

اَبَرَّ اللّٰهُ حَجَّكَ اللہ تیرا حج قبول کرے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُوْرًا یا اللہ اس حج کو مبرور کر

بُرَّ حَجُّكَ يَا اٰدَمُ تیرا حج قبول کیا گیا اے آدم

بَرَّ اللّٰهُ قَسَمَهٗ وَاَبَرَّهٗ اللہ نے اس کی قسم سچی کی۔

اَلْبَيْعُ الْمَبْرُوْرُ جس بیع میں کوئی شبہ کراہت یا حرمت کا نہ ہو۔

بَرَّ حَجَّهٗ وَاَبَرَّ۔ اللہ تعالیٰ اس کا حج قبول کرے

لَمْ يَخْرُجْ مِنْ اِلٍّ وَّلَا بِرٍّ یہ کلام (یعنی مسیلمہ کذاب نے جو بنایا تھا) اللہ کی طرف سے نہیں نکلا ہے نہ سچائی سے (بلکہ جھوٹ بنا ہوا ہے (اس کا مضمون ہی ریکیک کہے دیتا ہے کہ وہ اللہ کا کلام نہیں ہے)

اُمِرْنَا بِسَبْعٍ مِّنْهَا اِبْرَارُ الْمُقْسِمِ ہم کو سات باتوں کا حکم ہوا۔ ایک ان میں سے یہ ہے کہ قسم دینے والے کی قسم کو سچا کریں (یعنی قسم دے کر جس کام کی وہ درخواست کرے اس کو کر دیں یا قسم کھانے والے کی قسم کو سچا کر دیں۔ بشرطیکہ وہ امر کوئی گناہ نہ ہو اور آدمی اس کو کر سکتا ہو)

يُكَلِّمُهُنَّ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ۔ آپ کی بیبیوں سے اچھے اور برے سب قسم کے لوگ بات کرتے ہیں۔

وَزْنُ بُرَّةٍ ایک گیہوں کے دانہ کے برابر ہموزن

لَوْلَا الْحَيَاءُ وَبِرُّ اُمِّيْ اگر دنیا کی شرم وحیا کا اور اپنی ماں کی خدمت کا مجھ کو خیال نہ ہوتا (تو میں کسی کا غلام ہونا پسند کرتا)

لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ۔ اگر اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو اللہ اس کو سچا کرے

اَلصِّدْقُ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ سچائی آدمی کو نیکی کی طرف لے جاتی ہے

اَلْغَنِيْمَةُ مِنْ كُلِّ بِرٍّ ہر نیکی میں سے لوٹ

بَرُّوْا وَحَنِثْتُ ان کی قسم سچی ہوئی میری جھوٹی

اِنَّ نَاضِحَ اٰلِ فُلَانٍ قَدْ اَبَرَّ عَلَيْهِمْ فلاں لوگوں کا پانی لانے کا اونٹ شریر ہو گیا ان کو تھکا مارا

اُحْفُرْ بَرَّةً ایک کنواں کھود (جس کے

Marfat.com

پانی سے لوگوں کو بھلائی ہو)
اِنَّہٗ غَیَّرَ اِسْمَ اِمْرَأَۃٍ کَانَتْ تُسَمّٰی بَرَّۃَ فَسَمَّاھَا زَیْنَبَ وَقَالَ تُزَکِّیْ نَفْسَھَا۔ آنحضرتؐ نے ایک عورت کا نام جو برّہ (نیک) تھا بدل کر اس کا نام زینب رکھ دیا فرمایا یہ اپنی آپ تعریف کرتی ہے (اپنے منہ میاں مٹھو)
مَنْ اَصْلَحَ جَوَّانِیَّتَہٗ اَصْلَحَ اللّٰہُ بَرَّانِیَّتَہٗ جو شخص اپنے باطن کو درست کرے (دل صاف رکھے) اللہ تعالیٰ اس کے ظاہر کو بھی درست کر دے گا (حال عربوں کا محاورہ ہے بَرًّا بَرًّا یعنی باہر جاؤ جُوًّا جُوًّا اندر جاؤ)
خَالِطُوْھُمْ بِالْبَرَّانِیَّۃِ وَلَا تُخَالِطُوْھُمْ بِالْجَوَّانِیَّۃِ۔ دین کے دشمنوں سے ظاہر داری کرو پر دل سے ان سے نہ ملو۔
وَنَسْتَعْضِدُ الْبَرِیْرَ۔ ہم پیلو کے پکے پھل چن رہے تھے
مَالَنَا طَعَامٌ اِلَّا الْبَرِیْرُ۔ ہمارے پاس کھانے کو پیلو کے پھل کے سوا اور کچھ نہ تھا
بَرْبَرَۃٌ۔ آواز سے بڑبڑانا۔ اس طرح کہ سمجھ میں نہ آئے
بَرِیْرَۃُ۔ حضرت عائشہ کی لونڈی کا نام تھا
لِیَبَرَّ یعنے کفارہ دے دے اور ایسی قسم پر اصرار نہ کرے جس سے بندگانِ خدا کو ضرر پہنچے۔
بَرْزٌ۔ خالی اور کشادہ زمین۔
بُرُوْزٌ۔ جنگل کو جانا۔ چھپنے کے بعد ظاہر ہونا دلہن کو آراستہ کرنا۔
بَرْزٌ۔ پوشیدگی کے بعد ظاہر ہونا
بَرَازَۃٌ اپنے ساتھیوں پر فضیلت یا شجاعت میں فائق ہونا۔

تَبْرِیْزٌ ظاہر کرنا
اِبْرَازٌ سفر کا قصد کرنا۔
اَبْرَزَ الْکِتَابَ۔ کتاب کو پھیلایا یا باہر نکالا
مُبَارَزَۃٌ اور بِرَازٌ جنگ کے لئے اپنے حریف کے سامنے نکلنا
تَبَرُّزٌ پاخانہ کے لئے جنگل کو جانا۔
بَرَازٌ۔ میدان اور پاخانہ (گو)
تَبَارُزٌ بمعنی بِرَازٌ ہے
وَکَانَتْ بَرْزَۃٌ تَحْتَبِیْ بِفِنَاءِ الْقُبَّۃِ ام معبد ایک پکی عمر کی پاک دامن عورت تھیں (جوان نہ تھیں) قبہ کے صحن میں اکڑوں بیٹھتیں (مردوں سے باتیں کرتیں)
کَانَ اِذَا اَرَادَ الْبَرَازَ اَبْعَدَ آنحضرتؐ جب پاخانہ کے لئے میدان میں جانا چاہتے تو دور جاتے بعضوں نے بِرَاز بکسر با روایت کیا ہے خطابی نے کہا یہ خطا ہے حالانکہ بِرَاز بکسرہ با بھی پاخانہ کے معنی میں آیا ہو لیکن مشہور معنی اس کا جنگ کے لئے میدان میں نکلنا ہے)
اَلْبَوْلُ مِثْلُ الْبَرَازِ پیشاب بھی پاخانہ (گوہ) کی طرح ہے۔
تَبَرَّزَ حاجت کے لئے نکلا۔
رَاٰی رَجُلًا یَغْتَسِلُ بِالْبَرَازِ۔ آنحضرتؐ نے ایک شخص کو دیکھا کھلی جگہ میں سب کے سامنے نہا رہا تھا۔
مُتَبَرَّزُنَا۔ ہمارے پیشاب پاخانہ کا مقام
ھٰذَا ھُوَ الْبَارِزُ۔ یہ بارز ہے یعنے ایران کا ملک (بعضوں نے بکسر را پڑھا ہے یعنی مُبَارِز مسلمانوں سے لڑنے کے لئے)
تَبَارَزُوْا یَوْمَ بَدْرٍ۔ بدر کے دن لڑنے کے لئے صفوں سے باہر نکلے۔

Marfat.com

مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ بَارَزَنِیْ بِالْمُحَارَبَةِ۔ جو شخص میرے کسی ولی (دوست سے) دشمنی رکھے وہ لڑنے کے لئے میرے مقابل ہوا۔ (معاذ اللہ اولیاء اللہ سے دشمنی رکھنا گویا اللہ تعالیٰ سے مقابلہ کرنا ہے)

مترجم:۔ اللہ کے سب ولیوں اور اماموں اور مجتہدوں اور دین کے عالموں سے محبت رکھنا چاہئے اور کسی ولی یا امام یا مجتہد یا دین کے عالم کی توہین نہ کرنا چاہئے۔ اگرچہ انہوں نے کسی مسئلہ میں خطا بھی کی ہو تو یوں کہنا چاہئے غَفَرَ اللہُ لَہٗ، منہ پھٹ اور زبان دراز لوگ بے ساختہ کلماتِ ناشائستہ علما کی نسبت نکال دیتے ہیں اس کا انجام بہت برا ہے ہم کو شیخ ابن عربیؒ سے بھی محبت ہے اور ابن تیمیہ اور شوکانی سے بھی، ابن جوزی سے بھی اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی سے بھی ہم کسی اگلے عالم کو برا نہیں کہتے۔ اگر ان سے خطا ہوئی ہے تو اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے یہی طریقہ اسلم ہے۔

حَتّٰی یَبْلُغُوْا جَمْعًا الَّذِیْ یُتَبَرَّزُ بِہٖ یہاں تک کہ مزدلفہ میں پہنچیں۔ جہاں لوگ میدان میں ٹھہرتے ہیں (بعضوں نے یُتَبَرَّزُ پڑھا ہے یعنی جہاں نیکی کی جاتی ہے۔)

فَاَخِّرُوْا حَتّٰی تَبْرُزَ۔ ٹھہرو یہاں تک کہ سورج نمایاں ہو جائے۔

فَاِذَا ھُوَ بَارِزٌ۔ اس وقت آپ سامنے علانیہ بیٹھے تھے خطابی نے بِاَزْرٍ روایت کیا ہے۔ (یعنے جھنڈ لوگوں میں)

اَلْبَرَازُ فِی الْمَوَارِدِ پانی بہنے کے مقامات میں پائخانہ پھرنا۔

اِتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الْبَرَازَ۔ ایسے مقاموں میں پائخانہ پھرنے سے بچے رہو جہاں پائخانہ پھرنے سے لوگ تم پر لعنت کریں (مثلاً سایہ دار درختوں کے تلے یا عین سڑک پر آرام و آسائش کے مقاموں میں)

اَلْاِبْرِیْزُ۔ خالص سونا کندن

بَرْزَخٌ۔ آڑ، پردہ۔

فِیْ بَرَازِخِ مَا بَیْنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ دنیا اور آخرت کے بیچ والے پردے ہیں۔

صَلّٰی بِقَوْمٍ فَاَسْوٰی بَرْزَخًا۔ حضرت علیؓ نے کچھ لوگوں کو نماز پڑھائی تو بیچ میں سے کچھ قرآن چھوڑ دیا (اول اور آخر حصہ پڑھا)

تِلْکَ بَرَازِخُ الْاِیْمَانِ۔ یہ وسوسے آنا تو ایمان کے بیچ کے حصے ہیں (شروع ایمان کا اللہ اور رسول پر یقین کرنا ہے اور آخری حصہ راہ سے ایذا دینے والی چیز ہٹا دینا۔ بیچ میں باقی حصے ہیں بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ وسوسے آنا یقین اور شک کے بیچ کے حصے ہیں۔ تو وسوسہ والا کافر نہیں ہوتا مگر شک کرنے والا کافر ہے)

نَخَافُ عَلَیْکُمْ ھَوْلَ الْبَرْزَخِ ہم تم پر برزخ کے ہول سے ڈرتے ہیں (برزخ وہ عالم ہے جو دنیا اور آخرت کے بیچ میں ہے جہاں آدمی موت کے بعد حشر تک رہے گا)

کُلُّکُمْ فِی الْجَنَّةِ وَلٰکِنِّیْ وَاللہِ اَتَخَوَّفُ عَلَیْکُمْ فِی الْبَرْزَخِ۔ تم سب بہشت میں جاؤ گے لیکن میں قسم خدا کی تم پر برزخ میں ڈرتا ہوں

قُلْتُ وَمَا الْبَرْزَخُ قَالَ مُنْذُ حِیْنَ مَوْتِہِمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ۔ میں نے کہا برزخ کیا ہے فرمایا موت کے بعد سے قیامت تک

اَلْبَرْزَخُ اَلْقَبْرُ۔ برزخ قبر ہے۔

Marfat.com

بُرْزُق: ایک گھانس ہے۔
بُرْزِیْق۔ گروہ۔
لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَکُوْنَ النَّاسُ بَرَازِیْقَ
یا بَرَازِقَ۔ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی کہ لوگ
پھوٹ کر الگ الگ گروہ نہ ہو جائیں (صاحب نہایہ
نے کہا برازیق جمع ہے برزاق کی یا برزق کی)
بُرْس: ایک گاؤں کا نام ہے عراق میں
هُوَ اَحْلٰی مِنْ مَاءِ بُرْسٍ۔ وہ برس کے پانی سے
زیادہ شیریں ہے۔
بِرْسَام: سینہ کی بیماری جیسے سرسام سر کی بیماری جس سے
ہذیان پیدا ہو۔
خَرَجَ الْحُسَیْنُ مُعْتَمِرًا وَقَدْ سَاقَ بَدَنَةً
حَتّٰی اَنْتَهٰی اِلَى السُّقْیَا فَبُرْسِمَ۔ امام حسین علیہ السلام
عمرے کے لئے نکلے قربانی ساتھ لائے، جب سقیا
میں پہنچے تو ان کو برسام ہوگیا
وَلٰكِنْ بِهِ مُوْتُ اِبْرَاهِیْمَ نَزَّلَ اللّٰهُ الْمُوْمَ
وَهُوَ الْبِرْسَامُ۔ (پہلے لوگ یوں ہی اچھے خاصے
چنگے بھلے مرجاتے تھے، حضرت ابراہیم علیہ السلام
کی دعا سے اللہ نے موم یعنی برسام کی بیماری اتاری
(نمونیا) پھر اس کے بعد دوسری بیماریاں اتاریں)
بَرَش: سفید یا سیاہ داغ جو گھوڑے پر ہوں۔
رَاَیْتُ جَذِیْمَةَ الْاَبْرَشَ قَصِیْرًا اُبَیْرِشَ
میں نے جذیمہ بادشاہ کو دیکھا بونا تھا چھوٹا داغدار
(یعنی کوڑھی تھے کہتے ہیں عرب لوگ اس کو ابرص کہنے سے
ڈرے تو ابرش کہنے لگے)
اَرْضٌ بَرْشَاءُ۔ زمین بہت گھانس والی طرح
بہ طرح کی۔
فِیْ حَدِیْثٍ آخَذَ حَصَی الْجِمَارِ الْبُرْشَ۔ کنکریاں
مارنے کی رنگ برنگ لیں۔

بَرْشَمَةٌ: تیز نظر سے دیکھنا، غصہ سے خاموش رہنا
منہ پھیر لینا، رنگ برنگ کے نقطے لگانا
فَبَرْشَمُوْا لَهٗ۔ لوگوں نے ان کو گھور کر دیکھا
بَرَصٌ: کوڑھ، سفید داغ جو جسم پر نمود ہو سفید
داغوں کا نمود ہونا۔
تَبْرِیْصٌ۔ کوڑھی بنانا، منڈانا، پہنچا
اِبْرَاصٌ۔ کوڑھی لڑکا پیدا ہونا، کوڑھی کرنا۔
تَبَرُّصٌ۔ زمین کی سب گھانس چرجانا۔
بِرَاصٌ۔ جنوں کے مکانات
سَامُّ اَبْرَصَ۔ گرگٹ
بَرْصٌ۔ ایک کیڑا ہے جو کنوئیں میں پیدا ہوتا ہے۔
اَبْرَصُ۔ کوڑھی مرد۔
بَرْصَاءُ۔ کوڑھی عورت
فائدہ:۔ ایک ہندوستانی مولوی صاحب نے قرآن کی تفسیر
لکھی ہے اس میں تحریر فرماتے ہیں یَدٌ مَبْرُوْصَةٌ
حالانکہ مبروصہ زبان عرب میں صحیح نہیں ہے بَرْصَاءُ
کہنا چاہئے جن لوگوں کی عربیت کا یہ حال ہو ان کی
تفسیر پر کہاں تک اعتماد ہو سکتا ہے)
بَرْضٌ: تھوڑا۔
بِرَاضٌ اور بُرُوْضٌ اور اَبْرَاضٌ جمع ہے بَرْضٌ
مَاءٌ قَلِیْلٌ یَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا۔ تھوڑا سا
پانی جس کو لوگ چلو چلو لے رہے تھے۔
اَیْبَسَتْ بَارِضَ الْوَدِیْسِ۔ ذرا ذرا ہریالی جس نے
زمین چھپائی تھی اس کو بھی سکھا دیا۔
بَارِضٌ اس سبزی کو کہتے ہیں جو زمین پر پہلے پہل
نمودار ہوئی ہو ابھی یہ معلوم نہ ہو کونسی قسم ہے۔
بَرْطَشَةٌ: یا بَرْطَسَةٌ سین مہملہ سے یعنی دلالی
میانجی گری۔
کَانَ عُمَرُ فِی الْجَاهِلِیَّةِ مُبَرْطِشًا

Marfat.com

جاہلیت کے زمانہ میں دلالی کا پیشہ کرتے تھے (یعنی بائع اور مشتری کے درمیان معاملہ کراتے اللہ تعالیٰ نے پھر اپنے فضل سے ان کو دَلَّالٌ عَلَی الْاِسْلَامِ بنایا)۔

بَرْطِیْلٌ، لمبا بڑا پتھر کعب بن زہیر نے اپنے قصیدے میں اونٹنی کے سر کو اس سے تشبیہ دی ہے۔

اِنَّہٗ کَرِہَ لِبَاسَ الْبُرْطُلَۃِ۔ آنحضرتؐ نے برطلہ کا پہننا مکروہ جانا۔

بُرْطُلَہ یا بُرْطُلَّۃٌ (بہ تشدید لام) ایک قسم کی ٹوپی ہے۔

بَرْطَمَۃٌ، غصہ سے پھول جانا۔

مُبَرْطِمٌ۔ متکبر مغرور (مجاہد نے کہا وَاَنْتُمْ سَامِدُوْنَ کی تفسیر میں ھِیَ الْبَرْطَمَۃُ بعضوں نے کہا برطمہ ایک قسم کا کھیل ہے)

بَرَاعَۃٌ یا بُرُوْعٌ۔ غالب ہونا فائق ہونا، فضیلت میں یا جمال میں کامل ہونا، فصاحت

اَمْرٌ بَارِعٌ۔ اچھا امر

اِمْرَاَۃٌ بَرِیْعَۃٌ۔ حسن وجمال یا عقل میں فائق عورت

بَرَقٌ، بجلی کی چمک

بَرْقَۃٌ۔ دہشت

بَرَقٌ۔ بکری کا بچہ، دہشت حیرت

بُرْقَۃٌ۔ حاجت کام اور وہ مٹی جس میں پتھر اور ریت ملی ہو اور ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں جہاں آنحضرتؐ کے صدقات جمع رہتے تھے منتہی الارب میں ہے کہ عرب کے ملک میں ایک سو سے زیادہ برقے ہیں جیسے بُرْقَۃُ الْاَثْمَادِ اور بُرْقَۃُ الْاَجَاوِلِ اور بُرْقَۃُ الْاَجْدَادِ وغیرہ۔

اَبْرِقُوْا فَاِنَّ دَمَ عَفْرَاءَ اَزْکٰی عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ دَمِ سَوْدَاوَیْنِ۔ چت کبری بکری قربانی کرو کیونکہ ایک سفید بکری کا خون اللہ تعالیٰ کے نزدیک دو کالی بکریوں کے خون سے بہتر ہے بعضوں نے کہا

اَبْرِقُوْا کے معنی یہ ہیں کہ موٹی چربی دار بکری ڈھونڈ کر قربانی کرو۔

اِنَّ صَاحِبَ رَایَتِہٖ فِیْ عَجَبِ ذَنَبِہٖ مِثْلُ اَلْیَۃِ الْبَرَقِ وَفِیْہِ ھُلْبَاتٌ کَھُلْبَاتِ الْفَرَسِ: اسکے جھنڈے بردار کی ریڑھ کی ہڈی میں بکری کے بچہ کی چکتی کی طرح ایک چیز ہوگی اس پر گھوڑے کے بالوں کی طرح بال ہوں گے۔

تَسُوْقُھُمُ النَّارُ سَوْقَ الْبَرَقِ الْکَسِیْرِ۔ ان کو آگ اس طرح سے ہانک لیجائے گی راہ آہستہ آہستہ نرمی کے ساتھ جیسے لنگڑے بکری کے بچہ کو ہانکتے ہیں۔

اِنَّ الْبَحْرَ خَلْقٌ عَظِیْمٌ یَرْکَبُہٗ خَلْقٌ ضَعِیْفٌ دُوْدٌ عَلٰی عُوْدٍ بَیْنَ غَرَقٍ وَبَرَقٍ (عمرو بن علس نے حضرت عمرؓ کو لکھا) سمندر اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی مخلوق ہے اس پر وہ مخلوق سوار ہوتی ہے جو ضعیف (ناتوان) ہے لیعنے آدمی اس کی مثال کیا ہو جیسے ایک کیڑا ایک لکڑی پر بیٹھا ہو، اب ڈوبا اب ڈوبا، دہشت زدہ۔

لِکُلِّ دَاخِلٍ بَرْقَۃٌ، جو شخص (نیا) اندر آئے گا اس کو دہشت ہوگی۔

اِذَا بَرِقَتِ الْاَبْصَارُ جب آنکھیں مارے حیرت کے کھلی کی کھلی رہ جائیں واگر بَرَقَتْ بہ فتحہ را پڑھو تو معنی یہ ہونگے جب آنکھیں چکا چوند ہو جائیں،

کَفٰی بِبَارِقَۃِ السُّیُوْفِ عَلٰی رَاْسِہٖ فِتْنَۃً۔ یہ فتنہ (امتحان) کیا کم ہے کہ اسکے سر پر تلواریں چمک چکی ہیں (اب دوسرے امتحان کی کیا ضرورت ہے)۔ یہ شہید کے لئے فرمایا۔ جب لوگوں نے پوچھا کیا شہید کا بھی قبر میں امتحان ہوگا)

اَلْجَنَّۃُ تَحْتَ الْبَارِقَۃِ یا تَحْتَ بَارِقَۃِ السُّیُوْفِ بہشت تلواروں کے تلے یا تلواروں کی چمک کے تلے ہے

Marfat.com

فَاِذَا فَتًی بَرَّاقَ الثَّنَایَا ناگہاں ایک جوان دکھلائی دیا جس کے دانت تبسم کے وقت بجلی کی طرح چمکا رہے تھے۔
تَبْرُقُ اَسَارِیْرُ وَجْھِہٖ۔ آپ کے چہرے کی شکنیں بجلی کی طرح چمک رہی تھیں۔
بُرَاقٌ۔ وہ جانور جس پر آنحضرتؐ شب معراج میں سوار ہوئے تھے وہ خچر سے کم اور گدھے سے اونچا تھا اس کا رنگ نقرہ بہت چمکدار تھا اس لئے براق اس کا لقب ہوا بعضوں نے کہا اس لئے کہ وہ برق کی طرح تیز رفتار تھا۔
فَاحْتَمَلَہٗ حَتّٰی اِذَا بَرِقَتْ قَدَمَاہُ رَمٰی بِہٖ اس نے اس کو اٹھا لیا جب پاؤں تھک گئے تو پھینک دیا۔
بَرِقَ الْفَجْرُ۔ صبح کی روشنی ہوئی۔
اَلْبَرْقُ مَخَارِیْقُ الْمَلٰئِکَۃِ۔ بجلی فرشتوں کے کوڑے ہیں۔
اَبْرَقَۃٌ بھی ایک جانور جس کو حضرت جبرئیل لے کر آئے تھے اور ایک کپڑے کا ٹکڑا جو کمر پر باندھا جاتا تھا یہ ٹکڑا بہشت سے آیا تھا اور آنحضرتؐ نے وفات کے بعد حضرت علیؓ کو دیا فرمایا یہ جبرئیل لے کر آئے تھے انہوں نے کہا محمدؐ اس کو زرہ کے حلقے میں رکھو اور پیٹی کے بجائے کمر پر باندھو۔
بُرْقَۃٌ۔ وہ باغ سات باغوں میں سے جو حضرت فاطمہؓ پر وقف کئے گئے تھے۔
اَبْرَقُ۔ وہ گھوڑا جو چت کبرا ہو۔
وَلَعَمْرِیْ فَلْیُبَرِّقُوْا وَلْیُرْعِدُوْا۔ قسم میری عمر کی وہ ڈرائیں اور دھمکائیں۔
بَرْکَۃٌ۔ ایک بار دودھ دوہنا صبح کے وقت سینہ اونٹ کا جو زمین سے لگتا ہے۔

بُرُوْکٌ اور تَبْرَاکٌ بیٹھنا
بَرَکَۃٌ کسی چیز میں زیادتی ہونا۔
بَرَکَ۔ جم گیا، ٹھہر گیا، بیٹھ گیا، گر گیا
بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ یا فِیْکَ یا عَلَیْکَ یا بَارَکَکَ سب کے معنی یہ ہیں اللہ تجھکو برکت دے۔
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ یا اللہ حضرت محمد کو اور ان کی آل کو جو تو نے بزرگی دی ہے وہ ہمیشہ قائم اور دائم رکھ۔
تَبَرَّکَ بِہٖ برکت لی اس سے
تَبَارَکَ برکت طلب کی یا حاصل کی فال لیا، پاکیزہ اور منزہ ہوا۔
اِبْتِرَاکٌ گھٹنوں پر ٹیکا دے کر لڑنا۔
بَرَاکِ بَرَاکِ بیٹھ جاؤ
بِرْکَۃٌ۔ حوض۔
اَبْرَکُ۔ بہادر شجاع
بَرُوْکٌ۔ وہ عورت جس کا لڑکا جوان ہو اور دوسرا نکاح کرے۔
فَحَنَّکَہٗ وَبَرَّکَ عَلَیْہِ آنحضرتؐ نے کھجور چبا کر اسکے منہ میں دی اور اسکے لئے برکت کی دعا کی۔
بَرَکَۃُ السَّحُوْرِ سحری کھانے کی برکت یا اس وقت کے ذکر اور دعا کا ثواب
بَارِکْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا۔ ہمارے صاع اور مد میں برکت دے (مطلب یہ ہے کہ مدینہ میں ایک مد یا ایک صاع اناج اتنے آدمیوں کو کفایت کرے جو اور شہروں میں ان کو کفایت نہ کرتا یا ان کی تجارت یا سوداگری میں ترقی ہو غلہ کی آمد بہت ہو رات دن صلح اور مد کا استعمال ہوا کرے یا مد اور صاع کا مقدار بڑھا دے جیسے بعد کے زمانہ میں ہوا)

Marfat.com

مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ. اس تعریف میں برکت ہو (وہ خود بڑھ جائے)، اس پر برکت ہو (باہر سے اندر آئے اور اس کی مقدار بڑھ جائے)

بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَهٗ وَبَعْدَهٗ. کھانے کی برکت یہ ہے کہ کھانے سے پہلے اور اسکے بعد وضو کرے (یعنے ہاتھ دھوئے صاف پاک کرے)

فَاِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ فِيْ وَسْطِهَا. برکت کھانے کے بیچوں بیچ میں اترتی ہے (اس وجہ سے کناروں سے کھانا چاہئے نہ کہ بیچ میں سے)

فَيُبَارَكُ لَهٗ فِيْهِ پھر اس کو اس میں برکت ہو (ایسا نہیں ہوسکتا کیونکہ وہ خوشی سے میں نے اس کو نہیں دیا)

مِنْ بَرَكَاتِ الْاَرْضِ. زمین کی پیداوار پھل پھول وغیرہ میں سے

وَاَنْزِلْ عَلَيَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ. اپنی برکتوں یعنے فضل وکرم میں سے مجھ پر کچھ اتار

مَا يَتَبَرَّكُ اَصْحَابُهٗ جس چیز سے آپ کے اصحاب برکت لیتے تھے (آنحضرتؐ کی کل چیزیں متبرک تھیں اور صحابہ اور تابعین نے ان سے برکت لی ہے اور اسی حکم میں ہیں آثار صالحین اور قبور اولیاء اللہ اور جن لوگوں نے ان سے برکت لینے کو شرک کہا ہے انہوں نے صریح غلطی کی ہے)

بَرَكَةٌ بِدَعْوَةِ اِبْرَاهِيْمَ. زمزم میں یا مکہ کے کھانے پینے میں حضرت ابراہیم کی دعا کی وجہ سے برکت ہے.

اَكْثِرْ مَالَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ یا اللہ انس کو بہت مال دے اس کو برکت عطا فرما۔ (یہ دعا آنحضرتؐ کی قبول ہوئی۔ انس کا باغ بصرے میں دو بار میوہ دیتا آل اولاد سو سے زیادہ ہوئی)

فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ. آپ بچوں کو سلام کرتے ان کو برکت کی دعا دیتے

لَا تَدْرِيْ فِيْ اَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ. تجھ کو کیا معلوم ان میں سے کس میں برکت ہے (یعنی جو کھا چکا اس میں یا جو بچ گیا اس میں یا جو گر پڑا اس میں یا جو انگلیوں میں لگا رہ گیا اس میں)

اَلَّا بَرَّكْتَ. تو نے برکت کی دعا کیوں نہ کی (الٹی نظر بد لگائی)

تَبَارَكَ اللّٰهُ. بڑی برکت والا ہے اللہ تعالیٰ یا پاک ہے اور منزہ ہے۔

بَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا ہمارے شہر میں برکت دے

بَرَكَ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ اپنے دونوں گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے۔

يَعْمِدُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَحَدُكُمْ فَيَبْرُكُ فِيْ صَلٰوتِهٖ بَرْكَ الْجَمَلِ. ابوہریرہ تم میں سے کوئی کیا کرتا ہے اپنی نماز میں اونٹ کی طرح بیٹھتا ہے (پہلے گھٹنے زمین پر ٹیکتا ہے پھر ہاتھ رکھتا ہے ایسا نہ چاہئے بلکہ پہلے ہاتھوں کو زمین پر ٹیکنا چاہئے۔ امام مالکؒ نے اسی کو اختیار کیا ہے لیکن دوسرے اماموں نے کہا ہے کہ اونٹ کا بیٹھنا یہی ہے کہ پہلے نمازی اپنے دونوں ہاتھ زمین پر ٹیک دے حالانکہ حدیث میں اس کی صراحت ہے)

وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ یعنے گھٹنے ٹیکنے سے پہلے اپنے دونوں ہاتھ ٹیکے (اور اونٹ کے گھٹنے وہی ہیں جو انسان میں ہاتھ کہے جاتے ہیں دوسرے امام کہتے ہیں کہ وائل کی حدیث میں اس کی صراحت ہے کہ آنحضرتؐ سجدہ کرتے وقت پہلے اپنے گھٹنے زمین پر ٹیکتے اور ابوہریرہ کی حدیث منسوخ

ہے مگر نسخ کا دعویٰ بے دلیل ہے اور حق یہ ہے کہ نمازی کو اختیار ہے چاہے پہلے گھٹنے ٹیکے چاہے پہلے ہاتھ لیکن اکثر محدثین نے پہلے امر کو ترجیح دی ہے)

اَلْقَتِ السَّحَابُ بَرْكَ بَوَانِيهَا۔ ابر نے اپنے اعضاء کے سینے کو ڈال دیا یعنی خوب جم کر برسا،

فَاِنَّ عَلٰى اَبْوَابِهِمْ فِتَنًا كَمَبَارِكِ الْاِبِلِ ان کے دروازوں پر ایسی خرابیاں ہیں جیسے اونٹوں کے تھانوں میں ہوتی ہیں (اگر اچھے تندرست اونٹ بیمار اونٹوں کے تھان میں بٹھلائے جائیں تو ان کو بھی بیماری لگ جاتی ہے)

لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَبْلُغَ مَعَكَ بَرْكَ الْغِمَادِ بدر تو کیا چیز ہے (بالکل قریب ہے) اگر آپ ہم کو برک الغماد تک چلنے کا حکم دیں تو ہم حاضر ہیں۔ (برک الغماد ایک موضع ہے یمن میں۔ بعضوں نے کہا مکہ سے بھی پانچ منزل ورے)

اِبْتَرَكَ النَّاسُ فِي عُثْمَانَ۔ لوگوں نے حضرت عثمان کو برا کہا۔

كَثِيرَاتُ الْمَبَارِكِ۔ یہ اونٹ اکثر اپنے تھانوں میں بیٹھے رہتے ہیں (جنگل کو چرنے نہیں جاتے اس خیال سے کہ شاید مہمان آجائیں اونٹ کاٹنے کی ضرورت پڑے یا اس کا دودھ دوہنے کی)۔

ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتّٰى بَرَكَ۔ عفراء کے بیٹوں معاذ اور معوذ نے ابوجہل مردود کو اتنا تلواروں سے مارا کہ وہ گر گیا بعضی روایتوں میں حَتّٰى بَرَدَ ہے یعنے وہ ٹھنڈا ہو گیا مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ گرجانے کے بعد عبداللہ بن مسعود سے اس نے باتیں کیں اور انہوں نے اس کا سر کاٹا)

بِرْكَةٌ۔ چھوٹا تالاب جہاں برسات کا پانی جمع ہو۔

بَرَمٌ: بخیل، پگھلا ہوا سیسہ، بیقراری

مَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ صُبَّ فِي اُذُنَيْهِ الْبَرَمُ۔ جو شخص ایسے لوگوں کی باتیں سنے (یعنے قصداً ادھر کان لگا کر) جو اس کو یہ باتیں سنانا پسند نہ کرتے ہوں تو (قیامت کے دن) اس کے دونوں کانوں میں سیسہ (یا تانبا گلا کر) ڈالا جائے گا (تاکہ وہاں بہرا رہے کچھ نہ سنے) ایک روایت میں برم کے بدل بَيْرَمُ ہے معنی وہی ہیں

بَرْمٌ۔ مضبوط کرنا، بٹنا، گھومنا۔

تَبْرِيمٌ بمعنی بَرْمٌ۔

اِبْرَامٌ۔ انگور کے چھوٹے چھوٹے دانے نکل آنا رنجیدہ کرنا، جوڑنا، بٹنا۔

بَرَامٌ۔ دھاگا۔

بَرِيمَةٌ۔ برمہ سوراخ کرنے کا آلہ

كِرَامٌ غَيْرُ اَبْرَامٍ۔ سخی ہیں بخیل نہیں ہیں (عمرو بن معدی کرب نے حضرت عمر سے کہا)۔

آاَبْرَامٌ بَنُو الْمُغِيرَةِ۔ کیا بنی مغیرہ کے لوگ بخیل ہیں (انہوں نے کہا کیوں عمرو نے کہا)۔

نَزَلْتُ فِيهِمْ فَمَا قَرَوْنِي غَيْرَ قَوْسٍ وَثَوْرٍ وَكَعْبٍ۔ میں ان کے پاس مہمان اترا انہوں نے بس یہی میری ضیافت کی تھیلی میں کچھ بچی ہوئی کھجور تھی ایک پنیر کا ٹکڑا تھوڑا سا گھی حضرت عمر نے کہا اِنَّ فِي ذٰلِكَ لَشِبَعًا۔ یہ تو پیٹ بھرنے کے لئے کافی ہے اور کیا چاہئے کچھ پلاؤ قورمہ پراٹھے گوشت حلوے مٹھائی پیش کرتے تب تو ان کو سخی کہتا)

اَيْنَعَتِ الْعَنَمَةُ وَسَقَطَتِ الْبَرَمَةُ ایسی خشک سالی ہوئی کہ عناب پک گئی اور کیکر کی کلی گر پڑی (خشکی سے جھڑ گئی) بعضوں نے کہا بَرَمَةٌ سے پیلو کا پھل مراد ہے)

Marfat.com

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ غَيْرَ مُوَدَّعٍ بَرَمًا۔ تجھ پر سلام تو ایسا شخص نہیں ہے جس سے ملول ہو کر اس کو رخصت کریں (یہ ماہ رمضان کے حق میں فرمایا اس حدیث سے خطبۃ الوداع کی اصل نکلتی ہے اور جس نے اس کو بدعت کہا ہے اس سے غفلت ہوئی۔ یہ بَرِمَ بِهٖ بَرَمًا سے نکلا ہے یعنی اس کی صحبت سے اکتا گیا ناک میں دم آگیا اور بَرَمَ الْاَمْرَ بَرْمًا کے معنی ایک کام کو مضبوط کیا اسی سے ہے۔)

اِبْرَامٌ مضبوط اور استوار کرنا اسی سے ہے قضائے مبرم جو ٹل نہیں سکتی۔

رَاٰى بُرْمَةً تَفُوْرُ۔ ہانڈی دیکھی وہ ابل رہی تھی (اس میں گوشت پک رہا تھا)

فَلَمَّا رَاٰى تَبَرُّمَهٗ۔ جب دیکھا وہ ملول ہو رہا ہے

سُوْقُ الْبُرَمِ۔ ہانڈیوں کے بازار

بُرْمَہ کی جمع بُرَمٌ اور بُرْمٌ اور بِرَامٌ آئی ہے۔

اَلْمُؤْمِنُ لَا يَتَبَرَّمُ وَلَا يَتَسَخَّطُ۔ مومن خیر کے کاموں سے نہ ملول ہوتا ہے نہ غصے ہوتا ہے

یا مُدَبِّرَ الْاِبْرَامِ وَالنَّقْضِ اے جوڑنے اور توڑنے کی تدبیر کرنے والے۔

بَرْنِيٌّ: ایک قسم کی کھجور جو گول اور بہت عمدہ مزیدار ہوتی ہے۔

بَرْنِيَّةٌ۔ ایک برتن مٹی کا۔

بَرْنَامَجٌ: مال کی بیجک جس میں ہر چیز کی قیمت لکھی ہوتی ہے۔

بُرْنُسٌ: ہر وہ کپڑا جس میں ٹوپی لگی ہو جبہ ہو یا قمیص یا باران کوٹ وغیرہ بعضوں نے کہا لمبی ٹوپی جس کو لوگ شروع زمانہ اسلام میں پہنا کرتے تھے

اَلْعَالِمُ الْمُرْتَضٰى قَدْ تَحَنَّكَ فِيْ بُرْنُسِهٖ وَقَامَ اللَّيْلَ فِيْ حِنْدِسِهٖ۔ اچھا عالم وہ ہے جو اپنے برنس کا ڈھاٹا کر کے رات کی تاریکی میں عبادت کے لئے کھڑا ہوا۔

كَانَ لَهٗ بُرْنُسٌ يَتَبَرْنَسُ بِهٖ۔ آنحضرتؐ کا ایک برنس تھا آپ اس کو اوڑھ لیتے (مجمع البحرین میں ہے برنس نصاریٰ کی ٹوپی جو وہ سر پر رکھتے ہیں)

بُرْهَةٌ: ایک حصہ زمانے کا

كَانَ اَبْرَهَةُ نَصْرَانِيًّا۔ ابرہہ بادشاہ نصرانی تھا (جس نے کعبہ شریفہ کو گرانا چاہا تھا)

اَبْرَهَةُ یمن کا بادشاہ تھا۔

اَتٰى عَلَيْهِ بُرْهَةٌ مِّنَ الدَّهْرِ۔ ایک لمبا زمانہ اس پر گذرا۔

بَرَهُوْتٌ: ایک گہرا تیرہ و تاریک کنواں ہے حضرموت میں (بعضوں نے بُرْهُوْت پڑھا ہے۔ طبرانی نے ابن عباس سے مرفوعًا نکالا)

شَرُّ بِئْرٍ فِي الْاَرْضِ بَرَهُوْتٌ۔ تمام زمین میں بدتر کنواں برہوت ہے

تَرِدُهٗ اَرْوَاحُ الْكُفَّارِ۔ وہاں کافروں کی روحیں جاتی ہیں (اور ہروی نے اس کو حضرت علیؓ سے نکالا کہتے ہیں کافروں کی روحیں اسی کنوے میں رہتی ہیں)

بُرْهَانٌ: دلیل حجت ثبوت

اَلصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ۔ خیرات کرنا (سچے ایمان کی) دلیل ہے یا آخرت میں وہ دلیل ہوگی عذاب الٰہی سے بچائے گی۔

بُرَةٌ: اونٹ کی ناک کا چھلہ

اَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَلًا كَانَ لِاَبِيْ جَهْلٍ فِيْ اَنْفِهٖ بُرَةٌ مِّنْ فِضَّةٍ يَغِيْظُ بِذٰلِكَ الْمُشْرِكِيْنَ آنحضرتؐ

Marfat.com

نے قربانی کے لئے مکہ میں ابوجہل کا اونٹ بھیجا (اس کی خاص سواری کا جو بدر کی لوٹ میں ہاتھ آیا تھا) جس کی ناک میں چاندی کا چھلہ پڑا ہوا تھا آپ نے یہ اونٹ اس لئے بھیجا کہ مشرکوں کا دل جلے (ان کے سردار کا اونٹ مسلمانوں کے قبضے میں ہے)

رَكِبَ نَاقَةً لَيْسَتْ بِمُزَاةٍ - ایسی اونٹنی پر سوار ہوا جس کی ناک میں چھلہ نہ تھا۔

كَانَتْ بُرَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ - آنحضرتؐ کی اونٹنی کی ناک کا چھلہ چاندی کا تھا۔

بَرَهْرَهَةٌ سفید چمکتی ہوئی چھری۔

فَاَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً سَوْدَاءَ ثُمَّ اَدْخَلَ فِيْهِ الْبَرَهْرَهَةَ فرشتے نے آنحضرتؐ کے سینہ سے ایک کالے خون کی پھٹکی نکال لی پھر سفید چمکتی چھری اس میں ڈالی۔

بَرِيَّةٌ: مخلوق یا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ۔ اے وہ شخص جو ساری مخلوق میں بہتر ہے اس کی جمع بَرَايَا اور بَرِيَّاتٌ ہے۔

اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ - یہ لوگ سب مخلوق میں بہتر ہیں ابن عباس نے کہا یہ آیت حضرت علی اور ان کے اہل بیت کے حق میں اتری،

بَرٰی۔ خاک مٹی۔

صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ الثَّرٰى وَالْبَرٰى وَالْوَرٰى . یا اللہ حضرت محمد پر گیلی مٹی اور خاک اور مخلوق کے شمار پر اپنی رحمت اتار

اِنَّمَا خَرَجَتْ فِيْ سَنَةٍ حَمْرَاءَ قَدْ بَرَتِ الْمَالَ - حلیمہ سعدیہ اپنے گھر سے ایسے قحط کے سال میں نکلیں جس نے اونٹوں کو دبلا کر دیا تھا (چلنے

پانی کی کمی سے)

اَبْرِى النَّبْلَ وَاَرِيْشُهَا۔ میں تیر تراش رہا تھا ان میں پر لگا رہا تھا۔

مَنْ نَامَ عَلٰى سَطْحٍ غَيْرِ مُحَجَّرٍ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ۔ جو شخص ایسی چھت پر سوئے جس پر روک نہ ہو تو اس کی حفاظت کا ذمہ اٹھ گیا

مَنْ يُّطِيْقُكَ وَاَنْتَ تُبَارِى الرِّيْحَ۔ تجھ سے کون برابری کر سکتا ہے تو تو ہوا سے مقابلہ کرتا ہے

كَانَتْ بُرَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ (اس کا ترجمہ ابھی گذر چکا)

نَهٰى عَنْ بَرْيِ النَّبْلِ فِي الْمَسَاجِدِ۔ مسجدوں میں تیر تراشنے سے آپ نے منع فرمایا بِرَايَةٌ اور بَارِيَةٌ اور بَارِیْ بریا یعنی جھیر

نَهٰى عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِيَيْنِ آپ نے ایسے دو آدمیوں کا کھانا کھانے سے منع فرمایا جو ایک دوسرے سے (برائی جتلانے کیلئے) مقابلہ کر رہے ہوں (ہر ایک اپنی فوقیت اور فخر اور مباہات کے لئے کھانا کھلاتے ہوں، دوسرے کو ذلیل اور شرمندہ کرنے کے لئے)

يُبَارِيْنَ الْاَعِنَّةَ مُصْعِدَاتٍ ۔ ایسی اونٹنیاں جو چڑھتے وقت اپنی باگوں کا مقابلہ کرتی ہیں (بڑی سہ زور ہیں باگ کو کچھ نہیں مانتیں. ایک روایت میں يُبَارِيْنَ الْاَسِنَّةَ ہے یعنی بھالوں کی طرح سیدھی چڑھ رہی ہیں)

باب الباء مع الزاء

بَزْجٌ : فخر کرنا، برانگیختہ کرنا، ابھارنا، آراستہ کرنا، مُبَازَجَةٌ بمعنی بَزْجٌ ہے

تَبَازُجٌ ۔ ایک دوسرے پر فخر کرنا۔

وَبَزِيْجٌ۔ جو احسان کا بدلہ احسان کرے۔

بَزْخٌ ، سینہ باہر نکل آنا اور پیٹھ سکڑ جانا۔

اِنَّ عُمَرَ دَعَا بِفَرَسَيْنِ هَجِيْنٍ وَعَرَبِيٍّ

پاؤں کے تلے تھوک لینا اور مٹی پر رگڑ دینا یا کنکریوں میں دبا دینا وہاں بھی ہو سکتا ہے خصوصاً جب جوتوں سمیت نماز پڑھ رہا ہو جیسے سنت ہے۔
نَهٰى عَنْ مَحْيِ كِتَابِ اللّٰهِ بِالْبُزَاقِ۔ آپ نے اللہ کی کتاب (قرآن کو) تھوک لگا کر مٹنے سے منع فرمایا۔

بَزْلٌ، سختی زور
بَازِلٌ۔ وہ اونٹ جو آٹھ برس کا ہو کر نویں میں لگا ہو پھر جب دسویں میں لگے تو اس کو بَازِلُ عَامٍ اور گیارہویں میں لگے تو بَازِلُ عَامَيْنِ کہتے ہیں۔)
اَرْبَعٌ وَّ ثَلٰثُوْنَ ثَنِيَّةً اِلٰى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَاتٌ۔ چونتیس چھٹے سال میں لگی ہوئی اونٹنیاں بازل عام تک اور سب حاملہ بَازِلُ عَامَيْنِ حَدِيْثٌ سِنِّيْ میں بازل عامین تازہ عمر کا ہوں (یعنی پورا جوان شہ زور ہوں)
اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا فَقَدِ اسْتُبْطِنْتُمْ بِاَشْهَبَ بَازِلٍ (آنحضرت ؐ نے جس دن مکہ فتح ہوا کافروں سے فرمایا) اب مسلمان ہو جاؤ تو بچ جاؤ گے کیونکہ تم پر ایک شہ زور بازل آن پڑا ہے (یعنی تم پر ایسا سخت وقت آگیا ہے کہ اس سے بچنے کی کوئی صورت نہیں ہے)
قَضٰى فِي الْبَازِلَةِ بِثَلَاثَةِ اَبْعِرَةٍ جس زخم سے گوشت چر جائے ہڈی پر صدمہ نہ آئے اس میں آپ نے تین اونٹ دیت کے دلائے

بَزْوَانٌ، غلبہ کرنا، پکڑ دھکڑ کرنا۔
كَذَبْتُمْ وَبَيْتِ اللّٰهِ يُبْزٰى مُحَمَّدٌ وَلَمَّا نُطَاعِنْ دُوْنَهٗ وَنُنَاضِلْ۔ یہ حضرت ابوطالب کا شعر ہے انہوں نے قریش کے لوگوں سے خطاب کیا یعنی قسم خدا کے گھر کی تم جھوٹے ہو کیا محمد ؐ کو تم پکڑ لو گے اور ابھی ہم نے ان کے بچانے کے لئے نہ برچھے چلائے نہ تیر مارے۔
لَا تُبَازِ كَتَبَازِي الْمَرْاَةِ۔ عورت کی طرح چوتڑ ہلاتے ہوئے مت چل۔ یہ تَبَازِئ سے نکلا ہے جس کے معنی سینہ باہر نکل آنا اور پیٹھ اندر گھس جانا۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَبْزَى الرَّجُلُ جب چوتڑ اٹھائے۔ بعضوں نے کہا لَا تُبَازِ كَتَبَازِي الْمَرْاَةِ کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک کے سامنے مت جھک)
اَلْبَازِيُّ باز مُبْزَاةٌ اس کی جمع ہے اسی طرح اَبْوَازٌ اور بِيْزَانٌ

باب الباء مع السین

بَسْأٌ یا بَسَاءٌ یا بُسُوْءٌ ٹھہرنا، آرام لینا، انس پکڑنا
لَوْ كَانَ اَبُوْطَالِبٍ حَيًّا لَرَاٰى سُيُوْفَنَا بَسَاَتْ بِالْمَيَاثِلِ۔ اگر ابوطالب زندہ ہوتے تو (آج) دیکھ لیتے ہماری تلواریں بڑے بڑے شریف لوگوں پر جا کر ٹھہریں (یعنی قریش کے عمائد مارے گئے یہ آپ نے جنگ بدر کے بعد فرمایا)

بَسْبَسٌ: چٹیل میدان جہاں گھاس پانی نہ ہو۔
فَبَيْنَا اَجُوْلُ بَسْبَسَهَا۔ میں اس کے صاف میدان میں گھوم رہا تھا (ایک روایت میں سَبْسَبِهَا ہے معنی وہی ہیں اس کی جمع:
بَسَابِسُ

بَسْرٌ یا بُسُوْرٌ۔ گدر کھجور کو خشک کھجور کے ساتھ

جلدی کرنا، وقت سے پہلے کوئی کام کرنا، غلبہ کرنا ترشرو ہونا۔

لَا تَشْجُرُوْا وَلَا تَبْسُرُوْا۔ یعنی پکّی اور کچی کھجور ملا کر مت بھگوؤ (اس سے جلدی نشہ آجاتا ہے)

لَیْسَ لَہٗ مِبْسَارٌ یعنے خریدار نے اگر بائع سے یہ شرط کرلی کہ بائع اپنی کھجور جو درختوں پر ہے توڑ لے گا پکنے تک اس کو درختوں پر نہ رہنے دیگا تو یہ ہوسکتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ بِكَ اِبْتَسَرْتُ۔ یا اللہ میں تیری مدد سے سفر شروع کرتا ہوں (ایک روایت میں اِبْتَدَرْتُ ہے یعنی حرکت کرتا ہوں)

لَمَّا اَسْلَمْتُ رَاغَمَتْنِیْ اُمِّیْ فَکَانَتْ تَلْقَانِیْ مَرَّۃً بِالْبِشْرِ وَمَرَّۃً بِالْبَسْرِ۔ سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں جب میں مسلمان ہوگیا تو میری ماں مجھ سے چڑ گئی کبھی تو خوشی کے ساتھ مجھ سے ملتی کبھی تیوری بدل کر ناک بھوں چڑھا کر

لَا تَبْسُرْ نر کو مادہ پر مادہ کی خواہش سے پہلے مت کدا (یہ حسن نے ولید سے کہا جو نر کدایا کرتا تھا)

وَکَانَ مَبْسُوْرًا اس کو بواسیر کی بیماری تھی۔

اَلْاِسْتِنْجَاءُ بِالْمَاءِ یُذْھِبُ الْبَاسُوْرَ پانی سے استنجا کرنا باسور کو دور کرتا ہے (باسور وہ مسّے (دمّل) جو مقعد پر ہوتے ہیں اس کی جمع بَوَاسِیْرٌ)

اَلْاِسْتِنْجَاءُ مَطْھَرَۃٌ لِلْحَوَاشِیْ وَمَذْھَبَۃٌ لِلْبَوَاسِیْرِ۔ پانی سے استنجا کرنا مقعد (گانڈ) کے کناروں کو پاک کرتا ہے، بواسیر کو دور کرتا ہے

بُسْرٌ۔ گدر کھجور (عرب لوگ جب کھجور کا خوشہ شروع میں نکلے تو اس کو طلع کہتے ہیں اور جب بستہ ہوجائے تو سَیَابٌ، جب سبز ہوجائے تو جَدَالٌ اور سَرَادٌ اور خَلَالٌ جب ذرا اور بڑا ہوجائے تو بَغْوٌ یا بَلَحٌ، جب پکا کچا ہوجائے (گدر) تو بُسْرٌ جب اور پک جائے تو مُخَطَّمٌ پھر مُوَکِّتٌ پھر تَذْنُوْبٌ پھر جُمْسَۃٌ پھر ثَعْدَۃٌ اور خَالِعٌ خَالِعَۃٌ۔ جب خوب پک جائے تو اس کو رُطَبٌ جب پک کر سوکھ جائے تو اس کو تمر کہتے ہیں۔)

رَوْضَاتٌ بَاسِرَاتٌ۔ تازے ہرے بھرے باغیچے۔

بَسٌّ

بَسٌّ: اونٹ کو آہستہ ہانکنا، ریزہ ریزہ کرنا، اونٹ کو بَسْ بَسْ کہہ کر ڈانٹنا، جھڑکنا۔

یَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ اِلَی الْعِرَاقِ وَالشَّامِ یَبُسُّوْنَ وَالْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ لَّھُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ۔ کچھ لوگ مدینہ سے اپنے اونٹ آہستہ ہانکتے ہوئے عراق اور شام کی طرف جائیں گے، کاش وہ جانتے ہوتے مدینہ میں رہنا ان کے حق میں بہتر ہے۔

وَمَعِیَ بُرْدَۃٌ قَدْ بُسَّ مِنْھَا۔ میرے پاس ایک چادر ہے جو کچھ گل گئی ہے۔

مِنْ اَسْمَاءِ مَکَّۃَ الْبَاسَّۃُ۔ مکہ کا ایک نام باسہ بھی ہے یعنے گناہوں کو ریزہ ریزہ کرنے والا مٹنے والا (ایک روایت میں اَلنَّاسَّۃُ ہے نون سے یعنے گناہوں کو ہانکنے والا)

اَشْاَمُ مِنَ الْبَسُوْسِ۔ بسوس سے زیادہ منحوس (یہ ایک مثل ہے کہتے ہیں بسوس ایک عورت تھی بنی اسرائیل میں اس کے خاوند کو حق تعالیٰ نے یہ بشارت دی کہ تیری تین دعائیں ہم قبول کرینگے بسوس نے اس سے درخواست کی ایک دعا میرے

Marfat.com

لئے کر کہ میں سب عورتوں سے زیادہ خوبصورت ہو جاؤں، اس نے دعا کی پھر وہ عورت بدکار ہو گئی خاوند نے دوسری دعا کی کہ وہ کتی بن جائے کتی ہو گئی تب اس کے بیٹے باپ کے پاس آئے اور یہ دعا کرائی کہ پھر سے وہ آدمی ہو جائے۔ غرض خاوند کی تینوں دعائیں اس عورت پر خرچ ہو گئیں۔ اُس روز سے یہ مثل ہو گئی بعضے کہتے ہیں۔

بَسُوْسُ جساس بن مرہ کی خالہ تھی اس کی ایک اونٹنی سراب نامی کلیب کے رمنہ میں گھس گئی کلیب نے اسکے تھن پر تیر مارا یہ حال دیکھ کر جساس نے کلیب پر حملہ کیا اس کو قتل کر ڈالا اور اس پر بنی بکر اور بنی تغلب میں چالیس برس تک جنگ رہی اس پر یہ مثل ہو گئی اب تک عرب میں حربُ البسوس مشہور ہے۔ ابن اثیر نے کہا بَسُوْسُ اصل میں اس اونٹنی کو کہتے ہیں جو دودھ نہ دیتی ہو۔ جب تک اس سے بُسْ بُسْ نہ کہیں۔

اَمِنْ اَهْلِ الرَّسِّ وَالْبَسِّ اَنْتَ کیا تو فسادیوں چغلخوروں میں سے ہے کہتے ہیں بَسَّ بَیْنَ النَّاسِ بَسًّا وَّ بَسِیْسَةً۔ یعنے اس نے لوگوں میں فساد کرادیا چغلی کھائی۔)

اَبْسَسَ النَّاقَةَ۔ اونٹنی سے بس بس کہا۔

اَلسَّوِیْقُ الْمَبْسُوْسُ۔ ستو تر کیا ہوا۔

مَکَّهُ کو بَاسَّهْ کہتے ہیں اور بَسَّاسَهْ یعنے ہلاک کرنے والا جو کوئی وہاں گناہ کرے وہ تباہ ہو جاتا ہے۔

بَسٌّ۔ بسیسہ بنانا، بسیسہ وہ ستو یا آٹا جو پنیر اور گھی یا زیتون کے تیل کے ساتھ ملا کر لت کیا جائے اور بن پکائے اس کو کھا جائیں (بعضوں نے کہا بَسِیْسَهْ ہر چیز جو دوسری چیز کے ساتھ ملائی جائے۔ (مثلاً ستو پنیر کے ساتھ یا جو کھجور کی گٹھلی کے ساتھ)

بَسْطٌ: پھیلانا، دراز کرنا، خوش کرنا، جرأت دلانا، منہ ظاہر کرنا اور قبول کرنا،

بَسْطُ الْیَدِ۔ ہاتھ دراز کرنا، فضیلت دینا، سماں ہو جانا۔

بَسَاطَةٌ۔ شیریں زبانی۔

تَبْسِیْطٌ۔ پھیلانا۔

تَبَسُّطٌ۔ پھرنا، سیر کرنا، طول اور عرض میں۔

اِنْبِسَاطٌ۔ پھیلنا، جرأت کرنا، کشادہ رُوئی سے ملنا اللہ تعالیٰ کا ایک نام بَاسِطٌ ہے یعنی روزی پھیلانے والا، کشادہ کرنے والا یا جسموں میں روحیں پھیلانے والا۔

فِی الْهَمُوْلَةِ الرَّاعِیَةِ الْبُسَاطِ الظُّؤَارِ۔ (آنحضرتؐ نے کلب قبیلے کو ایک پروانہ لکھا اس میں زکوٰۃ کے احکام تھے) آپ نے یوں لکھوایا چھٹی ہوئی اونٹنیوں میں جو جنگل میں چرتی پھریں ان کی اولاد ان کے ساتھ ہو وہ خود ان کو دودھ پلاتی ہوں تو بِسَاطٌ بکسر با یا بُسَاطٌ بضمہ با بُسْطٌ کی جمع ہے بُسْطٌ کہتے ہیں اس اونٹنی کو جس کا بچہ اس کے پاس چھوڑ دیا گیا ہو۔ وہ فراغت سے اس کو دودھ پلاتی ہو بعضوں نے بَسَاطٌ بہ فتحہ با روایت کیا ہے۔ بَسَاطٌ کہتے ہیں کشادہ زمین کو اگر یہ روایت صحیح ہو تو بساط کی طا کو منصوب پڑھنا چاہیے، وہ راعیہ کا مفعول ہو گا یعنی کشادہ زمین پر چرنے والیاں۔)

فَوَقَعَ بَسِیْطًا مُتَدَارِکًا۔ پانی خوب پھیل کر پے در پے پڑا۔

یَدُ اللّٰهِ بُسْطَانٌ۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ کھلا ہوا ہے (قیاس یہ ہے کہ بَسْطَانٌ بہ فتحہ با ہو جیسے رَحْمٰنٌ اور غَضْبَانٌ۔ زمخشری نے کہا یَدُ اللّٰهِ بُسْطَانِ

یعنے اللہ کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں تو بُسْطَانٌ
بُسْطٌ کا تثنیہ ہے۔ عبداللہ بن مسعود نے قرآن شریف
میں بھی یوں ہی پڑھا ہے)
بَلْ یَدَاہُ بُسْطَانِ یا بُسْطَانِ بِسْطٌ بالکسر کے
بھی معنی کھلا ہوا۔
لِیَکُنْ وَجْھُكَ بِسْطًا۔ تیرا منہ کشادہ ہنستا ہوا
رہنا چاہیے
یَبْسُطُنِیْ مَا یَبْسُطُھَا۔ جو فاطمہ کو خوش کرتا ہے
وہ مجھکو بھی خوش کرتا ہے۔
لَا تَبْسُطْ ذِرَاعَیْكَ اِنْبِسَاطَ الْكَلْبِ
نماز میں کتے کی طرح اپنی باہیں زمین پر مت بچھا
فَقَامَ رَجُلٌ بَسِیْطٌ۔ ایک شخص لمبے ہاتھوں
والا کھڑا ہوا۔

بُسُوْقٌ ، بلند ہونا۔
بَسْقٌ۔ تھوکنا
وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ اور بلند بلند کھجور کے
درختوں کو
کَیْفَ تَرَوْنَ بَوَاسِقَھَا وَقَوَاعِدَھَا وَجُوْنَھَا
وَرَحَاھَا وَجَفْوَھَا وَوَمِیْضَھَا ،
تم ابر کے لمبے لمبے ٹکڑوں
کو اور اس کی جڑوں کو (جو آسمان کے
کناروں میں پھیلتی ہیں) اور اس کے کالے کالے
ٹکڑوں کو اور گول گول ٹکڑوں کو اور اس کے
کناروں میں بجلی کے چمکنے کو اور ہلکی چمک کو کیسے
دیکھ رہے ہو۔
مِنْ بَوَاسِقِ اُقْحُوَانٍ۔ بابونہ کی بلند بلند شاخوں سے
وَاَرْجَحِنَّ بَعْدَ تَبَسُّقٍ اونچا ہونے کے بعد
بھاری ہو گیا اور جھک گیا
کَیْفَ بَسَقَ اَبُوْبَکْرٍ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ ابوبکرؓ آنحضرتؐ کے
اصحاب میں کیونکر بلند اور نامور ہو گئے۔
فَقَعَدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
آنحضرتؐ کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھے (جہاں پانی
نکالنے والا کھڑا ہوتا ہے) یا تو آپ نے دعا کی
یا اپنا تھوک اس میں ڈالا۔

بَسْلٌ ؛ سخت ہو جانا ، ملامت کرنا ، جلدی میں ڈالنا
چھلنی سے چھاننا ، قید کرنا ، حلال کرنا مباح کرنا۔
بُسُوْلٌ۔ بسیل ہونا (بسیل کہتے ہیں اس نبیذ
کو جو برتن میں بچ رہے یا جس پر رات گذر جائے
بَسَالَۃٌ اور بِسَالٌ۔ جری ہونا ، بہادر ہونا۔
اِبْسَالٌ۔ پکانا ، سوکھانا ، موت کے لئے تیار ہونا
یا ہلاکت میں ڈال دیا جانا ، سپرد کرنا ، حرام کرنا
اَسَدٌ بَاسِلٌ میں بسل اور ابسال کے معنی
روکنے کے ہیں چونکہ شیر اپنا شکار دوسروں سے
روکتا ہے اور کسی کو کھانے نہیں دیتا۔
رَجُلٌ بَاسِلٌ . بہادر مرد یہ بھی اسی باب سے
ہے چونکہ بہادر آدمی ہر ایک کو اپنے اوپر سے روکتا
اِبْتِسَالٌ۔ موت کے لئے آمادہ ہونا جیسے اِسْتِبْسَال
ہے۔
تَبَسُّلٌ تیوری چڑھانا غصے یا شجاعت سے
بَاسِلٌ شیر کو بھی کہتے ہیں۔
بَسْلٌ حرام اور حلال اور اسم فعل بھی ہے بمعنی
اٰمِیْنَ یعنی قبول کر اور عذاب
کَانَ یَقُوْلُ فِیْ دُعَائِہٖ اٰمِیْنَ وَبَسْلًا
حضرت عمرؓ اپنی دعا میں آمین کہتے تھے اور بَسْلًا
بَسْلًا یعنے یا اللہ قبول کر
مَاتَ اُسَیْدُ بْنُ حُضَیْرٍ وَاُبْسِلَ مَالُہٗ ،
اسید بن حضیر (صحابی) مرگئے ان کا سارا مال

Marfat.com

قرضہ میں ڈوب گیا (سب دے دیا گیا۔ حضرت عمر نے وہ مال پھیر لیا اور تین برس میں اس کی آمدنی سے قرضہ ادا کیا)
اَمَّا ھٰذَا الْحَیُّ مِنْ ھَمْدَانَ فَاَنْجَادٌ بُسْلٌ ہمدان کے یہ قبیلے والے تو شریف اور بہادر ہیں۔
بُسْلٌ بَاسِلٌ کی جمع ہے کہتے ہیں:۔
اَسَدٌ بَاسِلٌ۔ یعنی شیر بدصورت اور کریہہ منظر اور بہادر اور جری ترش رو غصے سے یا شجاعت سے)
لَاتُبْسِلْنِیْ۔ مجھ کو ہلاکت میں مت ڈال
اِسْتَبْسَلَ عَبْدِیْ لِاَمْرِیْ۔ میرا بندہ میرے حکم کے تابع ہو گیا

بَسْمٌ: دانت سپید کرنا (یعنی ہلکی ہنسی جس میں فقط سامنے کے دانت نمودار ہوتے ہیں آواز نہیں آتی۔
اِبْتِسَامٌ اور تَبَسُّمٌ کے بھی وہی معنی ہیں۔
ثُمَّ تَبَسَّمَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ آنحضرتؐ نے مرض موت میں جب صحابہ کو دیکھا وہ صفیں باندھے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں تو تبسم فرمایا آپ خوش ہوئے۔
فَاِذَا رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَبَسَّمُ دیکھا تو آنحضرتؐ تبسم فرما رہے ہیں
بَسَّامٌ اور مِبْسَامٌ بہت ہنسنے والا۔

بَسَنٌ: حَسَنٌ کے ساتھ مستعمل ہوتا ہے اس کے اتباع میں سے ہے۔)
نَزَلَ اٰدَمُ مِنَ الْجَنَّۃِ بِالْبَاسِنَۃِ آدم علیہ السلام بہشت سے کاریگری یا کھیتی کے ہتھیار لیکر اترے
اَبْسَنَ الرَّجُلُ خوش خو ہوا۔
عَنْ نَخْلِ بَیْسَانَ۔ بیسان کے کھجور کے درخت کا حال بیان کرو۔
(بیسان ایک موضع ہے ملک شام میں)

باب الباء مع الشین

بِشْرٌ: کشادہ روئی اور چہرہ
بَشَرٌ۔ آدمی
بَشْرٌ یا بُشُوْرٌ یا تَبْشِیْرٌ۔ خوشخبری دینا چمڑا کھول دینا مال نکال کر۔
بَشَرَۃٌ۔ آدمی کی کھال اوپر کی طرف سے (اس کی جمع اَبْشَارٌ)
اِبْشَارٌ خوش ہونا
کَاَکْثَرِ مَا کَانَتْ وَاَبْشَرِہٖ۔ وہ جانور جب دنیا میں زیادہ سے زیادہ تھے اتنی تعداد کے اور جس وقت خوش مزاج اور خوب تندرست تھے ویسی حالت میں دلائے جائیں گے اور زکوٰۃ نہ دینے والے کو کچلیں گے روندیں گے۔
فَاَعْطَیْتُہٗ ثَوْبِیْ بُشَارَۃً۔ میں نے خوشخبری دینے والے کو اپنا کپڑا نیگ کے طور پر دے دیا
بُشَارَۃٌ بضمہ با وہ نیگ جو اچھی خبر دینے والے کو دیا جاتا ہے اور بِشَارَۃٌ اور بِشْرٌ اور بَشَارَۃٌ اور بُشْرٰی، خوشخبری، کشادہ روئی مسرور ہونا۔
بَشَارَۃٌ کے معنی خوب روئی بھی آئے ہیں۔
اَلْقُوا النَّاسَ بِطَلَاقَۃِ الْوَجْہِ وَحُسْنِ الْبِشْرِ۔ لوگوں سے ہنس مکھ اور کشادہ پیشانی رہ کر ملو
حُسْنُ الْبِشْرِ یَذْھَبُ بِالسَّخِیْمَۃِ کشادہ روئی سے کینہ دور ہو جاتا ہے۔
بِشْرُہٗ فِیْ وَجْھِہٖ وَحُزْنُہٗ فِیْ قَلْبِہٖ (مومن کی صفت یہ ہے) ظاہر میں کشادہ روئی خوشخوئی دل میں رنج (یعنی عام خلق خدا سے

Marfat.com

ہنس مکھ رہ کر ملے اور آخرت کے رنج اور فکر کو
دل میں چھپائے رکھے)

اَبْشَرَ۔ خوش ہوا۔

مَنْ اَحَبَّ الْقُرْاٰنَ فَلْیُبْشِرْ۔ جس شخص کو قرآن سے محبت ہے وہ خوش ہو جائے۔ (اس کو بہشت ملے گی۔ ایک روایت میں فَلْیَبْشُرْ بہ ضمہ شین ہے یہ بَشَرْتُ الْاَدِیْمَ اَبْشُرُہٗ سے نکلا ہے یعنے میں نے چمڑے کو چھیل ڈالا۔ مطلب یہ ہے کہ اپنے تئیں کو کم کھلا کر دبلا کرے اس لئے کہ بہت کھانے سے نسیان پیدا ہوگا قرآن بھول جائے گا)

اُمِرْنَا اَنْ نَبْشُرَ الشَّوَارِبَ بَشْرًا۔ ہم کو حکم ہوا مونچھیں اتنی کترانے کا کہ چمڑا کھل جائے۔

لَمْ اَبْعَثْ عُمَّالِیْ لِیَضْرِبُوْا اَبْشَارَکُمْ۔ میں نے اپنے تحصیلداروں کو اس لئے نہیں بھیجا کہ تمہارے چمڑوں پر ماریں۔

کَانَ یُقَبِّلُ وَیُبَاشِرُ وَھُوَ صَائِمٌ۔ آنحضرتؐ روزے میں بوسہ اور مساس کرتے تھے۔

مُبَاشَرَۃٌ کے معنی عورت کے بدن سے بدن لگانا چمٹانا اور کبھی جماع کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔

اِبْنَتُکَ الْمُوْدَمَۃُ الْمُبْشَرَۃُ۔ تیری بیٹی عاقلہ فرزانہ

کَیْفَ کَانَ الْمَطَرُ وَتَبْشِیْرُہٗ پانی کیسا برسا کیسے شروع ہوا۔

تَبْشِیْرٌ ہر چیز کا شروع اور فجر کا شروع اسکی جمع تَبَاشِیْرُ ہے۔

اَبْشِرُوْا۔ خوش ہو جاؤ۔

قَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا۔ اعتدال سے نیک کام کرتے رہو (نہ مبالغہ نہ تقصیر اور خوش ہو جاؤ)

اَرُوْنِیْ بَشَرَتَہٗ۔ آپ کے جسم کو اس نے تر و تازہ کر دیا (یعنی کمال پر تازگی اور شادابی نمودار ہوئی)

لَا تُبَاشِرُ الْمَرْاَۃُ الْمَرْاَۃَ فَتَنْعَتُھَا لِزَوْجِھَا۔ ایک عورت دوسری عورت سے نہ چمٹے، اس کا حال اپنے خاوند سے بیان نہ کرے۔

لَمْ یَرَ الْحَسَنُ بَاْسًا اَنْ یُقَبِّلَھَا اَوْ یُبَاشِرَھَا۔ امام حسن بصری نے کہا۔ اس میں کوئی قباحت نہیں اگر اپنی لونڈی کو بوسہ دے یا اس کو چمٹا لے۔ (یعنی استبراء سے پہلے صرف جماع منع ہے)

وَاَرَادَ اَنْ یُّضَحِّیَ فَلَا یَمَسُّ مِنْ شَعْرِہٖ وَبَشَرِہٖ اور قربانی کا قصد رکھتا ہو تو اپنے بال اور ناخون نہ لے

اَنْقُوا الْبَشَرَۃَ۔ شرمگاہ کو صاف پاک کرو۔

فَرَجَعَ بِبَشَارَۃٍ عَظِیْمَۃٍ۔ بڑی خوشخبری لیکر لوٹا (بعضوں نے بکسر با بعضوں نے بہ ضمہ با پڑھا)

بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا۔ خوش رکھو (ڈراؤ نہیں نفرت مت دلاؤ (رغبت دلاؤ)

تِلْکَ بُشْرَی الْمُؤْمِنِ عَاجِلًا (دنیا میں نیک آدمی کی تعریف ہونا کچھ برا نہیں جب اس کی نیت ریا کی نہ ہو بلکہ یہ مومن کے لئے نقد خوشی ہے اور ایک ادھار خوشی وہ آخرت میں ملے گی)

بِوُجُوْہٍ مُبْشَرَۃٍ۔ تر و تازہ خوش مونہوں کے ساتھ

فَاِنْ رَاٰی حَسَنَۃً فَلْیُبْشِرْ۔ اگر اچھی بات دیکھے تو خوش ہو جائے (ایک روایت میں فَلْیَنْشُرْ ہے اس کو بیان کرے ایک میں فَلْیَسْتُرْ ہے یعنے اس کو چھپالے)

اَمَا اُبَشِّرُکَ بِکَذَا۔ کیا میں تجھ کو یہ خوشخبری نہ دوں۔

Marfat.com

وَسِعَ النَّاسَ بِشْرُہٗ۔ سب لوگوں سے وہ بہ کشادہ پیشانی ملتا ہے

وَرُأِیَ بِشْرُ ذٰلِکَ۔ اس کی خوشی ان پر دیکھی گئی

فَلْیُبَاشِرْ بِکَفَّیْہِ الْاَرْضَ۔ اپنی ہتھیلیاں زمین سے لگائے۔

فَیُبَاشِرُنِیْ وَاَنَا حَائِضٌ۔ آنحضرتؐ مجھ سے مباشرت کرتے (بدن سے بدن لگاتے) اور میں حائضہ ہوتی (یعنی مافوق الازار بعضوں نے کہا مادون الفرج)

وَالْبِشْرُ فِیْ وَجْہِہٖ آپ کے چہرے پر خوشی نمایاں تھی

تَبَاشِیْرُ الْفَجْرِ۔ صبح کے شروع کے حصے۔

بَشٌّ: خوشی اور تازہ روئی اسی طرح بَشَاشَۃٌ اسی طرح تَبَشْبُشٌ اس کے بھی یہی معنی ہیں۔

لَا یُوْطِنُ الرَّجُلُ الْمَسَاجِدَ لِلصَّلٰوۃِ اِلَّا تَبَشْبَشَ اللّٰہُ بِہٖ کَمَا یَتَبَشْبَشُ اَھْلُ الْبَیْتِ بِغَائِبِہِمْ۔ جو شخص مسجدوں کو اپنا اڈہ ٹھہرا لے (ہر پہر کے پانچوں وقت وہاں آیا کرے) نماز کے لئے تو اللہ تعالیٰ اس کے آنے سے ایسا خوش ہوتا ہے جو (ایک مدت سے) غائب ہو

اِذَا جْتَمَعَ الْمُسْلِمَانِ فَتَذَاکَرَ غَفَرَ اللّٰہُ لِاَبَشِّہِمَا بِصَاحِبِہٖ۔ جب دو مسلمان مل کر بات چیت شروع کریں تو اللہ تعالیٰ ان دونوں میں جو اپنے ساتھی سے بڑھ کر ہنس مکھ ہو اس کو بخشتا ہے

وَکَذٰلِکَ الْاِیْمَانُ اِذَا خَالَطَ بَشَاشَۃَ الْقُلُوْبِ۔ ایمان کا بھی یہی حال ہے جب وہ دلوں کی خوشی اور تازگی سے مل جاتا ہے بعضوں نے یوں پڑھا ہے اِذَا خَالَطَ بَشَاشَتُہُ الْقُلُوْبَ یعنی جب ایمان کی خوشی دلوں میں سما جاتی ہے)

بَشَاشَۃُ الْعُرْسِ۔ شادی کی خوشی۔

ھَشٌّ بَشٌّ خوش خرم

بَشِعٌ: بدمزہ بدذائقہ، گندہ دہن، بدخلق، ترش رو۔

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ الْبَشِعَ۔ آنحضرتؐ بدمزہ کھانا بھی کھا لیتے (کسی کھانے کی برائی بیان نہ کرتے)

فَوُضِعَتْ بَیْنَ یَدَیِ الْقَوْمِ وَھِیَ بَشِعَۃٌ فِی الْحَلْقِ۔ وہ لوگوں کے سامنے رکھا گیا حالانکہ حلق میں بدمزہ تھا۔

بَشْقٌ: مارنا، گھور کر دیکھنا

بَشِقَ الْمُسَافِرُ۔ مسافر رک گیا یا پیچھے رہ گیا یا عاجز ہو گیا یا کمزور ہو گیا (یعنی کثرت بارش کی وجہ سے، بعضوں نے کہا صحیح لَثِقَ ہے یعنی کیچڑ میں لتھڑ گیا یا مَشِقَ یعنے پھسل گیا یا نَشِقَ یعنے لٹک رہا)

بَشْکٌ: جلدی کرنا، جھوٹ، بٹنا، دوڑنا، کاٹنا، دور دور ٹانکے مار کر سینا، گرہ کھولنا، ملا دینا، جلد ہانکنا۔

اِنَّ مَرْوَانَ کَسَاہُ مِطْرَفَ خَزٍّ فَکَانَ یُثْنِیْہِ عَلَیْہِ اِثْنَاءً مِّنْ سَعَتِہٖ فَانْشَقَّ فَبَشَکَہٗ بَشْکًا۔ مروان نے ابوہریرہؓ کو ایک ریشمی چادر اڑھائی وہ بہت بڑی تھی تو ابوہریرہؓ اس کو دوہرا کر لیتے آخر وہ پھٹ گئی ابوہریرہؓ نے دور دور سے اس میں ٹانکے مارے۔

بَشَمٌ: اکتا جانا، بدہضمی ہونا

بَشِمٌ۔ وہ شخص جس کو بہت کھانے پینے سے تخمہ ہو گیا ہو ایسا ہی بَشِیْمٌ اور مَبْشُوْمٌ

اِنَّ ابْنَکَ لَمْ یَنَمِ الْبَارِحَۃَ بَشَمًا قَالَ لَوْ مَاتَ مَا صَلَّیْتُ عَلَیْہِ (سمرہ بن جندب سے کسی نے کہا) رات کو تمہارا بیٹا بدہضمی کی وجہ سے نہیں سویا ہو

Marfat.com

نے کہا اگر (کمبخت) مرجاتا تو میں اس پر نماز تک نہ پڑھتا (کیونکہ اس نے خودکشی کی اور آنحضرتؐ کی سنت کا کچھ خیال نہ کیا کہ ہمیشہ پیٹ سے کم کھانا چاہیے)

وَاَنْتَ تَتَجَشَّاءُ مِنَ الشِّبَعِ بَشَمًا. تو تو خوب پیٹ بھر کر بدہضمی کی ڈکاریں لیتا ہے۔

خَیْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ شَاۃٌ تَاْکُلُ مِنْ وَرَقِ الْقَتَادِ وَالْبَشَامِ. مسلمان کا اچھا مال بکریاں ہیں جو قتاد اور بشام کے پتے کھا لیتی ہیں۔ (قتاد ایک کانٹے دار درخت ہے اور بشام بھی ایک درخت ہے خوشبودار جس کی مسواکیں بناتے ہیں اس کی جمع بَشَامٌ ہے کنبل بھی ایک جنگلی درخت ہے)

لَا بَاْسَ بِنَزْعِ السِّوَاکِ مِنَ الْبَشَامَۃِ بشام کی مسواک بنانے میں کوئی قباحت نہیں۔

مَالَنَا طَعَامٌ اِلَّا وَرَقُ الْبَشَامِ ہمارے کھانے کے لئے بشام کے پتوں کے سوا اور کچھ نہ تھا۔

باب الباء مع الصاد

بَصْبَصَۃٌ: دم ہلانا، نکالنا

حِیْنَ اُلْقِیَ فِی الْجُبِّ وَاُلْقِیَ عَلَیْہِ السِّبَاعُ فَجَعَلْنَ یَلْحَسْنَہٗ وَیُبَصْبِصْنَ اِلَیْہِ؛ حضرت دانیال پیغمبر علیہ السلام جب اندھے کنوئیں میں ڈالے گئے اور ان پر کتے چھوڑے گئے (اس لئے کہ آپ کو پھاڑ کر کھا جائیں) کتوں نے کیا کیا آپ کو چاٹنے لگے اور دم ہلانے لگے۔

یَا عِیْسٰی سُرُوْرِیْ اَنْ تُبَصْبِصَ اِلَیَّ عیسیٰ میں اس سے خوش ہوتا ہوں کہ تو میرا ڈر رکھ کر اور میرے رحم کی امید رکھ کر میرے پاس آئے۔

بَصْبَصَۃٌ دعا میں دونوں شہادت کی انگلیاں آسمان کی طرف اٹھانا ان کو ہلانا۔

بَصَرٌ: بینائی اور آنکھ اس کی جمع اَبْصَارٌ ہے۔

(بعضوں نے کہا بَصِیْرَۃٌ دل کی بینائی اور بَصَارَۃٌ آنکھ کی) اور یقین اور دلیل بَصَائِرُ جمع ہے بَصِیْرَۃٌ یا بَصَارَۃٌ کی

بَضْرٌ کاٹنا

بُصْرٌ کنارہ عمق

بِصْرٌ سفید نرم پتھر

اَبْصَرَ اور بَصُرَ دیکھا

بَصِیْرٌ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے۔ کیونکہ وہ سب چیزوں کو دیکھ رہا ہے۔

فَاَمَرَ بِہٖ فَبُصِرَ رَاْسُہٗ. حکم دیا اس کا سر کاٹا گیا

فَاَرْسَلْتُ اِلَیْہِ شَاۃً فَرَاٰی فِیْہَا بُصْرَۃً مِّنْ لَبَنٍ. میں نے آنحضرتؐ کے پاس ایک بکری بھیجی آپ نے دیکھا اس میں دودھ کا ذرا سا نشان ہے۔

کَانَ یُصَلِّیْ بِنَا صَلٰوۃَ الْبَصَرِ حَتّٰی لَوْ اَنَّ اِنْسَانًا رَمٰی بِنَبْلَۃٍ اَبْصَرَہَا. آنحضرتؐ (مغرب کی) نماز ہم کو اس وقت پڑھاتے اگر کوئی آدمی اس وقت تیر مارے تو اپنا تیر دیکھ لے (وہ کہاں جاکر گرا)

لِیُبْصِرَ مَوَاقِعَ نَبْلِہٖ. وہ اپنے تیر گرنے کی جگہ دیکھ لے۔

فَبَصُرَ اَصْحَابِیْ. میرے یاروں نے دیکھ لیا

یُبْصِرُ ہُمُ النَّاظِرُ. دیکھنے والا ان کو دیکھ سکتا ہے۔

Marfat.com

لَوْكُنْتُ اُبْصِرُ۔ اگر میں دیکھتا ہوتا (کیونکہ وہ اخیر عمر میں اندھے ہو گئے تھے)

بَصُرَ عَيْنِيْ وَسَمِعَ اُذُنِيْ۔ میری آنکھ نے دیکھا اور میرے کان نے سُنا ایک روایت میں بَصَرَ عَيْنِيْ وَسَمْعَ اُذُنِيْ ہے۔ ایک میں بَصْرُ عَيْنِيْ وَسَمْعُ اُذُنِيْ ایک میں بَصَرَ عَيْنَايَ وَسَمِعَ اُذُنَايَ ایک میں بَصَّرَ عَيْنِيْ وَسَمَّعَ اُذُنِيْ۔

وَفِيْهِمُ الْمُسْتَبْصِرُ وَالْمَجْبُوْرُ وَابْنُ السَّبِيْلِ ان میں کوئی تو اپنی گمراہی کو جان بوجھ کر عمدًا اس پر قائم ہے کوئی بیچارہ مجبور ہے (زبردستی سے ساتھ ہو گیا ہے) کوئی راہ چلتا مسافر ہے

اَلَيْسَ الطَّرِيْقُ يَجْمَعُ التَّاجِرَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالْمُسْتَبْصِرَ وَالْمَجْبُوْرَ۔ کیا رستہ میں سوداگر مسافر عمدًا گمراہی پر قائم رہنے والا مجبورًا اکٹھا نہیں ہو جاتے (مطلب یہ ہے کہ اس جماعت میں اچھے بُرے سب طرح کے لوگ ہوں گے)

اِنِّيْ لَاُبْصِرُ مِنْ وَّرَائِيْ۔ میں اپنے پیچھے بھی دیکھتا ہوں (جیسے آگے دیکھتا ہوں) (اللہ کی قدرت سے کچھ بعید نہیں ہے کہ پیچھے کے بدن میں بھی بینائی کی قوت عطا فرمائے۔ بعض نے کہا پیچھے بھی آپ کی دو آنکھیں تھیں۔ بعض نے کہا دیکھنے سے علم مراد ہے اور یہ سب تاویلیں بے ضرورت ہیں)

اِنِّيْ لَاُبْصِرُ مِنْ بَعْدِيْ میں اپنے پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔

وَيَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلَا يَرٰى بَصِيْرَةً پھر پیکان دیکھے اس میں بھی کچھ خون کا نشان نہ پائے (یا کوئی دلیل اس کی نہ پائے کہ تیر شکار کے جانور کو لگا ہو)

لَتَخْتَلِفُنَّ عَلٰى بَصِيْرَةٍ تم حق بات کو جان بوجھ کر بھی اختلاف کرو گے

مَنْ اَبْصَرَ بِهَا بَصَّرَتْهُ وَمَنْ اَبْصَرَ اِلَيْهَا اَعْمَتْهُ جو شخص دنیا کے حالات دیکھ کر عقل حاصل کرے گا دنیا اس کو بینا بنائے گی اور جو شخص خود دنیا کی طرف دیکھے گا (اس سے محبت کرے گا) دنیا اس کو اندھا کر دے گی۔

بَصَّرَهٗ عَيْبَ الدُّنْيَا۔ اللہ تعالیٰ اس کو دنیا کے عیب خوب دکھلائے گا۔

بَصُرْتُ اور اَبْصَرْتُ میں نے دیکھا۔

بُصْرُ كُلِّ سَمَاءٍ مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ۔ ہر ایک آسمان کا دَل پانسو برس کی راہ ہے (اس حدیث سے اور نیز آیت قرآنی وبنینا فوقکم سبعا شدادا سے یہ نکلتا ہے کہ آسمان ایک سخت مضبوط ٹھوس جرم ہے نہ یہ کہ ہوا کی طرح لطیف ہے)

بُصْرُ جِلْدِ الْكَافِرِ فِي النَّارِ اَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا۔ دوزخ میں کافر کی کھال کا دَل چالیس ہاتھ کا ہوگا۔ (جب کھال کا اتنا دَل ہوا تو اعضا کتنے بڑے بڑے ہوں گے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ اس کی کچلی اُحد پہاڑ کے برابر ہوگی)

وَجَعَلَهٗ تَبْصِرَةً لِّمَنْ عَزَمَ۔ اس کو ہدایت کیا عزم کرنے والے کے لئے۔

بَصْرَہ ایک مشہور شہر ہے جو حضرت عمرؓ کی خلافت میں بنایا گیا (غرض حضرت عمرؓ کی یہ تھی کہ خلیج فارس میں سے ہو کر ہندوستان اور چین پر حملہ کریں مگر افسوس کہ آپس کے فتنوں کی وجہ سے جو حضرت عمرؓ کی وفات کے بعد پڑ گئے اس کا

موقع نہ ملا اور بعد کے زمانوں میں سلاطینِ عثمانیہ نے ایسی اہم اور کارآمد بندر سے کچھ کام نہ لیا اور برٹش گورنمنٹ نے جو نہایت ذی علم اور باہمت گورنمنٹ ہے دور و دراز ملک سے آکر ہند پر قبضہ کر لیا اسی میں پروردگار کی حکمت تھی۔ اگر برٹش گورنمنٹ ہند پر قبضہ نہ کرتی تو ہند کے راجہ اور نواب ایک دوسرے سے لڑ لڑ کر کٹ جاتے اور رعایا کو چین اور اطمینان نصیب نہ ہوتا۔ اب ۱۹۱۵ء میں تو برٹش گورنمنٹ نے بصرہ پر بھی قبضہ کر لیا ہے لیکن آئندہ معلوم نہیں کیا ہوتا ہے)

اَلْبَصْرَةُ مَهْبَطُ اِبْلِيْسَ۔ (یہ حضرت علی سے امامیہ نے روایت کیا ہے) بصرہ ابلیس کے اترنے کا مقام ہے (کیونکہ خلیفہ برحق سے بغاوت بصرے ہی سے شروع ہوئی تھی)

بَصِيْصٌ : لرزہ چمک

تُمْسِكُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهَا مَتْنُ اِهَالَةٍ۔ دوزخ قیامت کے دن ٹھہرائی جائے گی یہاں تک کہ چربی کی پشت کی طرح چمکنے لگے گی۔

بَصْقٌ : تھوکنا

بُصَاق۔ وہ تھوک جو منہ سے نکلے۔

فَلَا يَبْصُقْ اَمَامَهُ (نماز میں اپنے آگے سامنے نہ تھوکے۔

فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ قِبْلَتِهِ فَاِنَّ اللّٰهَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قِبْلَتِهِ۔ قبلہ کی طرف نہ تھوکے اللہ (کی رحمت) اس کے اور اسکے قبلے کے بیچ میں ہو (نہ یہ کہ ذات الٰہی نمازی اور قبلہ کے درمیان ہو جیسے جہمیوں کا اعتقاد ہے ذات الٰہی تو فوق العرش ہے تمام ائمہ اہل سنت کا اس پر اتفاق ہے)

فَلْيَبْصُقْ عَلٰى يَسَارِهِ اَوْ تَحْتَ قَدَمَيْهِ بائیں طرف یا پاؤں کے تلے تھوکے۔

باب الباء مع الضاد

بَضٌّ یا بُضُوْضٌ یا بَضِيْضٌ۔ پانی کا آہستہ آہستہ بہنا، رسنا۔

مَا تَبِضُّ بِبِلَالٍ ذرا بھی تری اس میں سے نہیں پھوٹتی تھی یعنی بالکل دودھ نہیں دیتی تھی۔

وَالْعَيْنُ تَبِضُّ بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ۔ چشمہ سے ذرا ذرا سا پانی رس رہا تھا۔

بَضَّتِ الْحَلَمَةُ تھن کی بھٹنی سے دودھ بہنے لگا۔

اِنَّهُ سَقَطَ مِنَ الْفَرَسِ فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ وَعُرْضُ وَجْهِهِ يَبِضُّ مَاءً اَصْفَرَ: آپ گھوڑے پر سے گرے، دیکھا تو آپ بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کے منہ کے اندر سے ایک کونے سے زرد زرد پانی رس رہا ہے۔

اَلشَّيْطَانُ يَجْرِيْ فِي الْاِحْلِيْلِ وَيَبِضُّ فِي الدُّبُرِ۔ شیطان ذکر کے سوراخ میں چلتا رہتا ہے اور دُبُر (گانڈ) میں بھی رینگتا رہتا ہے (آدمی کو وہم دلاتا ہے کہ ذکر سے قطرہ نکلا اور دُبُر سے باؤ سری)

هَلْ يَنْتَظِرُ اَهْلُ بَضَاضَةِ الشَّبَابِ اِلَّا كَذَا۔ جوانی کی چمک اور صفائی والے اسی کے منتظر رہتے ہیں۔

قَدِمَ عَمْرٌو عَلٰى مُعَاوِيَةَ وَهُوَ اَبَضُّ النَّاسِ۔ عمرو بن عاص معاویہ کے پاس پہنچے دیکھا تو وہ سب لوگوں میں خوش رنگ اور اچھے بشرے والے ہیں۔

اَلَا فَانْظُرُوْا رَجُلًا اَبْيَضَ بَضًّا لِّيْنَ

Marfat.com

لوگوں میں کوئی اچھا سرخ سپید شخص دیکھو
تَلقٰی اَحَدَ هُمْ اَبْيَضَ بَضًّا۔ تو ان میں سے
کسی کو اچھا سفید رنگ پائے گا۔

بِضْعٌ ، تین سے نو تک اور رات کا ایک ٹکڑا۔
اَهدِیَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هَرِيْسَةٌ مِّنْ هَرَائِسِ الْجَنَّةِ فَزَادَتْ
فِیْ قُوَّتِهٖ بِضْعَ اَرْبَعِيْنَ رَجُلًا۔ آنحضرتؐ
کو بہشت کے ہریسوں سے ایک ہریسہ تحفہ بھیجا گیا
اس نے آپ کی قوت کچھ اوپر چالیس مردوں کی
قوت کے برابر کر دی (تو پھر جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے چالیس مردوں
کی قوت دے دی ہو وہ نو بیبیوں پر قناعت کرے تو کیا اس کو
عیاش اور شہوت پرست کہہ سکتے ہیں جیسے بعض بے وقوف
پادری ہمارے پیغمبر پر طعن کرتے ہیں)

بِضْعَةٌ۔ گوشت کا ٹکڑا۔

بُضْعٌ۔ فرج جماع مہر طلاق نکاح

بَضْعٌ۔ سیراب ہونا، کاٹنا، جماع کرنا، کد خدا
ہونا، ظاہر کرنا۔

مُبَاضَعَةٌ اور بِضَاعٌ۔ جماع کرنا۔
اَلْكُحْلُ يَزِيْدُ فِی الْمُبَاضَعَةِ۔ سرمہ لگانا
قوتِ جماع کو بڑھاتا ہے۔

تَبْضِيْعٌ۔ کاٹنا

اِبْضَاعٌ۔ نکاح کرنا۔

اِسْتِبْضَاعٌ۔ پونجی بنانا، عورت کا مرد سے
نطفہ لینا جیسے جاہلیت میں رائج تھا کہ جس مرد
کو خوبصورت شریف بہادر دیکھتے تو اپنی جورو
یا بیٹی کو اسکے پاس بھیجکر اس کا نطفہ لیتے)
تُسْتَامَرُ النِّسَاءُ فِیْ اِبْضَاعِهِنَّ۔ عورتوں
سے ان کا نکاح کرتے وقت اجازت لی جائے
اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ اَبَا النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَرَّ بِامْرَأَةٍ فَدَعَتْهُ اِلٰی اَنْ
يَّسْتَبْضِعَ مِنْهَا۔ آنحضرتؐ کے والد ماجد حضرت
عبداللہ ایک عورت پر سے گذرے وہ (نور محمدی
آپ کی پیشانی میں دیکھ کر) آپ سے طالب
جماع ہوئی۔

وَلَهٗ حَصَّنَنِیْ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ بُضْعٍ۔ اللہ
تعالیٰ نے آنحضرتؐ کے لئے مجھ کو ہر نکاح سے
بچایا (کسی دوسرے کے نکاح میں نہیں آئی یہ
حضرت عائشہؓ کا قول ہے)

اَلَا مَنْ اَصَابَ حُبْلٰی فَلَا يَقْرَبَنَّهَا
فَاِنَّ الْبُضْعَ يَزِيْدُ فِی السَّمْعِ وَالْبَصَرِ
جو شخص قیدیوں میں پیٹ والی عورت پائے
تو اس سے صحبت نہ کرے اس لئے کہ جماع
سے سماعت اور بینائی (بچہ کی) زیادہ ہوتی
ہے (تو بچہ میں دو نطفوں کی شرکت ہو جائیگی)

بُضْعُ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ۔ تم میں سے کسی
کا جماع کرنا (اپنی عورت سے) صدقہ ہے یعنی
صدقہ کا ثواب رکھتا ہے۔ اگر یہ نیت ادائے حقوق
زن وشوئی یا طلب اولاد صالح یا زنا سے بچنے
کے لئے کیا جائے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ مباح میں بھی ثواب ملتا ہے جب نیت بخیر ہو
مثلاً کھانا اس نیت سے کھائے کہ قوت ہو
کسب حلال پرورش اہل وعیال کی طاقت ہو)

بُضْعُهٗ اَهْلَهٗ صَدَقَةٌ يَا بُضَيْعَتُهٗ اَهْلَهٗ
صَدَقَةٌ۔ آدمی کا اپنی جورو سے جماع کرنا
صدقہ کا ثواب رکھتا ہے۔

عَتَقَ بُضْعُكِ فَاخْتَارِیْ۔ تیری فرج بھی
آزاد ہو گئی اب تجھ کو اختیار ہے (خواہ اگلے
خاوند کے پاس رہے جس سے لونڈی بننے کی حالت

Marfat.com

میں نکاح ہوا تھا یا اس سے جڑا ہو جائے)
هٰذَا الْبُضْعُ الَّذِیْ لَا یُقْرَعُ اَنْفُهٗ
(یہ عمرو بن اسید نے کہا جب وہ حضرت خدیجہؓ کے نکاح کے جلسہ میں گئے اور آنحضرتؐ کو دیکھا) یہ تو ایسا جوڑ ہے جس کی ناک پر مار نہیں لگائی جاتی (عرب کا قاعدہ تھا اگر شریف اور ذات والی اونٹنیوں پر کوئی کم ذات نر چڑھنا چاہتا تو اس کی ناک پر لکڑی وغیرہ مار کر اس کو ہٹا دیتے مطلب یہ ہے کہ آنحضرتؐ حضرت خدیجہ کے جوڑ ہیں جیسے دلہن خوبصورت شریف زادی تھیں ویسے ہی دولہا بھی بلکہ ان سے ہزار درجہ بڑھکر ماشاء اللہ اشرف الاشراف اور حسین اور جمیل نوجوان پچیس برس کی عمر کے تھے ایسے دولہا تو حضرت خدیجہؓ کو سارے ملک عرب میں نہ ملتے یہ ان کی خوش نصیبی تھی)
فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّیْ۔ فاطمہ میرے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے ایک روایت میں مُضْغَةٌ مِّنِّیْ ہے معنی وہی ثُمَّ اَمَرَ مِنْ کُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ۔ پھر آپ نے ہر ایک قربانی کے اونٹ میں سے ایک ایک پارچہ کاٹ کر لانے کا حکم دیا۔
مِثْلَ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ۔ گوشت کے ٹکڑے کی طرح تھل تھل کر رہا ہوگا۔
وَفِی الْبَاضِعَةِ بَعِیْرَانِ۔ جس زخم سے گوشت چر جائے۔ (لیکن ہڈی کو صدمہ نہ پہنچے) اس کی دیت دو اونٹ ہیں۔
هَلْ هُوَ اِلَّا بَضْعَةٌ مِّنْهُ۔ ذکر کیا ہے وہ بھی آدمی کے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے۔
صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْوَاحِدِ بِبِضْعٍ وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَةً۔ جماعت کی نماز اکیلے نماز سے بیس پر کئی درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔
اَلْبَاضِعَةُ۔ وہ زخم جو گوشت کو چیر دے (ہڈی کو صدمہ نہ پہنچائے)
اِنَّهٗ ضَرَبَ رَجُلًا ثَلٰثِیْنَ سَوْطًا کُلُّهَا تَبْضَعُ وَتُحْدِرُ۔ حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو تیس کوڑے لگائے ہر کوڑہ کھال کو کاٹتا تھا اور نیچے اتر جاتا تھا۔
اَلْمَدِیْنَةُ کَالْکِیْرِ تَنْفِیْ خَبَثَهَا وَتُبْضِعُ طِیْبَهَا۔ مدینہ بھٹی کی طرح ہے میل کچیل کو دور کر دیتا ہے اور کھرے کندن کو رکھ لیتا ہے ایک روایت میں وَتُنْصِعُ طِیْبَهَا ہے یعنی کھرے کندن کو ٹھہرا لیتا ہے ایک میں وَتَنْضَحُ طِیْبَهَا یعنی کھرے کندن کو پیدا کرتا ہے۔ ایک میں وَتَنْضَحُ ہے۔
سُئِلَ عَنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ۔ آنحضرتؐ سے پوچھا گیا بضاعہ کا کنواں کیسا ہے۔ (وہ ایک کنواں تھا مدینہ میں یعنی اس کا پانی پاک ہے یا ناپاک)
اَبْضَعَه کندہ کے ایک بادشاہ کا نام تھا۔
لَعَنَ اللّٰهُ الْمُلُوْكَ الْاَرْبَعَةَ وَذَكَرَ مِنْهُمْ اَبْضَعَةَ۔ اللہ نے چار بادشاہوں پر لعنت کی ان میں ایک ابضعہ کا بھی نام لیا
بِضَاعَةٌ۔ پونجی سرمایہ اور اصطلاح فقہ میں بضاعت اور ابضاع اس کو کہتے ہیں کہ کوئی اپنا روپیہ دوسرے کو سوداگری کرنے کے لئے دے سارا نفع مالک مال کا ہو اگر نفع میں دونوں شریک ہوں تو وہ مضاربت ہے)

Marfat.com

باب الباء مع الطاء

بُطْأٌ یا بِطَاءٌ دیر کرنا
بَطُوَ اور اَبْطَأَ دونوں کے معنی دیر کی
بَطِیْئٌ سست دیر کرنے والا
تَبَطِّیْئٌ دیر کرنا۔
بُطْآنَ اور بَطْآنَ دونوں اسم فعل ہیں بمعنی ماضی یعنے دیر کی
مَا اَرٰی صَاحِبَكَ اِلَّا اَبْطَأَكَ میں سمجھتی ہوں اب جبرئیل نے تمہارے پاس آنے میں دیر لگائی (تم کو چھوڑ بیٹھے یہ ام جمیل ابولہب کی جورو نے آنحضرتؐ سے کہا۔ دوسری روایت میں یوں ہے اس کمبخت عورت نے کہا میں سمجھتی ہوں تمہارا شیطان تم کو چھوڑ بیٹھا)
مَنْ بَطَّأَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ یَنْفَعْهُ نَسَبُهٗ جس شخص کو قیامت کے دن اسکے (برے) اعمال پیچھے ڈال دیں (وہ بہشت میں نہ جاسکے) تو اس کا خاندان اسکے کچھ کام نہ آئے گا (کسی بزرگ یا ولی یا شریف کی اولاد ہونا اس کو کچھ فائدہ نہ دے گا)
وَکَانَ فَرَسًا یُبَطَّأُ وہ گھوڑا مٹھا کہلاتا تھا
بَاطِیٌّ۔ یہود کا ایک عالم تھا۔
اَبْطَیْتُ ایک لغت ہے۔ اَبْطَئْتُ کی بعض نے کہا غلط ہے۔
مُبَاطَئَةٌ ٹالنا، دیر لگانا
تَبَطُّأٌ اور تَبَاطُؤٌ چلنے میں پیچھے رہ جانا
اِسْتِبْطَاءٌ کسی کو دیر کیا ہوا پانا۔
اَلْبُطُوْءُ اور اَلْبُطَآئِیُ زمانہ

بَطْحٌ: اوندھا لٹانا ایسا ہی اِنْبِطَاحٌ بُطْحٌ۔ چپکے ہوئے اوندھا پڑنا
تَبَطِّیْحٌ۔ کنکر پتھر بچھاکر زمین برابر کرنا
بُطْحَةٌ۔ خصلت
بَطْحَةٌ۔ قدو قامت
بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ۔ زکوٰۃ نہ دینے والا قیامت کے دن ایک صاف چکنے میدان میں اوندھا لٹایا جائے گا (اور یہ جانور جن کی زکوٰۃ اس نے نہیں دی تھی اس کو روندیں گے)
وَبَنَی الْبَیْتَ فَاَهَابَ بِالنَّاسِ اِلٰی بَطْحِهٖ عبداللہ بن زبیرؓ نے خانہ کعبہ بنایا اور لوگوں کو وہاں کنکر پتھر بچھاکر جگہ برابر کرنے کی ترغیب دی۔
اِنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ بَطَحَ الْمَسْجِدَ وَقَالَ اَبْطِحُوْهُ مِنَ الْوَادِی الْمُبَارَكِ۔ حضرت عمرؓ نے سب سے پہلے مسجد نبوی میں سنگریزے بچھائے اور کہا میں برکت والے نالے کے پتھر اس میں بچھاتا ہوں۔
بَطْحَاءُ اور اَبْطَحُ اور بَطِیْحٌ اور بَطِیْحَةٌ نرم پتھریلا نالے کی۔
صَلّٰی بِالْاَبْطَحِ۔ آنحضرتؐ نے ابطح میں نماز پڑھی یعنی مکہ کے ابطح میں جس کو محصب کہتے ہیں وہ ایک وادی ہے جنۃ المعلٰی کے قریب)
اَلْبَطْحُ کی جمع بِطَاحٌ اور بَطَائِحُ اور اَبَاطِحُ آئی ہے۔ قریش کو قریش البطاح اس لئے کہتے ہیں کہ وہ مکہ کے پتھریلے مقاموں میں رہتے تھے
کَانَتْ کِمَامُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بُطْحًا۔ آنحضرتؐ کے اصحاب کی ٹوپیاں سروں سے چپکی رہتیں (یہ نہیں کہ ہوا میں اوپر اٹھی ہوئیں جیسے اس زمانے میں

Marfat.com

ترکی اور ایرانی ٹوپیاں ہوتی ہیں)
لَوْ كُنْتُمْ تَغْرِفُوْنَ مِنْ بَطْحَانَ يَا بُطْحَانَ يَا بَطْحَانَ مَا زِدْتُمْ. اگر تم روپیہ اشرفیاں بطحان سے لپ بھر بھر کر لیتے تب بھی میں مہر زیادہ نہ کرتا (بطحان ایک نالہ کا نام ہے مدینہ میں)

بُطَاح۔ ایک پانی کا نام ہے۔ بنی اسد کے ملک میں یا بنی یربوع کے ملک میں ایک مقام کا نام ہے

نَهَى اَنْ يَاْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهٖ اَوْ مُسْتَلْقِيًا عَلٰى ظَهْرِهٖ اَوْ مُنْبَطِحًا عَلٰى بَطْنِهٖ۔ آپ نے بائیں ہاتھ سے کھانے سے یا چت لیٹ کر یا اوندھے پڑ کر کھانے سے منع فرمایا۔

بِمَكَانٍ بَطْحٍ یا بَطْحٍ کشادہ جگہ میں

خَرَجَ اِلَى الْبَطْحَاءِ صاف سطح زمین کی طرف نکلے

بَطْخٌ: لینا

بِطِّيْخٌ۔ خربزے خربوزہ

كَانَ يَاْكُلُ الْبِطِّيْخَ بِالرُّطَبِ آنحضرتؐ خربزے ترکھجور کے ساتھ کھاتے (دوسری روایت میں یوں ہے کہ ککڑی کھجور ملا کر کھاتے اس میں بڑی حکمت ہے ایک سرد دوسری گرم دونوں ملا کر معتدل غذا ہو گئی)

بِطِّيْخَةٌ۔ ایک خربزہ خربوزہ

بَطَرٌ۔ اترانا۔ بہت پھولنا، تکبر کرنا

بَطْرٌ۔ چیرنا۔

بِطْرٌ۔ رائگاں، بیکار

بَطِرٌ۔ اترانے والا مغرور

لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلٰى مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ بَطَرًا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی طرف دیکھے گا بھی نہیں جو اپنی ازار غرور کی راہ سے لٹکائے۔

اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ۔ تکبر کیا ہے حق بات کو ہٹ دھرمی سے نہ ماننا، اپنی بات کی پچ کیے جانا گو ناحق ہو۔

بَطَرَتْ بَطْنَهٗ میں نے اس کا پیٹ پھاڑ ڈالا

بَيْطَرٌ یا بَيْطَارٌ۔ مواشی کا علاج کرنے والا

بَيْطَرَةٌ۔ مواشی کا علاج معالجہ

بِطْرِيْقٌ، فوج کا وہ افسر جس کے ماتحت دس ہزار سپاہی ہوں (انگریزی میں برگیڈیر میجر جنرل)

بَعْضُ بَطَارِقَتِهٖ۔ اس کے بعض فوجی آفیسر یا عمائد ملک

وَعِنْدَهٗ بَطَارِقَتُهٗ اس کے پاس اسکے افسر سرداران ملک (ومصاحبین وامرائے شاہی) موجود تھے

وَعِنْدَهٗ بَطَارِقَةُ الرُّوْمِ۔ اس کے پاس روم کے سردار تھے

بَطْشٌ، حملہ کرنا، زور سے تھامنا۔

فَاِذَا مُوْسٰى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ کیا دیکھوں گا کہ موسیٰ پیغمبر (مجھ سے بھی پہلے اٹھ کر) عرش کا کونا تھامے ہوئے ہیں (سبحان اللہ یہ تو بڑے بڑے پیغمبروں اور مقرب بندوں کا درجہ ہوگا کہ ان کی رسائی عرش خداوندی تک ہوجائے گی لیکن ہم گنہگاروں کو اگر ان نیک بندوں کی کفش برداری بھی نصیب ہوجائے تو غنیمت ہے)

اَلْبَطْشُ مِنْ خَمْسٍ قَدْ مَضَيْنَ۔ بطشہ ان پانچ باتوں میں سے ہے جو گذر چکیں (یعنی جس کا اس آیت میں ذکر ہے يوم نبطش البطشة الكبرى اس سے مراد بدر کی جنگ ہے)

Marfat.com

يَبْطِشُ يا يَبْطُشُ. حملہ کرے گا یا پکڑے گا
كُنْتُ يَدَهُ الَّتِي يَبْطُشُ بِهَا. میں اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے۔
كَيْفَ اَنْتَ اِذَا وَقَعَتِ الْبَطْشَةُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ. تیرا حال کیا ہوگا جب دونوں مسجدوں کے درمیان جنگ ہوگی (یبطش کے بھی وہی معنی ہیں)۔
وَفِيهَا الْبَطْشَةُ. جمعہ کے دن قیامت بھی آئے گی۔

بَطٌّ چیرنا، پھاڑنا، مرغابی
اِنَّهُ دَخَلَ عَلٰى رَجُلٍ بِهٖ وَرَمٌ فَمَا بَرِحَ بِهٖ حَتّٰى بُطَّ. آپ ایک شخص کے پاس گئے جس کا کوئی عضو سوج گیا تھا پھر آپ وہاں سے سرکے نہیں کہ وہ چیرا گیا۔
اِنَّهُ اَتٰى بَطَّةً فِيهَا زَيْتٌ فَصَبَّهُ فِي السِّرَاجِ ایک کپے کے پاس آئے جس میں تیل تھا انہوں نے اس کو چراغ میں ڈال دیا (یہ کپہ مرغابی کی شکل کا بناتے ہیں اس لئے اس کو بطہ کہتے ہیں)

بِطَاقَةٌ پرچہ، چھوٹا رقعہ
يُؤْتٰى بِرَجُلٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَتُخْرَجُ لَهُ بِطَاقَةٌ فِيهَا شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ. ایک شخص کو قیامت کے دن لے کر آئیں گے اور ایک پرچہ اس کے لئے نکالا جائیگا جس میں لاالٰہ الا اللہ کی گواہی ہوگی۔
مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ بِهٰذِهِ السِّجِلَّاتِ بھلا یہ پرچہ ان بھاری دفتروں کا کیا مقابلہ کرے گا (یعنے تولنے سے فائدہ ہی کیا ہے کہاں ایک چھوٹا پرچہ اور کہاں یہ گناہوں کے دفتر)
اُكْتُبْهَا فِي بِطَاقَةٍ اس کو ایک پرچے پر لکھ لے۔

بُطْلٌ یا بُطْلَانٌ یا بُطُوْلٌ ناچیز ہونا، بیکار ہونا، لغو ہونا، نیست ہونا۔
بَاطِلٌ لغو، ناچیز، غلط، جادوگر ابلیس اسکے مقابل حقٌّ ہے
لَا تُبْطِلُوْهَا بِالرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ اپنے اعمال کو ریا اور شہرت کی نیت کرکے ضائع مت کرو
لَا يَسْتَطِيعُهُ الْبَطَلَةُ. جادوگر اس پر قدرت نہیں پا سکتے (اس کو یاد نہیں کر سکتے یا پڑھ نہیں سکتے)
لَا يُبْطِلُهُ جَوْرُ جَائِرٍ. جہاد کو کسی ظالم بادشاہ کا ظلم باطل نہیں کر سکتا (یعنی ظالم بادشاہ اگر مسلمان ہو تو اس کی ماتحتی میں بھی جہاد ہو سکتا ہے)
اَيُّمَا امْرَاَةٍ نُكِحَتْ بِغَيْرِ اِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ. جو عورت ولی کے بے اذن نکاح کرے اس کا نکاح باطل ہے (اہلحدیث کا یہی قول ہے مگر حنفیہ کہتے ہیں مراد وہ عورت ہے جو نابالغ ہو یا غیر کفو سے نکاح کرے اور کبھی اس حدیث کی صحت میں کلام کرتے ہیں حالانکہ یہ حدیث صحیح ہے)
كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهِ بَاطِلٌ اللہ کی ذات وصفات اور نیک اعمال کے سوا ہر چیز فانی ہے یا بے فائدہ ہے۔
اُسْكُتْ اِنَّ عُمَرَ لَا يُحِبُّ الْبَاطِلَ اسود آنحضرت کو شعر سنا رہے تھے اتنے میں حضرت عمر آئے آپ نے فرمایا چپ رہ عمر لغو باتوں کو

Marfat.com

پسند نہیں کرتا۔

فَتًا کِی السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبٌ۔ ہتھیار بند، بہادر، کار آزمودہ

اِنِّی اَکْرَہُ الْبَطَّالَ۔ میں بیکار شخص کو برا سمجھتا ہوں جو نہ دنیا کا کام کرے نہ آخرت کا یہ بِطَالَۃ سے نکلا ہے جس کے معنی بیکاری، بے شغلی ہیں۔

بَاطِلٌ شرک کو بھی کہتے ہیں۔

ذَھَبَ دَمُہٗ بُطْلًا اس کا خون بیکار گیا

بُطْمٌ: بُن قہوہ ایک لغت بُطُمٌ بھی ہے۔

بَطْنٌ: پیٹ اندر کی جانب

بَطَنٌ پیٹ کی بیماری

بَطِنٌ۔ مالدار مغرور بہت کھانے والا۔

بَطِیْنٌ۔ بڑے پیٹ والا

بِطَانَۃٌ۔ راز بھید دلی دوست

بَطَنَ۔ چھپ گیا۔

بُطِنَ اسکے پیٹ میں درد ہے۔

مَبْطُوْنٌ۔ پیٹ کی بیماری والا۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام بَاطِنٌ بھی ہے کیونکہ وہ خلقت کی آنکھوں اور خیال اور وہم سے پوشیدہ ہے۔ اے برتر از خیال وقیاس وگمان ووہم بعضوں نے کہا اس لئے کہ وہ ہر چیز کے اندرونی حال سے خبردار ہے،

اَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَکَ شَیْءٌ۔ تو ایسا پوشیدہ ہے کہ تجھ سے بڑھ کر پوشیدہ کوئی چیز نہیں ہے۔

دُوْنَ کے معنی یہاں تحت کے نہیں ہیں جیسے بعض جاہلوں نے خیال کیا ہے تحت کا لفظ اللہ تعالیٰ کی نسبت کہیں وارد نہیں ہوا بلکہ وہ فوق الفوق ہر چیز کے اوپر ہے بعضوں نے کہا دونک کے معنی یہ ہیں کہ تیرے لگ بھگ نزدیک والی بھی کوئی چیز نہیں ہے یعنی جو تجھ سے صرف ایک ہی درجہ اتر کر ہو یعنی انیس بیس)

مَا بَعَثَ اللّٰہُ مِنْ نَبِیٍّ وَلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِیْفَۃٍ اِلَّا کَانَتْ لَہٗ بِطَانَتَانِ اللہ نے کوئی پیغمبر یا پیغمبر کا خلیفہ ایسا نہیں بھیجا جس کے دونوں طرح کے صلاح کار اور مشیر نہ ہوں (کچھ اچھے کچھ برے) (بعضوں نے کہا بِطَانَتَانِ سے نفس امارہ اور نفس لوامہ مراد ہیں یا قوت ملکیہ اور قوت حیوانیہ

اِنْ جَاءَتْ بِبَیِّنَۃٍ مِنْ بِطَانَۃِ اَھْلِھَا اگر وہ خاص اپنے گھر والوں میں سے گواہ لائے

کَانُوْا کَلَّفُوْا نِسْوَۃً مِنْ بِطَانَتِھَا چند عورتوں کو جو اس کی رازدار ہوتیں تکلیف دیتی تھیں۔

اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْبِطَانَۃِ تیری پناہ ہر بری چھپی خصلت سے

فَاِنَّھَا بِئْسَتِ الْبِطَانَۃُ۔ چوری (یا خیانت) بری خصلت ہے چھپی ہوئی اصل میں بِطَانَۃ استر کو کہتے ہیں اور ظِھَارَۃ ابرے کو پھر ہر چھپی بات کو بِطَانَۃ کہنے لگے)

بَطْنُ الشَّاۃِ۔ کلیجی دل وغیرہ

وَجَاءَ اَھْلُ الْمَدِیْنَۃِ یَضِجُّوْنَ۔ مدینہ کے باہر رہنے والے لوگ روتے چلاتے آئے۔

لَا بُدَّ اَنْ تَکُوْنَ فِتْنَۃٌ یَسْقُطُ فِیْھَا کُلُّ بِطَانَۃٍ وَّ وَلِیْجَۃٍ۔ ایک فتنہ ایسا ہونا ضروری ہے جس میں ہر ایک رازدار دوست اور جانی یار گر جائے گا۔

لِکُلِّ اٰیَۃٍ ظَھْرٌ وَّبَطْنٌ۔ ہر آیت کا ایک

Marfat.com

کھلا مضمون ہے اور ایک پوشیدہ ہے۔ بعضوں نے کہا ظہر سے لفظ اور بطن سے معنی مراد ہیں بعضوں نے ظہر سے ظاہری قصہ اور بطن سے اس کا اصل مقصود، بعضوں نے ظہر سے تلاوت اور بطن سے اس کا مطلب سمجھنا مراد لیا ہے۔

اَلْمَبْطُوْنُ شَهِيْدٌ۔ جو شخص پیٹ کے عارضہ سے مرجائے (مثلاً اسہال، ہیضہ، استسقاء وغیرہ سے) وہ شہید ہے اس کو قبر کا عذاب نہ ہوگا) بعضوں نے کہا مبطون سے مراد یہ ہے جس نے اپنے پیٹ کو حرام اور شبہ کے لقمہ سے بچایا

اَلْمَبْطُوْنُ لَمْ يُعَذَّبْ فِي الْقَبْرِ یا مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ لَمْ يُعَذَّبْ فِيْ قَبْرِهِ جس شخص کو پیٹ کا عارضہ ہو اور وہ اس عارضہ سے مرجائے اس کو قبر کا عذاب نہ ہوگا۔

اَلْبِطْنَةُ تُذْهِبُ الْفِطْنَةَ یا تَأْفِنُ الْفِطْنَةَ۔ شکم پُری دانائی کو میٹ دیتی ہے (اور کم خوری سے عقل بڑھتی ہے)

اِيَّاكُمْ وَالْبِطْنَةَ فَاِنَّهَا مُكْسِلَةٌ عَنِ الصَّلٰوةِ مُفْسِدَةٌ لِلْجِسْمِ مُؤَرِّثَةٌ لِلسَّقَمِ (یہ حضرت عمر کا قول ہے) لوگو پُرخواری سے (پیٹ بھر کر کھانے سے) بچے رہو اس سے نماز ادا کرنے میں سستی بدن میں خرابی اور بیماری پیدا ہوتی ہے۔

اِسْتَسْقٰى بَطْنُهُ۔ اس کے پیٹ میں زرد پانی بھر گیا

اِنَّ امْرَأَةً مَاتَتْ فِيْ بَطْنٍ۔ ایک عورت پیٹ کے عارضہ سے مرگئی (بعضوں نے کہا بَطْنٌ سے نفاس مراد ہے)

تَغْدُوْا خِمَاصًا وَّتَرُوْحُ بِطَانًا۔ پرندے صبح کو خالی پیٹ بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھرے لوٹ کر جاتے ہیں:

حُفَّلًا بِطَانًا۔ تھن دودھ سے بھرے ہوئے پیٹ پھولے ہوئے۔

اَبِيْتُ مِبْطَانًا وَحَوْلِيْ بُطُوْنٌ غَرْثٰى میں شکم سیر خوب کھاکر پیٹ بڑا کرکے رات گذاروں اور میرے گرداگرد بھوکے پیٹ رہیں (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے یعنے یہ مجھ سے نہیں ہوسکتا کہ میں اپنا پیٹ تو بھرلوں اور دوسرے مسلمان بھوکے رہیں)

اِنْ اَفْرَطَ فِي الشِّبَعِ كَظَّتْهُ الْبِطْنَةُ۔ اگر آنا سیر ہوکر کھائے کہ بطنہ کا گمان ہو (بطنہ امتلاء کی بیماری)

بِحَسْبِكَ دَاءً اَنْ تَبِيْتَ بِبِطْنَةٍ وَّحَوْلَكَ اَكْبَادٌ تَحِنُّ اِلَى الْقِدِّ۔ یہ بیماری تیرے لئے بس ہے کہ تو رات کو شکم سیر ہے اور تیرے گرداگرد وہ کلیجے ہوں جو کھال تک کھا جانا چاہیں

اَلْبَطِيْنُ الْاَنْزَعُ (یہ حضرت علی کی صفت ہے) بڑے پیٹ والے

اَنْزَعُ جس کی چندیا پر بال نہ ہوں (بعضوں نے کہا بڑے پیٹ والے سے یہ مُراد ہے کہ ان کا پیٹ معدن علم و حکمت تھا اور انزع سے یہ مُراد ہے کہ شرک اور کفر سے بالکل دور تھے

بَطَنَتْ بِكَ الْحُمّٰى۔ بخار تیرے اندر سما گیا (عرب لوگ کہتے ہیں)۔

بَطَنَهُ الدَّاءُ۔ بیماری اس کے اندر بیٹھ گئی

اِرْتَبَطَ فَرَسًا لِيَسْتَبْطِنَهَا۔ اس نے گھوڑی اس لئے باندھی کہ اس کا بچہ لے۔

هَنِيْئًا لَكَ خَرَجْتَ مِنَ الدُّنْيَا بِبِطْنَتِكَ لَمْ تَتَغَضْغَضْ مِنْهَا بِشَيْءٍ (یہ عمرو بن عاص کا قول ہے۔ انہوں نے عبدالرحمٰن بن عوف

کو مخاطب کر کے کہا جب وہ مر گئے) مبارک ہو
تم کو تم دنیا سے شکم سیر ہو کر گئے (اللہ نے تم کو بہت
مال دولت دیا) اور پھر دنیا کو تم نے کچھ نقصان
نہیں پہنچایا (خلافت یا حکومت کی آفتوں سے
محفوظ رہے۔ کبھی یہ جملہ ہجو کے مقام میں بھی کہا
جاتا ہے یعنے اس بخیل کی شان میں جس نے ساری
عمر مال جوڑا ایک پیسہ خرچ نہیں کیا مگر یہاں عبدالرحمٰن
کی تعریف مقصود ہے)
فَاِذَا رَجُلٌ مُبَطَّنٌ مِثْلُ السَّيْفِ۔ ناگاہ
ایک شخص دیکھا باریک پیٹ والا تلوار کی طرح
(یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صفت ہے)
اَلشَّوْطُ بَطِيْنٌ۔ پھیرا دور کا ہے (ہنوز دہلی
دور است)
كَتَبَ عَلٰى بَطْنٍ عُقُوْلَهٗ ہر بطن (قبیلہ کی شاخ)
پر اس کی دیتیں لکھ دیں
بَطْن قبیلے سے کم اور فَخِذ سے زیادہ ہوتا ہے
اس کی جمع اَبْطُن اور بُطُوْن آئی ہے۔
يُنَادِيْ مُنَادٍ مِنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ۔ عرش
کے بیچوں بیچ (یا جڑ) میں سے ایک پکارنے والا
پکارے گا۔
اَلشَّمْسُ اِذَا غَابَتْ اِنْتَهَتْ اِلٰى حَدِّ
بُطْنَانِ الْعَرْشِ سورج جب ڈوب جاتا ہے تو
عرش کے بیچوں بیچ تک پہنچتا ہے (یعنی دائرہ
نصف النہار تک)
تَرْوِيْ بِهِ الْقِيْعَانُ۔ یا اللہ ایسا پانی برسا
جس سے میدان سیراب ہو جائیں اور نالے
بہہ نکلیں
اِنَّهٗ كَانَ مُبَطَّنَ لِحْيَتِهٖ۔ وہ داڑھی کے
بال جو تالو اور ٹھڈی کے تلے ہوتے ہیں ان کو
صاف کرتے تھے۔
غَسْلُ الْبِطْنَةِ۔ گانڈ دھونا۔
حَتّٰى يَقْتُلَهٗ ذُو الْبُطَيْنِ یہاں تک کہ اس
کو پیٹ والا (اسامہ بن زید) مار ڈالے (ان کا
پیٹ بڑا تھا اس لئے ان کو ذوالبطین کہتے تھے
اِنَّ عَلِيًّا مَسَحَ عَلَى النَّعْلَيْنِ وَلَمْ يَسْتَبْطِنِ
الشِّرَاكَيْنِ۔ حضرت علی نے جوتیوں پر مسح کیا
اور تسموں کے اندر کی جانب مسح نہیں کیا۔

باب الباء مع الظاء

بَظْرٌ: ٹنہ
بِظْرٌ۔ رائگاں، تلف
بُظَارَةٌ۔ وہ تندی اور بلندی جو اوپر کے ہونٹ
میں ہوتی ہے۔
بِظْرِيْرَةٌ بے شرم زبان دراز عورت۔
اُمْصُصْ بَظْرَ اللَّاتِ (یہ ابوبکر صدیقؓ نے
عروہ بن مسعود ثقفی سے کہا) اپنے جالات کا ٹنہ
چوس (اس کو بوسہ دے اس کو پوج کیا ہم محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے
يَا ابْنَ مُقَطِّعَةِ الْبُظُوْرِ اوٹنے کاٹنے
والی کے بیٹے (یہ حضرت حمزہؓ نے سباع بن
عبدالعزیٰ سے کہا اس کی ماں یہی پیشہ کرتی تھی
عورتوں کا ختنہ کیا کرتی تھی، معلوم ہوا کہ
ضرورت کے وقت ایسے اعضا کا نام لینا تہذیب
کے خلاف نہیں ہے)
مَا تَقُوْلُ اَيُّهَا الْعَبْدُ الْاَبْظَرُ (یہ حضرت
علی نے شریح سے کہا یعنے اے غلام اونچے ہونٹ
والے تو اس مسئلہ میں کیا کہتا ہے۔
بَظٌّ۔ ستار کے تاروں کو ہلانا تیار کرنے کے لئے۔

Marfat.com

اَبَظَّ موٹا ہوا
فَظٌّ بَظٌّ - غلیظ بدخلق
بَظْوٌ یا بُظُوٌّ ٹھونس ہونا

باب الباء مع العین

بَعْبَعَةٌ: جلدی جلدی باتیں کرنا - مقابلہ سے بھاگنا
بَعَابِعَةٌ - محتاج لوگ -
بَعْثٌ: جگانا، جِلانا، بھیجنا، اٹھانا، لشکر، گروہ -
بُعُوثٌ جمع ہے بَعْثٌ کی
یَوْمُ الْبَعْثِ - قیامت کا دن
بَاعِثٌ - اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے یعنی جِلا کر اٹھانے والا -
بَعِیْثُكَ نِعْمَةٌ (یہ آنحضرتؐ کی صفت ہے) یعنے جس کو تو نے خلقت پر احسان کرکے بھیجا
وَالَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ نَبِیًّا - قسم اس کی جس نے مجھکو سچا پیغمبر کرکے بھیجا -
لِلْفِتْنَةِ بَعَثَاتٌ - فساد کے بار بار اُٹھان ہوتے ہیں (گھڑی گھڑی اسکے غبار اٹھتے ہیں)
فَبَعَثْتُ الْبَعِیْرَ یا فَبَعَثْنَا الْبَعِیْرَ - پھر جو میں نے یا ہم نے اونٹ اُٹھایا تو ہار کو اس کے تلے پایا)
اَتَانِی اللَّیْلَةَ اٰتِیَانِ فَابْتَعَثَانِیْ - رات کو میرے پاس دو آنے والے (فرشتے) آئے انہوں نے مجھکو جگایا
یَا اٰدَمُ اَبْعَثْ بَعْثَ النَّارِ آدم دوزخ کا گروہ (اپنی اولاد میں سے) نکال
اَخْرِجُوْا بَعْثَ النَّارِ فَیَسْأَلُ الْمُخَاطَبُوْنَ مِنْ کَمْ کَمْ (فرشتوں کو حکم ہوگا) دوزخ کا لشکر نکالو وہ عرض کریں گے کتنے کتنوں میں سے (یعنی فی ہزار یا فی سو کتنے آدمی نکالیں)
اِذِ انْبَعَثَ اَشْقَاهَا جب ان میں کا بدبخت اٹھ کھڑا ہوا -
اَلْبَاعُوْثُ - پانی کی دُعا یہ لفظ سریانی ہے جیسے استسقا مسلمانوں میں)
وَعِنْدَهَا جَارِیَتَانِ تُغَنِّیَانِ بِمَا قِیْلَ یَوْمَ بُعَاثٍ - حضرت عائشہؓ کے پاس اس وقت دو چھوکریاں وہ اشعار گا رہی تھیں جو بعاث کے دن کہی گئی تھیں -
بُعَاث ایک قلعہ تھا قبیلہ اوس کا وہاں پر اوس اور خزرج انصار کے دونوں قبیلوں میں جنگ عظیم ہوئی تھی جو ایک سو بیس برس تک برابر جاری رہی پھر اللہ تعالیٰ نے اسلام کی برکت سے ان دونوں فریق میں صلح اور محبت کرادی
بُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ کَافَّةً میں (دنیا کے) سب لوگوں کی طرف بھیجا گیا (عربی ہوں یا عجمی)
یَبْعَثُ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَهَا دِیْنَهَا - اللہ تعالیٰ اس اُمت میں ہر صدی کے اخیر پر ایک ایسے (عالم فاضل لائق صالح) شخص کو پیدا کرے گا جو دین کو ازسرنو حیات تازہ بخشے گا اور شریعت کے سچے مسائل جن کو لوگوں نے بھلا دیا ہوگا پھر شائع اور مشہور کرے گا (ہر ایک گروہ نے اپنے پیشواؤں کو مجددی کا مرتبہ عطا کیا ہے اور حق یہ ہے کہ یہ حدیث کسی فرقہ سے خاص نہیں ہے بلکہ فقہا اور محدثین اور صوفیہ ہر ایک زمرہ میں جو مشہور لوگ صدی کے آخر پر گذرے ہیں وہ سب مجدد ہو سکتے ہیں - محدثین میں امام بخاری علیہ الرحمۃ اور فقہا

Marfat.com

میں امام شافعی اور متاخرین میں امام ابن تیمیہ قاضی شوکانی اور
شاہ ولی اللہ صاحب اور نواب صدیق حسن خانصاحب
مرحوم دمغفور کو اگر مجدد کہا جائے تو بجا ہے)
اَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا یُنَادِیْ بِالصَّلٰوۃِ
تم ایک شخص کو کیوں مقرر نہیں کرتے جو نماز کے
لئے لوگوں کو پکار دیا کرے۔
وَھُوَ یَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰی مَکَّۃَ۔ عمرو بن
سعید یزید کا عامل جو مدینہ کا حاکم تھا مکہ میں
فوجیں روانہ کر رہا تھا (عبداللہ بن زبیر سے
لڑنے کے لئے)
ثُمَّ یَبْعَثُ اللّٰہُ مَلَکًا۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک
فرشتہ بھیجتا ہے (شاید یہ فرشتہ اس فرشتہ
کے سوا ہے جو ماں کے رحم پر معین ہوتا ہے)
حَتّٰی تَنْبَعِثَ رَاحِلَتُہٗ۔ جب تک آپ کی
اونٹنی اٹھ کر سیدھی ہوتی (رستہ چلنا شروع
کرتی)
فَیَبْعَثُ اللّٰہُ عِیْسٰی۔ اللہ تعالیٰ حضرت عیسٰی
کو بھیجے گا (یعنی آسمان سے ان کو اتارے گا
اور وہ شریعت محمدی کے پیرو ہوں گے بعض معتزلہ
نے حضرت عیسٰی کے اترنے اور دجال کے قتل
کرنے کا انکار کیا ہے)
بُعِثَتْ ھٰذِہِ الرِّیْحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ
یہ ہوا ایک منافق کے مرنے پر بھیجی گئی ہے (تاکہ
لوگوں کے لئے ایک نشانی ہو اور اس کے لئے
عذاب ہو)
فَیَبْعَثُہُ اللّٰہُ مَتٰی شَاءَ۔ اللہ جب چاہیگا
اس کو اٹھائے گا (یعنی بیدار کرے گا)
لَیَبْعَثَنَّہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ اللہ تعالےٰ
حجر اسود کو قیامت کے دن زندہ کرے گا اس کو

زبان دے گا وہ اپنے چومنے والوں پر گواہی دیگا
یہ حدیث حضرت علی نے حضرت عمر کے جواب میں بیان
کی جب انھوں نے کہا تو ایک پتھر ہے نہ فائدہ
پہنچا سکتا ہے نہ نقصان۔ حضرت علی نے کہا کیوں
نہیں امیرالمومنین یہ فائدہ اور نقصان پہنچا سکتا
ہے اللہ تعالےٰ قیامت کے دن اس کو زندہ کریگا
اخیر حدیث تک)
یُبْعَثُ فِیْ ثِیَابِہِ الَّتِیْ یَمُوْتُ فِیْھَا
آدمی انہی کپڑوں میں اٹھے گا جن میں وہ مریگا
(اس لئے میت کو اچھا پاک صاف کفن دینا چاہیے
بعضوں نے کہا یہاں کپڑوں سے اعمال مراد
ہیں کیونکہ آدمی کفن پہن کر نہیں مرتا بلکہ
مرنے کے بعد اس کو کفن دیا جاتا ہے دوسرے
یہ کہ حشر تو ننگے بدن ننگے پاؤں ہوگا جیسے
دوسری حدیث میں ہے اس کا جواب یوں دیا ہے
کہ حشر اور ہے اور بعث اور ہے ممکن ہے کہ قبر
سے اٹھتے وقت آدمی اپنے کفن میں اٹھیں پھر
حشر کے وقت برہنہ ہوں اور اللہ تعالیٰ جیسے
گلی سڑی خاک شدہ ہڈیوں کا اعادہ کریگا
ویسے ہی کفن کے بھی کپڑے کا اعادہ کرسکتا ہے)
بَعَثَ بَعْثًا فَقَالَ لِیَنْبَعِثْ مِنْ کُلِّ
رَجُلَیْنِ اَحَدُھُمَا۔ آنحضرت صلعم نے ایک فوج
بھیجنا چاہی تو فرمایا ہر دو آدمیوں میں سے ایک
آدمی جائے (ایک گھر میں رہے یعنے آدھے آدمی
جائیں آدھے گھروں میں رہیں)
اِبْعَثْھَا قِیَامًا مُّقَیَّدَۃً۔ اونٹوں کو نحر کے
وقت کھڑا رکھ ان کا بایاں ہاتھ بندھا ہوا ہو۔
قَدْ بُعِثَ اِلَیْہِ۔ کیا محمد صلے اللہ علیہ وسلم
بلوائے گئے ہیں (یہ فرشتوں نے شب معراج

Marfat.com

میں حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا تھا۔
بَعَثَ رَهْطًا اِلٰی اَبِیْ رَافِعِ الْیَهُوْدِیِّ آپ نے چند آدمیوں کو ابو رافع یہودی کے پاس بھیجا (جو ملک حجاز کا بڑا تاجر تھا اس کو مار ڈالنے کے لئے کیونکہ یہ مردود پیغمبر صاحب کی ہجو کرتا اور لوگوں کو آپ سے لڑنے کے لئے اُبھارتا، اسلام لانے سے ان کو روکتا)
بَعَثَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِنَغْنَمَ عَلٰی اَقْدَامِنَا۔ آنحضرتؐ نے ہم کو لوٹ کا مال کمانے کے لئے پا پیادہ بھیجا۔
مَا رَاَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُنْخُلًا مِنْ حِیْنَ اِنْبَعَثَهُ اللّٰهُ۔ آنحضرتؐ جب سے پیغمبر ہوئے آپ نے چھلنی نہیں دیکھی (ہمیشہ بے چھنا آٹا کھایا کئے)
هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰی یَبْعَثَكَ اللّٰهُ۔ تیرا ٹھکانا جب تک اللہ تجھ کو نہ اٹھائے (یعنی حشر نہ ہو) یہی ہے
اَوَّلُ الْعَقِیْقِ بَرِیْدُ الْبَعْثِ۔ برید البعث ایک مقام کا نام ہے۔
بَعْثَرَةٌ: دیکھنا، تلاش کرنا، کھودنا، الٹ پلٹ کرنا، باہر لانا۔
اِذَا لَمْ اَرَكَ تَبَعْثَرَتْ نَفْسِیْ۔ جب میں آپ کو نہیں دیکھتا تو پریشان خاطر ہو جاتا ہوں۔
بُعْثُطٌ: ناف، بیچوں بیچ
اَنَا ابْنُ بُعْثُطِهَا (یہ معاویہؓ کا قول ہے جب ان سے پوچھا گیا قریش میں تمہارا نسب کیا ہے) میں تو قریش کی ناف ہوں (یعنی میرا نسب بہت اعلیٰ ہے، قریش کے افضل ترین خاندان سے ہوں)
بَعْجٌ: چیرنا، پھاڑنا، کھولنا۔
اِذَا رَاَیْتَ مَكَّةَ قَدْ بُعِجَتْ كَظَائِمَ: جب تو دیکھے مکہ میں زمین پھاڑ کر برابر برابر کنوئیں بنا دیئے جائیں جن کو قنوات کہتے ہیں یعنی کاریزیں
بَعَجَ الْاَرْضَ وَ بَجَعَهَا۔ حضرت عمرؓ نے زمین پھاڑ ڈالی اس کو چیر دیا (یعنی اُن کے زمانے میں بہت فتوحات ہوئیں)
اِنَّ ابْنَ حَنْتَمَةَ بَعَجَتْ لَهُ الدُّنْیَا مِعَاهَا حنتمہ کے بیٹے (یعنی حضرت عمرؓ) کے لئے (ان کی والدہ کا نام حنتمہ تھا) دنیا نے اپنی آنتیں کھول کر دیں (سب خزانے حوالے کر دیئے) یہ عمرو بن عاص کا قول ہے۔
اِنْ دَنَا مِنِّیْ اَحَدٌ اَبْعَجُ بَطْنَهُ بِالْخَنْجَرِ اگر میرے پاس کوئی آیا میں اس کا پیٹ خنجر سے پھاڑ ڈالوں گی (یہ اُم سلیم کا قول ہے)
بَعْدٌ: پچھلا یہ قَبْلٌ کی ضد ہے)
بُعْدًا۔ دوری، موت، لعنت
اَبْعَدُ اور بُعَّاد دور تر، ذلیل، خوار، تباہ حال خائن
كَانَ اِذَا اَرَادَ الْبَرَازَ اَبْعَدَ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حاجت ضروری کے لئے دور تشریف لے جاتے۔
كَانَ یَتَبَعَّدُ فِی الْمَذْهَبِ وہی معنی ہیں
اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ قَضَاءَ الْحَاجَةِ فَلْیُبْعِدْ جب کوئی تم میں سے حاجت کے لئے جانا چاہے تو دور جائے۔
اِنَّ الْاَبْعَدَ قَدْ زَنٰی اس کمبخت سے دور تباہی زدہ شخص نے زنا کیا (عرب لوگ کہتے ہیں
كَتَبَ اللّٰهُ الْاَبْعَدَ لِفِیْهِ اللہ تعالیٰ نے خا

شخص کو اوندھے منہ گرا دیا)
بُعْدًا لَكُمْ وَسُحْقًا. کمبختو دور ہو تم پر
پھٹکار (یہ آدمی قیامت کے دن اپنے اعضاء سے
کہے گا جب وہ اس کے خلاف گواہی دینگے)
هَلْ اَبْعَدُ مِنْ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْهُ. کیا
اس شخص سے بھی کوئی دور تر (یعنی عالی شان ہے)
جس کو تم نے مار ڈالا یا میرے قتل ہونے کو تم
نے بعید سمجھا حالانکہ اس سے بھی بعید تر یہ ہے
کہ میں اپنی قوم کے ہاتھ سے مارا گیا صحیح روایت
میں اَعْمَدُ ہے جیسے آگے آئے گا)
وَجِئْنَا اِلٰى اَرْضِ الْبُعَدَاءِ ہم غیر لوگوں
کے ملک میں آگئے (جن سے ہماری کوئی قرابت
نہیں ہے)
اَمَّا بَعْدُ. خدا کی حمد و ثنا کے بعد مطلب یہ ہے
فَلَا شَيْءَ بَعْدَهٗ اس کے سوا کوئی چیز (ایک
وقت میں) نہ ہوگی یعنی جب اللہ کے سوا سب
چیزیں فنا ہو جائیں گی)
وَاِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَاَبْعَدُ وَاَبْعَدُ
اگر تو جھوٹا ہے جب تو تجھے کچھ نہ ملنا چاہیے
کچھ نہ ملنا چاہیے (یہ آپ نے لعان کرنے والے
سے فرمایا جب اس نے جورو سے اپنے مال
کی واپسی چاہی)
اِنَّ اَعْظَمَ الذُّنُوْبِ اَنْ يَّلْقَاهُ بَعْدَ
الْكَبَائِرِ اَنْ يَّمُوْتَ مَدْيُوْنًا. کبیرہ
گناہوں کے بعد پھر بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی
پروردگار سے مقروض رہ کر ملے۔
فَلَا عَلَيْكَ اَنْ لَّا تَعْمَلَ بَعْدَهَا
اگر تو اس کے بعد کوئی نیک عمل (سوا فرضوں کے)
نہ کرے تب بھی تیرا کچھ نقصان نہ ہوگا

بَعْدَ اخْتِلَافِ الدِّيْنِ وَالدَّارِ باوجود
اختلاف دین اور دار کے (کہ ایک دار الاسلام
میں اور دوسرا دار الحرب میں)
وَكَانَ صَلٰوتُهٗ بَعْدُ تَخْفِيْفًا. صبح کی نماز
کے بعد دوسری نمازیں آنحضرتؐ کی ہلکی ہوتیں
تھیں (ان میں مختصر قرأت کرتے اور صبح کی نماز
میں لمبی سورتیں پڑھتے)
اَحَبُّ الدِّيَارِ بَعْدَ يَوْمَئِذٍ اس دن کے
بعد سے پھر تمام ملکوں میں زیادہ محبوب۔
يَهْوِيْ بِهَا اَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ
الْمَغْرِبِ. اس کی وجہ سے اتنے نیچے گڑھے
میں گر جاتا ہے جس کا گہراؤ اس سے بھی زیادہ ہے
جتنا مشرق اور مغرب میں فاصلہ ہے۔
مَنْ قَضٰى بَيْنَ اثْنَيْنِ فَاَخْطَاَ سَقَطَ اَبْعَدَ
مِنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ جو شخص دو آدمیوں کا
قضیہ چکائے اور اس میں عمدًا غلطی کرے (غلط
فیصلہ کرے جان بوجھ کر) تو وہ اس سے بھی
زیادہ گر جائے گا جتنا آسمان سے زمین کا فاصلہ
تَبَاعَدَتْ عَنْهُ النَّارُ مَسِيْرَةَ سَنَةٍ
آگ اس سے ایک سال کی راہ پر دور ہو جائے گی
اِنَّ حَوْضِيْ اَبْعَدُ مِنْ اَيْلَةَ اِلٰى عَدَنٍ
میرا حوض اس سے بھی بڑا ہے جتنا فاصلہ ایلہ
سے (جو ملک شام میں ہے) عدن تک ہے
(عدن یمن کا بندر ہے)
لَا يَزَالُ يَتَبَاعَدُ برابر دور ہوتا جاتا ہے (صف
اول میں شریک نہیں ہوتا)
بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ. میری خطاؤں
کو مجھ سے دور کر دے (کہ میں ان خطاؤں کو
نہ کروں یا جو خطائیں کر چکا ہوں ان کو بخش دے

Marfat.com

میرے نامۂ اعمال سے محو کر دے)

کُنَّا فِیْ مَوْقِفٍ لَنَا بِعَرَفَةَ يُبَاعِدُهُ مِنْ مَوْقِفِ الْاِمَامِ جِدًّا ہم عرفات میں ایسے مقام میں ٹھہرے ہوئے تھے جو امام کے مقام سے بہت دور تھا۔

فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ۔ کچھ زیادہ وقت نہیں گزرا کہ وہ لوٹ کر آیا۔

بَعَّدَهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ كَبُعْدِ غُرَابٍ طَائِرٍ وَهُوَ فَرْخٌ حَتّٰى مَاتَ ۔ اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ سے اتنا دور کر دے گا جتنی دور کوا جب وہ پٹھا ہو اس وقت سے لے کر مرنے تک اُڑتا رہے (حالانکہ کوے کی عمر بڑی ہوتی ہے کہتے ہیں پانچ سو برس تک جیتا ہے)

لَا اَسْاَلُ اَحَدًا بَعْدَكَ ۔ اب جو میں نے آپ سے سوال کیا ہے اس کے بعد کسی سے سوال نہیں کرنے کا۔

كَذَّابَانِ يَخْرُجَانِ بَعْدِيْ دو جھوٹے جو میرے بعد نکلیں گے (یعنی ان کی رونق میرے بعد ہوگی کیونکہ اسود عنسی آپ کے سامنے ظاہر ہو چکا تھا البتہ مسیلمہ نے آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا)

وَكَانَ بَعْدُ الْقِصَاصُ ۔ اسلام کے بعد قصاص ہو گیا (کفر کے زمانہ کی خوں ریزی موقوف ہوئی)

بَعْرٌ یا بَعَرَةٌ یا بَعْرَةٌ مینگنی

بَعْرَةٌ ۔ غصہ

بَعِيْرٌ ۔ چار برس یا اس سے زیادہ کا اونٹ

اِسْتَغْفَرَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْبَعِيْرِ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ مَرَّةً ۔ آنحضرتؐ نے جس رات کو میرا اونٹ خریدا میرے لئے پچیس بار بخشش کی دعا کی (یہ جابر بن عبداللہ انصاری کا قول ہے۔ اس رات کو لیلۃ البعیر کہتے ہیں)

تَرْمِيْ بِالْبَعْرَةِ عَلٰى رَأْسِ الْحَوْلِ سال آخر ہونے پر ایک مینگنی پھینکتی (اس کو پھینک کر نکل آتی عدت پوری کرتی یہ جاہلیت کی رسم تھی)

بَعْضٌ: ٹکڑا

اَبْعَاضٌ جمع

بَعُوْضٌ مچھر (یہ جمع ہے)

بَعُوْضَةٌ ۔ ایک مچھر

اَصَابَنِيْ بَعْضُ الشَّيْءِ مجھ کو کچھ ہو گیا یعنی ضعف بصر امام بخاری نے اپنی صحیح میں کئی مقامات میں یوں کہا ہے۔ قَالَ بَعْضُ النَّاسِ اور اس سے حنفیہ یا امام ابوحنیفہ یا امام محمد یا امام شافعی کو مراد لیا ہے۔ بعض الناس کوئی تحقیر کا کلمہ نہیں ہے مگر حنفیہ امام بخاری کے اس لفظ پر بڑے ناراض ہیں حیدرآباد میں مولانا حسن الزماں محدث مرحوم نے اپنی کتاب میں امام ابوحنیفہؒ کو امام الفقہاء کہا تو اس پر ایک کشمیری حنفی صاحب سخت ناراض ہوئے کہنے لگے اس میں کیا قباحت ہوئی امام ابوحنیفہ نے بہت کم حدیثیں روایت کی ہیں یہاں تک کہ خطیب نے کہا انہوں نے صرف پچاس حدیثیں روایت کیں اور ان میں بھی نصف سے زیادہ میں غلطی کی اور دارقطنی وغیرہ نے ان کو حدیث کے ضعیف راویوں میں لکھا اس لئے وہ امام المحدثین نہیں ہو سکتے البتہ فقہ اور استنباط اور قیاس میں تو وہ امام ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو کمال ذکا اور تیز فہمی عطا فرمائی تھی ان کی فضیلت یہ

Marfat.com

کیا کم ہے کہ ایک جم غفیر مسلمانوں کا ان کے مذہب کی پیروی کرتا ہے۔ رضی اللہ عنہ وغفرلنا ولہ)

لَا تَتَبَعَّضُ بِتَجْزِیَۃِ الْعَدَدِ فِیْ کَمَالِہٖ اپنے اوصاف کمال کی وجہ سے پروردگار میں حصے نہیں ہوتے (کیونکہ وہ تجزیہ اور تبعیض سے پاک ہے)

اَلَا تُخْبِرُنِیْ مِنْ اَیْنَ عَلِمْتَ وَقُلْتَ اِنَّ الْمَسْحَ بِبَعْضِ الرَّاْسِ وَبَعْضِ الرِّجْلَیْنِ زرارہ بن امین نے امام محمد باقر سے پوچھا مجھ سے بیان کرو یہ تم کو کیونکر معلوم ہوا کہ وضو میں سر اور پاؤں کے ایک حصہ کا مسح کافی ہے۔ (امام یہ سن کر ہنس دیے) فرمایا اے زرارہ آنحضرتؐ نے ایسا ہی فرمایا اور قرآن میں بھی یہی مضمون ہے کیونکہ پہلے فرمایا فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَکُمْ معلوم ہوا سارا منہ دھونا فرض ہے پھر فرمایا وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ تو ہاتھوں کا کہنیوں تک دھونا فرض ہے پھر کلام کو جدا کیا فرمایا وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ تو جب پاؤں کو سر سے ملا لیا تو ہم نے جان لیا کہ پاؤں کے ایک حصہ کا مسح کافی ہے جیسے سر کے ایک حصے کا اور آنحضرتؐ نے اس کو بیان فرما دیا مگر لوگوں نے اس کو بھلا دیا اس پر عمل نہیں کیا۔

بعع: بے انداز بہانا، ابر کا متواتر برسنا۔

بَعَاعٌ۔ سب کا سب

بُعَعَۃٌ۔ اونٹ کا درمیانی بچہ پہلے بچہ کو رُبَعٌ اور آخری کو ھُبَعٌ کہتے ہیں۔

اَخَذَھَا فَبَعَّھَا فِی الْبَطْحَاءِ شراب لے کر اس کو چھوٹے میدان میں بہا دیا ایک روایت میں فَثَجَّھَا ہے یعنی پھینک دیا الٹ دیا)

اَلْقَتِ السَّحَابُ بَعَاعَ مَا اسْتَقَلَّتْ بِہٖ مِنَ الْحَمْلِ۔ ابر جتنا پانی کا بوجھ اٹھائے ہوئے تھا اس نے سب کا سب ڈال دیا۔

بَعْقٌ: مارنا، خون بہانا، کھولنا، سخت آواز کرنا، کھودنا

جَمُّ الْبُعَاقِ۔ بہت زور کا مینہ

اَلسَّحَابُ الْمُنْبَعِقُ۔ ابر بہت زور سے برسنے والا

کَانَ یَکْرَہُ التَّبَعُّقَ فِی الْکَلَامِ۔ آنحضرتؐ زبان درازی اور لفاظی پر گوئی کو برا سمجھتے تھے۔

فَاَیْنَ ھٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ یَبْعَقُوْنَ لِقَاحَنَا۔ پھر یہ لوگ کہاں ہیں جو ہمارے اونٹوں کو کاٹتے تھے ان کا خون بہاتے تھے

اِنْبِعَاقٌ ابر کا بہت برسنا، دفعتًا ایک بات کہنا، یاوہ گوئی

اِنَّ اللّٰہَ یَکْرَہُ الْاِنْبِعَاقَ فِی الْکَلَامِ اللہ تعالیٰ بک بک کو ناپسند کرتا ہے۔ (کثرتِ کلام کو)

بَعْلٌ: اونچی زمین اور وہ درخت جو جڑ سے پانی گھسیٹ لے اس کو آب پاشی کی ضرورت نہ ہو اور ایک بت اور ایک بادشاہ کا بھی نام تھا اور شوہر اور مالک اور عیال و اطفال

بِعَالٌ عورت مرد کا آپس میں کھیلنا، جماع کرنا

بُعَالٌ ایک پہاڑ کا نام ہے

بَعَالٌ ایک زمین ہے۔

بَعْلَبَکُّ ایک شہر کا نام ہے

اِنَّمَا اَیَّامُ اَکْلٍ وَشُرْبٍ وَبِعَالٍ ایام تشریق یعنی ۱۱-۱۲-۱۳ ذی الحجہ کھانے پینے جماع کرنے کے دن ہیں (ان دنوں میں روزہ نہ رکھو)

Marfat.com

اِذَا اَحْسَنْتُنَّ تَبَعُّلَ اَزْوَاجِكُنَّ :
جب تم اپنے خاوندوں کی اچھی طرح فرمانبرداری کروگی یا ان کے ساتھ عمدہ معاشرت کروگی ان کے لئے بناؤ سنگار کروگی

اِلَّا امْرَاَةٌ يَئِسَتْ مِنَ الْبُعُوْلَةِ مگر جو عورت خاوندوں سے مایوس ہوگئی ہو یا خاوند کرنے سے

جِهَادُ الْمَرْاَةِ حُسْنُ التَّبَعُّلِ ۔ عورت کا جہاد یہی ہے کہ اپنے خاوند کے ساتھ اچھی طرح گذران کرے (اس کو خوش رکھے اس کی ہر بات کی اور ضرورت کی خبر رکھے، اس کے مال واسباب کی نگرانی اور حفاظت کرے۔

اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ بَعْلَهَا۔ لونڈی اپنے مالک کو جنے یعنی لونڈیاں بہت ہوں ان کے پیٹ سے مالک کی اولاد ہو وہ بھی گویا مالک ہوئی (ایک روایت میں اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا ہے۔ ایک میں رَبَّهَا ہے)

اَنَا بَعْلُهَا۔ میں اس اونٹنی کا مالک ہوں

هَلْ لَكَ مِنْ بَعْلٍ (ایک شخص نے آنحضرتؐ سے جہاد پر بیعت کی آپ نے فرمایا کیا تیرے اوپر کچھ بوجھ ہے یعنے بال بچے ہیں یا نہیں (بعضوں نے کہا وہ لوگ ہیں جن کی اطاعت تجھ پر واجب ہے یعنے ماں باپ)

مَا سُقِيَ بَعْلًا فَفِيْهِ الْعُشْرُ جو پیداوار جڑوں سے پانی گھسیٹ لے (اس کو کنوئیں یا ندی یا تالاب سے پانی دینے کی ضرورت نہ ہو اس میں دسواں حصہ زکوٰۃ کا دینا ہوگا

وَاِنَّ لَنَا الضَّاحِيَةَ مِنَ الْبَعْلِ۔ ان درختوں میں سے جو پیداوار ہو وہ ہم لیں گے۔

اَلْعَجْوَةُ شِفَاءٌ مِّنَ السَّمِّ وَنَزَلَ بَعْلُهَا مِنَ الْجَنَّةِ عجوہ کھجور زہر کا علاج ہے اور اس کی جڑ بہشت سے اتری ہے

فَمَا زَالَ وَارِثُهُ بَعْلِيًّا حَتّٰى مَاتَ اس کا وارث بہت درختوں والا (یا بہت مالدار اور مالک اور رئیس) رہا یہاں تک کہ مرگیا۔

قُوْمُوْا فَتَشَاوَرُوْا فَمَنْ تَبَعَّلَ عَلَيْكُمْ اَمْرَكُمْ فَاقْتُلُوْهُ (یہ حضرت عمر کا قول ہے) اٹھو خلافت کے باب میں مشورہ کرو پھر جو کوئی تمہاری رائے سے سرتابی اور سرکشی کرے اس کو قتل کر ڈالو

مَنْ تَاَمَّرَ عَلَيْكُمْ مِنْ غَيْرِ مَشْوَرَةٍ اَوْ تَبَعَّلَ عَلَيْكُمْ اَمْرًا فَاقْتُلُوْهُ۔ جو شخص بن صلاح اور مشورہ (زبردستی) بادشاہ بن بیٹھے یا تمہاری رائے سے سرکشی کرے (خواہ مخواہ فساد کرانا چاہے) اس کو مار ڈالو (مہذب ممالک میں حضرت عمر کی اسی بیش بہا نصیحت پر عمل ہو رہا ہے انگلستان میں جس بادشاہ (چارلس) نے مجلس شوریٰ کی مخالفت کی تھی وہ قتل کر دیا گیا۔ سارے کام انگلستان اور فرانس اور امریکہ اور مہذب ممالک کے مجلس شوریٰ ہی پر چلتے ہیں لیکن افسوس ہے تو مسلمانوں پر کہ انہوں نے اپنے بزرگوں کے بیش بہا ارشادات کی کچھ پرواہ نہ کی اور دوسری قومیں ان پر چل کر ساری دنیا کی بادشاہ بن گئیں مسلمانوں نے حضرت عمر کا تو قول چھوڑ دیا اور ایک شاعر کے شعر پر عمل کرنے لگے۔ اگر شہ روز را گوید شب است ایں بباید گفت اینک ماہ و پروین)

فَاِنْ تَبَعَّلَ اَحَدٌ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ يُرِيْدُ تَشَتُّتَ اَمْرِهِمْ فَقَدِّمُوْهُ فَاضْرِبُوْا

Marfat.com

عُنُقَہٗ اگر کوئی شخص مسلمانوں سے یعنی ان کی جماعت سے سرکشی کر کے ان میں پھوٹ ڈالنا چاہے اس کو آگے لاؤ اور اس کی گردن مارو۔

لَمَّا نَزَلَ بِہٖ اِلْھِیَاطِلَۃُ وَھُمْ قَوْمٌ مِّنَ الْھِنْدِ لَعِلَ بِالْاَمْرِ۔ جب ہیاطلہ جو ہند (انڈیا) کی ایک قوم ہے اس پر آن کر اترے تو وہ حیران اور دہشت زدہ ہو گیا۔

اِسْتَبْعَلَ النَّخْلُ۔ کھجور کا درخت شوہر ہو گیا۔

بَعِلَ بِاَمْرِہٖ اپنے کام میں حیران اور دہشت زدہ ہو گیا۔

باب الباء مع الغین

بَغْتٌ یا بَغْتَۃٌ ناگاہ، یکایک اس کی جمع بَغَتَاتٌ، عرب لوگ کہتے ہیں بَغَتَہٗ یَبْغَتُہٗ بَغْتًا یعنی ناگاہ اس پر آن پہنچا

وَلَا نُظْھِرُ بَاغُوْتًا۔ ہم باغوت (جو نصاریٰ کی ایک عید ہے) کھلم کھلا نہیں منائیں گے (ایک روایت میں باغوثا ہے جس کا ذکر اوپر گذر چکا)

بَغَثٌ: تیرہ رنگ ہونا مائل بہ سفیدی

بُغَاثَۃٌ۔ ایک چڑیا ہے سفید تیرہ رنگ کی جو دیر میں اڑتی ہے اور ناتوان ہے عرب لوگوں میں ایک مثل ہے

اِنَّ الْبُغَاثَ بِاَرْضِنَا تَسْتَنْسِرُ یعنے ہمارے ملک میں جو لوگ آتے ہیں وہ عزت حاصل کر لیتے ہیں پہلے بغاث کی طرح ناتوان تھے۔ ہمارے ملک میں آ کر کرگس (گدھ) کی طرح زور آور اور قوی ہو جاتے ہیں

رَاَیْتُ وَحْشِیًّا فَاِذَا شَیْخٌ مِثْلُ الْبُغَاثَۃِ میں نے وحشی کو دیکھا (جس نے حضرت امیر حمزہؓ کو شہید کیا تھا) کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بوڑھا ہے بغاث چڑیا کی طرح سفید یا ضعیف اور ناتوان

فِیْ بُغَاثِ الطَّیْرِ مُدٌّ اگر محرم (احرام والا) بغاث چڑیا مارے تو ایک مد اناج صدقہ دے۔

کَاَنَّھَا بُغَاثٌ۔ وہ عورت بغاث کی طرح تھی (بوڑھی ناتوان)

بَغْثَرٌ: احمق، سست، مجہول، میلا کچیلا، موٹا اونٹ

بَغْثَرَۃٌ۔ تردد پریشانی، حیران کرنا۔

تَبَغْثُرٌ۔ پریشان ہونا

اِذَا لَمْ اَرَاکَ تَبَغْثَرَتْ نَفْسِیْ۔ جب میں آپ کو نہیں دیکھتا تو میرا دل پریشان ہو جاتا ہے

بَغْدَادُ یا بَغْدَاذ یا بَغْدَان یا مَغْدَاد: ایک مشہور شہر ہے۔

بَغْشٌ: ہلکا مینہ

فَاَصَابَنَا بُغَیْشٌ۔ ہم پر تھوڑا سا مینہ برسا (یہ تصغیر ہے بَغْشٌ کی کہتے ہیں ہلکے سے ہلکا مینہ طَلّ ہے یعنی پھوہار پھر رَذَاذ پھر بَغْش)

بُغْضٌ: (باب سمع یسمع اور نصر ینصر اور کرم یکرم تینوں باب سے آیا ہے) دشمن ہونا

اِبْغَاضٌ اور تَبْغِیْضٌ دشمن بنانا، دشمن سمجھنا۔

تَبَغُّضٌ دشمن رکھنا، یہ ضد ہے تَحَبُّبٌ کی۔

تَبَاغُضٌ ایک دوسرے سے دشمنی رکھنا یہ ضد ہے تَحَابُبٌ کی مُبْغَضٌ محبوب کی ضد ہے اور مَبْغُوْضٌ فصیح نہیں ہے

بَغِیْضٌ بڑا بغض رکھنے والا

بَغْضَاءُ اور بِغْضَۃٌ سخت بغض

اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَی اللّٰہِ الطَّلَاقُ وَسب حلال چیزوں میں اللہ تعالیٰ کو زیادہ ناپسند طلاق ہے (کیونکہ شیطان کو وہ بہت پسند ہے

Marfat.com

مرد عورت کا جدا ہو جانا۔
هُوَ الْبَغِيضُ النَّافِعُ۔ دوا ناپسند ہے مگر فائدہ کرنے والی ہے (یعنی بیمار دوا کو ناپسند کرتا ہے مگر وہ اس کے حق میں مفید ہے)
اَبْغَضُ الْبِلَادِ اَسْوَاقُهَا۔ سب جگہوں میں اللہ تعالےٰ کو زیادہ ناپسند بازار ہیں (کیونکہ بازار میں ہر ایک دوسرے کو جکمہ دینا چاہتا ہے اور اپنے فائدہ کا طالب رہتا ہے ایک حکیم کا قول ہے بازار یں لوگوں نے اسی لئے قائم کی ہیں کہ ایک دوسرے کو جکمہ (دھوکا) دیں دوسری وجہ یہ ہے کہ بازار میں جاکر آدمی دنیا کے دھندوں میں ایسا غرق ہو جاتا ہے کہ خدا کو بالکل بھول جاتا ہے۔ سارا دل مال و زر کے کمانے میں لگ جاتا ہے)
اِنَّ اللّٰهَ لَيُبْغِضُ الْمُؤْمِنَ الضَّعِيفَ اللہ تعالےٰ ناتوان مومن کو ناپسند کرتا ہے۔
قُلْتُ وَمَا الْمُؤْمِنُ الضَّعِيفُ قَالَ هُوَ الَّذِي يَرَى الْمُنْكَرَ وَلَا يُنْكِرُ عَلٰى فَاعِلِهِ (راوی نے کہا میں نے آنحضرتؐ سے پوچھا ناتوان مومن کون ہے فرمایا جو بری بات (خلاف شرع) دیکھتا ہے پھر کرنے والے پر (ڈر سے) انکار نہیں کرتا (ہمارے زمانہ میں اکثر مومنوں کا یہی حال ہے اللہ رحم کرے ہزارہا باتیں خلاف شرع دیکھتے ہیں اور زبان سے بھی منع کرنے میں ڈرتے ہیں کہتے ہیں لوگ ہم کو وہابی کہیں گے ہمارے دشمن ہو جائیں گے جو پکے مومن ہیں وہ اس کی پرواہ نہیں کرتے)

بَغْلٌ: خچر
تَبْغِيلٌ اور تَبَغُّلٌ اونٹ کی ایک تیز چال

اَهْدٰى لَهٗ بَغْلَةً بَيْضَاءَ اس نے آنحضرتؐ کو ایک نقرہ خچر (دُلدُل) تحفہ بھیجا
فِيهَا عَلَى الْعَيْنِ اِرْقَالٌ وَّتَبْغِيلٌ وہ اونٹنی ایسی ہے کہ تھکن اور ماندگی پر بھی دوڑتی ہے اور خچر کی طرح تیز چلتی ہے (یہ کعب بن زہیر کے قصیدے کا ایک مصرع ہے)

بُغَامٌ: یا بُغُومٌ نیل گائے یا ہرن یا پہاڑی بکری یا اونٹ کی آواز
كَانَتْ اِذَا وَضَعَتْ يَدَهَا عَلٰى سَنَامِ الْبَعِيرِ اَوْ عَجُزِهٖ رَفَعَ بُغَامَهٗ۔ وہ جب اونٹ کی کوہان یا اس کے پیچھے پر ہاتھ رکھتی تو آواز کرتا

بَغْيٌ: نافرمانی، سرکشی، شرارت، زنا کرنا، ڈھونڈنا
بِغْيَةٌ اور بَغِيَّةٌ مقصد، مطلب
بُغَاءٌ اور بُغْيَةٌ اور بُغْيٌ ڈھونڈھنا۔
اِبْغِنِي اَحْجَارًا اَسْتَطِبْ بِهَا۔ میرے لئے چند پتھر تلاش کر میں ان سے استنجا کروں (یہ معنی اس وقت ہیں جب اِبْغِنِي ہمزۂ وصل سے پڑھو اور اگر اَبْغِنِي بہ ہمزۂ قطع ہو تو معنی یہ ہوں گے میری مدد کر ایسا ہی اس حدیث میں اِبْغُونِي حَدِيدَةً اَسْتَطِبْ بِهَا ہمزۂ وصل اور ہمزۂ قطع دونوں ہو سکتے ہیں)
اِنَّهٗ خَرَجَ فِي بُغَاءِ اِبِلٍ ابوبکرؓ اونٹ کی تلاش میں نکلے
اَبْغِنِي خُبَيْبًا مجھ کو خبیب دیدو۔
اِنْطَلِقُوا بُغْيَانًا۔ ڈھونڈھتے ہوئے چلے جاؤ (بُغْيَانٌ باغی کی جمع ہے اور بُغَاةٌ بھی آئی ہے)
لَقِيَهُمَا رَجُلٌ بِكُرَاعِ الْغَمِيمِ فَقَالَ مَنْ اَنْتُمْ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ بَاغٍ وَّهَادٍ (جب آنحضرتؐ اور ابوبکر صدیقؓ دونوں ہجرت

Marfat.com

کی نیت سے مدینہ جارہے تھے تو رستہ میں ایک شخص ان سے ملا پوچھنے لگا تم کون ہو۔ ابوبکر نے کہا ایک ڈھونڈھنے والا ہے اور ایک رستہ بتانے والا ہے وہ آنحضرتؐ کو نہیں پہچانتا تھا جو ابوبکر کے پیچھے ایک ہی اونٹ پر سوار تھے۔ ابوبکر نے کمال دانائی سے یہاں توریہ کیا باغ سے اپنے تئیں مراد لیا یعنے میں طالب ہوں اور مرید اور رستہ بتانے والے سے آنحضرت صلعم کو یعنی آپ میرے پیر اور مرشد ہیں دین کا رستہ بتاتے ہیں پوچھنے والا کچھ اور سمجھا کہ یہ کسی گمی ہوئی چیز کی تلاش میں جارہے ہیں

تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ - عمارؓ کو باغی گروہ قتل کریگا معلوم ہوا کہ معاویہ کا گروہ باغی تھا جو امام برحق سے منحرف ہوگیا تھا اسی کے ہاتھوں حضرت عمارؓ شہید ہوئے۔ معاویہ نے اس حدیث کی یہ تاویل کی کہ باغیہ بغی سے یہاں مشتق نہیں ہے بلکہ بغاء سے اور مطلب یہ ہے کہ جو گروہ عثمانؓ کے خون کا طالب ہوگا وہ عمار کو قتل کرے گا اور انہوں نے حدیث کا آخری فقرہ لوگوں سے پوشیدہ رکھا کہ عمار تو اس گروہ کو بہشت کی طرف بلائے گا یعنی امام برحق کی اطاعت اور انقیاد کی طرف اور یہ گروہ عمار کو دوزخ کی طرف بلائے گا یعنی سرکشی اور بغاوت کی طرف)

فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا - اگر عورتیں تمہاری اطاعت کریں تو اب ان کو ستانے کا کوئی رستہ نہیں رہا بجز اسکے کہ تم ان پر ظلم کرو یہ اور بات ہے

اَنَا اُبْغِضُكَ لِاَنَّكَ تَبْغِيْ فِيْ اَذَانِكَ عبداللہ بن عمرؓ نے ایک شخص سے کہا میں تو تجھ سے بغض رکھتا ہوں کیونکہ تو اپنی اذان میں حد سے بڑھتا ہے (یعنے اذان کے الفاظ کو گانے کی طرح لمبا کرتا ہے یہ فعل خلافِ سنت ہے)

مترجم کہتا ہے دیکھو صحابہ کا طریق ایک ذرا سی سنت کی مخالفت پر کس قدر ناخوش ہوتے تھے کہ سنت کے خلاف کرنے والے سے بغض رکھتے وائے ہم لوگوں کے حال پر کہ دین کے فرائض اور اصول عقائد کے منکروں سے بھی الفت اور صحبت رکھتے ہیں

فَدَمَلَ عَلٰى بَغْيٍ وَّلَا يَدْرِيْ بِهٖ ان کا زخم اچھا تو ہوگیا مگر اندر فساد رہ گیا ان کو خبر نہیں ہوئی

اِمْرَاَةٌ بَغِيٌّ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ فِيْ كَلْبٍ ایک چھنال عورت کتے کے سبب سے بہشت میں گئی (رحم کرکے اس کو پانی پلایا تھا مگر ابن زیاد کے ساتھیوں نے آنحضرتؐ کے جگر گوشوں پر رحم نہ کیا ان کو پیاسا شہید کیا بھلا یہ بہشت میں کیونکر جا سکتے ہیں)

مَهْرُ الْبَغِيِّ رنڈی کی خرچی

رَعَيْتَ بَغْوَتَهَا وَبَرَمَتَهَا وَحُبْلَتَهَا وَبَلَتَهَا وَفَتْلَتَهَا ثُمَّ تَقْطَعُهَا ارے تو نے اس درخت کے کچے پھلوں کو چرایا اور گدر پھلوں کو اور شاخوں کو اور تیار پھلوں کو اور پختہ پھلوں کو پھر تو اس کو کاٹتا ہے (یہ حضرت عمرؓ نے ایک شخص سے کہا جس نے ایک پھل دار جنگلی درخت کاٹ ڈالا ایک روایت میں مَغْوَتَهَا ہے یہ غلط ہے صحیح بَغْوَتَهَا ہے)

مَا يَنْبَغِيْ لَهٗ یہ ان کے لئے اچھا نہیں ہوا (یہ نخعی نے ابراہیم بن مہاجر کی نسبت کہا جب وہ بیت المال کے خزانچی مقرر ہوئے)

اِبْغِنَا رِسْلًا - ہمارے لئے دودھ تلاش کر

لَا تَبْتَغِيْ لَهُمَا ثَالِثًا اگر آدمی کے پاس دو میدان

سونا ہو تو تیسرے کی تلاش میں رہیگا (قناعت نہیں کرنے کا. جتنا مال زیادہ ہوتا جائے گا اتنی ہی طمع اور حرص اور بڑھتی جائے گی)

وَلَا یَنْبَغِی لِاَحَدٍ کسی کو یہ سزاوار نہیں یا کسی کو یہ نہیں چاہیئے۔

رَجُلٌ اِسْتَعَارَ جَارِیَۃً لَمْ یَبْغِھَا غَائِلَۃً ایک شخص نے ایک لونڈی عاریتًا لی اور اس کی نیت اس کو ہلاک کرنے کی نہ تھی لیکن وہ ہلاک ہوگئی تو اس پر تاوان نہ ہوگا (امامیہ کے نزدیک لونڈی کی شرمگاہ عاریتًا لینا درست ہے)

تَبْتَغِی اِمْرَاَۃٌ مِّنَ السَّبْیِ - ایک عورت قیدیوں میں سے کچھ ڈھونڈ رہی تھی (ایک روایت میں تسعٰی ہے یعنی دوڑ رہی تھی)

یَبْتَغُوْنَ مَجَالِسَ الذِّکْرِ ذکر الٰہی کی مجلسیں ڈھونڈتے پھرتے ہیں

یَا بَاغِیَ الْخَیْرِ اَقْبِلْ وَیَا بَاغِیَ الشَّرِّ اَقْصِرْ نیکی کے ڈھونڈھنے والے آ (اب تجھکو اس کا ثواب ملے گا) برائی کے ڈھونڈنے والے اب برائی سے باز رہ توبہ کر (اس وقت تیری توبہ قبول ہوگی)

اِبْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَائِکُمْ مجھکو ناتوان کمزور غریب لوگوں میں تلاش کرنا (میں انہی کے ساتھ رہتا ہوں)

شِرَارُکُمُ الْبَاغُوْنَ الْبُرَآءَ الْعَنَتَ (اس کے معنی باب الباء مع الراء میں گذر چکے)

اَھْلَکَھُمُ الْبَغْیُ ان کو ظلم اور سرکشی نے تباہ کیا۔

خَرَجَ یَبْتَغِیْ لَنَا وہ ہمارے واسطے کچھ روٹی کمانے گئے ہیں۔

بَغَی الْجُرْحُ زخم سوج گیا۔

اَلَا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ بُغَاۃَ الْعِلْمِ جان لو اللہ تعالیٰ علم ڈھونڈھنے والوں سے یعنی طالبین علم سے محبت رکھتا ہے۔

باب الباء مع القاف

بَقْرٌ: کھولنا، چیرنا، کشادہ کرنا، دریافت کرنا۔

تَبَقُّرٌ۔ فراخ اور کشادہ ہونا۔

بَقَرَۃٌ گائے۔

بَقَرٌ وَبَقَرَاتٌ وَبُقُرٌ جمع

نَھٰی عَنِ التَّبَقُّرِ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ. آنحضرتؐ نے مال و دولت عیال اطفال میں بہت پھیلاؤ سے منع فرمایا (اس لئے کہ بہت پھیلاؤ سے آدمی پریشان ہو جاتا ہے، زندگی کا لطف مٹ جاتا ہے، عبادت اچھی طرح ادا نہیں ہوتی)

سَیَاْتِیْ فِتْنَۃٌ بَاقِرَۃٌ تَدَعُ الْحَلِیْمَ حَیْرَانَ قریب میں ایک بڑا فساد پیدا ہوگا فساد جو تفرقہ انداز ہوگا جس میں عقلمند علم والا شخص بھی حیران رہ جائے گا (کیونکر اس فساد سے بچے)

مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ الْبَاقِرُ امام محمد باقر یعنے متبحر دریائی علم

اِنَّ ھٰذِہٖ لَفِتْنَۃٌ بَاقِرَۃٌ کَدَاءِ الْبَطْنِ لَا یُدْرٰی اَنّٰی یُؤْتٰی لَہٗ یہ فتنہ (یعنے حضرت عثمان کا قتل) ایک بڑا فتنہ ہے جیسے پیٹ کا مرض اس کی دوا کیونکر کریں معلوم نہیں

فَمَا بَالُ ھٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ یَبْقُرُوْنَ بُیُوْتَنَا. ان لوگوں کو کیا ہوا ہے جو ہمارے گھروں کو کھول رہے ہیں کشادہ کر رہے ہیں (بعضوں نے یُبَقِّرُوْنَ روایت کیا ہے مگر لغت کی رو سے یہ صحیح معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ تبقیر کے معنی بُقَّیْرٰی کھیلنے کے ہیں جو مٹی سے لڑکے

کھیلا کرتے ہیں)

وَ بَقَرَ خَوَاصِرَهَا۔ حضرت حمزہؓ نے ان اونٹنیوں کی کوکھیں چیر ڈالیں (گانے والیوں کا گانا سنکر اس وقت حضرت امیر حمزہ نشہ میں تھے یہ قصہ مشہور ہے)

تَبَقَّرْتُ لَهَا الْحَدِيثَ میں نے کچا چٹھا ان پر کھول دیا ساری باتیں ان سے بیان کر دیں)

اِنْ دَنَا مِنِّي اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ بَقَرْتُ بَطْنَهٗ اگر کوئی مشرک میرے نزدیک آیا تو اس کا پیٹ (اس خنجر سے) پھاڑ ڈالوں گی (یہ ام سلیم نے آنحضرتؐ سے کہا جیسے اوپر گذر چکا)

فَبَقَرَ الْاَرْضَ ہدہد نے زمین کے نیچے پانی دیکھ لیا۔

فَاَمَرَ بِبَقَرَةٍ مِّنْ نُحَاسٍ تانبے کی ایک گاڑی بنانے کا حکم دے دیا۔ (یعنی ایک دیگ بصورت گائے کے)

فِي ثَلَاثِينَ بَاقُوْرَةً بَقَرَةٌ تیس گایوں میں ایک گائے زکوٰۃ کی دینا ہوگی (یمن والے بَقَرَةٌ کو بَاقُوْرَةٌ کہتے ہیں)

رَاَيْتُ بَقَرًا تُنْحَرُ میں نے خواب میں دیکھا گائیں کاٹی جا رہی ہیں اور اللہ کا کرنا بہتر ہے اور جو اس نے دوسری بدر کے بعد عطا فرمایا (یعنے مسلمانوں کا دل مضبوط کر دیا وہ کافروں کے جماؤ کی خبر سے کچھ پریشان نہیں ہوتے بلکہ یوں کہا حسبنا اللہ ونعم الوکیل)

يَتَخَلَّلُ الْبَاقِرَةَ گایوں کی جماعت میں گھس آتا ہے۔

بَقْطٌ: توشہ خانہ، جدا کرنا، اسباب کا اکٹھا کرنا۔

بَقْطٌ جماعت گروہ ایک ٹکڑا

تَبْقِيطٌ۔ چڑھنا، دور کرنا، جلدی کرنا۔

اِنَّ عَلِيًّا حَمَلَ عَلٰى عَسْكَرِ الْمُشْرِكِينَ فَمَا زَالُوا يَبْقِطُونَ۔ حضرت علیؓ نے مشرکوں کی فوج پر حملہ کیا وہ برابر الگ الگ ہو کر پہاڑ کی طرف بھاگتے رہے

مَا اخْتَلَفُوا فِي بُقْطَةٍ انہوں نے زمین کے کسی قطعہ میں اختلاف نہیں کیا یا الگ ہو کر ایک گروہ نہیں بنایا

بُقْطَةٌ گروہ اور زمین کا ایک قطعہ ایک روایت میں فِي نُقْطَةٍ ہے

لَا يَصْلُحُ بَقْطُ الْجِنَانِ۔ باغ کا بٹائی پر دینا درست نہیں وبعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ کھجور تراشنے میں جو کھجور گر پڑے اس کا لینا درست نہیں)

بَاقُطَانِيٌّ عباسیہ کا ایک وزیر تھا۔

بَقَعٌ: سپیدی۔

بُقَعٌ۔ ایک کنواں ہے مدینہ میں اور ایک مقام ہے شام میں اور پانی بھرنے والے جن کا بدن جا بجا پانی سے تر ہو اور وہ لوگ جو پیوند لگے ہوئے کپڑے پہنے ہوں

بُقْعَةٌ جگہ اور (وصبارا) اس کی جمع بُقَعٌ اور بِقَاعٌ ہے)

فَاَمَرَ لَنَا بِذَوْدٍ بُقْعِ الذُّرٰى۔ آپ نے ہم کو چند اونٹ سفید کوہان والے دلوائے

اَمَرَ بِقَتْلِ خَمْسٍ مِّنَ الدَّوَابِّ وَعَدَّ مِنْهَا الْغُرَابَ الْاَبْقَعَ آنحضرتؐ نے احرام کی حالت میں پانچ جانوروں کے مارنے کی اجازت دی ان میں ایک سفید کوا بھی ہے (جس کی پیٹھ اور پیٹ پر سفیدی ہوتی ہے)

Marfat.com

یُوْشِكُ اَنْ یَّسْتَعْمِلَ عَلَیْكُمْ بُقْعَانُ الشَّامِ قریب ہے وہ زمانہ جب تم پر شام کے سفید لوگ یا سفید اور سیاہ کے بیچ میں دوغلے حاکم بنیں گے (عرب لوگ شام اور روم کی سفید عورتوں سے نکاح کریں گے ان کی دوغلی اولاد حکومت حاصل کرے گی)

رَاٰی رَجُلًا مُّبَقَّعَ الرِّجْلَیْنِ وَقَدْ تَوَضَّأَ ابوہریرہ نے ایک شخص کو دیکھا جس نے وضو کیا تھا اور اس کے پاؤں پر سوکھے داغ رہ گئے تھے

بُقَعَ الْغُسْلِ یا بُقَعَ الْمَاءِ فِیْ ثَوْبِہٖ میں دھونے کے یا پانی کے دھبے (نشان) آپ کے کپڑے میں دیکھتی

ثُمَّ اَرَاہُ فِیْہِ بُقْعَةً اَوْ بُقَعًا پھر میں اس کپڑے میں ایک دھبا یا کئی دھبے دیکھتی یعنی دھونے کے نشان۔

رَاَیْتُ قَوْمًا بُقْعًا۔ میں نے چند لوگوں کو دیکھا جو پیوند لگے کپڑے پہنے تھے (یعنی مفلس پریشان حال)

لَقَدْ عَثَرْتُ مِنَ الْاَعْرَابِیِّ عَلٰی بَاقِعَةٍ میں نے اعرابی سے آفت کی خبر سنی (باقعہ اصل میں ایک ہوشیار چڑیا ہے جو پانی پیتے وقت داہنے بائیں دیکھتی جاتی ہے کہیں شکاری نہ آتا ہو یہ آنحضرتؐ نے یا حضرت علیؓ نے ابوبکرؓ سے فرمایا)

فَفَاتَحْتُہٗ فَاِذَا ھُوَ بَاقِعَةٌ میں نے اس سے جھگڑا کیا وہ بڑا ہوشیار عقلمند نکلا

بَقِیْعُ الْغَرْقَدِ ایک مقام ہے مدینہ میں وہیں مدینہ والوں کی قبریں ہیں اصل میں بقیع اس کشادہ میدان کو کہتے ہیں جس میں درخت ہوں اور غرقد ایک قسم کا درخت ہے وہاں یہ درخت ہوں گے اس لئے اس کو بقیع الغرقد کہنے لگے)

بُقِعَ الرَّجُلُ اس کو سخت کہا گیا اس پر بہتان رکھا گیا

اِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ بَكَتْ عَلَیْہِ بِقَاعُ الْاَرْضِ الَّتِیْ كَانَ یَعْبُدُ اللّٰہَ عَلَیْھَا۔ جب مومن مر جاتا ہے تو زمین کے وہ سب ٹکڑے اس پر روتے ہیں جن پر وہ اللہ کی عبادت کیا کرتا تھا

بَقٌّ، کشادہ کرنا، پراگندہ کرنا، چیرنا، پھاڑنا، بک بک لگانا اور جمع ہے بَقَّةٌ کی یعنی مچھر یا جوں

لَا بَاْسَ بِقَتْلِ الْبَقِّ۔ مچھر کے مار ڈالنے میں کوئی قباحت نہیں۔

اِنَّكَ مَلَاْتَ الْاَرْضَ بِقَاقًا وَاِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَقْبَلْ مِنْ بِقَاقِكَ شَیْئًا (بنی اسرائیل کے ایک عالم نے ستر کتابیں احکام شرعیہ میں تصنیف کیں اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کے پیغمبر کے پاس وحی بھیجی اس عالم سے کہہ تو نے ساری زمین اپنی بک بک سے بھر دی مگر اللہ تعالیٰ نے تیری بک بک میں سے کچھ بھی قبول نہیں کیا۔

(عرب لوگ کہتے ہیں بَقَّ بَقًّا وَبَقَاقًا یا اَبَقَّ اِبْقَاقًا اس نے بک بک لگائی

رَجُلٌ لَقٌّ بَقٌّ بیہودہ بک آدمی۔ اسی طرح لَقْلَاقٌ بَقْبَاقٌ اور بَقَّاقٌ بَقَّاقَةٌ بَقْبَقَ الرَّجُلُ اور بَقْبَقَ عَلَیْنَا الْكَلَامَ کے بھی یہی معنی ہیں

مترجم کہتا ہے ایک صاحب مجھ سے کہنے لگے کہ آپ نے بہت سی کتابیں حدیث اور فقہ کی ترجمہ اور تالیف کیں مجھ کو اسی حدیث کا خیال آیا اور میں نے کہا باری خدایا اگر تو قبول کرے تو ایک حدیث کی خدمت نجات کے لئے کافی ہے اگر قبول نہ کرے تو یہ سب محنت بے نتیجہ ہے رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

Marfat.com

مَالِیْ اَرَاكَ لَقًا بَقًا كَيْفَ بِكَ اِذَا اَخْرَجُوْكَ
(آنحضرتؐ نے ابوذرؓ سے کہا) ابوذر کیا بات ہے میں
تجھ کو بڑا باتونی پاتا ہوں اس وقت تیرا حال کیا
ہوگا جب لوگ تجھ کو مدینہ سے نکال باہر کریں گے
(ایک روایت میں لَقًا بَقًا ہے بہ تخفیف قاف
یعنے پھینکا گیا نکالا گیا۔ اس حدیث میں ایک
صریح معجزہ ہے آنحضرتؐ کا ابوذر کا یہی انجام
ہوا۔ لوگ ان کی حق گوئی سے ناراض ہو گئے یہاں
تک کہ حضرت عثمانؓ نے اپنی خلافت میں ان کو
مدینے سے نکل جانے کی صلاح دی اور وہ ربذہ
میں جاکر رہے وہیں وفات پائی رضی اللہ عنہ وارضاہ)

بَقْلٌ: سبزی، ترکاری جو بیج سے اُگے
بَقْلَةٌ ایک مَبْقُوْلٌ جمع
وَاَبْقَلَ حَمْضُهَا مکہ کی زمین نے اپنی خواہش
نکالی (یعنے ہریالی سبزی عرب لوگ کہتے ہیں
اَبْقَلَ الْمَكَانُ۔ یہ مکان سبزہ زار ہو گیا
فَهُوَ بَاقِلٌ وہ سبز ہے، فَهُوَ
مُبْقِلٌ نہیں کہیں گے جیسے اَوْرَسَ
الشَّجَرُ فَهُوَ وَارِسٌ اور فَهُوَ مُوْرِسٌ
نہیں کہیں گے)
بَاقِلٌ ایک شخص تھا جو کلام میں عاجز تھا اس کی
مثال لاتے ہیں کلام نہ کرسکنے میں کہتے ہیں:۔
اَعْيٰى مِنْ بَاقِلٍ۔ باقل سے بھی زیادہ عاجز
کلام کرنے میں)
فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ شَيْبَانَ
حِيْنَ بَقَلَ وَجْهُهٗ بنی شیبان کا ایک
شخص ان کی طرف اٹھا جب اس کے منہ پر
جوانی کا سبزہ آگیا تھا۔
بَقْلُ الصَّبِيِّ بچہ کے منہ پر جوانی کی سبزی
آ گئی۔
بَاقِلَّاءُ۔ ایک مشہور بھاجی ہے یعنے لوبیا یا
جولائی، حدیث میں ہے اَكْلُ الْبَاقِلَّاءِ
يُمَخِّخُ السَّاقَيْنِ۔ باقلا کا کھانا پنڈلیوں
میں مغز پیدا کرتا ہے۔
بَقْلَةُ الْحَمْقَاءِ۔ خرفہ کی بھاجی

بَقْيٌ یا بَقَاوَةٌ یا بَقْوَةٌ۔ انتظار کرنا، دیکھنا
کسی کی طرف
بَقَاءٌ۔ زندگی، زیست، باقی رہنا۔ اللہ تعالیٰ
کا ایک نام بَاقِیْ بھی ہے یعنی ابدی جس کی کوئی
انتہا نہیں۔
بَقَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَدْ تَاَخَّرَ لِصَلٰوةِ الْعَتَمَةِ۔ ہم آنحضرتؐ
کے انتظار میں رہے، آپ کو تکتے رہے، آپ نے
عشا کی نماز میں دیر کی۔
فَبَقَيْتُ كَيْفَ يُصَلِّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ۔ میں دیکھتا رہا آنحضرتؐ کیونکر نماز پڑھتے ہیں
كَرَاهَةَ اَنْ يَّرٰى اَنِّىْ كُنْتُ اَبْقِيْهِ۔ میں
یہ برا سمجھا آنحضرتؐ مجھ کو دیکھیں کہ میں آپ کو تک
رہا ہوں (ایک روایت میں اَبْقِيْهِ کے بدل
اَنْقُبُهٗ ہے یعنی میں آپ کی کھوج میں ہوں)
وَكَانَ اَبْقَى الرَّجُلَيْنِ فِيْنَا۔ وہ ان دو مردوں
میں ہم پر زیادہ رحم کرنے والے تھے (یا زیادہ
اصلاح کرنے والے)، ایک روایت میں اَتْقَى
الرَّجُلَيْنِ ہے یعنے دونوں میں زیادہ پرہیزگار تھے
تَبَقَّهٗ وَتَوَقَّهٗ اپنی جان باقی رکھ اس کو
ہلاکت سے بچا۔
لَا تُبْقِيْ عَلٰى مَنْ يَّتَضَرَّعُ اِلَيْهَا۔ دوزخ
کے سامنے کتنی ہی عاجزی کرو وہ رحم نہیں کرنے کی

Marfat.com

(وہ تو قہر الٰہی کا مظہر ہے ہمارا مالک رحم کرے گا
دوزخ کیا رحم کرے گی وہ تو عذاب کے لئے مامور ہے)
اِلَّا اَذِنَ بَقَاءَ عَلَیْہِمْ۔ آپ کا مطلب ان پر
شفقت اور مہربانی کا۔
لَا یَبْقٰی مِمَّنْ ھُوَ عَلٰی ظَھْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ
جو لوگ اس وقت پشت زمین پر ہیں اُن میں سے
کوئی (سو برس کے بعد) باقی نہ رہے گا (اس حدیث
سے امام بخاری نے یہ دلیل لی ہے کہ حضرت خضر
بھی گذر گئے)
مَا تَقُوْلُ ذٰلِكَ یُبْقِیْ۔ تو کیا سمجھتا ہے یہ پانچ
بار ہر روز نہانا اس کے بدن پر کچھ میل کچیل چھوڑیگا
لَا یُبْقَیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ بَابٌ اِلَّا سُدَّ
اِلَّا بَابَ اَبِیْ بَکْرٍ۔ مسجد کی طرف (اندر آنے
کے لئے) جتنے دروازے ہیں کوئی نہ چھوڑا جائے
سب بند کر دیئے جائیں مگر ابوبکر کا دروازہ
(اس کو قائم رہنے دو۔ پٹنی نے کہا یہ حدیث
ابوبکر صدیقؓ کی خلافت کی دلیل ہے۔ میں کہتا
ہوں یہ حدیث خلافت کی دلیل نہیں ہوسکتی کیونکہ
یہی مضمون دوسری حدیث میں حضرت علی کے لئے
بھی وارد ہے)۔
اَمَرَ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ اِلَّا بَابَ عَلِیٍّ البتہ یہ
دونوں حدیثیں جناب صدیق اکبر اور جناب
علی مرتضیٰ کے کمال قرب اور اتحاد اور خصوصیت
پر دلالت کرتی ہیں۔
فَلَمْ تُبْقِ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِ بَدْرٍ۔ اس
نے بدر والوں میں سے کسی کو نہ چھوڑا (مطلب
یہ ہے کہ اکثر بدر والے صحابہ اس میں رخصت
ہوئے)
وَاسْتَبْقُوْا نَبْلَکُمْ اپنے تیر باقی رکھو،
(جلدی میں سب نہ چلا دو، ایک روایت میں
وَاسْتَبِقُوْا نَبْلَکُمْ ہے اپنے تیروں کو آگے
بڑھاؤ)
فِدًا لَّكَ مَا اَبْقَیْنَا جب تک ہم زندہ رہیں
آپ پر سے تصدق ہوں
فَلَمْ یَبْقَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
غَیْرُ اِثْنَیْ عَشَرَ۔ آنحضرتؐ کے پاس (جنگ
احد میں) بارہ آدمیوں کے سوا اور کوئی نہیں رہا
(وہ عشرہ مبشرہ اور جابر اور عمارؓ تھے بعضوں
نے کہا طلحہ اور بارہ انصاری یہ سب باری باری
شہید ہوئے اور آنحضرتؐ اور طلحہ پہاڑ پر چڑھ گئے
کافروں نے اوپر کا قصد کیا تو سعد بن ابی وقاص
نے تیر مار مار کر اُن کو اوپر آنے نہ دیا)
اَبْقَی اللّٰہُ سَفِیْنَتَہٗ حَتّٰی اَدْرَکَھَا اَوَائِلُ
ھٰذِہِ الْاُمَّةِ قتادہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے حضرت
نوح کی کشتی باقی رکھی (یعنے اس کے کچھ ٹکڑے
یہاں تک کہ اس اُمت کے پہلے لوگوں نے
ان کو پا لیا)۔
کَانَ فِیْ حُذَیْفَةَ بَقِیَّةٌ۔ حذیفہ میں رنج و
غم کا کچھ اثر باقی رہ گیا تھا (ان کے والد کو
مسلمانوں نے کافر سمجھ کر مار ڈالا حذیفہ کہتے
بھی رہے ارے میرے باپ ہیں میرے باپ ہیں
کسی نے نہیں سنا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے
حذیفہ میں اس فضیلت اور رحم کا اثر باقی تھا
عرب لوگ کہتے ہیں فِیْ فُلَانٍ بَقِیَّةٌ یعنے
فلاں شخص میں فضیلت اور بزرگی باقی ہے
یا رحم و کرم باقی ہے)
اَنْتُمْ بَقِیَّةُ اللّٰہِ فِیْ عِبَادِہٖ۔ تم لوگ
اللہ کی رحمت ہو اس کے بندوں پر

Marfat.com

اَلنَّارُ لَا تَبْقِیْ عَلٰی مَنْ تَضَرَّعَ اِلَیْھَا۔ آگ کے سامنے کوئی عاجزی کرے تو آگ اس پر رحم نہیں کرتی

اِنَّ لَنَا فِیْکُمْ بَقِیَّۃً۔ ابھی ہمارا تمہارے اوپر کچھ باقی ہے (فاضل ہے)

حَتّٰی بَقِیَتْ حَاشِیَتُہٗ فِیْ عُنُقِہٖ اس بے تمیز گنوار نے آپ کی چادر پکڑ کر اس زور سے گھسیٹی کہ چادر پھٹ کر اس کا حاشیہ آپ کے گلے میں رہ گیا (یا حاشیہ کا نشان آپ کے گلوئے مبارک میں پڑ گیا جیسے دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے)

وَتَبْقٰی ھٰذِہِ الْاُمَّۃُ فِیْھَا مُنَافِقُوْھَا یہ اُمت اپنے مقام پر کھڑی رہ جائے گی (جب ہر اُمت اپنے اپنے معبود کے ساتھ چلی جائے گی) اور منافق لوگ بھی جو ظاہر میں مسلمان تھے اس میں شریک رہیں گے (جیسے دنیا میں مسلمانوں کی جماعت میں چھپے رہتے تھے)

اِلَّا بَقَایَا مِنْ اَھْلِ الْکِتَابِ مگر چند اہل کتاب کے بچے کھچے (جو اپنے اصلی دین پر قائم ہیں)

فِیْ تَاسِعَۃٍ تَبْقٰی فِیْ سَابِعَۃٍ تَبْقٰی فِیْ خَامِسَۃٍ تَبْقٰی فِیْ ثَالِثَۃٍ وَعِشْرِیْنَ یعنے بائیسویں اور چوبیسویں اور چھبیسویں رات (بعضوں نے کہا مہینہ انتیس دن کا حساب کیا ہے تو اکیسویں ۲۱ اور تئیسویں ۲۳ اور پچیسویں ۲۵ راتیں مراد ہوں گی)

فِیْ تِسْعٍ بَقِیْنَ اَوْ خَمْسٍ اَوْ ثَلٰثٍ یعنی اکیسویں اور تئیسویں اور پچیسویں اور ستائیسویں راتیں۔

لَا یَبْقَیَنَّ فِیْ رَقَبَۃِ بَعِیْرٍ قَلَادَۃٌ مِّنْ وَتَرٍ اَوْ قَلَادَۃٌ کسی اونٹ کی گردن میں تانت کا طوق یا طوق نہ رہے (یہ راوی کا شک ہے کہ قَلَادَۃٌ مِّنْ وَتَرٍ کہا یا صرف قَلَادَۃٌ)۔

فِیْ فُلَانٍ بَقِیَّۃٌ فلاں شخص میں ابھی بہتری ہے

اَلْبَاقِیَاتُ الصَّالِحَاتُ۔ قائم رہنے والی نیکیاں (سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر بھی انہی نیکیوں میں سے ہیں)

لَا یَبْقٰی مِنْ دَرَنِہٖ شَیْئٌ: اس کا میل کچیل کچھ باقی نہ رہیگا

لَا یُبْقِیْ مِنْ دَرَنِہٖ شَیْئًا: اس کا میل کچیل کچھ باقی نہیں رکھنے کا (پانچوں نمازیں تمام صغیرہ گناہوں سے صاف کردیں گی بعضوں نے کہا کبیرہ سے بھی)

ذَبَحُوْا شَاۃً فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَقِیَ مِنْھَا قَالَتْ مَا بَقِیَ مِنْھَا اِلَّا کَتِفُھَا قَالَ بَقِیَ کُلُّھَا اِلَّا کَتِفَھَا۔ ایک بکری کاٹی (اس کا سب گوشت خیرات کر دیا) آنحضرتؐ نے پوچھا کچھ کیا بچا انہوں نے کہا کچھ نہیں ایک مونڈھا فقط بچا ہے آپ نے فرمایا واہ سب بچا فقط مونڈھا نہیں بچا (اللہ کی راہ میں جو دیا گیا وہی درحقیقت بچا باقی سب فنا ہوا گیا گذرا ہوا)

مَا مِنْ نَّبِیٍّ وَّلَا وَصِیٍّ یَبْقٰی فِی الْاَرْضِ اَکْثَرَ مِنْ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ حَتّٰی یُرْفَعَ بِرُوْحِہٖ وَعَظْمِہٖ وَلَحْمِہٖ اِلَی السَّمَآءِ۔ کوئی پیغمبر یا اس کا وصی زمین میں (مرنے کے بعد) تین دن سے زیادہ نہیں رہتا اس کی روح، ہڈی گوشت سب آسمان پر اٹھا لیا جاتا ہے (یہ حدیث امامیہ کی کتابوں میں مروی ہے اور دوسری صحیح حدیثیں اس کے خلاف وارد ہیں تو یہ حدیث یا تو ماؤل ہے یا موضوع ہے)

باب الباء مع الکاف

بَکَأٌ: کم سخنی، دودھ کی کمی

نَحْنُ مَعَاشِرُ الْاَنْبِیَاءِ فِیْنَا بَکَاءٌ۔ ہم پیغمبر لوگ ہیں بے ضرورت بات نہیں کرتے (عرب لوگ کہتے ہیں بَکَأَتِ النَّاقَۃُ اونٹنی کا دودھ کم ہوگیا۔

شَاۃٌ بَکِیْئَۃٌ یا بَکِیْئٌ۔ کم دودھ والی بکری

مَنْ مَنَحَ مَنِیْحَۃَ لَبَنٍ بَکِیْئَۃً کَانَتْ اَوْ غَزِیْرَۃً۔ جس نے دودھ والا جانور کسی (مسکین شخص کو) دودھ پینے کے لئے دیا خواہ وہ جانور کم دودھ والا ہو یا بہت دودھ والا۔

دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَلَی الْمَنَامَۃِ فَقَامَ اِلٰی شَاۃٍ بَکِیْئٍ فَحَلَبَھَا۔ آنحضرتؐ تشریف لائے میں خوابگاہ پر تھا (سونا چاہتا تھا) آپ ایک بکری کی طرف اٹھے جو بالکل کم دودھ دیتی تھی اس کا دودھ دوہا

هَلْ ثَبَتَ لَکُمُ الْعَدُوُّ قَدْرَ حَلَبِ شَاۃٍ بَکِیْئَۃٍ۔ کیا دشمن تمہارے مقابلہ میں اتنی دیر جما رہا جتنی دیر میں کم دودھ والی بکری کا دودھ دوہا جاتا ہے۔

مَنْ مَنَحَ مَنِیْحَۃَ لَبَنٍ فَلَہٗ بِکُلِّ حَلْبَۃٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ غَزُرَتْ اَوْ بَکَأَتْ۔ جو شخص دودھ کا جانور کسی کو للہ دودھ پینے کے لئے دے اس کے لئے ہر بار دودھ نچوڑنے پر دس نیکیاں لکھی جائیں گی خواہ اس کا دودھ بہت ہو یا کم ہو۔

بَکْتٌ: تلوار یا لاٹھی سے مارنا بری طرح پیش آنا تَبْکِیْتٌ کے بھی یہی معنی اور تنبیہ کرنا، الزام دینا، خاموش کرنا

اِنَّہٗ اُتِیَ بِشَارِبٍ فَقَالَ بَکِّتُوْہُ۔ آنحضرتؐ کے پاس ایک شخص کو لائے جو شراب پیتا تھا آپ نے فرمایا اس کو سزا دو (ڈانٹو جوتی لکڑی سے مارو یوں کہو ارے بے شرم بے حیا، بے غیرت)

بَکِّتُوْہُ وَلَا تَقُوْلُوْا ھٰکَذَا۔ اس کو برا بھلا کہو لیکن یوں نہ کہو اللہ تجھکو ذلیل کرے (کیونکہ گنہگار مسلمان کے لئے حسن عاقبت کی دعا کرنا بہتر ہے یوں کہنا چاہئے اللہ اس کو نیک توفیق دے اس کو توبہ نصیب کرے)

بَکْرٌ: صبح سویرے جلدی کرنا۔

بُکُوْرٌ۔ صبح سویرے آنا ایسے ہی تَبْکِیْرٌ اور جلدی آنا نماز کے لئے ایسے ہی مُبَاکَرَۃٌ اور اِبْکَارٌ اور اِبْتِکَارٌ۔

بَاکُوْرَۃٌ۔ فصل کا نیا میوہ۔

بُکْرَۃٌ صبح اس کی جمع بُکَرٌ اور بُکْرَاتٌ ہے

بَکَارَۃٌ کنوارا پن

بَکْرٌ۔ نر جوان اونٹ

مَنْ بَکَّرَ وَابْتَکَرَ۔ جو شخص جمعہ کی نماز کے لئے اول وقت آئے اور سرے سے خطبہ پائے۔

نُبَکِّرُ لِصَلٰوۃِ الْجُمُعَۃِ۔ ہم جمعہ کی نماز کے لئے سویرے جاتے (یعنی قیلولہ اس کے بعد کرتے حنابلہ اور بعض محدثین کے نزدیک جمعہ کی نماز زوال سے پہلے بھی درست ہے کیونکہ جمعہ مومنین کی عید ہے خلفائے راشدین سے بھی ایسا ہی منقول ہے۔ ابن مسعودؓ نے چاشت کے وقت جمعہ پڑھ لیا اور کہا میں گرمی سے ڈرا۔ حنفیہ تمام مسائل میں ابن مسعودؓ کا قول لیتے ہیں پھر اس مسئلہ میں کیوں نہیں لیتے اور اگر کوئی جمعہ زوال سے پہلے کسی عذر سے پڑھ لے تو اس کو کیوں مطعون کرتے ہیں)

لَا تَزَالُ اُمَّتِیْ عَلٰی سُنَّتِیْ مَا بَکَّرُوْا

Marfat.com

بِصَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ ۔ میری اُمت ہمیشہ میرے طریق پر رہے گی جب تک مغرب کی نماز سویرے (سورج ڈوبتے ہی) پڑھتے رہیں گے۔

بَکِّرُوْا بِالصَّلٰوۃِ فِیْ یَوْمِ غَیْمٍ فَاِنَّہٗ مَنْ تَرَکَ الْعَصْرَ حَبِطَ عَمَلُہٗ ۔ ابر کے دن نماز جلدی پڑھ لو (اس کا خیال رکھو) کیونکہ جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی (عمداً نہ پڑھی) اس کا سارا عمل اکارت ہو گیا (اس دن کا کیونکہ عصر دن کا آخری حصہ ہے اور اس پر سارے دن کے اعمال کا خاتمہ ہوتا ہے اور خاتمہ ہی کے اچھا ہونے پر نجات کا دارومدار ہے بعضوں نے کہا ساری عمر کے نیک اعمال اکارت ہو جائیں گے)

لَا تُعَلِّمُوْا اَبْکَارَ اَوْلَادِکُمْ کُتُبَ النَّصَارٰی ۔ اپنی کم عمر اولاد کو نصاریٰ کی کتابیں مت پڑھایا کرو ایسا نہ ہو ان کا ایمان بگڑ جائے توحید کے بدل تثلیث دل میں سما جائے۔

مترجم کہتا ہے اس حدیث سے ہمارے زمانہ کے مسلمانوں کو نصیحت لینا چاہئے چھوٹے کم عمر بچوں کو نصاریٰ کے مذہبی مدارس (مشن اسکولس) میں جانے کی یا نصاریٰ کی مذہبی کتابیں دیکھنے کی اجازت دینا زہر قاتل ہے میں نے اپنے ایک بچے کو جو ابھی کم عمر تھا لیکن مذہبی اعتقادات سیکھ چکا تھا ایک انگریزی اسکول میں بھیجا وہاں کے مدرس نے مذکر مونث کا سبق اس کو پڑھایا جب گھر میں آیا تو میں نے سنا وہ اپنا سبق یاد کر رہا تھا کیا کہہ رہا تھا گاڈ خدا گاڈھ خدا کی جورو میں نے کہا معاذ اللہ توبہ کر کفر کا کلمہ زبان سے نکال، خدا کی نہ کوئی جورو ہے نہ اس کی کوئی اولاد ہے ایسے پڑھانے والے مدرس پر لعنت کر

اِسْتَسْلَفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ رَجُلٍ بَکْرًا ۔ آنحضرتؐ نے ایک شخص سے ایک جوان تر اونٹ قرض لیا۔

کَاَنَّھَا بَکْرَۃٌ عَیْطَاءُ ۔ گویا وہ ایک جوان چھوکری لمبی گردن والی ہے

وَسَقَطَ الْاُمْلُوْجُ مِنَ الْبِکَارَۃِ ۔ جوان تر اونٹوں کے بدن سے املوج گر گیا (املوج ایک درخت ہے جس کے کھانے سے اونٹ بہت موٹے ہو جاتے ہیں مطلب یہ ہے کہ ان کا مٹاپا جاتا رہا دُبلے ہو گئے)

جَاءَتْ ھَوَازِنُ عَلٰی بَکْرَۃِ اَبِیْھِمْ یا اَبِیْھَا ۔ یہ ایک محاورہ ہے عرب کا، مطلب یہ ہے کہ ہوازن قبیلے کے بے شمار لوگ آن پہنچے یا کوئی ان میں کا باقی نہ رہا سب آ گئے۔

جَاءُوْا عَلٰی بَکْرَۃِ اَبِیْھِمْ یعنی فلاں لوگ سب کے سب آ گئے۔

کَانَتْ ضَرَبَاتُ عَلِیٍّ مُبْتَکِرَاتٍ لَا عُوْنًا حضرت علی کی ماریں ایک ہی بار ہوتیں (ایک ہی وار میں دشمن کا کام تمام ہو جاتا (دو بار نہ ہوتیں)

کَانَتْ ضَرَبَاتُ عَلِیٍّ اَبْکَارًا اِذَا اعْتَلٰی قَدَّ وَاِذَا اعْتَرَضَ قَطَّ ۔ حضرت علی کی ماریں ایک ہی بار میں کام تمام کرنے والی ہوتیں۔ اگر اوپر سے مارتے تو لمبے دو ٹکڑے کر دیتے، اگر عرض میں سے مارتے تو بیچ میں سے دو کر دیتے (عربی میں قَدّ کہتے ہیں طول میں برابر دو کر دینے کو اور قَطّ عرض میں دو کر دینے کو حجاج ظالم نے اپنے عامل کو جو فارس میں تھا یہ لکھا اِبْعَثْ اِلَیَّ مِنْ عَسَلِ خُلَّارٍ مِنَ النَّحْلِ الْاَبْکَارِ مِنَ الدَّسْتَفْشَارِ الَّذِیْ لَمْ تَمَسَّہُ النَّارُ مجھ کو خلار کا (جو ایک مقام کا نام ہے) شہد بھیج جو کوئی (کم عمر) مکھیوں سے نکلا ہو ہاتھ کا نچوڑا

Marfat.com

ہوا اس کو آگ نہ لگی ہو۔
سُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا۔ صبح و شام اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں۔
بِالْاٰصَالِ وَالْبَکَرَاتِ شام صبح
اُدَارِیْکُمْ کَمَا تُدَارَی الْبِکَارُ الْعَمِدَۃُ وَالثِّیَابُ الْمُتَدَاعِیَۃُ (یہ حضرت علی کا قول ہے) میں تمہاری ایسی خاطرداری اور نگہبانی کرتا ہوں جیسے جوان اونٹنیوں کی کرتے ہیں جب ان کے کوہان بہت بوجھ لادنے سے پھٹ جاتے ہیں یا جیسے پرانے کپڑوں کی نگہبانی کرتے ہیں جن کو ایک طرف سے سیتے ہیں تو دوسری طرف سے پھٹ جاتے ہیں۔

بَکْعٌ: بری طرح پیش آنا، قائل کرنا، کاٹنا، غالب آنا ہر جگہ پے در پے مارنا۔
تَبْکِیْعٌ۔ غالب آنا، خوب کاٹنا، ٹکڑے ٹکڑے کرنا
لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ تَبْکَعَنِیْ بِھَا۔ میں ڈرا کہیں ایسا کرنے سے تم مجھ سے بری طرح نہ پیش آؤ۔
فَبَکَعَہٗ بِہٖ فَرَجَحَ فِیْ اَقْفَائِنَا۔ وہ ان سے بری طرح پیش آئے پھر ہم گردنیاں دے کر نکل گئے
فَبَکَعَہٗ بِالسَّیْفِ تلوار سے پے در پے اس پر وار کئے
بَکَعَہٗ بہت سا مال (یہ عام محاورہ ہے)

بَکٌّ: محتاج ہونا، بدن کا سخت ہونا، بہادری سے پھاڑنا، جدا کرنا، فسخ کرنا، مزاحمت کرنا۔ رحم کرنا کچل ڈالنا، خوب زور سے جماع کرنا۔
فَتَبَاکَّ النَّاسُ عَلَیْہِ۔ لوگوں نے اس پر ہجوم کیا۔
مِنْ اَسْمَاءِ مَکَّۃَ بَکَّۃُ۔ مکہ کا ایک نام بکہ بھی ہے کیونکہ وہ ظالموں مغروروں کی گردن کچل دیتا ہے (بعضوں نے کہا بَکَّۃُ خاص خانہ کعبہ اور مکہ سارا شہر)
اِنَّمَا سُمِّیَتْ بَکَّۃَ لِاَنَّھَا تَبُکُّ فِیْھَا الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ۔ مکہ کا نام بکہ اس لئے ہوا کہ وہاں مرد اور عورتوں میں مڈبھیڑ ہوتی ہے۔

بَکْلٌ: ملونی آمیزش، لپیٹ کی باتیں۔
بَکِیْلَۃٌ اور بَکَالَۃٌ آٹا اور گھی ملا ہوا یا ستو اور گھی اور کھجور ملا ہوا۔
اَبْکَلْتَ یا تَبَکَّلْتَ عَلَیَّ۔ (امام حسن بصری نے کہا جب ایک شخص نے الٹ کر وہی سوال کیا) تو نے سب گڈمڈ کر دیا (عرب لوگ کہتے ہیں۔
بَکَلَ عَلَیْنَا حَدِیْثَہٗ یا تَبَکَّلَ فِیْ کَلَامِہٖ جب کوئی الٹی سیدھی باتیں کرے (خلط ملط گڈمڈ)
نَوْفٌ بَکَالِیٌّ حضرت علی کا ساتھی تھا۔

بَکَمٌ: گونگا ہونا۔
اَبْکَمُ گونگا۔
اَلصُّمُّ الْبُکْمُ۔ بہرے گونگے مراد جاہل گنوار ہیں
سَتَکُوْنُ فِتْنَۃٌ صَمَّاءُ بَکْمَاءُ عَمْیَاءُ قریب میں ایک فتنہ ایسا نمودار ہوگا جو بہرا گونگا اندھا ہوگا۔ (یعنی لوگ ایسے بدحواس ہو جائیں گے نہ حق بات سنیں گے نہ کہیں گے نہ دیکھیں گے)

بُکًی یا بُکَاءٌ رونا (بعضوں نے کہا بُکًی بالقصر صرف آنسوؤں سے رونا اور بکاء بلند آواز سے رونا۔
فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا بُکَاءً فَتَبَاکَوْا۔ اگر رونا نہ آئے تو رونے کی صورت بناؤ۔

Marfat.com

فَلَمَّا رَاٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكٰى جب آنحضرتؐ نے مصعب بن عمیر کو دیکھا (جو جنگ احد میں شہید ہوئے تھے) تو آپ رو دیئے (وہ اپنے گھر کے مالدار تھے مگر ہجرت کر کے سب مال دولت کو دھتا بتایا، شہادت کے بعد کفن کے لئے بھی کچھ نہ تھا، ایک چادر وہ بھی پھٹی پیوند لگی ہوئی)

بَكِيَا عَلَيْهِ۔ آسمان اور زمین اس پر روتے ہیں

رَجُلٌ بَكَّاءٌ۔ بہت رونے والے آدمی ہیں۔ ایسا ہی رَجُلٌ بَكِيٌّ ہے۔

اِنْ يَقُمْ مَقَامَكَ يَبْكِيْ۔ اگر وہ یعنی ابوبکر صدیق) آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے (امامت کریں گے) تو رونے لگیں گے (آپ کو یاد کر کے)

لِمَ تَبْكِيْ اَوْلَا تَبْكِيْ (یہ راوی کا شک ہے یعنی آپ نے یوں فرمایا کسی اور سے) یہ کیوں روتی ہے یا خواہ اسی سے ہٹ رو۔

فَبَكٰى مُوْسٰى حضرت موسٰی علیہ السلام رو دیے (ان کا رونا حسد کی راہ سے نہ تھا بلکہ اپنی امت کا حال دیکھ کر باوصف اتنی کوشش کے ان کی امت آنحضرتؐ کی امت سے بہت کم رہی یا اپنے حال پر روئے کہ میں بھی آنحضرتؐ کی امت میں کیوں نہ پیدا ہوا آنحضرتؐ کا درجہ اور مرتبہ دیکھ کر ایک نوعمر ان سے بڑھ گیا)

اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ مردے کو اسکے عزیزوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے (یعنی جب وہ رونے کی وصیت کر گیا ہو بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ اس کے عزیز ادھر روتے ہیں اور ادھر اس کو عذاب شروع ہوتا ہے یعنی کافر اور منافق کو)

قَالَ وَسَمَّانِيْ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰى (ابی بن کعب نے آنحضرتؐ سے پوچھا کیا پروردگار نے میرا نام لیا آپ نے فرمایا ہاں یہ سنتے ہی ابی رو دیے (کہاں میں ایک قطرۂ ناچیز اور کہاں وہ شاہنشاہ عالیجاہ، مالک زمین و آسمان)

فَبَكٰى وَبَكٰى۔ ابوبکر روئے اور خوب روئے (وہ سمجھ گئے کہ بندے سے مراد خود آنحضرتؐ ہیں مگر دوسرے لوگ نہ سمجھے، انہوں نے ابوبکر کے بے محل رونے پر تعجب کیا)

فَبَكٰى وَاَبْكٰى آنحضرتؐ اپنی والدہ کو یاد کر کے روئے اور حاضرین کو بھی رُلایا۔

فَبَكٰى فَقَالَ سَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ آنحضرتؐ روئے (اپنی امت پر شفقت کی راہ سے کہ وہ ان فتنوں میں مبتلا ہوں گے) اور فرمایا اللہ تعالیٰ سے سلامتی مانگو (وہ ہر آفت سے محفوظ رکھے)

وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ (یہ حضرت علی نے امام حسن علیہ السلام سے فرمایا) اپنی خطاؤں پر رو۔

بِكَ

بِكَ: تیرے ساتھ یا تیری وجہ سے یا تیری مدد سے یا تیرے طفیل سے۔

بِكَ اُمِرْتُ لَا اَفْتَحُ لِاَحَدٍ قَبْلَكَ۔ آپ ہی کی وجہ سے مجھ کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ آپ سے پہلے اور کسی کے لئے نہ کھولوں یا مجھکو یہ حکم دیا گیا تھا کہ آپ کے سوا اور کسی کے لئے نہ کھولوں۔

وَبِكَ خَاصَمْتُ تیری ہی مدد سے میں دشمنوں سے جھگڑتا ہوں لڑتا ہوں یا خاص تیری ہی رضامندی کے لئے میں لڑتا ہوں۔

اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ میں تیری ہی وجہ سے قائم ہوں اور تیرے ہی پاس لوٹ آنے والا ہوں۔

باب الباء مع اللام

بَلْبَلٌ یا بَلْبَالٌ رنج اور غم

بَلْبَلَةُ الصَّدْرِ۔ سینہ کا وسوسہ

دَنَتِ الزَّلَازِلُ وَالْبَلَابِلُ زلزلے اور رنج وغم نزدیک آن پہنچے۔

اِنَّمَا عَذَابُهَا فِي الدُّنْيَا الْبَلَابِلُ وَالْفِتَنُ دنیا میں اس امت کا عذاب یہ ہے رنج اور صدمے فتنہ وفساد

لَتُبَلْبَلُنَّ بَلْبَلَةً وَلَتُغَرْبَلُنَّ غَرْبَلَةً۔ تم بلبلاؤ گے (رنجوں میں خوب مبتلا ہو گے) اور خوب چھانے جاؤ گے (اچھے بُرے الگ کرنے کے لئے یہ حضرت علیؓ کا خطبہ ہے)

بُلْبُلٌ۔ ایک مشہور چڑیا ہے۔

بَلْتٌ: کاٹنا، کٹ جانا

بُلَتٌ۔ ایک قسم کی چڑیا ہے جس کا پر جلتا رہتا ہے اگر اس کا ایک پر دوسری کسی چڑیا پر پڑے تو وہ جل کر رہ جائے۔

اُحْشُرُوا الطَّيْرَ اِلَّا الشَّنْقَاءَ وَالرَّنْقَاءَ وَالْبُلَتَ۔ سب پرندوں کو جمع کرو اس کو چھوڑ دو جو اپنے بچے کو دانہ دے رہا ہو یا انڈوں پہ بیٹھا ہو اور بُلَت کو بھی چھوڑ دو (یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا قول ہے)

بَلْجٌ: خوش ہونا

بُلُوْجٌ۔ روشن ہونا

اَبْلَجُ الْوَجْهِ۔ آنحضرتؐ ہنس مکھ تھے یا آپ کا چہرہ روشن اور چمکدار تھا۔

لَيْلَةُ الْقَدْرِ بَلْجَةٌ، شب قدر روشن ہوتی ہے۔

بُلْجَةٌ۔ بہ ضمہ با صبح کی روشنی

تَبَلَّجَ۔ خوش ہوا۔

اِنْبَلَجَ الصُّبْحُ۔ فجر کی روشنی ہوگئی

بَلَجَ الْحَقُّ۔ حق ظاہر ہوگیا۔

لَوْ اَنَّ الْمَوْتَ يُشْتَرٰى لَاشْتَرَاهُ الْكَرِيْمُ الْاَبْلَجُ وَاللَّئِيْمُ الْمَلْهُوْجُ۔ اگر موت مول ملتی تو سخی روشن منہ والا اور بخیل لالچ والا دونوں اس کو مول لیتے (کیونکہ دُنیا میں راحت کسی کو نہیں ہے) ایک شاعر کہتا ہے

اَلَا مَوْتٌ يُبَاعُ فَاَشْتَرِيْهِ وَلَوْ اَنْفَقْتُ كُلَّ الْمَالِ فِيْهِ۔ کہیں موت بکتی ہو تو میں اس کو خرید لوں اپنا سارا مال اس کے بدل دیدوں

اَلْاِسْلَامُ اَبْلَجُ الْمِنْهَاجِ۔ اسلام کا رستہ روشن ہے۔

بُلُوْحٌ: عاجز اور درماندہ ہونا، پانی کا خشک ہو جانا

تَبْلِيْحٌ عاجز ہونا، انکار کرنا۔

اِبْلَاحٌ عاجز کرنا، تھکانا۔

تَبَالُحٌ۔ ایک دوسرے سے انکار کرنا۔

لَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ مُعْنِقًا صَالِحًا مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا مسلمان برابر ثواب کے کاموں میں جلدی کرنے والا مستعد رہتا ہے جب تک ناحق خون نہ کرے (جہاں ناحق خون کیا بس تھک گیا (اب نیکی کے کام اس سے نہیں ہو سکتے)

اِسْتَنْفَرْتُهُمْ فَبَلَّحُوْا عَلَيَّ۔ میں نے ان سے یہ چاہا کہ جہاد کے لئے نکلیں مگر انہوں نے نہ مانا تھک کر رہ گئے (رفتنی نے غلطی کی جو اس باب میں یہ لکھا:۔

اَلْحَقُّ اَبْلَحُ بَيِّنٌ حالانکہ وہ اَبْلَجُ بَيِّنٌ ہے بہ جیم معجمہ عرب لوگ کہتے ہیں:۔

اَلْحَقُّ اَبْلَجُ وَالْبَاطِلُ لَجْلَجٌ حق بات صاف اور روشن ہوتی ہے اور جھوٹی بات پیچیدہ مشتبہ الجھی ہوئی)

يُقَالُ لَهُ اُعْدُ مَا بَلَغْتَ قَدْ مَالَ فَيَعْدُوْ حَتّٰى اِذَا بَلَحَ۔ جو شخص سب کے بعد بہشت میں جائے گا اس سے کہیں گے جہاں تک تیرے

Marfat.com

پاؤں پہنچ سکیں دوڑ وہ دوڑے گا جب تھک کر رہ جائے گا۔

اِنَّ مِنْ وَّرَائِكُمْ فِتَنًا وَّبَلَاءً مُّكْلِحًا مُّبْلِحًا۔ تمہارے پیچھے طرح طرح کے فساد ہیں اور ایسی بلا ہے جو لوگوں کو چڑچڑا (تُرش رو) بنادیگی تھکادے گی۔

اِرْجِعُوْا فَقَدْ طَابَ الْبَلَحُ۔ اب لوٹ چلو کھجور پک گئی (مجمع البحار میں ہے کہ پہلے کھجور جب نکلتی ہو اس کو طلع کہتے ہیں پھر خلال پھر بلح پھر بسر پھر رطب پھر تمر)

بَلَدٌ یا بَلْدَةٌ۔ شہر اور مکہ معظمہ اور جانوروں کے لیٹنے کی جگہ اور خاک اور قبر اور قبرستان اور گھر اور نشان۔ بِلَاد جمع ہے۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ سَاكِنِي الْبَلَدِ میں جنوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

فَهِيَ لَهُمْ تَالِدَةٌ بَالِدَةٌ۔ خلافت عباس کی اولاد میں ہمیشہ قائم رہے گی۔

بُلَيْد ایک موضع ہے۔ ینبوع کے قریب

اَحَبُّ الْبِلَادِ الْمَسَاجِدُ۔ سب سے پسندیدہ جگہ (اللہ کے نزدیک) مسجدوں کی جگہ ہے۔

بَلْدَةٌ۔ چاند کی ایک منزل کو بھی کہتے ہیں وہ چھ ستارے ہیں کمان کی شکل میں۔

اِنَّ التَّجَلُّدَ قَبْلَ التَّبَلُّدِ چستی اور چالاکی سستی اور آرام طلبی سے پہلے ہونا چاہئے۔

بَلِيْد غبی کند ذہن۔

بَلَدَ الرَّجُلُ بَلَادَةً۔ وہ سست ابدی ہوگیا۔

بَلْدَح: ایک مقام ہے مکہ کے قریب یا ایک پہاڑ ہے جدہ کے رستہ میں۔

لَقِيَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرَو بْنَ نُفَيْلٍ بِاَسْفَلِ بَلْدَحَ وَكَانَ يَتَعَبَّدُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَلٰى دِيْنِ اِبْرَاهِيْمَ۔ آنحضرتؐ عمرو بن نفیل سے بلدح کے نیچے ملے وہ جاہلیت کے زمانے میں بھی حضرت ابراہیم کے دین پر چلتے تھے (آنحضرتؐ نے ان کو کھانے کے لئے بلایا مگر انہوں نے اس ڈر سے کہیں بتوں کا ذبیحہ نہ ہو نہ کھایا)

بَلِسَ: ناامید

اِبْلَاس خیر اور بھلائی کم ہونا ٹوٹ جانا، حیران ہونا، غمگین ہونا، غم سے خاموش ہوجانا، ناامید ہونا

بَلَسٌ۔ جس کے پاس بھلائی نہ ہو اور ایک پھل ہے انجیر کی طرح جو یمن میں بہت ہوتا ہے۔

بُلْسُنٌ مسور

بَلَّاس اس کا بیچنے والا۔

فَتَاَشَّبَ اَصْحَابُهُ حَوْلَهُ وَاَبْلَسُوْا حَتّٰى مَا اَوْضَحُوْا بِضَاحِكَةٍ۔ آپ کے اصحاب آپ کے گرد جمع ہوگئے اور خاموش رہے یہاں تک کہ ہنسی کا ایک دانت بھی نہیں کھولا

مُبْلِس۔ خاموش اور حیران اور ناامید اسی سے ہے ابلیس یعنے حیران اور متحیر اور اللہ کی رحمت سے ناامید۔ بعضوں نے کہا ابلیس اصل میں یونانی لفظ فولیس سے ماخوذ ہے جس کے معنی تہمت لگانے والا یا تجربہ کار

بُوْلِيْس اصل میں ترکی لفظ ہے یعنے تنگ قیدخانہ جس میں آدمی لیٹ نہ سکے پھر پولس حاکم کے سپاہیوں کو کہنے لگے (یعنی پولیس کو جس کو ضبطیہ بھی کہتے ہیں)

اَلَمْ تَرَ الْجِنَّ وَاِبْلَاسَهَا۔ کیا تو نے جنوں کو ان کی حیرانی پریشانی دہشت زدگی کو نہیں دیکھا

وَاَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَا اَبْلَسُوْا۔ میں ان کا خوشخبری دینے والا ہوں جب وہ ناامید ہو جائیں

Marfat.com

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يُبْلِسُ بِهٖ اِبْلِيْسُ وَ
جُنُوْدُهٗ میں تیری پناہ چاہتا ہوں شیطان اور اس کے لشکروں
کی پریشان اور حیران کرنے سے
مَنْ اَرَادَ اَنْ يَرِقَّ قَلْبُهٗ فَلْيُدِمْ اَكْلَ
الْبَلَسِ۔ جو شخص یہ چاہے کہ اس کا دل نرم ہو جائے
تو وہ ہمیشہ انجیر کھایا کرے۔
عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ سَاَلْتُ عَطَاءً عَنْ صَدَقَةِ
الْحَبِّ فَقَالَ فِيْ كُلِّهٖ الصَّدَقَةُ فَذَكَرَ
الذُّرَّةَ وَالدُّخْنَ وَالْبُلْسَ وَالْجُلْجُلَانَ
ابن جریج نے کہا میں نے عطا تابعی مشہور سے پوچھا
کون سے اناجوں میں صدقہ ہے انہوں نے کہا
سب میں صدقہ (زکوٰۃ) لازم ہے پھر انہوں
نے جوار اور باجرے اور مسور اور تل کا ذکر کیا۔
بَعَثَ اللّٰهُ الطَّيْرَ عَلٰى اَصْحَابِ الْفِيْلِ
كَالْبَلَسَانِ۔ اللہ تعالیٰ نے ہاتھی والوں پر (جو
کعبہ خراب کرنے کو آئے تھے) ایسے پرندے بھیجے جو
زرزور (ایک چڑیا ہے) کے برابر تھے اور بلسان
ایک درخت ہے مشہور ملک مصر میں اس کا تیل
ایک عمدہ دوا ہے)
بَلَاطٌ: پختہ یا پتھر بچھی ہوئی زمین
عَقَلْتُ الْجَمَلَ فِيْ نَاحِيَةِ الْبَلَاطِ میں نے
اونٹ کو بلاط میں باندھ دیا (یہ بلاط ایک مقام
کا نام ہے مدینہ میں)
اَلْبَلَاطَةُ الْحَمْرَاءُ۔ لال پتھر ساق کا جو کعبہ
میں تھا کہتے ہیں حضرت علی وہیں پیدا ہوئے۔
كَانَ الْبَلَاطُ حَيْثُ يُصَلِّيْ عَلَى الْجَنَائِزِ
بلاط وہ مقام تھا جہاں جنازوں پر اب نماز پڑھتے
ہیں آنحضرتؐ کے زمانہ میں اس کو بلاط کہتے تھے
وہاں بازار لگتے۔

مُبَالَطَةٌ۔ تلواروں سے ایک دوسرے کو مارنا
تَبَالَطُوْا۔ چپتی کی۔
بَلُّوْطٌ ایک مشہور درخت ہے۔
بَلْعٌ: نگل جانا۔
اِبْلَاعٌ نگلانا
تَبْلِيْعٌ۔ ظاہر ہونا، نمود ہونا۔
بَلَّعَ الشَّيْبُ فِيْ رَاْسِهٖ اس کے سر میں سفیدی
نمود ہو گئی۔
اِبْتِلَاعٌ۔ نگل جانا
بَالُوْعَةٌ اور بَلُّوْعَةٌ۔ گھر کا وہ سوراخ جو
پانی جذب کرتا جائے۔
بَلِّعْ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِكَ عَيْنَ الرُّكْبَةِ
(رکوع میں) اپنی انگلیوں کے کناروں سے
گھٹنے کو نگل جا (یعنے مضبوط تھام لے)
بَلْعَمٌ: بہت کھانے والا آدمی اور ایک عابد کا
نام بنی اسرائیل میں بُلْعُمٌ اور بُلْعُوْمٌ نرخرہ
جس میں سے کھانا معدہ میں جاتا ہے۔
لَا يَذْهَبُ اَمْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِلَّا عَلٰى
رَجُلٍ وَاسِعِ السُّرْمِ ضَخْمِ الْبُلْعُوْمِ۔
حضرت علی کا قول ہے اس امت کا کام ایک ہی
شخص کی وجہ سے خراب ہوگا جس کی آنت کشادہ
اور نرخرہ بھی زبردست ہوگا (یعنے اسکے مداخل
اور مخارج بہت ہوں گے مسرف ہوگا بہت
کھانے والا' مراد معاویہ ہیں کہتے ہیں ان کے
دسترخوان پر سو طرح کے کھانے رکھے جاتے تھے
اور وہ کھاتے کھاتے اخیر میں کہتے پیٹ تو نہیں
بھرا لیکن منہ تھک گیا یہ اثر تھا اس دعا کا جو آنحضرت
نے ان کو دی تھی۔)
لَا اَشْبَعَ اللّٰهُ بَطْنَهٗ۔ اللہ اس کا پیٹ نہ بھرے

Marfat.com

حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وِعَائَیْنِ اَمَّا اَحَدُ ھُمَا فَبَثَثْتُہٗ فِیْکُمْ وَاَمَّا الْاٰخَرُ لَوْ بَثَثْتُہٗ لَقُطِعَ ھٰذَا الْبُلْعُوْمُ - میں نے آنحضرتؐ سے (علم کے) دو برتن یاد رکھے ایک کو تو میں نے تم میں پھیلا دیا اور دوسرا اگر میں پھیلاؤں (ظاہر کروں) تو ابھی یہ نرخرہ نلہ پھوڑ ڈالا جائے (ذبح کر دیا جاؤں مراد وہ باتیں ہیں جو آنحضرتؐ نے راز کے طور پر ابو ہریرہؓ کو بتلائی تھیں کہ میری امت کا یہ حال ہونا ہے، فلاں فلاں ظالم حاکم مسلط ہوں گے میری اہل بیت پر ایسے ایسے مظالم ان کے ہاتھوں کئے جائیں گے، بنی اُمیہ کے حکام کے نام وغیرہ) بعضوں نے کہا علم باطن اور علم الاسرار مراد ہے جو ابو ہریرہؓ نے خاص خاص لوگوں اور امام زین العابدینؒ کو بتلایا تھا۔ شبلی نے اس مقام میں یہ شعر لکھا ہے یَا رُبَّ جَوْھَرَۃٍ عِلْمٍ لَوْ اَبُوْحُ بِہٖ لَقِیْلَ لِیْ اَنْتَ مِمَّنْ یَّعْبُدُ الْوَثَنَا وَلَا اسْتَحَلَّ رِجَالٌ مُّسْلِمُوْنَ دَمِیْ یَرَوْنَ اَقْبَحَ مَا یَاْتُوْنَہٗ حَسَنًا - بہت سے جواہر ایسے ہیں اگر میں ان کو کھول دوں تو لوگ مجھ کو بت پرست کہیں گے اور مسلمان میرا خون حلال سمجھیں گے اور جو بُرے سے بُرا وہ کام کرتے ہیں اس کو اچھا جانیں گے (میں کہتا ہوں معاذ اللہ شبلی کا یہ خیال محض باطل ہے اور اس شعر کا مضمون سراسر الحاد اور زندقہ اور کفر ہے اور تعجب ہے شبلی پر کہ انہوں نے محدث ہو کر ایسا الحادی شعر اس مقام میں بیان کیا آنحضرتؐ نے ظاہری شریعت کے خلاف کوئی علم کسی کو تعلیم نہیں کیا خود حضرت علی اور حضرت عائشہ کے کلام سے اس خیال کی تکذیب ہوتی ہے، اب رہا علم درویشی اور تصوف اور تبتل اور انقطاع الی اللہ اور تجرید عما سوی اللہ تو اس کی تعلیم خود قرآن اور احادیث نبویہ میں موجود ہے اور جو شخص شریعت ظاہری اور سنت نبوی کے خلاف کو فقیری اور درویشی سمجھے وہ زندیق اور ملحد ہے اور اس کی درویشی ایسی ہے جیسے ہندو مشرک فقیروں اور جوگیوں کی ہوتی ہے اس کو اسلام سے کیا علاقہ ایسی درویشی آخرت میں کچھ کام آنے والی نہیں)

بَلْغٌ ، مرد فصیح اور حکم نافذ

بَلَاغٌ پہنچانا ناپسندیدگی مقصود تک پہنچنے کا سامان زاد سفر

بَلَاغَۃٌ۔ فصاحت شیریں زبانی

بُلُوْغٌ پہنچنا، جوان ہونا، قریب ہونا۔

تَبْلِیْغٌ پہنچا دینا، سنا دینا

وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّۃً وَّبَلَاغًا اِلٰی حِیْنٍ - جو تو ہم پر اتارے اس کو ہمارے لئے قوت اور مراد تک پہنچنے کا سامان بنا دے ایک مدت دراز تک

کُلُّ رَافِعَۃٍ رَفَعَتْ عَلَیْنَا مِنَ الْبَلَاغِ یا مِنَ الْبُلَّاغِ - جو شخص ہماری ان باتوں کو جو پہنچائی جاتی ہیں نقل کرنا چاہے یا جو شخص ان لوگوں میں سے جو بڑے پہنچانے والے ہیں ہماری بات پہنچانا چاہے تو وہ پہنچا دے لوگوں کو سنا دے کہ میں نے مدینہ کو حرم کیا۔

بَلَغْتَ مِنَّا الْبَلَغِیْنَ یا بَلَغْتَ مِنَّا الْبُلَغِیْنَ (یہ حضرت عائشہ صدیقہ نے جنگ جمل میں حضرت علی سے کہا) تم ہماری طرف سے انتہا تک پہنچ گئے (اخیر یہ ہے کہ لڑنے کو مستعد ہوتے - یہ ایک مثل ہے جیسے کہتے ہیں لَقِیْتُ مِنْہُ الْبُرَحِیْنَ (برحین

اور بَرَحِیْن اور بِرَحِیْن اور بِرْحِیْن بھی مستعمل ہیں) یعنے میں نے اس سے بڑی سختیاں اٹھائیں۔

بُلَغ یا بِلَغ بمعنی بلیغ رعرب لوگ کہتے ہیں

خُطْبٌ بُلَغٌ وَاَمْرٌ بَرِحٌ بڑا انتہا کا سخت کام ہے۔

اَحْمَقُ بُلْغٌ۔ احمق ہے مگر اپنا مطلب حاصل کرلیتا ہے (دیوانہ بکار خود ہوشیار) یا خبیث اور بدزبان ہے۔

اَللّٰھُمَّ سَمْعٌ لَا بَلْغٌ۔ یا اللہ یہ بات سنی جائے مگر پوری نہ ہو (واقع نہ ہو)

اَیْمَانٌ بَالِغَۃٌ۔ بڑے زور کی قسمیں۔

لِیُبَلِّغُ الشَّاھِدُ الْغَائِبَ۔ جو شخص یہاں موجود ہے وہ اس کو پہنچا دے جو یہاں حاضر نہیں ہے

رُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰی مِنْ سَامِعٍ لیسے بہت لوگ ہوں گے یا کچھ لوگ ایسے ہوں گے جن کو یہ بات پہنچائی جائے گی وہ اس کو سننے والے سے زیادہ یاد رکھیں گے۔

یَبْلُغُ بِہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اس حدیث کو آنحضرتؐ تک پہنچاتے تھے یعنی مرفوع کرتے تھے۔

حَتّٰی تَبْلُغَ نَفْسِیْ یہاں تک کہ میں مرجاؤں۔

یَغْلِبَکَ الْقَوْمُ عَلَیْہِ ایسا نہ ہو لوگ آپ سے وہ تلوار زبردستی چھین لیں۔

فَلَا بَلَاغَ الْیَوْمَ اِلَّا بِکَ اب آج کے دن بغیر تیری مدد کے کسی طرح میرا کام نہیں چل سکتا۔

بُلْغَۃٌ روزمرہ کی خوراک

رُحْ مِنَ الدُّنْیَا بِبُلْغَۃٍ دنیا سے بقدر کفایت لے کر چل دے (یعنے موٹے جھوٹے کپڑے اور روکھے سوکھے کھانے پر قناعت کر کیونکہ چند روز یہاں رہنا ہے)

فَتَکَلَّمَ اَبْلَغُ النَّاسِ جو شخص سب لوگوں میں اچھی تقریر کرنے والا تھا اس نے کہنا شروع کیا

مَا بَلَغَ بِکَ مَا نَرٰی تم کو کس بات نے اس مرتبہ تک پہنچا دیا (کہ تم حکیم اور فیلسوف ہوگئے یہ لقمان سے کسی نے کہا)

مَنْ بَلَغَ بِسَہْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَھُوَ لَہٗ دَرَجَۃٌ وَّمَنْ رَمٰی بِسَہْمٍ کَانَ لَہٗ عَدْلُ مُحَرَّرَۃٍ جو شخص اللہ کی راہ میں اپنا تیر کسی کافر تک پہنچائے (اس کو زخمی کرے) اس کے لئے تو (بڑا) درجہ ہے اور جو شخص صرف تیر چلائے (گو وہ کافر تک نہ پہنچے) اس کو ایک بردہ آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ اگر مَنْ بَلَّغَ بِسَہْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ پڑھو تو معنی یہ ہونگے (جو کوئی اللہ کی راہ میں ایک تیر لے کر پہنچے یعنی جہاد کے لئے) اس کو ایک درجہ ملے گا اور جو کوئی تیر چلائے اس کو ایک بردہ آزاد کرنے کا ثواب ملے گا)

وَلَا یُبَلِّغُ عَنِّیْ غَیْرِیْ اَوْ رَجُلٌ مِّنِّیْ یعنے سورۃ براۃ کو اپنی طرف سے میں خود پہنچاؤنگا یا میرے عزیزوں میں سے کوئی (عرب کا دستور تھا کہ عہد توڑنے کی اطلاع خود عہد کرنے والا دے یا اس کا کوئی رشتہ دار اسی خیال سے آپ نے ابوبکر صدیق کے پیچھے جو جا چکے تھے حضرت علی کو روانہ کیا)

مَوْعِظَۃٌ بَلِیْغَۃٌ۔ بڑی عمدہ اور فصیح نصیحت

فَطَفِقَ یُعَلِّمُھُمُ الْمَنَاسِکَ حَتّٰی بَلَغَ الْجِمَارَ آپ نے لوگوں کو حج کے ارکان تعلیم کرنا شروع کئے یہاں تک کہ کنکریاں مارنے

Marfat.com

کے مقاموں تک پہنچے۔
قَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ مَا بَلَغَنِيْ۔ اس کتے کا بھی پیاس سے وہی حال ہوا ہے جو میرا حال ہوا تھا (نہایت بیقرار اور پریشان)
ثُمَّ صَبَّرَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى بَلَّغَهُ الْمَنْزِلَةَ الَّتِيْ سَبَقَتْ لَهٗ پھر اس کو اس بلا پر صبر کرا دیتا ہے یہاں تک کہ اس درجہ پر جو اس کی قسمت میں آگے سے لکھا گیا ہے پہنچا دیتا ہے۔
وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ تو ہی مددگار ہے اور تو ہی مقصود تک پہنچانے والا ہے۔
فِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا بَلَاغِيْ اس دنیا میں جہاں مجھکو سامان کرنا ہے (آخرت کا)
لَا تَطْلُبُوْا مِنَ الدُّنْيَا اَكْثَرَ مِنَ الْبَلَاغِ دنیا اتنی ہی چاہو جتنی زندگی گذارنے کو کافی ہو۔
فَاِنَّمَا دَارُ بُلْغَةٍ وَمَنْزِلُ قُلْعَةٍ دنیا توشہ تیار کرنے کا گھر ہے (چند روز کے بعد دوسرے گھر میں جانا ہے) یعنی آخرت کے گھر میں
بَلَقٌ: چت کبلا ہونا، حیران ہونا اسی سے ہے فَرَسٌ اَبْلَقُ جس گھوڑے کے ہاتھ پاؤں سفید ہوں
بُلُوْقٌ جلدی کرنا، کھولنا، بند کرنا ازالۂ بکارت کرنا
فَبَلَقَ الْبَابَ۔ دروازہ پورا کھول دیا۔
اِنْبَلَقَ کھل گیا۔
بَلْقَاءُ شام میں ایک شہر ہے۔
بَلْقَعٌ یا بَلْقَعَه۔ پتھر بے آب و دانہ زمین بَلَاقِعُ جمع ہے۔
اَلْيَمِيْنُ الْكَاذِبَةُ تَدَعُ الدِّيَارَ بَلَاقِعَ جھوٹی قسم گھروں کو ویرانہ بنا دیتی ہے۔ گھر کی برکت کھو دیتی ہے۔ گھر والے محتاج ہو کر نکل بھاگتے ہیں گھر اجاڑ ہو جاتا ہے۔
فَاَصْبَحَتِ الْاَرْضُ مِنِّيْ بَلَاقِعَ زمین میری وجہ سے ویران ہو گئی۔
شَرُّ النِّسَاءِ الْبَلْقَعَةُ جس عورت میں کوئی بھلائی نہ ہو وہ سب عورتوں سے بری ہے۔
بَلَلٌ: تری گیلا پن، تھوڑی چیز آراستگی۔
بُلَّةٌ تری۔
بَلَال ناطہ جوڑنا، خیر بھلائی
بِلَالٌ۔ پانی تری جو حلق کو گیلا کر دے، پانی ہو یا دودھ بعضوں نے کہا بَلَلٌ کی جمع ہے۔
بَلٌّ اور بَلَّةٌ ترکرنا ناطہ جوڑنا)
بُلُّوْا اَرْحَامَكُمْ وَلَوْ بِالسَّلَامِ ناطہ جوڑتے رہو اگرچہ سلام ہی سے جوڑو (یعنی اگر دوسری باتیں صلہ رحم کی نہ ہو سکیں (مثلاً کھلانا پلانا، تحفہ ہدیہ سلوک وغیرہ) تو سلام علیک تو نہ چھوڑو)
فَمَسَحَ بِبَلَّةِ مَا بَقِيَ رَاْسَهٗ وَرِجْلَيْهِ سر اور پاؤں پر اس تری سے مسح کر لیا جو ہاتھوں میں باقی رہ گئی تھی (منہ ہاتھ دھونے کے بعد)
اِحْتَلَمَ وَلَمْ يَجِدْ بَلَلًا۔ ایک شخص کو احتلام ہوا (خواب دیکھا) مگر اس نے منی کی تری نہ پائی
اِبْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ۔ رگیں تر ہو گئیں
فَاِنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَاَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا بیشک تم سے ناطہ ہے میں اس کو تر چیزوں سے گیلا کرتا رہوں گا۔ (جوڑتا رہوں گا عرب لوگ گیلا کرنے سے جوڑنا اور سوکھانے سے توڑنا مراد لیتے ہیں)
مَا تَبِضُّ بِبِلَالٍ ذرا بھی پانی یا دودھ نہیں دیتی
رَاَيْتُ بَلَلًا مِنْ عَيْشٍ میں نے خوب ارزانی دیکھی (ارزانی پانی سے ہوتی ہے اس وجہ سے

Marfat.com

اس کو بَلَل کہا
لَسْتُ اُحِلُّ زَمْزَمَ لِمُغْتَسِلٍ وَهِیَ لِشَارِبٍ حِلٌّ وَّ بِلٌّ۔ میں زمزم کے پانی سے نہانے کی اجازت نہیں دیتا البتہ پینے والے کے لئے وہ حلال اور مباح ہے یا تندرستی ہے جیسے کہتے ہیں بَلَّ مِنْ مَرَضِہٖ یعنے بیماری سے چنگا ہو گیا۔ بعضوں نے کہا بِلٌّ فقط تابع ہے حِلٌّ کا جیسے کہتے ہیں روٹی ووٹی سامان دامان
مَنْ قَدَّرَ فِیْ مَعِیْشَتِہٖ بَلَّہُ اللّٰہُ جس نے انداز کے ساتھ زندگانی کی (سوچ سمجھ کر اپنا خرچ رکھا جتنی چادر اتنا ہی پاؤں پھیلایا اسراف اور فضول خرچی سے باز رہا) اس کو اللہ مالدار رکھے گا۔
فَاِنْ شَکَوْا بِانْقِطَاعِ شُرْبٍ اَوْ بَالَّۃٍ اگر پانی پینا موقوف ہو جائے یا اور کسی فائدے کے بند ہو جانے کی شکایت کریں عرب لوگ کہتے ہیں لَا تَبُلُّکَ عِنْدِیْ بَالَّۃٌ تجھ کو مجھ سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔
بَلِیْلَۃُ الْاِرْعَادِ ڈرانے کی آندھی
مَا شَیْءٌ اَبَلُّ لِلْجِسْمِ مِنَ اللَّھْوِ ھُوَ شَیْءٌ کَلَحْمِ الْعُصْفُوْرِ بدن کو چنگا کرنے والا کھیل کود سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے وہ تو چڑیا کے گوشت کی طرح ہے (جیسے پرندوں کا گوشت مقوی ہر ایسے ہی کھیل کود کسرت دل لگی مذاق چہل سے بھی آدمی کی صحت اچھی ہوتی ہے)
ثُمَّ یَحْضُرُ عَلٰی بُلَّتِہٖ پھر اپنا عیب لئے ہوئے حاضر ہو اسے حضرت عمر نے مغیرہ کے لئے حکم دیا تھا کہ تین دن کی مہلت اس کو دیکر حاضر کریں)
اَلَسْتَ تَرْعٰی بَلَّتَھَا کیا تو اس کی کلی (شگوفہ)

نہیں چراتا (جانوروں کو نہیں کھلاتا)
فَرَاٰی بِلَّۃً۔ اس نے تری دیکھی۔
بَلَابِل رنج اور غم بَلْبَال کی جمع ہے۔
بِلَال آنحضرتؐ کے مؤذن تھے۔
بَلَمٌ یا بَلَمَۃٌ اونٹنی کی خواہش جفتی کے لئے اور اس کی فرج سوجھ جانا۔ اس خواہش کی وجہ سے
بَیْلَمَان ایک مقام کا نام ہے یمن یا سندیا ہند میں
رَاَیْتُہٗ بَیْلَمَانِیًّا اَقْمَرَ ھِجَانًا۔ میں نے دجال کو دیکھا وہ ایک موٹا سفید رنگ آدمی ہے
کَفَلْقِ الْاُبْلُمَۃِ۔ گوگل کی چھال چیرنے کی طرح ریچ میں سے برابر دو ٹکڑے ہو جاتے ہیں (یعنی ہم تم برابر ہیں)
بَلَّانٌ: حمام
سَتَفْتَحُوْنَ بِلَادًا فِیْھَا بَلَّانَاتٌ تم ایسے ملکوں کو عنقریب فتح کرو گے جہاں حمام ہونگے
بَلُّوْرٌ: یا بِلَّوْرٌ ایک مشہور چمکتا سفید پتھر ہے
لَا یُحِبُّنَا اَھْلَ الْبَیْتِ الْاَحْدَبُ الْمُوَجَّہُ وَلَا الْاَعْوَرُ الْبَلُّوْرَۃُ۔ امام جعفر صادق نے فرمایا ہم اہل بیت سے وہ کبڑا محبت نہیں رکھیگا جو دونوں طرف سے (پیٹھ اور سینہ کی طرف سے) کبڑا ہو اور نہ وہ کانا جس کی آنکھ اٹھی ہوئی ہو۔ (بَلُّوْرَۃ کے معنی صاحب نہایہ نے ابو عمرو زاہد سے ایسے ہی نقل کئے ہیں اور بٹنی اور سیوطی نے ان کی متابعت کی لیکن لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی لغت میں بَلُّوْرَۃ موٹے تازے دلیر آدمی کو کہتے ہیں)
نِعْمَ الْفَصُّ الْبَلُّوْرُ بلور اچھا نگینہ ہے۔
بَلْہَ: اسم فعل ہے یعنے چھوڑ دے۔
بَلَہٌ نادانی، بھولاپن، صاف دلی۔

Marfat.com

وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ بَلْهَ مَا اَطْلَعْتُمْ عَلَيْهِ۔ بہشت میں ایسی نعمتیں اور لذتیں ہیں جو کسی بشر کے دل پر نہیں گذریں (وہم میں بھی نہیں آئیں) ان نعمتوں کو تو جانے دو جو تم کو معلوم ہو چکی ہیں (کبھی بَلْهَ ترک کے معنی میں آتا ہے اس حالت میں معرب ہوتا ہے ورنہ مبنی بر فتحہ اور جب معرب ہو تو حرف جر اس پر آتا ہے جیسے صحیح بخاری میں ہے
وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا مِّنْ بَلْهِ مَا اَطْلَعْتُمْ عَلَيْهِ اور خطابی نے غلطی کی جو کہا ٹھیک یہ ہے کہ مِنْ کا حرف نکال دیا جائے)

اَكْثَرُ اَهْلِ الْجَنَّةِ الْبُلْهُ۔ اکثر بہشتی لوگ وہ ہوں گے جو سادے سیدھے صاف دل ہیں ان کے دل میں اینچ پینچ مکر نہیں ہے۔

بُلَهْنِيَةٌ۔ خوش گذرانی (رفتنی نے کہا جس کو عقل نہ ہو)

اَبْلَهُ۔ نادان اور سلیم القلب بے شر اس کی جمع بُلْهٌ ہے۔

فَاِنَّ خَيْرَ اَوْلَادِنَا الْاَبْلَهُ الْعَقُوْلُ۔ ہماری اچھی اولاد وہ ہے جو صاف دل یا شرم والی شر پہنچانے سے غافل ہو۔

عَلَيْكُمْ بِالْبَلْهَاءِ۔ بلہا عورت لازم کر لو میں نے پوچھا بلہا کیا ہے فرمایا پردہ کرنے والی پاکدامن

بَلْوٌ یا بَلَاءٌ آزمانا، ایک چیز کی حقیقت کھول دینا نعمت دینا، آفت میں ڈالنا۔

اِبْلَاءٌ۔ آزمانا، قسم دینا، پورا کرنا، نعمت دینا ظاہر کرنا۔

اِبْتِلَاءٌ۔ آزمانا، کسی آفت میں پھنسانا (بعضوں نے کہا اِبْتِلَا بھی خیر اور شر دونوں میں ہوتا ہے)

فَمَشٰی قَيْصَرُ اِلٰی اِيْلِيَاءَ لَمَّا اَبْلَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰی۔ قیصر بیت المقدس کی طرف گیا جب اللہ تعالیٰ نے اس پر احسان کیا (ایرانی فوجوں کو دفع کر دیا)

مَنْ اُبْلِيَ فَذَكَرَ فَقَدْ شَكَرَ۔ جس شخص کو کوئی نعمت ملی وہ اللہ تعالیٰ کی یاد کرے تو اس نے شکر کر لیا۔

مَا عَلِمْتُ اَحَدًا اَبْلَاهُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مِمَّا اَبْلَانِيْ۔ میں نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے بڑھ کر کسی پر احسان کیا ہو۔

اَللّٰهُمَّ لَا تُبْلِنَا اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ۔ یا اللہ ہم کو مت آزما مگر اس طرح سے جو ہمارے حق میں بہتر ہو۔

اِنَّمَا النَّذْرُ مَا ابْتُلِيَ بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ تَعَالٰی۔ نذر وہی ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا مندی مقصود ہو (تو نذر شرعی ایک عبادت ہوئی جو غیر خدا کی نذر کرے وہ مشرک اور کافر ہو جائے گا)

اَبْلِ اللّٰهَ تَعَالٰی عُذْرًا فِيْ بِرِّهَا۔ ماں سے سلوک کر کے اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنا عذر اچھا کر (یعنی اپنی مغفرت کے لئے معقول سبب گردان)

عَسٰی اَنْ يُعْطٰی هٰذَا مَنْ لَا يُبْلِيْ بَلَائِيْ۔ کہیں یہ اس شخص کو نہ مل جائے جس نے میری طرح اللہ کی راہ میں محنت نہ کی۔

اِنَّ مِنْ اَصْحَابِيْ مَنْ لَا يَرَانِيْ بَعْدَ اَنْ فَارَقَنِيْ فَقَالَ لَهَا عُمَرُ بِاللّٰهِ اَمِنْهُمْ اَنَا قَالَتْ لَا وَلَنْ اُبْلِيَ اَحَدًا بَعْدَكَ۔ ام المومنین ام سلمہ نے روایت کی آنحضرتؐ نے فرمایا میرے اصحاب میں سے بعضے ایسے بھی ہیں جو مجھ سے جدا ہوکے پھر مجھ کو نہ دیکھیں گے۔ یہ

Marfat.com

حدیث سُنکر حضرت عمرؓ نے ام المومنین سے پوچھا
تم کو خدا کی قسم کیا میں بھی ان اصحاب میں سے ہوں
انہوں نے کہا نہیں اب تمہارے بعد میں کسی
کو اس کی خبر نہیں دینے کی۔

اَبْلِیْ وَ اَخْلِقِیْ۔ پرانا کر اور بوسیدہ کر (ایک
روایت میں اَخْلِفِیْ ہے فائی موحدہ سے یعنے
دوسرا کپڑا اس کے بدل پہن)

تُبْلِیْ وَ تُخْلِقِیْ (وہی معنی یہ دعا ہے یعنے تو
زندہ رہے یہ کپڑا تیرے بدن پر پرانا ہو جائے۔

کُلَّ بَلَاءٍ حَسَنٍ اَبْلَانَا۔ ہر ایک اچھی نعمت
ہم کو عطا فرمائی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَبْلَانَا۔ شکر اس خدا کا
جس نے ہم پر احسان کیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی مَا اَبْلٰی وَابْتَلٰی شکر اللہ کا
جس نے نعمت بھیجی اور بلا بھیجی

وَنَسِیَ الْقَابِرَ وَالْبِلٰی اور قبر اور گل جانے کو بھول گیا

سُئِلَ عَنِ الْمَیِّتِ یَبْلٰی جَسَدُهٗ قَالَ
نَعَمْ حَتّٰی لَا یَبْقٰی لَهٗ لَحْمٌ وَّلَا عَظْمٌ
اِلَّا الطِّیْنَةُ الَّتِیْ خُلِقَ مِنْهَا فَاِنَّهَا لَا تَبْلٰی
تَبْقٰی فِی الْقَبْرِ مُسْتَدِیْرَةً حَتّٰی یُخْلَقَ مِنْهَا کَمَا خُلِقَ
مِنْهَا اَوَّلَ مَرَّةٍ۔ امام جعفر صادقؒ سے پوچھا
گیا کیا مردے کا بدن گل جاتا ہے انہوں نے
کہا ہاں نہ گوشت رہتا ہے نہ ہڈی رہتی ہے
صرف وہ مٹی جس سے پیدا ہوا تھا گول ہو کر قبر
میں رہ جاتی ہے وہ نہیں گلتی قیامت کے دن
اسی میں سے پیدا ہوگا۔ جیسے پہلی بار اس میں سے
پیدا ہوا تھا۔

وَقَدْ اَبْلٰی مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اُس نے مسلمانوں
کے ساتھ لڑائی میں کوشش کی۔

اُبْلِیْنَا حَتّٰی اَنَّ الرَّجُلَ لَیُصَلِّیْ وَحْدَهٗ۔
آنحضرتؐ کے بعد ہم بلائیں پڑ گئے یہاں تک کہ
ہم میں سے کوئی (چھپ کر) اکیلے نماز پڑھنے لگا۔

بَشِّرْهُ عَلٰی بَلْوٰی تُصِیْبُهٗ۔ عثمان کو بہشت
کی خوشخبری دیدے گو ایک مصیبت ان پر آئے گی
(گو حضرت عمرؓ بھی شہید ہوئے مگر ان پر بلوہ نہیں
ہوا بلکہ ابولولو مردود نے دھوکے سے مار ڈالا

اِبْتَلَاکُمْ لِیَعْلَمَ اِیَّاهُ تُطِیْعُوْنَ اَوْ هِیَ
اللہ تعالےٰ نے تم کو آزمایا ہے دیکھے تم اس کی
اطاعت کرتے ہو یا حضرت عائشہ کی سنتے ہو (حضرت
عائشہ سے خطائے اجتہادی ہوئی تھی حضرت
علی اس وقت کے امام برحق تھے ان کی اطاعت
خدا کی اطاعت تھی)

اِنْ کُنَّا مَعَ ذٰلِكَ لَنَبْلُوْا عَلَیْهِ الْکَذِبَ بیشک ہم
اس کے ساتھ ان کے جھوٹ کا امتحان کرتے تھے (حالانکہ
وہ ان سب میں زیادہ سچے تھے، جھوٹ سے مراد یہاں
غلط ہے کیونکہ کعب احبار سچے تھے صرف اہل کتاب
کی کتابوں سے بعضی باتیں نقل کرتے جو ٹھیک
نہ نکلتیں)

اِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِاَبْتَلِیَكَ وَاَبْتَلِیَ بِكَ میں
نے (اے محمدؐ) تجھ کو اس لئے بھیجا ہے کہ تجھ کو آزماؤں
اور تیری وجہ سے لوگوں کو آزماؤں (اللہ کی آزمائش
ایک کام کا دکھا دینا ہے ورنہ اس کو ہر ایک ہونے
والی بات ازل سے معلوم تھی)

وَعَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ۔ اللہ نے مجھ کو اس
بلا سے محفوظ رکھا جس میں تجھ کو پھنسایا۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِیْ تُنْزِلُ
الْبَلَاءَ۔ یا اللہ تیری پناہ ان گناہوں سے جن
کی وجہ سے بلا اترتی ہے (امام زین العابدین

Marfat.com

نے فرمایا گناہ یہ ہیں مظلوم کی فریاد نہ سُننا، مصیبت زدہ کی مدد نہ کرنا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ترک کرنا۔

فَالرَّجُلُ وَقِدَمُهُ وَالرَّجُلُ وَبَلَاءُهُ کوئی شخص ہے اس کی قدامت اسلام کا لحاظ رکھنا چاہئے کوئی شخص ہے اس کی خدمت اور کارگذاری کا لحاظ رکھنا چاہئے۔

سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا۔ ہر سننے والا سُن لے ہم اللہ کی تعریف کرتے ہیں اور اسکے اچھے احسانوں کو بیان کرتے ہیں۔

مَا تُبَالِي بِمُصِيبَتِي۔ آپ کو میری مصیبت کی کیا پرواہ ہے۔

وَتَبْقٰى حُثَالَةٌ لَا يُبَالِيهِمُ اللّٰهُ بَالَةً کچھ کوڑا کچرا رہ جائے گا اللہ تعالیٰ ان کی کچھ بھی پرواہ نہ کریگا عرب لوگ کہتے ہیں۔

مَا اُبَالِيهِ وَبِهٖ بَالًا وَبَالَةً وَبَلَاءً وَمُبَالَاةً یعنے میں ان کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرتا

مَا بَالَيْتُ بِهٖ مجھ کو اس کا کچھ بھی رنج نہیں ہوا

هٰؤُلَاءِ فِي الْجَنَّةِ وَلَا اُبَالِي۔ یہ سب لوگ بہشتی ہیں اور مجھ کو کوئی پرواہ نہیں بعضوں نے کہا مجھکو کچھ برا معلوم نہیں ہوتا،

هٰؤُلَاءِ فِي النَّارِ وَلَا اُبَالِي۔ یہ سب لوگ دوزخ والے ہیں مجھ کو کچھ پرواہ نہیں۔

مَا اُبَالِيهِ بَالَةً مجھ کو اس کی کچھ پرواہ نہیں

لَا اُبَالِي اَبُوْلٌ اَصَابَنِي اَمْ مَاءٌ کچھ پرواہ نہیں مجھ کو پیشاب لگ گیا یا پانی

اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الْجَنَّةَ عَلٰى كُلِّ فَحَّاشٍ بَذِيٍّ قَلِيلِ الْحَيَاءِ لَا يُبَالِي بِمَا قَالَ وَلَا مَا قِيلَ لَهٗ فَاِنْ تَنْشُتَهُ لَمْ تَجِدْهُ اِلَّا لِغْيَةً اَوْ شِرْكَ شَيْطَانٍ اللہ تعالیٰ نے ہر فحش بکنے والے زبان دراز بے شرم پر جو اپنے کہے کی پرواہ نہ کرے نہ دوسرے کے کہے کی بہشت حرام کر دی ہے اگر تو اس کو دیکھے تو لغو بلائے یا ولد الزنا یا شیطان کا ساجھی بعضوں نے لِغْيَةً کی جگہ لُعْنَةً پڑھا ہے یعنی ملعون بعضوں نے لَعْنَةً یا لُعَنَةً یعنی بہت لعنت کرنے والا

اَمَا وَابْنُ الْخَطَّابِ حَيٌّ وَلٰكِنْ اِذَا كَانَ النَّاسُ بِذِي بِلِّيٍّ وَذِي بَلِيٍّ ابھی تو خطاب کے بیٹے (حضرت عمرؓ) زندہ ہیں لیکن جب وہ وقت آئے گا کہ کچھ لوگ ادھر کچھ اُدھر یعنی مختلف فرقہ اور گروہ ہو جائیں گے (ایک روایت میں ذِي بِلِّيَانٍ ہے معنی وہی ہیں عرب لوگ کہتے ہیں هُوَ بِذِي بِلِّيٍّ یا بَلِّيٍّ یا بَلَى یا بِلَى یا بُلَى یا بَلِيٍّ یا بَلْيَانٍ یا بَلَيَّانٍ یا بِلِّيَانٍ یعنے وہ اتنی دور ہے کہ اس کا کچھ حال معلوم ہی نہیں کبھی کہتے ہیں ذَهَبَ بِذِي هِلِّيَانٍ وَذِي بِلِّيَانٍ۔ وہ ایسی جگہ چل دیا معلوم نہیں ہوتا کہاں گیا ہے۔

كَانُوْا فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَعْقِرُوْنَ عِنْدَ الْقَبْرِ بَقَرَةً اَوْ نَاقَةً اَوْ شَاةً وَيُسَمُّوْنَ الْعَقِيْرَةَ الْبَلِيَّةَ۔ جاہلیت کے زمانے میں قبر کے پاس ایک گائے یا اونٹنی یا بکری کو زخمی کر کے چھوڑ دیتے یا قبر کے پاس باندھ دیتے یا ایک گڈھے میں ڈال دیتے نہ اس کو چارہ دیتے نہ پانی وہیں مر کر رہ جاتی اس کو بَلِيَّة کہتے مشرکوں کا یہ اعتقاد تھا کہ مُردہ حشر کے دن ان جانوروں پر سوار ہوگا۔ اسلام نے آکر یہ خیالات باطل

Marfat.com

کئے اور بے رحمی کے کام موقوف کرائے افسوس ہمارے زمانہ میں بعضے نام کے مسلمان ان کفار کی پیروی کرکے پھر جانوروں کو بزرگوں کی قبروں پر لے جاکر ذبح کرنے لگے ہیں جیسے اُجالا شاہ کا مرغہ شیخ سدو کا بکرا، لاحول ولاقوۃ الا باللہ اس قسم کا جانور گو اس پر ذبح کے وقت بسم اللہ اللہ اکبر بھی کہا ہو جب ذبح سے پہلے غیر اللہ کا نام اس پر پکارا گیا تو ایک طائفہ علما کے نزدیک حرام ہے اور مشتبہ ہونے میں تو شک نہیں؛

لَتَبْتَدِعَنَّ لِمَا اِمَامًا اَوْ لَتُصَلُّنَّ وُحْدَانًا۔ یا تم نماز کے لئے ایک امام تجویز کرو نہیں تو اکیلے اکیلے نماز پڑھ لو۔

بَلٰی وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ رِجَالٌ اٰمَنُوْا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ان بہشت کے بالاخانوں میں کیوں نہیں مومن پہنچ جائیں گے (یعنی جو سب پیغمبروں پر ایمان رکھتے ہیں وہ آنحضرتؐ کی امت کے مومن ہیں باقی پیغمبروں کے پیرو دوسرے مکانوں میں رہیں گے)

بِالْحَمْدُ لِلّٰہِ آنحضرتؐ قرأت کو الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے تھے (یعنی بسم اللہ پکار کر نہیں پڑھتے تھے)۔

غَزْوَۃُ بِالْمُصْطَلِقِ۔ یعنی بنی مصطلق (مریسیع کا) غزوہ۔

باب الباء مع المیم

بِمَ: با حرف جر ہے اور ما استفہامیہ ہے یعنے کس وجہ سے یا کس امر کی ما کا الف محذوف کردیا استفہامیہ اور موصولہ میں فرق کرنے کے لئے بِمَا الف کے ساتھ یعنی اس وجہ سے۔

بَمٌّ: ستار کی سخت ترین آواز یا ستار کا موٹا تانت بُمٌّ ایک لغت ہے۔ بُوْمٌ میں بمعنی الو

باب الباء مع النون

بَنْدٌ: بڑا جھنڈا جس کے نیچے دس ہزار آدمی ہوں

اَنْ تَغْزُوا الرُّوْمَ فَتَسِیْرُ بِثَمَانِیْنَ بَنْدًا تم روم (یعنی نصاریٰ) سے جہاد کروگے وہ اسی نشان لے کر آئیں گے (ہر نشان کے تلے دس ہزار یعنی آٹھ لاکھ فوج سے مقابلہ کریں گے)

بُنْدُقَۃٌ: غلہ جو مٹی سے بناتے ہیں اور غلیل میں رکھ کر مارتے ہیں۔

لَا تَأْکُلْ مَا قَتَلَتْہُ الْحَجَرُ مِنَ الْبُنْدُقَۃِ پتھر (یا مٹی کی) گولی سے جو جانور مارا جائے اس کو نہ کھائیں (اب بُنْدُق اور بُنْدُقِیَّۃ اور بَارُوْدَۃ کہنے لگے ہیں۔ بندق کو جس میں سیسہ کی گولی ڈال کر مارتے ہیں اس کی جمع بَنَادِق اور بَنَادِق گولی کو رَصَاصَۃ اور باروت کو بَارُوْد کہتے ہیں)

بَنَادِقُ الْفَتِیْلَۃِ۔ توڑہ دار بندوقیں۔

بَنَسٌ: شر سے بھاگنا۔

تَبْنِیْسٌ پیچھے ہٹنا

تَبَنَّسُوْا عَنِ الْبُیُوْتِ لَا تَطُمُّ امْرَأَۃٌ اَوْ صَبِیٌّ یَسْمَعُ کَلَامَکُمْ۔ گھروں سے ذرا پیچھے ہٹ کر باتیں کیا کرو ایسا نہ ہو بچے اور عورتیں تمہاری واہی (شہوت انگیز) باتیں

؎ یہ تینوں الفاظ یعنی بلی اور بالحمد للہ اور بالمصطلق اس لغت سے متعلق نہیں ہیں مگر صاحب مجمع کی پیروی سے ہم نے یہیں لکھ دیئے ہیں

Marfat.com

گالی گلوچ سنکر مغلوب ہو جائیں (ان پر برا اثر پڑے)

بَنَانٌ : انگلیوں کے سرے پور

مَا عَرَفْتُهٗ اِلَّا بِبَنَانِهٖ۔ جابرؓ کہتے ہیں میں نے اپنے والد (عبداللہ) کو جو جنگ احد میں شہید ہوئے تھے زخموں کی وجہ سے نہیں پہچانا مگر ان کی انگلیوں کے سرے دیکھ کر پہچانا۔

اِنَّ لِلْمَدِیْنَةِ بَنَّةً۔ مدینہ میں ایک خاص طرح کی خوشبو ہے (کیونکر خوشبو نہ ہوگی ساری دنیا میں ایمان کی خوشبو وہیں سے پھیلی)

قَالَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَیْسٍ لِعَلِیٍّ مَا اَحْسَبُكَ عَرَفْتَنِیْ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ بَلٰی وَاِنِّیْ لَاَجِدُ بَنَّةَ الْغَزْلِ مِنْكَ۔ اشعث بن قیس نے حضرت علیؓ سے کہا میں سمجھتا ہوں امیرالمومنین نے مجھ کو نہیں پہچانا فرمایا کیوں نہیں تیرے تو ہاتھ سے اب تک سوت کی بو میں سونگھ رہا ہوں (یعنی میں تجھکو خوب پہچانتا ہوں تیرا باپ جولاہا تھا)

(ایک شخص نے شریح قاضی سے کہا میرا فیصلہ جلدی کردو انہوں نے کہا تَبَنَّنْ ٹھہر۔ یہ اَبَنَّ بِالْمَكَانِ سے نکلا ہے یعنی وہاں مقیم ہوا بَنَّ کے معنی بھی وہی ہیں)

مُبَنَّانَه: ایک محلہ ہے بصرے میں اور ایک قبیلہ بھی ہے اُسی میں سے ثابت بنانی تھے۔

اِبْنٌ : بیٹا اصل میں بَنَوٌ تھا۔ اَبْنَاءٌ اور بَنُوْنَ جمع ہے۔)

تَبَنّٰی حُذَیْفَةُ سَالِمًا۔ حذیفہ نے سالم کو بیٹا بنایا تھا۔

اِنَّمَا هُمْ بَنِیَّ۔ وہ تو میرے بیٹے ہیں (میں شفقت پدری کے لحاظ سے ان پر خرچ کرتا ہوں مجھ کو ثواب کیا ملے گا۔

اِبْنَةٌ : یا بِنْتٌ بیٹی دختر بَنَات جمع كُنْتُ اَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کہتی ہیں میں گڑیوں سے کھیلا کرتی (معلوم ہوا کہ گڑیاں اس حدیث میں سے مستثنیٰ ہیں جو مورتوں کی ممانعت میں وارد ہے اور اسی لئے گڑیوں کی بیع اور شرا جائز رکھی ہے۔ جمہور علما کا یہی قول ہے بعضوں نے کہا یہ گڑیاں پوری مورتیں نہ تھیں اور حضرت عائشہ کم سن تھیں اس لئے آنحضرتؐ نے ان کو اجازت دی)

بِنْهَا : ایک گاؤں ہے مصر میں آنحضرتؐ نے اسکے شہد کے لئے برکت کی دعا کی۔

اَبْنِیَةٌ یا بِنَاءٌ عمارت، جڑ بنیاد، گھر، ڈیرہ، خیمہ

فَاَمَرَ بِبِنَائِهٖ فَقُوِّضَ۔ آپ نے حکم دیا وہ ڈیرہ اکھیڑا گیا۔ اَبْنِیَةٌ جمع ہے۔

كَانَ اَوَّلُ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ فِیْ مُبْتَنٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ پہلے جو پردے کا حکم اترا اس وقت جب آنحضرتؐ کا زفاف حضرت زینب سے ہوا۔

اِبْتِنَاءٌ اور بِنَاءٌ کے معنی زوجہ کو اپنے گھر لانے کے اور زوجہ سے صحبت کرنے کے بھی ہیں رکھتے ہیں

بَنَى الرَّجُلُ عَلٰى اَهْلِهٖ وَ بِاَهْلِهٖ۔ مرد نے اپنی جورو سے صحبت کی۔

بَنٰى بِالثَّقَفِیَّةِ۔ ثقیف کی عورت سے آپ نے صحبت کی۔

یَا نَبِیَّ اللّٰهِ مَتٰى تُبْنِیْنِیْ۔ حضرت علیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کب مجھ کو میری بی بی سے صحبت کرنے دیں گے۔

یُبْنٰى عَلَیْهِ بِصَفِیَّةَ۔ صفیہ کے ساتھ آپ

Marfat.com

پر ایک ڈیرہ لگا دے۔

بَنٰی بِهَا وَهِیَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِیْنَ۔ آنحضرتؐ نے حضرت عائشہ سے صحبت کی جب ان کی عمر نو برس کی تھی (وہ اس عمر میں جوان ہو گئی ہوں گی) — امام احمد نے اسی حدیث سے دلیل لی کہ عورت جب نو برس کی ہو جائے تو خاوند جبرًا اس سے صحبت کر سکتا ہے مگر دوسرے تینوں امام یہ کہتے ہیں اگر وہ صحبت کے قابل ہو جائے تو کر سکتا ہے اور اس کے لئے کوئی میعاد مقرر نہیں ہے اگرم ملکوں میں عورتیں نو دس بارہ برس میں جوان ہو جاتی ہیں لیکن سرد ملکوں میں پندرہ سولہ برس میں جوان ہوتی ہیں بہرحال جوانی کے بعد صحبت کرنا بہتر ہے اور کم عمری کی شادی خوب نہیں ہے اولاد ضعیف پیدا ہوتی ہے)

مَا رَاَیْتُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُتَّقِیًا الْاَرْضَ بِشَیْءٍ اِلَّا اَنِّیْ اَذْکُرُ یَوْمَ مَطَرٍ فَاِنَّا بَسَطْنَا لَهٗ بِنَاءً۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے آنحضرتؐ کو زمین سے اپنے تئیں بچاتے نہیں دیکھا (یعنی آپ بے تکلف زمین پر بیٹھ جاتے فرش وغیرہ کے پابند نہ رہتے) البتہ ایک دن مجھکو یاد ہے پانی برسا تو ہم نے آپ کے لئے چمڑا بچھایا۔ (بِنَاءً اور مَبْنَاةٌ اور مِبْنَاةٌ چمڑے اور پردے اور جامہ دان گٹھری کو کہتے ہیں)۔

اِبْنُ اٰدَمَ بُنْیَانُ اللّٰهِ آدمی اللہ کی عمارت ہے (اسی نے اس کو کھڑا کیا ہے تو بلا وجہ شرعی آدمی کو مارنا اللہ کی عمارت گرانا ہے اس کی سخت سزا ملے گی)

مَنْ هَدَمَ بُنْیَانَ رَبِّهٖ فَهُوَ مَلْعُوْنٌ جو کوئی اپنے پروردگار کی عمارت کو ڈھائے (ناحق خون کرے وہ ملعون ہے)

رَاَیْتُ اَنْ لَّا اَجْعَلَ هٰذِهِ الْبَنِیَّةَ مِنِّیْ بِظَهْرٍ۔ میں نے یہ مناسب سمجھا کہ اس عمارت یعنی خانہ کعبہ کی طرف اپنی پیٹھ نہ کروں۔

هَلْ شَرِبَ الْجَیْشُ فِی الْبُنَیَّاتِ الصِّغَارِ (حضرت عمرؓ نے ایک شخص سے پوچھا جو سرحد سے آیا تھا) کیا لشکر کے لوگ چھوٹے چھوٹے گلاسوں میں پانی پیتے ہیں (اس نے کہا نہیں بڑے برتن میں پانی آتا ہے ایک پی کر دوسرے کو دے دیتا ہے اسی طرح کرتے ہیں)

مَنْ بَنٰی فِیْ دِیَارِ الْعَجَمِ فَعَمِلَ نَیْرُوْزَهُمْ وَمَهْرَجَانَهُمْ حُشِرَ مَعَهُمْ۔ جو شخص عجم کے ملک میں رہے اور ان کی طرح نوروز اور مہرگان کی عید کرے اس کا حشر بھی انہی کے ساتھ ہوگا (ایک روایت میں مَنْ تَنَأَّ ہے اور وہی ٹھیک ہے)

اِذَا قَعَدَتْ تَبَنَّتْ۔ وہ عورت اتنی موٹی ہے کہ جب بیٹھتی ہے تو ایک پاؤں دوسرے پاؤں سے الگ کر کے چارزانو (موٹاپے کی وجہ سے اس کو چمڑے کے قبہ سے تشبیہ دی)

اَلْکَلِمَاتُ الَّتِیْ بُنِیَ عَلَیْهَا الْاِسْلَامُ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ۔ جن کلموں پر اسلام کی بنا ہے وہ چار ہیں سبحان اللہ اور الحمد للہ اور

ع معاذ اللہ اس حدیث سے کافروں کی رسمیں بجا لانے یا ان میں شریک ہونے کی کس قدر قباحت نکلی بعضے علماء نے تو یہ فتویٰ دیا ہے کہ ہولی یا دیوالی وغیرہ مراسم ہنود میں کوئی شریک ہو تو کافر ہو جاتا ہے اور اس کی عورت اسکے نکاح سے باہر ہو جاتی ہے افسوس کہ بعض ملکوں میں مسلمان عید نہنڈ وغیرہ میں شریک ہوتے ہیں ۱۲

Marfat.com

لاالہ الا اللہ اور اللہ اکبر۔
فَأَمَرَ بِبِنَائِهٖ فَقُوِّضَ. پھر آپ نے حکم دیا آپ کے لئے جو ڈیرہ لگایا گیا تھا وہ توڑ دیا گیا۔
(یہ اعتکاف کا قصہ ہے)
نَهٰى اَنْ تُجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَاَنْ يُّبْنٰى عَلَيْهَا۔ آنحضرتؐ نے قبروں پر گچ کرنے سے ان کو پختہ بنانے سے ان پر عمارت جیسے گنبد چوکنڈی وغیرہ بنانے سے منع فرمایا۔
كُلُّ بِنَاءٍ وَبَالٌ اِلَّا مَالَا بُدَّ مِنْهُ ہر ایک عمارت (آخرت میں آدمی کے لئے) ایک وبال ہوگی مگر اتنی جتنی ضرور ہے، بے اسکے گزر نہیں، سردی اور گرمی اور پانی سے بچنے کے لئے)
اِتَّقُوا الْحَرَامَ فِي الْبِنَاءِ. حرام مال عمارت میں خرچ کرنے سے بچے رہو یہ دین کی خرابی کی بنیاد ہے یا عمارت اور گھر میں حرام کام نہ کرو ان سے بچے رہو ورنہ عمارت برباد ہوگی گھر ویران ہوگا)
اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهَا بَعْضًا ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لئے عمارت ہے اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو سنبھالے رہتا ہے (گرنے نہیں دیتا) اسی طرح ہر مسلمان کو دوسرے مسلمان کی حمایت اور امداد کرنا چاہیئے۔ کافروں کے مقابلہ میں اس کو ذلیل نہ ہونے دینا چاہیئے سبحان اللہ قومیت کی کیا عمدہ تعلیم ہے اگر مسلمان اس بیش بہا نصیحت پر چلتے تو ان کی بربادی اور عزت ریزی کیوں ہوتی)
فَلَعَلَّهٗ قَالَ قَبْلَ اَنْ يَّبْنِيَ عبداللہ بن عمر نے شاید یہ اس وقت کہا جب انہوں نے نکاح نہیں کیا تھا یا عمارت نہیں بنائی تھی۔

بَابُ الْبَاءِ مَعَ الْوَاوِ

بَوْءٌ، لوٹنا، کٹ جانا، لوٹانا، موافق ہونا، اقرار کرنا اعتراف کرنا۔
تَبَوُّئٌ. کھول دینا، اقامت کرانا، نکاح کرنا سیدھا کرنا، تیار کرنا۔
بَاءَةٌ. نکاح یا جماع
بَوَاءٌ. برابر یکساں
بَاءَ. پھر گیا، لوٹا، رجوع کیا
اَبَاءَ اُترا
بَوَّأَ آتارا ٹھہرایا۔
اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ میں تیرے احسان اور اپنے تقصیر اور گناہ کا اقرار کرتا ہوں۔
قَدْ بَاءَتْ بِهٖ عَلٰى نَفْسِهَا. اس نے تو خطا کا اقرار کرلیا
بَاءَ بِالْاِثْمِ گناہ لے کر لوٹ گیا۔
بُؤْنَا بِالْغَضَبِ ہم خدا کا غصہ لے کر لوٹے۔
مَنْ قَالَ لِاَخِيْهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهٖ اَحَدُهُمَا. جس نے اپنے بھائی مسلمان کو کافر کہا تو دونوں میں سے ایک پر کفر لوٹ گیا (یا تو کہنے والا کافر ہوگیا اگر وہ جھوٹا ہے ورنہ جس کو کہا اگر وہ سچا ہے)
اِنْ عَفَوْتُ عَنْهُ يَبُوْءُ بِاِثْمِهٖ وَاِثْمِ صَاحِبِهٖ. اگر میں اس کو معاف کردوں (قصاص نہ لوں) تو وہ اپنا گناہ اور اپنے ساتھی یعنی مقتول کو قتل کرنے کا گناہ لے کر لوٹ جائے گا ایک روایت میں یوں ہے اِنْ قَتَلَهٗ كَانَ مِثْلَهٗ اگر مقتول کے وارث نے قاتل کو قصاصاً قتل

Marfat.com

کر ڈالا تو اب دونوں برابر ہو گئے (یعنی قاتل اور وارث مقتول اب کسی کو دوسرے پر فضیلت نہ رہی ۔)

بُوْءِ لِاَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِذَنْبِكَ ۔ حاکم اسلام کے سامنے اپنے قصور کا اقرار کر (جھوٹ مت بول انکار نہ کر)

مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ ۔ جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ لگائے وہ دوزخ میں جو اس کا ٹھکانا ہے اس میں اترے (اس حدیث کو بہت علما نے متواتر کہا ہے)

مَنْ طَلَبَ عِلْمًا لِيُبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ ۔ جو شخص علم اس نیت سے حاصل کرے کہ دوسرے عالموں پر فخر کرے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے ۔

مَنْ حَفَرَ لِلْمُؤْمِنِ قَبْرًا فَكَاَنَّمَا بَوَّاَهٗ بَيْتًا مُوَافِقًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۔ جو شخص ایک مسلمان کے لئے قبر کھودے اس نے گویا اس کو قیامت تک ایک موافق گھر دیا ۔

اُصَلِّيْ فِيْ مَبَاءَةِ الْغَنَمِ ۔ کیا میں بکریوں کے تھان میں نماز پڑھ لوں

هٰهُنَا الْمُتَبَوَّأُ ۔ یہیں یعنی مدینہ میں ٹھکانا ہے یا یہیں قبر ہے ۔

بَاءَهُ الْاِمَامُ بِفُلَانٍ ۔ حاکم نے فلاں شخص کا خون اس پر لگایا

عَلَيْكُمْ بِالْبَاءَةِ ۔ نکاح کرنا اپنے اوپر لازم کرلو (جب شہوت ہو اور گناہ میں پڑ جانے کا ڈر ہو)

مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ ۔ جو شخص تم میں سے جماع کی قدرت رکھتا ہو یا جورو بالکل

اِنَّ امْرَاَةً مَاتَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ وَقَدْ تَزَيَّنَتْ لِلْبَاءَةِ ۔ ایک عورت کا خاوند مرگیا ایک شخص اس پر سے گزرا دیکھا تو وہ (دوسرے) نکاح کے لئے بن ٹھن کر بیٹھی ہے (بَاهَة کے معنی بھی وہی ہیں جو باءۃ کے ہیں اسی طرح بَاءٌ کے ، بعضوں نے کہا بَاہٌ غلط ہے گو عوام میں بہت مشہور ہے)

دَخَلْتُ عَلٰى اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَوَجَدْتُهٗ قَدْ بَاهٰى ۔ ابوبصیر کہتے ہیں میں امام جعفر صادق کے پاس جمعہ کے دن گیا میں نے دیکھا وہ جماع کر چکے تھے ۔

اِنَّ رَجُلًا بَوَّأَ رَجُلًا بِرُمْحِهٖ ۔ ایک شخص نے دوسرے شخص کی طرف اپنا بھالا اسیدھا کیا (اس کو مارنے کی نیت سے)

فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَبَاءَوُا ۔ آنحضرتؐ نے یہ حکم دیا کہ برابر برابر رہیں (یعنی غلام کے بدل غلام عورت کے بدل عورت ماریں یہ نہیں کہ غلام کے بدل آزاد کو اور عورت کے بدل مرد کو مار ڈالیں جیسے وہ چاہتے تھے ۔ بعضوں نے کہا صحیح يَتَبَاوَؤُا ہے تباوء سے جس کے معنی برابری کے ہیں)

اَلْجِرَاحَاتُ بَوَاءٌ ۔ زخموں میں برابری کی جائیگی (اگر برابری ممکن ہو)

مَا بَالُ الْعَقْرَبِ مُغْتَاظَةً عَلٰى ابْنِ اٰدَمَ فَقَالَ اُتْرِيْدُ الْبَوَاءَ امام جعفر صادق سے کسی نے پوچھا بچھو کو کیا ہوا ہے جو آدمی پر اتنا غصہ رکھتا ہے (بغیر ڈنک مارے نہیں چھوڑتا) فرمایا وہ بدلہ کرتا ہے آدمی بھی تو بغیر جوتا مارے اس کو نہیں چھوڑتا

فَيَكُوْنُ الثَّوَابُ جَزَاءً وَالْعِقَابُ بَوَاءً ثواب تو نیکیوں کا بدلہ ہے اور عذاب گناہ کا

Marfat.com

سزا ہے سزا بقدر گناہ ہوگی برابر برابر
وَهُوَ بِبِيْئَةِ سَوْءٍ وہ بُرے حال میں ہے
اِنَّهٗ لَحَسَنُ الْبِيْئَةِ. وہ تو اچھے خاصے حال میں ہے

بَابٌ: دروازہ۔
اَبْوَابٌ اور بِيْبَانٌ اور اَبْوِبَةٌ
بَوَّاب دربان
بَوَّبَهٗ تَبْوِيْبًا اس کو باب باب مرتب کیا
تَبَوَّبَ دربان مقرر کیا
وَاَجِدُ بِلَالًا قَائِمًا بَيْنَ الْبَابَيْنِ اور بلال کو میں نے دیکھا دروازے کے دونوں پٹوں کے بیچ میں کھڑے ہیں۔
حَتّٰى يَاتُوْنَ بِهٖ بَابَ الْاَرْضِ پھر اس کو زمین والے آسمان کے دروازے پر لاتے ہیں (وہاں سے زمین پر لاکر اسفل السافلین میں لے جاتے ہیں)
اَنَا دَارُ الْعِلْمِ یا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا میں علم کا گھر یا شہر ہوں اور علی اس کے دروازے ہیں (گھر میں آدمی دروازے ہی سے آسکتا ہے جو اوپر سے آجائے وہ اُچکا چور ہے اسی طرح پکا عالم وہ ہے جو آنحضرتؐ کے اہل بیت یعنی حضرت علی اور آپ کے ذریعہ سے علم حاصل کرے اہل بیت کے رائی اور اجتہاد کو دوسروں کے رائی اور اجتہاد پر مقدم رکھے، ان کی محبت قلبی منجملہ لوازم ایمان سمجھے ورنہ وہ ایک چور ہے جو آنحضرتؐ کو تو ناراض کرتا ہے اور آپ کے حکم کے خلاف چلتا ہے پھر آپ کی امت بن کر نجات کا طالب ہوتا ہے)
هٰذَا مِنْ بَابَةِ كَذَا. یہ فلانی وجہ یا فلانی شرط سے ہے۔
حَتّٰى تَسْلَمُوْا اَبْوَابًا اَرْبَعَةً. ایمان اس وقت تک پیدا نہ ہوگا جب تک چاروں باتیں تسلیم نہ کرو۔
(اللہ پر ایمان لانا اس کے رسول پر ایمان لانا قرآن پر ایمان لانا (کہ وہ اللہ کا کلام ہے) امام وقت پر ایمان لانا۔ اس حدیث کو امامیہ نے روایت کیا ہے اس میں یہ بھی ہے ضَلَّ اَصْحَابُ الثَّلٰثَةِ یعنے جو کوئی ان باتوں میں سے تین باتیں مانے اور ایک نہ مانے وہ گمراہ ہے۔)

بُوْجٌ یا بَوَجَانٌ بجلی کا خوب چمکنا، آواز کرنا، تھک جانا اور مصیبت آنا
ثُمَّ هَبَّتْ رِيْحٌ سَوْدَاءُ فِيْهَا بَرْقٌ مُتَبَوِّجٌ پھر ایک کالی آندھی آئی اس میں بجلی خوب چمک رہی تھی۔
قَضَيْتَ اُمُوْرًا ثُمَّ غَادَرْتَ بَعْدَهَا بَوَائِجَ فِيْ اَكْمَامِهَا لَمْ تُفْتَقِ. یہ ایک شعر ہے حضرت عمرؓ کے مرثیہ کا جو شماخ نے کہا یعنے تم نے بہت سے بڑے بڑے کاموں کا فیصلہ کیا مگر ان کے بعد ایسی بلائیں سربستہ شگوفوں میں چھوڑ گئے جو ابھی تک نہیں کھلے۔
اِجْعَلْهُمَا بَاجًا وَاحِدًا. اس کو ایک چیز کر لو۔

بَوْحٌ: اصل اور ذکر اور فرج اور نفس اور جماع
بُوْحٌ۔ ظاہر ہونا، کھل جانا
بَاحَ بِالشَّيْءِ اس بات کو ظاہر کر دیا۔
بَاحَةُ الطَّرِيْقِ بیچا بیچ رستہ۔
بَوْبُوْحٌ۔ پیٹ کا ہلکا جو راز نہ چھپا سکے
بَاحَةٌ۔ بیچا بیچ دریا صحن اس کی جمع بُوْحٌ ہے
لَا اَزَالُ بِبَاحَتِكَ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا (یہ حضرت علی نے معاویہؓ سے کہا میں ہمیشہ تیرے میدان میں رہوں گا (تجھ سے لڑتا رہوں گا) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہمارا قضیہ چکا دے۔
اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ كُفْرًا بَوَاحًا مگر یہ کہ علانیہ

Marfat.com

(صاف صریح) کفر کرے (جو سب کے نزدیک بالاتفاق کفر ہو۔ ایک روایت میں کُفْرًا اَبْرَاحًا ہے۔ معنی وہی ہیں۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ حاکم اسلام سے بغاوت کرنا اس پر خروج کرنا جائز نہیں ہے گو وہ فاسق ہو۔ ہیثمی نے کہا اس پر اہل سنت کا اجماع ہے کہ حاکم اسلام فسق کی وجہ سے معزول نہیں ہوتا البتہ کفر اور بدعت کی وجہ سے معزول ہو جاتا ہے اسی طرح اگر نماز چھوڑ دے تب بھی معزول ہو جاتا ہے اگر حاکم اسلام کفر و بدعت کرنے لگے تو مسلمانوں پر اس کو معزول کرنا واجب ہو جاتا ہے یا اس کے ملک سے ہجرت کر جانا)۔

لَيْسَ لِلنِّسَاءِ مِنْ بَاحَةِ الطَّرِيْقِ شَيْءٌ عورتوں کو بیچا بیچ رستہ میں کوئی حصہ نہیں ہے (بلکہ رستے کے داہنے بائیں بازو سے چلیں)

يُعَرِّضُ وَلَا يُبَوِّحُ۔ اشارہ کنایہ کرتے تھے صاف کھول کر نہیں کہتے تھے۔

نَظِّفُوْا اَفْنِيَتَكُمْ وَلَا تَدَعُوْهَا كَبَاحَةِ الْيَهُوْدِ اپنے مکانوں کے صحنوں کو صاف پاک رکھو (جھاڑ جھوڑ کر) اور یہودیوں کے صحن کی طرح اس کو (میلا کچیلا کچرا کوڑا) مت چھوڑو (سبحان اللہ کیا عمدہ تعلیم ہمارے پیغمبر صاحب نے کی تھی مگر مسلمانوں نے مکانات اور صحنوں کی صفائی کا خیال چھوڑ دیا اور یہودیوں سے بھی زیادہ میلا کچیلا رکھنے لگے)۔

حَتّٰى نَقْتُلَ مُقَاتِلَتَكُمْ وَنَسْتَبِيْحَ ذَرَارِيَكُمْ جب تک ہم ان لوگوں کو جو تم میں لڑائی کے قابل ہیں قتل نہ کر لیں اور تمہارے بال بچوں کو مباح نہ بنائیں (ان کو لونڈی غلام کر لیں)

فَيَسْتَبِيْحَ بَيْضَتَهُمْ۔ ان کا انڈا پھوڑ دے (یعنی صدر مقام ان کے جماؤ کا مباح کر دے (عورتوں کو لونڈیاں بنائے اولاد کو قید کرے)

بَوْرٌ۔ بنجر زمین یا افتادہ آزمائش ہلاکی۔

بُوْرٌ۔ تباہ ہلاک۔ مذکر اور مونث اور تثنیہ اور جمع سب اس میں یکساں ہے۔

فَاُولٰٓئِكَ قَوْمٌ بُوْرٌ وہ لوگ تو تباہ ہونے والے ہیں یا تباہ شدہ ہیں۔

لَوْ عَرَفْنَاهُ اَبَرْنَا عِتْرَتَهٗ۔ اگر ہم اس کو پہچانتے تو اس کی آل اولاد سب کو تباہ کر دیتے

فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَمُبِيْرٌ۔ ثقیف قبیلے میں ایک جھوٹا پیدا ہوگا (مختار بن عبید ثقفی) دوسرا ہلاکو (حجاج بن یوسف ثقفی) جس نے علاوہ میدان جنگ کے ایک لاکھ بیس ہزار آدمیوں کو (ناحق کولڈ بلڈ) قتل کیا (ان میں بڑے بڑے تابعین اور اولیاء اللہ تھے مرود مرتے وقت کہنے لگا یا اللہ مجھکو بخش دے لوگ کہتے ہیں تو مجھکو نہیں بخشے گا)

فَرَجُلٌ حَائِرٌ بَائِرٌ۔ ایک ایسا مرد ہے جو بھٹکا بکا تباہ ہونے والا (بھیکیا) ہے اس کو کسی بات کا خیال نہیں ہے (جس کو اردو میں ہولا کہتے ہیں بعضوں نے کہا بَائِرٌ تابع ہے حَائِرٌ کا جیسے کہتے ہیں سامان وامان روٹی ووٹی سالن والن)

وَاِنَّ لَكُمُ الْبُوْرَ وَالْمَعَامِيَ۔ جو زمینیں افتادہ یا بنجر ہیں وہ تم لے لو (یہ آنحضرتؐ نے اکیدر کو لکھا تھا۔ ایک روایت میں بُوْر بضمہ با ہے وہ جمع ہے بَوَار کی معنی وہی افتادہ زمین)

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ بَوَارِ الْاَيِّمِ بغاندوالی

عورت کے نہ پوچھے جانے سے (کوئی اس سے نکاح کرنا نہ چاہے) خدا کی پناہ بَادَتِ السُّوْقُ سے نکلا ہے یعنے بازار اینڈ ہو گئی کوئی وہاں کا مال نہیں خریدتا

اِنَّ دَاوٗدَ سَأَلَ سُلَیْمَانَ وَھُوَ یَبْتَارُ عِلْمَہٗ۔ حضرت داؤد پیغمبر نے حضرت سلیمان علیہما السلام سے ان کا امتحان لینے کو ایک سوال کیا

کُنَّا نَبُوْرُ اَوْلَادَنَا بِحُبِّ عَلِیٍّ۔ ہم اپنی اولاد کی آزمائش کیا کرتے تھے ان کو حضرت علی سے محبت ہے یا نہیں (کیونکہ حضرت علی کی محبت ایمان کی نشانی ہے جس کو ان سے محبت نہیں ہے وہ کمبخت بے ایمان ہے)

حَتّٰی وَاللہِ مَا نَحْسِبُ اِلَّا اَنَّ ذٰلِکَ شَیْءٌ یُبْتَارُ بِہٖ اِسْلَامُنَا۔ یہاں تک کہ قسم خدا کی ہم یہ سمجھتے تھے یہ ایسی چیز ہے جس سے ہماری مسلمانی کا امتحان ہوتا ہے۔

کَانَ لَا یَرٰی بَأْسًا بِالصَّلٰوۃِ عَلَی الْبُوْرِیِّ بورئیے پر نماز پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں سمجھتے تھے (کیونکہ وہ کھانے پینے پہننے کی چیز نہیں ہے اور امامیہ کے نزدیک کھانے پینے پہننے کی چیزوں پر سجدہ ناجائز ہے۔ بوریا کو بوری اور باریہ اور وریا کہتے ہیں)

مترجم کہتا ہے جس مسجد میں کپڑے کا فرش ہوتا ہے تو میں اکثر اس پر اپنا بوریا بچھا کر نماز پڑھتا ہوں بعضے سنت جماعت حضرات خواہ مخواہ مجھ پر طعن کرتے ہیں یہ نہیں سمجھتے کہ ہم ایسی نماز کیوں نہ پڑھیں جو سب کے نزدیک جائز ہو اسی میں زیادہ احتیاط ہے۔ آنحضرت سے کپڑے پر بھی نماز پڑھنا منقول ہے مگر فرائض کا کپڑے پر پڑھنا ثابت نہیں ہے گو صحابہ سے منقول ہے آنحضرت کی عادت شریف یہ تھی یا تو مٹی پر نماز پڑھتے یا بورئیے پر

سَأَلْتُہٗ عَنِ السُّجُوْدِ عَلَی الْبُوْرِیَاءِ میں نے ان سے پوچھا بورئیے پر سجدہ کرنا کیسا ہے

حَرِیْقٌ بِالْبُوَیْرَۃِ مُسْتَطِیْرٌ۔ بویرہ کا ہر طرف سے جلنا (بویرہ ایک موضع ہے مدینہ میں وہاں بنی نضیر یہودیوں کے باغات تھے جو ان کی بدعہدی کی وجہ سے جلائے گئے)

بَارْقَلِیْط یا فَارْقَلِیْط عبرانی لفظ ہے یعنے سراہنے والا یا سراہا گیا (عربی میں حَامِدٌ مُحَمَّدٌ مَحْمُوْدٌ۔ یہ سب آنحضرت کے نام ہیں

بُوْسٌ: سختی۔

بُوْسَ ابْنِ سُمَیَّۃَ تَقْتُلُکَ الْفِئَۃُ الْبَاغِیَۃُ وائے سمیہ کے بیٹے عمار بن یاسر کی سختی مصیبت تجھکو باغی گروہ مار ڈالے گا (مراد معاویہ کا گروہ ہے)

بَوْصٌ: آگے بڑھنا دوڑنا بھاگنا، چھپ جانا گم ہونا

اِنَّہٗ کَانَ جَالِسًا فِیْ حُجْرَۃٍ قَدْ کَادَ یَنْبَاصُ عَنْہُ الظِّلُّ۔ آپ ایک حجرے میں بیٹھے اور سایہ آگے بڑھ رہا تھا کم ہو رہا تھا۔

اِنَّ عُمَرَ اَرَادَ اَنْ یَّسْتَعْمِلَ سَعِیْدَ بْنَ الْعَاصِ فَبَاصَ مِنْہُ۔ حضرت عمر نے سعید بن عاص کو کہیں کا حاکم (گورنر) کرنا چاہا وہ بھاگ گئے روپوش ہو گئے (حکومت کو پسند نہ کیا)

ضَرَبَ اَزَبَّ حَتّٰی بَاصَ ازب (شیطان) کو مارا یہاں تک کہ وہ بھاگ نکلا

بَاعٌ یا بُوْعٌ دونوں ہاتھ کا پھیلاؤ

اِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ مِنِّیْ بَوْعًا اَتَیْتُہٗ ھَرْوَلَۃً۔ جب کوئی بندہ مجھ سے ایک باغ نزدیک ہوتا ہے تو میں دوڑ کر اس کے پاس آتا ہوں (یہ حدیث قدسی ہے پروردگار کا آنا اور جلد آنا اس سے ثابت ہوتا ہے)

Marfat.com

بُوْغَاءٌ: نرم زمین۔ ریتلی۔ کمینہ آدمی، احمق۔ کام کا خراب ہونا۔
بُوْغَاءُ الطِّیْبِ۔ خوشبو کی مہک۔
تَبَوُّغٌ۔ غلبہ کرنا۔
تَلُفُّهُ فِی الرِّیْحِ بُوْغَاءُ الدِّمَنِ (اس عبارت میں قلب ہوگیا ہے اصل میں یوں ہے)
تَلُفُّهُ الرِّیْحُ فِیْ بُوْغَاءِ الدِّمَنِ یعنے آندھی اس کو لے جاکر گوبریلی نرم زمین میں لپیٹ دیتی ہے
تَلُفُّهُ الدِّمْنَةُ الْبُوْغَاءُ مُعْتَمِدًا (یہ ایک حضرمی شخص کے قصیدے کا مصرعہ ہے اسکو گھر کے سامنے کی گوبریلی نرم زمین لپیٹے ہوئے ہے اور اس ارادے سے آیا ہے
اِنَّمَا هِیَ سِبَاخٌ وَ بُوْغَاءٌ۔ مدینہ کی زمین یا تو کھاری ہے یا نرم ریتلی ہے۔
بَوْقٌ۔ برائی اور جھگڑا لانا
بَائِقَةٌ سختی بلا۔ بَوَائِقُ جمع ہے۔
بُوْقٌ: نرسنگا تونا
لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا یَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ۔ بہشت میں وہ شخص نہ جائے گا جسکے ہمسایہ کو اس کی تکلیفوں سے امن نہ ہو۔
مَنْ اَکَلَ طَیِّبًا وَعَمِلَ فِیْ سُنَّةٍ وَاَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهٗ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ هٰذَا الْیَوْمَ لَکَثِیْرٌ فِی النَّاسِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَسَیَقِلُّوْنَ فِیْ قُرُوْنٍ بَعْدِیْ۔ جو شخص حلال مال کھائے اور سنت کے مطابق عمل کرے یا جو نیک عمل کرے وہ سنت کے طریق پر (بدعتوں سے بچا ہے معلوم ہوا جو عمل سنت کے مطابق نہ ہو وہ فائدہ نہ دے گا) اور لوگ اس کی آفتوں سے بے ڈر ہوں (کسی کو یہ اندیشہ نہ ہو کہ اس سے تکلیف پہنچے گی) وہ بہشت میں داخل ہوگا ایک شخص بولا اس وقت میں تو ایسے لوگ بہت ہیں (جو حلال مال کھاتے ہیں کسی کو نہیں ستاتے) آپ نے فرمایا ہاں آج تو ایسے لوگ بہت ہیں لیکن میرے بعد کے زمانوں میں ایسے لوگ کم ہوں گے (دوسری روایت میں یوں ہے وَسَیَکُوْنُ فِیْ قُرُوْنٍ بَعْدِیْ میرے بعد کے زمانوں میں بھی ایسے لوگ ہوں گے (جو حلال مال کمائیں گے سنت پر چلیں گے خلق خدا کو بلا وجہ شرعی نہ ستائیں گے) مترجم کہتا ہے پہلی روایت میں جو آپ نے فرمایا کہ ایسے لوگ میرے بعد کے زمانوں میں کم ہوں گے یہ فرمانا کیسا صحیح اور درست نکلا۔ ہمارے زمانہ میں تو لاکھ آدمیوں میں بھی ایک آدمی بھی ایسا نہیں ملتا جو ان تینوں باتوں کا جامع ہو اکثر تو حرام اور مشتبہ مال کھاتے ہیں کوئی کوئی حلال مال کھاتا ہے تو بدعتوں میں گرفتار ہے سنت کی پابندی نماز وغیرہ نیک اعمال میں نہیں کرتا کوئی سنت پر بھی چلتا ہے لیکن دوسرے مسلمانوں کو ستاتا ہے ان کو تنگ کرتا ہے ان کی غیبت کرتا ہے ان کو حقیر اور اپنے تئیں افضل اور اعلیٰ جانتا ہے۔ اس حدیث سے اتباع سنت کی بڑی فضیلت نکلی اور یہ بھی نکلا کہ ہر عمل خیر میں طریقۂ سنت کی پیروی ضروری ہے ورنہ اس عمل کا نتیجہ آخرت میں کچھ عمدہ نہ ہوگا اور سنت کے موافق تھوڑی سی عبادت بھی ان عبادات اور ریاضت شاقہ اور چلوں سے بہتر ہے جو سنت کے موافق نہ ہوں افسوس ہے ان مسلمانوں پر جو اپنے پیغمبر کی پیروی چھوڑ کر دوسرے درویشوں اور فقیروں کی پیروی کرتے ہیں کہیں چلے کرتے ہیں کہیں ضربیں اور نعرے لگاتے ہیں کہیں حیوانات کرتے ہیں۔ تعویذ گنڈے عملیات تسخیرات

فال کشی کی فکر میں رہتے ہیں کہیں رات بھر میں سو سو دوگانے ادا کرتے ہیں کہیں ایک شب میں کبھی ایک رکعت میں قرآن ختم کر ڈالتے ہیں کہیں آنحضرتؐ کے اوراد اور وظائف مسنونہ کو چھوڑ کر دلائل الخیرات یا مجمع الحسنات یا درود اکبر یا حزب البحر یا دعائے سیفی یا گنج العرش یا عمل چارشنبہ پر رات دن جمے رہتے ہیں ہر چند ان کا بھی پڑھنا ثواب سے خالی نہیں ہے مگر اس کی مثال یہ ہے جیسے کوئی سورج کی روشنی چھوڑ کر ایک چراغ کی روشنی پر قناعت کرے یا ایک عمدہ اور جاری نہر کو چھوڑ کر ایک چھوٹے گڈھے سے گدلا پانی لے آنحضرتؐ کے اوراد اور وظائف میں جو برکت اور ثواب اور اجر اور تاثیر ہے اس کا عشر عشیر بھی کسی ولی یا درویش کے اوراد اور وظائف میں حاصل ہونے کی امید نہیں ہے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ہمارے زمانے میں سنت پر عمل کرنا تو کیا سنت پر چلنے سے نام کے مسلمانوں کو ایک نفرت سی ہو گئی ہے معاذ اللہ اس کا درجہ تو کفر تک پہنچتا ہے جمعہ کی نماز میں عمداً وہ سورتیں جو آنحضرتؐ پڑھا کرتے تھے (سورۂ منافقون اور سورہ جمعہ) اسی طرح عید کی نماز میں سورۂ قاف اور قمر جو آنحضرتؐ پڑھا کرتے تھے ہرگز نہیں پڑھتے ان کو سمجھاؤ بھی تو نہیں سمجھتے اللہ تعالیٰ ان کو نیک توفیق دے۔

بَلْ بُوْقًا۔ ایک نرسنگا بنالو جیسے یہودی کیا کرتے ہیں نماز کے لئے اس کو پھونک دیتے ہیں)

يَنَامُ عَنِ الْحَقَائِقِ وَيَسْتَيْقِظُ لِلْبَوَائِقِ سچی اور عمدہ باتوں سے تو وہ سوتا (غافل) رہتا ہے اور شر اور فساد کے لئے بیدار (جاگتا مستعد) رہتا ہے۔

بَوْق: جماع کرنا، گول کرنا، بیچنا، مول لینا، چشمہ یا نذی کو لکڑی وغیرہ سے پانی نکالنے کے لئے کھودنا

اِنَّكُمْ تَبُوكُونَ عَيْنَ تَبُوكَ بِقِدْحٍ۔ وہ تبوک کے چشمہ کو ایک تیر سے کرید رہے ہیں۔

مَازِلْتُمْ تَبُوكُوْنَهَا بَوْكًا۔ تم برابر اس کو کریدتے رہے۔

اِنَّ بَعْضَ الْمُنَافِقِيْنَ بَاكَ عَيْنًا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ فِيْهَا سَهْمًا۔ بعضے منافقوں نے ایک چشمہ کو کھودا جہاں آنحضرتؐ نے ایک تیر رکھ دیا تھا۔

رُفِعَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ رَجُلٌ قَالَ لِرَجُلٍ وَذَكَرَ امْرَأَةً اَجْنَبِيَّةً اَنَّكَ تَبُوْكُهَا فَاَمَرَ بِجَلْدِهٖ۔ عمر بن عبد العزیز خلیفہ کے پاس ایک شخص لایا گیا اس نے ایک بیگانی عورت کا تذکرہ کر کے دوسرے شخص سے کہا تھا تو اس کو چودتا ہے انہوں نے حکم دیا اس کو حد قذف لگاؤ (کیونکہ زنا کی تہمت وہ لگا چکا گو اس نے صراحتاً زنا کا لفظ نہیں کہا) اصل میں بَوْكٌ گدھے یا چارپایوں کی لگن کو کہتے ہیں

اِنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ قُرَيْشٍ عَلَامَ تَبُوكُ يَتِيْمَتَكَ فِيْ حِجْرِكَ فَكَتَبَ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ اِلَى ابْنِ حَزْمٍ اَنِ اضْرِبْهُ الْحَدَّ۔ ایک شخص نے دوسرے قریشی شخص سے کہا بھلا یہ کیا بات ہے تو یتیم لڑکی کو جو تیری پرورش میں ہے چودتا ہے تو سلیمان بن عبد الملک خلیفہ نے ابن حزم کو لکھا اس کو حد قذف لگاؤ۔

اِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَتْ لَهٗ بُنْدُقَةٌ مِّنْ

Marfat.com

مِسْكٍ فَكَانَ يَبُلُّهَا ثُمَّ يَبُوكُهَا۔ عبداللہ بن عمر کے پاس مشک کی ایک گولی تھی وہ اس کو پانی سے تر کرتے پھر دونوں ہتھیلیوں کے بیچ میں رکھ کر اس کو پھراتے۔

بَوْلٌ ، پیشاب۔ اَبْوَال جمع
مِبْوَلَةٌ۔ پیشاب دان
بَالٌ۔ حال شان دل

مَنْ نَامَ حَتّٰى اَصْبَحَ فَقَدْ بَالَ الشَّيْطَانُ فِيْ اُذُنِهٖ۔ جو شخص صبح تک سوتا رہا (نماز کے لئے نہیں اٹھا) تو شیطان نے اس کے کان میں پیشاب کر دیا (بعضوں نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ اس پر غالب ہو گیا میں کہتا ہوں اس تاویل کی کوئی ضرورت نہیں ہے)

فَاِذَا نَامَ شَغَرَ الشَّيْطَانُ بِرِجْلِهٖ فَبَالَ فِيْ اُذُنِهٖ۔ جب وہ سو جاتا ہے تو شیطان ایک پاؤں اپنا اٹھا کر اسکے کان میں پیشاب کر دیتا ہے (جیسے کتا ٹانگ اٹھا کر پیشاب کرتا ہے)

لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ مُسْتَحَمِّهٖ۔ کوئی تم میں سے اپنے نہانے کی جگہ پیشاب نہ کرے۔

يَبُوْلُ كَمَا تَبُوْلُ الْمَرْاَةُ۔ عورت کی طرح پیشاب کر رہے ہیں۔

يَبُوْلُ قَائِمًا۔ کھڑے کھڑے پیشاب کرتے تھے

لَا تَبُلْ قَائِمًا۔ کھڑے ہو کر پیشاب نہ کر۔

اَلْبَوْلُ قَائِمًا اَحْصَنُ لِلدُّبُرِ (یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے کھڑے رہ کر پیشاب کرنا، دبر کو خوب روکے رہتا ہے (اس میں سے باؤ سرے نہیں نکلتی)

خَرَجَ يُرِيْدُ حَاجَةً فَاتَّبَعَهٗ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ تَنَحَّ فَاِنَّ كُلَّ بَائِلَةٍ تُفِيْخُ۔ آنحضرتؐ حاجت کے لئے نکلے آپ کے صحابیوں میں سے کوئی آپ کے پیچھے چلے آپ نے فرمایا سرک جا ہر پیشاب کرنے والے کی باؤ سرتی ہے۔

فَهَلَّا نَاقَةً شَصُوْصًا اَوِ ابْنَ لَبُوْنٍ بَوَّالًا (سالم کو جو حضرت عمرؓ کے غلام تھے دیکھا وہ اپنا سامان زکوٰۃ کا ایک اونٹ پر لادے ہوئے تھے تو کہنے لگے) بے دودھ کی اونٹنی لینی تھی یا دو برس کا بہت پیشاب کرنے والا اونٹ لینا تھا (یعنی خراب اونٹ جو بہت بوجھ اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ لادنے سے گھڑی گھڑی پیشاب کر دیتا ہے)

كَانَتِ الْكِلَابُ تَبُوْلُ وَتُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرُشُّوْنَ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ۔ مسجد نبوی میں کتے پیشاب کرتے آیا جایا کرتے لیکن لوگ (پاک کرنے کے لئے) وہاں پانی نہیں چھڑکتے تھے۔ کیونکہ مسجد کی زمین اس وقت کچی تھی سوکھنے سے پاک ہو جاتی (ابن اثیر نے کہا فی المسجد۔ تقبل وتدبر سے متعلق ہے نہ بتول سے مگر یہ تفسیر بے معنی ہے کیونکہ اگر باہر پیشاب کرتے تھے تو اسکے ذکر کی کیا ضرورت

كَانَ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ قَطِيْفَةٌ بَوْلَانِيَّةٌ امام حسن اور امام حسین کے لئے ایک چادر تھی بولانی (یعنی بولان کی بنی ہوئی جو ایک مقام کا نام ہے عرب کہتے ہیں وہاں بدوی لوگ حاجیوں کا اسباب چرایا کرتے بولان کا درہ ہندستان کی سرحد پر بھی مشہور ہے)

كُلُّ اَمْرٍ ذِيْ بَالٍ لَا يُبْدَاُ فِيْهِ بِحَمْدِ اللّٰهِ فَهُوَ اَبْتَرُ۔ جو شان والا کام اللہ جل جلالہ کی تعریف سے شروع نہ کیا جائے وہ ناقص رہے گا (یا تو پورا نہ ہو گا یا اس میں برکت

Marfat.com

نہ ہوگی یا اس کا انجام اچھا نہ ہوگا یا آخرت میں وہ کچھ کام نہ آئے گا)

فَمَا اَلْقٰی لَہٗ بَالًا اس نے ادھر دل ہی نہیں لگایا متوجہ ہو کر سنا ہی نہیں۔

اِنَّہٗ کَرِہَ ضَرْبَ الْبَالَۃِ۔ کانٹا مارنا برا سمجھا (شکاری سے کہتے ہیں اسبکے کانٹا مار جو مچھلی نکلے وہ اتنے کو میں نے لی اس کو مکروہ سمجھا کیونکہ اس میں دھوکا ہے)

مَا بَالُ الرَّضَاعِ۔ رضاع کا کیا حال ہے

مَا بَالُ اَقْوَامٍ۔ ان لوگوں کا کیا حال ہے۔

بُولَسُ یا بُوْلَسُ۔ دوزخ میں ایک قید خانہ ہے

يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَمْثَالَ الذَّرِّ حَتّٰى يَدْخُلُوْا سِجْنًا فِيْ جَهَنَّمَ يُقَالُ لَهٗ بُوْلَسُ۔ غرور کرنے والے قیامت کے دن چیونٹیوں کی طرح (حقیر اور چھوٹے) بنکر حشر کئے جائیں گے یہاں تک کہ دوزخ کے ایک قید خانہ میں جس کا نام بولس ہے داخل ہو جائیں گے

بَوْنٌ۔ فرق اور فضیلت اسی طرح بُوْنٌ مسافت فاصلہ

فَلَمَّا اَلْقَى الشَّامُ بَوَانِيَهٗ عَزَلَنِيْ وَاسْتَعْمَلَ غَيْرِيْ (یہ خالد بن ولیدؓ نے کہا) جب شام نے اپنی پسلیاں ڈالدیں تو حضرت عمرؓ نے مجھ کو معزول کیا اور دوسرے کو وہاں کا حاکم بنایا۔

اَلْقَتِ السَّمَاءُ بَرْكَ بَوَانِيْهَا۔ آسمان نے جتنا کچھ پانی اس میں تھا سب ڈال دیا۔

اِنَّ رَجُلًا نَذَرَ اَنْ يَّنْحَرَ اِبِلًا بِبُوَانَةَ ایک شخص نے یہ منت مانی کہ بوانہ میں (جو ایک ٹیلہ ہے ینبوع کے پرے) ایک اونٹ نحر کرے

باب الباء مع الهاء

بَهْ بَهْ: ایک کلمہ ہے جو کسی بات یا چیز کو بڑا سمجھ کر یا اس کو پسند کر کے کہتے ہیں یعنی بخ بخ کے معنی میں ہے (صاحب نہایہ نے کہا صحیح مسلم میں ہے بَهْ بَهْ اِنَّكَ لَضَخْمٌ مگر بخ بخ کے معنی یہاں نہیں بنتے کیونکہ بَهْ بَهْ کا کلمہ بطور انکار کے فرمایا۔ بخ بخ انکار کے محل میں نہیں کہتے)

بَهَاءٌ: مانوس ہو جانا، سمجھنا، خالی کرنا۔

اِنَّهٗ رَاٰى رَجُلًا يَحْلِفُ عِنْدَ الْمَقَامِ فَقَالَ اَرَى النَّاسَ قَدْ بَهَئُوْا بِهٰذَا الْمَقَامِ عبدالرحمٰن بن عوف نے ایک شخص کو دیکھا جو مقام ابراہیم کے پاس قسم کھا رہا تھا اس کے چہرے پر کچھ رعب نہ تھا تو انہوں نے کہا میں دیکھتا ہوں اب لوگوں کو اس مقام سے انس ہو گیا (وہاں رہتے رہتے دل سے اس کی عظمت اور ہیبت جاتی رہی)

عَلَيْكَ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنَّ النَّاسَ قَدْ بَهَئُوْا بِهٖ وَاسْتَخَفُّوْا عَلَيْهِ اَحَادِيْثَ الرِّجَالِ (یہ میمون بن مہران تابعی کا قول ہے) اللہ کی کتاب تو اپنے اوپر لازم کر لے کیونکہ لوگوں نے اس سے انس حاصل کر لیا (اس کی عظمت ان کے دلوں سے کم ہو گئی) اور لوگوں کی باتوں کو اس کے خلاف ہلکا سمجھا (یعنی قرآن کے خلاف بھی کوئی بات کہے تو اس کو کوئی بڑا امر سمجھا) (ایک روایت میں بَهَوْا بِهٖ ہے بغیر ہمزہ کے مگر لغت کی رو سے یہ صحیح نہیں ہے)

بَهْتٌ یا بَهْتٌ یا بُهْتَانٌ کسی پر جھوٹ باندھنا

بَهْتٌ حیران ہونا، حیران کرنا

بُهْتٌ۔ جھوٹ۔

اس کو باب الباء مع اللام میں ذکر کرنا تھا یہ صاحب نہایہ اور مجمع کا مسامحہ ۱۲ منہ

صاحب نہایہ نے کہا اس لغت کو باب الباء مع النون میں لانا تھا مگر یہاں اس لئے بیان ہوا کہ یہ لغت بصیغہ جمع ہی مستعمل ہے اور بظاہر باب الباء مع الواو ۱۲ منہ

Marfat.com

بَھُوْتٌ ۔ بہت جھوٹ باندھنے والا

وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُھْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَہٗ بَیْنَ اَیْدِیْھِنَّ وَاَرْجُلِھِنَّ ۔ اور جھوٹ نہیں بولیں گے جس کو وہ اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان باندھ کر لائیں (یعنے دوسرے کے نطفہ کو اپنے خاوند کا نطفہ نہیں کہیں گے)

وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْہِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَھَتَّہٗ لیعنی غیبت اسی کو کہتے ہیں کہ آدمی سچی بات دوسرے کی نسبت اس کی پیٹھ پیچھے کہے جو اگر اس کے منہ پر کہتا تو اس کو بُری لگتی اور اگر وہ بات دوسرے کی نسبت کہے جو اس میں نہ ہو تب تو اس نے بہتان کیا (جو معاذ اللہ غیبت سے بھی زیادہ سخت ہے)

وَمَنْ بَاھَتَ فِیْ ذٰلِکَ جس نے اس میں جھوٹ باندھا۔

اِنَّھُمْ قَوْمٌ بُھُتٌ (عبداللہ بن سلام نے کہا یا رسول اللہ یہودی بڑے جھوٹ باندھنے والے لوگ ہیں) یہ جمع ہے بَھُوْت کی جیسے صَبُوْرٌ کی جمع صُبُرٌ ہے)

مَنْ بَاھَتَ مُؤْمِنًا اَوْ مُؤْمِنَۃً حَبَسَہُ اللہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فِیْ طِیْنَۃِ خَبَالٍ ۔ جس نے مسلمان مرد یا مسلمان عورت پر بہتان کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو پیپ اور خون کی کیچڑ میں قید کرے گا۔ (معاذ اللہ کیا سخت عذاب ہوگا مسلمانو ڈرو کسی مسلمان پر جھوٹا طوفان نہ لگاؤ (طوفان جو مترجم پر کئے جاتے ہیں کہ میں اولیاء اللہ کا منکر ہوں ائمہ مجتہدین کو بُرا کہتا ہوں۔ شفاعت اور کرامات کا منکر ہوں حاشا للہ یہ سب دروغ بیفروغ ہیں)

بَھْجٌ یا بَھْجَۃٌ ۔ خوشی، حسن خوبی، آراستگی

فَاِذَا رَاٰی الْجَنَّۃَ وَبَھْجَتَھَا ۔ جب وہ بہشت اور وہاں کی بہار زیب و زینت دیکھے گا۔

رَجُلٌ بَھِیْجٌ یا بَھِجٌ ۔ ہمیشہ خوش رہنے والا

تَبْھِیْجٌ اچھا کرنا

اِبْھَاجٌ خوشنما ہونا۔

مُبَاھَجَۃٌ ۔ مقابلہ فخر

تَبَھُّجٌ خوش ہونا

اِبْتِھَاجٌ اور اِسْتِبْھَاجٌ خوش ہونا

بَھْرٌ ، تونگری، دوری، دوستی، رنج ہلاکت بہتان روشنی غلبہ تعجب

بُھْرٌ بیچا بیچ کشادہ زمین سانس بھول جانا

اَبْھَرُ گردن کی رگ یا پیٹھ کی رگ جو دل سے ملی ہے۔

بَاھِرٌ روشن۔

مُبَاھَرَۃٌ ۔ فخر کرنا۔

اِبْتِھَارٌ جھوٹا دعوی کرنا کہ میں نے فلاں عورت سے زنا کی حالانکہ نہیں کی اور گالی دینا دعا میں عاجزی کرنا، پوری کوشش کرنا۔

اِنْبِھَارٌ سانس چڑھنا دم پھولنا

عَرَضَ لِیْ بُھْرٌ حَالَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ الْکَلَامِ میری سانس پھول گئی، میں بات نہ کرسکا۔

اِنَّہٗ سَارَ حَتّٰی ابْھَارَّ اللَّیْلُ ۔ وہ چلے یہاں تک کہ آدھی رات ہوگئی بعضوں نے کہا ابھارّ اللَّیْلُ کا معنی یہ ہے کہ تارے اچھی طرح کھل گئے رات روشن ہوگئی۔

فَلَمَّا اَبْھَرَ الْقَوْمُ اِحْتَرَقُوْا ۔ جب دوپہر دن ہوا تو لوگ (مارے گرمی کے) جل گئے۔

صَلٰوۃُ الضُّحٰی اِذَا بَھَرَتِ الشَّمْسُ الْاَرْضَ چاشت کی نماز کا وہ وقت ہے جب سورج زمین

Marfat.com

پر اپنی روشنی پھیلا دے (دھوپ زمین کو گرم کر دے یعنی ۹ بجے کا وقت بھی نماز نفل دن کو آنحضرتؐ سے منقول ہے) لیکن اشراق کی نماز جو سورج نکلتے ہی بعضے لوگ پڑھتے ہیں یہ حدیث سے ثابت نہیں ہے بعضوں نے کہا اشراق وہی چاشت کی نماز ہے

قَالَ عَبْدُ خَیْرٍ لِعَلِیٍّ اُصَلِّی الضُّحٰی اِذَا بَزَغَتِ الشَّمْسُ قَالَ لَا حَتّٰی تَبْهَرَ الْبَتْرَاءُ عبد خیر نے حضرت علیؓ سے پوچھا کیا میں چاشت کی نماز اس وقت پڑھ لوں جب سورج نکل آئے انہوں نے کہا نہیں جب تک روشن نہ ہو جائے (خوب چمکنے نہ لگے دھوپ میں گرمی پیدا نہ ہو)

اِنْ خَشِیْتَ اَنْ یَّبْهَرَکَ شُعَاعُ السَّیْفِ اگر تو ڈرے کہ تلوار کی چمک تیری آنکھ چکا چوند کر دے گی۔

وَقَعَ عَلَیْهِ الْبُهْرُ اس کی سانس پھول گئی (دم چڑھ گیا)

اِنَّهٗ اَصَابَهٗ قَطْعٌ اَوْ بُهْرٌ۔ اس کی سانس چڑھنے لگی

رُفِعَ اِلٰی عُمَرَ غُلَامٌ اِبْتَهَرَ جَارِیَةً فِیْ شِعْرٍ حضرت عمرؓ کے پاس ایک چھوکرا لایا گیا جس نے شعر میں ایک چھوکری کی نسبت یہ کہا کہ میں نے اس سے زنا کی ہے ابن اثیر نے کہا اِبْتِهَار ایسا دعویٰ جھوٹا کرنا اگر سچا کرے تو وہ ابتیار ہے)

اَلْاِبْتِهَارُ بِالذَّنْبِ اَعْظَمُ مِنْ رُکُوْبِهٖ گناہ پر خوش ہونا یا جھوٹا دعویٰ کرنا گناہ کرنے سے بدتر ہے کیونکہ وہ اپنی خوشی گناہ سے ظاہر کرتا ہے اگر قدرت پاتا تو ضرور کرتا گویا اس نے وہ گناہ کیا اور اس کے ساتھ جھوٹ بھی بولا پردہ غیرت اور حیا پھاڑ ڈالا۔

فائدہ بعضے بے حیاؤں کی عادت ہوتی ہے کہ اپنی زنا کاری کو فخریہ طور پر بیان کرتے ہیں کہ میں نے فلاں سے ایسا کیا ویسا کیا معاذ اللہ یہ کہنا ان کا اس گناہ سے بھی سخت تر ہے فوراً توبہ کرنا چاہئے

لَوْ اَتَاهَا اَحَدُکُمْ مَا اَبْهَرَهٗ ذٰلِكَ اگر تم میں سے کوئی اس درخت کے پاس آتا تو اس کو اچھا لگتا (کیونکہ اس میں کانٹے بہت تھے سایہ بھی کم)

اِنَّ ابْنَ الصَّعْبَةِ تَرَكَ مِائَةَ بُهَارٍ فِیْ كُلِّ بُهَارٍ ثَلَاثَةُ قَنَاطِیْرَ ذَهَبٍ وَّ فِضَّةٍ - ابن صعبہ (یعنی طلحہ بن عبید اللہ) نے مرنے کے بعد تین بہار سونے چاندی کے چھوڑے ہر بہار میں تین تین قنطار سونے چاندی کے تھے (ایک قنطار سو رطل کا ہوتا ہے تو بہار تین سو رطل کا ہوا)

بَهْرَجَةٌ: باطل کرنا، لغو کرنا۔

دِرْهَمٌ بَهْرَجٌ۔ کھوٹا روپیہ

اِنَّهٗ بَهْرَجَ دَمَ ابْنِ الْحَارِثِ ابن حارث کا خون باطل کر دیا۔ (یعنی ہدر اور ضائع نہ دیت دلائی نہ قصاص)

اَمَّا اِذْ بَهْرَجْتَنِیْ فَلَا اَشْرَبُهَا اَبَدًا جب تو نے مجھ کو خالی چھوڑ دیا سزا نہیں دی تو میں بھی اب کبھی شراب نہ پیوں گا۔

اِنَّهٗ اُتِیَ بِجِرَابِ لُؤْلُؤٍ بَهْرَجٍ۔ وہ کھوٹے موتیوں کی ایک تھیلی لے کر آیا بعضوں نے کہا بُهْرِجَ ہے بہ صیغہ مجہول یعنی اس موتی کی جو سیدھا رستہ چھوڑ کر دوسرے رستے لایا گیا اس لئے کہ محصول نہ دینا پڑے، جن

Marfat.com

لوگوں نے کہا اصل میں یہ نبھلہ ہندی لفظ تھا فارسی میں اس کو نبھرہ کہنے لگے پھر عربی میں بَھْرَجْ ہو گیا انہوں نے غلطی کی ہندی میں نبھلہ کھوٹے یا خراب کے معنی میں کوئی لفظ نہیں ہے

بَھْزٌ: ہانکنا ڈھکیلنا نکالنا گھونسے لگانا لاتیں لگانا
اُتِیَ بِشَارِبٍ فَخُفِقَ بِالنِّعَالِ وَبُهِزَ بِالْاَیْدِیْ ایک شخص لایا گیا جس نے شراب پی تھی اس کو جوتے پڑے گھونسے لگے۔

بَھْشٌ: گوگل، خوش بشاش کسی چیز کی طرف دوڑنا خوشی اشتیاق۔
کَانَ یُدْلِعُ لِسَانَهٗ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ فَاِذَا رَاٰی حُمْرَةَ لِسَانِهٖ بَهَشَ اِلَیْهِ۔ امام حسن علیہ السلام کو آنحضرتؐ اپنی زبان نکال کر دکھلاتے وہ آپ کی سرخی دیکھ کر خوش ہوتے۔
وَاِنَّ اَزْوَاجَهٗ لَتَبْتَهِشْنَ عِنْدَ ذٰلِكَ اِبْتِهَاشًا۔ اس کی بی بیاں اس وقت خوشیاں منائیں گی۔
هَلْ بَهَشَتْ اِلَيْكَ کیا وہ سانپ تیری طرف لپکا تھا (تجھ کو کاٹنے کے لئے)
مَا بَهَشْتُ لَهُمْ بِقَصَبَةٍ میں تو ایک سینٹھا نرکل بھی لے کر ان کی طرف نہیں بڑھتا (ان کے ہٹانے کو لڑنا اور جنگ کرنا کجا یہ ابوبکرہ صحابی کا قول ہے وہ معاویہ اور حضرت علیؓ کسی کی جانب شریک نہیں ہوتے)
اَمِنْ اَهْلِ الْبَهْشِ اَنْتَ کیا تو حجاز کا رہنے والا ہے (حجاز کو بہش کہا کیونکہ یہ درخت وہاں بہت پیدا ہوتا ہے)
اِنَّ اَبَا مُوْسٰى لَمْ يَكُنْ مِنْ اَهْلِ الْبَهْشِ ابوموسیٰ اشعری حجاز والوں میں سے نہیں تھے۔
لَمَّا سَمِعَ بِخُرُوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ شَيْئًا مِنْ بَهْشٍ فَتَزَوَّدَهٗ حَتّٰى قَدِمَ عَلَيْهِ۔ ابوذر غفاریؓ نے جب آنحضرتؐ کی پیغمبری کی خبر سنی تو انہوں نے تھوڑی سی گوگل توشہ کے طور پر لی اور آپ کے پاس آن پہنچے۔
اِجْتَوَيْنَا الْمَدِيْنَةَ وَانْبَهَشَتْ لُحُوْمُنَا مدینہ کی ہوا ہم کو ناموافق ہوئی، ہمارے گوشت کالے بدشکل ہو گئے۔ عرب لوگ کالے بدشکل لوگوں کو کہتے ہیں وُجُوْهُ الْبَهْشِ

بَهْلٌ یا بَهْلَةٌ: لعنت پھٹکار تھوڑا مال آسان
بَهْلًا بمعنی مَهْلًا یعنے ٹھیرو آہستہ چلو۔
مُبَاهَلَہ ایک دوسرے پر لعنت پھٹکار کرنا۔
مَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ شَيْئًا فَلَمْ يُعْطِهِمْ كِتَابَ اللّٰهِ فَعَلَيْهِ بَهْلَةُ اللّٰهِ جو شخص لوگوں کے کسی کام کا اختیار رکھتا ہو (عام خدمت اور حکومت پر مامور ہو (یعنی پبلک سرونٹ ہو) پھر اللہ کی کتاب پر نہ چلے تو اس پر خدا کی پھٹکار
مَنْ شَاءَ بَاهَلْتُهٗ اِنَّ الْحَقَّ مَعِيْ۔ جو شخص چاہے میں اس سے مباہلہ کرنے کو حاضر ہوں میں حق پر ہوں (مباہلہ یہ ہے کہ کسی اختلافی مسئلہ میں طرفین جمع ہوں اور یوں دعا کریں یا اللہ جو شخص ہم میں سے ناحق پر ہو اس پر لعنت کر۔ مجمع البحرین میں ہے کہ مباہلہ اس طرح ہے تو اپنی انگلیاں مخالف کی انگلیوں میں ڈالے پھر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَالْاَرْضِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اِنْ كَانَ فُلَانٌ جَحَدَ الْحَقَّ وَكَفَرَ بِهٖ فَاَنْزِلْ عَلَيْهِ حُسْبَانًا مِنَ السَّمَآءِ وَعَذَابًا اَلِيْمًا۔ اور مباہلہ کا وقت طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک ہے)

Marfat.com

اَلَّذِیْ بَهَلَهٗ بُرَیْقٌ۔ جس پر لعنت کی اس کا نام بریق تھا۔

اِبْتِهَالٌ۔ دونوں ہاتھ لمبے کرنا اور گڑگڑاہٹ کے ساتھ سوال کرنا۔

اَلْاِبْتِهَالُ اَنْ تَبْسُطَ یَدَیْكَ وَذِرَاعَیْكَ اِلَی السَّمَاءِ تُجَاوِزُ بِهِمَا رَاسَكَ۔ ابتہال یہ ہے کہ ہاتھوں اور بانہوں کو آسمان کی طرف اُٹھائے سر سے بھی اونچا کر لے۔

بَهَالِیْلُ بہلول کی جمع ہے یعنے خوش رو ہنس مکھ (بعضوں نے کہا سردار نیک روش نیک خصال)

ثُمَّ اَبْتَهِلُ بِاللَّعْنَةِ عَلٰی قَاتِلِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ امیر المومنین کے قاتل پر پھر خوب لعنت کر۔

بَهْمَةٌ: بکری، گائے، بھیڑ کا بچہ

بَهْمٌ بُهْمٌ بِهَامٌ جمع ہے۔

بُهْمَةٌ: سخت مشکل کام، بہادر مرد جس پر کوئی غالب نہ ہو سکے۔ بڑا بہادر لشکر اس کی جمع بُهُمٌ ہے

تَبْهِیْمٌ اقامت کرنا

اِبْهَامٌ۔ انگوٹھا، گول گول بات کہنا

بَهِیْمٌ کالا بھجنگ، ایک رنگ۔ بُهْمٌ جمع

یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عُرَاةً حُفَاةً بُهْمًا۔ قیامت کے دن لوگ ننگے بدن ننگے پاؤں ایک رنگ حشر کئے جائیں گے۔ (ایک رنگ سے مراد یہ ہے کہ سب صحیح اور سالم اور تندرست ہوں گے یہ نہیں کہ کوئی لولا کوئی لنگڑا کوئی کانا کوئی اندھا۔

فِیْ خَیْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ کالے مشکی یکرنگ گھوڑوں میں

شِیْعَتُنَا الْبُهْمُ۔ ہمارا گروہ جن کو کوئی نہیں پہچانتا

وَالْبُهْمُ الصَّافِیْنَ اور صف باندھنے والے لشکر

اَلْاَسْوَدُ الْبَهِیْمُ۔ کالا بھجنگ یک رنگ گھوڑا یا کتا

عَلَیْكُمْ بِالْاَسْوَدِ الْبَهِیْمِ كَاَنَّهٗ مِنْ سَاسَمٍ تم ایسے کتے کو مار ڈالو جو بالکل کالا ہو گویا آبنوس سے بنا ہے اس کی دونوں آنکھوں پر دو سپید ٹیکے ہوں (اس قسم کا کتا اکثر شریر اور کٹنا ہوتا ہے بعضوں نے کہا نہ شکار کے کام پر آتا ہے نہ گھر کی حفاظت کے کیونکہ اکثر سوتا رہتا ہے اور بھونکتا بھی نہیں۔

كَانَ اِذَا نَزَلَ بِهٖ اِحْدَی الْمُبْهَمَاتِ كَشَفَهَا۔ حضرت علیؓ کے سامنے جب کوئی پیچیدہ مشکل مسئلہ پیش ہوتا تو آپ اس کو کھول دیتے (حل کر دیتے جواب شافی دیتے)

یُكْرَهُ الْحَرِیْرُ الْمُبْهَمُ لِلرِّجَالِ۔ خالص ریشمی کپڑا پہننا مردوں کے لئے مکروہ ہے۔

قُلُوْبُ الْمُؤْمِنِیْنَ مُبْهَمَةٌ عَلَی الْاِیْمَانِ مسلمانوں کے دل ایمان سے ٹھنسا ٹھنس ہیں۔

اٰیَةٌ مُّبْهَمَةٌ۔ یہ آیت عام ہے یا مطلق ہے یا گول گول ہے

مُحَرَّمٌ مُّبْهَمٌ۔ جو چیز بالکل حرام ہے کسی صورت سے حلال نہیں ہو سکتی۔

تَجْلُوْ دُجُنَّاتِ الدَّیَاجِیْ وَالْبُهَمِ۔ تو اندھیری راتوں کی تاریکیوں کو روشن کر دیتا ہے مشکلات کو حل کر دیتا ہے۔

اَبْهِمُوْا مَا اَبْهَمَ اللّٰهُ فِیْ حَلَائِلِ اَبْنَائِكُمْ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں بیٹوں کی جوروں کو مطلقاً حرام کیا ہے (یہ قید نہیں لگائی کہ جن سے تمہارے بیٹوں نے دخول کیا ہو جیسے رباب میں قید لگائی کہ جن کی ماؤں سے دخول کیا ہو تم

بھی اس کو مطلق رکھو (یہاں مبہم سے مجمل مراد نہیں
بلکہ مطلق غیر مقید مُراد ہے)
وَتَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ رُعَاءَ الْإِبِلِ وَالْبُهْمِ
يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ اور تو ننگے پانوں ننگے
بدن اونٹ بھیڑ بکری کے بچے چرانے والوں (یعنے
گنواروں، دیہاتیوں مفلسوں) کو دیکھے گا لمبی لمبی
عمارتیں ٹھونک رہے ہیں ایک روایت میں یوں ہے
رُعَاةَ الْإِبِلِ الْبُهْمِ یعنے اونٹ چرانے والوں
کالے لوگوں کو خطابی نے کہا۔
بُهْمٌ جمع ہے بَهِيمٍ کی یعنے مجہول بے نام ونشان
إِنَّ بَهْمَةً مَرَّتْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي
آنحضرتؐ کے سامنے ایک بھیڑ یا بکری کا بچہ نکل گیا
آپ نماز پڑھ رہے تھے۔
لَوْ أَنَّ بَهْمَةً أَرَادَتْ. اگر بھیڑ یا بکری کا بچہ چاہتا
مَا وَلَدْتَ قَالَ بَهْمَةً قَالَ اذْبَحْ مَكَانَهَا
شَاةً. کیا جنی اُس نے کہا مادہ جنی. آپ نے فرمایا
اچھا اس کے بدل ایک بکری ذبح کر (اس سے
معلوم ہوا کہ بَهْمَه بھیڑ کی مادیوں کو کہتے ہیں
مگر لغت کی رو سے بہمہ عام ہے نر اور مادہ دونوں
کو کہہ سکتے ہیں)
وَلَنَا بُهَيْمَةٌ ہمارے پاس ایک چھوٹی بھیڑ ہے
بَهِيمَه. ہر چارپائے چرنے والے جانور کو کہیں گے
(جیسے گائے بکری بیل اونٹ بھیڑ وغیرہ اس لئے
کہ وہ ابہم ہے یعنے بات نہیں کر سکتا)
أَبْهَمُ اور أَبْكَمُ گونگا۔
بَهَائِمُ بہیمہ کی جمع ہے۔

بَهْنٌ، خوش ہونا
اِبْتِهَانٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔
إِنَّهُمْ خَرَجُوا بِدُرَيْدِ بْنِ الصِّمَّةِ يَتَبَهْنَوْنَ
بِهِ یا يَتَبَهْنَوْنَ بِهِ. وہ درید بن صمہ کو لے کر
نکلے اس کی وجہ سے خوشی کر رہے تھے (بعضوں
نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے صحیح یوں ہے:—
يَتَبَهْنَسُونَ بِهِ تَبَهْنُسٌ کا معنی اکڑ اکڑ کر
چلنا مٹک کر شیر کی چال بھی ایسی ہی ہوتی ہے
بعضوں نے کہا صحیح يَتَيَمَّنُونَ بِهِ ہے اس کے
سبب سے نیک فال لیتے تھے اس کو مبارک
سمجھتے تھے)
اِبْهَنُوا بِهَا آخِرَ الدَّهْرِ میری صحبت کی وجہ
سے اخیر زمانہ تک خوشی کرتے رہو۔

بَهَاءٌ، خوبی حسن چمک
مُبَاهَاةٌ فخر کرنا
اِبْهَاءٌ خالی کرنا ویران کرنا
يُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ ان کے سبب سے
فرشتوں پر فخر کرتا ہے۔
بَاهِي بِهِمْ. ان کے سبب سے یعنے ان کے ماہ
رمضان میں عبادت کی وجہ سے فخر کیا۔
مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَتَبَاهَى النَّاسُ
فِي الْمَسَاجِدِ. قیامت کی نشانیوں میں سے
یہ بھی ہے کہ لوگ مسجدوں پر فخر کریں گے (وہ
کہے گا میری مسجد نہایت عمدہ اور مزین اور منقش
ہے وہ کہے گا میری مسجد بہت آراستہ ہے۔
يَتَبَاهَوْنَ بِالْمَسَاجِدِ. مسجدوں پر فخر کرینگے۔
(ہر ایک اپنی مسجد کی عمارت اور زینت پر ناز کریگا
دوسرے کی مسجد کو حقیر جانے گا۔
يَتَبَاهَوْنَ بِأَكْفَانِهِمْ اپنے اپنے کفنوں پر
فخر کرتے ہیں۔
إِنَّ اللّٰهَ لَيُبَاهِي بِالْعَبْدِ الْمَلَائِكَةَ. اللہ تعالیٰ
بندے سے فرشتوں پر فخر کرتا ہے

Marfat.com

فَحَلَبَ فِيهِ ثَجًّا حَتّٰى عَلَاهُ الْبَهَاءُ - آپ نے اس میں دودھ دوہا روانی کے ساتھ (جھر جھر) یہاں تک کہ اس کی چکنائی (ملائی) اوپر آ گئی۔

تَنْتَقِلُ الْعَرَبُ بِأَبْهَائِهَا إِلٰى ذِي الْخَلَصَةِ عرب لوگ اپنے گھروں سمیت ذی الخلصہ کی طرف چل دیں گے (پھر بت پرستی شروع کرینگے)

اَبْهِمُوا الْخَيْلَ فَقَدْ وَضَعَتِ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا اب گھوڑوں کو ننگی پیٹھ چھوڑ دو (زین وین اتار ڈالو) کیونکہ لڑائی نے اپنے ہتھیار ڈال دیئے (یعنی جنگ ختم ہو گئی) یہ جملہ آنحضرتؐ نے ایک شخص سے سنا جب مکہ فتح ہو گیا تو فرمایا نہیں تم برابر جہاد کرتے رہو گے یہاں تک کہ اخیر میں جو مسلمان بچ رہیں گے وہ دجال سے لڑیں گے)

باب الباء مع الیاء

بَيْتٌ: کوٹھری گھر

اَبْيَاتٌ اور بُيُوتٌ جمع اَبَابِيت اور بُيُوتَاتٌ اور اَبَاوَات جمع الجمع۔

بُيَيْتٌ - چھوٹا گھر

بَشِّرْ خَدِيْجَةَ بِبَيْتٍ مِّنْ قَصَبٍ۔ خدیجہ کو بہشت میں ایک خولدار موتی یا زمرد کا گھر ملنے کی خوشخبری سناؤ۔

حَتّٰى احْتَوٰى بَيْتُكَ الْمُهَيْمِنُ مِنْ خِنْدِفٍ عَلْيَاءَ تَحْتَهَا النُّطُقُ - یہ حضرت عباس کے قصیدے کا ایک شعر ہے جو انہوں نے آنحضرتؐ کی تعریف میں کہا ہے) آپ کا گھرانہ جو خود آپ کی بزرگی کی گواہی دیتا ہے اس نے خندف میں سے بالائی حصہ گھیر لیا ہے دوسرے گھرانے اس کے نیچے ہیں کمربندوں کی طرح یا ان پہاڑوں کی طرح جو تلے

اوپر ہوتے ہیں (خندف الیاس بن مضر کی بیوی تھی جو قریش کا جد اعلیٰ ہے اس کا بیٹا مدرکہ تھا وہ بھی قریش کا جد اعلیٰ ہے عرب کے ملک میں یہ بات مانی گئی ہے کہ حضرت اسماعیل کی اولاد کی چوٹی عدنان تھے اور عدنان کی نزار اور نزار کی مضر اور مضر کی خندف اور خندف کی مدرکہ اور مدرکہ کی قریش اور قریش کی حضرت محمدؐ غرض حضرت محمدؐ کا خاندان سارے عرب کے خاندانوں سے اشرف اور اعلیٰ تھا)

تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَيْتٍ قِيْمَتُهُ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا حضرت عائشہ کا قول ہے آنحضرتؐ نے مجھ سے نکاح کیا گھر کے کچھ سامان پر جو پچاس درم کی مالیت کا ہوگا۔

كَيْفَ تَصْنَعُ إِذَا مَاتَ النَّاسُ حَتّٰى يَكُوْنَ الْبَيْتُ بِالْوَصِيْفِ (ابوذر) اس زمانہ میں تو کیا کرے گا جب (لوگ بہت مارے جائیں گے) ایک قبر کی جائے ایک غلام کے بدل ملے گی (اتنی جائے کی قلت ہو گی) بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ گھر خالی اور ویران ہو جا کر اتنے سستے ہوں گے کہ ایک غلام کے بدل ایک گھر مل جائے گا یا گھر میں غلام کے سوا کوئی آزاد خبر گیراں نہ رہے گا یا قبر کن غلام کے سوا اور کوئی نہ ملے گا

لَا تَتَّخِذُوْا بَيْتِيْ عِيْدًا - (میری قبر کو عیدگاہ نہ بنانا کہ عید کی طرح وہاں ہر سال جمع ہوا کرو۔ بعضوں نے کہا یہ احتیاط سے نکلا ہے یعنی عادتی مقام نہ کر لینا بلکہ اس کا ادب اور لحاظ قائم رکھنا اور صحیح مطلب یہ ہے کہ عید کی طرح میری زیارت نہ ٹھہرا لینا کہ خواہ مخواہ ہر سال جیسے حج

Marfat.com

یا عید میں لوگ جمع ہوا کرتے ہیں اس طرح میری قبر پر بھی جمع ہوا کریں اور اس کے آگے جو فرمایا کہ تمہاری درود مجھ کو پہنچ جاتی ہے تم کہیں بھی رہو اس کی تائید کرتا ہے۔ جب آنحضرتؐ کی قبر شریف پر سالانہ جماؤ عید کی طرح منع ہو تو دوسرے بزرگوں اور اولیاء اللہ کی قبور پر سالانہ جماؤ جس کو عرس کہا کرتے ہیں کیونکر جائز ہوں گے خصوصاً جب دوسرے بدعات اور منکرات بھی اس میں کئے جائیں قاضی ثناء اللہ صاحب نے تفسیر مظہری میں عرس کی ممانعت صاف بیان کر دی ہے اور اسکے بدعت ہونے میں شک نہیں)

لَا تَتَّخِذُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا تم اپنے گھروں کو قبر نہ بناؤ (بلکہ گھروں میں سنت اور نفل پڑھتے رہو فرض مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کرو)

لَا صِيَامَ لِمَنْ لَّمْ يُبَيِّتِ الصِّيَامَ۔ جو شخص رات سے روزے کی نیت نہ کرے اس کا روزہ درست نہ ہوگا (بلکہ فاقہ ہوگا)

هٰذَا اَمْرٌ بُيِّتَ بِلَيْلٍ۔ یہ امر تو رات سے ٹھہرا لیا گیا تھا۔

كَانَ لَا يُبَيِّتُ مَالًا وَّلَا يُقَيِّلُهٗ۔ آنحضرتؐ جب آپ کے پاس پیسہ آتا تو ایک رات بھی اس کو اپنے پاس نہ رکھتے نہ دوپہر دن تک (بلکہ آتے ہی فوراً تقسیم کر دیتے)

اِنَّهٗ سُئِلَ عَنْ اَهْلِ الدِّيَارِ يُبَيَّتُوْنَ آنحضرتؐ پوچھے گئے ایک گھر والوں پر اگر رات کو حملہ کیا جائے یہ تَبْيِيْتٌ سے نکلا ہے یعنی شبخون مارنا۔ بَيَات کا بھی یہی معنی ہے۔

اِذَا بُيِّتُّمْ فَقُوْلُوْا حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ اگر تم پر رات کو کافر آن کر گریں (شبخون ماریں) تو یہ کہو حٰمٓ لا ینصرون (اسی سے رات کے اندھیرے میں مسلمان کی پہچان ہو جائے گی۔

لَا مَبِيْتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ نہ تم کو رات کو رہنے کا ٹھکانا ملا نہ رات کا کھانا یہ شیطان اپنے چیلے چاپڑوں سے کہتا ہے یعنے دونوں سے محروم ہوئے اب یہاں سے چل دو)

رَخَّصَ لَهُمْ فِي الْبَيْتُوْتَةِ اَنْ يَّرْمُوْا يَوْمَ النَّحْرِ۔ آنحضرتؐ نے اونٹ چرانے والوں کو اس کی اجازت دی کہ وہ رات کو منا میں نہ رہیں یوم النحر میں رمی کر لیں (پھر بارہویں تاریخ آکر گیارہویں اور بارہویں کی رمی کر لیں۔

لَا يَبِيْتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَاَةٍ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ نَاكِحًا اَوْ ذَا رَحِمٍ کوئی مرد کسی عورت کے پاس رات کو اکیلا نہ رہے مگر جب کہ وہ اس کا خاوند ہو یا (محرم) رشتہ دار ہو۔

مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا اپنے خاوند کے گھر کے کھانے میں سے

ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ پھر وہ فرشتے جو رات کو تمہارے پاس رہے تھے (یا جو تمہارے پاس رہ چکے تھے آسمان کو چڑھ جاتے ہیں۔

هٰذَا بَيْتُهٗ حَيْثُ تَرَوْنَ۔ حضرت علیؓ کا تو یہ گھر ہے جہاں تم دیکھ رہے ہو ایسے قرب اور منزلت پر ان کے حق میں بدگمانی کرنا اپنا ایمان تباہ کرنا ہے۔

فَجَعَلَنِيْ مِنْ خَيْرِ بُيُوْتِهِمْ۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو عرب کے بہترین قبیلے میں رکھا۔

مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِيْ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ۔ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جب لوگ جمع ہوں سید نے کہا یہ شامل ہے مساجد اور مدارس

Marfat.com

اور رباطات سب کو۔
فَبَاتَ فَلَمَّا اَصْبَحَ اِغْتَسَلَ۔ ابوطلحہ شب کو اپنی بی بی کے پاس رہے اس سے صحبت کی صبح کو غسل کیا۔
اَللّٰھُمَّ ھٰؤُلَاءِ اَھْلُ بَیْتِیْ فَاذْھِبْ عَنْھُمُ الرِّجْسَ وَطَھِّرْھُمْ تَطْھِیْرًا۔ یا اللہ یہ لوگ میرے اہل بیت ہیں (یعنی حضرت علی اور فاطمہ اور حسنین علیہم السلام) تو ان سے پلیدی دور کر دے ان کو پاک کر دے اس حدیث سے امامیہ نے اہل بیت کی عصمت عن الخطا پر دلیل لی ہے مخالف یہ کہہ سکتا ہے کہ خطائے اجتہادی رجس نہیں ہے بلکہ باعث اجر ہے خصوصًا جب سید المعصومین سے بھی صادر ہوئی ہو مثلاً اساری بدر وغیرہ میں دوسرے رجس سے پاک کرنے کی دعا اسی وقت کی جاتی ہے جب کچھ نہ کچھ رجس ہو ورنہ دعا بیکار اور لغو ہو جاتی ہے تو مطلب یہ ہے کہ آخرت میں ان کو گناہوں اور خطاؤں سے پاک اٹھا۔ ان کے گناہ اور خطائیں سب معاف کر دے۔ علمائے اہل سنت میں سے صاحب دراساۃ اللبیب نے ائمہ اثنا عشر کی معصومیت کو تسلیم کیا ہے مگر یہ معصومیت گناہوں سے مراد ہے نہ کہ خطائے اجتہادی سے کیونکہ وہ گناہ نہیں ہے۔

بِیَاحٌ: ایک قسم کی مچھلی
اَیُّمَا اَحَبُّ اِلَیْکَ کَذَا وَکَذَا اَوْ بِیَاحٌ مُرَبَّبٌ۔ تجھکو کون سی چیز پسند ہے فلاں فلاں یا مچھلی تیار کی ہوئی (مصالحہ وغیرہ لگا کر خوش ذائقہ پکی ہوئی)

بَیْدَ: بمعنی غیر اور علی اور مِنْ اَجْلِ اَنَا اَفْصَحُ الْعَرَبِ بَیْدَ اَنِّیْ مِنْ قُرَیْشٍ میں سارے عرب لوگوں میں فصیح ہوں کیونکہ میں قریش میں سے ہوں (یا اتنی بات ہے کہ میں قریش میں سے ہوں)
بَیْدَ اَنَّھُمْ اُوْتُوا الْکِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا صرف اتنی بات ہے کہ یہود اور نصاریٰ کو ہم سے پہلے اللہ کی کتاب ملی (ایک روایت میں بَائِدَ اَنَّھُمْ ہے۔ بَائِدَ کے معنی بھی وہی ہیں جو بَیْدَ کے ہیں۔ ایک روایت میں بِاَیْدٍ ہے یعنی ہم نے اس زور وقوت کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ہم کو عطا فرمائے گا ان سے پہلے بہشت میں جائیں گے)
بَیْدَاءُکُمْ ھٰذِہِ الَّتِیْ تَکْذِبُوْنَ فِیْھَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وہ بیدا یہی ہے جہاں تم آنحضرتؐ پر جھوٹ بناتے ہو (اصل میں بیدا مکان کو بولتے ہیں یہاں بیدا سے ایک مقام مراد ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان)
نَھٰی عَنِ الصَّلٰوۃِ فِی الْبَیْدَاءِ۔ بیدا میں نماز پڑھنے سے منع کیا (کیونکہ وہ غضب کیا گیا تھا ذات الجیش بھی اسی بیدا کو کہتے ہیں جعفر جب وہاں پہنچے تو جلدی سے پار ہو جاتے اور جب تک آنحضرتؐ کے فرودگاہ پر نہ پہنچتے نماز نہ پڑھتے۔
اِنَّ قَوْمًا یَغْزُوْنَ الْبَیْتَ فَاِذَا نَزَلُوْا بِالْبَیْدَاءِ بَعَثَ اللّٰہُ جِبْرِیْلَ فَیَقُوْلُ یَا بَیْدَاءُ اَبِیْدِیْھِمْ فَیُخْسَفُ بِھِمْ کچھ لوگ خانہ کعبہ کو تباہ کرنے کے لئے آئیں گے جب مکہ کے قریب بیدا میں اتریں گے تو اللہ تعالیٰ جبرئیل علیہ السلام کو بھیجے گا وہ (آن کر) کہیں گے اے بیدا ان کو نابود کر دے۔ ہلاک کر دے پھر بیدا ان کو لے کر دھنس جائے گا (سب ہلاک ہو جائیں گے
اَلْاُمَمُ الْبَائِدَۃُ۔ جو امتیں ہلاک ہو گئیں
فَاِذَا ھُمْ بِدِیَارٍ بَادَ اَھْلُھَا وہ ایسے ملک میں پہنچے جہاں کے رہنے والے سب ہلاک ہو گئے تھے

Marfat.com

نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِيْدُ (بہشت کی حوریں عـہ کہیں گی ہم ہمیشہ رہنے والے ہیں کبھی مرنے والے نہیں

بَیْدَرٌ: کھلیان (اس کا ذکر باب الباء مع الدال میں گذر چکا)

بَیْذَقٌ: پیدل اصل میں یہ فارسی لفظ پیادہ تھا اس کو عربی بنالیا۔

وَجَعَلَ اَبَا عُبَیْدَۃَ عَلَی الْبَیَاذِقَۃِ۔ ابو عبیدہ کو انہوں نے پیدل فوج کا سردار کیا (ایک روایت میں عَلَی السَّاقَۃِ ہے یعنی اس فوج کا جو پیچھے اخیر میں رہتی ہے (ریر گارڈ) ایک میں عَلَی الشَّارِفَۃِ ہے یعنی ان لوگوں کا جو مکہ پر چڑھائی کریں)

بَیْرَحَاءَ: اس کا ذکر باب الباء مع الراء میں گذر چکا۔

بَیَازِرُ: موٹی لاٹھیاں۔ یہ بَیْزَرَۃٌ کی جمع ہے۔

بَیْسَانُ: ایک بستی ہے شام میں

بِیْشَۃُ: ایک وادی ہے یمامہ کے رستے میں وہاں شیر بہت رہتے ہیں۔ سعدی علیہ الرحمہ گلستاں میں کہتے ہیں:

ہر بیشہ گماں مبر کہ خالی ست
شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

بِیْشَیَارَجُ: اصل میں فارسی لفظ ہے پیش آورد اس کو عربی بنالیا کھانے سے پہلے کچھ شربت یا میوہ وغیرہ جو نقل کے لئے مہمان کے سامنے لاتے ہیں۔

اَلْبِیْشَیَارَجَاتُ تُعَظِّمُ الْبَطْنَ۔ یہ کھانے سے پہلے جو تکلفات لائے جاتے ہیں ان سے پیٹ بڑھ جاتا ہے بعضے بیشیارج کو فیشفارج بھی کہتے ہیں

بَیْضَۃٌ: مرغ کا انڈا، خصیہ، خود، بیچ کا مقام صدر مقام، جماؤ کا مقام، دار الحکومت، مستقر

لَا تُسَلِّطْ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ غَيْرِهِمْ فَيَسْتَبِيْحَ بَيْضَتَهُمْ۔ یا اللہ مسلمانوں پر غیر مسلمان دشمن (مثلاً مشرک، یہود، نصاریٰ، چین، چینی وغیرہم) ایسا مسلط مت کر جو ان کا ملک چھوڑ دے (ان کا صدر مقام جہاں سے اسلام نکلا ہے) لے کر بالکل ان کو تباہ اور برباد کر دے (یہ دعا آپ کی قبول ہوگئی مسلمانی مکہ اور مدینہ سے شروع ہوئی وہی مسلمانوں کا انڈا ہے ہر چند کافر بہت بار مسلمانوں پر غالب ہوئے مگر حجاز کے ملک کو اللہ تعالیٰ نے بچادیا وہ آج تک مسلمانوں کے قبضہ میں ہے تاتاریوں نے گو بغداد کو تباہ کیا مگر بغداد مسلمانوں کا انڈا نہ تھا البتہ اس وقت کا دار الحکومت تھا جیسے ہمارے زمانے میں قسطنطنیہ ہے۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ محمد بن عبدالوہاب جنہوں نے حجاز کا ملک فتح کر لیا تھا اور کئی سال تک اس پر قابض رہے وہ مسلمان تھے اسی طرح ترکوں نے حجاز پر اس وقت حکومت کی جب وہ مسلمان ہو چکے تھے۔

فائدہ: جنگ طرابلس المغرب جو ۱۹۱۱ء میں ہوئی اور اس میں اطالیا نے مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ پر بم پھینکنا چاہے تھے اس وقت اللہ تعالیٰ نے حکومت انگلشیہ کو مسلمان کا حامی بنادیا اور اس دولت کی قوت وزور سے اطالیا نے سہم کر یہ واہی ارادہ فسخ کر دیا اب جو جنگ عظیم ۱۹۱۴ء سے یورپ میں ہو رہی ہے اور جس میں ٹرکی اور جرمن اور آسٹریا ایک فریق اور انگلش اور روس اور فرانس اور اطالیا فریق ثانی ہیں اور تیسرا برس شروع ہو چلا ہے مگر اب تک یہ جنگ جاری ہے اس میں بھی اللہ تعالیٰ نے ملک حجاز کو تباہی سے بچالیا ہے انگلش اور روس اور فرانس اور اطالیا نے بالاتفاق یہ اشتہار دیا ہے کہ مقدمات مقدسہ پر کوئی حملہ نہ کریں گے یہ تائید الٰہی اور تاثیر دعائے نبوی نہیں تو اور کیا ہے۔

عـہ یہ صاحب مجمع کا مسامحہ ہے اس کو باب الباء مع الدال میں ذکر کرنا تھا ۱۲ منہ

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
ثُمَّ جِئْتُ بِهِمْ بَيْضَتَكَ - پھر آپ اپنے عزیزوں
کنبے والوں پر ان کو لے کر آئے (یعنی ان کو مارنے
اور قتل کرنے کے لئے)

لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ
يَدُهٗ - چور پر اللہ کی پھٹکار ایک انڈا چراتا ہے
پھر اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے (شاید پہلے اللہ تعالیٰ
نے چوری کا نصاب مقرر نہ فرمایا ہوگا یہ حدیث
اسی وقت کی ہے پھر اللہ سبحانہ نے آنحضرتؐ کو
بتلادیا ہوگا کہ چوتھائی دینار سے کم میں ہاتھ نہ
کاٹا جائے۔ بعضوں نے کہا بیضہ سے اس حدیث
میں خود مراد ہے یعنی جو جنگ میں سر پر رکھتے ہیں
تاکہ تیر اور تلوار کے زخم سے سر محفوظ رہے اس
کی مالیت چوتھائی دینار تک پہنچتی ہے بلکہ اس
سے زیادہ)

هُشِمَتِ الْبَيْضَةُ - خود ٹوٹ گیا۔

أُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ
مجھکو اللہ تعالیٰ نے سرخ اور سپید دونوں خزانے
عنایت فرمائے (سرخ سے مراد سونا اور سپید
سے چاندی ایران کے ملک میں چاندی کا زیادہ
رواج تھا اور شام کے ملک میں سونے کا مطلب
یہ ہے کہ ان دونوں ملکوں کو مسلمان فتح کرلیں گے
وہاں کے خزانوں پر قبضہ کرلیں گے)

كَانَتْ نَعَمُ الْبَيْضَاءِ وَالسَّوْدَاءِ وَفَارِسَ
الْحَمْرَاءِ وَالْجِزْيَةِ الصَّفْرَاءِ اجاڑ اور
آباد زمین انہی کی تھی اور لال ایران اور زرد جزیہ
(سونا جو خراج میں آتا وہ بھی انہی کا تھا)

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَظْهَرَ الْمَوْتُ
الْاَبْيَضُ وَالْاَحْمَرُ - قیامت اس وقت
تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ سفید موت اور لال
موت دونوں نہ پھیل جائیں (سفید موت سے
ناگہانی موت جس میں بیماری وغیرہ کچھ نہ ہو اور
لال موت سے لڑائی میں مارا جانا مراد ہے)

سُئِلَ عَنِ السُّلْتِ بِالْبَيْضَاءِ - جَو کو گیہوں
کے بدل (کم وبیش) بیچنا کیسا ہے یہ اُن سے پوچھا
گیا (انھوں نے یعنی سعد نے اس کو مکروہ سمجھا
کیونکہ ان کے نزدیک دونوں ایک جنس ہیں
مگر دوسرے علما نے اس کو جائز رکھا ہے بعضوں
نے کہا سلت بھی ایک قسم کا گیہوں ہے)

فَخِذُ الْكَافِرِ فِي النَّارِ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ -
دوزخ میں کافر کی ران اتنی بڑی ہو جائے گی
جیسے بیضاء ایک پہاڑ کا نام ہے۔

يَاْمُرُنَا اَنْ نَصُوْمَ الْاَيَّامَ الْبِيْضَ
آنحضرتؐ ہم کو ایام بیض چاندنی کے دنوں میں
روزہ رکھنے کا حکم دیتے (یعنی نفل روزہ ہر
مہینے کی تیرھویں چودھویں پندرھویں تاریخ کو)

فَنَظَرْنَا فَاِذَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ مُبَيِّضِيْنَ ہم نے
دیکھا تو ناگہاں آنحضرتؐ اور آپ کے اصحاب
سفید کپڑے پہنے ہوئے آرہے ہیں۔

فَرَاٰى رَجُلًا مُبَيِّضًا يَزُوْلُ بِهِ السَّرَابُ
انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو سفید کپڑے
پہنے ہوئے چلا آتا ہے اس کے سبب سے چمکتی
ریتی کی چمک مٹ رہی ہے کیونکہ وہ آڑا آتا
ہے تو آنکھ ریتی پر نہیں پڑ سکتی ایک روایت
میں مُبَيَّضًا ہے معنی وہی ہے)

فَلَمَّا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ وَابْيَاضَّتْ
جب سورج بلند اور سپید ہوگیا۔

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِيْ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ یا اللہ میرا منہ اس دن سپید رکھ جس دن کچھ منہ سپید ہوں گے کچھ کالے سیاہ

بَيْضَةُ الْإِسْلَامِ۔ اسلام کی جماعت اس کا صدر مقام

اَللَّيَالِي الْبِيْضُ۔ تیرھویں چودھویں پندرھویں راتیں

وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتّٰى يَبْيَضَّ۔ آپ نے اناج کی بال بیچنے سے منع فرمایا جب تک پختہ اور زرد نہ ہو (یہ یقین ہو جائے کہ اب اناج پر کوئی آفت نہ آئے گی)

اَوَّلُ صَدَقَةٍ بَيَّضَتْ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پہلی زکوٰۃ جس نے آنحضرتؐ کے چہرے کو خوش کیا۔

كَنْزُ اٰلِ كِسْرٰى فِي الْاَبْيَضِ۔ کسریٰ والوں کا خزانہ اسکے سپید محل میں ہے۔

بَيْضَاءَ۔ ایک قسم کا سفید مٹی گیہوں ہے (بعضوں نے کہا تازہ جو بے پوست اور سورج کو بھی کہتے ہیں اور ایک مقام کا بھی نام ہے)

بَاضَتِ الدُّجَاجَةُ۔ مرغی نے انڈے دیئے

بَاضَ الْحَرُّ بہت گرمی پڑی

بَيْعٌ۔ بیچنا، خریدنا

مُبَايَعَةٌ۔ باہم خرید و فروخت کرنا، بیعت کرنا۔ (یعنی ہاتھ ملانا)

بَيِّعٌ اور بَائِعٌ بیچنے والا خریدنے والا

اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا۔ بائع اور مشتری (خریدنے والا) دونوں کو اس وقت تک اختیار ہے (چاہیں تو معاملہ رکھیں چاہیں توڑ ڈالیں گو ایجاب و قبول ہو چکا ہو) جب تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں (مجلس نہ بدلیں، جہاں مجلس بدل گئی اب فسخ کا اختیار نہیں رہا)

نَهٰى عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِيْ بَيْعَةٍ۔ ایک معاملہ میں دو معاملہ کرنے سے منع فرمایا (ایک بیع میں دو بیع سے مثلاً کوئی کہے اگر تو نقد خریدتا ہے تب تو میں نے یہ کپڑا تیرے ہاتھ دس روپیہ کو بیچا اگر ادھار خریدتا ہے تو پندرہ کو بیچا یا یوں کہے میں نے یہ کپڑا تیرے ہاتھ بیس روپیہ کو بیچا۔ اس شرط پر کہ تو اپنا کپڑا دس روپیہ کو میرے ہاتھ بیچے)

لَا يَبِيْعُ اَحَدُكُمْ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ۔ کوئی تم میں سے اپنے بھائی مسلمان کے خرید فروخت پر خرید فروخت نہ کرے (یعنی ابھی بائع اور مشتری جدا نہیں ہوئے کہ اسی مجلس میں ایک تیسرا شخص آکر بائع سے کہنے لگے کہ میں تجھکو اس سے زیادہ قیمت دیتا ہوں یا مشتری سے کہنے لگے میں اس سے کم قیمت پر ایسا ہی مال یا اسی قیمت پر اس سے بہتر مال تجھ کو دیتا ہوں)

كَانَ يَغْدُوْ فَلَا يَمُرُّ بِسَقَّاطٍ وَّلَا صَاحِبِ بَيْعَةٍ اِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ۔ وہ صبح کو جاتے اور کوئی پرانی دھرانی چیزیں بیچنے والا یا کچھ اور بیچنے والا ملتا تو اس کو سلام کرتے۔

نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْاَرْضِ۔ زمین کو بٹائی پر دینے سے آپ نے منع فرمایا۔

لَا تَبِيْعُوْهَا زمین کو بٹائی پر نہ دو (یعنی زمین کا کرایہ نہ کھاؤ بلکہ مسلمان بھائی کو بے کرایہ دو، اکثر علما نے نقدی کرایہ پر زمین دینے جائز رکھا ہے اور بعضوں نے بٹائی پر بھی جائز رکھا ہے)

اَلَا تُبَايِعُوْنِيْ عَلَى الْاِسْلَامِ کیا مجھ سے اسلام پر بیعت نہیں کرتے۔ بیعت بھی ایک

Marfat.com

کی بیع ہے یعنی دوسرے کے ہاتھ اپنے تئیں بیچ دینا اس کی اطاعت اپنے اوپر لازم کر لینا۔

كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ فَبَايِعٌ نَفْسَهٗ فَمُعْتِقُهَا اَوْ مُهْلِكُهَا۔ ہر ایک آدمی صبح کرتا ہے اور اپنے تئیں بیچتا ہے (اگر اللہ کے ہاتھ بیچا تو) آزاد کرتا ہے (اگر شیطان کے ہاتھ بیچا تو تباہ کرتا ہے بعضوں نے کہا ترجمہ یوں ہے اور اپنے تئیں مول لیتا ہے اور اپنے مالک سے پھر یا اس کو آزاد کرتا ہے یا برباد کرتا ہے)

بَايَعْتُهٗ فَوَعَدْتُهٗ فَنَسِيْتُهٗ فَذَكَرْتُهٗ بَعْدَ ثَلٰثٍ فَقَالَ لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَيَّ۔ میں نے آنحضرتؐ سے ایک معاملہ کیا (خرید فروخت کا) پھر میں نے آپ سے کچھ وعدہ کیا لیکن بھول گیا تین دن کے بعد مجھ کو اپنے وعدے کا خیال آیا (میں آنحضرتؐ کے پاس گیا) آپ نے فرمایا تو نے مجھ کو حیران پریشان کر دیا

اَتَبِيْعُ اللَّبَنَ وَتَقْبِضُ الثَّمَنَ۔ لونڈی تو دودھ بیچتی ہے اور تو قیمت لیتا ہے۔

وَيَتَّبِعُ الْبَيِّعُ مَنْ بَاعَهٗ۔ خریدار اسکے پیچھے لگے جس نے اس کے ہاتھ چوری یا غصب کا مال بیچا۔ (اس سے اپنے دام وصول کرے)

نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْحَاضِرِ لِلْبَادِيْ۔ دیہاتی کا مال شہر میں رہنے والا نہ بیچے (بلکہ اسی کو بیچنے دے کیونکہ شہر والا شہر کے حالات سے واقف ہے ممکن ہے کہ وہ مہنگا بیچے اگر دیہاتی خود بیچتا تو شاید شہر والوں کو وہ مال سستا مل جاتا بعضوں نے کہا یہ ممانعت اس صورت میں ہے جب شہر والوں کا نقصان ہوتا ہو اگر نقصان نہ ہوتا ہو تو کچھ قباحت نہیں)

لَا يُبَاعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَاءُ یا لِيُبَاعَ بِهِ الْكَلَاءُ۔ ضرورت سے زیادہ جو پانی ہو اس کو اس غرض سے نہ بیچے کہ وہاں کی گھاس محفوظ رہے یا گھاس بھی بک جائے (کیونکہ جب وہاں پانی نہ ملے گا تو لوگ اپنے جانوروں کو چرانے کے لئے وہاں نہ لا سکیں گے یا لائیں گے تو پانی کے ساتھ گھاس کے بھی دام ان کو دینا پڑیں گے اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جنگل کی گھاس میں ہر ایک مسلمان کا حصہ ہے اور یہ کہ اس کا روکنا اور بیچنا جو ہمارے زمانہ میں اسلامی حکومتوں نے بھی اختیار کیا ہے ممنوع ہے)

فَيُرِيْدُ مِنِّي الْبَيْعَ لَيْسَ عِنْدِيْ وہ چاہتا ہے میں اس کے ہاتھ ایسی چیز بیچوں جو میرے پاس نہیں ہے[a]

لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ۔ قرض اور بیع دونوں مل کر نا درست ہیں (مثلاً کوئی شخص دوسرے کو اس شرط پر قرض دے کہ وہ اس کے ہاتھ کوئی چیز کم قیمت پر بیچے یا اس سے کوئی چیز زیادہ قیمت پر مول لے جس قدر قیمت زیادہ ہے گویا وہی قرض کا سود ٹھہرے)

وَلَا شَرْطَانِ فِيْ بَيْعٍ نہ یہ درست ہے کہ بیع میں دو شرطیں کرے (یعنی ایک معاملہ میں دو معاملے جس کا ذکر اوپر گذر چکا یا یہ کہ مثلاً کپڑا ان شرطوں پر بیچے کہ میں اس کو دھو دوں گا اور سی دونگا)

نَهٰى عَنْ رِبْحِ مَا لَمْ يُضْمَنْ جو چیز اپنے ذمہ پر نہ آئی ہو (مثلاً ایک چیز خریدی لیکن ابھی وہ بائع ہی کے پاس ہے مشتری کے قبضے میں نہیں آئی) اس میں نفع کمانے سے آپ نے منع فرمایا (اس کو ہمارے زمانہ میں سٹہ کہتے ہیں یہ شریعت کی رُو سے بالکل منع ہے لیکن احمق لوگ نہیں سمجھتے اور

[a] مثلاً بھاگا ہوا غلام یا پرایا مال یا پرندہ ہوا میں یا مچھلی دریا میں یا مال خرید شدہ جس پر ابھی قبضہ نہیں ہوا ۱۲ منہ

Marfat.com

سے کی بدولت تباہ اور برباد ہو جاتے ہیں)

إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ وَالْخِيَارُ لِلْمُشْتَرِيْ۔ اگر بائع اور مشتری میں اختلاف ہو (یعنی مقدار مال مبیعہ یا ثمن یا شرط خیار یا میعاد وغیرہ میں (اور گواہ نہ ہوں) تو بائع کا قول حلف سے معتبر ہوگا اور مشتری کو اختیار ہوگا کہ بائع کے حلف پر راضی ہو یا جس بات کا انکار کرتا ہے اس پر حلف کرے اگر مشتری بھی حلف کر لے تو اب یا تو ایک دوسرے کی بات مان لے یا بیع فسخ کر دی جائے)

نَهَى عَنْ بَيْعِ الْأَرْضِ لِتُحْرَثَ زمین کو کھیتی کے لئے کرایہ پر دینے سے منع فرمایا (اس کا ذکر اوپر گزر چکا)

مَا أُبَالِي أَيَّكُمْ بَايَعْتُ۔ مجھے کچھ پرواہ نہ تھی تم میں سے کسی سے معاملہ کرتا (کیونکہ اس وقت سب لوگ ایماندار تھے ہر ایک کا اعتبار تھا)

نَهَى عَنْ بَيْعَتَيْنِ۔ آپ نے دو طرح کی بیعوں سے منع فرمایا (بعضوں نے بَيْعَتَيْنِ پڑھا ہے)

لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَتَفَرَّقَا۔ جب تک بائع اور مشتری جدا نہ ہوں ان کی بیع لازم نہ ہوگی (بلکہ ایک کی مرضی پر فسخ ہو سکتی ہے)

بَيَّنَ الْبَيِّعَانِ۔ بائع اور مشتری اصل حال کھول دیں (بیان کر دیں کہ بیع میں یہ عیب ہے یا ثمن میں یہ نقص)

نَهَى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يُؤْكَلَ مِنْهُ۔ کھجور کی بیع سے آپ نے منع فرمایا جب تک وہ کھانے کے قابل نہ ہو جائے (پختگی پر نہ آ جائے)

أَيَبِيعُكِ أَهْلُكِ۔ بریرہ کیا تیرے مالک تجھ کو بیچ ڈالیں گے۔

نَهَى أَنْ يَبْتَاعَ الْمُهَاجِرِيُّ۔ باہر والے کی طرف سے شہر والا وکیل ہو کر خرید فروخت نہ کرے

بَايَعْنَاهُ عَلَى الْمَوْتِ۔ ہم نے مرجانے پر آپ سے بیعت کی (یعنی لڑ کر مر جائیں گے بھاگیں گے نہیں)

اَلصَّلٰوةُ فِي الْبِيَعَةِ گرجا میں نماز پڑھنا (بِيَعَة جمع بِيع ہے)

نَتَبَايَعُ بِأَمْوَالِ النَّاسِ۔ ہم لوگوں کے مال ادل بدل بیچ دیا کرتے تھے (دلال تھے)

فَإِنْ عَادَتْ فَلْيَبِعْهَا بِحَبْلٍ۔ اگر پھر چوری کرے تو اس کو بیچ ڈالے گو ایک رسی کے بدل ہی (شاید وہ دوسرے کے پاس جا کر درست ہو جائے)

اُبْسُطْ يَدَكَ فَلِأُبَايِعَكَ أَوْ فَلْأُبَايِعْكَ اپنا ہاتھ لاؤ تا کہ میں تم سے بیعت کروں یا میں تم سے بیعت کرتا ہوں۔

لَمْ يُبَايِعْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ مُعَاوِيَةَ إِلَّا بِالثَّمَنِ۔ عمرو بن عاص نے جو معاویہ سے بیعت کی تو قیمت لے کر کی ہیں معاویہ نے اس شرط پر عمرو بن عاص سے بیعت لی کہ وہ ملک مصران کے حوالہ کریں گے (یہ امامیہ کی روایت ہے)

إِذَا أَنْتَ بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ۔ جب تو کوئی چیز بیچے تو کہہ دے بھائی فریب اور دغا کا کام نہیں ہے

اَلْمُتَبَايِعَانِ بِالْخِيَارِ۔ بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے

بَيْغٌ، جوش مارنا، ہلاک ہونا۔

تَبَيُّغٌ۔ جوش مارنا۔

عَلَيْكُمْ بِالْحِجَامَةِ لَا يَتَبَيَّغُ بِأَحَدِكُمُ الدَّمُ فَيَقْتُلَهُ۔ پچھنے لگانا لازم کر لو ایسا نہ ہو تم میں سے کسی پر خون غلبہ کرے اور اس کو مار ڈالے

Marfat.com

اِبْغِنِیْ خَادِمًا وَّ لَا یَکُوْنُ قَحْمًا فَانِیًا وَلَا صَغِیْرًا ضَرَعًا فَقَدْ تَبَیَّغَ بِیَ الدَّمُ میرے لئے ایک لونڈی ڈھونڈھ جو نہ بالکل بوڑھی پھونس ہو نہ بالکل چھوٹی کم سن اس لئے کہ میرا خون جوش مار رہا ہے۔

لِکَیْلَا یَتَبَیَّغَ عَلَی الْفَقِیْرِ فَقْرُہٗ تاکہ فقیر پر اس کی فقیری جوش نہ مارے۔

بَیْنٌ : جدائی اور ملاپ اور دوری اور زیادتی

بِیْنٌ۔ کنارہ حد

بَیَانٌ۔ فصاحت زبان آوری

اِبَانَۃٌ جدا کرنا۔

تَبْیِیْنٌ۔ ظاہر ہونا اور ظاہر کرنا

تَبَیُّنٌ ظاہر ہونا۔

اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا بعضی تقریر جادو کی طرح اثر کرتی ہے جیسے جادو سے ایک بے حقیقت چیز سچ مچ وہی چیز معلوم ہوتی ہے اسی طرح عمدہ تقریر بھی حق کو ناحق اور ناحق کو حق کر دیتی ہے

اِنَّ اللّٰہَ نَصَرَ النَّبِیِّیْنَ بِالْبَیَانِ۔ اللہ نے پیغمبروں کی مدد بیان سے کی (یعنی حسن تقریر سے)

اَنْزَلَ اللّٰہُ فِی الْقُرْاٰنِ تِبْیَانَ کُلِّ شَیْءٍ اللہ نے قرآن میں ہر چیز کا بیان اتارا۔

کَسْبُ الْحَرَامِ یَبِیْنُ فِی الذُّرِّیَّۃِ۔ حرام کی کمائی کا اثر اولاد میں ظاہر ہوتا ہے۔

تَبَیَّنَ زِنَا الزَّانِیَۃِ۔ چھنال کا چھنیلا پن کھل جائے۔

اَلْبَذَاءُ وَالْبَیَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ فحش بکنا، گالی گلوج اسی طرح زبان درازی دونوں نفاق کی شاخیں ہیں

اَعْطَاکَ اللّٰہُ التَّوْرَاۃَ فِیْهَا تِبْیَانُ کُلِّ شَیْءٍ۔ اللہ تعالیٰ نے تجھ کو توراۃ عنایت فرمائی اس میں ہر چیز کا بیان ہے (ساری ضرورت کی باتیں کھول دی ہیں۔

اَلْاَنَاۃُ التَّبْیِیْنُ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْعَجَلَۃُ مِنَ الشَّیْطَانِ۔ سن لو اطمینان اور سوچ سمجھ کر دریافت کر کے کام کرنا اللہ کی طرف سے ہے اور جلدی بیتابی شیطان کی طرف سے ہے۔

مَا قُطِعَ مِنْ حَیٍّ وَّ اُبِیْنَ مِنْہُ فَهُوَ مَیِّتٌ زندہ جانور سے جو ٹکڑا کاٹ لیا جائے اور جدا کر دیا جائے تو وہ مردار ہے

اَوَّلُ مَا یُبِیْنُ عَلٰی اَحَدِکُمْ فَخِذُہٗ قیامت کے دن سب سے پہلے جو آدمی کا حال کھولے گی (کہ اس نے فلاں فلاں گناہ کئے ہیں) وہ اس کی ران ہوگی۔

ھَلْ اَبَنْتَ کُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ مِثْلَ الَّذِیْ اَبَنْتَ ھٰذَا کیا تو نے اپنے ہر ایک لڑکے کو ایسا ہی دیا جیسے اس لڑکے کو دیا ہے (عرب کہتے ہیں۔

اَبَانَہٗ بِمَالٍ اس کو خاص علیحدہ کر کے ایک مال دیا

کُنْتُ اَبَنْتُکَ بِنَخْلٍ۔ میں نے خاص تجھ کو کچھ درخت کھجور کے دیئے تھے۔

مَنْ عَالَ ثَلٰثَ بَنَاتٍ حَتّٰی یَبِنَّ۔ جو شخص تین بیٹیوں کی پرورش کرے یہاں تک کہ وہ نکاح کرلیں (ان کا بیاہ ہو جائے ایک روایت میں حَتّٰی یَمُتْنَ ہے یہاں تک کہ وہ مر جائیں یعنی جیتے تک ان کو پالے)

حَتّٰی بَانُوْا یا حَتّٰی مَاتُوْا یہاں تک کہ وہ جدا ہو گئے (شادی کر کے) یا مر گئے۔

اِنَّهَا قَدْ بَانَتْ مِنْکَ (عبداللہ بن مسعودؓ سے کسی نے پوچھا ایک شخص نے اپنی عورت کو آٹھ طلاقیں دیں لوگ کہتے ہیں) وہ بائن ہو گئی (طلاق بائن پڑگئی

Marfat.com

جس کے بعد رجعت نہیں ہو سکتی مگر اہل حدیث کا مذہب یہ ہے کہ اس صورت میں ایک طلاق رجعی پڑے گی)

اَبِنِ الْقَدَحَ عَنْ فِيْكَ پینے میں سانس لیتے وقت گلاس یا پیالہ کو اپنے منہ سے الگ رکھ، (ایسا نہ ہو پیالہ میں منہ یا ناک سے کچھ نکل کر گرے اور دوسروں کو اس کے پینے میں کراہت آئے)

لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ۔ آنحضرتؐ لمبے بے ڈول نہ تھے یعنی تاڑ کی طرح بدنما لمبے تڑنگے۔

بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ہم آنحضرتؐ کے پاس تھے اتنے میں یا اسی اثنا میں۔

بَيْنَا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ جَالِسٌ مَعَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ۔ امیر المومنین علیؓ محمد بن حنفیہ کے ساتھ بیٹھے تھے اس اثنا میں

فَاَعْطَاهُ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ۔ آپ نے اس کو اتنی بکریاں دیں جو دو پہاڑوں کے درمیان تھیں۔

فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا۔ اس کی بدکاری کھل گئی ثابت ہوگئی گواہی یا مشاہدہ سے)

اَبْيَنُ ۔ ایک گاؤں ہے یمن میں بعضوں نے کہا عدن

اَلْبَيِّنَةُ الْعَادِلَةُ اَحَقُّ مِنَ الْيَمِيْنِ الْفَاجِرَةِ اچھی معتبر گواہی جھوٹی قسم سے زیادہ ماننے کے قابل ہے (یعنی اگر مدعا علیہ نے انکار پر قسم کھالی پھر مدعی کو سچے معتبر گواہ مل گئے تو ان کی گواہی مان لی جائیگی اور مدعی علیہ کی قسم کا کوئی اعتبار نہ ہوگا)

اَلْبَيِّنَةُ اَوْحَدٌّ يَا اَوْحَدٌّ۔ گواہی لا ورنہ تیری پیٹھ پر حد پڑے گی۔

اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ۔ یا اللہ سچی بات کھول دے۔ (یعنی اصل حقیقت کو کیونکہ شریعت تو ظاہر پر حکم دیگی)

بَيَّنَ اللّٰهُ الْخَلْقَ مِنَ الْاَمْرِ اللہ تعالیٰ نے عالم خلق کو امر سے جدا کیا (اس کا امر قدیم ہے اور خلق حادث ہے۔ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ

.... لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّنُ فِيْهَا۔ ایک بات منہ سے بک دیتا ہے سوچتا نہیں (اس کا انجام کیا ہوگا)

اِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا۔ اگر بائع اور مشتری دونوں سچ بولیں گے جو کچھ اصل حال ہے وہ بیان کر دیں گے تب تو ان کی سوداگری میں برکت ہوگی۔

اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ۔ آپس میں ملاپ کرا دینا

بَیٌّ ، کمینہ پاجی

حَيَّاكَ اللّٰهُ وَبَيَّاكَ۔ حضرت آدم کے بیٹے ہابیل جب مارے گئے تو سو برس تک انہوں نے سب چیزیں (عیش و عشرت کی) اپنے اوپر حرام کرلیں (ہنسنے تک نہیں) پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام ان کے پاس آئے اور کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے تم کو سلام کہلا بھیجا ہے تو بَيَّاكَ تابع ہے حَيَّاكَ کا۔ بعضوں نے کہا بَيَّاكَ کے معنی اللہ تم کو ہنستا رکھے۔ بعضوں نے کہا یہ اصل میں بَوَّاكَ تھا یعنی تم کو بہشت میں جگہ دے)

تَبْيِيٌّ اور تَبْيِيَّةٌ۔ بیان کرنا واضح کرنا۔

هَيُّ بْنُ بَيٍّ معلوم نہیں وہ کون ہے۔

هَيَّانُ بْنُ بَيَّانٍ کے بھی یہی معنی ہیں۔

باب الباء المفردة

لَعَلَّكَ بِذٰلِكَ فَقَالَ نَعَمْ اَنَا بِذٰلِكَ۔ شاید تو خود ہی اس واقعہ میں مبتلا ہوا ہے اس نے کہا جی ہاں میں ہی خود اس بلا میں مبتلا ہوا ہوں

Marfat.com

مَنْ بَاشَ۔ تجھ سے کس مرد نے جماع کیا۔

اَنَا بِهَا۔ میں نے یہ کام کیا ہے۔

فَبِهَا وَنِعِمَتْ۔ جس نے جمعہ کے دن صرف وضو کر لیا تو اس نے رخصت پر عمل کیا (کیونکہ سنت غسل ہے) اور یہ اچھی بات ہے یعنے رخصت پر عمل کرنا۔

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ۔ اللہ کی پاکی اس کی تعریف کے ساتھ بیان کر۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ۔ میں اللہ کی پاکی اس کی تعریف کے ساتھ بیان کرتا ہوں۔

اَكْثَرَ عَلَيْكُمْ بِالسُّوَالِ وَهُوَ يَتَحَدَّثُ بِحَجَّةِ الْوَدَاعِ فَلَمَّا نَزَلَ اَسْجُدُ بِهَا۔ ان تینوں حدیثوں میں "بے" بمعنی "ن" ہے۔

كُنْتُ اَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِشِبَعِ بَطْنِيْ۔ میں اپنے پیٹ کو بھرنے کے لئے آنحضرتؐ کے ساتھ لگا رہتا یہاں "بے" بمعنی "من اجل" کے ہے

مَا قُلْتُ بِالْاَمْسِ لَكَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ دونوں میں با زائد ہے۔

عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اور اَرْغَمَ اللّٰهُ بِاَنْفِكَ میں بھی با زائد ہے۔

دَبِيَ الْمَوْتُ۔ مجھ پر موت آ پڑی ہے۔

اَجِدُ بِيْ قُوَّةً۔ میں اپنے میں طاقت پاتا ہوں (ایک روایت میں اَجِدُ فِيْ قُوَّةً ہے یعنی میں اپنے تئیں طاقتور پاتا ہوں محیط میں ہے کہ بائے زائدہ چھ مقاموں میں آتی ہے فاعل میں وجوبًا جیسے اسمع بہم وابصر اور جوازًا فاعل کفی میں جیسے کفی باللہ شہیدا اور ضرورت شعری میں دوسرے مفعول میں جیسے ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ اور مبتدا میں جیسے بحسبک درہم اور خبر منفی میں جیسے لیس زید بقائم اور حال منفی میں یعنی جسکا عامل منفی ہو اور تاکید میں جیسے جاء زید بنفسہ یا بعینہ

میر محمد کتب خانہ کی چند قابل قدر مطبوعات معہ نادر اضافات مفیدہ

- دیوان حماسہ (عربی) مجلد پشتہ سنہری ڈائی اعلیٰ کاغذ
- دیوان متنبی (مدنی) عمدہ کاغذ
- زاد الطالبین (عربی) مع حاشیہ المسماۃ مزاد الراغبین اعلیٰ کاغذ
- ریاض الصالحین (عربی) (مع مزید تحقیق و تخریج) مجلد ریگزین سنہری ڈبل ڈائی اعلیٰ کاغذ۔
- ریاض الصالحین (عربی) (جلی قلم مع احادیث نمبر) مجلد ریگزین سنہری ڈائی۔ کلاں سائز
- سراجی فی المیراث محشی (عربی) اعلیٰ کاغذ رنگین ٹائیٹل۔
- سلم العلوم مع حاشیۃ اسعاد الفہوم عمدہ کاغذ رنگین ٹائیٹل۔
- شرح ابن عقیل مجلد عمدہ اعلیٰ کاغذ رنگین ٹائیٹل۔
- شرح تہذیب (عربی) اعلیٰ کاغذ رنگین ٹائیٹل
- شرح عقائد نسفی (عربی) اعلیٰ کاغذ رنگین ٹائیٹل
- شرح مائۃ عامل (محشی و معرب) رنگین ٹائیٹل عمدہ کاغذ
- شرح مائۃ عامل محشی (کلاں) (معہ مفید چار رسالے) رنگین ٹائیٹل عمدہ کاغذ۔
- شرح معانی الآثار للطحاوی (مع) رسالہ الحاوی سیرت امام طحاوی و کشف الاستار کامل دو جلد مجلد پشتہ سنہری ڈائی عمدہ کاغذ
- شرح وقایہ اولین کامل مع حاشیہ عمدۃ الرعایہ مجلد پشتہ سنہری ڈائی اعلیٰ کاغذ۔
- شرح وقایہ آخرین کامل اعلیٰ کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی (زیر طبع)
- علم الصیغہ (فارسی) عمدہ کاغذ
- عمارۃ : کامل کیلانی - عمدہ کاغذ

- فصول اکبری (فارسی) اعلیٰ کاغذ
- الفوز الکبیر عمدہ کاغذ
- قال اقول (کلاں) اعلیٰ کاغذ رنگین ٹائیٹل
- القراءۃ العربیۃ الہندیہ (عربی اردو انگریزی) ـ
- القراءۃ الرشیدہ (عربی) اول۔ ثانی۔ 〃 〃 ثالث۔ رابع۔
- قطبی اعلیٰ کاغذ رنگین ٹائیٹل
- کتاب التحقیق (شرح حسامی) (المعروف) بغایۃ التحقیق۔ مجلد پشتہ سنہری ڈائی۔
- کریما جلی قلم عمدہ کاغذ
- مبادی القراءۃ الرشیدہ (عربی) اول۔ ثانی۔
- گلستان سعدی (فارسی) بہ حاشیہ اردو (مولانا قاضی سجاد حسین) رنگین ٹائیٹل عمدہ کاغذ
- مالا بد منہ (فارسی) محشی ۔ عمدہ کاغذ رنگین ٹائیٹل
- متن الجزریۃ اعلیٰ زرد کاغذ
- مجموعہ پنج گنج (مطبع عکسی) (فارسی) عمدہ کاغذ
- المحادثۃ العربیۃ (الجزء الاول) عمدہ کاغذ
- مختارات الادب زیدان بدران (قسم النثر) عمدہ کاغذ
- المختصر القدوری مع حل المسمی التوضیح الضروری (عربی) اعلیٰ کاغذ رنگین ٹائیٹل
- مختصر المعانی بحواشی شیخ الہند (عربی) مجلد پشتہ ریگزین سنہری ڈائی اعلیٰ کاغذ

میر محمد کتب خانہ [illegible] کراچی

Marfat.com

میر محمد کتب خانہ کی چند قابل قدر مطبوعات معہ نادر اضافات مفیدہ

مختصر الوقایہ فی مسائل الہدایۃ (عربی) عمدہ کاغذ رنگین ٹائیٹل۔

مراقی الفلاح (شرح نور الایضاح (عربی) اعلیٰ کاغذ رنگین ٹائیٹل

المرقات (مع) حاشیتہا الجدیدۃ المفیدۃ التی ہی فی کشف المطالب والادلۃ کاسمہا المرآت۔ عمدہ کاغذ رنگین ٹائیٹل۔

مسلم الثبوت مع حاشیہ مفاتح البیوت (عربی)

مسند الامام اعظم مع شرح تنسیق النظام (عربی)
مجلد پشتہ سنہری ڈائی اعلیٰ کاغذ

المفردات فی غریب القرآن (عربی) اعلیٰ کاغذ مجلد رگزین

مفتاح التجوید للتعلم المستفید۔ اعلیٰ کاغذ

مفتاح العربیۃ (احمد بن ناصر العیری) اول۔ ثانی
ثالث رابع کامل۔ عمدہ کاغذ۔

مفید الطالبین اعلیٰ کاغذ

مناقب امام ابی حنیفہؒ (عربی) اعلیٰ کاغذ رنگین ٹائیٹل۔

مجموعہ موضوعات کبیر مع تذکرۃ الموضوعات
مجلد پشتہ سنہری ڈائی سفید کاغذ
" " زرد کاغذ

مجموعہ موضوعات کبیر مع تذکرۃ الموضوعات
سفید کاغذ کلاں سائز مجلد پشتہ

موطا امام مالکؒ (عربی) مع اسعاف المبطا برجال الموطا
سفید کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی
زرد کاغذ مجلد پشتہ

موطا امام محمدؒ مع اضافہ تعلیقات امام محمد اعلیٰ کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی

[illegible]

[illegible]

النحو الواضح للابتدائیہ اول۔ ثانی۔ ثالث۔
النحو الواضح ثانویہ اول۔ ثانی۔ ثالث۔

نزھۃ النظر فی توضیح نخبۃ الفکر (عربی) اعلیٰ کاغذ

نزھۃ الخواطر الجزء الثامن (عربی) اعلیٰ کاغذ مجلد رگزین

نور الانوار (مع سوال جواب) مع قمر الاقمار (عربی محشی) مجلد پشتہ سنہری ڈائی اعلیٰ کاغذ۔

نور الایضاح (عربی) کلاں۔ اعلیٰ کاغذ

نوادر الوصول (فارسی) عمدہ کاغذ رنگین ٹائیٹل

نور الیقین فی سیرت المرسلین مع تحقیق محی الدین جراح
اعلیٰ کاغذ رنگین ٹائیٹل

الوعد الحق: ڈاکٹر طٰہٰ حسین (عربی) اعلیٰ کاغذ

ھدیہ رشیدیہ (در ترکیب خلاصہ وجمل و تتمہ و مائۃ عامل منظوم) عمدہ کاغذ

ھدیہ السعیدیہ مع تحفۃ العلیۃ (عربی) عمدہ کاغذ۔

مجموعہ قواعد الفقہ از مولانا مفتی سید عمیم الاحسان صاحبؒ۔
معہ اضافہ (۱) قواعد ماخوذ الاشباہ والنظائر (۲) قواعد کلیہ ماخوذ از المدخل۔ مجلد رگزین پشتہ سنہری ڈبل ڈائی

کشف الاسرار شرح المصنف علی المنار فی الاصول
للشیخ الامام ابی البرکات عبد اللہ بن احمد المعروف بحافظ الدین النسفی المتوفی سنہ ۷۱۰۔ مع شرح نور الانوار علی المنار حافظ شیخ احمد المعروف بملاجیونؒ وبحاشیۃ حاشیۃ العلامۃ محمد عبد الحلیم لکھنوی الانصاریؒ المسماۃ بقمر الاقمار علی نور الانوار شرح المنار۔ اعلیٰ کاغذ

تفصیلی فہرست کتب مفت طلب فرمائیں

میر محمد کتب خانہ ... کراچی

Marfat.com

میر محمد کتب خانہ کی چند قابل قدر مطبوعات معہ نادر اضافات مفیدہ

فقہ الحدیث (اردو)

فوائد جامعہ بر عجالۂ نافعہ (فارسی - اردو)
تالیف شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی۔ مجلد۔

فیوض عثمانی شرح اردو فصول اکبری
اعلیٰ کاغذ رنگین ٹائیٹل

معجز نما متوسط قرآن مجید بڑا و ترجمہ مع کامل تفسیر
اردو (۵۳ خوبی والا درمیانہ سائز) عمدہ کاغذ۔

قرآن مجید عکسی مترجم شیخ الہند (کلاں سائز)

قصص الانبیاء (ترجمہ اردو) خلاصۃ الانبیاء
گلیز کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی

قصص القرآن مولانا محمد حفظ الرحمن صاحب سیوہاروی
کامل ۴ حصہ۔ اعلیٰ کاغذ (عمدہ سائز پہ) مجلد ریگزین
سنہری ڈبل ڈائی

کتاب التوحید مترجم۔ گلیز کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی مجلد
ریگزین سنہری ڈائی

کتاب الوسیلہ تالیف شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب
گلیز کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی مجلد پشتہ سنہری ڈائی۔

کفایۃ النحو (شرح اردو ہدایۃ النحو) از مولانا مولوی محمد حیات
صاحب سنبھلی۔ گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل۔

گلستان سعدی (مترجم) گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل

لغات الحدیث (عربی۔ اردو)
مجلد پارچہ جلد اول (ا - ح)
" جلد دوم (خ - ر)
" جلد سوم (س - ض)

مالابد منہ (فارسی بہ حاشیہ اردو) عمدہ کاغذ رنگین ٹائیٹل

مختصر خصائل نبوی (اردو) عمدہ کاغذ رنگین ٹائیٹل

مشارق الانوار فقہی ترتیب والا ایڈیشن (عربی مع اردو)
گلیز کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈبل ڈائی۔

مصباح العوامل (شرح اردو شرح مائۃ عامل) مع شرح و ترکیب
بزبان اردو کامل مع اضافہ مقدمہ و حل مطالب وغیرہ۔
گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل

مصباح اللغات (مکمل عربی اردو ڈکشنری)
اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈبل ڈائی

معدن الحقائق (شرح اردو) کنز الدقائق
اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈبل ڈائی۔

مفتاح عربی (عربی صرف و نحو) از مولوی نعیم الرحمن ایم اے
گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل

مقدمہ تاریخ ابن خلدون (اردو) عکسی ایڈیشن۔
مجلد ریگزین سنہری ڈائی۔ اعلیٰ کاغذ۔

منیۃ الراجی فی حل السراجی گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل۔

موطا امام مالک مترجم کامل در دو جلد۔
اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی۔

میزان العلوم (شرح اردو) سلم العلوم گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل

نادر مجموعہ فن خوشنویسی (اردو) مع نادر قطعات اصلاحیں و
مشقیں۔ اعلیٰ گلیز کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی۔

نصیحۃ المسلمین (اردو) گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل

نیل الامانی (شرح اردو مختصر المعانی) گلیز کاغذ مجلد ریگزین
(معہ اضافات) نقشہ وغیرہ سنہری ڈبل ڈائی

میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب "ت" و "ث"

لغات الحدیث

تالیف

حضرت علامہ وحید الزماں رحمہ اللہ تعالے

بہ تکمیل و تصحیح و اضافہ لغات وسیع مالا کلام

باہتمام

میر محمد، کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتابُ التّاء

بابُ التاء مع الهمزة

ت۔ تیسرا حرف ہے حروف تہجی میں سے عبرانی اور سریانی اور
... زبانوں میں اس کو تاؤ کہتے ہیں اور اسکو صلیب کی صورت
... میں۔ یہ حرف عربی زبان میں تانیث کی علامت ہے اور صفت
... جنسیت کی طرف نقل کرنے کے لئے، اور واحد کو جنس سے تمیز
... کے لئے اور تاکید صفت اور مبالغہ کے لئے اور تاکید جمع کے
... اور تاء عوض وہ اوائل اسماء اور ان کے اواخر میں متحرک
... اسی طرح اوائل افعال میں اور ان کے اواخر میں ساکن
... دونوں ہوتی ہے اور اللہ کے شروع میں یعنی قسم آتی
... یہ خاص ہے اللہ سے۔ اور بعضوں نے تالرحمٰن اور تربی بھی
... کہا ہے اس کی جمع تاءات ہے
... اسم اشارہ ہے واحد مونث کے لئے۔ جیسے ذا واحد
... کے لئے۔ اس کا تثنیہ تانِ وَتَیْنِ اور جمع اُولٰٓئِکَ برخلاف
... جب ان میں کاف خطاب لگائیں گے تو کہیں گے تالِکَ و
... تِلْکَ۔
... حدیث میں ہے کَیْفَ تِیْکُمْ یعنی یہ (عائشہ) کیسی ہے اب
... یہ اصل میں ذِاْکُمْ تھا
... تَاَدَّکُمْ۔ ٹھہرو دم لو۔ ایک روایت میں تَیْدَکُمْ
... کسرۃ تا ہے۔ ہمزے کو یے سے بدل دیا یہ تُؤَدَۃٌ سے نکلا
... یعنی آہستگی، سنجیدگی، سوچ سمجھ کر کام کرنا
... اَتَیْدَکَ اُنْشِدُکَ بِاللّٰہِ ذرا دم لو، ٹھہرو۔ میں تم کو
... قسم دیتا ہوں مَہْلًا عَلَیَّ تُؤَدَۃً مجھ پر ٹھہر ٹھہر کر دو بیچ۔
... ذرا آہستہ چلانا۔

اَتْاَرَ۔ گھور کر دیکھا۔
اِنَّ رَجُلًا اَتَاہُ فَاَتْاَرَ اِلَیْہِ النَّظَرَ۔ ایک شخص آپ
کے پاس آیا، آپ نے اس کو گھور کر دیکھا۔
تَاْتَاۃٌ۔ یا تَاْتَاٌ تا نکالنے میں تردد کرنا۔ جنگلی آدمی کا اکڑ کر
چلنا۔ نر بکرے کو بلانے کی آواز۔
تَتْیَاءٌ۔ جس کو جماع کے وقت حدث ہو جائے۔ یا قبل از
دخول انزال ہو جائے۔
تَاْرٌ۔ جڑ جانا، اتمام ہو جانا، نزدیک ہونا۔
تَاْقٌ۔ بھر جانا، غصہ یا رنج سے بھر جانا، شر کی طرف جلدی کرنا۔
اِتْآقٌ۔ بھر دینا۔
تَئِقٌ۔ جو شر کی طرف جلدی کرے۔
تَاَقَۃٌ۔ سخت غصہ اور جلدی۔
فَیَمُرُّ الرَّجُلُ کَشَدِّ الْفَرَسِ التَّئِقِ۔ بعض آدمی
پل صراط پر سے اس طرح گزر جائے گا، جیسے جوان تازہ دم خوش
مزاج گھوڑا جلد بھاگتا ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَنْتَ تَئِقٌ
وَاَنَا مَئِقٌ فَکَیْفَ نَتَّفِقُ تم غصے سے بھرے ہوا اور میں رونے
والا، پھر دونوں ملکر کیونکر رہ سکتے ہیں (یعنی مجھ میں غصہ اٹھانے
کی طاقت نہیں اور تم غصہ روک نہیں سکتے۔ پھر دونوں کی
یکجائی کیونکر ہو سکتی ہے؟)
اَتْاَقَ الْحَیَاءُ مِنْ بِمَوَاتِجِہٖ حوضوں کو اپنے چرخوں سے
بھر دیا۔
تِتْئِمَۃٌ عورت کی بکری جس کا دودھ وہ دوہتی ہو۔
تِتْئِمٌ اور تَوْءَمٌ اور تَتْئِیْمٌ جڑواں آ ولہ جاولہ

Marfat.com

اِتْآمٌ۔ تمہ کو ذبح کرنا۔

تَوْأَمٌ۔ توام جانور۔ اس کی جمع تَوَائِمُ اور تُؤَامٌ ہے۔

مِتْآمٌ اور مِتْئَامٌ۔ وہ عورت جو ہمیشہ جڑواں بچہ جنتی ہو۔

تَأْثِيمٌ۔ سبقت کرنا۔

بابُ التّاء مع الباء

تَبٌّ یا تَبَبٌ یا تَبَابٌ یا تَبِيبٌ۔ ہلاکت، تباہی۔

ابو لہب مردود نے آنحضرتؐ سے کہا:

تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا سارے دن تیری تباہی ہو، کیا اسی لئے تو نے ہم کو اکٹھا کیا تھا؟ (مردود نے آخرت کی بھلائی کو کوئی چیز نہیں سمجھا)

حَتّٰى اسْتَتَبَّ لَهٗ مَا حَاوَلَ فِيْ أَعْدَائِكَ تیرے دشمنوں کے باب میں جو اس کا ارادہ تھا وہ پورا ہوگیا۔

تَابُوتٌ۔ صندوق اور جسم کے اعضاء جیسے دل، جگر، دماغ وغیرہ

وَذَكَرَ سَبْعًا فِي التَّابُوتِ اور سات بدن کے اعضاء کا نام لیا کہ ان میں نور عطا فرمایا۔ پٹھے۔ گوشت۔ خون۔ بال کھال چربی۔ ہڈی (ایک روایت میں مغز بھی ہے)

تِبْرٌ۔ سونے چاندی کا ڈلا جو کان سے نکلا ہوا ابھی اس کو گلایا نہ ہو گلانے کے بعد اس کو ذہب اور فضہ کہتے ہیں۔

تَبْرٌ بفتحہ تا، توڑنا اور ہلاک کرنا۔

تَتْبِيْرٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔

تَبَارٌ۔ ہلاکت

اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ تِبْرُهَا وَعَيْنُهَا وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ تِبْرُهَا وَعَيْنُهَا۔ سونا سونے کے بدل خواہ ڈلا ہو (اس پر سکہ نہ پڑا ہو) یا سکہ پڑا ہو۔ اسی طرح چاندی چاندی کے بدل ڈلا ہو یا سکہ پڑا ہوا ہو۔ عَجْزٌ حَاضِرٌ وَرَأْيٌ مُتَبَّرٌ سردست عاجزی اور تباہ کرنے والی رائے۔

لَيْسَ فِي التِّبْرِ زَكٰوةٌ۔ سونے یا چاندی کے ڈلے میں زکوٰۃ نہیں ہے، جب تک اس پر سکہ نہ پڑے (یہ امامیہ کی روایت ہے)۔

تَبَعٌ۔ یا تَبَاعَةٌ پیروی، تابعداری

تَبِعَةٌ یا تِبَاعَةٌ۔ برا نتیجہ یا مطالبہ، حق دعوے

تَبِيْعٌ۔ مددگار، دعوے دار، گائے کا بچہ ایک سال کا

فِيْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ تَبِيْعٌ۔ ہر تیس گایوں میں ایک گوسالہ زکوٰۃ کا دینا ہوگا۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

بَقَرَةٌ مُتْبِعٌ اور شَاةٌ مُتْبِعٌ اور جَارِيَةٌ مُتْبِعٌ۔ یعنی گائے بچہ سمیت اور بکری بچہ سمیت اور لونڈی بچہ سمیت

اِشْتَرٰى مَعْدِنًا بِمِائَةِ شَاةٍ مُتْبِعٍ۔ ایک کان سو بکریوں کے بدل مول لی، ہر ایک بکری کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا

كُنْتُ تَبِيْعًا لِطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ میں طلحہ بن عبیداللہ کا خدمت گار تھا

اِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيْءٍ فَلْيَتَّبِعْ جب تم میں سے کسی کو ایک مال دار شخص کا حوالہ دیا جائے تو حوالہ قبول کرلے، بعضوں نے فَلْيَتْبَعْ بتخفیف تا روایت کیا ہے۔ بعضوں نے اِذَا اتُّبِعَ خطابی نے کہا یہ صحیح نہیں ہے اور یہ امر استحبابی کے لئے ہوگا۔

مَا الْمَالُ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْهِ تَبِعَةٌ مِّنْ طَالِبٍ وَّلَا ضَيْفٍ وہ کونسا مال ہے جس میں کسی کا حق دینا نہیں پڑتا نہ مانگنے والے کا نہ مہمان کا۔ لَا تَجْعَلْ لَكَ عِنْدِيْ تَبِعَةً إِلَّا وَهَبْتَهَا تو میرے اوپر اپنا کوئی حق (مظلمہ) باقی مت رکھ، اس کو بخش دے

اِتَّبِعُوا الْقُرْاٰنَ وَلَا يَتَّبِعَنَّكُمْ تم قرآن کے پیچھے لگو اس کی پیروی کرو، اس کو امام اور پیشوا بناؤ۔ اور قرآن تمہارا پیچھا نہ کرے (اس طرح کہ اس کو پس پشت ڈال دو، اس کی تلاوت اس پر عمل کرنا چھوڑ دو) بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ قرآن تمہارے پیچھے نہ لگے۔ یعنے آخرت میں پروردگار کے سامنے تم پر دعوے نہ کرے کہ انہوں نے میرا حق ادا نہیں کیا، مجھ کو سمجھ کر نہیں پڑھا، نہ میرے احکام پر عمل کیا، مترجم کہتا ہے کہ ہمارے زمانے میں شاید

کوئی ایسا مسلمان ہو، جس کا بھیجا قرآن آخرت میں ذکر کرے گا۔ کوئی مسلمان اس وقت میں پورا پورا عمل قرآن پر نہیں کرتا۔ إلا ما شاء اللہ شاذ چند افراد ہوں باقی اکثر مسلمانوں کا تو یہ کام ہے کہ قرآن کی ایک عمدہ سنہری جلد بنا کر ریشمین غلاف میں رکھ دیتے ہیں اور کبھی کبھی اس کے الفاظ طوطے کی طرح رٹ لیتے ہیں۔ نہ معنی سے غرض ہے نہ مطلب سے نہ عمل سے۔ بہت ہوا تو ماہ رمضان میں ایک ختم پڑھوا دیا، یا کوئی مر گیا تو اس کے سوم یا دہم یا چہلم میں دو چار ختم کرا دیئے، واہ واہ کیا قرآن اسی لئے اترا تھا۔ قرآن تو ایک قانون الٰہی ہے جس کو خوب سمجھ کر استاد سے سبقاً سبقاً پڑھنا اور اس پر عمل کرنا لازمہ اسلام ہے۔

بَيْنَا أَنَا أَقْرَأُ آيَةً فِي سِكَّةٍ مِنْ سِكَكِ الْمَدِينَةِ إِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنْ خَلْفِي أَتْبِعْ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا عُمَرُ فَقُلْتُ أُتْبِعُكَ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ۔ ابن عباسؓ نے کہا مدینہ کی گلیوں میں سے ایک گلی میں قرآن کی ایک آیت پڑھ رہا تھا اتنے میں پیچھے سے ایک آواز میں نے سنی کہ کوئی کہہ رہا ہے۔ اتبع یعنی اس کی سند بیان کر (تو نے یہ آیت کس سے سیکھی ہے؟) مڑ کر جو دیکھتا ہوں تو حضرت عمرؓ ہیں۔ میں نے کہا میں آپ کو ابی بن کعبؓ کا حوالہ دیتا ہوں (جو قرآن کے بڑے چار قاریوں میں سے ہیں اور آنحضرت صلعم نے انہی سے قرآن سیکھنے کا حکم دیا تھا) میں نے یہ آیت انہی سے سیکھی ہے۔

مَا أَتْبِعُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ بِالْخَيْرَاتِ ہم کو نیکیوں میں ان کا پیرو بنا دے (جو نیک کام انہوں نے کئے ہم بھی کریں)۔

مَا أَتْبَعْنَا الْأَعْمَالَ كُلَّهَا نَجِدُ فِيهَا أَبْلَغَ مِنَ الزُّهْدِ ہم نے سب نیک عملوں کو جانچا آزمایا اور پرہیزگاری اور دنیا سے بے رغبتی کے برابر کوئی عمل نہیں پایا۔ (جب دنیا کی طرف رغبت نہ ہوگی تو ہمیشہ ان کاموں میں مصروف رہے گا جو آخرت میں کام آئیں گے)۔

تُبَّعٌ فَإِنَّهُ أَوَّلُ مَنْ كَسَا الْكَعْبَةَ تبع (یمن کے بادشاہ) کو برا نہ کہو انہوں نے سب سے پہلے کعبہ پر غلاف چڑھایا۔ كَانَ لَهَا تَابِعٌ مِنَ الْجِنِّ اس عورت پر ایک جن عاشق تھا۔ اسی طرح پری اگر جن پر عاشق

ہو تو اس کو تابعہ کہیں گے اِتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ جنازوں کے پیچھے چلنا اِتَّبَعَ جَنَازَةً ایک جنازے کے پیچھے گئے۔

ایک روایت میں تَبِعَ ہے۔

فَكَانَ يَتَّبِعُ الْحُوتَ وہ مچھلی کے پیچھے پیچھے جا رہے تھے اِتَّبَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے چلا، آپ حاجت کے لئے نکلے تھے۔ ایک روایت میں تَبِعْتُ ہے۔

فَأَتْبَعَهُ الْمُغِيرَةُ بِإِدَاوَةٍ مغیرہ بن شعبہ پانی کی چھاگل لے کر آپ کے پیچھے چلے۔

أَتْبِعْ وُضُوءَكَ بَعْضَهُ بَعْضًا وضو سب ایک ساتھ کر ایک کے پیچھے ایک۔ یہ نہیں کہ منہ دھو لیا پھر ٹھہر گئے اور دیر کے بعد ہاتھ دھوئے۔

مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْ جو جس کو پوجتا تھا اس کے ساتھ ہو جائے۔ ایک روایت میں فَلْيَتْبَعْ ہے۔

بتخفیف تا أَنْتَ رَبُّنَا فَيَتَّبِعُونَهُ تو ہمارا پروردگار ہے پھر اس کے ساتھ ہو لیں گے (پروردگار بہشت میں ان کو پہنچا دیگا) فَلَمَّا رَآنِي وَلَّى فَاتَّبَعْتُهُ جب اس نے مجھ کو دیکھا پیٹھ موڑ کر چلا، میں اس کے پیچھے لگا ایک روایت میں فَأَتْبَعْتُهُ ہے۔

يُتْبِعُهُ بَصَرَهُ حَتَّى خَفِيَ آنحضرت حضرت عباسؓ کی طرف برابر اپنی نگاہ لگائے رہے یہاں تک کہ وہ نظر سے چھپ گئے۔ أُتْبِعَ أَصْحَابُ الْقَلِيبِ لَعْنَةً بدر کے کنوئیں والوں پر آخرت میں خدا کی پھٹکار پڑی (جیسے دنیا میں مارے گئے، ذلیل ہوئے) ایک روایت میں أَتْبَعَ أَصْحَابَ الْقَلِيبِ لَعْنَةً ہے یعنی کنوئیں والوں پر لعنت کر ثُمَّ أَتْبَعَهَا بِأُخْرَى پھر ایک اور آنسو آپ نے نکالا فَاتَّبَعَهُمْ وَأَتْبَعَهُمْ اس نے ان کی پیروی کی، ان کی چال پر چلا فَتَبِعَتْهُ ابْنَةُ حَمْزَةَ حضرت حمزہؓ کی بیٹی آپ کے پیچھے لگ گئی فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ إِيَّاهُ آپ نے پانی منگوا کر پیشاب کے مقام پر ڈال دیا (اس کو دھویا نہیں، چونکہ کچی زمین تھی) فَتَتَبَّعُ بِهَا أَثَرَ الدَّمِ خون کے مقام پر اس کو پھرائے۔ اصل میں

Marfat.com

فَتَتَبَّعُ تھا، باب تفعل سے ایک تے تخفیف کے لئے گرادی، ایک روایت میں فَتَتَبَّعُ ہو باب افتعال سے ایک میں فَتَتَبَّعُ ہے تَبِعَ یَتْبَعُ سے۔

هَلْ يَتَتَبَّعُ الْمُؤَذِّنُ فَاهُ کیا اذان دینے والا اپنا منہ (داہنے بائیں طرف) پھرائے

فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُ فَاهُ میں بلال رض کے منہ کی پیروی کرنے لگا (ان کی طرح داہنے بائیں طرف منہ پھرانے لگا)

لَمْ يُتَابِعْ عَلَيْهِ فِي الْفِدْيَةِ کسی نے ان کے ساتھ فدیہ کے وجوب میں اتفاق نہیں کیا۔ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْآنَ میں نے قرآن کی تلاش شروع کی (گو آنحضرت ہی کے عہد میں قرآن لکھا جا چکا تھا، مگر حضرت زید بن ثابت رض نے اُن مختلف پرچوں کو بھی دیکھنا اور جمع کرنا شروع کیا جو صحابہ رض نے اپنے پاس آنحضرت سے سنکر لکھ لئے تھے اِس خیال سے کہ شاید اس میں کوئی نئی قرأت ہو)

تَابَعَ عَلَى رَسُولِهِ الْوَحْيَ پھر تو اللہ تعالےٰ نے اپنے پیغمبر پر وحی کا تار باندھ دیا۔ ثُمَّ تَتَابَعَ الْوَحْيُ پھر وحی پے در پے آنے لگی مَا شَبِعَ مِنْ بُرٍّ ثَلٰثَ لَيَالٍ تِبَاعًا آنحضرت نے گیہوں کی روٹی پے در پے تین راتوں تک پیٹ بھر کر نہیں کھائی مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ قریش کے مسلمان مسلمانوں کے سردار ہیں اور قریش کے کافر کافروں کے سردار ہیں (مطلب یہ ہے کہ قریش کے قبیلوں کو عرب کے دوسرے قبیلوں پر ہر حال میں فضیلت ہے)۔

فَاجْعَلْ أَتْبَاعَنَا مِنَّا ہمارے تابعین کو بھی ہم میں سے کر دے (ہماری طرح اُن کو شرف اور بزرگی عطا فرما) يُتْبِعَانِ مَا فِي بُطُونِ النِّسَاءِ یہ دونوں عورتوں کے پیٹ کا بچہ (حمل گرا دیتے ہیں)، وَالَّذِينَ هُمْ فِيكُمْ تَبَعٌ لَا يَتْبَعُونَ أَهْلًا وَلَا مَالًا جو لوگ تم میں مردو پیشہ ہیں نہ ان کے عیال ہیں نہ ان کے پاس مال ہے۔ ایک روایت میں لَا يَبْتَغُونَ ہے (یعنی وہ اہل اور مال کے طالب نہیں ہیں)، فَلَمَّا رَآهُ أَتْبَعَهُ جب اُن کو دیکھا تو اُن کے ساتھ ہو لئے ثُمَّ نَرْجِعُ نَتَتَبَّعُ الْفَيْءَ پھر جمعہ پڑھ کر ہم لوٹتے تو سایہ ڈھونڈھتے ہوئے۔ ایک روایت میں نَتْبَعُ ہے۔

فَقُلْتُ إِنِّي مُتَّبِعُكَ میں نے کہا میں آپ کے ساتھ ہو نگا (یہیں رہ کر اپنا اسلام ظاہر کر دوں گا) فَيَتَتَبَّعُ مَوَاضِعَ أَصَابِعِ ابو ایوب رض کہا کرتے تھے کہ آنحضرت صلعم جب برتن میں سے کھا کر بچا ہوا کھانا اُن کو بھیجدیتے، تو وہ ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر اُنہی مقاموں میں سے کھاتے، جہاں آنحضرت صلعم کی انگلیاں پڑی ہوتیں (زہے قسمت حضرت ابو ایوب رض کی کہ ان کو آنحضرت صلعم کا جھوٹا کھانا ملتا)

اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ لوگ بھلائی (اسلام) اور برائی (کفر) دونوں زمانوں میں قریش کے تابع ہیں (یعنی ہمیشہ سرداری اور خلافت قریش میں رہے گی) تَتَتَبَّعُ بِهَا آثَارَ الدَّمِ اِس پھوئے کو ان مقاموں پر پھرا جہاں جہاں خون کا نشان ہو تَتَابَعَ النَّاسُ فِي الطَّلَاقِ لوگوں نے کھٹا کھٹ طلاق دینا شروع کردی إِذَا أُعْتِقَ تَبِعَهُ مَالُهُ جب غلام لونڈی آزاد کئے جائیں تو اُن کا مال بھی انہی کے ساتھ رہے (اپنا مال بھی لے جائیں یہ حکم استحبابی ہے اگر مالک نہ چاہے تو آزادی تک کا سب مال اُن سے لے سکتا ہے)

تَتَابَعَ بِي مُحَمَّرٌ پر پل پڑتا ہے، بار بار مجھ کو ستاتا ہے

اَلسُّكْرَانُ يَتَتَابَعُ مست اپنی تئیں گرا دیتا ہے۔ أَنْ تَتَابَعُوا فِي الْكَذِبِ بار بار جھوٹ بولو الْجَنَازَةُ مَتْبُوعَةٌ لَا تَتْبَعُ جنازے کے پیچھے چلنا چاہیے، نہ یہ کہ جنازہ پیچھے (تم آگے چلو) تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حج کے ساتھ عمرہ کرو، عمرے کے ساتھ حج لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ تم اگلے لوگوں کی چالوں پر چلوگے أَلَانَ الْكَلَامَ وَتَابَعَ الصِّيَامَ جس نے نرمی سے بات کی اور پے در پے روزے رکھے يَتْبَعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ مردے کے ساتھ اُس کے گھر والے چلتے ہیں اُس کے مال جاتے ہیں (جیسے غلام لونڈی، سواری کے جانور وغیرہ) فَلَمْ يُخَفِّفْ عَلَى التَّابِعِ مِنَ الْمَتْبُوعِ پانچ اور

کوئی مجھ پر چھپا نہیں رہا مَا یَخْشٰی تَبَاعَتَهٗ وہ اس کے خراب نتیجہ سے کچھ نہیں ڈرتا اِتْبِعِ السَّیِّئَۃَ الْحَسَنَۃَ تَمْحُهَا گناہ کے پیچھے اسی قسم کی کوئی نیکی کر لے، وہ اُس کو مٹا دیگی (مثلاً واہیات بک بک کی تو اس کے بعد کچھ ذکرِ الٰہی کر لے. کسی کو سخت سست کہا تو اس کے ساتھ کچھ احسان کر دے)

اِنَّ النَّاسَ لَکُمْ تَبَعٌ (یہ صحابہؓ کی طرف خطاب ہے) یعنی دوسرے لوگ تمہارے تابع ہیں وہ تمہاری پیروی کریں گے اس لئے تم کو بڑی احتیاط لازم ہے کہ کوئی برا کام تم سے سرزد نہ ہو وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَکَ جو اس طرح سے نہ آئے (بن مانگے) اس کے پیچھے اپنا دل نہ لگا مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَۃَ اَخِیْهِ جو شخص اپنے بھائی مسلمان کے چھپے ہوئے عیب کے پیچھے لگے، (اس کو کھولنا اور فاش کرنا چاہے) لَا تَتَبَّعُوْا عَوْرَاتِهِمْ اُن کی پوشیدہ باتوں کے پیچھے مت لگو فَالنَّاسُ لَنَا فِیْهِ تَبَعٌ اس عبادت کے دن دوسرے لوگ یہود اور نصاریٰ ہمارے پیچھے ہو گئے (ہم اُن سے پہلے جمعہ کے دن عبادت کرتے ہیں اور یہود ہفتہ کے دن، نصاریٰ اتوار کے دن) اَلرُّوْحُ اِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ جان کے پیچھے پیچھے ہی بینائی بھی جاتی ہے (اس لئے آنکھ مُردے کی بند کر دیا کرو کھلی رہنے میں کیا فائدہ ہے)۔

تُبَّعٌ یمن کے بادشاہوں کا لقب تھا. ستر تبع گزرے ہیں اُن میں ایک مومن تھا، کامل بن ملکی۔

تَبْلٌ۔ دشمنی کینہ، کسی کو دیوانہ و مفتون کرنا، عشق و محبت کا دل کو بیمار کر دینا۔

بَانَتْ سُعَادُ فَقَلْبِیَ الْیَوْمَ مَتْبُوْلٌ سُعاد (میری معشوقہ) جُدا ہو گئی اس لئے آج میرا دل پریشان اور بیمار ہے

تَبَالَۃُ۔ ایک مشہور شہر ہے یمن میں

تَوَابِل۔ گرم مصالح، کباب وغیرہ۔

تَبَنٌ یا تَبَانَۃٌ۔ عقلمند اور باریک بین ہونا۔

تَتَبُّنٌ۔ عقلمندی اور باریک بینی، موشگافی کرنا۔

تُبَّانٌ۔ جانگیا۔

تِبْنٌ۔ گھانس۔

اَلتِّبْنُ یُطَیَّنُ بِهِ الْمَسْجِدُ۔ گھانس (مٹی میں ملا کر) اس سے مسجد لیپی جائے۔ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَۃِ یَتَبَیَّنُ فِیْهَا یَهْوِیْ بِهَا فِی النَّارِ۔ آدمی ایک بات منہ سے نکالتا ہے اس میں چترا پن کرتا ہے (عقلمندی کی بات سمجھتا ہے) مگر اس کی وجہ سے دوزخ میں گر پڑتا ہے۔

مترجم کہتا ہے، یہ باریک بینی اور عقلمندی کچھ کام نہیں آتی ایسی عقل سے جو گمراہی کی طرف لیجائے، خدا کی پناہ مانگنا چاہیے. تمام اہلِ کلام اور معقولی اور فلسفی لوگ اسی مرض میں مبتلا ہیں. سیدھی طرح اللہ اور رسول کے ارشاد کو تسلیم نہیں کرتے اس میں طرح طرح کی تاویلیں اور موشگافیاں کرتے ہیں. مبارک ہیں وہ لوگ جو سیدھے سادے، بھولے بھالے اللہ اور رسولؐ کے ارشاد پر جان قربان کرنے والے ہیں. من تمسک بدین العجائز فهو الفائز .... حَتّٰی تَبَنَّتُمْ

یہاں تک کہ تم نے باریک بینی کی اور دوسری طرح فتوے دینے لگے. صَلّٰی رَجُلٌ فِیْ تُبَّانٍ وَقَمِیْصٍ ایک شخص نے جانگیا اور کرتے میں نماز پڑھی اِنَّ عَمَّارًا صَلّٰی فِیْ تُبَّانٍ وَقَالَ اِنِّیْ مَمْثُوْنٌ عمار بن یاسر نے جانگیا پہن کر نماز پڑھی، کہنے لگے مجھ کو مثانہ کی بیماری ہے. اَشْرَبُ التِّبْنَ مِنَ اللَّبَنِ عمرو بن معدی کرب نے کہا میں دودھ کا بڑا کاسہ (جو بیس آدمیوں کو سیر کر دے) پی جاتا ہوں.

تِبْنٌ سب سے بڑا شاہ کاسہ جو بیس آدمیوں کو سیر کر دے اس کے بعد صَحْنٌ جو دس کو سیر کر دے. اُس کے بعد عُسٌّ جو تین چار کو سیر کر دے. اُس کے بعد قَدَحٌ جو دو آدمیوں کو سیر کر دے. اس کے بعد قَعْبٌ جو ایک آدمی کو سیر کر دے. اُس کے بعد غُمَرٌ ہے. کَانَ یَلْبَسُ رِدَاءً مُتَبَّنًا بِالزَّعْفَرَانِ عمر بن عبدالعزیزؒ ایسی چادر پہنتے تھے جس کا رنگ زعفران کے رنگ کے مشابہ ہو۔

بابُ التّاء مع التّاء

تَتْرٰی۔ متفرق اور پریشان۔ یکے بعد دیگرے۔

Marfat.com

لَا بَأْسَ بِقَضَاءِ رَمَضَانَ تَتْرٰی۔ رمضان کی قضا متفرق کرکے رکھنے میں کوئی قباحت نہیں (یعنی لگاتار رکھنا ضروری نہیں)

باب التاء مع الجیم

تَجْرٌ یا **تِجَارَةٌ**۔ سوداگری کرنا۔

اِنَّ التُّجَّارَ یُبْعَثُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فُجَّارًا اِلَّا مَنِ اتَّقَی اللّٰہَ سوداگر لوگ قیامت کے دن گنہگار ہو کر اٹھیں گے، مگر جو سوداگر اللہ سے ڈرتا رہا ہوگا (دغابازی، ناپ تول کی کمی، جھوٹ، جھوٹی قسم سود خواری وغیرہ سے بچا رہا ہو)

اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِیْنُ مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ ایماندار سچا سوداگر قیامت کے دن پیغمبروں اور صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔

اَوَّلُ مَنْ یَّدْخُلُ الْجَنَّةَ اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ بہشت میں پہلے سچا سوداگر جائے گا۔ مَنْ یَّتَّجِرُ عَلٰی ھٰذَا کون اس پر سوداگری کرتا ہے؟ (اس کے ساتھ نماز پڑھ لے تو دوہرا ثواب کمائے۔ یہ تجارت سے بڑھ کر اجر ہے)۔ مَنْ وَلِیَ یَتِیْمًا لَّهٗ مَالٌ فَلْیَتَّجِرْ فِیْهِ وَلَا یَتْرُکْهُ حَتّٰی تَاْکُلَهُ الصَّدَقَةُ جو شخص کسی یتیم کے مال کا متولی ہو جائے تو اس میں سوداگری کرے اس کو بے کار پڑا رہنے نہ دے، ایسا نہ ہو کہ سالانہ زکوٰۃ اس کو کھا کر تمام کر دے۔

تُجُرٌ، تَاجِرٌ کی جمع ہے۔

تَجْفَافٌ۔ گھوڑے کی آہنی پوشش جو لڑائی میں اس کو زخمی ہونے سے بچائے۔

اَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا[1] فقیری کا سامان تو تیار کر (کیونکہ فقیری بہت مشکل ہے ہزاروں بلاؤں میں آدمی گرفتار ہو کر فقیری سے نکل جاتا ہے۔ جھوٹے فقیر بھیک مانگنے والے اور لوگوں کو ٹھگنے والے دنیا میں بہت ہیں، پر سچے فقیر بہت کم ہیں)

تُجَاهٌ[2] سامنے مقابل۔

وَطَائِفَةٌ تُجَاهَ الْعَدُوِّ۔ ایک ٹکڑی دشمن کے سامنے رہے۔

باب التاء مع الحاء

تَحْتٌ۔ نیچا۔ جمع تُحُوْتٌ ہے۔

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَهْلِکَ الْوُعُوْلُ وَیَظْهَرَ التُّحُوْتُ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی کہ شریف لوگ مر جائیں گے اور سفلے، کمینے بڑھ جائیں گے (غلبہ حاصل کریں گے چڑھ جائیں گے، اعلیٰ مرتبہ پائیں گے)۔ بعضوں نے کہا کہ التحوت کا مطلب یہ ہے کہ زمین کے خزانے کھل جائیں گے۔ اِنَّ مِنْهَا اَنْ تَعْلُوَ التُّحُوْتُ الْوُعُوْلَ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ سفلے شریفوں پر غالب آئیں گے (بیچارے شریف اور سید اور خاندانی لوگ کمزور، محتاج اور غریب ہو جائیں گے اور کمینے پاجی مجہول النسب دوغلے، زوردار اور مالدار رہیں گے، حکومت کریں گے۔ فَمَاتَ تَحْتَ لَیْلَةٍ شب کو ایک حادثہ کی وجہ سے مر گیا۔

تُحْفَةٌ یا **تُحَفَةٌ**[3]۔ ہدیہ، تحفہ۔

تُحْفَةُ الصَّائِمِ الدُّهْنُ وَالْمِجْمَرُ روزہ دار کا تحفہ خوشبودار تیل (عطر) اور خوشبو کی دھونی (کیونکہ روزہ دار ان چیزوں کا استعمال کر سکتا ہے) اَلطِّیْبُ تُحْفَةُ الصَّائِمِ روزہ دار کا تحفہ خوشبو ہے۔ تُحْفَةُ الْکَبِیْرِ وَمُسْکِتَةُ الصَّغِیْرِ کھجور بڑے آدمی کے لئے تحفہ ہے اور بچے کو چپ کرنے والی ہے (جہاں بچہ رویا ایک کھجور اس کو دے دی تو کھا کر چپ ہو جاتا ہے)۔ تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ مومن کے لئے موت تحفہ ہے (کیونکہ دنیا کی تکالیف اور جھگڑوں سے نجات پا کر آرام اور راحت حاصل کرتا ہے)۔ دوسری حدیث میں

[1] صاحب نہایہ نے کہا اس میں تاء زائد ہے تو اصل مقام اس کا باب الجیم مع الفاء میں تھا۔ ہم نے صرف لفظی مناسبت سے یہاں بیان کر دیا۔ ۱۲ منہ

[2] اصل میں "وُجَاهٌ" تھا۔ واو کو تے سے بدل دیا۔

[3] اصل میں "وُحْفَةٌ" تھا۔ تو اصل باب اس کا باب الواو مع الحاء ہے۔ یہ زہریؒ سے منقول ہے۔ ہم نے یہاں لفظی مناسبت سے ذکر کر دیا۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

ہے کہ موت مومن کے لئے راحت ہے۔ تَحَفَنِی بِہِیَا فَتِیْہٖ میری مہمانی کرکے مجھ کو عزت دی اَوَّلُ مَا یُتْحَفُ بِہِ الْمُؤْمِنُ یُغْفَرُ لِمَنْ یَمْشِیْ خَلْفَ جَنَازَتِہٖ پہلا تحفہ جو مومن کو دیا جاتا ہے، وہ یہ ہے کہ جو اُس کے جنازے کے پیچھے چلے اس کی مغفرت ہوتی ہے۔

تَحِیَّۃٌ۔ سلام دعا کورنش آداب تسلیمات مجرا۔

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ سب طرح کی کورنشیں اور تسلیمیں اور آداب اور مجرا اللہ کے لئے ہے

حَیَّاکَ اللّٰہُ اللہ تجھ کو سلامت رکھے۔ حَیَّاکُمَا اللّٰہُ مِنْ کَاتِبَیْنِ تم دونوں لکھنے والوں کو خدا سلامت رکھے، یا خدا کی طرف سے تم پر سلام۔

بابُ التاء مع الخاء

تَخْذٌ۔ لینا، بمعنی اَخْذٌ ہے ماضی تَخِذَ مضارع یَتْخَذُ۔ قرآن میں لَتَخِذْتَ اور لَا تَّخَذْتَ دونوں قرأتیں ہیں

اِتِّخَاذٌ لینا اسی تَخْذ سے نکلا ہے۔ زہری نے کہا اَخْذ سے

تَخْمٌ۔ زمین کی نشانی، حد فاصل۔

تَخُوْمٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔

مَلْعُوْنٌ مَنْ غَیَّرَ تُخُوْمَ الْاَرْضِ جو شخص زمین کی نشانیوں اور علامات حدود کو بدل دے وہ ملعون ہے (کیونکہ اس میں فساد کا اندیشہ ہے، دوسرے راستہ چلنے والوں کو تکلیف دینا ہے) ہٰذَا اَرْضِیْ مُتَنَاخِمٌ دَارَہٗ میرا گھر اس کے گھر سے ملا ہوا ہے

بابُ التاء مع الرّاء

تُرَابٌ مٹی، خاک۔

تِرْبٌ۔ ہمزاد ہم عمر۔ جمع اَتْرَابٌ ہے۔

تِرَابٌ۔ گوشت کے وہ ٹکڑے جو زمین پر گر پڑیں اور خاک آلودہ ہو جائیں۔

اُحْثُوْا فِیْ وُجُوْہِ الْمَدَّاحِیْنَ التُّرَابَ خوشامدیوں کے منہ پر مٹی ڈالو (یعنی اُن کو محروم کرو۔ کچھ مت دو، مقداد نے ظاہری معنی مراد رکھے۔ حضرت عثمانؓ کی ایک شخص خوشامد کرنے لگا۔ انہوں نے اُس کے منہ پر مٹی ڈال دی)۔

اِذَا جَاءَ مَنْ یَطْلُبُ ثَمَنَ الْکَلْبِ فَامْلَأْ کَفَّہٗ تُرَابًا جب کوئی شخص کتے کی قیمت مانگنے آئے تو اُس کی مٹھی مٹی سے بھر دے (کیونکہ کتے کا بیچنا درست نہیں۔ مراد وہ کتا ہے جو شکاری نہ ہو) فَجَعَلَ یَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَہْرِہٖ وَیَقُوْلُ قُمْ یَا اَبَا تُرَابٍ آنحضرتؐ حضرت علی رضؓ کی پیٹھ پر سے مٹی پونچھنے لگے اور فرمانے لگے، ابو تراب اٹھ! (یعنی مٹی والے)

مجمعُ البحرین میں ہے کہ "ابو تراب" آپؓ کی کنیت اِس لئے ہوئی کہ آپ ساری زمین کے سردار ہیں اور حجت ہیں، اللہ کی زمین پر یعنی زمین والوں پر۔

یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا اَیْ مِنْ شِیْعَۃِ عَلِیٍّ۔ کاش میں تراب ہوتا (یعنی حضرت علی رضؓ کے گروہ میں ہوتا) یہ امامیہ کی روایت ہے۔ عَلَیْکَ بِذَاتِ الدِّیْنِ تَرِبَتْ یَدَاکَ تو دیندار عورت اختیار کر، تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے (تجھ پر محتاجی آئے) تَرِبَتْ یَدَاکَ اِذَا لَمْ اَعْدِلْ فَمَنْ یَعْدِلُ تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے، اگر میں ہی انصاف نہ کروں گا تو پھر کون انصاف کرے گا تَرِبَتْ یَمِیْنُکَ تیرے داہنے ہاتھ کو مٹی لگے (یہ عرب کا ایک محاورہ ہے، اِس سے بد دعا مقصود نہیں ہے۔ بعضوں نے کہا یہ تعریف کے مقام پر کہتے ہیں جیسے لَا اُمَّ لَکَ لَا اَبَ لَکَ لِلّٰہِ دَرُّکَ) تَرِبَ جَبِیْنُہٗ اُس کی پیشانی خاک آلودہ ہو (یعنی گر پڑے بعضوں نے کہا یہ دعا ہے یعنی ہمیشہ سجدے میں رہے) تَرِبَ نَحْرُکَ تیری گردن خاک آلودہ ہو (یعنی تو شہید ہو۔ پھر ایسا ہی ہوا وہ شہید ہوا) اَمَّا مُعَاوِیَۃُ فَرَجُلٌ تَرِبٌ لَا مَالَ لَہٗ معاویہ تو بالکل ننگا محتاج ہے، اس کے پاس پیسہ نہیں بَلْ اَنْتَ تَرِبَتْ یَدَاکَ نہیں تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے (کیونکہ تو حق بات کے پوچھنے کو عیب سمجھتی ہے اور

لہ اصل میں اس کا مادہ حیت ہے تو باب الحاء مع الیاء اس کا اصلی مقام ہے مگر صاحب نہایہ نے بمناسبت لفظی یہاں بیان کر دیا۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

اُس نے تو اچھا کیا کہ دین کی بات جس کا پوچھنا ضروری تھا، پوچھی) تُرْبَةُ اَرْضِنَا یہ ہماری زمین کی مٹی ہے (اپنے ملک کی مٹی ہر آدمی کے لئے شفا ہے. اسی طرح مسلمان کا تھوک. بعضوں نے کہا، خاص مدینہ طیبہ کی مٹی اور آنحضرتؐ کا تھوک مُراد ہے اور صحیح یہ ہے کہ ہر آدمی ایسا کر سکتا ہے کہ کلمہ کی اُنگلی پر اپنا تھوک لگائے، پھر مٹی اس میں لگا کر زخم یا درد کے مقام پر پھیرے اور یہ دُعا پڑھے:-

بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا ایک روایت میں يُشْفٰى بِهَا سَقِيْمُنَا ہے) يَا اَفْلَحُ تَرِّبْ وَجْهَكَ. افلح اپنے مُنہ کو خاک آلودہ ہونے دے (افلح کیا کرتے تھے سجدے کے وقت زمین پر پھونک مارتے، تاکہ مٹی نہ لگے) يُؤْجَرُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا التُّرَابِ مومن کو ہر مباح کام میں بھی ثواب ملتا ہے (جب نیت بخیر ہو) مگر بے فائدہ عمارت بنانے میں (اس میں ثواب نہیں بلکہ وہ وبال ہے) وَلَا نَجِدُ لَهٗ مَوْضِعًا اِلَّا التُّرَابَ اب ہم اس پیسے کو سوائے عمارت کے اور کہاں خرچ کریں وَلَا يَمْلَاُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ آدمی کا پیٹ قبر کی مٹی ہی بھرتی ہے (جب تک زندہ ہے حرص نہیں جاتی) لَئِنْ وَلِيْتُ بَنِيْ اُمَيَّةَ لَاَنْفُضَنَّهُمْ نَفْضَ الْقَصَّابِ التِّرَابَ الْوَذِمَةَ (حضرت علیؓ نے فرمایا) اگر مجھ کو بنی امیہ پر حکومت ملی تو میں اُن کو جھٹک کر (ایسا صاف پاک کر دوں گا) جیسے قصائی گوشت کے لگے ہوئے ٹکڑوں کو جھاڑ پونچھ کر صاف کرتا ہے.

خَلَقَ اللّٰهُ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ. اللہ تعالٰی نے زمین کو ہفتہ کے دن بنایا. تُرْبَةٌ مقبرہ کو بھی کہتے ہیں اَتْرِبُوا الْكِتٰبَ فَاِنَّهٗ اَنْجَحُ لِلْحَاجَةِ خط کو لکھ کر اُس پر مٹی ڈالو، ایسا کرنے سے مطلب براری کی زیادہ اُمید ہے فَتَتْرِيْبُهٗ خط لکھ کر اس پر مٹی چھڑک دے (یا تواضع اور عاجزی کے ساتھ خط لکھے) كَانَ يُتَرِّبُ الْكِتَابَ خط پر مٹی ڈالتے تھے.

تَرْبَاءُ بھی بمعنی تراب ہے.

تَرِيْبَةٌ. سینے کی اوپر کی پسلیاں جو ٹھڈی کے نیچے ہوتی ہیں.

كُنَّا بِتُرْبَانَ. ہم تربان میں تھے (جو ایک مقام کا نام ہے بہت شاداب مدینہ سے پندرہ میل پر) ہو تُرَبَةٌ ایک وادی کا نام ہے، مکہ سے دو دن کی راہ پر. اِرْجِعُوْا اِلَى الَّذِيْ كُنْتُمْ تُرَابًا جب جانوروں کا حساب و کتاب ہو لے گا تو ان سے کہا جائے گا واپس جیسے تم تھے (یعنی مٹی) وہی ہو جاؤ.

تُرَاثٌ. میراث، ترکہ (اصل میں وُرَاثٌ تھا. واؤ کو تے سے بدل دیا. اصل مقام اس کا باب الواو مع الراء ہے مگر صاحب نہایہ نے برعایت لفظی یہاں بیان کر دیا.

اِلَيْكَ مَاٰبِيْ وَلَكَ تُرَاثِيْ. تیری ہی طرف میرا ٹھکانا ہے اور تو ہی میرا ترکہ لے گا.

تَرْجٌ. چھپ جانا. اور وہ جنگل جس میں شیر ہوں.

تَرَجٌ. مشکل اور مشتبہ ہونا.

تُرُنْجٌ اور تُرُنْجَةٌ مشہور میوہ ہے (یعنی لیموں).

اُتْرُنْجٌ اور اُتْرُجٌّ اور اُتْرُجَّةٌ بھی وہی میوہ ہے (یہ باب الالف میں گزر چکا ہے) نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ الْمُتَرَّجِ آنحضرتؐ نے ریشمی ڈنڈا والے سرخ کپڑے کے پہننے سے منع فرمایا مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْاُتْرُجَّةِ اس مومن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے ترنج کی مثال ہے (جس کا ظاہر بھی خوش رنگ اور باطن بھی مزیدار)

تَرْجَمَةٌ یا تَرْجُمَةٌ. ایک زبان سے دوسری زبان میں لیجانا تفسیر کرنا، کسی شخص کے حالات بیان کرنا (بایوگرافی لائف) ہر کتاب کا شروع.

قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ یا تُرْجُمَانِهٖ اپنے ترجمان سے کہا.

تَرْجُمَان. وہ شخص جو ایک زبان کا مطلب دوسری زبان میں بیان کر کے سمجھائے. اس کی جمع تَرَاجِمَةٌ اور تَرَاجِيْمُ ہے.

Marfat.com

اَلْاَئِمَّۃُ تَرَاجِمَۃُ وَحْیِکَ امام تیرے وحی کا ترجمہ اور تفسیر کرنے والے ہیں اَلْاِمَامُ یُتَرْجِمُ عَنِ اللّٰہِ تَعَالٰی۔ امام اللہ تعالیٰ کی طرف سے مترجم ہوتا ہے (یہ دونوں روایتیں ہمیشہ کی ہیں) اُتَرْجِمُ لَہٗ۔ میں ابن عباس رضہ کو عربی زبان میں ترجمہ کرکے لوگوں کا مطلب سمجھاتا جاتا تھا جو فارسی بولتے تھے بعضوں نے کہا۔ ابن عباس رضہ کی بات کو پکار کر یا اس کی شرح کرکے لوگوں کو سنا یا سمجھا دیتا تھا، جو اژدحام زیر سمجھا یا اختصار کی وجہ سے اچھی طرح سن یا سمجھ نہیں سکتے تھے لَا بُدَّ لِلْحَاکِمِ مِنْ مُتَرْجِمَیْنِ ہر حاکم کے لئے مترجموں کی ضرورت ہے (ایک روایت میں یہ صیغہ تثنیہ ہے یعنی دو مترجموں کی، کہ اگر ایک غلط ترجمہ کرے تو دوسرا اُس کی غلطی بیان کر دے) تَرْجَمَۃُ بَابٍ۔ باب کی شرح مثلاً بابُ الصلوٰۃ، بابُ الطہارۃ وغیرہ۔

تَرَحٌ۔ رنج اور غم۔ یہ فَرَحٌ کی ضد ہے۔ اور تَرْحٌ بسکون را محتاجی، فقیری۔

مَامِنْ فَرْحَۃٍ اِلَّا وَتَبِعَتْھَا تَرْحَۃٌ ہر خوشی کے بعد ایک رنج لگا ہوا ہے (جیسے کسی شاعر نے کہا ہے کہ، دنیا میں توام ہیں شادی وغم اور اسی میں پروردگار کی بڑی حکمت ہے۔ اگر دنیا میں نری خوشی ہی خوشی ہوتی یا نری تکلیف ہی تکلیف تو آدمی کی زندگی اور صحت قائم نہیں رہتی، خوشی میں روح کو انبساط ہوتا ہے اور رنج میں انقباض دونوں امر حیات اور صحت باقی رکھنے کے لئے اعتدال کے ساتھ ضروری ہیں جیسے رنج زیادہ ہونے سے آدمی مر جاتا ہے ویسے ہی خوشی بھی بہت ہونے سے شادی مرگ ہو جاتی ہے)۔

تَرَّ یا تَرَارَۃٌ یا تُرُوْرٌ موٹا پر گوشت ہونا۔

تَارٌّ۔ موٹا، فربہ

رَابِعَۃٌ مِّنَ التِّھَامِلِ تَارٌّ میانہ قد پر گوشت تَرْتِرُوْہُ وَمَزْمِزُوْہُ ابن مسعود رضہ کے پاس ایک بدمست شخص لایا گیا انھوں نے کہا اس کو ہلاؤ جلاؤ (ایک روایت میں تَلْتِلُوْہُ ہے اس کے بھی معنی ہلاؤ) اَلتُّرُّ اَلتُّرُّ حَتّٰی اَنْ مُدَّ الْمِطْمَرُ کَتَتَرَانَ دیکھ ڈوری پر دہ ڈوری کھینچ تُرٌّ اور مِطْمَرٌ وہ ڈوری جو معمار (راز) کھینچ کر اس سے دیوار وغیرہ عمارت کا سیدھا پن دیکھتے ہیں لَمْ اُتَرْتِرْ میں لرزا نہیں:

تَرْزٌ۔ سوکھنا، سخت ہو جانا۔

لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَکْثُرَ التَّرَازُ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی کہ ناگہانی موت بہت نہ ہو جائے وَاشْتَرَطَ اَنْ لَّا یَاْخُذَ تَمْرَۃً تَارِزَۃً یہ شرط لگائی کہ سوکھی سخت کھجور نہیں لینے کا (ہر ڈول کے بدلے ایک اچھی تازی کھجور لوں گا بیت کو بھی تارز کہتے ہیں کیونکہ وہ سوکھ کر سخت ہو جاتا ہے)۔

تَرَاصُّۃٌ۔ مضبوط اور پائدار ہونا۔

لَوْ وُزِنَ رَجَاءُ الْمُؤْمِنِ وَخَوْفُہٗ بِمِیْزَانٍ تَرِیْصٍ مَّازَادَ اَحَدُھُمَا عَلَی الْاٰخَرِ۔ اگر مسلمان کی امید اور اس کا ڈر دونوں ایک ٹھیک ترازو سے تولے جائیں (جس میں بال نہ ہو) تو دونوں پلڑے برابر رہیں گے، کمی بیشی نہ ہوگی مطلب یہ ہے کہ حق تعالیٰ کی رحمت سے ناامیدی اور مایوسی، اسی طرح حق تعالیٰ سے بےخوف ہو جانا دونوں کفر ہیں اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ)۔

اِتْرَاصٌ۔ ٹھیک کرنا۔ عرب لوگ کہتے ہیں:
اَتْرِصْ مِیْزَانَکَ فَاِنَّہٗ شَائِلٌ اپنا ترازو برابر کر، وہ ایک طرف سے اٹھا ہوا ہے۔

تَرَعٌ۔ برائی میں جلدی کرنا، کسی کام میں خوشی سے گھس پڑنا، بھر جانا، جلدی سے غصہ ہو جانا

تَرْعٌ۔ پھیرنا، موڑنا۔

تَتْرِیْعٌ۔ بند کرنا۔

اِتْرَاعٌ۔ بھر دینا۔

تَتَرُّعٌ۔ جلدی کرنا۔

وَانْصِبِ الْخَیْمَۃَ عَلَی التُّرْعَۃِ اونچی جگہ پر ڈیرہ لگا۔

اِنَّ مِنْبَرِیْ عَلٰی تُرْعَۃٍ مِّنْ تُرَعِ الْجَنَّۃِ میرا منبر بہشت کی بلند کیاریوں میں سے ایک کیاری پر ہے یا بہشت کے دریچوں میں سے ایک دریچہ پر ہے یا بہشت کی سیڑھیوں میں سے ایک سیڑھی

پر ہے۔ بعضوں نے کہا "تُرْعَۃٌ" سیڑھی کا لفظ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یہاں عبادت کرنا بہشت کی کیاری ملنے کا سبب ہے۔ ایک روایت میں عَلٰی تُرْعَۃٍ مِّنْ تُرَعِ الْحَوْضِ یعنی حوضِ کوثر کے نالوں میں سے ایک نالے پر ہے (نالہ، منبع جہاں سے حوض کا پانی نکل کر بہتا ہے)۔ فَرَمٰی الْاَنْصَارِیَّ بِسَهْمٍ فَتَرَعَهٗ اُس مشرک نے انصاری کو (جو نماز پڑھ رہا تھا) ایک تیر مارا، انصاری نے اُس کو سرکا دیا ہٹا دیا، نکال ڈالا لیکن نماز نہ توڑی نہ اپنے رفیق کو جگایا۔ اسی طرح تین تیر کھائے۔ نماز کے بعد اُس کو جگایا تو وہ کیا دیکھتا ہے کہ سب خون ہی خون۔ اس نے پوچھا تو نے پہلے تیر میں مجھ کو کیوں نہیں جگا دیا انصار نے کہا، میں قرآن کی ایک سورت پڑھ رہا تھا اس کا توڑنا مجھ کو اچھا نہیں لگا (سبحان اللہ! صحابہ رضی کی نماز کا کیا کہنا، اُن کی ایک رکعت ہماری تمام عمر کی نماز سے درجہ میں بڑھ کر ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ خون نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا، نہ وہ نجاست جو نمازی کے بدن یا کپڑے پر نماز شروع کرنے کے بعد آن پڑے کچھ ضرر کرتی ہے)۔ فَاَخَذْتُ بِخِطَامِ رَاحِلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا تَرَعَنِيْ۔ میں نے آنحضرت کی اونٹنی کی نکیل تھام لی۔ آپ نے جلدی سے مجھ کو منع نہیں کیا یا مجھ کو پھیرا اور موڑا نہیں۔ فَتَرَعْنَا فِي الْحَوْضِ سَجْلًا ہم نے حوض میں سے ایک ڈول بھرا۔ اَلْمُتَرِعَاتُ وَالْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ برائی کی طرف جلدی کرنے والیاں اور خلع کرنے والیاں یہی نفاق کرنے والیاں ہیں۔ حَتّٰى تَرَعَكَ غَيْرُهٗ اس کے سوا اور بھی کسی نے تجھ کو بھڑکایا۔

تَرَفُّهٌ۔ چین اور آسائش سے بسر کرنا، دنیا کی لذتوں میں ڈوبے رہنا۔

تُرْفَةٌ۔ آرام اور آسائش کی زندگی اور تحفہ ہدیہ۔

اِتْرَافٌ۔ چین اور آسائش کی وجہ سے پھول جانا، سرکشی اور نافرمانی پر اصرار کرنا۔

اَوَّهْ لِفِرَاخِ مُحَمَّدٍ مِّنْ خَلِيْفَةٍ يُّسْتَخْلَفُ عِتْرِيْفٍ مُّتْرَفٍ۔ ہائے محمد کے بچوں کا ایک ناپاک دنیا کے مزوں میں ڈوبے ہوئے خلیفہ کی وجہ سے کیا حال ہوتا ہے (مراد یزید مردود ہے جس نے آنحضرت کی آل کو تباہ و برباد کیا۔ ایسی ایسی مصیبتیں اُن پر ڈالیں جن کے لکھنے سے قلم تھرّاتا ہے)۔

مِنْ جَبَّارٍ مُتْرَفٍ ایک ظالم عیش میں ڈوبے ہوئے سے

تَرْقُوَةٌ۔ ہنسلی (فارسی میں چنبر گردن) جمع تراقی ہے۔

يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ۔ وہ قرآن پڑھیں گے، لیکن ہنسلیوں کے نیچے نہیں اُترنے کا، بس حلق تک رہے گا (بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ وہ قرآن کے الفاظ زبان سے پڑھیں گے، اس پر عمل نہیں کریں گے تو ان کو قرآن پڑھنے کا کچھ ثواب نہیں ملے گا۔ ہمارے زمانہ میں بھی اہلِ بدعت نے خوارج مردود کی پیروی اختیار کی ہے۔ قرآن کے لفظ پڑھ لیتے ہیں، اور اسی کو کافی سمجھتے ہیں نہ اس کے معنی میں غور کرتے ہیں نہ عمل کرنے کی نیت سے پڑھتے ہیں۔ اللہ ان لوگوں سے بچائے رکھے) دل پر اس کا کچھ اثر نہ ہوگا۔ اِلٰى تَرْقُوَتِهٖ اس کی ہنسلی تک اِنَّهَا تِرْيَاقٌ اَوَّلَ الْبُكْرَةِ وہ سویرے صبح کو تریاق ہے (تریاق وہ دوا جو زہر کا اثر دُور کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے) اِنَّ فِيْ عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ تِرْيَاقًا عالیہ (مدینہ کے اطراف میں گاؤں ہے) کے عجوہ (کھجور کی ایک عمدہ قسم ہے، ہمارے زمانہ میں شاید اس کو شلبی کہتے ہیں) میں تریاق ہے۔ مَا اُبَالِيْ مَا اَتَيْتُ اِنْ شَرِبْتُ تِرْيَاقًا اگر میں تریاق پیوں تو پھر مجھ کو کسی کام کے کرنے میں باک نہیں (تریاق کو آپ نے مکروہ جانا، کیونکہ اس میں سانپ وغیرہ حرام چیزیں شامل ہوتی ہیں۔ ابن اثیر نے کہا اس میں شراب شامل ہوتی ہے وہ حرام ہے اور نجس۔ اگر تریاق میں یہ چیزیں نہ ہوں تو پھر اس کے استعمال میں قباحت نہیں۔ بعضوں نے ہر حال میں مکروہ جانا ہے کیونکہ حدیث مطلق ہے)۔

فائدہ اوپر گزر چکا کہ شراب کی نجاستِ ظاہری پر کوئی دلیل نہیں ہے اور جب شراب دوسری دواؤں میں مل کر اپنا اثر کھو دے تو اس کے استعمال میں قباحت نہیں۔ ایک طائفہ اہلِ حدیث کا یہی قول ہے۔ اس صورت میں یہ حدیث تقوے پر محمول ہوگی مَا اُبَالِيْ مَا اَتَيْتُ اِنْ اَنَا شَرِبْتُ تِرْيَاقًا اَوْ تَعَلَّقْتُ

قِيْمَةٌ اَوْ قُلْتُ شِعْرًا مجھ کو کوئی (بُرا) کام کرنے کی پرواہ نہ ہوگی۔ اگر میں تریاق پیوں یا گنڈا لٹکاؤں یا شعر کہوں (طیبی نے کہا مراد جاہلیت کے گنڈے اور تعویذ ہیں۔ اسی طرح شعر سے بھی مراد وہ شعر ہے جس میں فسق و فجور یا کفر کے مضامین ہوں۔)

تَرْكٌ۔ چھوڑ دینا۔

تَرِكَةٌ۔ شترمرغ کا انڈا، بال بچے جن کو آدمی چھوڑ کر مرجائے۔

تَرِكَةٌ۔ مال و اسباب جو میت چھوڑ جائے۔

اِنَّهٗ جَاءَ اِلٰى مَكَّةَ يُطَالِعُ تَرِكَتَهٗ حضرت ابراہیمؑ مکہ آئے اپنے بال بچے دیکھنے کو (یعنی حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل کو) تَرِكَتَهٗ بکسرۂ را بھی ہوسکتا ہے۔

وَاَنْتُمْ تَرِيْكَةُ الْاِسْلَامِ وَبَقِيَّةُ النَّاسِ تم لوگ اسلام کے ترکہ اور آدمیوں کے باقیماندہ ہو اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تَرَائِكَ فِيْ خَلْقِهٖ اللہ تعالٰی نے اپنی مخلوق میں چند اگلی باتیں (غفلت، دنیا میں استغراق، آرزو کی درازی) باقی رکھی ہیں

تَرِيْكَةٌ۔ شترمرغ کے انڈے اور اس زمین کو بھی کہتے ہیں جس سے لوگ غافل ہوں (وہاں چرایا نہ کرتے ہوں۔

فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ جس نے نماز کو (عمداً) ترک کیا (گو اس کے فرض ہونے کا اقرار کرتا ہو) وہ کافر ہوگیا (ہمارے امام احمد بن حنبل رہ کا یہی قول ہے۔ اور شافعی نے کہا، ترک نماز پر اس کو قتل کریں گے، لیکن نماز جنازہ اس پر پڑھیں گے اور مسلمانوں کے ساتھ اس کو دفن کریں گے۔ بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ نماز کی فرضیت کا انکار کرکے ترک کرے، ایسا شخص تو بالاتفاق کافر ہے۔ اسی طرح وہ شخص جو نماز کو یونہی اُٹھک بیٹھک بے فائدہ سمجھے وہ بھی بالاتفاق کافر ہے) اِنَّكُمْ فِيْ زَمَانٍ مَنْ تَرَكَ مِنْكُمْ عُشْرَ مَا اُمِرَ بِهٖ هَلَكَ تم لوگ ایسے زمانہ میں ہو جس میں اگر کوئی دسواں حصہ ان باتوں کا ترک کرے، جن کا حکم دیا گیا ہے (یعنی نوحصے بجالائے) جب بھی وہ ہلاک ہوگا۔ اور ایک زمانہ (آخری) ایسا آئے گا کہ اس میں اگر کوئی دسواں حصہ بھی ان باتوں کا بجالائے جن کا حکم دیا گیا ہے (اور نو حصے اس سے نہ ہوسکیں) تو بھی وہ نجات پائے گا (فتنی نے کہا حکم دی گئی باتوں سے مستحبات اور سنن مراد ہوں تو بہتر ہے۔ میں کہتا ہوں مستحبات اور سنن کو مامور بہا نہیں کہتے اور نہ ان کے ترک سے آدمی ہلاک ہوسکتا ہے۔ اس لئے فتنی کی تفسیر صحیح نہیں ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مطلب یہ ہے کہ آخری زمانہ میں بوجہ بُعد زمانۂ نبوت نجات کے لئے یہ بھی کافی ہوگا کہ آدمی منجملہ فرائض اور واجبات دسواں حصہ ہی بجالائے بشرطیکہ موحد ہو اور اصول ایمان کا انکار نہ کرتا ہو۔

تَرَكَ دِيَةَ اَهْلِ الذِّمَّةِ ذمی کی دیت اپنے حال پر رہنے دی (یعنی چار ہزار درہم جو آنحضرتؐ کے زمانہ میں تھی اس وقت مسلمان کی دیت آٹھ ہزار درہم تھی تو ذمی کی نصف دیت تھی۔ حضرت عمرؓ نے مسلمان کی دیت بارہ ہزار درہم کردی اور ذمی کی دیت وہی قائم رکھی تو ذمی کی دیت مسلمان کی دیت کی تہائی ہوگئی) لَا يَا اَبَا سَعِيْدٍ قَدْ تُرِكَ مَا تَعْلَمُ۔ نہیں ابوسعید مروان نے وہ بات چھوڑ دی جس کو تم جانتے ہو (یعنی عید کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھنے کو)

اَلتَّارِكُ لِدِيْنِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ اپنے دین کو چھوڑنے والا، جماعت سے الگ ہوجانیوالا (مرتد) هَلْ اَنْتُمْ تَارِكُوْا لِيْ اُمَرَائِيْ تم میرے امیروں کا پیچھا چھوڑو گے یا نہیں (ان کی بدگوئی اور مخالفت سے باز آتے ہو یا نہیں)، مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عبدالقیس کے قاصد جانے کے بعد آنحضرتؐ نے عصر کے بعد ایک نفل دوگانہ ترک نہیں کیا (یہ دوگانہ آپ کا خاصہ تھا۔ دوسرے لوگوں کو عصر کے بعد نفل نماز پڑھنا غروب آفتاب تک منع ہے) اَطْعَمَ خُبْزًا وَّلَحْمًا حَتّٰى تَرَكُوْهُ آپ نے لوگوں کو روٹی گوشت کھلایا اتنا کہ وہ چھوڑ کر چلدیئے (شکم سیر ہوگئے)۔

Marfat.com

تُرْک ۔ ایک قوم ہے یافث بن نوح کی اولاد میں۔
قُبَّةٌ تُرْكِيَّةٌ ۔ ایک ترکی ڈیرہ (یعنی چھوٹا خیمہ) اِئْذَنْ لَنَا فَلْنَتْرُكْ لِابْنِ اُخْتِنَا آپ اجازت دیجئے ہم اپنے بھانجے (حضرت عباس رض) کو فدیہ معاف کردیں (عبد المطلب کی والدہ انصار میں سے تھیں) مَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ جو شخص دعوت و ضیافت میں نہ آئے اِنْ اَتْرُكْ فَقَدْ تَرَكَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ (یہ حضرت عمر رض کا قول ہے) اگر میں کسی کو خلیفہ نہ بناؤں تو بھی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ مجھ سے جو بہتر تھے (یعنی آنحضرت ص) انہوں نے بھی کسی کو خلیفہ نہیں بنایا (یعنی صاف صراحت کے ساتھ ورنہ اشارہ تو حضرت صدیق اکبر رض کی خلافت کی طرف کیا کہ اُن کو نماز پڑھانے کا حکم دیا) فَمَا رَأَيْتُهُ تَرَكَ الرَّكْعَتَيْنِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ میں نے آپ کو نہیں دیکھا کہ آپ نے سورج ڈھلے پر ظہر سے پہلے دو نفل رکعتوں کو ترک کیا ہو (نفعی نے کہا یہ دوگانہ شاید وقتی سنتوں کے علاوہ تھا)۔
تِرَةٌ ۔ نقص، الزام۔
مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيْهِ كَانَ عَلَيْهِ تِرَةٌ ۔ جو شخص ایسی مجلس میں بیٹھے جس میں اللہ کی یاد نہ کرے (بے فائدہ بک بک لگا رہے) تو اس کو نقصان ہوگا۔ مَنِ اغْتَابَ اَخَاهُ الْمُؤْمِنَ مِنْ غَيْرِ تِرَةٍ بَيْنَهُمَا جو شخص اپنے بھائی مسلمان کی بغیر کسی الزام کے ناحق غیبت کرے وہ شیطان کا ساتھی ہے۔
تُرَّهَةٌ ۔ باطل، جھوٹ، غلط، واہیات۔
تُرَّهَاتٌ ۔ اس کی جمع ہے۔
اَخَذَ بِنَا فِیْ تُرَّهَاتِ الْبَسَابِسِ وَخُزَعْبِلَاتِ الْوَسَاوِسِ ہم کو واہیات بے فائدہ جنگلوں میں لے گیا۔ اور بیہودہ وسوسوں اور خیالات میں پھنسا دیا (یہ عرب لوگوں کی ایک مثل ہے)۔
تَرْمَدُ ۔ ایک مقام کا نام ہے، بنی اسد کے ملک میں۔
اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَتَبَ لِحُصَيْنِ بْنِ نَضْلَةَ الْاَسَدِيِّ كِتَابًا اَنَّ لَهٗ تَرْمَدَ وَكُتَيْفَةَ آنحضرت صلعم نے حصین بن نضلہ اسدی کے لئے ایک سند لکھ دی کہ ترمد اور کتیفہ دونوں اس کی جاگیر ہیں (بعضوں نے ترمد کے بدلے ثرمد پڑھا ہے)۔
تِرْمِذُ ۔ ایک مشہور شہر ہے خراسان میں، امام ترمذی صاحب سنن وہیں کے تھے۔
تَرِيَّةٌ ۔ وہ زردی یا خاکی رنگ جو حائضہ عورت پاک ہونے اور غسل کر لینے کے بعد دیکھے۔ بعضوں نے کہا کہ سفیدی جو پاکی کے وقت دیکھے۔ بعضوں نے کہا وہ چیتھڑا جو عورت اپنے مقام مخصوص پر رکھتی ہے۔ حیض اور طہر پہچاننے کے لئے۔
كُنَّا لَا نَعُدُّ الْكُدْرَةَ وَالصُّفْرَةَ وَالتَّرِيَّةَ شَيْئًا ہم حیض سے پاک ہونے اور غسل کر لینے کے بعد تیرگی اور زردی اور سپیدی وغیرہ کو کچھ نہیں شمار کرتے تھے (یعنی اس کو حیض نہیں گنتے تھے)۔

بابُ التاء مع السّین

تَسَخُّنٌ ۔ (اس کو باب السین مع الخاء میں ذکر کرنا تھا) موزہ
اَمَرَهُمْ اَنْ يَّمْسَحُوْا عَلَى التَّسَاخِيْنِ آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ موزوں پر مسح کریں تَمَسَّحُوْا عَلَى الْعَصَائِبِ وَالتَّسَاخِيْنِ ۔ عماموں اور موزوں پر مسح کرو۔
تِسْعٌ یا تِسْعَةٌ ۔ نو عدد ہیں یا نو مرد۔
تَاسُوْعَاءُ ۔ نویں تاریخ۔ بعضوں نے کہا عاشورہ
لَئِنْ بَقِيْتُ اِلٰى قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ تَاسُوْعَاءَ اگر میں سال آئندہ تک زندہ رہا تو محرم کی نویں تاریخ روزہ رکھوں گا۔ (کیونکہ یہود دسویں تاریخ محرم کو روزہ رکھتے ہیں، میں اُن کی مخالفت کروں گا۔ بعضوں نے کہا تاسوعاء سے خود دسویں تاریخ مراد ہے اور آنحضرت جب مدینہ میں تشریف لائے تو یہودیوں کو دیکھا کہ وہ اس دن روزہ رکھتے ہیں اور اس کی تعظیم کرتے ہیں۔ آپ نے بھی اس دن روزہ رکھا اور فرمایا نَحْنُ اَحَقُّ بِمُوْسٰى ہم موسیٰ کے زیادہ حقدار ہیں) اَمَرَنِيْ رَبِّيْ بِتِسْعٍ مجھ کو میرے پروردگار نے

Marfat.com

تو باتوں کا حکم دیا ، حالانکہ حدیث میں دس باتیں مذکور ہیں ، مگر دسویں بات گویا نو باتوں کا مجموعہ ہے) عَلَّمَهُ الْاَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً اذان کے انیس کلمے سکھلائے (یعنی ترجیع سمیت) كَانَ يَدُوْرُ عَلٰى نِسَائِهٖ وَهُنَّ تِسْعٌ آپ اپنی سب عورتوں کے پاس گھوم آتے ، وہ نو تھیں (یعنی بیویاں اور لونڈیاں ملا کر یا دو ریحانہ) اَمَرَنِیْ رَبِّیْ بِتِسْعٍ مجھ کو میرے پروردگار نے نو بیویوں سے نکاح کرنے کا حکم دیا (یعنی نکاح زائد) ۔ تو آپ کے پاس نو بیویوں سے زیادہ کبھی جمع نہیں ہوئیں) ۔

اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا اللہ تعالیٰ کے ننانوے (ایک کم سو) نام ہیں (اس حدیث سے حصر مقصود نہیں ہے ، ان ناموں کے سوا اور بہت سے نام حدیث اور قرآن میں وارد ہیں ، بعضوں نے کہا اللہ کے ہزار نام ہیں ۔)

تَسْنِیْمٌ ۔ بہشت کی ایک لطیف شے ہے جو شراب کے اوپر ڈالی جائے گی ۔ بعضوں نے کہا ایک نہر ہے جو ہوا میں بہتی ہے (اس لغت کو باب السین مع النون میں ذکر کرنا تھا) ۔

بابُ التاء مع العین

تَعَبٌ ۔ تھک جانا ۔

اِتْعَابٌ ۔ تھکانا ۔

وَمَا لَا قِرْنَ مُتْعِبَهٗ نَفْسَكَ جو تیری قسمت میں نہیں اس کے لئے اپنی جان مت تھکا ۔

تَعْتَعَةٌ ۔ گھبرانا ، پریشان کرنا ، بات کرنے میں عاجز ہونا ۔

حَتّٰى يُؤْخَذَ لِلضَّعِيْفِ حَقُّهٗ غَيْرَ مُتَعْتَعٍ ضعیف ناتواں کا حق بے اس کے پریشان کئے ہوئے وصول کیا جائے گا تَكَلَّمْتُ حِيْنَ تَعْتَعُوْا (یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے) میں نے اس وقت گفتگو کی جب لوگ گفتگو نہ کر سکے (عاجز ہو گئے) مَا قُدِّسَتْ اُمَّةٌ لَمْ يُؤْخَذْ لِضَعِيْفِهَا مِنْ قَوِيِّهَا بِحَقِّهٖ غَيْرَ مُتَعْتَعٍ وہ امت کبھی پاکیزہ نہیں ہو سکتی ، جس میں کمزور کا حق زور آور سے بے پریشان کئے نہ لیا جائے اَلَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَيَتَتَعْتَعُ لَهٗ اَجْرَانِ جو شخص قرآن کو اٹک اٹک کر محنت اٹھا کر پڑھے اس کو دہرا ثواب ملے گا (اور جو شخص قرآن کا ماہر ہو ، اس کا درجہ تو بہت بڑا ہے) ۔

تَعْسًا ۔ چیخنا ۔

تَعَرٌ ۔ لڑائی بھڑکنا ۔

مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ جو شخص رات کو چونک اٹھے مَا طَمَا الْبَحْرُ وَقَامَ تِعَارٌ جب تک سمندر اونچا ہو کر رہے اور تعار جو ایک پہاڑ ہے قائم رہے ۔

تَعْسٌ ۔ ہلاک ہونا ، گر پڑنا ، پھسل جانا ، گھٹنا ۔ بعضوں نے کہا تَعْسٌ منہ کے بل گرنا ، اور نَكْسٌ سر کے بل گرنا

تَعِسَ مِسْطَحٌ ۔ مسطح اوندھا گرا ، تباہ ہوا (کیونکہ حضرت عائشہ پر تہمت لگنے میں وہ بھی شریک ہوا تھا ۔ یہ اس کی ماں نے اس کو بد دعا دی) تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَانْتَكَسَ وَاِذَا شِيْكَ فَلَا انْتُقِشَ اشرفی کا بندہ اور روپیہ کا بندہ کپڑوں کا بندہ (یہ اس کا ترجمہ ہے جو ایک روایت میں عَبْدُ الْخَمِيْصَةِ بھی ہے ۔ یعنی چادر کا بندہ مراد وہ شخص ہے جو اپنی قدرت سے زیادہ عمدہ عمدہ کپڑے بنانا چاہے ، رات دن اسی فکر میں رہے) منہ کے بل گرے ، پھر سر کے بل الٹ جائے (تباہ ہو) اگر اس کو کانٹا چبھے تو کوئی اس کا کانٹا نہ نکالے (اتنی بھی مدد نہ کرے کیونکہ وہ بندۂ زر ہے اس کو کسی سے محبت نہیں) ۔

تِعْهِنٌ یا تُعْهِنٌ یا تِعْهَنٌ ایک مقام کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان ۔

كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتِعْهِنَ وَهُوَ قَائِلٌ بِالسُّقْيَا آنحضرت اس وقت تعہن میں تھے اور دوپہر کو سقیا میں آرام کرنے والے تھے (بعضوں نے قَابِلَ السُّقْيَا پڑھا ہے یعنی تعہن میں تھے جو سقیا کے سامنے یعنی مقابل ہے) ۔

تَعْضُوْضٌ ۔ کالی کھجور جو بہت میٹھی ہوتی ہے ۔

وَاَهْدَتْ لَنَا نَوْطًا مِنَ التَّعْضُوْضِ ہم کو کالی کھجور کا ایک تھیلا بھیجا اَتُسَمُّوْنَ هٰذَا التَّعْضُوْضَ کیا تم اس کو

Marfat.com

تضوض کہتے ہو؟ (اس لغت کو باب التاء مع الضاد میں ذکر کرنا تھا)۔

بابُ التاء مع الغین

تَغَبٌ یا تَغْبَۃٌ۔ بگڑ جانا خراب ہونا۔ عرب لوگ کہتے ہیں۔ تَغِبَ الشَّیْءُ یہ چیز خراب ہو گئی تَغَبَ الذِّئْبُ الْغَنَمَ بھیڑیے نے بکریوں کو تباہ کر دیا لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ شَہَادَۃَ ذِیْ تَغْبَۃٍ اللہ تعالیٰ بدکار بدمعاش کی گواہی قبول نہیں کرتا۔

تَغِرَّۃٌ۔ (اس لغت کو باب الغین مع الراء میں ذکر کرنا تھا) ڈرنا۔

فَلَا یُبَایَعُ ھُوَ وَلَا الَّذِیْ بَایَعَہٗ تَغِرَّۃً اَنْ یُّقْتَلَا نہ تو اس شخص سے بیعت ہوگی، نہ اس سے جس نے اس سے بیعت کی (کیونکہ دونوں کے مارے جانے کا ڈر ہے (تابع اور متبوع دونوں پٹیں گے، کیونکہ بغیر صلاح اور مشورے عامۂ ملک کے خلافت اور بادشاہت نہیں ہو سکتی) اَیُّمَا رَجُلٍ بَایَعَ اٰخَرَ فَاِنَّہٗ لَا یُؤَمَّرُ وَاحِدٌ مِّنْہُمَا تَغِرَّۃً اَنْ یُّقْتَلَا جب ایک شخص (بغیر صلاح اور مشورے کے) دوسرے سے بیعت کر لے تو دونوں میں سے کوئی امیر نہیں ہو سکتا۔ کہیں دونوں مار نہ ڈالے جائیں۔

بابُ التاء مع الفاء

تَفَثٌ۔ میل کچیل یا پریشانی دور کرنا (بعضوں نے کہا محرم احکام کھولنے پر جو کام کرتا ہے، جیسے ناخن و مونچھ کتروانا، بغل کے بال نکالنا، زیر ناف کے بال مونڈنا وغیرہ)۔

فَتَفَثَتِ الدِّمَاءُ مَکَانَہٗ خونوں نے اس کی جگہ لتھیڑ دی اَلتَّفَثُ حُقُوْقُ الرَّجُلِ مِنَ الطِّیْبِ تفث خوشبو استعمال کرنے کے حقوق کو کہتے ہیں۔

تَفَثٌ۔ پریشان حالی۔

ثُمَّ لْیَقْضُوْا تَفَثَہُمْ یعنی اپنی پریشان حالی دور کریں۔

از ہری نے کہا یہ تفسیر نضر کے سوا اور کسی نے نہیں کی۔

تُفٌّ۔ تھو تھو۔

اصل میں "تُفٌّ" ناخن کے میل کو کہتے ہیں۔

اُفٍّ وَّتُفٍّ وَّقَعُوْا فِیْ رَجُلٍ لَّہٗ عَشْرٌ اُف ہو تھو ہے اُن پر، اس شخص کو برا کہنے لگے (یعنی حضرت علیؓ کو) جن کے دس فضائل (دس کیا سیکڑوں فضائل) ہیں۔

تَفْلٌ۔ تھو تھو کرنا، جس میں کچھ تھوک بھی نکلے (یہ بَزْقٌ سے کم ہے لیکن نَفْثٌ سے زیادہ ہو نَفْث کے بعد پھر نفخ ہے یعنی پھونکنا جس میں بالکل تھوک نہ نکلے)۔

تَفَلٌ۔ بدبودار ہونا۔ خوشبو کا استعمال چھوڑ دینا یہاں تک کہ جسم یا کپڑوں میں سے بری بو آنے لگے۔

کُلَّمَا خَتَمَہَا جَمَعَ بُزَاقَہٗ ثُمَّ تَفَلَہٗ جب سورۂ فاتحہ ختم کرتے تو تھوک منہ میں جمع کرکے اس پر تھوک دیتے۔ نووی نے کہا، برکت کے لئے جیسے اسماء حسنی کے دھوون سے برکت لیتے ہیں (یعنی قرآن شریف کی آیات یا اسمائے الٰہی رکابی یا کاغذ پر لکھ کر ان کو دھو کر وہ پانی پیتے ہیں۔ اکثر زعفران سے لکھتے ہیں)۔ اَلتَّفْلُ فِی الْمَسْجِدِ خَطِیْئَۃٌ وَّکَفَّارَتُہَا دَفْنُہَا مسجد میں (جب زمین کچی ہو) تھوکنا ایک خطا ہے (اگر تھوکے تو) اس کا کفارہ یہ ہے کہ تھوک کو مٹی میں دبا دے (تاکہ دوسرے لوگوں کو ایذا نہ ہو، گھن نہ آئے)۔

لَہُمْ تَفْلٌ ان میں سے بری بو آتی تھی وَہُنَّ تَفِلَاتٌ وہ بدبو دار تھیں مَنِ الْحَاجُّ قَالَ الشَّعِثُ التَّفِلُ آنحضرتؐ سے پوچھا (حاجی کون ہے؟ آپ نے فرمایا پریشان حال (سر کے بال بکھرے) بدبودار وَلْیَخْرُجْنَ اِذَا خَرَجْنَ تَفِلَاتٍ اگر عورتیں باہر نکلیں (کام کاج ضرورت سے) تو یونہی سادے طور سے نکلیں (یعنی بن خوشبو لگائے بن ٹھنے سنورے) قُمْ عَنِ الشَّمْسِ فَاِنَّہَا تُتْفِلُ الرِّیْحَ دھوپ میں سے اٹھ جا وہ آدمی کو بدبودار کر دیتی ہے (کیونکہ پسینہ لاتی ہے اور بری بو بدن اور کپڑوں سے پھوٹ نکلتی ہے) فَتَفَلَ فِیْہِ آپ نے اس میں تھوک دیا فَلْیَتْفُلْ عَنْ یَّسَارِہٖ ثَلٰثًا بائیں طرف تین بار تھو تھو کرے

Marfat.com

اور شیطان کے شر سے پناہ مانگے)۔
تَفَهٌ یا تُفُوْهٌ۔ کم ہونا خسیس ہونا، ذہین ہونا، احمق ہونا، بے مزہ ہونا، کسی سے سہمے۔
تَافِهٌ۔ حقیر، ذلیل، تھوڑا۔
قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الرُّوَيْبِضَةُ قَالَ الرَّجُلُ التَّافِهُ يَنْطِقُ فِيْ اَمْرِ الْعَامَّةِ۔ آنحضرت سے پوچھا رویبضہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا ایک چھوٹا حقیر آدمی، جو قوم کے بڑے کاموں میں گفتگو کرے (مصلح قوم بنے، چھوٹا منہ بڑی بات) لَا يَتْفَهُ وَلَا يَتْشَانُّ نہ حقیر ہوتا ہے نہ پرانا ہوتا ہے (یہ قرآن کا وصف بیان کیا)۔ لَا يُقْطَعُ الْيَدُ فِي الشَّيْءِ التَّافِهِ حقیر چیز کے چرانے میں (جس کی مالیت ربع دینار سے کم ہو) ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ اِيَّاكَ وَمُصَادَقَةَ الْفَاجِرِ فَاِنَّهٗ يَبِيْعُكَ بِالتَّافِهِ بدکار کی دوستی سے بچا رہ، وہ تو تجھ کو ایک حقیر چیز کے بدلے بیچ ڈالے گا۔
تُغَاغٌ۔ گرم ہونا، غصہ ہونا۔
تَفِيْئَةٌ اور تَفِيَّةٌ۔ زمانہ اور وقت
وَدَخَلَ عُمَرُ فَكَلَّمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ عَلٰى تَفِئَةِ ذٰلِكَ یا تَفِيَّةِ ذٰلِكَ حضرت عمرؓ اندر آئے اور آنحضرت سے باتیں کیں، پھر ابوبکر بھی اسی وقت (ان کے بعد ہی) اندر آئے۔

باب التاء مع القاف

تُقْدَةٌ۔ دھنیا، زیرہ۔
وَعَدَّ فِيْهَا التِّقْدَةَ ان دانوں میں جن میں زکوٰۃ واجب ہے دھنیے کو بھی شمار کیا (بعضوں نے تِقِدَةٌ پڑھا ہے)۔
تِقْرِدَةٌ۔ کے بھی یہی معنی ہیں۔
اِتَّقَفَ۔ ٹھہر گیا۔ اصل میں اِوْتَقَفَ تھا وُقُوْفٌ سے۔
وَوَقَفَ حَتَّى اتَّقَفَ النَّاسُ كُلُّهُمْ انھوں نے لوگوں کو ٹھہرایا سب ٹھہر گئے (اس کو باب الواو میں ذکر کرنا تھا)۔

تِقْنٌ۔ طبیعت، معاش کا سامان، حاذق، ہوشیار۔
اِتْقَانٌ۔ مضبوط کرنا۔
تَتْقِيْنُ الْاَرْضِ۔ غلیظ پانی زمین میں دینا کہ اس میں زور آجائے۔
وَخَلَقَ التِّقْنَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ منگل کے دن کھانے اور جینے کے سامان پیدا کئے۔
تُقَاةٌ۔ پرہیزگاری، بچاؤ، ڈر۔ اصل میں وُقَاةٌ تھا۔ اسی طرح تَقْوٰى اصل میں وَقْوٰى تھا۔ كُنَّا اِذَا احْمَرَّ الْبَاْسُ اتَّقَيْنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جب لڑائی سخت ہوتی خون ریز تو ہم کیا کرتے، آنحضرت صلعم کو اپنا بچاؤ بناتے (آپ دشمن کے سامنے آگے رہتے اور ہم آپ کے پیچھے۔ سبحان اللہ آپ کی شجاعت اور بہادری کا کیا کہنا؟) اَلْاِمَامُ جُنَّةٌ يُتَّقٰى بِهٖ وَيُقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِهٖ امام کیا ہے لوگوں کی سپر ہے، لوگ اپنا بچاؤ اس سے کرتے ہیں اس کے پیچھے رہ کر جنگ کرتے ہیں مَنِ اتَّقٰى فَاِنْ تَوْبَهٗ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ اكْتَسٰى جس شخص نے نماز میں اپنا کپڑا (گرد و غبار وغیرہ سے) بچایا، اس نے اللہ کے لئے کپڑا نہیں پہنا (ورنہ اللہ کی عبادت میں وہ کپڑے کا خیال کیوں رکھتا کپڑا کیا چیز ہے جان تک اس پر تصدق کرنا چاہیے)۔
تَقِيٌّ۔ پرہیزگار۔ اور امام محمد بن علی جواد کا لقب ہے کیونکہ اللہ نے ان کو امون کے شر سے بچایا۔
اٰلِیْ كُلُّ تَقِيٍّ۔ ہر پرہیزگار میری آل ہے۔ هَلْ لِلسَّيْفِ مِنْ تَقِيَّةٍ قَالَ نَعَمْ تَقِيَّةٌ عَلٰى اَقْذَاءٍ وَهُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ تلوار کا کچھ بچاؤ بھی ہوگا؟ فرمایا، ہاں بچاؤ ہوگا، لیکن خرابیوں کے ساتھ اور صلح ہوگی مگر دل میں میل رکھ کر (نفاق کے ساتھ)۔
اَلتَّقِيَّةُ۔ اس کو بھی کہتے ہیں کہ آدمی اپنا اعتقاد عزت یا جان جانے کے ڈر سے چھپائے (یہ اہل سنت اور امامیہ سب کے نزدیک جائز ہے۔ قرآن میں ہے: وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗ اور اِلَّا اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً اور حضرت عمار رضہ نے تقیہ کیا تھا اور محمد بن مسلمہ نے بھی)۔

Marfat.com

باب التاء مع الکاف

تُکَأَۃٌ ۔ بروزن ھُمَزَۃٌ بہت تکیہ لگانے والا

لَا آکُلُ مُتَّکِئًا میں فرش پر بیٹھ کر اطمینان سے نہیں کھاتا جیسے دنیادار بسیار خواروں کی عادت ہوتی ہے کہ نرم گدّہ بچھا کر اس پر چارزانو بیٹھ کر بڑے اطمینان سے کھاتے ہیں لٰکِنِّیْ اٰکُلُ مُسْتَوْفِزًا وَّ اٰکُلُ بُلْغَۃً لیکن میں پھرتی سے بیٹھتا ہوں (یعنی اُکڑوں یا گھٹنے ٹیک کر اور سرین اُوٹھا کر) اور تھوڑا سا کھانا (جو زندگی قائم رکھے) کھا لیتا ہوں (بعضے لوگوں نے مُتَّکِئًا کے معنی یہ سمجھے ہیں کہ تکیہ لگا کر یا ایک طرف ٹیک دے کر نہیں کھاتا، یہ صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ عرب لوگ مُتَّکِی اُس کو کہتے ہیں جو ایک فرش پر اطمینان کے ساتھ بیٹھا ہو)۔

(اس حدیث کی رُو سے بعضوں نے تکیہ یا ہاتھ پر ٹیک دیکر یا ایک طرف جھک کر کھانا مکروہ رکھا ہے مگر امام جعفر صادق رض سے منقول ہے، قسم خدا کی آنحضرت ؐ نے اس سے منع نہیں کیا۔ بہر حال سنت یہ ہے کہ اُکڑوں بیٹھ کر کھا لے اور شکم سیر ہو کر نہ کھائے۔ بلکہ تہائی یا آدھا پیٹ کھائے) وَاِنَّھُمْ لَیُزَاحِمُوْنَ عَلٰی تُکَاءِ نَا وہ تمہارے بچھونے پر ہجوم کریں گے۔ مَا اَکَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَّکِئًا مُنْذُ بَعَثَہُ اللّٰہُ اِلٰی اَنْ قُبِضَ آنحضرت ؐ نے جب سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو پیغمبر بنا کر بھیجا، کبھی فرش پر اطمینان سے بیٹھ کر (یا تکیہ لگا کر ٹیک دے کر) کھانا نہیں کھایا، یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو دنیا سے اُٹھا لیا لَا تَتَّکِ فِی الْحَمَّامِ فَاِنَّہٗ یُذْھِبُ شَحْمَ الْکُلْیَتَیْنِ حمام میں ایک طرف ٹیک دیکر مت بیٹھ ایسا کرنے سے گُردوں کی چربی تحلیل ہو جاتی ہے ھٰذَا الْاَبْیَضُ الْمُتَّکِیْ یہ سفید رنگ گورے جو فرش پر اطمینان سے بیٹھے ہیں اَلتُّکَاَۃُ مِنَ النِّعْمَۃِ بچھونا بھی اللہ کی ایک نعمت ہے (آج کل اہل مکہ اور مدینہ ان دو نعمتوں میں غرق ہو رہے ہیں فِرَاشٌ وَطِیْءٌ وَّطَعَامٌ طَیِّبٌ فرش عمدہ ہو اور کھانا عمدہ ہو)۔ ھُوَ مُتَّکِئٌ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنَ الْحِسَابِ وہ پروردگار کے سامنے بیٹھیں گے۔ جب تک کہ پروردگار حساب سے فارغ ہو۔

باب التاء مع اللام

تَلْبِیْبٌ کسی کے کپڑے سینے پر اکٹھا کرنا پھر اُس کو کھینچنا جیسے لڑائی جھگڑے میں کرتے ہیں، عرب لوگ کہتے ہیں،

لَبَّبَہٗ یا اَخَذَ بِتَلْبِیْبِہٖ یا بِتَلَابِیْبِہٖ اُس کے کپڑے اُس کی دگدگی پر جوڑ کر اس کو کھینچا۔

مُتَلَبَّبٌ ہار کا مقام گلے میں فَاَخَذْتُ بِتَلْبِیْبِہٖ وَجَرَرْتُہٗ میں نے ان کے کپڑے اُن کے سینے پر جوڑ کر اُن کو کھینچا فَاَخَذْتُ بِتَلَابِیْبِ عُمَرَ فَجَذَبْتُہٗ اِلَیْھَا حضرت فاطمہ ؓ نے حضرت عمر رض کے کپڑے پکڑ کر ان کو اپنی طرف گھسیٹا صَلّٰی فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُتَلَبِّبًا آنحضرت ؐ نے ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھی اس کو سینہ پر لاکر باندھ لیا تھا۔

تَلْتَلَۃٌ ۔ سختی، جلد بازی، بہت ہلنا ہلانا۔ جانور کو سختی سے ہانکنا۔

تَلْتَلَۃٌ ۔ وہ کلام جو سمجھ میں نہ آئے، جیسے بچے تتلاتے ہیں، اس کی جمع تَلَاتِلُ ہے۔

اُتِیَ بِشَارِبٍ فَقَالَ تَلْتِلُوْہُ (عبد اللہ بن مسعود رض کی حدیث میں ہے) ایک شرابی آپ کے پاس لایا گیا، فرمایا اس کو ہلاؤ، چھیڑو، بو سونگھو (تاکہ معلوم ہو اُس نے شراب پی ہے یا نہیں)۔

تَلَدٌ یا تُلْدٌ یا تُلُدٌ یا تَالِدٌ پرانا مال جو تیرے پاس پیدا ہوا ہو (اس کی ضد طَارِفٌ ہے یعنی نیا مال جو دوسرے ہاتھ آئے)

اٰلُ حٰمٓ مِنْ تِلَادِیْ وہ سورتیں جن کے شروع میں حٰمٓ ہے میرے پرانے مال ہیں (یعنی سب سے پہلے کہ میں میں نے ان کو یاد کیا تھا) فِیْ لَھُمْ تَالِدَۃٌ بَالِدَۃٌ خلافت تو اُن کا پرانا مال ہے اِنَّھَا اَعْتَقَتْ عَنْ اَخِیْھَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ تِلَادًا مِّنْ تِلَادِھَا یا تِلَادًا مِّنْ اَتْلَادِھَا حضرت عائشہ ؓ نے اپنے بھائی عبد الرحمٰن کی طرف سے اپنے پُرانے بردوں میں سے ایک بردہ آزاد کیا (کیونکہ وہ سوتے سوتے گزر گئے تھے) اِنَّ رَجُلًا اشْتَرٰی

Marfat.com

لدِيَةٌ وَشَرَطَ أَنَّهَا مُوَلَّدَةٌ فَوَجَدَهَا تَلِيْدَةً ۔ ایک
شخص نے ایک لونڈی خریدی اس شرط پر کہ وہ عرب کی پیدائش ہے
پھر معلوم ہوا کہ وہ عجم میں پیدا ہوئی تھی، لیکن اوائل عمری میں اس
کو عرب لے آئے تھے وہیں جوان ہوئی تو اس نے اس کو پھیر دیا
مَنْ بَاعَ تَالِدًا أَسْلَطَ اللهُ عَلَيْهِ تَلَفًا ۔ جو شخص اپنی پرانی جائداد
بیچ ڈالے (بے ضرورت روپیہ اڑائے) اللہ تعالیٰ اس کے مال
ہلاکت ڈالے گا أَئِمَّةٌ مِنَ اللهِ تَتَمَنَّوْا بِبَرَكَتِهِمُ التِّلَادَ
امام جو خدا کی طرف سے مقرر ہوں گے ان کی برکت سے پرانے
ملکوں کی آرزو کروگے عَلَيْكَ بِالتِّلَادِ وَإِيَّاكَ كُلَّ مُحْدَثٍ
لَا عَهْدَ لَهُ وَلَا أَمَانَةَ وَلَا مِيْثَاقَ اپنے قدیمی یار کو
مت چھوڑ اور نئے یار سے بچا رہ، جس کے نہ عہد کا اعتبار ہو، نہ
امان کا نہ اقرار کا۔

تَلْعَةٌ۔ پانی بہنے کا راستہ اوپر کی طرف سے نیچے کی طرف بعضوں
نے کہا تلعۃ بلند اور پست زمین دونوں کو کہتے ہیں إِنَّهُ كَانَ
يَبْدُو إِلَى هٰذِهِ التِّلَاعِ آپ انہی ٹیلوں پر جایا کرتے۔
يَجِيْئُ مَطَرٌ لَا يَمْنَعُ مِنْهُ ذَنَبُ تَلْعَةٍ ایسا مینہ برسے گا
کسی نالے کی دُم بے پانی کے نہ رہے گی (یعنی ہر طرف پانی ہی پانی
ہو جائے گا) لَيَضْرِبَنَّهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى لَا يَمْنَعُوْا ذَنَبَ
تَلْعَةٍ مسلمان ان کو ایسا ماریں گے کہ وہ کسی نالہ کی دُم کو نہ بچا
سکیں گے وَادِيْ خَضِرَتِ التِّلَاعِ مینہ نے نالوں کو بھساون کر دیا
لِئَلَّا تَتْلَعُوْا أَعْنَاقَهُمْ إِلٰى أَمْرٍ لَمْ يَكُوْنُوْا أَهْلَهُ فَوُقِصُوْا
دُوْنَهُ اپنی گردنیں ایسے کام کی طرف اٹھائیں جس کے لائق نہ تھے
گردنیں ٹوٹ گئیں اور مطلب بھی حاصل نہیں ہوا لَتَدَهْدُهُ
الْبَلَاءِ إِلَى الْمُؤْمِنِ أَسْرَعُ مِنْ تَدَهْدُهِ السَّيْلِ
فِيْ رَأْسِ التَّلْعَةِ بلائیں مومن پر اس سے بھی جلد ٹل جاتی ہیں
جتنی جلد سیلاب کا پانی نالے کی بالائی جانب سے بہتا ہے۔

تِلْعَابَةٌ۔ (اس کو باب اللام مع العین میں ذکر کرنا تھا) یا
تِلْعَابَةٌ یا تِلِعَّابَةٌ یا تِلْعِيْبَةٌ بہت ٹھٹھا کرنے والا زَعَمَ
ابْنُ النَّابِغَةِ أَنِّيْ تِلْعَابَةٌ تِمْزَاحَةٌ أُعَافِسُ وَأُمَارِسُ[1]
نابغہ کا بیٹا (عمرو بن عاص) یہ سمجھا کہ میں ایک کھلنڈرا اگن عورتوں
کا شیفتہ ہوں (مجھ کو امور مملکت اور انتظام سلطنت میں کچھ دخل
ہی نہیں ہے) كَانَ عَلِيٌّ تِلْعَابَةً فَإِذَا فُزِّعَ إِلَى ضَرِسٍ
حَدِيْدٍ حضرت علی رضہ ظریف با مذاق و خوش مزاج آدمی تھے، مگر
جب کوئی ڈر کر آپ کی پناہ لیتا تو گویا اس نے ایک کرارے سخت فولادی
شخص کی پناہ لی یا ایک فولادی پہاڑ کی پناہ لی (اب کسی کو کیا مجال
کہ اسے ستائے، بعضوں نے ضرس حدید بکسرۂ ضاد روایت کیا
ہے یعنی فولادی پہاڑ یا داڑھ۔)

ف۔ ہمیشہ بہادر اور فصیح آدمیوں کا یہی حال ہوتا ہے کہ امن
کے وقت بڑے ہنس مکھ، خوش مزاج، ظریف اور ملنسار ہوتے
ہیں اور جنگ کے وقت آفت کے پرکالے، یہ نہیں کہ ہر وقت چڑچڑے
چڑکاندے، بات بات پر کاٹ کھانے والے، ایسے لوگ دل کے
محض بودے ہوتے ہیں اور صرف تھان کے ٹرّے۔

تِلْكَ۔ ذٰلِكَ کا مونث ہے تِيْ اسم اشارہ مونث ہے اور لام
بعد کے لئے اور کاف خطاب کا ہے
تِلْكَ بِتِلْكَ یعنی سورۂ فاتحہ میں جو دعا ہے وہ اس آمین
کی وجہ سے قبول ہوتی ہے یا آمین اس کا ایک جزو ہے، بعضوں نے کہا
تِلْكَ بِتِلْكَ اشارہ ہے امام کی نماز کی طرف، یعنی تمہاری نماز (امام
کی نماز کے تابع ہے۔ بعضوں نے کہا تِلْكَ بِتِلْكَ سے یہ مقصود ہے
کہ تم ہر رکن امام کے بعد ادا کرو اور امام کے بعد اس سے فارغ
ہو، امام کی ایک ذرا سی تقدیم اس کا بدل وہ تاخیر ہو جائے گی،
جو تم فارغ ہونے میں کرو گے)۔

تَلٌّ۔ ٹیلہ۔ گرنا گرانا، اوندھا پچھاڑنا گردن اور منہ کے بل
لِٹا ڈالنا۔
أُتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَتُلَّتْ فِيْ يَدِيْ
زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے پاس لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں
ڈال دی گئیں۔ فَتَلَّهُ فِيْ يَدِهٖ آپ نے وہ پینے کا پیالہ (جس میں
دودھ یا شربت تھا) اس لڑکے کے ہاتھ میں ڈال دیا (جب اس نے بائیں
طرف کے بوڑھے لوگوں کو پہلے دینا منظور نہیں کیا) دیکھتے ہیں یہ لڑکے

[1] حضرت علی رضہ کا قول ہے۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

ابن عباس نے دَ تَرَكُوكَ لِيتَلِّكَ تجھ کو تیرے گرنے کے مقام میں چھوڑ دیا۔ قرآن میں ہے وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ اس کو پیشانی کے بل گرایا فَجَآءَ بِنَاقَةٍ کَوْمَآءَ فَتَلَّهَا ایک بڑی کوہان والی اونٹنی لائے اُس کو بٹھایا۔ حَتّٰى رَاَيْنَا فَيْءَ التُّلُوْلِ یہاں تک کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھا۔ اَلْقَاتِلُ يُتَلُّ بِرُمَّتِهٖ اِلٰى اَوْلِيَآءِ الْمَقْتُوْلِ۔ خونی کو رسّی سمیت (جس سے وہ بندھا ہو) مقتول کے وارثوں کے حوالے کردیں گے۔

تُلُوٌّ۔ پیچھے جانا، پیروی کرنا، چھوڑ دینا۔

تِلَاوَةٌ۔ پڑھنا۔

اِتْلَاءٌ۔ پیچھے لگانا، آگے بڑھ جانا۔

اَتْلَتِ النَّاقَةُ۔ اونٹنی نے اپنی اولاد چھوڑی۔

لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ اصل میں وَلَا تَلَوْتَ تھا واؤ کو یے سے بدل دیا کہ دریت کا ہموزن ہوجائے) یعنی نہ تو خود سمجھا نہ تو نے سمجھدار کی پیروی کی (بلکہ بے وقوف باپ دادا اور جاہل خاندان والوں کی پیروی کی) اور صحیح وَلَا اَتْلَيْتَ ہے جیسے اوپر گزر چکا (بعضوں نے کہا وَلَا تَلَيْتَ کے معنی یہ ہیں نہ تو نے کچھ پڑھا۔ ایک روایت میں وَلَا اَتْلَيْتَ ہے، تو یہ بددعا ہوگی اُس کے لئے یعنی تیری اونٹنیاں لاولد مر جائیں ان کی نسل ہی نہ رہے يَتْلُوْنَ اٰيَاتِهٖ وَيَتَفَقَّهُوْنَ فِيْهِ۔ قرآن کی آیتوں کو پڑھتے ہیں، اُن کا مطلب سمجھتے ہیں (اُن پر عمل کرتے ہیں یہ امام محمد باقرؒ کا قول ہے۔ آپ فرماتے ہیں قسم خدا کی قرآن کی تلاوت یہ نہیں ہے کہ آیتوں کا زبانی یاد کرلینا حروف اور الفاظ اور اخماس اور اعشار (اور رکوع) منضبط کرنا۔ بلکہ تلاوت یہ ہے کہ، آیتوں کے مضامین میں غور و فکر کرنا، قرآن کے احکام پر عمل کرنا مترجم کہتا ہے ہمارے زمانہ میں ہزاروں میں ایک شخص بھی ایسا نہیں ملتا جو قرآن کی تلاوت اس طرح کرتا ہو۔ بلکہ الفاظ کا رٹنا بس اسی کو تلاوت قرار دیا ہے۔ حالانکہ یہ تلاوت نہیں ہے۔ جیسے امام حسنا نے فرمایا فَلَمَّا اُتْلِيَ عَنْهُ جب وحی کی حالت موقوف ہوئی۔ ایک روایت میں فَلَمَّا اُجْلِيَ عَنْهُ ہے۔ یعنی جب وحی کی حالت دُور

ہوگئی مَا اَصْبَحَتْ اَتْلَهَا میں اہناق تجھ پر باقی نہیں رکھے کا یعنی ابھی میرا قرضہ دیدے عرب لوگ کہتے ہیں اَتْلَيْتُ حَقِّيْ عِنْدَهٗ میں نے اپنا حق اُس پر باقی رکھا۔ اَتْلَيْتُهٗ میں نے معاف کردیا تَلِيَتْ لَهٗ تَلِيَّةٌ یا تُلَاوَةٌ اس کا کچھ قرض باقی رہ گیا ہے۔

تَلَانَ (اصل میں اٰلْاٰنَ تھا، شروع میں تے کو زیادہ کیا اور ہمزہ گرادیا جیسے اَلْحِيْنَ میں تَحِيْنَ کہتے ہیں) اِذْهَبْ بِهٰذِهٖ تَلَانَ مَعَكَ اب ان تینوں باتوں کا جواب اپنے ساتھ لے کر جا (یہ ابن عمرؓ نے اس شخص سے کہا جس نے حضرت عثمان رضؓ کو بُرا کہا تھا)۔

بابُ التاء مع المیم

تَمْتَمَةٌ۔ بات کرنے میں تے اور میم کی سی آواز نکالنا، یا ایسی بات کرنا جو سمجھ میں نہ آئے۔

تِمْثَالٌ۔ مورت (یہ لغت اس کو باب المیم مع الثاء میں ذکر کرنا تھا)۔ يَجِيْءُ مَعَهٗ تِمْثَالُ الْجَنَّةِ دجال آئے گا اُس کے ساتھ بہشت کی تصویر ہوگی۔ ایک روایت میں بِمِثَالِ الْجَنَّةِ ہے یعنی بہشت کی تصویر اپنے ساتھ لائے گا (ظاہر میں بہشت ہوگی اور حقیقت میں دوزخ ہوگی کیونکہ اس میں جانا عاقبت خراب کرنا ہے) وِسَادَةٌ فِيْهَا تَمَاثِيْلُ ایک تکیہ جس میں مورتیں تھیں اِنَّا لَا نَدْخُلُ الْكَنَائِسَ مِنْ اَجْلِ التَّمَاثِيْلِ ہم نصاریٰ کے گرجوں میں مورتوں کی وجہ سے نہیں جاتے (یہ آپ نے اس وقت فرمایا جب ایک نصرانی نے آپ کو کھانے کی دعوت دی۔ اس سے معلوم ہوا کہ گرجا میں مورتیں نہ ہوں تو وہاں جانا اور نماز پڑھنا منع نہیں) كَانَ لَنَا تِمْثَالُ طَائِرٍ ہمارے پاس ایک چڑیا کی تصویر تھی سِتْرٌ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ پردے پر مورتیں بنی تھیں، (یہ مورتیں جاندار کی ہوں گی اس لئے آپ ناراض ہوئے یا اس وجہ سے کہ دیوار اور پتھر اور مٹی پر کپڑا اوڑھانا منع ہے۔ دوسری حدیث میں ہے اللہ نے ہم کو یہ حکم نہیں دیا کہ پتھروں کو کپڑا اُڑھائیں اب وہ لوگ شرمندہ ہوں جو قبروں پر چادریں اُڑھاتے ہیں۔ زندے تو ننگے پھرتے ہیں، سردی کھاتے ہیں ان کی تو خبر نہیں لیتے اور قبروں اور شہیدوں اور ظلموں اور جھنڈوں پر کمخواب اور زربفت

Marfat.com

اُڑجاتے ہیں۔)

تَمْرٌ۔ خُرما، کھجور۔ جمع تُمُورٌ، تُمْرَانٌ ہے۔

عَيْنُ التَّمْرِ۔ ایک مقام کا نام ہے۔

اَسَدٌ فِي تَامُوْرَتِهٖ۔ شیر اپنے ڈربہ میں (یا شیر کا دل) کہتا ہے اَلْمُحْرِمُ لَا يَرٰى بِالتَّتْمِيْرِ بَاْسًا گوشت کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے کھجور کی طرح سکھا کر اگر محرم (احرام والا) رکھ لے، تو اُس میں کوئی قباحت نہیں۔ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيْهِ جِيَاعٌ اَهْلُهٗ جس گھر میں کھجور نہیں وہ گھر والے بھوکے ہیں (کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ دوسرا کھانا تیار نہیں ہوتا اور بھوک لگ آتی ہے، کھجور موجود ہو تو بھوک لگتے ہی اس کو کھا سکتے ہیں)

تِمْرَاحَةٌ۔ خوش، مگن، پھولا ہوا (اس کو باب المیم مع الراء میں ذکر کرنا تھا)

تِمْرَاخَةٌ (خائے معجمہ سے بھی ہوسکتا ہے) یعنی مزاح کرنے والا زَعَمَ ابْنُ النَّابِغَةِ اَنِّيْ تِلْعَابَةٌ تِمْرَاحَةٌ نابغہ کا بیٹا (یعنی عمرو بن عاص اُن کی ماں فتنہ پردازی اور فساد میں مشہور تھیں۔ و نبغ کے معنی ظاہر ہونا) یہ سمجھا کہ میں ایک کھیل کود کرنے والا خوش و خرم مگن آدمی ہوں (مجھ کو بھلا حکومت اور انتظام سلطنت سے کیا واسطہ؟)۔

تَمٌّ یا تِمَامٌ یا تَمَامَةٌ پورا ہونا، قصد کرنا، ایک کام کو چلے جانا۔

اِتْمَامٌ۔ پورا کرنا، دینا۔

تَتْمِيْمٌ۔ پورا کرنا، لٹکانا۔

تَمِيْمَةٌ۔ چتکبرے (سیاہ و سفید) مہرے جو جوڑ کر عرب لوگ نظر نہ لگنے کے لیے بچوں کے گلے میں لٹکاتے۔

مجمع البحرین میں ہے تَمِيْمَةٌ تعویذ کو بھی کہتے ہیں جو آدمی پر لٹکایا جائے۔ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ میں اللہ کے پورے کلموں کی پناہ میں آتا ہوں یا اپنی جان کو ان کی پناہ میں دیتا ہوں (یعنی اس کے سب کلمے پورے ہیں، ان میں کوئی نقص اور عیب نہیں ہے یا اس کے کلمے پورا فائدہ دینے والے ہیں یا پورا بچانے والے ہیں اس کو جو اُن کی پناہ میں آئے) اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ اے پروردگار اِس پوری دعوت کے صاحب، پوری دعوت اذان کو فرمایا، کیونکہ وہ اللہ کی عبادت کی دعوت ہے، جو سب دعوتوں سے بڑھ کر ہے) وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اور اس نماز کے صاحب جو قیامت تک قائم رہنے والی ہے (اب کسی دین سے منسوخ نہیں ہوسکتی۔ بعضوں نے کہا پوری دعوت یعنی حجت قائم کرنے میں اور نماز کے لیے آنا واجب کرنے میں پوری ہے۔ بعضوں نے کہا پوری سے یہ غرض ہے کہ اس میں تغیر و تبدل نہیں ہوسکتا، یا اس میں تمام عقائد پوری طرح سے موجود ہیں۔ مثلاً توحید، رسالت اللہ کی عظمت وغیرہ) كَانَ يَقُوْمُ لَيْلَةَ التِّمَامِ یا تِمَامُ بکسرۂ تا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے کی چودھویں شب میں عبادت کرتے۔ اس کو تمام اس لیے کہا کہ چاند اس شب میں پورا ہو جاتا ہے۔ بعضوں نے کہا لَيْلَةُ التِّمَامِ بکسرۂ تا وہ رات جو سال بھر میں سب سے بڑی ہوتی ہے اَلْجَذَعُ التَّامُّ التِّمُّ يُجْزِئُ (قربانی میں) پورے ایک سال کی بھیڑ پورے بدن کی کافی ہے (ایک روایت میں اَلتَّامُّ التِّمُّ ہے، معنی وہی ہیں) بِلَعْنَةِ اللّٰهِ التَّامَّةِ اللہ کی پوری لعنت لے کر فَخَرَجْتُ وَاَنَا مُتِمٌّ (یہ حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ کا قول ہے) میں اس وقت نکلی جب پورے دنوں سے تھی (نو مہینے کا پیٹ تھا) مَنْ اَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ جو شخص صبح تک روزے کی نیت نہ کرے بلکہ بے روزہ صبح کرے، وہ بھی اپنا روزہ پورا کرے (شام تک کچھ کھائے پیے نہیں، رمضان کا احترام کرے) تِمَّ عَلٰى صَوْمِكَ اپنا روزہ چلائے جا، تو تم رکھ اِنْ تَمَمْتَ عَلٰى مَا تُرِيْدُ یا اِنْ تَمَمْتَ اگر تو جو چاہتا ہے وہی کیے جائے۔ فَتَتَامَّتْ اِلَيْهِ قریش کے لوگ کرتے نے دیئے اُن کے پاس آئے اَلتَّمَائِمُ وَالرُّقٰى مِنَ الشِّرْكِ گنڈے اور منتر شرک کی باتیں ہیں (اگر یہ سمجھے کہ گنڈہ اور منتر خود کوئی اثر رکھتا ہے، یعنی اللہ کے بے حکم تب تو حقیقۃً مشرک اور کافر اور اسلام سے خارج ہوگیا۔ جیسے دوا کی نسبت کوئی یہ اعتقاد رکھے وہ بھی کافر ہے۔ اور جو یہ سمجھے کہ اللہ کے حکم سے اثر کرتا ہے

Marfat.com

تب حقیقۃً مشرک نہیں ہوا، مگر مشرکوں کا سا کام اُس نے کیا۔ کیونکہ گنڈے لٹکانا اور منتروں سے جھاڑ پھونک کرنا مشرکوں کا طریق تھا۔ ہمارے بعضے علماء نے بچوں کے گلے میں ہر طرح کے گنڈے اور تعویذ لٹکانا مکروہ رکھا ہے۔ اور طیبیؒ نے کہا مُراد وہ گنڈے اور منتر ہیں جو جاہلیت اور کفر کی باتوں پر مشتمل ہوں مثلاً اُن میں شیاطین اور کافروں کے نام لئے جاتے ہوں یا شرک کے مضامین ہوں۔ مثلاً غیر اللہ سے مدد مانگنا؛ ان سے تندرستی چاہنا اگر اسمائے الٰہی یا قرآن کی آیات یا احادیث کی دُعائیں ہوں، تو ایسے تعویذ لٹکانا یا مکان پر لگانا جائز ہے۔ مَنْ عَلَّقَ فَقَدْ اَشْرَكَ جس نے گنڈا لٹکایا اُس نے شرک کیا (مشرکوں کا سا کام کیا) مَا اُبَالِیْ مَا اَتَیْتُ اِنْ تَعَلَّقْتُ تَمِیْمَةً۔ اگر میں گنڈا لٹکاؤں تو پھر کوئی بُرا کام کرنے کی مجھ کو پرواہ نہ رہے گی (کیونکہ سب سے بُرا کام شرک ہے جب وہی کر لیا تو اب اس سے کم بُرے کاموں کی کیا پرواہ رہے گی) مَنْ عَلَّقَ تَمِیْمَةً فَلَا اَتَمَّ اللّٰهُ لَهٗ جس نے گنڈا یا تعویذ لٹکایا اللہ اُس کی مُراد پوری نہ کرے۔

ابن اثیر نے کہا ان کافروں کا یہ اعتقاد تھا کہ گنڈے سے ضرور شفا ہوتی ہے آنحضرت صلعم نے اس کو شرک فرمایا کیونکہ وہ اِس گنڈے سے تقدیر الٰہی کو روکنا چاہتے تھے اور غیر خدا سے بلا دفع کرنے کی درخواست کرتے تھے، حالانکہ بلا اور درد اور مصیبت کا دفع کرنے والا اللہ ہی ہے (جو کوئی خدا کے سوا کسی پیر یا ولی یا پیغمبر یا امام یا درویش کو مشکل کشا، بلا کا دُور کرنے والا بیماری اور دُکھ سے چنگا کرنے والا سمجھے، وہ مشرک اور اسلام سے خارج ہے۔ اللہ کے بے حکم کوئی کچھ نہیں کر سکتا وہ کیا ہے جو نہیں ہوتا خدا سے جیسے تم مانگتے ہو اولیاء سے البتہ اگر یہ سمجھے کہ ولی یا پیغمبر یا امام یا پیر بہ حکم خداوندی مدد کر سکتے ہیں یا بیماری کو دفع کر سکتے ہیں نہ دوا کی طرح تو وہ مشرک نہ ہوگا۔ بشرطیکہ ان کو ہر جگہ اور ہر مقام میں حاضر و ناظر اور سننے والا نہ جانے۔ قرآن میں ہے وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ط یعنی میں اللہ کے حکم سے اندھے اور کوڑھی کو چنگا کرتا ہوں اور مُردے کو جلا دیتا ہوں۔ یَعْقِدُ التَّمَائِمَ اور گنڈوں میں گرہیں دینا اُن کو لٹکانا۔ وَ اِنَّ غُلَامًا بَیْنَ کِسْرٰی وَ هَاشِمٍ لَاَكْرَمُ مَنْ نِیْطَتْ عَلَیْهِ التَّمَائِمُ ایک لڑکا کسریٰ اور ہاشم کے درمیان، اُن سب میں زیادہ عزت دار ہے جن پر تعویذ باندھے گئے (یہ ابوالاسود نے امام زین العابدینؓ کی تعریف میں کہا)

امام حسن رضؓ نے معاویہ کے جواب میں، جب یہ شعر پڑھا

وَتَجَلُّدِیْ لِلشَّامِتِیْنَ اُرِیْهِمُ اَنِّیْ لِرَیْبِ الدَّهْرِ لَا اَتَضَعْضَعُ

یعنی میں ملامت کرنے والوں اور عیب کرنے والوں کے مقابلہ میں اپنی مضبوطی دکھلا کر یہ ثابت کرتا ہوں کہ میں زمانے کے حوادث سے بیقرار نہیں ہوتا۔ علی الفور یہ شعر پڑھا:

وَاِذَا الْمَنِیَّةُ اَنْشَبَتْ اَظْفَارَهَا اَلْفَیْتَ كُلَّ تَمِیْمَةٍ لَا تَنْفَعُ

(مجمع میں ہے کہ یہ ابوذویب شاعر کی بیت ہے)۔ یعنی جب موت اپنے پنجے مار دے اس وقت ہر ایک گنڈے اور تعویذ کو تو بے فائدہ پائے گا۔

سعدیؒ نے یہی مضمون لے کر یوں کہا ہے ؎ چوں مخباط شد اعتدال مزاج ؛ نہ عزیمت اثر کند نہ علاج اَلْكَفَنُ الْمَفْرُوْضُ ثَلٰثَةُ اَثْوَابٍ تَامٌّ۔ فرض کفن، یعنی تین کپڑوں کا پورا کفن ہے (اس سے زیادہ اور کپڑے بڑھانا جیسے عمامہ اور قمیص اور اوپر کی ایک چادر، یہ سب بدعت ہیں) لَمَّا نَفَرْتُ مِنْ مِنًی نَوَیْتُ الْمُقَامَ بِمَكَّةَ فَاَتْمَمْتُ الصَّلٰوةَ ثُمَّ جَاءَنِیْ خَبَرٌ مِنَ الْمَنْزِلِ فَلَمْ اَدْرِ اُتِمُّ اَمْ اَقْصُرُ فَقَصَصْتُ الْقِصَّةَ عَلٰی اَبِی الْحَسَنِ فَقَالَ ارْجِعْ اِلَی التَّقْصِیْرِ۔ عبداللہ بن جعفر کہتے ہیں، میں نے جب منا سے کوچ کیا تو مکہ میں ٹھہرنے کی نیت کر لی اور نماز پوری پڑھی پھر گھر سے ایک خبر آئی (تو میں نے جانا چاہا) اب مجھ کو شک ہوا کہ نماز پوری پڑھوں یا قصر کروں؟ میں نے یہ قصہ جناب امیر سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا، پھر قصر شروع کر دے بَشِّرِ الْمَشَّائِیْنَ فِی الظُّلَمِ اِلَی الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ جو لوگ اندھیروں میں نماز کے لئے مسجدوں کو جاتے ہیں، اُن کو یہ خوشی کی خبر سنا دے کہ قیامت

Marfat.com

کے دن ان کو پوری روشنی دے گی فَتَمَّتْ صَلوٰتُهٗ اُس کی نماز پوری ہوگئی تَمَّ قَالَ تَمَامَ اٰیَاتِہٖ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پھر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ اخیر تک کہہ کر سو کا عدد پورا کیا کَانَ لَا یُتِمُّ التَّکْبِیْرَ۔ آنحضرتؐ اللہ اکبر کو بڑھا کر نہیں کہتے تھے (یعنی نماز میں جیسے جاہلوں کی عادت ہے کہ اللہ کے لفظ میں یا اکبر کے لفظ میں مد کرتے ہیں) اِنْ کَانَ صَلّٰی تَمَامًا اِلَّا رُبُعَ اگر اُس نے ایک رکعت چار پڑھی اس سمیت پوری چار رکعتیں ہوئیں لَیْسَتِ التَّمِیْمَۃُ مَا یُعَلَّقُ بَعْدَ نُزُوْلِ الْبَلَاءِ وَلٰکِنَّ التَّمِیْمَۃَ مَا عُلِّقَ قَبْلَہٗ گنڈا یا تعویذ جس کو تمیمہ کہتے ہیں (اور اُس کا لٹکانا منع ہے) وہ ہے جو بلا اُترنے سے پہلے لٹکایا جائے (اور یہ اعتقاد ہو کہ اُس کے لٹکانے سے بلا نہ آئے گی) لیکن جو تعویذ بلا اُترنے کے بعد لٹکایا جائے وہ تمیمہ نہیں ہے (یہ حضرت عائشہؓ کا قول ہے اسی طرح جس تعویذ میں اسمائے الٰہی یا آیاتِ قرآنی یا ادعیہ ماثورہ لکھے ہوں اس کا بھی لٹکانا منع نہیں ہے۔ کیونکہ یہ شرک نہیں ہے۔ خود اللہ ہی کے کلمات سے پناہ لینا ہے۔ اور آنحضرتؐ نے فرمایا میں اللہ کے کلموں کی پناہ میں آتا ہوں اور اصحابؓ سے ایسے تعویذوں کا لٹکانا منقول ہے)۔

تَمَنِّیْ۔ ایک مقام کا نام ہے۔ یعنی ہرشی کی گھاٹی جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے۔

وَھِیَ بِمَکَانٍ مِّنْ تَمَنِّیْ بِسَفْحِ ھَرْشٰی وہ تمنی میں تھیں جو ہرشی کے نشیبی جانب یا ہرشی کے عرض میں ہے ہرشی ایک گھاٹی ہے جحفہ کے قریب۔

بابُ التاء مع النون

تَنُوْءٌ یا تَنَاوَۃٌ۔ مقیم ہونا، رہنا۔

اَلتَّانِیْ۔ کسان، کاشتکار، گاؤں کا رہنے والا۔

اِبْنُ السَّبِیْلِ اَحَقُّ بِالْمَاءِ مِنَ التَّانِیْ۔ مسافر کو (کنویں یا چشمے سے) پانی لینے کا حق وہاں کے رہنے والے سے زیادہ ہے (کیونکہ وہاں کا باشندہ تو دوسرے وقت بھی پانی لے سکتا ہے، مسافر تو جانے والا ہے۔ اس کو پانی نہ ملے تو سخت تکلیف ہوگی) لَیْسَ لِلتَّانِیَۃِ شَیْءٌ جو جماعت اپنی بستی میں رہے (مجاہدین کے ساتھ نہ جائے) اس کو لوٹ کے مال میں سے کوئی حصہ نہ ملے گا مَنْ تَنَاءَ فِیْ اَرْضِ الْعَجَمِ فَعَمِلَ نَیْرُوْزَھُمْ وَمِھْرَجَانَھُمْ حُشِرَ مَعَھُمْ جو شخص ایران میں رہے اور پارسیوں کی طرح نوروز اور مہرگان (شروع جاڑے) کی عید کرے اس کا حشر انہی کے ساتھ ہوگا (اسی طرح کوئی ہندوستان میں رہے اور ہندوؤں کی رسمیں دیوالی، ہولی، تل سنکرات دسہرہ رام نومی، جنم اشٹمی وغیرہ میں شریک ہو اس کا بھی حشر انہی کافروں کے ساتھ ہوگا۔ معاذ اللہ اس حدیث میں بڑی سخت وعید ہے، ان مسلمانوں کے لئے جو ہندوؤں کے تہواروں میں شریک ہوں اور مسلمان بادشاہوں کے لئے جو نوروز کی عید کیا کرتے ہیں)۔

تِنْبَلٌ یا تِنْبَالٌ یا تُنْبُوْلٌ۔ چھوٹا، سست، اَبدی۔ اصل میں یہ ترکی زبان کا لفظ ہے۔ اس کی جمع تَنَابِیْلُ اور تَنَابِلَۃٌ ہے کعب بن زہیر اپنے قصیدے میں کہتے ہیں یَمْشُوْنَ مَشْیَ الْجِمَالِ الزُّھْرِ یَعْصِمُھُمْ ضَرْبٌ اِذَا عَرَّدَ السُّوْدُ التَّنَابِیْلُ وہ ان اونٹوں کی طرح چلتے ہیں جو پاؤں پھیلا کر ہر درخت میں سے کھاتے ہوئے چلیں (یعنی آہستہ آہستہ) ان کو مار بچاتی ہے۔ جب کالی چھوٹی پھرتی چڑیاں بھاگ جاتی ہیں۔

تَنُوْخٌ۔ مقیم ہونا ٹھہرنا

اِنَّہٗ اٰمَنَ وَمَنْ مَّعَہٗ مِنْ یَّھُوْدَ فَتَنَخُّوْا عَلَی الْاِسْلَامِ عبداللہ بن سلام اور اُن کے ساتھ والے یہودی ایمان لائے، اور ایمان پر ثابت قدم رہے، ایک روایت میں فَتَنَخُّمُوْا ہے پہلے نون پھر خائے معجمہ یعنی اسلام میں پکے ہوگئے۔

تَنْدُوَۃٌ (یہ صاحب مجمع البحار نے باب التاء مع النون میں لکھا ہے اور لغت میں نہیں ملتا۔ البتہ ثُنْدُوَۃٌ یا ثُنْدُءَۃٌ یا ثَنْدُوَۃٌ مرد کے پستان پر جو گوشت ہوتا ہے اس کو کہتے ہیں۔ اور حدیث میں جو آیا ہے وَقَانِ جَبِیْنُ ثُنْدُءَتِہٖ یہاں ثُنْدُءَۃٌ سے ناک کا سرا مراد ہے جہاں تک گوشت ہوتا ہے یہ بھی ثائے مثلثہ سے ہے۔ جیسے کتاب الثاء میں مذکور ہوگا مگر صاحب مجمع نے اس کو تائے فوقانی اس باب میں لکھا ہے۔)

Marfat.com

تَنُّوْرٌ۔ تنور جس میں روٹی پکاتے ہیں یہ لفظ عبرانی یا سریانی ہے، دتن ، کہتے ہیں دُھوئیں کو اور نور کے معنی آگ بعضوں نے کہا اصل میں تَنُوْدُرٌ تھا۔ پہلے واؤ کو ہمزہ سے بدلا پھر ہمزہ کو نون سے اور نون کو نون میں ادغام دیدیا تَنُّوْرٌ ہو گیا۔ تَنُّوْرٌ سطح زمین کو بھی کہتے ہیں۔ اور پانی کے بہنے کو بھی۔

قَالَ لِمَنْ عَلَيْهِ ثَوْبٌ مُعَصْفَرٌ لَوْ اَنَّ ثَوْبَكَ فِيْ تَنُّوْرِ اَهْلِكَ اَوْ تَحْتَ قِدْرِهِمْ كَانَ خَيْرًا لَكَ. ایک مرد کُسم میں رنگا ہوا کپڑا پہنے تھا۔ آپ نے فرمایا کاش تیرا یہ کپڑا تیرے گھر والوں کے تنور میں ہوتا یا دیگ کے تلے، تو تیرے لئے بہتر ہوتا (یہ سُنکر وہ شخص گیا اُس کپڑے کو جلادیا۔ حالانکہ آپ کا مطلب یہ تھا کہ اس کپڑے کی قیمت کو اپنے گھر والوں کی روٹی میں یا لکڑی میں خرچ کرتا تو تیرے لئے بہتر ہوتا) فَلْتَاْتِهِ وَاِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنُّوْرِ جب خاوند اپنی جورو کو صحبت کے لئے بلائے تو اس کو آنا چاہیئے اگر تنور پر روٹی پکا رہی ہو (بشرطیکہ یہ روٹی خاوند کا مال ہو، کیونکہ اس نے ایسے وقت میں بلا کر اپنا نقصان آپ پسند کیا)۔

تَنُوْفَةٌ۔ بنجر اُجاڑ زمین جہاں نہ پانی ہو نہ آدمی۔ بعضوں نے کہا دور دراز۔

سَافَرَ رَجُلٌ بِاَرْضٍ تَنُوْفَةٍ۔ ایک شخص نے ایک اُجاڑ یا دُور دراز زمین میں سفر کیا

تَنُّوْمَةٌ۔ ایک پھلدار درخت ہے۔ بعضوں نے کہا شاہدانہ کا درخت یعنی کلونجی کا۔

تِنٌّ۔ ہم عمر برابر والا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِنِّيْ وَتِرْبِيْ (عمار کہتے ہیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہم عمر اور ہم سن تھے۔

تِنٌّ اور تِرْبٌ دونوں کا ایک ہی معنی ہے۔

اَتْنَانٌ اور اَتْرَابٌ جمع ہے

تِنِّيْنٌ اژدہا اور بڑی مچھلی۔ عجائب المخلوقات میں ہے کہ تِنِّيْنٌ یعنی اژدہا ایک موذی سانپ ہے اُس کے دانت بھالے کی انیوں کی طرح ہوتے ہیں۔ کھجور کے جھاڑ برابر قد و قامت آنکھیں سُرخ غضبت سے جانوروں کو نگل جاتا ہے جنگل کے سب جانور اس سے ڈرتے ہیں اسی طرح دریا کے۔

اِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ عَلَى الْكَافِرِ فِيْ قَبْرِهٖ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ تِنِّيْنًا اللہ تعالے کافر پر اس کی قبر میں ناوے اژدہا مسلط کرے گا (وہ اس کو ڈسیں گے اور کاٹیں گے)

تَنَاوَةٌ یا تِنَايَةٌ درس تدریس چھوڑ دینا۔ کھیتی باڑی کرنا۔

كَانَ حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ مِّنَ الْعُلَمَاءِ فَاَضَرَّتْ بِهِ التِّنَاوَةُ۔ حمید بن ہلال عالم تھے، مگر درس تدریس کے چھوڑ دینے اور کھیتی باڑی میں لگجانے سے اُن کو نقصان پہنچا ایک روایت میں نِبَاوَةٌ ہے بائے موحدہ سے، یعنی شرف اور بزرگی نے اُن کو نقصان پہنچایا۔

باب التاء مع الواو

تَوْبٌ یا تَوْبَةٌ یا مَتَابٌ یا تَابَةٌ یا تَتُوْبَةٌ گناہ سے باز آنا یا گناہ پر نادم اور شرمندہ ہونا

اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ۔ گناہ پر شرمندہ ہونا یہی توبہ ہے تَوَّابٌ عَلَى الْعِبَادِ وہ خداوند بندوں کی توبہ قبول کرنے والا، ان کے گناہ بخشنے والا ہے۔ اَلتَّوْبَةُ يَجْمَعُهَا سِتَّةُ اَشْيَاءَ توبہ میں چھ باتیں ہونا چاہئیں (یہ حضرت علی رضہ کا قول ہے) پچھلے گناہ پر شرمندگی، اگر فرض ترک ہو گیا ہو تو اُس کا اعادہ، مظلوم کو بدلہ دینا، جن سے جھگڑا ہوا ہو، ان سے معافی حاصل کرنا، آئندہ کے لئے عزم مصمم کرنا کہ اب گناہ نہ کروں گا، اللہ کی عبادت میں اپنے تن بدن کو گھلانا جیسے پہلے گناہوں میں موٹا کیا تھا۔ عبادت کی تلخی نفس کو چکھانا جیسے گناہ کا مزہ اس کو چکھایا تھا۔ نَبِيُّ التَّوْبَةِ وَالرَّحْمَةِ آنحضرت توبہ اور رحم کے پیغمبر تھے (حضرت موسیٰ کی شریعت

وَفَاءُ التَّنُّوْرِ میں حضرت علی رضہ سے منقول ہے کہ سطح زمین مراد ہے۔ ۱۲ مجمع البحرین ۔ میں ہے کہ ننانوے کی تعیین اس وجہ سے ہے کہ آخرت میں اللہ تعالےٰ نے مومنوں کے لئے ننانوے رحمتیں رکھی ہیں اور کافر اللہ کی رحمت سے محروم ہیں اور ہر رحمت کے مقابلہ میں گویا ایک اژدہا مسلط ہوگا۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

کے گناہ کی سزا ملنا ضروری تھی۔ ہندوؤں کے مذہب میں بھی کرنی کا ثواب یا عذاب ملنا ضروری ہے اور توبہ سے سزا معاف نہیں ہوتی۔ ہماری شریعت میں توبہ سے گناہ معاف ہو جاتا ہے، آپ کی ذات بابرکات سے سب پر اللہ کا رحم ہوا، اگلی امتوں کی طرح عام عذابوں سے بچ گئے، جیسے خسف و مسخ وغیرہ۔ مَنْ تَابَ تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِہَا جو شخص پچھم کی طرف سے سورج نکلنے سے پیشتر توبہ کرے اللہ اس کی توبہ قبول کرے گا (کہتے ہیں قیامت کے قریب تین دن تک سورج پچھم کی طرف سے نکلے گا۔ اور صحیح یہ ہے کہ ایک دن ایسا ہو گا پھر معمول کے موافق پورب کی طرف سے نکلا کرے گا) فَاِنْ تَابَ لَمْ یُقْبَلْ اب اگر (چوتھی بار میں) توبہ کرے گا تو اس کی توبہ قبول نہ ہو گی۔ مراد یہ ہے کہ صرف زبان سے توبہ کرے اور دل میں پھر شراب پینے کی نیت ہو، ایسی توبہ تو خود ایک گناہ ہے۔ جیسے حضرت رابعہ فرماتی ہیں۔ ہمارا استغفار خود بہت استغفار کا محتاج ہے۔ اگر دل سے توبہ کرے، اخلاص کے ساتھ اور گناہ پر نادم ہو تو وہ ضرور قبول ہو گی، گو ستر بار ہر روز وہی گناہ کرے۔ فَاسْتَتَابَہُمْ حَتّٰی غَیْرَ ابْنِ النَّوَّاحَۃِ حضرت عمرؓ نے ان سب مرتدوں سے توبہ کرائی، سوائے ابن نواحہ کے اس کی توبہ منظور نہیں کی قتل کا حکم دیا۔ کیونکہ وہ مسیلمہ کذاب کی طرف سے لوگوں کو دعوت دیتا تھا۔)

فائدہ۔ ہم سمجھتے تھے کہ مسیلمہ کذاب کے تابع اور معتقد دنیا میں نہیں رہے مگر دبستان مذاہب سے معلوم ہوا کہ اس کے تابعدار اس کے مصنف کے زمانہ تک موجود تھے جو مسیلمہ کو سچا پیغمبر جانتے تھے دنیا بھی عجب بھیڑیا دھسان ہے۔ کہیئے مسیلمہ کا کونسا کلام اس لائق تھا کہ اس کو پیغمبر سمجھا جائے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

یَتُوْبُ اللّٰہُ عَلٰی مَنْ تَابَ جو شخص حرص سے توبہ کرے اللہ اس کو معاف کرے گا یا اس پر تخفیف کرے گا اُسْطُوَانَۃُ التَّوْبَۃِ توبہ کا ستون (جو مسجد نبوی میں تھا بعض صحابہ اس کے پاس توبہ کیا کرتے تھے اس لئے اس کا نام توبہ کا ستون ہو گیا)

تَوَّابٌ بہت توبہ کرنے والا بندہ ہو اور بہت توبہ قبول کرنے والا یعنی پروردگار ہے۔

تَابُوْتٌ۔ توراۃ کا صندوق۔ بعضوں نے کہا اس میں دس نصیحتیں لکھی ہوئی رکھی تھیں جو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو کی تھیں۔ بعضوں نے کہا، کچھ تبرکات تھے جیسے عصا کے ٹکڑے ٹوٹے ہوئے تختیاں توراۃ کی جَعَلَکُمُ اللّٰہُ تَابُوْتَ عِلْمِہٖ اللہ تعالیٰ نے تم کو اپنے علم کا تابوت بنا دیا (یہ آنحضرتؐ نے اہل بیت کے حق میں فرمایا) ثَلٰثٌ لَا یَتُوْبُ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ تین آدمیوں کو اللہ تعالیٰ توبہ کی توفیق نہیں دیتا۔

تُوَیْتَاتٌ۔ تویت بن حبیب کی اولاد جیسے حُمَیْدَاتٌ حمید کی اولاد یا اُسَامَاتٌ اسامہ کی اولاد، یہ ابن عباسؓ نے تحقیر کی راہ سے کہا۔

تَوْجٌ۔ تاج پہنانا، انگلی، سوجن میں گھس جانا۔

تَاجٌ۔ وہ جو بادشاہوں کے سر پر رکھنے کے لئے سونے اور جواہر سے بنایا جاتا ہے۔

تَوَّجْتُہٗ۔ میں نے اس کو تاج پہنایا۔

اَلْعَمَائِمُ تِیْجَانُ الْعَرَبِ۔ عمامے عرب لوگوں کے تاج ہیں کیونکہ عرب لوگ اکثر ننگے سر رہتے، کوئی کوئی صرف ٹوپی رکھتا۔ اَنْ یُّتَوِّجُوْہُ وَیُعَصِّبُوْہُ مدینہ والوں نے ارادہ کیا تھا کہ عبداللہ بن ابی کے سر پر تاج رکھیں (اس کو سردار بنائیں، سرداری کا پٹکا اس کے سر پر لپیٹیں) تَوَّجَہُ اللّٰہُ تَاجَ الْمُلْکِ اللہ تعالیٰ اس کو بہشت میں بادشاہی تاج پہنائے گا۔ ہٰکَذَا تِیْجَانُ الْمَلٰٓئِکَۃِ فرشتوں کے عمامے ایسے ہی ہوتے ہیں (جب وہ انسانی صورت میں نمودار ہوں) وَیُوْضَعُ عَلٰی رَاْسِہٖ تَاجُ الْوَقَارِ اس کے سر پر عزت کا تاج رکھا جائے گا۔ اُلْبِسَ وَالِدَاہُ تَاجًا اس کے ماں باپ کو تاج پہنایا جائے گا۔

تَوْرٌ۔ چھوٹا پیالہ یا پیتل یا پتھر کا لوٹا جس میں پانی پیتے ہیں۔ کبھی اس سے وضو بھی کرتے ہیں، کبھی اس میں کھانا بھی کھاتے ہیں۔

اَتَیْتُہٗ بِمَآءٍ فِیْ تَوْرٍ اَوْ رَکْوَۃٍ میں ایک کونڈے یا ڈول یا چھاگل میں آپ کے پاس پانی لے کر آیا اُتِیَ بِطَسْتٍ اَوْ تَوْرٍ فِیْہِ مَآءٌ ایک طشت یا ایک لوٹا پانی کا لایا گیا۔

Marfat.com

اَوْجِعْنِیْهِ فِیْ تَوْرٍ۔ اس مشک کو ایک کونڈے میں ڈال کر اوپر سے پانی ڈال (یہ حضرت سلمان فارسی رضؓ نے اپنی بیوی سے وفات کے وقت کہا)۔

تُوْسٌ۔ طبیعت، خلقت۔

کَانَ مِنْ تُوْسِی الْحَیَاءُ میری طبیعت میں شرم تھی (عرب لوگ کہتے ہیں ھُوَ مِنْ تُوْسِ صِدْقٍ وہ سچائی کے اصل میں سے ہے)۔

تَوْقٌ۔ بروزن شَوْقٌ معنی بھی وہی ہیں جو شوق کے ہیں۔

مَالَكَ تَتَوَّقُ فِیْ قُرَیْشٍ وَّتَدَعُنَا آپ کو کیا ہوا ہے، قریش کی لڑکیاں کرتے ہیں اور ہم کو (یعنی بنی ہاشم کی لڑکیوں کو) چھوڑ دیتے ہیں (ایک روایت میں تَنَوَّقُ ہے نون سے، یعنی آپ قریش میں شادی کرنا اچھا سمجھتے ہیں، پسند کرتے ہیں، اور بنی ہاشم جو قریش کا افضل ترین خاندان ہے اس کو چھوڑ دیتے ہیں ہاشم آنحضرتؐ کے پردادا تھے۔ آپ نے کنبے میں شادی کرنا پسند نہیں فرمایا اور قریش کے دور تر خاندانوں میں شادی کرنا پسند کیا جو سراسر حکمت اور دانائی پر مشتمل تھا کیونکہ کنبے میں شادی کرنا طبًّا خوب نہیں ہے اور بعضے بیوقوف کم علم اسی کو اچھا سمجھتے ہیں۔ چچا اور ماموں اور خالہ اور پھوپھی کی بیٹیوں پر جان دیتے ہیں) اِنَّ امْرَأَةً قَالَتْ لَهٗ مَا لَكَ تَتَوَّقُ فِیْ قُرَیْشٍ وَتَدَعُ سَائِرَهُمْ ایک عورت نے آنحضرت صلعم سے کہا آپ کو کیا ہوا ہے آپ قریش ہی کی عورت کرتے ہیں، عرب کے دوسرے قبیلوں کی نہیں کرتے (یہ آپ کی عین دانائی اور حکمت تھی اپنی قوم اور ملک کی عورت سے جیسی راحت ہوتی ہے وہ دوسرے ملک اور قوم کی عورت سے نہیں ہوتی افسوس ان جوان طبیعت بیوقوفوں پر جو اپنی جنس (قوم) چھوڑ کر غیر قوم میں شادی کرتے ہیں پھر ساری عمر پچھتاتے ہیں اور سر پیٹتے ہیں۔ بنی ہاشم کی عورت جو آپ نہ کرتے اس میں وہی حکمت تھی جو ابھی بیان ہوئی)

کَانَتْ نَاقَةُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَّقَةً آنحضرتؐ کی اونٹنی بہت عمدہ تھی (اور صحیح مُنَوَّقَةٌ ہے نون سے یعنی تعلیم یافتہ مؤدب تھی)۔

تِوَلَةٌ۔ محبت کا ٹوٹکہ جو عورتیں اپنے خاوند کا دل ملانے کے لئے کیا کرتی ہیں (اس میں حب کا تعویذ اور دھاگہ وغیرہ سب آگیا، کیونکہ یہ جادو میں داخل ہے)

اَلتِّوَلَةُ شِرْكٌ محبت کا گنڈا اور تعویذ اور منتر کرنا شرک ہے (یہ آپ نے اس لئے فرمایا کہ آنحضرتؐ کے زمانے میں اس قسم کے عملیات میں شرکیہ مضامین ضرور ہوا کرتے تھے بعضوں نے کہا مطلب آپ کا یہ ہے کہ اگر ٹوٹکہ کرنے والا یہ سمجھے کہ عمل کے زور سے خدا کی تقدیر رک جائے گی، تو وہ مشرک ہو گیا۔ میں کہتا ہوں کہ آیات قرآنی اور ادعیہ ماثورہ سے حب کا عمل کرنا یا حب کا تعویذ یا نقش لکھنا شرک نہیں ہو سکتا غایۃ ما فی الباب یہ ہے کہ مکروہ ہوگا)۔

قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ اِنَّ اللّٰهَ ——

قَدْ اَرَادَ بِقُرَیْشٍ التِّوَلَةَ ابوجہل کہنے لگا اللہ تعالے نے قریش پر مصیبت لانا چاہی ہے (مردود یہ نہ سمجھا کہ اللہ تعالے نے آنحضرتؐ کو بھیجکر قریش پر وہ مہربانی کی کہ سارے عالم میں ان کا نام روشن ہو گیا ورنہ قریش کو پوچھتا کون تھا) اَفْتِنَا فِیْ دَابَّةٍ تَرْعَی الشَّجَرَ وَتَشْرَبُ الْمَاءَ فِیْ كَرِشٍ لَمْ تُثْغِرْ قَالَ تِلْكَ عِنْدَنَا الْفَطِیْمُ وَالتَّوْلَةُ وَالْجَذَعَةُ (ابن عباسؓ سے کہا) ہم کو وہ جانور بتلاؤ جو درخت چرتا ہے اور پانی ایسے پیٹ میں پیتا ہے جس میں ابھی دانت نہیں نکلے (یعنی کھانے کے دانت) یا ابھی دودھ کے دانت نہیں گرے انہوں نے کہا ہمارے نزدیک تو یہ وہ بکری کا بچہ ہے جس کا دودھ چھٹا ہو اور تولہ اور ایک سال کا بچہ۔ خطابی نے کہا یوں ہی مروی ہے۔ توُلَہ اشتہ صحیح تِلْوَةٌ بکری کے بچہ کا جب دودھ چھڑا دیا جائے وہ اپنی ماں کے پیچھے پیچھے رہے تو اس کو تِلْوٌ اور تِلْوَةٌ کہتے ہیں اور ماں کو مُتْلی اس کی جمع مَتَالِیْ ہے۔

تُوْمٌ۔ لہسن بروزن و معنی ثُوْمٌ ہے۔

تُوْمَةٌ۔ موتی یا دانہ جس میں بڑا موتی پڑا ہو۔ بالا۔

اَتَعْجِزُ اِحْدَاكُنَّ اَنْ تَتَّخِذَ تُوْمَتَیْنِ مِنْ فِضَّةٍ کیا تم عورتوں میں سے کوئی اتنا بھی نہیں کر سکتی (اگر سچے موتی زیور نہ ہوں تو چاندی کے دو موتی بنا لے یا چاندی کی دو دانیاں پہن لے یا کانوں میں ڈال لے) اس کی جمع تُوَمٌ اور تُوْمٌ ہے وَمَا غَرَّ اَنَّهٗ الْتُوَّ

Marfat.com

اس کی کنکریاں موتی ہیں (یہ حوضِ کوثر کا ذکر ہے)۔

تَوٌّ۔ اکیلا طاق۔

اَلْاِسْتِجْمَارُ تَوٌّ وَالسَّعْیُ تَوٌّ وَالطَّوَافُ تَوٌّ۔ کنکریاں طاق ماری جاتی ہیں (یعنی سات) اور صفا مروہ کی دوڑ بھی اور طواف کے پھیرے بھی طاق ہی ہیں بعضوں نے استجمار سے استنجا مراد رکھا ہے فَمَا مَضَتْ اِلَّا تَوَّةٌ حَتّٰی قَامَ الْاَحْنَفُ مِنْ مَجْلِسِهٖ۔ صرف ایک گھڑی گزری تھی کہ احنف اپنی مجلس سے کھڑا ہو گیا۔

تَوًی۔ ہلاکت تباہی بربادی۔

ذٰلِكَ الَّذِیْ لَا تَوٰی عَلَیْهِ ایسے شخص پر کوئی تباہی نہیں، یا کوئی نقصان نہیں (اگر ایک دروازہ چھوڑ دے تو دوسرے دروازے سے بہشت میں جا سکتا ہے)۔ تَوِیَ الْمَالُ روپیہ تباہ ہو گیا اَتْوَاهُ اللّٰهُ اللہ اس کو تباہ کرے فَاِنْ تَوِیَ اگر ہلاک ہو جائے اَلْقَصْدُ مَثْرَاةٌ وَالسَّرَفُ مَتْوَاةٌ میانہ روی (کفایت شعاری) سے دولت بڑھتی ہے اور اڑانے سے ہلاکت ہوتی ہے (آخر میں کوڑی کوڑی سے محتاج ہو جاتا ہے)۔ اَلسَّلَفُ فِی اللَّحْمِ یُعْطِیْكَ مَرَّةً السَّمِیْنَ وَمَرَّةً التَّاوِیَ۔ جب تو گوشت میں سلم کرے تو کبھی تجھ کو موٹا تازہ گوشت دے گا، کبھی خراب نِعْمًا فَمَا تَوِیَ فَعَلَیَّ جو نقصان ہو وہ مجھ پر ہے جِهَادُ الْمَرْاَةِ اَنْ تَصْبِرَ عَلٰی تَوٰی عورت کا جہاد یہی ہے کہ خاوند کی ایذا دہی پر صبر کرے۔

مترجم کہتا ہے کہ خاوند کی ایذا دہی پر صبر کرنے والی عورتیں ہندوستان کی عورتوں کے برابر جہان بھر میں نہیں ہیں۔ خاوند اُن بیچاریوں کو مارتے کوٹتے ہیں، نان و نفقہ برابر نہیں دیتے، ان کی کمائی اُن کے ذاتی مال، زر و زیور چھین کر کھا جاتے ہیں، مگر وہ اُف نہیں کرتیں ایک حرف شکایت کا زبان پر نہیں لاتیں، نہ قاضی یا حاکم کے پاس فریاد کرتی ہیں۔ ساری عمر ایک ڈربہ میں بند رہتی ہیں۔ ایسی عورتوں کا درجہ آخرت میں نہایت بلند ہوگا اور ان کے بہشتی ہونے میں کوئی شک نہیں۔ مکہ مدینہ اور تمام بلادِ عرب اور فارس میں یہ حال ہے کہ عورتیں اپنی ذاتی دولت و اموال میں سے ایک دمڑی بھی خاوند کو نہیں دیتیں، نہ خاوند ان کا ذاتی مال لے سکتا ہے اگر ایک دن بھی ان کا معینہ مصرف نہ دو تو اُسی وقت قاضی کے پاس فریاد کر کے یا تو مصرف لیتی ہیں یا طلاق کرا لیتی ہیں۔

بابُ التاء مع الهاء

تَهَمٌ۔ بدل جانا، بگڑ جانا، حیران ہونا، ہوا کا رک جانا، گھمس ہونا۔

اَتْهَمَ۔ تہامہ میں اُترا آب و ہوا ناموافق ہوئی۔

تِهَامَةٌ۔ مکہ اور حجاز کی شمالی بستیاں۔ سیوطیؒ نے کہا ذاتِ عرق سے سمندر اور جدہ تک۔ بعضوں نے کہا کہ ذاتِ عرق سے لے کر مکہ کے پرے دو منزل تک، اس کے بعد غور ہے اور مدینہ منورہ نہ تہامہ ہے نہ نجد۔ کیونکہ وہ غور سے بلند ہے اور نجد سے پست ہے۔

جَاءَ رَجُلٌ بِهٖ وَضَحٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُنْظُرْ بَطْنَ وَادٍ لَا مُنْجِدٍ وَّلَا مُتْهِمٍ ایک شخص کو برص تھا وہ آنحضرتؐ کے پاس آیا۔ آپ نے فرمایا، ایک نالے میں جا، جو نہ نجد میں ہو نہ تہامہ میں (یعنی دونوں کے بیچ میں سرحد پر ہو) نجد وہ ملک ہے جو عذیب سے ذاتِ عرق اور یمامہ اور یمن تک ہے۔ ابن اثیر نے کہا مُتْهِمٌ وہ مقام جس کا پانی تہامہ تک بہتا ہے زَوْجِیْ كَلَیْلِ تِهَامَةَ میرا خاوند تو تہامہ کی رات کی طرح ہے (یعنی کوئی تکلیف نہیں دیتا) جیسے تہامہ کی رات کوئی تکلیف نہیں دیتی، نہ سرد ہوتی ہے نہ گرم (مگر تہامہ کا دن تو بہت گرم ہوتا ہے دھوپ ایسی سخت کہ معاذ اللہ)۔

اِنَّهٗ حَبَسَ فِیْ تُهْمَةٍ آنحضرت صلعم نے ایک شخص کو گمان پر قید کیا (گو اس پر پورا ثبوت نہ تھا۔ یعنی ثبوت حاصل ہونے کے انتظار میں جیسے زیرِ تفتیش قیدی ہوتے ہیں)

تُهْمَةٌ یا تُهَمَةٌ۔ اتہام۔ یعنی کسی شخص پر کوئی عیب لگانا۔

هُمْ عَدُوُّنَا وَ تُهَمَتُنَا وہ ہمارے دشمن ہیں اور ہم پر عیب لگانے والے ہیں اِتَّهِمُوْا رَاْیَكُمْ یہ سہل بن سعدؓ کا قول ہے۔ جب حضرت علی رضؓ کی خلافت میں لڑائی کی ٹھہری، اور سہل نے جنگ میں توقف کیا تو لوگوں نے اُن پر ملامت کی سہل

Marfat.com

کا مطلب یہ ہے کہ تم مجھ پر کیا عیب لگاتے ہو، اپنی رائے پر عیب رکھو دیکھو حدیبیہ میں اگر میں آنحضرت ص کی رائے کے خلاف کر سکتا تو کافروں سے خوب لڑتا۔ میری رائے یہی تھی، مگر ہم نے آنحضرت ص کی متابعت کی اور اپنی رائے کا کچھ خیال نہیں کیا آخر اس کا انجام بخیر ہوا ایسے ہی اس وقت بھی جنگ میں جلدی نہ کرو ذرا توقف کرو، سوچو) اِذَا اتَّهَمَ الْمُؤْمِنُ اَخَاهُ انْمَاثَ فِیْ قَلْبِهِ الْاِیْمَانُ كَمَا یَنْمَاثُ الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ جب کوئی مسلمان اپنے بھائی مسلمان پر جھوٹی تہمت لگائے تو اس کے دل میں ایمان اس طرح گھل جاتا ہے جیسے نمک پانی میں گل جاتا ہے شَرُّ النَّاسِ مَنِ اتَّهَمَ اللّٰهَ فِیْ قَضَائِهٖ (سب میں برا آدمی وہ ہے جو اللہ کی تقدیر پر عیب رکھے اس کی قضا کو برا سمجھے، حالانکہ وہ بڑا حکیم ہے، اس کی ہر ایک قضا حکمت اور مصلحت سے بھری ہوئی ہے۔)

تَهَنٌ۔ سونا۔

اَلَا اِنَّ الْعَبْدَ تَهِنَ اب یہ پکار دے کہ بندہ سو گیا تھا (اس وجہ سے مغالطہ ہوا اور وقت سے پہلے اذان دیدی بعضوں نے کہا تَهِنَ اصل میں تَهِمَ تھا۔ مطلب وہی ہے۔ یعنی گرمی اور گمس کی وجہ سے میں پریشان ہو گیا تھا، سمجھا کہ وقت آگیا میم کو نون سے بدل دیا۔)

تَهْوٌ۔ غافل ہونا۔

تِهْوَاءٌ۔ ایک ٹکڑا ایک حصہ۔

باب التاء مع الیاء

تَیْحٌ۔ تیار رہنا مقدر میں ہونا جھکنا

اِتَاحَةٌ۔ تیار کرنا، مقدر کرنا۔

مُتَاحٌ۔ جو امر تقدیر میں ہو۔

مِتْیَاحٌ۔ بہت حرکت کرنیوالا، جو امر مقدر ہو۔

اَتَاحَ اللّٰهُ لَهٗ اَتَاحَ اللّٰهُ اس کی تقدیر بری کرے اس کی خرابی کا سامان کرے فَبِیْ حَلَفْتُ لَاُتِیْحَنَّهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِیْمَ مِنْهُمْ حَیْرَانَ ان میں اپنی قسم کھاتا ہوں ان کی قسمت میں وہ بلا رکھوں گا کہ ان میں کے عقلمند شخص کو بھی حیران کر دے گی (بیوقوف کا تو ذکر کیا ہے) اُتِیْحَتْ بَعْدَ مُوْسٰی فِتْنَةٌ فَخَمِیَا حِنْدَاسٌ حضرت موسیٰ ع کے بعد ایک سخت تاریک بلا قسمت میں لکھی گئی كَمَدٌ مُتِیْحٌ وَهَمٌّ مُهِیْجٌ ایک پھیلا ہوا رنج ہے اور ایک جوش اٹھانے والا صدمہ ہے (یہ حضرت علی رض نے حضرت فاطمہ رض کی وفات پر فرمایا)۔

تَیْخٌ۔ تیخ (لکڑی) سے مارنا۔

مِتْیَخَةٌ۔ لکڑی عصا۔

تَیْدٌ۔ نرمی ملائمت۔

تَیْدَكَ زَیْدًا۔ زید پر نرمی کر۔

تَیَرَانٌ۔ جوش مارنا، بڑی موجیں اٹھنا

اِتَارَةٌ۔ ایک کے بعد ایک لوٹانا۔

تَیَّارٌ۔ سمندر کی موج

تَارَ تَیَرَانًا۔ دریا نے موج ماری۔

ثُمَّ اَقْبَلَ مُزْبِدًا كَالتَّیَّارِ پھر سمندر کی موج کی طرح پھین اٹھاتا ہوا آیا۔

تَارَةٌ۔ ایک بار۔

تَیْرَانِیٌّ۔ لغت کا ایک عالم تھا اس کا نام محمد بن عبداللہ نحوی تھا۔ مجمع تَیَارٌ۔ مغرور متکبر شخص تَارَةً بَعْدَ تَارَةٍ بار بار جیسے مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ اور كَرَّةً بَعْدَ كَرَّةٍ۔

تَیَزَانٌ۔ مرجانا۔

تَیْزٌ۔ غلبہ کرنا۔

تَیَّازٌ۔ پست قد، غلیظ، سخت۔

تَیْسٌ۔ بکرا، بڑا ایینڈھا، جاہل بیوقوف۔

تَتْیِیْسٌ۔ تابعدار کرنا، مسخر کرنا۔

تِیْسِیْ۔ ایک کلمہ ہے جو عرب لوگ کسی بات کو جھٹلانے اور باطل کرنے کے لئے کہتے ہیں۔

تِیْسِیْ جَعَارِ اور تِیْسِیْ جَعَارِ دونوں ایسے مقام پر کہتے ہیں، جب کسی کو جھٹلانا منظور ہوتا ہے۔ (تو جھوٹا ہی جھوٹ)۔

Marfat.com

وَرُجِي جَعَانِيَا۔ نامرد اور بھگوڑے کے لئے کہتے ہیں۔ جَعَارِ بجو کا نام ہے یہ جَاعِرَۃٌ سے معدول ہے جیسے قَطَامِ قَاطِعَۃٌ سے جعر ہگنے میں کو کہتے ہیں، بجو بہت ہگتا ہے اس لئے اُس کا نام جَعَارِ ہوا وَاللّٰہِ لَا یُنْبِتْہُمْ عَنْ ذٰلِكَ قسم خدا کی میں تو اُن کو اس بات سے پھیر دوں گا اور ان کی بات باطل کر دوں گا۔ وَلَا تَيْسُ اِلَّا مَاشَاءَ الْمُصَدِّقُ زکوٰۃ میں نر یعنی بکرا نہ لیا جائے گا مگر جب تحصیلدار نر جانور لینا مناسب سمجھے (مثلاً زکوٰۃ کے جانوروں میں نر کی ضرورت ہو) اِنَّ تَيْسٌ اُكْرِيْهِ میرے پاس ایک بکرا ہے جس کو میں کرایہ پر چلاتا ہوں۔

تَيْعٌ یا تَيْعٌ یا تَيَعَانٌ۔ نکلنا، بہنا، کھلنا، جانا، توڑنا، قے کرنا، مشتاق ہونا، جلدی کرنا۔

اَتَاعَ۔ قے کی۔

تَتَيَّعَ۔ جلدی کی۔

تَتَايَعَ فِي الشَّيْءِ۔ بن سوچے سمجھے بُرے کام میں گر پڑا فِي التِّيْعَةِ شَاةٌ تیعہ یعنی کم سے کم والے نصاب مثلاً پانچ اونٹوں اور چالیس بکریوں میں ایک بکری زکوٰۃ کی دینا ہوگی لَا تَتَايَعُوْا فِي الْكَذِبِ كَمَا يَتَتَايَعُ الْفَرَاشُ فِي النَّارِ۔ جھوٹ میں اتنی جلدی مت گرو جیسے پروانے آگ پر گرتے ہیں (بن سوچے سمجھے بے ضرورت جھوٹ مت بولو) لَمَّا نَزَلَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ اِنْ رَأَى رَجُلٌ مَعَ امْرَأَتِهٖ رَجُلًا فَيَقْتُلُهٗ تَقْتُلُوْنَهٗ وَاِنْ اَخْبَرَ جُلِدَ ثَمَانِيْنَ اَفَلَا يَضْرِبُهٗ بِالسَّيْفِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفٰى بِالسَّيْفِ شَا اَرَادَ اَنْ يَقُوْلَ شَاهِدًا فَامْتَنَعَ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا اَنْ يَتَتَايَعَ فِيْهِ الْغَيْرَانُ وَالسَّكْرَانُ جب یہ آیت اُتری وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ تو حضرت سعد بن عبادہ کہنے لگے (جو خزرج قبیلے کے سردار تھے) اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس مرد کو دیکھے (تو کیا کرے؟) اگر اس کو مار ڈالے تو تم لوگ بھی (اس کے بدلے جان) اس کو مار ڈالو گے۔ اگر چھوڑ دے اور لوگوں سے بیان کرے کہ فلاں مرد نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا ہے تو تم لوگ اس کو (حد قذف کے) اسّی کوڑے مارو گے (کیونکہ گواہ نہیں ہیں) یہ سُنکر آنحضرت ﷺ نے فرمایا، تلوار کی گو... آپ نے ہی کا حرف نہیں فرمایا کافی ہے۔ آپ یہ فرمانا چاہتے تھے کہ تلوار کی گواہی بس ہے، پھر آپ ٹھہر گئے اور یوں فرمایا اگر غیرت والے اور نشہ باز لوگ خون کرنے میں جلدی نہ کریں (یہ ڈر نہ ہوتا) (شرط کا جواب محذوف ہے یعنی تو میں یہ حکم دیتا کہ تلوار کی شہادت کافی ہے) (اب ہماری شریعت کی رو سے اگر کوئی شخص غیر مرد کو اپنی بیوی کے پاس دیکھے، لیکن وہ کسی فعلِ شنیعہ میں معروف نہ ہو اور اس کو مار ڈالے تو اُس سے قصاص کیا جائے گا لیکن اگر فعل شنیعہ میں معروف ہو تو قصاص نہ ہوگا۔ قانون دانوں نے بھی ایسا ہی کہا ہے۔ سخت اشتعال طبع کی حالت میں جو کوئی قتل کرے تو وہ قتلِ عمد نہیں ہے اور اس میں قتل کی سزا نہ دی جائے گی) اِنَّ عَلِيًّا اَرَادَ اَمْرًا فَتَتَايَعَتْ عَلَيْهِ الْاُمُوْرُ فَلَمْ يَجِدْ مَنْزَعًا حضرت علیؓ نے ایک امر کا ارادہ کیا، مگر دوسرے امور ان پر آ کر ایسے پڑ گئے (جیسے جنگ جمل اور جنگ خوارج اور جنگ صفین) کہ وہ ان میں سے نکل نہ سکے (سارا خلافت کا زمانہ انہی جھگڑوں میں گزر گیا جو تدابیر آپ نے اصلاحِ دین اور دنیا کے لئے سوچی تھیں وہ نہ کر سکے) نَعُوْذُ بِكَ اَنْ نَتَتَايَعَ بِنَا اَهْوَاءُنَا دُوْنَ الْهُدَى الَّذِيْ جَاءَ مِنْ عِنْدِكَ ہم تیری پناہ چاہتے ہیں اس سے کہ ہماری خواہش نکل کر اس ہدایت سے روک دیں جو تیرے پاس سے آئی ہے (یعنی نفس کی خواہش شریعت کی پیروی پر غالب آ جائے)

تِيْفَاقٌ (یہ باب الواو مع الفاء میں ذکر کرنا تھا) یا تَوْفَاقٌ، برابر مقابل آمنے سامنے هُوَ بَيْتٌ فِي السَّمَآءِ تِيْفَاقَ الْكَعْبَةِ يَعْنِي الْبَيْتَ الْمَعْمُوْرَ آسمان پر ایک گھر ہے خانہ کعبہ کے مقابل یعنی بیت المعمور۔

تَيْكٌ۔ گٹھری، جوالق۔

تُيُوْكٌ تائك۔ یعنی احمق ہونا

تِيْكَ مرکب ہے تی سے اور کافِ خطاب ہے اس کی تصغیر تَيَّاكَ ہے۔

Marfat.com

تَیَّمَ یا تَتْیِیْمٌ غلام بنا دینا، تابعدار کر دینا۔

تِیْمَۃٌ یا تِیْمَۃٌ جو بکری چالیس پر زائد ہو اور دوسرے نصاب تک نہ پہنچے۔ یا جو بکری قحط کے زمانہ میں کاٹی جائے یا دودھ کی بکری جو گھر میں پالی جاتی ہو، جنگل میں نہ چرتی ہو۔

تَیْمَاءُ۔ ایک بستی ہے شام میں۔

اَلتِّیْمَۃُ لِصَاحِبِھَا۔ تیمہ بکری اس کے مالک کے پاس رہے گی۔ (اس پر زکوٰۃ دینا نہ ہوگی) فَاَجْلَاھُمْ اِلٰی تَیْمَاءَ اَوْ اَرِیْحَاءَ۔ حضرت عمرؓ نے ان یہودیوں کو تیما یا اریحا میں جلا وطن کیا (یہ دونوں بستیوں کے نام ہیں ملک شام میں)

مُتَیَّمٌ محبت کے دام میں گرفتار، ذلیل اور خوار۔

کعب بن زہیر کے قصیدے میں ہے مُتَیَّمٌ اِثْرَھَا لَمْ یُفْدَ مَکْبُوْلُ مجمع البحار میں حدیث کو یوں لکھا ہے۔ اَلتِّیْمَۃُ لِاَھْلِھَا معنی وہی ہیں جو اوپر گزرے۔

تِیْنٌ۔ انجیر

تَیَّانٌ۔ انجیر فروش۔

تَانِ کَالْمِرْتَانِ حدیث میں ایسا ہی مروی ہے۔ لیکن صحیح یوں ہے تَانِکَ الْمِرْتَانِ یہ دونوں خصلتیں دو بار دو خصلتوں کے برابر ہیں اَلتِّیْنُ الْمَدِیْنَۃُ وَالزَّیْتُوْنُ بَیْتُ الْمَقْدِسِ وَطُوْرُ سِیْنِیْنَ اَلْکُوْفَۃُ قرآن شریف میں سورۂ وَالتِّیْنِ میں تین سے مراد مدینہ ہے اور زیتون سے بیت المقدس، اور طور سینین سے کوفہ اور البلد الامین سے مکہ مراد ہے)

مَتَانَۃٌ جہاں انجیر بویا جاتا ہے۔

تِیْنَا۔ ایک لغت ہے سِیْنَا میں جیسے کہتے ہیں، طور تینا بجائے طور سینا کے (مجمع میں ہے کہ انجیر تین طرح کا ہوتا ہے۔ سفید، سرخ، سیاہ۔ سفید سب سے اعلیٰ قسم ہے۔)

تِیْہٌ۔ تکبر کرنا، غرور کرنا، حیران پریشان ہونا، راہ گم کرنا۔

اِتَاھَۃٌ۔ گمراہ کرنا، راستہ بھلا دینا۔

اِنَّکَ امْرَءٌ تَائِہٌ۔ تو مغرور آدمی ہے، گھمنڈی،

فَتَاھَتْ بِہٖ سَفِیْنَتُہٗ۔ اس کی کشتی بے راہ چلی گئی یَتِیْہُ قَوْمٌ

قِبَلَ الْمَشْرِقِ مشرق کی طرف کے کچھ لوگ صحیح راستہ چھوڑ کر غلط راستہ اختیار کریں گے (ہندوستان مدینہ سے مشرق کی جانب ہے تمام مذہبی خرابیاں اسی ملک سے پیدا ہوئیں اور پیدا ہوتی جاتی ہیں) مَا اَحْسَنَ تَوَاضُعَ الْاَغْنِیَاءِ لِلْفُقَرَاءِ وَاَحْسَنُ مِنْہُ تِیْہُ الْفُقَرَاءِ عَلَی الْاَغْنِیَاءِ اِتِّکَالًا عَلَی اللّٰہِ الدار کا فقیروں کے سامنے عاجزی کرنا کیسا اچھا امر ہے۔ اس سے بھی اچھا یہ ہے کہ فقیر مالداروں پر تکبر کریں، اللہ پر بھروسہ کر کے، ایسا فقیر وہی ہے جس کو مالدار کی ذرا بھی پرواہ نہ ہو نہ اس کی خوشامد کرے، البتہ نیک اور صالح لوگوں سے گو وہ محتاج ہوں، بتواضع پیش آئے، دنیاداروں سے متکبر اور بے پرواہ رہے، جیسے کہتے ہیں اَلتَّکَبُّرُ مَعَ الْمُتَکَبِّرِیْنَ عِبَادَۃٌ مغروروں سے غرور کرنا عبادت ہے۔)

مترجم۔ کہتا ہے جب اس کتاب کا چھپنا شروع ہوا تو میں نے ایک دنیادار کو یہ لکھا کہ اگر تم سے کچھ اعانت ہو سکے تو کرو۔ یہ حال سنکر ایک صاحب نے مجھ کو لکھا کہ وہ دنیادار تم سے صاف نہیں ہیں، وہ ہرگز اعانت نہ کریں گے۔ میں نے ان کو جواب دیا کہ کیا خوب ہو اگر وہ کچھ اعانت نہ کریں میرا بھروسہ اللہ پر ہے نہ کہ زید و عمر کی اعانت پر۔ آخر اللہ تعالیٰ نے بلا منت غیرے اپنے خزانۂ غیب سے اس کتاب کا مصرف طباعت پورا کرا دیا۔ والحمد للہ حمدا کثیرا۔

تِیْہُ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ۔ وہ جنگل جس میں بنی اسرائیل مصر سے نکل کر پھنس گئے تھے۔

مُوْسٰی مَاتَ فِی التِّیْہِ حضرت موسیٰؑ اسی جنگل میں گزر گئے

تَیْھُوْرٌ۔ نرم برابر زمین، نالہ کے بالائی حصے اور پہاڑ کے درمیان کی زمین، مغرور متکبر آدمی۔ ہموار زمین۔

بِہٖ تَیْھُوْرٌ۔ وہ مغرور ہے۔

تَیَّا۔ تا کی تصغیر ہے

مَنْ یَّعْرِفُ تَیَّا۔ اس چھوٹی لڑکی کو کوئی پہچانتا ہے (یہ حضرت عمرؓ نے ایک دبلی سوکھی لڑکی کے لئے فرمایا، ان کے ساتھ والے نے کہا، یہ آپ کی بیٹی ہے) تَیَّامَتِ التَّوْفِیْقِ خَیْرٌ مِّنْ کَثِ

Marfat.com

العَق۔ ایک کاڑی (تنکا) اُٹھایا اور کہا اتنی ذراسی توفیق بہت عمل سے بہتر ہے (یہ کسی اگلے شخص کا کلام ہے) کَیْفَ تِیْکُم۔ اب یہ کیسی ہے؟ (یہ آنحضرتؐ نے حضرت عائشہ رضؓ کو فرمایا جب وہ بیمار تھیں اور مردودوں نے اُن پر طوفان جوڑا تھا اُن سے سمجھے۔ آنحضرتؐ کے دل میں بھی کچھ شبہ پیدا ہو گیا تھا

اور آپ حجرے کے باہر ہی باہر رہ کر کھڑے کھڑے حضرت عائشہؓ کی مزاج پرسی فرما کر چلے جاتے، ان کے پاس نہ آتے۔)

تم الجزء الثالث ویتلوہ الجزء الرابع ان شاء اللہ تعالیٰ اولہ حرف الثاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب الثاء المثلثة

باب الثاء مع الهمزه

ثاء تیسرا حرف ہے حروف تہجی میں سے اس کا عدد حساب جمل میں ۵۰۰ ہے

ثَأَبٌ یا ثَأَبٌ۔ سست ہونا اور سستی سے بلا قصد منہ کا کھل جانا، تَثَاءَبَ اور تَثَاؤُبٌ۔ جماہی لینا۔

ثُوَبَاءُ: جماہی۔

ثَأَبَ۔ بھی اسی معنے میں آیا ہے۔

أَثْأَبٌ۔ ایک درخت ہے جنگل کے درختوں میں سے۔

اَلتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَالْعَطْسَةُ مِنَ اللّٰهِ جماہی شیطان کی طرف سے ہے (جو کہ بہت کھانے اور سستی کی وجہ سے ہوتی ہے) اور چھینک اللہ کی طرف سے ہے (جو کہ چھینک سے دماغ صاف ہوتا ہے) فَإِذَا قَالَ هَا ضَحِكَ الشَّيْطَانُ جب زور سے منہ بند نہ کرے، ہا ہا کی آواز نکالے تو شیطان ہنستا ہے۔ (منہ میں گھس جاتا ہے، اس پر ہنستا ہے اور خوش ہوتا ہے۔)

ثَأْدٌ۔ پیاسا ہونا، سیراب ہونا، تھم جانا، سیراب کرنا، پیاسا رکھنا، ہٹا دینا، روک دینا۔

تَثَأْثَأَ۔ سفر کا ارادہ کر کے پھر ٹھہر گیا، ڈر گیا۔

ثَأْثَأَةٌ۔ بکرے کا بکری کو جفتی کے لئے بلانا۔

ثَأَجٌ۔ بکری کا آواز کرنا۔ چیخنا۔

ثُوَاجٌ۔ بکری کی آواز۔

لَا تَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَى رَقَبَتِكَ شَاةٌ لَهَا ثُوَاجٌ۔ دیکھو قیامت میں اس طرح نہ آئیو کہ گردن پر بکری لدی ہو، وہ میں میں کر رہی ہو۔ إِنَّ لَهُمُ الثَّاجِجَةُ چلانے والی بکری وہ لے لیں۔

ثَأَدٌ۔ تری، رطوبت، ٹھنڈک۔

ثَأِدَ۔ تر ہونا، ٹھنڈا ہونا۔

ثَأْدَاءُ۔ لونڈی۔

قَالَ عُمَرُ فِي عَامِ الرَّمَادَةِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَجْعَلَ مَعَ كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِثْلَهُمْ فَإِنَّ الْإِنْسَانَ لَا يَهْلِكُ عَلَى نِصْفِ شِبَعِهِ فَقِيلَ لَهُ لَوْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ فِيهَا بِابْنِ ثَأْدَاءَ جس سال قحط ہوا تھا یعنی مرگ کے حضرت

Marfat.com

عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے یہ چاہا کہ ہر گھر میں جتنے لوگ ہیں اُتنے ہی لوگوں کا اور کھلانا اُن پر لازم کر دوں، کیونکہ آدمی آدھا پیٹ کھانے سے مرتا نہیں بلکہ اور چاق و چست رہتا ہے۔ اِس طرح سب پل جائیں گے) لوگوں نے اُن سے کہا، تم ایسا کرو تو لونڈی زادے نہ ہو... گے (یعنی بخیل اور عاجز یا احمق عورت کے جنے ہوئے نہ ہوگے)۔

ثَأْجٌ۔ چیخنا۔

ثَأَّجٌ۔ شیر۔

ثَوَائِجُ۔ چیخنے والیاں۔

ثَأْرٌ۔ خون کا بدلہ چاہنا، خونی کو مارنا، دشمن جس کا خون کرنا منظور ہو کینہ۔

یَالَثَارَاتِ الْحُسَیْنِ۔ امام حسینؓ کے خون کا بدلہ لینے والو! اَنَا لَهُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْمَوْتُوْرُ الثَّائِرُ یا رسول اللہ، اُس نے میرا نقصان کیا ہے (میرے عزیز کو مارا ہے) میں اُس سے بدلہ لونگا (اس کو ماروں گا) یَا ثَارَاتِ عُثْمَانَ اے عثمان رضؓ کے خون کا بدلہ چاہنے والو یا اے عثمانؓ کے قاتلو! لَا تَغْمِدُوْا سُیُوْفَکُمْ عَنْ اَعْدَائِکُمْ فَتُوْتِرُوْا ثَأْرَکُمْ اپنے دشمنوں کو چھوڑ کر تلواریں نیام میں مت کرو، ایسا کروگے تو دشمن کو موقع دوگے وہ اپنے نقصان کی تلافی کرے گا وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا۔ ایسا کر ہم اسی سے بدلہ لیں، جس نے ہم پر ظلم کیا (نہ کہ ایک کے قصور کا بدلہ دوسرے سے لیں، جیسے جاہلیت والوں کا دستور تھا) مَنْ تَرَکَهُنَّ خَشْیَةَ ثَائِرٍ جو شخص سانپوں کو چھوڑ دے اس ڈر سے کہ اُس سے بدلہ لیا جائے گا (دوسرا سانپ آکر اس کو کاٹے گا) اِذَا خَرَجَ الْقَائِمُ یَطْلُبُ بِدَمِ الْحُسَیْنِ وَیَقُوْلُ نَحْنُ اَهْلُ الدَّمِ وَطُلَّابُ التِّرَةِ۔ جب اللہ کے حکم سے ایک شخص کھڑا ہوگا جو امام حسینؓ کے خون کا بدلہ چاہے گا اور کہے گا، ہم خون والے ہیں اور بدلہ چاہنے والے (شاید مراد مختار ہو جس نے قاتلین امام حسین ؑ سے خوب بدلہ لیا)۔ بِکُمْ یُدْرِکُ اللّٰهُ ثَأْرَ کُلِّ مُؤْمِنٍ اللہ تعالےٰ تمہارے ذریعہ سے ہر مومن کے خون کا بدلہ لے گا۔ اَشْهَدُ اَنَّکَ ثَارُ اللّٰهِ وَابْنُ ثَارِهٖ میں گواہی دیتا ہوں، تم وہ شخص ہو جس کے خون کا دعویدار اللہ تعالےٰ ہے اور ایسے ہی شخص کے بیٹے ہو۔ اَدْرِکْ فِیْ عَدُوِّیْ ثَارِیْ میرا بدلہ جو میرے دشمن سے قتل دے، مجھ کو دکھلا دے، زندگی ہی میں اُس کی تباہی دیکھ لوں۔ مَنْ تَرَکَ قَتْلَ الْحَیَّاتِ خَشْیَةَ الثَّارِ جو شخص اِس ڈر سے کہ بدلہ لیا جائے گا سانپوں کا مارنا چھوڑ دے۔

ثَأَطٌ۔ بدبودار ہونا۔

ثُؤَاطٌ۔ زکام۔

ثَأْطَاءُ۔ احمق عورت، لونڈی۔

ثَأْطَةٌ۔ کالی کالی کیچڑ۔

ثَأْطٌ حَمِئَةٌ۔ کالی بدبودار کیچڑ، عرب میں ایک مثل ہے ثَأْطَةٌ مُدَّتْ بِمَاءٍ ایک تو کالی کیچڑ دوسرے اوپر سے پانی، اُس وقت کہتے ہیں جب کسی احمق کو کوئی منصب مل جاتا ہے اور اُس کی حماقت اور بڑھ جاتی ہے۔ جیسے کریلا اور نیم چڑھا۔

ثُؤْلُوْلٌ۔ دانہ پھوڑی، اگرہ، رسولی، گھنڈی، بھٹنی۔

کَاَنَّهٗ ثَآلِیْلُ۔ مُہرِ نبوت گویا پھوڑی کی طرح تھی (چھوٹے دانے، گھنڈی یا مسّے کی طرح)۔

ثَأْیٌ۔ بگاڑ، فساد، خرابی۔

وَرَابَ الثَّأْیَ۔ اور حضرت صدیقؓ نے فساد کی اصلاح کی۔ رَابَ اللّٰهُ الثَّأْیَ اللہ اس کی وجہ سے فساد کی اصلاح کرے ثَأَی بَیْنَهُمْ ان میں فساد کرا دیا عَظُمَ الثَّأْیُ بَیْنَهُمْ ان میں بڑا فساد ہو گیا اَثْاَی اِثْخَانًا کشت و خون کیا زخمی کیا۔

ثَاطٌ۔ بدبودار ہونا (جیسے ابھی گذرا)۔

اِبْنُ الثَّاطَاءِ۔ لونڈی کا جنا

ثَاطَةٌ۔ ایک کیڑا جو ڈنک مارنے والا۔

بابُ الثّاء مع الباء

ثَبٌّ۔ اطمینان سے بیٹھنا، پورا ہونا۔

جَارِیَةٌ ثَابَّةٌ بمعنی جَارِیَةٌ شَابَّةٌ یعنی جوان چھوکری

ثَبَاتٌ یا ثُبُوْتٌ۔ ٹھہرنا، ہمیشہ ہونا، دلیل سے معلوم ہونا۔

Marfat.com

ثابت ہونا، ہمیشہ کرنا، مواظبت کرنا۔
ثَبُتَ ثَبَاتَةً وَثُبُوْتَةً۔ بہادر اور شجاع تھا۔
تَثْبِيْتٌ اور اِثْبَاتٌ ثابت کرنا، اچھی طرح پہچاننا۔
اِثْبَاتٌ۔ جادہ ہونا، سست کردینا ایسا کہ حرکت نہ کرسکے، (یعنی زخمی کرکے یا مار کے)۔
فَطَعَنْتُهٗ فَاَثْبَتُّهٗ۔ میں نے اُس کو برچھا مار کر ٹھہرا دیا اب وہ حرکت نہیں کرسکتا۔
لِيُثْبِتُوْكَ۔ (جو قرآن میں ہے) تجھ کو مار کر بے حرکت کردیں یا قید کردیں۔
ثَوَابِتٌ۔ وہ ستارے جو سبعہ سیارے کے علاوہ ہیں۔
دَاءُ ثُبَاتٌ۔ وہ بیماری جو ہلنے نہ دے۔
اِذَا اَصْبَحَ فَاَثْبِتُوْهُ بِالْوَثَاقِ۔ جب صبح ہو تو ان کو یعنی پیغمبر صاحب کو مضبوط رسّی سے باندھ لو، قید کرلو۔ (یہ قریش کے کافروں نے رات کو دارالندوہ میں مشورہ کیا تھا) ثُمَّ جَاءَ اَثْبَتَ اَنَّهٗ مِنْ رَمَضَانَ۔ پھر گواہی آئی کہ وہ دن رمضان کا تھا
بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ وَّلَا ثَبَتٍ۔ بغیر ثبوت اور بغیر گواہ کے بِلَا ثَبَتٍ وَّلَا بَيِّنَةٍ بغیر ثبوت اور بغیر گواہ کے لَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ ابوذر نے یہ نہیں بیان کیا کہ ہر ایک پیغمبر کون کونسے آسمان پر تھے فَلْتَسْتَثْبِتْ لِيْ مِنْهُ میرے لئے ان سے اس حدیث کی مضبوطی کرلو پھر پوچھ لو (ان کو یہ شبہ ہوا کہ شاید یہ حدیث آنحضرتؐ کی نہ ہو، بلکہ حکمت کی کتابوں میں انھوں نے دیکھی ہو اور بھول چوک سے آنحضرتؐ کی طرف نسبت کردی ہو، یہ نہیں کہ انھوں نے اُن کو جھوٹا سمجھا) ثَبَّتَنِيْ مَعْمَرٌ عَنْ عُرْوَةَ معمر نے اس حدیث کو عروہ سے مضبوط کیا (یعنی زہری سے سنکر) وَكَانَ ذَا اَثْبَتٍ وہ مضبوطی والا تھا ثُمَّ سَلُوْا لَهٗ بِالتَّثْبِيْتِ پھر اُن کے لئے مضبوطی کی دعا کرو (یعنی سوالات کے جوابات ٹھیک طور سے دینے کے لئے فقہی نے کہا اس حدیث سے تلقینِ میت کا ثبوت نہیں ہوتا مگر اس میں کوئی قباحت نہیں، کیونکہ تلقین ذکر الٰہی ہے اور میت اور حاضرین کو اعتقادی باتوں کا سنانا ہے، ان کے لئے دعا کرنا ہے

یہ سب اچھی باتیں ہیں اور بہت سے علماء نے تلقینِ میت کو مستحب رکھا ہے اور اس کے اثبات میں ایک حدیث نقل کی ہے، جس کا اسناد صحیح نہیں ہے مگر اس کی تائید دوسری روایتوں سے ہوتی ہے۔ اسی طرح میت کے پاس قرآن پڑھنا مستحب رکھا ہے اگر سارا قرآن پڑھا جائے تو اور اچھا ہے۔)

مؤلف کہتا ہے جب تک حدیث صحیح سے کسی امر دینی کا ثبوت نہ ہو اس وقت تک اُس کے کرنے میں ثواب کجا بلکہ عذاب کا ڈر ہے کیونکہ اس کا کرنا بدعتِ شرعی ہوگا۔ مگر حدیثِ تلقین کے راوی جب صحابہؓ اور تابعینؒ ہیں، تو گو اُس کا اسناد ضعیف ہی سہی تلقین کا وجود قرونِ ثلٰثہ میں پایا گیا، پس وہ بدعت شرعی نہ ہوگی اور اس کے کرنے میں کوئی قباحت نہیں۔ اب قرأتِ قرآن کا ثواب میت کو پہنچتا ہے یا نہیں۔ یہ مسئلہ اختلافی ہے مگر محققینِ اہلِ حدیث کا یہ مذہب ہے کہ ہر قسم کی عبادت کا ثواب خواہ مالی ہو یا بدنی میت کو پہنچ سکتا ہے اور اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے یہی امید ہے۔

ثُبَةٌ۔ جماعت، گروہ۔
ثَبَتٌ۔ سچا، ثقہ۔
ثَبَتٌ۔ دلیل اور حجت کو بھی کہتے ہیں۔
ثَبْتٌ۔ بہادر، مضبوط دل والا سوار۔
اَثْبَاتٌ۔ ثقات، معتبر لوگ، سچے (یہ جمع ہے ثَبَتٌ کی)

ثبج

ثَبَجٌ۔ میانی، بیچ کی، نہ بہت اعلےٰ نہ بہت ادنیٰ، بیچ کا مقام، صدر مقام، مونڈھے اور پشت کا درمیانی حصہ۔
ثَبْجٌ۔ چھپا لینا، اچھی طور پر صاف بات نہ کہنا۔
ثَبْجٌ اور ثُبُوْجٌ۔ گوٹ مار کر انگلیوں کے کناروں پر بیٹھنا
تَثْبِيْجٌ بمعنی ثَبْجٌ ہے۔
اِثْبِجَاجٌ۔ بھرجانا، موٹا ہونا۔ لٹک جانا۔
ثَبَجَةٌ۔ متوسط شخص، نہ رذیل نہ شریف اعلیٰ درجہ کا۔
خِيَارُ اُمَّتِيْ اَوَّلُهَا وَاٰخِرُهَا وَبَيْنَ ذٰلِكَ ثَبَجٌ اَعْوَجُ لَيْسَ مِنْكَ وَلَسْتَ مِنْهُ۔ میری امت میں بہتر وہ لوگ ہیں جو شروع میں ہیں (صحابہ اور تابعینؒ) اور جو اخیر میں

Marfat.com

ہوں گے (امام مہدی علیہ السلام کے ساتھی) ان دونوں کے بیچ میں ایک ٹیڑھا کج گروہ ہے (خارجی، رافضی، بدعتی، مشرک) نہ وہ میرا ہے نہ میں اس کا ہوں وَ اَغلُوا الثَّبَجَۃَ زکوٰۃ میں بیچ کا مال دو نہ اعلیٰ درجہ کا نہ ادنیٰ درجہ کا۔ یُوْشِکُ اَنْ یَّرَی الرَّجُلُ مِنْ ثَبَجِ الْمُسْلِمِیْنَ وہ زمانہ قریب ہے جب ایک آدمی جو بیچ مسلمانوں میں سے (یا مسلمانوں کے شرفاء اور عمائد میں سے) دیکھا جائے گا یَرْکَبُوْنَ ثَبَجَ ھٰذَا الْبَحْرِ اس سمندر کے بیچوں بیچ یا بیچ گہرے مقام میں سوار ہو رہے ہیں۔ کُنْتُ اِذَا فَاتَحْتُ عُرْوَۃَ فَتَقْتُ بِہٖ ثَبَجَ بَحْرٍ جب میں عروہ سے کسی مسئلہ میں حکم چاہتا (یا ان سے گفتگو کرتا) تو گویا ایک سمندر کے بیچ کا حصہ چیرتا (یہ عروہ کے کثرتِ علم کی تعریف ہے) وَعَلَیْکُمُ الرِّوَاقَ الْمُعَنَّبَ وَاضْرِبُوْا ثَبَجَہٗ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ رَاکِدٌ فِیْ کِسْرِہٖ ڈوریوں دار خیمہ لازم کر لو، اور اس کے بیچوں بیچ کو دبائے رکھو (لگا دو) اس لئے کہ شیطان (سانپ وغیرہ) اس کے کنارے میں جم جاتا ہے (جب سب کھول ڈالو گے یا بیچ کا حصہ بھی کھڑا کر دو گے تو سانپ بچھو وغیرہ خود نکل جائیں گے) فَاِنْ جَاءَتْ بِہٖ اُثَیْبِجَ فَھُوَ لِھِلَالٍ اگر اس عورت کا بچہ اونچے مونڈھے اور پشت کا پیدا ہوا تو وہ ہلال کا نطفہ ہے (محیط میں اس حدیث کو یوں نقل کیا ہے اِنْ جَاءَتْ بِہٖ اُثَیْبِجَ حَمْشَ السَّاقَیْنِ فَھُوَ لِزَوْجِھَا وَاِنْ جَاءَتْ بِہٖ اَوْرَقَ جَعْدًا جُمَالِیًّا خَدَلَّجَ السَّاقَیْنِ سَابِغَ الْاَلْیَتَیْنِ فَھُوَ لِلَّذِیْ رُمِیَتْ بِہٖ) اُثَیْبِجُ تصغیر ہے اَثْبَجُ کی۔ اَثْبَجُ بڑے پیٹ والے کو بھی کہتے ہیں مُتَقَاذِفًا اَثْبَاجُھَا اس کی موجیں ایک کو ایک مارتی اور پھینکتی ہیں۔

اِثْبِجْرَارٌ۔ ڈر سے کا نپنا حیران ہونا، ضعیف ہو جانا، پیٹھ پھیر کر لوٹ آنا، شوبک مارنا، اُٹھ بھاگنا، بہنا۔

ثِبْجَارَۃٌ۔ وہ گڑھا جو پرنالے کا پانی گرنے سے پڑ جاتا ہے۔

ثَبْرٌ۔ سمندر کا اُتر جانا، روکنا، ناامید کرنا، منکا، کشادہ ہونا، ورم کرنا۔

ثَبَرَتِ الْبَثْرَۃُ۔ پھنسی پھوٹ گئی

ثُبُوْرٌ۔ ہلاکت۔

مُثَابَرَۃٌ۔ مداومت، مواظبت (ہمیشہ ایک کام کرنا)۔

اَعُوْذُ بِکَ مِنْ دَعْوَۃِ الثُّبُوْرِ۔ میں ہلاکت کی دعوت سے تیری پناہ میں آتا ہوں مَنْ ثَابَرَ عَلٰی ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً مِّنَ السُّنَّۃِ جو شخص سنت کی ہر روز بارہ رکعتیں پڑھا کرے (ان پر مداومت کرے) اَتَدْرِیْ مَا ثَبَرَ النَّاسَ تم جانتے ہو اللہ کی اطاعت سے لوگوں کو کس چیز نے روکا (یا کونسی چیز اللہ کی اطاعت کرنے میں دیر کراتی ہے) فَاِذَا ھِیَ قَدْ ثَبَرَتْ دیکھا تو معاویہؓ کا زخم کھل گیا ہے وَاُخِذَ مَا تَحْتَ مَثْبِرِھَا فَغُسِلَ عِنْدَ حَوْضِ زَمْزَمَ (حکیم بن حزام کعبہ میں پیدا ہوئے وہ ایک چمڑے پر اٹھا لئے گئے) اور ان کی ماں کا فرش جس پر بچہ گرا تھا زمزم کے حوض میں دھویا گیا

مَثْبِرٌ۔ جہاں بچہ گرے۔

اَشْرِقْ ثَبِیْرُ اے ثبیر چمک جا۔ (یعنی دھوپ سے تاکہ ہم مزدلفہ سے منا کو روانہ ہوں۔ مشرکوں کا یہی دستور تھا وہ مزدلفہ سے اس وقت روانہ ہوتے، جب پہاڑوں پر دھوپ پھیل جاتی۔ آنحضرتؐ نے ان کے خلاف کیا اور سورج نکلنے سے پہلے روانگی کا حکم دیا۔ ثبیر ایک پہاڑ کا نام ہے۔)

ثَبِیْرٌ۔ ایک پہاڑ کا نام ہے مزدلفہ میں، جو منا کو جانے والے کے بائیں طرف پڑتا ہے۔

ثُمَّ اَفِیْضُوْا حِیْنَ یُشْرِقُ لَکَ ثَبِیْرٌ۔ پھر اس وقت لوٹے جب ثبیر دھوپ سے چمک جائے (یہ ثبیر مکہ کا پہاڑ ہے۔ کرمانی نے کہا مکہ میں پانچ پہاڑوں کا نام ثبیر ہے) کَبْشُ اِسْمٰعِیْلَ تَنَاوَلَہٗ جِبْرِیْلُ مِنْ قُلَّۃِ ثَبِیْرٍ حضرت اسماعیلؑ کا مینڈھا حضرت جبرئیلؑ نے ثبیر کی چوٹی پر سے لیا (بعض روایتوں میں ہے کہ بہشت سے لے کر آئے)۔

ثَبْطٌ۔ روک دینا، دیر کرانا، سوج جانا، ٹھہرا دینا۔

تَثْبِیْطٌ۔ روک دینا۔

کَانَتْ سَوْدَۃُ اِمْرَاَۃً ثَبِطَۃً۔ ام المؤمنین سودہؓ ایک بھاری بھر کم عورت تھیں (ایک روایت میں ثَبِطَۃً ہے یعنی سکون

Marfat.com

اِنْ ھَمَمْتُ بِصَالِحٍ ثَبَّطَنِیْ اگر میں اچھی بات کا قصد کرتا ہوں تو مجھ کو روک دیتا ہے۔

ثَبْنٌ یا ثِبَانٌ. کپڑے کا کنارہ موڑنا یا سینا. اس میں کوئی چیز اٹھانے کے لئے تھیلے میں ڈالنا۔

اِذَا مَرَّ اَحَدُکُمْ بِحَائِطٍ فَلْیَاْکُلْ مِنْہُ وَلَا یَتَّخِذْ ثِبَانًا جب کوئی تم میں سے کسی میوے کے باغ پر گزرے تو اس میں سے کھائے اور تھیلا نہ بنائے (یعنی لاد کر نہ لیجائے)۔

باب الثاء مع الجیم

ثَجٌّ یا ثُجُوْجٌ. بہنا۔ بہانا۔

اِنْثِجَاجٌ. بہنا۔

ثَجَّاجٌ. خوب برسنے والا۔

ثَجَّۃٌ. وہ باغ جس میں پانی کے حوض ہوں۔

ثَجِیْجٌ. بہاؤ، سیل۔

اَفْضَلُ الْحَجِّ اَلْعَجُّ وَالثَّجُّ. افضل حج وہ ہو جس میں لبیک پکار کر کہنا ہو اور قربانی کا خون بہانا فَحَلَبَ فِیْہِ ثَجًّا آپ نے اس میں خوب رواں دودھ دوہا۔ اِنِّیْ اَثُجُّہٗ ثَجًّا میں تو پانی کی طرح خون بہاتی ہوں۔ (یعنی استحاضہ کا خون ہر وقت رواں رہتا ہے، پانی کی طرح بہتا رہتا ہے) اَلْبَحْرُ الْمَوَّاجُ وَالْمَطَرُ الثَّجَّاجُ موج مارتا ہوا سمندر اور موسلا دھار مینہ۔ اِنَّہٗ کَانَ مِثَجًّا عبداللہ بن عباس بڑے مقرر بات کرنے والے آدمی تھے، ان کا کلام پانی کی طرح رواں ہوتا تھا۔ اِذَا اَحَبَّ اللہُ عَبْدًا ثَجَّہٗ بِالْبَلَاءِ جب اللہ کسی بندے سے محبت رکھتا ہے تو اس پر بلاؤں کا مینہ برساتا ہے (امتحان کرتا ہے کہیں محبت میں خام تو نہیں ہے) اِکْتَظَّ الْوَادِیْ بِثَجِیْجِہٖ. نالہ بہا (سیل کے پانی سے بھر گیا)

ثَجْرٌ. سوکھی کھجور کو کچی کھجور کے ثفل کے ساتھ ملانا، بہانا۔

تَثْجِیْرٌ. کشادہ کرنا، بہانا، نرم ہونا، لٹک جانا۔

اِنْثِجَارٌ بہ معنی اِنْفِجَارٌ ہے یعنی بہنا۔

ثُجْرَۃٌ. بیچوں بیچ سینہ کا یا میدان کا۔

اِنَّہٗ اَخَذَ بِثُجْرَۃِ صَبِیٍّ بِہٖ جُنُوْنٌ وَقَالَ اُخْرُجْ اَنَا مُحَمَّدٌ آنحضرتؐ نے ایک آسیب زدہ کا جو بچہ تھا، سینہ تھاما اور فرمایا چل نکل جا میں محمدؐ ہوں (پھر اس کی بھلا کیا مجال تھی، جو نہ نکلتا آپ کے غلاموں سے آسیب اور شیطان بھاگ جاتے ہیں۔ امام ابن تیمیہؒ کی مجلس میں آسیب زدہ کو لاتے تو اچھا ہو جاتا۔ یہ حدیث شریف کی برکت تھی۔ حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانیؒ، جن کا مزار کچھوچھہ میں ہے، ان کے مزار پر جانے سے اب تک آسیب زدوں کو فائدہ ہوتا ہے، اس کا تجربہ کئی صلحائے کیا ہے)۔

لَا تَثْجُرُوْا وَلَا تَبْسُرُوْا سوکھی کھجور کو کچی کھجور کے ثفل کے ساتھ ملا کر مت بھگوؤ (کیونکہ ایسا کرنے سے نبیذ میں جلدی نشہ آ جاتا ہے)۔ بعض نے کہا:

ثَجِیْرٌ. انگور کا گاڑھا شیرہ جو نیچے رہ جائے۔

ثُجْلَۃٌ. پیٹ کی بڑائی، جیسے صُقْلَۃٌ سر کی چھوٹائی۔

وَلَمْ تُزْرِ بِہٖ ثُجْلَۃٌ. پیٹ کی بڑائی میں ان پر کچھ عیب نہیں ہوا۔ ایک روایت میں نُحْلَۃٌ ہے یعنی دبلے پن سے

باب الثاء مع الخاء

ثَخَنٌ یا ثُخُوْنَۃٌ یا ثَخَانَۃٌ. موٹا ہونا، سخت ہونا۔

اِثْخَانٌ. ناتواں کرنا، بے طاقت کر دینا، زور توڑ دینا۔ کسی کام کو بہت کرنا اس میں مبالغہ کرنا۔

وَکَانَ قَدْ اُثْخِنَ. ابوجہل زخموں سے چور ہو کر بالکل بے طاقت ہو گیا تھا (انصار کے دو لڑکوں معاذ اور معوذ نے اس کو تلوار مار مار کر گرا دیا تھا) اَوْطَاَ کُمْ اِثْخَانُ الْجِرَاحَۃِ زخموں کی کثرت نے روند ڈالا۔ لَمْ اَنْشَبْہَا حَتّٰی اَثْخَنْتُ عَلَیْہَا میں نے ان کو مہلت نہ دی یہاں تک کہ ان کو لاجواب کر دیا۔ اَثْخَنَتْہَا غَلَبَۃً میں ان پر غالب ہو گئی ان کو خاموش کر دیا۔ فَاَثْخَنَ کُلٌّ مِّنْہُمَا صَاحِبَہٗ ابوعبیدہ اور ولید ہر ایک نے دوسرے کو زخمی کیا (یعنی غزوۂ بدر میں، پھر حضرت حمزہؓ اور علیؓ نے اپنے اپنے حریف کو مار کر ولید کو بھی آن کر مار لیا اور حضرت ابوعبیدہ رضؓ کو اٹھا لائے)

بابُ الثاء مع الدال

ثَدَّاءُ۔ ایک گھاس ہے جو گرمی میں سوکھ جاتی ہے اور جاڑوں میں سرسبز ہوتی ہے۔

ثَدْغٌ۔ پھوڑنا جیسے شَدْخٌ ہے۔

اِنْثِدَاغٌ۔ چھوٹ جانا۔

ثَدَقٌ۔ کوشش کرنا، بہنا۔

ثَادِقٌ۔ ایک گھوڑے کا نام تھا جو منقذ بن طریف کا تھا

اِنْثِدَاقٌ۔ لٹک جانا۔

ثَدَنٌ۔ بدبودار ہونا، موٹا ہونا۔

ثَدِنٌ یا مَثْدُوْنٌ یا مُثَدَّنٌ۔ ناقص الخلقت

فِیْهِمْ رَجُلٌ مُثَدَّنُ الْیَدِ یا مَثْدُوْنُ الْیَدِ۔ ان خارجیوں میں ایک مرد کا ہاتھ چھوٹا ہوگا (ناقص، نخلقت) ایک روایت میں مُوْتَنُ الْیَدِ ہے۔ یہ یَتْنٌ سے نکلا ہے، یَتْنٌ کہتے ہیں بچہ کے پاؤں، سر اور ہاتھوں سے پہلے نکلنا پیدا ہوتے وقت یہ ایک عیب ہے (ہندوستان کی عورتیں تو ایسے بچہ کو منحوس سمجھتی ہیں) بعضوں نے کہا مُثَدَّنٌ مقلوب ہے یہ اصل میں ثُنْدُوَةٌ سے نکلا ہے ثُنْدُوَةٌ کہتے ہیں سر پستان (بھٹنی کو)

ثَدْیٌ یا ثِدْیٌ یا ثَدَی۔ پستان، چھاتی۔ اس کی جمع اَثْدٍ اور ثُدِیٌّ (مرد اور عورت دونوں کی چھاتی کو ثَدْیٌ کہہ سکتے ہیں۔ بعضوں نے کہا مرد کی چھاتی کو ثُنْدُوَةٌ کہیں گے جیسے بکری اور گائے کی چھاتی کو ضَرْعٌ اور اونٹنی کی چھاتی کو خَلْفٌ اور کتیا کی چھاتی کو طُبْیٌ کہتے ہیں)

اِمْرَاَةٌ ثَدْیَاءُ۔ بڑی چھاتی والی عورت ذُوالثُّدَیَّةِ چھوٹی چھاتی والا، ایک خارجی کا لقب تھا۔ اس کا نام حرقوص تھا جنگ نہروان میں مارا گیا۔ اس کا ایک ہاتھ پستان کی طرح چھوٹا تھا۔ ایک روایت میں ذُوالْیُدَیَّةِ ہے یعنی چھوٹے ہاتھ والا ثُدَیَّةٌ تصغیر ہے ثَدْیٌ کی۔ بعضوں نے کہا ثُنْدُوَةٌ کی۔

ذُوالثُّدَیَّتَیْنِ ایک شخص کا لقب ہے

مِنْهَا مَا یَبْلُغُ الثُّدِیَّ وَمِنْهَا دُوْنَ ذٰلِكَ کچھ کرتے تو چھاتیوں تک پہنچتے تھے اور کچھ اس سے بھی چھوٹے یا کچھ اس سے نیچے

ثُمَّ وَضَعَ کَفَّهٗ بَیْنَ ثَدْیَیَّ پھر آپ نے اپنا ہاتھ میری دونوں چھاتیوں کے بیچ میں رکھا مَاتَ فِی الثَّدْیِ۔ حضرت ابراہیم (آنحضرتؐ کے صاحبزادے شیرخوارگی میں گزر گئے (ابھی دودھ بھی نہیں چھٹا تھا کہ آخرت کا سفر اختیار کیا، اللہ تعالیٰ کی اسی میں حکمت تھی کہ آپ کا کوئی بیٹا زندہ نہیں رہا)۔

بابُ الثاء مع الراء

ثَرْبٌ۔ ملامت کرنا، ڈانٹنا، جھڑکنا۔

تَثْرِیْبٌ۔ ملامت کرنا، کپڑا لپیٹنا۔

اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِکُمْ فَلْیَضْرِبْهَا الْحَدَّ وَلَا یُثَرِّبْ جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے، تو اس کو حد لگائے (پچاس کوڑے مارے) اور ملامت نہ کرے (حد لگانے کے بعد پھر زبان سے برا بھلا کہنا، جھڑکنا بے فائدہ ہے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ صرف گھرکی، جھڑکی، ملامت پر اکتفا نہ کرے بلکہ حد لگائے) (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مالک اپنے غلام لونڈی کو حد لگا سکتا ہے اور حنفیہ کا رد ہوا) نَهٰی عَنِ الصَّلٰوةِ اِذَا صَارَتِ الشَّمْسُ کَالْاَثَارِبِ آنحضرتؐ نے اس وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا، جب سورج آنتوں کی چربی کی طرح ہو جائے (یعنی ڈوبنے کے قریب ہو)

ثَرْبٌ۔ وہ چربی باریک جو آنتوں اور معدے پر ہوتی ہے، اس کی جمع ثُرُوْبٌ اور اَثْرُبٌ اور اَثَارِبُ جمع الجمع ہے۔

اِنَّ الْمُنَافِقَ یُؤَخِّرُ الْعَصْرَ حَتّٰی اِذَا صَارَتِ الشَّمْسُ کَثَرْبِ الْبَقَرَةِ صَلَّاهَا منافق عصر کی نماز میں دیر کرتا ہے جب سورج گائے کی باریک جھلی کی طرح رہ جاتا ہے۔ اس وقت نماز پڑھتا ہے۔

Marfat.com

یَثْرِبُ۔ مدینہ منورہ کا نام تھا۔ عمالقہ میں سے ایک شخص کا نام تھا۔ آنحضرتؐ جب مدینہ میں آئے تو آپ نے اس نام کو برا جانا اور طابہ نام رکھا۔

ثَرْثَرَۃٌ۔ جدا کرنا، بھوڑنا، بک بک لگانا (بہت باتیں کرنا)۔ اَبْغَضُکُمْ اِلَیَّ الثَّرْثَارُوْنَ الْمُتَفَیْہِقُوْنَ سب سے زیادہ مجھ کو ناپسند بہت باتیں کرنے والے بک بک لگانے والے لوگ ہیں (مجمع البحرین میں ہے کہ مراد وہ لوگ ہیں جو خواہ مخواہ بے ضرورت ہنسانے کے لئے باتیں بنائیں، جیسے بھانڈ نقال، داستان گو اور مسخرے وغیرہ)

ثَرْثَارٌ۔ کہتے ہیں نہر کو۔

اَھْلُ الثَّرْثَارِ یُخَوِّفُوْنَنَا بِالْجُوْعِ مَادَامَ ثَرْثَارُنَا یَجْرِیْ ثرثار والے ہم کو بھوک سے ڈراتے ہیں، جب تک ہماری ثرثار بہہ رہی ہے (یہ ثرثار والے وہ لوگ تھے جو گیہوں کا میدہ لیکر اس کی روٹی پکاتے، اس سے استنجا کرتے)۔ اَبْعَدُکُمْ مِنِّیْ مَسَاوِیْکُمْ اَخْلَاقًا اَلثَّرْثَارُوْنَ بہت دور مجھ سے وہ لوگ ہیں جو بدخلق ہیں، بہت باتیں کرنے والے۔

ثَرْدٌ۔ توڑنا، ڈبونا، ہلکا مینہ۔ پھوار۔

ثَرِیْدٌ۔ روٹی شوربے میں چور کر جو کھانا تیار کریں۔

فَضْلُ عَائِشَۃَ عَلَی النِّسَاءِ کَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَائِرِ الطَّعَامِ حضرت عائشہؓ کی فضیلت اور عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت دوسرے کھانوں پر (ثرید سب کھانوں سے افضل ہے کیونکہ اول تو مقوی دوسرے زود ہضم)۔ فَاَخَذَتْ خِمَارًا لَّھَا قَدْ ثَرَدَتْہُ بِزَعْفَرَانٍ۔ انہوں نے اپنی اوڑھنی لی جس کو زعفران سے رنگا تھا (زعفران کے رنگ میں ڈبویا تھا) مَا اَحَبَّ اِلَیَّ مِنَ الثَّرِیْدِ وَبَارَکَ اللّٰہُ لِاُمَّتِیْ فِی الثَّرِیْدِ وَالثَّرِیْدِ۔ ثرید سے زیادہ پسند مجھ کو کوئی کھانا نہیں۔ اللہ میری امت کو اس میں برکت دے۔ کُلْ مَا اَفْرَی الْاَوْدَاجَ غَیْرَ مُثَرَّدٍ۔ وہ جانور کھا جس کے گلے کی رگیں کٹ جائیں۔ ایسا نہ کر کہ بغیر رگیں کاٹے اور ڈالے۔

تَثْرِیْدٌ کے معنی یہ بھی آئے ہیں کہ بن رگیں کاٹے جانور کو مار ڈالنا (ایک روایت میں غَیْرَ مُثَرَّدٍ ہے بفتح را بصیغہ مفعول ہے یعنی وہ جانور مت کھا جو بن رگیں کاٹے مارا جائے۔ ایک روایت میں کُلْ مَا اَفْرَی الْاَوْدَاجَ ہے یعنی ہر وہ چیز جو رگوں کو کاٹ دے اور بن رگیں کاٹے نہ مارے)۔ اِنْ کَانَ مَا رَمَوْہُ فَاَفْرَی الْاَوْدَاجَ فَکُلُوْا وَاِنْ ثَرَدَ فَلَا (ایک اونٹ کو لوگوں نے لکڑی سے نحر کیا۔ سعید نے کہا اگر خون زمین پر بہا، تب تو اس کو کھاؤ، اور اگر بن خون بہے وہ مر گیا تو مت کھاؤ کیونکہ وہ مردار ہے موقوذہ ہے)

ثَرًّا یا ثُرُوْرَۃً یا ثَرَارَۃً یا ثُرُوْرٌ۔ بہت ہونا (دودھ یا پانی کا) جدا کرنا، پراگندہ کرنا، کشادہ بھی (بسیار گو)۔

ثَرَّبَ الْمَکَانَ تَثْرِیْبًا۔ گھر کو تر کیا (گیلا کیا)

ثَرَّۃٌ۔ برچھے کی مار جس سے بہت خون نکلے۔

عَیْنٌ ثَرَّارَۃٌ۔ چشمہ خوب پانی بہانے والا نَاقَۃٌ ثَرَّۃٌ اونٹنی بہت دودھ دینے والی سَحَابٌ ثَرٌّ۔ ابر بہت پانی والا۔ غَاضَتْ لَھَا الدِّرَّۃُ وَنَقَصَتْ لَھَا الثَّرَّۃُ (ایسا قحط ہوا کہ) اس سال دودھ خشک ہو گیا (جانوروں کے تھنوں میں دودھ نہیں رہا) اور چشمہ (پانی کا) گھٹ گیا (اس میں بالکل کم پانی رہ گیا)۔

ثَرَمٌ۔ کھنڈا ہونا۔ ٹوٹے ہوئے دانت والا ہونا۔

ثَرْمٌ۔ کھنڈا کرنا۔

نَھٰی اَنْ یُّضَحّٰی بِالثَّرْمَاءِ۔ آپ نے کھنڈی بکری کی قربانی سے منع فرمایا۔ اِنَّہٗ کَانَ اَثْرَمَ فرعون کھنڈا تھا اَثْرَمَہُ اللّٰہُ اللہ اسے کھنڈا کرے، اس کے دانت توڑے۔

ثَرَاءٌ۔ مال دولت بڑھ جانا۔

ثَرِیَ۔ متمول ہونا۔

اَثْرٰی۔ مالدار ہو گیا۔

ثَرْوَانٌ۔ مالدار مرد۔

ثَرْوٰی۔ مالدار عورت۔

ثَرْوَۃٌ۔ کثرت مال کی، اشیاء کی۔

Marfat.com

ثَرِیٌّ کثیر، بسیار، بہت۔

مَا بَعَثَ اللّٰہُ نَبِیًّا بَعْدَ لُوْطٍ اِلَّا فِیْ ثَرْوَۃٍ مِّنْ قَوْمِہٖ اللہ تعالیٰ نے حضرت لوطؑ کے بعد جتنے پیغمبر بھیجے ہر ایک کی قوم والے بہت تھے (ایک حضرت لوطؑ اس ملک میں پردیسی تھے، وہاں اُن کے کنبے والے نہ تھے، اسی واسطے فرمایا لَوْ اَنَّ لِیْ بِکُمْ قُوَّۃً اَوْ اٰوِیْ اِلٰی رُکْنٍ شَدِیْدٍ) یَمْلِکُ مِنْ وَّلَدِکَ بِعَدَدِ الثُّرَیَّا تمہاری اولاد میں اتنے لوگ بادشاہ ہوں گے جتنے ثریا تارے شمار میں ہیں (اشفا میں ہے کہ ثریا گیارہ تارے ہیں جو آنکھ سے برابر نظر نہیں آتے پر دُوربین سے صاف دکھائی دیتے ہیں یہ آپ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا) اِنَّکَ اَثْرَیْتَ وَاَمْشَیْتَ (حضرت اسمٰعیلؑ نے اپنے بھائی حضرت اسحاقؑ سے کہا) تم تو مالدار ہو گئے اور تمہارے جانور بھی بہت ہیں۔ صِلَۃُ الرَّحِمِ مَثْرَاۃٌ فِی الْمَالِ مَنْسَاۃٌ فِی الْاَثَرِ ناطہ جوڑنا مال دولت کو بڑھاتا ہے (عمر کو بھی بڑھاتا ہے) موت کو پیچھے ہٹاتا ہے (ایک روایت میں مَثْرَاۃٌ لِلْاَجَلِ ہے معنی وہی ہیں) فَیَطِیْرُ مِنْہُ مَا طَارَ وَمَا بَقِیَ ثَرَّیْنَاہُ۔ جو بھس کہ اس پر پھونک مارتے جو (بھوسا) اڑنے والا ہوتا وہ اُڑ جاتا، جو رہ جاتا اس کو گوندھ لیتے (روٹی پکاتے، آٹا چھلنی میں چھاننا یا میدہ اور رو انکالنا آنحضرتؐ کے زمانہ میں نہ تھا) فَاُتِیَ بِالسَّوِیْقِ فَاَمَرَ بِہٖ فَثُرِّیَ ستو لے کر آئے، تو آپ نے حکم دیا (اور) وہ بھگوئے گئے۔ اَنَا اَعْلَمُ بِجَعْفَرٍ اِنَّہٗ اِنْ عَلِمَ ثَرَّاہُ مَرَّۃً وَّاحِدَۃً ثُمَّ اَطْعَمَہٗ میں جعفر بن ابی طالب کا حال خوب جانتا ہوں، اگر ان کو معلوم ہو جائے گا تو ایک بارگی، (سب ہی ستو) بھگو کر (لوگوں کو) کھلا دیں گے (کچھ نہ رکھیں گے کیونکہ جعفر بڑے سخی آدمی تھے، اسی طرح ان کے فرزند عبداللہ بن جعفر بھی بڑے سیر چشم اور باہمت تھے رضی اللہ عنہما) فَاِذَا کَلْبٌ یَّاْکُلُ الثَّرٰی دیکھا تو ایک کتا (پیاس کی وجہ سے) کیچڑ کھا رہا ہے (کیچڑ میں ذرا تری ہوتی ہے، اُسی کو چاٹ چاٹ کر پیاس بجھا رہا ہے) وَالشَّجَرَ وَالثَّرٰی عَلٰی اِصْبَعٍ درخت اور نمناک مٹی ایک انگلی پر لے لیگا فَبَیْنَا ھُوَ فِیْ مَکَانٍ ثَرْیَانَ اتنے میں حضرت موسیٰؑ جو ایک نمناک (مرطوب) مقام میں تھے

اَرْضٌ ثَرْیَا۔ نمناک زمین۔

اِنَّہٗ کَانَ یُقْعِیْ فِی الصَّلٰوۃِ وَیُثَرِّیْ۔ عبداللہ بن عمرؓ (بڑھاپے میں بیماری کی وجہ سے، کیا کرتے کہ دونوں سجدوں کے بیچ اقعا کرتے (اکڑوں بیٹھتے) اور ہاتھ زمین ہی پر رکھے رہتے (یعنی پہلا سجدہ کر کے دونوں ہاتھ زمین سے نہ اٹھاتے، اکڑوں بیٹھ جاتے اسی طرح دوسرا سجدہ کرتے)

مجمع البحار میں ہے تَثْرِیَۃٌ کے معنی یہ ہیں کہ دونوں ہاتھ نمناک زمین پر رکھنا۔ نہایہ میں ہے یہ ثری سے ماخوذ ہے کیونکہ صحابہؓ اکثر زمین ہی پر نماز پڑھتے، فرش بچھا کر نماز پڑھنے کا دستور نہ تھا۔

ثُوَیْرٌ ایک مقام کا نام ہے حجاز میں۔

بابُ الثاء مع الطاء

ثَطٌّ کھوسا، جس کی ڈاڑھی نہ ہو صرف ٹھوڑی کے تلے دو چار بال ہوں مَا فَعَلَ النَّفَرُ الْحُمْرُ الثِّطَاطُ یہ ان بے ڈاڑھی والے سُرخ لوگوں نے کیا کیا؟ ایک روایت میں بجائے ثِطَاطٍ کے ثَطَانِطُ ہے یہ جمع ہے ثَطْنَاطٍ کی، یعنی لمبا۔

فَرَاٰہُ اَشْغٰی ثَطًّا۔ حضرت عثمانؓ کے پاس عامر بن عبد القیس لائے گئے، دیکھا تو وہ اشغی ہیں اور کھوسے (اشغی کہتے ہیں اس کو جس کے دانت اوپر تلے ناہموار ہوں)۔

ثَطَاءٌ احمق ہونا۔

ایک عورت بچے کو نچا رہی تھی اور یہ شعر پڑھ رہی تھی ؎

ذُؤَالُ یَا ابْنَ الْقَرْمِ یَا ذُؤَالَہٗ یَمْشِی الثَّطَا وَیَجْلِسُ الْھَبَنْقَعَۃَ (آنحضرتؐ نے فرمایا واری نیک بخت) ذؤال مت کہہ وہ تو سب درندوں میں بدتر ہے، شعر کے معنی یہ ہیں صاحب بھیڑیے سردار کے بیٹے ارے بھیڑیے بچوں کی طرح چلتا ہے اور ہبنقعہ کی طرح بیٹھتا ہے (ہبنقعہ یہ ہے کہ آدمی اپنی ایڑیوں پر سرین رکھ کر بیٹھے، اور انگلیوں کی نوکیں زمین سے لگائے، بعضوں نے کہا، اکڑوں بیٹھنا ٹانگیں ملا کر اور پاؤں کھول کر ہبنقعہ احمق کو بھی کہتے ہیں، جو عورتوں سے

ات چیت کرنے کا دیوانہ ہو۔)

بابُ الثّاء مع العین

ثعبٌ۔ بہنا، بہانا۔

وَجُرْحُهٗ يَثْعَبُ دَمًا۔ اس کا زخم خون بہا رہا ہوگا۔ جھلکے

وَجُرْحُهٗ يَثْعَبُ دَمًا۔ حضرت عمرؓ نے نماز پڑھی اور آپ کے زخم

سے خون بہہ رہا تھا۔ (معلوم ہوا کہ اس حال میں بھی نماز پڑھ لینی چاہیے

کو کپڑے اور بستر بھی خون آلود ہوں، بدن سے خون بہہ رہا ہو۔ اور

بعضے بزرگوں سے جو اس حال میں نماز موقوف رکھنا منقول ہے، ان

کی دلیل مجھ کو معلوم نہیں ہوئی)۔

سَالَتْ مَثَاعِبُ الْمَاءِ پانی بہنے کے مقاموں سے پانی بہہ نکلا

مجمع البحرین میں ہے کہ:

مَثَاعِبُ جمع ہے مَثْعَبٌ کی۔ یعنی حوض

فَقَطَعْتُ نَسَاهُ فَانْثَعَبَتْ جَدِيَّةُ الدَّمِ میں نے اس کی

ران کی رگ کاٹ دی، خون ابھر آیا۔ وَإِنْ سَالَ مِثْلَ

الْمَثْعَبِ۔ اگرچہ حوض کی طرح بہے۔

ثعجرۃٌ۔ بہانا۔

مُثْعَنْجِرٌ۔ بہنے والا۔

يَحْمِلُهَا الْأَخْضَرُ الْمُثْعَنْجِرُ۔ اس کو سبز گہرا اٹھاتا ہے

مُثْعَنْجِرٌ۔ بیچ بیچوں بیچ سمندر کا پانی جو بہت گہرا ہوتا

ہے۔

عبداللہ بن عباس رضہ نے کہا: فَإِذَا عِلْمِي بِالْقُرْآنِ فِي عِلْمِ

علی كَالْقَرَارَةِ فِي الْمُثْعَنْجِرِ۔ مجھ کو جو قرآن کا علم ہے، وہ

حضرت علیؓ کے علم کے مقابل میں ایسا نکلا، جیسے ایک چھوٹا گڑھا (پانی

کا گڑھا) سمندر کے بازو (کہاں سمندر اور کہاں ایک گڑھا، اب

لوگ علم میں شیخین کو حضرت علی رضہ پر فضیلت دیتے ہیں، ان کو عبداللہ

بن عباس کے جو قرآن اور حدیث کے بڑے عالم تھے، اس قول پر

غور کرنا چاہیے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ شیخین کا بھی علم دین بہت وسیع

تھا۔ مگر یہ کہ ان کا علم حضرت علی رضہ کے علم سے زیادہ تھا، اس پر کوئی

دلیل نہیں ہے اور شاہ ولی اللہ صاحب نے ازالۃ الخفاء میں جو دلائل

اس پر قائم کئے ہیں، ان کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شاہ صاحب

نے حضرت علی رضہ کے اقوال کا پورا استیعاب نہیں کیا ہے۔ اگر سب

اقوال جمع کئے جائیں تب شیخین کے اقوال سے بہت بڑھ جاتے

ہیں اور حضرت عمر کا یہ قول کہ اگر علی رضہ نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا، ہمارے

مطلب کو پورا ثابت کرتا ہے)

ثَعْدٌ۔ تر کھجور یا گدر کھجور جس کا اکثر حصہ پک گیا ہو اور نرم ہو گئی ہو

يَتَنَاوَلُونَ مِنَ الثَّعْدِ وَالْحُلْقَانِ وَأَشْلٍ مِنَ اللَّحْمِ

وَيَتَنَاوَلُونَ مِنْ أَسْقِيَةٍ قَدْ عَلَاهَا الطُّحْلُبُ۔ پکی کھجور

اور گدر کھجور اور حلوان کے گوشت کے ٹکڑے کچھ لوگ اڑا رہے تھے

پرانی مشکوں سے جن پر کائی جم گئی تھی، شراب یا پانی پی رہے تھے

بعضوں نے ثعد کے معنی بالائی (ملائی) رکھے ہیں۔ مگر لغت

سے اس کی تائید نہیں ہوتی (فارسی میں ملائی کو کفک شیر، اور

سر شیر کہتے ہیں۔ عربی میں زبدہ)

ثَعْرٌ۔ ایک قسم کا زہری گوند

ثُعْرُورٌ۔ (ککڑی) بونا پھنسی۔ چھوٹی ککڑی۔ ثَعَارِيرُ

جمع ہے۔

يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الثَّعَارِيرُ

کچھ لوگ آگ سے نکلیں گے، وہ اس طرح بڑھیں گے جیسے ککڑیاں

بڑھتی ہیں (ان کا نشوونما جلد ہوگا، یا ایسے سفید ہو جائیں گے،

جیسے طرثوث کا سرا۔ طرثوث ایک بھاجی ہے مائل بہ سرخی۔)

ثَعٌّ۔ قے کرنا۔

ثَعْثَعَةٌ۔ پے در پے متلی ہونا۔

اِنْثِعَاعٌ۔ منہ سے قے نکلنا، ناک سے خون۔

أَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنَّ ابْنِي هٰذَا بِهٖ جُنُونٌ

فَمَسَحَ صَدْرَهٗ وَدَعَا لَهٗ فَثَعَّ ثَعَّةً فَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهٖ

جِرْوٌ أَسْوَدُ۔ ایک عورت آنحضرتؐ کے پاس آئی اور کہنے لگی

میرا یہ بچہ باولا (دیوانہ) ہے۔ آپ نے اس کے سینہ پر ہاتھ پھیرا اور

اس کے لئے دعا کی، تب اس نے قے کی۔ اس کے پیٹ میں سے کتے کا

Marfat.com

ایک کالا بچہ نکلا[۱] (معاذ اللہ یہ شیطان ہوگا یہ صورت کتے کے یا پیٹ میں کتے کے زہر سے یہ پلا پیدا ہو گیا ہوگا)۔

ثَعَلٌ بکری یا گائے یا اونٹنی کا زائد تھن ہونا ایک عیب ہے لَيْسَ فِيْهَا ضَبُوْبٌ وَّلَا ثَعُوْلٌ۔ نہ ان میں کوئی ایسی بکری ہے جس کے دودھ نکلنے کا مقام تنگ ہو۔ نہ ایسی بکری ہے جس کا تھن زائد ہو۔

ثَعْلَبٌ۔ لومڑی، وہ سوراخ جس میں سے مینہ کا پانی نکلے۔
اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا حَتّٰى يَقُوْمَ اَبُوْ لُبَابَةَ يَسُدُّ ثَعْلَبَ مِرْبَدِهٖ بِاِزَارِهٖ۔ یا اللہ ہم پر پانی برسا، اتنا برسا کہ ابولبابہ کھڑا ہو کر اپنی کھلیان کا سوراخ اپنی ازار سے بند کرے۔

اَرْضٌ مُثَعْلِبَةٌ۔ جس زمین میں لومڑیاں بہت ہوں۔
دَاءُ الثَّعْلَبِ۔ ایک بیماری ہے جس میں بال جھڑ جاتے ہیں۔
عِنَبُ الثَّعْلَبِ۔ کوور (کاموئی) مشہور دوا ہے۔

باب الثاء مع الغین

ثَغْبٌ۔ گڑھے یا نالے میں جو پانی رکا رہے، ذرا سا رہ جائے۔
مَا شَبَّهْتُ مَا غَبَرَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا بِثَغْبٍ ذَهَبَ صَفْوُهٗ وَبَقِيَ كَدَرُهٗ۔ جو دنیا باقی رہی ہے اس کی مثال میں اور کچھ نہیں دیتا یہی مثال ہے جیسے بچا ہوا نالے کا پانی، اچھا اچھا تو بہہ گیا اور غلیظ میلا کچیلا رہ گیا۔ بعضوں نے کہا:

ثَغَبٌ۔ بہ فتحتین وہ گڑھا ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر ہو، اس میں برسات کا پانی جمع ہو جاتا ہے (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ دنیا کا اکثر حصہ گزر چکا اور اخیر کا تھوڑا حصہ باقی ہے۔ گر چودہ سو برس کے قریب گزرے ہنوز دنیا اپنے حال پر ہے تو معلوم ہوا کہ دنیا کی مدت لاکھوں برس کی ہے نہ کہ سات ہزار برس کی۔ جیسے بعض ضعیف روایتوں میں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ روایتیں بنی اسرائیل سے لی گئی ہیں۔)

فَثِئَتْ بِسُلَالَةٍ مِّنْ مَّاءِ ثَغْبٍ۔ گڑھے یا کنڈے کے صاف پانی سے اس کی تیزی توڑی گئی (یعنی اس میں ملا دیا گیا)

ثَغْرٌ۔ سوراخ کرنا۔ سوراخ بند کرنا۔ وہ مقام جہاں سے دشمن کے آنے کا ڈر ہو، ملک کی سرحد چوکی۔ سامنے کے دانت۔ دانت توڑنا۔ دانت گرنا۔

اَثْغَرَ الْغُلَامُ۔ بچے نے دانت توڑے، دانت نکالے
ثُغْرَةٌ۔ دگدگی سوراخ۔ گھوڑے اور اونٹ کے سینے کے اوپر کا گڑھا
فَلَمَّا مَرَّ الْاَجَلُ قَفَلَ اَهْلُ ذٰلِكَ الثَّغْرِ جب مدت گزر گئی، تو وہ چوکی والے لوٹ کر آئے۔ وَقَدْ ثَغَرُوْا مِنْهَا ثُغْرَةً وَّاحِدَةً۔ اس میں انھوں نے ایک سوراخ کر لیا تَسْتَبِقُ اِلٰى ثُغْرَةِ ثَنِيَّةٍ گھاٹی کے سوراخ تک آگے بڑھ جائے اَمْكَنْتَ مِنْ سَوَاءِ الثُّغْرَةِ۔ تو نے دگدگی کا بیچوں بیچ تھام لیا مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهٖ سینے کی دگدگی سے بَادِرُوْا ثُغَرَ الْمَسْجِدِ مسجد کے رستوں کی طرف لپکو یا مسجد کی بلندیوں پر يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّعَلِّمُوْا الصَّبِيَّ الصَّلٰوةَ اِذَا اثَّغَرَ وہ یہ پسند کرتے تھے کہ بچے کو اس وقت نماز سکھلائیں جب اُس کے دودھ کے دانت گر جائیں یا اوپر والے کے دانت نکل آئیں) لَيْسَ فِيْ سِنِّ الصَّبِيِّ شَيْءٌ اِذَا لَمْ يُثْغِرْ بچے کا دانت توڑنے میں کوئی دیت لازم نہ ہوگی جب اُس کے دانت گرے نہ ہوں (یعنی دودھ کے دانت ہوں) اَفْتِنَا فِيْ دَابَّةٍ تَرْعَى الشَّجَرَ فِيْ كَرِشٍ لَمْ تُثْغِرْ ہم کو وہ جانور بتلاؤ جو گھاس چرتا ہے اور ابھی اس کے دانت نہیں ٹوٹے (دودھ کے دانت ہیں) اِنَّهٗ وُلِدَ وَهُوَ مُثْغِرٌ وہ جب پیدا ہوا تھا تو دانت نکل آئے تھے

ثَغَامَةٌ۔ ایک قسم کی سفید گھاس (فارسی میں اس کو درمنہ کہتے ہیں) كَاَنَّ رَاْسَهٗ ثَغَامَةٌ۔ گویا ان کا سر ثغامہ تھا یعنی بالکل سفید

ثُغَاءٌ۔ بکری کا آواز کرنا۔ ممیانا۔
ثَاغِيَةٌ۔ بکری۔
مَالَهٗ ثَاغِيَةٌ وَّلَا رَاغِيَةٌ۔ نہ اُس کے پاس بکری ہے نہ اونٹنی عَمَدْتُ اِلٰى عَنْزٍ لِاَذْبَحَهَا فَثَغَتْ فَسَمِعَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُغُوْتَهَا فَقَالَ لَا تَقْطَعْ دَرًّا وَّلَا نَسْلًا میں ایک بکری کی طرف گیا کہ اُس کو ذبح کروں (کیونکہ میں سمجھا کہ آپ بھوکے ہیں) اس نے آواز کی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی آواز سنی تو فرمایا کہ دودھ کا جانور اور جننے کا جانور مت کاٹ

[۱] جِرْوٌ: ہر چھوٹی چیز کو بھی کہتے ہیں، مثلاً چھوٹا پھل، ریزہ وغیرہ۔ لہٰذا پلے کے معنی لینا ضروری نہیں ۱۲ مصحح۔

Marfat.com

باب الثاء مع الفاء

ثُفَّاءٌ - رائی یا حب الرشاد (ہالون)

مَاذَا فِی الْاَمَرَّیْنِ مِنَ الشِّفَاءِ - دو کڑوی چیزوں میں کتنی تندرستی ہے، ایلوے اور حب الرشاد (سپندان) میں۔

اُثْفِیَّۃٌ - چولہے کا پتھر۔

مُثْفٍ - وہ مرد جس کی تین بیویاں مرگئی ہوں یا زیادہ۔

اَثَافِی الْاِسْلَامِ ثَلٰثَۃٌ اَلصَّلٰوۃُ وَالزَّکٰوۃُ وَالْوِلَایَۃُ - اسلام کے چولہے کے تین پتھر ہیں، نماز اور زکوٰۃ اور اماموں کی محبت (یہ روایت شیعہ امامیہ کی ہے ان کے نزدیک اماموں کا پہچاننا بھی اصولِ ایمان میں داخل ہے)۔

ثَفَرٌ - لنگا۔

اِسْتِثْفَارٌ - لنگوٹ کسنا۔

اِنَّہٗ اَمَرَ الْمُسْتَحَاضَۃَ اَنْ تَسْتَثْفِرَ - آپ نے مستحاضہ کو لنگوٹ باندھنے کا حکم دیا، یہ "ثفر" سے نکلا ہے (یعنی دمچی)۔

اِذَا نَحْنُ بِرِجَالٍ طِوَالٍ کَاَنَّھُمُ الرِّمَاحُ مُسْتَثْفِرِیْنَ ثِیَابَھُمْ - یکایک ہم نے کیا دیکھا، برچھیوں کی طرح لانبے لوگ لنگوٹ کسے ہوئے۔ فَاَقْعٰی وَاسْتَثْفَرَ - سرین کے بل بیٹھا اور دم اندر کرلی دونوں پاؤں کے درمیان۔ فَاِنْ رَاَتْ دَمًا شَیْئًا اِغْتَسَلَتْ وَاحْتَشَتْ وَاسْتَثْفَرَتْ فِیْ کُلِّ وَقْتِ صَلٰوۃٍ - اگر مستحاضہ تازہ خون دیکھے تو ہر نماز کے وقت غسل کرلے اور ایک پھاہا فرج میں رکھ لے لنگوٹ باندھ لے۔

ثُفْرُوْقٌ - کھجور کی ڈالی۔

اِذَا حَضَرَ الْمَسَاکِیْنُ عِنْدَ الْجِذَاذِ اُلْقِیَ لَھُمْ مِنَ الثَّفَارِیْقِ - جب کھجور کاٹتے وقت مسکین لوگ آجائیں تو ان کے سامنے ٹہنیاں ڈال دی جائیں (جن میں کھجوریں لگی ہوں)۔

ثُفْلٌ - دانہ تلچھٹ۔

مَنْ کَانَ مَعَہٗ ثُفْلٌ فَلْیَصْطَنِعْ - جس کے پاس غلہ ہو وہ (روٹی پکائے) اِنَّ زَکٰوۃَ الْفِطْرِ مِنَ الثُّفْلِ مِمَّا یَقْتَاتُ الرَّجُلُ - صدقہ فطر ان غلوں میں سے نکالا جاسکتا ہے جس کو لوگ کھاتے ہیں جیسے جو جوار گیہوں چاول رانگنی اور باجرا وغیرہ) کَانَ یُحِبُّ الثُّفْلَ - آپ کو ثفل (ثرید) پسند تھا (ترمذی نے کہا کہ یہاں ثفل سے وہ کھانا مراد ہے جو دیگ میں نیچے بچ رہے (تہ دیگی) فائق میں ہے کہ ثفل، اصل میں تلچھٹ کو کہتے ہیں۔ یہ تلچھٹ تیل کا ہو یا شیرے کا یا شوربے کا یا شربت کا یا شراب کا یا اور کسی پتلی چیز کا۔ پھر جو چیز پی نہیں جاتی اُس کو بھی ثفل کہنے لگے، جیسے روٹی وغیرہ۔ طیبی نے کہا ثفل سے حدیث میں تہ دیگی مراد ہے) تَکُوْنُ فِیْھَا مِثْلَ الْجَمَلِ الثِّفَالِ تو اس فتنے میں شخص (بطی الحرکت بھاری) اونٹ کی طرح ہو۔ کُنْتُ عَلٰی جَمَلٍ ثِفَالٍ - میں ایک سُست اونٹ پر سوار تھا وَتَدُقُّھُمُ الْفِتَنُ دَقَّ الرَّحٰی بِثِفَالِھَا - فتنے اور فساد ان کو اس طرح پیس ڈالیں گے جیسے چکی ثفال پر یا ثفال سے مل کر پیستی ہے۔

ثِفَالٌ - بکسرہ ثا، وہ چمڑہ جو چکی کے نیچے بچھاتے ہیں تاکہ آٹا اُس پر گرے، یا چکی کا نیچے کا پتھر (پاٹ) (بعضوں نے کہا کہ نیچے کے پاٹ کو ثُفال بضمہ ثا کہتے ہیں) اِسْتَحَارَ مَدَارُھَا وَاضْطَرَبَ ثِفَالُھَا - اُس کا کھونٹا حیران ہو رہا ہے اور اُس کا نیچے کا پتھر ہل رہا ہے (وہ برابر نہیں گھومتی) غَسَلَ یَدَیْہِ بِالثِّفَالِ - اپنے دونوں ہاتھ لوٹے سے دھوئے۔

ثَافِلٌ اَصْغَرُ اور ثَافِلٌ اَکْبَرُ دو پہاڑ ہیں، مکہ کی راہ میں۔ یزید ملعون جب مکہ سے لوٹ کر گیا تو یہ شعر پڑھنے لگا:

اِذَا جَعَلْنَا ثَافِلًا یَمِیْنَنَا ✦ فَلَا نَعُوْدُ بَعْدَہٗ سِنِیْنَا

یعنی جب ہم نے ثافل کو داہنی طرف کیا (مکہ سے لوٹے) تو اب ہم برسوں پھر وہاں نہیں آنے کے (اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا، اس کو پھر مکہ آنا نصیب ہی نہ ہوا۔ اپنی حکومت کے چوتھے ہی سال داخل جہنم ہوا۔ اُس کے بیٹوں کو بھی سلطنت نہ ملی، مروان تخت پر بیٹھ گیا اور یزید کی بیوی کو نکاح میں لایا۔ اس کے بیٹے کو گالی دی۔ آخر اُس کی ماں نے مروان کو فرش فروش اور تکیوں میں دبا کر مار ڈالا، وہ بھی یزید سے مل گیا)۔

ثَفْنٌ - دھکیلنا، پیچھے سے آنا۔

Marfat.com

ثَخُنَ۔ موٹا اور سخت ہونا۔

ثَفِنَۃٌ۔ ہر جاندار کے وہ مقامات جو زمین پر لگنے سے سخت ہو جاتے ہیں۔ مثلاً اونٹ کا گھٹنا سینہ وغیرہ اور آدمی کا گھٹنا اور کولھا وغیرہ (اس کی جمع ثَفِنَاتٌ ہے)۔

كَانَ اَنَسٌ عِنْدَ ثَفِنَةِ نَاقَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔ انس رض جس سال حج وداع ہوا آنحضرت کی اونٹنی کے گھٹنے یا اور کسی سخت مقام کے پاس تھے۔ كَاَنَّهَا ثَفِنُ الْاِبِلِ خارجیوں کے ہاتھ گویا اونٹ کے سخت مقامات تھے (رای رجلاً) بَيْنَ عَيْنَيْهِ مِثْلُ ثَفِنَةِ الْبَعِيْرِ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَكُنْ هٰذَا كَانَ خَيْرًا ایک شخص کو دیکھا اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان پیشانی پر گھٹا تھا، جیسے اونٹ کا گھٹا ہوتا ہے (سجدہ کرتے کرتے اور زور سے پیشانی زمین پر لگانے لگاتے وہاں کی کھال سخت ہو گئی تھی، نشان پڑ گیا تھا) تو فرمایا اگر یہ گھٹا نہ ہوتا تو بہتر ہوتا کیونکہ اس میں ریا کا ڈر ہے۔ لوگ بڑا عابد سمجھیں اگر ریا کی نیت نہ ہو اور خود بخود یہ گھٹا پڑ جائے تب کچھ قباحت نہیں) كَانَ ذُو الثَّفِنَاتِ امام زین العابدین رح کے جسم مبارک پر جا بجا گھٹے تھے (کثرت عبادت سے یہ گھٹے پڑ گئے تھے آپ ان کو کٹوا ڈالتے پھر پڑ جاتے) فَحَمَلَ عَلَى الْكَتِيْبَةِ فَجَعَلَ يَثْفِنُهَا لشکر پر حملہ کیا اس کو ہٹانے لگے (ایک روایت میں يَفِنُهَا ہے فن سے اس کے معنی بھی ہٹانے کے ہیں) وَلَا مُثَافَنَةَ اور صحبت نہیں ہے یہ ثافنۃ سے نکلا ہے، یعنی میں اس کے ساتھ بیٹھا مُثَافَنَةُ اَهْلِهَا۔ اس کے گھر والوں سے صحبت رکھنا۔

بابُ الثاء مع القاف

ثَقْبٌ۔ پھاڑنا، سوراخ کرنا۔

ثُقُوْبٌ۔ چمکنا، روشن ہونا، جھکنا، نافذ ہونا۔

تَثْقِيْبٌ۔ سوراخ کرنا، روشن کرنا۔

نَحْنُ اَثْقَبُ النَّاسِ اَنْسَابًا۔ ہم نسب کی رو سے سب لوگوں میں نورانی اور روشن ہیں۔

اِنْ كَانَ لَمِثْقَبًا۔ عبداللہ بن عباس رض بڑے صاحب الرائے آدمی تھے یا بڑے علم والے تھے ثَقَبْتُ النَّارَ یا اَثْقَبْتُهَا میں نے آگ روشن کی۔

ثَقُوْبٌ یا ثِقَابٌ۔ باریک باریک چھپٹیاں جن سے آگ روشن کریں۔ اِنَّ عَلٰى كُلِّ نَقْبٍ مِّنْ اَنْقَابِهَا مَلَكًا يَحْفَظُهَا مِنَ الطَّاعُوْنِ وَالدَّجَّالِ مکہ اور مدینہ کے ہر راستہ پر نافذ پر ایک فرشتہ ہے جو اُن کو طاعون اور دجال سے بچاتا ہے (ایک روایت میں نَقْبٍ مِّنْ اَنْقَابِهَا ہے۔ معنی وہی ہیں۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ بچانے کی نسبت غیر اللہ کی طرف کر سکتے ہیں۔ مگر بحکم الٰہی مِثْقَب برمے کو بھی کہتے ہیں یعنی سوراخ کرنے کا آلہ)

ثَقْفٌ۔ کونچا دینا غالب ہونا پکڑ پانا

ثَقْفٌ اور ثَقَفٌ اور ثَقَافَةٌ۔ ہلکا پھلکا، عقلمند، ہوشیار

تَثْقِيْفٌ۔ سیدھا کرنا، تعلیم اور تہذیب سکھانا۔

مُثَاقَفَةٌ اور ثِقَافٌ۔ لڑنا، بحث کرنا۔

ثَقَافٌ۔ عقلمند عورت۔

وَهُوَ غُلَامٌ لَقِنٌ ثَقِفٌ۔ وہ ایک لڑکا تھا ذہین فہیم عقلمند

ثَقِفٌ اور ثَقْفٌ اور ثَقُفٌ تینوں طرح سب کے معنی عقلمند۔

اِنِّيْ حَصَانٌ فَمَا اُكَلَّمُ وَثَقَافٌ فَمَا اُعَلَّمُ میں پاک دامن ہوں، مجھ پر کوئی بات نہیں لگا سکتا۔ اور عقلمند ہوں مجھ کو کوئی سکھا نہیں سکتا۔

ثَقَّافٌ۔ لڑنے والا، جلاد۔

وَاَقَامَ اَوَدَهٗ بِثِقَافِهٖ۔ انھوں نے اس کی کجی اس ہتھیار سے دور کی، جس سے برچھا سیدھا کیا جاتا ہے۔ اَمَا لَيُسَلَّطَنَّ عَلَيْكُمْ غُلَامٌ ثَقِيْفٌ ذَيَّالٌ مَيَّالٌ۔ تم پر ایک ہلکا پھلکا مغرور ظالم جوان مسلط کیا جائے گا (اس سے مراد یزید ہے۔ بعضوں نے کہا حجاج بن یوسف ثقفی) ثَقِيْف ایک قبیلہ ہے) فِیْ ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَّمُبِيْرٌ ثقیف قبیلہ میں ایک جھوٹا پیدا ہوگا (مختار بن عبیدہ ثقفی) اور ایک ہلاکو خونخوار (حجاج بن یوسف) مَسْجِدُ ثَقِيْفٍ کوفہ کی مسجد اِذْ مَلَاقَ اثْنَا عَشَرَ مِنْ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ كَعْبٍ كَانَ التَّثَقُّفُ وَالثِّقَافُ اِلٰى اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ۔ جب بنی عمرو بن کعب کے بارہ

Marfat.com

...دی حکومت کریں گے تو قیامت تک لڑائی اور دھار دھاڑ رہے گی۔

ثِقَلٌ یا ثِقَالَۃٌ۔ بھاری ہونا۔

ثَقْلٌ۔ بوجھ کا اندازہ کرنا۔

ثَقَلٌ۔ مسافر کا سامان، بھاری کا زیادہ ہونا۔

تَثْقِیْلٌ۔ بھاری کرنا، بھاری بوجھ ڈالنا اِثْقَالٌ بھی وہی ہے۔

اَثْقَلَتِ الْمَرْاَۃُ۔ عورت کا پیٹ کھل گیا (حمل نمایاں ہوگیا)

ثَاقَلَ۔ ثقیل کھانا کھایا۔

اِثَّاقَلَ۔ دیر کی۔

اِنِّیْ تَارِکٌ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ کِتَابَ اللّٰہِ وَعِتْرَتِیْ۔ میں تم میں دو بھاری یا نفیس چیزیں چھوڑے جاتا ہوں، ایک تو اللہ کی کتاب دوسرے میرے اہلِ بیت (بعضوں نے کہا ان کو ثقلین اس لئے کہا کہ ان پر عمل کرنا مشکل اور بھاری ہے۔ بعضوں نے کہا اس لئے کہ ان دونوں سے دین کی اصلاح اور درستی اور آبادی ہوتی ہے جیسے ثقلین، یعنی جن اور انس سے دنیا کی آبادی ہے۔ غرض آنحضرت کی اس نصیحت اور وصیت پر صرف وہ اہلِ حدیث عامل ہیں جو قرآن اور اہلِ بیت کرام دونوں کو سنبھالے ہوئے ہیں۔ ان کی تعداد بہت ہی تھوڑی ہے خارجی اور ناصبی اور مقلدین اور نام کے اہلِ حدیث نے اہلِ بیت کو چھوڑ دیا، اب خارجی اور ناصبی تو معاذ اللہ اہلِ بیت کے دشمن بن گئے ان کو بُرا کہنے لگے، اور مقلدوں نے کیا کیا کہ زبانی اہلِ بیت کی محبت کی ڈینگ مارتے ہیں لیکن عملاً ذرا بھی اہلِ بیت کی طرف توجہ نہیں اُن کی کتابوں میں جہاں دیکھو ابو حنیفہ اور شافعی اور مزنی اور ابو یوسف اور محمد بن حسن اور زفر کے اقوال بھرے ہوئے ہیں۔ میں نے آج تک کسی حنفی یا شافعی کو نہیں دیکھا جو امام جعفر صادق رضا یا امام باقر رضا یا دوسرے اہلِ بیت کے اقوال تلاش کر کے اُن پر چلے۔ اِن مقلدوں کا جہل اس درجہ پہنچ گیا ہے کہ اگر کوئی خدا کا بندہ، اہلِ بیت کرام کے اقوال و افعال جمع کرے یا ان کے اجتہاد پر چلے تو اس کو شیعہ کہتے ہیں کیا خوب۔ اگر یہی تشیع ہے تو خدا ہم کو شیعہ ہی رکھے، اسی طریق پر ہمارے ملک دکن میں مولانا احسن الزماں محمد حسینی نظامی محدث نے بڑی محنت اور جان فشانی سے ایک کتاب "احیاء المیت فی فقہ اہلِ بیت" تالیف کی تھی، مگر افسوس ہے کہ وہ کتاب پوری نہ چھپنے پائی، اور مولانا نے سفرِ آخرت اختیار کیا۔ اب محبینِ اہلِ بیت کرام کا فرض ہے کہ اس کتاب کو پوری چھپوا کر شائع کریں۔ خیر یہ تو نام کے سُنیوں کا حال ہوا، اب رافضیوں کو دیکھیے، انھوں نے اہلِ بیت کو تو لیا لیکن قرآن کو پسِ پشت ڈال دیا سچے سُنی وہی ہیں جو اللہ کی کتاب پر چلتے ہیں۔ پھر حدیث شریف پر جو سرا اہلِ بیت کا ارشاد ہے۔ پھر اہلِ بیت کے اقوال و افعال پر اور اہلِ بیت کے اقوال اور اجتہادات کو دوسرے فقہا اور مجتہدین کے اقوال اور اجتہاد پر مقدم رکھتے ہیں یہاں تک کہ صحابہ بھی اگر کسی مسئلہ میں مختلف ہوں، تو حضرت علی کا قول اختیار کرتے ہیں۔ کیونکہ آپ کو دُہری فضیلت حاصل ہے صحابی بھی ہیں اور اہلِ بیت یعنی اصحابِ کِسا میں بھی ہیں)

یَسْمَعُهَا مَنْ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اِلَّا الثَّقَلَیْنِ قبر کے عذاب کے وقت مردہ جو چیختا ہے تو اس کو پورب اور پچھم کے درمیان جتنے جاندار ہیں سب سُنتے ہیں، ایک جن اور آدمی نہیں سُنتے (اس لئے کہ اگر سُنیں تو ایمان بالغیب نہ رہے) بَعَثَنِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الثَّقَلِ مِنْ جَمْعٍ بِلَیْلٍ۔ آنحضرت م نے سامان اور زنانہ کے ساتھ مجھ کو رات ہی کو مُزدلفہ سے روانہ کر دیا۔ حُجَّ بِہٖ فِیْ ثَقَلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سائب کو آنحضرت کے سامان اور زنانہ کے ساتھ حج کرایا گیا۔ ظَنُّوْا اَنَّہُمْ ثَقَلُوْا عَلَیْہِ وہ سمجھے کہ ہم آپ پر بار ہیں (ہمارا رہنا آپ کو شاق ہے) لَمَّا ثَقُلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جب آنحضرت صلعم کی بیماری زیادہ ہوگئی، فَثَقُلَتْ آپ کی ران بھاری ہو گئی۔ مَخَافَۃَ اَنْ یَّثْقُلَ اس ڈر سے کہ کہیں لوگوں پر بار نہ ہو۔ لَیْسَ صَلٰوۃٌ اَثْقَلَ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ منافقوں پر کوئی نماز فجر اور عشا کی نماز سے زیادہ گراں نہیں ہے (کیونکہ یہ وقت سونے اور استراحت کے ہوتے ہیں) لَا تَتَثَاقَلْ عَنِ الصَّلٰوۃِ نماز میں ادائی مت کرو (یعنی سُستی اور دیر مت کرو) اَلثَّقَلُ الْاَکْبَرُ اللہ کی کتاب اَلثَّقَلُ الْاَصْغَرُ اہلِ بیتِ کرام علیہم السلام ثَقَّلَ اللّٰہُ مِیْزَانَہٗ اللہ اس کا پلّہ بھاری کرے (یعنی نیکیوں کا پلّہ، معلوم ہوا کہ آخرت میں اعمال حقیقۃً تولے جائیں گے کیونکہ وہ مجسم ہو جائیں گے، جیسے قبر میں اعمال مجسم ہو کر نمودار ہوں گے) اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ اَھْلًا وَّ ثَقَلًا وَ

Marfat.com

هٰؤُلَاءِ يَعْنِيْ عَلِيًّا وَّ فَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ أَهْلُ بَيْتِيْ۔ ہر پیغمبرؑ کے گھروالے اور بال بچے ہوتے ہیں۔ اور یہ لوگ یعنی علی اور فاطمہ اور حسن حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہم، میرے گھروالے اور بال بچے ہیں (یا اللہ ہم ان ہی کے غلام اور خادم ہیں، ہم کو قبر اور حشر میں انہی کی خدمت میں رکھ)۔

مِثْقَالٌ۔ وزن، تول کم ہو یا زیادہ، لیکن شرع میں مثقال بیس قیراط کا اور ہر قیراط تین جَو کا، ہر جَو تین چاول کا ہے۔ اور عرف میں ایک دینار کو مثقال کہتے ہیں اور دس درم کے سات مثقال ہوتے ہیں اس حساب سے ہر مثقال ایک درم اور ۳/۷ درم کا ہوا اور ہر درم بیالیس جو کا لَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ إِيْمَانٍ۔ جس کے دل میں چیونٹی برابر ایمان ہو وہ دوزخ میں نہیں جانے کا (یعنی اس مقام میں جہاں کافر اور منافق رہیں گے)۔ ذَرَّةٌ چھوٹی چیونٹی (بعضوں نے کہا سو چیونٹیاں ایک جَو کے ہم وزن ہوتی ہیں اور ذرہ اس کو بھی کہتے ہیں جو ہوا میں باریک باریک اُڑتا ہے)۔ فِيْ أُذُنِهٖ ثِقَلٌ اس کے کان بھاری ہیں، یعنی کم سنتا ہے فَمَا وَجَدْتُ ثِقَلَ شَيْءٍ۔ میں نے کسی چیز کا بوجھ نہیں پایا ثِقَلَةُ الشَّيْءِ کسی چیز کا وزن۔

بابُ الثاء مع الکاف

ثَكَلٌ یا ثُكْلٌ یا ثُكُلٌ۔ عورت کا بچہ مرجانا۔

ثَاكِلَةٌ اور ثَكْلٰى اور ثَكُوْلٌ اور مِثْكَالٌ۔ وہ عورت جس کا بچہ گزر گیا ہو۔

أَثْكَلَهَا اللهُ۔ اللہ اس عورت کو ثکلیٰ کرے، اس کا بچہ مرجائے

ثُكْلٌ۔ موت اور ہلاکت، محبوب یا فرزند کا گم ہوجانا۔

ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ۔ تیری ماں تجھ کو گم کرے (تو مرجائے اس سے مقصود بد دعا نہیں ہے بلکہ یہ ایک محاورہ ہے، جو عرب لوگ خفگی کے وقت کہتے ہیں، جیسے تَرِبَتْ يَمِيْنُكَ) قَامَتْ فَجَاءَ بِهَا نُكْدٌ مَثَاكِيْلُ۔ مثاکیل مثکال کی جمع ہے مِثْكَالٌ وہ عورت جس کی سب اولاد مرگئی ہو، یا اکثر گزر گئی ہو۔ نہایہ میں ہے کہ مِثْكَالٌ وہی ثکلیٰ یعنی جس عورت کا بچہ مرگیا ہو لَا تَدَّعِيْ بِدَلِّيْ وَلَا ثُكْلِيْ یوں نہ کہو وَا أُذُلَّاهُ ایک روایت میں ہے ثُكْلِيْ ہے یعنی وَا وَيْلَاهُ وَا ثُكْلَاهُ۔ ثَكِلَتْكِ أُمُّكِ سُنَّةَ أَبِي الْقَاسِمِ ارے تیری ماں تجھ پر روئے، یہ جو میں نے کیا یہ تو آنحضرتؐ کی سنت ہے وَا ثُكْلِيَاهُ ہائے موت وَا ثُكْلَ أُمِّيَاهُ ہائے ماں کی خرابی وَا ثُكْلِيَاهُ بھی کہہ سکتے ہیں۔

ثَكَمٌ یا ثَكْمٌ۔ ڈھونڈھنا، لازم کرلینا، اقامت کرنا، بیان کرنا، کھول دینا۔

ثَكَمُ الطَّرِيْقِ۔ متوسط راستہ، بیچ کا راستہ فَإِنَّهُمَا ثَكَمَا لَكَ الْحَقَّ ابوبکر اور عمرؓ نے تو تمہارے لئے سچائی کا راستہ کھول دیا، اسی رستہ پر چلے جاؤ۔ یہ بی بی ام سلمہ نے حضرت عثمانؓ سے کہا، إِنَّ أَبَابَكْرٍ وَّعُمَرَ ثَكَمَا الْأَمْرَ فَلَمْ يَظْلِمَاهُ ابوبکر اور عمرؓ تو سچی بات پر جمے رہے یا سیدھے راستہ پر چلے، ظلم نہیں کیا۔ (ادھر اُدھر نہیں مُڑے)۔

ثُكْنَةٌ۔ جھنڈا نشان اور قبر آگ کا گڑھا۔ فوجوں کے جاؤ کا مقام نیت۔ اس کی جمع ثُكَنٌ ہے يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى ثُكَنِهِمْ لوگ اپنی نیتوں پر حشر کئے جائیں گے (یعنی مرتے وقت جو اُن کی نیت تھی ایمان یا کفر کی اسی حال پر اٹھیں گے یا جس نشان اور جھنڈے کے ساتھ وہ مریں، اگر کافروں کے ساتھ مریں تو کفر پر، مسلمانوں کے ساتھ مریں، تو اسلام پر) يَدْخُلُ الْبَيْتَ الْمَعْمُوْرَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ أَلْفَ عَلٰى ثُكَنِهِمْ بیت المعمور میں ہر روز ستر ہزار فرشتے اپنے اپنے جھنڈے لیکر آتے ہیں۔ كَأَنَّهَا خُثِيَتْ مِنْ حِضْنِيْ ثُكْنٌ گویا میری گود سے ثکن اُٹھ گیا (ثکن ایک پہاڑ ہے حجاز میں)

أُثْكُوْنٌ۔ شاخ۔

خَلِّ لَهٗ عَنْ ثُكَنِ الطَّرِيْقِ۔ اس کے لئے راستہ کے مُراد چھوڑ دے۔

بابُ الثاء مع اللام

ثَلْبٌ۔ ملامت کرنا، عیب لگانا، ہانکنا، دُور کرنا۔ دھتکارنا، گالی دینا۔

ثَلَبٌ۔ میلا ہونا۔ سمٹ جانا۔

ثِلْبٌ۔ وہ اونٹ جس کے بڑھاپے سے دانت گرگئے ہوں

مَثَالِبُ۔ عیوب (یہ مناقب کی ضد ہے)۔

Marfat.com

یہ مَثَابَۃ کی جمع ہے، بمعنی عیب
لَھُمْ مِّنَ الصَّدَقَۃِ الثِّلْبُ وَالنَّابُ. زکوٰۃ کے جانوروں
سے بڈھا دانت ٹوٹا اونٹ اور بوڑھی اونٹنی وہ رکھ لیں (یعنی
ایسے جانور زکوٰۃ میں نہیں لئے جائیں گے) اِنَّكَ جَرَّبْتَنِی
فَوَجَدْتَنِی لَسْتُ بِالْغُمْرِ الضَّرَعِ وَلَا بِالثِّلْبِ الْفَانِی (عمرو
بن عاص نے معاویہ کو لکھا) تم تو مجھ کو آزما چکے ہو، تم نے دیکھا
میں جاہل ناتواں ہوں نہ بوڑھا پھونس ہوں۔ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ
وَلِلْعَاهِرِ الْاَثْلَبُ. بچہ اسی کا ہوگا جو عورت کا خاوند یا مالک ہے
اور بدکار کے لئے مٹی یا پتھر ہے (عرب لوگ کہتے ہیں بِفِیْهِ الْاَثْلَبُ
اس کے منہ میں مٹی) رَجُلٌ ثِلْبٌ۔ عیب والا آدمی۔

ثَلَثٌ۔ تہائی مال لینا، تیسرا ہونا، تین یا تیس کا عدد پورا کرنا۔

تَثْلِیْثٌ۔ کھجور کا تیسرا حصہ پک جانا۔ شراب کو اتنا پکانا کہ تہائی
حصہ جل جائے۔ تین خداؤں کا قائل ہونا (جیسے نصاریٰ کہتے ہیں باپ
بیٹا، روح القدس۔ اصل میں یہ ہند کے مشرکوں سے نکلی ہے وہ بھی کہتے
ہیں کہ ذاتِ الٰہی تین پیکروں میں ظاہر ہوئی۔ برہما بشن شیو)

ثَالُوْثٌ۔ تین کا ایک ہونا۔ جس کے نصاریٰ قائل ہیں۔

ثَلٰثَۃٌ۔ تین مرد۔

ثَلٰثٌ۔ تین عورتیں۔

ثَلَاثَاءُ یا ثُلُوْثٌ منگل کا روز۔

ثُلُثٌ۔ تیسرا حصہ۔

ثُلَاثَ۔ تین، تین۔

مُثَلَّثٌ۔ وہ شراب جس کے دو حصے جل گئے ہوں۔ اور وہ سطح
جس کو تین خط محیط ہوں △

ثُلَاثِیٌّ۔ وہ کلمہ جس میں تین حرف اصلی ہوں۔
وَلٰكِنِ اشْرَبُوْا مَثْنٰی وَثُلَاثَ وَسَمُّوا اللّٰهَ تَعَالٰی
دو دو بار، تین تین بار میں پیو اور اللہ کا نام لو۔ دِیَۃُ شِبْهِ الْعَمْدِ
اَثْلَاثًا۔ قتل شبہ عمد کی دیت تین طرح کے جانوروں سے ہوگی (یعنی
۳۳ حقے (تین برس کے اونٹ جو چوتھے میں لگے ہوں) ۳۳ جذعے
(جو چار سال کے ہو کر پانچویں میں لگے ہوں) ۳۳ ثنیہ (جو پانچ سال
کے ہو کر چھٹے میں لگے ہوں) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ
قل ہو اللہ تہائی قرآن کے برابر ہے (یعنی تہائی قرآن کا مضمون اس
میں ہے کیونکہ قرآن میں تین قسم کے مضامین ہیں۔ معرفتِ ذاتِ مقدس
معرفت صفات و اسماء اور معرفتِ احکام۔ اور قل ہو اللہ
میں معرفتِ ذات اور تقدیس بوجہ احسن موجود ہے) یا قل ہو اللہ کے
پڑھنے میں تہائی قرآن کی تلاوت کا ثواب ملتا ہے یہیں سے بعض حافظوں
نے یہ نکالا ہے کہ تراویح میں ختم قرآن کے وقت تین بار سورۂ اخلاص کی
تلاوت کرتے ہیں۔ مگر اس کی اصل حدیث شریف سے کچھ نہیں ہے اور اسی
وجہ سے مولانا بشیر الدین قنوجی جو میرے شیخ تھے، حافظ سے یہ کہہ دیتے تھے
کہ ختم کے وقت قل ہو اللہ کو بھی ایک ہی بار پڑھو اور تین بار پڑھنے کو بدعت
کہتے تھے۔ میں کہتا ہوں کہ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے کیونکہ ایک حدیث
میں ہے کہ ایک شخص ہر رکعت میں ایک سورت پڑھ کر قل ہو اللہ کو بھی پڑھا
کرتا، آنحضرتؐ نے اس سے پوچھا، تو بار بار قل ہو اللہ کیوں پڑھتا ہے۔ اس نے
کہا، اس سورت سے مجھ کو بہت محبت ہے۔ اس میں پروردگار کی ذات و
صفات کا بیان ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، یہ تیری محبت جو اس سورت سے
تجھ کو ہے، تجھ کو بہشت میں لے جائے گی۔ بعضوں نے کہا قرآن میں یا
قصص ہیں یا احکام یا ذات و صفاتِ الٰہی کا بیان ہے۔ اور قل ہو اللہ آخر
امر پر مشتمل ہے تو وہ تہائی قرآن ہوا)۔

شَرُّ النَّاسِ الْمُثَلِّثُ بدترین آدمی وہ ہے جو تین شخصوں کو تباہ
کرتا ہے (یعنی جو بادشاہ یا حاکم کے پاس اپنے بھائی مسلمان کی چغلی کھائے
اس نے اپنے آپ کو تباہ کیا، گنہگار کیا، دنیا میں عزت کھوئی، چغل خور بنا
بھائی مسلمان کو تباہ کیا، بادشاہ اور حاکم کو تباہ کیا اور اس کو ظلم میں
پھنسایا) حضرت عمرؓ نے ابوہریرہؓ کو معزول کیا، پھر ان کو خدمت دینا
چاہی تو انہوں نے کہا اَخَافُ ثَلٰثًا وَّاثْنَتَیْنِ مجھے تین اور دو باتوں کا
ڈر ہے (حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ پانچ باتیں کیوں نہیں کہتے؟ ابوہریرہؓ
نے کہا میں ڈرتا ہوں کہ وہ بات کہوں جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم نہیں دیا
اور بغیر علم کے فیصلہ کروں اور میری پیٹھ پر مار پڑے اور میری عزت پر
گالیاں پڑیں، اور میرا مال جرمانہ میں لیا جائے) ثَلٰثَۃٌ لَّهُمْ اَجْرَانِ
رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ تین آدمیوں کو دوہرا ثواب ملے گا ——

Marfat.com

فَاَعْطَانِی الثُّلُثَ الْاٰخِرَ اللہ تعالیٰ نے امت کا آخری تیسرا حصہ بھی
مجھ کو مرحمت فرمایا یعنی اس کو بھی دائمی عذاب نہ ہوگا، بلکہ شفاعت کی وجہ سے
دوزخ سے نجات ہوگی) ثَلٰثٌ اِذَا خَرَجْنَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُھَا
جب یہ تینوں باتیں ظاہر ہوں گی، تو کسی کا اُس وقت ایمان لانا اس کو فائدہ
نہ دے گا (آخری بات سورج کا پچھم سے نکلنا ہے) وَسَکَتَ عَنِ الثَّالِثَۃِ
اور تیسری بات سے سکوت کیا کہتے ہیں، تیسری بات یہ تھی کہ حضرت اسامہؓ
کی فوج کا سامان کر دینا۔ بعضوں نے کہا کہ آپ کی قبر کو عید
نہ بنانا (عید کی طرح وہاں سالانہ مجمع میلہ ٹھیلہ نہ کرنا) اس حدیث سے
صاف عُرس کی ممانعت نکلتی ہے جو ہمارے زمانہ میں بہت رائج ہوگیا
ہے۔ اولیاء اللہ کی قبروں پر سالانہ مجمع کرتے ہیں۔ میلہ لگاتے ہیں۔ اور لطف
یہ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ یا حضرت عمرؓ یا حضرت عثمانؓ کا کوئی عرس نہیں
کرتا۔ جو سب کے اولیاء اللہ سے کہیں افضل ہیں) اَنَا ثُلُثُ الْاِسْلَامِ
میں مسلمانوں کا تیسرا حصہ تھا یعنی مجھ سمیت کل تین شخص مسلمان ہوچکے
تھے۔ یہ سعد کا قول ہے شاید ان کو اور لوگوں کے اسلام کی خبر نہ ہوئی ہوگی
جیسے حضرت علیؓ اور حضرت زید بن حارثہؓ وغیرہ۔ بعضوں نے کہا مراد
وہ لوگ ہیں جو آزاد اور بالغ تھے) وَبِالثُّلُثِ وَثُلُثِہٖ فِیْ وَصِیَّۃِ
الزُّبَیْرِ اور زبیرؓ کی وصیت میں جو ثلث مال کی تھی پھر اس ثلث کا ثلث
عبداللہ بن زبیرؓ کی اولاد کو دلایا تھا چونکہ وہ کثیر الاولاد تھے فَوْقَ
ثَلٰثٍ مِنًی۔ منا کے تین دنوں سے زیادہ قَالَ اَلَا ھَلْ بَلَّغْتُ ثَلٰثًا
تین بار آپ نے یہی فرمایا، دیکھو میں نے اللہ کا حکم پہنچا دیا اَعَادَھَا ثَلٰثًا
تین بار یہی کلمہ فرمایا لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ وَسَعْدَیْکَ ثَلٰثًا تین بار آنحضرتؐ
نے معاذ کو پکارا ادھر معاذ نے تین بار لبیک وسعدیک یارسول اللہ کہا
وَاِذَا اَتٰی عَلٰی قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَیْھِمْ ثَلٰثًا۔ آنحضرتؐ جب کسی قوم کے
پاس جاتے تو تین بار اُن کو سلام کرتے (ایک بار تو اذن کے لئے دوسرے
جب اندر جاتے، تیسرے جب رخصت ہوتے) اَفَاضَ الْمَاءَ ثَلٰثَ
مَرَّاتٍ تین بار اپنے اوپر پانی بہایا وَافَقْتُ رَبِّیْ فِیْ ثَلٰثٍ تین باتوں
میں میری رائے حکم الٰہی کے موافق ہوئی (یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے۔ اگرچہ
اور باتوں میں بھی، جن کی تعداد پندرہ تک پہنچتی ہے، ان کی رائے حکم الٰہی
کے موافق ہوئی مگر یہ تین باتیں اہم تھیں، اس لئے ان کا ذکر کیا) ثَلٰثَۃٌ

لَا یُکَلِّمُھُمُ اللہُ تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ بات تک نہیں کریگا
(اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ بات کرتا ہے اور معتزلہ اور اہل
کلام کا رد ہوا) (ان پر بہت غصہ ہوگا کیونکہ بڑھاپے میں عقل کامل ہو جاتی
ہے، شہوت ضعیف ہو جاتی ہے، باوجود اس کے حرام کاری کرنا سخت
بے حیائی ہے۔ معلوم ہوا کہ اس میں خوفِ الٰہی مطلق نہیں ہے۔ اسی طرح
حاکم کو کسی کا ڈر نہیں وہ کیوں مداہنت کرے، اسی طرح غریب محتاج ہوکر پھر
کیوں معاصی کرے۔ بقول شیخ فرعون بے سامان کبر زشت واز گدایاں
زشت تر) ھٰذِہِ الثَّلٰثُ دَرَجَاتٌ یہ تینوں سیڑھیاں ہوئیں (معلوم
ہوا کہ منبر کی تین سیڑھیاں رکھنا مستحب ہے) مَکْثُ الْمُھَاجِرِ بِمَکَّۃَ
بَعْدَ قَضَاءِ نُسُکِہٖ ثَلٰثًا جو شخص مکہ سے ہجرت کر گیا تھا وہ حج کے ارکان
ادا کرنے کے بعد تین دن تک مکہ میں ٹھہر سکتا تھا، پھر مدینہ میں اُس کو جانا
ضروری تھا۔ جس ملک سے آدمی ہجرت کرے پھر وہاں رہنا ٹھیک نہیں ہے)
اَلثُّلُثُ وَالثُّلُثُ کَثِیْرٌ تہائی مال کی وصیت کر، تہائی مال کافی ہے، تہائی
مال بہت ہے مَنْ کَانَ عِنْدَہٗ طَعَامُ اِثْنَیْنِ فَلْیَذْھَبْ بِثَالِثٍ
(مسلم کی روایت میں یوں ہی ہے اور بخاری کی روایت میں بِثَالِثٍ ہے
وہی صحیح معلوم ہوتا ہے) یعنی جس شخص کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو،
وہ ایک تیسرا شخص اور لیجائے اس کو بھی کھلائے (بعضوں نے کہا کہ
مسلم کی روایت کا بھی مطلب یہی ہے یعنی فَلْیَذْھَبْ بِمَنْ یُتِمُّھُمْ ثَلٰثَۃً
اُس کو بھی ساتھ لے جائے جو تین کا عدد پورا کر دے۔ میں کہتا ہوں مسلم
کی روایت کے ایک معنی اور ہو سکتے ہیں۔ یعنی جس کے پاس اپنے گھر والوں
کے علاوہ دو باہر کے آدمیوں کا کھانا ہو، وہ دو کے بدلے تین لے جائے)
فُضِّلْنَا عَلَی النَّاسِ بِثَلٰثٍ ہم کو تین باتوں کی وجہ سے لوگوں پر فضیلت
ملی ہے (اس روایت میں دو ہی باتیں مذکور ہیں، تیسری بات امام نسائی
کی روایت میں ہے۔ یعنی سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں ہم کو ملیں) ھَلَکَتْ
خَدِیْجَۃُ قَبْلَ اَنْ تَتَزَوَّجَنِیْ بِثَلٰثٍ حضرت عائشہؓ نے کہا
ام المومنین خدیجہؓ میری شادی سے تین برس پہلے گزر گئیں (یہاں
شادی سے دخول اور صحبت مراد ہے نہ کہ عقد، کیونکہ حضرت عائشہؓ
کا عقد حضرت خدیجہؓ کے مرنے کے ڈیڑھ سال بعد ہوا) یَتَوَفَّی اللہُ
ثَلٰثٌ جس کے تین بچے گزر جائیں (دوسری روایت میں دو اور ایک

یچے میں بھی یہی فضیلت مذکور ہے، اگر کفر کی حالت میں گزر گئے ہوں یا بچوں
کے بچے گزر جائیں تو اس میں اختلاف ہے) لَمْ يَتَكَلَّمْ إِلَّا ثَلَاثَةٌ بچپن
میں تین ہی آدمیوں نے بات کی ہو گو دوسری روایت میں اوروں کا بھی
بات کرنا مذکور ہے۔ جیسے حضرت یوسف کا گواہ، فرعون کی آیا کا بیٹا شاید
اس وقت تک آنحضرتؐ کو ان لوگوں کا حال نہ بتلایا گیا ہو) ثَلَاثَةٌ لَهُمْ
أَجْرَانِ تین آدمیوں کو دہرا ثواب ہے (اس سے حصر مقصود نہیں ہے) ثَلَاثٌ
مِنْ أَصْلِ الْإِيمَانِ تین باتیں ایمان کی جڑ ہیں (حالانکہ اس میں پانچ
باتیں مذکور ہیں۔ مگر تین باتیں درحقیقت ایک ہی بات ہیں، وہ کیا ہیں
لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللهُ کہنے والے کو نہ ستانا، اس کو کسی گناہ کی وجہ سے
کافر کہنا اس کا ایمان سے باہر نہ ہونا، توحید کی شہادت کے ساتھ نبوت
کی شہادت بھی ضروری ہے) زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَاءِ
(آنحضرتؐ کے وقت میں جمعہ کی دو اذانیں تھیں، ایک جب امام منبر
پر بیٹھتا، دوسری نماز شروع ہونے وقت۔ لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے)
تیسری اذان زوراء پر بڑھا دی (زوراء ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں)
مِثْلُ أَصْحَابِ الثَّلَاثَةِ جو شخص ایمان کی چاروں باتوں کو نہ مانے،
تین ہی کو مانے، یا جو شخص چوتھے خلیفہ حضرت علی رضہ کو نہ مانے بلکہ اگلے
تینوں ہی خلفاء کو مانے وہ گمراہ ہو گیا لَعَلَّكَ تَرَىٰ أَنَّهُ مِثْلُ الثَّلَاثَةِ
کیا تو عمار کو ان تین آدمیوں کے برابر سمجھتا ہے اَلنَّصَارَىٰ مُثَلِّثُونَ
غَيْرُ مُوَحِّدِينَ نصاریٰ تثلیث والے ہیں توحید والے نہیں ہیں۔
اَلْحُمَّى الْمُثَلَّثَةُ وہ بخار جو تیسرے دن چڑھا کرے (جیسے حمی الربع
چوتھے دن چڑھا کرے)

ثَلْجٌ۔ لتھڑ جانا۔ گائے کا گوبر کرنا۔ ہگنا۔

تَثْلِيجٌ۔ لتھیڑنا۔ گوبر میں آلودہ کرنا۔

ثَلْدٌ۔ پتلا ہگنا۔ بعضوں نے کہا، ہاتھی کی لید سے خاص ہے۔ بہت ہگنا

ثَلْجٌ۔ برف یا برف برسانا۔

إِثْلَاجٌ۔ کھودتے کھودتے کیچڑ تک پہنچ جانا، موقوف ہو جانا، (کو)شش کرنا۔

ثُلَاجِيٌّ۔ بہت سفید۔

ثَلَجٌ اور ثُلُوجٌ۔ خوش ہونا، مطمئن ہونا۔

إِثْلَاجٌ۔ برف برسانا۔

حَتَّىٰ أَتَاهُ الثَّلَجُ وَالْيَقِينُ یہاں تک کہ آپ کے دل کو اطمینان
اور یقین حاصل ہو گیا وَثَلِجَ صَدْرُكَ تیرا سینہ ٹھنڈا ہو گیا (بیقراری
جاتی رہی) أُعْطِيكَ مَا تَثْلَجُ إِلَيْهِ میں تجھ کو وہ چیز دوں گا، جس سے
تجھ کو اطمینان ہو جائے وَاغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ
میرے گناہوں کو برف اور اولے کے پانی سے دھو ڈال (کیونکہ یہ پانی
صاف ستھرا غیر مستعمل ہوتا ہے) مَنْ لَعَنَ قَاتِلَ الْحُسَيْنِ عِنْدَ
شُرْبِ الْمَاءِ حَشَرَهُ اللهُ ثَلِجَ الْفُؤَادِ جو شخص پانی پیتے وقت
حضرت امام حسین علیہ وعلیٰ آبائہ السلام کے قاتل پر لعنت کرے گا
(یہ قاتل شمر لعین تھا یا سنان بن انس نخعی یا خولی) اللہ تعالیٰ حشر
کے وقت اس کو برف کی طرح دل ٹھنڈا اٹھائے گا۔ اطمینان قلب کے
ساتھ اس کا حشر ہوگا (یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے گر مجھ کو
اس کی صحت میں شبہ ہے اگرچہ اس میں شک نہیں کہ حضرت امام حسینؓ
کا قاتل بالاتفاق ملعون ہے، مگر ہماری شریعت میں لعنت کرنا باعث
اجر اور ثواب نہیں سمجھا گیا ہے۔ شیطان سب سے زیادہ ملعون ہے۔ اگر
کوئی دن بھر اس پر لعنت کرتا رہے تو کیا یہ تسبیح وتہلیل کی طرح موجب
ثواب ہوگا؟) مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً خَرَجَ مِنْ
قَبْرِهِ وَهُوَ ثَلِجُ الْفُؤَادِ جو شخص کسی مسلمان کی مشکل دور کرے گا
وہ اپنی قبر سے ٹھنڈے دل نکلے گا۔

ثَلَّاجٌ۔ برف بیچنے والا۔

مَاءٌ ثَلِجٌ۔ ٹھنڈا پانی۔

ثَلْطٌ۔ پتلا ہگنا۔ اونٹ یا بیل وغیرہ کا گوبر کرنا۔

فَبَالَتْ وَثَلَطَتْ۔ اس نے پیشاب کیا، پتلا گوبر نکالا (نہایہ
میں ہے کہ ثلط اکثر اونٹ اور گائے اور ہاتھی کے ہگنے میں استعمال کیا
جاتا ہے) كَانُوا يَبْعَرُونَ وَأَنْتُمْ تَثْلِطُونَ ثَلْطًا۔ صحابہ رضہ تو
مینگنی کی طرح (خشک) اجابت کرتے تھے کیونکہ کم کھاتے تھے اور تم تو
خوب گوبر ہگتے ہو (طرح طرح کے کھانے وہ بھی پیٹ بھر کر کھاتے ہو)

ثَلْغٌ۔ کچلنا۔

إِذًا يَثْلَغُوا رَأْسِي كَمَا تُثْلَغُ الْخُبْزَةُ تب تو میرا سر ایسا

کی طرح کچل ڈالیں گے وَ إِذَا هُوَ يَهْوِي بِالصَّخْرَةِ فَيَثْلَغُ بِهَا رَأْسَهُ وہ پتھر لے کر اس کی طرف جھکتا ہے اس کا سر کچل ڈالتا ہے۔

ثَلْغٌ۔ بعین مہملہ کے بھی یہی معنی ہیں۔

اِنْثِلَاغٌ۔ کچل جانا، پختہ ہو جانا۔

اَثْلَغِیْ۔ مرد۔

مُثَلَّغٌ۔ جو کھجور پختہ ہو کر درخت سے گرے اور پھٹ جائے۔

ثَلٌّ۔ گرانا، مٹی نکالنا، ہلاک کرنا۔

ثَلَلٌ۔ ہلاکت۔

ثَلَّةٌ۔ بکریوں کا گلہ۔

ثُلَّةٌ۔ آدمیوں کا گروہ۔

لَا حِمٰى إِلَّا فِي ثَلَاثٍ ثَلَّةِ الْبِئْرِ تین چیزوں کے سوا اور کسی چیز میں جگہ محفوظ نہیں ہو سکتی (کہ دوسرا کوئی وہاں آنے یا کھیتی کرنے یا عمارت بنانے نہ پائے) ان تین چیزوں میں سے ایک وہ کنواں ہے جو ایسی زمین میں بنایا جائے، جس کا کوئی مالک نہیں، تو ایسے کنویں والے کے لئے اتنی جگہ محفوظ کر دی جائے گی، جتنے میں وہ اس کنویں کی مٹی وغیرہ ڈالے۔ لَهُمْ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ عَلٰى دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ وَثُلَّتِهِمْ وہ اللہ اور اس کے رسول کی پناہ میں ہیں اُن کی بستیاں اور مال اور جماعت سب پناہ میں ہیں۔ لَمْ تَكُنْ أُمُّهٗ بِرَاعِيَةِ ثَلَّةٍ اس کی ماں بکریوں کا گلہ چرانے والی نہ تھی اِذَا كَانَتْ لِلْيَتِيْمِ مَاشِيَةٌ فَلِلْوَصِيِّ اَنْ يُّصِيْبَ مِنْ ثَلَّتِهَا وَرِسْلِهَا اگر یتیم بچہ کے جانور ہوں تو ولی کو ان کا اُون اور دودھ استعمال کرنا درست ہے (کیونکہ اس میں یتیم کا کوئی نقصان نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ دودھ اور اون کو بھی اگر محتاج نہ ہو تو فروخت کر کے یتیم کے مال میں جمع کر دے) كَادَ يُثَلُّ عَرْشِيْ قریب تھا کہ میرا تخت بگڑ، گرا دیا جائے (میری عزت جاتی رہے، یہ حضرت عمرؓ نے خواب میں فرمایا۔ جب ایک شخص نے وفات کے بعد ان کو خواب میں دیکھا۔ مطلب یہ ہے کہ شروع شروع میں مجھ کو ایسا ڈر ہوا کہ ابھی تباہ اور ذلیل ہوتا ہوں، پھر اللہ تعالےٰ نے فضل و کرم کیا اور مجھ کو بچا لیا سبحان اللہ جب حضرت عمرؓ کا باوصف اس عدالت اور تقویٰ اور پرہیزگاری کے یہ حال ہوا ہو تو دوسرے بادشاہوں اور حاکموں کا کیا حال ہونا ہے ان کو خدا سے ڈرنا چاہیئے)۔

ثَلَلْتُ۔ میں نے گرا دیا۔

اَثْلَلْتُ۔ میں نے بنا لیا۔

ثَلْمٌ۔ رخنہ ڈالنا، کنارہ توڑ دینا۔

ثَلَمٌ اور اِنْثِلَامٌ۔ رخنہ دار ہونا، کنارہ ٹوٹا ہونا۔

ثُلْمَة بمعنی ثَلَمٌ۔ رخنہ شدہ وعیب دار۔ سوراخ جو پیالے یا رکابی میں ٹوٹنے سے پیدا ہو جاتا ہے۔

نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ۔ پیالہ جہاں سے ٹوٹا ہو وہاں سے پانی پینے سے آپ نے منع فرمایا (کیونکہ اُس پر منہ اچھی طرح نہیں جمتا۔ احتمال ہے کہ منہ کٹ جائے، یا پانی باہر بہہ کر بدن یا کپڑا تر ہو جائے یا اس مقام پر کوئی کیڑا وغیرہ ہو وہ منہ میں چلا جائے)۔

اِذَا مَاتَ الْعَالِمُ ثُلِمَ فِي الْاِسْلَامِ ثُلْمَةٌ لَا يَسُدُّهَا شَيْءٌ۔ جب دین کا عالم مرجاتا ہے تو اسلام میں ایک رخنہ پیدا ہو جاتا ہے جو کسی چیز سے بند نہیں ہوتا (سوا اس کے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے دوسرا کوئی دین کا عالم اسی طرح کا کھڑا کر دے)۔

بَابُ الثَّاءِ مَعَ الْمِيْمِ

ثَمْدٌ یا ثَمَدٌ تھوڑا پانی، جیسے ثِمَادٌ ہے۔

مَاءٌ ثَمْدٌ۔ وہ پانی جو کنویں یا گڑھے میں جمع کر لیا جائے یا جاڑے میں رہے گرمی میں سوکھ جائے۔ ثَمَدَتْهُ النِّسَاءُ عورتوں نے اس کی منی جماع کرا کر تمام کر دی۔ رَجُلٌ مَثْمُوْدٌ وہ آدمی جس کا مال لوگ مال لیکر سب تمام کر دیں، یا عورتیں اس کی منی کو تمام کر دیں۔

ثَمُوْدُ۔ اگلے عرب کا ایک قبیلہ تھا۔ صالح پیغمبر ان ہی کی طرف بھیجے گئے تھے

اِثْمِدٌ۔ سرمہ کا پتھر۔

مَنْ لَمْ يَأْخُذِ الْعِلْمَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَمْصُّ الثِّمَادَ

[1] یہاں ثلہ سے مجازاً اُون مراد لیا، جیسے کہتے ہیں کساء جید الثلۃ اس کملی کا اون عمدہ ہے۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

وَیَدَعُ الثَّمَرَ الْعَظِیْمَ جو شخص اللہ کے پیغمبر سے دین کا علم حاصل نہ کرے وہ ایک تھوڑا سا پانی تو چوستا ہے (جو قطرہ قطرہ نکلتا ہے) اور بڑی نہر کو چھوڑ دیتا ہے (یا تمثا تے چراغ کو لئے پھرتا ہے اور آفتاب کا اُس سے مقابلہ کرتا ہے، ایسا شخص احمق اور بے وقوف ہے) اِکْتَحِلُوْا بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّهٗ یَجْلُو الْبَصَرَ اثمد کا سرمہ آنکھوں میں لگاؤ وہ نگاہ کو روشن کرتا ہے وَاَفْجَرَ لَهُمُ الثَّمَدَ اور آنحضرتؐ نے ان کے لئے ایک تھوڑے سے پانی کو رواں کر دیا (بہت کر دیا) حَتّٰی نَزَلَ بِاَقْصَی الْحُدَیْبِیَةِ عَلٰی ثَمَدٍ آپ حدیبیہ کے پرلے سرے پر جہاں تھوڑا سا پانی تھا جاکر اُترے سُقْتُهٗ اِلٰی اَرْضٍ ثَمُوْدَ میں اُس کو ثمود کے ملک تک ہانک لے گیا (یہ ملک تبوک کے قریب ہے)۔

ثَمَرٌ یا ثِمَارٌ۔ پھل میوے۔

ثَمَرَةٌ۔ ایک پھل۔ جیسے تَمْرَةٌ ہے۔ جمع ثُمُرٌ ہے اس کی جمع اَثْمَارٌ ہے لَا قَطْعَ فِیْ ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ پھل میوے اور کھجور کے گودے چرانے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا (یہاں ثمر سے مراد وہ میوہ ہے جو درخت پر لگا ہو۔ نہایہ میں ہے ثمرہ کہتے ہیں پکی تازی کھجور یعنی رطب کو جب تک وہ درخت میں لگی ہو۔ جب درخت سے اس کو کاٹ کر اُتار لیں اور گودام میں رکھیں تو پھر اس کو ثمرہ کہیں گے۔ زَاكِیًا نَبْتُهَا نَامِرًا فَرْعُهَا اس کا اُگنا پاکیزہ، اس کی شاخ میوہ دار (میوہ بھی کیا اچھا ہو) عرب لوگ کہتے ہیں شَجَرٌ ثَامِرٌ وہ درخت جس کا میوہ پختہ ہو گیا ہو قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهٖ تم نے اُس کے دل کا پھل لے لیا (یعنی اُس کے فرزند کو۔ فرزند کو بھی ثمرہ کہتے ہیں کیونکہ وہ باپ کا پھل ہے) مَا تَسْاَلُ عَمَّنْ ذَبُلَتْ بَشَرَتُهٗ وَقُطِعَتْ ثَمَرَتُهٗ اُس کا حال کیا پوچھتے ہو جس کا جسم سوکھ گیا ہو اور اُس کی نسل کٹ گئی (عورتوں کے کام کا نہیں رہا)۔ فَاَعْطَاهُ صَفْقَةَ یَدِهٖ وَثَمَرَةَ قَلْبِهٖ اُس نے اُن کو اپنے ہاتھ مار دیا (یعنی بیعت کر لی) اور دل کا پھل حوالے کیا (یعنی سچا اقرار کیا) اِنَّهٗ اَخَذَ بِثَمَرَةِ لِسَانِهٖ اُنھوں نے اپنی زبان کا کنارہ تھاما۔ فَاُتِیَ بِسَوْطٍ لَمْ تُقْطَعْ ثَمَرَتُهٗ ایک کوڑا لایا گیا جس کا پُھندنا نہیں کاٹا گیا تھا اِنَّهٗ اَمَرَ بِسَوْطٍ فَدُقَّتْ ثَمَرَتُهٗ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے حکم دیا، ایک کوڑے کا پھندنا کوٹا گیا (تاکہ نرم ہو جائے اور زیادہ مار نہ لگے) هَلْ عِنْدَكِ قِرًى قَالَتْ نَعَمْ خُبْزٌ خَمِیْرٌ وَلَبَنٌ ثَمِیْرٌ وَحَیْسٌ جَمِیْدٌ معاویہؓ نے ایک چھوکری سے پوچھا، تیرے پاس مہمانی کا سامان ہے؟ کہنے لگی، ہاں ہے خمیری روٹی، بالائی دار دودھ، جما ہوا حیس (حیس کہتے ہیں کھجور کی گٹھلی نکال کر اُس کو گھی اور سُکھائے ہوئے دودھ میں ملا کر اس کا حلوہ بنانا) نَهٰی عَنْ بَیْعِ ثَمَرِ التَّمْرِ درخت کا پھل بیچنے سے آپ نے منع فرمایا نَهٰی عَنْ بَیْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ۔ تازی کھجور کو خشک کھجور کے عوض بیچنے سے آپ نے منع فرمایا، یا درخت پر جو پختہ کھجور ہو اُس کو خشک کھجور کے عوض بیچنے۔ فَثَمَّرْتُ اَجْرَهٗ میں نے اُس کی مزدوری کا مال بڑھایا۔

ثُمُرٌ۔ مال و زر کو بھی کہتے ہیں۔

اِسْتِثْمَارُ الْمَالِ تَمَامُ الْمُرُوَّةِ۔ مال کو بڑھانا (یعنی خیرات کرنا) مروت کو پورا کرنا ہے۔

ثُمْرٌ۔ بضمہ ثا مال و زر کو بھی کہتے ہیں۔

اُمُّكَ اَعْطَتْكَ مِنْ ثَمَرَةِ قَلْبِهَا تیری ماں نے اپنے دل کا پھل تجھ کو دیا۔

ثَمْغٌ۔ سفیدی میں سیاہی ملا دینا۔ تر کرنا۔ رنگنا۔

ثَمْغَةُ الْجَبَلِ۔ پہاڑ کی چوٹی۔

اِنْ حَدَثَ بِهٖ حَدَثٌ اِنَّ ثَمْغًا وَصِرْمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ وَكَذَا وَكَذَا جَعَلَهٗ وَقْفًا (حضرت عمرؓ نے کہا) اگر اُن پر کوئی حادثہ ہو (موت آ جائے) تو ثمغ اور ابن اکوع کا صرمہ اور فلاں فلاں مال یہ سب وقف ہیں (ثمغ اور صرمہ ابن اکوع دونوں کھجور کے باغ اور حضرت عمرؓ کی ملک تھے)۔

ثَمْلٌ۔ اقامت کرنا، ٹھہرنا، فریاد رسی کرنا۔ کھلانا، پلانا۔ کھانا۔

ثَمَلٌ۔ مست ہونا۔

ثُمَالٌ۔ پھین۔ بالائی۔

ثِمَالٌ۔ اپنی قوم کا حامی، فریاد رس۔

Marfat.com

فحلب فیہ ثجاً حتی علاہ الثمال۔ آپ نے اس میں خوب بہتا ہوا دودھ دوہا یہاں تک کہ دودھ پر بہت آگیا (چکنائی اوپر آگئی بالائی جم گئی) ثمال الیتامیٰ عصمۃ للارامل یتیموں کے پشت پناہ بیواؤں کے بچاؤ (یہ ابو طالب کے ایک بڑے قصیدے کا مصرعہ ہے جو انہوں نے آنحضرت کی تعریف میں کہا تھا) فانھما ثمال حاضرتہم وہ ان لوگوں میں جو حاضر ہیں، ان کی پشت پناہ ہے فاذا حمزۃ ثمل دیکھا تو حضرت حمزہ رضہ نشہ میں چور ہیں فضرب بالثملۃ فی صدرہ وقال اعبداً اعبد منی (حضرت عمر رضہ اپنے اونٹ پر خارشت کا روغن مل رہے تھے، اتنے میں ایک شخص نے کہا، تم اگر اپنے غلام سے کہتے تو وہ یہ کام کر دیتا۔ انھوں نے کیا کیا کہ وہ روغن ملنے کا چیتھڑا اٹھا کر اس کے سینے پر مارا اور کہا کیا کوئی غلام مجھ سے بھی زیادہ غلامی کرنے والا ہے؟" (یعنی میں سب سے بڑھ کر اپنے مالک کا غلام ہوں) انھا انطلقت الی ابیھا وھو ثمل۔ حضرت خدیجہ رضہ اپنے والد کے پاس گئیں، وہ نشہ میں مست تھے۔

فثملہ۔ پھر تو اس کو درست کرلے۔

(پوری روایت نہایہ میں یوں ہے لا جابۃ امراۃ جلیلۃ فحشر من ذراعیھا وقالت ھذا من احتراش الضباب فقال عمر لو اخذت ا نصیب فورتیہ ثم دعوت بمکنتہ فثملتہ کان خیر (۲) فسر الیھا منطوی الثمیلۃ (عبد الملک نے حجاج سے کہا، میں نے تجھ کو دونوں عراق کا ایک بارگی والی کر دیا اب ہلکا پیٹ ہو کر وہاں جا۔

ثَمٌّ۔ روندنا، درست کرنا، اکٹھا کرنا۔

ثَمَّ۔ وہاں (اسم اشارہ ہے بعید کے لئے۔ جیسے ھنا اسم اشارہ ہے قریب کے لئے۔ یعنی یہاں۔

ثُمَّ۔ حرف عطف ہے مع الترتیب والتراخی (بعضوں نے کہا کہ ثم میں ترتیب زمانی ضروری نہیں ہے۔ جیسے حدیث میں ہے ثم مررت بعیسیٰ حالانکہ دوسری سب روایتوں میں ہے کہ آپ حضرت عیسیٰ سے پہلے ملے تھے، اس کے بعد حضرت موسیٰ سے) کنا اھل ثمہ ورمہ ہم اس کے اصلاح کرنے والے اور مرمت کرنے والے تھے (محدثین اس کو بہ ضمہ ثا اور را روایت کرتے ہیں یعنی اھل ثمہ ورمہ تو ثم کہتے ہیں گھر کے سامان کو اور رم مرمت کو) بعضوں نے کہا اس کے معنے یہ ہیں کہ ہم ان کے متولی اور ان کے کام درست کرنے والے تھے، محیط میں ہے حجبح لی اللھم عن ثمہ ورمہ زمانہ نے مجھ کو قلیل اور کثیر سب سے روک دیا ما لہ ثم ولا رم یا لا یملک ثما ولا رما اس کے پاس گھر کا سامان ہے نہ گھر کی درستی ہے اغزوا والغزو حلو خضر قبل ان یصیر ثماما ثم رماما ثم حطاما۔ جہاد کرو اور جہاد شیریں اور سبز ہے اس سے پہلے کہ تمام ہو جائے، پھر پرانا ہو جائے، پھر ریزہ ریزہ ہو جائے۔

ثمام۔ ایک کمزور گھاس ہے۔

ینقی ما ثم وہاں پر جو نجاست وغیرہ ہو اس کو صاف کرے من تعاطی ما ثم ھلک۔ جو شخص اس مقام کا طالب ہو وہ تباہ ہوا (یعنی ذات الٰہی کی معرفت چاہے والمسجد فما ثمہ اور مسجد اس جگہ وہاں ہے فاضجعہ ثم ذبحہ ثم قال بسم اللہ ثم ضحی آپ نے اس کو لٹایا اور ذبح شروع کیا۔ پھر بسم اللہ کہی، اور قربانی کی۔ ثم ادعھم صحیح ثم کا نہ ہونا ہے کیونکہ یہ تفسیر ہے ان تینوں باتوں کی، ابوداؤد کی روایت میں ثم کا لفظ نہیں ہے ثم فعل ذلک ثلاث مرات تین بار ایسا ہی کیا (یعنی نیند سے اٹھے، مسواک کی، وضو کیا) آگے جو بیت رکعات ہے وہ بیان ہے ثلث مرات کا ثم ان کان لہ حاجۃ الی اھلہ اس سے یہ نکلتا ہے کہ آپ تہجد گزاری کے بعد قربت کرتے۔ بعضوں نے کہا یہاں ثم تراخی اخبار کے لئے ہے نہ تراخی زمانی کے لئے قال لا الٰہ الا اللہ وحدہ آخر تک ثم دعا بین ذلک قال مثل ھذا ثلث مرات مطلب یہ ہے کہ آپ وہزم الاحزاب وحدہ کے بعد دعا کرتے، پھر یہی ذکر کرتے۔ بعضوں نے کہا ثم یہاں واو کے معنی میں ہے قال نعم ثم جلس ثم جلس ابن عباس کا ... ہے ثمت الشاۃ بکری تمام چر گئی ای ع الذنب اکبر ... اس حدیث میں ثم تراخی اخبار کے لئے ہے نہ کہ تراخی زمان اور رتبہ کے لئے کیونکہ بعد کا گناہ پہلے سے بڑا ہے۔

Marfat.com

ثَمَنٌ - مالیت ۔ روپیہ۔ اشرفی قیمت مقررہ۔
ثُمْنٌ - مال کا آٹھواں حصہ لینا، یا آٹھواں شخص ہونا۔
ثَمَانِیَۃٌ - آٹھ مرد۔
ثَمَانٍ - آٹھ عورتیں۔
ثَامِنٌ - آٹھواں شخص۔
ثُمُنٌ - آٹھواں حصہ۔
ثَامِنُوْنِیْ بِحَائِطِکُمْ - اپنے باغ کا مول مجھ سے کرو خُذْ اِحْدٰی رَاحِلَتَیَّ فَقَالَ بِالثَّمَنِ ابوبکر رضہ نے عرض کیا آپ میری ایک سانڈنی لے لیجئے آپ نے فرمایا، میں قیمت دیکر لوں گا (مفت نہیں لوں گا)۔

بابُ الثّاء مع النون

ثُنْدُوَۃٌ یا ثُنْدُوَۃٌ - مرد کی چھاتی۔
کَانَ عَارِیَ الثُّنْدُوَتَیْنِ - آنحضرتؐ کی چھاتیاں بے گوشت تھیں، یا ان پر زیادہ بال نہ تھے اِذَا اجْلَاعَتْ ثُنْدُوَتُہٗ —
نِصْفُ الْعَقْلِ جب ناک کا سرا (نرمہ بینی) کاٹ ڈالا جائے، تو آدھی دیت دینا ہوگی۔
ثَنْطٌ - چیرنا۔
لَمَّا مَدَّ اللّٰہُ الْاَرْضَ مَادَتْ فَثَنَطَھَا بِالْجِبَالِ جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پھیلایا وہ ہلنے اور جھکولے کھانے لگی۔ آخر پہاڑوں سے اس کو چیرا پہاڑ اس میں اتارے تاکہ وہ بھاری ہو جائے اور حرکت کرنے میں جھکولے نہ کھائے۔ ایک روایت میں فَثَنَطَھَا ہے بعض نے فَثَبَّطَھَا ہے یعنی اس کو بھاری کیا روک دیا۔
ثُنَّۃٌ - ناف اور پیڑو کے درمیان۔
اِنَّ اٰمِنَۃَ قَالَتْ لَمَّا حَمَلْتُ بِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا وَجَدْتُہٗ فِیْ قَطَنٍ وَلَا ثُنَّۃٍ آمنہ آنحضرتؐ کی والدہ فرماتی ہیں۔ جب آپ میرے پیٹ میں تھے تو آپ کا بوجھ کو معلوم ہی نہیں ہوا نہ پشت میں نہ پیڑو میں سَدَّدَتْ لِثُنَّتِہٖ میں نے اپنا ہتھیار حضرت حمزہؓ کے پیڑو پر لگایا فَشَقَّ مَا بَیْنَ صَدْرِہٖ اِلٰی ثُنَّتِہٖ اس نے آپ کے سینے اور پیڑو کے بیچ میں چیرا دیا۔ بَلَغَ الدَّمُ ثُنَنَ الْخَیْلِ (نہاوند میں ایسی جنگ ہوئی) خون گھوڑوں کے پاؤں یا ہاتھوں کے آخر میں جو بال ہوتے ہیں وہاں تک آ گیا۔ فَاَضَعُھَا فِیْ ثُنَّتِہٖ میں نے اپنا حربہ ان کے پیڑو پر جمایا۔
ثَنْیٌ - موڑنا، ایک کو دوسرے پر الٹنا، روکنا۔
تَثْنِیَۃٌ - دو کرنا، تعریف کرنا۔
ثَنَاءٌ - تعریف کرنا۔
تَثَنِّیْ - مڑنا، جیسے اِنْثِنَاءٌ ہے۔
ثَنِیٌّ - وہ بکری یا گائے جو دو برس کی ہو کر تیسرے میں لگی ہو۔ یا وہ اونٹنی جو پانچ برس کی ہو کر چھٹے میں لگی ہو۔ لَا ثِنٰی فِی الصَّدَقَۃِ زکوٰۃ ایک سال میں دو بار نہیں لی جائے گی یا صدقہ میں رجوع نہ ہو سکے گا۔ نَہٰی عَنِ الثُّنْیَا اِلَّا اَنْ تُعْلَمَ آپ نے استثنا سے منع فرمایا، مگر جب مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ معلوم ہو۔ (کیونکہ جب مستثنیٰ منہ یا مستثنیٰ مجہول ہو تو جھگڑا ہو گا۔ مثلاً کوئی یوں کہے کہ میں نے یہ چیز بیچی مگر اس میں سے کچھ نہیں بیچی، یا غلہ کا یہ ڈھیر بیچا مگر دو سیر اس میں سے نکال لوں گا۔ یا کچھ نکال لوں گا۔ بعضوں نے کہا مزارعت کا استثنا مراد ہے۔ مثلاً نصف یا ثلث پیداوار میں سے من یا دو من غلہ مستثنیٰ کرے) مَنِ اسْتَثْنٰی فَلَہٗ ثُنْیَاہُ جو شخص استثنا کرے وہ اپنے استثنا سے فائدہ اٹھا سکتا ہے (مثلاً یوں کہے فلاں شخص کے مجھ پر سو روپے ہیں مگر دس کم تو نوے روپے دیتا ہوں گا) لَا ثُنْیَا فِی الْھِبَۃِ ہبہ میں رجوع کرنا جائز نہیں ہے مَنْ اَعْتَقَ اَوْ طَلَّقَ ثُمَّ اسْتَثْنٰی فَلَہٗ ثُنْیَاہُ جس نے آزاد کیا یا طلاق دی پھر استثنا کیا تو وہ اپنے استثنا سے فائدہ اٹھا سکتا ہے (مثلاً یوں کہے، میں نے اس کو تین طلاق دی مگر ایک کم دی تو دو طلاق پڑیں گی۔ یا میں نے ان غلاموں کو آزاد کیا سوا اس فلاں غلام کے تو وہ فلاں غلام آزاد نہ ہوگا۔ نہایہ میں ہے یہاں ثنیاء سے شرط بھی مراد ہو سکتی ہے مثلاً یوں کہا اگر تو فلاں سے بات کرے تو تجھ کو طلاق ہے۔ تو جب تک وہ اس سے بات نہ کرے گی طلاق نہ پڑے گی یہ جمہور فقہا کے مذہب کے

Marfat.com

موافق ہے اور محققین اہلِ حدیث کے نزدیک جب تک طلاق سنت کے موافق اس طہر میں نہ دے، جس میں وطی نہ کی ہو تو طلاق نہیں پڑتی اسی طرح طلاق مشروط یا معلق میں بھی اُن کا اختلاف ہے۔ امام ابن تیمیہؒ کہتے ہیں کہ اگر وہ شرط طلاق کے مناسب ہو، مثلاً یوں کہے تو فلاں سے بات کرے گی یا اس کو اپنے گھر آنے دے گی یا اس کے گھر جائے گی تو تجھ کو طلاق ہے پھر شرط پائی گئی تو طلاق پڑ جائے گی لیکن اگر شرط طلاق سے مناسبت نہ رکھتی ہو، مثلاً یوں کہے، تو اگر آم کھائے گی تو تجھ کو طلاق ہے۔ اور شرط پائی گئی تب بھی طلاق نہ پڑے گی۔ بعضے اہلِ حدیث کہتے ہیں کہ طلاق معلق اور مشروط ہر طرح کی لغو ہے اسی طرح اگر دو یا تین طلاق ایک بارگی دیدے یا ایک ہی طہر میں یا حیض کی حالت میں تو صرف ایک طلاق پڑے گی۔ بعض کے نزدیک ایک بھی نہیں پڑے گی۔ اگر حیض کی حالت میں طلاق دی لیکن پہلی دو صورتوں میں ایک طلاقِ رجعی پڑ جائے گی) كَانَ لِرَجُلٍ نَاقَةٌ نَجِيْبَةٌ فَمَرِضَتْ فَبَاعَهَا مِنْ رَجُلٍ وَاشْتَرَطَ ثُنْيَاهَا ایک شخص کے پاس ذات والی اونٹنی تھی، وہ بیمار ہوئی تو اس نے بیچ ڈالی لیکن یہ شرط کرلی کہ اس کے سری پائے میں لوں گا اَلشُّهَدَاءُ ثُنْيَةُ اللّٰهِ فِي الْخَلْقِ شہید لوگ اللہ کے مستثنیٰ ہیں، اس کی مخلوق میں (یعنی نفخ صور کے وقت سب لوگ بے ہوش ہو جائیں گے، مگر شہید لوگ) كَانَ يَنْحَرُ بَدَنَتَهُ وَهِيَ بَارِكَةٌ مَثْنِيَّةٌ بِثِنَايَيْنِ حضرت عمرؓ اپنے اونٹ کو نحر کرتے وہ بیٹھا ہوتا، دو رسیوں سے بندھا ہوتا۔

ثِنَايَةٌ۔ وہ رسی جس سے اونٹ کا ہاتھ باندھ دیتے ہیں فَأَخَذَ بِطَرَفَيْهِ وَرَبَّقَ لَكُمْ أَثْنَاءَهُ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے دین کی رسی کے دونوں کنارے تھامے اور جہاں سے مُڑ تُڑ گئی تھی، (ٹوٹنے کو تھی) وہاں باندھ دیا (گرہ دیدی، مضبوط کر دیا) كَانَ يُثْنِيهِ عَلَيْهِ أَثْنَاءً اس کپڑے کو موڑ لیتے (دُہرا کر لیتے، کیونکہ بہت لانبا چوڑا تھا) لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْمُتَثَنِّيْ آنحضرتؐ لانبے دُبلے نہ تھے (بلکہ میانہ قامت تھے) صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى رات کی (نفل)، نماز دو دو رکعتیں ہیں (ہر دوگانہ کے بعد تشہد پڑھے سلام پھیرے) أَوَّلُهَا مَلَامَةٌ وَثِنَاؤُهَا نَدَامَةٌ وَثِلَاثُهَا

عَذَابٌ حکومت اور سرداری شروع میں ملامت ہے (حاکم کیسا ہی اچھا ہو لوگ ایک نہ ایک عیب اس کا بیان کرتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ حکومت میں دو شخصوں کا فیصلہ کرنا ہوتا ہے پھر جس کے خلاف فیصلہ ہوتا ہے وہ مخالف بن جاتا ہے اور طرح طرح کے عیب لگاتا ہے) اس کے بعد دوسرا درجہ ندامت اور شرمندگی ہے (جب وہ چھن جاتی ہے یعنے تو اس ندامت اور شرمندگی سے جان دیدیتے ہیں) اور تیسرا درجہ قیامت کا عذاب ہے (لعنت ایسی حکومت اور عہدے پر، غریب رہ کر جینا سو درجہ ایسی حکومت سے بہتر ہے ؎

کجا من شکر ایں نعمت گزارم ✣ کہ زور مردم آزاری ندارم

يَكُوْنُ لَهُمْ بَدْءُ الْفُجُوْرِ وَثِنَاهُ۔ شروع بھی بُرائی کا اُن ہی سے ہوا اور خاتمہ بھی بُرائی کا ان ہی پر ہو (یعنی کافروں پر انھوں ہی نے ہم کو بیت اللہ کے طواف سے روکا، یہ گناہ اُن پر ہوا اب لڑائی بھی اُن ہی کو شروع کرنے دو۔ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ سورہ فاتحہ سبع مثانی ہے (یعنی سات آیتیں ہیں جو ہر نماز میں کم سے کم دو بار پڑھی جاتی ہیں، یا ہر روز کئی بار پڑھی جاتی ہیں کم سے کم سترہ بار فرضوں میں، یا اس لئے کہ وہ دو بار اُتری ہے، ایک بار مکہ میں اور ایک بار مدینہ میں، یا اس لئے کہ اس میں سات لفظ مکرر آئے ہیں، اللہ اور رحمٰن اور رحیم اور ایاک اور صراط اور علیہم اور لا جو معنی میں غیر کے ہے۔ بلکہ ایک قرأت میں یوں بھی ہے غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَغَيْرِ الضَّالِّيْنَ تو ساتواں لفظ "غیر" ہوگا۔ بعضوں نے کہا مثانی اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں پروردگار کی ثنا اور صفت ہے پھر عَمَدْتُمْ إِلَى الْأَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِيْ۔ تم نے سورۃ انفال کو جو مثانی میں سے تھی (یہاں مثانی سے وہ سورتیں مراد ہیں جو ذات المئین سے کم ہیں اور مفصل سے بڑی۔ بعضوں نے کہا سارا قرآن مثانی ہے کیونکہ ہر جگہ رحمت کے ساتھ عذاب کا ذکر لگا ہوا ہے) مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُقْرَأَ الْمَثْنَاةُ لَيْسَ أَحَدٌ يُغَيِّرُهَا قیامت کی ایک نشانی یہ ہے کہ (لوگ قرآن اور حدیث کو چھوڑ کر) ٹھمری گائیں گے، کوئی اس کو موقوف نہ کرے گا، نہایہ میں ہے کہ مَثْنَاةٌ کو حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے پوچھا، انھوں نے کہا الشکی

سوا اور کتابوں سے جو کچھ لکھا جائے۔ بعضوں نے کہا مَثْنَاۃٌ
کتاب ہے جو یہود کے علماء نے بنائی تھی اور اُن میں برخلاف اللہ کی
کے جو مضامین چاہے درج کئے تھے۔ میں کہتا ہوں مثناۃ
...یاں اور غزلیں اور شعر شاعری، قصے افسانے، ناولیں تھیٹر
...ین سب داخل ہیں، اور مطلب یہ ہے کہ لوگ قیامت کے قریب
...ن وحدیث کا تو درس چھوڑ دیں گے اور ان واہیات میں مشغول
...ں گے، ہمارے زمانہ میں بالکل یہی حال ہے) اَمَرَ بِالثَّنِيَّةِ مِنَ
...مَعْزِ قربانی میں آپ نے دو برس کی بکری کا حکم دیا جو تیسرے برس
...لگی ہو۔

ہمارے امام احمد بن حنبل رح نے فرمایا ثَنِيَّة سے مُراد وہ بکری
...ہے، جو ایک برس کی ہوکر دوسرے میں لگی ہو، اور گائے جو دو برس
...کی ہوکر تیسرے میں لگی ہو اور اُونٹنی جو پانچ برس کی ہوکر چھٹے میں
...ہو، اور نر کا بھی یہی حکم ہے، نر کو ثَنِيٌّ کہیں گے۔
مَنْ يَّصْعَدُ ثَنِيَّةَ الْمُرَارِ يُحَطُّ عَنْهُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِيٓ اِسْرَاۗءِيْل
...شخص مرار کی گھاٹی پر (جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے) چڑھ جائیگا
...اُس کے وہ گناہ معاف ہوں گے جو بنی اسرائیل کے معاف ہوئے تھے
...آپ نے اُس وقت فرمایا جب صحابہؓ رات کے وقت اُس گھاٹی پر
...تھے، حدیبیہ کو جا رہے تھے اور یہ گھاٹی بڑی دشوار گزار تھی) اَنَا
...ابْنُ جَلَا وَطَلَّاعُ الثَّنَايَا (یہ حجاج ظالم کا قول ہے) میں مشہور شخص
...ہوں اور گھاٹیوں پر چڑھنے والا (یعنی سخت اور مشکل کاموں
...کو سر انجام دینے والا) مَنْ قَالَ عَقِيْبَ الصَّلٰوةِ وَهُوَ ثَانٍ رِجْلَهٗ
...جو شخص نماز کے بعد پاؤں موڑے (یعنی تشہد کی وضع پر بیٹھا ہوا)
...یہ کہے مَنْ قَالَ عَقِيْبَ الصَّلٰوةِ قَبْلَ اَنْ يَّثْنِيَ رِجْلَهٗ جو شخص
...نماز کے بعد اپنا پاؤں موڑنے سے پہلے (یعنی نماز کا قعدہ بدلنے سے
...پہلے) یوں کہے تو مطلب وہی ہے جو اگلی حدیث کا ہے اور لفظ ایک
...دوسرے کے مخالف ہیں) لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا اُس کا سامنے کا
...دانت نہیں توڑا جائے گا كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ اُس نے ایک
...لڑکی جھوکری کا سامنے کا دانت توڑ ڈالا۔
...ثَنَايَا۔ سامنے کے چاروں دانت، دو اوپر کے دو نیچے کے۔

فَانْتَزَعَ ثَنِيَّتَهٗ اُس نے جو ہاتھ کھینچا تو سامنے کا دانت
اُس کا نکال لیا۔ يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنْ ثَنِيَّةِ الْعُلْيَا مکہ میں بالائی
گھاٹی سے (جنۃ المعلےٰ پر سے) داخل ہو، اور نشیبی گھاٹی سے جو
باب شبیکہ کے پاس ہے نکل جائے اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا تم نے اُس
کی بُرائی بیان کی۔ ثناء عام ہے مدح وذم دونوں کو شامل ہے،
گو اکثر استعمال اُس کا مدح میں ہے فَاُثْنِيَ عَلَيْهِ خَيْرًا اُس کی
بھلائی بیان کی (نووی نے کہا مراد یہ ہے کہ اچھے اور نیک لوگ اس
میت کی تعریف کریں نہ کہ فاسق اور فاجر لوگ وہ تو فاسق اور فاجر
کی بھی تعریف کرتے ہیں) مَنْ حَلَفَ لَا يَسْتَثْنِيْ جو شخص حلف کرے
اور اُس کے بعد انشاء اللہ نہ کہے فَالْتَفَّ ثِنْتَيْنِ جو دو تہ حَتّٰی
ثُنِيَ عَلَيْهِ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ چار بار وہی کہا فَانْثَنٰى فِيْ جَوْفِهَا
وہ اپنے پیٹ میں مڑ گیا۔ نَحْنُ الْمَثَانِي الَّتِيْ اَعْطَاهَا اللّٰهُ نَبِيَّنَا
ہم (یعنی اہلِ بیت کرام رضہ) مثانی ہیں جو اللہ تعالےٰ نے ہمارے پیغمبر
کو عنایت کی (مطلب یہ ہے کہ قرآن کے ساتھ آنحضرتؐ نے ہم کو
رکھا، فرمایا میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ایک قرآن اور
دوسرے عترت یعنی میرے اہلِ بیت، مگر افسوس ہے کہ امت میں
سے بعض نے تو قرآن کو چھوڑ دیا، اُس کو بیاضِ عثمانی قرار دیا اور
بعضوں نے اہلِ بیت کو چھوڑ دیا، الغتون کو امام بنایا) اَلْوُضُوْءُ
مَثْنٰى مَثْنٰى وضو کے اعضاء دو دو بار دھونا چاہئیں یا وضو میں
دو عضو کا دھونا ہے دو کا مسح کرنا (امامیہ کا مذہب یہ ہے کہ وضو
میں ہر ایک عضو کو دو بار سے زیادہ دھونا مکروہ ہے۔ اور دو عضو یعنی
منہ اور ہاتھوں کا دھونا ہے اور دو عضو یعنی سر اور پاؤں کا مسح
کرنا) اُثْنِيْ عَلٰى رَبِّكَ اپنے پروردگار کی تعریف کر لَا اُحْصِيْ
ثَنَاءً عَلَيْكَ میں تیری پوری تعریف نہیں کر سکتا مَنْ اُتِيَ اِلَيْهِ
مَعْرُوْفٌ فَلْيُكَافِ عَلَيْهِ فَاِنْ عَجَزَ فَلْيُثْنِ اگر کوئی شخص بھلائی
کرے تو اُس کا بدلہ کرے اور کچھ نہ ہو سکے تو اُس کی تعریف کرے
(زبان ہی سے اُس کا شکریہ ادا کرے۔ افسوس ہمارے زمانہ میں
یہ حال ہے کہ لوگ بھلائی کے بدل بُرائی کرتے ہیں۔ اور جو شخص احسان
کرے اُسی کے دشمن بن جاتے ہیں، اُس کو بُرا کہنے لگتے ہیں۔ مجھ کو اس کا

تجربہ کئی مسلمانوں پر ہوا ہے، اللہ رحم کرے اور اُن کو نیک توفیق دے)
فَاَیْنَ اَھْلُ ثُنْوَی اللّٰہِ وہ لوگ کدھر گئے جن کو اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ
کیا۔ ثُنْوٰی اور ثُنْیَا دونوں کے معنی استثنا۔

ثَنَوِیَّۃٌ۔ ایک فرقہ ہے جو دو خداؤں کا قائل ہے۔ ایک بھلائی
کا (جس کو یزدان کہتے ہیں) دوسرا برائی کا (جس کو اہرمن کہتے ہیں)
بعضے کہتے ہیں نور کا خالق یزدان ہے اور ظلمت کا اہرمن۔ اِن لوگوں
میں بعضوں سے میں ملا ہوں، وہ اس کو تسلیم کرتے ہیں کہ یزداں ہی
نے اہرمن کو پیدا کیا مگر اہرمن اُس سے باغی ہو کر خود مختار بن بیٹھا،
اور دونوں میں جنگ جاری ہے جو قیامت تک رہے گی۔ بعضے کہتے
ہیں نور اور ظلمت دونوں قدیم ہیں اسی قسم کی خرافات باتیں بناتے ہیں
سچ یہ ہے کہ انہوں نے سچے خدا کو اور اس کی صفات کو اب تک نہیں
پہچانا۔ وہ خدا کیسے ہوسکتا ہے جو اپنی ایک مخلوق کے مقابل یا دوسرے
کسی کے مقابل عاجز ہو) عَکَّۃٌ یَّثْنِیْھَا رِزْقُھَا مِنْ اَعْلَاھَا وَاَسْفَلِھَا
وَالثَّنِیَّۃِ کہ میں روزی اوپر تلے کمائی میں سے آتی ہے حَلَفَ لَا
یَسْتَثْنِیْ اِنَّھَا لَیْلَۃُ سَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ انہوں نے بغیر استثناء
کے (یعنی انشاء اللہ کہے) قسم کھائی کہ شب قدر ستائیسویں رات ہے
اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ تو نے جیسے خود اپنی تعریف کی ہے
ویسا ہی ہے فَاِذَا اَنَا بِمُوْسٰی فَلَا اَدْرِیْ اَفَاقَ قَبْلِیْ اَمْ کَانَ
مِمَّنِ اسْتَثْنَی اللّٰہُ یکایک میں (قبر سے اُٹھ کر) موسیٰ پیغمبر کو
دیکھوں گا۔ اب میں نہیں جانتا وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آجائیں گے
یا وہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ رکھا ہے
فرمایا فصعق من فی السموات ومن فی الارض الا ما شاء اللہ۔
اَلْاَذَانُ مَثْنٰی مَثْنٰی اذان کے کلمے دو دو بار کہے جائیں
وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتَانِ دوسری بار پھر کہا
وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتَانِ یعنی جو شخص اپنے پروردگار
کے سامنے جانے سے ڈرتا ہوگا، آخرت کا یقین رکھتا ہوگا، اس کو دو
باغ ملیں گے۔

باب الثاء مع الواو

ثَوْبٌ یا ثُؤُوْبٌ۔ لوٹنا، جمع ہونا کپڑا کتان کا ہو یا روئی کا یا
اُون کا یا ریشم کا، بھر جانا یا بھرنے کے قریب ہونا، پانی حوض میں جمع
ہونا۔

ثَوَبَانٌ۔ تندرستی کی طرف آنا دُبلے پن کے بعد موٹا ہو جانا
تَثْوِیْبٌ بمعنی ثَوْبٌ۔ اور پیچھے کرنا، مزدوری دینا، مؤذن
کا لوگوں کو نماز کے لئے پکارنا حی علی الصلوٰۃ کہہ کر یا فجر کی اذان میں
الصلوٰۃ خیر من النوم کہنا دوبارہ دعا کرنا یا اذان کے بعد پھر لوگوں
کو آواز دینا۔ الصلوٰۃ ایھا المؤمنون کہہ کر تکبیر کہنا۔ فرض کے
بعد دو رکعت سنت پڑھنا، کپڑا اُٹھا کر مدد کے لئے بلانا۔
اِثَابَۃٌ اور اِثْوَابٌ۔ جسمانی صحت پھر لوٹ آنا، چنگا ہو جانا
بھر دینا، مزدوری دینا۔
تَثَوُّبٌ۔ فرض کے بعد نفل پڑھنا، ثواب کمانا۔
اِسْتِثَابَۃٌ۔ لوٹانے کی درخواست کرنا، بدلہ مانگنا۔
ثَائِبٌ۔ سخت آندھی، جو بارش سے پہلے ہوتی ہے۔ سمندر کا
وہ پانی جو گھٹاؤ (جزر) کے بعد بڑھے۔
ثَوَابٌ۔ اعمال کا بدلہ بُرا ہو یا بھلا لیکن اکثر اس کا استعمال
آخرت کے بہتر بدلہ میں ہوتا ہے۔ اور کبھی بُرے بدلہ میں بھی، جیسے هَلْ
ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ۔ اور جزا کو ثواب اس لئے کہتے
ہیں کہ محسن اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اور ثواب شہد اور شہد کی مکھی
کو بھی کہتے ہیں اور ثواب ایک شخص کا بھی نام تھا جو ہر ایک کی بات
مان لینے اور اطاعت کرنے میں شہرۂ آفاق تھا۔ وہ کہیں سفر پر گیا
تھا، مدت تک اس کی خبر نہ آئی، اُس کی بیوی نے منت مانی کہ اگر
وہ لوٹ آیا تو اُس کی ناک میں نکیل ڈال کر اس کو مکہ میں لاؤں گی
جب وہ لوٹ کر آیا تو بیوی نے اپنی یہ منت اس سے بیان کی اس نے
کہا جو منت تو نے مانی ہے وہ پوری کر۔ اس روز سے یہ مثل ہو گئی
اَطْوَعُ مِنْ ثَوَابٍ یعنی ثواب سے بھی زیادہ مطیع اور تابعدار ہے
ثَوَابُہٗ یعنی اس کی بھلائی اور بزرگی بڑی ہے۔
اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوۃِ فَاْتُوْھَا جب نماز کی تکبیر ہو تو
اطمینان کے ساتھ آؤ دیہ نہیں کہ دوڑتے ہوئے) تثویب کا اصلی
معنی یہی ہیں کہ فریادی فریاد کرتا ہوا آئے اور اپنے کپڑے سے اشارہ

Marfat.com

ے تاکہ لوگ اس کو دیکھیں، پھر ہوا کو تثویب کہنے لگے بعضوں نے
ہے ثَابَ، یَثُوْبُ، سے نکلا ہے۔ تو "تثویب" کے معنی یہ ہوں گے
دوبارہ نماز کے لئے پکارنا یعنی ایک بار تو اذان سے پکارتے ہیں،
دوبارہ موذن آکر کہے کہ نماز تیار ہے چلو، یا اَلصَّلٰوۃُ اَلصَّلٰوۃُ
کر مسجد ہی میں سے پھر پکارے، یا فجر کی اذان میں حی علی الفلاح
بعد الصلوۃ خیر من النوم کہے، یہ سب تثویب میں داخل ہے)
مَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا اُثَوِّبَ
شَیْءٍ مِّنَ الصَّلٰوۃِ اِلَّا فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ، آنحضرتؐ نے
یہ حکم دیا کہ میں صبح کی نماز کے سوا اور کسی نماز میں تثویب نہ کروں
اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ فجر کی اذان کے سوا اور کسی اذان
میں نہ کہوں)، اِنَّ عَمُوْدَ الدِّیْنِ لَا یُثَابُ بِالنِّسَاءِ اِنْ مَالَ
کا ستون اگر جھک جائے تو عورتیں اُس کو دوبارہ سیدھا نہیں
سکتیں (یہ بی بی اُمّ سلمہؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا، جب وہ بصرہ
جانے لگیں)، فَجَعَلَ النَّاسُ یَثُوْبُوْنَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
لوگ آنحضرتؐ کے پاس لوٹ کر آنے لگے۔ لَا اَعْرِفَنَّ اَحَدًا
مِنْ سُبُلِ النَّاسِ اِلٰی مَثَابَاتِہٖ شَیْئًا۔ میں کسی کو ایسا نہ
جو لوگوں کے عام رستوں سے کچھ زمین لے کر اپنے گھروں میں
(یعنی راستہ کی زمین اپنے گھر میں شامل کر دے)، اِلٰی کَانَ
مَثَابَۃَ سَفَہِہٖ۔ کیا احنف میرے پاس آکر اپنی حماقت کا
ٹھکانا بناتا تھا (یہ حضرت عائشہؓ نے اُس وقت فرمایا جب احنف نے
عذر کی)، اَجِدُنِیْ اَذُوْبُ وَلَا اَثُوْبُ میں اپنے تئیں دیکھتا
روز بروز گھلتا جاتا ہوں اور صحت کی طرف نہیں لوٹتا (یہ
عاصؓ نے مرض موت میں کہا) اَثِیْبُوْا اَخَاکُمْ اپنے
بھائی کو بدلہ دو۔ ثواب کے معنی بدلہ خواہ اچھا ہو یا بُرا لیکن اکثر
استعمال اچھے میں ہوتا ہے۔ کَانَ یَقْبَلُ الْھَدِیَّۃَ وَیُثِیْبُ
آنحضرتؐ ہدیہ قبول کرتے اور اُس کا بدلہ عطا کرتے۔ فَثَابَتْ
اَجْسَامُنَا ہمارے بدن پھر پہلے حال میں آگئے (موٹے تازے ہو گئے)
حَجَرُ۔ اے پتھر میرے کپڑے دے (یہ حضرت موسٰےؑ نے اُس
جب پتھر اُن کے کپڑے لیکر بھاگا تھا)، اَنَّ مُحَدِّثِیْنَ وَ

آبَاھَا ثُوَیْبَۃُ۔ مجھ کو اور اُس کے باپ (یعنی حضرت حمزہؓ کو) ثویبہ
نے دودھ پلایا تھا (تو اُن کی لڑکی میری بھتیجی ہوئی، ثویبہ ابولہب
کی لونڈی تھی)، حَتّٰی اِذَا قُضِیَ التَّثْوِیْبُ جب تکبیر ختم ہو جاتی
ہے۔

ثَوَّبَ۔ آواز سے پکارا۔

مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُھْرَۃٍ اَلْبَسَہُ اللّٰہُ ثَوْبَ مَذَلَّۃٍ
جو شخص شہرت اور ناموری کا (فخر کی نیت سے) کپڑا پہنے، اللہ تعالیٰ
اُس کو ذلت اور رسوائی کا کپڑا پہنائے گا۔ دَعَا بِثِیَابٍ جُدُدٍ
فَلَبِسَھَا ثُمَّ ذَکَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ
قَالَ اِنَّ الْمَیِّتَ یُبْعَثُ فِیْ ثِیَابِہِ الَّتِیْ یَمُوْتُ فِیْھَا (ابو سعید
خدریؓ جب مرنے لگے) انھوں نے نئے کپڑے منگوائے اور پہنے
پھر یہ حدیث آنحضرتؐ کی بیان کی کہ مردہ اُنہی کپڑوں میں اُٹھے گا
جن میں وہ مرے گا (بعضوں نے اِس حدیث کے یہ معنی کئے ہیں
کہ جیسے حال اور خیال میں مرے گا ویسے ہی حال اور خیال میں
اُٹھے گا)، اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ یُعْطَ کَلَابِسِ ثَوْبَیْ زُوْرٍ۔ جو
شخص ایسے امر سے اپنی سیری ظاہر کرے جو اُس کو نہ دی گئی ہو (مثلاً
ایک کوڑی پاس نہ ہو اور کہے مجھ کو فلاں نے اتنا روپیہ دیا، یا اتنا
روپیہ دے رہا تھا میں نے قبول نہیں کیا) اس کی مثال اُس شخص کی
سی ہے جو فریب کے دو کپڑے پہنے (کیونکہ اُس نے دو جھوٹ بولے
ایک تو اپنے پاس اس چیز کا ہونا بیان کیا، جو اس کے پاس نہیں
ہے، دوسرے دینے والے پر بہتان کیا۔ بعضوں نے کہا کچھ لوگ ایسا
کرتے کہ قمیص کی آستین دوہری رکھتے، تاکہ لوگ یہ جانیں کہ وہ دو قمیص
تلے اوپر پہنے ہوئے ہیں، تو یہ دو کپڑے فریب کے ہوئے۔)

ثُوْبَاءُ۔ جماہی۔ یہ تلیین ہے ثُؤَبَاءُ کی جو اوپر گزر چکا
مَنْ سَمِعَ شَیْئًا مِّنَ الثَّوَابِ۔ جو شخص ثواب کی بات
سُنے سُئِلَ الشَّافِعِیُّ عَنِ التَّثْوِیْبِ الَّذِیْ یَکُوْنُ بَیْنَ
الْاَذَانِ وَالْاِقَامَۃِ فَقَالَ مَا نَعْرِفُہٗ۔ امام شافعیؒ سے
پوچھا گیا یہ جو لوگ اذان اور اقامت کے بیچ میں تثویب کرتے ہیں
(پھر لوگوں کو نماز کے لئے پکارتے ہیں اور یوں کہتے ہیں الصلوۃ حاضرۃ

Marfat.com

یا الصّلوٰۃ ایّھا المؤمنون یا الصّلوٰۃ واجب الوتر یا
الصّلوٰۃ سنّۃ التّراویح یرحمکم اللہ یا الصّلوٰۃ واجب
العید اِس کا کیا حکم ہے؟ اُنھوں نے جواب دیا کہ ہم تثویب کو
نہیں پہچانتے (یعنی مشروع نہیں ہے بلکہ بدعت ہے)۔ اِنَّ ابْنَ عُمَرَ
دَخَلَ مَسْجِدًا فَثَوَّبَ الْمُؤَذِّنُ بِالصَّلٰوۃِ فَقَالَ اُخْرُجْ
بِنَا مِنْ عِنْدِ هٰذَا الْمُبْتَدِعِ۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ ایک مسجد
میں گئے، وہاں مؤذن نے تثویب کی تو انھوں نے اپنے ساتھی سے
کہا، چلو اس بدعتی کے پاس سے نکل چلو اور کہیں نماز پڑھ لیں گے۔
(سبحان اللہ) دیکھو، صحابہؓ کو بدعت سے کیسی نفرت تھی کہ جس مسجد میں
کوئی بدعت دیکھی وہاں نماز تک پڑھنا گوارا نہیں کیا۔ تثویب سے یہی
مراد ہے کہ اس کمبخت مؤذن نے اذان کے بعد پھر الصّلوٰۃ ایّھا
المؤمنون کہہ کر لوگوں کو نماز کے لئے بلایا۔ ارے بیوقوف اذان خود
بلاوا ہے پھر اب دوبارہ کیوں بلاتا ہے؟) اِتَّسِعِیْ فِیْ فِجَاجِكِ
وَاتْرَعِیْ فِیْ مَثَابِكِ اپنے راستوں کو کشادہ کر اور بیچ میں پانی
سے بھر جا۔

ثَیِّبٌ وہ مرد یا عورت جس کا نکاح ہو چکا ہو۔
لَا یَبِیْتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ ثَیِّبٍ۔ کوئی مرد رات کو اجنبی ثیبہ
عورت کے پاس نہ رہے (کیونکہ گناہ میں پڑ جانے کا ڈر ہے اور کنواری
میں اتنا ڈر نہیں ہوتا، وہ مردوں سے ڈرتی ہے اور اپنے تئیں بے
عزتی کے ڈر سے بچائے رکھتی ہے) لَھَا مَا اَتَاہَا سَیِّدُھَا لونڈی
کا ہے جو اُس کا مالک اُس کو دے۔ ثَوْبَان۔ مشہور صحابی ہیں۔ کَانَ
یَجْمَعُ مِنْ قَتْلٰی اُحُدٍ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ آپ اُحد کے شہیدوں کو
ایک کپڑے میں اکٹھا کرتے (یعنی دو دو کو ایک ہی قبر میں رکھتے)۔
ثَوْجٌ۔ ٹوکرا یا ٹی کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی، مٹی چونا اٹھانے کی
ثَوْخٌ۔ گھس جانا۔
ثَوْرٌ یا ثُؤُوْرٌ یا ثَوَرَانٌ۔ جوش میں آنا، جوش مارنا،
اٹھنا، کودنا، حملہ کرنا۔
تَثْوِیْرٌ۔ جوش دلانا، بحث کرنا، غور کرنا۔
ثَوْرٌ۔ بیل اور بڑا ٹکڑا قروت کا، اس کی جمع اَثْوَارٌ

اور ثِوَرَۃٌ اور ثِیَارٌ اور ثِیَرَۃٌ اور ثِیْرَانٌ ہے۔
اِنَّہٗ اَکَلَ اَثْوَارَ اَقِطٍ۔ آپ نے قروت (جمے ہوئے دودھ)
کے ٹکڑے کھائے۔ تَوَضَّؤُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ وَلَوْ مِنْ ثَوْرِ
اَقِطٍ۔ جس کھانے کو آگ لگی ہو (آگ سے پکا ہو یا گرم کیا گیا ہو) اُس
کو اگر کھاؤ تو وضو کرو اگرچہ قروت کا ٹکڑا ہی ہو۔ اَتَیْتُ بَنِیْ
فُلَانٍ فَاَتَوْنِیْ بِتَوْرٍ وَّ ثَوْرٍ وَکَعْكٍ میں فلاں لوگوں کے
پاس گیا، اُنھوں نے قروت اور پکی ہوئی کھجور اور تھوڑا گھی میرے
سامنے رکھا۔ صَلُّوا الْعِشَاءَ اِذَا سَقَطَ ثَوْرُ الشَّفَقِ عشا کی
نماز اُس وقت پڑھو جب شفق کی تیزی (اُس کی سرخی کا پھیلنا)
موقوف ہو جائے (اندھیرا ہو جائے)۔ فَرَاَیْتُ الْمَاءَ یَثُوْرُ
مِنْ بَیْنِ اَصَابِعِہٖ میں نے دیکھا پانی آپ کی انگلیوں کے بیچ میں
سے پھوٹ رہا تھا۔ بَلْ هِیَ حُمّٰی تَثُوْرُ نہیں یہ تو بخار ہے جو جوش
مار رہا ہے۔ ایک روایت میں تَفُوْرُ ہے۔ مَنْ اَرَادَ الْعِلْمَ فَلْیُثَوِّرِ
الْقُرْاٰنَ جو شخص علم کا طالب ہو وہ قرآن میں غور کرے (اُس میں
سب علم موجود ہیں، یعنی اجمالاً تمام علوم کی طرف اشارہ ہے اور اصلی
مقصود قرآن کا جو علم ہے اُس کا تفصیل کے ساتھ بیان ہے) وَتَثْوِیْرُ
مَا فِیْھَا مِنَ الْفَوَائِدِ اس میں جو فائدے ہیں اُن کو نکالے۔
کَتَبَ لِاَھْلِ جُرَشٍ بِالْحِمٰی حِمَاۃً لَھُمْ لِلْفَرَسِ وَالرَّاحِلَۃِ
وَالْمُثِیْرَۃِ۔ آپ نے جُرَش (بضم جیم و فتح را۔ یمن کا ایک شہر) کے
والوں کے لئے زمین محفوظ ہونے کی سند لکھ دی، گھوڑے اور اونٹ
اور بیل کے لئے مُثِیْرَۃ سے مراد گائے بیل ہیں کیونکہ وہ اُبھارتے
ہیں یعنی ہل چلاتے ہیں، زمین کھودتے ہیں (دکن میں ناگر کہتے ہیں
اور فارسی میں قلبہ رانی) جَاءَ رَجُلٌ ثَائِرُ الرَّاْسِ ایک شخص آیا
بکھرے بال والا۔ یَقُوْمُ اِلٰی اَخِیْہِ ثَائِرًا فَرِیْصَتُہٗ اپنے
بھائی مسلمان کی طرف رگ پھلا کر (غصہ میں) اُٹھے۔ اصل میں
فریصہ کہتے ہیں اُس گوشت کو جو پہلو اور مونڈھے کے بیچ میں ہے
یا غصہ میں یہ پھڑکنے لگتا ہے۔ یہاں گردن کی رگ اور پٹھا مراد ہے۔
حَرَّمَ الْمَدِیْنَۃَ مَا بَیْنَ عَیْرٍ اِلٰی ثَوْرٍ۔ آنحضرتؐ نے مدینہ
حرم عیر سے ثور تک قرار دیا (عیر تو مدینہ میں مشہور پہاڑ ہے لیکن

کہ میں ہے، شاید راوی نے غلطی کی، دوسری روایت میں مَا
بَیْنَ عَیْرٍ اِلٰی اُحُدٍ ہے۔ یا یہ مطلب ہوگا کہ مدینہ میں حرم کی مسافت
اتنی قرار دی، جتنی مسافت مکہ میں عیر سے ثور تک ہے۔)

مترجم کہتا ہے، اب جن صاحبوں نے مکہ کے سوا اور کہیں
زمین حرم مقرر کرنے کو شرک قرار دیا ہے (مثلاً محمد بن عبدالوہاب
مولانا اسماعیل شہید وغیرہما) وہ اپنی غلطی کا اقرار کریں، اور
جو روایت میں یہی ہے، عیر سے ثور تک۔ تو یہ غلطی نہیں ہو سکتی
...ابو محمد بصری نے کہا۔ احد کے برابر پیچھے کی طرف مدینہ میں ایک
...ہے چھوٹا، اس کو ثور کہتے ہیں۔ اور شیخ عفیف الدین نے اپنے
...والد سے نقل کیا کہ، احد کے پیچھے ایک چھوٹا گول پہاڑ ہے اس کو
...کہتے ہیں۔ اور ہمیشہ سے اہلِ مدینہ اس کو پہچانتے چلے آئے ہیں
...کَرِھْتُ اَنْ اُثَوِّرَ عَلَی النَّاسِ شَرًّا (جب اللہ نے مجھ کو
...شفا دیا اور جادو کا اثر دور کر دیا۔ تو اب مجھ کو برا معلوم ہوا کہ،
...لوگوں میں ایک شر پھیلاؤں (ایک روایت میں اُثِیْرَ ہے معنی
...وہی ہیں) کَادُوْا اَنْ یَّثُوْرُوْا ایک دوسرے پر حملہ کرنے کو تھے
...فَثَارَ الْحَیَّانِ دونوں قبیلے (اوس اور خزرج) اٹھ کھڑے
...ہوئے (لڑنا چاہتے تھے) فَقَعَدَ عَلَیْہِ ثُمَّ اَثَارَہٗ اس پر بیٹھ
...گیا پھر اس کو اٹھایا (کھڑا کیا)۔

ثَوَّارٌ۔ بہادر لوگ۔

اَثَارَ بِہِ النَّاسُ۔ لوگ اس پر پل پڑے۔

غَارُ ثَوْرٍ وہ غار جس میں آنحضرتؐ ابوبکر صدیقؓ کے
ساتھ ہجرت کے وقت چھپ رہے تھے۔

اَبُوْ ثَوْرٍ۔ عمرو بن معدیکرب کی کنیت ہے۔ وہ ایک بچھڑے
کا گوشت کھا جاتے اور اوپر سے شراب کی ایک مشک پی لیتے تھے

بُرْجُ ثَوْرٍ۔ ایک برج ہے آسمان میں، بیل کی شکل پر۔
...حضرت سفیان ثوری مشہور امام ہیں اہلِ سنت کے اور اولیاء
...اللہ میں سے ہیں۔ امامیہ کا یہ کہنا کہ وہ ہشام بن عبدالملک کی
...طرف سے عامل تھے اور حضرت زید بن علی بن حسین کے قتل یا ایذا دہی
...میں شریک تھے محض غلط اور بہتان ہے۔ وہ معاصر تھے امام ابو حنیفہ

رحمۃ اللہ علیہ کے، لیکن علمِ حدیث میں امام ابو حنیفہؒ سے کہیں زیادہ
دستگاہ رکھتے تھے۔ محدثین کے نزدیک وہ بڑے ثقہ اور
حافظ گنے جاتے ہیں اور فقہا کے نزدیک بڑے فقیہ)۔

ثَوَلٌ۔ احمق ہونا، دیوانگی شروع ہونا، بہا دینا، شہد کی
مکھیوں کی جماعت۔

اِنْثِیَالٌ۔ جمع ہو جانا۔

تَثَوُّلٌ۔ بھی وہی معنی رکھتا ہے۔

اِنْثَالَ عَلَیْہِ النَّاسُ۔ لوگ ان پر اکٹھا ہو گئے، گر پڑے
لَا بَاْسَ اَنْ یُّضَحِّیَ بِالثَّوْلَاءِ۔ ثولا بکری کی قربانی کرنے
میں کوئی قباحت نہیں (ثولا، وہ بکری جس کی گردن اکڑ گئی ہو اور دیوانی
ہو کر بکریوں سے الگ گھومتی رہے) سُئِلَ عَطَاءٌ عَنْ مَسِّ ثُوْلِ
الْاِبِلِ فَقَالَ لَا یُتَوَضَّاُ مِنْہُ۔ عطاء سے پوچھا گیا، اگر کوئی
اونٹ کا ذکر یعنی تھیلی چھوئے تو کیا پھر وضو کرے؟ انھوں نے
کہا نہیں۔

ثُوْل ایک لغت ہے، اصل میں ثیل کہتے ہیں اونٹ کے
ذکر کی تھیلی کو یا خود ذکر کو۔

ثُؤْلُوْل۔ تھوڑی رسولی جو بدن پر نکلے ثَآلِیْل اس
کی جمع ہے۔

ثَوَاءٌ یا ثُوِیٌّ۔ ٹھہرنا، اترنا، مرجانا۔ اسی طرح اِثْوَاءٌ ہے
وَعَلٰی نَجْرَانَ مَثْوَی رُسُلِیْ۔ نجران کے نصاریٰ پر
میرے سفیروں کو ٹھہرانا، اُن کی مہمانی کرنا ضروری ہے۔ اَصْلِحُوْا
مَثَاوِیَکُمْ۔ اپنے مکانوں کو درست رکھو، صاف پاک یا اُمِّ
مَثْوَایَ گھر والی کے ساتھ (یعنی جس عورت کے گھر میں
میں رات کو رہا تھا اسی کے ساتھ صحبت کی تھی۔ مراد بھٹیاری ہے
ذکر ہوئی۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ تو نہیں جانتا کہ اللہ نے
زناکاری حرام کی ہے؟ وہ کہنے لگا، نہیں میں نہیں جانتا)۔

تَثَوَّیْتُہٗ۔ میں نے اس کی ضیافت کی۔

رُمْحُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُسَمّٰی
الْمُثْوِیَ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے برچھے کا نام مثوی تھا

Marfat.com

(کیونکہ وہ دشمن کو ٹھہرا دیتا ایک ہی مار میں بے حس و حرکت کر دیتا)

ثُوَیَّۃ۔ ایک مقام کا نام ہے، کوفہ میں۔

لَا یَحِلُّ لَہٗ اَنْ یَّثْوِیَ عِنْدَہٗ حَتّٰی یُحْرِجَہٗ مہمان کو یہ درست نہیں کہ میزبان کے پاس اتنا ٹھہرا رہے کہ اس کو تنگ کر دے

ثَوِیٌّ۔ مہمان۔

اَللّٰھُمَّ عَظِّمْ مَثْوَایَ وَاجْعَلْنِیْ مَعَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ فِیْ کُلِّ مَثْوًی وَّمُنْقَلَبٍ۔ یا اللہ اپنے پاس میرا ٹھکانا بڑا کر اور مجھ کو ہر ٹھکانے اور ہر لوٹانے میں حضرت محمد صلعم اور ان کی آل کے ساتھ رکھ۔ اَشْکُوْ اِلَیْکُمْ طُوْلَ الثَّوَاءِ فِیْ قَبْرِیْ میں قبر میں مدت سے رہتے رہتے عاجز ہو گیا ہوں، اس کا شکوہ تم سے کرتا ہوں۔ اِنَّکُمْ اَثْوِیَاءُ مُؤَجَّلُوْنَ۔ تم دنیا میں ایک مدت معین کے لئے مہمان ہو۔ اَلثَّوِیَّۃُ لَیْسَتْ مِنْ عَرَفَۃَ ثویہ عرفات سے خارج ہے (اس کی حد سے) اَلثَّیِّبُ بِالثَّیِّبِ جَلْدُ مِائَۃٍ وَّرَجْمٌ بِالْحِجَارَۃِ۔ جب ثیب مرد ثیبہ عورت سے زنا کرے (یعنی دونوں کی شادی ہو چکی ہو) تو سو کوڑے لگائیں، پھر پتھروں سے مار ڈالیں۔

بابُ الثاء مع الهاء

ثَہْتٌ یا ثُہَاتٌ۔ آواز کرنا۔

ثَہْلٌ۔ زمین پر پھیل جانا۔

ثَہْوٌ۔ حماقت۔

ثَہْوَدٌ۔ گبرو۔ پورے اعضاء والا موٹا لڑکا۔

بابُ الثاء مع الياء

ثَیْتَلَۃٌ۔ عقلمندی کے بعد بیوقوف ہو جانا۔

ثَیْتَلٌ۔ نامرد اور چیتل، یعنی پہاڑی بیل یا پہاڑی بکرا فِی الثَّیْتَلِ بَقَرَۃٌ۔ اگر محرم شخص چیتل کا شکار کرے تو ایک گائے فدیہ میں دے۔

محیط میں ہے کہ ثیتل موٹے آدمی کو، جس میں بھلائی کا گمان کرے۔

ثَیْخٌ۔ ورم یا نرم چیز میں گھس جانا، جیسے ثوخ ہو اور گزرا

ثِیْلٌ۔ اونٹ کے ذکر کی تھیلی یا خود اس کا ذکر اور ایک قسم کی بوٹی ہے اس کی باریک باریک شاخیں ہوتی ہیں گرہ دار اس کو نجیل بھی کہتے ہیں۔ بطور سنفج کے اس کا استعمال ہوتا ہے عام لوگ اس کو تیتن کہتے ہیں اند عرق الانجیل اور یہ تحریف ہے نجیل کی طبرستان والے اس کو بندواش کہتے ہیں۔

اَیْثَلُ۔ بڑا اونٹ۔

ثَیْنٌ۔ دریا سے موتی نکالنے والا یا موتی چھیدنے کا آلہ۔

ثَاھَۃٌ اصل میں ثَیْھَۃٌ تھا مشوڑہا۔

ثِیَۃٌ۔ بکریوں کا مقام، جہاں وہ رات کو رہتی ہیں۔

تمت

ناشر

میر محمد، کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

Marfat.com

مترجم
شمائل ترمذی

مع اردو شرح "خصائلِ نبوی" و "نبوی لیل و نہار"

ایک مسلمان کے لئے اس سے زیادہ سعادت اور کیا ہو سکتی ہے کہ رسول اللہ کا ذکر مبارک اس کا وردِ زبان و حرزِ جان ہو۔ آپ کی شکل و شمائل۔ آپ کے عادات و خصائل۔ آپ کی رفتار و گفتار کا نقشہ اس کے دل میں رہے، اس کی آنکھوں میں پھرے،

یہ کتاب اس سعادت کی طرف آپ کی رہنمائی کرے گی۔ اس کتاب میں امام ترمذی کی کتاب الشمائل کی تمام احادیث با اعراب مع ترجمہ و شرح اردو درج ہیں،

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

Marfat.com

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کی سیرت پر نہایت جامع و صحیح تالیف

اصح السیر

مع مختصر خصائلِ نبوی ﷺ یعنی نبوی لیل و نہار

تالیف

جناب مولانا حکیم ابو البرکات عبد الرؤف دانا پوری

رسول اللہ کا ایک ایک لفظ اور ایک ایک فعل اسلام میں حجت ہے روایات کے الفاظ اور مفہوم کے ادنیٰ تغیر سے مذاہب بن گئے ہیں اس کتاب میں ہر لفظ، ہر سطر اور ہر روایت کو بڑی جانچ اور کمال احتیاط کے ساتھ نہایت مستند کتب سے لکھا گیا ہے۔

ناشر

میر محمد، کتب خانہ

آرام باغ، کراچی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کِتاب "ج"

لُغاتُ الحَدیث

تالیف

حضرت علامہ وحید الزماں رحمہ اللہ تعالیٰ

بہ تکمیل و تصحیح واضافہ لُغات وسعی مالاکلام

باہتمام

میر محمد، کتب خانہ مرکزِ علم وادب آرام باغ کراچی

Marfat.com

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کِتَابُ الْجِیْمِ

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الْهَمْزَةِ

ج ۔ پانچواں حرف ہے حروف تہجی میں سے ۔ عبرانی زبان میں اسکو جیمل کہتے ہیں اور سریانی میں جومل کیونکہ اُس کی صورت خط فینقی میں اونٹ کے کوہان یا گردن کی مشابہ تھی جیم کے عدد حساب جمل میں تین ہیں۔

جِئْ جِئْ ۔ ایک آواز ہے جس سے اونٹ کو پانی پینے کیلئے بلاتے ہیں۔

جَأَبَ ۔ مال کمانا، اور غلیظ گدھا یا گورخر اور گیرو۔

جَأْبُ الصَّبْرِ ۔ بڑے صبر والا۔

جُؤَابَةٌ اور جُؤُوبَةٌ ۔ منہ بدشکل ہونا۔

جَأْزَةٌ ۔ بھاگنا ۔ دوڑنا۔

جَأَثَ ۔ خبر کا نقل کرنا۔

جُؤُوثٌ ۔ ڈر جانا۔

جَأَثٌ ۔ اٹھتے وقت بھاری ہونا۔

فَجُئِثْتُ مِنْهُ فَرَقًا حَتّٰى هَوَيْتُ ۔ میں اس سے ڈر کر خوف زدہ ہو گیا یہاں تک کہ گر گیا جُئِثْتُ اور جُثِثْتُ ڈر گیا بمعنے جُئِثْتُ ۔

جُؤْجُؤٌ ۔ کشتی یا پرندے کا سینہ یا سینہ کی ہڈیاں جمع جَآجِئُ ہے۔

كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى مَسْجِدِهَا كَجُؤْجُؤِ سَفِينَةٍ أَوْ نَعَامَةٍ جَاثِمَةٍ أَوْ كَجُؤْجُؤِ طَائِرٍ فِي لُجَّةِ بَحْرٍ ۔ میں گویا اُس کی مسجد کو دیکھ رہا ہوں جیسے کشتی کا سینہ یا شتر مرغ بیٹھا ہوا یا جیسے سمندر کے بڑے پانی میں پرندے کا سینہ۔

حَتّٰى أَتٰى عَارِيَ الْجَآجِئِ وَالْقَطَنِ ۔ یہاں تک کہ وہ سینہ اور پشت برہنہ آیا ۔ بعضے نسخوں میں حَتّٰى أَتِيَ ہے تو معنی یہ ہوگا میں برہنہ سینہ اور برہنہ پشت ہو کر آؤنگا۔

خُلِقَ جُؤْجُؤُ آدَمَ مِنْ كَثِيبِ ضَرِيَّةَ ۔ آدم کا سینہ ضریہ کے ٹیلے سے بنایا گیا (ضریہ ایک کنواں ہے حجاز میں)۔

يَنْبَغِي لِمَنْ سَجَدَ سَجْدَةَ الشُّكْرِ أَنْ يُلْصِقَ جُؤْجُؤَهُ بِالْأَرْضِ ۔ جو کوئی شکر کا سجدہ کرے وہ اپنا سینہ زمین سے لگا دے۔

فَضَرَبَتْ بِجُؤْجُؤِهَا حَوْلَ الْجَبَلِ ۔ آخر کشتی نے اپنا سینہ جودی پہاڑ کے گرد لگا دیا ٹھہر گئی۔

جَأْجَأْتُ بِالْإِبِلِ ۔ اونٹ کو میں نے پانی پینے کے لئے بلایا۔

جُؤَارٌ یا جَأْرٌ ۔ آواز سے دعا کرنا، گڑگڑا کر فریاد کرنا۔

كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى مُوسٰى لَهُ جُؤَارٌ إِلٰى رَبِّهِ ۔ جیسے میں موسیٰ کو دیکھ رہا ہوں وہ اپنے مالک سے فریاد کر رہے ہیں (زور زور سے لبیک کہہ رہے ہیں۔ اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انبیاء بعد از موت بھی

Marfat.com

اعمال خیر کرتے رہتے ہیں اور دوسری حدیث میں جو یہ ہے کہ مرتے ہی انقطاع اعمال ہو جاتا ہے اُسکا مطلب یہ ہے کہ مرنے کے بعد جو اعمال خیر کیے جائیں وہ نامۂ اعمال میں نہیں لکھے جاتے نہ یہ کہ وہ کوئی عمل ہی نہیں کرسکتے۔)

بِبَقَرَةٍ لَهَا جُؤَارٌ۔ ایک گائے لیکر جو بھیں بھیں کررہی ہوگی۔ ایک روایت میں خُوَارٌ ہے وہی مشہور ہے۔

خَرَجْتُمْ اِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْاَرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ۔ تم رستوں اور جنگلوں کیطرف نکلجاؤ اللہ سے فریاد کرتے ہوئے۔

جَأْشٌ۔ دل۔ نفس۔

فَيَسْكُنُ لِذٰلِكَ جَاْشُهٗ۔ یہ حال دیکھ کر آپ کو ایک طرح کی تسلی ہو جاتی۔

رَابِطُ الْجَاْشِ۔ مضبوط دل والا بہادر۔

غُضُّوا الْاَبْصَارَ فَاِنَّهٗ اَرْبَطُ لِلْجَاْشِ۔ نگاہیں نیچی رکھو ایسا کرنے سے دل زیادہ مضبوط رہتا ہے (جنگ کے وقت بزدلی نہیں آتی)۔

جُؤْوَةٌ۔ یا حَاْیٌ۔ کیت رنگ ہونا اسیطرح جُؤْوَةٌ روکنا بند کرنا۔ سینا۔ درست کرنا ڈھانپنا چھپانا۔

وَتَجْاَی الْاَرْضُ مِنْ نَتْنِهِمْ حِيْنَ يَمُوْتُوْنَ۔ اور زمین اُن کے (یعنی یاجوج ماجوج کے) مردوں سے بدبودار ہو جائیگی یہ جَوِیَ الْمَاءُ میں ایک لغت ہے یعنی پانی بدبودار ہو گیا یا ہمزہ محفوظ ہے تو كَتِيْبَةٌ جَاْوَاءُ بَيِّنَةُ الْجَاْیِ یا بَيِّنَةُ الْجُؤْوَةِ سے ماخوذ ہے یعنی سیاہ لشکر جسکی سیاہی نمود ہو مراد زرہوں کی سیاہی ہے یا سِقَاءٌ لَا يَجْاَی سَيْئًا یعنی مشک جو کچھ نہیں تھامتی سب بہا دیتی ہر اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ زمین ان کی لاشوں سے کالی ہو جائیگی یا ان کے پیپ لہو گوشت وغیرہ کو پیئے گی نہیں بلکہ نکالکر پھینک دے گی یا سَمِعْتُ سِرًّا فَمَا جَاْيْتُهٗ سے یعنی میں نے ایک بھید سنا پھر اُس کو چھپایا نہیں تو مطلب یہ ہوگا کہ زمین اُنکی لاشوں کو چھپ جائیگی میں کہتا ہوں آخیر معنی یہاں نہیں بنتا کیونکہ جَاْیٌ اور جُؤْوَةٌ اور جُؤْوَةٌ کے معنی چھپانے کے آتے ہیں نہ چھپنے کے البتہ دوسرا معنی اور تیسرا صحیح ہو سکتا ہے۔

حَلَفْتُ لَئِنْ عُدْتُمْ لَنَصْطَلِمَنَّكُمْ بِجَاْوَاءَ تَوْرِدُ حَافَتَيْهِ الْمَقَانِبُ میں نے قسم کھالی ہے اگر پھر تم ایسی شرارت کروگے تو ہم تم کو ایسے لشکر سے کاٹ ڈالیں گے جسکے کنارے پر سوار دوڑ رہے ہوں گے۔ یہ عرب لوگ کہتے ہیں اَلْاَحْمَقُ لَا يَجْاَی مَرْغَهٗ۔ احمق پر اپنے منہ کا لعاب نہیں رکتا (یعنی روکتا بک بک کئے جاتا ہے)۔

لَاَنْ اَطْلِیَ بِجُؤَاءِ قِدْرٍ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَطْلِیَ بِالزَّعْفَرَانِ۔ اگر میں ہانڈی کی کالک مل لوں تو وہ مجھکو اُس سے زیادہ پسند ہے کہ زعفران ملوں۔

جِئَاءٌ اور جِوَاءٌ اور جِئَاوَةٌ ہانڈی کا ڈھکن یا چینی چمڑے کی ہو یا چھال کی یا کپڑے کی لیکن وہ کپڑا جس پر پکڑ کر ہانڈی اُتارتے ہیں اُس کو جِعَالَہ کہتے ہیں. یہ محیط میں ہے۔

جَاْیٌ۔ کاٹنا۔

بَابُ الْجِيْمِ مَعَ الْبَاءِ

جَبْءٌ یا جِبَاءٌ یا جُبُوْءَةٌ یا جَبَاْءٌ۔ چھپ جانا، ہٹ جانا، بُرا جاننا، نکلنا۔

فَلَمَّا رَاٰوْنَا جَبَاْوُا مِنْ اَخْبِيَتِهِمْ۔ جب ہم کو دیکھا تو اپنے ڈیروں سے نکل آئے۔

مَنْ اَجْبٰی فَقَدْ اَرْبٰی۔ جس نے کھیت کو اُس کی پختگی معلوم ہونے سے پہلے بیچ ڈالا تو اُس نے سود کھایا (یعنی سود کھانے کی طرح گنہگار ہوا)

Marfat.com

جَبَأ جاب بچائیں سزہ گیرد۔

جَبَاۃ ٹیری۔

جُبَّائِیَّۃ ایک فرقہ ہے معتزلہ میں سے جو منسوب ہے ابوعلی جبائی کیطرف پہلے امام ابوالحسن اشعری اسی کی شاگردی کرتے تھے پھر اُسکو چھوڑکر اہل سنت کے طریق کو اختیار کیا۔

ذَا جَبَأَ شُعَاعُہٗ ظُلْمَۃَ الْعَطَشِ۔ اور اُس کی شعاع سے پیاس کی تاریکی چھپادے۔

جَبَأْتُ عَنِ الرَّجُلِ۔ میں اُس کے پاس سے سرک گیا پیچھے ہٹ گیا۔

جَبَأَتْ عَلَیْہِ الْحَیَّۃُ۔ سانپ اپنے بل میں سے اُسپر آنکلا۔

اِجْبَاءٌ کھمبے بہت ہونا۔

جُبَاءٌ۔ نامرد بزدل۔

جَبٌّ۔ کاٹنا، یا ذکر اور خصیے کاٹنا۔ اسی سے ہے مَجْبُوْبٌ جس کے یہ اعضا کٹے ہوں۔

جُبَابٌ۔ سخت قحط۔

جُبَاب قحط ہدر یعنی ساقط جسکا کوئی مطالبہ نہ کرے۔

جُبٌّ۔ کنواں یا وہ کنواں جس کی مینڈ (حصار) نہ ہو صرف کھدا گڑھا ہو۔

جُبُّ الطَّلْعَۃِ۔ کھجور کے خوشے کا غلاف۔

جَبُوْبَۃٌ۔ ڈھیلا۔

جَبُوْبٌ سخت زمین۔

جُبَّۃٌ۔ مشہور کپڑا ہے جس کی آستینیں کٹی ہوتی ہیں اور کپڑوں کے اوپر پہنتے ہیں۔

اِنَّھُمْ کَانُوْا یَجُبُّوْنَ اَسْنِمَۃَ الْاِبِلِ وَھِیَ حَیَّۃٌ۔ عرب لوگ (جاہلیت کے زمانہ میں) کیا کرتے اونٹوں کے کوہان کاٹ لیتے وہ زندہ ہوتے

اِجْتَبَّ اَسْنِمَۃَ شَارِفَیْ عَلِیٍّ۔ حضرت حمزہ رض نے حضرت علی رض کی بوڑھی دو اونٹنیوں کے کوہان کاٹ ڈالے (جب وہ نشہ میں تھے) ایک روایت میں جَبَّ۔ اور ایک میں اَجْتَبَّ ہے معنی وہی ہے۔

نَھٰی عَنِ الْاِنْتِبَاذِ فِی الْمَزَادَۃِ الْمَجْبُوْبَۃِ۔ کٹی ہوئی مشک میں نبیذ بھگونے سے آپ نے منع فرمایا نہایہ میں ہے مَجْبُوْبَہ وہ مشک ہے جسکا سر کاٹ ڈالا ہو اور اُسکے نیچے کا بھی سرا جس کو پانی ڈالتے ہیں نہ ہو۔ عربی میں نیچے کے سرے کو عَزْلَاء کہتے ہیں۔

نَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجُبِّ۔ آنحضرت ص نے جُب سے منع کیا لوگوں نے کہا جُب کیا چیز ہے ایک عورت کہنے لگی جب وہ مشک جو تلے اوپر سی ہو بجائے عرب لوگ اس میں نبیذ بھگوتے یہانتک کہ وہ نبیذ ہی کے لئے خاص اور مستعمل ہوجاتی سخت ہو کر اُس کے مسامات بند ہو جاتے اُس کو مَجْبُوْبَہ بھی کہتے۔

فَاِذَا ھُوَ مَجْبُوْبٌ۔ آنحضرت ص نے مابور خصی کے قتل کا حکم دیا جب اُسپر زنا کی تہمت لگائی گئی تھی دیکھا تو وہ مجبوب ہے (یعنی اُسکا ذکر کٹا ہوا ہے)

اِنَّہٗ جَبَّ غُلَامًا لَہٗ۔ اُس نے اپنے غلام کو ہیجڑا بنایا۔

اَلْاِسْلَامُ یَجُبُّ مَا قَبْلَہٗ وَالتَّوْبَۃُ تَجُبُّ۔ اسلام کفر کے زمانہ کے گناہ سب کاٹ دیتا ہے (ریسٹ دیتا ہے) اسیطرح توبہ بھی گناہوں کو کاٹ دیتی ہے۔

اَلْمُتَمَسِّکُ بِطَاعَۃِ اللّٰہِ اِذَا جَبَّ النَّاسُ عَنْھَا کَالْکَارِّ بَعْدَ الْفَارِّ۔ جب لوگوں نے اللہ کے حکم پر چلنا چھوڑ دیا ہو (اُس سے بھاگ اُٹھے ہوں) اور کوئی اُسپر چلے تو اُسکو اتنا ثواب ہوگا جیسے جہاد میں بھاگنے والے کے بعد حملہ کرنے والے کو۔

اِنَّ رَجُلًا مَرَّ بِجَبُوْبِ بَدْرٍ۔ ایک شخص بدر کے

Marfat.com

ڈھیلوں پر سے یا سخت زمین پر سے گذرا۔

رَأَيْتُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَيَسْجُدُ عَلَى الْجَبُوْبِ۔ آنحضرتؐ کو میں نے دیکھا آپ سخت زمین یا ڈھیلوں پر سجدہ کر رہے تھے۔

دُفِنَتْ اُمُّ كُلْثُوْمٍ فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلْقِيْ اِلَيْهِمْ بِالْجَبُوْبِ وَيَقُوْلُ سُدُّوا الْفُرَجَ۔ حضرت ام کلثوم آنحضرتؐ کی صاحبزادی دفن کی گئیں تو آنحضرتؐ ڈھیلے اُٹھا اُٹھا کر لوگوں کو دینے لگے اور فرمانے لگے سوراخوں کو بند کرو۔

اِنَّهٗ تَنَاوَلَ جَبُوْبَةً فَتَفَلَ فِيْهَا۔ آنحضرتؐ نے ایک ڈھیلا اُٹھایا اُس پر تھوکا۔

عَنَّتْ لِيْ عِكْرِشَةٌ فَشَنَقْتُهَا بِجَبُوْبَةٍ۔ ایک خرگوشنی مجھ کو دکھلائی دی میں نے ایک ڈھیلہ مار کر اسکو روک دیا۔

اِمْرَأَةٌ قَبَّاءُ جَبَّاءُ۔ لاغر شکم چھوٹی چھوٹی پستان والی عورت (پوری حدیث نہایہ میں یوں ہے و فی حدیث بعض الصحابة وسئل عن امراة تزوج بها كيف وجدتها فقال كالخير من امراة قباء جباء قالوا اوليس ذلك خير قال ما ذلك باوفا للضجيع ولا اروى للرضيع یعنی لاغر شکم چھوٹی پستان والی عورت اچھی نہیں ہے اُسکے ساتھ لیٹو تو گرم نہیں کرتی بچہ کا پیٹ نہیں بھرتی دودھ کم دیتی ہے)۔

جُعِلَ فِيْ جُبِّ طَلْعَةٍ۔ آنحضرتؐ پر جو جادو کیا گیا تھا اُسکا سامان) کھجور کے خوشے کے غلاف میں رکھا گیا تھا۔

جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ۔ دو جبے لوہے کے ایک روایت میں جُنَّتَانِ ہے یعنی دو زرہیں لوہے کی۔

لَبِسَ جُبَّةً رُوْمِيَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ۔ آنحضرتؐ نے ایک رومی جبہ پہنا جس کی آستینیں تنگ تھیں۔

جُبُّ يُوْسُفَ۔ وہ اندھا کنواں جس میں حضرت یوسفؑ کو اُن کے بھائیوں نے ڈال دیا تھا وہ طبریہ سے بارہ میل پر ہے۔

جُبُّ الْحُزْنِ۔ ایک وادی دوزخ میں ہے یعنی رنج وغم کا کنواں۔

جِبْتٌ۔ بت، کاہن، جادوگر، جادو، جس میں بھلائی نہ ہو، جو چیز اللہ کے سوا پوجی جائے، شیطان۔

مِنَ الْجِبْتِ اَلطِّيَرَةُ۔ بدشگونی شیطانی کام ہے۔

اَلطِّيَرَةُ وَالْعِيَافَةُ وَالطَّرْقُ مِنَ الْجِبْتِ۔ بدشگونی لینا اور پرندوں کے آواز اور گذر وغیرہ سے حالات بتلانا اور کنکریاں مارنا یا رمل زائچہ وغیرہ کھینچ کر آئندہ کے حالات بتلانا) یہ سب شیطانی کام ہیں یا جادو میں داخل ہیں یا شرک کے اعمال ہیں خدا محفوظ رکھے۔

فائدہ۔ رمل جفر نجوم ان سب سے آئندہ کے حالات اور وقائع بتلانا نرا ڈھکوسلا ہے جو جھوٹے بدمعاش لوگوں نے اپنا پیٹ پالنے اور دوسروں کو ڈرانے اُنکا مال ٹھگنے اور ڈرانے کیلئے اختیار کیا ہے افسوس ہے کہ جاہل ان بدمعاشوں کے پھندے میں گرفتار ہو جاتے ہیں، حدیث اور قرآن پر چلنے والے ایسے ہتھکنڈوں میں کبھی نہیں آسکتے۔

اَلْجِبْتُ وَالطَّاغُوْتُ فُلَانٌ وَفُلَانٌ۔ جبت طاغوت فلاں فلاں شخص ہیں۔

اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْجَوَابِيْتَ وَالطَّوَاغِيْتَ۔ یا اللہ جادوگروں اور شیطانوں پر لعنت کر۔

جُبْجُبَةٌ۔ ہموار، برابر زمین جو دشوار گزار ہو۔

جَبْجَبَ الرَّجُلُ۔ سیاحت کی۔

تَجَبْجَبَ مِنْهُ۔ اُس سے مانوس نہیں ہوا۔

Marfat.com

جباجب۔ ڈہول۔
نَادَی الشَّیْطَانُ یَا اَصْحَابَ الْجَبَاجِبِ شیطان نے آواز دی اے جباجب والو۔ یہاں جباجب سے منیٰ کے مقامات مراد ہیں کیونکہ قربانیوں کی اوجھڑیاں بچوڑتھیاں وہاں ڈالی جاتی ہیں یہ جمع ہے جُبْجُبَۃ کی یعنی اوجھڑی جس میں گوشت کاٹ کر رکھتے ہیں یا چربی جو گلا کر اوجھڑی میں رکھی جائے یا اونٹ کے پہلو کی کھال جس میں گوشت رکھا جائے۔

مُجُبْجُبَۃٌ فِیْهَا نَوًی مِنْ ذَهَبٍ۔ ایک زنبیل چمڑے کی جس میں گٹھلی برابر سونا تھا (گٹھلی ایک وزن ہے)

اِنْ مَاتَ شَیْءٌ مِنَ الْاِبِلِ فَاجْعَلْ جِلْدَهٗ جَبَاجِبَ یُنْقَلُ فِیْهَا التُّرَابُ۔ اگر کوئی اونٹ مرجائے تو اسکی کھال کے تھیلے بنا ڈال جنمیں مٹی بھر کر ڈھوئی جاتی ہے (معلوم ہوا کہ مردار کی کھال کو کام میں لانا درست ہے)۔

جَبْذٌ۔ کھینچنا۔ بعضوں نے کہا یہ قلب ہے جذب کا۔ محیط میں ہے کہ یہ صحیح نہیں ہے بلکہ جبذ ایک علیحدہ صحیح لغت ہے۔

جُنْبُذٌ۔ گل انار یا گل سرخ۔

جُنْبُذَۃٌ۔ قبہ اسکو فارسی میں گنبد اور ہندی میں گمبذ کرلیا ہے۔

فَجَبَذَنِیْ رَجُلٌ مِنْ خَلْفِیْ۔ ایک شخص نے مجھ کو پیچھے سے کھینچا۔

جَبْرٌ یا جُبُوْرٌ یا جِبَارَۃٌ۔ باندھنا۔ جوڑنا۔ جڑنا۔ نیکی کرنا۔ ظلم زبردستی کرنا۔

اَلْجَبَّارُ۔ اللہ کا ایک نام ہے یعنی جو چاہے وہ زور سے کرانیوالا۔ بعضوں نے کہا اپنے مخلوقات پر بلند۔

نَخْلَۃٌ جَبَّارَۃٌ۔ کھجور کا بڑا لمبا درخت۔

یَا اَمَۃَ الْجَبَّارِ۔ او جبار کی لونڈی۔ یہ اس عورت کو کہا جو خوشبو لگائے زینت کئے اکڑتی مٹکتی بڑے ٹھسّے اور اچھے دماغ سے جا رہی تھی

حَتّٰی یَضَعَ الْجَبَّارُ فِیْهَا قَدَمَهٗ۔ یہاں تک کہ جبار یعنی پروردگار اپنا قدم اسمیں یعنی دوزخ میں رکھدیگا اسوقت وہ کہیگی بس بس میں بھر گئی۔ بعضوں نے کہا قدم سے یہاں مراد کفار اور فجار ہیں کیونکہ اللہ نے قدیم سے انکو دوزخ ہی کے لئے بنایا تھا جیسے مومنین کو بہشت کیلئے۔ بعضوں نے کہا جبار سے ہر متکبر مغرور مراد ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے دوزخ نے کہا میں تین شخصوں کے لئے مامور کیگئی۔ ایک تو جو کوئی اللہ کے سوا دوسرا خدا ٹھہرائے۔ دوسرے جو کوئی مغرور گھمنڈی ہو تیسرے جو مورت بنائے۔ (یعنی جاندار کی)۔

کَثَافَۃُ جِلْدِ الْکَافِرِ اَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا بِذِرَاعِ الْجَبَّارِ۔ کافر کی کھال دوزخ میں چالیس ہاتھ موٹی ہوجائیگی ہاتھ بھی کونسا ایک لمبے شخص کا ہاتھ۔ یا بادشاہ کا ہاتھ قتیبی نے کہا میں سمجھتا ہوں جبار عجم کا ایک بادشاہ تھا اسکا ہاتھ بہت لمبا پورا تھا۔

دَعُوْهَا فَاِنَّهَا جَبَّارَۃٌ۔ جانے دو اس کو چھوڑ دو وہ بڑی مغرور ہے (گھمنڈی)

وَجَبَّارِ الْقُلُوْبِ عَلٰی فِطْرَاتِهَا۔ اور جوڑنے والا دلوں کا ان کی اصل فطرت پر یعنی توحید اور ایمان پر دلوں کو قائم رکھنے والا۔

فِیْهِمُ الْمُسْتَبْصِرُ وَالْمَجْبُوْرُ وَابْنُ السَّبِیْلِ اُن میں کوئی تو اپنی خوشی سے سمجھ کر ساتھ ہوگا۔ کوئی زبردستی مجبوری سے کوئی مسافر ہوگا۔

سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَکُوْتِ۔ پاک ہے وہ عظمت اور بادشاہت والا یا جبر اور قہر والا۔ بادشاہت والا

Marfat.com

تَجبَّرَ يَكُوْنَ مُلْكٌ وَّجَبَرُوْةٌ يا جَبَرُوْتٌ پھر بادشاہت اور زور و جبر کا زمانہ آئیگا۔ جَبَرُوَّةٌ یا جَبُرُوْتٌ یا جَبْرُوْتِيٌّ یا جَبْرُوَّةٌ یا جِبْرِيَاءٌ یا جَبُرِيَّةٌ یا جِبْرِيَّةٌ یا جِبِرِّيَّةٌ۔ سب کے ایک معنی ہیں یعنی زور اور قہر اور زبردستی جیسے جَبَرُوْتٌ کے معنی ہیں۔

اَلْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ لِيَعِزَّ۔ زبردستی سے عزت حاصل کرنے کو حاکم بن بیٹھے۔

اَلْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ۔ بے زبان جانور کسی کو زخمی کرے (جب اس کے ساتھ کوئی ہانکنے والا یا چلانیوالا نہو اور دن کے وقت یہ حادثہ ہو) تو اُسکا تاوان کوئی نہ دیگا۔ اسی طرح اگر کان یا کنواں اپنی ملک میں کھدائے اور اس میں کوئی ہلاک ہو جائے تو تاوان لازم نہوگا۔

وَالنَّارُ جُبَارٌ۔ آگ بھی جبار یعنی ہدر ہے اُس کے جو نقصان ہو اُسکا تاوان کوئی نہ دیگا بشرطیکہ آگ سلگانیوالا کوئی بے احتیاطی نکرے مثلاً ایک شخص نے آگ اپنی ملک میں سلگائی اور آندھی سے چنگاری اڑ کر کہیں آگ لگ گئی تو اُسکا تاوان لازم نہوگا۔

أُجْبِرُهُمْ وَأَتَأَلَّفُهُمْ۔ میں انکی اصلاح کرتا ہوں اُنکا دل ملاتا ہوں (انکو روپیہ پیسہ اسلئے دیتا ہوں کہ وہ دل سے اسلام کیطرف مائل ہو جائیں۔)

اَلسَّائِمَةُ جُبَارٌ۔ چرنیوالا جانور (جو چھٹا ہوا چر رہا ہو) اگر کسی کو نقصان پہنچا تو اُسکا تاوان کوئی نہ دیگا۔

وَاجْبُرْنِي وَاهْدِنِي۔ میری مصیبت اور نقصان کی تلافی کر یعنی جو کچھ رنج یا نقصان ہوا ہے اُسکا نعم البدل کر دے اور مجھ کو سیدھے رستہ پر چلا۔

وَجِبْرِيَائِي۔ قسم میرے عظمت اور دبدبہ اور قہر کی۔

لَقِيَ مِنْهُ الْجَبْرِيَّةَ۔ اُس کو تکبر کرتا ہوا پایا۔

مَا أَرَادَ بِكَ جَبَّارٌ سُوْءًا إِلَّا ابْتَلَاهُ اللّٰهُ بِشَاغِلٍ أَوْ رَمَاهُ بِقَاتِلٍ۔ جب کوئی ظالم تجھ سے برائی کرنا چاہیگا تو اللہ اُسکو کسی مصیبت میں پھنسا دیگا یا قاتل کو اُسپر مسلط کریگا وہ قتل کیا جائیگا۔

لَا تَكُوْنُوْا عُلَمَاءَ جَبَّارِيْنَ۔ مغرور عالم مت بنو اپنے علم پر فخر کرنیوالے بلکہ علم کے ساتھ عاجزی اور انکساری اور تواضع اپنا شیوہ رکھو۔

إِيَّاكُمْ وَالتَّجَبُّرَ عَلَى اللّٰهِ۔ اللہ کے قرب پر بھروسہ کر کے لوگوں سے غرور مت کرو (یہ سمجھ کر ہم بڑے عابد زاہد ہیں اور ہم کو اللہ کا قرب حاصل ہے دوسرے بندگان خدا پر تفوق مت جتاؤ وہ شہنشاہ بے پرواہ ہے دم بھر میں تم کو مردود کر دیگا اور جنکو تم حقیر سمجھتے ہو اُنکو اپنا قرب عطا فرمائیگا۔ جان پدر اگر توئم بخشی ازاں بہ کہ در پوستین خلق افتی۔ اب یہ اقوال جو منقول ہیں لوائی ارفع من لواء محمد یا بنجہ یا پنجہ خدا دارم من چہ پروائی مصطفٰے دارم کفر کے کلمات ہیں اللہ ایسی بے ادبیوں سے محفوظ رکھے اگر کسی اچھے شخص سے یہ کلمات نقل کئے جاتے ہیں تو سمجھنا چاہیے کہ اُسپر افترا اور بہتان ہے اُس نے ہرگز ایسا نہ کہا ہوگا البتہ اگر دیوانگی یا جنون یا جذب کی حالت میں اُس سے ایسے کلمے نکل گئے ہونگے تو اور بات ہے لیکن حالت صحو میں اُس نے استغفار کیا ہوگا۔ بعضوں نے ان کلمات کی تاویل بھی کی ہے مگر انکو یہ معلوم نہیں کہ تاویل کی ضرورت اللہ و رسول کے کلام میں واقع ہوتی ہے جو خطاء سے معصوم ہیں باقی لوگوں کے کلمات میں تاویل کی ضرورت ہی کیا ہے کالائی بد بریش خاوند اُنہی کے منہ پر مار دینا چاہیے۔

Marfat.com

إِنَّ عَبْدًا لَمْ يَتَجَبَّرْ عَلَى اللّٰهِ إِلَّا تَجَبَّرَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ - جو بندہ اللہ کے قرب پر مغرور ہوگا وہ اللہ کے رسول پر گویا غرور کرتا ہے (سمجھتا ہے کہ ہم بھی کوئی چیز ہیں اور پیغمبر کے بن توسل ہم کو بارگاہ پروردگار میں رسائی ہے یہ خیال تباہ کرنیوالا ہے بغیر پیغمبر کی غلامی اور کفش برداری کے خدا کا تقرب مسلمانوں کو حاصل نہیں ہونیکا اور کتنا ہی تقرب حاصل ہو جائے مگر پیغمبر صاحب کے قرب کے سامنے تمہارا تقرب بے حقیقت رہیگا۔

جِبْرَئِيْلُ یا جَبْرَئِيْلُ یا جِبْرِيْلُ یا جَبْرَائِيْلُ مشہور فرشتے ہیں جو وحی لانے پر مامور ہیں یہ لفظ عبری ہے اُسکا معنی اللہ کا بندہ۔

هُوَ الَّذِيْ لَمْ يُغْلِقْ بَابَهُ دُوْنَهُمْ فَيَأْكُلُ قَوِيُّهُمْ ضَعِيْفَهُمْ وَلَمْ يُجَبِّرْهُمْ فِيْ بُعُوْثِهِمْ فَيَقْطَعُ نَسْلَ اُمَّتِيْ - اچھا حاکم وہ ہے جو اپنا دروازہ رعیت سے بند نہ کرے (ہر ایک رعیت کو اپنے تک آسانی سے پہنچنے دے کی پہرہ اُسکے روکنے کو نہ رکھے خود یہ صفت اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر پر ختم کردی تھی ایک ایک بڑھیا آپ تک پہنچتی اور اپنا عرض حال کرتی۔ آپ کے بعد چند ہی بادشاہ ایسے خدا ترس رعیت پرور گذرے ہیں باقی اکثر بادشاہ تو خدا کی پناہ ایسے مغرور ہیں کہ رعیت تو کجا عرضی تک بھی اُن تک پہنچنا دشوار ہے اور تو اور بادشاہوں کے وزیر اور امیر اور ادنیٰ ادنیٰ عہدہ دار ایسے مغرور ہیں کہ غریبوں کی رسائی اُن تک نہیں ہوسکتی اور نہ کبھی عام مجمعوں میں جیسے عید یا جمعہ میں تشریف لاتے ہیں ہر وقت عورتوں کی طرح پردہ نشین رہتے ہیں اور خلق اللہ کی نظر سے محجوب بعضے بادشاہ تو ایسے بھی ہیں کہ انھوں نے عرضی دینا اور عرض حال بھی کرنا داخل جرم رکھا ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ) ورنہ زبردست کمزور کو کھا جائیگا اور جہاد میں جانے کے لئے جبر نہ کرے (کہ خواہ مخواہ سب مسلمان جہاد میں جائیں) ایسا کرکے میری امت کی نسل کاٹ دے۔

لَا جَبْرَ وَلَا تَفْوِيْضَ وَلٰكِنْ اَمْرٌ بَيْنَ اَمْرَيْنِ - بندے (جمادات کی طرح) بالکل مجبور نہیں ہیں نہ بالکل قادر ہیں (اپنے افعال کے آپ خالق جو چاہیں بدون ارادہ اور مشیت الٰہی کے کریں) بلکہ بیچ بیچ میں اُنکا حال ہے (یہی مذہب اہل حدیث کا ہے کہ بندے کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے مگر یہ اختیار ظاہری ہے اور اللہ کے ارادہ اور مشیت کے سامنے وہ مجبور ہیں اُن سے وہی کام سرزد ہوگا جو اللہ تعالیٰ نے ازل سے اُنکی تقدیر میں لکھدیا ہے۔

فَائِدَہ - یہ امام جعفر صادق کا قول ہے اور اس سے اُن لوگوں کا قول باطل ہوتا ہے جو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو تصرف فی الکائنات کا اختیار دیدیا تھا یہی تو تفویض ہے جو ہندو کے مشرک برہما اور بشن اور شیو کی نسبت اعتقاد رکھتے ہیں امام صاحب نے اس اعتقاد کو باطل کیا اور تفویض کی نفی کی جَبْرِيَّة وہ فرقہ جو بندے کو (لکڑی پتھر کیطرح) بالکل مجبور کہتا ہے (یہ) بھی ایک صریح غلطی ہے کیا رعشہ کی حرکت میں اور اختیاری حرکت میں کوئی فرق نہیں۔ قَدَرِيَّة وہ فرقہ جو بندے کو بالکل قادر اپنے افعال کا خالق سمجھتا ہے تفویض کے یہی معنی ہیں۔

جَبَرَ اللّٰهُ وَهْنَكُمْ - اللہ تعالیٰ نے تمہارے ضعف کی تلافی کردی۔

مُجَبِّرٌ - جو ٹوٹی ہڈیوں کو جوڑتا ہے۔

جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ - مشہور صحابی ہیں محب اہل بیت (ایک بار میں نے آپ کو خواب میں دیکھا جیسے وہ

Marfat.com

وضو کر رہے ہیں اور آنحضرتؐ سامنے ایک بلند پہاڑی پر تشریف رکھتے ہیں اُس پہاڑ پر اور بھی کئی آدمی تھے میں نے اُن سے پوچھا آپ کون صاحب ہیں؟ کہنے لگے میں جابر بن عبداللہ انصاری ہوں میں نے کہا سبحان اللہ آپ تو آنحضرتؐ کو خوب پہچانتے ہیں بھلا بتلایئے تو اُن لوگوں میں جو سامنے پہاڑی پر ہیں آنحضرتؐ کون سے ہیں! انھوں نے کہا دیکھو وہ سفید عمامہ باندھے ہوئے میں نے دور ہی سے آپ کی زیارت کی لیکن قرب نصیب نہیں ہوا قرب کیسے ہو کہاں ہم گنہگار ناپاک اور کہاں وہ خدا کا محبوب مقدس اور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔

جَابِرُ جُعْفِیْ۔ ایک شیعی راوی ہے اہل سنت اُسکو ضعیف بلکہ کذاب کہتے ہیں اور امامیہ اُسکو ثقہ اور عالم جانتے ہیں وہ کہتا تھا مجھکو امام محمد باقر سے ستر ہزار حدیثیں پہنچی زہیر نے کہا وہ کہتا تھا پچاس ہزار حدیثیں مجھکو ایسی یاد ہیں کہ میں نے اُن میں سے ایک بھی کسی سے بیان نہیں کی پھر ایک روز ایک حدیث بیان کی اور کہنے لگا یہ انہی پچاس ہزار میں سے ہے امام محمد باقر سے کہنے لگا میں آپ پر صدقے آپ نے میرے اوپر اسرار کا بوجھ لاد دیا جو میں کسی سے بیان نہیں کر سکتا مگر کبھی وہ میرے دل میں ایسا زور کرتے ہیں کہ میں دیوانہ کی طرح ہوجاتا ہوں امام نے فرمایا ایسی حالت میں تو جبان (جنگل) کیطرف جا وہاں ایک گڑھا کھود اُسمیں سر لٹکا کر کہتا رہ محمد بن علی باقر نے مجھ سے یہ بیان کیا (اس سے یہ مطلب ہے کہ کوئی سنے بھی نہیں اور تیرے دل کا بخار نکلجائے۔

لَا يُجْبَرُ مِنَ الرِّضَاعِ اِلَّا الْمَجْبُوْرُ۔ مجمع البحرین میں ہے کہ بعضوں نے مجبور حائے حطی سے، بعضوں نے مجبور جیم سے روایت کیا ہے اور اخیر ہی روایت صحیح معلوم ہوتی ہے یعنی وہی رضاعت باعث حرمت ہے جو معلوم اور مشہور ہو۔

اَلْمَسْحُ عَلَى الْجَبَائِرِ۔ پٹیوں پر مسح کرنا۔ یہ جبیرہ یا جبارہ کی جمع ہے۔

يَا جَابِرَ كُلِّ كَسِيْرٍ۔ اے ہر ٹوٹے ہوئے کے جوڑنے والے۔

جَبَرْتُ الْيَتِيْمَ۔ میں نے یتیم کو دیا۔

جَبْلٌ۔ پیدا کرنا، طبیعت میں رکھنا، جبر کرنا، کیچڑ بنانا۔

جَبَلٌ۔ پہاڑ، سردار، بخیل۔

جِبِلَّةٌ۔ جماعت۔

جُبُلَّةٌ۔ کثرت۔

جِبِلٌّ۔ خلقت۔

جَبِيْلَہ۔ قبیلہ۔

كَانَ رَجُلًا مَجْبُوْرًا۔ عبداللہ بن مسعود بھرے گٹھے ہوئے آدمی تھے۔

اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذَا وَمِنْ خَيْرِ مَا جُبِلَتْ عَلَيْهِ میں تجھ سے اُسکی بھلائی اور جس بات پر اُس کی فطرت ہوئی اُس کی بھلائی چاہتا ہوں۔

مَا لَكَ اَجْبَلْتَ۔ تجھ کو کیا ہوا بس ٹھہر گیا رُک گیا یہ اَجْبَلَ الْحَافِرُ سے ماخوذ ہے (یا اَجْبَلَ الشَّاعِرُ جب شاعر کلام سے رُک جائے اور کچھ نہ کہہ سکے) جب کھودنے والا پہاڑ تک یا ایسے پتھر تک پہنچ جائے جس میں کدال کام نہیں کرتی۔

مَكَّةُ بَيْنَ الْجَبَلَيْنِ۔ مکہ کے دونوں طرف پہاڑ ہیں اُن کے درمیان پہاڑ نے ڈھانپ لیا (کعبہ ڈوب گیا)

وَا جَبَلَاهُ۔ ہائے میرے پہاڑ (یعنی پہاڑ کی طرح مضبوط اور سخت سردار)۔

اِنِّىْ وُلِدْتُ بِالْجَبَلِ۔ میں پہاڑ پر پیدا ہوا

Marfat.com

(یعنی جبل شمر پر)
فِی السَّہْلِ یَنْبُتُ الزَّرْعُ لَا فِی الْجَبَلِ۔ کھیتی نرم ہموار زمین میں ہوتی ہے نہ کہ پہاڑ میں۔
جُبُلُ۔ ایک بستی ہے دجلہ کے کنارے پر۔
جُبْنٌ۔ یا جُبُنٌ یا جَبَانَۃٌ۔ نامردی، بزدلی، بوداپن۔
فَلَمَّا کُنَّا بِظَہْرِ الْجَبَّانِ۔ جب ہم جنگل کی بلندی پر پہنچے۔
جَبَّانٌ اور جَبَّانَۃٌ۔ جنگل اور مقبرہ کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ اکثر جنگل میں بنایا جاتا ہے۔
جَبَانٌ اور جَبِیْنٌ۔ نامرد اور بزدل مرد ہو یا عورت
جُبْنٌ اور جُبُنٌ اور جُبُنٌّ۔ جمے ہوئے دودھ کو بھی کہتے ہیں۔
مَاءُ الْجُبْنِ۔ دودھ کو پھاڑ کر یا جاکر اسکا پانی نکال لیتے نہایت مصفی خون اور مرطب بدن ہے معدے کو طاقت بخشتا ہے۔
نَاتِیُ الْجَبِیْنِ۔ بلند پیشانی بعضوں نے کہا جبین وہ مقام جو ابرو کے بال اُگنے کی جگہ تک ہو تو ہر آدمی میں دو جبین ہیں جو چہرے کے دونوں طرف ہیں۔
اُتِیَ بِجُبْنَۃٍ۔ آپ کے پاس جما ہوا دودھ لایا گیا۔
(دودھ بکری کے بچے کے معدے کی رطوبت سے جاتے ہیں معلوم ہوا کہ وہ بھی پاک ہے عربی میں اسکو انفحہ کہتے ہیں۔
اِنَّکُمْ لَتُجَبِّنُوْنَ وَتُبَخِّلُوْنَ وَتُجَہِّلُوْنَ۔ تم تو (اے اولاد) نامرد بناتے ہو بخیل بناتے ہو جاہل بناتے ہو۔
اَلْوَلَدُ مَبْخَلَۃٌ مَجْبَنَۃٌ۔ اولاد آدمی کو بخیل اور بزدل (نامرد) کر دیتی ہے (اولاد کے لئے مال جوڑتا ہے بخیلی کرتا ہے لڑائی میں جانے سے دل چراتا ہے اولاد کی محبت میں دین کا علم حاصل نہیں کرسکتا۔ یا

لوگوں سے جہالت کرتا ہے)
اَجْبَنْتُہٗ۔ میں نے اسکو نامرد پایا یا نامرد سمجھا۔
جَبَّنْتُہٗ۔ کا بھی یہی معنی ہے۔
لَا تُجْزِیْ صَلٰوۃٌ لَا یُصِیْبُ الْاَنْفَ فِیْہَا مَا یُصِیْبُ الْجَبِیْنَ۔ وہ نماز درست نہ ہوگی جس میں ناک کو وہ چیز نہ لگے جو دونوں جبینوں کو لگتی ہے (مطلب یہ ہے کہ سجدے میں ناک اور پیشانی دونوں کا زمین پر لگانا ضرور ہے)۔
اِنَّمَا الصَّلٰوۃُ یَوْمَ الْعِیْدِ عَلٰی مَنْ خَرَجَ اِلَی الْجَبَّانَۃِ۔ عید کی نماز اُسپر ہے جو جنگل کیطرف نکلے۔
اَبْرِزَا اَنْتَ وَھُوَ اِلَی الْجَبَّانِ۔ تو اور وہ دونوں جنگل کو جاؤ۔
جَبْہٌ۔ پیشانی پر مارنا، بری طرح پیش آنا، سامنے آجانا۔
جَبْہَۃٌ۔ ذلت، رسوائی، اور پیشانی جہاں پر سجدہ کرتے ہیں، اور جماعت، اور چاند، اور گھوڑے،
لَیْسَ فِی الْجَبْہَۃِ صَدَقَۃٌ۔ گھوڑوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ بعضوں نے کہا جبہہ گھوڑوں خچروں غلام لونڈی سب کو کہتے ہیں اُن میں کسی میں زکوٰۃ نہیں ہے۔
قَدْ اَرَاحَکُمُ اللّٰہُ مِنَ الْجَبْہَۃِ وَالسَّجَّۃِ وَالْبَجَّۃِ۔ اللہ نے تم کو ذلت اور رسوائی سے (یا جبہہ ایک بت کا نام ہے اُس کی پرستش سے) اور دودھ پانی ملا کر پینے سے (یا سجہ بھی ایک بت کا نام ہے اُس کے پوجے سے) اور اونٹ کا خون پینے سے نجات بخشی، راحت دلائی۔ (جبہہ اُن لوگوں کو بھی کہتے ہیں جو کسی کی دیت اٹھانے یا تاوان دینے میں کوشش کر رہے ہوں اور جس کے پاس جائیں وہ اُنکی بات نہ ماننے سے شرم کرے)۔
فَقَالُوْا عَلَیْہِ التَّجْبِیْۃَ۔ (آنحضرتؐ نے یہود یوں

سے پوچھا تمہارے نزدیک زنا کی سزا کیا ہے؟ انہوں
نے کہا مرد اور عورت دونوں کا منہ کالا کرنا اور اونٹ
یا گدھے پر (اس طرح بٹھا کر ایک کا منہ اِدھر دوسرے ایک
کا اُدھر) تشہیر کرنا۔

جَبُوۃٌ۔ یا جَبَاوَۃٌ۔ اکٹھا کرنا، تحصیل کرنا۔

جَبَا۔ حوض یا کنوے سے پانی نکالنے کا مقام یا اُس
کے گرداگرد جو مٹی وغیرہ ہوتی ہے یا مینڈ۔

مَنْ اَجْبَا فَقَدْ اَرْبٰی۔ جس نے کھیتی کو پختہ ہو جانے
کے پہلے بیچا۔ اُس نے سود کھایا۔ (یہ حدیث مع
شرح اوپر گذر چکی ہے جب ؤ میں مگر صاحب مجمع
نے اُسکو یہاں ذکر کیا ہے۔ صاحب نہایہ نے کہا
اصل میں یہ لفظ مہموز ہے مگر روایت بغیر ہمزہ کے
ہے شاید یہ راوی کی تحریف ہو یا اَرْبٰی کا قافیہ ملانے
کے لئے ہمزے کو گرا دیا۔ بعضوں نے کہا اَجْبٰی
ناقص یائی ہے اُس سے یہ مراد ہے کہ اپنے اونٹ کو
زکوٰۃ کے تحصیلدار سے چھپا دے تاکہ زکوٰۃ نہ دینا پڑے۔
بعضوں نے کہا بیع عینہ مراد ہے یعنی مثلاً ایک شخص کے
ہاتھ اُدھار ایک چیز سو روپیہ کو بیچنا پھر پچھتر روپیہ نقد
دیکر اُس سے خرید لینا یہ بیع سود خواروں نے ایجاد
کی ہے)۔

فَقَعَدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
عَلٰی جَبَاھَا۔ آنحضرت ؐ اُس کنوے کی مینڈ پر بیٹھے

جِبَابَۃٌ بکسرہ جیم۔ جو پانی حوض میں جمع کیا جائے۔

جَبْیٌ۔ یا جِبَایَۃٌ۔ جمع کرنا۔

تَجْبِیَۃٌ۔ ہاتھوں کو گھٹنوں یا زمین پر رکھ کر اوندھا
ہونا، سر جھکانا (یعنی رکوع یا سجدہ)

اِنَّھُمْ اشْتَرَطُوْا اَنْ لَّا یُعْشَرُوْا وَلَا یُحْشَرُوْا
وَلَا یُجَبُّوْا فَقَالَ لَکُمْ اَنْ لَّا تُعْشَرُوْا وَلَا
تُحْشَرُوْا وَلَا خَیْرَ فِیْ دِیْنٍ لَیْسَ فِیْہِ
رُکُوْعٌ۔ ثقیف کے لوگوں نے یہ شرط لگائی (اس
شرط سے اسلام قبول کیا) کہ ہم سے دسواں حصہ
پیداوار کا (زکوٰۃ میں) نہ لیا جائے اور جہاد کیلئے
ہم کو نہ نکالا جائے اور اوندھے نہ کئے جائیں (یعنی
رکوع اور سجدہ ہم سے نہ کرایا جائے) (مطلب یہ
کہ ہم نماز نہیں پڑھیں گے) آنحضرت ؐ نے فرمایا اچھا
یہ دو شرطیں منظور کہ تم سے دسواں حصہ زکوٰۃ کا نہیں
لیا جائیگا، جہاد کے لئے تم کو نہیں نکالیں گے مگر یہ
نہیں ہو سکتا کہ نماز نہ پڑھو کیونکہ وہ دین کیا کام کا جسمیں
رکوع اور سجود اللہ کی عبادت نہ ہو۔ جابرؓ نے کہا
آنحضرت ؐ کو یہ معلوم تھا کہ جب ثقیف کے لوگ مسلمان
ہو جائیں گے (اسلام کا نور اُن کے دل میں سما
جائیگا) تو پھر زکوٰۃ بھی دیں گے، جہاد بھی کرینگے
اس لئے آپ نے ان دو شرطوں کو منظور کر لیا مگر
نماز کے ترک کی اجازت نہ دی کس لئے کہ نماز کا
وقت تو ہر روز پانچ بار آتا ہے اور زکوٰۃ سال بھر
میں ایک بار دیجاتی ہے اور جہاد کا کوئی خاص وقت
مقرر نہیں ہے۔

فَیَقُوْمُوْنَ فَیُجَبُّوْنَ تَجْبِیَۃَ رَجُلٍ وَّاحِدٍ
قِیَامًا لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ (عبداللہ بن مسعودؓ
نے قیامت اور نفخ صور کا ذکر کیا اور کہا) پھر
لوگ کھڑے ہوں گے اور ایک بارگی ایک شخص
کی طرح کھڑے کھڑے پروردگار کے سامنے جھک
جائیں گے (رکوعی آداب بجا لائیں گے۔ بعضوں نے
کہا سجدے میں گر پڑیں گے)۔

فَاِذَا اَنَا بِرَجُلٍ اَسْوَدَ عَلَیْہِ قَوْمٌ مُّجَبُّوْنَ
یُنْفَخُ فِی اَدْبَارِھِمْ بِالنَّارِ۔ یکایک میں نے ایک
کالا پٹیلہ (بٹا) دیکھا اُس پر کچھ لوگ اوندھے پڑے
تھے اُنکی گانڈوں میں آگ پھونکی جا رہی تھی۔

Marfat.com

كَانَتِ الْيَهُوْدُ تَقُوْلُ إِذَا أَتَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ مُجَبِّيَةً جَاءَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ - یہودی کہتے تھے جب کوئی مرد اپنی عورت سے اُسکو اوندھا کر کے صحبت کرے تو لڑکا احول (یعنی ترچھی آنکھ کا) پیدا ہوتا ہے (جو ایک کو دو دیکھتا ہے)۔

كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا لَمْ تَجْتَبُوا دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا - اُس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم نہ اشرفی نہ روپیہ محصول میں کچھ نہ لوگے یہ اِجْتِبَاء سے ماخوذ ہے جسکا معنے ذرائع، آمدنی سے مال کی تحصیل کرنا۔ یا چننا، منتخب کرنا۔ اُسی سے مجتبیٰ آنحضرت ص کا لقب ہے اور مصطفےٰ یعنی چنے گئے اور منتخب کئے گئے تمام آدمیوں میں سے اِجْتِبَا کا معنی اختراع اور تراش لینے کے بھی آئے ہیں جیسے لَوْ لَا اجْتَبَيْتَهَا میں۔

نَبَطِيٌّ فِي حِبْوَتِهِ - خراج جوڑنے اور تحصیل کرنے میں اُس کی حالت نبطی کی سی ہے (نبط ایک قوم ہے عجمیوں کی)۔

إِنَّهُ اجْتَبَاهُ لِنَفْسِهِ - آپ نے اُس کو خاص اپنے لئے چن لیا۔

بَيْتٌ مِنْ لُؤْلُؤَةٍ مُجَبَّأَةٍ - حضرت خدیجہؓ نے آنحضرتؐ سے پوچھا بہشت میں قصب کا گھر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا خولدار موتی کا ایک گھر۔
ابن وہب نے مُجَبَّأَةٍ کا یہی معنی کیا ہے خولدار۔ مگر لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی۔ خطابی نے کہا ہو سکتا ہے کہ یہ لفظ مقلوب ہو اور جوب سے نکلا ہو جس کے معنی کاٹنے کے ہیں اور جوب اُس گڈھے کو بھی کہتے ہیں جو پتھر یا لکڑی میں کیا جائے اُس میں پانی اکٹھا ہوتا ہے۔

میں :- کہتا ہوں جَبَّى الرَّجُلُ - کے معنی لغت میں یہ آئے ہیں کہ آدمی اوندھا ہو گیا بشکل رکوع اُس کی مناسبت موتی سے نہیں نکلتی تو یقیناً یہ اور کوئی لفظ ہوگا جس کو راوی نے تحریف کر دیا۔

جَابِيْ - تحصیلدار، اور نڈی۔

جَابِيَة - ایک بستی کا نام ہے۔

بَابُ الْجِيْمِ مَعَ التَّاءِ

جَتٌّ - ٹٹولنا کہ جانور موٹا ہے یا دُبلا۔ بعضوں نے کہا اصل میں جَسٌّ تھا سین کو تا سے بدل دیا۔

جَتْرٌ - چھاتا۔ چھتری شمسیہ۔ یہ معرب ہے چتر کا

جَيْتَرٌ - ٹھنگنا۔ پست قد آدمی۔

بَابُ الْجِيْمِ مَعَ الثَّاءِ

جَثٌّ - ڈرنا، کاٹنا، جڑ سے اُکھیڑنا: مارنا۔

اِجْتِثَاثٌ - جڑ سے اُکھیڑنا۔

فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِيْ جَاءَنِيْ بِحِرَاءَ فَجُئِثْتُ مِنْهُ - کیا دیکھتا ہوں وہی فرشتہ ہے جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا میں اُس کی وجہ سے ڈرایا گیا یا فَجَثَثْتُ مِنْهُ - میں اُس سے ڈر گیا یہ جَثَّ يَجُثُّ سے نکلا ہے بمعنی ڈر گیا۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے "میں اپنی جگہ سے اُکھیڑ ڈالا گیا"۔ ایک روایت میں فَجُئِثْتُ ہے۔ اُسکا ذکر اوپر گذر چکا۔

مَا نَرٰى هٰذِهِ الْكَمْأَةَ إِلَّا الشَّجَرَةَ الَّتِيْ اُجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ فَقَالَ بَلْ هِيَ مِنَ الْمَنِّ - ایک شخص نے آنحضرتؐ کو کہا یہ جو کھنبی (کوکرمتا) کا درخت ہے ہم سمجھتے ہیں یہ وہی درخت ہے جسکا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کیا ہے کشجرۃ خبیثۃ اجتثت من فوق الارض آپ نے فرمایا واہ واہ کھنبی تو من میں سے ہے (جو اللہ تعالےٰ نے ز

Marfat.com

بنی اسرائیل پر اُتارا تھا۔
اَللّٰھُمَّ اَجْتُثَّ الرِّجْسَ عَنْ جُثَّتِہٖ۔ یا اللہ رجس کو اُسکے جسم سے جدا رکھ۔

جَثْجَاثٌ ۔ ایک زرد درخت ہے کڑوا خوشبو دار اسمیں بابونہ کی طرح پھول ہوتے ہیں۔
وَعَرَصَاتُ جَثْجَاثٍ ۔ اور جثجاث کے میدان۔
عرب کے ایک شاعر نے اپنے اونٹنی کی تعریف میں یہ مصرعہ کہا تَرْعَی الْعِرَارَ الْغَضَّ وَالْجَثْجَاثَا۔
(یعنی وہ اونٹنی تازی عرار اور جثجاث چرتی ہے عرار بھی ایک زرد رنگ کی خوشبودار گھانس ہے) اب اُسکو دوسرے مصرعہ کے لئے کوئی قافیہ نہ سوجھا تو کمبخت کیا کہنے لگا وَ اُمُّ عَمْرٍو طَالِقٌ ثَلَاثَا۔ ام عمرو اُس کی جورو تھی لوگوں نے کہا بھلا ام عمرو نے کیا قصور کیا جو تو نے اُس کو طلاق دیدیا کہنے لگا میں کیا کروں وہ قافیہ میں آگئی ایسے ہی شاعروں کے باب میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَالشُّعَرَاءُ یَتَّبِعُھُمُ الْغَاوٗنَ اَلَمْ تَرَ اَنَّھُمْ فِیْ کُلِّ وَادٍ یَّھِیْمُوْنَ۔

جَثْمٌ ۔ یا جُثُوْمٌ ۔ زمین سے لگ جانا۔ اپنی جگہ سے نہ ہٹنا سینے کے بل گرنا۔
نَھٰی عَنِ الْمُجَثَّمَۃِ ۔ آپ نے جانور کو باندھ کر اُسکو تیروں (گولیوں) وغیرہ سے مارنے سے منع فرمایا (جیسے جاہل بے رحم لوگ کیا کرتے ہیں۔ بے زبان پرندوں کو باندھ کر اُنکو نشانہ بناتے ہیں۔ یہ عام ہے ہر جانور کو شامل ہے مگر اکثر پرندوں اور خرگوش وغیرہ میں یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے)
فَلَمْ یَلْبَثْ اَنْ یَّجَثَّمَھَا۔ وہ اس کے ساتھ ساتھ رہا یہاں تک کہ اُسپر چڑھ بیٹھا۔
اَلشَّیْطَانُ جَاثِمٌ عَلٰی قَلْبِہٖ ۔ شیطان اُسکے دل پر جم گیا ہے۔

فِیْ جُثْمَانِ الْاِنْسِ ۔ آدمی کے جسم میں۔
اَلشَّیْطَانُ یَجْرِیْ اَبْنَ اٰدَمَ بِکُلِّ شَیْءٍ فَاِذَا اَعْیَاہُ جَثَمَ لَہٗ عِنْدَ الْمَالِ فَاَخَذَ بِرَقَبَتِہٖ شیطان آدمی کو ہر طرح گھماتا رہتا ہے (جسطرح کا ناچ چاہتا ہے نچاتا ہے) جب کوئی آدمی شیطان کو تھکا ڈالتا ہے (اُسکو عاجز کر دیتا ہے اُسکے داؤ میں نہیں آتا) تو وہ کیا کرتا ہے مال دولت آنے پر اُس کے پاس جم جاتا ہے اُس کی گردن تھام لیتا ہے۔
مترجم نے کئی آدمیوں کو دیکھا جو بڑے عابد زاہد شب بیدار تہجد گذار تھے اتفاق سے انکو دولت مل گئی تو سارا تقوی اور زہد بھول گئے۔ دنیا میں ایسے مشغول ہوئے کہ دین کے کاموں کا ذرا بھی خیال نہ رہا۔
رَجُلٌ جُثَامَۃٌ یا جُثَمٌ بڑا سونیوالا سُست۔

جُثُوٌّ ۔ یا جُثِیٌّ ۔ ناقص واوی ہو یا ناقص یائی۔ گھٹنوں کے بل بیٹھنا۔ یا انگلیوں کی نوکوں پر کھڑا ہونا۔
مِنْ اٰدَابِ الدُّعَاءِ الْجُثُوُّ ۔ دعا کے آداب میں یہ بھی ہے کہ آدمی دوزانو بیٹھے (جیسے نماز میں بیٹھتا ہے)۔
مَنْ دَعَا دُعَاءَ الْجَاھِلِیَّۃِ فَھُوَ مِنْ جُثَا جَھَنَّمَ ۔ جو شخص جاہلیت کے زمانہ کیطرح آواز نکالے (نوحہ کرے پیٹے چلائے) تو وہ دوزخ میں سے ہے۔
جُثًا اور جِثًا اور جِثًا جثوۃ کی جمع ہے۔ یہ معنے پتھروں کا ڈھیر یا مٹی کا ڈھیر جیسے جُثِیٌّ ہے
مَنْ دَعَا یَا لَفُلَانٍ فَاِنَّمَا یَدْعُوْ اِلٰی جُثَا النَّارِ جو شخص نام لیکر میت پر روئے کہے ہائے فلانے شخص تو وہ دوزخ کے ڈھیر کیطرف بلاتا ہے۔

Marfat.com

إِنَّ النَّاسَ يَصِيرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جُثًى كُلُّ أُمَّةٍ تَتْبَعُ نَبِيَّهَا۔ قیامت کے دن لوگوں کی جماعتیں ہو جائیں گی ہر جماعت اپنے پیغمبر کے پیچھے ہوگی۔ ایک روایت میں جُثِيًّا ہے بتشدید یا۔ یہ جاثی کی جمع ہے یعنی گھٹنوں کے بل بیٹھنے والے یا پاؤں کی انگلیوں پر کھڑے ہونے والے۔

أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَجْثُو لِلْخُصُومَةِ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ۔ حضرت علیؓ نے فرمایا میں سب کے پہلے دونوں زانوؤں کے بل بیٹھ کر اللہ تعالٰی کے سامنے اپنا مقدمہ پیش کروں گا (فریاد کروں گا کہ لوگوں نے میرے ساتھ ایسی ایسی بدسلوکی کی)۔

حَوْلَ جَهَنَّمَ جُثِيًّا۔ دوزخ کے گرداگرد زانوؤں کے بل بیٹھے ہوں گے۔

فَجَثَتْ فَتَاةٌ۔ ایک جوان عورت دونوں زانوؤں کے بل بیٹھی۔

رَأَيْتُ قُبُورَ الشُّهَدَاءِ جُثًى۔ شہیدوں کی قبریں دیکھیں مٹی کے ڈھیروں کی طرح۔

فَإِذَا لَمْ نَجِدْ حَجَرًا جَمَعْنَا جُثْوَةً مِنْ تُرَابٍ۔ جب ہم کو پتھر نہ ملتا تو مٹی کا ایک سمٹا لیتے۔

إِذَا أَتَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ مُجَبِّيَةً۔ بعضوں نے مُجَثِّيَةً پڑھا ہے یعنی دونوں زانوؤں کے بل اوندھا کر کے (یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے)۔

بَابُ الْجِيمِ مَعَ الْحَاءِ

بھانا۔ یا جح کھانا۔ جح کہتے ہیں خربوزے یا حنظل کو۔

أَجَحَّتِ الْمَرْأَةُ۔ عورت کے جننے کا وقت آن پہنچا۔

مَرَّ بِامْرَأَةٍ مُجِحٍّ۔ ایک عورت پر سے گذرا جس کی زچگی کا وقت نزدیک آ لگا تھا۔

إِنَّ كَلْبَةً كَانَتْ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ مُجِحًّا فَعَوَى جِرَاؤُهَا فِي بَطْنِهَا۔ بنی اسرائیل میں ایک کتیا جننے کے قریب تھی اس کا بچہ اس کے پیٹ ہی میں بھونکنے لگا (آواز کرنے لگا)۔

جَحْجَحٌ۔ یا جَحْجَاحٌ۔ سخی، سردار، جَحَاجِحَةٌ اس کی جمع ہے۔ سیف ذی یزن کی حدیث میں ہے بہالیل مرازبۃ غلب جحاجحۃ۔

أُمَّةٌ تَائِهَةٌ أَمْرٌ مُجَحْجِحَةٌ۔ کیا نابود کرنیوالی ہے یا رکنے والی ہے۔ بعضوں نے کہا یہ لفظ مقلوب ہے اصل میں مُحَجْحِجَةٌ بتقدیم حائے مہملہ بر جیم تھا۔

جَحْجَحْتُ۔ میں ایک بات کہنا چاہتا تھا مگر نہیں کہی، باز آ گیا (یہ عرب لوگ کہتے ہیں)۔

جَحْدٌ۔ یا جُحُودٌ۔ جان بوجھ کر انکار کرنا، جھٹلانا۔

جَحْدَلَةٌ۔ پچھاڑنا۔ باندھنا، بھرنا، جوڑنا، محتاج کا بعد مالدار بن جانا۔ جحال (شتربان) ہونا، جانور کا پر چلنا۔

رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنَّ رَأْسِي قُطِعَ وَهُوَ يَتَجَحْدَلُ وَأَنَا أَتْبَعُهُ۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر کٹ گیا ہے اور وہ لوٹتا پوٹتا جا رہا ہے میں اس کے پیچھے لگا ہوا ہوں تو يَتَجَحْدَلُ کا معنی یہ ہوگا وہ پچھڑ رہا ہے مگر یہ معنی یہاں نہیں بنتا۔ معلوم ہوا کہ راوی کی غلطی ہے اس نے بجائے يَتَدَحْرَجُ کے يَتَجَحْدَلُ کر دیا۔

جَحْرٌ۔ سوراخ میں گھس جانا، آنکھ کا بیٹھ جانا، دیر کرنا۔ جُحْرٌ۔ سوراخ۔ بل، اس کی جمع جِحَرَةٌ اور أَجْحَارٌ اور أَجْحِرَةٌ ہے۔ عام لوگ جحر کو سنی دبر استعمال

Marfat.com

کرتے ہیں۔
لَیْسَتْ عَیْنُہٗ بِنَاتِئَۃٍ وَّلَا جَحْرَاءَ۔ دجال کی آنکھ نہ اُٹھی ہوگی نہ اندر گھسی ہوگی۔ بعضوں نے اسکو جَخْرَاءَ پڑھا ہے جیم بجمہ بھر خائے معجمہ سے۔ اس کے معنی آگے آتے ہیں۔
اِذَا حَاضَتِ الْمَرْاَۃُ حَرُمَ الْجُحْرَانِ۔ بہ ضمہ نون اور بہ کسرۂ نون دونوں طرح مروی ہے۔ اول صورت میں یہ معنی ہوگا کہ حیض کی حالت میں عورت کی فرج حرام ہے۔ جُحران فرج کو کہتے ہیں اور جب نون مکسور ہو تو یہ تثنیہ ہوگا جحر کا۔ یعنی دونوں سوراخ (فرج اور دبر) حرام ہوں گے ابن جوزی نے کہا کسرہ کی روایت غلط ہے کیونکہ دبر تو ہمیشہ سے حرام ہی ہے حیض کی حالت میں اسکا حرام ہونا کیا معنی۔ بعضوں نے کہا حضرت عائشہ کا مطلب یہ ہے کہ دبر کا سوراخ تو پہلے ہی سے حرام ہے جب حیض آیا تو دونوں حرام ہو گئے۔

اِطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِیْ بَعْضِ حُجَرِہٖ۔ ایک سوراخ سے آنحضرت ص کے کسی حجرے میں جھانکا (یہ جھانکنے والا مروان تھا جس کو آپ نے مدینہ سے نکلوا دیا تھا۔)
فَلُدِغَ اَبُوْبَکْرٍ مِنَ الْجُحْرِ۔ ابوبکر صدیق رض کو (غار ثور میں) ایک سوراخ سے ڈنک مارا گیا (جس میں انہوں نے اپنا پاؤں لگا دیا تھا)۔
لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ لَتَبِعْتُمُوْھُمْ۔ (تم بھی اگلی امتوں (یہود اور نصاریٰ) کی چال چلوگے) اگر وہ گھوڑ پھوڑ کے سوراخ میں گھسیں تو تم بھی ان کے پیچھے پیچھے گھس جاؤگے (یعنی اپنی عقل اور فہم سے کام لینا چھوڑ دوگے بس نصاریٰ کی تقلید پر جان دوگے۔ آپ کا ارشاد بالکل پورا ہوا۔ ہمارے زمانہ میں تو مسلمانوں نے کھانے پینے پہننے گھر کی آرائش زیب وزینت معاشرت کے کل امور میں نصاریٰ کی تقلید اختیار کر لی ہے اور یہ نہیں سوچتے کہ کون سا کام انکا قابل تقلید ہے اور کونسا قابل رد و انکار نہ اس میں فکر کرتے ہیں کہ ہمارے ملک کی آب وہوا اور مزاج ان کاموں کو مقتضی ہے یا نہیں۔)
لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الْجُحْرِ۔ کوئی تم میں کو (زمین کے) سوراخ میں پیشاب نہ کرے (کیونکہ شاید اس میں کوئی زہریلا جانور ہو وہ نکلکر کاٹ لے۔ کہتے ہیں سعد بن عبادہ نے ایک سوراخ میں پیشاب کیا اُس میں جن رہتے تھے۔ انہوں نے سعد کو قتل کر ڈالا۔ ایک لونڈی نے سوراخ میں پیشاب کیا۔ جن اُس پر چڑھ بیٹھا وہ بیمار ہو گئی۔ ایک بزرگ نے اس جن سے کہا کیوں اس لڑکی کو ستاتا ہے۔ چھوڑ دے وہ کہنے لگا اسکو تو مار کر چھوڑونگا۔ اسلئے کہ میں نے نماز پڑھنے کے لئے مصلےٰ بچھایا تھا اُس نے ایک دم آن کر اُس پر پیشاب کر دیا)
فِیْ جُحْرَیْ اُذُنَیْہِ۔ اُس کے دونوں کان کے دونوں سوراخوں میں۔
لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ یَا لَا یُلْسَعُ الْمُؤْمِنُ مِنْ

Marfat.com

جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ - مومن کو ایک ہی سوراخ سے دوبار ڈنک نہیں مارا جاتا۔ (پہلے ڈنک میں وہ ہوشیار ہو جاتا ہے پھر ایسا کام نہیں کرتا جیسے کہتے ہیں دودھ کا جلا مٹھا (چھاج) پھونک پھونک کر پیتا ہے)۔

مَنْ جَرَّبَ الْمُجَرَّبَ حَلَّتْ بِهِ النَّدَامَةُ - آزمودہ را آزمودن جہل است۔

بَالَ فِي الْجُحْرِ - سوراخ میں پیشاب کیا۔

جَحْش - کھال چھیلنا۔

اِنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَطَ مِنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ - آنحضرت گھوڑی پر سے گر پڑے آپ کے ایک طرف کا جسم چھل گیا (اللہ نے بچا دیا اور زیادہ ضرب نہیں آئی)۔

بُعْدًا لَكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ اُجَاحِشُ - (جب قیامت کے دن آدمی کے اعضا اُس کے خلاف گواہی دیں گے تو وہ کہیگا چلو دور ہو میں تمہارے ہی لئے تو بچاؤ کرتا رہا تھا۔ اپنے بُرے اعمال سے مکر گیا تھا کہ تم کو تکلیف نہ پہنچے)۔

فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْسَرُ - آپ کے بائیں طرف کا جسم چھل گیا۔ (جحش گدھے کے بچے کو بھی کہتے ہیں۔ اور جحش حضرت زینب کے والد کا بھی نام تھا)۔

جُحُوظ - آنکھ باہر نکل آنا یا آنکھ بڑی ہونا ٹکٹکی لگانا، گھورنا۔ تَجْحِيظ گھورنا۔

جَاحِظ - معتزلہ کا ایک عالم گذرا ہے جو بڑا ادیب بھی تھا۔

وَاَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ جُحَّظٌ تَنْتَظِرُوْنَ الْعَدْوَةَ - تم اُس دن آنکھیں نکالے ہوئے نسا دے کے منتظر تھے (یہ حضرت عائشہ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا)۔

جَحْف - کھال چھیلنا، کھودنا، اکٹھا کرنا، لات مارنا، باہر نکالنا، مائل ہونا، گیند کھیلنا، اُچک لیجانا۔

اِجْحَاف - اُٹھانا، لیجانا، ہلاک کرنا، نزدیک ہونا۔

خُذُوا الْعَطَاءَ مَا كَانَ عَطَاءً فَاِذَا تَجَاحَفَتْ قُرَيْشُ الْمُلْكَ بَيْنَهُمْ فَارْفُضُوْهُ - سرکاری منصب یومیہ ماہوار سالانہ ششماہی جب تک منصب رہے (یعنی شریعت کے موافق امام برحق عطا کرے) تو لو پھر جب قریش کے لوگ بادشاہت کیلئے تلواریں چلائیں (ایک دوسرے سے لڑیں) تو اُسکو چھوڑ دو۔ (کسی فریق کے ساتھی نہ بنو اپنی گذر اور طرح سے کرلو۔ مثلاً تجارت، صنعت، زراعت وغیرہ سے)۔

اِنَّمَا فَرَضْتُ لِقَوْمٍ اَجْحَفَتْ بِهِمُ الْفَاقَةُ - میں نے اُن لوگوں کے لئے معاشیں مقرر کیں جن کو احتیاجوں نے فقیر بنا دیا (اُن کے پاس مال متاع نہیں رہا)۔

اِنَّهُ دَخَلَ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ وَكَانَ اَخَاهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ فَاجْتَحَفَ اِبْنَتَهَا زَيْنَبَ مِنْ حُجْرِهَا - عمار بن یاسر رض بی بی ام سلمہ کے پاس گئے وہ اُن کے دودھ بھائی تھے اور اُنکی بیٹی زینب کو اُنکی گود سے چھین لیا۔

وَقَّتَ لِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ - آپ نے شام والوں کا میقات جحفہ مقرر کیا۔ (یہ ایک مقام ہے مکہ مدینہ کے درمیان رابغ کے قریب)۔

فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ - اس بخار کو تو جحفہ میں بھیجدے (اُس زمانہ میں وہاں یہودی رہتے تھے کہتے ہیں آپ کی دعا کا اثر ابتک باقی ہے۔ جو کوئی جحفہ کا پانی پئے اُسکو بخار آتا ہے)۔

سَيْلٌ جُحَافٌ - بہیا جو سب بہالے جائے۔

اِنْ بَسَطْتُ وَيَسَّطُوْا اَجْحَفْتُ بِهِمْ - اگر میں اسراف کروں وہ بھی اسراف کریں تو میں انکو نقصان پہنچانیوالا ہونگا۔

اَجْحَفُ بِعَبْدِہٖ ۔ اپنے غلام کو ایسے کام کی تکلیف دی جو اُس سے نہ ہو سکے۔

جَحْمٌ۔ سلگانا۔ کھولنا۔ باز رہنا۔ شعلے مارنا۔

کَانَ لِمَیْمُوْنَۃَ کَلْبٌ یُقَالُ لَہٗ مِسْمَارٌ فَاَخَذَہٗ دَاءٌ یُقَالُ لَہُ الْجُحَامُ فَقَالَتْ وَارَحْمَتَا لِمِسْمَارٍ۔ ام المؤمنین میمونہ کے پاس ایک کتا تھا اُسکا نام مسمار تھا اُسکو جحام کی بیماری ہوگئی (جحام ایک بیماری ہے جو کتے کے سر میں ہو جاتی ہے آنکھیں سوج جاتی ہیں) وہ کہنے لگیں ہائے بیچارہ مسمار رحم کے قابل ہے۔

جَحِیْمٌ۔ دوزخ کیونکہ اُس میں بہت سخت آگ ہے۔ سخت شعلہ مارنیوالی آگ کو جو ایک گڑھے میں ہو اُسکو جحیم کہتے ہیں۔ جحمہ بھی اسی کے معنی میں ہے۔

جَحْمَۃُ الْاَسَدِ۔ یعنی شیر کی آنکھ چونکہ وہ آگ کی طرح چمکتی اور سرخ ہوتی ہے۔

جَاحِمٌ۔ بہت گرم مکان۔

اَجْحَمَ۔ باز رہا۔

جَحْمَرٌ۔ بڑھیا اسیطرح جَحْمَرِشٌ اُسکی تصغیر جُحَیْمِرٌ آتی ہے شین تصغیر میں گر جاتی ہے۔

اِنِّی امْرَأَۃٌ جُحَیْمِرٌ۔ میں بوڑھی عورت ہوں۔

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الْخَاءِ

جَخْجَخَۃٌ۔ پکارنا۔ چلانا۔ گرانا۔ جماع کرنا۔

اِذَا اَرَدْتَ الْعِزَّ فَجَخْجِخْ فِیْ جُشَمٍ۔ اگر تو عزت چاہتا ہے تو جشم قبیلے کو پکار اُن میں شریک ہو جا۔ (جشم ایک قبیلہ ہے بنو حارث کا)۔ جَخْجِخْ صیغہ امر ہے جَخْجَخَۃٌ سے بفتحہ جیم معجمہ وسکون خائے معجمہ وکسرہ جیم معجمہ وسکون خائے معجمہ۔

جَخٌّ۔ لیٹنا۔ جماع کرنا۔ نماز میں پیٹ کو رانوں سے اور بازوؤں کو پسلیوں سے جدا رکھنا۔

کَانَ اِذَا سَجَدَ جَخَّ۔ آنحضرتؐ جب سجدہ کرتے تو بازوؤں کو پہلوؤں سے جدا رکھتے ایک روایت میں جخی ہے۔

جَخَرٌ۔ کنوے کا منہ بڑا کرنا۔ بدبودار ہونا۔ بڑا ہونا۔ خالی ہونا۔

جَخْرَاءُ۔ وہ عورت جس کی فرج بدبودار ہو

عَیْنٌ جَخْرَاءُ۔ چیپڑ والی آنکھ۔

عَیْنُ الدَّجَّالِ لَیْسَتْ بِنَاتِئَۃٍ وَّلَا جَخْرَاءَ دجال کی آنکھ نہ اُٹھی ہوگی نہ چیپڑ والی (بالکل اور تنگ۔)

جَخْفٌ۔ فخر کرنا۔ اترانا۔ سوجانا۔ خراٹے لینا۔ ڈرانا۔

جَخَّافٌ۔ مغرور۔

فَالْتَفَتَ اِلَیَّ فَقَالَ جَخْفًا جَخْفًا۔ حضرت عمرؓ میری طرف دیکھا اور کہنے لگے فخر زمانہ ہو فخر زمانہ ایک روایت میں جَفْخًا جَفْخًا ہے یہ مقلوب ہے۔

نَامَ وَہُوَ جَالِسٌ حَتّٰی سَمِعْتُ جَخِیْفَہٗ ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ۔ آنحضرتؐ بیٹھے بیٹھے سو گئے یہانتک کہ میں نے آپ کے خراٹے کی آواز سنی پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

جَخْوٌ۔ اوندھا کرنا۔

تَجْخِیَۃٌ۔ نماز میں بازو پسلیوں سے اور پیٹ سے جدا رکھنا۔ جھک جانا۔

اِذَا سَجَدَ جَخّٰی۔ آپ سجدے میں تجخیہ کرتے

کَالْکُوْزِ مُجَخِّیًا۔ جیسے جھکا ہوا کوزہ (اُس میں پانی نہیں رہتا یہ مثال اُس دل کی دی جس میں نیک بات نہیں ٹھہرتی)۔

Marfat.com

بَابُ الْجِيْمِ مَعَ الدَّالِ

جدب - قحط سالی، خشکی، عیب کرنا۔
اَجْدَبَ الْقَوْمُ - اُن لوگوں پر قحط ہوا۔
اَرْضٌ جَدْبٌ - قحط زدہ زمین یا خشک اور سخت جو پانی نہ چوسے اُس کی جمع اَجْدُبٌ۔ پھر اس کی جمع اَجَادِبُ ہے۔
وَكَانَتْ مِنْهَا اَجَادِبُ اَمْسَكَتِ الْمَاءَ۔ اُسمیں کچھ زمینیں خشک اور سخت تھیں جنھوں نے پانی روک رکھا۔ (پیا نہیں) خطابی نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے صحیح اَجَارِدُ ہے یعنی صاف پٹپڑ جنمیں روئیدگی نہ ہو۔ بعضوں نے اَحَادِبُ حائے حطی سے روایت کیا ہے یعنی اونچی اور بلند زمینیں۔ صاحب نہایہ نے کہا صحیحین میں اَجَادِبُ ہے جیم معجمہ سے۔
هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَاَجْدَبَتِ الْبِلَادُ۔ اونٹ جانور مر گئے اور بستیاں قحط زدہ ہو گئیں۔
وَالْاُخْرٰى جَدْبَةٌ۔ اور دوسری قحط زدہ ہے یہ ضد ہے خَصْبَةٌ کی۔
اِنَّهٗ جَدَبَ السَّمَرَ بَعْدَ الْعِشَاءِ۔ عشا کی نماز کے بعد گپ شپ کرنا (نقلیں حکایتیں داستان سننا) برا جانا معیوب رکھا کیونکہ ایسا کرنے سے تہجد کے لئے آنکھ نہ کھلے گی بلکہ صبح کی نماز بھی وقت پر ادا نہ ہونیکا ڈر ہوگا۔
اِذَا كَانَتِ الْاَرْضُ مُجْدِبَةً فَانْجُوْا عَلَى الدَّوَابِّ۔ جب زمین قحط زدہ ہو تو جانوروں کو اُس پر سے تیز لیجاؤ (جلدی وہاں سے گذر جاؤ)
جدث - قبر۔ اُس کی جمع اَجْدَاثٌ ہے۔
فِيْ جَدَثٍ يَنْقَطِعُ فِيْ ظُلْمَتِهٖ اٰثَارُهَا۔ قبر میں جس کی تاریکی سے اُسکے نشان مٹ جائیں گے
نُبَوِّئُهُمْ اَجْدَاثَهُمْ۔ ہم اُن کو اُنکی قبروں میں اُتار دیں گے وہاں جگہ دینگے۔
جدح - ستو پانی میں گھولنا۔
اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا۔ اُتر ہمارے لئے ستو گھول
مِجْدَحٌ - سہ شاخہ کفچہ جس سے شربت وغیرہ ملاتے ہیں۔
جَدَحُوْا بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ شِرْبًا وَبِيْئًا۔ انھوں نے اپنے اور میرے لئے ایک زہریلا شربت ملایا۔
لَقَدِ اسْتَسْقَيْتُ بِمَجَادِيْحِ السَّمَاءِ۔ میں نے آسمان کی کارتیوں (منازل نجوم جنکو دیکھ کر عرب لوگ یہ کہتے تھے کہ اب پانی برسیگا) سے پانی چاہا (اب ضرور پانی برسیگا)۔
مَجَادِيْحُ۔ جمع ہے مِجْدَحٌ کی۔ وہ ایک ایسی کارتی (منزل) ہے جسکو عرب لوگ سمجھتے تھے کہ وہ خطا نہیں کرتی ضرور اُس سے پانی برستا ہے (تین ستارے ہیں سہ شاخہ کفچہ کی طرح) بعضوں نے کہا وہ دبران ہے (جو چاند کی ایک منزل ہے وہاں پانچ ستارے اکٹھا ہیں) حضرت عمرؓ کا یہ مطلب نہیں کہ معاذ اللہ ان منزلوں سے میں نے پانی چاہا کیونکہ یہ تو کفر اور جاہلیت کی رسم ہے اُنکا مطلب ہے کہ ہم لوگونکا استغفار اور پروردگار کی بارگاہ میں گڑگڑانا یہ اُن ساری منزلوں کے برابر ہے جن کو عرب لوگ پانی چاہا کرتے تھے۔
جُدْجُدٌ۔ کنواں جس میں بہت پانی ہو اور ایک چھوٹا پرندہ جو ٹڈی کے برابر ہوتا ہے رات کو بہت آواز کرتا ہے۔ بعضوں نے کہا جھینگر (صرصر) کو کہتے ہیں
فَاَتَيْنَا عَلٰى جُدْجُدٍ مُتَدَمِّنٍ۔ ہم ایک کنوے پر پہنچے جس کے گرد لید اور گوبر کی سبزی تھی۔ ابو عبید نے

Marfat.com

کہا صحیح تنّی جُدٍّ ہے۔ جُد کہتے ہیں اُس کنوئے کو
جو اچھے سبز تروتازہ مقام پر واقع ہو۔
فِی الْجُدِّ جُدٍ یَمُوْتُ فِی الْوَضُوْءِ قَالَ لَا بَاْسَ
بِہٖ۔ اگر جد جد وضو کے پانی میں گر کر مر جائے تو کچھ
قباحت نہیں (کیونکہ اس میں خون نہیں ہوتا)۔
جَدٌّ۔ کاٹنا، کوشش کرنا، بڑا ہونا، نصیب، سعادت،
تونگری، عظمت، مالداری، دادا، نانا۔
جِدٌّ۔ ٹھیک، درست، سچی طور سے کہنا (یہ ہزل
کی ضد ہے) کوشش کرنا، یقینی ہونا، انتہا درجے کا
ہونا، نہر کا کنارہ۔
جُدٌّ۔ کنارہ، مٹاپا، کنواں جو سبز تروتازہ مقام
میں ہو، سمندر کا کنارہ۔
تَعَالٰی جَدُّکَ۔ تیری عظمت اور بزرگی بہت بلند
ہے۔
لَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ۔ تیرے سامنے
تونگری کی تونگری کچھ کام نہ آئیگی (بلکہ نیک اعمال
کام آئیں گے) یا اُسکا نصیبہ یا اُسکا دادا نانا کچھ کام
نہیں آئیگا۔ بعضوں نے بکسرۂ جیم پڑھا ہے یعنی
کوشش کرنے والے کی کوشش کچھ کام نہ آئیگی۔
وَاِذَا اَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ۔ کیا دیکھتا ہوں
دنیا میں جو تونگر لوگ تھے وہ روک دیے گئے ہیں
(بہشت میں جانے سے)۔
دَعَا بِثِیَابٍ جُدُدٍ۔ نئے کپڑے منگوائے۔
اَصْحَابُ الْجَدِّ۔ نصیبے والے وجاہت والے
بعضوں نے کہا حکومت والے۔
کَانَ الرَّجُلُ اِذَا قَرَأَ سُوْرَۃَ الْبَقَرَۃِ وَاٰلَ
عِمْرَانَ جَدَّ فِیْنَا۔ جب کوئی شخص ہم میں سے
سورۂ بقر اور سورۂ آل عمران پڑھ لیتا اُنکو تفسیر
اور شان نزول وغیرہ سمیت یاد کر لیتا تو اُسکا درجہ

بڑا ہوتا (وہ عالم گنا جاتا)۔
اِذَا اَجَدَّ فِی السَّفَرِ جَمَعَ بَیْنَ الصَّلٰوتَیْنِ۔
کو جب جلدی سفر کرنا منظور ہوتا تو دو نمازوں
کر پڑھ لیتے (اس حدیث سے حنفیہ کا رد ہوا ج
میں جمع کو جائز نہیں رکھتے)۔
جَدَّ یَجُدُّ یَجِدُّ جَدَّ بِہِ الْاَمْرُ یا اَجَدَّ
الْاَمْرُ یا جَدَّ فِیْہِ یا اَجَدَّ فِیْہِ۔ ان سب
ایک معنی ہیں یعنی کوشش کی، اہتمام کیا۔
لَئِنْ اَشْھَدَنِیَ اللّٰہُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہ
وَسَلَّمَ قِتَالَ الْمُشْرِکِیْنَ لَیَرَیَنَّ اللّٰہُ م
اُجِدُّ یا مَا اَجِدُّ یا مَا اُجِدُّ۔ اگر اللہ تعالیٰ
مجھ کو آنحضرت ﷺ کے ساتھ مشرکوں کے کسی
میں حاضر کیا تو اللہ دیکھ لیگا میں کیسی کوشش
ہوں (کیسی بہادری سے لڑتا ہوں)۔
حَتّٰی اشْتَدَّ النَّاسَ الْجِدُّ لوگوں پر جہاد کیلئے
کرنا (سفر کرنا) سخت ہوا۔
ھٰذَا جَدُّکُمْ۔ (یہ مدینہ کے یہودیوں نے آنحض
کو آتے دیکھ کر انصار سے کہا) انصاری لو
تمہارا حاکم یا تمہارا نصیبہ یا تمہارا بزرگ یا
نصیب آن پہنچا۔
کَتَبَ اَھْلُ الْکُوْفَۃِ فِی الْجَدِّ۔ کوفہ وا
دادا کے باب میں لکھا جب باپ نہ ہو تو اُس
ترکے میں سے کیا ملیگا)۔
نَھٰی عَنْ جِدَادِ اللَّیْلِ۔ رات کو کھجور کا
آپ نے منع فرمایا (کیونکہ رات کو مسکین اور ف
آسکتے دن کو کاٹیں تو کچھ اُنکو بھی ملجاتی ہیں)۔
اَوْصٰی بِجَادٍّ مِائَۃٍ وَسْقٍ لِلْاَشْعَرِیِّیْنَ
بِجَادٍّ مِائَۃٍ وَسْقٍ لِلشَّیْبِیِّیْنَ۔ اشعر
کے لئے اتنی درختوں کی وصیت کی جن میں

Marfat.com

دس وسق کھجور کاٹی جائے اور ایسی ہی شیی لوگوں کیلئے۔

مَنْ رَبَطَ فَرَسًا فَلَهُ جَادُّ مِائَةٍ وَّخَمْسِيْنَ وَسْقًا۔ جو شخص جہاد کیلئے گھوڑا تیار رکھے اُسکو ایک سو پچاس وسق کھجور کے کٹاؤ کے موافق درخت دیے جائینگے (یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا جب مسلمانوں کے پاس گھوڑے بہت کم تھے)۔

اِنِّی کُنْتُ نَحَلْتُكِ جَادَّ عِشْرِيْنَ۔ میں نے تجھ کو بیس وسق کھجور کے کٹاؤ کے درخت دیے تھے۔ (یہ ابوبکر صدیق رض نے حضرت عائشہ رض سے فرمایا)۔

نَحَلَنِیْ اَبِیْ جَادَّ عِشْرِيْنَ۔ میرے والد نے مجھ کو بیس وسق کھجور کے کٹاؤ کے درخت دیے تھے۔ (ابوبکر صدیق رض نے حالت صحت میں حضرت عائشہ رض کو اتنے کھجور کے درخت دیے تھے مگر انکا قبضہ نہیں کرایا تھا تو مرض موت میں یہ فرمایا کہ اُن درختوں میں دوسرے وارثوں کا بھی حصہ ہے۔

مِنْ كُلِّ جَادِّ عَشْرَةٍ۔ ہر اُتنے درختوں میں جن میں دس وسق کھجور کاٹی جائے۔

عَلٰی جَدَدِ السَّلَامَةِ۔ سلامتی کے رستہ پر۔

جَدَّ لَهٗ۔ اُس کیلئے کاٹ دیا۔

يُسْلِفُنِیْ اِلَی الْجِدَادِ۔ کھجور کے کٹاؤ کے زمانہ تک مجھ کو قرض دے۔

يَجُدُّوْنَ۔ کاٹتے ہیں۔

لَا يَاْخُذَنَّ اَحَدُكُمْ مَتَاعَ اَخِيْهِ لَاعِبًا جَادًّا۔ کوئی تم میں سے ایسا نہ کرے کہ اپنے بھائی کی چیز ہنسی کے طور پر لے پھر سچ مچ اُسکو رکھ لے (یعنی جد کے طور پر تو ہازل اور لاعب کے بعد وہ جاد ہوا)۔

اَجِدُّكُمَا لَا تَقْضِيَانِ كَرَاكُمَا۔ کیا سچ کہتے ہو (یا تم کو قسم ہے) تم اپنا کرایہ نہیں دینے کے۔

لَا يُضَحّٰی بِجَدَّاءَ۔ ایسی مادہ بکری قربانی نہ کرے جسکا دودھ بیماری کی وجہ سے خشک ہو گیا ہو۔ کہتے ہیں تَجَدَّدَ الضَّرْعُ تھن سوکھ گیا۔

جَدَّاءُ۔ وہ عورت جسکے پستان چھوٹی ہوں۔

اِنَّهَا بَجَدَّاءُ۔ وہ عورت چھوڈ پستان والی ہے

جُدَّ ثَدْيَا اُمِّكَ۔ خدا کرے تیرے ماں کی پستان کاٹی جائیں۔

كَانَ لَا يُبَالِیْ اَنْ يُصَلِّیَ فِی الْمَكَانِ الْجَدَدِ۔ ہموار زمین پر نماز پڑھنے میں پرواہ نہیں کرتے۔ بعضوں نے جَدَد کے معنی باریک ریت کے کیے ہیں۔

فَوَحِلَ بِهٖ فَرَسُهٗ فِیْ جَدَدٍ مِّنَ الْاَرْضِ۔ عقبہ بن ابی معیط کا گھوڑا ایک ہموار زمین میں کیچڑ میں پھنس گیا۔

كَانَ يَخْتَارُ الصَّلٰوةَ عَلَی الْجُدِّ اِنْ قَدَرَ عَلَيْهِ۔ وہ نہر کے کنارے اگر ہو سکتا تو نماز پڑھنا پسند کرتے۔

جُدٌّ اور جُدَّةٌ۔ نہر یا سمندر کا کنارہ (بلور ٹ بند ساحل)۔

جُدَّةٌ۔ ایک شہر کا نام جو مکہ کے راستہ میں ہے عام لوگ اُس کو جَدَّہ بفتحہ جیم کہتے ہیں کیس لئے کہ وہاں حضرت حوا کی قبر ہے جو سب لوگوں کی دادی ہیں مگر یہ صحیح نہیں ہے اور قبر بھی جعلی اور مصنوعی ہے۔

وَاِذَا جَوَادُّ مَنْهَجٌ عَنْ يَمِيْنِیْ۔ بڑے بڑے کھلے راستے میری داہنی طرف ہیں۔ جَوَادُّ جمع ہے جَادَّہ کی۔ جادہ کہتے ہیں بیچ راستہ کو۔ بعضوں نے کہا بڑے راستے شاہراہ کو جس میں دوسرے راستے جا کر ملتے ہیں۔

Marfat.com

وَاِذَا اَنَا بِجَوَادٍّ - یکایک میں بڑے راستوں
میں تھا۔
مَا عَلَیٰ جَدِیْدِ الْاَرْضِ - روئے زمین پر جو ہے
یا نہیں ہے۔
جَدِیْدٌ - موت کو بھی کہتے ہیں - اور بڑی نصیب
والے کو، موٹی گدھی (مادیان) کو نئی چیز کو۔
کُلُّ جَدِیْدٍ لَذِیْذٌ اِلَّا الْمَوْتَ - ہر نئی چیز مزیدار
ہے موت کے سوا۔
مترجم - کہتا ہے جن کو معلومات حاصل کرنیکا
شوق ہے اُنکو موت بھی مزیدار معلوم ہوتی ہے کیونکہ
وہاں عالم آخرت کی باتیں کھلیں گی۔
لَوْ کَانَ اَحَدُکُمْ اُحْتُرِقَ بَیْتُهٗ مَا رَضِیَ حَتّٰی
یُجِدَّهٗ اَوْ یُجَدِّدَهٗ - اگر تم میں سے کسی کا مکان
جل جائے تو وہ اُسوقت تک خوش نہیں ہوگا جبتک
اُسکو پھر نئے سرے سے نہ بنالے۔
اَجَدُّ وَاَجْوَدُ مِنْ عُمَرَ - عمر سے زیادہ صاحب
نصیب اور سخی۔
کَامُرَارِ الْحَدِیْدِ عَلَی الطَّسْتِ الْجَدِیْدِ -
جیسے نئی طست پر لوہا پھراؤ۔
تَعَالٰی جَدُّهٗ - اُسکا فیض بلند ہے یا اُس کی حکومت
عالی ہے۔
اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَبْعَثُ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَةِ
سَنَةٍ مَنْ یُّجَدِّدُ دِیْنَهَا - اللہ تعالیٰ ہر صدی
کے اخیر پر (اس امت میں سے) ایک شخص ایسا
پیدا کریگا جو دین کو تازہ کردیگا (جو جو بدعتیں لوگوں
نے نکالی ہونگی اُنکو رد کریگا، بیان کردیگا، سچا
سیدھا طریقہ سنت کا قائم کریگا۔)
(فائدہ) - ہر فرقہ اپنے طریق کے علما اور مشائخ
کو اپنے اپنے زعم میں مجدد قرار دیتا ہے - اور
اللہ تعالیٰ کو بخوبی معلوم ہے کہ درحقیقت ان میں
میں ہر صدی کے آخر میں کس کس کی ذات مجدد ہوئی
ہے بظاہر جس عالم نے صدی کے آخر میں قرآن
اور حدیث کی اشاعت کی ہو، بدعات کو مٹایا ہو
وہی مجدد ہے - دوسری صدی کے آخر پر امام شافعی
اور تیرھویں صدی کے آخر پر نواب ابو الطیب
نور اللہ مرقدہٗ کی ذات معلوم ہوتی ہے اور بارھویں
صدی کے آخر پر امام شوکانی یا شاہ ولی اللہ صاحب
کی ذات فیض آیات واللہ اعلم باحوال عبادہ یجتبی
من یشاء ویہدی الیہ من ینیب - ہنسی تو ان نام
مولویوں پر آتی ہے جو اپنے قلم یا زبان سے اپنے
تئیں مجدد قرار دیتے ہیں - اور سب سے زیادہ ہنسی
مرزا غلام احمد صاحب قادیانی پر آتی ہے جنہوں نے
ماشاء اللہ نہ حدیث پڑھی نہ حدیث کی سند کسی محدث
مستند سے لی - جو آپ کے دل میں آتا ہے وہ تکبند
کے طور پر حدیث و قرآن کے معنی کر لیتے ہیں - آپ
لکھتے ہیں کہ کس نے میرے سوا اس صدی یعنی چودھویں
صدی کے سر پر مجدد ہونیکا دعویٰ کیا ہے سبحان اللہ
راس کے معنی اس حدیث میں شروع کے آپ ہی
نے لیے ہیں مگر مجددیت تو آپکی شان کا تنزل ہے
آپ تو فرماتے ہیں میں مہدی ہوں، حارث ہوں
حراث ہوں، عیسیٰ ہوں، امام الزمان ہوں، مثیل
عیسیٰ ہوں، عیسیٰ سے افضل ہوں، نبی ہوں، رسول
ہوں، محمد مصطفیٰ ہوں - (بروزی طور پر) مالک
کن فیکون ہوں (یعنی خدا ہی ہوں یا شریک خدا -
اعاذنا اللہ من تلک الدعاوی الکاذبۃ والاقاویل
الفاسدۃ) -
اَتْعَسَ اللّٰهُ جُدُوْدَکُمْ - اللہ تعالیٰ تمہاری نصیبے
خراب کرے۔

Marfat.com

عَيْبُكَ مَسْتُوْرٌ مَا اَسْعَدَ جَدُّكَ۔ تیرا عیب ڈھکا ہوا ہے تو کیسا خوش نصیب ہے۔

اِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ تَجِدَّنَّ فِيْ جِهَازِهٖ۔ جب کوئی مرجائے تو اُسکی تجہیز تکفین میں جلدی کر۔

فُلَانٌ مُحْسِنٌ جِدًّا۔ فلاں شخص پرلے سرے کا نیک ہے۔

اَسْقِنَا مَطَرًا جِدًّا طَبَقًا۔ ہم پر زور کا عام پانی برسا۔

اَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ يُمْشٰى بِهٖ عَلٰى جَدَدِ الْاَرْضِ۔ میں تیرے اُس نام پاک کو وسیلہ سے مانگتا ہوں جسکو لے کر زمین پر چلتے ہیں۔

مَنْ جَدَّدَ قَبْرًا اَوْ مَثَّلَ مِثَالًا فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ۔ جس نے قبر کو نیا کیا اُس کی مرمت کی (اُسپر گلاوہ یا چونہ کاری کی یا قبر کو کھود کر اُس میں سے لاش نکالی) یا صورت (جاندار کی) بنائی یا بدعت نکالی وہ اسلام سے باہر ہو گیا۔

جَدِيْدَانِ۔ رات اور دن۔

جُدُوْرٌ۔ پھل نکلنا، پتے نکلنا، دیوار کی آڑ میں چھپ جانا۔

جَدِيْرٌ اور جَدِرٌ۔ لائق، سزاوار۔

جِدَارٌ۔ دیوار جیسے حائط ہے

اِحْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَبْلُغَ الْجَدْرَ۔ آنحضرتؐ نے زبیر سے فرمایا پانی کو اُس وقت تک (اپنے باغ میں) روکے رکھو جبتک وہ مینڈوں تک آجائے جَدْر سے مراد یہاں وہ مینڈھ ہے جو چمن یا باغ کے گرد اُٹھائی جاتی ہے۔ ایک روایت میں جُدُر ہے یعنی دیواروں تک ایک روایت میں جَدْر ہے اُس کے معنی آگے آتے ہیں۔

اَخَافُ اَنْ يَدْخُلَ قُلُوْبَهُمْ اَنْ اُدْخِلَ الْجَدْرَ فِي الْبَيْتِ۔ میں ڈرتا ہوں کہیں قریش کے دل میں اور کچھ آئے اگر میں حطیم کو کعبہ میں شریک کر دوں۔

سَاَلْتُهٗ عَنِ الْجَدْرِ اَهُوَ مِنَ الْبَيْتِ فَقَالَ نَعَمْ۔ میں نے آنحضرتؐ سے پوچھا کیا حطیم کعبہ میں داخل ہے فرمایا ہاں۔

جُدُرَاتُ الْمَدِيْنَةِ۔ مدینہ کی دیواریں، یہ جُدُر کی جمع ہے جو جدار کی جمع ہے۔

لَا تَسْتُرُوا الْجُدُرَ۔ دیواروں پر کپڑا وغیرہ نہ منڈھو۔ (یہ تکبر والوں کا شیوہ ہے)۔

تَلَأْلَأُ فِي الْجُدُرِ۔ دیواروں میں چمک رہی تھی۔

اَلْكَمْأَةُ جُدَرِيُّ الْاَرْضِ۔ کھنبی گویا زمین کی چیچک (سیتلا) ہے۔ (جیسے چیچک بدن کا فضلہ ہے ایسے ہی کھنبی زمین کا فضلہ ہے جو بن بوئے بن پانی دئے خود بخود اُگ آتی ہے گویا کہنے والے نے کھنبی کی برائی کی آنحضرتؐ نے اُسکا رد کیا فرمایا نہیں کھنبی تو اللہ کی عنایت ہے من کیطرح ہے جو بنی اسرائیل پر آسمان سے اُترتا تھا)

اَتَيْنَا عَبْدَ اللّٰهِ فِيْ مُجَدَّرِيْنَ وَمُحَصَّبِيْنَ۔ ہم عبداللہ کے پاس ایسی جماعت میں آئے جن میں کچھ لوگوں کو چیچک نکلی تھی کچھ کو حصبہ (حصبہ کہتے ہیں چھوٹے چھوٹے دانوں کو وہ بھی ایک قسم کی چیچک ہے اُسکو ہندی میں کھسرا کہتے ہیں)۔

ذُو الْجَدْرِ۔ ایک چراگاہ ہے مدینہ سے چھ میل پر وہیں سے آنحضرتؐ کی اونٹنیاں ڈاکو لوٹ لے گئے تھے۔

يُصَلِّيْ فِي الْمِنٰى اِلٰى غَيْرِ جِدَارٍ۔ آپ منیٰ میں بغیر سُترے کے نماز پڑھ رہے تھے (سامنے دیوار وغیرہ کوئی آڑ نہ تھی)۔

جَدَسٌ - ایک شاخ ہے قبیلہ لخم کی۔

مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ جَادِسَةٌ قَدْ عُرِفَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَهٗ حَتّٰى اَسْلَمَ فَهِيَ لِرَبِّهَا جس شخص کی کوئی بنجر (غیر آباد) زمین ہو جو جاہلیت کے زمانہ میں اُس کی کہلاتی تھی پھر وہ مسلمان ہو گیا تو وہ زمین اُسی کی رہے گی۔

جَادِسَة - اُجاڑ، ویران زمین اُس کی جمع جوادس ہے۔

جَدْعٌ - قید کرنا، ناک یا کان یا ہاتھ یا ہونٹ کاٹنا بعضوں نے کہا جدعٌ خاص ہے ناک کاٹنے کیلئے۔

جَدْعًا لَهٗ - اُس کی ناک کٹے یا اُسکو بھلائی نہو (اس الفاظ سے عرب لوگ بددعا کرتے ہیں)

نَهٰى اَنْ يُضَحّٰى بِجَدْعَاءَ - نکٹی یا کنکٹی بکری کی قربانی سے منع فرمایا۔

هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَاءَ - تم کوئی جانور نکٹا یا کنکٹا پیدا ہوتے دیکھتے ہو لوگ اُس کو نکٹا یا کنکٹا کر دیتے ہیں اسی طرح ہر آدمی میں ابتدائے آفرینش سے توحید اور ایمان کی قابلیت ہوتی ہے لیکن ماں باپ عزیز و اقربا اُسکو مشرک اور کافر بنا دیتے ہیں۔)

خَطَبَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْجَدْعَاءِ - آپ نے اپنی کنکٹی اونٹنی پر بیٹھ کر خطبہ سُنایا۔ (بعضوں نے کہا آپ کی اونٹنی کنکٹی نہ تھی بلکہ جدعاء اُسکا نام تھا۔)

اِسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاِنْ اُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعُ الْاَطْرَافِ حَبَشِيٌّ - تم حاکم کی بات سنو اور مانو (جو شریعت کے خلاف نہ ہو) گو تم پر ایک حبشی اعضا کٹا ہوا غلام حاکم بنایا جائے (یعنی امام وقت کی طرف سے وہ نائب ہو یا امام وقت اس کو حاکم مقرر کرے تو اُسکی بھی اطاعت کرنا ضرور ہے ورنہ امام کی مخالفت لازم آئے گی جو حرام ہے۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہو کہ اگر حبشی غلام خلیفہ یا امام ہو جائے تو اُس کی اطاعت کرو کیونکہ خلافت اور امامت سوا قرشی کے اور کسی کے لئے نہیں ہو سکتی بعضوں نے کہا قرشی کے لئے خلافت کا خاص ہونا اُسوقت ہے جب خلافت اہل حل وعقد کے مشورے سے قائم ہو لیکن اگر کوئی غیر قرشی بلکہ غلام نکٹا یا کنکٹا بھی زور زبردستی اور غلبہ سے حاکم بن جائے تو اُس کی بھی اطاعت کرنا چاہئے اُس کی مخالفت بھی حرام ہے گو وہ فاسق ہو جبتک صریح کفر اختیار نہ کرے۔ فقہائے حنفیہ کا یہی قول ہے انہوں نے متغلب کی خلافت صحیح رکھی ہے۔

میں: کہتا ہوں یہ قول صحیح نہیں ہے ورنہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مخالفت یزید کیساتھ بغاوت ہوگی حالانکہ یزید قرشی بھی تھا جو حرام ہے صحیح مذہب یہ ہے کہ خلافت اور امامت سوا قرشی کے لئے اور کسی کی واسطے نہیں ہو سکتی اور اسپر صحابہ کا اجماع ہے اگر غیر قرشی زور زبردستی سے خلیفہ بن جائے تو جبتک کوئی قرشی خلافت کے لئے کھڑا نہ ہو اُسکی اطاعت کرنا چاہئے لیکن اگر کوئی قرشی خلافت کے لئے کھڑا ہو جائے تو سب مسلمانوں کو قرشی کے جھنڈے کے تلے جمع ہو کر غیر قرشی کو معزول کرنا چاہئے اسی طرح اگر قرشی خلیفہ بھی فسق و فجور اختیار کرے احکام شرعی کو بدل دے نماز ترک کر دے اُس کی حکومت سے دین میں خلل آنیکا ڈر ہو یا استبداد اختیار کرے یعنی خود رائے علماء اور فضلاء سے مشورہ لینا چھوڑ دے تو اُس سے لڑنا اور اُس کو معزول کرنا درست بلکہ باعث اجر اور ثواب ہے۔

امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اوّل تو یزید سے بیعت ہی نہیں کی تھی دوسرے یزید نے استبداد برا یہ

Marfat.com

اختیار کیا تھا یعنی تعصی سکومت جیسا کہ اُس نے فسق و
فجور، شرب خمر، زنا وغیرہ اختیار کیا تھا، چوتھے اموال
بیت المال کو اپنی ذاتی خواہشات میں اُڑا رہا تھا۔
پانچویں اُس نے خلاف معاہدہ جو اُس کے باپ کے
ساتھ ہوا تھا کیا مستحق خلافت کا حق تلف کر کے خود
خلیفہ بن بیٹھا۔ چھٹے امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو
اُن کی بیوی سے سازش کر کے ناحق زہر دلوا دیا
اِس ڈر سے کہ معاویہ کے بعد از روئے معاہدہ خلافت
اُن کی طرف جانے والی تھی بھلا ایسا نالائق شخص کیسے
خلیفہ شرعی اور امیر المؤمنین ہو سکتا ہے اسی لئے
امام از روئے قواعد اسلام دین کی حفاظت کیلئے
اُس کے مخالف ہوئے اور شہادت کا درجہ حاصل
کیا اب جو کوئی امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو
باغی اور طاغی قرار دیتا ہے اُسکا حشر بھی یزید ہی
کے ساتھ ہوگا اور ہم منتظر ہیں کہ وہ قیامت کے دن
آنحضرتؐ کو اپنا منہ کیسے دکھلائیگا ہم تو محمدؐ اور آل
محمدؐ پر فدا ہیں خدا ہم کو برزخ اور حشر میں اُنہی کے
غلاموں میں رکھے)۔

جِیئَ بِاَبِیْ مُجَدَّعًا۔ (جابر کہتے ہیں) میرے باپ
کی لاش لائی گئی اُن کے اعضا کاٹ ڈالے گئے تھے
(کافروں نے غصہ سے کاٹ ڈالے تھے)۔

یَا غُنْثَرُ فَجَدَّعَ وَسَبَّ۔ ارے پاجی (بیوقوف
جاہل احمق) (حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے اپنے بیٹے عبدالرحمٰن
سے کہا) اور گالی دی۔

مُجَادَعَۃٌ۔ جھگڑنا، گالی گلوچ کرنا۔

اِذَا اُدْعِیَ جَدْعًا۔ جب پورا کاٹ ڈالے۔

اَلْاَجْدَعُ شَیْطَانٌ۔ اجدع شیطان ہے۔
یہاں اجدع سے مراد یہ ہے کہ اُس کی حجت اور دلیل
کٹ گئی ہے۔

سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ فِیْہَا جَدْعٌ۔ انفال کی سورت ناک
کاٹنے والی ہے (اُس میں منافقوں اور مشرکوں کی
خوب مذمت (لیوڑی) کی ہے)۔

جَدَفٌ۔ کاٹنا۔

تَجْدِیْفٌ۔ ناشکری کرنا۔

لَا تُجَدِّفُوْا بِنِعَمِ اللّٰہِ۔ اللہ کے نعمتوں کی ناشکری
نہ کرو یا اُنکو کم نہ سمجھو۔

شَرُّ الْحَدِیْثِ التَّجْدِیْفُ۔ اللہ جو دے اُسکو
کم سمجھنا یا ناشکری کرنا سب میں بُری بات ہے۔

قَالَ مَا شَرَابُھُمْ قَالَ الْجَدَفُ۔ حضرت عمرؓ
نے اُس سے پوچھا جن پیتے کیا ہیں اُس نے کہا جو
پانی ڈھانک کر نہ رکھا جائے یا شربت یا پانی کا
چھین۔ کوڑا کچرا جو پھینک دیا جاتا ہے۔ بعضوں
نے کہا جدف ایک گھانس ہے یمن میں۔ جو کوئی
اُس کو کھالے اُس کو پانی پینے کی احتیاج نہیں ہوتی
جَدْثٌ کے معنی ہاتھ مارنے کے بھی آئے ہیں

مِجْدَافٌ۔ کشتی چلانے کی لکڑی۔

جَدَفٌ۔ قبر کو بھی کہتے ہیں۔ جیسے جدث۔

جَدْلٌ۔ مضبوط بٹنا۔ گرانا، ہرن کا بچہ، بال میں دانہ نکل
آنا۔

تَجْدِیْلٌ۔ گرانا۔

مُجَادَلَۃٌ۔ اور جِدَالٌ۔ جھگڑا کرنا، بحث کرنا۔

جَدِیْلٌ۔ باگ یا رسی جو اونٹ کے گلے میں ڈال
جاتی ہے۔

اَجْدَلٌ۔ باز

مَجْدُوْلٌ۔ باریک بٹا ہوا۔

مَجْدُوْلُ الْخَلْقِ۔ جس کے اعضا متناسب اور
مضبوط ہوں۔

جَدْوَلٌ۔ چھوٹی نہر یا لکیر جو صفحہ کے گرد کھچی ہو۔

Marfat.com

مَا اُوْتِیَ قَوْمٌ الْجَدَلَ اِلَّا ضَلُّوْا - جن لوگوں کو جھگڑے کی عادت ہو گئی وہ گمراہ ہوئے (یہاں جھگڑے سے مراد یہ ہے کہ خواہ مخواہ ناحق کو حق بنانا نہ وہ جھگڑا جو حق ثابت کرنے کے لئے نیک نیتی سے کیا جائے وہ تو اچھا ہے اللہ تعالے فرماتا ہے وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ۔

مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًی كَانُوْا عَلَيْهِ اِلَّا اُوْتُوا الْجَدَلَ - جو لوگ سچے راستہ کو چھوڑ کر بھٹک گئے اُنکو جھگڑے کی عادت ہو جاتی ہے (وہ گمراہی کو سچا ثابت کرتے ہیں)۔

لَقَدْ اُعْطِيْتُ جَدَلًا - اللہ تعالیٰ نے مجھکو بات بنانے کی اور ایک امر کو ثابت کرنے کی قوت عطا فرمائی ہے۔

اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَاِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِيْنَتِهٖ - میں اُس وقت سے خاتم النبیین تھا (یعنی اللہ نے میرے لئے ختم نبوت تجویز کر دیا تھا) کہ آدم کا کیچڑ کا پتلا زمین پر پڑا ہوا تھا - یہ جدالہ سے نکلا ہے جدالہ کہتے ہیں روئے زمین کو۔

وَهُوَ مُنْجَدِلٌ فِی الشَّمْسِ - وہ دھوپ میں پڑا ہوا تھا۔

اَرَاكَ مُجَدَّلًا تَحْتَ نُجُوْمِ السَّمَاءِ - میں تم کو آسمان کے ستاروں کے تلے پڑا ہوا (مقتول) پاتا ہوں (یہ حضرت علی رض نے طلحہ سے فرمایا اُن کی لاش پر کھڑے ہو کر، اور آپ رو دیئے)۔

مَا مَرَّ عَلَيْكَ جَدَلْتَهٗ - جو تجھ پر سے گذرے تو اسکو گرا دے۔

اَلْعَقِيْقَةُ تُقْطَعُ جُدُوْلًا لَا يُكْسَرُ لَهَا عَظْمٌ - عقیقہ کے گوشت کے پارچے بنائے جائیں اور ہڈی نہ توڑی جائے (ہڈیوں کو علٰحدہ کاٹ دیں) یہ جدل یا جدل کی جمع ہے یعنے عضو۔

كَتَبَ فِی الْعَبْدِ اِذَا غَزَا عَلٰی جَدِيْلَتِهٖ لَا يَنْتَفِعُ مَوْلَاهُ بِشَيْءٍ مِنْ خِدْمَتِهٖ فَاَسْهِمْ لَهٗ - حضرت عمر رض نے غلام کے باب میں لکھا جب وہ اپنے مالک سے الگ ہو کر جہاد کرے اور مالک اُس سے کوئی خدمت نہ لے تو مال غنیمت میں اُسکا بھی حصہ لگا - جدیلہ کا معنی اصلی حالت یا کونا یا طریق۔

قَالَ مُجَاهِدٌ عَلٰی جَدِيْلَتِهٖ - مجاہد نے (عَلٰی شَاكِلَتِهٖ کی تفسیر میں) کہا اپنے طریق پر بعضوں نے عَلٰی جَدِيْلَتِهٖ کی جگہ عَلٰی خَبِّ يَلِيْلِهٖ نقل کیا ہے - یہ تصحیف ہے مگر معنی اُسکا بھی قریب وہی ہے۔

قَالَ الْبَرَاءُ جَدْوَلًا - براء نے (سَرِيًّا کی تفسیر میں) کہا یعنی چھوٹی نہر - جدول کی جمع جداول ہے۔

اَلْجِدَالُ فِی الْحَجِّ هُوَ قَوْلُ الرَّجُلِ لَا وَاللهِ بَلٰی وَاللهِ - حج میں جدال یہ ہے کہ آدمی خواہ مخواہ کسی کی بات کاٹے کہے لَا وَاللهِ یا قسم کھائے بَلٰی وَاللهِ کہے۔

نُوْقُ الْجَنَّةِ خَطْمُهَا جَدَائِلُ الْاُرْجُوَانِ - بہشت کے اونٹنیوں کی نکیل سرخ رنگ کی باگ ہوگی۔

جَنْدَلٌ - پتھر - اُس کی جمع جنادل ہے۔

جَنَدِلٌ - وہ مقام جہاں پتھر ہوں۔

جَدْوَلٌ - نجوم کے حساب کو بھی کہتے ہیں۔

لَا اعْتِبَارَ بِالْجَدْوَلِ فِیْ حِسَابِ الشَّهْرِ - مہینہ کے حساب میں جدول کا کوئی اعتبار نہیں (یعنی تقویم اور نجوم کا بلکہ رویت پر مدار ہے علماء فقہاء کا قول ہے)

عِلْمُ الْجَدَلِ - علم کلام کو کہتے ہیں جس میں مخالفین سے بدلائل عقلیہ و نقلیہ بحث کی جاتی ہے - سلف نے اس علم کو بہت برا جانا ہے کیونکہ آدمی اُس کی وجہ سے شبہوں میں پڑ جاتا ہے - امام شافعی فرماتے ہیں

Marfat.com

شرک کے سوا کوئی گناہ بھی کرے وہ اس سے بہتر ہے
کہ علم کلام حاصل کرے۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں علماء
کلام بیدین اور زندیق ہیں۔
مترجم:- کہتا ہے ہم کو عقل سے اتنا معلوم کر لینا
کافی ہے کہ اس عالم کا کوئی پیدا کرنے والا اور سنبھالنے والا
ہے وہی خدا ہے اُسکے جوڑ کا کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا
ورنہ دونوں خدا ہونگے۔ خدا تو وہ ہے جو سب سے
بلند اور سب کا خالق اور مالک ہو اُسکا برابر والا
کوئی نہ ہو اس کے بعد پیغمبر صاحب کی نبوت عقل
اور خبر متواتر سے معلوم کر لیتے ہیں اب پیغمبر صاحب نے
جو باتیں فرمائیں اور اللہ کی صفات بتلائیں اُن سب
کو آنکھ بند کر کے بلا تاویل اور تحریف مان لیتے ہیں
کیونکہ پیغمبر صاحب صادق اور مصدوق اور سب
سے زیادہ اللہ کے پہچاننے والے تھے بس یہی طریقہ
اہل حدیث کا ہے اور یہی اسلم ہے اب ہر بات میں
عقل ڈھکوسلے نکالنا اور چون وچرا کرنا اپنے تئیں چاہ
ضلالت میں جھونکنا ہے اللہ محفوظ رکھے۔

جَدْوٌ۔ حاجت چاہنا، مانگنا۔

جَدْوی۔ عطا۔

مَا یُجْدِیْ۔ کچھ کام نہیں آتا، کچھ فائدہ نہیں دیتا۔

جَادِیْ۔ مانگنے والا، اور دینے والا۔

اَللّٰھُمَّ اَسْقِنَا غَیْثًا غَدَقًا وَجَدًا طَبَقًا اَوْ
اللہ ہم پر زور کا پانی اور عام ساری زمین پر چھا جانے
والا برسا۔

جَدَا الْعَطِیَّۃِ۔ عطا کا عام مینہ۔

لَیْسَ لِشَیْئٍ غَیْرِ تَقْوٰی جَدًا۔ سوا تقویٰ اور
پرہیزگاری کے اور کسی نیت سے وہ کچھ دینے والے
نہیں رہیں ہر عطا میں اُن کے تقوی اور خداترسی
ملحوظ ہے۔

وَقَدْ عَرَفُوْا اَنَّہٗ لَیْسَ عِنْدَ مَرْوَانَ مَالٌ
یُجَادُوْنَہٗ عَلَیْہِ۔ مدینہ والوں کو معلوم ہو گیا تھا
کہ مروان کے پاس کچھ مال نہیں ہے جو اُس سے
مانگیں۔

جَدَا الدَّھْرِ۔ اخیر زمانہ تک جیسے اَبَدَ الدَّھْرِ۔

جَدْیٌ۔ مانگنا۔ ایک سال سے کم کا بکرا۔ مادہ کو عناق
کہیں گے۔ (اَجْدٍ اور جِدَاءٌ اور جِدْیَانٌ جمع
ہے اسی طرح جَدَایَا۔ محیط میں ہے کہ جِدْی اور
جَدَایَا۔ فصیح نہیں)۔

فَجَاءَ بِجَدْیٍ وَجَدَایَۃٍ۔ بکرا اور ہرنی لایا (ایسا
عام لوگ کہتے ہیں)۔

اُتِیَ بِجَدَایَا وَضَغَابِیْسَ۔ ہرنیاں اور ککڑیاں
آپ کے پاس تحفہ لائی گئیں۔

رَمَیْتُ یَوْمَ بَدْرٍ سُھَیْلَ بْنَ عَمْرٍو فَقَطَعْتُ
نَسَاہُ فَانْثَعَبَتْ جَدِیَّۃُ الدَّمِ۔ (سعد بن ابی
وقاص رضی نے کہا) میں نے بدر کے دن سہیل بن عمرو
کو ایک تیر لگایا اُس کی وہ رگ کاٹ دی جو سرین
سے لیکر ایڑی تک آتی ہے (عربی میں جس کو نسا
کہتے ہیں) ایک ہی ایکا خون پھوٹ کر بہنے لگا (جدیہ
پہلے بار کا خون جو زخم سے پھوٹ کر نکلے۔ محیط میں
ہے جدیہ بہنے والا خون۔ ایک روایت میں فَانْبَعَثَتْ
ہے۔ ایک میں فَانْبَعَثَتْ ہے)

رُمِیَ طَلْحَۃُ یَوْمَ الْجَمَلِ بِسَھْمٍ فَشَکَّ
فَخِذَہٗ اِلٰی جَدِیَّۃِ السَّرْجِ۔ طلحہ بن عبیداللہ
کو جنگ جمل میں ایک تیر مارا گیا (مروان نے مارا
تھا) اُنکی ران کو چھید کر زین کے گدے تک (جو
زین کے نیچے جانور کی پشت پر رہتا ہے) پہنچا۔

اُتِیَ بِدَابَّۃٍ سَرْجُھَا نُمُوْرٌ فَنَزَعَ الصُّفَّۃَ
یَعْنِی الْمِیْثَرَۃَ فَقِیْلَ الْجَدَیَاتُ نُمُوْرٌ

Marfat.com

فَقَالَ اِنَّمَا یُنْھٰی عَنِ الصُّفَّۃِ۔ ابوایوب انصاریؓ کے پاس ایک جانور سواری کا لایا گیا اُسکا زین چیتے کی کھالوں کا تھا انہوں نے کیا کیا زین پوش اُتار ڈالا۔ لوگوں نے کہا اندر جو گدیلے ہیں وہ بھی چیتے کی کھالوں کے ہیں انھوں نے کہا صرف زین پوش کی ممانعت ہے (کہ وہ چیتے کی کھال کا نہ ہو کیونکہ وہ اوپر رہتا ہے گدیلے اگر اُسکے ہوں تو قباحت نہیں وہ اندر ڈھنپے رہتے ہیں۔

ضَعِ الجُدَیَّ قَفَاکَ وَصَلِّ۔ جدی تارے کو (جو قطب کے پاس ہے۔ اُسی سے قبلہ کی شناخت ہوتی ہے) اپنے پیچھے کر اور نماز پڑھ (یہ حکم مدینہ والوں کیلئے ہے جہاں سے کعبہ دکھن ہے بعضوں جُدَیّ پڑھا ہے بہ تصغیر۔ کیونکہ جَدْی ایک بُرج کا نام ہے۔

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الذَّالِ

جَذْبٌ۔ کھینچنا، گذرنا، چوس لینا، دودھ چھوڑانا دودھ کم ہونا۔

جَذَبٌ۔ کھجور کے گابھے۔ یہ جَذَبَۃٌ کی جمع ہے۔
کَانَ یُحِبُّ الْجَذَبَ۔ آنحضرتؐ کھجور کے گابھے کو پسند کرتے تھے (جس کو جُمّار کہتے ہیں)۔
یَجْذُبُ لِسَانَہٗ۔ وہ اپنی زبان کھینچ رہے تھے (اُسکو نکالکر پھینکدینا چاہتے تھے)۔

مَجْذُوْبٌ۔ وہ درویش جو حق تعالیٰ کی محبت میں غرق ہو کر تن بدن اور دنیا کی بھلائی برائی سے غافل ہو جائے ایسے درویش سے فیض کم ہوتا ہے۔
فَائِدَہ۔ مجذوب کی شناخت بہت مشکل ہے حیدرآباد اور اکثر ممالک میں بیوقوف لوگ ہر دیوانہ اور پاگل کو مجذوب سمجھتے ہیں اگر ایسا ہو تو سرکاری پاگل خانے تمام مجذوبوں سے پُر ہیں۔ مجذوب کی شناخت یوں ہوتی ہے کہ اُس کے پاس بیٹھتے ہی دنیا سے دل سرد ہو جاتا ہے۔ بدن کے رونگٹے خوف الٰہی سے اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں کبھی قلب ذاکر ہو جاتا ہے نماز کھڑی ہو تو سچے مجذوب ضرور جماعت میں شریک ہو جاتے ہیں گانجہ بھنگ، شراب وغیرہ مسکرات سے پرہیز رکھتے ہیں۔ جب سو جائیں تو اُن کے قلب سے ایک حرکت محسوس ہوتی ہے کبھی اللہ اللہ کی آواز سنائی دیتی ہے۔ سَالِک وہ درویش جو محبت الٰہی کے ساتھ ہوشیار ہو، شریعت پر قائم ہو حتیٰ کہ سنت اور مستحب پر بھی مداومت کرتا ہو ایسے درویش سے فیض اور تعلیم کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور عمدہ درویش وہ ہے جو ابتدا میں مجذوب ہو کر پھر سالک ہو گیا ہو کبھی کبھی اُنپر پھر جذب کی حالت طاری ہو جاتی ہے اور زبان سے حالت بیہوشی میں ایسے کلمے نکال بیٹھتے ہیں جو ظاہر شریعت کیخلاف ہوتے ہیں پھر ہوش میں آکر اُس سے استغفار کرتے ہیں۔

اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ جَذَّ بِھَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ۔ جب سورج نکلتا ہے تو ستّر ہزار فرشتے اُس کو گھسیٹتے ہیں۔

جُوْذَابٌ۔ ایک کھانا ہے جو شکر اور چاول اور گوشت سے پکتا ہے یعنی متنجن۔ محیط میں ہے کہ جُوْذَابَہ ایک تنوری روٹی ہے جسپر گوشت کی چربی ٹپکتی جاتی ہے اُس کے کھانے میں سالن کی احتیاج نہیں پڑتی۔

جَذٌّ۔ جلدی کرنا، توڑنا، کاٹنا۔
جُذُّوْھُمْ جَذًّا۔ ان کافروں کو کاٹ ڈالو بالکل کاٹ ڈالو۔
فَذُرْتُ اِلَی الصَّنَمِ فَکَسَرْتُہٗ اَجْذَاذًا۔ میں

Marfat.com

بت پر پٹکا اُس کو توڑ پھوڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

جُذَاذ - چورہ، ریزہ۔

اُصُولُ بِيَدٍ جَذَّاءَ - کیا میں کٹے ہوئے ہاتھ سے حملہ کروں (یہ حضرت علی رض نے فرمایا مطلب یہ ہے کہ جب تک لوگ میرا ساتھ نہ دیں جنگ کے لئے مستعد نہ ہوں۔ میں اکیلا کیا کر سکتا ہوں اس کی شروع میں یہ ہے فطفقت ارتائے بین ان اصول بید جذاء او اصبر علی ظلمۃ عمیاء میں نے یہ سوچنا شروع کیا کہ کٹے ہوئے ہاتھ سے (یعنی تن تنہا) اُن پر حملہ شروع کروں یا اندھا دھندہ تاریکی پر صبر کروں)۔

اِنَّهٗ كَانَ يَاْكُلُ جَذِيْذَةً قَبْلَ اَنْ يَّغْدُوَ فِيْ حَاجَتِهٖ - وہ صبح کو کام کاج کیلئے نکلنے سے پیشتر ستو کا گھونٹ پی لیتے (ناشتہ کر لیتے)۔

اَمَرَ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ مِزْوَدِهٖ جَذِيْذًا - حضرت علی رض نے نوف بکالی سے کہا میرے توشہ دان میں سے تھوڑا ستو لا۔

رَاَيْتُ عَلِيًّا يَشْرَبُ جَذِيْذًا حِيْنَ اَفْطَرَ - میں حضرت علی رض کو دیکھا کہ افطار کے وقت ستو پی رہے تھے۔

فَلَمَّا حَضَرَ جَذَاذُ النَّخْلِ یا جِذَاذُ النَّخْلِ یا جَدَادُ النَّخْلِ یا جِدَادُ النَّخْلِ - جب کھجور کٹنے کا وقت آیا۔

جَذَّ اللّٰهُ دَابِرَهُمْ - اللہ تعالیٰ اُن کے آخری شخص کو بھی کاٹ دے (یعنی سب کے سب تباہ ہو جائیں اُنکا پچھلا شخص بھی باقی نہ رہے)۔

نَهٰى عَنِ الْجُذَاذِ قربانی میں کنکٹے جانور سے منع فرمایا۔

جُذَاذَات - ریزے۔

مُجَذَّان - ایک قسم کا نرم پتھر ہے۔

جُذَّةٌ - بمعنی شئی ہے۔

غَيْرُ مَجْذُوْذٍ - جو کبھی موقوف نہ ہو اور تمام نہ ہو۔

جَذْرٌ - کاٹنا، جڑ۔

جَذْرٌ اور جِذْرٌ - دونوں جڑ کو کہتے ہیں۔ اور علم حساب میں ہر عدد کے اُس عدد کو کہتے ہیں جس کو فی نفسہ ضرب دینے سے وہ عدد حاصل ہو جائے۔ مثلاً سو کا جذر دس ہے اور چار کا دو سولہ کا چار۔

اِحْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَبْلُغَ الْجَذْرَ - زبیر تو پانی کو روکے رہ یہاں تک کہ درخت خوب پانی پی لیں یا پانی جڑ تک درختوں کے پہنچ جائے۔ ایک روایت میں حَتّٰى يَبْلُغَ الْجَدْرَ ہے دال مہملہ سے اُسکے معنی اوپر گذر چکے ہیں۔

نَزَلَتِ الْاَمَانَةُ فِيْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ - ایمانداری یا امانتداری لوگوں کے دلوں کے جڑ پر اُتری (یعنی فطرت سے اُن میں رکھی گئی)۔

سَاَلْتُهٗ عَنِ الْجَذْرِ قَالَ هُوَ الشَّاذَرْوَانُ الْفَارِغُ مِنَ الْبِنَاءِ حَوْلَ الْكَعْبَةِ - میں نے آپ سے پوچھا جذر کیا ہے فرمایا پایے (بنیاد) کا وہ حصہ جو کعبہ کے گرد خالی چھوڑ دیا گیا ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ اُسکو تازیر بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ گویا خانہ کعبہ کی ازار ہے۔

جَذْعٌ - جانور کو بن چارے پانی کے روک رکھنا۔

جِذْعٌ - کھجور کا تنہ ڈالا۔

جَذَعٌ - پانچویں برس میں جو اونٹ لگا ہو اور دوسرے برس میں جو گائے بکری لگی ہو۔ اور چوتھے برس میں جو گھوڑا لگا ہو۔ بعضوں نے کہا گائے تیسرے برس میں لگی ہو اور جو بھیڑ برس بھر کی ہو گئی ہو۔ ازہری نے کہا جذع بکری ایک برس کی۔ اور بھیڑ آٹھ مہینے کی۔ اور جذع نوجوان کو بھی کہتے ہیں۔

Marfat.com

يَا لَيْتَنِيْ فِيْهَا جَذَعًا۔ ورقہ بن نوفل نے کہا کاش میں تمہاری پیغمبری کے وقت نوجوان ہوتا (جذعا حال ہے یا منمار مستقر یا منمار کان مگر دوسرا قول ضعیف ہے)۔

ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِالْجَذَعِ مِنَ الضَّاْنِ وَالثَّنِيِّ مِنَ الْمَعْزِ۔ ہم نے آنحضرتؐ کے ساتھ ایک برس کی بھیڑ اور دو برس کی (جو تیسرے میں لگی ہو) بکری قربانی کی۔

وَعِنْدِيْ جَذَعٌ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ۔ میرے پاس ایک برس کی ایک بکری ہے جو دوسرے میں لگی ہے اور گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے۔ (موٹی تازی ہے)۔

كَانَ جِذْعٌ۔ ایک لکڑی تھی مسجد میں جس پر ٹیکا دیکر آپ خطبہ پڑھا کرتے۔

جَذَعَمَةٌ۔ چھوٹا۔ کم سن۔

اَسْلَمَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّاَنَا جَذَعَمَةٌ۔ (حضرت علی رضہ نے کہا) ابو بکر صدیق اُس وقت مسلمان ہوئے جب میں چھوٹا کم سن تھا (نہایہ میں یہ ہے کہ یہ اصل میں جَذَعٌ تھا میم زائد ہے اور ہا مبالغہ کے لئے جیسے عَلَّامَةٌ فَهَّامَةٌ وغیرہ)۔

جَذَفٌ۔ جلدی کرنا، چھوٹے چھوٹے قدم رکھکر چلنا، کاٹنا

مِجْذَافٌ۔ کشتی کھینے کی لکڑی جیسے مِجْدَافٌ ہے دال مہملہ سے۔

اِنَّ طَعَامَهَا الرِّمَّةُ وَشَرَابُهَا الْجَذَفُ اُن کا کھانا بوسیدہ ہڈیاں اور اُن کا پانی چھین والا پانی ڈھانکا جائے (یہ ایک لغت ہے جَدَفٌ میں جسکا بیان اوپر گذر چکا)

جَذَلٌ۔ خوش ہونا۔

جَذْوَلٌ۔ کھڑا ہونا، سیدھا ہونا۔

جِذْلٌ یا جَذْلٌ۔ درخت کی جڑ نات یا وہ لکڑی جو اونٹ کے کھجانے کے لئے اُن کے تھان میں گاڑ دیتے ہیں۔ (جُذَيْلٌ اُسی کی تصغیر ہے۔ مجمع میں ہے کہ جذل درخت کے جڑ کو کہتے ہیں جسکی شاخیں وغیرہ گر گئی یا کاٹ ڈالی گئی ہوں)۔

يُبْصِرُ اَحَدُكُمُ الْقَذٰى فِيْ عَيْنِ اَخِيْهِ وَلَا يُبْصِرُ الْجِذْلَ فِيْ عَيْنِهٖ۔ تم میں کوئی اپنے بھائی کی آنکھ کا تنکہ تو دیکھتا ہے (ذری سی بات میں اُسکا عیب بیان کرتا ہے) اور اپنی آنکھ کا شہتیر نہیں دیکھتا۔ (یہ انجیل مقدس کی ایک آیت کا مضمون ہی)۔

ثُمَّ مَرَّتْ بِجِذْلِ شَجَرَةٍ فَتَعَلَّقَ بِهٖ زِمَامُهَا پھر وہ اونٹنی ایک درخت کی جڑ پر سے گذری اُس کی نکیل اُسمیں اٹک گئی (تو رُک کر کھڑی ہو رہی)

اِنَّهٗ اَشَاطَ دَمَ جَزُوْرٍ بِجِذْلٍ انہوں نے ایک اونٹ کا خون لکڑی سے بہایا۔ (لکڑی سے اُس کو نحر کر دیا)۔

اَنَا جُذَيْلُهَا الْمُحَكَّكُ وَعُذَيْقُهَا الْمُرَجَّبُ (حباب بن منذر نے کہا جب خلافت کے باب میں مشورہ ہو رہا تھا) میں اس امر کا وہ لکڑا ہوں جس سے کھجلی دفع کی جاتی ہے۔ (اونٹ اُس سے کھجلا کر اپنی خارشت رفع کرتے ہیں) اور کھجور کا وہ درخت ہوں جس کو میوے کے بوجھ سے ٹیک لگاتے ہیں تا کہ وہ گرے نہیں (مطلب یہ ہے کہ میں بڑا صائب الرائے آدمی ہوں میری رائے لیکر لوگ اپنی مشکل کو دفع کرتی ہیں)۔

غَاصَ عَلٰى جِذْلِ شَجَرَةٍ۔ ایک درخت کی جڑ چوس رہا ہو۔

مَا تُعْطِيْنَا الْجِذْلَ۔ تم ہم کو تھوڑا سا مال بھی نہیں

Marfat.com

دیتے۔ طیبی نے کہا بہت سا مال نہیں دیتے اور صاحب مجمع البحار نے بھی اُنہیں کی تقلید کی مگر لغت سے اُس کی تائید نہیں ہوتی۔

جَذْمٌ۔ کاٹنا۔

جُذَامٌ۔ ایک مشہور بیماری ہے جس میں اعضاء گل جاتے ہیں۔

جِذْمٌ۔ جڑ، بنیاد۔

جَذِیْمَہ۔ ایک قبیلہ ہے۔

كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَشَهُّدٌ يا لَيْسَتْ فِيهَا شَهَادَةٌ فَهِيَ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ۔ جس خطبہ میں تشہد نہ ہو وہ کٹے ہوئے یا جذامی ہاتھ کیطرح ہے۔

مَنِ اقْتَطَعَ مَالَ امْرِئٍ بِيَمِينٍ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ مَجْذُومٌ۔ جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی کا مال مار لے تو وہ اللہ سے لنجا ہو کر ملیگا (ہاتھ پاؤں بریدہ جذامی ہو کر)۔

مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ ثُمَّ نَسِيَهُ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ أَجْذَمُ۔ جس شخص نے قرآن سیکھا (یاد کیا) پھر اُسکو بھول گیا (پڑھنا چھوڑ دیکر) تو وہ اللہ سے لنجا یا جذامی ہو کر ملیگا۔ بعضوں نے کہا بے دلیل یا بھلائی سے خالی ہو کر۔

فَائِدَۃ۔ اگر قرآن حفظ یاد ہو تو بھول جانیسے یہ مراد ہوگا کہ حفظ نہ رہے بھلا دے۔ بعضوں نے کہا بھول جانے سے یہ مراد ہے کہ دیکھ کر بھی نہ پڑھ سکے۔

مَنْ نَكَثَ بَيْعَتَهُ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ أَجْذَمُ يا مَنْ نَكَثَ صَفْقَةَ الْإِمَامِ جَاءَ إِلَى اللهِ أَجْذَمَ۔ جو شخص امام سے بیعت ہو کر پھر اُس کو (بلا وجہ شرعی) توڑ ڈالے وہ اللہ سے ہاتھ کٹا ہوا ملیگا یا لنجا ہو کر یا جذامی ہو کر۔

اِجْذَمَ أَبُو سُفْيَانَ بِالْعِيرِ۔ ابو سفیان قافلہ لیکر الگ ہو گیا ایک طرف نکلکر مکہ کو چلدیا)

إِنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ طَالَ عَلَيْهِمُ الْجَذْمُ وَالْجَدْبُ۔ مدینہ والوں پر ایک مدت سے غلہ کی رسد بند ہو گئی ہے۔

قَالَ لِمَجْذُومٍ فِي وَفْدِ ثَقِيفٍ اِرْجِعْ فَقَدْ بَايَعْتُكَ۔ ثقیف کے بھیجے ہوئے لوگ جو آئے تھے اُن میں ایک شخص جذامی تھا آپ نے اُس سے فرمایا جا لوٹ جا میں نے تجھ سے بیعت لے لی (آپ نے اُس سے ہاتھ نہیں ملایا۔ زبان سے فرما دیا کہ میں تجھ سے بیعت لے چکا)۔

أَخَذَ بِيَدِ مَجْذُومٍ فَوَضَعَهَا مَعَ يَدِهِ فِي الْقَصْعَةِ وَقَالَ كُلْ ثِقَةً بِاللهِ وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ۔ آپ نے ایک جذامی کا ہاتھ پکڑ کر کھانے کے پیالی میں اپنے ساتھ شریک کر لیا اور فرمایا کھا اللہ پر بھروسہ اور اعتماد ہے (جو کچھ اُسکی تقدیر اور مشیت میں ہے وہ ہوگا چھوت کوئی چیز نہیں ہے اور اگلی حدیث میں جو آپ نے جذامی سے بیعت نہ کی وہ اس ڈر سے کہ کہیں ضعیف الیقین والے کو جذام ہو جائے اور وہ یہ سمجھے کہ جذامی سے ہاتھ ملایا اسوجہ سے یہ بیماری مجھ کو لگ گئی۔ ایسے ضعیف الایمان لوگوں کو جذامی سے الگ ہی رہنا بہتر ہے۔ بعضوں نے کہا آپنے اُسکو اس لئے پھیر دیا کہ دوسرے لوگ اُسکو دیکھ کر حقیر نہ سمجھیں اُن میں عجب اور غرور پیدا نہ ہو اس لئے کہ اس جذامی کو دوسرے لوگوں کا حال دیکھ کر (کہ اُن کا بدن کیسا صاف ہے) رنج نہ پیدا ہو۔

فَائِدَۃ۔ ہمارے زمانہ میں ڈاکٹروں نے اس پر اتفاق کر لیا ہے کہ بعض بیماریاں متعدی (کا لگنے والی جس) ہیں جیسے جذام طاعون آتشک سِل وغیرہ مگر ہم کہتے ہیں کہ یہ نرا وہم ہی وہم ہے۔ مشاہدہ اور

Marfat.com

تجربہ اُس کے خلاف کہتا ہے بہت سے طاعون کی بیماری کو لوگوں نے اپنی گود میں بٹھایا ہے نہلایا ہے دھلایا ہے اُن کے جسم کو ہاتھ لگایا ہے مگر اُن کو طاعون نہیں ہوا اور بہت سے لوگ جو ڈر کر ایسے مریضوں سے علیٰحدہ رہتے تھے وہ بیماری میں مبتلا ہو گئے پس جو کچھ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہی حق ہے۔

فِرَّ مِنَ الْمَجْذُوْمِ فِرَارَكَ مِنَ الْاَسَدِ - یا اِهْرُبْ مِنَ الْمَجْذُوْمِ هَرَبَكَ مِنَ الْاَفْعٰی جذامی سے ایسا بھاگ جیسے شیر یا اژدہے سے بھاگتا ہے۔

وَكُنَّا كَنَدْمَانَيْ جَذِيْمَةَ حِقْبَةً - اور ہم دونوں جذیمہ ابرش بادشاہ کے دو رفیقوں کی طرح ایک مدت تک ملے جلے رہے (ان رفیقوں کا نام مالک اور عقیل تھا اُنکا قصہ مشہور ہے۔)

لَا تُدِيْمُوا النَّظَرَ اِلَى الْمَجْذُوْمِيْنَ یا اِلَى الْمُجَذَّمِيْنَ - جذامی لوگوں کی طرف نظر نہ جماؤ۔ (اُنکو برابر دیکھے نہ جاؤ) کیونکہ تمہارے دل میں نفرت پیدا ہوگی اور اُسکو رنج ہوگا۔

اَرْبَعٌ لَا يَجُزْنَ فِي الْبَيْعِ وَلَا لِلنِّكَاحِ اَلْمَجْنُوْنَةُ وَالْمَجْذُوْمَةُ وَالْبَرْصَاءُ وَالْعَفْلَاءُ - چار قسم کی عورتیں ہیں نہ اُنکی بیع جائز ہوگی نہ نکاح جائز ہوگا (یعنی مشتری یا ناکح اس قسم کے عورت کی بیع یا نکاح فسخ کر سکتا ہے) ایک دیوانی دوسری جذامی تیسری کوڑھن - چوتھی بند سوراخ والی (جس سے دخول نہ ہو سکے) (اہل حدیث کے نزدیک اگر خاوند میں بھی عورت ان عیبوں میں سے کوئی عیب پائے یعنی جذام یا برص یا جنون یا نامردی یا آتشک یا سوزاک تو قاضی کے پاس فریاد کرے وہ نکاح فسخ کر دے گا۔)

فَعَلَا جِذْمَ حَائِطٍ - (وہ اذان دینے کے لئے) دیوار کی ایک حصے یا ایک ٹکڑے پر چڑھ گئے۔

لَمْ يَكُنْ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اِلَّا وَلَهٗ جِذْمٌ بِمَكَّةَ - یہاں مدینہ میں قریش کا ایسا آدمی کوئی نہیں جس کے کنبے والے مکہ میں نہ ہوں (وہ اُس کی جائداد اور عیال واطفال کی محافظت کرتے ہیں ایک میں ہی تھا جس کا کوئی عزیز مکہ میں ایسا نہ تھا)۔

اُتِيَ بِتَمْرٍ مِّنْ تَمْرِ الْيَمَامَةِ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقِيْلَ الْجُذَامِيُّ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِي الْجُذَامِيِّ - آنحضرت ص کے پاس یمامہ کی کھجور لائی گئی آپ نے پوچھا یہ کھجور کیسی (اسکا نام کیا ہے) لوگوں نے عرض کیا جذامی آپ نے فرمایا یا اللہ جذامی میں برکت دے (جذامی کھجور کی ایک قسم ہے جو سرخ رنگ کی ہوتی ہے۔)

وَقَدْ عَصَيْتُكَ بِرِجْلِيْ وَلَوْ شِئْتَ وَعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ لَجَذَمْتَنِيْ - میں نے اپنے پاؤں سے تیری نافرمانی کی ہے قسم ہے تیرے جلال اور بزرگی کی اگر تو چاہے تو مجھ کو لنجا کر دے۔ (میرے پاؤں بیکار کر دے) (کاٹ دے)۔

جَذْوٌ - یا جُذُوٌّ - سیدھا کھڑا ہونا - یا پاؤں کی انگلیوں کے بل کھڑا ہونا - اِجْذَاءٌ کے معنی بھی یہی ہیں۔

مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَالْاَرْزَةِ الْمُجْذِيَةِ - منافق کی مثال صنوبر کے سیدھے درخت کی سی ہے (کبھی جھکتا ہی نہیں جھکا تو گیا)۔

جُذْوَةٌ - انگارہ یا لکڑی کا ٹکڑا جس میں ایک طرف آگ ہو۔

فَجَذَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ - اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ

دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ وَقَدْ

Marfat.com

جَذَّا مِنْخَرَاهُ وَشَخَصَتْ عَيْنَاهُ۔ میں عبدالملک ابن مروان کے پاس گیا اُس کے نتھنے کھنچ گئے تھے۔ آنکھیں پتھرا گئی تھیں (مرنے کے قریب تھا)۔
مَرَّ بِقَوْمٍ يَجْذُوْنَ حَجَرًا۔ کچھ لوگوں پر سے گذرے جو پتھر اُٹھا رہے تھے۔
وَهُمْ يَتَجَاذَوْنَ مِهْرَاسًا۔ وہ ایک بڑا پتھر (زور آزمانے کے لئے) اُٹھا رہے تھے۔

بَابُ الْجِيْمِ مَعَ الرَّاءِ

جُرْأَةٌ یا جُرَةٌ یا جَرَاءَةٌ یا جَرَائِيَةٌ یا جَرَايَةٌ۔ سب کے معنی بہادری کے ہیں۔
تَجْرِئَةٌ۔ بہادر کرنا۔ کسی کام کرنے پر مستعد بنانا۔
يُرِيْدُ اَنْ يُجْرِئَهُمْ عَلٰى اَهْلِ الشَّامِ۔ انہوں نے چاہا کہ لوگوں کو شامیوں سے لڑنے پر مستعد و آمادہ کریں ایک روایت میں يُحَرِّشَهُمْ ہے یعنی ان کو شام والوں پر غضبناک کریں غصہ دلائیں۔
مَا الَّذِيْ جَرَّأَ صَاحِبَكَ عَلَى الدِّمَاءِ۔ ایک روایت میں مَنِ الَّذِيْ ہے تو مَنْ بمعنی ما ہے یا مَن سے حاطب بن ابی بلتعہ مراد ہے) تیری صاحب کو خونخواری پر (لوگوں کے قتل پر) کس چیز نے آمادہ کیا۔
لٰكِنَّهُ اجْتَرَأَ وَجَبُنَّا۔ انھوں نے جرأت کی (حدیث بیان کرنے میں) اور ہم لوگوں نے نامردی کی۔
وَقَوْمُهُ جُرَءَاءُ عَلَيْهِ۔ آپ کے قوم والے آپ پر شیر ہو گئے تھے آپکا ڈر انکو نہیں رہا تھا۔ ایک روایت میں حِرَاءٌ عَلَيْهِ ہے یعنی آپ پر غضبناک تھے۔
اِنَّكَ لَجَرِئٌ۔ تم تو بہادر ہو (یعنی آنحضرتؐ سے فتنوں کے پوچھنے میں تم بہادر تھے۔ اس لئے اب بھی ان کے بیان کرنے میں بہادری کرو گے مقصود ان کی تعریف کرنا ہے یا اُن پر انکار کرنا کہ تم حدیث بیان کرنے میں بڑے بے خطر ہو)۔
اِنَّكَ لَجَرِئٌ۔ تو تو بہادر ہے (کہ پروردگار کیساتھ شرک کرتا ہے پھر اُسی سے پانی مانگتا ہے (یہ آپؐ نے ابوسفیان سے فرمایا)۔
مَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ۔ ایسی جرأت آنحضرتؐ سے عرض کرنے کی کون کر سکتا ہے البتہ اُسامہ کر سکتے ہیں (جو آپکے محبوب تھے)۔
لَا تَبْتَلِنِيْ بِجُرْأَةٍ عَلٰى مَعَاصِيْكَ۔ مجھ کو اسطرح مت آزما کہ گناہوں پر مجھ کو جرأت ہو جائے (بے کھٹکے کیا کروں)۔
جَرَبٌ۔ خارشتی ہونا، خارشت، کھجلی، زنگ لگنا۔
تَجْرِيْبٌ اور تَجْرِبَةٌ۔ آزمانا۔
فَاَدْخَلْتُ يَدِيْ فِيْ جُرُبَّانِهٖ۔ میں نے اپنا ہاتھ آپکی (قمیص کے) گریبان میں ڈالا۔
وَالسَّيْفُ فِيْ جُرُبَّانِهٖ۔ اور تلوار اپنے غلاف میں تھی۔
كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَاَذْرُحَ۔ حوض کوثر کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا جرباء اور اذرح میں (یہ دونوں گاؤں ہیں شام کے ملک میں۔ دونوں میں تین منزل کا فاصلہ ہے۔ مجمع البحار میں بجائے جرباء کے جربی لکھا ہے۔ نہایہ میں ہے کہ جربہ ایک دوسرا گاؤں ہے ملک مغرب میں)۔
اَمَرَنِيْ اَنْ اَضَعَ عَلٰى كُلِّ جَرِيْبٍ كَذَا۔ مجھ کو ہر جریب پر اتنا دھارہ لگانیکا حکم دیا۔ اصل میں جریب میدان کو کہتے ہیں پھر ایک محدود قطعہ زمین کو کہنے لگے یعنی ساٹھ ہاتھ لمبی اور ساٹھ ہاتھ چوڑی زمین کو (جسکو ہندی میں بیگھہ کہتے ہیں) اُس کی جمع اَجْرِبَةٌ اور جُرْبَانٌ

Marfat.com

(بعضوں نے کہا ہر ملک کی جریب جدا گانہ ہے جیسے
صاع اور رطل اور گز وغیرہ کتاب المساحت میں ہے
کہ چھ جو کے عرض کو انگل اور چار انگل کو مٹھی اور چھ
مٹھی کو ہاتھ اور دس ہاتھ کو قصبہ اور دس قصبہ کو
اشل - اور اشل کو اشل میں ضرب دیں تو حاصل
ضرب جریب ہے - مجمع البحرین میں ہے کہ جریب کا
۱/۱۰ کو قفیز کہتے ہیں اور قفیز کے ۱/۱۰ کو عشیر -
کَمَثَلِ جُرَابٍ - تلوار کے غلاف کی طرح -
جُرَاب - وہ چمڑے کا غلاف جس میں تلوار نیام سمیت
رکھی جاتی ہے اس کو جِرِبّان اور جُرُبّان اور جُرُبّانَہ
بھی کہتے ہیں -
جِرَاب - بالکسر توشہ دان، یا تھیلہ -
وَزَوَّدَنَا جِرَابًا - ہم کو توشہ کیلئے ایک تھیلہ اور
زیادہ دیا -
وَحَشَوْنَا الْجُرُبَ - ہم نے تھیلے بھر لئے جُرُبٌ
جمع ہے جِرَابٌ کی - اسی طرح جُرُبٌ اور اَجْرِبَۃٌ اور
جَرَارِیْب یہ سب جراب کی جمع ہیں -
کَاَنَّھَا جَمَلٌ اَجْرَبُ - وہ بت خانہ جلکر ایسا ہو گیا
جیسے خارشتی والا اونٹ ہوتا ہے (جس پر کالا روغن
ملتے ہیں) -
دِرْعٌ مِّنْ جَرَبٍ - اسکو کھجلی کا کرتہ پہنایا جائیگا -
(مطلب یہ ہے کہ سارے بدن پر اس کے کھجلی کی
بیماری لگادی جائیگی)
سَعَۃُ الْجُرُبَّانِ وَنَبَاتُ الشَّعْرِ فِی الْاَنْفِ
اَمَانٌ مِّنَ الْجُذَامِ - کرتے کا گریبان کشادہ ہونا
اور بالوں کا ناک میں اگنا جذام سے بچاؤ ہے -
بَطَلٌ مُّجَرَّبٌ - بہ فتحہ را جنگ آزمودہ بہادر -
مُجَرِّبٌ - بہ کسرۂ را آزمانے والا - اور شیطان کا
لقب بھی ہے -

جِرِّیْثٌ - بام مچھلی جو سانپ کی شکل پر ہوتی ہے -
اِنَّہٗ اَبَاحَ اَکْلَ الْجِرِّیْثِ - بام مچھلی کا کھانا درست
رکھا - ایک روایت میں یوں بھی ہے کہ اس کی کھانے
سے منع کرتے تھے -
جُرْثُوْمَۃٌ - یا جُرْثُوْمٌ - جڑ - یا وہ مٹی جو درخت کی جڑوں
پر جمع ہو جاتی ہے -
اَلْاَسَدُ جُرْثُوْمَۃُ الْعَرَبِ فَمَنْ اَضَلَّ نَسَبَہٗ
فَلْیَاْتِھِمْ - اسد کا قبیلہ عرب لوگوں کی جڑ ہے -
(سب طرف سے لوگ آکر اس میں شامل ہو جاتے
ہیں -) پھر جسکو اپنا خاندان معلوم نہ ہو وہ آکر اسمیں
شریک ہو جائے -
تَمِیْمٌ بُرْثُمَتُھَا وَجُرْثُمَتُھَا - تمیم قبیلہ اس کا
پنجہ اور اسکی جڑ ہے -
مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّتَقَحَّمَ جَرَاثِیْمَ جَھَنَّمَ فَلْیَقْضِ
فِی الْجَدِّ - جس کو یہ اچھا لگتا ہو کہ دوزخ کے ٹیلوں
میں گھسے وہ دادا کے باب میں قطعی حکم دے (حضرت
علی کا قول ہے - مطلب آپکا یہ ہے کہ دادا کے باب
میں کوئی صریح حکم قرآن اور حدیث میں نہیں ہے اس
لئے اسکا قطعی فیصلہ کرنا مشکل ہے -)
لَمَّا اَرَادَ ابْنُ الزُّبَیْرِ بِنَاءَ الْکَعْبَۃِ کَانَتْ فِی
الْمَسْجِدِ جَرَاثِیْمُ - جب عبداللہ بن زبیرؓ نے
کعبہ کو (گراکر) نئے سرے سے بنانا چاہا اسوقت مسجد
میں جابجا ٹیلے تھے (اونچی اونچی ٹیکریاں تھیں) -
وَعَادَ لَھَا النِّقَادُ مُجْرَنْثِمًا - ایک روایت میں
مُتَجَرْثِمًا ہے یعنی چھوٹی چھوٹی بکریاں اس سال
میں (جو قحط کا سال تھا) اکٹھی ہو گئیں اسلئے کہ جنگل
میں چارہ نہ تھا اگر چارہ ہوتا تو الگ الگ چرتی پھرتیں
جَرْجَۃٌ - بیقراری، پریشانی، اضطراب ڈھیلا ہونا، سخت
پتھریلی زمین، بیچا بیچ راستہ -

Marfat.com

وَقُتِلَتْ سَرَاوُتُهُمْ وَجُرِّحُوْا۔ ان کے سردار مارے گئے اور وہ پریشان ہو گئے۔ ایک روایت میں وَ جُرِّحُوْا ہے یعنی زخمی ہو گئے۔ یہی روایت مشہور ہے۔

جَرْجَرَةٌ۔ غٹ غٹ پینے کی آواز جو حلق سے نکلتی ہے۔

اَلَّذِیْ یَشْرَبُ فِیْ اِنَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ اِنَّمَا یُجَرْجِرُ فِیْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ۔ جو شخص سونے یا چاندی کے برتن میں کچھ پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ غٹ غٹ کرکے اُتارتا ہے۔ بعضوں نے نَارُ جَهَنَّمَ پڑھا ہے تو معنی یہ ہوگا اُس کی پیٹ میں دوزخ کی آگ غٹ غٹ کرتی ہے۔

جَرْجَرَ فَوَضَعَ جِرَانَهٗ۔ اونٹ نے بڑبڑ کرکے اپنی گردن زمین پر رکھدی (آنحضرت سے شکایت کی اپنے مالکوں کی کہ چارہ برابر نہیں دیتے اور محنت بہت لیتے ہیں سبحان اللہ آپ رحمۃ للعالمین تھے کہ جانور بھی آپ سے فریاد کرتے تھے)۔

یَاْتِی الْجُبَّ فَیَکْتَازُ مِنْهُ ثُمَّ یُجَرْجِرُ قَائِمًا۔ مٹکے کے پاس آتا ہے کوزے سے پانی نکالکر کھڑے کھڑے غٹ غٹ پی جاتا ہے۔

قَوْمٌ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ جَرَاجِرَهُمْ۔ کچھ لوگ ایسے ہونگے جو قرآن تو پڑھیں گے مگر وہ اُن کے حلق کے نیچے نہیں اُترنیکا (دل پر اُسکا کچھ اثر نہ ہوگا صرف زبان سے الفاظ رٹ لیں گے۔

جِرْجِرْ اور جِرْجِیْرٌ اور جَرْجَرٌ۔ مشہور بھاجی ہے (ساگ)۔

حَتّٰی یَنْبُتَ فِیْ قَعْرِهَا الْجِرْجِیْرُ۔ یہاں تک کہ اُس کی تہ میں جرجیر (بھاجی) اُگ آئے گی (یعنی دوزخ ٹھنڈی ہو جائے گی)۔

اَلْهِنْدَبَاءُ لَنَا وَالْجِرْجِیْرُ لِبَنِیْ اُمَیَّةَ۔ کاسنی ہم لوگوں کے لئے ہے اور جرجیر بنی امیہ کے لئے (یعنی بنی ہاشم کاسنی کو پسند کرتے ہیں اور بنی امیہ جرجیر کو)۔

جَرْجَمَةٌ۔ پینا، گرانا، کھانا۔

ثُمَّ جَرْجَمَ بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ۔ پھر ایک کو دوسرے پر گرا دیا۔

قَالَ طَالُوْتُ لِدَاوُدَ اَنْتَ رَجُلٌ جَرِیْءٌ وَفِیْ جِبَالِنَا هٰذِهٖ جَرَاجِمَةٌ یَخْتَرِبُوْنَ النَّاسَ طالوت بادشاہ نے حضرت داؤد علیہ السلام سے عرض کیا آپ ایک بہادر آدمی ہیں اور ہمارے ان پہاڑوں میں کچھ چور (لٹیرے) رہتے ہیں جو لوگوں کی مال کو لوٹ لیتے ہیں (محیط میں ہے جَرَاجِمَہ ایک قوم ہے عجم کے جزیرہ میں یا شام کے نبطی لوگ۔)

جَرْحٌ۔ زخمی کرنا، کمانا، گالی دینا، عیب بیان کرنا، گواہ پر سوالات کرکے اُسکا جھوٹ ثابت کرنا کسی پر اعتراض کرنا، زخمی ہونا۔

جُرْحٌ اور جِرَاحَةٌ۔ زخم، گوشت کا چیرنا۔

جَرَائِحیٌ اور جَرَّاحٌ۔ زخم کی دوا کرنیوالا۔

اَلْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ۔ بے زبان جانور کسی کو زخمی کرے تو اُسکا تاوان کوئی نہ دیگا۔

کَثُرَتْ هٰذِهِ الْاَحَادِیْثُ وَاسْتَجْرَحَتْ۔ اب حدیثیں بہت پھیل گئی ہیں اور بگڑ گئی ہیں (اُن کی اصلاح اور راویوں کی جرح کی ضرورت ہے تاکہ صحیح حدیثیں ضعیف اور موضوع سے الگ ہو جائیں

وَعَظْتُکُمْ فَلَمْ تَزْدَادُوْا عَلَی الْمَوْعِظَةِ اِلَّا اِسْتِجْرَاحًا۔ (عبد الملک بن مروان نے کہا) لوگو! میں نے تم کو نصیحت کی پر نصیحت سے تو اور تمہاری حالت خراب ہو گئی (پہلے سے زیادہ عیب دار ہو گئے۔)

Marfat.com

بِهٖ جِرَاحٌ۔ اُس کو زخم تھا۔
يُصَلُّوْنَ فِيْ جِرَاحَاتِهِمْ۔ ہمیشہ سے صحابہ اپنے زخموں میں نماز پڑھتے رہے (زخموں کی وجہ سے نماز کو ترک نہیں کیا۔ فتنی نے کہا یعنی جب خون نہ بہتا ہو میں ۔۔ کہتا ہوں اس تخصیص کی کوئی ضرورت نہیں۔ خون سے وضو ٹوٹنے میں کلام ہے۔)
فِيْهَا الْجِرَاحَاتُ وَاَسْنَانُ الْاِبِلِ۔ اس میں زخموں کی دیت کے احکام اور یہ کہ دیت میں کس کس عمر کے اونٹ لئے جائیں گے اُسکا بیان تھا۔
جَارِحَة۔ عضو۔ اُس کی جمع جَوَارِح ہے۔
مَنْ بِهٖ قُرْحَةٌ اَوْ جُرْحٌ۔ جسکو پھوڑا یا زخم ہو۔
جَرْدٌ۔ چھلکا اُتارنا، بال نکالنا، ننگا کرنا، ڈھنکنا بوٹنا
اِنَّهٗ كَانَ اَنْوَرَ الْمُتَجَرَّدِ۔ آپ برہنگی کیحالت میں نورانی اور چمکدار تھے آپ کا جسم مبارک پر نور تھا۔ (محیط میں ہے کہ مُتَجَرَّد بفتحہ را مصدر میمی ہے بمعنی برہنگی اور ننگاپن اور بکسرۂ را جسم کو کہتے ہیں جُرْدَہ اور مُجَرَّد کے بھی یہی معنی ہیں)۔
كَانَ اَبْيَضَ الْمُتَجَرَّدِ۔ آپ کا پنڈا (جسم) سفید تھا۔
اِنَّهٗ اَجْرَدُ ذُوْ مَسْرُبَةٍ۔ آپ کے بدن پر بال نہ تھے یعنی سارے بدن پر (جیسے بعضے آدمیوں کے ہوتے ہیں بلکہ آپ کا جسم صاف بن بال تھا) مگر سینہ سے زیر ناف تک بال تھے۔
اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ۔ بہشتی لوگ بن بال کے بن ڈاڑھی مونچھ کے ہوں گے۔
اِنَّهٗ اَخْرَجَ نَعْلَيْنِ جَرْدَاوَيْنِ فَقَالَ هَاتَانِ نَعْلَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ انس رضؓ نے دو پرانی جوتیاں جن پر بال نہیں رہے تھے نکالیں اور کہنے لگے یہ دونوں جوتیاں آنحضرتؐ کی ہیں۔ (زہے قسمت اُن لوگوں کی جنہوں نے ان جوتوں کی زیارت کی۔ اگر ہم کو ملیں تو ہم بھی سر اور آنکھوں پر رکھیں یا اللہ بہشت میں تو ہمکو آپکی کفش برداری نصیب کر یہ ہمارے لئے ہزاروں حور اور قصور سے بہتر ہے۔) ایک روایت میں جَرْدَاوَيْنِ ہے۔ شاید نے کو مبالغہ کے لئے زیادہ کیا کیونکہ جَرْدَاء خود مؤنث ہے اَجْرَد کا۔
قَلْبٌ اَجْرَدُ فِيْهِ مِثْلُ السِّرَاجِ يُزْهِرُ۔ ایک وہ دل ہے جو بُری خصلتوں سے (جیسے حسد، کبر، بغض، مکر و فریب سے) خالی ہے اُسمیں چراغ کیطرح ایمان کا نور چمک رہا ہے۔
تَجَرَّدُوْا بِالْحَجِّ وَاِنْ لَّمْ تُحْرِمُوْا۔ حاجیوں کی مشابہت کرو یعنی اُنکی سی وضع رکھو گو تم نے حج کا احرام نہ باندھا ہو۔
تَجَرَّدَ بِالْحَجِّ۔ حج مفرد کی نیت کی (یعنی قران یا تمتع نہیں کیا۔)
جَرِّدُوا الْقُرْاٰنَ لِيَرْبُوَ فِيْهِ صَغِيْرُكُمْ وَلَا يَنْاٰى عَنْهُ كَبِيْرُكُمْ۔ قرآن کو علٰحدہ رکھو (اسمیں حدیث تفسیر وغیرہ مت ملاؤ یا اعراب اور نقطوں اور نشانوں اور علامتوں وغیرہ سے اُس کو خالی رکھو یا کتب آسمانی میں سے صرف قرآن پر قناعت کرو دوسری کتابوں میں مت مشغول ہو) تاکہ تمہارے کمسن بچے اُسکی پڑھائی میں بڑے ہوں اور بڑی عمر والے اُس کی تلاوت سے کنارہ کشی نکریں۔
حَتّٰى يَكُوْنَ اٰخِرُهُمْ لُصُوْصًا جَرَّادِيْنَ۔ ان خارجیوں کا آخری گروہ چوروں کا رہ جائیگا جو لوگوں کو ننگا کریں گے (ان کے کپڑے لتے چھین لیں گے)
لَاُجَرِّدَنَّكَ كَمَا يُجَرَّدُ الضَّبُّ۔ (حجاج ظالم

عہ ایک روایت میں لَاَجْرُدَنَّكَ ہے یعنی میں تیرا سارا مال اسباب چھین کر تجھ کو ننگا کردوں گا ۱۲ منہ۔

Marfat.com

مردود نے انس رضہ سے کہا) میں تجھ کو کھوڑ پھوڑ کی طرح ننگا کر دونگا (تیری کھال نکال لونگا جیسے گوہ کو بھونتے وقت اسکا چمڑا نکالتے ہیں)۔

جَارُوْد۔ سخت قحط کا سال۔

جَارُوْدِیہ۔ ایک فرقہ ہے شیعہ میں سے۔

وَبِهَا سَرْحَةٌ سُرَّ تَحْتَهَا سَبْعُوْنَ نَبِيًّا۔ وہاں ایک درخت ہے جس کے تلے ستر پیغمبروں کی آنول کاٹی گئی ہے نہ اُسکے پتے کبھی گرے نہ وہ میوے سے خالی ہوا۔ ایک روایت میں وَلَمْ تُجْرَدْ ہے یہ جُرِدَتِ الْاَرْضُ سے نکلا ہے یعنی زمین کو ٹڈیوں نے ننگا کر دیا اُسکا سبزہ سب کھا گئیں۔

اَلسَّوِيْقُ يُجَرِّدُ الْمِرَّةَ وَالْبَلْغَمَ جَرْدًا۔ ستو پت اور بلغم کو بالکل نکال دیتا ہے۔

لَيْسَ عِنْدَنَا مِنْ مَالِ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا جَرْدُ هٰذِهِ الْقَطِيْفَةِ۔ (ابوبکر صدیق رضہ نے کہا) ہمارے پاس مسلمانوں کے مال یعنی بیت المال میں کی کوئی چیز نہیں ہے بجز اس پھٹی پرانی چادر کے۔

جَرْدُ قَطِيْفَةٍ۔ یعنی قَطِيْفَةٌ جَرْدٌ۔ پرانی چادر (یہ عرب لوگ کہتے ہیں)۔

كَانَ صَدَاقُ فَاطِمَةَ جَرْدُ بُرْدٍ خُطِيَّةٍ وَجَرْدُ قَطِيْفَةٍ اِنْجَرَدَ خَمْلُهَا۔ حضرت فاطمہؓ کا مہر ایک خطی چادر تھی پرانی۔ اور ایک دوسری پرانی چادر جس کا سرا جونا (پرانا) ہو گیا تھا۔

رَاَيْتُ اُمِّيْ فِي الْمَنَامِ وَفِيْ يَدِهَا شَحْمَةٌ وَعَلٰى فَرْجِهَا جَرِيْدَةٌ۔ (ایک عورت نے حضرت عائشہ رضہ سے عرض کیا) میں نے خواب میں اپنی ماں کو دیکھا کہ اُس کے ہاتھ میں چربی کا ایک ٹکڑا ہے اور اُس کے فرج پر (شرمگاہ پر) ایک پرانا چیتھڑا ہے۔

اِئْتِنِيْ بِجَرِيْدَةٍ۔ میرے پاس ایک کھجور کی ڈالی لا۔

جَرِيْدَہ۔ ڈالی۔ اُس کی جمع جَرِيْدٌ ہے۔

كُتِبَ الْقُرْاٰنُ فِيْ جَرَائِدَ۔ قرآن ڈالیوں پر لکھا گیا (کیونکہ کاغذ اُس وقت کم ملتا تھا)۔

اَوْصٰى بُرَيْدَةُ اَنْ يُجْعَلَ فِيْ قَبْرِهٖ جَرِيْدَةٌ۔ بریدہ نے یہ وصیت کی کہ انکی قبر پر ایک ہری ڈالی لگا دی جائے (کیونکہ آنحضرت صہ نے ایک قبر پر دو ڈالیاں لگا دی تھیں، اور فرمایا تھا جبتک یہ نہ سوکھیں شاید اُن کے عذاب میں تخفیف ہو)۔

ثُمَّ اَخَذَ جَرِيْدَةً۔ پھر آپ نے کھجور کی ایک ہری ڈال لی۔

تَجَرَّدَ لِاِحْرَامِهٖ۔ آپ نے احرام باندھنے کے لئے کپڑے اُتارے۔

لَاَنَّهٗ جُرِّدَ مِنْ ثِيَابِهٖ۔ حضرت حمزہ کے کپڑے اُتار لئے گئے تھے (شہادت کے بعد کافروں نے اُن کو ننگا کر دیا تھا)۔

اَلْجَرَادُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ۔ ٹڈی دریا کے شکار میں داخل ہے (یعنی جیسے دریا کا شکار احرام والے کو درست ہے ایسے ہی ٹڈی کا بھی شکار حالت احرام میں درست ہے یا جیسے دریا کا جانور بغیر ذبح کے درست ہے ایسے ہی ٹڈی بھی ذبح کئے بغیر حلال ہے یا ٹڈی کی پیدائش مچھلیوں سے ہوتی ہے۔)

اَلْجَرَادُ نَثْرَةُ حُوْتٍ۔ ٹڈی مچھلی کی چھینک ہے۔

نَاْكُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ۔ ہم آنحضرت صہ کے ساتھ ٹڈیاں کھاتے (اُسکا یہ مطلب نہیں کہ آپ نے بھی ٹڈی کھائی کیونکہ دوسری روایت میں ہے کہ آپ ٹڈی نہیں کھاتے تھے)۔

سُئِلَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ لَا اٰكُلُهٗ وَلَا اُحَرِّمُهٗ آپ سے پوچھا گیا ٹڈی کھانا کیسا ہے فرمایا نہ میں اس کو کھاتا ہوں نہ حرام کرتا ہوں (ایسا ہی آپ نے گوہ

یعنی گورخر کے باب میں فرمایا دونوں جانور حلال ہیں مگر حنفیہ نے ٹڈی کو تو درست رکھا ہے اور گورخر کو حرام یا مکروہ کہا ہے ان کو یہ خبر نہیں ہوئی کہ گورخر تو عربوں کی عام غذا تھی چنانچہ فردوسی کہتا ہے ؎

زشیر شتر خوردن و سوسمار۔ عرب را بجائے رسید ست کار

اور آنحضرتؐ نے طبعی نفرت کی وجہ سے اسکو نہیں کھایا نہ یہ کہ وہ حرام تھا اور دوسرے صحابہ نے فراغت کے ساتھ آپ کے دسترخوان پر اس کو کھایا اگر حرام ہوتا تو آپ کسی کو نہ کھانے دیتے۔)

نَخَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِّنْ ذَهَبٍ۔ حضرت ایوبؑ پر سونے کی ٹڈیاں گریں (یعنی سونے کے ٹکڑے ٹڈی کی شکل پر گرے)۔

يُقَالُ لَهُ الْجَرَادَةُ۔ اس گھوڑے کا نام جرادہ تھا۔

كَتَبَ فِي الْجَارُوْدِ۔ حضرت عمرؓ نے جارود (حضرت عمرو صحابی) کے باب میں لکھا یعنی اُن کی گواہی کے مقدمہ میں جو قدامہ پر انہوں نے دی تھی کہ قدامہ نے شراب پیا۔

جَلَدَهٗ بِجَرِيْدَتَيْنِ نَحْوَ اَرْبَعِيْنَ۔ دو ڈالیوں کی چالیس ماریں یا کچھ ایسی ہی لگائیں (دونوں کو ملا کر مارا تو اسی ماریں ہو گئیں یا ہر ایک سے چالیس چالیس ماریں لگائیں۔)

كَانَتْ فِيْهَا اَجَارِدُ اَمْسَكَتِ الْمَاءَ۔ کچھ زمینیں صاف پٹپر بن گھاس کے تھیں انھوں پانی کو روک رکھا۔

اِنَّكُمْ فِيْ اَرْضٍ جَرَدِيَّةٍ۔ تم ایسی زمین میں ہو جہاں سبزہ نہیں (روئیدگی نہیں)۔

فَرَمَيْتُهٗ عَلٰى جُرَيْدَاءِ مَتْنِهٖ۔ میں نے اسکو پیٹھ کے بل پھینک مارا۔ چت کر دیا۔

فَغَنَّتْهُ الْجَرَادَتَانِ۔ دونوں جرادوں نے اسکو گانا سنایا (یہ دونوں رنڈیاں تھیں مکہ میں جو خوش آواز اور گانے میں مشہور تھیں)۔

اَرْضٌ مَجْرُوْدَةٌ۔ خالی پٹپر زمین جس پر روئیدگی نہ رہی ہو ٹڈیوں نے اس کو کھا لیا ہو۔

جَرْدَلَةٌ۔ گرنے کے قریب ہونا۔

فَمِنْهُمُ الْمُوْبَقُ بِعَمَلِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ يُّجَرْدَلُ۔ ایک روایت میں فَمِنْهُمُ الْمُجَرْدَلُ۔ ہے یعنی ان میں کوئی دوزخ میں گرنے کے قریب ہوگا۔ ایک روایت میں فَمِنْهُمُ الْمُخَرْدَلُ ہے خائے معجمہ سے یعنی اُس کے بدن کے ٹکڑے آنکڑوں سے کٹ جائیں گے بعضوں نے اَلْمُجَرْذَلُ روایت کیا ہے زائے معجمہ اور جیم سے۔ یہ وہم ہے۔

جَرَذٌ۔ موترا۔

جُرَذٌ۔ بڑا چوہا۔ اُس کی جمع جُرْذَانٌ ہے یا جِرْذَانٌ اُمُّ جِرْذَانٍ اور جَرَاذِيْنُ۔ ایک قسم کی کھجور ہے۔

اَرْضٌ جَرِذَةٌ۔ چوہے والی زمین۔

اَرْضُنَا كَثِيْرَةُ الْجُرْذَانِ۔ ہماری زمین میں چوہے بہت ہیں۔ دجاحظ نے کہا جُرَذ اور فار میں ایسا فرق ہے جیسے گائے اور بھینس میں۔

جَرٌّ۔ چلتے چلتے چرنا یا چلتے چلتے چرانا، زچگی کے دن بڑھ جانا تصور کرنا۔

جَرِيْرَةٌ۔ قصور۔

يَا مُحَمَّدُ بِمَ اَخَذْتَنِيْ قَالَ بِجَرِيْرَةِ حُلَفَائِكَ اے محمدؐ تم نے مجھ کو کس جرم میں گرفتار کیا ہے آپؐ نے فرمایا تیرے قسم کھائے دوستوں کے جرم میں (یہ شخص بنی عقیل میں سے تھا جو ثقیف کے حلیف تھے ثقیف نے آنحضرتؐ سے بدعہدی کی اور مسلمانوں کو قید کر لیا آخر یہ شخص اُن کے فدیہ میں دیا گیا۔

Marfat.com

کو اُس شخص نے یہ کہا کہ میں مسلمان ہو گیا تھا مگر قید ہو جانے کے بعد آپ نے اُس کا یہ قول مسلم نہیں رکھا فرمایا جسوقت تو اپنے نفس کا خود مالک یعنی آزاد تھا اُسوقت اسلام کا کلمہ کہتا تو کامیاب ہوتا۔ بعضوں نے کہا آنحضرت ؐ کو اللہ تعالیٰ نے بتلا دیا ہو گا کہ یہ دل سے مسلمان نہیں ہوا اور لوگوں کو ایسا کرنا درست نہیں (یعنی باوجود اسلام لانے کے اُسکی تصدیق نہ کرنا اُس کو کافروں کے پاس بھیجدینا اُن کے حوالے کرنا)۔

ثُمَّ بَايَعَهُ عَلَى اَنْ لَا يَجُرَّ عَلَيْهِ اِلَّا نَفْسَهُ۔ پھر اُس نے آپ سے بیعت کی اس شرط پر کہ میرے قصور میں بس میں ہی پکڑا جاؤں (باپ یا بھائی یا دوسرے عزیزوں سے میرے قصور کا مواخذہ نہ ہو)۔

لَا تُجَارِ اَخَاكَ وَلَا تُشَارِهِ۔ اپنے بھائی پر قصور کا مواخذہ مت ڈال اور اُس سے برائی نہ کر بعضوں نے کہا لَا تُجَارِ کا معنی یہ ہے کہ اُسکا حق دینے میں ٹالم ٹولا نہ کر۔ بعضوں نے لَا تُجَارِ بہ خفت راء روایت کیا ہے یعنی اُس کے ساتھ ہارجیت نہ کر)

طَعَنْتُ مُسَيْلَمَةَ وَمَشٰى فِي الرُّمْحِ فَنَادَانِيْ رَجُلٌ اَنْ اَجْرِرْهُ الرُّمْحَ فَلَمْ اَفْهَمْ فَنَادَانِيْ اَلْقِ الرُّمْحَ مِنْ يَدَيْكَ۔ میں نے مسیلمہ (کذاب) کو برچھا مارا برچھا لگا ہوا وہ چلا میں پیچھے پیچھے برچھا تھامے ہوئے ایک شخص نے مجھ کو آواز دی اَجْرِرْهُ الرُّمْحَ۔ میں اُسکا مطلب نہیں سمجھا۔ اُس نے پھر آواز دی ارے برچھا چھوڑ دے (اُسکو برچھا لگا ہوا جانے دے)۔

اَجِرَّ لِيْ سَرَاوِيْلِيْ۔ میرا پاجامہ رہنے دے میں اُس کو گھسیٹتا رہوں (اُس کو پہنے پہنے چلتا رہوں۔ بعضوں نے اَجْزُ لِيْ بہ خفت راء روایت کیا ہے

اِجَارَهُ سے یعنی میرے بدن پر رہنے دے ابن اثیر نے کہا اس حدیث میں ادغام غیر حجاز والوں کی بولی ہے اور اگلی حدیث میں اظہار یہ حجاز والوں کی بولی ہے۔)

لَا صَدَقَةَ فِي الْاِبِلِ الْجَارَّةِ۔ اُن اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں ہے جو کام کاج محنت مزدوری کرتے ہوں (نکیل پکڑ کر چلائے جاتے ہوں)۔

مَعَهُ فَرَسٌ حَرُوْنٌ وَجَمَلٌ جَرُوْرٌ۔ اُن کیساتھ ایک خندہ گھوڑا اور ایک شریر اونٹ تھا۔

لَوْلَا اَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلَيْهَا يَعْنِيْ زَمْزَمَ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ حَتّٰى يُؤَثِّرَ الْجَرِيْرُ بِظَهْرِيْ۔ اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ لوگ تم پر پل پڑیں گے (پھر تم زمزم کا پانی کھینچ ہی نہ سکو گے) تو میں بھی تمہارے ساتھ یہاں تک پانی نکالتا کہ رسّی کا نشان میری پیٹھ پر پڑ جاتا۔

مَا مِنْ عَبْدٍ يَنَامُ بِاللَّيْلِ اِلَّا عَلٰى رَاْسِهٖ جَرِيْرٌ مَعْقُوْدٌ۔ جو بندہ رات کو سوتا ہے اُس کے سر پر ایک گرہ دی ہوئی رسّی رہتی ہے۔

اَيْنَ اَسِمُ قَالَ فِيْ مَوْضِعِ الْجَرِيْرِ مِنَ السَّالِفَةِ میں اپنے اونٹوں پر کہاں داغ لگاؤں فرمایا جہاں رسّی رہتی ہے گردن کے آگے کے حصے پر۔

خَلُّوْا بَيْنَ جَرِيْرٍ وَالْجَرِيْرِ۔ جریر بن عبداللہ کو اُسکی باگ دیدو۔

مَنْ اَصْبَحَ عَلٰى غَيْرِ وِتْرٍ اَصْبَحَ وَعَلٰى رَاْسِهٖ جَرِيْرٌ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا۔ جو شخص وتر نہ پڑھے اور صبح ہو جائے تو اُسکے سر پر ستر ہاتھ کی رسی ہو گی۔

اِنَّ رَجُلًا كَانَ يَجُرُّ الْجَرِيْرَ فَاَصَابَ صَاعَيْنِ مِنْ تَمْرٍ فَتَصَدَّقَ بِاَحَدِهِمَا۔ ایک شخص رسّی کھینچا کرتا تھا (پانی بھرا کرتا تھا) اُس کو دو صاع کھجور

Marfat.com

کی اجرت میں ملے اُس نے ایک صاع خیرات کر دیا
هَلُمَّ جَرًّا۔ اسی طرح چلے آؤ۔ یا اسی طرح کھینچے آؤ
یہ محاورہ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ برابر ایسا ہی کرتے
رہو یا ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہے۔

نَصَبْتُ عَلٰی بَابِ حُجْرَتِیْ عَبَاءَۃً وَّعَلٰی مَجَرِّ بَیْتِیْ سِتْرًا۔ میں نے اپنی کوٹھری کے دروازے پر ایک کملی لگائی اور چھجے پر ایک پردہ لٹکایا۔

اَلْمَجَرَّۃُ بَابُ السَّمَاءِ۔ مجرہ وہ سفیدی جو آسمان پر دکھائی دیتی ہے (یعنی کہکشاں) آسمان کا دروازہ ہے۔

خَطَبَ عَلٰی نَاقَتِہٖ وَهِیَ تَقْصَعُ بِجِرَّتِهَا۔ جِرّہ بالکسر جانور کا معدہ۔ بعضوں نے کہا معدے میں سے جو غذا جانور نکالتا ہے پھر منہ میں لاکر اُسکو چباتا ہے۔ (یعنی جگالی) آنحضرتؐ نے اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر خطبہ سنایا وہ زور سے جگالی کر رہی تھی۔

اِجْتَرَّ۔ جگالی کی۔

فَضَرَبَ ظَهْرَ الشَّاۃِ فَاجْتَرَّتْ وَدَرَّتْ۔ آنحضرتؐ نے بکری کی پیٹھ پر مارا وہ جگالی کرنے لگی دودھ دینے لگی۔

لَا یَصْلُحُ هٰذَا الْاَمْرُ اِلَّا لِمَنْ لَّا یَحْنَقُ عَلٰی جِرَّتِہٖ۔ یہ خلافت اور حکومت اُسی کو سزاوار ہے جو اپنی رعیت پر غصہ نہ کرے (بلکہ بردبار حلیم رحیم دل ہو)۔

اِنَّہٗ حَارٌّ جَارٌّ یا حَارٌّ یَارٌّ۔ حارّ کا جوڑ ہے کچھ معنی نہیں رکھتا جیسے کہتے ہیں گرم درم چیز وغیرہ۔

نَهٰی عَنْ نَبِیْذِ الْجِرَارِ۔ ٹھلیوں کے نبیذ سے آپؐ نے منع فرمایا۔

جَرَّۃٌ مٹی کی ٹھلیا۔ جَرٌّ اور جِرَارٌ اُس کی جمع ہے یہاں وہ ٹھلیاں مراد ہیں جو روغنی ہوں کیونکہ ان میں جو نبیذ رکھا جائے وہ بہت جلد تیزی اور نشہ پیدا کرتا ہے۔

عَطُّوا الْجِرَارَ۔ گھڑوں کو ڈھانپ دو۔

اِنَّ لِیْ جَرَّۃً فِیْ جَرٍّ۔ گھڑوں میں میرا ایک گھڑا ہے۔

رَاَیْتُہٗ یَوْمَ اُحُدٍ عِنْدَ جُرِّ الْجَبَلِ۔ میں نے آپؐ کو احد کے دن پہاڑ کے نشیبی حصہ میں دیکھا (یعنی تلے میں)۔

سُئِلَ عَنْ اَکْلِ الْجِرِّیِّ۔ بام مچھلی کھانا کیسا ہے اُن سے پوچھا گیا جسکو جِرِّیث بھی کہتے ہیں یعنی مار ماہی (اُسپر چھلکا نہیں ہوتا یہ امامیہ کے نزدیک حلال نہیں۔ جمہور اہل سنت کے نزدیک حلال ہے)۔

اِنَّہٗ کَانَ یَنْهٰی عَنْ اَکْلِ الْجِرِّیِّ وَالْجِرِّیْثِ۔ حضرت علی رض بام مچھلی کے کھانے سے منع کرتے تھے (کیونکہ وہ سانپ کے مشابہ ہوتی ہے مگر یہ ممانعت بطور کراہت تنزیہی کے ہوگی اسلئے کہ قرآن میں اُحِلَّ لَکُمْ صَیْدُ الْبَحْرِ ہے یہ دریا کے ہر جانور کو حلال کرتا ہے اکثر ائمہ کا یہی قول ہے)

دَخَلَتِ النَّارَ مِنْ جَرَّا هِرَّۃٍ۔ ایک عورت بلی کی وجہ سے دوزخ میں گئی۔

فَاِنَّمَا تَرَکَهَا مِنْ جَرَّایَ۔ اُس نے میری وجہ سے اُس کو چھوڑ دیا۔ بعضوں نے مِنْ جَرَّایَ کی جگہ جَرَّایَ روایت کیا ہے یہ تخفیف ہے مِنْ جَرَّایَ کی۔

قَتَلَ بِجَرِیْرَۃِ نَفْسِہٖ فَقُتِلَ۔ خود قصور کیا دوسرے کو ناحق قتل کیا اُس کے قصاص میں قتل کیا گیا۔

خَرَجَ غَضْبَانَ یَجُرُّ رِدَاءَہٗ۔ غصے میں نکلے چادر گھسیٹتے ہوئے (پوری طرح اوڑھا بھی نہیں کیونکہ نکلنے کی جلدی تھی)۔

اَلْقَتْلُ قَدِ اسْتَحَرَّ۔ کشت و خون بہت سخت ہوگیا

ضَمَانُ الْجَرِیْرَۃِ۔ قصور کا تاوان یہ اُسپر واجب

Marfat.com

ہوتا ہے جو کوئی اپنے ذمہ دوسرے کی دیت دینا قبول
کرے مثلاً زید عمرو سے کہے کہ تو میری مدد کر دشمنوں کو
مجھ سے دفع کر میں تیری طرف کی دیت دوں تو میری طرف
سے دے اور زید اس کو قبول کرے۔
مَسْجِدُ جُرَیْرٍ۔ ایک مشہور مسجد ہے کوفہ میں۔
تَقَلَّدْتُ السَّیْفَ فَإِذَا أَنَا أَجُرُّهُ۔ میں نے تلوار
لٹکائی پھر کیا دیکھتا ہوں بوجہ قد چھوٹا ہونے کی وجہ
میں اس کو زمین پر کھینچ رہا ہوں۔
جَرْزٌ۔ کھانا، مار ڈالنا، کاٹ دینا، جڑ سے اکھاڑ ڈالنا۔
جَرُزٌ۔ موٹا ہونا، سخت ہونا۔
جُرَازٌ۔ عمدہ کاٹنے والی تلوار۔
جَرَازٌ۔ ایک بوٹی ہے۔
أَتَی عَلَی أَرْضٍ جُرُزٍ یا جَرْزٍ۔ ایک اجاڑ زمین
پر آئے جہاں پانی اور سبزہ نہ تھا۔
لَتُوجَدَنَّ جُرُزًا لَا یَبْقَی عَلَیْهَا مِنَ الْحَیَوَانِ
أَحَدٌ۔ زمین اجاڑ ہو جائیگی اس پر کوئی جاندار
نہیں رہیگا۔
سَأَلْتُهُ عَنِ اللِّحَافِ مِنَ الثَّعَالِبِ وَالْجُرُزِ
یُصَلَّی فِیْهَا أَمْ لَا۔ میں نے ان سے پوچھا لومڑیوں
کے کھالوں کے کپڑے اور جرز میں نماز پڑھنا درست
ہے یا نہیں۔
جُرْزٌ۔ بالکسر عورتوں کا لباس جو اونٹ کے بال
اور بکریوں کے کھالوں کا ہوتا ہے۔
جَرْسٌ۔ بات کرنا، چاٹنا، ہلکی آواز نکالنا۔
مَا سَمِعْتُ لَهُ جَرْسًا۔ (یہ عرب لوگ کہتے ہیں)
میں نے اس کی آواز نہیں سنی اور جب حِسًّا کے
بعد بولتے ہیں (جیم کو کسرہ دیتے ہیں یوں کہتے ہیں
مَا سَمِعْتُ لَهُ حِسًّا وَلَا جِرْسًا میں نے نہ اس کی آہٹ
سنی نہ آواز۔

جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ۔ اس کی مکھی نے عرفط کھایا
ہوگا (عرفط ایک درخت ہے جس میں سے بدبودار
گوند نکلتا ہے)۔
فَیَسْمَعُونَ صَوْتَ جَرْسِ طَیْرِ الْجَنَّةِ۔ وہ بہشت
کے پرندوں کی آواز سنیں گے (یعنی ان کی چونچ کی
آواز جو کھاتے وقت نکلتی ہے)۔
فَأَقْبَلَ الْقَوْمُ یَدِبُّونَ وَیُخْفُونَ الْجَرْسَ۔
لوگ آئے چپکے چپکے چلتے جوتیاں (پاؤں) کی آواز چھپاتے
ہوئے۔
أَرْضٌ خَصْبَةٌ جَرِسَةٌ۔ ہری بھری زمین کھنکھناتی
ہوئی یہ صَلْصَال کی تفسیر ہے۔
وَکَانَتْ مُجَرَّسَةً۔ آنحضرتؐ کی اونٹنی سواری
آزمودہ تھی۔
مُجَرَّسٌ۔ شخص آزمودہ کار خبردار۔
قَدْ جَرَّسَتْكَ الدُّهُورُ۔ تم کو زمانہ نے ہوشیار
تجربہ کار کر دیا ہے ایک روایت میں جَرَّشَتْكَ بر
شین معجمہ ہے معنی وہی ہے مگر لغت سے اس کی تائید
نہیں ہوتی۔
لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِکَةُ رُفْقَةً فِیْهَا جَرَسٌ۔
فرشتے سفر میں ان لوگوں کے ساتھ نہیں رہتے
جن کے پاس گھنٹہ ہو (جو جانور کے گلے میں رہتا ہے
اور چلنے میں آواز دیتا ہے)۔
صَلْصَلَةُ الْجَرَسِ۔ گھنٹے کی آواز۔
جَرْشٌ۔ سخت چیز کھانے کی آواز، سانپ کی کینچلی کے نکلنے
کی آواز، ہلکا دوڑنا، کھجلانا، چھیلنا، ملنا۔
جِرْشٌ۔ نفس۔
جُوَارِش۔ میٹھی دوا جو یونانی حکیم بناتے ہیں اس کی بہت
سی قسمیں ہیں۔
لَوْ رَأَیْتُ الْوُعُولَ تَجْرُشُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْهَا

Marfat.com

مَا هِجْتُهَا۔ اگر میں جنگلی بکریوں کو اُس کے دونوں کناروں میں کھاتے اور چرتے دیکھوں تو بھی اُن کو نہ چھیڑوں (کیونکہ آنحضرتؐ نے وہاں کا شکار منع کیا ہے ایک روایت میں تَجْرُسُ ہے سین مہملہ سے ایک میں تَجْرُشُ ہے۔

جُرَش۔ یمن کا ایک پرگنہ ہے۔

جَرَش۔ ایک شہر ہے شام میں۔

اَتَاهُ بِجَرْشٍ مِّنَ اللَّيْلِ۔ اخیر رات میں اُس کے پاس آیا۔

مِلْحٌ جَرِيْشٌ۔ جو نمک اچھی طرح نہ کوٹا گیا ہو۔

جَرْضٌ۔ گلا گھونٹنا۔

جَرَضٌ۔ غصہ اور غم کے ساتھ مشکل سے تھوک نگلنا جان کا حلق تک آجانا، اُچھو ہونا۔

حَالَ الْجَرِيْضُ دُوْنَ الْقَرِيْضِ۔ شعرگوئی کو غم اور غصہ نے روکدیا۔ (یہ ایک مثل ہے)۔

اَلَمُ الْمَضَضِ وَغُصَصُ الْجَرَضِ۔ درد کا رنج اور حلق میں اٹکنے کی تکلیفیں۔

هَلْ يَنْتَظِرُ اَهْلُ بَضَاضَةِ الشَّبَابِ اِلَّا عَلَزَ الْقَلَقِ وَغُصَصَ الْجَرَضِ۔ یہ جوانی کی نزاکت والے اور کچھ نہیں اس بات کا انتظار کررہے ہیں کہ پریشانی کی گھبراہٹ اور حلق میں اٹک (جانے) کی تکلیف آن پہنچے۔

جَرْعٌ۔ یا جَرَعٌ پانی کا نگلنا۔

تَجْرِيْعٌ۔ نگلوانا، گھونٹ گھونٹ پلانا۔

جَرَّعَهٗ غُصَصَ الْغَيْظِ۔ اُسکو غصہ کے گھونٹ پلائے۔

جُرْعَه۔ ایک گھونٹ۔

جَرْعَه۔ ایک بار پانی پینا۔

مَا بِهٖ حَاجَةٌ اِلٰى هٰذِهِ الْجُرْعَةِ۔ اُس کو اس گھونٹ کی کوئی احتیاج نہیں۔ ایک روایت میں اَلْجَرْعَةِ ہے بفتح جیم۔

قِيْلَ لَهٗ فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ تَجَرَّعْ فَقَالَ اِنَّمَا يَتَجَرَّعُ اَهْلُ النَّارِ۔ امام حسنؓ سے کہا گیا گرمی کے دن میں تجرع کرو (گھونٹ گھونٹ پیو) انہوں نے کہا تجرع تو دوزخی لوگ کریں گے انہوں نے اس آیت کیطرف اشارہ کیا یتجرعہ ولا یکاد یسیغہ۔

فَاَفْلَتُّ مِنْهُ بِجُرَيْعَةِ الذَّقَنِ۔ میں ہلاکت کے قریب پہنچکر بچ نکلا۔

جُرَيْعَه۔ (تصغیر ہے جُرْعَه کی نہایہ میں ہے) وہ آخری سانس جسکے بعد موت ہوتی ہے (دم واپسیں)

وَكَرِّيْ عَلَى الْمُهْرِ بِالْاَجْرَعِ۔ (عباس بن مرداس کا مصرعہ ہے) یعنی میرا حملہ اجرع میں بچھیرے گھوڑے پر سوار ہوکر۔

اَجْرَعُ۔ کھلا ہوا میدان دشوار گذار۔

بِمُنْفَسِحِ جَرَعَاتٍ۔ ریتی کے ٹیلوں میں یا دشوار میدانوں میں۔ (یہ جَرَعَه کی جمع ہے)۔

جَرَعَه اور جَرْعَاءُ۔ صاف اچھی ریتی کا میدان دشوار گذار زمین یا ٹیلہ جس کے ایکطرف ریت ایک طرف پتھر۔

جِئْتُ يَوْمَ الْجَرَعَةِ۔ میں جرعہ کے دن آیا۔ جَرَعَہ ایک مقام کا نام ہے کوفہ کے قریب، وہاں ایک واقعہ ہوا تھا حضرت عثمانؓ کی خلافت میں انھوں نے سعید بن عاص کو وہاں کا حاکم کرکے بھیجا لیکن کوفہ والے اُس سے راضی نہیں ہوئے اور سعید بن عاص کو بیرنگ واپس کردیا ابوموسیٰ اشعری کو اپنا حاکم بنالیا، اور حضرت عثمان کو اطلاع دی انہوں نے منظور کرلیا۔

نُوْقٌ مُّجَارِيْعُ۔ وہ اونٹنیاں جن میں دودھ کم ہو گیا ہو چند گھونٹ دودھ کے ہوں۔

Marfat.com

لو بقی من الدنیا الا جرعۃ۔ دنیا میں سے بس
ایک گھونٹ باقی ہے (باقی سارا زمانہ گذر گیا)۔
(مترجم:- کہتا ہے چودہ سو برس کے قریب گذرے
مگر ہنوز یہ گھونٹ تمام نہیں ہوا جب ایک گھونٹ کا
زمانہ اس قدر طویل ہے، اور ابھی معلوم نہیں کہ یہ گھونٹ
کب تک رہتا ہے تو ساری دنیا کا زمانہ یقیناً لاکھوں
برس کا ہوگا۔

جرف۔ سب لے لینا، صاف کرنا۔
سیل جراف۔ وہ بہیا جو سب بہا لیجائے کچھ نہ
چھوڑے۔
جارف۔ مرگ عام، منحوس بلا آفت۔
جرف اور جرف۔ کگار، کراڑہ، ندی کا کنارہ جو
ہر وقت کٹتا اور گرتا رہتا ہے۔
مجرفۃ۔ پھاوڑا۔
انہ کان یستعین من الناس بالجرف۔ ابوبکر
صدیقؓ لوگوں کا حال جرف میں پوچھا کرتے یا جرف
میں بن مانگے اور بن پوچھے اُن کو دیتے۔
جرف۔ ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے قریب۔
طاعون جارف۔ طاعون تباہ کر دینے والا (یہ
عبداللہ بن زبیر کے زمانہ میں واقع ہوا تھا)۔
لیس لابن آدم الا بیت یکنہ وثوب یواریہ
وجرف الخبز۔ آدمی کا مال وہی ہے ایک کوٹھڑی
جو اسکو چھپائے (سردی گرمی بارش سے بچائے)
اور کپڑا جو اسکا ستر ڈھانکے اور روٹی کے چند ٹکڑے
(بس اس قدر کافی ہے۔ اور باقی سب فضولیات
ہیں آدمی کو چاہئے کہ جب یہ تینوں چیزیں مل جائیں
تو خدا کا شکر بجالائے زیادہ کی ہوس نہ کرے نہ کسی
دنیادار کی خوشامد کرے)۔
جرف۔ (جمع ہے جرفۃ کی) یعنی روٹی کا ٹکڑا۔

جرف نہر۔ ندی کا کراڑہ۔
علی جرف جہنم۔ دوزخ کے کگار پر۔
جرف الدہر مالہ۔ زمانہ نے اُس کا مال تباہ
کر دیا۔
جرم۔ کاٹنا، برانگیختہ کرنا۔
جرم۔ جسم، رنگ، آواز، حلق۔
جرم اور اجرام اور جریمۃ۔ گناہ، قصور۔
لاجرم۔ ضرور۔
جریم۔ گنہگار۔
اعظم المسلمین جرما من سال عن شیء
لم یحرم فحرم من اجل مسألتہ۔ سب
سے بڑا قصوروار مسلمانوں کا وہ مسلمان ہے جو ایک
چیز کو پوچھے وہ حرام نہ ہو لیکن اُس کے پوچھنے کی وجہ
سے حرام ہو جائے (گویا اُس نے پوچھکر مسلمانوں کو
نقصان پہنچایا اگر نہ پوچھتا تو وہ حلال رہتی اسحدیث
کا موقع آنحضرتؐ کی حیات تک تھا کیونکہ آپ کی
وفات پر وحی موقوف ہو گئی، کسی حلال چیز کے حرام
ہونیکا ڈر نہیں رہا)۔
یرید یتجرم ذلک القرن۔ آپ کا مطلب یہ تھا
کہ یہ قرن گذر جائیگا۔ ایک روایت میں یتخرم ہے
خائے معجمہ سے معنی وہی ہے۔
لاجرم لا فلتحدنہا۔ میں ضرور اُس کی دعا
گذر کر دونگا۔
اتقوا الصبحۃ فانہا مجفرۃ منتنۃ للجرم۔
صبح کے سونے سے بچو اُس سے شہوت بجھ جاتی ہے۔
جسم میں عفونت پیدا ہوتی ہے۔
کان حسن الجرم۔ اس کا جسم خوبصورت تھا یا
خوش آواز تھا۔
والذی اخرج العذق من الجریمۃ والنار

Marfat.com

بِنَ النَّوْشِیمَۃِ ۔ قسم ہے اُس خدا کی جس نے کھجور کا
درخت ایک گٹھلی سے نکالا اور پتھر سے آگ نکالی۔
مَنْ اَجْرَمَ اِلٰی آلِ مُحَمَّدٍ۔ جس نے حضرت محمدؐ کی
آل کا قصور کیا۔ اُنکا حق تلف کیا۔
بَنِیْ جَرْمٍ ۔ ایک قبیلہ ہے۔
جَرْمَزَۃٌ ۔ سمٹ جانا، اکٹھا ہونا، لوٹنا، بھاگنا۔
جُرْمُوزٌ ۔ ہاتھ پاؤں، حوض، بھیڑیا۔ اسکی جمع
جَرَامِیْز ہے۔
اِنَّہٗ کَانَ یَجْمَعُ جَرَامِیْزَہٗ وَیَثِبُ عَلَی الْفَرَسِ
حضرت عمرؓ اپنے ہاتھ پاؤں کو سمیٹ کر گھوڑے پر
کود جاتے (سبحان اللہ آپ کی مستعدی بڑھاپے
کی حالت میں اور سپاہگری آپ کی۔ نالائق اولاد
ہم لوگ ہیں جو کچھ بزرگوں نے ملک ومال کمایا تھا وہ
بھی کھو دیا۔ اپنی ذات سے تو پیدا کرنا کجا)
لَوْ جَمَعْتَ جَرَامِیْزَکَ فَوَثَبْتَ۔ کاش تو اپنے ہاتھ
پاؤں جوڑ کر کود جاتا۔
جَرْمَزَ مَوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ۔ ابن عباسؓ کا غلام
(عکرمہ) بھاگ نکلا، ہٹ گیا۔ (صحیح فتویٰ نہ دے سکا۔
یہ شعبی کا قول ہے۔)
اَقْبَلْتُ مُجْرَمِّزًا حَتّٰی اقْعَنْبَیْتُ بَیْنَ یَدَیِ
الْحَسَنِ۔ میں ہاتھ پاؤں جوڑے اور سمیٹے ہوئے
آیا اور امام حسن بصری کے سامنے بیٹھ گیا۔ (مجرمزا
اصل میں مُجْرَنْمِزًا تھا اِجْرِنْزَام سے نون کو میم سے
بدلکر میم کو میم میں ادغام کردیا۔)
اِبْنُ جُرْمُوزٍ۔ حضرت زبیر کا قاتل ہے کمبخت نے
جب آپ سو رہے تھے آپ کا گلا کاٹ لیا۔
جَرْنٌ۔ پیسنا۔
جُرُوْنٌ۔ عادت کرلینا۔
اِجْرَانٌ۔ غلہ کا کھلیان میں اکٹھا کرنا

اِنَّ نَاقَتَہٗ تَلَحْلَحَتْ عِنْدَ بَیْتِ اَبِیْ اَیُّوْبَ
اَرْزَمَتْ وَوَضَعَتْ جِرَانَہَا۔ آنحضرتؐ کی او
(جب آپ ہجرت کرکے مدینہ میں تشریف لائے) اب
انصاری کے گھر اڑ گئی اور آواز کرنے لگی اور اپنی
زمین پر رکھدی۔ (جران گردن کے اندر کا جانب
محیط میں ہے کہ جران اونٹ کی گردن سرے سے لیک
نحر کے مقام تک یعنی مذبح سے منحر تک۔)
حَتّٰی ضَرَبَ الْحَقُّ بِجِرَانِہٖ۔ یہاں تک کہ حق نے
اپنی گردن رکھدی (یعنی دین حق قائم اور پائدار ہ
دین کو اونٹ سے تشبیہ دی اُونٹ جب کہیں ٹھہر
جاتا ہے آرام لیتا ہے تو گردن زمین پر دراز کردیتا
ہے۔)
لَا قَطْعَ فِیْ ثَمَرٍ حَتّٰی یُؤْوِیَہُ الْجَرِیْنُ۔ پھل اور
میوے کی چوری میں ہاتھ نہ کاٹا جائے گا جبتک وہ
کھلیان (کھلے) میں (کاٹ کر) نہ رکھا جائے۔ اگر درخت
پر لگا ہوا میوہ یا پھل یا اناج کوئی چرا کر لیجائے تو اُس
کا ہاتھ نہ کاٹا جائیگا۔ لیکن دوسری کوئی سزا جو حاکم
سمجھے دے سکتا ہے)۔
جَرِیْنٌ۔ کھلیان اُس کی جمع جُرُنٌ ہے۔
اِنَّہٗ کَانَ لَہٗ جُرُنٌ مِنْ تَمْرٍ۔ اُن کے لئے کئی کھلیان
تھے کھجور کے۔
کَانُوْا یَشْتَرِطُوْنَ قُمَامَۃَ الْجُرُنِ۔ وہ شرط لگاتے
تھے کہ کھلیانوں کی جھاڑن جھوڑن (جو نیچے بچ رہتا
ہے) ہم لیں گے۔
فَوَضَعَا جُرُنَہُمَا عَلَی الْاَرْضِ۔ دونوں اُونٹوں
نے اپنی گردنیں زمین پر رکھدیں (جران کی بھی جمع
جُرُن آتی ہے)
فَاِذَا ضَمَّہُ الْجَرِیْنُ۔ جب کھلیان نے اُسکو اکٹھا
کرلیا، جوڑ لیا ملا لیا۔

Marfat.com

قَدْ لَكَتْ بِجِرَانِهَا الْقَبْرُ وَهِيَ تَرْغُوا۔ اس نے اپنی گردن قبر سے رگڑی اور آواز کر رہی تھی۔
-ایک قبیلہ ہے یمن میں حضرت اسماعیلؑ کی شادی اُسی قبیلے میں ہوئی تھی۔
-بحرکات ثلثہ جیم، چھوٹی چیز انار ہو یا خربوزہ یا لکڑی اُس کی جمع اَجْرٌ جو اصل میں اَجْرُوٌ تھا اور اَجْرِيَةٌ اور اَجْرَاءٌ ہے۔
اُتِيَ بِقِنَاعٍ جِرْوٍ۔ آنحضرتؐ کے پاس ایک طبق لکڑی یا انار کا لایا گیا۔
اُهْدِيَ لَهُ اَجْرٌ زُغْبٌ۔ آپ کو لکڑیاں تحفہ دی گئیں جن پر نرم نرم روئیں تھے۔
وَقَعَ فِي نَفْسِهِ جِرْوُ كَلْبٍ۔ آپ کے دل میں کتے کے پلے کا خیال آیا۔
-یاجریانٌ یاجریۃٌ۔ بہنا، گذرنا، واقع ہونا۔
تَجْرِيَه -وکیل بناکر بھیجنا۔
اِجْرَاءٌ۔ بہانا، جاری کرنا، نافذ کرنا۔
مُجَارَاةٌ۔ گفتگو کرنا، کسی کے ساتھ موافقت کرنا دشمن کی بعضی باتیں مان لینا کہ آئندہ اُس کی غلطی ظاہر ہو۔
فَاَرْسَلُوْا جَرِيًّا۔ انھوں نے ایک وکیل بھیجا۔
قُوْلُوْا بِقَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ۔ تم جو کہتے ہو وہ کہو ایسا نہ ہو کہ شیطان کے وکیل بن جاؤ، یا جرأت دلا دے، شیطان تم کو (میری تعریف کرتے کرتے، مجھکو حد سے بڑھا دو بندے کو خدا کی طرح کرو جیسے بعضے مولود یہ قصائد نعتیہ میں آنحضرتؐ کی تعریف ایسی کہتے ہیں جس سے پروردگار کی شان میں بے ادبی ہو جاتی ہے)۔
اِذَا مَاتَ ابْنُ آدَمَ اِنْقَطَعَ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ ثَلٰثٍ جب آدمی مرجاتا ہے تو اُسکا نامۂ اعمال بند ہو جاتا ہے

(اُس پر مہر کر دی جاتی ہے، اب اگر کوئی نیک عمل کرنا چاہے کرے تو اُس کا ثواب نامۂ اعمال میں نہیں لکھا جاتا کیونکہ مرتے ہی ثواب اور عقاب کا کھاتہ فرشتے بند کر دیتے ہیں) مگر تین باتوں کا ثواب مرنے کے بعد بھی نامۂ اعمال میں درج ہوتا رہتا ہے ایک اُن میں صدقہ جاریہ ہے یعنی ایسا وقف جس سے لوگ فائدہ اٹھاتے رہیں مثلاً دین کا مدرسہ بنایا جائے مسجد یا پل یا سرا مسافرخانہ بنا جائے کنواں بنا جائے دین کی کتاب تالیف یا ترجمہ یا طبع کرا جائے، بعضے اہل حدیث نے اس حدیث کو یہ دلیل لی ہے کہ اموات سے دعا کا سوال کرنا جائز نہیں (یعنی یہ کہ وہ زائر کے مطلب کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں نہ یہ کہ خود میت سے دعا کیجائے کہ آپ ہم کو فرزند دو یا روپیہ دو یا دولت دو یا عمر دراز کر دو یا بیماری سے چنگا کر دو یہ تو شرک ہے کیونکہ دعا عبادت ہے اور عبادت غیر خدا کی بالاتفاق شرک ہے) کیونکہ اُن کے اعمال منقطع ہو گئے ہیں حالانکہ یہ اُن کی غلطی ہے انبیاء اللہ اور اولیاء اللہ سے اُن کی قبروں پر دعا کا سوال کر سکتے ہیں اسی طرح خواب میں۔ اعمال کے انقطاع سے یہ مراد ہے کہ مرنے کے بعد اُن کا کوئی عمل نامۂ اعمال میں شریک نہیں کیا جاتا نہ یہ کہ وہ کوئی عمل ہی نہیں کر سکتے احادیث صحیحہ سے انبیاء کے عمل بعد از موت ثابت ہیں اور اولیاء اللہ سے بعد از موت بھی طرح طرح کے فیوض اور برکات ہونا متواتر منقول ہے۔ ثابت بنانی کے قبر میں جھانکا تو دیکھا وہ نماز پڑھ رہے ہیں۔ حضرت نظام الدین اولیاءؒ نے اپنی والدہ کی قبر پر جاکر کہا اماں اسی وقت پروردگار کی بارگاہ میں جاؤ اور اس خلجی سلطان کا علاج کراؤ جس نے مجھ کو تنگ کر دیا ہے، یہ واقعہ عصر کے وقت ہوا اور اسی روز مغرب کے بعد سلطان

Marfat.com

مارا گیا۔

اَلْاَرْزَاقُ جَارِیَۃٌ۔ معاشیں برابر مل رہی ہیں۔

مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِیُجَارِیَ بِہِ الْعُلَمَاءَ۔ جو شخص علم اس لئے حاصل کرنا چاہے کہ عالموں سے مقابلہ کرے اُن سے ہمسری اور برابری جتائے بحث اور گفتگو کرے تا کہ لوگوں میں اپنی فوقیت ظاہر ہو۔

تَتَجَارٰی بِہِمُ الْاَھْوَاءُ کَمَا یَتَجَارَی الْکَلْبُ بِصَاحِبِہٖ۔ خواہشیں اور آرزوئیں اُن میں ایسی پھیلیں گی جیسے کلب کی بیماری بیمار میں پھیل جاتی ہے (کلب وہ بیماری ہے جو دیوانے کتے کو ہو جاتی ہے جس کو کاٹ کھائے اُس کو بھی یہی بیماری ہو جاتی ہے پھر وہ جس کو کاٹے اُسکو بھی۔ غرض یہ بیماری پھیلتی چلی جاتی ہے اُس کا زہر سارے بدن میں فوراً سرایت کر جاتا ہے اللہ محفوظ رکھے)۔

اِذَا اَجْرَیْتَ الْمَاءَ عَلَی الْمَاءِ اَجْزَأَ عَنْکَ۔ پیشاب کے بعد جب تو ذکر پر پانی بہادے بس یہ کافی ہے اب ذکر کا نچوڑنا یا سونتنا یا ڈھیلا سکھاتے پھرنا یا کجامہ ہاتھ میں لئے ہوئے اِدھر اُدھر ٹہلنا کھنکھارنا تلے اوپر ہونا یہ سب جاہلوں کے کام ہیں، بعضوں نے کہا استبرا بہتر ہے تاکہ جو قطرہ ذکر میں رہ گیا ہو وہ نکل جائے۔

اَمْسَکَ اللّٰہُ جِرْیَۃَ الْمَاءِ۔ اللہ نے پانی کا بہنا روک دیا۔

وَعَالَ قَلَمُ زَکَرِیَّا الْجِرْیَۃَ وَجَرَتِ الْاَقْلَامُ مَعَ جِرْیَۃِ الْمَاءِ۔ حضرت زکریا کا قلم پانی کی روانی پر غالب آیا کھڑا رہ گیا دوسرے سب قلم پانی کے بہاؤ میں بہہ گئے۔

کَانَ بَعْدَ ذٰلِکَ لَا یُجَارٰی۔ اُس کے بعد پھر کوئی گھوڑا دوڑ میں اُسکا مقابلہ نہ کر سکتا۔

اَلشَّیْطَانُ یَجْرِیْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَی الدَّمِ۔ شیطان خون کی طرح آدمی کے بدن میں رینگتا ہے (کیونکہ شیطان جنوں میں سے ہے اور ایک جسم لطیف ہے اُسکا رینگنا اور رگوں میں سما جانا عقل کے خلاف نہیں ہے۔ دیکھو ریاح کس طرح پیٹ میں سما جاتے ہیں اور پھرتی ہیں۔

وَجَرَتِ السُّنَّۃُ بَیْنَہُمَا۔ لعان کرنیوالے جورو خصم میں جدائی ہو جانا ہمیشہ کے لئے شریعت ہو گئی۔

جِرِّیٌّ۔ بام مچھلی یا جس مچھلی پر پوست نہ ہو۔

تَجْرِیْ بِہِمْ اَعْمَالُہُمْ۔ اپنے اپنے عملوں کے موافق پلصراط پر سے گذریں گے۔

قَدْ سَابَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُسَامَۃَ بْنَ زَیْدٍ وَاَجْرَی الْخَیْلَ۔ آنحضرتؐ نے اسامہ بن زید سے آگے نکلجانے کی شرط کی اور گھوڑ دونکو دوڑایا۔

جَرَی الْقَلَمُ بِمَا فِیْہِ۔ قلم اسی طرح پر چلا جو لوح محفوظ میں قرار پا چکا تھا۔

جَرٰی عَلَیْہِ الْقَلَمُ۔ اُس کی تقدیر میں جو لکھا تھا وہی ہوا۔

یَسْتَقْبِلُ جِرْیَتَہٗ۔ پانی کے بہاؤ پر منہ کرے۔

جَارِیَۃٌ۔ جوان لڑکی یا لونڈی۔ (طیبی نے کہا جاریہ وہ لڑکی جو جوان نہ ہوئی ہو۔ مصباح المنیر ہے کہ اصل میں جاریہ جوان لونڈی کو کہتے ہیں پھر ہر لونڈی کو کہنے لگے گو وہ بوڑھی ہو۔ کرمانی نے کہا جاریہ جوان عورت۔ محیط میں ہے جاریہ جوان عورت یا خادمہ جوان اور عام لوگ جاریہ لونڈی کو کہتے ہیں جوان ہو یا بوڑھی اور اکثر جاریہ کا استعمال کم سن عورت میں کیا جاتا ہے جیسے غلام کا کم سن مردوں میں۔

Marfat.com

باب الجیم مع الزّاء

جَزْءٌ۔ بانٹنا۔ قناعت کرنا۔

اِجْزَاءٌ اور اِجْتِزَاءٌ۔ کفایت کرنا۔

تَجْزِیَۃٌ۔ تقسیم کرنا۔

جُزْءٌ۔ ٹکڑا۔ حصہ جس سے کوئی چیز مرکب ہو۔

مَنْ قَرَأَ جُزْءَہٗ مِنَ اللَّیْلِ۔ جو شخص رات کو اپنا حصہ قرآن کا پڑھے۔

اَلرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّۃٍ وَّ اَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ۔ اچھا خواب پیغمبری کے چھیالیس ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا ہے۔ (کیونکہ زمانہ نبوت آپ کا ۲۳ برس تھا اُن میں چھ مہینے تک آپ کو خواب میں وحی آئی پھر بیداری میں فرشتہ کو دیکھا ایک روایت پینتالیس ٹکڑوں میں سے۔ ایک میں چالیس ٹکڑوں میں سے۔ پہلی روایت اس پر محمول ہے کہ آپ پر ترسٹھواں برس سالم نہیں گذرا۔ اور دوسری روایت اس پر کہ آپ کی عمر شریف ساٹھ ہی برس کی ہوئی۔ (ایک روایت میں ایسا ہی ہے) تو زمانہ نبوت کل بیس برس رہتا ہے۔

اَلْھَدْیُ الصَّالِحُ وَالسَّمْتُ الصَّالِحُ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسَۃٍ وَّ عِشْرِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ۔ نیک روشنی اور اچھا چال چلن اور خوش وضعی پیغمبری کے پچیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے (یعنی پیغمبروں کی خصلتوں میں سے ایک خصلت ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ پیغمبری تقسیم کے قابل ہے یا جس میں یہ خصلت ہو اُس میں پیغمبری کا ایک جزء ہے کیونکہ پیغمبری کسب اور ریاضت اور اسباب سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی ایک خاص عنایت اور موہبت ہے۔

اِنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ سِتَّۃَ مَمْلُوْکِیْنَ عِنْدَ مَوْتِہٖ لَمْ یَکُنْ لَّہٗ مَالٌ غَیْرُھُمْ فَدَعَاھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَزَّاَھُمْ اَثْلَاثًا ثُمَّ اَقْرَعَ بَیْنَھُمْ فَاَعْتَقَ اِثْنَیْنِ وَاَرَقَّ اَرْبَعَۃً۔ ایک شخص نے کیا کیا کہ مرتے وقت اپنے چھوں غلاموں کو آزاد کر دیا اُس کے پاس اُن غلاموں کے سوا اور کچھ مال نہ تھا آخر آنحضرتؐ نے اُن غلاموں کو بلا بھیجا اُن کے تین حصے کئے (قیمت کے لحاظ سے اگر وہ غلام سب برابر ہی کے قیمت کے تھے تو دو دو غلاموں کے تین حصے ہوئے) پھر آپ نے قرعہ ڈالا جن دو غلاموں پر قرعہ آیا اُن کو تو آزاد کر دیا باقی چار کو (بدستور) غلام رکھا۔ (ہمارے امام احمد بن حنبل اور شافعی اور مالکؒ نے اسی حدیث کے موافق حکم دیا ہے لیکن امام ابو حنیفہؒ کو شاید یہ حدیث نہیں پہنچی انہوں نے قیاس کیا اور کہا کہ چھوں غلاموں کا تیسرا تیسرا حصہ آزاد ہو جائے گا باقی دو حصوں کی آزادی کے لئے اُن سے محنت مزدوری کرائی جائیگی۔)

وَلَنْ تُجْزِیَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَکَ۔ اب تیرے بعد اور کسی کے لئے یہ کافی نہ ہوگا کہ ایک برس کی بکری قربانی کرے جو دوسرے برس میں لگی ہو۔

لَیْسَ شَیْءٌ یُجْزِیْ عَنِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ اِلَّا اللَّبَنَ۔ ایسی کوئی چیز نہیں جو کھانے اور پانی دونوں کا کام دے مگر دودھ ہم غذا ہم پانی۔

جَزَأَتِ الْاِبِلُ بِالرُّطْبِ عَنِ الْمَاءِ۔ (عرب لوگ کہتے ہیں) اونٹ تازی کھجور کھا کر پانی سے بے پرواہ ہو گیا۔

مَا اَجْزَأَ مِنَّا الْیَوْمَ اَحَدٌ کَمَا اَجْزَأَ فُلَانٌ۔

Marfat.com

ہماری طرف سے آج کوئی شخص ہم کو ایسا کام نہیں آیا
جیسے فلانا شخص کام آیا۔
اُتِیَ بِقِنَاعِ جُزْءٍ۔ آنحضرت ﷺ کے پاس کھجور کا ایک
طبق لایا گیا۔ (کھجور کو مدینہ والے جزء کہتے ہیں۔
کیونکہ وہ غذا کے لئے کافی ہوتی ہے اور صحیح بِقِنَاعِ
جزوٍ ہے جیسے اوپر گذر چکا)۔
اَیُجْزِئُ اَنْ یَّمْسَحَ بَعْضَ الرَّأْسِ۔ کیا سر کے
ایک حصہ کا مسح کافی ہے۔ بعضوں نے اَیَجْزِیْ
روایت کیا ہے باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے۔
یُجْزِئُ اَحَدَنَا الْوُضُوْءُ وَیُجْزِئُہُ التَّیَمُّمُ مَا
لَمْ یُحْدِثْ۔ ہم میں سے ہر ایک کو ایک وضو اسیطرح
تیمم اُسوقت تک کافی ہے جبتک حدث نہ ہو۔
اَلشَّاۃُ تُجْزِئُ یا تَجْزِیْ۔ بکری کافی ہوگی۔
ثُمَّ لَا تَرٰی اَنَّھَا تُجْزِئُکَ۔ پھر تو یہ نہیں سمجھتا کہ وہ
تجھ کو کافی ہوگی۔
لَا تَجْعَلْ لِلشَّیْطٰنِ جُزْءًا۔ اپنی نماز میں شیطان
کا ایک حصہ نہ لگا (شیطان کا حصہ یہ ہے کہ نماز پڑھ
کر خواہ مخواہ داہنی طرف سے لوٹ کر جانا واجب
سمجھے اگر اُس کو واجب نہ سمجھے تو داہنی طرف سے
لوٹنے کے افضل ہونے میں کلام نہیں۔ اس قول
سے یہ نکلا کہ کسی امر مباح یا مستحب کو واجب اور
ضروری قرار دینا اور نہ کرنے والے پر ملامت کرنا
شیطانی اغوا ہے اللہ بچائے رکھے ہمارے زمانہ
میں مسلمانوں کو خبط ہو گیا ہے مباح اور مستحب تو
ایک طرف۔ بعضے بدعت کے کاموں کو یا مختلف فیہ
کاموں کو رسم و رواج کیوجہ سے انہوں نے واجب
کر رکھا ہے اگر کوئی اللہ کا نیک بندہ اُن کاموں
کو نہ کرے تو اُسکو مطعون کرتے ہیں مثلاً مجلس میلاد
قیام عند ذکر الولادۃ مرثیہ خوانی انگلیاں چومنا
عید کا معانقہ یا معانقہ ہر نماز فرض کے بعد ہاتھ اٹھا
کر دعا کرنا خطبہ میں صحابہ اور خلفا اور بادشاہ وقت
کا ذکر کرنا دونوں خطبوں کے درمیان ہاتھ اُٹھا کر
دعا مانگنا۔ سوم دہم چہلم فاتحہ اعراس نیازات صندل
چراغاں حال قال گانا بجانا کسی امام کی ہر مسئلہ
میں تقلید کرنا اذان کے بعد پھر تثویب کرنا الصلٰوۃ
کہہ کر لوگوں کو پکارنا یہ سب کام ایسے ہیں کہ بعضے
ان میں سے بدعت اور مکروہ ہیں بعضے جائز بعضے
مختلف فیہ اب انکو لازمی اور ضروری قرار دینا
اور نہ کرنیوالے پر ملامت کرنا شیطانی اغوا ہے
حفظنا اللہ منہ۔
یُجْزِئُ مِنْ ذٰلِکَ رَکْعَتَانِ۔ اس کیلئے چند رکعتیں
کافی ہیں۔
جَزَاءٌ لِعُمْرَۃِ النَّاسِ۔ یہ عمرے کا بدل ہے۔
وَاَمَّا خَیْبَرُ فَجَزَّاَھَا ثَلٰثَۃَ اَجْزَاءٍ۔ لیکن خیبر
سو اُس کے تین حصے کئے (کیونکہ خیبر کچھ بدون جنگ
کے فتح ہوا کچھ جنگ سے جو جنگ سے فتح ہوا اُس
میں ۱/۵ حصہ پیغمبر صاحب کا تھا اور جو بدون جنگ
کے وہ فئے خاص آپ کا تھا اس لحاظ سے تقسیم یوں
قرار پائی کہ کل خیبر کے تین حصے کئے جائیں دو حصے
تو مسلمانوں کے اور ایک حصہ آپ کا)۔
عِنْدِیْ مُصْحَفٌ مُجَزًّی بِاَرْبَعَۃِ اَجْزَاءٍ
میرے پاس ایک قرآن ہے لکھا ہوا جس کے چار
حصے ہیں۔
اَوْصَافُ الْحَقِّ لَا تَتَبَعَّضُ بِتَجْزِیَۃِ الْعَدَدِ
فِیْ کَمَالِہٖ۔ اللہ تعالیٰ کی صفتیں متعدد ہونے سے
اُس کی ذات میں تعدد پیدا نہیں ہوتا (کیونکہ یہ سب
صفتیں ایک ہی ذات مقدس کی ہیں)۔
جَزْرٌ۔ نحر کرنا۔ کھال نکالنا۔ سمندر کا گھٹ جانا۔ کاٹنا۔

Marfat.com

جزور۔ اونٹ یا اونٹنی۔

جزّار۔ قصاب۔

نہیٰ عن الصلوٰۃ فی المجزرۃ والمقبرۃ۔ کمیلے میں (جہاں جانور نحر ہوتے ہیں کٹتے ہیں) اور مقبرہ میں آپ نے نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

اِتَّقُوا ھٰذِہِ المَجَازِرَ فَاِنَّ لَهَا ضَرَاوَةً كَضَرَاوَةِ الخَمْرِ۔ ان کمیلوں سے بچو (ہر وقت وہاں نہ جاؤ، جانوروں کا کٹنا نہ دیکھتے رہو) اس کی لت (عادت) ایسی پڑ جاتی ہے جیسے شراب کی لت (مطلب یہ ہے کہ ہمیشہ جانوروں کا نحر اور ذبح دیکھتے دیکھتے دل سخت ہو جاتا ہے بے رحمی دل میں سما جاتی ہے۔ بعضوں نے کہا کمیلوں سے بچے رہنا اس سے یہ مراد ہے کہ گوشت کھانے کی عادت نہ کرلو وہ شراب کی طرح منہ سے لگ جاتا ہے تو پھر چھٹتا نہیں۔ گوشت کے بغیر کھانا نہیں کھایا جاتا۔ اسی لئے بزرگوں نے یہ اختیار کیا ہے کہ ہر روز گوشت نہیں کھاتے کبھی دال پر اکتفا کرتے ہیں کبھی ترکاری پر کبھی سرکہ پر کبھی کھجور پر کبھی ستو پر اور قواعد طبی بھی اسی کو مقتضی ہیں کہ ہر روز گوشت کھانے سے جگر کی خرابی پیدا ہوتی ہے)۔

لا اُعطِی مِنْهَا شَيْئًا فِي جِزَارَتِهَا۔ قربانی کے جانور کا کوئی ٹکڑا اس قصاب کو اجرت میں نہیں دوں گا۔

اَرَاَيْتَ اِنْ لَقِيْتُ غَنَمَ ابْنِ عَمِّي اَجْتَزِرُ مِنْهَا۔ بتلائیے اگر میں اپنے چچازاد بھائی کی بکریاں پاؤں تو اُن میں سے ایک بکری (کھانے کے لئے) کاٹ لوں۔

لاجزرنك جزر الضرب۔ (یہ حجاج مردود نے انسؓ سے کہا) میں تجھ کو گاڑھے شہد کی طرح نکال باہر کردوں گا گاڑھا شہد آسانی سے نکل آتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ تجھ کو مار ڈالوں گا تیرا کام تمام کردوں گا (اب نہ حجاج رہا نہ انس رضی اللہ عنہ رہے لیکن حجاج پر قیامت تک پھٹکار اور انسؓ پر رحمت پروردگار برستی رہیگی۔)

مَا جَزَرَ عَنْهُ الْبَحْرُ فَكُلْ۔ جس دریائی جانور سے سمندر ہٹ جائے (وہ خشکی میں رہ کر مر جائے) اس کو کھا۔

اَلْجَزْرُ وَالْمَدُّ۔ سمندر کا گھٹاؤ بڑھاؤ (جوار بھاٹا اُس کی وجہ دریافت کرنے میں اگلے حکیم بالکل عاجز رہے کہتے ہیں کہ ارسطو نے اسی رنج میں بحر اوریب میں ڈوب کر جان دی۔ حال کے حکیم کہتے ہیں کہ یہ چاند کی کشش سے ہوتا ہے۔)

اِنَّ الشَّيْطَانَ يَئِسَ اَنْ يُعْبَدَ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ۔ شیطان اس بات سے تو اب ناامید ہو گیا کہ جزیرہ میں لوگ اُسکا پوجا کریں (جزیرہ عرب طول میں حفر ابوموسیٰ سے انتہائی یمن تک اور ریگستان یبرین سے انتہائی سماوہ تک عرض میں۔ بعضوں نے کہا طول عدن سے لیکر عراق تک اور عرض جدہ سے شام تک عرب کا ملک گو پورا جزیرہ نہیں ہے کیونکہ جزیرہ اُس کو کہتے ہیں جسکے چوطرف پانی ہو۔ مگر جزیرہ نما ہے کیونکہ اُس کے تین جانب پانی ہے ایک طرف خلیج فارس دوسری طرف بحر سوڈان تیسری طرف دجلہ اور فرات۔ یہ حدیث بظاہر اُس حدیث کے خلاف پڑتی ہے جسمیں یہ ہے کہ قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی جبتک ذی الخلصہ کے گرد عورتیں چوتڑ نہ مٹکائیں گی۔ اور اُس حدیث کے کہ میری امت کے کئی قبیلے مشرکوں میں مل جائیں گے یا بُت پوجنے لگیں گے۔ اور مطابقت یوں کی ہے کہ اس حدیث میں مراد وہ زمانہ ہے جبتک زور و شور کے ساتھ عرب کے ملک میں توحید قائم رہے یا عرب سے خاص

Marfat.com

مدینہ طیبہ مراد ہے، یہ امام مالکؒ سے منقول ہے۔

میں :۔ کہتا ہوں دوسری حدیث میں امت کے کئی قبیلوں کا ذکر ہے ہو سکتا ہے کہ عرب کے سوا دوسرے ملک کے مسلمانوں کا یہ حال ہو جائے جیسے ہند میں اکثر نام کے مسلمان عوام اور شیخ صدو کا پوجا کرتے ہیں اور پہلی حدیث میں اُس زمانہ کا ذکر ہے جب قیامت بالکل قریب آ لگے گی اور الا اس حدیث میں اُس زمانہ تک کا ذکر ہے جبتک قیامت کے علاماتِ کبریٰ ظاہر نہ ہونگے۔)

حَتّٰى تُلْحِقُوْهُمْ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ فَيُصْطَلَمُوْنَ یہانتک کہ تم اُن کو جزیرہ عرب میں پہنچا دو وہاں کاٹ ڈالے جائیں گے۔

فَنَحَرَ ثَلٰثَ جَزَائِرَ۔ تین اونٹ نحر کئے۔ جزائر جمع ہے جَزُوْر کی۔ مگر یہ جمع نادر ہے مشہور جُزُر ہے اور جزائر جزیرہ کی جمع مستعمل ہے۔

طَيْرٌ اَعْنَاقُهَا كَاَعْنَاقِ الْجُزُرِ۔ پرندے جن کی گردنیں اونٹ کے گردنوں کی طرح ہونگی۔

اِنَّ عُمَرَ اَعْطٰى رَجُلًا شَكَا اِلَيْهِ سُوْءَ الْحَالِ ثَلَاثَةَ اَنْيَابٍ جَزَائِرَ۔ ایک شخص نے حضرت عمرؓ سے اپنی سقیم الحالی (محتاجی) کی شکایت کی آپ نے اُس کو تین اونٹ دیئے۔

اَجْزِرْنَا۔ ایک بکری ہم کو دے کاٹنے کے لئے۔

يَا رَاعِيَ اَجْزِرْنِيْ شَاةً۔ ارے گڈریے ایک بکری کاٹنے کے لئے ہم کو دے۔

اَجْزِرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً۔ آنحضرتؐ کو کاٹنے کے لئے ایک بکری دے۔

اَبْشِرْ بِجَزْرَةٍ سَمِيْنَةٍ۔ ایک کاٹنے کے لئے موٹی بکری سے خوش ہو جا۔

اَجْزَرْتُ الْقَوْمَ۔ میں نے اُن لوگوں کو کاٹنے کے لئے ایک بکری دی۔

فَاِنَّمَا هِيَ جَزْرَةٌ اَطْعَمَهَا اَهْلَهٗ۔ یہ تو کاٹنے کی بکری ہوئی جو اُس نے اپنے گھر والوں کو کھلائی۔ (قربانی نہ ہوئی کیونکہ نماز سے پہلے قربانی درست نہیں ہے)۔

جَزْرَةٌ۔ کاٹنے کی بکری۔ اس کی جمع جَزَر آتی ہے۔

حَتّٰى صَارَتْ حِبَالُهُمْ لِلثُّعْبَانِ جَزَرًا یا جُزُرًا اُن جادوگروں کی رسیاں اژدہے کے لئے بکریاں ہو گئیں وہ سب کو ہڑپ کر گیا۔

لَا تَاْخُذُوْا مِنْ جَزَرَاتِ اَمْوَالِ النَّاسِ۔ زکوٰۃ میں لوگوں نے جو جانور کھانے کے لئے تیار کئے ہوں وہ نہ لو مشہور روایت حَزَرات ہے حاء حطی کی یعنی عمدہ عمدہ مال نہ لو۔

لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ۔ میں یہود اور نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکالدونگا۔ اسی حدیث پر جمہور علماء کا یہ مذہب ہے کہ یہود اور نصاریٰ کو عرب کے ملک میں نہ رہنے دیا جائے البتہ مسافرت کے طور پر وہاں آ سکتے ہیں مگر تین دن سے زیادہ نہ ٹھہریں۔ اور امام شافعی نے کہا اس حدیث میں جزیرہ عرب سے مکہ اور مدینہ اور یمامہ مراد ہے نہ یمن اور دوسرے بلاد عرب کے اور علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ یہود اور نصاریٰ کو حرمین شریفین یعنی مکہ اور مدینہ میں نہ آنے دینا چاہیئے۔

جَزَائِرُ خَالِدَاتٍ۔ چھ جزیرے منتہائے مغرب میں۔

جَزٌّ کاٹنا، کاٹنے کا وقت آن پہنچنا، سوکھنا۔

جَزَاز اور جِزَاز۔ کھیت یا کھجور کاٹنے کا وقت جیسے جَدَاد۔ بعضوں نے کہا جَدَاد کھجور سے خاص

اور جزاز عام ہے کھجور کھیت وغیرہ سب کو شامل ہے۔

اَنَا اِلٰى جِزَازِ النَّخْلِ ۔ میں کھجور کے کٹنے تک۔ مشہور روایت جداد النخل ہے۔

وَاِنْ دَخَلَ حَلْقَكَ جِزَّةٌ فَلَا تَضُرُّكَ۔ اگر روزے میں تیرے حلق میں کوئی کٹا ہوا بال وغیرہ چلا جائے جو کاٹنے میں اڑتا ہے تو کچھ ضرر نہ ہوگا اور روزہ نہ جائے گا۔

جِزَّہ اور جُزَازَہ۔ جو کاٹتے وقت گرتا ہے یا اڑتا ہے جیسے قُصَاصَہ ہے جِزَّہ کی جمع جِزَز آئی ہے۔

يَعُوْدُ وَلِيُّهٗ عَلٰى اِصْلَاحِهَا وَيُصِيْبُ مِنْ جِزَزِهَا وَرِسْلِهَا وَعَوَارِضِهَا۔ یتیم کا ولی اس کے جانوروں کی نگرانی کرے اور بال جو کاٹے جائیں اور دودھ سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اسی طرح ان جانوروں سے جو مرنے لگیں اور ان کا کاٹ ڈالنا ضرور پڑے اُن کے گوشت وغیرہ سے بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے لیکن اگر ولی محتاج نہ ہو اور اُن چیزوں کو بھی بیچ کر اُن کی قیمت یتیم کے مال میں جمع کرا دے تو افضل ہوگا۔

لَا اَجُزُّهَا فَاِنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُدُّهَا وَيَاخُذُهَا۔ میں اُس کے بال نہیں کترتا کیونکہ آنحضرت ﷺ اسکو لمبا کرتے تھے اُسپر ہاتھ پھیرتے تھے (تو آپ کے ہاتھ کی برکت اُسکے بالوں پر ہے) اس حدیث سے اور دوسری متعدد صحیح حدیثوں سے آثار صالحین سے برکت لینے کا جواز نکلتا ہے اور جس نے اُسکا انکار کیا ہے وہ جاہل متعصب ہے۔

مُجَزِّزٌ مُدْلِجِیْ۔ قیافہ شناس تھا آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں۔

كَانَ اَبِىْ يُجْفِىْ رَاْسَهٗ اِذَا جَزَّهٗ۔ میرے والد جب سر کے بال کٹواتے تھے تو اُن کو جڑوں سے کٹواتے تھے۔

مِجَزٌّ اور مِقَصٌّ۔ کتری قینچی۔

مَنْ اَخَذَ مِنْ اَظْفَارِهٖ وَشَارِبِهٖ كُلَّ جُمُعَةٍ وَقَالَ حِيْنَ يَاخُذُ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ لَمْ يَسْقُطْ مِنْهُ حِمَّةٌ وَّلَا جُزَازَةٌ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ بِهَا عِتْقَ نَسَمَةٍ وَلَمْ يَمَرَضْ اِلَّا مَرَضَهُ الَّذِىْ يَمُوْتُ۔ جو شخص اپنے ناخون اور موچھیں ہر جمعہ کو کترائے اور کتراتے وقت یوں کہے بسم اللہ و باللہ و علیٰ سنۃ محمد و آل محمد تو جو ٹکڑا ناخون کا یا کترا ہوا بال گریگا اللہ تعالیٰ اُس کے بدل ایک بردہ آزاد کرنے کا ثواب اُس کے لئے لکھے گا اور وہ کبھی بیمار نہ ہوگا مگر اُسی بیماری سے جسمیں موت لکھی ہوگی۔

جَزْعٌ۔ کاٹنا، طے کرنا۔

جَزَعٌ۔ بے صبری کرنا، رونا دھونا، ڈرنا۔

اِنَّهٗ وَقَفَ عَلٰى مُحَسِّرٍ فَقَرَعَ رَاحِلَتَهٗ فَخَبَّتْ حَتّٰى جَزَعَهٗ۔ آنحضرت ﷺ بطن محسر میں (جو ایک وادی ہے مزدلفہ کے قریب) ٹھہرے اور اپنی اونٹنی کو مارا وہ دوڑی یہاں تک کہ آپ اُس کے پرے نکل گئے اُسکو طے کر گئے۔

جِزْعُ الْوَادِىْ۔ اُسکا آخری حصہ۔

ثُمَّ جَزَعَ الصُّفَيْرَاءَ۔ پھر آپ نے صفرا وادی کو طے کیا (یعنی جنگ بدر میں)۔

فَتَفَرَّقَ النَّاسُ اِلٰى غُنَيْمَةٍ فَتَجَزَّعُوْهَا۔ لوگ بکریوں کی طرف گئے اُنکو بانٹ لیا۔

وَاِلٰى جُزَيْعَةٍ مِّنَ الْغَنَمِ فَقَسَمَهَا بَيْنَنَا۔ اور ایک بکریوں کے چھوٹے سے منڈے کی طرف مڑے

Marfat.com

(وہ ہم لوگوں کو بانٹ دیں (یہ جزعۃ کی تصغیر ہے)۔

جُزَیْعَۃ۔ ہر تھوڑی چیز کو کہیں گے (ابن فارس نے کہا یہ جَزِیْعَۃ ہے یعنی بکریوں کا چھوٹا سا سنڈا، ابن اثیر نے کہا حدیث میں تو ہم نے جُزَیْعَۃ ہی سُنا ہے بہ تصغیر)

اَتَانِی الشَّیْطٰنُ فَقَالَ اِنَّ مُحَمَّدًا یَاتِی الْاَنْصَارَ فَیُتْحِفُوْنَہٗ مَا بِہٖ حَاجَۃٌ اِلٰی ھٰذِہِ الْجُزَیْعَۃِ (مقداد بن اسود نے کہا) شیطان میرے پاس آیا (میرے دل میں کہنے لگا) محمدؐ تو انصاریوں کے پاس جاتے ہیں تو وہ انکو تحفے پیش کرتے ہیں (کھانے کھلاتے ہیں) اُنکو اس ذرے سے دودھ کی کیا احتیاج ہوگی۔ صحیح مسلم کی روایت میں جزعۃ ہے بغیر تصغیر کے بعضوں نے اُس کو جُرعۃ پڑھا ہے یعنی گھونٹ بھر دودھ کی۔

اِنْقَطَعَ عِقْدٌ لَّھَا مِنْ جِزْعِ ظَفَار۔ حضرت عائشہؓ کا ایک ہار جو ظفار کے نگینوں کا تھا ٹوٹ کر گر گیا (یہ جمع ہے جَزْعَۃ کی یعنی یمنی نگینہ جس میں سیاہی اور سفیدی ملی ہوتی ہے عرب لوگ اکثر آنکھ کو اُس سے تشبیہ دیتے ہیں)۔

اِنَّہٗ کَانَ یُسَبِّحُ بِالنَّوَی الْمُجَزَّعِ۔ ابوہریرہؓ رگڑی ہوئی گٹھلیوں پر کھجور کے تسبیح کرتے (یعنی تسبیح کا شمار اُن گٹھلیوں سے کرتے۔ اس سے تسبیح (سُبحہ کا) رکھنے کا جواز نکلا گو آنحضرتؐ اور خلفائے راشدین اور دوسرے صحابہ سے تسبیح رکھنا منقول نہیں ہے اور بہتر یہی ہے کہ تسبیح نہ رکھے اسمیں ریا کا ڈر رہتا ہے۔ بعضوں نے کہا وہ اللہ کی یاد دلاتی اس وجہ سے اُسکا رکھنا بہتر ہے ایک حدیث بھی اس باب نقل کرتے ہیں نعم المذکر السبحۃ مگر وہ ثابت نہیں ہے۔)

لَمَّا طُعِنَ جَعَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ یُجَزِّعُہٗ۔ حضرت عمرؓ جب زخمی کیے گئے تو عبداللہ بن عباس انکو تسلی اور تشفی دینے لگے۔ بعضوں نے یُجَزِّعُہٗ پڑھا ہے یعنی اُن کو جزع اور بیقراری کی نسبت دینے لگے کہنے لگے اُنکا یہ فعل جزع ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا میرا جزع کچھ خاص میرے نفس کے لئے نہیں ہے بلکہ تم لوگوں کے لئے اُنکو معلوم ہوگیا جو فتنے اور فساد ان کے بعد ہونے والے تھے۔

تَخَتَّمُوْا بِالْجَزْعِ الْیَمَانِیِّ۔ یمنی نگینہ کی جو سیاہ اور سفید ہوتا ہے انگوٹھی پہنو۔

جَزْفٌ۔ بن ناپ تول یوں ہی بیچنا یا خریدنا۔

جُزَافٌ (معرب ہے گزاف کا) اندازہ کرنا، بیچ میں نہ ناپنا، نہ تولنا۔ تکیہ بر جائے بزرگاں نتواں زد بہ گزاف کا معنی صرف ہوس اور تخیل سے بغیر استحقاق اور لیاقت کے کوئی فعل کرنا۔

جَزَّاف۔ صیاد۔

جُزْفَۃ۔ جانوروں کا منڈہ۔

اِبْتَاعُوا الطَّعَامَ جُزَافًا۔ اناج یوں ہی ڈھیر لگا بن ناپے تولے خریدا۔

نَھٰی اِذَا اشْتَرَوْا جُزَافًا اَنْ یَّبِیْعُوْہُ فِیْ مَکَانِھِمْ۔ جب غلہ یوں ہی بن ناپے تولے خریدیں تو اُسی جگہ دوسرے کے ہاتھ بیچ ڈالنے سے منع فرمایا (یعنی قبضہ سے پہلے بیچ ڈالنا منع ہے)۔

مَا کَانَ مِنْ طَعَامٍ مُّسَمًّی فِیْہِ کَیْلًا فَلَا یُعْجِبُنِیْ مُجَازَفَۃً۔ جس اناج کا ناپ تجھ سے مقرر کیا جائے (یعنی یہ کہا جائے کہ اتنے صاع یا مد ہے تو اُسکا یوں ہی خریدنا اچھا نہیں)۔

لَا تَشْتَرِلِیْ مِنْ مُّجَازِفٍ شَیْئًا۔ یوں ہی ڈھیر لگا کر بیچنے والے سے میرے لئے کچھ مول نہ لینا۔

Marfat.com

جَزْلٌ۔ کاٹ کر دو ٹکڑے کر دینا۔

جَزَالَۃٌ۔ فصاحت، سنجیدگی، متانت۔

اِنَّہٗ یَضْرِبُ رَجُلًا بِالسَّیْفِ فَیَقْطَعُہٗ جِزْلَتَیْنِ۔ دجال ایک شخص کو تلوار سے مار کر دو ٹکڑے کر دیگا۔

جِزْلَۃٌ۔ ٹکڑا۔

لَمَّا انْتَھٰی اِلَی الْعُزّٰی لِیَقْطَعَھَا فَجَزَلَھَا بِاثْنَتَیْنِ۔ خالد بن ولید عزّی کو (جو ایک درخت تھا مشرک اُسکو پوجتے تھے) کاٹنے گئے کاٹ کر اُسکے دو ٹکڑے کر دیئے۔

قَالَتِ امْرَأَۃٌ مِنْھُنَّ جَزْلَۃٌ۔ اُن میں ایک عورت جو پورے بدن کی یا زور دار بات کرنیوالی تھی کہنے لگی۔

اِجْمَعُوْا لِیْ حَطَبًا جَزْلًا۔ میرے لئے موٹی موٹی لکڑیاں اکٹھا کرو۔

مَا تُعْطِیْنَا الْجَزْلَ۔ (عیینہ بن حصن نے حضرت عمرؓ سے کہا) تم ہم کو مال کا کچھ بھی نہیں دیتے۔

اَجْزَلْتُ لَھُمْ۔ میں نے اُن کو بہت دیا۔

جَزْمٌ۔ کاٹنا۔ قسم کا پورا کرنا، قطعی کرنا کسی کام کا حرف کو ساکن کرنا۔ جزم کی علامت کاتبوں میں یہ ہے ہ بصورت دال کے۔

اَلتَّکْبِیْرُ جَزْمٌ وَّالتَّسْلِیْمُ جَزْمٌ۔ اللہ اکبر کی رے اور رحمۃ اللہ کی ہا کو جزم دینا چاہیئے (نہ حرکت یا دونوں کو بغیر مد اور شد کے ادا کرنا چاہیئے مختصر طور سے نہ جیسا کہ جاہلوں کی عادت ہے کہ اللہ اکبر میں اللہ کے لفظ کو مد دیتے ہیں یا اکبار کہتے ہیں اسی طرح السلام علیکم ورحمۃ اللہ میں سلام کے الف یا اللہ کے الف کو دراز کرتے ہیں۔

یَبْنِیْ عَلَیْہِ وَیَاْخُذُ بِالْجَزْمِ۔ اُسپر بنا کرلے اور جتنی نماز یقینی ہو اُسی کو لے۔

جَذِیْمَۃ۔ ایک بادشاہ کا نام تھا۔

جَزَاءٌ۔ بدلہ دینا، کافی ہونا۔

لَا تَجْزِیْ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَکَ۔ اب تیرے بعد کسی کیطرف سے یہ قربانی کافی نہ ہوگی۔

تَذْکُرُ نِسَاءُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَحِضْنَ فَاَمَرَھُنَّ اَنْ یَّجْزِیْنَ۔ آنحضرتؐ کی بیبیوں کو بھی حیض آتا تھا کیا آپ نے اُن کو نماز کی قضا پڑھنے کا حکم دیا تھا۔

اَتَجْزِیْ اِحْدَانَا صَلٰوتَھَا۔ کیا ہم میں سے کوئی اپنی نماز کی قضا پڑھے۔

جَزَاہُ اللّٰہُ خَیْرًا۔ اللہ تعالیٰ اُس کو نیک بدلہ دے یا اُس کی اگلی نیکی کا بدلہ دے۔

اِذَا اَجْرَیْتَ الْمَاءَ عَلَی الْمَاءِ جَزَأَ عَنْکَ۔ جب پیشاب پر تو نے پانی بہادیا (یعنی ذکر کو پانی سے دھو ڈالا) بس کافی ہوگیا (طہارت کا حق ادا ہوگیا اب ذکر ملنا یا نچوڑنا یا ڈھیلہ سکھاتے پھرنا ضروری نہیں)

اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ۔ روزہ خاص میرے لئے رکھا جاتا ہے میں ہی خود اُسکا بدلہ دونگا (روزہ کی تخصیص اس لئے کی کہ اور عبادات میں ریا ہوسکتی ہے لیکن روزہ سوا اللہ کے یا روزہ دار کے اور کوئی مطلع نہیں ہوسکتا۔ ابن اثیر نے کہا اس وجہ سے کہ دوسری عبادتیں جیسے نماز حج صدقہ اعتکاف دعا قربانی ہدی وغیرہ مشرک اپنے معبودانِ باطل کے لئے بھی کیا کرتے برخلاف روزے کے کہ اُس میں کسی مشرک سے یہ منقول نہیں ہوا کہ اُس نے غیر خدا کے لئے روزہ رکھا ہو بلکہ روزے کی عبادت شریعت الٰہی سے نکلی ہے اسوجہ سے وہ خالص خدا ہی کے لئے ہوا اور خدا ہی اُس کا اجر دے گا۔

Marfat.com

میں :۔ کہتا ہوں ہند کے مشرکوں نے روزے کو
بھی خاص خدا کے لئے نہ رکھا بلکہ مولا علی کا بھی روزہ
رکھنے لگے اُسکو مشکل کشا کا روزہ کہتے ہیں لعنۃ اللہ
علیہم فتنی نے کہا ہند کے کافر ابواس رکھتے ہیں جو روزے
کی طرح ہے۔)

لَیْسَ عَلٰی مُسْلِمٍ جِزْیَۃٌ۔ جب ذمی کافر مسلمان
ہو جائے تو چڑھے ہوئے دنوں کی بابت اُس سے
جزیہ نہ لیا جائے گا نہ اُس کی زمین سے خراج لیا
جائے گا۔

جِزْیَہ۔ وہ ٹکس جو حاکم اسلام کافروں پر لگاتا ہر
کر سال میں ہر ایک کافر اتنا روپیہ بیت المال میں
داخل کرے۔

اِشْتَرٰی مِنْ دِھْقَانٍ اَرْضًا عَلٰی اَنْ یَّکْفِیَہٗ
جِزْیَتَھَا۔ عبد اللہ بن مسعود نے ایک زمیندار
سے زمین خریدی اس شرط پر کہ اُس سال کا جزیہ
جو چڑھا ہوا تھا وہ زمیندار ادا کرے۔ بعضوں نے
کہا اِشْتَرٰی کا معنی کرایہ پر لیا مگر لغت سے اُس کی
تائید نہیں ہوتی۔

مَنْ عَقَدَ الْجِزْیَۃَ فِیْ عُنُقِہٖ فَقَدْ بَرِئَ مِنْہُ
ذِمَّتُہٗ۔ جس نے جزیہ دینا اپنے گردن پر لازم کر لیا
اب اُس کی حفاظت کا ذمہ اُس پر نہ رہا (بلکہ مسلمانوں
پر اُس کی حفاظت کا ذمہ آگیا۔)

فَاَمَرَھُنَّ اَنْ یَّجْزِیْنَ۔ آپ نے اُن کو حکم دیا
وہ بدلہ کر دیں۔

مَنْ اَخَذَ اَرْضًا بِجِزْیَتِھَا۔ جب کوئی مسلمان
زمین جزیہ والی خریدے (یعنی خراجی زمین تو خراج
جو چڑھا ہوا ہو وہ اُس کو دینا ہوگا)

اَمْ جُوْزِیَ بِصَعْقَۃِ الطُّوْرِ۔ یا طور کی بیہوشی،
اس بیہوشی کا بدل ہوگئی (اس لئے قیامت میں وہ

یعنی حضرت موسیٰ بیہوش نہ ہوں گے فتنی نے کہا
سے یہ نکلتا ہے کہ حضرت موسیٰ زندہ ہیں گو وہ ہماری
سے غائب ہیں)۔

اُبَایِعُ النَّاسَ فَاُجَازِیْھِمْ۔ میں لوگوں سے
بیعت لونگا اُسکا بدلہ اُنکو دونگا یا حق پر عمل کرنے
لئے اُن پر زور ڈالوں گا۔

یَضَعُ الْجِزْیَۃَ۔ حضرت عیسیٰ جزیہ موقوف کر
(یا ایمان لاؤ یا قتل ہو)۔

اِنَّ دِھْقَانًا اَسْلَمَ عَلٰی عَھْدِہٖ فَقَالَ لَہٗ اِ
اَقَمْتَ فِیْ اَرْضِکَ رَفَعْنَا الْجِزْیَۃَ عَنْ
رَأْسِکَ وَاَخَذْنَاھَا مِنْ اَرْضِکَ وَاِنْ
تَحَوَّلْتَ عَنْھَا فَنَحْنُ اَحَقُّ بِھَا۔ ایک کسان
زمیندار حضرت علی رض کے زمانۂ خلافت میں مسلمان
ہوگیا آپ نے اُس سے فرمایا اگر تو اپنی زمین پر قائم
رہے جب تو ہم تیری ذات کا ٹکس (جو ہر
کافر پر لگایا جاتا ہے) نہیں لیں گے (کیونکہ مسلمان
سے ذات کا ٹکس نہیں لیا جاتا) مگر زمین کا خر
(لگان) لیں گے اور اگر تو زمین چھوڑ دیگا تب ہم
زمین کے زیادہ حقدار ہوں گے (وہ مسلمانوں
ملک سمجھی جائیگی)۔

اِنَّ رَجُلًا کَانَ یُدَایِنُ النَّاسَ وَکَانَ لَہٗ
کَاتِبٌ وَّ مُتَجَازٍ۔ ایک شخص لوگوں کو قرض
کرتا۔ اُسکا ایک منشی تھا اور ایک تقاضا کرنے
جو لوگوں پر تقاضا کرکے قرضے وصول کرتا۔

تَجَازَیْتُ دَیْنِیْ عَلَیْہِ۔ میں نے اپنے قرضہ کا اُ
تقاضا کیا۔

اَلْمَلٰئِکَۃُ اَجْزَاءٌ جُزْءٌ لَہٗ جَنَاحَانِ وَ
لَہٗ ثَلٰثَۃٌ وَّجُزْءٌ لَہٗ اَرْبَعَۃٌ۔ فرشتے کی قسم
ہیں ایک قسم دو پنکھ والے ہیں اور ایک تین

Marfat.com

والے ایک چارپنکھ والے۔

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ السِّیْنِ

جَسَدٌ جسم بدن یا وہ جسم جو رنگ دار ہو زعفران خشک خون گوسالۂ بنی اسرائیل۔

جِسَادٌ۔ زعفران۔

اِنَّ امْرَأَتَہٗ لَیْسَ عَلَیْھَا اَثَرُ الْمَجَاسِدِ اُس کی عورت پر رنگین کپڑوں کا نشان نہیں ہے یہ جمع ہے مُجْسَدْ کی یعنی وہ کپڑا جو زعفران یا کسم میں رنگا گیا ہو اور خوب ڈھیٹ ہاتا رنگ ہو۔

جَسْرٌ۔ پل بڑا لمبا تڑنگا، اونٹ بہادر، دراز قامت، اَجْسُرٌ اور جُسُوْرٌ جمع ہے۔

جَسَارَۃٌ۔ بہادری۔

عَلَیْہِ جَسْرٌ۔ دوزخ پر ایک پل ہوگا (یعنی پلصراط)

اَتَّخَذَ جَسْرًا یا اُتُّخِذَ جَسْرًا۔ دوزخ پر پل بنائیگا یا دوزخ کا پل بنایا جائیگا (لوگ اُسپرسے گذرینگے)

فَوَقَعَ عُوْجٌ عَلٰی نِیْلِ مِصْرَ فَجَسَرَھُمْ سَنَۃً۔ عوج بن عوق مصر کے دریائے نیل پر مرکر گرپڑا لوگ اُسپرسے سال بھر تک گذرتے رہے اسکو پل بنالیا۔

اُجْسُرْ جَسَّارُ۔ اے بہادر بہادری کر (یعنی اپنی تلوار سے کہتے تھے)۔

فَوَقَعَ عَلٰی جَسْرِ الْکُوْفَۃِ۔ کوفہ کے پل پر کھڑے ہوئے۔

جَسٌّ۔ چھونا بمعنی مَسٌّ۔ بعضوں نے کہا ہاتھ سے چھونا حال دریافت کرنے کے لئے جیسے کہتے ہیں جَسَّہُ الطَّبِیْبُ اور جَسَّ الشَّاۃَ۔ یعنی حکیم ذاس کو ہاتھ لگایا حرارت اور برودت پہچاننے کے لئے اور بکری کو ٹٹولا موٹی ہے یا دُبلی۔

جَاسَّۃٌ بمعنی حَاسَّۃٌ۔

جَوَاسٌّ جمع ہے بمعنی حَوَاسٌّ۔

جَاسُوْسٌ دشمن کی خبر لانیوالا۔ یا بری خبر رکھنے والا جیسے حَامُوْسٌ اچھی خبر رکھنے والا۔

لَاتَجَسَّسُوْا اور لَاتَحَسَّسُوْا۔ نہ جاسوسی کرو، نہ حاسوسی۔ بعضوں نے کہا جاسوسی دوسرے کیلئے ٹوہ لگانا اور حاسوسی خود اپنے لئے یا جاسوسی عورت کی ٹوہ لگانا اور حاسوسی باتیں سننا۔ بعضوں نے کہا دونوں کے معنی ایک ہیں۔

اَنَا الْجَسَّاسَۃُ۔ میں جساسہ ہوں یہ ایک جانور ہے جسکو تمیم داری نے سمندر کے ایک جزیرہ میں دیکھا تھا یہ دجال کو خبریں پہنچایا کرتا تھا اُسکا جاسوس تھا۔ درحقیقت ایک شیطان تھا بصورت جانور کے۔ اور دوسری روایت میں ہے فَاِذَا بِامْرَأَۃٍ یعنی میں نے ایک عورت دیکھی شاید یہ عورت دجال کی دوسری جاسوس ہوگی یا وہی جانور کبھی عورت کی شکل بنجاتا ہوگا)۔

فَجَسَّھَا رَجُلٌ بِیَدِہٖ۔ ایک شخص نے اُسکو ہاتھ سے چھوا۔ ایک روایت میں فَحَسَّھَا ہے۔

یُصَلِّیْ حَیْثُ شَاءَ وَلَا یَتَجَسَّسُ۔ جہاں چاہے وہاں نماز پڑھ لے ٹٹولتا نہ پھرے۔

قُبْلَۃُ الرَّجُلِ امْرَأَتَہٗ وَجَسُّھَا بِیَدِہٖ مِنَ الْمُلَامَسَۃِ۔ مرد کا اپنی عورت کو بوسہ دینا ہاتھ لگانا ملامست میں داخل ہے جسکا ذکر قرآن میں ہے اَوْلٰمَسْتُمُ النِّسَاءَ۔

تَجَسِیْسٌ۔ کھوج کرنا۔

اَلنَّاسُ جَوَاسِیْسُ الْعُیُوْبِ فَاحْذَرُوْھُمْ لوگ عیبوں کے کھوج لگانے والے ہیں (ہر شخص کا عیب ٹٹولتے رہتے ہیں) اُن سے بچے رہو۔ دیہ

Marfat.com

خلطلت ہمارے زمانہ کے مسلمانوں میں آگئی ہے کہ ایسی کرندا کی پناہ جہاں کسی کا ذرا سا عیب سُنایا دیکھا بس الم نشرح کر دیا مگر علم اور فضل اور ہنر دیکھتے ہیں تو خاموش رہتے ہیں اپنے بھائی مسلمان کی تعریف سے گرگئے ہوجاتے ہیں خاک پڑے ایسی مسلمانی پر چشم بد اندیش برکندہ باد عیب نماید ہنرش در نظر صد عیب اگر داری دیگ ہنر دوست نہ بیند بجز آن یک ہنر ایک جاسوسی دوسرے حسد تیسرے فضیلت کا اخفا یہ صفتیں مسلمانوں کے لوازم ذات میں سے ہوگئی ہیں اللہ اُن پر رحم کرے اُنکو نیک توفیق دے)۔

جِسْمٌ۔ بدن۔

جَسِيْمٌ۔ موٹا۔

جَسَامٌ۔ اور جَسَامَةٌ۔ مٹا پا وَل۔

تَجْسِيْمٌ۔ موٹا کرنا۔

اِمْرَأَةٌ جَسِيْمَةٌ۔ ایک موٹی عورت۔

جَسِيْمٌ سَبْطٌ لمبے قد والے، سیدھے بال والے یا متناسب الاعضاء (یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی صفت ہے)۔

بَابُ الْجِيْمِ مَعَ الشِّيْنِ

جَشَاءٌ یا جُشُوْءٌ یا جُشَاءٌ۔ اُٹھ کھڑا ہونا، دم چڑھنا۔ جی متلانا۔

جَشَأَتِ الرُّوْمُ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں نصاری اُٹھ کھڑے ہوئے لڑنے کے لئے چلے۔

تَجَشَّأَ عَلٰى نَفْسِهٖ۔ اپنے اوپر تنگی کی۔

رَاٰى رَجُلًا يَتَجَشَّأُ۔ ایک شخص کو دیکھا ڈکارے رہا تھا یہ جُشَاءٌ سے نکلا ہے یعنی وہ آواز جو بہت پیٹ بھر جانے پر نکلتی ہے۔

فَمَا بَالُ الطَّعَامِ قَالَ جُشَاءٌ۔ پھر کھانا کد جائیگا جب بہشتی لوگ پائخانہ پیشاب نہ کریں فرمایا ایک ڈکار سے سب ہضم ہوجائیگا (فضلہ ہوا میں اُڑ جائیگا کیونکہ بہشت کی غذائیں لطیف اور نورانی ہونگی ہوا کی طرح اُنکا فضلہ بھی ہوا ہی ہو)

اِذَا تَجَشَّأْتُمْ فَلَا تَرْفَعُوْا جُشَاءَكُمْ اِلَى السَّ... جب تم ڈکار لو تو ڈکار کی آواز آسمان تک نہ اُٹھ... (بلکہ منہ بند کرکے آہستہ سے ڈکار لو)

اَطْوَلُكُمْ جُشَاءً فِي الدُّنْيَا اَطْوَلُكُمْ جُوْعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ تم میں جو لمبی ڈکار لینے والا ہے وہ قیامت کے دن بہت دیر تک بھوکا رہنے وا...

جَشَبٌ۔ بدمزہ ہونا۔ روکھا ہونا۔ سخت اور غلیظ ہو... خراب کرنا، تباہ کرنا، لیجانا۔

كَانَ يَاْكُلُ الْجَشِبَ مِنَ الطَّعَامِ۔ آنحض... روکھا یا بے مزہ یا سخت کھانا کھا لیتے۔

كَانَ يَاْتِيْنَا بِطَعَامٍ جَشِبٍ۔ وہ ہمارے پا... بے مزہ کھانا لاتے۔

لَوْ وَجَدَ عَرْقًا سَمِيْنًا اَوْ مِرْمَاتَيْنِ جَشِبَ... لَاَجَابَ۔ اگر گوشت کی ایک موٹی ہڈی اس... ملنے والی ہو یا بکری کے بدمزہ دو کھر ملنے والے تو ضرور آئے (پر جماعت کے لئے مسجد میں آتا) ایک روایت میں مِرْمَاتَيْنِ خَشِبَتَيْنِ ہے دو سوکھے کھر بکری کے۔ ابن اثیر نے کہا ہم جو پڑھا ہے اور جو اہل حدیث میں متداول معروف ہے وہ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ ہے۔ یعنی اچھے کھر۔

میں :۔ کہتا ہوں میں نے بھی یہی پڑھا ہے استادوں سے بھی یہی سنا ہے۔

Marfat.com

جَشَرٌ - جانوروں کو چرانے کے لئے نکالنا چھوڑ دینا نکلنا سینہ یا آواز کا سخت ہونا۔

لَا يَغُرَّنَّكُمْ جَشَرُكُمْ مِنْ صَلٰوتِكُمْ - تمہارے جانور وغیرہ جو چراگاہ میں لے جانے کے لئے نکلتے ہیں اور رات کو وہیں چراگاہ میں رہتے ہیں وہ تم کو نماز کے باب میں دھوکا نہ دیں یعنی ایسا نہ ہو کہ تم اس حالت میں نماز کا قصر کرنے لگو کیونکہ یہ سفر نہیں ہے۔

يَا مَعَاشِرَ الْجُشَّارِ لَا تَغْتَرُّوْا بِصَلٰوتِكُمْ - اے چرواہو تم نماز کے باب میں دھوکہ نہ کھانا (ایسا نہ ہو کہ تم چراگاہ میں رہنا سفر سمجھو اور نماز کا قصر کرنے لگو)۔

وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِيْ جَشَرِهٖ - بعضے لوگ ہم میں سے اپنے جانوروں میں تھے جو چراگاہ میں چرنے کے لئے گئے تھے۔

مَنْ تَرَكَ الْقُرْاٰنَ شَهْرَيْنِ لَمْ يَقْرَأْهُ فَقَدْ جَشَرَهٗ - جس شخص نے دو مہینے تک قرآن کو چھوڑ دیا نہیں پڑھا وہ قرآن سے دور پڑ گیا غائب ہو گیا۔

اِبْعَثْ اِلَيَّ بِالْجَشِيْرِ اللُّؤْلُؤِيِّ - موتیوں کا تھیلہ میرے پاس بھیجدے (یہ حجاج ظالم نے اپنے عامل کو لکھا تھا)۔

جَشٌّ - پیسنا، توڑنا، مارنا، جھاڑنا، صاف کرنا۔

سَمِعَ تَكْبِيْرَةَ رَجُلٍ اَجَشِّ الصَّوْتِ - ایک مرد کی تکبیر سنی جس کی آواز بہت سخت تھی۔

جُشَّةٌ - سختی۔

اَشْدَقُ اَجَشُّ الصَّوْتِ - کشادہ منہ والا۔ سخت آواز والا۔

اَوْلَمَ عَلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ بِجَشِيْشَةٍ - آنحضرت ﷺ نے اپنی ایک بی بی کا ولیمہ حلیم پر کیا۔

(جشیشہ یہ ہے کہ گیہوں کو پیس ڈالیں پھر آٹا ہانڈی میں چڑھائیں پھر اوپر سے گوشت یا کھجور ڈالیں اور اسکو پکائیں اسکو دشیشہ بھی کہتے ہیں)۔

فَعَمَدَتْ اِلٰى شَعِيْرٍ فَجَشَّتْهُ - وہ جو کیطرف اٹھیں اسکو پیس ڈالا۔ کرمانی نے کہا جَشَّتْهُ تجشیہ سے نکلا ہے۔ تجشیہ کہتے ہیں موٹا پیسنے کو۔

میں: کہتا ہوں یہ غلطی ہے کرمانی کی۔ تجشیہ لغت میں کہیں کوئی لفظ نہیں ہے اور نہ یہ ناقص یائی ہے جیسے کرمانی نے سمجھا بلکہ یہ مضاعف ہے اور تمام ائمہ لغت نے اسکی صراحت کی ہے۔

مِجَشٌّ اور مِجَشَّةٌ - یعنی چکی۔

كَانَ يَنْهٰى عَنْ اَكْلِ الْجِرِّيِّ وَالْجِرِّيْثِ وَالْجَشَّاءِ - حضرت علیؓ مارماہی بام مچھلی اور تلی کی کھانے سے منع کرتے تھے (نہایہ میں ہے کہ جشّاء تلی کو کہتے ہیں)۔

میں: کہتا ہوں لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی۔

مَا اٰكُلُ الْجَشَّاءَ مِنْ شَهْوَتِهَا وَلٰكِنْ لِيَعْلَمَ اَهْلُ بَيْتِيْ اَنَّهَا حَلَالٌ - ابن عباسؓ نے کہا میں کچھ تلی کو خواہش سے نہیں کھاتا بلکہ اس لئے کھاتا ہوں کہ میرے گھر والے جان لیں کہ وہ حلال ہے۔

جَشَعٌ - حرص کرنا، طمع کرنا، کسی کی جدائی پر رونا، رنج کرنا۔

اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يُعْرِضَ اللّٰهُ عَنْهُ فَجَشِعْنَا - آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں سے کون اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالٰی اس کیطرف سے منہ پھیرلے صحابہ کہتے ہیں یہ سنکر ہم رونے لگے۔

فَبَكٰى مُعَاذٌ جَشَعًا لِفِرَاقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - یہ سنکر معاذ روئے آنحضرت

Marfat.com

کی جدائی کا رنج کر کے (آنحضرت ﷺ نے معاذ کو یمن
کی طرف روانہ کیا اور فرمایا اب شاید تو میری مسجد اور
قبر سے گذریگا یعنی اب زندگی میں میری تیری ملاقات
نہ ہوگی ایسا ہی ہوا اور معاذ آنحضرت ﷺ کی جدائی
کا خیال کر کے روئے)

اَخَافُ اِذَا حَضَرَ قِتَالٌ جُشِعَتْ نَفْسِیْ فَكَرِهَتِ الْمَوْتَ - میں ڈرتا ہوں جب لڑائی کا وقت آئے تو میرا نفس زندگی کی حرص کر کے کہیں موت کو برا سمجھے -

لَا جَشِعٌ وَّ لَا هَلِعٌ - مسلمان نہ حریص ہوتا ہے نہ تڑپنے والا (ہائے وائے کرنیوالا یا طمع کرنیوالا لالچی) -

اِنِّیْ لَا لْحَسُ اَصَابِعِیْ حَتّٰی اَنِّیْ اَخَافُ اَنْ یَّرٰانِیْ خَدَمِیْ فَیَرٰی اَنَّ ذٰلِكَ مِنَ التَّجَشُّعِ امام ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں (کھانے کے بعد) اپنی انگلیوں کو چاٹتا ہوں (کیونکہ یہ سنت ہے پیغمبر صاحب ﷺ کی) یہانتک کہ مجھکو ڈر ہوتا ہے کہ میرے نوکر چاکر مجھکو ایسا کرتے دیکھکر یہ نہ کہیں کہ یہ بڑا لالچی ہے (حریص ہے کہ انگلیوں میں جو کھانا لگا رہ گیا اسکو بھی نہیں چھوڑتا) -

مُجَاشِعٌ - نام ہے -

جَشْمٌ - تکلیف کرنا - محنت اٹھا کر کوئی کام کرنا - تَجَشُّمٌ کا بھی یہی معنی ہے -

تَجْشِیْمٌ - کسی کو تکلیف دینا کہ کوئی کام جسطرح ہو سکے کرے -

مَهْمَا تُجَشِّمْنِیْ فَاِنِّیْ جَاشِمٌ - جب تو مجھ کو تکلیف دے تو میں تکلیف اٹھانے پر راضی ہوں

اِنَّ الْاِبِلَ ضُمَّرٌ خُنُسٌ مَا جُشِّمَتْ جَشِمَتْ اونٹ تو دبلے کئے ہوئے جانور ہیں پیاس پر صبر کرنیوالے ہیں کتنا ہی بوجھ ڈالو وہ اٹھا لیتے ہیں -

لَتَجَشَّمْتُ لِقَاءَهٗ - میں آپ کی ملاقات کیلئے تکلیف اٹھاتا (ہجرت کر کے مدینہ چلا جاتا یہ ہرقل بادشاہ روم نے کہا) -

وَلَمْ یُجَشِّمْنَا اِلَّا یَسِیْرًا - ہم کو اسی کام کی تکلیف دی جو آسان تھا -

جُشَمٌ - ایک قبیلہ ہے انصار کا -

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الصَّادِ

جَصٌّ - چونا گچ کرنا، آہ آہ کرنا -

تَجْصِیْصٌ - بچہ کا آنکھ کھولنا، بھر دینا، چونہ لگانا -

نَهٰی اَنْ یُّجَصَّصَ الْمَیِّتُ - قبر کو گچ کرنے سے (پختہ کرنے سے) منع فرمایا اسی طرح اس پر عمارت بنانے سے -

جُصَاجِصٌ - سفید ہموار جگہ -

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الضَّادِ

جَضٌّ - اکڑ کر ناز سے چلنا، حملہ کرنا -

تَجْضِیْضٌ - دوڑنا، حملہ کرنا -

جَضْدٌ - کوڑے مارنا -

جِضَمٌّ - جس کی پسلیاں اور کمر موٹی ہوں -

تَجَضُّمٌ - منہ سے پکڑنا -

جَاضِمٌ - بڑا کھاؤ، اس کی جمع جُضُمٌ ہے -

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الظَّاءِ

جَظٌّ - اَهْلُ النَّارِ كُلُّ جَظٍّ مُسْتَكْبِرٍ - ہر ایک جظ (مغرور گھمنڈی) دوزخ میں جائے گا - صحابہ عرض کیا یا رسول اللہ جظ کے کیا معنی، آپ

Marfat.com

فرمایا موٹا ڈانڈ کا چنگا (جو مال حرام کھا کھا کر خوب جی دار طیار بنا ہو۔

جَنَظَ۔ دوڑنا، پست قد، اور موٹا ہونا، ہانکنا، پچھاڑ دینا۔ جماع کرنا۔

اِجْنِظَاظٌ۔ تکبر، غرور۔

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الْعَیْنِ

جَعْبٌ۔ تیردان بنانا، اُلٹنا جمع کرنا، پچھاڑنا۔

تَجْعِیْبٌ۔ پچھاڑنا۔

اِنْجِعَابٌ اور تَجَعُّبٌ۔ پچھڑ جانا۔

تَجَعْبِیٌ۔ اژدحام کرنا ایک کے اوپر ایک چڑھ جانا

جُعْبِیٌ۔ سرخ چیونٹی۔

جَعْبَۃٌ۔ تیردان یعنی ترکش۔

فَانْتَزَعَ طَلَقًا مِّنْ جَعْبَتِہٖ۔ ایک تسمہ اپنے تیردان میں سے نکالا۔

وَجِعَابُھُمْ۔ اُن کے تیردان، یہ جعبہ کی جمع ہے۔

جَعْبَاءُ۔ بڑی پیٹ والی ناتواں عورت اور گانڈ

جَعْبَرَۃٌ۔ پچھاڑنا۔

جَعْبَرٌ۔ پست قد غلیظ۔

جَعْبَرِیَّۃٌ۔ پست قد بدشکل عورت۔

جَعْبَلَۃٌ۔ جلدی۔

جَعْثَبَۃٌ۔ حرص، لالچ۔

جَعْثَلٌ۔ اکھکرا سخت مزاج تندخو۔

سِتَّۃٌ لَایَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ مِنْھُمُ الْجَعْثَلُ۔ چھ آدمی بہشت میں نہیں جانے کے اُن میں ایک جعثل ہے لوگوں نے پوچھا جعثل کیا فرمایا کڑوا سخت مزاج۔ بعضوں نے کہا یہ مقلوب ہے جثعل کا یعنی بڑے پیٹ والا۔ جوہری نے کہا صحیح لفظ عثجل ہے معنی وہی یعنی بڑے پیٹ والا۔

جِعْثِمٌ۔ صلیان (ایک بھاجی ہے) کی جڑیں۔

تَجَعْثُمٌ۔ انقباض، ایک کا اندر ایک گھس جانا

جُعْثُبِیَّاتٌ۔ کمانیں۔

جُعْثُوْمٌ۔ موٹا ذکر (لوڑا)۔

جِعْثِنٌ۔ ایک مشہور بھاجی ہے بروزن و معنی جعثم۔

وَیَبِسَ الْجِعْثِنُ۔ (حدیث میں ہے) جعثن سوکھ گئی۔

جَعْجَعَۃٌ۔ ہلانا، بٹھانا، بیٹھنا، تنگ کرنا، روکنا، قید کرنا۔

جَعْجَاعٌ۔ تنگ، اور سخت جگہ، جنگ کا میدان، زمین یا قحط زدہ زمین۔

فَاَخَذْنَا عَلَیْھِمَا اَنْ یُّجَعْجِعَا عِنْدَ الْقُرْاٰنِ وَلَایُجَاوِزَاہُ۔ اُن دونوں سے یہ شرط لی کہ قرآن پر ٹھہر جائیں اُس سے آگے نہ بڑھیں۔

جَعْجِعْ بِحُسَیْنٍ وَّاَصْحَابِہٖ۔ (عبیداللہ بن زیاد ملعون نے عمر بن سعد ملعون کو لکھا۔ امام ہمام والامقام جناب حسین بن علی رضی اللہ عنہما اور آپ کے ساتھ والوں کو قید کرلے اُن پر تنگی کر ان کو کہیں جانے نہ دے۔

جَعْدٌ۔ گھونگھر بال والا، سخی، بخیل مضبوط بدن کا پست قد، حقیر۔

اِنْ جَاءَتْ بِہٖ جَعْدًا۔ اگر اُسکا بچہ گھونگھر بال والا پیدا ہو۔

مَافَعَلَ النَّفَرُ السُّوْدُ الْجِعَادُ۔ وہ کالے کالے پست قد لوگ کدھر گئے (یہ آپ نے ابورہم غفاری سے پوچھا)۔

عَلٰی نَاقَۃٍ جَعْدَۃٍ۔ ایک مضبوط گٹھے ہوئے بدن کی اونٹنی پر۔

اَمَّامُوْسٰی فَجَعْدٌ۔ موسیٰ پیغمبر تو ایک گٹھے ہوئے بدن کے آدمی تھے۔ یہاں جعد سے گھونگھر بال والے

مراد نہیں ہے کیونکہ حضرت موسیٰ سیدھے بال والے تھے ایسا ہی حضرت عیسیٰ کی صفت میں جَعد سے یہی مراد ہے اور احتمال ہے کہ جَعد سے تھوڑے گھونگھر بال والے مراد ہوں یعنی قَطَط اور سَبط کے درمیان، قَطَط سخت گھونگھر بال والا جیسے حبشی ہوتا ہے اور سَبط بالکل سیدھے بال والا۔ اور دَجّال کی صفت میں جو جَعد کا لفظ آیا ہے اُس سے پست قد حقیر مراد ہے یا بخیل۔

جُعْدُبَةٌ۔ حُباب، بُلبلہ، بڑبڑا، مکڑی کا گھر۔

لَقَدْ رَأَيْتُكَ بِالْعِرَاقِ وَإِنَّ أَمْرَكَ كَحُقِّ الْكَهُولِ أَوْ كَالْجُعْدُبَةِ۔ ایک روایت میں کالکعدبۃ ہے۔ عمرو بن عاص نے معاویہ سے کہا میں نے تم کو عراق میں دیکھا اُس وقت تمہاری حکومت مکڑی کے گھر کی طرح یا حباب نقش برآب کی طرح تھی (یعنی بالکل ضعیف اور کمزور)۔

جَعْرٌ۔ ہگنا، آواز کرنا۔

جِعَارٌ۔ وہ رسّی جو کنوے میں اترنے والا اپنی کمر میں باندھ لیتا ہے۔

جَاعِرَةٌ۔ کون گانڈ، دبر کا حلقہ۔

جَاعِرَتَانِ۔ چوتڑ کے دونوں کنارے یا گوشت کے لوتھڑے گدھے کے جو دم کی جڑ میں دونوں طرف ہوتے ہیں۔

إِنَّهُ وَسَمَ الْجَاعِرَتَيْنِ۔ آپ نے گدھے کی دونوں جاعروں پر داغ دیا (نشان لگایا)۔

كَوَى حِمَارًا فِي جَاعِرَتَيْهِ۔ گدھے کی دونوں جاعروں پر داغ دیا۔

قَاتَلَكَ اللّٰهُ أَسْوَدَ الْجَاعِرَتَيْنِ۔ (عبدالملک ابن مروان نے حجاج ظالم کو لکھا) اللہ تجھ کو تباہ کرے کیوں دو کالے جاعرے والا۔

كَانُوا يَقُولُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعُوا الصَّرُورَةَ بِجَهْلِهِ وَإِنْ رَمَى بِجُعْرِهِ فِي رَحْلِهِ۔ جاہلیت کے زمانہ میں یوں کہا کرتے تھے صَرُورَہ کو اُس کی جہالت میں چھوڑ دو گو وہ سوکھا گوہ اپنی بستر پر پھینکے صَرُورَہ وہ مرد یا عورت جس نے حج نہ کیا ہو یا مرد جو نکاح نہ کرے عورتوں کی صحبت سے پرہیز کرے جُعْر وہ گوہ جو سوکھ کر گانڈ میں اٹک رہتا ہے یا کر نکلتا ہے۔

إِنِّي مِجْعَارُ الْبَطْنِ۔ میں سوکھے پیٹ والا ہوں

إِيَّاكُمْ وَنَوْمَةَ الْغَدَاةِ فَإِنَّهَا مَجْعَرَةٌ صبح کو سونے سے بچے رہو اُس سے خشکی پیدا ہوتی ہے۔

نَهَى عَنْ لَوْنَيْنِ مِنَ التَّمْرِ الْجُعْرُورِ وَلَوْنِ حُبَيْقٍ۔ دو قسم کی کھجور زکوٰۃ میں دینے یا لینے سے آپ نے منع فرمایا ایک جعرور دوسرے لون حبیق، جعرور ایک قسم کی ردی چھوٹی کھجور ہے جو بدمزہ اور خراب ہوتی ہے۔

إِنَّهُ نَزَلَ الْجِعِرَّانَةَ۔ آپ جعرانہ میں اترے (جو ایک مقام کا نام ہے مکہ کے قریب حرم کے حد سے باہر۔ بعضوں نے جعرانہ بتخفیف راء بھی کہا ہے اہل عراق جعرانہ بتشدید را کہا کرتے ہیں اور اہل حجاز بتخفیف را کذا فی مجمع البحرین۔

جَعَارِ۔ بجو کا نام ہے چونکہ وہ بہت ہگا کرتا ہے تَيَسِّي جَعَارِ۔ يا غَيْثِي جَعَارِ۔ اُس وقت کہتے ہیں جب کسی بات کا جھٹلانا یا رد کرنا منظور ہوتا ہے۔

رُوْغِي جَعَارِ۔ اُس وقت کہتے ہیں جب کوئی نامرد بزدل بھاگنے لگتا ہے یا عاجزی کرنے لگتا ہے۔

Marfat.com

تَأكُلُهُ النَّخْلَ وَتَنْزِكُ أُمَّ جُعْرُوْرٍ - کھجور کی زکوٰۃ میں ام جعرور نہ لیجائے گی (ام جعرور وہی خراب ردی کھجور)۔

جِعرِّی - گانڈ اور گالی بھی ہے۔

[جَعْمَ]س - بکنا۔

جُعْسُوْسٌ - بونا حقیر کم ذات اُس کی جمع جَعَاسِیْس ہے۔

سَأَلَنِي أَنْ اُخْلِیَ مَکَّۃَ لِجَعَاسِیْسِ یَثْرِبَ - صلح حدیبیہ میں جب آنحضرت ﷺ نے حضرت عثمانؓ کو مکہ کے مشرکوں کے پاس بھیجا تو وہ ابوسفیان کے پاس جاکر اترے اُس سے گفتگو کی مشرکوں نے ابوسفیان سے پوچھا تمہارے چچازاد بھائی کیا پیغام لائے اُس نے کہا وہ یہ درخواست کرتے ہیں کہ میں مدینہ کے کم ذات حقیر لوگوں کے لئے مکہ خالی کردوں (اُن کو بلا مزاحمت آنے دوں)

أَتُخَوِّفُنَا بِجَعَاسِیْسِ یَثْرِبَ - تم مجھ کو مدینہ کے کم ذات لوگوں سے ڈراتے ہو۔

[جَعْ]ظٌ - ڈھکیلنا۔

اِجْعِظَاظٌ - بھاگنا - ڈھکیلنا۔

جَعْظٌ - اُس شخص کو بھی کہتے ہیں جو اپنے تئیں بڑا سمجھے خود پسند ہو یا بدخلق کڑوے مزاج والا۔ بدزبان ہو یا جو کھاتے وقت غصہ کیا کرے۔ اسی طرح جِنْعَاظ اور جنعاظ وہ شخص جو کھاتے وقت غصہ ہوا کرے۔

أَلَا اُخْبِرُکُمْ بِأَهْلِ النَّارِ کُلُّ جَظٍّ جَعْظٍ - کیا میں تم کو دوزخی لوگ نہ بتلاؤں ہر ایک مغرور خود پسند یا بدخلق۔

جِعْظَانٌ - بونا۔

جِنْعَاظٌ - احمق کھاؤ۔

جِنْعِیْظٌ - کھانا کھاتے وقت غصہ کرنیوالا۔

جَعْظَرَۃٌ - پیٹھ موڑ کر بھاگنا، آہستہ دوڑنا۔

أَهْلُ النَّارِ کُلُّ جَعْظَرِیٍّ جَوَّاظٍ - دوزخی ہر ایک اکلکھرا بدمزاج یا پیٹو غلیظ بہت کھانیوالا یا پست قد گھمنڈی اکڑ کر چلنے والا یا بکی یا مغرور یا روپیہ جمع کرنے والا بخیل ہے۔

جَعْفٌ - گرانا، کاٹنا۔

اِنْجِعَافٌ - اکھڑ جانا، گرجانا۔

مَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ الْأَرْزَةِ الْمُجْذِیَۃِ حَتّٰی یَکُوْنَ اِنْجِعَافُهَا مَرَّۃً - منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے (نہ اُسکے پتے جھڑتے ہیں نہ اُسپر خزاں آتی ہے بس ایک ہی بار پُرانا ہو کر گرجاتا ہے)

مَرَّ بِمُصْعَبِ بْنِ عُمَیْرٍ وَهُوَ مُنْجَعِفٌ آپ مصعب بن عمیر پر سے گذرے وہ قتل ہو کر گرے پڑے تھے۔

جُعْفِیٌّ - ایک قبیلہ کا نام ہے۔

جَعْفَرٌ - چھوٹی نہر یا بڑا واسع کشادہ - امام جعفر صادق مشہور امام ہیں بارہ اماموں میں سے اور بڑے ثقہ اور فقیہ اور حافظ تھے امام مالک اور امام ابوحنیفہ کے شیخ ہیں - اور امام بخاری کو معلوم نہیں کیا شبہ ہو گیا کہ وہ اپنی صحیح میں ان سے روایت نہیں کرتے اور یحیی بن سعید قطان نے بڑی بے ادبی کی ہے جو کہتے ہیں فی نفسی منہ شئ ومجالد احب الی منہ حالانکہ مجالد کو امام صاحب کے سامنے کیا رتبہ ہے ایسی ہی باتوں کیوجہ سے تو اہل سنت بدنام ہوتے ہیں کہ ان کو ائمہ اہل بیت سے کچھ محبت اور اعتقاد نہیں ہے اللہ تعالےٰ امام بخاری پر رحم کرے۔ مروان اور عمران بن حطان اور کئی خوارج سے

Marfat.com

تو انہوں نے روایت کی اور امام جعفر صادق سے
جو ابن رسول اللہ ہیں ان کی روایت میں شبہ
کرتے ہیں۔

جَعْفَرْ بَرْمَکِیْ۔ ہارون رشید کا خاص محبوب
اور اُسکا وزیر تھا۔

جَعْفَرْ طَیَّار۔ حضرت علی رض کے بھائی تھے۔
جنگ موتہ میں بڑی بہادری سے شہید ہوئے۔
آنحضرت اُن کو بہت چاہتے تھے۔

اَبُوْ جَعْفَرْ۔ امام محمد باقر علیہ السلام۔

جَعْفَرِیَّہ۔ ایک فرقہ ہے معتزلہ میں سے۔

جَعْفَلَۃٌ۔ کسی کو یہ کہنا میں تجھ پر صدقے یہ اختصار ہے
جُعِلْتُ فِدَاکَ کا۔

جَعْلٌ۔ بنانا رکھنا ایک کے اوپر ایک ڈالنا، کر دینا،
گمان کرنا۔

جُعْلٌ اور جُعَیْلَۃٌ اور جِعَالَۃٌ۔ اجرت مزدوری
حق السعی، رشوت۔

ذُکِرَ عِنْدَہُ الْجَعَائِلُ فَقَالَ لَا اَغْزُوْ عَلٰی
اَجْرٍ وَّ اَبِیْعُ اَجْرِیْ مِنَ الْجِہَادِ۔ عبداللہ
ابن عمر رض سے ذکر آیا مزدوریوں پر جہاد کرنے کا
یعنی اجرت ٹھہرا کر دوسرے کیطرف سے جہاد میں
جانا انہوں نے کہا میں اجرت پر جہاد نہیں کرتا۔
نہ میں جہاد کے ثواب کو بیچتا ہوں۔ جَعَائِل جُعَیْلَۃ
کی یا جِعَالَۃ کی جمع ہے۔

حَتّٰی یَجْعَلُوْا لَنَا جُعْلًا۔ جب تک ہماری کچھ
اجرت نہ ٹھہرائیں۔

جَاعِلٌ۔ دینے والا بنانے والا۔

مُجْتَعِلٌ۔ لینے والا۔

اِنْ جَعَلَہٗ عَبْدًا اَوْ اَمَۃً فَغَیْرُ طَائِلٍ وَاِنْ
جَعَلَہٗ فِیْ کُرَاعٍ اَوْ سِلَاحٍ فَلَا بَاْسَ۔ اگر
اجرت میں غلام ٹھہرایا لونڈی ٹھہرائی تب تو وہ لغو
ہے اور جو ایسی چیز ٹھہرائی جو جہاد میں کار آمد ہے۔
جیسے ہتھیار یا گھوڑے وغیرہ تو اُس میں کوئی قباحت
نہیں۔

جَعِیْلَۃُ الْغَرَقِ سُحْتٌ۔ ڈوبا ہوا مال نکالنے کی
اُجرت ٹھہرانا حرام ہے (کیونکہ اُس میں دھوکہ ہے
معلوم نہیں وہ مال نکلتا ہے یا نہیں۔ اسی طرح ہر
عقد جس میں خطرہ یا شک یا تردد ہو ہماری شریعت
میں فاسد ہے جیسے اڑتے ہوئے جانور کی یا دریا
میں تیرتے ہوئے جانور کی بیع یا زندگانی کا بیمہ ٹھہرانا
(لائف انشورنس) جو ہمارے زمانہ میں بہت رائج ہو گیا
ہے یا اور کسی طرح کا بیمہ مثلاً آگ میں جل جانے یا
دریا میں ڈوب جانے کا یا رستہ میں تلف ہو جانے
کا یا غنیم کے قبضہ میں آ جانیکا یا دشمن سے محفوظ رہنے
کا یا لاٹری وغیرہ یہ سب حرام اور سُحت میں داخل
ہیں)۔

کَمَا یُدَھْدِہُ الْجُعَلُ بِاَنْفِہٖ۔ جیسے گُوہ کا کیڑا
اپنی ناک سے گوہ ڈھلکاتا ہے (اُسکو گول کر کے
لڑھکاتا ہے)۔

یَجْعَلَ اللّٰہُ رَاْسَہٗ رَاْسَ حِمَارٍ۔ اللہ تعالیٰ
اُسکا سر گدھے کا سر کردے۔ (یعنی حقیقۃً اُس کو
گدھے کی صورت میں مسخ کر دے یا گدھے کی طرح
احمق اور بیوقوف بنا دے)۔

اِجْعَلْ قَوْلَکَ بِالْیَمِیْنِ۔ اگر مگر کو یمن میں پھینک
دے (اور سنت کی پیروی کر یعنی حدیث پر عمل کر
اُس پر عمل کرنے کے لئے لغو اور بیکار بہانے مت نکال
باتیں مت بنا کہ اگر ایسا ہوا اگر ویسا ہو لوگوں کا ہجوم
وہ مجھ کو مجبور کردیں تو کیا کروں)۔

یَجْعَلُ لَہٗ بِکُلِّ صُوْرَۃٍ نَفْسًا فَیُعَذِّبُہٗ

Marfat.com

اللہ تعالےٰ نے ہر صورت کے بدل ایک شخص پیدا کریگا
جو صورت بنانے والے کو تکلیف دیگا یا ہر صورت کے
بدل ایک جان صورت بنانیوالے میں پیدا ہوگی۔
اُس کو اللہ تعالےٰ عذاب دیگا۔
لَعَلَّ اللّٰہَ اَنْ یَّجْعَلَ فِیْ ذٰلِکَ۔ شاید اللہ تعالیٰ
اُس میں برکت دے یا بھلائی (مفعول محذوف ہے)
یَجْعَلُوْنَ فِیْہِ الْوَدَکَ۔ اُس میں چربی رکھتے
تھے۔ ایک روایت یَجْمُلُوْنَ ہے یعنی گلاتے تھے۔
اِجْعَلُوْا صَلٰوتَکُمْ مَعَھُمْ سُبْحَۃً۔ تم اپنی فرض
نماز اکیلے اکیلے چپکے سے پڑھ لو اور امیروں کے
ساتھ جو نماز پڑھو اُس کو نفل کر ڈالو۔ اس حدیث
سے معلوم ہوتا ہے کہ جب ایک نماز دو بار پڑھی جائے
تو پہلی فرض ہوتی ہے اور دوسری نفل۔ بعضوں
نے کہا یہ اللہ تعالےٰ کا اختیار ہے جسکو چاہے فرض رکھے
اور جس کو چاہے نفل رکھے۔
اِجْعَلُوْا مِنْ صَلٰوتِکُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ۔ اپنی کچھ نماز
گھروں میں بھی رکھو یعنی سنت اور نفل گھر میں پڑھا کرو
بعضوں نے کہا کبھی کبھی فرض نماز بھی گھروں میں پڑھو
تاکہ عورتیں بچے بیمار وغیرہ جو مسجد میں نہیں آسکتے تمہاری
اقتدا کر لیا کریں انہوں نے یہ کہا ہے کہ جو شخص جماعت
میں اس وجہ سے نہ آئے کہ دوسری جماعت قائم
کرنا چاہتا ہو گو وہ چھوٹی ہو تو اُسپر جماعت میں شریک
نہ ہونے کا گناہ نہ ہوگا۔
لَا یَجْعَلُ اَحَدُکُمْ لِلشَّیْطَانِ شَیْئًا مِّنْ صَلٰوتِہٖ
یَرٰی اَنْ لَّا یَنْصَرِفَ اِلَّا عَنْ یَّمِیْنِہٖ۔ کوئی تم
میں اپنی نماز کا کوئی حصہ شیطانی نہ کرے یوں سمجھ کر
کہ نماز سے فارغ ہو کر خواہ مخواہ داہنی جانب جانا
چاہیئے (بلکہ کبھی داہنی جانب جائے کبھی بائیں
جانب اگر ہمیشہ داہنی ہی جانب مڑے تب بھی کوئی
قباحت نہیں بشرطیکہ ایسا کرنا واجب اور ضرور
نہ سمجھے۔ طیبی نے کہا جو شخص کسی مستحب کام پر اصرار
کرے اور رخصت پر کبھی عمل نہ کرے تو شیطان نے
اُسکو گمراہ کر دیا۔ اب جو کوئی بدعت پر اصرار کرے
وہ کتنا بڑا گمراہ ہوگا۔ سمجھ لینا چاہیئے۔
مترجم :- مثلاً تیجہ، دسواں، چہلم، نیاز، فاتحہ،
مجلس میلاد، گیارہویں، بارہویں، انگلیاں اذان
میں چومنا، قیام تعظیمی، مرثیہ خوانی، جھنڈے شدّے
علم وغیرہ امور کو کرنا لازم سمجھے نہ کرنیوالے کو مطعون
کرے اُس کو شیطان نے کیسا گمراہ کر دیا ہے اُس
سے اور تر کر شیطان کا تسلّط اُس پر ہے جو مستحبات اور
مندوبات اور سنن کا ادا کرنا واجب کی طرح لازم
سمجھے اور نہ کرنے والے کو ملامت کرے، مثلاً رفع یدین
نہ کرنیوالے یا آمین بالجہر نہ کہنے والے کو یا دسترخوان
پر نہ کھانیوالے کو یا بیعت توبہ نہ کرنے والے کو کیونکہ
یہ سب امور مستحب اور مندوب ہیں اگر کسی نے نہ کیا
تو اُسپر کچھ ملامت نہیں اسی طرح تقلید مذہب معین
کو جو بدعت ہے کوئی واجب اور لازم سمجھے اور غیر مقلدوں
کو گمراہ جانے اُس پر بھی شیطان کا تسلّط بیحد ہے۔
میں :- کہتا ہوں بالفرض اگر تقلید مذہب معین
جائز یا مستحب بھی ہو جب بھی اُسکو واجب کہنے والا
سخت گمراہ ہوگا کیونکہ واجب وہی چیز ہوتی ہے جس کو
اللہ اور رسول واجب کریں۔ علماء کا یہ منصب نہیں
کہ کسی چیز کو واجب کر دیں۔ ایک روایت میں ہے
اللہ تعالےٰ یہ پسند کرتا ہے کہ اُس کی رخصتوں پر
عمل کیا جائے۔
وَاجْعَلْہُ الْوَارِثَ مِنَّا۔ اور اُس سے فائدہ اٹھانا
ہم میں باقی اور موروث رکھ۔
یَجْعَلُ فِیْہِ کَبْشًا۔ اگر کوئی احرام کی حالت میں

Marfat.com

جو کو مارے تو ایک مینڈھا فدیہ دے۔

لِلْغَازِیْ اَجْرُہٗ وَ لِلْجَاعِلِ اَجْرُہٗ وَ اَجْرُ الْغَازِیْ۔ غازی کو اُسکا ثواب ملیگا اور جس نے غازی کو اجرت دیکر جہاد کرایا اُسکو اُسکا بھی ثواب ملیگا۔ (روپیہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا اور غازی کا بھی ثواب ملیگا

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَیُعَذِّبُ الْجُعَلَ فِیْ جُحْرِہٖ۔ اللہ تعالٰے گوہ کے کیڑے کو اُس کے سوراخ میں عذاب کرتا ہے (مجمع البحرین میں ہے کہ جُعَل ایک چھوٹا کیڑا ہے خنفسا سے بڑا کالا بہت کالا اُس کے پیٹ پر ذرا سرخی ہوتی ہے لوگ اُس کو ابوجعران کہتے ہیں کیونکہ وہ سوکھا گوہ اپنے سوراخ میں اکٹھا کرتا ہے)

جَعَلَتْنِیْ یَهُوْدُ حِمَارًا۔ یہودی لوگ مجھ کو گدھا بنا ڈالتے۔

جِعَةٌ۔ جو کا شراب۔

نَهٰی عَنِ الْجِعَةِ۔ آپ نے جو کے شراب کو منع کیا (ہمارے ملک میں اُس کو بیر کہتے ہیں یہ شراب اکثر گرم ملکوں اور گرم موسم میں پیا جاتا ہے)

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الْفَاءِ

جَفْأٌ۔ گرا دینا، پھینکدینا، اوندھا دینا۔

جُفَاءٌ۔ پھین، کوڑا کچرا۔

خَلَقَ الْاَرْضَ السُّفْلٰی مِنَ الزَّبَدِ الْجُفَاءِ۔ اللہ تعالٰے نے نیچی والی زمین کو اُس پھین اور کوڑے کچرے سے بنایا (جو پانی پر آگیا تھا) پہلے سب پانی ہی پانی تھا اُس میں سے بخار نکلا وہ ہوا ہو گئی پھر بخار بخار سے ٹکرایا تو آگ پیدا ہوئی پانی پر پھین جا اور کوڑا کچرا وہ زمین ہو گیا۔ ایک طائفہ فلاسفہ کا بھی یہی قول ہے اور قرآن شریف سے بھی اُسکی تائید ہوتی ہے وَکَانَ عَرْشُہٗ عَلَی الْمَاءِ لیکن عرش پانی سے بھی پہلے تھا اور پروردگار کی ذات مقدس اُس سے بھی پہلے وہ ہمیشہ سے تھا اور ہمیشہ رہے گا۔

اِنْطَلَقَ جُفَاءٌ مِنَ النَّاسِ۔ کچھ جلد باز یا آگے والے لوگ چلدیئے۔ ابن اثیر نے کہا ہم نے صحیحین میں یوں پڑھا ہے اِنْطَلَقَ اَخِفَّاءُ مِنَ النَّاسِ یعنی کچھ ہلکے پھلکے لوگ چلدیئے یہ جمع ہے خفیف کی ترمذی کی روایت میں سَرْعَانُ النَّاسِ ہے یعنی جلد باز لوگ

مَتٰی تَحِلُّ لَنَا الْمَیْتَةُ قَالَ مَالَمْ تَجْتَفِئُوْا بَقْلًا۔ مردار ہم کو کب تک حلال ہے فرمایا جب تک تم کوئی بھاجی نہ اکھیڑ سکو (یعنی کوئی ترکاری بھاجی ساگ پات بھی کھانے کو نہ ملے)۔

حَرَّمَ الْحُمُرَ الْاَهْلِیَّةَ فَجَفَأُوا الْقُدُوْرَ۔ آنحضرتؐ نے بستی کے گدھے حرام کیے تو لوگوں نے ہانڈیاں اوندھا دیں (جن میں گدھے کا گوشت چڑھایا تھا۔ ایک روایت میں فَاَجْفَأُوا الْقُدُوْرَ ہے ابن اثیر نے کہا یہ شاذ لغت ہے جیسے کَفَأُوْا اور اَکْفَأُوْا۔ محیط میں ہے کہ یہ لغت مجہول ہے)۔

جَفْرٌ۔ بڑا ہونا۔ کھانے کے لائق ہو جانا بدن کی سنی سب نکلجانا کثرت جماع سے۔

کَانَ یَشِبُّ فِی الْیَوْمِ شَبَابَ الصَّبِیِّ فِی الشَّهْرِ فَبَلَغَ سِتًّا وَهُوَ جَفْرٌ۔ (آنحضرتؐ کی انّا حلیمہ سعدیہ کہتی ہیں) آنحضرتؐ ایک دن میں اتنا بڑھتے جتنا دوسرا لڑکا ایک مہینہ میں بڑھتا ہے چھ مہینے میں آپ خاصے زورآور کھانا کھانے کے قابل ہو گئے اصل میں جفر بکری کے بچہ کو کہتے ہیں جب وہ چار مہینے کا ہو کر اپنی ماں سے جدا ہو جائے چرنے اور

Marfat.com

کھانے لگے۔
فَخَرَجَ إِلَيَّ ابْنٌ لَنَا جَفْرٌ۔ اُسکا ایک لڑکا میری طرف نکلا جس کے پاس ایک بکری کا بچہ تھا۔
فِي مُحْرِمٍ يُصِيبُ الْأَرْنَبَ جَفْرَةٌ۔ اگر احرام والا شخص خرگوش مار ڈالے تو ایک بکری کا بچہ بدلے دے (اُسکی قربانی کرے)۔
يَكْفِيهِ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ۔ اُس کو حلوان کا دست کافی ہے (یعنی کم خوراک ہے۔ یہ اُسکی تعریف کی)۔
صُومُوا وَوَفِّرُوا اَشْعَارَكُمْ فَإِنَّهَا مَجْفَرَةٌ روزے رکھو اور بالوں کو بڑھاؤ یہ منی کو سکھا دیتا ہے (شہوت ٹوٹ جاتی ہے)
اَلصَّوْمُ مَجْفَرَةٌ۔ روزہ منی کو سکھا دیتا ہے۔ (جماع کی خواہش کم کر دیتا ہے)
عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ مَجْفَرَةٌ۔ روزہ اپنے اوپر لازم کرلے اُس سے منی کی پیدائش کم ہو جائے گی۔ یا منی سوکھ جائے گی (جب منی کی تولید گھٹ گئی تو جماع کی خواہش بھی کم ہو جائیگی)
رَأَى رَجُلًا فِي الشَّمْسِ فَقَالَ قُمْ عَنْهَا فَإِنَّهَا مَجْفَرَةٌ۔ حضرت علی رض نے ایک شخص کو دھوپ میں بیٹھا ہوا دیکھا تو فرمایا دھوپ سے اُٹھ جا دھوپ میں بیٹھنا آدمی کو سکھا دیتا ہے یا اُس سے شہوت جاتی رہتی ہے۔
إِيَّاكُمْ وَنَوْمَةَ الْغَدَاةِ فَإِنَّهَا مَجْفَرَةٌ۔ صبح کے سونے سے پرہیز کرو اُس سے شہوت کم ہو جاتی ہے۔
إِيَّاكَ وَكُلَّ مَجْفَرَةٍ۔ ہر ایک ایسی عورت سے پرہیز کر جس کے جسم سے بُری بو آتی ہو۔ یہ اجفار سے نکلا ہے یعنی بدبودار ہونا۔ بعضوں نے کہا مجفرہ سے موٹی عورت مراد ہے۔ کہتے ہیں امرأة مجفرة الجنبين یعنی موٹے پہلوؤں والی عورت۔
مَنِ اتَّخَذَ قَوْسًا عَرَبِيَّةً وَجَفِيرَهَا نَفَى اللّٰهُ عَنْهُ الْفَقْرَ۔ جو شخص عربی کمان اور تیروں کا ترکش رکھے اللہ تعالیٰ اُسکی محتاجی دور کر دیگا۔ محیط میں ہے جفیر لکڑی کا ترکش جس میں چمڑا نہ ہو یا چمڑے کا ترکش جسمیں لکڑی نہ ہو۔
فَوَجَدْنَاهُ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْجِفَارِ۔ پھر ہم نے اُس کو ایک گڑھے میں پایا۔ جفار جُفرہ کی جمع ہے بمعنی اور بوزن حفرہ۔
جَفْرٌ۔ اُس کنوے کو کہتے ہیں جسکی بندش نہ ہوئی ہو۔
جُفْرَةٌ۔ ایک مقام کا بھی نام ہے بصرے کے اطراف میں جس کو جفرہ خالد بھی کہتے ہیں منسوب ہے خالد بن عبداللہ بن اسید کی طرف۔
أَمْلَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ الْجَفْرَ وَالْجَامِعَةَ آنحضرت ص نے امیر المومنین علی بن ابیطالب کو دو کتابیں لکھوا دیں ایک جفر دوسری جامعہ۔ (ایک کتاب تو بکری کے کھال پر لکھی تھی دوسری بھیڑ کی کھال پر۔ اور اُس میں قیامت تک جتنی باتیں ہونے والی تھیں وہ سب مجملاً لکھوا دی تھیں۔ سید شریف نے شرح مواقف میں نقل کیا کہ جفر اور جامع دو کتابیں تھیں حضرت علی کے پاس اُن میں ازروئے قواعد علم حروف تکسیر بڑے بڑے حوادث کا بیان تھا جو قیامت تک ہونے والے تھے اور آپ کی اولاد میں جو امام

Marfat.com

گذرے وہ انہی کتابوں کو دیکھ کر اکثر امور کی خبر
دیتے۔ اور انہی کتابوں سے نقل کرتے۔ امام ابو
عبداللہ نے فرمایا میرے پاس جفر ابیض ہے زید
ابن ابی العلاء نے پوچھا اُس میں کیا ہے فرمایا
زبور داؤد کی اور توراۃ موسیٰ کی اور انجیل عیسیٰ
کی اور ابراہیم کے صحیفے اور حلال و حرام اور
حضرت فاطمہ کا مصحف اور وہ باتیں جن کی وجہ
سے لوگ ہمارے محتاج ہوں ہم اُن کے محتاج
نہ ہوں اور میرے پاس جفر احمر بھی ہے اخیر تک
کتاب قبول العہد میں جو امام رضا علیہ السلام
نے ماموں رشید خلیفہ کو لکھی تھی یہ مرقوم ہے
کہ تو نے خلافت کے مستحق کو پہچانا اور تیرے باپ دادا
نے نہیں پہچانا تھا میں نے تیری طرف سے یہ
التماس قبول کیا (ماموں نے امام رضا سے یہ
درخواست کی تھی کہ آپ مسند خلافت پر متمکن
ہو جایئے میں اپنے تئیں معزول کر دیتا ہوں۔
چونکہ خلافت آپکا اور آپ کے آباؤ اجداد کا حق
تھا مگر جفر اور جامعہ دونوں کتابوں سے نکلتا
ہے کہ سادات کی خلافت چلنے والی نہیں)
ایک امام صاحب فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خلافت
اور نبوت دونوں ہمارے خاندان میں جمع کرنیوالا
نہیں۔ حضرت علم الہدیٰ سید مرتضیٰ سے خلیفہ
وقت نے ہاتھ ملایا اور تعریضاً کہا میں تمہاری
انگلیوں سے خلافت کی بو سونگھتا ہوں انہوں
نے کہا خلافت کی نہیں بلکہ نبوت کی خوشبو ہے۔
مؤلف کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے بنی فاطمہ
کے لئے آخرت کے درجے خاص فرمائے اور
دنیا کی حکومت اور سلطنت اُن کی قسمت میں
نہیں رکھی امام حسین علیہ السلام کے عہد کو

اب تک سادات کو کبھی خلافت عامہ نصیب نہیں
ہوئی اور ایرے غیرے پنچ کلیاں ہمیشہ خلافت اور
حکومت کے مزے لوٹتے رہے یہاں تک کہ آخری
زمانہ سنہ ۱۲۴۶ ہجری میں مولانا اسمٰعیل شہید نور اللہ
مرقدہ نے حضرت سید احمد بریلوی کی خلافت
قائم کرنا چاہی تھی مگر منشاء خداوندی نہ تھا سید
صاحب مع تمام رفقاء کے کفار افاغنہ اور سکھ
کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ محیط میں ہے کہ علم جفر
اور علم تکسیر ایک ہی ہے یعنی سائل کے سوال کے
حروف میں تصرف اور تغیر اور تبادل کر کے اُس
کے سوال کا جواب نکالنا۔
میں: کہتا ہوں یہ سب روایتیں غیر صحیح ہیں۔
نہ حضرت علی رضؓ کے پاس کوئی کتابیں موسوم
جفر و جامع تھیں اور نہ آپ کو آئندہ کے حوادث
کا تفصیلی علم دیا گیا تھا۔ صحیح روایتوں سے یہ
ثابت ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا مجھ کو آنحضرتؐ
سے سوا قرآن کے اور اس صحیفہ کے کچھ نہیں پہنچا۔
اس صحیفہ میں چند دیت اور زکوٰۃ کے احکام تھے
لا غیر اور اگر آپ کو واقعات آئندہ کا تفصیلی علم دیا
گیا ہوتا تو آپ کبھی خلافت اختیار نہ کرتے۔ نہ
معاویہ سے جنگ کرتے نہ یہ فرماتے کہ اگر میں
بنی امیہ پر غالب ہوا تو انکو جھاڑ پھونک کر صاف
کر دوں گا۔ اور اگر یہ علم آپکی اولاد میں ہوتا تو
امام حسین علیہ السلام کوفہ اور کربلائے معلّٰی کا
قصد کیوں اور ابن زیاد بد نہاد اور نحس عمر
سعد کے ہاتھوں سخت سخت مصیبتیں کیوں اٹھاتے
یہ چند جھوٹے کذاب لوگوں کی روایتیں ہیں۔
جن پر بعضے علما نے دھوکہ کھایا اور انہوں نے
اُن کو سچ کہا اور تعجب تو شیخ ابن عربی رحمہ

Marfat.com

ہوتا ہے انہوں نے اپنی تفسیر میں ذٰلک الکتاب سے کتاب الجفر والجامعہ مراد رکھی ہے سبحان اللہ یہ عجب تفسیر ہے اور ظن غالب ہے کہ یہ کسی کا الحاق اور تصرف ہے اور ایسے الحاقات اور تصرفات بیدینوں نے بزرگوں کی کتابوں میں بہت کیے ہیں)۔

اَتَقَلْقَلُ تَقَلْقُلَ الْقِدْحِ فِی الْجَفِیْرِ الْفَارِغِ تو ایسی گڑبڑ کرتا ہے جیسے خالی ترکش میں تیر کھڑبڑ کرتا ہے۔

جَفِیْرٌ عَبْدِیُّ۔ حدیث کے ایک راوی کا نام ہے۔

جفوف۔ جمع کرنا، خشک ہونا، ایک جگہ اقامت کرنا۔
تَجْفِیْفٌ۔ سکھانا۔

جُعِلَ فِیْ جُفِّ طَلْعَۃٍ ذَکَرٍ۔ وہ جادو کا سامان ایک نر کھجور کے خوشہ کے غلاف میں رکھا گیا۔ (ایک روایت میں فی جبّ طلعۃ ہے معنی وہی ہے۔)

جَفَّتِ الْاَقْلَامُ وَطُوِیَتِ الصُّحُفُ۔ قلم سوکھ گئے اور کتابیں لپیٹ دی گئیں (مطلب یہ ہے کہ جو کچھ قیامت تک ہونیوالا تھا وہ سب لوحِ محفوظ میں لکھدیا گیا۔)

جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ کَائِنٌ۔ (قیامت تک جو ہونے والا تھا اُس کو قلم لکھ کر سوکھ گیا۔

جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ لَاقٍ۔ جو کچھ تجھ پر گذرنے والا ہے وہ لکھا جا کر قلم سوکھ گیا۔

اَلْجَفَاءُ فِیْ هٰذَیْنِ الْجَفَّیْنِ رَبِیْعَۃَ وَمُضَرَ سختی اور بے رحمی ان دونوں گروہوں میں ہے (ربیعہ اور مضر یہ دونوں مشہور قبیلے ہیں۔)

کَیْفَ یَصْلُحُ اَمْرُ بَلَدٍ جُلُّ اَهْلِهٖ هٰذَانِ الْجَفَّانِ۔ بھلا اُس بستی کا کام کیونکر درست ہوگا جہاں کے اکثر باشندے ان دونوں گروہ کے ہوں گے۔

مَاکُنْتُ لِاَدَعَ الْمُسْلِمِیْنَ بَیْنَ جُفَّیْنِ یَضْرِبُ بَعْضُهُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔ میں تو مسلمانوں کو اس حال میں چھوڑنیوالا نہیں ہوں کہ اُن کے دو گروہ ہو جائیں اور ایک دوسرے کی گردنیں مارے (لیکن خدا کی مرضی میں کیا دخل ہے مسلمانوں کی کئی گروہ ہو گئے ہیں اور ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں)۔

جُفَّاتٌ۔ دو گروہ بنی بکر اور بنی تمیم۔

لَانَفَلَ فِیْ غَنِیْمَۃٍ حَتّٰی تُقْسَمَ جُفَّۃً۔ لوٹ میں سے انعام نہیں ملنے کا جبتک سب تقسیم نہ ہو جائے (ایک روایت میں حتی تقسم علی جفتہ ہے۔ یعنی یہاں تک کہ اپنے گروہ پر، یعنی لشکر والوں پر تقسیم نہ ہو جائے)۔

قِیْلَ لَهٗ النَّبِیْذُ فِی الْجُفِّ قَالَ اَخْبَثُ وَ اَخْبَثُ۔ پوچھا گیا نبیذ چمڑے کے ڈول میں بنانا کیسا ہے انہوں نے کہا بہت برا بہت برا۔

جُفٌّ۔ چمڑے کا برتن جو باندھا نہیں جاتا بعضوں نے کہا مشک کو نیچے سے کاٹ کر ڈول کے طور پر جو بنا لیا جاتا ہے۔ بعضوں نے کہا کھجور کی لکڑی کو کرید کر اسکا برتن جو بناتے ہیں۔

فَجَاءَ عَلٰی فَرَسٍ مُجَفَّفٍ۔ ایک گھوڑے پر سوار آیا جسپر تجفاف پڑا تھا۔ تجفاف زرہ کی طور پر ہوتا ہے جو گھوڑے پر ڈالدیا جاتا ہے۔ تاکہ جنگ میں اُس کو صدمہ نہ پہنچے اُس کی جمع تجافیف آئی ہے۔

اِنَّهٗ کَانَ عَلٰی تَجَافِیْفِهِ الدِّیْبَاجُ۔ اُن کی

زرہوں پر دیباج لگا تھا (دیباج ایک ریشمی کپڑا ہے)

فَاَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا۔ فقیری کے لئے سامان تیار کر۔

جُفْلٌ۔ پوست نکالنا، چھیلنا، الگ کرنا، ڈالنا، ہلانا، ہانکنا، دفع کرنا، گرا دینا، کھود ڈالنا، بھاگنا، پریشان ہونا، جلدی کرنا۔

لَمَّا قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ قِبَلَهٗ۔ جب آنحضرت مدینہ میں تشریف لائے تو لوگ جلدی سے آپ کی طرف بھاگے۔

فَنَعَسَ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ حَتّٰی کَادَ یَنْجَفِلُ عَنْهَا۔ آنحضرتؐ اپنی اونٹنی پر اونگھنے لگے قریب تھا کہ آپ اس پر سے گر پڑیں۔

مَا اَلِیَ رَجُلٌ شَیْئًا مِّنْ اُمُوْرِ النَّاسِ اِلَّا جِیْئَ بِهٖ فَیَنْجَفِلُ یَا فَیُجْفَلُ عَلٰی شَفِیْرِ جَهَنَّمَ۔ جو شخص مسلمانوں کے کسی کام کا متولی ہو (کوئی عام خدمت اس کے سپرد ہو مثلاً بادشاہ ہو یا کوتوال یا قاضی (جج) یا تحصیلدار) پھر اس میں خیانت کرے تو قیامت کے دن اس کو لے کر آئیں گے وہ دوزخ کے کنارے پر سے اس کے اندر گر پڑے گا یا گرا دیا جائیگا۔

ذَکَرَ النَّارَ فَاُجْفِلَ مُغْشِیًّا عَلَیْهِ۔ امام حسن بصریؒ نے دوزخ کا ذکر کیا تو بیہوش ہو کر گر پڑے (ایسی ہیبت طاری ہوئی)۔

اِنَّ رَجُلًا یَهُوْدِیًّا حَمَلَ امْرَأَةً مُّسْلِمَةً عَلٰی حِمَارٍ فَلَمَّا خَرَجَ مِنَ الْمَدِیْنَةِ جَفَلَهَا ثُمَّ تَجَثَّمَهَا لِیَنْکِحَهَا فَاُتِیَ بِهٖ عُمَرُ فَقَتَلَهٗ۔ ایک یہودی نے ایک مسلمان عورت کو گدھے پر سوار کیا جب مدینہ سے باہر نکل گیا تو اس کو (گدھے پر سے) گرا دیا پھر اس پر چڑھ بیٹھا اس سے جماع کرنے کو آخر وہ یہودی حضرت عمرؓ کے پاس لایا گیا آپ نے اس کو قتل کر ڈالا (یہ قتل تعزیرًا ہوگا تاکہ دوسروں کو عبرت ہو پھر کوئی مسلمان عورتوں کی عزت پر دست درازی نہ کرے۔)

اَتَی الْبَحْرَ فَاَجِدُهٗ قَدْ جَفَلَ سَمَکًا کَثِیْرًا۔ میں سمندر پر آتا ہوں وہاں دیکھتا ہوں سمندر نے بہت سی مچھلیاں کنارے پر ڈال دی ہیں۔

اِنَّهٗ جُفَالُ الشَّعْرِ۔ دجال کے جسم پر بہت بال ہوں گے۔

رَاَیْتُ قَوْمًا جَافِلَةً جِبَاهُهُمْ یَقْتُلُوْنَ النَّاسَ۔ میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا جن کی پیشانیوں پر بال کھڑے ہوئے تھے یا پیشانیوں پر ان کے بال تھے (جیسے نصاریٰ کی وضع ہے) وہ لوگوں کو قتل کر رہے تھے۔

وَاللّٰهِ لَا یَبْلُغُ عَمَلُهُ الطَّائِفَ اِذَا اَجْفَلَ۔ خدا کی قسم اس کا عمل طائف تک نہیں پہنچیگا جب وہ کوشش کرے۔

فَیُجْفِلُوْنَ النَّاسَ اِجْفَالَ الْغَنَمِ۔ وہ لوگوں میں اس طرح بھاگ کر آئیں گے جیسی بکریاں بھاگ نکلتی ہیں۔

جَفْنٌ۔ باز رکھنا، روکنا، نحر کرنا، پیالہ میں گوشت کھلانا، آنکھ کا پپوٹا اوپر کا ہو یا نیچے کا، تلوار کا نیام، انگور کی جڑ یا شاخ۔

جِفْنٌ۔ تلوار کا نیام۔

جَفْنَةٌ۔ پیالہ، چھوٹا کنواں، سخی آدمی، انگور۔

تَجْفِیْنٌ اور اِجْفَانٌ۔ بہت جماع کرنا۔

Marfat.com

اَنْتَ الْجَفْنَۃُ الْغَرَّاءُ۔ تو سفید پیالہ ہے (یعنی سخی ہے لوگوں کے سامنے کھانے کا پیالہ رکھتا ہے۔ سفید سے یہ مطلب ہے کہ اُس میں چربی اور گھی بھرا رہتا ہے۔ جَفْنَۃٌ کی جمع جِفَانٌ اور جَفَنَاتٌ آتی ہے۔)

نَادِیَا جَفْنَۃَ الرَّکْبِ۔ پکارا سواروں کی پیالی (یعنی سواروں کے کھلانے والے یا سواروں کے پیالہ والے)۔

اِغْتَسَلَ فِیْ جَفْنَۃٍ۔ ایک بڑے پیالے (کونڈی) میں غسل کیا۔

وَھُوَ مِثْلُ شِقِّ جَفْنَۃٍ۔ چاند اُس وقت آدھے پیالے کی طرح تھا۔

اِنْکَسَرَ قَلُوْصٌ مِّنْ اِبِلِ الصَّدَقَۃِ فَجَفَنَھَا زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے ایک اونٹنی گر گئی (مرنے لگی) آپ نے اُسکو نحر کرکے اُسکا گوشت پیالہ میں کھلادیا۔

سُلُّوْا سُیُوْفَکُمْ مِنْ جُفُوْنِھَا۔ اپنی تلواریں نیاموں سے نکال لو (یہ جَفْنٌ کی جمع ہے۔ جیسے اَجْفَان اور اَجْفُنٌ ہے۔)

کَسَرَ جَفْنَ سَیْفِہٖ۔ اپنی تلوار کا نیام توڑ ڈالا۔

جَفَاءٌ۔ یا جَفْوَۃٌ یا جِفْوَۃٌ۔ سخت ہونا، بے مروت ہونا، بھاری ہونا، دور ہونا، آرام نہ پانا۔

کَانَ یُجَافِیْ عَضُدَیْہِ عَنْ جَنْبَیْہِ لِلسُّجُوْدِ۔ سجدے میں آپ اپنے دونوں بازو پہلوؤں سے الگ رکھتے۔

اِذَا سَجَدْتَ فَتَجَافَ۔ جب تو سجدہ کرے تو بازوؤں کو پہلوؤں سے دور رکھ۔ عرب لوگ کہتے ہیں جَفَا یعنی دور ہوا۔ اور اَجْفَا یعنی دور کیا۔)

اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ وَلَا تَجْفُوْا۔ قرآن پڑھتے رہو اُس سے دور مت ہو (اس طرح کہ پڑھنا چھوڑ دو)۔

غَیْرُ الْغَالِیْ فِیْہِ وَلَا الْجَافِیْ عَنْہُ۔ نہ تو اُس میں غلو کرنیوالا ہو نہ تقصیر کرنے والا۔ ابن اثیر نے کہا جَفَا کا معنی یہ بھی ہے ناطہ پروری اور احسان کو ترک کرنا۔

اَلْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ۔ فحش گوئی بدزبانی جفا میں داخل ہے۔

مَنْ بَدَا جَفَا۔ جو شخص جنگل میں جاکر رہا (گنوار بن گیا) اُس کا دل سخت ہو گیا (کیونکہ جنگل میں لوگوں کی صحبت کم رہتی ہے تو حسن معاشرت اور خوش خلقی کی عادت جاتی رہتی ہے۔)

لَیْسَ بِالْجَافِیْ وَلَا الْمُھِیْنِ۔ آنحضرتؐ سخت مزاج نہیں ہیں اور نہ اپنے لوگوں کو ذلیل سمجھنے والے (نظر حقارت سے دیکھنے والے۔ بعضوں نے مَھِیْنٌ بفتحہ میم روایت کیا ہے یعنی حقیر نہیں ہیں بلکہ عزت والے ہیں)۔

لَا تَزْھَدَنَّ فِیْ جَفَاءِ الْحِقْوِ۔ تہبند کو موٹا چھوٹا رکھنے سے نفرت مت کرو آرام طلبی اور خوش پوشاکی کی عادت مت ڈالو۔

خَرَجَ جُفَاءٌ مِّنَ النَّاسِ۔ کچھ جلد باز لوگ نکل کھڑے ہوئے۔

اِذَا جَلَسَ یَتَجَافٰی وَلَا یَتَمَکَّنُ مِنَ الْقُعُوْدِ۔ سبرق جب بیٹھے تو زمین سے اُٹھا رہے اطمینان سے نہ بیٹھے (کیونکہ اسکو کھڑی ہوکر اپنی باقی نماز ادا کرنا ہے)۔

اَلْاِسْتِنْجَاءُ بِالْیَمِیْنِ مِنَ الْجَفَاءِ۔

Marfat.com

دا ہنے ہاتھ سے استنجا کرنا آداب شریعت سے دور ہوتا ہے۔
تَجَافُوْا عَنِ الدُّنْیَا۔ دنیا سے دور رہو۔
یَتَجَافٰی عَنْهُ الْعَذَابُ مَادَامَتْ رَطْبَةً۔ جب تک یہ شاخ ہری رہے گی اُس سے عذاب دور رہے گا۔
جَفْوَتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔ میں قیامت کے دن اسکو دور کر دونگا۔
اِنَّمَا یَفْعَلُ ذٰلِكَ اَهْلُ الْجَفَاءِ مِنَ النَّاسِ یہ کام وہ لوگ کرتے ہیں جو سخت دل ہیں یا بےادب گنوار ہیں۔
یَمُوْتُ الْعَالِمُ فَیَذْهَبُ بِمَا یَعْلَمُ فَتَلِیْهِمُ الْجُفَاةُ فَیَضِلُّوْنَ وَیُضِلُّوْنَ۔ عالم مرجائیگا اور علم اپنے ساتھ لے جائیگا پھر اُس کے قائم مقام جفا والے ہوں گے وہ گمراہ ہوں گے اور گمراہ کرینگے۔ مجمع البحرین میں ہے جفا والوں سے یہ مراد ہے کہ رائے پر چلنے والے (حدیث کو چھوڑ دینے والے)۔
زَادُ الْمُسَافِرِ الْحُدَاءُ وَالشِّعْرُ مَا لَیْسَ فِیْهِ جَفَاءٌ۔ مسافر کا توشہ گانا ہے اور شعر پڑھنا جن میں جفا نہ ہو یعنی خلاف شرع اور فحش مضامین نہ ہوں۔
اَلْاِبِلُ فِیْهِ الشَّقَاءُ وَالْجَفَاءُ۔ اونٹوں میں مشقت اُٹھانا ہے اور سختی سہنا۔
جَفْیٌ۔ گرانا۔
لَسْتُ بِالْجَافِیْ وَلَا الْمُجْفِیْ۔ نہ میں ظالم ہوں نہ مظلوم۔

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الْقَافِ

جَقٌّ۔ بیٹ کرنا (پرندہ کا ہگنا)۔
جَقَّةٌ۔ بوڑھی اونٹنی۔

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الْکَافِ

جَکَرٌ۔ الحاح کرنا، غصہ کرنا۔
اِجْکَارٌ۔ بیع میں الحاح کرنا۔
جُکَیْرَةٌ۔ حاجت، الحاجت۔

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ اللَّامِ

جَلَاءٌ۔ یا جَلَاءٌ یا جَلَاءَةٌ۔ جھاڑ دینا، پھینک مارنا،
جَلْبٌ۔ یا جَلَبٌ۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجانا۔ درآمد (امپورٹ) ڈرانا، جمع کرنا، کمانا، ڈانٹنا، جھڑکنا، قصور کرنا۔
لَاجَلَبَ وَلَاجَنَبَ۔ جلب اور جنب درست نہیں ہے (جنب کی تفسیر آگے آئیگی) جَلَب دو امروں میں ہوتا ہے۔ ایک تو زکوٰۃ میں دوسرے گھوڑ دوڑ کی شرط میں۔ زکوٰۃ کا جلب یہ ہے کہ ایک تحصیلدار ایک مقام پر اترے اور جانوروالوں کو حکم دے کہ اپنے اپنے جانور لیکر اُس کے پاس حاضر ہوں آپ نے اُس سے منع فرمایا کیونکہ اس میں جانور والوں کو تکلیف ہوگی خود تحصیلدار کو وہاں جانا چاہیے جہاں جانور رہتے ہوں وہاں جاکر زکوٰۃ وصول کرلینا چاہیے۔ شرط کا جلب یہ ہے کہ اپنے گھوڑے کے پیچھے ایک آدمی رکھے وہ اس کو ڈانٹتا اور جھڑکتا رہے تاکہ وہ آگے بڑھ جائے۔
وَیَعُوْدُ الْجَیْشُ ذَا الْجَلَبِ۔ اور آوازوں والا لشکر واپس لائے (یہ جمع ہے جَلَبَةٌ کی، یعنی آواز)۔
سَمِعَ جَلَبَةَ الرِّجَالِ۔ مردوں کی آواز سنی،

Marfat.com

لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ۔ تجارتی قافلہ سے آگے جاکر مت ملو اُس کو بستی میں آنے دو، بستی میں آکر وہ اپنا مال بازار کے نرخ سے بیچیں۔ آگے جاکر اُن سے نرخ ٹھہرالینا اور مال مول لے لینا یہ درست نہیں کیونکہ ایسا کرنے میں کبھی بستی والوں کا نقصان ہوتا ہے کبھی قافلہ والوں کا ان کو بستی کے نرخ کی خبر نہیں ہوتی)۔

اَرَادَ اَنْ يُّغَالِطَ بِمَا اَجْلَبَ فِيْهِ۔ آپ کا مطلب یہ تھا کہ لوگوں کو مغالطہ دیں اُس مقصد میں جسکے لئے وہ جمع ہوئے تھے۔

اَجْلَبُوْا عَلَيْهِ۔ جمع ہوئے اُس پر۔

اَجْلَبَهٗ۔ اُس کی مدد کی۔

اَجْلَبَ عَلَيْهِ۔ اُس کو آواز دی، برانگیختہ کیا، اُبھارا۔

اِنَّكُمْ تُبَايِعُوْنَ مُحَمَّدًا عَلٰى اَنَّ الْعَرَبَ وَ الْعَجَمَ مُجْلِبَةٌ۔ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس پر بیعت کرتے ہو کہ عرب اور عجم دونوں سے اکٹھا لڑو۔ (ایک روایت میں مُجْلِبَةٌ ہے یائے تحتانی سے)۔

كَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا بِشَيْئٍ نَحْوَ الْجُلَّابِ۔ آپ جب جنابت کا غسل کرتے تو گلاب کی طرح کوئی خوشبو منگواتے۔ (ایک روایت حِلَاب ہے حائے حطی سے یعنی اتنا بڑا برتن پانی کا جسمیں دودھ دوہتے ہیں)۔

قَدِمَ اَعْرَابِيٌّ بِجَلُوْبَةٍ فَنَزَلَ عَلٰى طَلْحَةَ فَقَالَ طَلْحَةُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ۔ ایک گنوار سوداگری کا مال لے کر آیا اور طلحہ بن عبید اللہ کے پاس اُترا اُس نے خواہش کی کہ طلحہ میرا مال بیچ دیں۔ طلحہ نے کہا آنحضرت ؐ نے اس سے منع کیا ہے کہ بستی والا جنگل والے کا مال بیچے (اُسکا دلّال بنے بلکہ خود اُس کو بیچنے دے)۔

جَلُوْبَه۔ وہ مال جو دوسرے ملک سے آئے فروخت کے لئے (ایک روایت میں حَلُوْبَہ ہے حائے حطی سے یعنی دودھیل اونٹنی لیکر آیا)۔

لَا يَدْخُلُوْا مَكَّةَ اِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ۔ مشرکوں نے یہ شرط لگائی کہ مسلمان جب مکہ میں آئیں تو ہتھیار غلاف میں رکھ کر لائیں۔

جُلُبَّان۔ چمڑے کا تھیلہ جس میں تلوار نیام سمیت اور دوسرے ہتھیار وغیرہ رکھ کر گھوڑے پر زین کے پچھاڑی لٹکا دیتے ہیں۔ بعضوں نے جُلْبَان روایت کیا ہے۔

تُؤْخَذُ الزَّكٰوةُ مِنَ الْجُلُبَّانِ۔ جلبان میں زکوٰۃ لیجائے گی۔ وہ ایک غلہ ہے ماش کیطرح اُس کو خلّر بھی کہتے ہیں۔

مَنْ اَحَبَّنَا اَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيُعِدَّ لِلْفَقْرِ جِلْبَابًا۔ جو شخص ہم لوگوں یعنی اہل بیت رسالت سے محبت رکھے وہ فقیری کا لباس تیار رکھے۔ (یہ حضرت علی کا قول ہے مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ؐ اور آپ کے اہل بیت کی محبت اُسوقت سچی ہوگی جب دنیا و مافیہا سے بیزار ہو مولیٰ کا طلبگار ہو جیسے ان بزرگوں کا شیوہ تھا۔

ہم خدا خواہی وہم دنیائے دوں
ایں خیال است ومحال ست وجنوں)

جِلْبَاب۔ ازار اور چادر۔ بعضوں نے کہا اوڑھنی اُس کی جمع جلابیب ہے۔

لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا۔ اگر اُس کے پاس دوپٹہ (چادر) نہ ہو اور عید آجائے تو

اُس کی گنیاں (بھولی) اپنی (فاضل) چادر اُسکو
اُڑھا دے اور عیدگاہ میں لیجائے - یا اپنی ازار اُسکو
پہنا دے اگر اُسکے پاس ازار نہ ہو - وجہ یہ ہے کہ
عید کے دن آنحضرتؐ نے حکم دیا ہے کہ سب
عورتیں بھی عیدگاہ میں آئیں - یہاں تک کہ کنواری
اور پردہ نشین اور حیض والی بھی - حیض والی
نماز نہ پڑھے لیکن دعا میں حاضر رہے -

لَا بَأْسَ اَنْ يَّبِيْعَ الرَّجُلُ الْجَلَبَ - مال
درآمد کے بیچنے میں کوئی قباحت نہیں (یعنی جب
بیوپاری خود بازار میں آجائے اور نرخ وغیرہ
معلوم کرلے تب اُسکا مال بیچدینے میں کوئی قباحت
نہیں) -

اِنَّ الْحَطَّابِيْنَ وَالْمُجْلِبَةَ اَتَوُا النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنَ لَهُمْ اَنْ
يَّدْخُلُوْهَا حَلَالًا - لکڑھاروں اور غلّہ
لانے والوں نے آنحضرتؐ سے اجازت مانگی
آپ نے اُن کو بن احرام باندھے مکہ میں آنے
کی اجازت دی (کیونکہ وہ روزانہ آتے جاتے
رہتے ہیں - اگر احرام باندھنا ہر بار ضروری ہو
تو اُن کو سخت تکلیف ہوگی) -

اِذَا صَارَ التَّلَقِّيْ اَرْبَعَ فَرَاسِخَ فَهُوَ
جَلَبٌ - جب چار فرسخ کے فاصلہ سے جا کر
ملے (یعنی ابھی بستی پہنچنے میں چار فرسخ باقی ہوں
تو وہ جلب ہے (جو منع ہے البتہ جو اس سے کم
فاصلہ رہجائے تو قافلہ سے جا کر ملنے میں کوئی
قباحت نہیں کیونکہ چار فرسخ سے کم فاصلہ میں
بیوپاریوں کو نرخ وغیرہ معلوم ہو جاتے ہیں) -

اَلْجَالِبُ مَرْزُوْقٌ وَّالْمُحْتَكِرُ مَلْعُوْنٌ -
جو شخص دوسرے ملکوں سے غلہ لے کر آئے اللہ
اُسکو روزی دیگا کیونکہ وہ خلق خدا کی جان
بچاتا ہے اُنکو راحت پہنچانا چاہتا ہے) اور جو
کوئی غلہ روک رکھے (کہ جب گراں ہوگا اُس
وقت بیچونگا) وہ ملعون ہے -

جُلْبَةٌ - وہ کھال جو زخم اچھا ہو جانے کی بعد
جُڑتی ہے -

وَاجْلُبْنِيْ اِلٰى كُلِّ عَمَلٍ اَوْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ
يُقَرِّبُنِيْ مِنْكَ - ہر عمل یا قول یا فعل جس سے
(پروردگار) تیرا قرب حاصل ہو اُسکی طرف مجھ
کو کھینچ لے (مجھ کو اُس کی توفیق دے) -

مَنْ اَلْقٰى جِلْبَابَ الْحَيَاءِ فَلَا غِيْبَةَ لَهٗ -
جو شخص شرم و حیا کا برقعہ اُٹھا دے (علانیہ فسق
و فجور کرے رنڈی بازی شرابخوری) اُس کی
برائی کرنا غیبت نہ ہوگی (برائی کرنے والے پر کوئی
گناہ نہ ہوگا) -

جَلَجٌ - صبح کی شروع روشنی -

جَلْجَلَةٌ - کھوپری یا سر - جَلَجٌ اُس کی جمع ہے -
بَقِيْنَا نَحْنُ فِيْ جَلَجٍ لَا نَدْرِيْ مَا يُصْنَعُ
بِنَا - ہم لوگ چند راس رہ گئے ہیں (چند نفر)
معلوم نہیں ہمارے ساتھ کیا کیا جائے گا بعضوں
نے کہا جلج کے معنی حباب یعنی ہم ایک ضیق میں
پھنس گئے ہیں دیکھئے کیا انجام ہوتا ہے -

خُذُوْا مِنْ كُلِّ جَلْجَلَةٍ مِّنَ الْقِبْطِ كَذَا وَ
كَذَا - ہر قبطی کافر سے فی نفر یا فی راس اتنا
جزیہ لے (یہ حضرت عمرؓ نے مصر کے گورنر کو
لکھا تھا) -

قَدْ اَتَانَا بَعْدُ فِيْ جَلَجِنَا - مغیرہ بن شعبہ نے
اپنی کنیت ابو عیسیٰ رکھی حضرت عمرؓ نے اُن
سے کہا تم نے ابو عبداللہ کنیت کیوں نہیں رکھی

Marfat.com

انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے میری کنیت ابوعیسیٰ رکھی، حضرت عمرؓ نے کہا آنحضرتؐ کی بات اور تھی، آنحضرت ﷺ کے تو اگلے اور پچھلے قصور سب بخشدیے گئے تھے مگر ہم تو اپنی ضیق (تنگی اور مصیبت اور بلا) میں مبتلا ہیں (اس روز سے مغیرہ کی کنیت مرے تک یہی ابوعبداللہ رہی۔ ہر چند ابوعیسیٰ بھی کنیت رکھنا جائز ہے امام ترمذی کی کنیت ابو عیسیٰ تھی مگر چونکہ اسلام کا زمانہ حضرت عمرؓ کے وقت میں نیا تھا تو آپ نے اس کنیت کو مناسب نہ سمجھا ایسا نہ ہو کوئی وہم کرے کہ حضرت عیسیٰ پیغمبر کے بھی کوئی باپ تھے حالانکہ آپ بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے)

اُجْلَہٌ۔ زور سے آواز کرنا، گرجنا، ہلانا، ڈرانا، ملانا گھونگھرو لٹکانا۔

وَذَکَرَ الصَّدَقَۃَ فِی الْجُلْجُلَانِ۔ جلجلان میں زکوٰۃ کا بیان کیا، جلجلان تل یا دھنیا کی طرح ایک دانہ، محیط میں ہے کہ جلجلان دھنیے کا دانہ۔

کَانَ یَدَّھِنُ عِنْدَ اِحْرَامِہٖ بِدُھْنِ جُلْجُلَانٍ۔ عبداللہ بن عمر احرام باندھنے کے وقت جلجلان کا تیل لگاتے۔

فَھُوَ یَتَجَلْجَلُ فِیْھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ۔ وہ قیامت تک زمین میں گھستا اور دھنستا ہوا رہیگا۔

(ایک روایت میں یَتَلَجْلَجُ ہے یعنی پھرتا رہیگا۔

فَاطَّلَعْتُ فِی الْجُلْجُلِ میں نے گھونگھرو کو جھانک کر دیکھا جو چاندی کا بنا ہوا تھا اور بی بی ام سلمہ نے اُس میں آنحضرت ﷺ کے موئے مبارک تبرکاً رکھو تے جس کو نظر وغیرہ لگ جاتی یا اور کوئی بیماری ہوتی تو اُن بالوں کو دھو کر اسکو پلاتیں۔

لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِکَۃُ رُفْقَۃً فِیْھَا جُلْجُلٌ۔ فرشتے سفر میں اُن لوگوں کے ساتھ نہیں رہتے جن میں گھنٹہ ہو (جو جانور کے گلے میں لٹکایا جاتا ہے اور آواز کرتا ہے۔)

اِنَّ الْقَلْبَ لَیَتَجَلْجَلُ فِی الْجَوْفِ۔ دل حق کی تلاش میں پیٹ کے اندر تڑپتا رہتا ہے۔

جَلَحٌ۔ سر کے بال دونوں طرف سے کھل جانا، یا سر مونڈنا۔

جُلْحٌ یا جُلَّحٌ۔ بن سینگ والی گائیں یا بکریاں یا جَلْحَاءُ کی جمع ہے۔

اَجْلَحُ۔ وہ شخص جس کے سر کے بال دونوں طرف سے جھڑ گئے ہوں۔ یہ اَصْلَعُ سے کم ہے اور اَنْزَعُ سے زیادہ۔

لَیْسَ فِیْھَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ۔ اُن میں کوئی پیچیدہ سینگوں والی (جس کے سینگ اندر کی جانب مڑے ہوتے ہیں اُس کی مار نہیں لگتی) اور بن سینگ والی نہ ہوگی۔

حَتّٰی یُقْتَصَّ لِلشَّاۃِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الْقَرْنَاءِ۔ یہاں تک کہ بن سینگ والی کا قصاص سینگ والی سے لیا جائیگا۔

لَاَدَعَنَّکَ جَلْحَاءَ۔ میں تجھ کو (اے رومیہ) بن قلعے یعنی غیر محفوظ کر دونگا (دشمن تجھ کو فتح کر لیں گے)

مَنْ بَاتَ عَلٰی سَطْحٍ اَجْلَحَ فَلَا ذِمَّۃَ لَہٗ۔ جو شخص رات کو ایسی چھت پر سوئے جس پر منڈیر یا روک (کٹھرہ وغیرہ) نہ ہو اُسکا کوئی ذمہ نہیں (کہ وہ گرنے سے محفوظ رہے گا)۔

یَا جَلِیْحُ اَمْرٌ نَجِیْحٌ۔ اے جلیح ایک عمدہ کام ہے (جلیح اُس شخص کا نام تھا جس کو پکارا تھا)۔

Marfat.com

اِنِّیْ لَاَکْرَہُ لِلرَّجُلِ اَنْ اَرٰی جَبْھَتَہٗ جَلْحَاءَ
میں اُس کو بُرا سمجھتا ہوں آدمی کے لئے کہ اُس
کی پیشانی صاف چکنی دیکھوں (اُس پر سجدے
کا نشان نہ ہو یا وہاں پر بال نہ ہوں)۔
جَلْخٌ۔ بھر دینا، گرا دینا، جماع کرنا، کھینچنا۔
اِجْلِخَاخٌ۔ ناتوان ہونا، بازوں کو سجدے میں
پسلیوں سے جدا رکھنا۔
فَاِذَا بِنَھْرَیْنِ جِلْوَاخَیْنِ۔ ناگاہ دو کشادہ
نہریں نظر پڑیں۔
اَلَا لَیْتَ شِعْرِیْ ھَلْ اَبِیْتَنَّ لَیْلَۃً بِاَبْطَحِ
جِلْوَاخٍ بِاَسْفَلِہٖ نَخْلٌ۔ کاش میں جانوں کہ
میں ایک رات کشادہ میدان میں بسر کروں گا
جس کے نشیب میں کھجور کے درخت ہوں۔
جُلَاخٌ۔ جو بہیا نالہ بھر دے۔
جَلْخٌ۔ چھری تیز کرنے کا آلہ۔
جَلْدٌ۔ کوڑے مارنا، کھال پر صدمے پہنچانا، زبردستی
کرنا۔ جماع کرنا، ڈسنا۔
جَلَدٌ۔ زور، قوت۔
لِیَرَی الْمُشْرِکُوْنَ جَلَدَھُمْ۔ تاکہ مشرک
لوگ اُن کی قوت اور سختی دیکھ لیں۔
کَانَ اَجْوَفَ جَلِیْدًا۔ حضرت عمرؓ بڑے
پیٹ والے بہادر آدمی تھے۔ یا زور آور دل
والے۔
رُدُّوا الْاَیْمَانَ عَلٰی اَجَالِدِھِمْ۔ قسمیں خود
اُن کی ذاتوں پر ڈالو (غیر شخص کو قسم دینے سے
کیا فائدہ ہو، گو وہ ان میں شریک ہو گیا ہو) یہ اَجْلَاد
کی جمع ہے۔
اَجْلَادٌ۔ آدمی کے جسم اور مجموع اعضا کو کہتے
ہیں۔

فُلَانٌ عَظِیْمُ الْاَجْلَادِ یَا عَظِیْمُ التَّجَالِیْد
(عرب لوگ کہتے ہیں) یعنی وہ بڑے بڑے اعضا
والا ہے۔ دکن کے محاورہ میں بڑے ڈانڈے
کہتے ہیں۔
کَانَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ تُشْبِہُ تَجَالِیْدُہٗ بِتَجَالِیْدِ
عُمَرَ۔ ابو مسعودؓ کے اعضا حضرت عمرؓ کے
اعضا کے مشابہ تھے۔
قَوْمٌ مِّنْ جِلْدَتِنَا۔ کچھ لوگ ہمارے ہی ذات
ہونگے ہمارے ہی قوم کے۔ (یعنی مسلمان۔
عربی)۔
حَتّٰی اِذَا کُنَّا بِاَرْضٍ جَلَدَۃٍ۔ جب ایک سخت
زمین میں پہنچے۔
وَجَعَلَ یَفْحَصُ بِیْ وَ اِنِّیْ لَفِیْ جَلَدٍ مِّنَ
الْاَرْضِ۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ زمین
میں مجھکو لیجا رہا ہے۔ حالانکہ میں سخت زمین
تھا۔
کُنْتُ اَدْلُوْ بِتَمْرَۃٍ اَشْتَرِطُھَا جَلِدَۃً۔
حضرت علیؓ نے کہا میں ایک سوکھی عمدہ کھجور پر
ایک ڈول نکالتا۔
فَجَلِدَ بِالرَّجُلِ نَوْمًا۔ ایک شخص نے آنحضرتؐ
سے یہ خواہش کی میں آپ کے ساتھ تہجد
پڑھونگا۔ آپ نے لمبی نماز پڑھی وہ نیند
مارے گر گیا۔
کُنْتُ اَشْتَدُّ فَیُجْلَدُ بِیْ۔ میں حملہ کیا کرتا تھا
نیند کی وجہ سے گر جاتا۔
کَانَ یُجَالِدُ یُجْلَدُ۔ مجالد پر جھوٹ کی تہمت
کی جاتی تھی۔ جیسے عرب لوگ کہتے ہیں فُلَانٌ
یُجْلَدُ بِکُلِّ خَیْرٍ فلاں شخص پر ہر ایک نیکی کا گمان کیا جاتا
ہے۔

Marfat.com

فَنَظَرَ اِلٰی مُجْتَلَدِ الْقَوْمِ فَقَالَ اَلْاٰنَ حَمِیَ الْوَطِیْسُ ۔ آنحضرت ؐ نے اُس جگہ پر نگاہ کی جہاں تلوار چل رہی تھی فرمایا اب تندور گرم ہوا

جِلَادٌ ۔ تلوار سے مارنا۔

جَلَّادٌ ۔ کوڑے مارنیوالا، گردن کاٹنے والا۔

اَیُّمَا رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ سَبَبْتُہٗ اَوْ لَعَنْتُہٗ اَوْ جَلَدْتُّہٗ ۔ جس مسلمان کو میں نے گالی دی یا اُس پر لعنت کی یا اُس کو کوڑے سے مارا۔ جَلَدْتُّہٗ اصل میں جَلَدْتُہٗ تھا۔ تے کو ذال سے بدلا اور دال کو دال میں ادغام دیدیا یہ بھی ایک لغت اور مشہور روایت ہے۔

جَلَدَتْہُ حُسْنُ الْخُلُقِ یُذِیْبُ الْخَطَایَا کَمَا تُذِیْبُ الشَّمْسُ الْجَلِیْدَ ۔ خوش خلقی گناہوں کو ایسا گلا دیتی ہے جیسے سورج جمے ہوئے پانی کو (جو سردی سے جم جاتا ہے)۔

جَلَدَ عُمَرُ اَبَا بَکْرَۃَ الصَّحَابِیَّ ۔ حضرت عمرؓ نے ابوبکرہ رضؓ کو (حد قذف کے) کوڑے لگائے (کیونکہ انہوں نے اور اُن کے تین بھائیوں نے مغیرہ بن شعبہ کو زنا کی تہمت لگائی تھی۔ تین گواہوں نے برابر شہادت دی لیکن ایک گواہ نے صاف زنا کی شہادت نہیں دی بلکہ یہ کہا کہ مغیرہ اور وہ عورت دونوں ایک چادر میں تھے اور مغیرہ جب باہر نکلے تو اُن کی سانس پھول رہی تھی ہر چند قرائن سے صاف یقین ہوتا تھا کہ مغیرہ بدکاری کے مرتکب ہوئے مگر چونکہ شرع کا حکم یہ ہے کہ جبتک چاروں گواہ دخول کو اسطرح نہ دیکھیں جیسے سلائی سرمہ دانی میں جاتی ہے اُسوقت تک زنا کی حد نہیں لگ سکتی اور گواہی دینے والوں پر حد قذف لازم آتی ہے۔ اس لئے حضرت عمر رضؓ ذرہ برابر مقدمہ پر نظر کرکے قواعد شرعیہ کے موافق حکم دینے اس میں مجبور تھے۔ مغیرہ نے اس سے بڑھ کر سخت سخت ظلم اور بیدادیاں کی ہیں اور معاویہ کی حکومت میں صدہا آدمیوں کو ستایا اور ایذائیں دی ہیں مگر چونکہ مغیرہ صحابی تھے۔ لہذا اہل سنت اُنکی صحابیت کی حرمت کرکے اُن سے سکوت کرتے ہیں اور اُنکا امر اللہ کے سپرد کرتے ہیں)۔

لَا یَجْلِدُ امْرَاَتَہٗ ضَرْبَ الْعَبْدِ ثُمَّ یُجَامِعُھَا ۔ اپنی عورت (بیوی) کو غلام کی طرح کوئی نہ مارے پھر اُس سے صحبت کرے، (کیونکہ یہ نہایت بدنما ہے۔ غلام لونڈی کیطرح بیوی کو مارنا پھر تھوڑی دیر بعد اُس کو پیار کرنا چومنا چاٹنا اُس سے صحبت کرنا)

فَاجْتَلَدَتْ ھِیَ وَاُخْرَاھُمْ ۔ آگے والے مسلمان (گھبراہٹ میں) پیچھے والوں سے لڑنے لگے (اُن کو کافر سمجھے۔ آپس ہی میں تلوار چل گئی یہ شیطان کا اغوا تھا)

لَا یَجْلِدُ اَحَدٌ فَوْقَ عَشَرَۃٍ ۔ کوئی شخص (حد شرعی کے سوا اور کسی قصور میں) دس کوڑے سے زیادہ نہ لگائے۔ (ایک روایت میں لَا یُجْلَدُ اَحَدٌ بصیغہ مجہول ہے یعنی کسی کو دس کوڑے سے زیادہ نہ لگائے جائیں)۔

وَلَا جِلْدٍ مُّخَبَّاَۃٍ ۔ نہ کوئی چھپی ہوئی کھال بھی ایسی دیکھی (یعنی کسی پردہ نشین عورت کی جیسی سہل کی کھال عمدہ اور لطیف ہے، اُن کو نظر لگائی)۔

وَ یُنْزَعُ الْجُلُوْدُ ۔ شہیدوں کے جسم بہت ادنی

Marfat.com

چادریں کملیاں اُتار لیجائیں (اسی طرح لوہا ہتھیار
وغیرہ باقی کپڑوں میں اُسی طرح خون میں لتھڑے
دفن کردے جائیں)۔
حَتّٰی تَقْتُلُوْا اِمَامَکُمْ وَتَجْتَلِدُوْا بِاَسْیَافِکُمْ
یہانتک کہ تم اپنے امام کو مار ڈالو اور آپس میں
تلواریں چلاؤ۔
نَھٰی عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ۔ درندوں کی کھالیں
پہننے سے منع فرمایا۔
اِذَا اَصَابَ جِلْدَ اَحَدِھِمْ بَوْلٌ قَطَعَ۔
جب اُن میں سے کسی کی کھال کو (جو پہنے ہوتا یا
بدن کی کھال کو) پیشاب لگ جاتا تو اُسکو کاٹ
ڈالتا (پانی سے دھونا پاک نہ کرتا)۔
جُلُوْدِیٌّ۔ کھالیں بیچنے والا۔ یہ نسبت شاذ
ہے جمع کی طرف جیسے کُتُبِیٌّ کتابوں والا۔
مُجَلِّدٌ۔ جلد باندھنے والا۔ (صحاح)
مُجَلَّدٌ۔ جلد بندھا ہوا۔
تَجَلُّدٌ۔ خواہ مخواہ اپنے تئیں سخت اور بہادر
ظاہر کرنا۔
جُلْذٌ۔ اندھا چوہا۔
اِجْلِوَّاذٌ۔ جلد بھاگنا، لمبا ہونا، دراز ہونا۔
اِجْلَوَّذَ الْمَطَرُ۔ پانی دیر میں ختم ہوا۔
جَلْزٌ لپیٹنا، بٹنا، چھین لینا، لمبا کرنا، جلد بھاگنا۔
اُحِبُّ اَنْ اَتَجَمَّلَ بِجِلَازِ سَوْطِیْ۔ مجھ کو پسند
ہے کہ میں اپنے کوڑے کے پھندنے سے خوبصورتی
بتلاؤں۔ خطابی نے کہا یحیی بن معین نے اُسکو
بجلان روایت کیا ہے وہ غلط ہے۔
جِلْوَازٌ۔ قاضی کا امین یا کوتوال۔
جِلْوَزٌ۔ گولی، بہادر، موٹا آدمی۔
جَلْسٌ۔ اونچی زمین۔

جُلُوْسٌ۔ بیٹھنا۔
جَلْسٌ۔ بیٹھا، یا اونچی زمین پر گیا جسکو نجد
کہتے ہیں۔
اِنَّهٗ اَقْطَعَ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ مَعَادِنَ
الْجَبَلِیَّةِ غَوْرِیَّهَا وَجَلْسِیَّهَا۔ آنحضرت
بلال بن حارث کو جبلیہ کی کانیں مقطعہ کر
پردیں۔ خواہ نشیبی زمین میں ہوں خواہ بلند
میں۔ مشہور روایت مَعَادِنَ الْقَبَلِیَّةِ ہے قبلیہ
ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے قریب بعضوں
کہا فرع کا پرگنہ ہے۔
بَرْزَلَةٌ وَّجَلِیْسٌ۔ ایک ہلکی پھلکی اور گھر میں
والی عورت کے ساتھ۔ محیط میں ہے زُوْلٌ و
عورت جو خفیفہ ظریفہ شوخ آفت کا پرکالہ ہو
اِمْرَاَۃٌ جَلِیْسٌ۔ (عرب لوگ کہتے ہیں) گھر
بیٹھنے والی عورت (جو باہر نہ نکلتی ہو)۔
وَاِنَّ مَجْلِسَ بَنِیْ عَوْفٍ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْهِ
بنی عوف کے مجلس والے اُس کے سامنے
(جیسے عرب لوگ کہتے ہیں دَارِیْ تَنْظُرُ اِلٰی دَارِ فلا
میرا گھر اُس کے گھر کے مقابل ہے۔ مطلب
ہے کہ آمنے سامنے)۔
فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ۔ تم سب بھی بیٹھ
نماز پڑھو یہ جالس کی جمع ہے۔
اَخَذَ بِیَدِیْ فَاَجْلَسَنِیْ۔ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ
بٹھلایا۔
اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَجْلِسَ عَلٰی قَبْرٍ۔ اگر
ایک انگارے پر بیٹھوں جو میرے گوشت تک
جلا دے تو یہ مجھکو زیادہ پسند ہے اس
قبر پر بیٹھوں (کرمانی نے کہا مراد یہ ہے کہ قبر
کر فحش باتیں کرے یا برا فحش کام کرے یا

Marfat.com

یا پاخانہ کے لئے بیٹھے۔

میں کہتا ہوں اس حدیث سے مومنوں کے قبور کی تعظیم نکلتی ہے۔ اسی طرح اُس حدیث سے جس میں آپ نے ایک شخص کو جوتیاں اُتارنے کا حکم دیا جو قبروں پر جوتیاں پہن کر جا رہا تھا۔

کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْهِ حِیْنَ یُجْلَسُ۔ گویا میں انکو دیکھ رہا ہوں جب وہ بٹھلائے جاتے تھے (یہ اجلاس سے ہے یعنی بٹھلانا۔ بعضوں نے یَجْلِسُ سے روایت کیا ہے معنی وہی ہیں)

فَجَلَسْتُ فَحَلَّ عَامًا۔ میں بیٹھا رہا قرض ادا نہیں کیا ایک سال گذر گیا۔ (ایک روایت میں فَجَلَسَتْ نَخْلِیْ عَامًا ہے۔ ایک سال میری کھجور بیٹھ گئی یعنی کم پیدا ہوئی۔ ایک روایت میں فَخَنَسَتْ ہے یعنی دیر سے پیدا ہوئی۔ ایک میں فَاسْتَخَسَتْ ہے یعنی بگڑ گئی)۔

مَثَلُ الْجَلِیْسِ الصَّالِحِ۔ نیک ہمنشین کی مثال

حَتّٰی اِذَا طَالَ مَجْلِسُهٗ۔ جب اُسکا بیٹھنا لمبا ہوا یعنی دیر تک بیٹھا۔

اِذَا اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ۔ جب تم کسیطرح نہیں مانتے بیٹھنا ہی چاہتے ہو۔

جَلَسَ عَلٰی فِرَاشِیْ کَمَجْلِسِكَ مِنِّیْ۔ آپ میرے بچھونے پر اس طرح سے بیٹھ گئے جیسے تم اس وقت میرے پاس بیٹھے ہو (شاید یہ واقعہ قبل از نزول حجاب کا ہے۔ بعضوں نے کہا آنحضرتؐ کے خصائص میں سے یہ تھا کہ آپ اجنبی عورت سے خلوت کرنا درست تھا۔ کیونکہ آپ اپنے نفس پر پورے قادر تھے اور کسی پیر یا مرشد یا مشائخ کو درست نہیں ہے کہ اجنبی مریدنی سے خلوت کرے یا بے حجاب اُسکو اپنے سامنے بلائے)۔

تَجْلِسُ فِیْ صَلٰوتِهَا جِلْسَةَ الرَّجُلِ۔ نماز میں مرد کی بیٹھک کی طرح بیٹھتیں۔

وَاَجْلَسُوْا اَصْحَابِیْ خَلْفِیْ۔ میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھلایا۔

هَلَّا جَلَسَ فِیْ بَیْتِ اَبِیْهِ وَاُمِّهٖ۔ اپنے باوا یا میاں کے گھر کیوں نہیں بیٹھا رہا (پھر دیکھتے کوئی اُسکو تحفہ بھیجتا ہے یا نہیں)

کَانَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ بَعْدَ الْوِتْرِ رَکْعَتَیْنِ جَالِسًا۔ آنحضرتؐ وتر کے بعد دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے۔ (بعضوں نے اس دوگانہ کا انکار کیا ہے کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ رات کی نماز وتر پر ختم کرو۔ اور حق یہ ہے کہ آپ یہ دوگانہ ہمیشہ نہیں پڑھا۔ کبھی کبھی پڑھا بیان جواز کے لئے)

لَاَنْ یَّجْلِسَ عَلٰی جَمْرَةٍ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّجْلِسَ عَلٰی قَبْرٍ۔ اگر ایک انگارے پر بیٹھے تو یہ اُس کے لئے بہتر ہے اس سے کہ قبر پر بیٹھے (یعنی پاخانہ پیشاب کے لئے)۔

فَجَلَّسَنِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ۔ اپنے سامنے مجھ کو بٹھلایا۔ (مجمع البحرین میں ہے کہ جلوس نیچے سے اوپر جانا، اور قعود اوپر سے نیچے کو۔ تو سوتے شخص کو اِجْلِسْ کہیں گے اور کھڑے شخص کو اُقْعُدْ اور کبھی جلوس بمعنی قعود بھی آتا ہے)۔

میں کہتا ہوں جلوس عام ہے یا کھڑے سے بیٹھے یا لیٹے سے۔ اور قعود خاص ہے یعنی کھڑے سے بیٹھنا۔

لَا تَتَّخِذُوْا ظُهُوْرَ الدَّوَابِّ مَجَالِسَ۔ جانوروں کی پیٹھ اپنی مجلس مت بناؤ (کہ ہر وقت اُنپر سوار رہو بیچاروں کو آرام نہ لینے دو)۔

Marfat.com

جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا۔ جب اُسکے دونوں رانوں کے بیچ میں بیٹھے (یعنی دخول کرے)۔

اَنَا جَلِيْسُ مَنْ ذَكَرَنِیْ۔ جو شخص میری یاد کرے میں اُس کا ہمنشین ہوں (یہ حدیث قدسی ہے سبحان اللہ اپنے مالک کی ہم نشینی کتنا بڑا شرف ہے پھر تنہائی سے کیا ڈر ہے مالک ہمارا ہر وقت ہمارے ساتھ ہے۔ ایک بزرگ سے پوچھا تم تنہائی میں پریشان کیوں نہیں ہوتے۔ انہوں نے کہا میں تنہا کہاں ہوں ایک تو میرا مالک میرا ہم نشین ہے دوسرے دو فرشتے کراما کاتبین داہنے بائیں میرے ساتھ ہیں)۔

يَا رُوْحَ اللّٰهِ لِمَنْ نُجَالِسُ فَقَالَ مَنْ يُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ رُؤْيَتُهٗ۔ یا عیسیٰ ہم کس کی صحبت میں بیٹھیں فرمایا جس کے دیکھنے سے تم کو اللہ کی یاد آئے (اُس کی گفتگو سے تمہارا علم بڑھے۔ قرآن اور حدیث کے مطالب معلوم ہوں اُسکے اعمال سے تم کو آخرت کی رغبت ہو۔ ہر آدمی کو لازم ہے کہ صحبت بغیر فائدہ کے نہ کرے یا تو دنیا کا فائدہ اور حظ ہو جیسے مالدار یا حسین یا خوش آواز کی صحبت یا آخرت کا فائدہ ہو جیسے عالم اور درویش کامل کی صحبت)۔

جِلْظَاءٌ۔ سخت زمین۔

اِذَا اضْطَجَعْتُ لَا اَجْلَنْظِیْ۔ جب میں لیٹتا ہوں تو چت دونوں پاؤں اٹھا کر نہیں لیٹتا۔ ابن اثیر نے کہا اِجْلَنْظَاْتُ اور اِجْلَنْظَيْتُ دونوں طرح مستعمل ہے یعنی مہموز اللام اور ناقص یائی دونوں طرح۔

جَلَعٌ۔ دونوں ہونٹ نہ ملنا، دانت کھلے رہنا، یا شرمگاہ کھلی رکھنا۔

جُلُوْعٌ۔ کھول دینا، یا فحش بکنا، بے شرم

كَانَ اَجْلَعَ فِیْ جَنَاءٍ۔ زبیرؓ کے ہونٹ نہیں (سامنے دانت نمایاں رہتے) بڑے شریر دا آدمی تھے۔ بعضوں نے کہا بیٹھنے میں اُنکی شرمگاہ کھل جاتی۔

جَلِيْعَةٌ عَلٰى زَوْجِهَا حَصَانٌ مِّنْ غَيْرِهٖ۔ اپنے خاوند سے بے شرم سارا بدن اُسکے سامنے کھول دیتی ہے (تاکہ اُس کی شہوت کو ترقی ہو) لیکن غیر سے پاکدامن چھپانے والی (یہ ایک عورت کی صفت ہے)۔

جَلْعَبٌ۔ یا جِلْعَابَةٌ یا جَلْعَبِیْ یا جَلْعَبَاءٌ۔ سخت دل شریر، لمبا، تیز نگاہ والا۔

كَانَ رَجُلًا جَلْعَابًا۔ سعد بن معاذ رضؓ ایک لمبی قد کے آدمی تھے (اصل میں جلعبہ لمبی اونٹنی کو کہتے ہیں۔ ایک روایت میں جلحابا ہے۔ معنی وہی ہے)۔

جَلْعَدٌ۔ سخت مضبوط۔

جَلْعَادٌ۔ سخت مضبوط اونٹ۔

فَحَمَلَ الْهَمَّ كِنَازًا جَلْعَدًا۔ اُس نے فکر اور رنج کو ٹھونس اور سخت ہو کر اٹھا لیا۔

جَلْفٌ۔ چھیلنا، کاٹنا، اکھاڑنا، مارنا۔

جَلَفٌ۔ جلیف یعنی سخت دل ہونا۔

اَعْرَابِیٌّ جِلْفٌ۔ گنوار لٹھ، بے وقوف، سخت دل۔

فَجَاءَهٗ رَجُلٌ جِلْفٌ۔ ایک احمق بیوقوف شخص آپ کے پاس آیا (اصل میں جلف اُس بکری کو کہتے ہیں جسکی کھال نکال لی گئی ہو اور ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے گئے ہوں، اور مشہور کو بھی جلف کہتے ہیں احمق شخص کو گویا اُن سے تشبیہ دی)۔

Marfat.com

اِنَّ کُلَّ شَیْءٍ سِوٰی جِلْفِ الطَّعَامِ وَظِلِّ ثَوْبٍ قَحْمِی بَیْتٍ یَّسْتُرُہٗ فَضْلٌ۔ ہر چیز دنیا کے سوا ایک سوکھی روٹی کے اور کپڑے اور گھر کے جو آدمی کو چھپالے (بارش اور سردی سے بچائے) فضول ہے (جو ضروری ہے تو ضروری یہی تین چیزیں ہیں۔ بھوک کیوقت ایک ٹکڑا روٹی کا۔ستر ڈھانپنے کے لئے ایک کپڑا۔ سر چھپانے کے لئے ایک جھونپڑ۔ جب یہ تینوں چیزیں اللہ تعالیٰ دے تو اب زیادہ کی ہوس کرنا، دنیاداروں کی خوشامد کرنا حماقت اور نادانی ہے۔ ایک روایت میں جِلَفُ الطَّعَامِ ہے یہ جمع ہے جِلْفَۃٌ کی۔ یعنی روٹی کا ٹکڑا۔ بعضوں نے کہا جِلْفُ الطَّعَامِ سے کھانیکا برتن مراد ہے۔

رَجُلٌ اَصَابَتْ مَالَہٗ جَالِفَۃٌ۔ ایک اس شخص کو سوال کرنا درست ہے جس کے مال پر آفت آئی (سارا مال تلف ہوگیا)۔

جَالِفَہ۔ قحط کا سال جس میں آدمی کا سارا مال تباہ ہوجائے۔

شَجَّۃٌ جَالِفَۃٌ۔ ایسا زخم جو کھال چیر کر گوشت تک پہنچے مگر اندر تک نہ جائے اس کے مقابل جائفہ ہے جو اندر تک پہنچ جائے۔

اَلِقْ دَوَاتَکَ وَاَطِلْ جِلْفَۃَ قَلَمِکَ۔ دوات میں روشنائی ڈالدے اور قلم کا میدان لمبا رکھ

تَجْلِیْف۔ تباہ کرنا، برباد کرنا۔

جَلْفَطَۃٌ یا جَلْفَطَۃٌ۔ کشتی کی درزیں رسّی، چیتھڑوں یا روغن سے بند کرنا۔

لَا اَحْمِلُ الْمُسْلِمِیْنَ عَلٰی اَعْوَادٍ نَجَرَھَا النَّجَّارُ وَ جَلْفَطَھَا الْجِلْفَاظُ۔ میں مسلمانوں کو اُن لکڑیوں پر سوار نہیں کرتا جن کو بڑھئی نے تراشا اور جلفاط نے درست کیا۔

جِلْفَاط یا جِلْفَاظ یا جِلِنْفَاظ۔ کشتی ساز، اس کی درزیں بند کرنیوالا۔

جَلْقٌ۔ مونڈنا۔ بمعنی حَلْقٌ۔ دانت کھولدینا، منجنیق مارنا بری تربیت کرنا۔

جُوَالِق یا جُوَلَقٌ۔ ٹوکرہ یا توبڑہ۔

اَنْتَ قَاتِلُ اَخِیْ یَا جُوَالِقُ قَالَ نَعَمْ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ حضرت عمرؓ نے لبید سے فرمایا ارے جوالق تو ہی میرے بھائی کا (زید بن خطاب کا جنگ یمامہ میں) قاتل ہے اس نے کہا جی ہاں امیرالمؤمنین (لبید چھوٹا ٹوکرہ چونکہ اس کا نام لبید تھا۔ اس لئے حضرت عمرؓ نے اس کو جوالق کہا کیونکہ لبید جوالق ہی کو کہتے ہیں۔)

جَلَلٌ۔ بڑا کام، یا آسان سہل کام۔

جَلَالٌ اور جَلَالَۃٌ۔ بڑائی اور بزرگی، اور پاکیزگی۔

جَلٌّ۔ جھول۔

جَلَّالَہ۔ وہ جانور جو پلیدی کھائے اسکو جَالّہ بھی کہتے ہیں۔

جِلٌّ۔ بڑا بزرگ۔

ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے۔ یعنی بڑے مرتبہ والا۔ بندگی والا فضل کرنے والا۔ بعضوں نے کہا جلال صفات سلبیہ میں سے ہے جیسے مخلوق نہ ہونا، متغیر نہ ہونا۔ اور اکرام صفات وجودیہ میں سے ہے۔ جیسے علم قدرت وغیرہ بعضوں نے کہا جلال صفات قہر میں سے ہے اور جمال صفات رحم میں سے ہے۔ اسی کو ہیں اسمائے جلالی جیسے قہار جبار وغیرہ۔ اور اسمائے جمالی جیسے رحمٰن، رحیم کریم حلیم وغیرہ۔

اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِیْ۔ وہ لوگ کہاں ہیں

جو میری بزرگی اور عظمت کے خیال سے ایک دوسرے سے محبت رکھتے تھے (یعنی محض خدا ورسول کی خوشنودی کے لئے (نہ دنیاوی غرض سے)۔

اَسْأَلُکَ بِجَلَالِکَ۔ میں تیری بزرگی کا صدقہ تجھ سے سوال کرتا ہوں۔

اَلِظُّوْا بِیَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔ یاذا الجلال والاکرام کہنا لازم کرلو اکثر اس کلمے کا ورد کہو۔

میں :۔ کہتا ہوں چند کلمے میں نے بڑی سریع التاثیر پائے ایک تو یاذا الجلال والاکرام دوسرے لاحول ولاقوۃ الاباللہ تیسرے یاحی یاقیوم برحمتک استغیث۔ چوتھے لاالٰہ الاانت سبحانک انی کنت من الظالمین، پانچویں یاارحم الراحمین۔ چھٹے حسبی اللہ لاالٰہ الاھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم۔

فَائِدَہ۔ ہمارے خاندان میں ایک ورد چلا آتا ہے جس کو میں نے راز میں رکھا خاص خاص اشخاص کو بتاتا رہا میں عام مسلمان بھائیوں کے نفع کے لئے اُس کو اب فاش کئے دیتا ہوں۔ جو کوئی اُس کو رات اور دن بلاتعداد اور بلا تعیین وقت پڑھا کرے تو اُسکو غنا اور تونگری اور عزت دنیوی اور فلاح اُخروی حاصل ہوگی اور اللہ چاہے تو سب بلاؤں سے محفوظ رہیگا۔ وہ ورد یہ ہے۔ اَللہُ اللہُ ربی لااشرک بہٖ شیئا سُبحان اللہ وبحمدہٖ، سُبحان اللہ العظیم سُبحان الملک القدوس، استغفر اللہ، لاالٰہ الا اللہ، لاحول ولاقوۃ الا باللہ، یارافع یامعز یاغنی یامغنی، یاذا الجلال والاکرام، یاحی یاقیوم برحمتک استغیث یاارحم الراحمین، لاالٰہ الاانت سبحانک انی کنت من الظالمین، حسبنا اللہ ونعم الوکیل، نعم المولیٰ

وظیفۂ غنی

ونعم النصیر۔ یہ کل پندرہ کلمے ہیں۔

اَجِلُّوا اللہَ یَغْفِرْ لَکُمْ۔ اللہ کی بزرگی بیان کرو (اکثر یاذا الجلال والاکرام کہا کرو) وہ تم کو بخش دے گا۔

جَلِیْلٌ۔ (یہی اللہ کا نام ہے یعنی) بزرگ، بڑے مرتبہ والا، بعضوں نے کہا جلیل یعنی کامل الصفات اور کبیر کامل الذات اور عظیم دونوں کو شامل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ کُلَّہٗ دِقَّہٗ وَجِلَّہٗ۔ یا اللہ میرا سارا گناہ بخشدے چھوٹا ہو یا بڑا۔ بعضوں نے جُلَّہ بضمہ جیم پڑھا ہے معنی وہی ہے۔

جُلٌّ۔ بڑا یا اکثر۔

جُلُّ الْکِتَابِ۔ کتاب کی جلد، یا کتاب کا تھیلہ۔

جیسے عرب لوگ کہتے ہیں مَالَہٗ دِقٌّ وَّلَاجِلٌّ اس کے پاس کوئی چیز نہیں ہے نہ چھوٹی نہ بڑی۔

اَخَذْتُ جِلَّۃَ اَمْوَالِھِمْ۔ میں نے اُن کی بڑی بڑے یا عمر والے اونٹ لیے۔ یا اُن کے مالوں کا بڑا حصہ لے لیا۔

تَزَوَّجْتُ امْرَأَۃً قَدْ تَجَالَّتْ (جابر نے کہا) میں نے ایسی عورت سے نکاح کیا جس کی عمر زیادہ ہوگئی تھی۔

نِسْوَۃٌ قَدْ تَجَالَلْنَ۔ چند عورتیں جو بڑی عمر تک پہنچگئی تھیں۔

فَجَاءَ اِبْلِیْسُ فِیْ صُوْرَۃِ شَیْخٍ جَلِیْلٍ۔ ابلیس ایک بوڑھے عمر والے کی صورت میں آیا۔

قَامَتِ امْرَأَۃٌ جَلِیْلَۃٌ۔ ایک بڑے مرتبہ والی عورت کھڑی ہوئی۔

فَتَجَلَّلَھَا فَقَضٰی حَاجَتَہٗ۔ اُس عورت پر چڑھ بیٹھا اپنی خواہش پوری کی۔

نَھٰی عَنْ اَکْلِ الْجَلَّالَۃِ وَرُکُوْبِھَا۔ آنحضرت

Marfat.com

نے نجاست خوروں کے کھانے سے اور اُس پر سواری کرنے سے منع فرمایا۔ یہ جلہ سے نکلا ہے بمعنی مینگنی۔
نَہٰی عَنْ لَبَنِ الْجَلَّالَۃِ۔ نجاست خور جانور کا دودھ پینے سے منع فرمایا (کیونکہ ایسے جانور کا دودھ بیماریاں پیدا کرتا ہے اول سے دودھ میں ہزار ہا کرم ہوتے ہیں اور نجاست خور کے دودھ میں تو معاذاللہ کرموں کی بھرمار ہوتی ہے)۔
فَاِنَّمَا قَذِرَتْ عَلَیْکُمْ جَالَّۃُ الْقُرٰی۔ تم کو گاؤں کی نجاست کھانے والی بُری معلوم ہوئی۔
فَاِنَّمَا حَرَّمْتُھَا مِنْ اَجْلِ جَوَّالِ الْقَرْیَۃِ۔ میں نے اُس کو گاؤں کی نجاست کھانے والیوں کی وجہ سے حرام کیا۔ جوّال جمع ہے جالّہ کی۔
لَا تَصْحَبْنِیْ عَلٰی جَلَّالٍ۔ نجاست خور جانور پر مجھ کو اپنے ساتھ مت رکھو۔ ابن اثیر نے کہا جلّالہ حلال ہے اگر اس کے گوشت میں بدبو نہ آتی ہو۔ اور اُس پر سوار ہونا اس لئے منع ہوا کہ اس کے منہ اور جسم پر نجاست ہوتی ہے ایسا نہ ہو وہ سوار سے لگے یا اسکا پسینہ سوار کے کپڑوں میں لگے۔
اِنْتَقَلْتُ شَبَکَۃً عَلٰی ظَھْرِ جَلَّالٍ۔ میں ذا ایک جال جلّال کے رستہ میں پایا۔ جلّال اس رستہ کا نام ہے جو نجد سے مکہ کو آتا ہے۔
لَعَلَّ الَّذِیْ مَعَکَ مِثْلُ الَّذِیْ مَعِیْ فَقَالَ وَ مَا الَّذِیْ مَعَکَ قَالَ مَجَلَّۃُ لُقْمَانَ۔ (سوید ابن صامت رضہ نے آنحضرت سے عرض کیا کہ) شاید آپ کے پاس بھی وہ (کتاب) ہے جو میرے پاس ہے آپ نے پوچھا تیرے پاس کیا ہے وہ کہنے لگا لقمان کی کتاب، عرب لوگ کتاب کو مجلّہ کہتے ہیں۔
اُلْقِیَ اِلَیْنَا مَجَالٌ۔ ہمارے سامنے کتابیں ڈالی گئیں یہ مجلّہ کی جمع ہے۔
اِنَّہٗ جَلَّلَ فَرَسًا لَّہٗ سَبَقَ بُرْدًا عَدَنِیًّا۔ ایک گھوڑا آپ کا جو شرط جیتا تھا آپ نے اُسکو عدن کے چادر کی جھول پہنائی۔
کَانَ یُجَلِّلُ بُدْنَہُ الْقَبَاطِیَّ۔ آپ قربانی کے جانوروں کو بھی قباطی کی جھولیں پہناتے (قباطی ایک سفید باریک مصری کپڑا تھا)۔
اَللّٰھُمَّ جَلِّلْ قَتَلَۃَ عُثْمَانَ خِزْیًا۔ یا اللہ عثمان کے قاتلوں پر رسوائی کا پردہ یا جھول ڈالدے (یہ حضرت علی رضؓ نے دعا کی)۔
وَابِلًا مُجَلِّلًا۔ یا اللہ ایسا زور کا مینہ برسا جو زمین کو سبزی کی چادر پہنادے (ساری زمین تختہ زمردین بنادے)۔
اَلْقَتْلُ جَلَلٌ مَا عَدَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔ سب کا مارا جانا سہل ہے (کوئی بڑی مصیبت نہیں) سوا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔
کُلُّ مُصِیْبَۃٍ بَعْدَہٗ جَلَلٌ۔ آپ کے بعد ہر ایک مصیبت بے حقیقت اور آسان ہے (یعنی آپ کی وفات ایسی سخت مصیبت ہے کہ اُسکے مقابلہ میں دوسری مصیبتیں محض بے حقیقت ہیں)۔
یَسْتُرُ الْمُصَلِّیْ مِثْلُ مُؤْخِرَۃِ الرَّحْلِ فِیْ مِثْلِ جُلَّۃِ السَّوْطِ۔ نمازی کی آڑ ہر ایک چیز کرتی ہے جو پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر ہو اور کوڑے کے برابر موٹی ہو۔
اِنَّ عِنْدِیْ فَرَسًا اُجِلُّھَا کُلَّ یَوْمٍ فَرَقًا مِّنْ ذُرَۃٍ اَقْتُلُکَ عَلَیْھَا فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَلْ اَنَا اَقْتُلُکَ عَلَیْھَا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ۔

Marfat.com

(ابی بن خلف مردود حضرت ؐ سے کہنے لگا) میرے
پاس ایک گھوڑا ہے میں اسکو سولہ رطل (آٹھ سیر)
جواری روز کھلاتا ہوں اُسپر سوار ہو کر تم کو قتل کرونگا
آنحضرت ؐ نے فرمایا خدا نے چاہا تو میں تجھ کو اُسی
پر قتل کرونگا (پھر ایسا ہوا کہ جنگ احد میں وہ
آپ کے سامنے آپہنچا اور آپ کو جنگ کے لئے
پکارا دوسرے صحابہ نے اُس کے مقابل ہونا
چاہا لیکن آپ خود بذات خاص اُس کے مقابل
ہوئے اور ایک برچھا اُس مردود کو مارا وہ اسی
زخم میں تڑپ تڑپ کر واصل جہنم ہوا)۔

اَلَا لَیْتَ شِعْرِیْ هَلْ اَبِیْتَنَّ لَیْلَةً بِوَادٍ وَّحَوْلِیْ اِذْخِرٌ وَّجَلِیْلٌ۔ (حضرت بلال رض نے بخار کی حالت میں یہ شعر پڑھی) کاش میں مکہ کے وادی میں ایک رات گزاروں اور میرے گردا گرد اذخر اور جلیل ہو (اذخر ایک مشہور خوشبودار گھانس ہے، اور جلیل مشہور بھاجی ہے جس کو ثمام بھی کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ پھر کبھی مکہ میں جانا اور وہاں ایک رات گذارنا نصیب ہوگا یا نہیں۔ میں نے اس مضمون کو اردو میں یوں منظوم کیا ہے کاش میں مکہ کے وادی میں گزاروں ایک رات گرد میرے ہو جلیل اذخر نبات)۔

فَقَسَّمْتُ جِلَالَهَا۔ میں نے اُنکی جھولیں محتاجوں کو بانٹ دیں۔

فَتَجَلَّلُوْهُ بِالسُّيُوْفِ۔ اُس کو چوطرف سے تلواریں مارنا شروع کیں۔

اَمْرٌ مُجَلِّلٌ۔ یہ امر عام ہے (محیط ہو گیا ہے)

اَجَلَّهٗ۔ اُس کو بہت دیا۔

اِنَّ اللّٰهَ اسْتَوٰى عَلٰى مَادَقَّ وَجَلَّ۔ اللہ تعالےٰ ہر چھوٹی اور بڑی چیز کو جانتا ہے (سب پر اُس کا علم محیط ہے جزئی ہو یا کلی۔ اس سے ان احمق فلاسفہ کا رد ہوا جو کہتے ہیں معاذ اللہ کہ اللہ تعالےٰ کلیات کو جانتا ہے جزئیات کو نہیں جانتا۔ ارے بیوقوفو جزئیات کو کس نے بنایا اسی نے پھر بنانے والا اپنی بنائی ہوئی چیز کو نہ جانے یہ کیا بات ہے۔ اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ سن لو اُس نے جس کو پیدا کیا ہے اُس کو جانتا ہے وہ بڑا باریک بین خبردار ہے)۔

اَمْرُهُمْ يُجَلُّ عَنْ وَصْفٍ۔ اُن کے کام کی توصیف نہیں ہو سکتی۔

وَاِنَّ الْمُصَابَ بِهٖ لَجَلِيْلٌ۔ آپکی وفات کی مصیبت بہت بڑی ہے۔

وَقْتُ الْفَجْرِ حِيْنَ يَنْشَقُّ اِلٰى اَنْ يَّتَجَلَّلَ الصُّبْحُ۔ فجر کا وقت پوں پھٹنے سے اُس وقت تک ہے کہ سورج کی روشنی آسمان پر چڑھ جائے۔

اَلْاِمَامُ كَالشَّمْسِ الطَّالِعَةِ الْمُجَلِّلَةِ بِنُوْرِهَا لِلْعَالَمِ۔ امام سورج کی طرح ہے جو اپنے نور سے سارے عالم کو ڈھانپ لیتا ہے۔

اِنَّ الْقَلْبَ لَيَتَجَلْجَلُ فِي الْجَوْفِ لِيَطْلُبَ الْحَقَّ فَاِذَا اَصَابَهٗ اطْمَاَنَّ۔ دل پیٹ کے اندر تڑپتا رہتا ہے حق کی تلاش میں جہاں حق بات کو پالیا تو مطمئن ہو جاتا ہے۔

میں: کہتا ہوں اس حدیث کو جلجلۃ میں ذکر کرنا تھا نہ جلل میں اور یہ صاحب مجمع البحرین کا مسامحہ ہے۔ اس حدیث میں اُس شخص کا قلب مراد ہے جو حق کا طالب اور متلاشی ہو ایسے شخص کو جہاں حق بات معلوم ہو جاتی ہے وہ فوراً اُس کو قبول کر لیتا ہے اور اپنے باطل اور ناحق

Marfat.com

بخیلی سے تو پرکتا ہے لیکن جو شخص شیطان اور
نفس کا تابع ہو وہ حق بات معلوم ہو جانے کے بعد
بھی اُس کو قبول کرتا اور خواہ مخواہ کٹ حجتی کرکر
اپنے باطل خیال پر جمے رہتا ہے۔
کَانَ یَکْرَہُ اَنْ یُّجَلَّلَ التَّمْرُ۔ کھجور کو تھیلے میں
بند کرکے بیچنا برا سمجھتے تھے (کیونکہ اُس کی اچھائی
اور برائی خریدار کو معلوم نہیں ہوتی ہے)۔
نَعْلَمُہٗ مِنْ جَلَالِکَ - (یعنی مِنْ اَجْلِکَ جَلَّ
ثَنَاؤُکَ) تیری تعریف حد سے زیادہ ہے بیان
نہیں ہو سکتی۔
بَیْنَ الْجَلَالَتَیْنِ فِی الْاَنْعَامِ - سورۂ انعام
میں جہاں اللّٰہ اللّٰہ دو بار آیا ہے اُن کے بیچ میں
دعا قبول ہوتی ہے۔ یعنی رسل اللّٰہ اللّٰہ اعلم۔
جَلْمٌ - کاٹنا۔
جَلَمٌ - نشتر یا قینچی کا ایک پلڑا، دونوں کو جَلَمَیْن
کہتے ہیں۔
جُلَامَہ - بمعنی قُلَامہ - کترن۔
فَاَخَذْتُ مِنْہُ بِالْجَلَمَیْنِ - میں نے قینچی کے
دونوں پلڑوں سے کچھ بال کتر ڈالے۔
لَیْسَ کُلُّ اَحَدٍ یَجِدُ الْجَلَمَ - ہر ایک شخص
کو قینچی تھوڑے ملتی ہے۔ متنبی شاعر کہتا ہے ؎
من اٰیۃ الطرق یاتی نحوک الکرم
این المحاجم یا کافور والجلم
جُلْمُوْدٌ یا جُلْمُوْدٌ - بڑا پتھر۔
فَرَمَیْنَاہُ بِجَلَامِیْدِ الْحَرَّۃِ - ہم نے اُسکو
حرہ کے بڑے بڑے پتھر مارے ایک روایت
میں جَلَامِیْذ ہے ذال معجمہ سے۔ حرہ مدینہ کا
پتھریلا میدان۔
جُلُوْقٌ - غلہ، جولاہا۔

جُلَاہِقٌ - غلیل۔
جُلْھُوْ - موٹی چوہیا۔
جَلْھَمَۃٌ - وادی کا کنارہ یا دہانہ۔
اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخَّرَ
اَبَا سُفْیَانَ فِی الْاِذْنِ عَنِ النَّاسِ فَقَالَ
مَا کِدْتُ تَاْذَنُ لِیْ حَتّٰی تَاْذَنَ لِحِجَارَۃِ
الْجَلْھَمَتَیْنِ قَبْلِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ الصَّیْدِ فِیْ جَوْفِ
الْفَرَا۔ ایک روز ایسا ہوا کہ ابو سفیان کو آپ نے
اپنے پاس آنے کی اجازت دینے میں دیر کی
(دوسرے لوگوں کو اُس سے پہلے بلایا اور
شرف باریابی بخشا) وہ کیا کہنے لگا آپ مجھ کو
اُس وقت تک اجازت دینے والے نہ تھے کہ
اُس وادی کے دونوں کناروں کے پتھروں کو
بھی مجھ سے پہلے اجازت دے چکتے آنحضرتؐ
نے یہ سنکر فرمایا (ابو سفیان) سب شکار گورخر
کے پیٹ میں سما گئے ہیں (گورخر بہت بڑا جانور
ہوتا ہے اُس کو شکار کیا تو گویا سارے جانور کا
شکار کیا۔ مطلب آپ کا یہ تھا کہ تم سب لوگوں
سے بڑھ کر عزت دار ہو اور جب میں نے تم ہی کو
دیر میں بلایا تو اب دوسروں کو دیر میں بلانے کی کوئی
شکایت نہ رہے گی۔
جَلَاءٌ یا جَلْوٌ - الگ الگ ہونا۔ صیقل ہونا۔ کھول دینا۔
صاف بیان کرنا۔
جِلْوَۃ اور جُلْوَۃ اور جَلْوَۃ اور جِلَاءٌ - دلہن کو
دولہا کے سامنے لانا۔
جَلًی - آگے کے بال کھل جانا۔ یا آدھے سر کے تالو
میں ہے جَلَحٌ اُس سے کم ہے اور جَلَہٌ اُس سے زیادہ
ہے، محیط میں ہے کہ جَلًی صَلَعٌ سے کم ہے۔

Marfat.com

نَجۡلَا رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ اَمۡرَهُمۡ لِیَتَاَهَّبُوۡا۔ آنحضرتؐ نے جنگ تبوک میں صاف صاف لوگوں سے بیان سے بیان کر دیا کہ ہم تبوک کو جانے والے ہیں۔ اور جنگوں میں آپ صاف بیان نہیں فرماتے تھے کہ کہاں کا قصد رکھتے ہیں۔ اس سے مطلب یہ تھا کہ تبوک ایک دور دراز مقام ہے) لوگ اچھی طرح سفر کی تیاری اور اپنے گھروں کا بندوبست کر لیں در راستہ میں تکلیف نہ اٹھائیں اُن کو فکر اور تردد نہ ہو، ایک روایت میں فجلی ہے بہ تشدید لام معنی وہی ہے)۔

فَجَلَّی اللّٰهُ یا فَجَلَّی اللّٰهُ لِیۡ بَیۡتَ الۡمَقۡدِسِ۔ اللہ تعالٰے نے بیت المقدس کو میرے سامنے کھول دیا (میں اس کو دیکھنے لگا اور کافروں سے اسکے پورے حالات بیان کرنے لگا)۔

حَتّٰی تَجَلَّتِ الشَّمۡسُ۔ یہانتک کہ سورج صاف اور روشن ہو گیا (گہن جاتا رہا)۔

اِنَّهٗ اَجۡلَی الۡجَبۡهَةِ۔ امام مہدی کھلی پیشانی ہونگے (آپ کے آگے کے سر پر بال کم ہوں گے پیشانی کشادہ معلوم ہو گی دجال کے بھی نسبت یہی لفظ دوسری حدیث میں آیا ہے)۔

اِنَّمَا كَرِهَتۡ لِلۡمُحِدِّ اَنۡ تَكۡتَحِلَ بِالۡجِلَاءِ۔ بی بی ام سلمہ نے سوگ والی عورت کے لئے اثمد سرمے کا لگانا مکروہ رکھا ہے۔ ابن اثیر نے کہا جلاء سرمے حلی ہے۔ کہتے ہیں پتھر کو پتھر پر رگڑ سے جو سرمہ سا نکلتا ہے وہ یہاں مراد نہیں ہے

تُبَایِعُوۡنَ مُحَمَّدًا عَلٰی اَنۡ تُحَارِبُوا الۡعَرَبَ وَالۡعَجَمَ مُجۡلِیَةً۔ تم حضرت محمدؐ سے اس امر پر بیعت کرتے ہو کہ عرب اور عجم سب سے ایسی لڑائی لڑو گے جو تم کو مال اور وطن دونوں سے بے وطن کر دے (یہ دولت ہے نہ ملک نہ مال نہ وطن بالکل تباہ اور برباد ہو جاؤ) اس شخص کو یہ خبر ... عرب اور عجم سب مسلمانوں کے زیر نگیں آ جائیں اور اُن کے اقبال اور دولت کا ستارہ سار... زمین پر چمکنے لگے گا)۔

خَیَّرَ وَفۡدَ بُزَاخَةَ بَیۡنَ الۡحَرۡبِ الۡمُجۡلِیَةِ السِّلۡمِ الۡمُخۡزِیَةِ۔ ابو بکر صدیق رضؓ نے بزا... کے قاصدوں سے کہا یا تو ایسی لڑائی لڑو جو تم تمہارے ملک و مال سے جدا کر دے نہ مال ... نہ اولاد نہ وطن یا ذلت کی صلح اختیار کرو۔

جَلَا عَنِ الۡوَطَنِ۔ دیس کے باہر ہوا یا دیس باہر کیا لازم اور متعدی دونوں آیا ہے۔

اِجۡلَاءٌ۔ دیس نکالا کرنا۔

یَرِدُ عَلَیَّ رَهۡطٌ مِّنۡ اَصۡحَابِیۡ فَیُجۡلَوۡنَ عَنِ الۡحَوۡضِ۔ میرے اصحاب میں سے کچھ لوگ (قیامت کے دن) حوض کوثر پر میرے پاس آئیں گے اس امید سے کہ آپ انکو اسکا پانی پلائیں) لیکن و... وہاں سے نکال دیئے جائیں گے (فرشتے اُن کو نکال دینگے۔ آنحضرتؐ فرمائیں گے یہ میرے اصحاب ہیں فرشتے کہیں گے تم کو معلوم نہیں ان لوگوں نے جو کُچھ تمہارے بعد کیے۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ آپ کو امت کے اعمال کی تفصیلی اطلاع نام بنام نہیں دیجاتی بلکہ اجمالی اطلاع دیجاتی)۔

کَرِهَ اَنۡ یَّتَجَلّٰی امۡرَاَتَهٗ شَیۡئًا ثُمَّ لَا یَفِیۡ ... انہوں نے اس کو مکروہ سمجھا کہ آدمی اپنی بیوی کچھ دینے کا وعدہ کرے پھر اپنے وعدے کو پورا ... کرے۔ جیسے عرب لوگ کہتے ہیں جلا الرجل ...

Marfat.com

وَصِيفًا يا جَلَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَصِيفًا۔ مرد اپنی جورو کو ایک بردہ دیا (لونڈی یا غلام)

تَقُمْتُ حَتّٰی تَجَلَّانِی الْغَشْیُ۔ میں کھڑا ہوا یہاں تک کہ بیہوشی مجھ پر طاری ہو گئی۔ اصل میں تَجَلَّلَنِیْ تھا ایک لام کو الف سے بدل دیا جیسے تَظَنَّنَ کو تَظَنّٰی اور تَسَطَّطَ کو تَسَطّٰی کہتے ہیں بعضوں نے کہا یہ جَلَاءٌ سے نکلا ہے یعنی مجھ پر بیہوشی نمایاں ہوئی۔

أَنَا ابْنُ جَلَا وَطَلَّاعُ الثَّنَايَا۔ میں مشہور معروف شخص (پہاڑوں کی چوٹیوں پر چڑھنے والا) بڑا تجربہ کار پختہ آدمی ہوں۔ ابن جلا کہتے ہیں مشہور معروف یا سردار کو، بعضوں نے کہا جَلا ایک شخص کا نام تھا، اور اصل میں ماضی کا صیغہ ہے۔ سیبویہ نے کہا اس شعر میں بھی ماضی کا صیغہ ہے اور معنی یہ ہے میں اُس شخص کا بیٹا ہوں جس نے کاموں کو روشن اور نمایاں کر دیا یعنی بڑی نامی گرامی کارگذار شخص کا بیٹا ہوں۔

أَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهَا جَلِيًّا مِنَ اللّٰهِ۔ میں دنیا کو دیکھ رہا ہوں اللہ نے اسکو مجھ پر کھول دیا۔

فَيَتَجَلّٰى لَهُمْ۔ پھر پروردگار اُنپر تجلی فرمائیگا یعنی ظاہر ہوگا اُنکو دکھلائی دیگا ضاحکا ہنستا ہوا۔ اس حدیث میں رویت الٰہی اور ضحک صفت الٰہی دونوں کا ثبوت ہے۔ جہمیہ اور منکرین صفات کی ایسی حدیثوں سے جان نکلتی ہے اور دور از قیاس تاویلات کرتے ہیں اور نام کے سنیوں کا عجب حال ہے رویت الٰہی کو تو تسلیم کرتے ہیں اور ضحک و تعجب وغیرہ دوسرے صفات کا انکار کرتے ہیں)۔

فَاسْتَشَارَهُ فِي الْجَلَاءِ۔ اُن سے دیس چھوڑ دینے کے باب میں رائے لی۔

وَنُزُوْلُ مَنْ نَزَلَ عَلَى الْجَلَاءِ۔ کوئی اُن میں سے یہ شرط قبول کر کے (قلعہ سے) اُتر آیا کہ وہ دیس کے باہر چلا جائیگا۔

أَنْ أُجْلِيَكُمْ مِّنْ هٰذِهِ الْأَرْضِ۔ میں تم کو اس سرزمین سے نکال باہر کروں۔

أَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا مِنَ الْجَلَاءِ۔ مسلمان ہو جاؤ جلاوطن ہونے سے بچ جاؤ گے۔

جَلَاءُ حُزْنِي۔ میرا رنج دور کرنے والا۔

تَحَدَّثُوْا فَإِنَّ الْحَدِيْثَ جَلَاءٌ لِّلْقُلُوْبِ۔ حدیث بیان کرو، حدیث شریف سے دلوں کی صیقل ہوتی ہے (غفلت کا زنگ اُن پر سے اُترتا ہے، سبحان اللہ کیا میں تجھ سے کہوں حدیث کیا ہے وردانہ درج مصطفٰی ہے۔)

اَلسِّوَاكُ مَجْلَاةٌ لِّلْبَصَرِ۔ سواک کرنے سے نگاہ روشن ہوتی ہے (بینائی میں ترقی ہوتی ہے)

غَيْرَ مُجْلَيْنَ عَنْ وِرْدٍ۔ پانی پر سے ہانکے نہ جائیں گے اور مشہور روایت غَيْرَ مُحَلَّئِيْنَ ہے جیسے آگے مذکور ہوگی۔

بَابُ الْجِيْمِ مَعَ الْمِيْمِ

جَمْجَمَةٌ۔ ایسی بات کرنا جو سمجھ میں نہ آئے، چھپانا۔ ہلاک کرنا۔

جُمْجُمَةٌ۔ لکڑی کا پیالہ، کھوپری۔ اُس کی جمع جَمَاجِمُ ہے۔

اَلْأَزْدُ كَاهِلُهَا وَجُمْجُمَتُهَا۔ ازد کا قبیلہ اُسکا مونڈھا اور اُسکا سر ہے۔ (اُس کی کھوپری کی طرح ہے)۔

أُتِيَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُمْجُمَةٍ۔ آنحضرتؐ کے پاس ایک لکڑی کا پیالہ لایا گیا

Marfat.com

دَيْرُ الْجَمَاجِمِ۔ ایک مقام ہے عراق میں جہاں ابن اشعث اور حجاج کی جنگ ہوئی تھی وہاں پیالے بنتے ہیں۔ بعضوں نے کہا اسلئے کہ وہاں بہت لوگ مارے گئے تھے انکی کھوپریاں پڑی تھیں۔

رَاٰی رَجُلًا يَضْحَكُ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا لَمْ يَشْهَدِ الْجَمَاجِمَ۔ طلحہ نے ایک شخص کو ہنستے دیکھا تو کہا شاید یہ جنگ جماجم میں شریک نہیں ہوا یعنی اس جنگ میں حاضر ہوتا تو جیسے سردار اور قاری لوگ اُس میں بکثرت مارے گئے اُنکو دیکھتا تو رنج کے مارے کبھی نہ ہنستا۔

جَمَاجِمُ۔ سرداروں کو بھی کہتے ہیں۔

اَشَارَ اِلٰى مِثْلِ الْجُمْجُمَةِ۔ کھوپری کی طرح یا ہکڑوں کے پیاز کی طرح بتلایا۔

اَنَا اَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ الْاَرْضُ عَنْ جُمْجُمَتِهٖ۔ میں پہلا وہ شخص ہوں جس کی کھوپری پر سے زمین شق ہوگی یعنی سب سے پہلے میں قبر سے نکلونگا۔

اِيْتِ الْكُوْفَةَ فَاِنَّ بِهَا جُمْجُمَةَ الْعَرَبِ کوفہ میں جا وہاں عرب کے سردار جمع ہیں۔

يَجْعَلُوْنَ الْجَمَاجِمَ فِى الْحَرْثِ۔ ہل کی لکڑیوں سے کھیتی کرتے ہیں۔

جَمْحٌ۔ یا جُمُوْحٌ یا جِمَاحٌ۔ تیز بھاگنا، ایک طرف جھک جانا۔

فَرَسٌ جَمُوْحٌ۔ جو اپنے سوار کو بگشٹ لے کر بھاگے لوٹنے کا نام نہ لے۔

جَمَحَتِ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر سے نکل بھاگی (میکے میں چلدی)

اِنَّهٗ جَمَحَ فِىْ اَثَرِهٖ۔ وہ اس کے پیچھے بگشٹ بھاگا۔

نَظَعَ يُجَبِّبُهُ اِلَى الشَّاخِصِ النَّظَرَ۔ انہوں نے گراہ کی طرف برابر گھورنا شروع کیا بعضوں نے کہا تجبیبہ لغت عرب میں کوئی لفظ نہیں ہے اور یہ راوی کا وہم ہے۔ صحیح تجمیم ہے بہ تقدیم حاء حطی۔ یعنی آنکھ کھول کر برابر کسی کو دیکھتے رہنا۔

جَمْدٌ۔ یا جُمُوْدٌ۔ جم جانا، خشک ہو جانا، بخیل ہونا، ثابت ہونا۔

جَمَادٌ۔ بیجان جیسے مٹی پتھر لوہا وغیرہ۔

اِذَا وَقَعَتِ الْجَوَامِدُ فَلَا شُفْعَةَ۔ جب حدیں قائم ہو جائیں پھر شفعہ کا حق نہ رہیگا جمع ہے جامد کی۔

يُصَلِّىْ عَلَى الْجَمَدِ۔ جمے ہوئے پانی پر یا برف پر نماز پڑھے۔

اِنَّا مَا نَجْمُدُ عِنْدَ الْحَقِّ۔ ہم کسی کا حق دینے میں بخیلی نہیں کرتے۔

وَقَبْلَنَا سَبَّحَ الْجُوْدِىُّ وَالْجُمُدُ۔ ہم سے پہلے جودی پہاڑ اور جُمد اللہ کی تسبیح کر چکا ہے جُمد ایک مشہور پہاڑ ہے۔ بعضوں نے جمد بفتحتین کہا ہے۔

جُمْدَان۔ ایک پہاڑ ہے مدینہ سے ایک رات کے فاصلہ پر۔

سِيْرُوْا هٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ۔ چلو چلو یہ جمدان ہے دیکھو جن لوگوں نے اللہ کی یاد پر اکتفا کی دنیا سوی اللہ خیال چھوڑ دیا وہی آگے بڑھ گئے۔

جُمَادَى الْاُوْلٰى اور جُمَادَى الْاُخْرٰى دونوں مہینوں کے نام ہیں۔

جَمَدَتْ عَيْنُهٗ۔ اس کی آنکھ میں پانی نہیں رہا یعنی سخت دل ہو گیا یا بے مروت ہو گیا

جُمَّا۔ انگارے۔ جمرۃ کی جمع ہے۔

جَمْرَةٌ۔ کنکری، اس کی جمع جَمَرَاتٌ اور جِمَارٌ ہے

جَمْرَةٌ۔ چھوٹی پھنسی، جلانے والے کو بھی کہتے ہیں۔

اِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَاَوْتِرْ۔ جب تو ڈھیلوں سے پاکی کرے تو طاق ڈھیلوں سے کر (معلوم ہوا کہ ڈھیلوں سے پاک کرنا کچھ ضروری نہیں ہے صرف پانی سے بھی کافی ہے اسی طرح صرف ڈھیلوں سے بھی، لیکن ڈھیلوں سے پاک کر کے پھر پانی سے پاک کرنا بہت افضل اور اعلیٰ ہے) (ابن اثیر نے کہا منا میں جو تین مقام ہیں جن پر کنکریاں مارتے ہیں انکو بھی جمرہ کہتے ہیں، کیونکہ وہ کنکریوں سے یعنی جمرات مارے جاتے ہیں یا اس وجہ سے کہ وہاں کنکریاں اکٹھا رہتی ہیں)۔

اِنَّ اٰدَمَ رَمٰى بِمِنًى فَاَجْمَرَ اِبْلِيْسُ بَيْنَ يَدَيْهِ۔ آدم علیہ السلام نے منا میں کنکریاں ماریں تو شیطان ان کے سامنے سے بھاگا۔

یہ اجمار سے ہے بمعنی جلدی بھاگ گئے۔

لَا تُجَمِّرُوا الْجَيْشَ فَتَفْتِنُوْهُمْ۔ لشکر کے لوگوں کو (بے ضرورت) مورچوں میں جمع کر کے مت رکھو ان کو بلا میں مت ڈالو کیونکہ جب مدت تک اپنے گھر بار سے جدا رہیں گے تو بدکاری کرینگے یا نکل بھاگیں گے

اِنَّ كِسْرٰى جَمَّرَ بُعُوْثَ فَارِسَ۔ کسریٰ (شاہ ایران) نے ایران کے لشکروں کو جمع کیا ہے۔

دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ اَجْمَرُ مَا كَانُوْا میں مسجد میں گیا وہاں لوگ بہت جمع تھے۔

اَجْمَرْتُ رَأْسِيْ اِجْمَارًا شَدِيْدًا۔ (حضرت عائشہ رضہ نے کہا) میں نے اپنے سر کے بالوں کو خوب مضبوط جوڑا (چوٹی) بنائی۔

جَمِيْرَةٌ۔ ذوابہ یعنی چوٹی۔

الضَّافِرُ وَالْمُلَبِّدُ وَالْمُجَمِّرُ عَلَيْهِمُ الْحَلْقُ۔ احرام والا شخص اگر چوٹی باندھے یا بالوں کو گوند وغیرہ سے چپکائے یا بالوں کو جوڑے (اکٹھا جوڑا باندھ لے) تو اس پر سر منڈانا لازم ہو جاتا ہے (یعنی احرام کھولتے وقت اس کو بال کترانا کافی نہ ہوگا)۔

لَاُلْحِقَنَّ كُلَّ قَوْمٍ بِجَمْرَتِهِمْ۔ میں ہر ایک قوم کو ان کی جماعت میں ملا دونگا۔

كُنَّا اَلْفَ فَارِسٍ لَا نَتَجَمَّرُ وَلَا نُحَالِفُ۔ ہم ایک ہزار سوار اپنے قبیلے کے تھے ہم دوسرے قبیلوں سے جمع ہونے کی خواہش نہیں رکھتے تھے (کیونکہ ہمکو دوسروں کی مدد کی ضرورت نہ پڑتی نہ ہم کسی کو محالفہ کرتے ہیں (یعنی دوستی اور مدد کا معاہدہ)۔

جَمْرَةٌ۔ ہزار سوار کو بھی کہتے ہیں۔ ابن اثیر نے کہا عرب میں تین جمرے ہیں عبس اور نمیر اور بلحارث ابن کعب۔ قاموس میں ہے عرب کے جمرات یہ ہیں بنو ضبہ بن اد، اور بنو الحارث بن کعب، اور بنو نمیر ابن عامر، صحاح میں ہے جس قبیلے کے لوگ جمع ہو جائیں اور سب مل کر یکدل ہوں اور دوسروں سے دوستی نہ کریں تو اس کو جمرہ کہیں گے، محیط میں ہے کہ جمرہ اس قبیلے کو کہیں گے جس میں ایک ہزار یا تین سو سوار ہوں۔

اِذَا اَجْمَرْتُمُ الْمَيِّتَ فَجَمِّرُوْهُ ثَلٰثًا۔ جب تم میت کے کپڑوں کو دھونی دو (خوشبو کی) تو تین بار دھونی دو۔

Marfat.com

إِجْمَارٌ اور تَجْمِيرٌ۔ دھونی دینا یعنی بخور۔
نُعَيْمٌ مُجْمِرٌ۔ ایک صحابی تھے جو آنحضرتؐ کی مسجد میں عود کی دھونی دیا کرتے۔

وَمَجَامِرُهُمُ الْأُلُوَّةُ۔ اُن کی دھونیاں عود کی ہونگی۔ مَجَامِر جمع ہے مُجْمَرَہ کی بضمہ میم اور مِجْمَرَہ کی بکسرۂ میم، تو مُجْمَر بالضم وہ چیز جس کیلئے آگ تیار کی جائے اور مِجْمَر بالکسر وہ ظرف یا جگہ جہاں آگ رکھی جائے۔ اور حدیث میں جو مَجَامِر آیا ہو وہ پہلے لفظ کی جمع ہے لیکن محیط میں ہے کہ بضمۂ میم اور بکسرۂ میم دونوں سے انگیٹھی مراد ہوتی ہے اور خود وہ چیز بھی جس کی دھونی دیجائے۔ یعنی عود۔ طیبی نے جو کہا کہ مَجَامِر جمع ہے مَجْمَرَۃ کی بفتحہ میم تو لغت سے اُس کی تائید نہیں ہوتی۔

فَإِنَّمَا يَسْأَلُ جَمْرًا۔ وہ شخص اپنے لئے انگارہ مانگتا ہے (یعنی وہ چیز جو مانگتا ہے قیامت میں اُسکے لئے ایک انگارہ بن جائے گی اور اُس سے عذاب دیا جائیگا)۔

جَمْرَةٌ أَطْفَأَهَا اللّٰهُ۔ یہ خود معاویہ نے یا دوسرے کسی شخص نے معاویہ کے سامنے جناب امام حسن علیہ السلام کے حق میں کہا جب آپ کی شہادت کی خبر آئی یعنی ایک انگارہ تھا جس کو اللہ نے بجھا دیا حالانکہ امام حسن علیہ السلام کی ذات بابرکات آب رحمت تھی جس کی وجہ سے خود معاویہ آتش جنگ سے بچ گئے ورنہ جل کر راکھ ہو جاتے۔

فَأُتِيَ بِجُمَّارٍ۔ آپ کے پاس کھجور کا گابھ (جو سفید سفید چربی کی طرح ہوتا ہے) لایا گیا۔ ابن اثیر نے کہا جُمَّار جُمَّارَۃ کی جمع ہے۔ یعنی کھجور کا گابھ۔ محیط میں ہے جُمَّار کی جمع جُمَّارَات آتی ہے

كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى سَاقِهِ فِي غَرْزِهِ كَأَنَّهَا جُمَّارَةٌ۔ گویا میں آپ کی پنڈلی رکاب میں دیکھ رہا ہوں۔ کھجور کے گابھ کی طرح (سفید سفید چکدار)۔

جَمَرَاتُ الْمَنَاسِكِ۔ حج کے جمرے وہ تین ہیں جمرۂ اولیٰ اور جمرۂ وسطیٰ اور جمرۂ عقبہ۔

نَهَى أَنْ تُتْبَعَ الْجَنَازَةُ بِمِجْمَرَةٍ۔ جنازے کے پیچھے عود دان لے جانے سے آپ نے منع فرمایا کیونکہ اُس میں آگ ہوتی ہے اور آگ میت کے ساتھ رکھنا نامناسب ہے اور دوسری حدیث میں قبر پر چراغ لگانے سے بھی آپ نے منع فرمایا بلکہ قبر پر چراغ لگانے والوں پر لعنت فرمائی۔ خود میت بھی آگ اور چراغ وغیرہ سے ناراض ہوتا ہوگا اس کے ہمارے زمانہ کے بدعتیوں کو خبط ہو گیا ہے وہ اولیاء اللہ اور صلحا کی قبروں پر عود دان رکھتے ہیں اور چراغاں کرتے ہیں اور ایسا کرنے سے ثواب کی امید رکھتے ہیں اور ان اولیاء اللہ کی خوشی چاہتے ہیں حالانکہ ثواب کے بدل لعنت اور پھٹکار ملتی ہے اولیاء اللہ خوشی کے بدل اُنکو کوستے اور برا کہتے ہیں۔ ایک بزرگ کی قبر پر ان بدعتیوں نے قوالوں کا راگ کرایا اور خوب غل مچایا اُن بزرگ نے خواب میں ایک شخص سے کہا خدا کے واسطے ان نالائقوں کو یہاں سے نکالو یہ ہمارا مغز چاٹ گئے ہیں۔

أَمَّا الْبَيْتُ الْمُفْضِي إِلَى الْبَيْتِ وَالْمُدْلِقَةُ وَالْخِفَافُ إِلَى التَّجْمِيرِ لَوْلَا عَهْدٌ عَهِدَهُ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَدَعْتُ الْمُخَالِفِينَ خَلِيجَ الْمَنِيَّةِ۔ قسم خانہ کعبہ کے مالک کی جو بیت المعمور تک پہنچتا ہے اور مزدلفہ اور اُن تیز اور ہلکے اونٹوں کے مالک کی

جو لوگوں کو کنکر مارنے کے لئے جاتے ہیں اگر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک عہد نہ لیا ہوتا
تو میں مخالفوں کو موت کے گھاٹ پر اُتار دیتا یا
موت کی ندی پر لیجاتا اُن کو شربت موت پلاتا۔
حضرت علی رضہ نے ان لوگوں سے فرمایا جنہوں نے
آپ کو خلافت دینے میں دیر کی)

یَاتِی زَمَانٌ اَلصَّابِرُ فِیْھِمْ عَلٰی دِیْنِہٖ کَالْقَابِضِ عَلَی الْجَمْرِ۔ ایک زمانہ ایسا آنے
والا ہے کہ اُس میں اپنے دین پر قائم رہنے والا
ایسا ہو گا (ایسی تکلیف پائے گا) جیسے انگاری
کو مٹھی سے تھامنے والا (دیندار خداترس مومن
حق پرست متبع سنت کے چار طرف سو بیدین
اور بدعتی لوگ دشمن ہوں گے اُس کو ستائیں گے
طرح طرح کی بہتان اُس پر لگائیں گے۔

مترجم۔ کہتا ہے ہمارے آقا نے جیسا
فرمایا تھا اُس کا ظہور میں اس زمانہ میں دیکھ رہا
ہوں باوجودیکہ میرے مزاج میں جنگ اور جدل
اور تکرار نہیں ہے خاموشی اور گوشہ نشینی پیارا شعار
ہے مگر بدعتی ناحق مجھ سے حسد اور عداوت کرتے
ہیں اور طرح طرح کے بہتان مجھ پر لگاتے رہتے ہیں۔
اللہ اُن کو ہدایت کرے۔

۔ دوڑتا جانا، تھٹا کرنا کودنا۔

فَلَمَّا اَذْلَقَتْہُ الْحِجَارَۃُ جَمَزَ۔ جب پتھروں
کی تکلیف اُس سے اٹھائی تو بھاگا۔

مَا کَانَ اِلَّا الْجَمْزُ۔ جنازے کے ساتھ چلنا
صرف تھا یعنی ایک ہلکی دوڑ۔ محیط میں ہے کہ جمز
حضر سے کم اور عنق سے زیادہ ہوتا ہے۔ اور
جمزی بھی اسی چال کو کہتے ہیں یعنی ذرا لپک کر
چلنے کو۔

یَرُدُّوْنَھُمْ عَنْ دِیْنِھِمْ کُفَّارًا جَمَزٰی۔ اُن
کو اُن کے دین سے پھرا دینگے کفر کی طرف لپکتے
ہوئے۔

اَلنَّاقَۃُ تَعْدُو الْجَمَزٰی۔ (عرب لوگ کہتے
ہیں) اونٹنی جمزی کی چال دوڑ رہی ہے۔

اِنَّہٗ تَوَضَّأَ فَضَاقَ عَنْ یَدَیْہِ کُمَّا جُمَّازَۃٍ
کَانَتْ عَلَیْہِ۔ آپ نے وضو کیا تو بنیائن کی آستین
جو آپ پہنے تھے تنگ ہوئیں (اوپر نہ چڑھ سکیں)
ابن اثیر نے کہا جمّازہ اونی بنیائن جسکی آستینیں
تنگ ہوتی ہیں۔

جَمْسٌ۔ جم جانا۔ بمعنی جمد ہے۔

اِنْ کَانَ جَامِسًا۔ اگر گھی جما ہوا ہو (جس میں
چوہا گر جائے) جَمْسٌ جما ہوا۔ اسی طرح جُمْسٌ ہے
اور جُمْسَۃٌ کی جمع ہے۔

جُمْسَۃٌ۔ گدر کھجور جو سب طرف سے پک گئی ہو
لیکن ابھی اندر سے سخت ہو گئی نہ ہو۔

نُغَطِّسُ خُنُسٌ بِزُبْدٍ جُمْسٍ۔ چھوٹی چپٹی ٹھوس
کھجوریں جمے ہوئے گھی کے ساتھ۔ بعضوں نے جُمْسٌ
برفع سین روایت کیا اس صورت میں یُغطس
کی صفت ہوگی اور جُمس کا معنی سخت چکدار ہو گا۔

جَامُوْسٌ۔ بھینس۔ جَوَامِیْس جمع ہے۔

جَمَاسِیَّہ۔ سرد رات جس میں پانی جم جائے۔

جَامَاسْت۔ یہود کی ایک کتاب تھی جسکو انھوں
نے جلا دیا۔

جَمْشٌ۔ ہلکی پست آواز، مونڈنا، انگلیوں کے کنارے سے
دودھ دوہنا، عورتوں سے دل لگی کرنا۔

جَمِیْشٌ۔ وہ جگہ جہاں سبزہ اور گھانس نہ ہو

جَمَّاشٌ۔ عورتوں کو چھیڑنے والا۔

جُمُوْشٌ۔ نورہ جس سے بال گر جائیں۔

Marfat.com

إِنْ لَقِيْتَهَا نَعْجَةً تَحْمِلُ شَفْرَةً وَّزِنَادًا بِأَبْ
بِخَبْتِ الْجَمِيْشِ فَلَا تَهِجْهَا۔ اگر تو مسلمان بھائی
کی ایک دنبی ایسی زمین میں پائے جہاں سبزی تک
نہ ہو (کچھ کھانے کو نہ ملے) اور تیرے ساتھ چھری
اور آگ نکالنے کے لئے چقماق ہو جب بھی اُس
کو مت چھیڑ (کیونکہ وہ پرایا مال ہے اور پھر مسلمان
بھائی کا مال بغیر اُس کی اجازت کے اُس پر تصرف
کرنا درست نہیں)۔

تَجْبِيْشٌ۔ چھوکری کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کھیل
کود غزلخوانی۔

جَمْعٌ۔ جوڑنا، ملانا، صحبت کرنا۔

جِمَاعٌ۔ صحبت کرنا اسی طرح مُجَامَعَۃٌ ہے۔

اِجْمَاعٌ اور اِجْتِمَاعٌ۔ اتفاق اللہ تعالیٰ کا ایک
نام جَامِعٌ ہے یعنی وہ سب مخلوقات کو حساب کے
لئے قیامت کے دن جمع کریگا۔ بعضوں نے کہا
جامع سے یہ مراد ہے کہ اُس نے متضاد اور متخالف
چیزوں کو ایک ساتھ جوڑ دیا ہے مثلاً اربع عناصر[عہ]
کو جسم اور جان کو قوی جاذبہ اور دافعہ کو اجماع
اصطلاح شرع میں اُس کو کہتے ہیں کہ تمام مجتہدین
امت ایک امر پر اتفاق کریں ایک کا بھی اختلاف
منقول نہ ہو صحابہ کا اجماع تو بالاتفاق حجت ہے
اور صحابہ کے بعد اس میں اختلاف ہے کہ اجماع
معلوم ہو بھی سکتا ہے یا نہیں اور اگر معلوم بھی
ہو جائے تو وہ حجت ہے یا نہیں۔

اُوْتِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ۔ میں جامع کلمے دیا گیا
(یعنی قرآن جس کے الفاظ تھوڑے اور معانی اور
مطالب بے شمار ہیں)۔

كَانَ يَتَكَلَّمُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ۔ آنحضرتؐ ایسے
کلمے ارشاد فرمایا کرتے جو جامع ہوتے (الفاظ
تھوڑے معانی بہت)۔

كَانَ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ۔ آنحضرتؐ
جامع دعائیں پسند کرتے (جن میں دینی اور
دنیوی مقاصد سب آجائیں الفاظ تھوڑے
ہوں معانی بہت جیسے ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ
وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار یا اللّٰھم انی
اسالک خیر الدنیا وخیر الآخرۃ یا اللّٰھم احسن عاقبتنا
فی الامور کلھا واجرنا من خزی الدنیا وعذاب
الآخرۃ یا وہ دعائیں مراد ہیں جن میں اللہ تعالیٰ
کی حمد وثنا اور سوال کے آداب اور مطالب سب
موجود ہوں)۔

عَجِبْتُ لِمَنْ لَاحَنَ النَّاسَ كَيْفَ لَا يَعْرِفُ
جَوَامِعَ الْكَلِمِ۔ مجھ کو اُس شخص پر تعجب آتا ہے
جو لوگوں کو سمجھانے والا (نصیحت کرنیوالا) ہو اور
جامع کلموں کو نہ پہچانتا ہو (یہ عمر بن عبدالعزیز
کا قول ہے) کرمانی نے کہا جوامع الکلم سے قرآن
اور حدیث مراد ہے (یعنی ایسا واعظ کس کام کا
جس کو قرآن اور حدیث کا علم نہ ہو)۔

اُعْطِيَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ بِخَوَاتِمِهٖ۔ آنحضرتؐ
کو اللہ تعالیٰ نے جامع کلمے اور خاتم کلمے عنایت
فرمائے (یعنی قرآن اور حدیث)۔

اَقْرِئْنِيْ سُوْرَةً جَامِعَةً فَاَقْرَأَهٗ اِذَا
زُلْزِلَتْ۔ ایک شخص نے آنحضرتؐ سے عرض
کیا مجھ کو ایک جامع سورت پڑھا دیجئے
آپ نے اُس کو سورۂ اذا زلزلت پڑھا دی۔
(اس سورت میں یہ مذکور ہے کہ برائی کا بدلہ برا
دیکھنا ہے اور بھلائی کا بدلہ بھلائی، رتی برابر
بھلائی یا برائی بیکار جانے والی نہیں، تو آدمی کو
لازم ہے جہاں تک ہوسکے بھلائی کرے اور برائی

عہ پہلے فلسفۂ قدیم کے موافق لکھا ہے جدید فلسفہ میں تو پانی عنصر نہیں ہے بلکہ مرکب ہے اسی طرح عناصر بہت سے معلوم ہوئے ہیں ۱۲ منہ

Marfat.com

سے بچا رہے)۔
اَلصَّلٰوۃَ جَامِعَۃً۔ نماز کے لئے آؤ جس حال میں کہ وہ جمع کرنے والی ہے تو جامعۃً حال ہے الصلٰوۃ سے۔
حَدِّثْنِیْ بِکَلِمَۃٍ تَکُوْنُ جِمَاعًا فَقَالَ اتَّقِ اللّٰہَ فِیْمَا تَعْلَمُ۔ مجھ کو ایسی بات بتلایئے جو بہت باتوں کو جامع ہو آپ نے فرمایا جہاں تک تیرا علم پہنچ سکے تو اللہ سے ڈرتا رہ (تقویٰ اور خوفِ خدا تمام نیکیوں کی جڑ ہے جس آدمی کو خدا کا ڈر ہو اُس سے نیکیاں ہی سرزد ہونگی اگر کبھی نفس اور شیطان کے اغواء سے کوئی برائی سرزد ہو جائے تو توبہ اور استغفار کریگا وہ برائی نامۂ اعمال سے میٹ دی جائیگی)۔
جِمَاعُ الْفَضْلِ۔ فضیلت کا مجموعہ۔
اَلْخَمْرُ جِمَاعُ الْاِثْمِ۔ شراب گناہوں کا مجموعہ ہے یا گناہوں کا ٹھکانا ہے (جہاں نشہ ہوا پھر ہزاروں گناہ سرزد ہوں گے)۔
اِتَّقُوْا ھٰذِہِ الْاَھْوَاءَ فَاِنَّ جِمَاعَھَا الضَّلَالَۃُ ان خواہشوں سے بچے رہو اُن کا مجموعہ گمراہی ہے (جہاں آدمی نفس کی خواہش کا تابع ہوا بس گمراہی میں پڑ گیا۔ ہر چہ گوید کن خلاف آن دنی مولویوں کا نفس یہ کہتا ہے کہ جو مسئلہ ہم نے بیان کیا اُسی کی تائید کئے جاؤ گو معلوم ہو گیا کہ وہ خطا تھا کیونکہ خطا کا اقرار کرنے سے عوام میں ہماری وقعت کم ہو جائے گی۔ کسی مولوی کو اپنے برابر والا یا اپنے سے اعلیٰ نہ کہو بلکہ ہر ایک کی نسبت یہ کہو کہ وہ کچھ نہیں جانتا میری شاگردی کرنے کے لائق ہے ابھی دس برس تک تو اُسکو پڑھاؤں پھر صاحب اور درویش صاحب اپنی کرامتیں اور خرق عادات لوگوں میں بیان کرتے ہیں اور اپنے پیر کو سب پیروں پر تفوق دیتے ہیں، مریدوں کو اور دوسرے درویشوں کو حقیر سمجھتے ہیں۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔
ھِیَ الْجُمَّاعُ وَالْقَبَائِلُ الْاَفْخَاذُ۔ شعوب سے مراد اس آیت میں وجعلناکم شعوبا وقبائل جماع ہے یعنی نسب اور خاندان کا پہلا سرا۔ اور قبیلوں سے افخاذ اُسکی شاخیں مراد ہیں مثلاً خزیمہ ایک شعب ہے اور کنانہ قبیلہ ہے۔ اور قریش عمارہ ہے اور قصی بطن ہے اور ہاشم ایک فخذ ہے اور عباس فصیلہ ہے غرض شعب خاندان کا ابتدائی اور سب سے اعلیٰ شخص۔
کَانَ فِیْ جَبَلِ تِھَامَۃَ جُمَّاعٌ غَصَبُوا الْمَارَّۃَ تہامہ کے پہاڑ میں کئی قبیلوں کا ایک گروہ تھا جو رستہ چلتے مسافروں کو لوٹ لیتا۔
کَمَا تُنْتِجُ الْبَھِیْمَۃُ بَھِیْمَۃً جَمْعَاءَ۔ جیسے چوپایہ پورے اعضا کا چوپایہ جنتی ہے۔ (کنکٹا یا نکٹا نہیں جنتی)۔
اَلْمَرْاَۃُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ۔ عورت جو بچہ پیٹ میں لئے ہو مر جائے یا کنواری مر جائے۔
اَیُّمَا امْرَاَۃٍ مَاتَتْ بِجُمْعٍ لَمْ تُطْمَثْ دَخَلَتِ الْجَنَّۃَ۔ جو عورت کنواری رہ کر مر جائے اُس کو حیض نہ آیا ہو تو وہ بہشت میں جائیگی۔
اِنِّیْ مِنْہُ بِجُمْعٍ۔ میں اپنے خاوند حجاج سے ابھی تک کنواری ہوں (اُس نے میری بکارت نہیں توڑی دخول نہیں کیا)۔
رَاَیْتُ خَاتَمَ النُّبُوَّۃِ کَاَنَّہٗ جُمْعٌ۔ میں نے مہر نبوت کو (جو آنحضرتؐ کے پشت پر تھی) دیکھا جیسے بند مٹھی، دوسری روایت میں

Marfat.com

یوں ہے کبوتر کے انڈے یا پھر گھٹ کی گھنڈی
کی طرح۔
صَلَّى الْمَغْرِبَ فَلَمَّا انْصَرَفَ دَرَأَ جُمْعَةً
مِنْ حَصَى الْمَسْجِدِ۔ مغرب کی نماز پڑھی۔
جب فارغ ہوئے تو مسجد کے کنکریوں کی ایک
مٹھی ہٹائی۔ جیسے عرب لوگ کہتے ہیں ضَرَبَہٗ
بِجُمْعِ كَفِّهٖ۔ یعنی مٹھی بند کرکے اُسکو مارا۔
لَہٗ سَهْمُ جَمْعٍ۔ اس کو دوہرا حصہ ملیگا۔ یعنی
دو پیادوں کا مجموعہ۔ بعضوں نے کہا جمع سے لشکر
مراد ہے یعنی سارے لشکر کا حصہ مال غنیمت میں
سے ملے گا۔
بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ وَابْتَعْ بِهَا جَنِيبًا۔
ایسا کرملوان کھجور (جس میں اچھی بری سب ملی ہوتی
ہے) نقد روپیوں کے بدل بیچڈال پھر روپیوں
کے بدل عمدہ کھجور خریدلے (اس سے حدیث کو
حیلہ کے جواز پر دلیل لی ہے مثلاً ایک کپڑا اُدھار
دوسو کو بیچکر پھر سو روپیہ نقد کو خرید کرلے۔ امام
شافعیؒ اور بعض علماء نے اُس کو جائز رکھا ہے
اس کو بیع عینہ کہتے ہیں اور اکثر علماء نے اُسکو
حرام کہا ہے اور کہا ہے کہ یہ بیع سود خواروں نے
نکالی ہے۔
میں کہتا ہوں اس زمانہ میں جواز کا فتویٰ دینا
انسب ہے کیونکہ کوئی قرض حسنہ نہیں دیتا اور
خلق اللہ کو حوائج ضروری میں کمال دقت ہوتی ہے
اس کا بیان آگے آئیگا)۔
بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَ
سَلَّمَ فِي الثَّقَلِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ۔ آنحضرت ﷺ
نے سامان اور زنانہ کے ساتھ مجھ کو رات ہی کو
مزدلفہ سے منا کو روانہ کردیا (مزدلفہ کو جمع اسلئے
کہتے ہیں کہ وہاں حضرت آدم اور حوا علیہما السلام
ملے تھے۔ بعضوں نے کہا اس لئے کہ وہاں دو
نمازیں مغرب اور عشا جمع کیجاتی ہیں)۔
جَمْعَهٗ لَكَ فِي صَدْرِكَ یا جَمْعَهٗ لَكَ صَدْرَكَ
یا جُمُعَهٗ لَكَ صَدْرُكَ۔ تینوں طرح پڑھنا مروی
ہے۔ یعنی تیرے سینہ میں قرآن اکٹھا کر دینا تو
ہمارا کام ہے (تو جلدی نہ کر)۔
مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا صِيَامَ
لَهٗ۔ جو شخص رات سے روزے کی نیت نہ کرے
اُسکا روزہ درست نہ ہوگا۔ یہ اجماع سے ہے یعنی
ٹھان لینا جیسے عرب لوگ کہتے ہیں اَجْمَعْتُ
الرَّأْيَ یا اَزْمَعْتُ الرَّأْيَ یا عَزَمْتُ عَلَيْهِ سب
کا معنی ایک ہے یعنی میں نے ٹھان لیا مضبوط اور
قطعی ارادہ کرلیا۔
اَجْمَعْتُ صِدْقَهٗ۔ میں نے سچ بولنے کا مصمم
ارادہ کرلیا۔
مَا لَمْ اُجْمِعْ مُكْثًا۔ جب تک قطعی اقامت کا
ارادہ نہ کروں۔
اِنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ جَمِيعَ اللَّأْمَةِ۔
مشرکوں میں سے ایک شخص جو پورے ہتھیار لگائے
تھا۔
اِنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ جَمِيعٌ
امام حسن بصریؒ نے انس بن مالکؓ سے اُسوقت
سنا جب وہ اچھے زوردار تھے (یعنی بہت
بوڑھے نہیں ہوئے تھے اُن کے ہوش و حواس
سب برجا تھے)۔
اَوَّلُ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ بَعْدَ الْمَدِيْنَةِ بِجُوَاثَى
مدینہ کے بعد جہاں سب سے اول جمعہ کی نماز پڑھی
گئی وہ جواثی تھا (جو بحرین کا ایک گاؤں ہے

Marfat.com

اس حدیث سے گاؤں اور دیہات میں جمعہ پڑھنے کا جواز نکلا۔ اہل حدیث اسی کے قائل ہیں کہ ہر مقام میں نماز جمعہ پڑھ لینا چاہیے۔ بشرطیکہ جماعت ہو۔ یعنی ادنیٰ درجہ دو آدمی ہوں ایک امام ایک مقتدی اور دوسرے فقہا نے جو شرطیں لگائی ہیں کہ شہر ہو اور امام اور حاکم اسلام ہو کم سے کم چالیس مقتدی یا تین مقتدی ہوں اُنکی دلیلیں قوی نہیں ہیں۔ ابن اثیر نے کہا جمعہ کو جمعہ اسلئے کہتے ہیں کہ اُس دن لوگ نماز کے لئے جمع ہوتے ہیں۔)

كُنَّا نُجَمِّعُ ۔ ہم جمعہ کی نماز پڑھتے تھے۔

اِنَّهٗ وَجَدَ اَهْلَ مَكَّةَ يُجَمِّعُوْنَ فِي الْحِجْرِ فَنَهَاهُمْ عَنْ ذٰلِكَ ۔ معاذ بن جبل رضؓ نے مکہ والوں کو دیکھا وہ حطیم میں جمعہ پڑھتے تھے (زوال سے پہلے) تو اُن کو اس سے منع کیا (اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ جمعہ کی نماز زوال آفتاب سے پیشتر پڑھ لینا درست نہیں لیکن محققین اہل حدیث نے اسکو جائز رکھا ہے خصوصاً جب گرمی کی شدت ہو یا کوئی عذر ہو)۔

فَجَمَعَهُمَا جَمِيْعًا ۔ دونوں نمازوں کو ملا کر پڑھ لیا

وَكَانَ اَنَسٌ فِيْ قَصْرِهٖ اَحْيَانًا يُجَمِّعُ وَاَحْيَانًا لَا ۔ انس بن مالکؓ کبھی اپنے مکان میں (جو بصرے سے چھ میل پر تھا) جمعہ پڑھ لیتے اور کبھی نہ پڑھتے، ظہر پڑھ لیتے (جب جماعت نہ ہوتی یا شہر میں جا کر جمعہ ادا کرتے) کرمانی نے کہا چونکہ انکا مکان بصرے سے دور تھا اس لئے جمعہ اُن پر واجب نہ تھا میں۔ کہتا ہوں اس تفسیر کی کیا ضرورت ہے جمعہ ہر مقام پر شہر ہوں یا گاؤں ہر صحیح سالم تندرست شخص پر واجب ہے بشرطیکہ جماعت میسر ہو اور کوئی عذر جیسے آندھی بارش کیچڑ وغیرہ نہ ہو۔)

جَمَّعَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ۔ علی بن عبداللہ ابن عباس رضؓ نے گہن کی نماز جماعت سے پڑھائی (ان کا لقب سجاد تھا یہ ہر روز ہزار سجدے کیا کرتے خلفائے عباسیہ سب اُن کی اولاد میں تھے جس شب حضرت علیؓ شہید ہوئے اُسی شب میں یہ پیدا ہوئے)۔

فَعَلَيْهِ الْجُمُعَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا مَرِيْضٌ ۔ جمعہ کے دن اُس پر جمعہ کی نماز واجب ہے مگر جو بیمار ہو (وہ گھر میں ظہر پڑھ لے اس کو جمعہ کے لئے حاضر ہونا ضرور نہیں)۔

خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَاُدْخِلَ فِي الْجَنَّةِ وَاُخْرِجَ ۔ سب دنوں میں بہتر جن میں سورج نکلتا ہے جمعہ کا دن ہے اُسی دن آدم پیدا کئے گئے اُسی دن بہشت میں داخل کئے گئے اور اُسی دن بہشت سے نکالے گئے اور اُسی دن قیامت آئیگی۔

مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا ۔ اچھی طرح پورے طور سے ہنستے ہوئے۔

كَانَ اِذَا مَشٰى مَشٰى مُجْتَمِعًا ۔ آنحضرت ؐ جب چلتے تو اچھی طرح مستعدی سے چلتے (اعضا کو سنبھالے ہوئے چستی اور چالاکی کے ساتھ نہ کہ سستی سے اعضا کو لٹکائے ڈھیلا کئے ہوئے۔

اِنَّ خَلْقَ اَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ۔ تم میں سے ہر ایک کی پیدائش کا مادہ اُس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک جمع رہتا ہے۔ جمع کی تفسیر عبداللہ بن مسعودؓ نے یہ کی ہے کہ نطفہ جب رحم میں گرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس نطفہ سے کوئی آدمی پیدا کرنا چاہتا ہے تو وہ اوّل عورت کے سارے جسم میں پھیل جاتا ہے

Marfat.com

یہاں تک کہ پھر چالیس دن کے بعد خون بن کر عورت
کے رحم میں اُترتا ہے۔ بعضوں نے کہا جمع سے یہ مراد
ہے کہ چالیس دن تک یہ نطفہ رحم میں ٹھہرا رہتا
ہے اُس کا خمیر ہوتا رہتا ہے چالیس دن کے بعد
اعضا کی پیدائش شروع ہو جاتی ہے۔
نَحِّلْ شَیْئٍ بِکَلِمَۃٍ تَکُوْنُ جِمَاعًا۔ مجھ کو ایک
جامع بات فرما دیجئے۔
سُمِّیَ الْقُرْاٰنُ بِجِمَاعِہِ السُّوَرَ۔ قرآن کا
نام اس وجہ سے رکھا گیا کہ وہ سورتوں کو جمع کرتا ہے
بعضوں نے بجماعۃ السُّوَرِ پڑھا ہے یعنی سورتوں
کے مجموعہ کا نام قرآن ہے۔
وَلَا جِمَاعَ لَنَا فِیْمَا بَعْدُ۔ اب اُس کے بعد
ہماری تمہاری ملاقات اور یکجائی نہ ہوگی۔
فَجَمَعْتُ عَلَیَّ ثِیَابِیْ۔ میں نے اپنے کپڑے پہنے یعنی
باہر نکلنے کے کپڑے، لوگوں سے ملاقات کرنے کے
ازار چادر عمامہ وغیرہ۔
فَضَرَبَ بِیَدِہٖ مَجْمَعَ مَا بَیْنَ عُنُقِیْ وَکَتِفِیْ
آپ نے اپنا ہاتھ میرے اُس مقام پر مارا جہاں
گردن اور مونڈھا ملا ہے (گردن اور مونڈھے کے
جوڑ پر)۔
مَجْمَعُ الْبَحْرَیْنِ۔ جہاں پر دو سمندر ملے
ہیں (فارس اور روم کے)
لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَبِنْتُ عَدُوِّ
اللّٰہِ تَحْتَ رَجُلٍ وَّاحِدٍ۔ اللہ کے رسول کی بیٹی
اور اللہ کے دشمن کی بیٹی دونوں ایک شخص کے نکاح
میں اکٹھا نہیں ہو سکتیں (یہ آنحضرت ﷺ نے
اُس وقت فرمایا جب حضرت علی رضؓ نے ابو جہل
ملعون کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہا تھا۔ آپ کا مطلب یہ
تھا کہ دونوں میں موافقت نہیں ہو سکتی تو کہیں

حضرت فاطمہ شوہر کو ناراض کرنے کی وجہ سے گنا
میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ بعضوں نے کہا یہ آپ
بطریق پیشینگوئی فرمایا اللہ تعالیٰ نے آپ کو خ
دیدی ہوگی کہ یہ دونوں عورتیں حضرت علی رض
نکاح میں ایک وقت میں جمع ہونے والیں نہیں ا
ایسا ہی ہوا اور اصل یہ ہے کہ اس وقت تک حض
علی رضؓ بے معاش اور بے بضاعت تھے حضر
فاطمہ اور حسنین کو بھی آرام اور راحت کے سا
نہیں رکھ سکتے تھے تو ایسی حالت میں دوسری
بیوی لانا بالکل خلاف مصلحت تھا۔
جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْ
الظُّہْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ
غَیْرِ خَوْفٍ وَّلَا مَطَرٍ۔ آنحضرت ﷺ نے ظہر ع
اور مغرب عشا میں جمع کیا (دو دو نمازوں کو ایک
میں) ادا کیا جب نہ خوف تھا نہ بارش تھی۔
دوسری روایت میں یوں ہے نہ سفر تھا ایک
صحیح حدیث میں ہے کہ آپ نے مدینہ میں ایس
کیا۔ آپ کا مطلب یہ تھا کہ امت کو تکلیف نہ
ضرورت کے وقت دو نمازوں کو ملا کر پڑھ لیں
اہل حدیث اور امامیہ نے انہی حدیثوں کے
سے دو نمازوں کا بلا عذر جمع کرنا جائز رکھا ہے
لیکن الگ الگ پڑھنا افضل ہے کیونکہ آنحضرت
کی عادت شریف یہ تھی کہ ہر نماز کو الگ الگ
وقت میں پڑھا کرتے تھے اور اقامت میں
جمع آپ نے شاذ و نادر کیا ہے۔ البتہ سفر میں
جمع کرنا آپ سے بکثرت منقول ہے اور اسی
اکثر علماء اہل سنت نے جیسے شافعی اور ا
احمد ہیں سفر اور بارش اور بیماری میں جمع جا
رکھا ہے۔ اور امام ابو حنیفہؒ نے بجز سفر حج

Marfat.com

وہ بھی صرف دو مقاموں میں (عرفات اور مزدلفہ میں صرف ایک ہی دن) اور کہیں جمع جائز نہیں رکھا ہے۔

میں :- کہتا ہوں جس شخص کو استحاضہ یا سلسل البول یا بواسیر بادی یا خونی کی بیماری ہو اُسکا وضو دیر تک نہ تھمتا ہو تو اس کے لئے جمع کرنا باتفاق اکثر علمائے اہل سنت اور نیز علمائے امامیہ جائز ہے اور امامیہ نے اپنی کتابوں میں بتواتر جمع بین الصلوتین ائمہ اہل بیت علیہم السلام سے نقل کیا ہے۔ اور اس میں تقیہ کا بھی احتمال نہیں تو اُسکے عدم جواز کا قائل ہونا اور اہل بیت کی پیروی نہ کرنا ایک عجیب امر ہے۔

لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَقَاتِلُهُ فِي النَّارِ۔ کافر اور اس کا قتل کرنیوالا دونوں دوزخ میں اکٹھا نہیں ہونگے بلکہ جو مسلمان جہاد میں کافر کو قتل کرے وہ ضرور بہشت میں جائیگا (بشرطیکہ جہاد شرعی اور حسب شرائط شرع ہو جنکا بیان آگے آئیگا اگرچند روز کے لئے گناہوں کی وجہ سے اُسکو عذاب بھی ہو تو وہ اُس طبقہ میں جہاں کافر رکھے جائیں گے نہیں رہیگا بلکہ اعراف وغیرہ میں یا دوزخ کے اوپر کے طبقہ میں یا دوزخ کے کنارے پر وہ رکھا جائیگا)

لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَمُؤْمِنٌ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ فِي النَّارِ۔ کافر اور اُسکا قتل کرنے والا مومن جو قتل کے بعد اسلام پر قائم رہا (اُسکا خاتمہ اسلام پر ہوا) دونوں دوزخ میں ایک مقام پر جمع نہ ہونگے بعضوں نے کہا اس روایت میں راوی سے غلطی ہوئی اور صحیح یوں ہے لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَمُؤْمِنٌ قَتَلَهُ كَافِرٌ ثُمَّ سَدَّدَ فِي النَّارِ۔ یعنی کافر اور وہ مومن جسکو کافر نے قتل کیا پھر وہ کافر مسلمان ہو گیا دونوں دوزخ میں جمع نہ ہوں گے بلکہ دونوں بہشت میں جائینگے اس صورت میں یہ حدیث اُس حدیث کی ہم مضمون ہو گی کہ اللہ تعالیٰ اُن دو شخصوں پر ہنس دیگا جن میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کیا ہوگا اور وہ دونوں بہشتی ہوں گے۔

لَوْ كَانَ ذٰلِكَ لَمْ نُجَامِعْهَا۔ (عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا) اگر ایسا ہوتا (ہماری بیوی نے یہ بدعت کی ہوتی) تو ہم اُس کے ساتھ نہ رہتے (بلکہ اس کو طلاق دیدیتے)۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ فاسقہ بدکار عورت کو طلاق دیدینا لازم ہے جیسے تارکۃ الصلوٰۃ کو۔

وَإِذَا كُنْتَ فِي قَرْيَةٍ جَامِعَةٍ۔ جب تو ایسے گاؤں میں ہو جہاں جماعت ہوتی ہو (وہاں امیر اور قاضی ہو)۔

جَمَعَ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابَهُ۔ اپنے کپڑے درست کرلے۔

فَجَمِيعُ مَالِهِ خَمْسُونَ أَلْفَ أَلْفٍ وَمِائَتَا أَلْفٍ۔ اُن کا سارا مال پچاس ملین (پانچ کروڑ) اور دو لاکھ کا ہوا۔ شاید یہ مقدار تقسیم کے وقت آمدنی سے ہو گئی ہو گی کیونکہ اوپر جو قیمتیں مذکور ہوئیں وہ سب ملاکر صرف ۳۸ ملین اور چار لاکھ ہوتے ہیں ہر ایک بی بی کو ایک ایک ملین اور دو لاکھ ملے (یعنی بارہ لاکھ)۔

جَمَعَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ آنحضرت صلعم نے اپنے ماں باپ دونوں مجھ پر جمع کردیئے (یہ سعد بن ابی وقاص نے کہا جنگ احد کے دن کافر اس پہاڑ پر چڑھنا چاہتے تھے جس پر آنحضرت صلعم اور چند اپنے اصحاب کے ساتھ تھے سعد تیر مار مار کر اُن کو ہٹا رہے تھے۔

Marfat.com

اُسوقت آنحضرتؐ نے سعدؓ سے فرمایا اِرْمِ یَا سَعْدُ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ۔ سعد تیر مار میرے باپ تجھ پر صدقے (سبحان اللہ سعد تو پیغمبر کے ایسے جان نثار تھے اور انکا نالائق بیٹا عمر بن سعد ایسا نکلا کہ ری کی حکومت کی طمع میں امام حسین کو شہید کرایا۔ بقول شخصے دلی کے گھر شیطان پیدا ہوا)۔

لَا یَجْمَعُ اللّٰہُ عَلَیْکَ الْمَوْتَتَیْنِ۔ اللہ آپ پر دو موتوں کو اکٹھا نہیں کرنے کا (یہ حضرت عمرؓ کی بات کو رد کیا جو کہتے تھے ابھی پھر آنحضرتؐ زندہ ہوں گے اور منافقوں کے ہاتھ پاؤں کاٹینگے اُس کے بعد سب انتظام کرکے وفات پائینگے)۔

کَیْفَ الْاَمْرُ اِذَا لَمْ تَکُنْ جَمَاعَۃٌ۔ جب کسی خلیفہ پر لوگ جمع نہ ہوں اُسوقت کیا کرنا چاہئے

فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ جَمَاعَۃٌ وَّلَا اِمَامٌ۔ اگر لوگوں میں اتفاق نہ ہو اور کوئی امام نہ ہو (تو اُسوقت اپنے نفس کو لے اور ایک گوشۂ تنہائی میں رہکر اللہ کی یاد کرتا رہ دوسروں سے غرض مت رکھ۔

مترجم :۔ کہتا ہے یہ ہمارا وقت ہے کہ مسلمانوں کا کوئی شرعی امام نہیں اور ہر ایک شتر بے مہار کی طرح اپنے ہوائے نفس پر چلتا ہے۔ مولویوں کا یہ حال ہے کہ ایک دوسرے کی تکفیر اور تضلیل کے سوا اُن کا کوئی شغل نہیں ہے۔ بجائے اس کے کہ مسلمانوں میں اتفاق کرائیں اُن میں پھوٹ ڈالتے ہیں اُس وقت میں گوشہ نشینی اور عزلت گزینی اور سب فرقوں سے الگ رہنا بہتر ہے اور یہی حکم آنحضرتؐ نے دیا ہے)۔

اِجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَیْتِ ثَقَفِیَّانِ۔ خانۂ کعبہ کے پاس ثقیف قبیلے کے دو شخص جمع ہوئے۔

لَا تَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلَی الضَّلَالَۃِ۔ میری ساری

امت گمراہی پر جمع نہ ہوگی (یعنی یہ نہ ہوگا کہ امت [...]
تمام لوگ گمراہ ہو جائیں ہر زمانہ میں اہل حق بھی [...]
رہیں گے)۔

اُجَمِّعُہٗ مِنَ الرِّقَاعِ۔ میں پرچوں پر سے اُس [...]
جمع کرنے لگا (یعنی متفرق قطعوں پر سے آنحض[...]
کی وفات تک قرآن کا یہی حال تھا کہ متفرق طو[...]
سے پرچوں اور چمڑوں اور ہڈی کے ٹکڑوں [...]
لکھا ہوا لوگوں کے پاس تھا۔ حضرت ابوبکر صد[...]
نے اپنی خلافت میں اُس کو کئی صحیفوں میں جمع ک[...]
پھر حضرت عثمان رضؓ نے اپنی خلافت میں اُن [...]
صحیفوں سے ایک مصحف لغت قریش میں [...]
اور اُس کی نقلیں کراکر ہر ایک ملک میں روانہ [...]
اب رہی سورتوں کی ترتیب تو بعضی ترتیب
آنحضرتؐ ہی کے عہد مبارک میں ہو چکی تھی
کچھ صحابہ نے اپنی رائے اور اجتہاد سے رکھی۔ [...]
نے نقلا عن الکرمانی جو کہا قرآن اسی ترتیب [...]
آنحضرتؐ کے زمانہ میں تھا سو اسورہ برائۃ [...]
کہ وہ آخیر میں اتری اور آپ نے اُسکا مقام بیا[...]
نہیں کیا یہ صحیح نہیں ہے اگر ایسا ہوتا تو ترتیب [...]
میں کسی صحابی کا مصحف مختلف نہ ہوتا حالانک[...]
روایت میں حضرت علی رضؓ سے منقول ہے کہ [...]
کے مصحف میں سور کی ترتیب باعتبار نزول [...]
غرض آیات کی ترتیب تو آنحضرتؐ ہی کے [...]
مبارک میں ہو چکی تھی اسلئے اُس کا خلاف [...]
جائز نہیں اور سورتوں کی ترتیب اجتہادی [...]
اُن میں تقدیم اور تاخیر کرنے میں کوئی قباحت
نہیں ہے۔

مَاتَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَلَمْ [...]
الْقُرْاٰنَ غَیْرُ اَرْبَعَۃٍ۔ آنحضرتؐ کی جب [...]

Marfat.com

ہوئی اُس وقت سارے قرآن کے حافظ چار شخصوں کے سوا کوئی نہ تھا اور تھوڑے تھوڑے قرآن کے حافظ تو سینکڑوں تھے۔ بعضوں نے کہا ساری قرآن کے حافظ پندرہ شخص تھے، منجملہ اُن کے خلفائے راشدین بھی تھے اور یہ قول باعتبار اپنے علم کے کہا گیا ہے غرض اس روایت سے وہ قول باطل ہوتا ہے کہ صحابہ میں سارے قرآن کا حافظ کوئی نہ تھا۔

وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ۔ جو مال علیحدہ علیحدہ ہو وہ خواہ مخواہ زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے اکٹھا نہ کیا جائے اسی طرح جو مال یکجا ہو وہ زکوٰۃ لازم ہونے کے ڈر سے علیحدہ علیحدہ نہ کیا جائے (مثلاً بیس بیس بکریاں دو شخصوں کی ہوں تو کسی پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے اب زکوٰۃ کا تحصیلدار اُن کو یکجا کر کے چالیس میں سے ایک بکری زکوٰۃ کی نہ لے یا چالیس بکریاں ایک شخص کی ہوں وہ ان کو جدا جدا کر کے بیس بیس بکریاں دو شخصوں کی بتلائے تاکہ زکوٰۃ لازم نہ آئے)۔

فَصَلَّيَا أَوْ صَلَّى جَمِيْعًا۔ دونوں نے ملکر نماز پڑھی یا اُس نے پڑھی۔ یعنی ایک شخص نے یہ راوی کی شک ہے۔

لَمْ يَجْمَعْ سَيْفَيْنِ عَلٰى هٰذِهِ الْأُمَّةِ۔ اللہ تعالٰے دو تلواریں اس امت پر اکٹھا نہیں کریگا (کہ بیرونی دشمن بھی اُن پر آن پڑے اور آپس میں بھی اُن کے تلوار چل رہی ہو جب ایک بات ہوگی تو دوسری نہ ہوگی۔

مترجم ۔۔ کہتا ہے اس حدیث کی تصدیق اُس وقت ہو چکی ہے جب معاویہ اہل شام کو لیکر حضرت علی رضہ سے لڑنے کے لئے نکلے تو قیصر روم نے یہ موقع عمدہ سمجھ کر شام پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا مگر اللہ تعالٰے نے اُس کو روک دیا۔

إِنَّ الْجِنَّ يُجَامِعُهَا۔ جن اُس عورت سے جماع کرتے ہیں۔

مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ۔ جو شخص جماعت سے الگ ہو جائے۔ یعنی اُس جماعت سے جو قرآن و حدیث کی پابند ہو (اُسی کے حق میں یہ وعید ہے)۔ طیبی نے کہا جماعت سے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین مراد ہیں۔

صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيْعًا آپ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشا کی نماز ملا کر پڑھی (دونوں عشا کے وقت میں)۔

سَيَعْلَمُ أَهْلُ الْجَمْعِ الْيَوْمَ مَنْ أَهْلُ الْكَرَمِ (میدان حشر میں جو لوگ جمع ہیں) وہ آج جان لینگے کون لوگ عزت سے رہیں گے۔

أَخَوَيِ الَّذَيْنِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ۔ دیندار بھائی جو محبت پر ملے رہیں اور محبت ہی پر جدا ہوں۔ (یعنی پیٹھ پیچھے غیبت میں بھی ایک دوسرے کے دوست رہیں نہ یہ کہ منہ پر دوست پیٹھ پیچھے دشمن)۔

وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ۔ یہ بہتر فرقے سب دوزخی ہیں (یعنی دوزخ میں چند روز اُن کو سزا ملے گی۔ نہ یہ کہ کافروں اور مشرکوں کی طرح ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے) صرف ایک فرقہ اُن میں سے بہشتی ہے وہ جماعت کا فرقہ ہے (اہل سنت جماعت کا جو حدیث و قرآن کا تابع اور صحابہ اور تابعین کا ہم اعتقاد اور اُن کی روش پر چلنے والا ہے)۔

Marfat.com

سُمِّيَتِ الْجُمُعَةُ جُمُعَةً لِاَنَّ اللّٰهَ جَمَعَ فِيْهَا خَلْقَهُ لِوَلَايَةِ مُحَمَّدٍ وَوَصِيِّهٖ فِي الْمِيْثَاقِ۔ جمعہ کا نام جمعہ اسلئے ہوا کہ اللہ تعالٰے نے اُس دن اپنے مخلوقات کو جمع کیا تاکہ اُن سے حضرت محمدؐ اور آپ کے وصی کی ولایت کا عہد لے اُس دن کا نام جمعہ رکھا۔

حَمِدْتُ اللّٰهَ بِجَوَامِعِ الْحَمْدِ۔ میں نے اللہ کی تعریف کی ایسی تعریف جو جامع ہے۔

وَمِنْهُنَّ جَامِعٌ مُجْمِعٌ وَرَبِيْعٌ مُرْبِعٌ وَكَرْبٌ مُقْمِعٌ وَغُلٌّ قَمِلٌ۔ عورتوں میں کوئی تو تمام خوبیوں کو جمع کرنیوالی ارزانی اور بھلائی لانیوالی ہے کوئی ایک بچہ کو پالنے والی دوسرے کو پیٹ میں رکھنے والی ہے کوئی سخت بدخو خاوند کو تباہ کرنیوالی ہے کوئی جوؤں کا بھرا ہوا طوق ہے (جس سے چھٹکارا ممکن نہیں نہ چھوڑتے بنتی ہے نہ رکھتے چین آتا ہے جیسے قیدی کے گلے میں ایسا طوق ہو جسمیں جوئیں پڑ جائیں۔ تو بیچارہ کیا کرسکتا ہے (اُس طوق کو گلے سے نکال بھی نہیں سکتا)۔

خُذْ مَجَامِعَ كَفَنِيْ۔ میرا پورا کفن لے لے۔

وَعِنْدَنَا الْجَامِعَةُ فَقِيْلَ لَهٗ وَمَا الْجَامِعَةُ قَالَ صَحِيْفَةٌ طُوْلُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا بِذِرَاعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ امام ابو جعفرؑ نے فرمایا ہمارے پاس جامعہ ہے لوگوں نے پوچھا جامعہ کیا۔ فرمایا ایک کتاب ہے جس کا طول آنحضرتؐ کے ہاتھوں سے ستر ہاتھ ہے۔ جامعہ طوق کو بھی کہتے ہیں۔

جَمْعُ قِلَّتٍ۔ تین سے دس تک کو کہتے ہیں اور جَمْعُ كَثْرَتٍ۔ دس سے بے انتہا کو کہتے ہیں اَفْعُلٌ اَفْعَالٌ اَفْعِلَةٌ فِعْلَةٌ۔ یہ جمع قلت کے اوزان ہیں جمع تکسیر میں سے باقی اوزان جمع کثرت ہیں۔ جمع سالم جمع قلت ہے۔ بعضوں نے کہا عام ہیں۔ میں کہتا ہوں جمع قلت کا استعمال دس پر زیادہ پر اسی طرح جمع کثرت کا استعمال دس کم پر بھی آتا ہے اور اُسکا کوئی قاعدہ کلیہ نہیں ہے۔

جَمَّعَ النَّاسُ۔ لوگوں نے جمعہ ادا کیا جیسے عَيَّدَ النَّاسُ لوگوں نے عید کی۔ نماز ادا کی۔

فَصَلُّوْا قُعُوْدًا اَجْمَعِيْنَ۔ سب بیٹھ کر نماز پڑھو صحیح اَجْمَعُوْنَ ہے اور یہ راوی کی غلطی ہے بعضوں نے کہا اَجْمَعِيْنَ بھی ہو سکتا ہے اس طرح کہ وہ حال ہو مصباح المنیر اور مجمع البحرین میں ہے کہ یہ توجیہ غلط ہے کیونکہ حال ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے۔ اور الفاظ تاکید معرفہ ہیں۔ میں کہتا ہوں کبھی حال معرفہ بھی آتا ہے جیسے فاوردہا العراک ولم یذدہا میں ایک قول یہ بھی ہے کہ العراک حال ہے مگر یہ بھی ماؤل بنکرہ ہے یعنی ارسلہا معترکۃ تو صحیح یہی ہے کہ یہ غلطی ہے۔

مَا ادَّعٰى اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ اَنَّهٗ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ كُلَّهٗ كَمَا اُنْزِلَ اِلَّا كَذَّابٌ وَمَا جَمَعَهٗ وَحَفِظَهٗ كَمَا اُنْزِلَ اِلَّا عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَالْاَئِمَّةُ مِنْ بَعْدِهٖ۔ امام ابوجعفر محمد باقرؑ نے فرمایا جو شخص یہ دعوے کرے کہ اُس نے سارا قرآن جس طرح اترا تھا (یعنی بہ ترتیب نزول) جمع اور یاد کیا ہے تو وہ جھوٹا ہے۔ اس طرح پر اُس کو یاد اور جمع حضرت علیؑ اور آپ کے بعد اور اماموں کے سوا کسی نے نہیں کیا۔

Marfat.com

میں کہتا ہوں گو حضرت علی رضؓ نے اس طرح پر کہ قرآن کو جمع کیا ہو مگر نہ آپ نے اور نہ آپ کے بعد دوسرے اماموں نے اُس کی اشاعت مناسب سمجھی ورنہ وہ قرآن اب تک دنیا کے کسی حصہ میں ضرور موجود ہوتا خصوصاً حضرات امامیہ کے پاس ضرور متداول ہوتا اور پڑھا جاتا اور جب خود حضرت علیؓ نے اپنے زمانۂ خلافت میں اسی قرآن کو قائم رکھا تو معلوم ہوا کہ آپ کے نزدیک بھی یہ قرآن صحیح اور مکمل تھا گو سورتوں کی تقدیم اور تاخیر اُس میں ہو گئی ہو یہ اور بات ہے۔

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَنَّہٗ قَالَ یَا عَلِیُّ اَلْقُرْاٰنُ خَلْفَ فِرَاشِیْ فِی الصُّحُفِ وَالْحَرِیْرِ وَالْقَرَاطِیْسِ فَخُذُوْہُ وَاجْمَعُوْہُ وَلَا تُضَیِّعُوْہُ کَمَا ضَیَّعَتِ الْیَھُوْدُ التَّوْرَاۃَ فَانْطَلَقَ عَلِیٌّ وَجَمَعَہٗ فِیْ ثَوْبٍ اَصْفَرَ ثُمَّ خَتَمَ عَلَیْہِ فِیْ بَیْتِہٖ وَقَالَ لَا اَرْتَدِیْ حَتّٰی اَجْمَعَہٗ وَاِنَّہٗ کَانَ الرَّجُلُ یَاْتِیْہِ فَیَخْرُجُ اِلَیْہِ بِغَیْرِ رِدَاءٍ حَتّٰی جَمَعَہٗ وَاَخْرَجَہٗ اِلَی النَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْہُ وَکَتَبَہٗ قَالَ لَھُمْ ھٰذَا کِتَابُ اللّٰہِ کَمَا اَنْزَلَہُ اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ جَمَعْتُہٗ مِنَ اللَّوْحَیْنِ فَقَالُوْا ھٰذَا عِنْدَنَا مُصْحَفٌ جَامِعٌ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ لَا حَاجَۃَ لَنَا فِیْہِ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰہِ لَنْ تَرَوْہُ بَعْدَ یَوْمِکُمْ ھٰذَا اِنَّمَا کَانَ عَلَیَّ اَنْ اُخْبِرَکُمْ کَیْفَ جَمَعْتُ الْقُرْاٰنَ۔

آنحضرت صؐ نے حضرت علی رضؓ سے فرمایا علی قرآن میرے بچھونے کے پیچھے رکھا ہے کچھ کتابچوں میں ہے کچھ ریشمی کپڑوں پر کچھ متفرق کاغذوں پر دیکھو اس قرآن کو سنبھالو اور جمع کرو اور تلف مت ہونے دو جیسے یہودیوں نے توراۃ کو تلف کر دیا

یہ سنکر حضرت علی رضؓ گئے اور سارے اجزا قرآن کے لے کر ایک زرد کپڑے میں لپیٹے اس پر مہر کر دی اور فرمانے لگے میں تو اب چادر بھی نہیں اوڑھنے کا جبتک اس کو جمع نہیں کر لوں گا یہاں تک کہ کوئی شخص آپ کے ملاقات کے لئے آتا تو آپ بن چادر اوڑھے اُس سے ملنے کے لئے نکلتے خیر آپ نے قرآن کو جمع کر لیا اور لکھ ڈالا اور لوگوں کے پاس لیکر آئے کہنے لگے دیکھو یہ اللہ کی کتاب ہے اور ٹھیک اُسی طرح ہے جس طرح اللہ نے اُس کو حضرت محمدؐ پر اُتارا میں نے اُس کو دو تختوں میں جمع کیا ہے (دو دفتیوں میں) لوگ کہنے لگے ہمارے پاس تو مصحف موجود ہے۔ اُس میں سارا قرآن جمع ہے ہم کو اُس کی کوئی احتیاج نہیں یہ سنکر حضرت علی رضؓ نے فرمایا قسم خدا کی اب تم آج کے بعد اس قرآن کو کبھی نہیں دیکھو گے میرا فرض یہ تھا کہ تمکو قرآن جمع کرنے کی خبر کر دوں۔

میں۔ کہتا ہوں یہ روایت اگر صحیح ہو تو حضرت علی رضؓ نے جو قرآن مرتب کیا وہ یہی قرآن تھا۔ اس سے زیادہ اگر حضرت علی رضؓ نے کوئی ایسا قرآن جمع کیا ہوتا جس میں کچھ وہ سورتیں یا آیتیں بھی ہوتیں جو موجودہ قرآن میں نہیں ہیں۔ تو ضرور آپ کے خاص خاص اصحاب اور معتقدین اُن کو یاد رکھتے۔ بلکہ اُن کی صدہا اور ہزارہا نقلیں کر کے اپنے لوگوں میں پھیلاتے رہتے اقل درجہ حضرت علی رضؓ اپنی خلافت میں اس موجودہ قرآن کے آخر میں اُنکو بڑھا دیتے تاکہ اللہ کا کلام دنیا سے مفقود نہ ہونے پائے اور جب آپ نے ایسا نہ کیا تو معلوم ہوا کہ آپ کا مرتب کیا ہوا قرآن یہی قرآن تھا جو سب لوگوں میں متداول اور معروف ہے اور اسی لئے

Marfat.com

آپ نے اُس کی اشاعت کی ضرورت نہ سمجھی اور یہ عجیب بات ہے کہ منجملہ صحابہ اور تابعین کی بہت سے اخصاص ایسے تھے جن کو حضرت علی رضہ سے ایک خاص الفت اور محبت تھی جیسے ابوذر عمار جابر مقداد وغیرہم انھوں نے کیوں اس قرآن کی نقلیں نہیں لیں اور حضرت علی رضہ نے اُن کو اُس کی نقل عنایت فرمائی۔

اِنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ فِی الْمَدِیْنَةِ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمُدَّةٍ قَدْرُهَا سَبْعَةُ اَیَّامٍ بَعْدَ وَفَاتِهٖ۔ حضرت علی رضہ نے آنحضرتؐ کی وفات کے بعد مدینہ میں سات دن میں قرآن جمع کیا۔

خُذْ بِمَا اَجْمَعَ عَلَیْهِ اَصْحَابُكَ وَاتْرُكِ الشَّاذَّ الَّذِیْ لَیْسَ بِمَشْهُوْرٍ۔ وہ بات اختیار کر جس پر تیرے ساتھیوں نے اتفاق کیا ہو اور شاذ غیر مشہور بات کو چھوڑ دے۔

جَمْلٌ جمع کرنا۔ گلا۔

جَمَالٌ۔ خوبروئی۔

جَمَلٌ۔ اونٹ۔ اَجْمَال اور اَجَامِلُ، اور جَمَائِلُ اور جِمَالٌ اور جَامِلٌ اور جُمُلٌ، جِمَالَةٌ، اور جِمَالات جمع ہے۔ اور جَمَلٌ کشتی کے رسی کو بھی کہتے ہیں۔

کِتَابٌ فِیْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِ النَّارِ اُجْمِلَ عَلٰی اٰخِرِهِمْ فَلَا یُزَادُ فِیْهِمْ وَلَا یُنْقَصُ۔ اس کتاب میں بہشتی اور دوزخی لوگوں کے نام ہیں اور اخیر پر اُن کی میزان جوڑ دی گئی ہے (ٹوٹل) نہ اُن میں بیشی ہو سکتی ہے نہ کمی (جیسے عرب لوگ کہتے ہیں اَجْمَلْتُ الْحِسَابَ میں نے حساب جوڑ دیا تو اِجمال جمع کا عمل جو علم حساب کا پہلا عمل ہے اور اختصار کو بھی کہتے ہیں اور گول بات کہنے کو بھی۔

لَعَنَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَیْهِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْهَا وَبَاعُوْهَا وَاَكَلُوْا اَثْمَانَهَا۔ اللہ تعالےٰ کی پھٹکار یہودیوں پر جب اُن پر چربی حرام ہوئی تو انہوں نے کیا کیا کہ چربی کو گلایا پھر اُس کو بیچا اور اُس کی قیمت کھائی۔

یَاْتُوْنَنَا بِالسِّقَاءِ یَجْمُلُوْنَ فِیْهِ الْوَدَكَ ہمارے پاس مشک لاتے ہیں اُس میں چربی گلاتے ہیں۔ ایک روایت میں یَجْمُلُوْنَ ہے حائے حطی سے اکثر لوگوں نے یَجْعَلُوْنَ روایت کیا ہے۔

بِئْرُ جَمَلٍ۔ ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے قریب۔

كَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا قَعَدَ الْجُمَلَاءُ عَلَی الْمَنَابِرِ یَقْضُوْنَ بِالْهَوٰی وَیَقْتُلُوْنَ بِالْغَضَبِ۔ تمہارا اُس وقت کیا حال ہوگا جب موٹے فربہ لوگ منبروں پر بیٹھ کر اپنی خواہش کے موافق حکم دیں گے اور غصہ سے لوگوں کو قتل کریں گے (نہ اللہ کا دین پھیلانے کو اور شرک مٹانے کو)۔

جُمَلَاءُ۔ جمیلؒ کی جمع ہے اصل میں جَمِیل گلی ہوئی چربی کو کہتے ہیں جب آدمی میں چربی آتی ہے تو وہ بھلا خوبصورت معلوم ہوتا ہے اس لئے خوبصورت کو بھی جمیل کہنے لگے۔ بعضوں نے حسن اور جمال میں فرق کیا ہے اور کہا ہے کہ حسن چہرے کی خوبصورتی۔ اور جمال اعضا کا سڈول ہونا اور ملاحت دونوں کو شامل ہے۔

اِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَوْرَقَ جَعْدًا جُمَالِیًّا۔ اگر اس عورت کا بچہ گندم گون یا کالا یا راکھی رنگ کا گھونگھر بال والا موٹا پیدا ہو۔

Marfat.com

هَمَّ النَّاسُ بِنَحْرِ بَعْضِ جَمَائِلِهِمْ۔ لوگوں نے اپنے کچھ اونٹ نحر کر ڈالنے کا قصد کیا۔ (بعضوں نے کہا جَمَائِلُ جِمَالَۃٌ کی جمع ہے۔ اور جِمَالَۃٌ جَمَلٌ کی جیسے رَسَائِلُ رِسَالَۃٌ کی۔

لِكُلِّ أُنَاسٍ فِي جُمَيْلِهِمْ خُبْرٌ۔ ہر گروہ اپنے اونٹ کو خوب پہچانتا ہے۔ ایک روایت میں جُمَيْلِهِمْ بہ تصغیر ہے یہ ایک مثل ہے اُسکا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک قوم جو اپنے میں کسی کو سردار مقرر کرتی ہے تو کچھ سمجھکر ہی کرتی ہے۔ ایک روایت میں فِي بَعِيرِهِمْ ہے۔

أَأُوَخِّذُ جَمَلِي۔ یہ ایک عورت نے حضرت عائشہؓ سے کہا تھا کیا میں اپنے اونٹ کو قید کر سکتی ہوں (یعنی اپنے خاوند پر کوئی ایسا ٹوٹکہ کر سکتی ہوں کہ وہ دوسری عورت سے صحبت نہ کر سکے)

إِنَّهُ أَذِنَ فِي جَمَلِ الْبَحْرِ۔ آپ نے جمل البحر کھانے کی اجازت دی جمل البحر سمندر کی ایک بڑی مچھلی جو اونٹ کے مشابہ ہوتی ہے۔

يَتَّخِذُ اللَّيْلَ جَمَلًا۔ رات کو اونٹ بنا لیتے تھے (یعنی رات بھر جاگتے تھے یا چلتے تھے جب کوئی رات بھر عبادت کرے بالکل نہ سوئے۔ یا رات بھر چلتا رہے تو کہتے ہیں اُس نے رات کو اونٹ بنا لیا۔ یعنی اونٹ کی طرح اُس پر سوار رہا بالکل نہیں سویا)

لَقَدْ أَدْرَكْتُ أَقْوَامًا يَتَّخِذُونَ هٰذَا اللَّيْلَ جَمَلًا يَشْرَبُونَ النَّبِيذَ وَيَلْبَسُونَ الْمُعَصْفَرَ۔ میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا جو رات کو اونٹ بنا لیتے تھے (رات بھر جاگتے اور عبادت کرتے تھے) وہ نبیذ پیتے تھے (کھجور کا شربت) اور کسم کا رنگا ہوا کپڑا پہنتے تھے۔

ثُمَّ عَرَضَتْ لَهُ امْرَأَةٌ حُسْنَاءُ جَمْلَاءُ۔ پھر آپ کے سامنے ایک عورت حسین اور خوبصورت آئی۔ (جَمْلَاءُ ایسا مؤنث ہے جسکا مذکر اُس کے لفظ سے نہیں آیا جیسے دِيمَۃٌ ہَطْلَاءُ تو اَجْمَلُ اور اَہْطَلُ مستعمل نہیں ہے)

جَاءَ بِنَاقَۃٍ حَسْنَاءَ جَمْلَاءَ۔ ایک حسین بہت اچھی اونٹنی لے کر آیا۔ (جمال کا اطلاق ظاہری خوبصورتی اور باطنی خوبی دونوں پر ہوتا ہے)

إِنَّ اللّٰهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ۔ اللہ تعالےٰ صاحب جمال ہے۔ یعنی اوصاف کاملہ سے موصوف ہے یا حسن کی کل باتیں اُسکی ذات مقدس میں موجود ہیں۔

فَائِدَہ۔ جہمیہ اور منکرین صفات نے اس حدیث کا بھی انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ خبر واحد ہے اُس پر بھروسہ نہیں ہو سکتا اللہ کیطرف جمال کی نسبت نہیں کر سکتے اُن بیوقوفوں سے پوچھو جب اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پاؤں آنکھیں منہ سب شریعت سے ثابت ہیں تو جمال میں کیا شک ہے بیشک وہ صاحب جمال ہے آخرت میں اُسکا حسن وجمال دیکھ کر سب مؤمن فریفتہ ہونگے اور اُن کے دیدار سے ایسی خوشی ہوگی کہ دوسری بہشت کی سب نعمتیں بے حقیقت ہو جائیں گی مگر یہ کمبخت جہمیہ اور معتزلہ اس نعمت عظمیٰ سے محروم رہیں گے دوسری حدیث میں ہے کہ دجال کانا ہوگا اور تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے یہ بھی اشارہ ہے اُسکے جمال کیطرف مؤمنین کو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ جس پروردگار نے ایسے جمیل اور حسین انسان اور جانور پرندے چرند پیدا کئے ہیں وہ جب اپنے تئیں کسی صورت میں ظاہر کرے گا تو وہ صورت کیسی حسین اور

Marfat.com

جمیل ہوگی زمخشری صاحب کشاف جو کا معتزلی
ہے وہ ان باتوں کا انکار کرتا ہے اور اہل حدیث پر
مضحکہ اڑاتا ہے مگر آخرت میں اس کو معلوم ہو جائیگا
کہ وہ کیسی غلطی پر تھا۔ اللہ اور رسول نے جو فرمایا
وہ سراسر حق اور واقعی تھا اس میں تاویل و تحریف
کی ضرورت نہ تھی) اور وہ جمال کو پسند بھی کرتا ہے
حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ۔ مجاہدؒ
نے اس آیت کو یوں پڑھا ہے حَتّٰی یَلِجَ الْجُمَّلُ فِیْ
سَمِّ الْخِیَاطِ۔ جُمَّلُ۔ کشتی کا رسا۔ اسی طرح جُمَلُ
بھی۔ بعضوں نے کہا آیت میں جَمَلُ سے اونٹ
ہی مراد ہے۔

نَفَعَتْنِیْ اَیَّامَ الْجَمَلِ۔ جنگ جمل کے دنوں
میں اس سے مجھ کو کیا فائدہ ہوا مراد وہ جنگ ہے
جو حضرت علی رضؓ اور حضرت عائشہ رضؓ کی ہمراہیوں
میں بصرے کے دروازے پر ہوئی۔ اس جنگ
میں حضرت عائشہؓ اونٹ پر سوار تھیں اسلئے
اس کا نام جنگ جمل ہو گیا۔

اَجْمِلُوْا فِی الطَّلَبِ۔ دنیا کمانے میں دل توڑ کر
کوشش نہ کرو (آخرت کا خیال مقدم رکھو تھوڑی سی
مختصر کوشش دنیا کے لئے بھی اگر کرو تو قباحت
نہیں ہے مگر پورا دل اس میں نہ لگاؤ کہ آخرت
کی پرواہ نہ رہے)۔

اِحْلِقْ فَاِنَّهٗ یَزِیْدُ فِیْ جَمَالِكَ۔ سر منڈا اس
سے تیری خوبصورتی بڑھے گی۔

حَلْقُ الرَّاْسِ مُثْلَةٌ لِاَعْدَائِكُمْ وَجَمَالٌ
لَكُمْ۔ سر منڈانا اور لوگوں کے لئے تو مثلہ ہے مگر
تمہارے لئے جمال ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْجَمَالَ وَالتَّجَمُّلَ۔ اللہ تعالیٰ
خوبصورتی اور خوبصورت بننے کو پسند کرتا ہے۔

حِسَابُ الْجُمَّلِ۔ ابجد کا حساب۔

اَسْلَمَ اَبُوْطَالِبٍ بِحِسَابِ الْجُمَّلِ۔ ابوطالب
مرتے وقت اسلام لائے اور انہوں نے انگلیوں
سے ایسا اشارہ کیا جو حساب جمل میں ۶۳ کیلئے
موضوع ہے۔

میں ۔ کہتا ہوں امامیہ نے بہت سی حدیثیں
ابوطالب کے مسلمان ہو جانے کی نقل کی ہیں
مگر اہل سنت کی صحیح روایتوں میں یوں ہے کہ
ابوطالب نے مرنے تک اسلام نہیں قبول کیا
آخیر کلمہ جو انہوں نے مرتے وقت کہا وہ علیٰ دین
عبدالمطلب تھا۔ اسی لئے آنحضرتؐ نے ان
پر جنازے کی نماز نہیں پڑھی بلکہ حضرت علیؓ سے
فرمایا ان کو جا کر ایک گڈھے میں داب آ چنانچہ
انہوں نے ایسا ہی کیا واللہ اعلم۔

مُجَامَلَةٌ۔ لوگوں سے خوش خلقی کے ساتھ پیش آنا۔

عَلَیْكُمْ بِمُجَامَلَةِ اَهْلِ الْبَاطِلِ تم کو باطل اور
ناحق دین والوں سے بھی خوش خلقی کے ساتھ پیش
آنا چاہئے ان کے ساتھ نرمی اور ملائمت سے گفتگو
کرنا چاہئے (یہ نہیں کہ ان کو کافر مردود جہنمی کہہ کر
ان سے لڑائی مول لینا)۔

جَمَّالٌ۔ اونٹ والا، شتربان۔

جُمْلَةٌ۔ مجموعہ، کلام کا ایک فقرہ جس پر سکوت
ہو سکے۔

جَمٌّ۔ اور جُمُوْمٌ جمع ہونا، بہت ہونا، بھرنا۔

جَمَّ الْفَرَسُ جِمَامًا۔ گھوڑے کو مادہ پر چڑھانا
یا اس پر سواری کرنا چھوڑ دیا گیا ایسے ہی اَجَمَّ الْفَرَسُ
ہے۔

قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمِ الرُّسُلُ قَالَ ثَلٰثُ
مِائَةٍ وَّخَمْسَةَ عَشَرَ اَوْ ثَلٰثَةَ عَشَرَ

Marfat.com

جَمًّا الْغَفِيْرِ۔ میں نے عرض کیا رسول اللہ دنیا میں کتنے رسول آئے ہیں آپ نے فرمایا تین سو پندرہ یا تین سو تیرہ ایک جم غفیر یعنی بہت سارے۔ بعضوں نے کہا صحیح یوں ہے جَمًّا غَفِيْرًا۔

میں۔ کہتا ہوں کہ دونوں صحیح ہیں جیسے عرب لوگ کہتے ہیں جَاءُوْا جَمًّا غَفِيْرًا اور جَمُّ الْغَفِيْرِ اور جَمَّ الْغَفِيْرَةِ اور اَلْجَمَّ الْغَفِيْرَ اور جَمَّاءَ الْغَفِيْرِ اور جَمَّاءَ الْغَفِيْرَةِ اور اَلْجَمَّاءَ الْغَفِيْرَةِ اور جَمَّاءَ غَفِيْرَةً اور بِجَمَّاءِ الْغَفِيْرِ وَالْغَفِيْرَةِ۔ یعنی بہت سارے سب کے سب آئے۔ جم کا معنی بہت سارے اور غفیر ڈھانپنے والا یعنی بڑی جماعت۔ محیط میں ہے جَاءُوْا الْجَمَّ الْغَفِيْرَ۔ یعنی سب آئے۔ وضیع شریف کوئی ان میں کا باقی نہ رہا۔

حُبًّا جَمًّا۔ بڑی محبت بہت الفت۔

اِنَّ اللّٰهَ لَيَدِيْ الْجَمَّاءَ۔ اللہ تعالیٰ بے سینگ والے جانور کو (سینگ والے سے) بدلہ دلائیگا

اُمِرْنَا اَنْ نَبْنِيَ الْمَدَائِنَ شُرَفًا وَ الْمَسَاجِدَ جُمًّا۔ ہم کو حکم ہوا شہروں اور مکانوں کو کنگورے دار بنانے کا اور مسجدوں کو بے کنگورے (اب لوگوں نے الٹا کر لیا ہے ہر مسجد میں کنگورے دیواروں پر بناتے ہیں اور مکانوں کی دیواریں خالی رکھتے ہیں)۔

اَمَّا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ حَزْمٍ فَلَوْ كَتَبْتُ اِلَيْهِ اِذْبَحْ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ شَاةً لَرَاجَعَنِيْ فِيْهَا اَقَرْنَاءُ اَمْ جَمَّاءُ۔ (عمر بن عبد العزیز نے کہا) ابوبکر بن حزم کا تو یہ حال ہے اگر میں ان کو لکھوں کہ مدینہ والوں کے لئے ایک بکری کاٹو تو وہ پھر پوچھینگے کہ سینگ والی بکری یا بے سینگ والی (یعنی ان

کے مزاج میں بڑی احتیاط ہے)۔

جَمَّاءُ۔ ایک مقام کا بھی نام ہے مدینہ سے تین میل پر۔

كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ جُمَّةٌ۔ آنحضرتؐ کے سر مبارک پر مونڈھوں تک کے بال تھے (یعنی کانوں کی لو سے بھی نیچے۔ مونڈھوں پر پڑے ہوئے اگر کانوں کی لو تک ہوں تو اسکو عربی میں لمہ کہتے ہیں جمہ سے کم وفرہ ہے۔

وَقَدْ وَفَتْ لِيْ جُمَيْمَةٌ۔ حضرت عائشہؓ نے کہا جب میں آنحضرتؐ کے گھر میں آئی اس وقت میری بال بہت ہو کر مونڈھوں تک ہو گئے تھے (یعنی بیماری سے بال گر جانیکے بعد دوبارہ بال اگ کر یہاں تک پہنچے تھے۔

وَاَنَا مُجِمَّةٌ۔ میرے بال مونڈھوں تک تھے۔ جیسے چھوٹے بچوں کے ہوتے ہیں۔

كَاَنَّمَا جُمِّمَ شَعْرُهٗ۔ گویا آپ کے بال مونڈھوں تک تھے۔ ایک روایت میں جُمِّمَ ہے حائے حطی سے اسکا ذکر آگے آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

لَعَنَ اللّٰهُ الْمُجَمِّمَاتِ مِنَ النِّسَاءِ۔ اللہ نے ان عورتوں پر لعنت کی جو مردوں کی طرح پٹے رکھیں (بالوں کو لمبا نہ ہونے دیں)

لَوْلَا جُمَّتُهٗ۔ اگر اس کے بال لمبے نہ ہوتے (مونڈھوں تک حالانکہ خود آنحضرتؐ نے مونڈھوں تک بال رکھے ہیں مگر اس حدیث میں اس کی برائی کی شاید وہ ناز اور تکبر کی نیت سے ایسا کرتا ہوگا)

اِجْتَاحَتْ جَمِيْمَ الْيَبِيْسِ۔ سوکھی زمین کی جمیم کو بھی تباہ کر دیا۔ جمیم ایک گھانس ہے جو لمبی ہو کر بالوں کی طرح ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

رَمٰی اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
بِسَفَرْجَلَۃٍ وَقَالَ دُوْنَکَھَا فَاِنَّھَا تُجِمُّ
الْفُؤَادَ۔ (طلحہ نے کہا) آنحضرت ؐ نے ایک
بہی دانہ میری طرف پھینکا اور فرمایا یہ لے اس
سے دل کو تسکین اور تفریح ہوتی ہے۔
فَاِنَّھَا تُجِمُّ الْفُؤَادَ الْمَرِیْضِ۔ تلبینہ (آٹی
یا بھوسی کا ہریرہ) بیمار کے دل کو تسکین دیتا ہے
(رنج کم کرتا ہے)۔
فَاِنَّھَا مُجِمَّۃٌ لَّھَا یا مَجَمَّۃٌ لَّھَا۔ وہ اسکو
تسلی دیگا (آرام بخشیگا رنج اور تکلیف کم کریگا
یہ جمام سے بمعنی راحت وآرام۔
ھُوَ وَاسِعُ الْمَجَمِّ۔ وہ کشادہ سینہ کا آدمی
ہے۔
فَقَدْ جَمُّوْا۔ وہ آرام پاگئے اُن کا شمار بڑھ گیا۔
فَاَتَی النَّاسُ الْمَاءَ جَامِّیْنَ رِوَاءً۔ لوگ
پانی پر پہنچے آرام سے سیراب ہوکر۔
لَاُصَبِّحَنَّا غَدًا حِیْنَ یَدْخُلُ عَلَی الْقَوْمِ
وَبِنَا جَمَامَۃٌ۔ کل صبح کو ہم جب اُن لوگوں کے
پاس پہنچیں گے تو خوب آرام سے شکم سیر۔
بَلَغَھَا اَنَّ الْاَحْنَفَ لَامَھَا فِیْ شِعْرٍ فَقَالَتْ
لَقَدِ اسْتَفْرَغَ حِلْمَ الْاَحْنَفِ ھِجَاءُہٗ اِیَّایَ
اَلِیْ کَانَ یَسْتَجِمُّ مَثَابَۃَ سَفَھِہٖ۔ حضرت عائشہؓ
کو خبر پہنچی کہ احنف نے ایک شعر میں اُن پر ملامت
کی ہے تو انہوں نے کہا احنف نے جو میری ہجو
کی تو عقل سے خالی ہوگیا وہ کیا میرے لئے اپنی
حماقت کا خزانہ جوڑ رہا تھا (جمع کر رہا تھا)۔
مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَسْتَجِمَّ لَہُ النَّاسُ قِیَامًا
فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ۔ جو شخص اس
بات کو پسند کرتا ہو کہ لوگ اس کے لئے جمع ہوکر
کھڑے رہیں وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے (ایک
روایت میں یَسْتَخِمُّ ہے خاء معجمہ سے۔ یعنی کھڑے
کھڑے ان کی بو بدبو لگ جائے (پسینہ آکر)
تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَالْوَحْیُ اَجَمُّ مَا کَانَ۔ آنحضرت ؐ کا جب انتقال
ہوا اُس وقت وحی بہت کثرت سے آرہی تھی۔
مَالُ اُبَیِّ زَرْعٍ عَلَی الْجُمَّۃِ مَحْبُوْسٌ۔ ابن زرع
کا مال دیت مانگنے والوں میں رُکا ہوا ہے (منع ہو
جُمَّۃٌ کی جمع وہ جماعت جو دیت مانگنے آئے۔
جُمَّانِیٌّ۔ لمبے پٹوں والا یا زیشائیل بڑی ڈاڑھی
والا۔
جَمَامًا وَّقُوَّۃً۔ راحت اور طاقت۔
لَاُجَاوِزُنِّیْ ظُلْمُ ظَالِمٍ وَلَوْ نَطْحَۃً مَّا بَیْنَ
الْقَرْنَاءِ اِلَی الْجَمَّاءِ۔ کسی ظالم کا ظلم میرے
سامنے نہیں چلیگا یہاں تک کہ سینگ دار جانور کی
ایک مار بے سینگ والی کو (اسکا بھی تدارک
میں کروں گا)۔
اِنَّ الْمَسَاجِدَ لَا تُبْنٰی جُمًّا۔ مسجدیں بن کنگورو
کے نہ بنائی جائیں (یہ اگلی حدیث کے مخالف
ہے۔ اور شاید کنگوروں سے یہاں مینار مراد ہوں)
لَا یَحِلُّ لِامْرَاَۃٍ حَاضَتْ اَنْ تَتَّخِذَ قُصَّۃً
وَّلَا جُمَّۃً۔ جو عورت حیض والی ہو جائے (یعنی
جوان ہو جائے) اُس کو بہری نکالنا یا پٹے رکھنا
درست نہیں (کیونکہ یہ مردوں کی مشابہت ہے)
وَکَانَ یَنْھٰی عَنْ اُوْلٰئِکَ الْجُمَّانِیِّیْنَ۔ وہ
اُن بال والوں سے منع کرتے تھے (اُن کو صدقہ
دینے سے) ایک روایت میں مُجَانِیْن ہے۔
مجمع البحرین میں ہے کہ مراد مخالفین ہے۔
لَوْ صَبَبْتُ الدُّنْیَا بِجُمَّاتِھَا عَلَی الْمُنَافِقِ

Marfat.com

اَنْ يُحِبَّنِيْ مَا اَحَبَّنِيْ۔ اگر تو دنیا بھر کا مال منافق پر بہادے اس لئے کہ مجھ سے محبت رکھے جب بھی وہ مجھ سے محبت نہ رکھیگا میرا مخالف ہی رہیگا (یہ حضرت علی رض کا قول ہے اسی مضمون کی دوسری مرفوع حدیث ہے کہ علی رض سے وہی محبت رکھیگا جو مومن ہو اور علی رض سے بغض وہی رکھیگا جو منافق ہو)۔

جَنَّه۔ وہ جگہ جہاں پانی جمع ہو جائے۔ اور اسکی جمع جِنَّات ہے۔ محیط میں ہے کہ جَمَّۃ وہ کنواں جس میں بہت پانی ہو۔

اِنْ تَغْفِرِ اللّٰهُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا۔ خداوندا تو جب بخشنے والا ہے تو سب گناہ بخشدیگا یا بہت لوگوں کو بخشدیگا اسکا دوسرا مصرعہ یہ ہے وَاَیُّ عَبْدٍ لَّكَ لَا اَلَمَّا اور کون بندہ تیرا ایسا ہے جس نے کوئی قصور نہ کیا ہو۔

جُمَانٌ۔ موتی یا چاندی کے موتی بنے ہوئے

يَتَحَدَّرُ مِنْهُ الْعَرَقُ مِثْلُ الْجُمَانِ۔ اُن میں کا پسینہ موتیوں کی طرح ٹپکتا تھا۔

اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانُ اللُّؤْلُؤِ جب سر اٹھاتے تو اُس میں سے موتی کے دانے ٹپکتے۔

كَاَنَّهَا مِنْ حُسْنِهَا جُمَانٌ۔ وہ حسن کی وجہ سے گویا موتی کا دانہ ہے۔

وَتُضِیْئُ فِیْ وَجْهِ الظَّلَامِ مُنِیْرَۃً كَجُمَانَةِ الْبَحْرِیِّ سُلَّ نِظَامُهَا۔ وہ اندھیرے میں اس طرح چمکتی ہے جیسے دریائے موتی جن کی لڑی نکال لی گئی ہو۔ (یہ لبید کی شعر ہے ایک گائے کی تعریف میں)۔

[illegible] جمع کرنا۔

جُمْهُوْرٌ۔ اونچا ٹیلہ۔ اکثر لوگ۔ بڑی جماعت، اچھی عورت۔ جَمَاهِیْر جمع۔

اِنَّا لَا نَدَعُ مَرْوَانَ یَرْمِیْ جَمَاهِیْرَ قُرَیْشٍ بِمَشَاقِصِهٖ ہم مروان کو نہیں چھوڑنیوالے کہ وہ قریش کی جماعتوں پر اپنے تیر چلاتا رہے۔

اُهْدِیَ لَهٗ بُخْتَجٌ هُوَ الْجُمْهُوْرِیُّ۔ ابراہیم نخعی کو کسی نے بختج بھیجا یعنی انگور کا پکا ہوا شیرہ جو حلال ہے جسکو جمہوری کہتے ہیں کیونکہ اکثر لوگ اُس کو استعمال کرتے ہیں۔

جَمْهِرُوْا قَبْرَهٗ۔ اُس کی قبر پر مٹی کا ڈھیر کردو (گلاوہ نہ کردنہ گچکاری)۔

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ النُّوْنِ

جَنَاءٌ یا اِجْنَاءٌ۔ جھکنا کبڑا ہونا۔

اِنَّ یَهُوْدِیًّا زَنٰی بِامْرَاَۃٍ فَاَمَرَ بِرَجْمِهِمَا فَجَعَلَ الرَّجُلُ یُجْنِیْ عَلَیْهَا یا یُجَانِیْ عَلَیْهَا ایک یہودی مرد نے ایک عورت سے زنا کی آنحضرت نے دونوں کو سنگسار کرنے کا حکم دیا (جب پتھروں سے مار پڑنے لگی تو مرد عورت پر جھکنا شروع کر دیا اس کو پتھروں کی مار سے بچانے کے لئے)۔

اَبْیَضُ اَجْنَاءُ خَفِیْفُ الْعَارِضَیْنِ (حضرت اسحاق پیغبر کا حلیہ یہ تھا) سفید رنگ کبڑے ہلکے رخساروں والے۔ بعضوں نے کہا اَجْنَا کا معنی گردن جھکی ہوئی۔

كَانَ اَبُوْبَكْرٍ اَبْیَضَ نَحِیْفًا خَفِیْفَ الْعَارِضَیْنِ اَجْنَاَ۔ ابوبکر صدیق رض سفید رنگ دبلے پتلے ہلکے گال والے جھکے ہوئے آدمی تھے۔

مُجْنَاً یا مُجْنَاً۔ ڈھال یا کمان کیونکہ وہ جھکی ہوتی

Marfat.com

ہوتی ہے

جَنْبٌ۔ ڈھکیلنا، دفع کرنا، ہٹانا، دور کرنا۔

جُنُوبٌ۔ اتری ہوا چلنا۔

جَنَابَۃٌ۔ نجس ہونا۔

جُنُبٌ۔ ناپاک جس کو نہانے کی حاجت ہو۔

لَا تَدْخُلُ الْمَلٰئِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ جُنُبٌ۔ فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جہاں جنب ہو (یعنی رحمت کے دورہ کرنے والے فرشتے جو محبت سے مومنوں کے پاس آیا کرتے ہیں اور جنب سے مراد یہاں وہ شخص ہے جو اکثر ناپاکی کی حالت میں رہا کرتا ہو، جنابت کا غسل نہ کرتا ہو ناپاک رہنے کی اُس نے عادت کرلی ہو۔

اَلْاِنْسَانُ لَا یُجْنِبُ یا لَا یَجْنُبُ۔ آدمی جنب کے چھو جانے سے جنب نہیں ہوتا، اسیطرح کپڑا یا پانی یا زمین بھی جنب کے ہاتھ لگانے سے نجس نہیں ہوتی۔ مثلاً جنب پانی میں ہاتھ ڈالدے تو وہ پانی نجس نہ ہوگا یا کپڑے میں جنب کا پسینہ لگ جائے یا حائضہ عورت کا تو وہ کپڑا ناپاک نہ ہوگا جیسے کہ دوسری حدیث میں ہے اَلْمُؤْمِنُ لَا یَنْجُسُ مومن ناپاک نہیں ہوتا گو وہ جنب ہو یا حائضہ ہو یعنی اُسکا بدن اور پسینہ وغیرہ ناپاک نہیں ہے)

اِنَّ الْمَاءَ لَا یُجْنِبُ۔ پانی جنب نہیں ہوتا اگر جنب اُس میں ہاتھ ڈالدے، دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرت ص کپڑے میں ہاتھ ڈال کر اُس سے جنابت کا غسل کرتے رہے اہل حدیث نے اسی وجہ سے مستعمل پانی کو پاک اور پاک کرنیوالا کہا ہے اور جو لوگ اس کو ناپاک کہتے ہیں اُن کے پاس کوئی قوی دلیل نہیں ہے البتہ اگر مستعمل پانی کا کوئی وصف بدل جائے تب تو وہ نجس ہوگا

لَا یَقْرَأُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ الْقُرْاٰنَ۔ حائضہ اور جنب قرآن نہ پڑھیں (لیکن جو لڑکی قرآن سیکھتی ہو وہ حیض کی حالت میں بھی سبق ناغہ نہ کرے اُس کے لئے قرآن پڑھنا جائز رکھا ہے)۔

لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ۔ نہ تو زکوٰۃ کے مال کو تحصیلدار اپنی فرودگاہ تک منگوائے نہ مال والے اپنا تحصیلدار سے دور لیجائیں کہ اُس کو وہاں تک جانا پڑے اور بعضوں نے جنب کی وہی تفسیر کی ہے جو اوپر جَلَبٌ کی بحث میں گذر چکی۔

کَانَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ عَلَی الْمُجَنِّبَۃِ الْیُمْنٰی وَالزُّبَیْرُ عَلَی الْمُجَنِّبَۃِ الْیُسْرٰی۔ خالد ابن ولید لشکر کے میمنہ میں اور زبیر بن عوام میسرہ میں تھے (جب آنحضرت ص مکہ کو فتح کرنے کے لئے تشریف لیگئے تھے)۔

ھُنَّ مُقَدِّمَاتٌ وَمُجَنِّبَاتٌ وَمُعَقِّبَاتٌ۔ باقیات صالحات (یعنی سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر) آگے بھیجنے والے ہیں اور (شیطان سے یا گناہوں سے) دور رکھنے والے اور پیچھے سے بھی ثواب پہنچانے والے ہیں (یعنی مرے بعد بھی)

وَعَلٰی جَنْبَتَیِ الصِّرَاطِ دَاعٍ۔ پل صراط کے دونوں طرف ایک بلانے والا ہوگا۔

وَیُرْسَلُ الْاَمَانَۃُ وَالرَّحِمُ فَتَقُوْمَانِ جَنْبَتَیِ الصِّرَاطِ۔ ایمان داری اور ناطہ دونوں بھیجے جائیں گے وہ پلصراط کے دونوں بازو کھڑے ہو جائیں گے (کیونکہ امانتداری اور ناطہ پروری دونوں اعلیٰ صفتیں ہیں جو ہر مو

کے لئے ضرور چاہئیں اور تمام شریعتوں میں اس کی تاکید ہے)

مَرَّ بِجَنَبَاتِ اُمِّ سُلَیْمٍ۔ آپ ام سلیمؓ کے کناروں پر گذرے۔

عَلَیْکُمْ بِالْجَنْبَۃِ فَاِنَّھَا عَفَافٌ۔ عورتوں سے الگ رہنا اپنے اوپر لازم کرلو (یعنی ہر وقت عورتوں کی صحبت میں مت بیٹھو) اس سے آدمی پاک رہتا ہے (بدکاری اور گناہوں سے بچا رہتا ہے)۔

رَجُلٌ ذُوْجَنْبَۃٍ۔ (عرب لوگ اس مرد کو کہتے ہیں) جو لوگوں کی صحبت سے الگ رہے (یعنی گوشہ نشین ہو)۔

اِسْتَکَفُّوْا جَنَابَیْہِ۔ دونوں طرف سے آپ ... آپ سے مانگنے لگے (یہ تثنیہ ہے جناب کا۔ اصل میں جناب کہتے ہیں جانب اور صحن اور احاطہ اور بارگاہ کو اب یہ تعظیم کیلئے نام سے پہلے استعمال ہونے لگا ہے جیسے جناب رسول کریمؐ

اَجْدَبَ بِنَا الْجَنَابُ۔ ہمارے گرداگرد سب خشکسالی ہوگئی (قحط پڑ گیا)

اَھْلُ جَنَابِ الْھَضْبِ۔ جناب الھضب کے لوگ (یہ ایک مقام کا نام ہے)

ذَاتُ الْجَنْبِ شَھَادَۃٌ۔ پسلی کی بیماری میں شہادت کا ثواب ہے (ذات الجنب ایک سخت بیماری ہے جس میں پسلی کے اندر ایک دُنبل ہو جاتا ہے اکثر آدمی اس سے ہلاک ہو جاتا ہے)۔

اَلْمَجْنُوْبُ شَھِیْدٌ۔ اس کا بھی وہی معنی ہے

مِنْھَا ذَاتُ الْجَنْبِ۔ (قسط بہت سی بیماریوں کے لئے مفید ہے) ان میں سے ایک ذات الجنب ہے (قسط ایک دوا ہے)۔

قَطَعَ جَنْبًا مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ اللہ تعالے نے مشرکوں کی ایک بڑی ٹکڑی کاٹ دی یا اُن کا مطلب کاٹ دیا جیسے عرب لوگ کہتے ہیں مَا فَعَلْتُ فِیْ جَنْبِ حَاجَتِیْ تو نے میرے کام کے بارے میں کیا کیا۔ امام بخاری کی روایت میں فَقَدْ قَطَعَ عَیْنًا مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ یعنی اللہ نے اُن کی جاسوسی ٹکڑی کو کاٹ دیا (جو ہماری خبریں ان کو پہنچاتے تھے)۔

فَاِذَا الرَّحَا یَطْحَنُ وَالتَّنُّوْرُ مَمْلُوْءٌ جُنُوْبَ شِوَاءٍ۔ ایک شخص کو بھوک لگی کھانے کو کچھ نہ تھا وہ جنگل میں گیا اور پروردگار سے دعا کی کیا دیکھ رہا ہے چکی میں آٹا پس رہا ہے اور تنور میں گوشت کے ٹکڑے بھرے ہوئے ہیں جو بھن رہے ہیں۔

بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاھِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِھَا جَنِیْبًا۔ ملوان کھجور (اچھی بری) روپیوں کے بدل بیچ ڈال پھر روپیہ دیکر جنیب کھجور خرید لے۔ جنیب کھجور کی ایک عمدہ قسم ہے۔

اِنَّ الْاِبِلَ جُنِبَتْ قِبَلَنَا الْعَامَ۔ اس سال ہماری طرف اونٹ بیاہے نہیں (اُن کا دودھ نہیں ہوا یا کم ہوا)

اٰکُلُ مَا اَشْرَفَ مِنَ الْجَنْبَۃِ۔ میں تازی صلیان کی بھاجی جو بڑھ جاتی ہے وہ کھاتا ہوں۔ بعضوں نے کہا جَنْبَہ وہ ترکاری جو بھاجی سے اونچی اور درخت سے نیچی ہو۔ بعضوں نے کہا وہ بھاجی جو گرمی کے موسم میں نکلے جب پانی نہ ہو۔

Marfat.com

اَلْجَانِبُ الْمُسْتَغْزِرُ یُثَابُ مِنْ هِبَتِهٖ۔ پردیسی جو تحفہ لاکر اُس سے زیادہ کا طالب ہو تو اُس کو بدل دینا چاہیے (یعنی اس کے تحفہ کا بدل کرنا ضرور ہے)۔

عَلٰی جَانِبِ الْخَبَرِ۔ جو مسافر کہیں سے آئے وہ خبر بیان کرے۔

هُمْ اَجْنَابُ النَّاسِ۔ وہ مسافر لوگ ہیں (یہ جُنُبٌ کی جمع ہے بمعنی پردیسی)

فَاَصَبْتَ جَنْبَهٗ۔ تونے اُس کی پہلو کو صدمہ پہنچایا۔ ایک روایت میں حَبَّتَهٗ ہے یعنی دل کے دانے کو۔

لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ يُجْنِبُ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِيْ وَغَيْرُكَ۔ علی میرے اور تیرے سوا کسی کو جنب رہ کر اُس مسجد سے گذرنا درست نہیں (اُس کی وجہ یہ تھی کہ آنحضرتؐ اور حضرت علی کا دروازہ مسجد ہی میں تھا اور سب دروازے آپ نے بند کرا دیے تھے)۔

مَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ۔ جبتک کبیرہ گناہوں سے بچا رہے۔

جَنِّبُوْا مَسَاجِدَكُمْ۔ اپنی مسجدوں کو بچاؤ یا دُور رکھو۔

تَوَضَّأُوْا مِنْ سُؤْرِ الْجُنُبِ۔ جنب آدمی کے جھوٹے پانی سے وضو کر لو (کیونکہ جنب کا جھوٹا پانی ناپاک نہیں ہے)۔

اَضَعُ جَنْبِيْ وَاَنَامُ۔ میں اپنی پہلو زمین پر رکھتا ہوں اور سو جاتا ہوں۔

بِاسْمِكَ وَضَعْتُ جَنْبِيْ۔ تیرا نام لیکر میں نے اپنی پہلو زمین پر رکھی۔

اُوْذِيَ فِيْ جَنْبِكَ۔ پروردگار تیری اطاعت میں اُن کو تکلیف پہنچی یا تیرے کام میں۔

اَنَا جَنْبُ اللّٰهِ۔ یہ حضرت علی کا قول ہے میں اللہ کا مقرب ہوں

نَحْنُ جَنْبُ اللّٰهِ۔ ہم اہل بیت رسالت اللہ کے نزدیک والے ہیں۔

فِيْ جَنْبِ اللّٰهِ۔ اللہ کی ذات میں یا اُس کے کام میں۔

عَاصِفَةٌ جُنَابِيَّةٌ۔ اُتری آندھی۔

جَنِيْبَةٌ۔ کوتل جانور جو سامنے چلایا جاتا ہے اس کی جمع جَنَائِبُ ہے۔

يَقُوْدُوْنَ جَنَائِبَ مِنْ نُوْرٍ۔ نور کے کوتل جانور کھینچ رہے ہوں گے۔

طَوْعُ الْجِنَابِ۔ وہ گھوڑا جو منہ کا نرم ہو سہل سے کھینچتا ہو۔

اَلْجَارُ الْجُنُبُ۔ جو پڑوسی غیر ہو اپنا رشتہ دار نہ ہو۔

اٰكُلُ مَا اَشْرَقَ مِنَ الْجَنْبَةِ۔ میں تازی صلیان کی بھاجی جو بڑھ جاتی ہے وہ کھاتا ہوں بعضوں نے کہا جنبہ وہ ترکاری جو بھاجی سے اونچی اور درخت سے نیچی ہو۔ بعضوں نے کہا وہ بھاجی جو گرمی کے موسم میں نکلے جب پانی نہ ہو۔

اَلصَّاحِبُ بِالْجَنْبِ۔ رفیق ہم پہلو۔

تَجْنِيْبٌ۔ دور ہونا، دور کرنا۔

جُنْبُذَةٌ۔ گنبذ، قبہ۔

فِيْهَا جَنَابِذُ مِنْ لُؤْلُؤٍ۔ بہشت میں موتی کے گنبذ ہوں گے۔ یہ جمع ہے جُنْبَذ یا جُنْبُذَة کی

جُنْحٌ۔ یا جِنْحٌ۔ ٹکڑا، حصہ، یا تاریکی، یا شروع کونا بازو۔

ع۵۔ اس کو باب ج ب ذ میں ذکر کرنا تھا مگر صاحب نہایہ اور مجمع نے یہاں بھی ذکر کر دیا ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

جُنُوحٌ ۔ مائل ہونا ۔ جھکنا ۔

اِجْنَاحٌ ۔ مائل ہونا، مائل کرنا ۔ ایسے ہی اِسْتِجْنَاحٌ لازم اور متعدی دونوں آیا ہے ۔

اَمَرَ بِالتَّجَنُّحِ فِی الصَّلٰوۃِ ۔ آنحضرتؐ نے نماز میں یہ حکم دیا کہ سجدہ کرتے وقت اپنے باہوں کو زمین سے جدا رکھے اسی طرح پہلو سے صرف ہتھیلوں کو زمین پر لگائے اُن پر زور دے تو دونوں بازو پرندوں کے پنکھوں کی طرح ہو جائیں (جب وہ اڑتے ہیں) یہ ماخوذ ہے جناح سے جو پرندے کے پنکھ کو کہتے ہیں ۔

اِذَا صَلّٰی جَنَّحَ ۔ آپ جب نماز پڑھتے تو سجدہ میں دونوں بازو پہلو سے الگ رکھتے ۔

یُجَنِّحُ فِی سُجُوْدِہٖ ۔ اس کے بھی یہی معنی ہیں

اِنَّ الْمَلٰئِکَۃَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَھَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ ۔ طالب علم کے لئے فرشتے اپنے پنکھ بچھا دیتے ہیں کہ ان کو روندتا ہوا چلے ۔ یا پنکھ بچھانے سے یہ مراد ہے کہ طالب علم کی تعظیم کرتے ہیں اُس کے سامنے تواضع سے پیش کرتے ہیں یا مجلس علم میں اُترتے ہیں اُڑنا چھوڑ دیتے ہیں یا طالبِ علم پر سایہ کرتے ہیں ۔

میں کہتا ہوں مراد وہ طالب علم ہے جو خاص پروردگار کی رضامندی اور آخرت کی بہبودی کے لئے دین کا علم حاصل کرتا ہو یعنی قرآن اور حدیث اور اُن کے لوازم کا لیکن منطق اور فلسفہ اور دنیاوی علوم پڑھنے والا طالب علم اس میں داخل نہیں ہے اسی طرح وہ طالب علم بھی جو دین کا علم کسی دنیاوی غرض سے یا بحث و مباحثہ فخر و تکبر دوسرے عالموں سے مقابلہ اور ان کو ذلیل کرنے کے لئے پڑھے ۔)

تُظِلُّھُمُ الطَّیْرُ بِاَجْنِحَتِھَا ۔ پرندے اپنے پنکھوں سے اُن پر سایہ کریں گے ۔

کَانَ دَقِیْقَ الْجَوَانِحِ ۔ آپ کے سینہ کی پسلیاں ٹوٹی ہوئی تھیں (یعنی اکثر ملول اور محزون رہتے ۔ محیط میں ہے کہ جَوَانِحُ سینے کے پاس کی پسلیاں جیسے ضُلُوع پشت کی پسلیاں ۔ یہ جمع ہے جَانِحَۃٌ کی ۔

اِذَا اسْتَجْنَحَ اللَّیْلُ فَاکْفِتُوْا صِبْیَانَکُمْ جب رات کا پہلا حصہ آجائے یا تاریکی شروع ہو تو اپنے بچوں کو اپنے پاس رکھو اُن کو باہر نہ نکلنے دو کیونکہ اس وقت شیطان پھیلتے ہیں ۔

وَقَدْ جَنَحَ اللَّیْلُ ۔ رات کی تاریکی شروع ہو گئی ۔

اِذَا کَانَ جُنْحُ اللَّیْلِ فَکُفُّوْا صِبْیَانَکُمْ جب رات کا پہلا ٹکڑا آجائے تو اپنے بچوں کو روک رکھو باہر نہ پھرنے دو ایک روایت میں فَاشْکُرُوْا صِبْیَانَکُمْ ہے یعنی اُن کو ایک جگہ ٹھہرا دو)

یَا ابْنَ ذِی الْجَنَاحَیْنِ ۔ یہ آپ نے عبد اللہ ابن جعفر بن ابی طالب کو کہا اُن کے والد جعفر ابن ابی طالب جنگ موتہ میں شہید ہوئے تھے اُن کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے گئے تھے آنحضرتؐ نے خواب میں اُن کو دیکھا کہ وہ فرشتوں کے ساتھ اُڑ رہے ہیں اُن کا لقب اُس روز سے ذوالجناحین ہو گیا یعنی دو پنکھ والے ۔

لَہٗ سِتُّ مِائَۃِ جَنَاحٍ ۔ آنحضرتؐ جبرئیل کو اُن کی اصلی صورت میں دیکھا تو اُن کے چھ سو پنکھ تھے ۔

وَھُوَ ذُوْ اَجْنِحَۃٍ ۔ اور ڈراونی چیز ہے اور

Marfat.com

پنکھ دیے فرشتوں کے پنکھ تھے اگر ابوجہل آنحضرت ﷺ کے قریب جاتا تو اُسکے تکّے بوٹیاں اڑا ڈالتے (آدمی کا جناح اُس کے بغل سے لے کر بازو تک)۔

وَمَا يَجْنَحْ اِلَيْهِ نُفُوْسُهُمْ۔ جدھر ان کے دل مائل ہوں۔

فَاجْتَنَحَ عَلٰى اُسَامَةَ حَتّٰى دَخَلَ الْمَسْجِدَ آنحضرت ﷺ نے بیماری میں اپنا مزاج ذرا ہلکا پایا تو اسامہ پر جھکے ہوئے ٹیکا لگائے ہوئے مسجد میں تشریف لائے۔

اِنِّیْ لَاَجْنَحُ اَنْ اٰكُلَ مِنْهُ۔ مجھ کو یتیم کا مال کھانا گناہ معلوم ہوتا ہے یہ جُناح سے ماخوذ ہے بمعنی گناہ۔

اِنَّ لِكُلِّ مَلَكٍ مِّنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ وَمَنْ حَوْلَهٗ اَرْبَعَةُ اَجْنِحَةٍ اَمَّا جَنَاحَانِ فَعَلٰى وَجْهِهٖ مَخَافَةَ اَنْ يَّنْظُرَ اِلَى الْعَرْشِ فَيُصْعَقُ وَاَمَّا جَنَاحَانِ فَيَطِيْرُ بِهِمَا۔ (وہب بن منبہ نے کہا) عرش اٹھانیوالے فرشتو اور اُن کے گردو پیش فرشتوں کے چار چار پنکھ ہیں دو پنکھ تو منہ پر ہیں اسلئے کہ عرش پر نظر پڑ کر بیہوش نہ ہو جائیں اور دو پنکھ اڑنے کیلئے۔

میں کہتا ہوں فتنی نے جو بعضوں سے نقل کیا کہ فرشتوں کے پنکھ سے اصلی پنکھ جو پرندی میں ہوتا ہے وہ مراد نہیں ہے کیونکہ کسی پرندے کے دو پنکھ سے زیادہ تین پنکھ بھی نہیں ہوتے بھلا چھ سو پنکھ کیسے ہوں گے تو پنکھ ایک صفت ہے صفات ملائکہ میں سے جو بن دیکھے سمجھ میں نہیں آتی یہ کلام صحیح نہیں ہے دو پنکھ اللہ تعالیٰ نے پرندوں میں پیدا کئے ہیں اور فرشتوں کا قیاس اُن پر نہیں ہو سکتا نہ فرشتوں کو ہم نے دیکھا ہے تو کوئی امر اس سے مانع نہیں کہ اُن کی خلقت ایسی ہے جس میں تین چار پانچ چھ سو پنکھ تک ہوں اور وہب بن منبہ کا کلام اُس پر دلالت کرتا ہے اور جب قامت زیادہ طویل ہو تو تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر چھ سو کیا ہزار پنکھ لگ سکتے ہیں یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے صفات کی تاویلات کرتے کرتے اب فرشتوں کے اعضا کی بھی تاویل کرنے لگے حالانکہ فرشتے مخلوق اور حادث اور اجسام لطیفہ ہیں ان کے اعضا کے تاویل کی کیا ضرورت ہے۔

خَلَقَ اللّٰهُ الْمَلٰٓئِكَةَ مُخْتَلِفَةً وَقَدْ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيْلَ وَلَهٗ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ قَدْ مَلَاَ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا فرشتے کئی شکل کے ہیں اور آنحضرت ﷺ نے جبرئیل ؑ کو اُن کی اصلی صورت میں دیکھا اُن کے چھ سو پنکھ تھے آسمان سے لے کر زمین تک بھر دیئے تھے (بھلا جب اتنی بڑی قامت ہو تو چھ سو پنکھ کیا چھ لاکھ پنکھ بھی ہو سکتے ہیں)۔

كَانَ مُجَنِّحًا فِیْ سُجُوْدِهٖ۔ آنحضرت ﷺ سجدے میں اپنی کہنیاں زمین سے اُٹھی رکھتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو پرندے کی طرح کر لیتے

اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَبْدَلَهٗ بِيَدَيْهِ جَنَاحَيْنِ يَطِيْرُ بِهِمَا فِی الْجَنَّةِ حَيْثُ يَشَآءُ۔ اللہ تعالیٰ نے جعفر بن ابی طالبؓ کو اُن کے ہاتھوں کے بدل (جو جنگ موتہ میں کاٹ ڈالے گئے تھے) دو پنکھ دیئے ہیں وہ بہشت میں جہاں چاہتے

Marfat.com

ہی اڑ کر چلے جاتے ہیں۔
جناح ۔ آنحضرت ﷺ کے گھوڑے کا بھی نام تھا
لَا سَبَقَ اِلَّا فِیْ نَصْلٍ اَوْ خُفٍّ اَوْ جَنَاحٍ ۔
اصل حدیث یہیں تک ہے لیکن اَوْ جَنَاحٍ
اس میں بڑھا دیا گیا یعنی آگے بڑھنے کی شرط
کسی میں نہ ہونا چاہیے مگر تیر یا اونٹ یا گھوڑے
یا پنکھ میں اصل حدیث میں تین ہی چیزیں مذکور
تھیں تیر اور اونٹ اور گھوڑا لیکن ایک جھوٹے
شخص نے بادشاہ کی خاطر سے جو کبوتر اڑایا کرتا
تھا۔ اس حدیث میں اَوْ جَنَاحٍ کا لفظ بڑھا دیا۔
لعنۃ اللہ علیہ۔
فَیُضَیَّقُ عَلَیْہِ الْقَبْرُ حَتّٰی یَلْتَقِیَ جَوَانِحُہٗ
کافر کی قبر اس پر جڑ جائے گی یہاں تک کہ اس کی
پسلیاں دونوں طرف پہنچ کر مل جائیں گی۔
جُنْدٌ ۔ فوج، لشکر، گروہ، شہر۔
اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَۃٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْھَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاکَرَ مِنْھَا اخْتَلَفَ۔
روحوں کی بھی ابتدائے خلقت میں جھنڈ کے
کے جھنڈ تھے) پھر جو ان میں آپس میں اس وقت
پہچانت رکھتی تھیں (ان میں معرفت اور دوستی
تھی) وہ دنیا میں بھی آکر ایک دوسرے سے مل
گئیں (ان میں باہمی الفت ہو گئی) اور جو روحیں
اس وقت ایک دوسرے سے انجان اور الگ
تھیں (ان میں اتحاد نہ تھا) وہ دنیا میں بھی الگ
الگ رہیں (مطلب یہ ہے کہ تعلق جسمانی کے
بعد جن ارواح میں اتحاد ہوتا ہے تو سمجھنا چاہیے
کہ عالم ارواح میں بھی قبل از تعلق جسم انہیں
الفت اور دوستی تھی اور یہی وجہ ہے کہ اچھے
اچھوں سے دوستی کرتے ہیں بُرے بُروں سے

کند ہم جنس با ہم جنس پرواز ✽ کبوتر با کبوتر باز با باز
اس حدیث سے اس مذہب کی تائید ہوتی ہے
جو کہتا ہے کہ ارواح اجسام سے پہلے پیدا کی
گئی تھیں جمہور علماء کا یہی قول ہے)۔
سَیَصِیْرُ الْاَمْرُ اَنْ تَکُوْنُوْا جُنُوْدًا مُّجَنَّدَۃً
وہ زمانہ قریب ہے جب تم مسلمانوں کے جدا
جدا کئی جھنڈ ہو جائیں گے (ایک جھنڈ شام میں
اور ایک یمن میں اور ایک حجاز میں)
فَلَقِیَہٗ اُمَرَاءُ الْاَجْنَادِ ۔ شہروں کے سردار
آکر حضرت عمرؓ سے ملے (مراد شام کے شہر ہیں
وہ پانچ تھے فلسطین اردن دمشق حمص قنسرین
یعنی ان شہروں میں جو مسلمان مجاہدین رہتے تھے
ان کے رئیس اور سردار حضرت عمرؓ سے آکر ملے)
سَتَرْنَا الْبَیْتَ بِجُنَادِیٍّ اَخْضَرَ فَدَخَلَ
اَبُوْ اَیُّوْبَ فَلَمَّا رَاٰہُ خَرَجَ ۔ ہم نے گھر والی
سبز کپڑا منڈھا تھا (دیوار پر کپڑا لگایا تھا)
ابو ایوب انصاری رضی جو وہاں آئے تو دیکھ کر
واپس چلے گئے (انہوں نے دیواروں اور
چھت پر کپڑا منڈھنا برا سمجھا چونکہ حدیث میں
اس کی ممانعت وارد ہے)
کَانَ ذٰلِکَ یَوْمَ اَجْنَادَیْنِ ۔ یہ واقعہ اجنادین
کے دن کا ہے۔
اَجْنَادَیْن ۔ ایک مقام کا نام ہے ملک شام میں
وہاں حضرت عمرؓ کی خلافت میں مسلمانوں اور
نصاریٰ میں جنگ عظیم ہوئی تھی۔
جَنَدٌ ۔ یمن کا ایک تعلقہ ہے۔ بعضوں نے کہا کہ
ایک شہر ہے ملک یمن میں۔
جُنْدُبٌ یا جُنْدَبٌ یا جِنْدَبٌ ۔ ایک قسم کی ٹڈی یا ٹڈا
بعضوں نے کہا جندب پپیا جو رات کو سیٹی

Marfat.com

کی سی آواز نکالتا ہے ایکساں نکالے جاتا ہے اور
ٹڈی کی طرح کودتا ہے اس کو قُبّوط بھی کہتے ہیں
فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ يَقَعْنَ فِيْهِ - ٹڈوں ڈاس
میں گرنا شروع کیا۔
كَانَ يُصَلِّى الظُّهْرَ وَالْجَنَادِبُ تَنْقُزُ مِنَ
الرَّمْضَاءِ - آپؐ ظہر کی نماز اُس وقت پڑھتے
تے کہ گرمی کی شدت سے ٹڈے کودتے رہتے۔
اُمُّ جُنْدُبٍ - بلا، آفت، ظلم۔
جُنْدُعٌ - آفت، بلا، مصیبت، زمین کے موذی
جانور۔
اِنِّیْ اَخَافُ عَلَيْكُمُ الْجَنَادِعَ - میں تم پر بلاؤں
سے ڈرتا ہوں۔
ذَاتُ الْجَنَادِعِ - آفت، مصیبت، بلا۔
جُنَيْدِعٌ - بلی
جَنْزٌ - جمع کرنا، ڈھانپنا۔
جَنَازَة یا جِنَازَة - میت مع چارپائی۔ بعضوں
نے کہا بکسرہ جیم میت اور بہ فتحہ جیم چارپائی یا
بالعکس۔
اِنَّ رَجُلاً كَانَ لَهُ امْرَأَتَانِ فَرُمِيَتْ فِي
جَنَازَتِهَا - ایک شخص کی دو جورویں تھیں
ایک مرگئی جیسے عرب لوگ کہتے ہیں رُمِيَ فِي
جَنَازَتِهِ یا طُعِنَ فِي جَنَازَتِهِ - جب اُس کے
مرنے کی خبر دیتے ہیں)۔
اِذَا جَنَزْتُمُوْهَا فَاٰذِنُوْنِیْ - امام حسن
بصریؒ نے کہا) جب تم اُس کی لاش کو تخت پر
رکھو تو مجھ کو خبر کرو۔
رَاَيْتُ اِبْنًا لِاَبِیْ عَبْدِ اللهِ فَطِيْمٌ دَرَجَ فَطُعِنَ
فِي جَنَازَةِ الْغُلَامِ فَمَاتَ - امام ابو عبداللہ
علیہ السلام کے ایک لڑکے کو میں نے دیکھا جسکو

عبداللہ فطیم کہتے تھے انھوں نے چلتے چلتے
کی یعنی وہ مرگئے (ایک روایت میں فِی جَنَابِ
الْغُلَامِ ہے، ایک میں فِی حَیٰوۃِ الْغُلَامِ
جَنَائِزُ - جنازہ کی جمع ہے۔
جَنَزَهٗ - اُس کو چھپالیا۔
جَنَفٌ - ایک طرف جھک جانا، ظلم کرنا، کسی کا ح
تلف کرنا۔
اَجْنَفَ - ظلم لیکر آیا جیسے اَلَامَ ملامت کی با
لایا۔
مَاتَجَانَفْنَا الْاِثْمَ - ہم نے عمداً گناہ نہیں
کسی کا حق ۔ نہیں مارا۔
اِنَّا نَرُدُّ مِنْ جَنَفِ الظَّالِمِ مِثْلَ مَا نَرُ
مِنْ جَنَفِ الْمُوْصِیْ - ہم ظالم کے ظلم کو اُ
طرح دفع کرتے ہیں جیسے وصیت کرنیوالے
ظلم کو رد کرتے ہیں (یعنی ایسی وصیت جس
وارثوں کی حق تلفی ہو اُس کو باطل اور لغو کر
ہیں)۔
يُرَدُّ مِنْ صَدَقَةِ الْجَانِفِ فِي مَرَضِ
مَا يُرَدُّ مِنْ وَصِيَّةِ الْمُجْنِفِ عِنْدَ مَ
بیماری کی حالت میں ظلم کرنے والے کی خیرا
اسیطرح رد کی جائے گی جیسے اُس کی وصیت
مرتے وقت۔ (جَانِفٌ اور مُجْنِفٌ دونوں
ایک معنی ہے۔ بعضوں نے کہا جانف خا
ہے وصیت میں ظلم کرنیوالے سے اور مجنف
ہر وہ شخص جو حق تلفی کرے حق کو چھوڑ کر با
کی طرف جائے)۔
مَا تَجَانَفْنَا فِيْهِ لِاِثْمٍ - (حضرت عمرؓ نے
لوگوں کے ساتھ رمضان کا روزہ کھول لی
سمجھ کر کہ سورج ڈوب گیا پھر سورج نکل آ

Marfat.com

(فرمایا ہم اُس کی قضا کرلیں گے) ہم نے عمداً اُس میں کوئی گناہ نہیں کیا۔

جَنْفَاءُ۔ ایک چشمہ ہے بنی فزارہ کا۔

جَنَقَ۔ منجنیق سے پتھر مارنا۔ منجنیق ایک ہتھیار ہے جس سے دشمن پر پتھر برساتے ہیں۔

اِنَّہٗ نَصَبَ عَلَی الْبَیْتِ مَنْجَنِیْقَیْنِ وَوَکَّلَ بِھِمَا جَانِقَیْنِ فَقَالَ اَحَدُ الْجَانِقَیْنِ عِنْدَ رَمْیِہٖ خَطَّارَۃٌ کَالْجَمَلِ الْفَنِیْقِ اَعْدَدْتُھَا لِلْمَسْجِدِ الْعَتِیْقِ۔ حجاج ظالم نے بیت اللہ پر دو منجنیقیں لگائیں اور اُن پر دو سنگ انداز کو مقرر کیا (جن کو منجنیق چلانے میں مہارت تھی ایک سنگ انداز اور دوسرا سنگ زرد برادر شغال) پتھر چلاتے وقت یہ شعر پڑھنے لگا اُسکا ترجمہ یہ ہے "یہ منجنیق بڑے عمدہ اونٹ کیطرح ہے میں نے اس کو پرانی مسجد (کعبۃ اللہ) کے لئے تیار کیا ہے ارے ظالم تجھ پر ہزار لعنت تو کس منہ سے اپنے تئیں مسلمان کہتا ہے"۔

وُضِعَ اِبْرَاھِیْمُ فِیْ مَنْجَنِیْقٍ۔ ابراہیم ؑ کو منجنیق میں بٹھا کر آگ میں پھینکا یا شیطان نے یہ ترکیب بتلائی تھی۔

جَنَّ یا جُنُوْنٌ یا جَنَانٌ۔ چھپانا، ڈھانپنا، تاریک ہونا، چھپ جانا، دیوانہ ہونا، جن یا آسیب چڑھ جانا۔

جِنٌّ۔ ایک مخلوق ہے جو فرشتوں سے اُتر کر آگ سے پیدا ہوئی ہے یہ اسم جمع ہے اُسکا واحد جِنّی اور جمع جِنَّۃٌ ہے۔

جَنِیْنٌ۔ جو بچہ پیٹ میں ہو اس کی جمع اَجِنَّۃٌ ہے۔

جَنَّۃٌ۔ باغ، بہشت، اُس کو جنت اسلئے کہتے ہیں کہ وہاں گھنے ہوئے درخت ہیں جو ہر چیز کو چھپائے ہوئے ہیں۔

جَنَّ عَلَیْہِ اللَّیْلُ۔ جب رات نے اُس کو چھپا لیا یعنی اندھیری چھاگئی۔

بَابُ ذِکْرِ الْجِنِّ وَثَوَابِھِمْ۔ جنات کا بیان اور اُس کا کہ جنوں کو بھی اُن کے نیک اعمال کا ثواب ملیگا (امام ابوحنیفہ رح نے کہا کہ جنوں کا ثواب یہی ہے کہ عذاب سے بچ جائیں لیکن اہل حدیث اور امام مالک رح اور جمہور علماء کہتے ہیں کہ جنوں کو بھی بہشت ملیگی اور وہاں کی نعمتیں)۔ کیونکہ اللہ تعالٰے نے فرمایا ولمن خاف مقام ربہ جنتان اور فرمایا ولکل درجات مما عملوا یہ جن اور انس دونوں کو شامل ہے۔

مترجم:۔ کہتا ہے ہمارے زمانہ میں ایک گمراہ فرقہ نکلا ہے جو جنات اور شیاطین کے وجود کا انکار کرتا ہے یہ فرقہ کافر ہے کیونکہ جن اور شیاطین کا وجود آیات متعددہ قرآنی اور احادیث متواترہ سے ثابت ہے اور صدہا ہزارہا اشخاص نے جنوں کو دیکھا ہے اور اُن کے افعال اور تصرفات مشاہدہ کئے ہیں یہ امر عقلاً محال معلوم ہوتا ہے کہ اتنے آدمی سب جھوٹے ہوں اگر یہ لوگ فلاسفہ کی تقلید سے جنوں کے وجود کا انکار کرتے ہیں تو فلاسفہ سب عقول اور ملائکہ اور نفوس کے قائل تھے یہاں تک کہ شیخ بو علی ابن سینا انکا پیر مرشد کہتا ہے کہ جن ایک ہوائی حیوان ہے جو اشکال مختلفہ میں ظاہر ہوسکتا ہے اور اگلے فلاسفہ سے منقول ہے کہ جن اور شیاطین بھی نفوس بشریہ ہیں جو بدن سے جدا ہو کر باعتبار خیر اور شر کے جن یا شیطان ہوجاتی ہیں، ابو وہب نے کہا جنوں کی اولاد ہوتی ہے

Marfat.com

وہ کھاتے پیتے ہیں، اور شیخ بدر الدین شبلی نے
ایک خاص کتاب جنوں کے حالات میں لکھی
ہے اُسکا نام آکام المرجان فی احکام الجان ہے
اور میرے بھائی مولوی بدیع الزمان صاحب
مرحوم نے ایک مسلمان جن سے ایک حدیث
سنی تھی جنہوں نے خاص آنحضرت ﷺ سے سنی
تھی (اُنکا نام شاہ سکندر بیان کیا تھا یا کچھ ایسا
ہے خوب مجھ کو یاد نہیں ہے) اور شاہ ولی اللہ
صاحبؒ نے جنوں کو دیکھا ہے اُن سے حدیث
سنی ہے اور ہمارے شیخ حافظ عبد العزیز صاحب
مرحوم محدث لکھنویؒ بیان کرتے تھے کہ اُنکے
پاس ایک جن حدیث پڑھنے کو آیا کرتے تھے
بہرحال جنوں کے وجود کا انکار کرنا تکذیب ہے
قرآن اور حدیث کی اور کفر صریح ہے اللہ تعالیٰ
اُس سے بچائے رکھے۔ ابن عربی نے کہا
مسلمانوں کا اجماع ہے اسپر کہ جن کھاتے پیتے
نکاح کرتے ہیں اُن کی اولاد ہوتی ہے۔
مترجم۔ کہتا ہے میں اس مقام پر چند آیات
قرآنی لکھ دیتا ہوں جن سے جنوں کا وجود صراحتاً
ثابت ہوتا ہے اور احادیث تو بے شمار ہیں اور
اجماع امت اُس کے علاوہ

(۱) یا معشر الجن والانس الم یاتکم رسل منکم الآیۃ۔
(۲) قال عفریت من الجن انا آتیک بہ قبل ان تقوم من مقامک الآیۃ
(۳) کان من الجن ففسق عن امر ربہ الآیۃ
(۴) ومن الشیاطین من یغوصون لہ ویعملون عملاً دون ذلک الآیۃ
(۵) والشیاطین کل بناء وغواص الآیۃ
(۶) وحق علیہم القول فی امم قد خلت من قبلہم من الجن والانس الآیۃ۔
(۷) اولئک الذین حق علیہم القول فی امم قد خلت من قبلہم من الجن والانس الآیۃ۔
(۸) واذ صرفنا الیک نفرا من الجن یستمعون القرآن الآیۃ۔
(۹) خلق الانسان من صلصال کالفخار وخلق الجان من مارج من نار الآیۃ
(۱۰) یا معشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا الآیۃ۔
(۱۱) فبای آلاء ربکما تکذبان۔
(۱۲) لم یطمثھن انس قبلہم ولا جان۔
(۱۳) قل اوحی الی انہ استمع نفر من الجن الآیۃ
(۱۴) وانہ کان رجال من الانس یعوذون برجال من الجن الآیۃ۔
(۱۵) من الجنۃ والناس۔
(۱۶) وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔
(۱۷) والجان خلقناہ من قبل من نار السموم۔

مذکورہ بالا آیات میں سے کسی ایک آیت کا انکار
بالاتفاق کفر ہے تو اتنی آیات اور احادیث متواترہ
اور اجماع قطعی کا انکار کیونکر کفر
نہ ہوگا۔

لَیْلَۃُ الْجِنِّ۔ وہ رات جس میں جن آپ کے
پاس آئے تھے دین کی باتیں سیکھنے کے لئے۔
یہ کئی راتیں تھیں کسی میں عبد اللہ بن مسعودؓ
آپ کے ساتھ تھے کسی میں نہ تھے انہوں نے
لمبے لمبے آدمیوں کی طرح جیسے زط کے لوگ
ہوتے ہیں) دیکھے۔

وَلِیَ دَفْنَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَحُمِلَ
عَلِیٌّ وَالْعَبَّاسُ۔ آنحضرت ﷺ کے دفن اور قبر میں

Marfat.com

چھپانے کا کل کام حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ نے کیا (غسل بھی انہوں ہی نے اور شقران نے دیا کہتے ہیں اسامہ بھی غسل میں شریک تھے)

جُعِلَ لَهُمْ مِنَ الصَّفِيحِ أَجْنَانٌ۔ آسمان سے اُن کے لئے پردے مقرر کئے گئے۔

أَجْنَانٌ۔ جمع ہے جَنَنٌ کی یعنی پردہ اور جَنَنٌ قبر کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ مردے کو چھپالیتی ہے۔

نَهَى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ۔ سفید رنگ کے پتلے سانپوں کے قتل سے آپ نے منع فرمایا یا اُن سانپوں کے قتل سے جو باریک پتلے گھروں میں رہتے ہیں کیونکہ یہ سانپ کاٹتے نہیں ہیں اور کسی کو نقصان پہنچاتے ہیں اسی طرح سبز رنگ کے پتلے سانپ جو درختوں پر پھرتے ہیں۔ یا سمندر کے سانپ، ہاں کالا ناگ یا دہامن، یا کوڑیالا یا دو منہ والا یا دم بریدہ، دو ٹپکے والا یہ سب زہریلے ہیں ان کو فوراً مار ڈالنا چاہئے۔

إِنَّ فِيهَا جِنَّانًا كَثِيرَةً۔ زمزم کے کنوئیں میں باریک سانپ بہت ہیں (آپ نے اُن کو قتل کا حکم، یا کنوئیں کا پانی صاف رہنے کے لئے نہ اس لئے کہ اُن میں زہر ہے اور اسی لئے دوسرے مقاموں میں اُن کے قتل کو منع فرمایا۔

جِنَّانُ الْجِبَالِ۔ پہاڑوں کے جن یعنی فسادی شیطانی آدمی۔

جُنَّةٌ۔ ڈھال، سپر۔

قَطَعَ فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ۔ ایک سپر کی قیمت میں آپ نے چور کا ہاتھ کاٹا (اس کی قیمت پانچ درم تھی یا ربع دینار)۔

كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَمِّكَ ظَهْرَ الْمِجَنِّ۔ عبداللہ بن عباس رض نے حضرت علی رض کو لکھا، تم نے اپنے چچازاد بھائی کے لئے سپر الٹ دی (یہ ایک مثل ہے اس مقام پر کہی جاتی ہے جب کوئی اپنے دوست کی دوستی چھوڑ دے اُس کے ساتھ رعایت اور مروت جو ہمیشہ کیا کرتا تھا نہ کرے۔

وُجُوهُهُمْ كَالْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ۔ اُن کے (یعنی ترکوں کے) منہ ایسے ہوں گے جیسے تہ بر تہ سپریں (سپر پر ایک چمڑا اور چڑھا دیں اُس کو موٹا کرنے کے لئے تو اُس کو مُطرقہ کہتے ہیں اسی طرح جوتی کو بھی جس میں دو یا تین تلے ملا کر سیے جائیں۔ نَعْلٌ مُطْرَقَةٌ کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ اُن کے منہ تہا بڑ تھوبڑ غلیظ ہوں گے)۔

نَعْلِي وَمِجَنِّي۔ میری جوتی میری سپر۔

اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ۔ روزہ سپر ہے (گناہوں کی، یا شیطان کے حملہ کی یا دوزخ کے آگ کی)۔

كَانُوا جُنَّةً۔ یہ بچے جو مر گئے دوزخ کی سپر ہیں۔

اَلْإِمَامُ جُنَّةٌ۔ امام سپر ہے جس کے سایہ اُس میں لوگ دشمنوں سے محفوظ رہتے ہیں بعضوں نے کہا امام جس کام کا حکم کرے اور کوئی اُس کو بجا لائے تو بجالانے والے پر کوئی گناہ نہ ہوگا اگر امام کا حکم ناحق ہوگا تو سارا گناہ اُسی کی گردن پر رہے گا مثلاً امام کسی کے قتل کا حکم دے اور کوئی قتل کر ڈالے تو قاتل پر کچھ گناہ نہ ہوگا بعضوں نے کہا اگر امام کا حکم برخلاف شرع ہو تو بجالانے والا بھی گنہگار ہوگا اور امام کے حکم کی اطاعت اُسی وقت لازم ہے جب وہ شرع کے موافق ہو اور یہی قول صحیح ہے۔

مترجم :۔ کہتا ہے اگر امام ظلم سے کسی مسلمان کو قتل کرنے کا حکم دے تو ہرگز اُس کو قتل نہ کرنا چاہئے گو خود قتل ہو جائے

Marfat.com

كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ - اُن دو شخصوں کی مثال جو لوہے کی زرہیں پہنے ہوں - ایک روایت میں جُبَّتَانِ ہے باء موحدہ سے - یعنی لوہے کے دو جُبے پہنے ہوں تَجِنُّ بَنَانَهٗ - اُس کی پوروں تک چھپالیتی ہے (انگلیاں چھپ جاتی ہیں) ایک روایت میں تُجِنُّ ثِيَابَهٗ ہے یہ راوی کی غلطی ہے -

نَهٰى عَنْ ذَبَائِحِ الْجِنِّ - جن یا آسیب کے لئے جانور کاٹنے سے آپ نے منع فرمایا (عرب کے مشرکوں کا قاعدہ تھا اور ہند کے مشرکوں کا بھی ابتک معمول ہے کہ کوئی مکان بنا چکنے کے بعد یا اُسکا پایہ ڈالنے پر یا کنواں کھودنے پر یا اُس میں سے پانی نکلنے پر ایک جانور کاٹتے ہیں اور اُنکا اعتقاد یہ ہے کہ ایسا کرنے سے شیطان یا آسیب کا نقصان نہ پہنچیگا آنحضرتؐ نے ایسے ذبیحوں سے منع فرمایا -

مترجم کہتا ہے کنواں کھودتے وقت دکن میں خواجہ خضر کے نام کا بکرا ذبح کرتے ہیں یہ بھی ذبائح جن میں داخل اور ممنوع ہے اگر خواجہ خضر کے نام پر ذبح کریں تب تو وہ جانور قطعی حرام ہوگا اور اگر خداوند کریم کے نام پر ذبح کریں اور یہ اعتقاد ہو کہ خواجہ خضر نقصان یا موت سے بچالیں گے تب بھی ایسا اعتقاد رکھنے والا مشرک ہوگا اور اُسکا ذبح کیا ہوا جانور حرام ہوگا -

اَيَشْتَكِيْ اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ - کیا ماعز جس نے زنا کا اقرار کیا تھا بیمار ہے یا دیوانہ ہے (یہ آنحضرتؐ نے ماعز کے گھر والوں سے پوچھا) -

لَوْ اَصَابَ ابْنُ اٰدَمَ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ جُنَّ - اگر آدمی کی ہر خواہش پوری ہوجائے تو وہ مستی اور غرور سے دیوانہ ہوجائے (اسی طرح اگر ہر ایک دعا اُس کی قبول ہوجائے) -

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ جُنُوْنِ الْعَمَلِ - اللہ میں اُس کام سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس آدمی کو جنون پیدا ہو یعنی عجب اور تکبر -

هٰذَا مُصَابٌ وَاِنَّمَا الْمَجْنُوْنُ الَّذِيْ يَضْرِبُ بِمَنْكِبَيْهِ وَيَنْظُرُ فِيْ عِطْفَيْهِ وَيَتَمَطّٰى فِيْ مِشْيَتِهٖ - یہ کم عقل ہے (یا اُس کی عقل میں ہوگیا ہے) مجنون وہ شخص ہے جو اپنے مونڈھے ہلاتا رہے اور دونوں طرف دیکھتا جائے اور چلتے اکڑتا اور ہاتھوں کو لمبا کرتا رہے -

كَانَ يَخِرُّ رِجَالٌ مِنْ قَامَتِهِمْ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ الْخَصَاصَةِ حَتّٰى يَقُوْلَ الْاَعْرَابُ مَجَانِيْنُ - کچھ لوگ بھوک کی وجہ سے نماز میں کھڑے کھڑے گرجاتے تھے عرب لوگ اُن کو دیوانہ کہتے۔ ایک روایت میں مَجَانُوْنَ ہے یہ روایت شاذ ہے جیسے یہ قرأت وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيَاطُوْنَ شاذ ہے مجانین مجنون کی جمع ہے -

جَنَانٌ - دل -

اَلْاِيْمَانُ تَصْدِيْقٌ بِالْجَنَانِ وَاِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَعَمَلٌ بِالْاَرْكَانِ - ایمان تین چیزوں کا نام ہے دل سے یقین کرنا زبان سے اقرار کرنا سے فرائض کا بجالانا -

جِنَانٌ - جمع ہے جَنَّةٌ کی یعنی بہشت -

وَلٰكِنَّهَا جِنَانٌ - بہشت کئی باغوں کا نام ایک باغ تھوڑے ہے (کہ تیرا بیٹا وہاں جائے گا) -

جَنَّةُ الْمَعْلٰى - مکہ کا قبرستان -

جَنَّةُ الْبَقِيْعِ - مدینہ کا قبرستان -

Marfat.com

...بِیْ جُنُوْنٌ - کیا میں دیوانہ ہوں۔ (یہ اُس شخص
...نے آنحضرت ص سے کہا جو غصے میں بھرا ہوا تھا
اور آنحضرت ص نے اُس کو اعوذ باللہ من الشیطان
الرجیم پڑھنے کا حکم دیا تھا شاید یہ شخص بالکل جاہل
...گنوار تھا یا منافق تھا۔

...اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ جَنَّتَیْنِ - بہشت میں دو باغ
ہیں۔

لَمَّا اَلْقٰی مُوْسٰی الْعَصَا صَارَتْ جَانًّا فِی الْاِبْتِدَاءِ
ثُمَّ صَارَتْ ثُعْبَانًا فِی الْاِنْتِہَاءِ - حضرت موسیٰ
نے جب عصا ڈالدی تو پہلے وہ ایک پتلا سانپ
ہو گئی پھر آخر میں اژدہا بن گئی۔ اسی لئے قرآن
شریف میں اُس کے لئے تین لفظ آئے ہیں. حَیَّۃٌ
اور جَانٌّ اور ثُعْبَانٌ یعنی دوڑ میں حَیَّہ تھی اور
چھپنے میں جَانّ اور نگل جانے میں ثعبان

...سُئِلَ الصَّادِقُ عَنْ جَنَّۃِ اٰدَمَ اَمِنْ
جِنَانِ الدُّنْیَا کَانَتْ اَمْ مِنْ جِنَانِ الْاٰخِرَۃِ
فَقَالَ کَانَتْ مِنْ جِنَانِ الدُّنْیَا تَطْلُعُ فِیْہَا
الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَلَوْ کَانَتْ مِنْ جِنَانِ
الْاٰخِرَۃِ لَمْ یَدْخُلْہَا اِبْلِیْسُ وَمَا اُخْرِجَ
مِنْہَا اٰدَمُ اَبَدًا - امام جعفر صادق علیہ وعلیٰ
آبائہ السلام سے پوچھا گیا آدم کی بہشت کیا دنیا کے
باغوں میں سے ایک باغ تھی یا آخرت کے باغوں میں
سے تھی؟ آپ نے فرمایا وہ دنیا کا ایک باغ تھی (کسی ایسے
کرہ جو ہمارے نظام شمسی میں ہے جیسے زہرہ مشتری وغیرہ)
...میں سورج اور چاند نکلتا تھا اگر آخرت کا باغ ہوتی تو ابلیس
...اس میں نہ جا سکتا نہ آدم وہاں سے کبھی نکلتے۔

...یَا رَسُوْلَ اللہِ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ
...ہُمَا الْیَوْمَ مَخْلُوْقَتَانِ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّ
رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ
دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَرَاَی النَّارَ لَمَّا عُرِجَ بِہٖ اِلَی
السَّمَاءِ قَالَ فَقُلْتُ لَہٗ اِنَّ قَوْمًا یَقُوْلُوْنَ
اِنَّہُمَا الْیَوْمَ مُقَدَّرَتَانِ غَیْرُ مَخْلُوْقَتَیْنِ
فَقَالَ مَا اُولٰٓئِکَ مِنَّا وَلَا نَحْنُ مِنْہُمْ مَنْ
اَنْکَرَ خَلْقَ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ فَقَدْ کَذَّبَ النَّبِیَّ
وَکَذَّبَنَا وَلَیْسَ مِنْ وَّلَایَتِنَا عَلٰی شَیْءٍ وَّ
یُخَلَّدُ فِیْ نَارِ جَہَنَّمَ - ابو الصلت ہروی نے حضرت
امام رضا علیہ وعلیٰ آبائہ السلام سے پوچھا آنحضرت
کے صاحبزادے مجھ کو بتلائیے کیا بہشت اور دوزخ
پیدا ہو چکے ہیں آج کے دن موجود ہیں فرمایا ہاں
آنحضرت ص معراج میں بہشت میں تشریف لیگئے
تھے اور آپ نے دوزخ کو بھی دیکھا تھا میں نے
کہا بعضے لوگ تو کہتے ہیں بہشت اور دوزخ آیندہ
پیدا ہوں گے اب نہیں ہیں فرمایا یہ لوگ ہم میں سے
نہیں ہیں نہ ہم کو اُن سے کوئی تعلق ہے جس نے
بہشت اور دوزخ کے وجود کا انکار کیا اُس نے
پیغمبر کو اور ہم اہل بیت رسالت کو جھٹلایا۔ وہ
ہماری ولایت میں نہیں ہے بلکہ ہمیشہ وہ دوزخ
میں رہے گا (اسی طرح جس نے جن یا آسمان یا
ملائکہ یا شیاطین کے وجود کا انکار کیا وہ بھی کافر ہے
ہمیشہ دوزخ میں رہیگا) امام ابو عبد اللہ علیہ
السلام سے مروی ہے۔ آنحضرت ص نے فرمایا جب
مجھ کو آسمان پر لے گئے تو میں بہشت میں گیا وہاں میں
نے سرخ یاقوت کا ایک محل دیکھا جس کے باہر سے
اندر کی اور اندر سے باہر کی سب چیزیں نظر آتی
تھیں اس میں موتی اور زمرد کی سکان تھے میں
نے جبرئیل ص سے پوچھا یہ محل کس کا ہے انہوں نے
کہا اُس کا جو کوئی اچھا کلام کہے (خوش اخلاق ہو نرمی
سے بات کرے) ہمیشہ روزہ رکھے اور محتاجوں کو

Marfat.com

کھانا کھلائے اور رات کو تہجد پڑھے جب لوگ سورہے ہوں یہ سنکر حضرت علیؑ نے عرض کیا یارسول اللہ آپ کی امت میں بھلا کسکو ان باتوں کی طاقت ہے آپ نے فرمایا علی نزدیک آجا وہ نزدیک گئے آپ نے فرمایا اچھا کلام کہنے سے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہنا مراد ہے، ہمیشہ روزہ رکھنے سے یہ مراد ہے کہ سارے رمضان کے روزے رکھے کوئی روزہ ناغہ نہ کرے، کھانا کھلانے سے یہ مطلب ہے کہ اپنے بال بچوں کے لئے محنت کرکے اتنا کمائے کہ وہ لوگوں کے سامنے اپنا منہ نہ کھولیں سوال نہ کریں، رات کو تہجد پڑھنے سے یہ مقصود ہے کہ عشا کی نماز پڑھے جب لوگ یعنی یہود اور نصارے سورہے ہیں۔

اِنَّ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی الْجَنَّۃِ عَلٰی صُوَرِ اَبْدَانِھِمْ لَوْ رَاَیْتَہٗ لَقُلْتَ فُلَانٌ۔ مومنوں کی روحیں بہشت میں اُنہی صورتوں پر ہوں گی جو دنیا میں اُنکے جسم کی تھیں اگر تو اُن میں سے کسی کو دیکھے تو کہدیگا یہ فلاں شخص ہے (تو مرنے کے بعد روح کو ایک جسم برزخی بعینہ دنیا کے جسم کے شکل پر ملتا ہے اگر یہ نہ ہو تو ارواح میں ایک دوسرے کی شناخت کیونکر ہو مجمع البحرین میں ہے کہ اس حدیث میں بہشت سے دنیا کی کوئی باغ مراد ہے جہاں پر سورج نکلتا ہے اور ڈوبتا ہے اور ائمہ اہل بیت علیہم السلام کا کلام اسپر دلالت کرتا ہے مترجم ۔ کہتا ہے ممکن ہے کہ یہ بہشت ہمارے ہی نظام شمسی میں زہرہ یا مشتری یا مریخ یا زحل یا اور کسی ستارے پر ہو وہاں قیامت تک مومنوں کی روحیں رکھی جاتی ہوں۔ مجمع البحرین میں ائمہ اہلبیت علیہم السلام سے منقول ہے کہ بہشت آسمان میں ہے اور دوزخ زمین میں ہے اور طول زمین سے آسمان تک ہے)۔

یَا مُوْسٰی اِتَّخِذْنِی جُنَّۃً لِلشَّدَائِدِ۔ اے موسیٰ مجھکو سختیوں اور بلاؤں کی سپر بنا (ہر بلا اور مصیبت سے میری پناہ مانگ)۔

لَا یُطَوِّلَنَّ اَحَدُکُمْ شَعْرَ اِبْطَیْہِ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَتَّخِذُہٗ مِجَنًّا یَسْتَتِرُ بِہٖ۔ کوئی تم میں سے اپنے بغل کے بال لمبے نہ کرے، کیونکہ شیطان ان بالوں کو اپنی ڈھال بناتا ہے (اُن کی آڑ میں چھپا رہتا ہے)۔

جَنَاجِنُ۔ سینہ کی ہڈیاں۔

جِنْجِنٌ اور جِنْجِنَۃٌ۔ یہ بھی اُسی معنی میں ہے اور یہ جناجن کا مفرد ہے۔

مَنْجَنُوْن۔ چرخ پانی کھینچنے کا۔

جَنَۃٌ۔ بُرْدُقَان یا بُرْتُقَان۔ پہلے یہ درخت پرتگال کے ملک میں ہوتا تھا اس لئے اسکا نام برتقان رکھا گیا عام لوگ اُسکو برْدُقان کہتے ہیں اُسکا پھل کھٹ مٹھا ہوتا ہے۔

جُنْجُنِیْ۔ ایک بیل ہے جس کو خیزران یا اسطوس کہتے ہیں نرم خوشبودار، فرزدق شاعر امام زین العابدین کی تعریف میں کہتا ہے فِیْ کَفِّہٖ جُنْجُنِیٌّ رِیْحُہٗ عَبِقٌ مِنْ کَفِّ اَرْوَعَ فِیْ عِرْنِیْنِہٖ شَمَمٌ۔ اُن کی ہتھیلی میں جنجنی ہے جس کی خوشبو ایک خوبصورت خوش منظر کی ہتھیلی سے پھیل رہی ہے جسکی ناک اوپر سے اٹھی ہوئی ہے (جو سرداروں اور شریف لوگوں کی نشانی ہے)۔

جَنْیٌ۔ اِجْتِنَاء یا جَنَایَۃٌ۔ درخت سے میوہ توڑنا۔

جِنَایَۃٌ۔ قصور کرنا، جرم کرنا۔

لَا یَجْنِیْ جَانٍ اِلَّا عَلٰی نَفْسِہٖ۔ ہر ایک قصور

Marfat.com

مواخذہ قصور کرنے والے ہی سے ہوگا (اُس باپ یا بیٹے یا دوسرے عزیزوں سے کوئی مواخذہ نہ ہوگا۔ قانون عقل کا بھی یہی منشا ہے)۔

لَا یَجْنِیْ وَالِدٌ عَلٰی وَلَدِہٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ عَلٰی وَالِدِہٖ۔ باپ کے قصور کا مواخذہ بیٹے سے اور بیٹے کے قصور کا مواخذہ باپ سے نہ ہوگا۔

لَا یَجْنِیْ عَلَیْكَ وَلَا تَجْنِیْ عَلَیْہِ۔ تیرے بیٹے کے قصور کا تجھ سے اور تیرے قصور کا تیرے بیٹے سے مواخذہ نہ ہوگا (جیسے جاہلیت کا قاعدہ تھا کہ باپ کے قصور میں بیٹے کو اور بیٹے کے قصور میں باپ کو پکڑ لیتے تھے اور سزا دیتے تھے اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں فرمایا وَلَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھانیکا

هٰذَا جَنَایَ وَخِیَارُہٗ فِیْہِ اِذْ كُلُّ جَانٍ یَدُہٗ اِلٰی فِیْہِ۔ یہ میوہ میرا چنا ہوا ہے عمدہ عمدہ میوہ بھی اسی میں ہے جب دوسرے چننے والے کا ہاتھ اُس کے منہ کی طرف جاتا تھا (وہ عمدہ عمدہ کھا لیتا اور برا اسراے کرآتا۔ یہ حضرت علی کا قول ہو اصل میں یہ ایک مثل ہے اُس وقت سے نکلی جب جذیمہ نے اپنے بھانجے اور دوسرے لوگوں کو میوہ چننے کے لئے بھیجا، دوسرے لوگوں نے تو کیا کیا اچھا اچھا خود کھا گئے برا سراے کرآئے اور جذیمہ کا بھانجہ عمدہ عمدہ سب اپنے ماموں کے پاس لے کرآیا اور یہ جملہ کہنے لگا اُس وقت سے یہ مثل ہوگئی حضرت علی رض کا مطلب یہ ہے کہ میں نے مسلمانوں کے مال میں سے کچھ کھا نہیں لیا اب اسی کو مفید کاموں میں لگایا اور اپنے محل میں صرف کیا)۔

جَنًا۔ وہ میوہ جو چنا جائے اُس کی جمع اَجْنٍ آتی ہے جیسے عصا کی اَعْصٍ آتی ہے۔

اُھْدِیَ لَہٗ اَجْنٍ زُغْبٌ۔ آپ کو تازہ ککڑیاں چنی ہوئیں تحفہ بھیجی گئیں، مشہور روایت اَجْرٍ ہے جیسے اوپر باب الجیم مع الرا میں گذر چکا۔

فَلَا عَادَ تَجَنَّاً عَلَیْہِ۔ ابوبکر صدیق رض نے ابوذر غفاری رض کو دیکھا انکو بلایا اور اُن پر جھک گئے (اُن سے سرگوشی کی) یہ جَنَأ یَجْنَؤُ سے ہے بعضوں نے کہا جَنَأَ یَجْنَأُ سے ابن اثیر نے کہا خنا بھی ہو سکتا ہے جانے حلی سے۔

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الْوَاوِ

جَوْبٌ۔ کاٹنا، پھاڑنا۔

تَجْوِیْبٌ۔ جیب بنانا۔

مُجَاوَبَۃٌ۔ جواب دینا جیسے اِجَابَۃٌ ہے، اللہ کا ایک نام مجیب بھی ہے یعنی دعا اور سوال قبول کرنے والا دینے والا۔

مَنْ یَدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبُ لَہٗ۔ کون مجھ سے دعا کرتا ہے میں اُس کی دعا قبول کروں اُس کی حاجت پوری کروں۔

اِجَابَۃُ الدَّاعِیْ۔ دعوت قبول کرنا۔ کرمانی نے کہا ولیمہ کی دعوت قبول کرنا واجب ہے بشرطیکہ کوئی عذر نہ ہو اور وہاں خلاف شرع باتیں اور ریشمی فرش فروش وغیرہ گانا بجانا ناچ رنگ وغیرہ نہ ہوں، دوسری دعوتیں قبول کرنا جمہور علمار کے نزدیک مستحب ہے۔

اَجِبْ رَبَّكَ۔ اپنے پروردگار کا بلاوا قبول کر (مطلب یہ ہے کہ میں آپ کی روح قبض کرنے کو آیا ہوں)۔

اَجِبْ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ امیر المؤمنین نے

Marfat.com

تم کو یاد کیا ہے چلو حاضر ہو۔
فَقُولُوا اٰمِین یُجِبْکُمُ اللّٰہُ۔ آمین کہو اللہ تعالٰے تمہاری دعا قبول کریگا۔
فَیُجِیْبُنِیْ مَلَکٌ۔ مجھ کو ایک فرشتہ جواب دے گا ایک روایت میں فَیَجِیْئُنِیْ مَلَکٌ ہے یعنی ایک فرشتہ میرے پاس آئے گا۔
حَتّٰی صَارَتِ الْمَدِیْنَۃُ مِثْلَ الْجَوْبَۃِ یا حَتّٰی رَاَیْتُ الْمَدِیْنَۃَ مِثْلَ الْجَوْبَۃِ۔ مدینہ ایک گول گڈھے کے مانند ہو گیا گرداگرد ابر بیچ میں کھلا ہوا۔
فَانْجَابَ السَّحَابُ عَنِ الْمَدِیْنَۃِ یا فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِیْنَۃِ حَتّٰی صَارَ کَالْاِکْلِیْلِ مدینہ سے ابر ہٹ گیا اور تاج کی طرح ہو گیا (گول گردہ بیچ میں خالی)۔
اَتَاہُ قَوْمٌ مُجْتَابِی النِّمَارِ۔ آپ کے پاس کچھ لوگ آئے جو چیتوں کی کھالیں پہنے ہوئے تھے
اَخَذْتُ اِھَابًا مَعْطُوْنًا فَجَوَّبْتُ وَسْطَہٗ وَاَدْخَلْتُہٗ فِیْ عُنُقِیْ۔ میں نے ایک بھٹی پرانی بدبودار کھال لی اُس کو بیچ میں سے چیرا اپنے گلے میں ڈال لیا (یہ حضرت علی کا قول ہے)۔
وَاَمَّا ھٰذَا الْحَیُّ مِنْ اَنْمَارٍ فَجَوْبُ اَبٍ وَاَوْلَادُ عِلَّۃٍ۔ انمار میں سے یہ قبیلہ کے لوگ ایک باپ سے تراشے گئے ہیں (ایک باپ کی اولاد ہیں) مائیں الگ الگ ہیں۔
اِنَّمَا جِیْبَتِ الْعَرَبُ عَنَّا کَمَا جِیْبَتِ الرَّحَاءُ عَنْ قُطْبِھَا۔ ابو بکر صدیق رض نے سقیفہ کے دن کہا ہم لوگوں سے تو عرب اسطرح پھاڑے گئے ہیں جیسے چکی کا پاٹ کھونٹے سے۔ مطلب یہ ہے کہ قریش کے لوگ عرب کے مرکز اور بیچا بیچ ہیں اور سارے عرب اُن کے حوالی موالی گرداگرد ہیں۔
جَوَّابُ لَیْلٍ سَرْمَدٍ۔ بڑی لمبی رات کا کاٹنے والا (راتوں کو سفر کرنے والا بہادر دلیر)۔
اَیُّ اللَّیْلِ اَجْوَبُ دَعْوَۃً قَالَ جَوْفُ اللَّیْلِ الْغَابِرِ اَجْوَبُ۔ آنحضرت ص سے پوچھا گیا رات کے کون سے حصہ میں دعا جلدی قبول ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا آدھی رات گذر جانے پر جو حصہ باقی رہتا ہے اس میں دعا جلدی قبول ہوتی ہے۔
فَسَمِعْنَا جَوَابًا مِنَ السَّمَاءِ فَاِذَا بِطَائِرٍ اَعْظَمَ مِنَ النَّسْرِ۔ ہم نے آسمان سے اُترنے کی پھڑپھڑاہٹ سنی کیا دیکھتے ہیں گدھ سے بھی بڑا ایک پرندہ ہے۔
جَوَابٌ۔ پرندے کے گرنے کی آواز
وَاَبُوْ طَلْحَۃَ مُجَوِّبٌ عَلَیْہِ بِجَحْفَۃٍ۔ (جنگ احد میں) ابو طلحہ انصاری آنحضرت ص پر ایک سپر کی آڑ کیے ہوئے تھے ایسا نہ ہو آپ کو (کافروں کا) کوئی تیر لگ جائے۔
فَلَمْ حَتّٰی جَاوَبَہُ الْجِبَالُ۔ تکبیر اس زور سے کہی کہ پہاڑوں نے جواب دیا (یعنی گونج اُٹھے)۔
اَسَاءَ سَمْعًا فَاَسَاءَ اِجَابَۃً۔ اُسکا سننا بُرا ہے جواب دینا بھی بُرا۔
اَنْسَکُ النَّاسِ اَنْصَحُھُمْ جَیْبًا۔ سب لوگوں میں زیادہ عابد وہ ہے جو امانتدار ہو جس کا سینہ اُس کو برا بُرا کہے وعدہ خلافی اور بے ایمانی نہ کرے۔
رَجُلٌ نَاصِحُ الْجَیْبِ۔ امانت دار ایماندار مرد۔
فَاَجَابَہٗ مَنْ کَانَ فِیْ اَصْلَابِ الرِّجَالِ

انما حاج النساء نبیك اللھم لبیك - جتنے
لوگ اپنے باپوں کی پشت اور ماؤں کے پیٹ میں
تھے (یعنی قیامت تک پیدا ہونیوالے تھے اور
اُن کی قسمت میں حج تھا) انہوں نے جواب دیا
لبیک کہہ کر۔

مامن مسلم ینذ عو بدعاء الا استجیب
لہ فاما ان یعجل لہ فی الدنیا او یدخر
لہ فی الاخرۃ واما ان یکفر لہ من
ذنوبہ۔ جو مسلمان کوئی دعا کرتا ہے تو اس
کی دعا قبول ہوتی ہے یا تو جلدی سے دنیا میں ہی
اُسکا مطلب پورا ہوتا ہے یا آخرت کے لئے اُٹھا
رکھی جاتی ہے وہاں مطلب پورا ہوگا یا اُسکے
گناہوں کا کفارہ ہوجاتی ہے (بہر حال مومن
کی دعا اللہ تعالےٰ ضائع نہیں ہونے دیگا)

اذا دعی بہ اجاب۔ جب اُس نام کو لے کر
دعا کیجائے تو اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے

لاجبت الداعی۔ میں بُلانے والے کے ساتھ
ہو لیتا (حضرت یوسفؑ کی طرح مجھ سے صبر نہ
ہو سکتا)۔

یجیب اللہ غیرۃ وھو صائم۔ آپ روزے
کیحالت میں بھی دعوت قبول کر لیتے (وہاں تشریف
لیجاتے پھر روزہ کھول ڈالتے (بقول شخصے کفارۂ
یمین سہل دل آزردن دل دوستان جہل) یا دعوت
کرنے والے کو دعا دیکر چلے آتے۔ ہمارے زمانہ
میں بعضے جاہل ایسے نکلے ہیں جو اپنے تئیں اہل
حدیث میں بڑا متقی اور پرہیزگار خیال کرتے ہیں۔
ذری ذری سی باتوں پر اپنے بھائیوں کی دعوت
میں نہیں جاتے یا بن کھائے واہ اللہ کر خفا ہو کر
چلے آتے ہیں بھائی مسلمانوں کا دل دکھلاتے ہیں
ارے بھائیو نرمی اور ملائمت اور محبت سے نصیحت
کرو دل دکھانا اچھا نہیں تم اہل حدیث اسوقت
بنوگے جب اخلاق اور عادات اور معاشرت میں
بھی آنحضرت ﷺ کی پیروی کروگے صرف آمین بالجہر
اور رفع یدین سے تم اہل حدیث نہیں ہو سکتے۔
کبر اور نفسانیت اور غصہ کو توڑو تواضع اور انکسار
اختیار کرو)۔

اذا دعی احدکم الی طعام فلیجب۔ جب
تم میں کسی کو کھانے کی ضیافت (دعوت) دیجائے
تو قبول کرے (اُس حدیث سے بعضوں نے دعوت
کا قبول کرنا واجب کہا ہے کیونکہ امر وجوب کیلئے
ہوتا ہے جبتک کوئی قرینہ وجوب کے مخالف نہ ہو
بہر حال سنت ہونے میں تو کسی کو کلام نہیں)۔

لا توافقوا ساعۃ تسال فیھا فیستجیب
(اپنے تئیں کوسانہ کرو) ایسا نہ ہو وہ وقت ایسا
ہو جس میں کوئی دعا کرے تو اُسکی دعا قبول ہو جاتی ہے

جوث۔ قبہ، بکری کا اوجھڑا۔

جوثہ۔ ایک مقام کا نام ہے یا قبیلہ کا۔

جواثی۔ ایک گاؤں ہے بحرین میں جہاں مسجد
نبوی کے بعد سب سے پہلے جمعہ ادا کیا گیا تھا۔

اصابہ صلی اللہ علیہ وسلم جوثۃ آنحضرت ﷺ
کو احتیاج ہوئی۔ ایک روایت میں اسی طرح ہی
مگر یہ راوی کی غلطی ہے صحیح جوبۃ ہے۔

جوح۔ ہلاک کرنا، جڑسے اکھیڑ ڈالنا، خربوزہ۔

اجتیاح۔ ہلاک کرنا۔

ان ابی یرید ان یجتاح مالی۔ میرا باپ
چاہتا ہے کہ میرا مال تلف کر ڈالے (یعنی بیجا صرف
کرتا ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا تو اور تیرا مال دونوں
تیرے باپ کے ہیں۔ یعنی مال کی کیا حقیقت ہے

Marfat.com

تیری ذات بھی اُسی کی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ باپ کی ہر حال میں خبرگیری اور اُس کو نان و نفقہ دینا ضرور ہے)۔

اَعَاذَکُمُ اللّٰہُ مِنْ جَوَائِحِ الدَّهْرِ۔ اللہ تعالیٰ تم کو زمانہ کی آفتوں سے محفوظ رکھے (بچائے رکھے)

نَهٰی عَنْ بَیْعِ السِّنِیْنَ وَ وَضَعَ الْجَوَائِحِ۔ ایک روایت میں ہے۔ وَاَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ۔ کئی سال کے میووں کے بیچنے کو منع فرمایا۔ کیونکہ اس میں دھوکا ہے معلوم نہیں ان سالوں میں میوہ پیدا ہوتا ہے یا نہیں اور کتنا پیدا ہوتا ہے اور آپ نے آفت ارضی اور سماوی سے جو نقصانات میوہ خریدنے والوں کو ہوں اُن کو مجرا دینا یا مجرا دینے کا حکم دیا امام احمد اور اہل حدیث کے نزدیک یہ امر وجوب کے لئے ہے۔

وَشَفَا جَائِحَ صَدْرِیْ۔ میرے سینہ کی خلش کو اچھا کر دیا۔

فِتْنَةٌ مُبِیْرَةٌ جَائِحَةٌ۔ فتنہ تباہ کرنے والا برباد کرنے والا۔

جَیْحُوْنُ وَسَیْحُوْنُ وَالنِّیْلُ وَالْفُرَاتُ مِنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ۔ جیحون اور سیحون اور نیل اور فرات بہشت کی نہریں ہیں (جیحون ایک دریا ہے جو خراسان کے ملکوں پر گذر کر خوارزم میں آتا ہے وہاں سے بحیرہ کاسپین میں گر جاتا ہے)۔

جَیْحَانُ اَحَدُ الْاَنْهُرِ الثَّلٰثَةِ الَّتِیْ خَرَقَهَا جِبْرِیْلُ بِاِبْهَامِهٖ۔ جیحان اُن تین ندیوں میں سے ہے جن کو حضرت جبرئیل ؑ نے اپنے انگوٹھے سے پھاڑ ڈالا۔

جَیْحَانُ هُوَ نَهْرُ بَلْخٍ۔ جیحوں بلخ میں ایک نہر (جو ایران اور توران کی حد ہے)۔

جُوْدَةٌ یا جُوْدَةٌ۔ عمدہ ہونا، بہتر ہونا۔

جُوْدٌ۔ سخاوت کرنا۔

جَوَاد۔ سخی، تیز رو گھوڑا۔

جُوَادٌ۔ پیاس۔

جَوْد۔ زور کا مینہ

اِجَادَةٌ۔ عمدہ خبر لانا، عمدہ بات کہنا۔

تَجْوِیْدٌ۔ اچھا کرنا، عمدہ کرنا۔

مُجَاوَدَةٌ۔ سخاوت میں فخر کرنا۔

بَاعَدَهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا لِلْمُضَمَّرِ الْمُجِیْدِ۔ اللہ تعالیٰ دوزخ سے اُس کو اتنا دور کر دے گا جتنی دور تیار کیا ہوا تیز رو گھوڑے والا ستر برس میں جائے۔

وَمِنْهُمْ مَنْ یَمُرُّ کَاَجَاوِیْدِ الْخَیْلِ۔ بعضے لوگ پل صراط پر سے عمدہ تیز رو گھوڑوں کی طرح گذر جائیں گے۔ اَجَاوِیْد اَجْوَاد کی جمع ہے اَجْوَاد جمع ہے جَوَاد کی۔

اَلتَّسْبِیْحُ اَفْضَلُ مِنَ الْحَمْلِ عَلٰی عِشْرِیْنَ جَوَادًا۔ سبحان اللہ کہنا بیس عمدہ گھوڑے اللہ کی راہ میں سواری کے لئے دینے سے بہتر ہے۔

فَسِرْتُ اِلَیْهِ جَوَادًا۔ میں تیز رو گھوڑے کی طرح اُس کی طرف چلا۔ بعضوں نے کہا مراد سیر اجواد ہے جیسے عرب لوگ کہتے ہیں یعنی عَقَبَةٌ جَوَادًا۔ ہم دور کی گھاٹی تک گئے۔

وَلَمْ یَاْتِ اَحَدٌ مِنْ نَاحِیَةٍ اِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ۔ جو کوئی کسی طرف سے آیا اُس نے یہی بیان کیا کہ خوب بارش ہوئی۔

تَرَکْتُ اَهْلَ مَکَّةَ وَقَدْ جِیْدُوْا۔ میں نے مکہ والوں کو اس حال میں چھوڑا کہ اُن پر خوب بارش ہو چکی تھی۔

فَاِذَا اِبْنُهُ اِبْرَاهِیْمُ یَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ۔

Marfat.com

دیکھا تو آپ کے صاحبزادے ابراہیم دم چھوڑ رہے ہیں (مرنے کے قریب ہے)

فَتَجَوَّدْتُ لَهَا الْعَ - میں نے اُس میں سے عمدہ چنکر تمہارے لئے رکھی۔

وَإِذَا أَنَا بِجَوَادٍ - یکایک میں بڑے بستوں میں تھا۔ یہ حدیث بحث جد میں مذکور ہو چکی ہے اور وہی اُسکا مقام تھا مگر صاحب نہایہ نے ظاہر لفظ کے لحاظ سے یہاں بھی بیان کر دی ہے۔

وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ - آنحضرتؐ کے بہت سخی ہونے کا وقت رمضان میں تھا اجود مایکون کان کا اسم ہے اور فی رمضان خبر ہے اور ما مصدریہ ہے یعنی کان کونہ اجود کا نانی رمضان۔ بعضوں نے اجود کو منصوب پڑھا ہے اس صورت میں وہ کان کی خبر ہوگی اور اسم کان کا ایک ضمیر مستتر ہوگی جو آنحضرتؐ کی طرف پھرتی ہے۔ بعضوں نے ما کو موصولہ یا موصوفہ بھی کہا ہے۔

أَجْوَدَ وَأَجَدَّ حَتَّى انْتَهَى - سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ محنت کرنے والے مرتے دم تک۔

دَسَيْرَ الرَّاكِبِ الْجَوَادَ - اُس سوار کی چال سے جو عمدہ تیز گھوڑے پر سوار ہو تو جواد مفعول ہے راکب کا۔

جُوْدِیُّ - ایک پہاڑ ہے جزیرہ دجلہ اور فرات میں وہیں حضرت نوحؑ کی کشتی ٹھہری تھی۔

وَكَانَتْ تِلْكَ أَجْوَدَ وَأَجْوَدَ - یہ گلے لگانا سب سے اچھا تھا بہت اچھا تھا۔

مَسِيْرَةُ الرَّاكِبِ الْمُجَوِّدِ - اچھے شہسوار کی مسافت۔

جُدْ تَسْلَمْ - زمزم کھودنے میں محنت کر تو سلامت رہے گا کوئی نقصان تجھ کو نہ پہنچیگا۔

جَيِّدٌ - اصل میں جَيْوِدٌ تھا یعنی عمدہ، اُسکی جمع جیادٌ ہے۔

إِنْ كُنْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْمَخْلُوْقِ فَإِنَّ الْجَوَادَ الَّذِیْ يُؤَدِّیْ مَا افْتُرِضَ عَلَيْهِ وَالْبَخِيْلُ الَّذِیْ يَبْخَلُ بِمَا افْتُرِضَ عَلَيْهِ وَإِنْ كُنْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْخَالِقِ فَهُوَ الْجَوَادُ إِنْ أَعْطٰی وَهُوَ الْجَوَادُ إِنْ مَنَعَ - امام حسن علیہ السلام طواف کر رہے تھے ایک شخص نے آپ سے پوچھا جواد کس کو کہتے ہیں فرمایا اگر تو مخلوق میں پوچھتا ہے کہ جواد کون ہے تو جواد وہ ہے جو فرض حقوق ادا کرے (مثلاً زکوٰۃ، نفقہ اہل و عیال و اقارب وغیرہ) اور بخیل وہ ہے جو ان حقوق کو ادا نہ کرے اور اور اگر تو خالق میں پوچھتا ہے تو وہ ہر حال میں جواد ہے دے یا نہ دے (کیونکہ اگر اُس نے دیا تو اپنا مال دیا اور اگر نہ دیا تو بندے کا کوئی حق اُس کے ذمہ پر نہ تھا یعنی بندے کا کوئی قرض اُس پر نہیں آتا تھا)۔

اِمَامٌ جَوَّادٌ - محمد بن علی بن موسیٰ الرضا علیہم السلام کا لقب ہے جو بارہ اماموں میں سے ہیں، سنہ ۱۹۵ھ میں پیدا ہوئے اور سنہ ۲۲۰ھ میں انتقال فرمایا آپ کی عمر شریف کل پچیس برس دو مہینے اٹھارہ دن کی ہوئی اور اپنے جد امجد امام موسیٰ کاظمؑ کے پاس دفن ہوئے کہتے ہیں جب آپ کی عمر دس سال کی تھی اُس وقت تیس ہزار مسئلے آپ سے پوچھے گئے آپ نے سب کا عمدہ جواب دیا۔

Marfat.com

وَاَخْلَفْتَنَا مَخَايِلَ الْجَوْدِ۔ اور تو نے ایک کے
پیچھے ایک خوب برسنے والے ابر بھیجے۔
مَا اَجْوَدَ هٰذِهٖ۔ یہ کیا عمدہ ہے (جسکا ثواب اتنا
بڑا ہے)۔
وَالَّذِیْ قَبْلَهَا اَجْوَدُ۔ اس سے پہلے جو ہے وہ
اس سے بھی عمدہ ہے (یعنی وضو کے بعد اشہد
ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ الخ کہنا)
کَیْفَ لِلْاَحْیَاءِ قَالَ اَجْوَدُ وَاَجْوَدُ۔ یہ دعا
زندوں کے لئے کیسی ہے انھوں نے کہا عمدہ
اور نہایت عمدہ۔
مَنْ اَجْوَدُ جُوْدًا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ
قَالَ اللّٰهُ اَجْوَدُ جُوْدًا ثُمَّ اَنَا اَجْوَدُ بَنِیْ
اٰدَمَ وَاَجْوَدُهُمْ بَعْدِیْ رَجُلٌ عَلِمَ عِلْمًا
فَنَشَرَهٗ يَاْتِیْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَمِيْرًا وَحْدَهٗ
آنحضرت ؐ نے صحابہ رض سے پوچھا سب سے بڑھ
کر سخی کون ہے انھوں نے عرض کیا اللہ اور اسکا
رسول خوب جانتا ہے فرمایا سب بڑھ کر سخی پروردگار
ہے پھر سارے آدمیوں میں زیادہ سخی میں ہوں۔
اور میرے بعد زیادہ سخی وہ ہے جس نے (دین کا)
ایک علم حاصل کیا پھر اس کو لوگوں میں پھیلا دیا
(تعلیم اور تدریس یا تالیف اور تصنیف اور
ترجمہ اور طبع وغیرہ سے) قیامت کے دن ایسا
شخص اکیلا ایک امیر بن کر آئیگا (یعنی ایک جماعت
کو لئے ہوئے جسکا وہ امیر ہوگا۔ دوسری روایت
میں یوں ہے يُبْعَثُ اُمَّةً وَحْدَهٗ وہ ایک امت بن کر
اٹھیگا اللہ کی قدرت سے یہ کچھ بعید نہیں ہے کہ
ایک کے ہزاروں کردے ہزاروں کو ایک
کردے)۔
جَوْرٌ۔ جھک جانا، ظلم کرنا۔

جِوَارٌ۔ پناہ چاہنا ہمسایہ بننا جیسے جَوَارٌ
ہمسایہ بننا، اعتکاف کرنا۔
مُجَاوَرَةٌ۔ کہیں پڑا رہنا مثلاً کعبہ کے پاس یا
قبر کے پاس۔
غَيْظُ جَارَتِهَا۔ سوکن کو غصہ دلانے والی (یعنی
حسن وجمال کی وجہ سے سوکن اس سے جلتی ہی)
كُنْتُ بَيْنَ جَارَتَيْنِ لِیْ۔ میں دو سوکن عورتوں
کا شوہر تھا۔
لَا يَغُرَّنَّكِ اَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِیَ اَوْسَمَ وَ
اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ مِنْكِ۔ حضرت عمر رض نے اپنی صاحبزادی
ام المومنین حفصہ رض سے کہا) تو کہیں دھوکا نہ کھائیو
اس بھروسے میں نہ آئیو تیری سوکن یعنی حضرت عائشہ
آنحضرت کو تجھ سے زیادہ محبوب اور تجھ سے بڑھ
کر خوبصورت اور گوری چٹی ہیں (تو ان کی دیکھا دیکھی
کر جس طرح وہ آنحضرت ؐ سے پیش آتی ہیں اس
طرح تو بھی پیش آئے تیری بات اور ان کی بات
اور)۔
كُنْ لِیْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ اَجْمَعِيْنَ۔
مجھ کو اپنے سارے مخلوق کے شر سے بچائے رکھ۔
عَزَّ جَارُكَ۔ جس نے تیری پناہ لی وہ عزت والا
ہوا (اسکو کوئی ذلیل نہیں کر سکتا)۔
وَذَكَرَ مِنْ جِيْرَانِهٖ۔ اور اپنے پڑوسیوں کی
محتاجی کا حال بیان کیا۔
اِنِّیْ جَارٌ لَّكُمْ۔ میں تمہارا بچانے والا ہوں۔
جَارٌ۔ ایک شہر کا بھی نام ہے سمندر کے
کنارے۔
وَيُجِيْرُ عَلَيْهِمْ اَدْنَاهُمْ۔ مسلمانوں میں ایک
ادنیٰ شخص بھی (جیسے غلام یا لونڈی یا عورت)

Marfat.com

کسی کافر کو پناہ دے تو سب مسلمانوں کی طرف سے اُس کو پناہ ملے گی (کوئی اُس کو مار نہ سکیگا۔ یہ اسلام کی عزت رکھنے کے لئے ہے)۔

كَمَا تُجِيْرُ بَيْنَ الْبُحُوْرِ۔ جیسے تو ایک دریا کو دوسرے دریا سے روکتا ہے (دونوں کو ملنے نہیں دیتا)۔

اُحِبُّ اَنْ تُجِيْرَ ابْنِيْ بِرَجُلٍ مِّنَ الْخَمْسِيْنَ میں یہ چاہتا ہوں کہ پچاس آدمیوں میں جن سے تم قسم لینا چاہتے ہو ایک میری بیٹی کو قسم نہ دو اُس کو قسم سے معاف کر دو ایک روایت میں تجیز ہے زاء معجمہ سے۔ یعنی اُس کو قسم نہ کھانے کی اجازت دو۔

وَذَكَرَ جَوَارَهٗ۔ اور اُس کی ہمسایگی کا ذکر کیا۔ قتبی نے کہا جَوَارَهٗ بکسرہ جیم زیادہ فصیح ہے۔

وَيَسْتَجِيْرُوْنَكَ۔ وہ تیری پناہ چاہتے ہیں۔

اِجَارَة۔ اجرت یا کرایہ پر دینا۔

اِسْتِيجَار۔ اجرت یا کرایہ پر لینا۔

جِوَارُ اَبِيْ بَكْرٍ۔ ابوبکر صدیق کی پناہ۔

وَكَذَا اَمَانُ النِّسَاءِ وَجِوَارُهُنَّ۔ عورتوں کا امن دینا اور پناہ دینا ایسا ہی ہے۔

قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ اَجَرْتُهٗ۔ (ام ہانی رضہ نے آنحضرت صلعم سے عرض کیا علی) ایک شخص کو قتل کرنا چاہتے ہیں جس کو میں نے پناہ دی ہے (آنحضرت صلعم نے فرمایا) قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ يَا اُمَّ هَانِئٍ ام ہانی جس کو تم نے پناہ دی ہم نے بھی اُس کو پناہ دی (کوئی اس کو مار نہیں سکتا بے فکر رہو)

لَا تُشْهِدْنِيْ عَلٰى جَوْرٍ۔ مجھ کو ظلم پر گواہ مت بنا۔

امام احمد اور اہل حدیث کے نزدیک ایک اولاد کو دوسرے سے زیادہ دینا اسی حدیث کے رو سے حرام ہے۔ اور دوسرے اماموں نے مکروہ جانا ہے کیونکہ حضرت ابوبکر رضہ اور حضرت عمر رضہ نے حضرت عائشہ رضہ اور عاصم کو دوسری اولاد سے زیادہ دیا تھا۔ اور اسی لئے ایک روایت میں یوں ہے اَشْهِدْ عَلَيْهِ غَيْرِيْ میرے سوا اور کسی کو اُس پر گواہ کر لے۔

وَهُوَ جَائِرٌ عَنْ طَرِيْقِنَا۔ یہ تو ہمارے رستہ سے مڑ کر دوسری طرف جاتا ہے۔

حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ بَيْنَ النُّطْفَتَيْنِ لَا يَخْشٰى اِلَّا جَوْرًا۔ آدمی دریائے مشرق اور مغرب کے بیچ میں سوار رہ کر پھریگا اُس کو کوئی ڈر اُس کے سوا نہ ہوگا۔ کہیں رستہ بھول نہ جائے (باقی لوٹ پوٹ مار کوٹ کا کوئی ڈر نہ ہوگا۔ ایک روایت میں لَا يَخْشٰى جَوْرًا ہے یعنی اُس کو کسی ظالم کے ظلم کا ڈر نہ ہوگا)۔

كَانَ يُجَاوِرُ بِحِرَاءَ۔ آنحضرت صلعم نبوت سے پہلے حرا پہاڑ میں رہا کرتے (کئی کئی رات وہاں اکیلے تنہائی میں بسر کرتے)۔

كَانَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ۔ آنحضرت صلعم رمضان کے اخیر کی دس راتوں میں اعتکاف کیا کرتے۔

اِنَّ لِيْ جَارَةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ اَنْ اَتَشَبَّعَ۔ میری ایک سوکن ہے اگر میں اُس کو جلانے کے لئے جھوٹ موٹ بیان کروں کہ میرے خاوند نے مجھ کو یہ دیا ہے (جو حقیقت میں نہیں دیا) تو کیا مجھ پر کوئی گناہ ہوگا۔

لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا۔ ایک پڑوسن

Marfat.com

دوسری پڑوسن کے ہدیہ کو حقیر نہ سمجھے (کیونکہ ایسا کرنے سے اُس کے دل کو رنج ہوگا دنیا میں کوئی غریب ہے کوئی امیر، غریب اپنی حیثیت کے موافق کوئی تحفہ لائے تو خوشی سے اُس کو قبول کرنا چاہئے اُس کو حقیر نہ سمجھنا چاہئے۔ مباش درپے آزار وہرچہ خواہی کن کہ در شریعت ما غیر ازیں گناہے نیست۔

حَارٌّ جَارٌّ۔ گرم انگارہ ہے (یہ صاحب مجمع البحار نے یہاں بیان کر دیا حالانکہ یہ اُسکا مقام نہ تھا جَارٌّ صرف حَارٌّ کا تابع ہے جیسے کہتے ہیں سامان وامان روٹی ووٹی۔

جَوْرَبٌ۔ پائتابہ چمڑے کا ہو یا کپڑے کا۔

جَارٌ۔ ہمسایہ۔ جِیْرَان جمع ہے۔

كُلُّ اَرْبَعِيْنَ دَارًا جِيْرَانٌ مِّنْ بَيْنِ الْيَدَيْنِ وَالْخَلْفِ وَالْيَمِيْنِ وَالشِّمَالِ۔ چالیس گھروں تک چاروں طرف سامنے اور پیچھے اور داہنے اور بائیں ہمسایہ ہیں۔

عَلَيْكُمْ بِحُسْنِ الْجِوَارِ۔ ہمسایہ کے ساتھ نیک سلوک کرنا لازم سمجھو (یہ ایک ایسا امر ہے جس کی ہر شریعت میں تاکید ہے جو شخص اپنے ہمسایوں کو خوش اور راضی رکھے اُسی کی زندگی آرام سے گذرتی ہے ورنہ زندگی تلخ ہو جاتی ہے

حُسْنُ الْجِوَارِ يَعْمُرُ الدِّيَارَ۔ ہمسایوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے گھر آباد رہتا ہے (اور نہ تباہی ہوتی ہے گھر ویران ہو جاتا ہے علماء نے کہا اچھا سلوک کرنے سے صرف یہ مراد نہیں کہ اُن کو تکلیف نہ دے بلکہ اُن کی تکلیف دہی پر صبر کرے برائی کے بدلے اُن پر احسان کرے ابتدا بالسلام کرے بیمار ہوں تو اُنکے پوچھنے کو جائے

مراسم تعزیت اور تہنیت میں شریک ہو اُن کے پردے (زنانے میں) نہ جھانکے کوئی چیز ضرورت کی مانگیں تو دے اگر دیوار پر کڑیاں رکھنا چاہیں تو اجازت دے یہ نہ کہے کہ بیچ میں میری رکھو، پرنالہ یا موری نکالنا چاہیں تو منع نہ کرے)۔

اَحْسِنُوْا جِوَارَ النِّعَمِ۔ نعمتوں کی ہمسایگی کا شکر ادا کرو۔

مَازَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ۔ ہمیشہ حضرت جبرئیل علیہ السلام مجھ کو ہمسایہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنیکا حکم دیتے رہے یہانتک کہ میں نے گمان کیا وہ ہمسایہ کو وارث بھی بنا دیں گے (اُسکو ترکہ میں سے بھی کچھ حصہ دلائیں گے)۔

اَلْجَارُ اَحَقُّ بِصَقَبِهٖ یا بِسَقَبِهٖ۔ ہمسایہ نزدیک کے مکان کا زیادہ حقدار ہے (اُسکو حق شفعہ ہے اگر وہ لینا چاہے تو غیر شخص نہ لے سکیگا۔

لَا تُجَارُ حُرْمَةٌ اِلَّا بِاِذْنِ اَهْلِهَا۔ کسی عورت کو اپنے گھر میں پناہ دینا رکھ لینا بغیر اُن لوگوں کی اجازت کے درست نہیں۔

فَهُوَ جَارٌ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلَامَ اللّٰهِ۔ وہ اللہ کا کلام سنے اُس کو امن ہے (کوئی اُس کو نہ ماریگا)

جَارَ فِيْ حُكْمِهٖ۔ فیصلہ کرنے میں اُس نے ظلم کیا (ایک فریق کی بیجا رعایت کی دوسرے فریق پر ستم کیا)۔

جَارَ عَنِ الطَّرِيْقِ۔ ٹھیک رستہ سے سرک گیا۔

اَلْحَاكِمُ الْجَائِرُ۔ ظالم حاکم۔

اَلْاَئِمَّةُ الْجَوَرَةُ۔ ظالم بادشاہ۔

Marfat.com

لَا اَعْلَمُ اَنَّ فِیْ ھٰذَا الزَّمَانِ جِھَادًا اِلَّا
الْحَجُّ وَالْعُمْرَۃُ وَالْجِوَارُ۔ میں نہیں جانتا کہ اس
زمانے میں کہیں جہاد ہو سوائے حج اور عمرہ اور اعتکاف
کہ انہی میں جہاد کا ثواب ہے)
فَلَمَّا قَضَیْتُ جِوَارِیْ۔ جب میں اپنا اعتکاف
پورا کر چکا۔
اِیَّاکِ اَعْنِیْ وَاسْمَعِیْ یَاجَارَۃُ۔ یہ ایک مثل
ہے عربی زبان کی۔ اُسوقت کہی جاتی ہے جب کسی
شخص کو سنانے کیلئے کوئی بات کہی جاتی ہے مگر اسکا
مخاطب کرنا ممکن نہیں ہوتا یا مخاطب ایک شخص ہوتا
ہے اور مقصود خطاب سے دوسرے لوگ ہوتے ہیں
نَزَلَ الْقُرْاٰنُ بِاِیَّاکِ اَعْنِیْ وَاسْمَعِیْ یَاجَارَۃُ
کا یہی مطلب ہے یعنی قرآن میں ایسی بہت سی
آیتیں ہیں جن میں خطاب پیغمبر صاحب کو ہے
اور مقصود امت کے لوگ ہیں۔
یَا مَنْ یُّجِیْرُ وَلَا یُجَارُ عَلَیْہِ۔ اے وہ جو پناہ
دیتا ہے اور اُس سے کوئی پناہ نہیں دے سکتا۔
اَجَارَہُ اللّٰہُ مِنَ الْعَذَابِ۔ اللہ اُس کو عذاب
سے بچائے رکھے۔
مُسْتَجَارٌ۔ کعبہ کی وہ دیوار کا حصہ جو باب کعبہ کے
مقابل ہے اسکو مستجار اسلئے کہتے ہیں کہ لوگ اُس
سے لپٹ کر دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں۔
جُوَیْرِیَۃُ۔ جاریہ کی تصغیر ہے اور امہات المومنین
میں سے ایک بی بی کا نام ہے جو بہت خوبصورت
اور ملیح تھیں۔
... جُوَیْثٌ۔ ایک گاؤں کا نام ہے مدائن کے متعلقات
سے۔ مصباح المنیر میں ہے کہ جار ہمسایہ اور
... اور خفیر اور پناہ دینے والا اور پناہ مانگنے
والا اور حلیف اور ناصر اور خاوند اور بیوی سب

کو کہتے ہیں۔ جارہ اور جاریہ بیوی کو بھی کہتے ہیں
اور جارہ سوکن کو بھی۔
کَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ یَنَامُ بَیْنَ جَارِیَتَیْہِ۔ ابن
عباس رضہ اپنی دونوں بیبیوں کے بیچ میں سوتے
ایک کو اسطرف لٹاتے اور دوسری کو اُسطرف۔
جَوْزٌ یا جُؤُوْزٌ یا جَوَازٌ یا مَجَازٌ۔ بڑھ جانا طے کرنا، جائز
ہونا، نافذ ہونا، ممکن ہونا۔
تَجْوِیْزٌ۔ نافذ کرنا، قرار دینا، رائج کرنا۔
مُجَاوَزَۃٌ اور تَجَاوُزٌ۔ آگے بڑھ جانا، مواخذہ نہ
کرنا، جائز رکھنا۔
اِنَّ امْرَأَۃً اَتَتِ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَتْ اِنِّیْ رَأَیْتُ
فِی الْمَنَامِ کَاَنَّ جَائِزَ بَیْتِیْ قَدِ انْکَسَرَ فَقَالَ یَرُدُّ
اللّٰہُ غَائِبَکِ فَرَجَعَ زَوْجُھَا ثُمَّ غَابَ فَرَأَتْ
مِثْلَ ذٰلِکَ فَاَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَلَمْ تَجِدْہُ وَوَجَدَتْ اَبَا بَکْرٍ فَاَخْبَرَتْہُ فَقَالَ
یَمُوْتُ زَوْجُکِ فَذَکَرَتْ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ ھَلْ
قَصَصْتِیْھَا عَلٰی اَحَدٍ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ ھُوَ کَمَا
قَالَ لَکِ۔ ایک عورت آنحضرت ﷺ کے پاس آئی
کہنے لگی میں نے خواب میں دیکھا میرے گھر کی بلی (جس
پر اوری لکڑیاں رہتی ہیں) ٹوٹ گئی۔ آپ نے فرمایا
جو شخص تیرا غائب ہے اُس کو اللہ حاضر کردے گا
(وہ لوٹ کر آئیگا) ایسا ہی ہوا اُسکا خاوند لوٹ کر آگیا
پھر وہ کہیں چلدیا اور عورت نے ویسا ہی خواب
دوبارہ دیکھا پھر آنحضرت ﷺ کے پاس آئی لیکن
آپ نہیں ملے ابوبکر رضہ ملے اُس نے یہ خواب اُن سے
بیان کیا انہوں نے کہا تیرا خاوند مر جائیگا پھر اُس
عورت نے یہی خواب آنحضرت ﷺ کے پاس جاکر
بیان کیا آپ نے پوچھا کیا تو نے یہ خواب کسی اور کو

Marfat.com

بیان کیا تھا اُس نے کہا جی ہاں فرمایا پس وہی تعبیر ہے جو اُس نے دی (یعنی تیرا خاوند مر جائیگا)۔

إِذَا هُوَ بِحَيَّةٍ مِثْلِ قِطْعَةِ الْجَائِزِ۔ یکایک انہوں نے ایک سانپ ناٹ کے ٹکڑے کی طرح دیکھا۔ (اتنا موٹا)۔

وَجَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَمَا زَادَ فَصَدَقَةٌ۔ مسافر کی مہمانی ایک رات دن تک تو دستور ہے (جو ضرور ہے تین رات دن تک مستحب ہے) اس سے زیادہ خیرات ہے (چلتے وقت بھی اُس کو اتنا خرچ دینا چاہئے کہ ایک منزل تک کافی ہو جائے اُس کو جیزہ یا جائزہ کہتے ہیں)۔

أَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ۔ جو لوگ دوسرے ملکوں سے (اپنی اپنی قوم کیطرف سے) پیغام لاتے ہیں انکو اُسی طرح خرچہ دیا کرنا جیسا میں دیتا رہا (اُن کی مہمانی کرنا مسلمان ہوں یا کافر)

فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ۔ اپنے مہمان کو دستور کے موافق (یعنی ایک دن ایک رات) خاطرداری کرے (اگر تین دن تک مہمانی کرے تو پہلے دن تو تکلف کے ساتھ اچھا کھانا جہاں تک مقدور ہو کھلائے دوسرے تیسرے دن ماحضر سامنے رکھے تکلف کی حاجت نہیں)

أَلَا أَمْنَحُكَ أَلَا أُجِيزُكَ۔ عباس چچا کیا میں تم کو عنایت نہ کروں تم کو عطیہ نہ دوں۔

تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا۔ اللہ تعالیٰ نے میری اُمت کو وہ خیال معاف کر دیئے ہیں جو دل میں آئیں زبان سے نہ نکالیں نہ ہاتھ پاؤں سے اُن پر عمل کریں یعنی وسوسوں پر مواخذہ نہ ہوگا۔

كُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ وَكَانَ مِنْ خُلُقِي الْجَوَازُ۔ میں دنیا میں لوگوں سے بیچ کھوچ کیا کرتا تھا خرید فروخت معاملہ) میری عادت چشم پوشی اور د
کی تھی (برے روپیہ بھی لے لیتا تھا سختی سے ت
نہیں کرتا تھا محتاج کو معاف کر دیتا تھا)۔

أَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلَا
میں نماز میں بچہ کا رونا سنتا ہوں تو نماز مختصر کر
(چھوٹی سورت پڑھ کر ختم کر دیتا ہوں اس خیال
کہ اُس کی ماں کہ جو جماعت میں شریک ہے پریشا
نہ ہو۔ یہ اخلاق تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ و
کے۔ آپ کی ذات مبارک رحمۃ للعالمین تھی ا
ایک عورت اور بچے کا آپ کو خیال تھا زبان سے اہل
ہونیکا دعویٰ سہل ہے جبتک آپ کے اخلا
اور عادات کی پیروی نہ کیجائے آدمی کبھی اہل
نہیں ہو سکتا)۔

تَجَوَّزُوا فِي الصَّلَاةِ۔ نماز ہلکی اور مختصر پڑھ
(یعنی جماعت کی نماز مطلب یہ ہے کہ قرأت مخت
کر دتاکہ مقتدیوں کو تکلیف نہ ہو اکیلے اگر نماز پڑ
ہو تو جتنا چاہے طول دے سکتا ہے ہمارے
الاسلام ابن تیمیہ رح نہایت مختصر نماز پڑھا کر
کہ لوگوں کو اُن پر تعجب ہوتا، بعضے بیوقوفوں کی عا
ہے کہ جماعت کی نماز میں سنت کے خلاف طول
دیا کرتے ہیں اور جب اکیلے ہوتے ہیں تو جلدی
نماز پڑھ لیتے ہیں یہ شیطان کے پیرو اور پیغمبر
کے مخالف ہیں۔ مختصر کرنے سے یہ مراد نہیں
کہ رکوع اور سجدہ اور قومہ اور قعدہ وغیرہ برابر
نہ کرے کیونکہ تعدیل ارکان تو اہل حدیث کے نز
فرض ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ وہی سورتیں یا اُن
برابر والی سورتیں نماز میں پڑھے جو آنحضرت
ہر نماز میں ماثور ہیں اُس پر بھی اگر نماز میں کوئی
پیش آجائے تو بہت مختصر سورتیں پڑھ کر نماز خ

Marfat.com

يَجُوْزُهَا مِنَ اللِّبَاسِ۔ کپڑے بچے رہتے۔

فَاَكُوْنَ اَنَا وَ اُمَّتِيْ اَوَّلَ مَنْ يُّجِيْزُ عَلَيْهِ۔ سب سے پہلے میں اور میری امت کے لوگ پل صراط پر سے گذرینگے۔

لَا تُجِيْزُوا الْبَطْحَاءَ اِلَّا شَدًّا۔ کنکریلا میدان (صفا مروہ کے بیچ میں) دوڑ کر طے کرو (اب وہاں دو سبز میل نشان کے لئے دونوں طرف لگا دیئے ہیں)۔

لَا اُجِيْزُ الْيَوْمَ عَلٰى نَفْسِيْ شَاهِدًا اِلَّا مِنِّيْ۔ میں آج کے دن اپنے اوپر کوئی گواہ منظور نہیں کرنے کا مگر خود اپنے میں سے۔

قَبْلَ اَنْ تُجِيْزُوْا عَلَيَّ۔ اس سے پہلے کہ تم مجھ کو قتل کرو۔

وَاِنْ اَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا۔ کنواری لڑکی کا اذن یہی ہے کہ خاموش ہو جائے (جب اُس سے نکاح کی اجازت چاہیں) اگر زبان سے انکار کرے (کہ مجھ کو یہ نکاح منظور نہیں ہے) تب اُس پر جبر نہیں ہو سکتا (کسی ولی کو بالجبر نکاح کسی عورت کا درست نہیں گو باپ یا دادا ہو اور صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک کنواری چھوکری کا نکاح فسخ کر دیا جس کے باپ نے اُس کے خلاف مرضی اُسکا نکاح کر دیا تھا یہ مذہب غلط ہے کہ باپ اپنی کنواری لڑکی کا نکاح جبراً کر سکتا ہے البتہ اگر کنواری لڑکی نابالغ ہو تو اُسکا باپ اُسکا نکاح کر سکتا ہے مگر بلوغ کے بعد اگر وہ ناراض ہو تو قاضی نکاح فسخ کر سکتا ہے۔

اِذَا بَاعَ الْمُجِيْزَانِ فَالْبَيْعُ لِلْاَوَّلِ وَاِذَا اَنْكَحَ الْمُجِيْزَانِ فَالنِّكَاحُ لِلْاَوَّلِ۔ اگر اجازت یافتہ دو شخص ایک ہی چیز کو بیع کریں (ایک ایک کے ہاتھ دوسرا دوسرے کے ہاتھ تو جس نے پہلے بیع کی ہو اُس کی بیع نافذ ہوگی اسی طرح اگر نکاح کے دو ولی ہوں یا دو شخصوں کو نکاح کر دینے کی اجازت ہو اور دونوں اُس عورت کا نکاح پڑھا دیں ایک ایک دوسرے دوسرے سے تو جس نے پہلے نکاح پڑھایا اُسی کا نکاح نافذ ہوگا۔ اگر دونوں نے ایک ساتھ ایک ہی وقت میں بیع یا نکاح کر دیا تو قرعہ ڈالیں گے اور جسکے نام قرعہ نکلیگا اُس سے بیع یا نکاح نافذ کر دینگے بعضوں نے کہا بیع میں تو وہ شئی آدھی آدھی ہر خریدار کو ملیگی لیکن نکاح میں دونوں کا عقد باطل ہوگا)۔

اِنْ كَانَ مُجِيْزًا وَكَفَلَ لَكَ غُرْمًا۔ اگر وہ غلام ماذون تھا (اُس کے مالک نے اُسکو تجارت کا اذن دیا تھا) اور وہ قیمت کا ضامن ہوا ہے تو بیشک اُسکو تاوان دینا ہوگا۔

اِنَّهٗ قَامَ مِنْ جَوْزِ اللَّيْلِ يُصَلِّيْ۔ آدھی رات پر کھڑے ہوئے نماز پڑھنے لگے۔ (جوز کے معنی بیچا بیچ)۔

رَبَطَ جَوْزَهٗ اِلٰى سَمَاءِ الْبَيْتِ اَوْ جَائِزِ الْبَيْتِ۔ اپنی کمر گھر کے چھت یا ٹھاٹ سے باندھ دی۔

فِيْهَا حَيَّاتٌ اَمْثَالُ اَجْوَازِ الْاِبِلِ۔ دوزخ کے نالوں میں میدانوں میں اتنے اتنے بڑے سانپ ہیں جیسے اوسط درجہ کے اونٹ (یہاں اوسط سے مراد بڑے ہیں یعنی بڑے بڑے اونٹوں کے برابر)۔

ذُو الْمَجَازِ۔ عرفات کے پاس ایک مقام کا نام ہے وہاں جاہلیت کے زمانہ میں بڑی بڑی بازار لگا کرتے۔

حٰمٓ مُجَازُهَا مُجَازُ سَائِرِهَا۔ حم کا وہی حکم ہے جو دوسری سورتوں کا ہے یعنی اُسکے معنی بھی اسی طرح پوشیدہ ہیں جیسے دوسرے مقطعات قرآنی کے معنی اسرار الٰہی۔

ثُمَّ اَجَازَا۔ پھر دونوں آگے بڑھ گئے ایک روایت میں ثُمَّ جَازَا ہے۔

مَا كَادَتِ الصَّلٰوةُ تُجَاوِزُهَا۔ نماز اس کو تجاوز نہیں کرتی تھی (یعنی اُس مسافت کو جو مسجد کی دیوار اور آنحضرتؐ میں رہتی)۔

عَرَضَنِيْ فَلَمْ يُجِزْنِيْ۔ میرے والد نے مجھکو آنحضرتؐ کے سامنے پیش کیا کہ مجاہدین میں مجھ کو بھی شریک کر لیں

Marfat.com

لیکن آپ نے منظور نہیں کیا (میری کم سنی کی وجہ سے) وَعَرَضَنِیْ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَةَ عَشَرَ فَاَجَازَنِیْ۔ پھر میرے والد نے دوبارہ مجھ کو آنحضرتؐ کے سامنے پیش کیا (جہاد میں شریک کرنے کیلئے) اُس وقت میں پندرہ برس کا تھا تو آپ نے منظور کر لیا (مجھ سے بیعت لے لی) یا مجاہدین کیساتھ میرا بھی حصہ شریک کر دیا۔

جَائِزَہ۔ معمول تنخواہ، انعام عطیہ پیش کش سب کہتے ہیں

لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَھُمْ۔ قرآن اُن کی ہنسلی کے نیچے نہیں اُتریگا بس حلق ہی میں رہ جائیگا دل پر کچھ اثر نہیں کریگا

لَا یُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ۔ اُن کلموں سے یعنی اُسکو علم سے یا کلام سے کوئی نیک یا بد باہر نہیں ہو سکتا وہ سب پر محیط ہے یا مطلب یہ ہے کہ اُسکے کلموں سے یعنی جو اُسنے وعدے اور وعیدیں کیے ہیں کوئی بچ نہیں سکتا، ہر ایک پر پورے ہوں گے۔

اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ۔ جب ختنہ ختنہ سے لگجائے (یعنی حشفہ فرج میں چلا جائے دخول ہو جائے)۔

مَا کَادَتِ الشَّاۃُ تَجُوْزُھَا۔ منبر اور مسجد کی دیوار میں (اتنا فاصلہ رہتا کہ بکری اُس میں سے مشکل سے جا سکتی بلکہ نہ جا سکتی ہے)۔

اَلْمَرْاَۃُ لَا تَمْلِکُ مَا جَاوَزَ نَفْسَھَا۔ عورت اپنے نفس سے زیادہ کی مالک نہیں ایک روایت میں لَا تَمْلِکُ ہے

مَجَازٌ اِلٰی حَاجَتِہٖ۔ اپنے مطلب نکالنے کا رستہ۔

اَلْاِمَامُ النَّجْمُ الْھَادِیْ فِیْ غَیَاھِبِ الدُّجٰی وَاَجْوَازِ الْبُلْدَانِ الْقِفَارِ۔ امام کیا ہے اندھیرے کی تاریکیوں میں اور خالی بستیوں کے بیچا بیچ مقاموں میں ایک راہ دکھانیوالا ستارہ ہے۔

لَوْ جَازَ لَہٗ ذٰلِکَ لَجَازَ لِرَسُوْلِ اللہِ۔ اگر یہ اُسکیلئے درست ہوتا تو خدا کے رسول کیلئے (بطریق اولیٰ) درست ہوتا

لَا یُجِیْزُ فِی الطَّلَاقِ اِلَّا رَجُلَیْنِ۔ میں طلاق (کے ثبوت کیلئے) دو مردوں کی شہادت ضرور جانتا ہوں۔

اَللّٰھُمَّ تَجَوَّزْ عَنِّیْ یَا تَجَاوَزْ عَنِّیْ۔ یا اللہ میرے گناہوں سے درگذر کر۔

جَوْزٌ۔ اخروٹ۔

جَوْزُ مَاثِلٍ۔ دستورہ۔

جَوْزَاءُ۔ ایک ستارہ کا نام ہے اور ایک برج کا۔

تَبِیْنُ مِنْہُ بِرَاْسِ الْجَوْزَاءِ وَالْبَاقِیْ وِزْرٌ عَلَیْہِ وَعُقُوْ[بَۃٌ]۔ عبداللہ بن حسن سے کسی نے پوچھا اگر کوئی اپنی عورت کو اتنے طلاق دے جتنے ستارے آسمان میں ہیں انہوں نے کہا وہ جوزا کے سرے پر جو تین تارے ہیں اُن سے بائن ہو جائیگی اور باقی طلاق مرد پر بوجھ اور عذاب قیا[مت] کے دن ہونگے (قیامت کے دن اُس سے مواخذہ ہوگا کہ تو نے خلاف شرع اتنے طلاق کیوں دیئے اہلحد[یث] کے نزدیک جب کوئی ایکبارگی تین طلاق یا ہزار طلاق دیدے ایک ہی طلاق رجعی پڑیگی۔ بعضوں کے نزدیک کچھ نہ پڑیگی۔ امام ابن تیمیہ اور ابن قیم نے اسکو اختیا[ر] کیا ہے کہ ایک طلاق رجعی پڑیگی اور ائمہ اربعہ کے نزدیک تینوں طلاقیں پڑ جائینگی اب وہ عورت بغیر حلالہ کرائے [پہلے] خاوند کے لئے درست نہیں ہو سکتی)۔

اِذَا طَلَعَ ھِلَالُ شَوَّالٍ نُوْدِیَ الْمُؤْمِنُوْنَ اَنِ اغْدُوْا اِلٰی جَوَائِزِکُمْ فَھُوَ یَوْمُ الْجَائِزَۃِ۔ جب شوال کا چاند نکلتا ہے (اور مسلمان رمضان شریف کے روزوں سے فارغ ہوتے ہیں) تو مسلمانوں کو آواز دیجاتی ہے (یعنی آسمان پر پروردگار کیطرف سے) کہ اب صبح کو اپنے اپنے انعام لو تو عید الفطر کا دن انعام کا دن ہے اُس روزہ داروں کو پروردگار کیطرف سے عیدی ملتی ہے وہ کیا (دوزخ سے خلاصی اور بہشت کی نعمتیں)

اَلْحَائِضُ وَالْجُنُبُ لَا یَبْلُغُ خِلَالَ الْمَسْجِدِ اِلَّا مُجْتَازِیْنَ۔ حائضہ اور جنبی مسجد میں نہ آئیں مگر گذ[رتے ہوئے]

جا سکتے ہیں (اگر دوسرے طرف سے رستہ نہ ہو)۔
وش۔ کسی بات کی ٹوہ لگانا، گھس جانا، گھورنا۔
جَوسَۃُ النَّاظِرِ۔ برابر پے درپے دیکھنا۔ ایک روایت
میں جَشَۃُ النَّاظِرِ ہے۔
جَاسُوْا۔ گھس آئے۔
وش۔ ساری رات چلنا۔ رجُوش یا جُوش آدمی کی
سینہ کو بھی کہتے ہیں اُسی سے جاش ہے (بمعنی سینہ)
فَجَاشَتْ۔ بلند ہوئی، پھیل گئی۔
جَوشَنٌ۔ بمعنی سینہ اُسی سے ہے دعاء الجوشن ایک دعا ہے
وظ۔ اکڑ کر چلنا، بے صبری کرنا۔
اَھْلُ النَّارِ کُلُّ جَعْظَرِیٍّ جَوَّاظٍ۔ ایک کہا موٹا
مغرور دوزخی ہے۔ بعضوں نے کہا جواظ وہ جو زیادہ
جوڑ کسی کو نہ دے۔ بعضوں نے کہا پست قد بڑے پیٹ والا
وع۔ یا مجاعۃ۔ بھوک لگنا۔ (جوع بضم جیم بھی بمعنی بھوک ہے)
اِنَّمَا الرَّضَاعَۃُ مِنَ الْمَجَاعَۃِ۔ شیرخوارگی کا وہی
زمانہ ہے جب دودھ کی بھوک ہو (یعنی صغرسن میں
کیونکہ بڑے آدمی کی بھوک بغیر کھانا کھائے نہیں جاتی
اور وہ بھوک کی حالت میں کھانے کی تلاش کرتا ہے
نہ صرف دودھ کی)
وَاَنَا سَرِیْعُ الْاِسْتِجَاعَۃِ۔ مجھ کو روزی کی بھوک جلد
لگتی تھی۔
قَالَا الْجُوْعُ۔ دونوں نے عرض کیا ہمکو بھوک نے
گھر سے نکالا (یعنی کھانے کی تلاش میں گھر سے نکلے ہیں)
اِذَا کَانَ بِالْمَدِیْنَۃِ جُوْعٌ تَقُوْمُ عَنْ فِرَاشِكَ
فَلَا تَبْلُغُ الْمَسْجِدَ۔ جب مدینہ منورہ میں قحط پھیلے
بھوک کے مارے تو اپنی بستر پر سے اُٹھ کر مسجد تک نہ
جا سکے گا۔
اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِیْعُ۔
بھوک سے تیری پناہ وہ بُری بچھونا ہے۔

بَیْتٌ لَا تَمْرَ فِیْهِ جِیَاعٌ اَھْلُهٗ۔ جس گھر میں کھجور نہیں
وہ گھر والے بھوکے ہیں (جیاع جائع کی جمع ہے بمعنی بھوکا)
جَوْفٌ۔ بیچ میں سے خالی ہونا، کھوکھل ہونا، پیٹ، اندر، باطن
دل، شرمگاہ، نرم ہموار زمین۔
اَرْوَاحُهُمْ فِیْ اَجْوَافِ طَیْرٍ خُضْرٍ۔ شہیدوں کی روحیں
سبز پرندوں کے اندر (یعنی چڑیوں کے قالب میں)
اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعِبَادِ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ
الْاٰخِرِ۔ سب وقتوں سے زیادہ قرب بندے کو اپنے
مالک سے رات کے حصہ کے اخیر بیچا بیچ میں ہوتا ہے
(رات کے دو حصے اسکا نصف ثانی بارہ بجے سے صبح
تک ہے اور نصف اول چھ بجے شام سے بارہ بجے رات
تک تو پہلا بیچا بیچ ۹ بجے شب کو ہوتا ہے اور دوسرا یعنی
آخری بیچا بیچ تین بجے کا وقت ہوا تو آخر جوف کی صفت
ہے، مطلب یہ ہے کہ تین بجے رات کا وقت بہت
مقبولیت کا وقت ہے اُس وقت بندے کو عبادت میں
اپنے مالک کا کمال قرب حاصل ہوتا ہے)
اَیُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ قَالَ جَوْفُ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ یا
جَوْفَ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ۔ کس وقت دعا کی شنوائی (اجابت)
زیادہ ہوتی ہے فرمایا رات کے اخیر بیچا بیچ میں (ابن اثیر
نے کہا یعنی اخیر تہائی میں وہ رات کے چھ حصوں میں کر
پانچواں حصہ ہے یعنی دو بجے سے چار بجے تک کا وقت)
فَلَمَّا رَاٰهُ اَجْوَفَ عَرَفَ اَنَّهٗ خَلْقٌ لَا یَتَمَالَكُ۔
جب شیطان نے آدم کا پتلا اندر سے خالی کھوکھل پایا
تو سمجھ گیا یہ ایسی مخلوق ہے جو ضبط نہیں کر سکیگی (کھانے
پینے دوسرے خواہشوں پر اس کو صبر نہ ہو سکیگا)۔
کَانَ عُمَرُ اَجْوَفَ جَلِیْدًا۔ حضرت عمرؓ بڑے پیٹ
والے سخت آدمی تھے۔
لَا تَنْسَوُا الْجَوْفَ وَمَا وَعٰی۔ پیٹ کا اور جو پیٹ میں
جائے کھانا پینا وغیرہ اسکا خیال رکھو مطلب یہ کہ حلال

Marfat.com

حرام کا خیال رکھو بعضوں نے کہا جوف سے قلب اور
جو اُس میں جائے اُس سے معرفت الٰہی مراد ہے بعضوں نے
کہا جوف سے پیٹ اور شرمگاہ مراد ہیں۔ سارے گناہوں کا
سرچشمے یہ تین مقام ہیں، پیٹ اور شرمگاہ اور زبان
ان تینوں کا جو کوئی خیال رکھے شرع کا تابعدار انکو بناوے
بس وہ کامل ہو گیا)۔
اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمُ الْاَجْوَفَانِ۔ سب
سے زیادہ مجھ کو تم پر دو چیزوں کا ڈر ہے جو دونوں کھوکھل
(پھوکل) ہیں پیٹ اور شرمگاہ کا۔
فَجَافَتْنِیْ۔ وہ میرے پیٹ تک پہنچ گئی۔
جُوْفُوْهُ۔ ایک اونٹ کنوے میں گر گیا تھا تو مسروق نے
کہا اُسکے پیٹ پر مارو (برچھے یا تیر سے یہی اُسکی ذکوٰۃ ہے)
فِی الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّیَةِ۔ جو زخم اندر تک پہنچے (مثلاً
پیٹ یا دماغ کے اندر تک اُس میں تہائی دیت دینا ہوگی
مَا مِنَّا اَحَدٌ لَوْ فُتِّشَ اِلَّا فُتِّشَ عَنْ جَائِفَةٍ اَوْ
مُنَقِّلَةٍ۔ حذیفہ نے کہا، ہم میں سے ہر ایک کا یہ حال ہے
کہ اگر اُسکا کھوج کیا جاوے (اُسکا عیب ڈھونڈھا جائے) تو ایسا
ایسا زخم (عیب) نظر آئیگا جو اندر تک پہنچ جاتا ہے یا ہڈی
کو سرکا دیتا ہے (یعنی ہر ایک میں ایک بڑا عیب نکلیگا)۔
اِنَّهٗ دَخَلَ الْبَیْتَ وَاَجَافَ الْبَابَ۔ آنحضرتؐ خانۂ
کعبہ کے اندر گئے اور دروازہ بھیڑ لیا۔
اَجِیْفُوْا اَبْوَابَکُمْ۔ اپنے دروازے بھیڑے رکھو۔
اَکَلْتُ رَغِیْفًا وَرَأْسَ جُوَافَةٍ فَعَلَی الدُّنْیَا الْعَفَاءُ۔
میں نے ایک روٹی اور مچھلی کا سر کھا لیا اب دنیا کمبخت
فنا ہو جائے (چولہے میں جائے جہنم)
جُوَافَة۔ ایک قسم کی خراب مچھلی۔
تَتَوَقَّلَتْ بِنَا الْقِلَاصُ مِنْ اَعَالِی الْجَوْفِ۔ جوف
کی بلندی کی طرف سے جوان اونٹنیاں ہمکو لیکر چڑھ دوڑیں
یہاں جوف ایک قطعہ زمین کا نام ہے بعضوں نے کہا
جوف سے وادی کا نشیبی حصہ مراد ہے۔
لِبَنِیْ غُطَیْفٍ بِالْجَوْفِ۔ بنی غطیف کا جوف میں
جوف سے مراد نرم ہموار زمین یا ایک وادی کا نام ہے
یمن میں، ایک روایت میں بالجُرُفِ ہے۔
یَخْنِیْ جُوْفًا یعنی عقل سے خالی جوف اجوف کی جمع ہے
مِنْ دُرَّةٍ مُجَوَّفَةٍ۔ خولدار موتی کا۔
لَیْسَ عَلَیْکَ مَضْمَضَةٌ وَلَا اسْتِنْشَاقٌ اِلَّا مَا
مِنَ الْجَوْفِ۔ تجھ پر کلی کرنا ناک میں پانی ڈالنا لازم نہیں
کیونکہ منہ اندر اور ناک کے اندر دونوں جوف میں داخل ہیں
یہ امامیہ اور حنفیہ کے مذہب پر ہوگا امامیہ اور حنفیہ کے
نزدیک وضو میں کلی اور ناک میں پانی ڈالنا فرض نہیں
ہے لیکن اہلحدیث کے نزدیک فرض ہے بدلیل دوسری
حدیث کے اور غسل میں حنفیہ کے نزدیک بھی فرض ہے۔
مَنْ اَجَافَ مِنَ الرِّجَالِ عَلٰی اَهْلِهٖ بَابًا اَوْ اَرْخٰی
سِتْرًا فَقَدْ وَجَبَ عَلَیْهِ الصَّدَاقُ۔ جو مرد اپنی جورو
کو لے کر دروازہ بند کرے یا پردہ لٹکائے (یعنی خلوت صحیحہ
ہو جائے) تو اُس پر پورا مہر واجب ہو گیا صحبت کرے
یا نہ کرے، یہ حنفیہ کے نزدیک ہے اور ہمارے نزدیک جب تک
دخول نہ ہو پورا مہر واجب نہ ہوگا۔
جُوَالِقٌ۔ یہ صاحب مجمع البحار کا سامحہ ہے اسکو باب الجیم مع
اللام میں ذکر کرنا تھا چنانچہ ہم اسی باب میں اس کا ذکر کرائیں
ہیں یہاں پھر دوبارہ بمتابعت صاحب مجمع یہ لغت
لکھدیا گیا۔ ذکرہ اُس کی جمع جَوَالِقُ بفتح جیم۔
جَوْلٌ۔ گھومنا، پسند کرنا، ہٹ جانے کے بعد پھر حملہ کرنا، اسی
طرح جُؤُلٌ اور جُؤُوْلٌ اور جَوَلَانٌ اور جِیَلَانٌ اور جِیْلَالٌ
یہ سب مصدر ہیں۔
کَانَتْ لِلْمُسْلِمِیْنَ جَوْلَةٌ۔ مسلمانوں کو کچھ شکست
سی ہوئی (اُن میں سے بعضے لوگ بھاگ نکلے لیکن پھر
حضرت عباسؓ کے آواز دینے پر لوٹ آئے اور کافر

Marfat.com

پر حملہ کیا اُن کو شکست دی)۔
فَاجْتَالَتْهُمُ الشَّيَاطِيْنُ۔ شیطانوں نے اُن کو نچایا۔ (یعنی گمراہ کیا، ایک روایت میں فَاخْتَالَتْهُم ہے حائے حطی سے اُسکا ذکر آگے آئیگا)
لِلْبَاطِلِ جَوْلَةٌ ثُمَّ يَضْمَحِلُّ۔ جھوٹ شروع شروع میں خوب پھیل جاتا ہو (ہانڈی کے جوش کیطرح) پھر مٹ جاتا ہے (یعنی جھوٹے دین کو اوائل میں خوب فروغ ہوتا ہو اخیر میں پھیکا پڑ جاتا ہو اور سچا دین آہستہ آہستہ بڑھتا ہے لیکن روز بروز اُسکو قوت ہوتی جاتی ہے جیسے کہ دین اسلام کا حال ہوا کہ آنحضرتؐ کی وفات تک ۲۳ سال میں کل ایک لاکھ چند ہزار آدمیوں نے اسلام قبول کیا تھا اور حضرت عیسیٰؑ کے حواری آپکے آسمان پر اٹھائے جانے تک صرف معدودے چند تھے بڑھتے بڑھتے اُنکے اتباع کروڑوں تک پہنچ گئے مسیلمہ کذاب کے پیرو تھوڑے ہی دنوں میں ایک لاکھ سے زیادہ ہوگئے تھے مگر آخر کیا انجام ہوا اُسکا دین چونکہ باطل تھا ایسا مٹ گیا کہ ایک پیرو بھی اُسکا نظر نہیں آتا، یہود اور نصاریٰ اور ہنود اور پارسی اور بدھ ان کے مذہب اپنے اپنے زمانہ میں ٹھیک اور سچے تھے اس لئے اب تک باقی ہیں)۔
اِنَّ لِلْبَاطِلِ نَزْوَةً وَلِاَهْلِ الْحَقِّ جَوْلَةً۔ جھوٹ بات جلدی کود پڑتی ہے (لوگ اُس طرف جلد مائل ہو جاتے ہیں) اور اخیر میں حق والوں کا غلبہ ہوتا ہے۔ بعضوں نے کہا یہاں بھی جَوْلَةٌ کے وہی معنی ہیں شکست اور ہزیمت کے یعنی اہل حق شیطانی لوگوں سے مغلوب ہو جاتے ہیں، اُسکی دلیل آخر میں یہ ہے کہ آثار مٹ جاتے ہیں سنتیں مر جاتی ہیں بدعتیں پھیل جاتی ہیں سنت پر چلنے والوں کی تعداد قلیل رہجاتی ہے، سب دینوں کا یہی حال ہوا ہندوؤں اور مجوسیوں اور بودھ کا اصل دین میں خالص توحید تھی لیکن اب شرک میں گرفتار ہیں الا ماشاء اللہ قلیل افراد اور مسلمانوں کا بھی یہی حال ہو گیا ہے اللہ رحم کرے
اِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ۔ یکایک گھوڑا بھڑکنے لگا۔
كَانَ اِذَا دَخَلَ اِلَيْنَا لَبِسَ مِجْوَلًا۔ آنحضرتؐ جب ہمارے پاس آتے تو صدریہ پہن لیتے، بعضوں نے کہا مِجْوَل سے چھوٹی زرہ مراد ہے۔
وَنَسْتَجِيْلُ الْجَهَامَ۔ ہم خالی بادلوں کو (جنکا پانی برس چکا ہو) گھومتا ہوا دیکھتے (ہوا اُنکو ادھر اُدھر لیجاتی) ایک روایت میں نَسْتَخِيْلُ ہے خائے معجمہ سے اُسکا ذکر آگے آئیگا
لَيْسَ لَكَ جُوْلٌ۔ تجھ میں عقل نہیں ہے، اصل میں جُول کنوے کی مینڈ کو کہتے ہیں وہ ہر چیز کو کنوے میں گرنے سے روکتی ہے عقل کو بھی جول کہا وہ بھی آدمیوں کو خرابی اور ہلاکت سے روکتی ہے۔
جَوَّالُ الْقَرْيَةِ۔ گاؤں کے نجاست خور جانور۔ (اُسکا ذکر جلل میں ہو چکا ہے)۔
جَالُوْتُ۔ ایک ظالم بادشاہ تھا جسکو حضرت داؤدؑ نے مارا۔
جَوَائِلُ الْاَذْهَانِ۔ جو وہم دل میں پھرتے رہتے ہیں۔
مَا لَهُ جُوْلٌ وَّجَالٌ۔ نہ اُس میں عقل ہے نہ ہمت۔
جَوْنٌ۔ کالا ہونا، سفید ہونا، دن۔
جِئْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدَةٌ جَوْنِيَّةٌ۔ میں آنحضرتؐ کے پاس آیا آپ ایک سفید یا سیاہ چادر اوڑھے تھے، بعضوں نے کہا نسبت ہے بنی جون کیطرف جو ازد قبیلہ کی ایک شاخ ہے۔
عَلَيْهِ جِلْدُ كَبْشٍ جَوْنِيٍّ۔ ایک کالے مینڈھے کی کھال پہنے تھے (یہ حضرت عمرؓ کا ذکر ہے جب آپ شام کے ملک میں گئے تھے)۔
اِنَّ الشَّمْسَ جَوْنَةٌ۔ آفتاب سپید ہے یا سرخ۔
جُوْنَةُ الْعَطَّارِ۔ عطر فروش کا ڈبہ۔

Marfat.com

إِلَى الْكَلْبِيَّةِ جُوْنًا لِتَسْتَعِيْنَ بِهَا عَلٰى مَأْتَمِ الْحُسَيْنِ
ایک کالی چڑیا جو پتھر کھاتی ہے اس لئے بھیجی کہ امام
حسین رضہ پر ماتم کرنے کیلئے اُس سے مدد لیجائے۔
جُوًی۔ پیٹ کی بیماری عشق ومحبت کی سوزش۔
لِأَنْ أَطْلِيَ بِجِوَاءِ قِدْرٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَطْلِيَ
بِزَعْفَرَانٍ۔ (حضرت علی رضہ نے کہا) اگر میں ہانڈی
کے ڈھکن کی کالک مل لوں تو یہ اس سے زیادہ مجھکو
پسند ہے کہ زعفران ملوں۔
فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ۔ مدینہ میں آکر اُن کو پیٹ کی
بیماری ہوگئی یا مدینہ کی ہوا اُن کو ناموافق آئی۔
مَا أَخْرَجَ هٰذَا مِنْكَ إِلَّا جَوًی۔ یہ ہائے ہائے جو
تم کرتے ہو پیٹ کی بیماری کی وجہ سے ہے جو عشق ومحبت
کی سوزش ہے (یہ عبد الرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد کو
کہا وہ جب گھر میں آتے تو آہ آہ کرتے ہے)
فَتَجْوَی الْأَرْضُ مِنْ نَتْنِهِمْ۔ زمین ان یاجوج
ماجوج کی لاشوں کی بدبو سے بدبو دار ہو جائیگی۔
إِنَّ لِكُلِّ امْرِئٍ جَوَّانِيًّا وَبَرَّانِيًّا فَمَنْ يُصْلِحْ
جَوَّانِيَّهُ يُصْلِحِ اللّٰهُ بَرَّانِيَّهُ وَمَنْ يُفْسِدْ جَوَّانِيَّهُ
يُفْسِدِ اللّٰهُ بَرَّانِيَّهُ۔ ہر آدمی کا ایک باطن ہے ایک ظاہر جو کوئی اپنا باطن کو
درست کریگا (اللہ تعالیٰ سے ڈر کر اپنی نیت صاف کریگا) تو اللہ تعالے
اُس کا ظاہر بھی درست کردے گا اور جو کوئی اپنا باطن خراب
کریگا (خلق اللہ کو دھوکا دینے کیلئے ظاہر میں متقی بنیگا
اندر فاسق فاجر) تو اللہ تعم اُسکا ظاہر بھی خراب کردیگا
(ایک نہ ایکدن اُس کی بدباطنی اور بدنیتی کھل جائیگی
لوگوں میں ذلیل وخوار ہوگا۔
جَوَّانِيَّةٌ۔ ایک مقام ہے احد پہاڑ کے پاس۔
ثُمَّ فَتَقَ الْأَجْوَاءَ وَشَقَّ الْأَرْجَاءَ۔ پھر جوّوں کو
چیرا کناروں کو پھاڑا۔
جَوٌّ۔ کہتے ہیں اُس خالی جگہ کو جو آسمان زمین کے بیچ میں ہے

فَنُوْدِيَ مِنَ الْجَوِّ۔ جو سے اُنکو آواز دی گئی۔
يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ فِي الْجَوِّ۔ جو میں اللہ تعالیٰ کی پاکی
کرتے میں (تسبیح کرتے ہیں)۔
حَتّٰى إِذَا بَلَغَتِ الْجَوَّ۔ جب وہ جو تک پہنچا یعنی دانوں
إِلَيَّ قَدِ اجْتَوَيْتُ الْمَدِيْنَةَ۔ مجھ کو مدینہ کی ہوا ناموافق
آئی یا مدینہ میں رہنا مجھکو برا معلوم ہوا (یہ ابوذر غفاری
کا قول ہے جب حضرت عثمان سے اور اُن سے شکر رنجی ہو گئی تھی
جَوَارِشُ۔ ایک مرکب دوا ہے جو معجون کیطرح ہوتی ہے اور تقویت
ہضم اور دفع ریاح کیلئے دیجاتی ہے اُس کی بہت سی
قسمیں ہیں جو قرابادین میں مرقوم ہیں۔ جوارش اور معجون
میں فرق یہ ہے کہ جوارش کا قوام پتلا ہوتا ہے اور وہ خوش
ذائقہ ہوتی ہے اور اکثر ہضم غذا کیلئے دیجاتی ہے اور
معجون کا قوام غلیظ ہوتا ہے مختلف امراض کیلئے دیا جاتا ہے
جَوْهٌ۔ سامنا کرنا۔ اسی سے جاہ ہے بمعنی مرتبہ۔
وَجَاهُكَ أَعْظَمُ الْجَاهِ۔ تیرا مرتبہ سب سے بڑا
(اور عالیشان) مرتبہ ہے۔

بَابُ الْجِيْمِ مَعَ الْهَاءِ

جَهْبَذٌ۔ یا جِهْبِذٌ۔ کھوٹا کھرا پرکھنے والا اُسکی جمع جہابذہ ہے
جَهْجَهَةٌ۔ للکارنا، ڈانٹنا کسی کام سے باز رکھنے کیلئے۔
إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ عَدَا عَلَيْهِ ذِئْبٌ فَانْتَزَعَ
شَاةً مِنْ غَنَمِهِ فَجَهْجَأَهُ الرَّجُلُ۔ اسلم قبیلے کے
ایک شخص کی بکریاں تھیں بھیڑیا آیا اور اُسکی ایک بکری
نکال لے چلا اُس شخص نے بھیڑیے کو جھڑکا للکارا۔
اصل میں جَهْجَهَهُ تھا دوسری ہا کو ہمزہ سے بدلدیا۔
لَا تَذْهَبُ اللَّيَالِي حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ
الْجَهْجَاهُ۔ راتوں کا سلسلہ ختم نہ ہوگا یہانتک کہ
ایک شخص بادشاہ ہوگا جسکو جہجاہ کہینگے یا جہجل جیسے
دوسری روایت میں ہے یا جہجاہ ہے۔

Marfat.com

مُجَاهَدَة۔ کوشش کرنا طاقت سے زیادہ بوجھ لادنا۔
مُجَاهَدَةٌ اور جِهَاد۔ ایک دوسرے کے مقابل کوشش کرنا کافروں سے اللہ کی رضامندی اُسکا سچا دین پھیلانے کے لئے لڑنا۔

لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ۔ جب مکہ فتح ہوگیا تو اب ہجرت نہیں رہی (یعنی ہجرت کا حکم جاتا رہا اس لئے کہ مکہ دارالاسلام ہوگیا) صرف جہاد یعنی کافروں سے لڑائی اور جہاد کی نیت باقی ہے وہ قیامت تک باقی رہینگے جیسے دوسری حدیث میں ہے اَلْجِهَادُ مَاضٍ مُنْذُ بَعَثَنِيَ اللهُ إِلٰى أَنْ يُّقَاتِلَ آخِرُ أُمَّتِي الدَّجَّالَ جسدن سے اللہ نے مجھکو پیغمبر بناکر بھیجا اُس دن سے برابر جہاد قیامت تک باقی رہیگا یہاں تک کہ میری امت کا اخیر حصہ (حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ ہوکر) دجال سے لڑیگا۔

فَائِدَة۔ اختلاف ہے اس میں کہ اب بھی دارالکفر سے دارالاسلام کیطرف ہجرت کرنا واجب ہے یا نہیں بعضوں نے کہا اب بھی واجب ہے بعضوں نے کہا مستحب ہے اسی طرح اُن بلاد سے ہجرت کرنا جہاں فسق وفجور اور بدعات اور معاصی کا علانیہ ارتکاب ہوتا ہو وہ بھی مستحب ہے۔

فَائِدَة۔ یہ جو فرمایا جہاد کی نیت اُسکا مطلب یہ ہے کہ اگر جہاد شرعی بحسب شرائط میسر نہ ہوسکے یا اُسکا موقع نہ ملے تو جہاد کی نیت رکھے اُسکیلئے تیار رہے کیونکہ جہاد بھی نماز روزے کیطرح اسلام کا ایک رکن ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور نیت یعنی اخلاص فی النیۃ۔ مطلب یہ ہے کہ خالص خدا کی خوشنودی کے لئے جہاد کرنا نہ روپیہ پیسہ یا ملک ومال وحکومت حاصل کرنیکیلئے

مترجم کہتا ہے بعضے ناواقف کم علم مولویوں نے جہاد کے شرائط اور اُس کی حقیقت اور مصلحت پر غور نہ کرکے ہر ایک جنگ و فساد اور خون ریزی کو جہاد سمجھا ہے یہ اُن کی نادانی ہے معلوم ہوا کہ وہ شرائط جہاد سے واقف نہیں ہیں ان مولویوں کے فتویٰ پر اعتبار نہ کرنا چاہیے۔ جہاد کو ابتدائے شروع کرنے کیلئے از روئے شرع محمدی اور قرآن اور حدیث کئی شرائط ہیں منجملہ اُن کے ایک بڑی شرط یہ ہے کہ مسلمانوں کا امام ایک قرشی عادل شخص ہو اگر بنی فاطمہ میں سے ہو تو اور زیادہ عمدہ ہے بغیر امام قرشی کے جھنڈی کے تلے رہکر جہاد نہیں ہو سکتا، اور یہ بھی ایک بڑی شرط ہے کہ مجاہدین دار الحرب سے باہر رہتے ہوں اُن کفار کے ملک اور امان میں نہ ہوں جن پر جہاد کرنا چاہتے ہیں یہ بھی ضرور ہے کہ پہلے اُن کافروں کو جن پر جہاد کا ارادہ ہو امام کی طرف سے ایک باقاعدہ نوٹس دیجائے کہ یا تو اسلام لائیں یا جزیہ دینا قبول کریں اگر وہ اسلام قبول نکریں نہ جزیہ دینے پر راضی ہوں تب اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اُس کی مدد پر بھروسہ کرکے اُن سے لڑنا چاہیے۔ لیکن عورتوں اور بچوں اور بوڑھے پھونس اور درویشوں اور راہبوں سے ہرگز تعرض نہ کرنا چاہیے یہ بھی ضرور ہے کہ اُس لڑائی کا مقصد نہ تو ملک گیری ہو نہ تحصیل مال ودولت نہ تحصیل حکومت وسلطنت بلکہ صرف اللہ کی توحید پھیلانا اور شرک مٹانا اور لوگوں کی اصلاح اور درستی اور امن وامان قائم کرنا ہو

أَجْتَهِدُ رَأْيِيْ۔ میں اپنی رائے کوشش کے ساتھ قائم کرونگا یعنی جس مسئلہ میں نہ قرآن کا حکم ملیگا نہ حدیث کا اُس میں قیاس کرونگا، اس حدیث کو صاف ثابت ہوا کہ قیاس اُسی وقت کرنا چاہیے جب قرآن یا احادیث میں وہ مسئلہ نہ ملے ورنہ قرآن یا حدیث کے موجود ہوتے ہوئے قیاس کرنا شیطانی کام ہے)۔

أَوَّلُ مَنْ قَاسَ إِبْلِيْسُ۔ سب سے پہلے جس نے قیاس کیا وہ ابلیس تھا اس نے خدا کا حکم ہوتے ہوئے

Marfat.com

اُسکو سنا اور اپنی رائے پر چلا آخر مردود ہوا۔
اِذَا اجْتَهَدَ فَاَخْطَأَ فَلَهٗ اَجْرٌ۔ اگر مجتہد اُس مسئلہ میں جس میں اُسکو قرآن اور حدیث کا حکم نہ ملے قیاس اور اجتہاد کرے پھر اُس سے غلطی ہو تب بھی اُسکو ایک اجر ملیگا کیونکہ اُس کی نیت بخیر تھی جب وہ مسئلہ اُسکو قرآن اور حدیث میں نہ ملا تو پھر قیاس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا ہم اگلے تمام مجتہدوں کو، جیسے امام ابوحنیفہؒ امام شافعیؒ امام مالکؒ وغیرہم ہیں پروردگار کے مقبول بندے اور ماجور اور مثاب سمجھتے ہیں جن مسئلوں میں ان کا قیاس حدیث کے خلاف ہو تو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ انکو وہ حدیث نہیں ملی ورنہ ہرگز حدیث کو چھوڑ کر وہ قیاس نہ کرتے، خصوص امام اعظمؒ کی نسبت وہ تو سب مجتہدوں سے زیادہ حدیث کے پیرو تھے انکا تو قول تو یہ ہے کہ ضعیف حدیث بھی قیاس پر مقدم ہے اسیطرح صحابی کا قول بھی
شَاةٌ خَلَّفَهَا الْجَهْدُ عَنِ الْغَنَمِ۔ ایک بکری تھی جس کو ضعف ناتوانی اور لاغری نے سب بکریوں کی پیچھے کر دیا تھا (وہ ناطاقتی کے مارے دوسری بکریوں کے برابر چل نہ سکتی ابن اثیر نے کہا جَہد اور جُہد کئی مذکور میں آیا ہی دونوں کے معنی طاقت اور کوشش، بعضوں نے کہا بضمہ جیم بمعنی طاقت اور بفتحہ جیم مشقت)۔
اَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ۔ کونسی خیرات افضل ہے فرمایا وہ خیرات جو کم مال والا بقدر گنجایش اپنی طاقت کے موافق نکالے۔
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ۔ تیری پناہ بلا کی سختی اور مشقت سے (مراد وہ بلا ہے جس میں آدمی مرنا پسند کرتا ہو بعضوں نے مفلسی کیساتھ عیالداری)۔
وَالنَّاسُ فِیْ جَیْشِ الْعُسْرَةِ مُجْهِدُوْنَ۔ تنگی کی جنگ یعنی جنگ تبوک میں جب مسلمان بہت نادار تھے لوگ مشقت اُٹھا رہے تھے (نہ سواری تھی نہ خرچ تھا)

جُهِدَ الرَّجُلُ۔ وہ مرد تکلیف میں پڑ گیا۔
جُهِدَ النَّاسُ۔ لوگوں پر قحط آن پڑا۔
مُجْهِدٌ۔ مشقت میں گرفتار۔
اَجْهَدَ دَابَّتَهٗ۔ اپنے جانور پر اُسکی طاقت سے زیادہ بوجھ لادا
رَجُلٌ مُجْهِدٌ۔ ناتواں جانور والا۔
اَجْهَدَهٗ۔ اُس کو مشقت میں ڈال دیا۔
اِذَا جَلَسَ بَیْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا۔ جب عورت کے چاروں کونوں کے بیچ میں بیٹھا پھر اُسپر زور لگایا (اُسکو ڈھکیلا یعنی دخول کیا) تو غسل واجب ہو گیا گو انزال نہ ہو مگر ایک جماعت صحابہ کا یہ مذہب ہے کہ غسل جب ہی واجب ہوگا جب انزال ہو اور ان کی دلیل یہ حدیث ہے انما الماء من الماء۔
فَوَاللّٰهِ لَا اَجْهَدُكَ الْیَوْمَ بِشَیْءٍ اَخَذْتَهٗ لِلّٰهِ۔ خدا کی قسم میں آج تجھ کو نہیں ستائیگا اگر تو کوئی بھی چیز میرے مال میں سے اللہ کیواسطے لیلے ایک روایت میں لَا اَحْمَدُكَ ہے یعنی اگر تو آج مجھ سے للہ کچھ نہ مانگے تو میں تیری تعریف نہیں کرونگا (مطلب یہ ہے کہ مانگ اور لے جا اسی میں میری خوشی ہے)۔
لَا یَجْهَدُ الرَّجُلُ مَالَهٗ ثُمَّ یَقْعُدُ یَسْأَلُ النَّاسَ کوئی تم میں ایسا نہ کرے کہ اپنا مال سب خرچ کر ڈالے پھر لوگوں سے سوال کرتا بیٹھے (بلکہ اپنی ضرورت کا خیال رکھ کر خرچ کرے)۔
حَتّٰی بَلَغَ مِنِّی الْجَهْدَ۔ جبرئیلؑ نے مجھ کو اتنا دبوچا (اپنی طاقت بھر زور کیا، کیونکہ اُسوقت جبرئیل بشری صورت میں تھے تو بشر کے مقدور بھر زور کیا) ایک روایت میں حَتّٰی بَلَغَ مِنِّی الْجُهْدُ ہے تو ترجمہ یوں ہوگا ایسا دبوچا کہ میں بہت ہی تنگ ہو گیا انتہا درجہ کی تکلیف مجھ کو ہوئی۔
فَاَجْهَدْ عَلَیَّ جَهْدَكَ۔ (اب جا) تو جو میرا بگاڑ کر سکتا ہے کر

Marfat.com

إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ۔ عامرؓ اللہ کی راہ میں کوشش کرنے والا ہے غازی ہے، بعضوں نے کہا مجاہد جاہد کی تاکید ہے دونوں کے ایک معنی ہیں، ایک روایت میں إِنَّهُ لَجَاهَدَ مُجَاهِدًا یعنی عامر نے تو بڑے مشکل کاموں کو اپنی کوشش سے پورا کیا۔

وَتَتْرُكُ الْجِهَادَ۔ تم جہاد نہیں کرتے (یعنی باغیوں سے مقابلہ وہ بھی جہاد ہے)۔

أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ قَالَ رَجُلٌ يُجَاهِدُ۔ سب لوگوں میں کون افضل ہے فرمایا جو جہاد کرتا ہے۔

لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا جِهَادٌ فِي سَبِيلِي۔ اُسکو کوئی چیز اُسکے گھر سے نہ نکالے سوا میری راہ میں جہاد کرنے کے یعنی خالص نیت سے صرف جہاد فی سبیل اللہ کیلئے گھر سے نکلا ہو نہ مال کی طمع نہ اور کسی دنیاوی غرض سے۔

فَأَصَابَهُمْ قَحْطٌ وَجَهْدٌ۔ اُن کو قحط آ لگا اور سخت تکلیف پڑی، ایک روایت میں جُهْدٌ بضم جیم ہے۔

عَلَى لَأْوَائِهَا وَجَهْدِهَا يَا جُهْدِهَا۔ وہاں کی بلا اور مصیبت پر۔

فَأَصَابَنَا جَهْدٌ۔ ہم کو بھوک کی تکلیف ہوئی۔

إِذَا اجْتَهَدَ فِي الْيَمِينِ۔ جب زور کی قسم کھاتے۔

كُنَّا نَجْهَدُ أَنْفُسَنَا وَإِنَّهُ لَغَيْرُ مُكْتَرِثٍ۔ ہم تو اپنے اوپر مشقت ڈالکر تیز چلتے تھے اور آپکو کچھ پرواہ نہ ہوتی۔

الْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ۔ بڑا مجاہد وہ ہے اپنے نفس پر جہاد کرے (گناہ سے اس کو باز رکھے)

رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْأَصْغَرِ إِلَى الْجِهَادِ الْأَكْبَرِ۔ ہم چھوٹے جہاد (یعنی کافروں کے ساتھ لڑنے) سے لوٹ کر بڑے جہاد کی طرف آئے (اب نفس سے جہاد ہوگا) یہ حدیث تصوف کی کتابوں میں مذکور ہے مگر اس کی سند مجھ کو نہیں ملی۔

جَاهِدُوا الْمُشْرِكِينَ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَأَلْسِنَتِكُمْ۔ کافروں سے مال سے جہاد کرو اور جان سے اور زبان سے (زبان سے جہاد یہ ہے کہ اسلام پر جو وہ عیب لگائیں اُنکا جواب دو شرک اور کفر کی مذمت اور ہجو کرو مخالفین اسلام جو کتابیں لکھیں اُنکا رد کرو پادریوں کی طرح ہر ایک سڑک اور مجمع میں اسلام کی وعظ کرتے رہو اسلام کی حقیقت اور خوبی بیان کرتے رہو تاکہ سننے والے اسلام کی طرف مائل ہوں افسوس ہے کہ مسلمانوں نے تبلیغ اور اشاعت اسلام سے بالکل چشم پوشی کر لی ہے۔)

فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ۔ جا اپنے ماں باپ ہی میں جہاد کر (یعنی انہی کی خدمتگذاری میں مصروف رہ)

جَهْدُ الْبَلَاءِ أَنْ يُقَدَّمَ الرَّجُلُ فَيُضْرَبَ عُنُقُهُ صَبْرًا وَالْأَسِيرُ مَا دَامَ فِي وَثَاقِ الْعَدُوِّ وَالرَّجُلُ يَجِدُ عَلَى بَطْنِ امْرَأَتِهِ رَجُلًا۔ آنحضرتؐ نے جہد البلاء کی (جس سے آپنے پناہ مانگی) یہ تفسیر کی ہے کوئی آدمی بندھا ہوا اُسکی گردن ماری جائے (کولڈ بلڈ) وہ کچھ نہ کر سکتا ہو مجبور ہو یا قیدی جو دشمن کی پنجہ میں گرفتار ہو یا وہ مرد جو اپنی جورو کے پیٹ پر غیر مرد کو پائے۔

رَبِّ لَا تُجْهِدْنِي بَلَائِي۔ مالک میری بلا سخت نہ کر۔

الْوَصِيَّةُ بِالرُّبُعِ جَهْدٌ۔ چوتھائی مال کی وصیت انتہا ہے (باقی وارثوں کیلئے چھوڑ دینا چاہئے)

وَاجْهَدْ أَنْ تَبُولَ۔ زور سے پیشاب کر۔

مِنْ غَيْرِ أَنْ تُجْهِدَ نَفْسَكَ۔ ایذا و تکلیف اٹھائے بغیر۔

أَفْضَلُ الْجِهَادِ جِهَادُ النَّفْسِ۔ افضل جہاد نفس کے ساتھ جہاد کرنا ہے۔

اِجْتِهَادِ شَرْعِی۔ کسی مسئلہ میں حکم شرعی بہ غلبۂ ظن حاصل کرنے کیلئے کوشش

مُجْتَهِدٌ۔ جو کسی مسئلے کا حکم شرعی اُسکے تمام دلائل سمیت جانتا ہو اگر اکثر احکام مع اُنکے دلائل کے جانتا ہو تو وہ مجتہد مطلق ہے ورنہ جس مسئلے

Marfat.com

کے تمام دلائل کو منضبط کرلے اُس میں وہ مجتہد ہے اب اُس مسئلہ میں اُسکو کسی مجتہد کی تقلید درست نہ ہوگی۔

بَلَغَ مَجْهُوْدِیْ۔ یہ کام میری طاقت کے انتہائی درجہ کو پہنچ گیا۔

اَلْمِسْكِيْنُ اَجْهَدُ مِنَ الْفَقِيْرِ۔ مسکین فقیر سے بھی زیادہ بُرے حال والا۔

بِاَرْضٍ جِهَادٍ۔ سخت پتھریلی زمین میں۔

جَهْرٌ۔ پکارنا، ظاہر کرنا، کھول دینا، بہت سمجھنا، بن راہ پہچانے چلنا، آمنے سامنے بلا حجاب کسی کو دیکھنا، صاف کرنا، بڑا سمجھنا۔

مَنْ رَاٰهُ جَهَرَهٗ۔ جو کوئی آنحضرت ؐ کو دیکھتا اُسکی نگاہ میں آپ بڑے دکھائی دیتے (یہ عظمت الٰہی کا ظہور تھا)

رَجُلٌ جَهِيْرٌ۔ وہ شخص جو نظروں میں بڑا معلوم ہو۔

اِذَا رَاَيْنَاكُمْ جَهَرْنَاكُمْ۔ جب ہم تمکو دیکھتے ہیں تو ہمکو تمہارے

جَهَرْتَ الْجَيْشَ۔ تو نے لشکر کو بہت سمجھا۔

وَجَدَ النَّاسُ بِهَا بَصَلاً وَّثُوْمًا فَجَهَرُوْهُ۔ لوگوں نے خیبر میں پیاز اور لہسن پائے اُسکو نکال کر کھا ڈالا۔

جَهَرْتُ الْبِئْرَ۔ میں نے کنوئے کو صاف کیا اُسکا کوڑا کچرا مٹی وغیرہ نکال ڈالا۔

اِجْتَهَرَ دُفَنَ الرَّوَاءِ۔ (یہ حضرت عائشہ رضؓ کا قول ہے اپنے والد کی تعریف میں) یعنی انہوں نے عمدہ اور پاکیزہ پانی پر جو مٹی وغیرہ پڑگئی تھی اُسکو نکال ڈالا۔

كُلُّ اُمَّتِيْ مُعَافًى اِلَّا الْمُجَاهِرِيْنَ۔ میری ساری امت بخشی جائیگی مگر وہ لوگ جو علانیہ گناہ کرتے ہیں (یا اپنے گناہوں کو ڈھیٹ پنے سے لوگوں پر کھولتے ہیں فخریہ بیان کرتے ہیں، ایک روایت میں اِلَّا الْمُجَاهِرُوْنَ ہے معنی وہی ہے۔

اِنَّ مِنَ الْاِجْهَارِ كَذَا وَكَذَا۔ ایسا ایسا کرنا گناہ کھولنے میں داخل ہے، ایک روایت میں من الجہار ہے معنی وہی ہے۔

لَا غِيْبَةَ لِفَاسِقٍ وَّلَا مُجَاهِرٍ۔ فاسق اور علانیہ گناہ کرنیوالے کی برائی کرنا غیبت نہیں ہے (یعنی اُس کی غیبت کرنا گناہ نہ ہوگا، مجاہر وہ فاسق جو گناہ کے کام کھلم کھلا کرے اور اللہ کے احکام کی عظمت اُس کے دل سے جاتی رہی ہو۔

اِنَّهٗ كَانَ رَجُلًا مُّجْهِرًا۔ حضرت عمرؓ پکار کر بات کرنیوالے آدمی تھے۔ جوہری نے کہا مِجْهَرٌ بکسرۂ میم جس کی عادت پکار کر بات کرنے کی ہو۔

فَاِذَا امْرَاَةٌ جَهِيْرَةٌ۔ ناگاہ ایک عورت ملی جو بلند آواز والی تھی، بعضوں نے کہا جہیرہ سے یہ مراد ہے کہ حسینہ اور خوش منظر تھی۔

نَادٰى بِصَوْتٍ لَّهٗ جَهْوَرِيٍّ۔ حضرت عباس رضؓ نے اپنی بلند آواز سے پکارا۔

جَهْوَرَ بِصَوْتِهٖ۔ زور سے آواز دی۔

اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ۔ قرآن کو پکار کر پڑھنے والا ایسا ہے جیسے علانیہ خیرات کرنیوالا (اُس میں کوئی برائی نہیں اگر ریا کی نیت نہ ہو)

لَيْسَ فِي الْجَوْهَرِ زَكٰوةٌ۔ جواہرات (جیسے یاقوت الماس زمرد وغیرہ) میں زکوٰۃ نہیں ہے

فِيْ تَقَلُّبِ الْاَحْوَالِ تُعْرَفُ جَوَاهِرُ الرِّجَالِ۔ انقلابات میں آدمیوں کی حقیقت کھلتی ہے کہ شریف ہیں یا پاجی، بندۂ غرض ہیں یا سچے دوست، کیونکہ اچھے وقت میں سب دوستی جتاتے ہیں۔

مترجم۔ کہتا ہے کہ اُسکا تجربہ جیسا مجھ کو ہوا ہے شاید ہی کسی کو ہوا ہو جب میں مدار المہام حیدر... کی پیشی میں اور اُن کا معتمد اور امین تھا تو میرے مکان پر اتنے لوگوں کا مجمع رہتا کہ میں تنگ آجا... پھر جب میں معرض عتاب میں آیا اور اُس عہدہ...

سے علٰحدہ ہو گیا تو ذرا اُلو کو ہٹا تا چھوڑ دیا سب کے
سب ہوا کے آشنا تھے اور بیحد محبت کا دعویٰ کرتے
تھے یہ سارا دعویٰ جھوٹ اور ابلہ فریبی نکلا۔

لَوْ قَاسَ الْجَوْهَرَ الَّذِي خَلَقَ اللّٰهُ مِنْهُ آدَمَ بِالنَّارِ كَانَ ذٰلِكَ اَكْثَرَ نُوْرًا۔ اگر ابلیس اُس جوہر کو دیکھتا جس سے آدم پیدا کئے گئے (یعنی نور الٰہی کو جو اُن میں تھا) تو آگ سے بڑھ کر اُس کو روشن پاتا۔ مگر اُس نے صرف خاک کو دیکھا اور نور پر نظر نہ پڑی اس لئے اُسکا قیاس غلط نکلا اور مردود ہوا۔

جَوْهَرِي۔ مشہور لغت کا عالم ہے جس کی کتاب صحاح تمام لغت عرب کی کتابوں میں افضل اور اعلیٰ ہے۔ اُسکا نام اسمٰعیل بن حماد تھا، صاحب قاموس نے جسکا نام محمد بن یعقوب فیروزابادی ہے اپنی کتاب کے اکثر مطالب صحاح ہی سے لئے ہیں جیسے بیضاوی نے تفسیر کشاف سے باوجود اس کے صاحب صحاح پر اپنا فخر جتایا ہے اور اُسکی غلطیاں نکالی ہیں حالانکہ خود بدولت نے بھی غلطیاں کیں ہیں۔ سے معصوم بجز خداوند جل جلالہٗ و علا کے کوئی نہیں ہے حافظ عبدالغنی نابلسی نے کیا خوب کہا ہے "من قال قد بطلت صحاح الجوہری لما اتی القاموس فہو المفتری قلت اسمہ القاموس وہو البحران یفخر فعلم فخرہ بالجوہر"

كَانَ يَجْهَرُ فِي الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ وَ يُسِرُّ فِي الظُّهْرَيْنِ۔ آنحضرت مغرب اور عشا اور فجر کی نماز میں قرأت پکار کر کرتے اور ظہر اور عصر میں آہستہ۔

جَهْرِي۔ وہ نماز جس میں پکار کر قرأت کیجاتی ہے۔

تَجْهِيز۔ زخمی کا کام تمام کر دینا اُس کو مار ڈالنا۔

تَجْهِيز۔ طیار کرنا سامان کا خواہ مسافری کا سامان ہو یا دولہن کا یا میت کا۔

جَهَاز۔ سامان مسافر کا ہو یا میت کا یا دولہن کا۔

مَنْ لَمْ يَغْزُ وَ لَمْ يُجَهِّزْ غَازِيًا۔ جس نے نہ خود جہاد کیا نہ کسی جہاد کرنے والے کا سامان طیار کر دیا۔

هَلْ يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مَرَضًا مُفْسِدًا اَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا۔ کیا اُس بیماری کا انتظار کر رہے ہیں جو صحت خراب کر دے یا اُس موت کے منتظر ہیں جو جلدی سے کام تمام کر دے عرب لوگ کہتے ہیں اَجْهَزَ عَلَى الْجَرِيْحِ۔ یعنی زخمی کو مار ڈالا اُسکا کام تمام کر دیا۔

لَا يُجْهَزُ عَلٰى جَرِيْحِهِمْ۔ (یہ حضرت علی کا قول ہے) یعنی باغیوں میں جو لوگ زخمی ہوں اُن کو قتل نہ کیا جائے۔

اَتٰى عَلٰى اَبِيْ جَهْلٍ وَ هُوَ صَرِيْعٌ فَاَجْهَزَ عَلَيْهِ۔ عبداللہ بن مسعود رضہ ابوجہل کے پاس آئے وہ زخمی ہو کر پڑا تھا انھوں نے اُسکا کام تمام کر دیا گردن ہی کاٹ لی۔

وَ اَمَرَ بِجَهَازِهٖ فَاُحْرِقَ۔ انھوں نے حکم دیا چھوٹا سا راچھتہ جلا دیا گیا (شاید اُنکی شرع میں جانوروں کا جلانا جائز ہوگا)۔

وَ لَمْ اَقْضِ مِنْ جَهَازِيْ شَيْئًا۔ میں نے اپنے سفر کا کوئی سامان طیار نہیں کیا۔

فَجَهَّزْتُ اِلَى الشَّامِ۔ میں نے اپنے گماشتوں کو سامان وغیرہ دیکر شام کو روانہ کرنا چاہا۔

مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا۔ جس نے غازی کا سامان تیار کر دیا (ہتھیار، راہ خرچ سواری وغیرہ)۔

اِذَا اَخَذَ الْحَاجُّ بِجَهَازِهٖ۔ جب حاجی اپنا سامان کرلے۔

اِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ فَخُذْ فِيْ جَهَازِهٖ وَ عَجِّلْهُ۔ جب کوئی مر جائے تو اُسکے کفن دفن کا سامان کر اور جلدی کر۔

فَاَعِدُّوْا الْجَهَازَ لِبُعْدِ الْمَجَازِ۔ سفر دور دراز کیلئے

Marfat.com

سامان تیار کرو۔
اَلَا لَا تُجْهِزُوْا عَلٰى جَرِيْحٍ وَّلَا تَتْبَعُوْا مُدْبِرًا۔ جو زخمی ہو جائے اُس کو قتل نہ کرو جو پیٹھ موڑ کر بھاگے اُسکا پیچھا نہ کرو (یہ حضرت علیؓ نے جنگ جمل میں فرمایا)۔

جَهْشٌ۔ گھبرا کر رونیکا قصد کرکے بھاگنا۔
فَاَجْهَشْتُ بِالْبُكَاءِ۔ میں نے رونیکا قصد کیا، ایک روایت میں فَجَهَشْتُ ہے۔
فَجَهَشْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ہم رونی صورت بنا کر آنحضرتؐ کے پاس بھاگے۔
فَاَجْهَشْتُ يَا فَجَهَشْتُ۔ وہ رونی بن کر چلیں یا وہ رونے کی نیت کرکے بھاگیں۔

جَهْضٌ۔ غالب ہونا، روکنا، دور کرنا، الگ کرنا۔
فَجَاهَضَنِيْ عَنْهُ اَبُوْ سُفْيَانَ۔ ابوسفیان نے اُس شخص کو مارنے سے مجھ کو رد کردیا ہٹا دیا۔
فَاَجْهَضُوْهُمْ عَنْ اَثْقَالِهِمْ۔ انہوں نے اُن کو اُن کے سامان سے ہٹا دیا۔
اِجْهَاضٌ۔ پھسلانا۔
فَاَجْهَضَتْ جَنِيْنَهَا۔ اُس نے پیٹ کا بچہ گرا دیا۔
جَهِيْضٌ۔ کچا بچہ جس میں جان پڑ گئی ہو۔
طَلَبْنَا الْعَدُوَّ حَتّٰى اَجْهَضْنَاهُمْ۔ ہم دشمنوں کے پیچھے لگے یہانتک کہ ہمنے اُنکو اُنکے مقامات سے ہٹا دیا۔

جَهْلٌ اِجْهَالَةٌ۔ بے علمی، نادانی۔
تَجَاهُلٌ۔ جان بوجھ کر اپنے تئیں جاہل بنانا۔
اِسْتِجْهَالٌ۔ کسی کو جاہل کہنا۔
تَجْهِيْلٌ۔ جاہل بنانا
جَهْلٌ بَسِيْطٌ۔ ایک بات کا نہ جاننا۔
جَهْلٌ مُرَكَّبٌ۔ ایک بات کا نہ جاننا اور پھر یہ سمجھنا کہ ہم جانتے ہیں۔
اِنَّكُمْ لَتُجَهِّلُوْنَ۔ تم اپنے باپ دادوں کو جاہل بناتے ہو۔

مَنِ اسْتَجْهَلَ مُؤْمِنًا فَعَلَيْهِ اِثْمُهٗ۔ جو شخص کسی مومن کو بہکا کر یا غصہ دلا کر اُس سے جہالت کا کام کرائے تو گناہ اُسی پر ہوگا۔
وَلٰكِنِ اجْتَهَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ۔ اُنکو قومی پچ نے جاہل بنا دیا
اِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا۔ بعض علم جہل کیطرح برا ہے جیسے علم نجوم علم سحر کہانت علم شعبدات یا علم کلام یا علم منطق زائد از ضرورت فلسفہ الٰہیات وغیرہ بعضوں نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ عالم اُن باتوں میں دخل دے جنکو وہ نہ جانتا ہو اور ہمہ دانی کا دعوٰی کرے تو ایسا شخص جاہل بنے گا لوگوں کی نظروں میں حقیر ہوگا)
اِنَّكَ امْرُؤٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ۔ ابوذر تو ایسا آدمی ہے جس میں جاہلیت کے زمانہ کا اثر باقی ہے (جاہلیت کا زمانہ عربوں کا وہ زمانہ جو اسلام سے پہلے گذرا ہے جب نہ اُنکو دین و ایمان کی خبر تھی نہ اللہ و رسول سے واقف تھے بس لڑائی جھگڑا لوٹ مار خونریزی فخر و افتخار شعر و شاعری یہی اُنکا پیشہ ہو رہا تھا)۔
وَمَجَاهِلُ تَجْهَلُ فِيْهَا الْاَحْلَامُ۔ ایسے میدان جن میں عقلیں حیران ہو جاتی ہیں (جہاں رستہ کا کوئی نشان ہی نہیں ہوتا صحرائے لق و دق)
خَلَقَ اللّٰهُ الْجَهْلَ مِنَ الْبَحْرِ الْاُجَاجِ ظُلْمَانِيًّا فَقَالَ لَهٗ اَدْبِرْ فَاَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اَقْبِلْ فَلَمْ يُقْبِلْ فَقَالَ لَهٗ اسْتَكْبَرْتَ فَلَعَنَهٗ۔ اللہ تعالٰی نے جہالت کو کھاری سمندر سے پیدا کیا اُس کو فرمایا پیٹھ پھیر تو اُسنے پیٹھ پھیری پھر فرمایا منہ سامنے کر تو اُس نے نہ کیا فرمایا تو غرور کی اور اُسپر لعنت کی۔
اِذَا رَاَيْتُمُ الشَّيْخَ يَتَحَدَّثُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِاَحَادِيْثِ الْجَاهِلِيَّةِ فَارْمُوْا رَاْسَهٗ بِالْحَصٰى جب تم کسی بوڑھے کو دیکھو جمعہ کے دن جاہلیت کی باتیں کر رہا ہو تو اُسکے سر پر کنکریاں پھینکو (اُسپر خاک ڈالو)

Marfat.com

فِی الجَاهِلِیَّةِ الجَهْلَاءِ۔ یہ تاکید ہے جاہلیت کی جیسے لَیْلَةٌ لَیْلَاءُ اور یَوْمٌ اَیْوَمُ۔

جُوْ۔ منہ تھیتا کر سامنے آنا ترش روئی۔

وَنَسْتَخِیْلُ الجَهَامَ۔ ہم وہی ابر دیکھتے جو پانی سے خالی ہو چکا ہوتا، ایک روایت میں نَسْتَحِیْلُ ہے جیسے یعنی خالی ابروں کو ادہر اُدہر گھومتا دیکھے، ایک روایت میں نَسْتَخِیْلُ ہے خائے معجمہ سے یعنی ہم خالی ابروں میں بھی پانی کا گمان کرتے کیونکہ پانی کی بڑی احتیاج تھی جیسے مثل ہے بلی کے خواب میں چھیچھڑے ہی نظر آتے ہیں

بِجَهَامٍ۔ تو میرے پاس خالی ابر لایا یعنی ایسا دین لے کر آیا جسمیں کچھ بھلائی نہیں جیسے خالی ابر سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا

اِلٰی عَدُوٍّ یَتَجَهَّمُنِیْ۔ کیا مجھ کو ایسے دشمن کے حوالے کرتا ہے جو ترش روئی سے مجھ سے پیش آئے

فَتَجَهَّمَنِی القَوْمُ۔ لوگوں نے منہ بنا کر مجھ کو دیکھا۔

عَظِّمُوْا اَصْحَابَکُمْ وَلَا یَتَجَهَّمْ بَعْضُکُمْ بَعْضًا۔ اپنے دوستوں کی تعظیم کرو اور آپس میں ترش روئی سے نہ ملو بلکہ ہنس مکھ خندہ پیشانی سے ملو

وَلَا تَجْعَلْهَا جَهَامًا عَارِضُهَا۔ یعنی یا اللہ وہاں کا سفید ابر پانی سے خالی مت کر۔

جَهْمُ بْنُ صَفْوَانَ۔ ایک گمراہ شخص تھا جو صفات اللہ کا انکار کرتا تھا اور کہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی مکان نہیں اور عرش کو اُسکی ذات سے وہی نسبت ہے جو فرش کو وہ اوپر ہے نہ نیچے نہ آگے نہ پیچھے نہ داہنے نہ بائیں۔ غرض اللہ کی تنزیہ میں اُسکو ایسا مبالغہ تھا کہ معاذ اللہ خدا کو اُس نے معدوم اور لاشی بنا دیا تھا اہلحدیث اُسکو زمانہ کے بڑے مخالف ہوئے اور اُس کے بعد بھی ہر زمانہ میں اُسکے پیرووں کا رد کرتے چلے آرہے ہیں ہمارے زمانہ میں بھی اُن جہمیہ کا زور ہو گیا تھا مگر علمائے اہلحدیث نے رسالے اور کتابیں لکھ کر اُنکا خوب رد کیا اور بڑی جامع کتاب اُنکے رد میں کتاب الانتصار فی الاستوا ہے جسمیں کتاب و سنت اور اقوال صحابہ اور تابعین اور ائمہ مجتہدین اور صوفیائے کرام سے اللہ کا استوا بر عرش مجید ثابت کیا ہے ایک مدراسی مولوی نے اس کتاب پر کچھ اعتراضات کئے تھے اُسکا جواب مفصل مولانا شیخ احمد ابن عیسیٰ بن ابراہیم نے دیا ہے اور وہ مصر میں چھپ گیا ہے اُس میں مدراسی مولوی کی خوب خبر لی گئی ہے۔

جَهَنَّمُ۔ عجمی لفظ ہے اُسکا معنی آخرت کی آگ، بعضوں نے کہا عربی لفظ ہے اُسکا معنی گہرا گڈھا چونکہ دوزخ بھی بہت گہری ہے اسلئے اُسکو جہنم کہا، بعضوں نے کہا یہ عبرانی لفظ ہے اصل گہنام تھا مگر عرب لوگ کہتے ہیں بِئْرٌ جِهِنَّامٌ یا رَکِیَّةٌ جِهِنَّامٌ گہرا کنواں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عربی لفظ ہے، نہایہ میں ہے کہ جہنم آخرت کی آگ کا نام ہے۔

فَیُقَالُ لَهُمُ الجَهَنَّمِیُّوْنَ۔ اُنکو جہنمی کہینگے (نہ تحقیر کی راہ سے بلکہ اللہ تعالیٰ کا احسان یاد دلانے کیلئے تاکہ اور زیادہ خوش ہوں)۔

یُسَمَّوْنَ الجَهَنَّمِیُّوْنَ۔ اُن کا نام جہنمی رکھا جائے گا چاہیے تھا جَهَنَّمِیِّیْنَ کہنا کیونکہ وہ مفعول ثانی ہے یُسَمَّوْنَ کا مگر روایت یوں آئی ہے اَلجَهَنَّمِیُّوْنَ واو سے۔

بَابُ الجِیْمِ مَعَ اليَاءِ

جَیْئٌ یا جَیْئَةٌ یا مَجِیْئٌ۔ آنا، جانا۔

جَاءَ بِهٖ۔ اُس کو لایا جیسے اَجَاءَهٗ ہے

جَاءَنِیْ فَجُوْتُهٗ۔ وہ میرے پاس آتا جاتا رہا لیکن میں آنے جانے میں اُس پر غالب رہا۔

مَا جَاءَتْ حَاجَتُکَ۔ تیری حاجت کس موافق نہیں ہوئی

جِئْتُ شَیْئًا۔ میں نے ایک کام کیا۔

تَجِیْئُ۔ سیتا

جَیَّاءٌ۔ بہت آنیوالا۔

Marfat.com

جَیئَۃٌ ۔ پیپ اور خون اور ایک بار آنا۔

جِیئَۃٌ ۔ وہ مقام جہاں پانی جمع ہو اور آنا۔

تَجِیْءُ الْاَعْمَالُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ۔ نیک اعمال قیامت کے دن آئیں گے (یعنی بقدرت الٰہی مجسم ہو کر جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ قبر میں بھی نیک اعمال ایک خوبرو کی شکل میں نظر آئیں گے)۔

اِذَا جَاءَ اَحَدَکُمُ الْجُمُعَۃُ ۔ جب تم میں سے کسی پر جمعہ کا دن آجائے۔

لَا یَجِیْءُ بِشَیْءٍ تَکْرَهُوْنَهٗ ۔ ایسا نہ ہو وہ ایسی بات کہیں جو تم کو بری معلوم ہو۔

مَا جَاءَ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ بِبَقَرَۃٍ لَّھَا خُوَارٌ ۔ ایک مرد کا اللہ کے پاس گائے لیکر آنا جو بھائیں بھائیں کر رہی ہوگی۔

مَجِیْءٌ مَا جَاءَ بِکُمْ ۔ کوئی بڑی بات تم کو لے کر آئی ہے یعنی کسی اہم مطلب سے آئے ہو۔ بعضوں نے مَجِیْءُ مَا پڑھا ہے بغیر تنوین کے۔

اِذَا تَلَقَّانِیْ بِبَاعٍ جِئْتُہٗ اَسْرَعَ ۔ جب بندہ ایک بام میری طرف آتا ہے تو میں اور جلد اُسکی طرف آتا ہوں۔

اَجَاءَتْنَا الْمَضَایِقُ الْوَعِرَۃُ ۔ ہم کو سخت تکلیفیں لیکر آئی ہیں یا سخت تکلیفوں نے ہمکو لاچار کر دیا ہے۔

کَیْفَ یُجَاءُ بِھَا ۔ آنحضرتؐ نے حضرت جبرئیلؑ سے پوچھا جہنم کو کیونکر لے آئینگے (انہوں نے کہا ستر ہزار فرشتے اُسکو کھینچتے ہوئے لائینگے ستر ہزار باگیں تھامے ہوئے ایکبار اُٹھے گا تو اللہ تعالیٰ روکیگا لیکن اگر وہ چھوڑ دیں تو سبکو جلا کر خاک کر ڈالا معاذ

جَیْبٌ ۔ گریبان لگانا عام لوگ جیب اُسکو کہتے ہیں جو کپڑے کے ایکطرف اندر سے سی جاتی ہے اُسکا منہ باہر رہتا ہے۔

جَابَ الْبِلَادَ ۔ شہروں کو طے کیا۔

جَیْبٌ ۔ دل اور سینہ کو بھی کہتے ہیں۔

حَافَتَاہُ الْیَاقُوْتُ الْمُجَیَّبُ ۔ اُسکے دونوں کنارے خولدار یاقوت کے ہونگے۔ بخاری کی ایک روایت میں اَللُّؤْلُؤُ الْمُجَوَّفُ یعنی خولدار موتی ہے ایک روایت میں اَلْمُجَوَّبُ یعنی تراشا ہوا۔

اَنْسَکُ النَّاسِ اَنْصَحُهُمْ جَیْبًا ۔ سب سے بڑھ کر عا
وہ ہے جو امانت دار ہو جیسے عرب لوگ کہتے ہیں ھُوَ نَاصِحُ الْجَیْبِ ۔ یعنی امین ہے۔

شَقُّ الْجُیُوْبِ ۔ گریبان پھاڑنا یا کھولنا۔

اِجْتِیَابٌ ۔ پہننا۔

جَیْحَانُ ۔ یا جَیْحُوْنُ ایک نہر ہے بلخ کے پاس جیسے اوپر گذرا۔

جَیْدَرٌ ۔ پست قد ۔ بونا آدمی۔

جَیْذَلُوْطٌ ۔ ایک گالی ہے یعنی جھوٹی بکنے والی۔

جَیَدٌ ۔ گردن لمبی یا خوبصورت، باریک ہونا۔

جِیْدٌ ۔ گردن یا گردن کا وہ مقام جہاں ہار پہنتے

کَاَنَّ عُنُقَہٗ جِیْدُ دُمْیَۃٍ ۔ آنحضرتؐ کی گردن ایک پتلی کی گردن تھی (یعنی صاف چمکتی ہوئی)۔

جِیَادٌ ۔ ایک مقام کا نام ہے مکہ میں، بعضوں نے ا
نام اجیاد رکھا ہے۔

جَیْدَرٌ ۔ ایک بھاجی ہے۔

جَیْرٌ ۔ چونا گچ۔

مَرَّ بِصَاحِبِ جَیْرٍ قَدْ سَقَطَ فَاَعَانَہٗ ۔ ایک
والے کو دیکھا وہ گر پڑا تھا اُس کی مدد کی

جَیَّارٌ ۔ بھی گچ اور چونا کو کہتے ہیں۔

جَیْرِ ۔ بکسرۂ را کلمہ ایجاب ہے جیسے نَعَمْ ہاں۔

جِیْرَۃٌ ۔ جار کی جمع ہے یعنی ہمسایہ۔

جَیْرَۃٌ ۔ قطر۔

جِیْزَۃٌ ۔ ایک شہر کا نام ہے مصر میں دریائے نیل پر۔

جَیْشٌ یا جُیُوْشٌ یا جَیَشَانٌ ۔ بیقراری اضطراب جو

فَمَا زَالَ یَجِیْشُ لَھُمْ بِالرِّیِّ ۔ پھر وہ برابر جوش مارتا سیرا

وَمَا یَنْزِلُ حَتّٰی یَجِیْشَ کُلُّ مِیْزَابٍ ۔ اور منبر سے
تو بھی اترنے نہ پائے کہ ہر پرنالہ جوش مار کر بہ نکلتا (یعنی خو

Marfat.com

ہونے لگی۔

جَیْشٌ۔ لشکر کو بھی کہتے ہیں جس میں کم سے کم چار سو یا چار ہزار آدمی ہوں۔

جَیْشٌ۔ ایک لمبی گھانس ہے۔

تَجْیِیْشٌ۔ لشکر جمع کرنا۔

اِذَا جَاشَ مِنْهَا جَانِبٌ۔ ایک فساد ایسا آنیوالا ہے کہ اُس کا ایک کنارہ تھمیگا تو دوسرا کنارہ جوش مارنے لگیگا ایکطرف دھیما ہوگا تو دوسری طرف تیز ہو جائے گا۔

دَامِغُ جَیْشَاتِ الْاَبَاطِیْلِ۔ باطلوں کے جوشوں کو یا باطلوں کی فوجوں کو دبا دینیوالے دفع کرنیوالے توڑنیوالے (یہ حضرت علیؓ نے آنحضرتؐ کی صفت بتلائی)۔

فَتَجَیَّشَتْ اَنْفُسُ اَصْحَابِهٖ مِنْهُ۔ اُس گوشت سے آپکے اصحاب کو متلی ہونیلگی (اُنکا اُٹھ کر حلق تک آنیلگا)

کَانَتْ نَفْسِیْ جَاشَتْ۔ میرا دل دھڑکنے لگا۔

فَاسْتَجَاشَ عَلَیْهِمْ عَامِرٌ۔ عامر نے اُنپر فوجی مدد چاہی

یَا عَلِیُّ لَا تُصَلِّ فِیْ ذَاتِ الْجَیْشِ۔ علی ذات الجیش میں نماز مت پڑھ (یہ ایک وادی ہے مکہ اور مدینہ کے بیچ میں) حضرت عائشہ رضؓ کا ہار وہیں گر پڑا تھا کہتے ہیں قیامت کے قریب سفیانی اپنا لشکر وہاں لیکر آئیگا اللہ اُسکو دھنسا دیگا

اِیَّاكَ اَنْ تَعْقِدَ بِمَا جَاشَ فِیْ صَدْرِكَ۔ جو بات تیرے سینہ میں جوش مارے اُسکو باہر مت نکال دے۔ (بلکہ سوچ کر بات منہ سے نکال)۔

غُضُّوا الْاَبْصَارَ فَاِنَّهٗ اَرْبَطُ لِلْجَاشِ۔ آنکھیں نیچی رکھو اُس سے دل مضبوط رہتا ہے (یعنی لڑائی میں)

[illegible]ں۔ یا جَیْصٌ۔ مائل ہونا، منحرف ہونا، مڑ جانا۔

فَجَاصَ النَّاسُ جَیْصَةً یا فَجَاصَ الْمُسْلِمُوْنَ جَیْصَةً [illegible]لوگ یا مسلمان ایکبارگی مڑ گئے (بھاگ نکلے) ایک روایت میں فَحَاصَ النَّاسُ حَیْصَةً ہے حائے حطی اور صاد مہملہ سے۔

[illegible]اِرْتَدَّ النَّاسُ اِلَّا ثَلٰثَةٌ سَلْمَانُ وَ اَبُوْذَرٍّ وَ الْمِقْدَادُ

قُلْتُ فَعَمَّارٌ قَالَ کَانَ جَاضَ جَیْضَةً۔ حضرت علیؓ کیطرف سے لوگ پھر گئے مگر تین شخص سلمان فارسی اور ابوذر غفاری اور مقداد بن اسود میں نے کہا اور عمار بن یاسر انہوں نے (یعنی امام ابوجعفر نے) کہا وہ بھی ذرا مڑ گئے تھے (پھر راہ راست پر آ گئے)۔

جَیْفٌ۔ بدبودار ہونا، سڑ جانا۔

اَتُکَلِّمُ نَاسًا قَدْ جَیَّفُوْا۔ کیا آپ ایسے لوگوں سے بات کرتے ہیں جو مرکر بدبودار ہو گئے (عرب لوگ کہتے ہیں جَافَتِ الْمَیْتَةُ اور جَیَّفَتْ اور اِجْتَافَتْ یعنی مردہ بدبودار ہو گیا)

جِیْفَةٌ۔ وہ مردار جس میں بدبو ہو گئی ہو۔

فَاِذْ تَفَحَتْ رِیْحُ جِیْفَةٍ۔ ایک مردار کی بدبو اُٹھی۔

لَا اَعْرِفَنَّ اَحَدَکُمْ جِیْفَةَ لَیْلٍ قُطْرُبَ نَهَارٍ۔ میں تم سے کسی کو ایسا نہ جانوں کہ رات کا مردار اور دن کا قطرب ہے، قطرب ایک کیڑا ہے جو دن بھر گھومتا رہتا ہے (مطلب یہ ہے کہ دن بھر تو دنیا کے دھندوں میں مصروف رہے اور رات بھر مردار کی طرح پڑا سوتا رہے)۔

لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ جَیَّافٌ۔ کفن چور بہشت میں نہیں جائیگا (اُسکو جیاف اسلئے کہا کہ وہ مرداروں کے کپڑے چراتا ہے اُسکو نباش بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ قبر کھودتا ہے کفن نکالنے کیلئے)۔

اِلَّا تَفَرَّقُوْا عَنْ جِیْفَةِ حِمَارٍ۔ جس مجلس میں اللہ کی یاد نہ ہو (لغویات باتیں ہوتی رہیں) وہاں سے جب لوگ اُٹھیں گے تو اُنکی مثال یہ ہے جیسے گدہے کے مردار پر سے اُٹھے

اَلْجِیَفُ کُلُّهَا سَوَاءٌ اِلَّا جِیْفَةً قَدْ جَیَّفَتْ۔ سب مردار برابر ہیں (اُن سے پانی نجس نہیں ہوتا مگر جو مردار پانی کو بدبودار کر دے)

جَیْظَانٌ۔ اکڑ کر چلنا۔ اسی سے جَیَّاظٌ ہے اکڑ کر چلنے والا۔

جَیْعَرٌ۔ بھوکا۔

جِیْلٌ۔ آدمیوں کی ایک قسم مثلاً ترک ایک جیل ہے اور عرب ایک

Marfat.com

جیل ہے ہند ایک جیل ہے حبش ایک جیل ہے۔
فرنگ ایک جیل ہے اور مصر اور انسان کی عمر اور
سو برس۔

جَبِیْلٌ۔ سخت دل، نافرمان۔
مَا اَعْلَمُ مِنْ جِبِلٍّ کَانَ اَخْبَثَ مِنْکُمْ۔ میں آدمیوں
کی کوئی قسم تم سے بڑھ کر خبیث نہیں پاتا۔ بعضوں نے
کہا ہر قوم جس کی زبان جدا ہو اُس کو جیل کہیں گے۔
مثلاً ہندوستان میں تلنگے ایک جیل ہیں مرہٹے دوسری
جیل ہیں بنگالی تیسرے جیل ہیں کنڑے چوتھے جیل
ہیں وعلیٰ ہذا القیاس۔ شیخ عبدالقادر جیلی مشہور بزرگ
ہیں اور ہمارے مذہب یعنی حنابلہ کے پیشوا اور امام ہیں
مترجم :۔ کہتا ہے میں نے آپ کو خواب میں دیکھا
اور یہ عرض کیا کہ اس زمانہ کے فقرا جیسے ہیں اُنکا حال
آپ کو معلوم ہوگا، میں چاہتا ہوں کہ آپ میری بیعت
بلا واسطہ قبول فرمائیے یہ سنکر آپ مجھ کو ایک ڈیرے
میں لے گئے اُس میں کئی کتابیں رکھی تھیں آپ نے
ایک کتاب اُن میں سے اٹھا کر مجھ کو عنایت فرمائی
میں نے خواب ہی میں اُس کو کھول کر دیکھا تو وہ صحیح بخاری
تھی اس خواب کی تعبیر بیس سال کے بعد ظاہر ہوئی
اللہ تعالے نے میرے ہاتھ سے صحیح بخاری کا ترجمہ تمام
کرایا اور اُسکو مقبول فرمایا یا اللہ حضرت پیر و مرشد شیخ
عبدالقادر جیلانی کے طفیل کے اس کتاب کو بھی مقبول فرمائے

جِیْلَا هَنْكَ۔ سیاہ تربد کے بیج اور اُس کے چھلکے یعنی ز
تربد جو ہندی ہوتا ہے۔

جَلْجُمٌ۔ جیم لکھنا جیسے تَجْنِیْمٌ ہے، جیم دیبا ک
بھی کہتے ہیں۔

جِیُوْلُوْجِیَا۔ علم طبقات الارض (جیالوجی) یہ لفظ یونا
ہے، جی کہتے ہیں زمین کو اور لوغوس کلام کو۔

جِیَاءٌ۔ ہانڈی کا سرپوش۔

جِیَّةٌ۔ وہ پانی جو نشیب میں جمع ہو جائے۔
مَرَّ بِنَهْرٍ جَاوَرَ جِیَّةً مُنْتِنَةً۔ ایک ندی
سے گذرے جس کے قریب ایک بدبودار پانی
گڑھا تھا۔
وَتَرَکُوْهُ بَیْنَ قَمْ غَمَاوَ الْجِیَّةِ۔ تجھ کو اُس
کنارے اور پانی کے جاؤ کے بیچ میں چھوڑ دیا۔
جِیٌّ۔ ایک وادی کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب "ح"

لغات الحدیث

تالیف

حضرت علامہ وحید الزماں رحمہ اللہ تعالےٰ

بہ تکمیل و تصحیح و اضافہ لغات وسعی ما لا کلام

باہتمام

میر محمد، کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

Marfat.com

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتابُ الحاء

ا۔ حروف تہجی میں سے چھٹا حرف ہے اور حساب جمل میں اس کا
د آٹھ ہے۔ اور اصطلاح علم حدیث میں "ح" اشارہ ہے
ل کی طرف، یعنی ایک سند سے دوسری سند کی طرف منتقل
نے کا۔

بابُ الحاء مع الالف

اءٌ۔ اونٹ کو ڈانٹنے کے وقت کہتے ہیں۔

لَا حَاءَ وَلَا سَاءَ۔ ایک مثل ہے، یعنی نہ اچھا نہ برا
رد نہ عورت۔

اءَ حَاءَ۔ بِالتَّیْسِ بکروں کو بلایا پانی پینے کے لئے۔)

اشَا۔ ایک کانٹے دار درخت ہے۔

بابُ الحاء مع الباء

حبٌّ یا حُبٌّ۔ محبت کرنا، دوستی کرنا، جیسے اِحْبَابٌ ہے۔

تَحَبُّبٌ۔ دوستی ظاہر کرنا۔

حَبٌّ۔ دانہ۔

تَحَبُّبٌ کھیت میں دانہ آجانا۔

مَحَبَّۃٌ اور حِبَابٌ۔ دوستی۔

تَحَابٌّ۔ ایک دوسرے سے دوستی رکھنا۔

اِسْتِحْبَابٌ۔ پسند کرنا، اچھا جاننا

حَبَابٌ۔ شبنم، پانی کا حباب جو اوپر اٹھتا ہے۔ جیسے حَبَبٌ ہے۔

وَیَفْتَرُّ عَنْ مِثْلِ حَبِّ الْغَمَامِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح بارش کے اولے ہوتے ہیں اس طرح ہنستے تھے (یعنی آپ کے دندان مبارک اولوں کی طرح صاف اور چمکدار تھے۔

یُلْقِیْ اِلَیْہِمُ الْحَبُوْبَ۔ ان کی طرف مٹی کے ڈھیلے پھینکتے تھے۔

یَصِیْرُ طَعَامُہُمْ اِلٰی رَشْحٍ مِثْلِ حَبَابِ الْمِسْکِ (بہشتیوں کا کھانا ایک پسینہ ہو کر نکلے گا، جیسے مشک کے دانے ہوتے ہیں۔ (یعنی خوشبودار، اس میں بدبو نہ ہوگی، جیسے دنیا کے پاخانہ اور پیشاب میں ہوتی ہے)

طِرْتَ بِعُبَابِہَا وَفُزْتَ بِحَبَابِہَا۔ (یہ حضرت علی رض نے حضرت ابوبکر صدیق رض کی تعریف میں کہا) تم تو اسلام کے عالی مرتبہ تک اُڑ گئے اور تم نے اسلام کا صاف اور پاک پانی پیا۔ اسلام کا جہاں گہرا اور خالص پانی تھا وہاں تک پہنچ گئے۔

اَلْحُبَابُ شَیْطَانٌ۔ حباب تو شیطان کو کہتے ہیں (اور سانپ کو بھی کہتے ہیں) اس لئے آنحضرت نے اس نام کو مکروہ سمجھا

Marfat.com

فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ پھر وہ لوگ اس طرح اُگیں گے، جیسے ترکاری یا پھول کا بیج ندی کے کوڑے کرکٹ میں اُگتا ہے (وہ بہت جلد بڑھ جاتا ہے کیونکہ اس کو پانی اور کھاد ملتا ہے)

نہایہ میں ہے کہ حِبَّۃ بکسرۂ حا، ترکاری، بھاجی اور پھولوں کے بیج کو کہتے ہیں۔ اور حَبَّۃ بہ فتحہ حا گیہوں یا جَو کے دانہ کو اور جو اس کے مانند ہو جیسے مسور، جوار، چنا وغیرہ۔ بعضوں نے کہا حِبَّۃ سے اس حدیث میں خرفہ کی بھاجی مراد ہے کیونکہ وہ جلد اُگ آتی ہے۔ عربی میں اس کو بَقْلَةُ الْحَمْقَاءِ کہتے ہیں۔

مِنْ بَيْنِ حِبَّتِهِ۔ اپنے محبوب کے پاس سے۔

اِنَّهَا حِبَّةُ اَبِيْكِ (آنحضرت صلعم نے حضرت فاطمہ رض سے فرمایا) عائشہ تیرے باپ کی چہیتی ہے (یہ آپ نے حضرت فاطمہ رض سے اُس وقت فرمایا، جب اُنھوں نے دوسری بیویوں کی طرف سے حضرت عائشہ رض کا شکوہ کیا۔ حضرت فاطمہ تو اپنے پدر بزرگوار کی عاشق زار تھیں۔ انھوں نے آنحضرت ص کا یہ ارشاد سنکر کہا اب میں حضرت عائشہ کے مقدمہ میں کبھی نہیں بولوں گی)۔

وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلٰى ذٰلِكَ اِلَّا اُسَامَةُ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اس بات کی جرأت کون کرسکتا ہے اُسامہ رض کے سوا جو آنحضرت ص کا چہیتا ہے (اُسامہ رض حضرت زید کے بیٹے تھے جو آنحضرت ص کے متبنّیٰ تھے۔ آپ اُسامہ رض کو بہت چاہتے تھے)۔

نَهَانِيْ حِبِّيْ۔ مجھ کو میرے دوست نے منع کیا ہے۔

فَاٰثَرْتُ حِبَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حِبِّيْ (حضرت عمر رض نے اپنے بیٹے حضرت عبد اللہ رض سے کہا، جب اُنھوں نے یہ شکایت کی کہ آپ نے حضرت اسامہ کی تنخواہ مجھ سے زیادہ کیوں رکھی؟ کہ اُسامہ رض کے والد حضرت زید آنحضرت کو تیرے باپ سے زیادہ محبوب تھے اس لئے) میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب کو اپنے محبوب پر مقدم رکھا۔ بعضوں نے دونوں کو حُبِّيْ بہ ضمہ حا پڑھا ہے یعنی میں نے آنحضرت ص کی محبت کو اپنی محبت پر مقدم رکھا۔

عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ۔ تم اس کالے دانے (یعنی کلونجی) کو لازم کر لو وہ ہر بیماری کی دوا ہے موت کے سوا

هُوَ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ۔ اُحد ایک پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں (مطلب یہ ہے کہ اُحد کے لوگ یعنی انصار ہم سے محبت رکھتے ہیں اور ہم ان سے محبت رکھتے ہیں۔ بعضوں نے کہا حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے اور جمادات و نباتات میں بھی اللہ تعالیٰ نے نفس رکھا ہے اور وہ محبت و عداوت کے محل ہو سکتے ہیں۔ اور دلیل اس کی یہ ہے کہ کھجور کی لکڑی بھی آنحضرت ص کی جدائی پر روئی تھی اور پتھر آپ کو سلام کیا کرتے تھے اور درخت آپ کے بلانے سے چلے آتے تھے۔ بعضوں نے کہا اُحد کے پہاڑ سے یہاں مدینہ طیبہ مراد ہے کیونکہ جب کوئی مدینہ آتا ہے تو پہلے اس کو اُحد کا پہاڑ نظر پڑتا ہے)۔

اُنْظُرُوْا حُبَّ الْاَنْصَارِ التَّمْرَ۔ دیکھو انصار کھجور سے کیسی محبت رکھتے ہیں (ایک روایت میں اُنْظُرُوْا کا لفظ نہیں ہے صرف اتنا ہے حُبُّ الْاَنْصَارِ التَّمْرُ یعنی انصار کی محبوب کھجور ہے)۔

كَلِمَتَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ۔ دو کلمے اللہ کو پسند ہیں (سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اور سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ)

اَلْحُبُّ فِي اللّٰهِ مِنَ الْاِيْمَانِ۔ اللہ کی راہ میں محبت کرنا (نہ کہ کسی دنیوی غرض سے) ایمان کا ایک جزء ہے (اور رسول کی محبت یہ ہے کہ ہر بات میں آپ کی پیروی کرے، یہ نہیں کہ صرف محبت کا دم بھرے یا طبعی محبت رکھے، کیونکہ طبعی محبت تو ابو طالب کو بھی آپ کے ساتھ تھی، مگر ان کے ایمان کا حکم نہیں کیا گیا)

حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ (کوئی تم میں سے اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوتا) جب تک اپنے باپ، بیٹے اور سب لوگوں سے زیادہ مجھ سے محبت نہ رکھے۔

فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ۔ اللہ اس سے محبت رکھتا ہے

Marfat.com

بھی اس سے محبت رکھ۔

اِلَّا اَنِّیْ اُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَهٗ (میرے پاس تو قیامت کے لئے کوئی سامان نہیں ہے) صرف یہ ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔

آپ نے یہ سنکر فرمایا اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ آدمی قیامت کے دن اسی کے ساتھ ہوگا، جس سے محبت رکھے۔

اِنِّیْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّهٗ۔ میں اس سے (یعنی امام حسنؓ سے) محبت رکھتا ہوں، یا اللہ تو بھی اس سے محبت رکھ، اور جو کوئی اس سے محبت رکھے، اس سے بھی محبت رکھ (سبحان اللہ، امام عالی مقام کے ساتھ محبت رکھنے سے آدمی خدا کا محبوب بن جاتا ہے)۔

لَا شَیْءَ اَحَبُّ اِلَیْهِ الْمَدْحُ۔ اللہ تعالیٰ کو اس سے زیادہ کوئی چیز پسند نہیں ہے کہ اس کی تعریف کی جائے (اس نے اپنے بندوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ اس کی ثنا اور صفت کریں اس کو کسی چیز کی احتیاج نہیں ہے)۔

فَذَكَرَ رَحْبَةً وَمَا وَلَدَهٗ اُمُّ اَیْمَنَ۔ پھر یہ بیان کیا کہ آنحضرتؐ کو ام ایمن اور ان کے فرزند (اسامہ) سے محبت تھی۔

اِذَا ابْتَلَیْتُ عَبْدِیْ بِحَبِیْبَتَیْهِ ثُمَّ صَبَرَ۔ جب میں اپنے بندے کو اس کی آنکھیں لے کر (اندھا کرکے) آزماؤں، پھر وہ صبر کرے۔

اِذَا اَحَبَّ لِقَائِیْ۔ جب مجھ سے ملنا پسند کرے یعنی موت کو۔

اِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ۔ تو قیامت میں اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ درجہ اور مرتبہ میں اس کے برابر ہوگا)۔

عَلَامَةُ حُبِّ اللّٰهِ۔ اللہ کی محبت کی نشانی (یعنی اللہ کی محبت بندے کے ساتھ یا بندے کی محبت اللہ کے ساتھ یا بندوں کی محبت ایک دوسرے کے ساتھ جو خالص خدا کے لئے ہو)۔

حَتّٰی اُحِبَّهٗ فَكُنْتُ سَمْعَهٗ۔ یہاں تک کہ میری محبت اس کو گھیر لیتی ہے (میرے حکموں کے سوا وہ کسی کا حکم نہیں سنتا)۔ اس کا سننا میں ہوتا ہوں (اس کا دیکھنا میں، اس کا ہاتھ میں یعنی وہ میری یاد اور دھیان میں ایسا غرق ہو جاتا ہے کہ سوا میرے نہ وہ کچھ سنتا ہے نہ دیکھتا ہے نہ دھیان کرتا ہے)۔

اُحِبُّ الْقَیْدَ۔ میں خواب میں یہ دیکھنا کہ پاؤں میں بیڑی پڑی ہو پسند کرتا ہوں (کیوں کہ اس کی تعبیر یہ ہے کہ آدمی شریعت کے حکموں پر چلے گا، گناہوں سے باز رہے گا۔ اور گلے میں طوق دیکھنا پسند نہیں کرتا کیونکہ وہ دوزخیوں کا تمغہ ہے)۔

فَمَا اَحْبَبْتُ الْاِمَارَةَ اِلَّا یَوْمَئِذٍ۔ مجھ کو حکومت اور ریاست اسی دن پسند آئی۔

ثُمَّ حُبِّبَ اِلَیْهِ الْخَلَاءُ۔ پھر آپ کو تنہائی (خلوت) اچھی لگنے لگی (یہ نبوت سے پہلے کا ذکر ہے۔ اس میں یہ راز تھا کہ دنیا کے تعلقات اور فضولیات سے دل پھر جائے اور خدا کی محبت سے دل بھر جائے)۔

یُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ۔ آپ شیرینی اور شہد کو پسند کرتے تھے۔

كَانَ یُحِبُّ الْحُلْوَ الْبَارِدَ۔ آپ میٹھی سرد کو پسند کرتے تھے۔

اَلْمُؤْمِنُ حُلْوٌ یُحِبُّ الْحُلْوَ۔ مومن شیریں ہے شیرینی کو پسند کرتا ہے۔

تَحَابَّا فِی اللّٰهِ اِجْتَمَعَا عَلَیْهِ وَتَفَرَّقَا۔ اور وہ شخص جنہوں نے خالص خدا کے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھی، اسی محبت پر اکٹھا ہوئے اور اسی محبت پر جدا ہوئے (یعنی حاضر و غائب ایک دوسرے کے دوست رہے، نہ یہ کہ منہ پر دوستی اور پیٹھ پیچھے کچھ نہیں)۔

لَمْ نَرَ لِلْمُتَحَابَّیْنِ مِثْلَ النِّكَاحِ۔ جب کسی مرد اور عورت میں محبت ہو تو ان دونوں کی محبت بڑھانے کے لئے ہم نے نکاح سے بہتر کوئی بات نہیں دیکھی (نکاح سے عشق اور زیادہ ہو جاتا ہے اور زنا سے دشمنی پیدا ہوتی ہے)۔

Marfat.com

اَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ۔ یا اللہ! میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ اپنی محبت مجھ کو عنایت فرما۔ یعنی یہ کہ تو مجھ سے محبت کرنے لگے یا میں تجھ سے محبت کرنے لگوں (اسی طرح حُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ کے بھی دونوں معنی ہو سکتے ہیں)۔

حَتّٰی تَحَابُّوْا۔ یہاں تک کہ آپس میں دوست بن جاؤ!

حَتّٰی يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ۔ (آدمی کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہوتا) جب تک اپنے بھائی مسلمان کے لئے بھی وہی نہ چاہے جو اپنے لئے چاہتا ہو (یعنی مال اور عزت اور آبرو، دین و دنیا کی بھلائی کو، جیسے اپنے لئے خواستگار ہو ویسا ہی اپنے مسلمان بھائی کے لئے بھی چاہے اس کا خیرخواہ رہے اگر اپنے مسلمان بھائی کا اپنے برابر خیرخواہ نہ ہو تو ایمان کامل نہیں ہے اور جو کہیں مسلمان بھائی کا بدخواہ ہو اس سے حسد رکھے تو پھر تو ایمان ہی سے گیا گزرا۔ خدا اپنی پناہ میں رکھے)۔[1]

اَلْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِیْ۔ جو لوگ میرے جلال اور بزرگی پر نظر ڈال کر آپس میں ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں (یعنی خدا کے لئے محبت رکھتے ہیں نہ کہ کسی دنیوی غرض سے)۔

جَعَلُوْا يَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوْئِهٖ فَقَالَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّحِبَّهُ اللّٰهُ۔ صحابہؓ نے کیا کیا کہ آنحضرتؐ کے وضو سے بچا ہوا پانی اپنے بدنوں پر پھیرنے لگے (اس طرح اظہارِ محبت کیا) آپ نے فرمایا، جس کو یہ اچھا لگتا ہو کہ اللہ اس سے محبت کرے تو وہ سچائی کو لازم کرلے (مطلب یہ ہے کہ صرف ظاہری تعظیم اور تکریم سے اللہ کی محبت کا درجہ نہیں ملنے کا جب تک کہ اللہ کے احکام پر عمل نہ کرے (ہمارے زمانہ میں بے وقوف لوگوں نے آنحضرتؐ کی محبت بس یہی سمجھ رکھی ہے کہ آپؐ کا نام سنا تو انگلیاں چوم لیں[2]، میلاد شریف پڑھوا دیا۔ ولادت کے ذکر کے وقت کھڑے ہو گئے قبر شریف پر گئے تو قبر کو بوسہ دے لیا، وہاں پیشانی رگڑ دی۔ اور نہ کسی سنت سے غرض ہے نہ فرض سے بلکہ سنت پر چلنے والے سے عداوت رکھتے ہیں۔ اس کو وہابی دشمنِ دین سمجھتے ہیں۔ معاذ اللہ کہاں سے کہاں ہو رہے۔ آنحضرتؐ نے اس حدیث میں صاف بتلا دیا کہ ایسی ظاہری باتوں سے کچھ نہیں ہوتا۔ اگر اللہ اور رسولؐ کی محبت کا دعوٰی ہے تو شریعت کی پیروی اختیار کرو۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ)

اَحَبُّ النِّسَاءِ فَاطِمَةُ وَاَحَبُّ الرِّجَالِ زَوْجُهَا۔ آنحضرتؐ کو عورتوں میں سب سے زیادہ محبوب حضرت فاطمہؓ تھیں، اور مردوں میں ان کے شوہر یعنی حضرت علیؓ (ایک روایت میں ہے کہ بیویوں میں سب سے زیادہ محبوب حضرت عائشہؓ تھیں، اور لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب حضرت صدیق اکبرؓ تھے)۔[3]

فَبِحُبِّیْ اَحَبَّهُمْ۔ جس نے عربوں سے محبت رکھی، اس نے میری وجہ سے ان سے محبت رکھی (کیونکہ میں بھی عربی ہوں)۔

حَبَّةٌ فِیْ شَعْرَةٍ۔ دانہ بال میں (یہ ایک بے معنی کلام ہے بنی اسرائیل نے شرارت اور تمسخر کی راہ سے اس کو کہنا شروع کیا، جب ان کو حکم ہوا تھا کہ حِطَّةٌ کہتے ہوئے جاؤ)۔

مَا مِنْ اَيَّامٍ اَحَبَّ اِلَی اللّٰهِ اَنْ يُّتَعَبَّدَ لَهٗ فِيْهَا مِنْ عَشْرِ ذِی الْحِجَّةِ۔ ذی الحجہ کے دس دنوں سے زیادہ کسی دن میں اللہ تعالیٰ کو اس کی عبادت کی جانا پسند نہیں ہے (یعنی ان دنوں میں عبادت کرنا اس کو بہ نسبت اور دنوں کے زیادہ پسند ہے)۔

اَللّٰهُمَّ ائْتِنِیْ بِاَحَبِّ خَلْقِكَ اِلَيْكَ۔ یا اللہ تیری مخلوق میں جو سب سے زیادہ تجھ کو محبوب ہو، اس کو لے کر آ (وہ میرے ساتھ اس پرندے کا گوشت کھائے۔ پھر حضرت علیؓ آئے اور آپ کے ساتھ کھایا)۔

اس حدیث سے روافض نے حضرت علیؓ کی خلافت بلا فصل

---

[1] معاذ اللہ! مسلمانوں کو اس حدیث میں غور کرنا چاہئے اور آپس کے حسد اور عداوت کو دور کرنا چاہئے ورنہ ان کے ایمان کی خیر نہیں ہے۔ ۱۲ منہ

[2] گر کبھو مولود کر ڈالیں ہزار — پر نہ ہو سنت نبی کی آشکار
گیارھویں غوث کی ہر سال میں — چوم لیویں انگلیاں ہر حال میں
ایک دختر کا جو بیوہ ہو جواں — ہو نہ ہرگز عقدِ ثانی لے میاں
ناک کو کٹ جاتی ہے سودا گر اٹھا — جا کے بازاروں سے خود لکھوا [illegible]

[3] [illegible] ملاحظہ فرمائیں۔

Marfat.com

دلیل لی ہے۔ ادھر بعض متعصبین اہل سنت نے خواہ مخواہ اس حدیث کو موضوع بنانے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ حاکم نے اس کو صحیح کہا ہے۔ اور ترمذی نے بھی اس کو روایت کیا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ اَحَبَّ خَلْقِكَ ۔ کو خلافت ۔ سے کیا واسطہ؟ غایۃ ما فی الباب یہ ہے کہ حضرت علی رضؓ حضرت صدیق رضؓ سے افضل ہوں گے، اگر خلافت مسلمانوں کے مشورے سے قائم ہوتی ہے اس میں یہ ضروری نہیں ہے کہ خلیفہ سارے جہان کے مسلمانوں سے افضل ہو۔ (مترجم)

مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ۔ جو شخص مرتے وقت جب زندگی سے مایوس ہو جائے) اللہ سے ملنا پسند کرے، اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے۔

كَانَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ اَهْلِ الْكِتٰبِ فِيْمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيْهِ بِشَيْءٍ۔ جس باب میں آپ کو کوئی خاص حکم نہ ہوتا، تو آپ اس میں اہل کتاب کی موافقت (بہ نسبت مشرکین کے) زیادہ پسند کرتے (بعضوں نے کہا یہ امر ابتدائی زمانہ اسلام میں تھا جب تک آپ کو امید تھی کہ اہل کتاب مجھ پر ایمان لے آئیں گے جب انہوں نے عناد اور مخالفت پر کمر باندھی، تو پھر آپ ہر باب میں ان کی مخالفت پسند کرنے لگے)۔

صِلَةُ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْاَهْلِ۔ ناطا جوڑنے سے عزیزوں کی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔

اِجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ۔ یا اللہ تیری محبت مجھ کو اس سے بھی زیادہ ہو، جتنی مجھ کو اپنے نفس سے محبت ہے

اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ۔ اللہ جن لوگوں سے محبت رکھتا ہے ان کو آزماتا ہے (آفتیں اور بلائیں بھیجکر)

اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا لَمْ يَضُرَّهٗ ذَنْبٌ۔ جب اللہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کو کوئی گناہ نقصان نہیں پہنچاتا (کیونکہ وہ گناہ کرتا ہی نہیں، اگر کبھی شامت نفس سے کوئی خطا سرزد ہو جاتی ہے، تو فوراً استغفار کرتا ہے، اور استغفار سے اور زیادہ ترقی درجات اور محبت ہوتی ہے)۔

مَنِ ادَّعٰى مَحَبَّتَهٗ وَخَالَفَ سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَهُوَ كَذَّابٌ وَكِتَابُ اللّٰهِ يُكَذِّبُهٗ۔ (امام حسن بصری رحؒ نے فرمایا) جو شخص اللہ کی محبت کا دعویٰ کرے اور آنحضرتؐ کی سنت کے خلاف کرے وہ جھوٹا ہے اور اللہ کی کتاب اس کو جھوٹا بتلاتی ہے

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ مِنَ الْخَيْرِ مَا يُعَجَّلُ۔ جو نیک کام جلد کیا جائے، اللہ اس کو پسند کرتا ہے۔

لَا تَرَوْنَ مَا تُحِبُّوْنَ حَتّٰى تَخْتَلِفَ بَنُوْ فُلَانٍ۔ تم جو پسند کرتے ہو (یعنی امام مہدی کا نکلنا) وہ اس وقت تک نہ دیکھو گے جب تک فلانے کی (یعنی حضرت عباس رضؓ کی) اولاد میں اختلاف نہ ہو (جب ان میں اختلاف ہوگا، ان کی حکومت جاتی رہے گی تو سفیانی پیدا ہوگا پھر امام مہدی ظاہر ہوں گے)۔

حُبُّ عَلِيٍّ حَسَنَةٌ لَا يَضُرُّ مَعَهَا سَيِّئَةٌ۔ حضرت علی رضؓ سے محبت رکھنا ایسی نیکی ہے، جس کے ہوتے کوئی گناہ ضرر نہ کریگا اس حدیث کا تتمہ یہ ہے:۔

وَبُغْضُ عَلِيٍّ سَيِّئَةٌ لَا تَنْفَعُ مَعَهَا حَسَنَةٌ۔ یعنی حضرت علی رضؓ سے بغض رکھنا ایسا گناہ ہے جس کے ہوتے کوئی نیکی کام نہ آئے گی (مجمع البحرین میں ہے کہ یہ حدیث فریقین میں مشہور ہے، حالانکہ اہل سنت کی کتابوں میں مجھ کو یہ حدیث اس لفظ سے نہیں ملی۔ البتہ اس کے معنی صحیح ہیں، کیونکہ دوسری حدیث میں ہے لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يُبْغِضُهٗ مُؤْمِنٌ۔ یعنی حضرت علی رضؓ سے منافق محبت نہیں کرے گا اور مومن ان سے بغض

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) اب اختلاف ہو اس میں کہ حضرت عائشہ رضؓ افضل ہیں یا حضرت فاطمہ رضؓ۔ اسی طرح اس میں اختلاف ہو کہ حضرت صدیق افضل ہیں یا حضرت علی رضؓ۔ اکثر اہل سنت نے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو افضل کہا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ مسئلہ اصول دین میں نہیں ہے نہ اس کا جاننا ضروری ہے کہ صحابہ میں کون کس سے افضل تھا۔ خواہ مخواہ متاخرین نے اس قسم کے بے ضرورت مسائل کو عقائد میں داخل کر دیا ہے کوئی افضل ہو کوئی ہو ہم کو اس سے کیا غرض، اللہ کے نزدیک جو افضل ہے وہی افضل ہے۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

نہیں رکھنے کا۔ اور ایک روایت میں یوں ہے:

مَنْ اَحَبَّ عَلِیًّا فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَ عَلِیًّا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ۔ یعنی جس نے علی رض سے محبت رکھی، اُس نے مجھ سے محبت رکھی، اور جس نے علی رض سے بغض رکھا، اُس نے مجھ سے بغض رکھا (و ظاہر ہے کہ پیغمبر سے بغض رکھنے والا کافر ہے، اس کی کوئی نیکی کام نہ آئے گی)۔

حَبَّانُ بْنُ مُنْقِذٍ مشہور صحابی ہیں۔

حَبُّ الرَّشَاد۔ رائی۔

حَبَجٌ۔ خوب کھا کر موٹا ہونا۔ بدہضمی سے پیٹ پھول جانا، تخمہ ہونا۔

اِنَّا لَا نَمُوْتُ حَبَجًا عَلٰی مَضَاجِعِنَا کَمَا یَمُوْتُ بَنُوْ مَرْوَانَ

ہم پیٹ پھول کر اپنے بستروں پر نہیں مرتے، جیسے مروان کے بیٹے مرتے ہیں (یہ عبداللہ بن زبیر رض کا قول ہے۔ مطلب یہ ہے کہ مروان کے خاندان کی طرح ہم دنیا کے حریص اور کھانے پینے والے، پیٹ پر سے جان تصدق کرنے والے نہیں ہیں)

حَبَّذَا۔ بمعنی نِعْمَ یعنی اچھا ہے۔

حَبْرٌ۔ اچھا کرنا، رنگین کرنا۔

حَبْرَۃٌ اور حَبَرٌ اور حُبُوْرٌ۔ خوش کرنا، خوش ہونا، عیش کرنا

فَرَاٰی مَا فِیْهَا مِنَ الْحَبْرَۃِ وَالسُّرُوْرِ۔ پھر بہشت میں جو نعمت اور خوشی ہے اس کو دیکھے گا۔

اَلنِّسَاءُ مَحْبَرَۃٌ۔ عورتیں خوشی کی چیز ہیں۔

یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ رَجُلٌ قَدْ ذَهَبَ حِبْرُهٗ وَسِبْرُهٗ

دوزخ سے ایک شخص باہر نکلے گا جس کا رنگ روپ، حسن و جمال بالکل مٹ گیا ہوگا (شکل بگڑ گئی ہوگی)

لَحَبَّرْتُهَا لَكَ تَحْبِيْرًا (اگر میں جانتا کہ آپ میری قرأت سن رہے ہیں) تو میں خوب عمدگی سے (اچھی آواز بنا کر) اُس کو پڑھتا۔

مَا هٰذَا الْحَبِيْرُ وَهٰذَا الْعَبِيْرُ وَهٰذَا الْعَقِيْرُ (حضرت خدیجہ رض نے جب آنحضرت ص سے نکاح کیا تو اپنے والد کو ایک عمدہ جوڑا پہنایا، ان کے خوشبو لگائی اور ایک اونٹ نحر کیا۔ وہ نشہ میں تھے، جب ہوش آیا تو کہنے لگے) یہ نقشین چادر کیسی؟ یہ خوشبو کیسی؟ یہ شتر بانی کیسی؟

بُرْدٌ حَبِيْرٌ اور بُرْدُ حِبَرَۃٍ۔ نقشین بیلدار چادر (جو یمن میں بنا کرتی تھی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا الْخَمِيْرَ وَاَلْبَسَنَا الْحَبِيْرَ

شکر اللہ کا جس نے ہم کو خمیر کھلایا اور حبیر پہنایا۔

حِيْنَ لَا اَلْبَسُ الْحَبِيْرَ جب میں حبیر نہیں پہنتا تھا (یعنی بیلدار نقشی چادر یمن کی)۔

رَاَیْتُ السَّدَّ مِثْلَ الْبُرْدِ الْمُحَبَّرِ۔ میں نے سدّ سکندری کو نقشی چادر کی طرح دیکھا[1]

كَانَ اَحَبَّ الثِّيَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّلْبَسَهَا الْحِبَرَۃُ۔ آنحضرت کو سب کپڑوں میں پہننے کے لئے یمن کی نقشی چادر بہت پسند تھی (کیونکہ وہ میل خوری اور مضبوط ہوتی ہے)۔

اَحْبَارٌ جمع ہے حَبْرٍ یا حِبْرٍ کی یعنی عالم، مولوی، فاضل۔ سورہ مائدہ کو سورۂ احبار بھی کہتے ہیں، اس لئے کہ اس میں احبار کا لفظ آیا ہے۔ جیسے جریر شاعر کہتا ہے۔ لَا یَقْرَاٰنِ بِسُوْرَۃِ الْاَحْبَارِ (یعنی دونوں وعدہ خلاف ہیں) دونوں سورۂ مائدہ نہیں پڑھتے (جس کے شروع ہی میں عہد اور اقرار پورا کرنے کا حکم ہے)

حِبْرُ الْاُمَّةِ۔ امت کے فاضل ابن عباس رض کا لقب ہے (اسی طرح بَحْرُ الْاُمَّةِ یعنی علم کے دریا)، کَعْبُ الْاَحْبَارِ ایک تابعی کا لقب ہے جو یہودیوں کے بڑے علماء میں سے تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رض کی خلافت میں اسلام لائے تھے۔

اِنَّ الْحُبَارٰی لَتَمُوْتُ هَزْلًا بِذَنْبِ بَنِیْ اٰدَمَ حباری

۱؎ یہ صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سدّ سکندری کو بچشم خود دیکھ آئے تھے۔ اب اس کا انکار کرنا خواہ مخواہ عناد اور بے وقوفی ہے۔ البتہ یہ ممکن ہے کہ اس زمانہ میں وہ میں چھپ گئی ہو یا گر گئی ہو۔ ۱۲ منہ۔

Marfat.com

(ایک چڑیا ہے جو چگنے کے لئے بڑی بڑی دور نکل جاتی ہے) دُبلی ہو کر آدمیوں کے گناہوں کی وجہ سے مرجاتی ہے (ان کے گناہوں کی شامت سے پانی نہیں برستا، بیچارے جانور بھی تباہ ہوجاتے ہیں حباری کو اردو میں سُرخاب کہتے ہیں)۔

کُلُّ شَیْءٍ یُحِبُّ وَلَدَہٗ حَتَّی الْحُبَارٰی۔ ہر جانور کو اپنا بچہ پیارا ہوتا ہے، یہاں تک کہ حباری کو بھی۔ (حالانکہ وہ احمق چڑیا مشہور ہے۔ جب بھی اپنے بچے سے محبت کرتی ہے، اس کو کھلاتی ہے، اُڑنا سکھاتی ہے)

سُجِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِبُرْدٍ حِبَرَۃٍ۔ آنحضرت ؐ پر وفات کے بعد ایک نقشی چادر ڈالدی گئی تھی (آپ کی نعش کو اس سے چھپا دیا تھا)

کَلَّ دُوْنَ وَصْفِہٖ تَحْبِیْرُ اللُّغَاتِ۔ اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرنے سے الفاظ گو اُن کو کتنا ہی آراستہ کیا جائے قاصر ہیں (کیسے ہی فصیح الفاظ ہوں مگر اس کی تعریف ادا ہونا مشکل ہے "خاموشی از ثنائے تو حدِّ ثنائے تست")۔

مَنْ عَزّٰی حَزِیْنًا کُسِیَ فِی الْمَوْقِفِ حُلَّۃً یُحْبَرُ بِھَا یا یُحَبَّرُ بِھَا۔ جو شخص کسی غمزدہ کی تسلی کرے گا، اُس کو قیامت کے دن ایک جوڑا پہنا کر خوش کیا جائے گا۔ یا جوڑا پہنا کر وہ آراستہ کیا جائے گا۔

لَا بَأْسَ بِاَکْلِ الْحُبَارٰی۔ حباری کا گوشت کھانا کچھ بُرا نہیں (یعنی حلال ہے)۔

لَا یُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ اِلَّا مَا کَانَ مَحْبُوْرًا۔ رضاعت وہی حرام کرتی ہے جو مجبور ہو (مجبور کو راوی نے پوچھا کہ وہ کیا ہے؟ فرمایا ماں جو پالتی ہے یا دایہ جو نوکر رکھی جاتی ہے، یا لونڈی جو خریدی جاتی ہے۔ بعضوں نے کہا مجبور یہاں بمعنی معلوم ہے یعنی جس رضاعت کا علم ہو لوگ اس سے واقف ہوں اُسی سے حرمت ثابت ہوتی ہے)

حِبْرٌ سیاہی کو بھی کہتے ہیں (یعنی روشنائی جس سے لکھتے ہیں)

مِحْبَرَۃٌ یا مَحْبَرَۃٌ یا مَحْبُرَۃٌ۔ دوات۔

حَبْسٌ یا مَحْبَسٌ۔ روکنا، قید کرنا، اللہ کی راہ میں وقف کرنا۔

اِنَّ خَالِدًا اَجْعَلَ اَدْرَاعَہٗ وَاَعْتُدَہٗ حُبُسًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ خالد رضؓ نے تو اپنے زرہوں اور ہتھیاروں کو اللہ کی راہ میں وقف کر دیا ہے۔

حَبَسْتُ اور اَحْبَسْتُ دونوں کے معنی میں نے وقف کر دیا اور حُبُس بالضم اسم مصدر ہے، بمعنے مالِ وقف۔

لَا حُبُسَ بَعْدَ سُوْرَۃِ النِّسَاءِ۔ جب سورۂ نساء اُتر چکی (عورتوں اور مردوں کے حصے مقرر ہو چکے) تو اب کوئی مال وارثوں سے روکا نہیں جا سکتا (اب جاہلیت کی رسم نہیں چل سکتی کہ سارا مال مرد لے لیتے تھے، عورتیں بیچاری محروم رہ جاتی تھیں یا عورتوں کو دوسری شادی نہیں کرنے دیتے تھے)۔

حَبِّسِ الْاَصْلَ وَسَبِّلِ الثَّمَرَۃَ (اے عمر ایسا کرو کہ اصل باغ کو تو اپنی مِلک میں روک رکھو اور اس کا ثمرہ (میوہ) وقف کر دے (جس کا جی چاہے کھائے)۔

ذٰلِکَ حَبِیْسٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ یہ اللہ کی راہ میں (مجاہدین پر) وقف کر دیا گیا ہے۔

جَاءَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاِطْلَاقِ الْحُبُسِ۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان سب روکی ہوئی چیزوں کے چھوڑ دینے کا حکم لے کر آئے (یعنی عرب لوگوں نے جاہلیت کے زمانہ میں جو پابندیاں کر رکھی تھیں۔ مثلاً سائبہ بحیرہ حام وغیرہ پر کوئی سواری نہ کرے، بوجھ نہ لادے، آنحضرت ؐ نے تشریف لاکر یہ سب قیدیں اُڑا دیں، ہر طرح کی آزادی ملی)

لَا یُحْبَسُ دَرُّکُمْ۔ تمہارے دودھ والے جانور روکے نہ جائیں (یعنی چرنے پھرنے سے اس طرح کہ خواہ مخواہ ان جانوروں کو پکڑ کر زکوٰۃ کے تحصیلدار کے پاس لایا جائے)۔

وَلٰکِنْ حَبَسَھَا حَابِسُ الْفِیْلِ۔ اس اونٹنی کو حرم میں جانے سے اسی خداوند نے روک دیا، جس نے ابرہہ کا ہاتھی

Marfat.com

روک دیا تھا۔ (جو کعبہ کو ڈھانے آیا تھا)۔
اِنَّہٗ بَعَثَ اَبَا عُبَیْدَۃَ عَلَی الْحُبُسِ۔ آنحضرت صلعم نے حضرت ابو عبیدہ کو ان لوگوں کے پاس بھیجا جو (پیادہ ہونے کی وجہ سے) رک گئے تھے۔ (سواروں کے ساتھ نہیں چل سکتے تھے)۔
ایک روایت میں عَلَی الْحُبُسِ ہے۔ اس صورت میں یہ حابس کی جمع ہوگی نہ کہ حبیس کی کیونکہ فَعِیْلٌ کی جمع فُعُلٌ آتی ہے نہ فُعّل۔ زمخشری نے کہا یہ حُبْس ہے۔ بہ تخفیف با بمعنی پیدل لوگ، کیونکہ وہ دیر میں چلنے کی وجہ سے سواروں کو روکے رہتے ہیں)
اِنَّ الْاِبِلَ خُنُسٌ حُبُسٌ مَا جُشِّمَتْ۔ اونٹ دُبلے پتلے جانور ہیں۔ پیاس پر صبر کرنے والے ہیں، جتنا اُن پر بوجھ ڈالا جائے وہ اُٹھالیتے ہیں۔ ایک روایت میں:
خُنُسٌ ہے جو جمع ہے خَانِسٌ کی، یعنی پیچھے رہ جانے والے (مطلب یہ ہے کہ پانی پینے میں جلدی نہیں کرتے)
اَیْنَ حُبْسُ سَیَلٍ فَاِنَّہٗ یُوْشِکُ اَنْ تَخْرُجَ مِنْہُ نَارٌ تُضِیْءُ مِنْہَا اَعْنَاقُ الْاِبِلِ بِبُصْرٰی سَیَل کا کٹہ کہاں ہے وہ زمانہ قریب ہے جب اس میں سے ایک آگ نکلے گی، جس سے بصریٰ کے اونٹوں کی گردنیں دکھائی دیں گی۔
حِبْس۔ لکڑی یا پتھر کا روک (کٹہ) جہاں پانی جمع ہو جاتا ہے اور لوگ پانی پیتے اور اپنے جانوروں کو پلانے کے لئے وہاں اکٹھا ہوتے ہیں بعضوں نے کہا حِبْسُ سَیَلٍ ایک مقام کا نام ہے بنی سلیم کی پتھریلی زمین میں، بعضوں نے کہا یہ لفظ حُبْسُ سَیَلٍ ہے۔)
ذَاتُ حُبَیْس مکہ میں ایک مقام ہے۔
حُبَیْس ایک مقام ہے رقہ میں وہاں صفین کے شہیدوں کی قبریں ہیں
لَعَلَّہَا تَحْبِسُنَا۔ شاید صفیہ ہم کو روک رکھے گی (یعنی حیض سے پاک ہونے تک)
مَا اَرَانِیْ اِلَّا حَابِسَتَکُمْ۔ میں سمجھتی ہوں کہ تم کو روک رکھوں گی
فَنَدَّ بَعِیْرٌ فَحَبَسَہٗ۔ ایک اونٹ بدک نکلا پھر اس کو روک دیا

(یعنی تیر مار کر اُس کو ٹھہرا دیا)۔
اَللّٰہُمَّ احْبِسْہَا عَلَیَّ۔ یا اللہ سورج کو میرے لئے روک رکھ
فَکَرِہْتُ اَنْ یَحْبِسَنِیْ فَاَمَرْتُ بِقِسْمَتِہٖ۔ مجھ کو بُرا معلوم ہوا کہیں یہ سونا مجھ کو (اللہ کی یاد میں) حائل ہو، اس لئے میں نے اس کے بانٹ دینے کا حکم دیا (نہ دنیا کا مال متاع رہے گا نہ اس کا خیال آئے گا)۔
اِنَّ اَصْحَابَ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ۔ مالدار لوگ بہشت میں جانے سے روک دیئے جائیں گے (کیونکہ اُن سے حساب لینا ہوگی۔ محتاج لوگ اُن سے پہلے بے کھٹکے بہشت میں جا دھمکیں گے
حَبَسُوْا اَنْفُسَہُمْ لِلّٰہِ۔ انہوں نے اپنے تئیں اللہ کے لئے روک دیا (مراد راہب لوگ ہیں جن کو نصاریٰ حبیس (...) کہتے ہیں)۔
اِلَّا مَنْ حَبَسَہُ الْقُرْاٰنُ۔ اب دوزخ میں وہی رہ جا... جن کو قرآن نے وہاں روک دیا ہے (یعنی قرآن کی رُو سے اس کو ہمیشہ دوزخ میں رہنا ہے)
- اِحْتَبَسَ بَوْلُہٗ۔ اس کا پیشاب رک گیا۔ یا اُحْتُبِسَ روک دیا گیا۔
اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِرَدِّ الْحَبِیْسِ۔ آنحضرت نے حبیس کے پھیر دینے کا حکم دیا (یعنی اُس مال کے دیدینے کا، جس کو جاہلیت کے زمانہ میں کافر لوگ روک رکھتے تھے اور وارثوں کو نہیں دیتے تھے)
اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِیْ تَحْبِسُ الدُّعَاءَ۔ یا ا... میں اُن گناہوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو دعا کو روک لیتے ہیں (جن کی شامت کی وجہ سے دعا تک نہیں پہنچنے پاتی... امام زین العابدین نے فرمایا، وہ گناہ یہ ہیں۔ بدنیتی، خبث ... سلمان بھائیوں سے نفاق کرنا، اذان کا جواب نہ دینا۔ فرض نماز میں دیر کرنا یہاں تک کہ وقت گزر جائے)۔
اَلذُّنُوْبُ الَّتِیْ تَحْبِسُ غَیْثَ السَّمَاءِ۔ وہ گناہ جن سے بارش رک جاتی ہے۔ (دوسری روایت میں ان گناہوں کا بیان

Marfat.com

(بیان کیا ہے۔ حاکموں کا ظلم اور ستم، جھوٹی گواہی، اخفائے شہادت، زکوٰۃ نہ دینا، ظلم کی مدد کرنا، یعنی ظالم کی کمک۔ محتاجوں پر دل سخت کر لینا، اُن پر رحم نہ کرنا)۔

اِحْتَبَسْتُ فَرَسًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ میں نے ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں وقف کر دیا ہے۔

مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ جو کوئی اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا وقف کر دے (کہ مجاہدین اُس سے کام لیں) یا اللہ کی راہ میں کسی ناکہ کو روکنے کے لئے اس گھوڑے سے کام لے۔

اَلْجَأَتْنَا مَحَابِسُ الْعُسْرَۃِ۔ ہم کو تنگدستی کی قیدوں نے لاچار کر دیا (یہ استسقاء کی دعا میں وارد ہے)

حَبْشٌ یا حُبَاشَۃٌ۔ جمع کرنا۔

حَبَشٌ۔ ایک قوم ہے جو کالے ہوتے ہیں اس کو حَبَشَہ بھی کہتے ہیں۔ مفرد حَبَشِیٌّ ہے۔

اِنَّ قُرَیْشًا جَمَعُوْا لَكَ الْاَحَابِیْشَ۔ قریش نے آپ سے لڑنے کے لئے متفرق قبیلوں کے لوگوں کو جمع کیا ہے (قبیلہ میں ہے کہ اَحَابِیْشَ قریش اور کنانہ اور خزیمہ اور خزاعہ کے لوگ جو حبشی پہاڑ پر جمع ہوئے تھے اور انہوں نے قسم کھائی تھی کہ ہم دشمن کے مقابل سب مل کر ایک رہیں گے، جب تک رات تاریک اور دن روشن رہے اور حبشی پہاڑ قائم رہے، اس وجہ سے ان لوگوں کو وہ اَحَابِیْش کہنے لگے۔

نہایہ میں ہے کہ اَحَابِیْش قارہ کے چند قبیلے جو بنی لیث سے مل گئے تھے، جب قریش سے وہ جنگ کر رہے تھے۔ بعضوں نے کہا اَحَابِیْش جمع ہے اُحْبُوْش یا اُحْبُوْشَۃ کی، یعنی وہ جماعت جس کے لوگ ایک قبیلے سے نہ ہوں)۔

وَاِنْ عَبْدًا حَبَشِیًّا (میں تم کو اللہ سے ڈرنے اور حاکم کی بات سُننے اور اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں گو وہ حاکم ایک حبشی غلام ہو (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ حبشی غلام کی خلافت تسلیم کر لو، کیونکہ خلافتِ شرعی بجز قریشی کے دوسری ذات والے کی صحیح نہیں ہے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر خلیفہ اپنا نائب کسی حبشی غلام کو بھی مقرر کرے، اور کہیں کا حاکم بنا کر بھیجے تو اُس کی اطاعت کرو بغاوت اور سرکشی نہ کرو، کیونکہ یہ بغاوت درحقیقت خلیفہ سے بغاوت ہے)۔

فِیْهِ فَصٌّ حَبَشِیٌّ۔ آپ کی انگوٹھی میں ایک نگینہ تھا حبش کا (یعنی جزع یا عقیق کا جو یمن اور حبش میں پیدا ہوتا ہے)۔

اِنَّهٗ مَاتَ بِالْحُبْشِیِّ۔ وہ حُبشی میں مر گئے۔ حبشی بضم حا وسکون با وکسرہ شین وتشدید یا۔ ایک مقام کا نام ہے مکہ سے قریب، اور جوہری نے کہا وہ ایک پہاڑ ہے مکہ کے نشیبی جانب میں۔

تُوُفِّیَ رَجُلٌ صَالِحٌ مِّنَ الْحَبَشِ۔ ایک نیک بخت شخص حبش کا رہنے والا گزر گیا۔

اَلْحَبَشِیَّۃُ هٰذِہِ الْبَحْرِیَّۃُ۔ یہ حبشی عورت کون یہی سمندر والی یا کوئی اور (فَاطِمَۃ بنتِ ابی حبیش ایک صحابیہ عورت کا نام تھا۔ انہوں ہی نے بی بی اُمّ سلمہؓ سے حیض کی حدیث پوچھی تھی۔ امام محمد باقرؒ نے فرمایا ان کو سات برس تک استحاضہ رہا تھا)

حَبْطٌ یا حُبُوْطٌ۔ باطل ہونا، اکارت جانا۔

اِحْبَاطٌ۔ باطل کرنا، ضائع کرنا۔

حَبَطٌ۔ جانور کا پیٹ بہت کھانے سے پھول جانا یا اُس کے پیٹ میں بہت کھانے سے درد ہونا۔

اَحْبَطَ اللّٰہُ عَمَلَهٗ۔ اللہ اس کے اعمال اکارت کر دے گا۔

اِنَّ مِمَّا یُنْبِتُ الرَّبِیْعُ مَا یَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ یُلِمُّ۔ ربیع جو چارہ اُگاتی ہے اس میں سے بعض چارہ جانور کو مار ڈالتا ہے، پیٹ پھلا کر یا مار ڈالنے کے قریب کر دیتا ہے (ایک روایت میں خَبَطًا ہے خائے معجمہ سے، یعنی بے قرار کر کے۔)

خَوْفُ الْمُؤْمِنِ مِنْ اَنْ یَّحْبَطَ عَمَلُهٗ۔ بفتحہ با باب عَلِمَ سے یا بکسرہ با باب ضَرَبَ سے، یعنی مسلمان کو اپنے اعمال کے تلف ہو جانے کا ڈر۔

مَنْ تَرَكَ صَلٰوۃَ الْعَصْرِ حَبِطَ عَمَلُهٗ۔ جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی، اُس کا عمل اکارت ہو جائے گا (یعنی ثواب نہ ملے گا،

Marfat.com

یا کم ملے گا. بعضوں نے کہا مراد وہ شخص ہے جو عصر کی فرضیت کا انکار کرے وہ تو کافر ہو جائے گا. اس کے سارے اعمال خیر لغو ہو جائیں گے)

إِنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ. عامر بن اکوع کا عمل لغو ہو گیا۔ (کیونکہ اُس نے خود اپنے آپ کو زخمی کیا اور اسی زخم سے مر گیا)

أَعُوذُ بِكَ مِنَ الذَّنْبِ الْمُحْبِطِ لِلْأَعْمَالِ. میں تیری پناہ مانگتا ہوں اُس گناہ سے جو نیک عملوں کو بے کار کر دے۔

أَحْبَطْتَ عَمَلَكَ. تو نے اپنا عمل ضائع کر دیا (یعنی اپنی قسم جھوٹی کی)

حَبَنْطَى۔ غصہ میں بھرا ہوا یا پست قد، بڑے پیٹ والا۔

إِحْبِنْطَاءٌ۔ پیٹ پھولنا

يَظَلُّ مُحْبَنْطِئًا عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ[1] (کچا بچہ) غصہ میں بھرا ہوا بہشت کے دروازے پر اٹکا رہے گا (بہشت کے اندر جانے سے رکا رہے گا)۔

حَبْقٌ یا حَبِقٌ یا حُبَاقٌ۔ گوز لگانا، پادنا، مارنا۔

نَهَى عَنْ لَوْنِ الْحُبَيْقِ أَنْ يُؤْخَذَ فِي الصَّدَقَةِ زکوٰۃ میں لون الحبیق کھجور لینے سے آپ نے منع فرمایا (وہ ایک قسم کی ردی کھجور ہے. منسوب ہے ابن حبیق کی طرف جو ایک شخص کا نام تھا)۔

حُبَيْقٌ اور نُبَيْقٌ اور ذَوَاتُ الْعُنَيْقِ اور بَنَاتُ حُبَيْقٍ یہ سب کھجور کی قسمیں ہیں۔

نَهَى عَنِ الْجُعْرُورِ وَعِذْقِ الْحُبَيْقِ (ابو حاتم نے کہا مجھ سے اصمعی نے بیان کیا کہ امام مالکؒ یہ حدیث بیان کرتے تھے) کہ زکوٰۃ کا تحصیلدار جعرور اور معران: الفارہ اور عذق بن حبیق زکوٰۃ میں نہ لے۔ یہ سب کھجور کی خراب قسمیں ہیں۔

حِبِقَّةٌ۔ پست قد۔

كَانُوا يَحْبِقُونَ فِيهِ (قرآن میں جو آیا ہے وَتَأْتُونَ فِي نَادِيكُمُ الْمُنْكَرَ اس کی تفسیر یوں کی ہے) وہ مجلس میں گوز مارتے تھے۔

حَبْكٌ۔ باندھنا، مضبوط کرنا، اچھا بننا، کاٹنا، مارنا۔

حِبَاكٌ۔ راستہ۔

حُبُكٌ۔ حِبَاكٌ کی جمع ہے راستے۔

إِنَّهَا كَانَتْ تَحْتَبِكُ تَحْتَ دِرْعِهَا فِي الصَّلَوٰةِ حضرت عائشہ رضؓ کرتے کے نیچے اپنی ازار کو نماز میں مضبوط باندھتی تھیں،

لَأَصْبَحْتَ خَيْرَ النَّاسِ نَفْسًا وَّ وَالِدًا رَسُولَ مَلِيكِ النَّاسِ فَوْقَ الْحَبَائِكِ. (عمرو بن مرہ نے آنحضرتؐ کی مدح میں کہا ہے، یعنی) آپ اپنی ذات اور اپنے والد کے رو سے سب لوگوں سے بہتر ہیں اور آدمیوں کے خداوند کے رسولؐ ہیں، جو آسمان کے رستوں کے اوپر ہے۔

رَأْسُهُ حُبُكٌ یا شَعْرُهُ حُبُكٌ حُبُكٌ. دجال کے بال گھونگھریالے ٹوٹے ٹوٹے پیچیدہ ہوں گے جیسے تھما ہوا پانی یا ریتی جو ہوا سے پیچیدہ ہو جاتے ہیں. ایک روایت میں مُحَبَّكُ الشَّعْرِ ہے معنی وہی ہیں۔

حَبْلٌ۔ رسّی یا رسّی سے باندھنا، جال میں پھانسنا یا جال لگانا

حَبَلٌ۔ غصہ ہونا، حاملہ ہونا۔

كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ اللہ کی کتاب ایک رسّی ہے یعنی نور ہے جو آسمان سے زمین تک تنی ہوئی ہے (عرب لوگ نور کو رسّی اور دھاگے سے تشبیہ دیتے ہیں جیسے قرآن میں ہے خیط ابیض سفید دھاگہ، یعنی نور کی دھاری)

وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِينُ وہ اللہ کی مضبوط رسّی ہے (یعنی اس کا عہد اور اقرار یا ہدایت کا نور یا عذاب سے امان)۔

عَلَيْكُمْ بِحَبْلِ اللّٰهِ تم اللہ کی رسّی (یعنی قرآن) کو تھامے رہو۔

وَبَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ حِبَالٌ ہم میں اور ان لوگوں میں عہود اور اقرارات تھے۔

---

[1] پوری حدیث یوں ہے تزوجوا فانی مکاثر بکم الامم حتی ان السقط لیظل محبنطا علی باب الجنۃ فیقول لہ ادخل فیقول لا حتی یدخل ابوای۔۱۲ (مجمع البحرین) یعنی شادی کرو کیونکہ میں قیامت میں تمہاری وجہ سے تمام امتوں سے زیادہ تعداد والی امت کا پیغمبر ہوں گا یہاں تک کہ کچا بچہ بھی غصہ میں بھرا ہوا جنت کے دروازے پر آئے گا اس سے خداوند تعالیٰ فرمائے گا جنت میں جاؤ تو وہ کہے گا نہیں، جب تک میرے والدین نہ جائیں گے میں بھی نہ جاؤں گا)۔

Marfat.com

فِیْ حَبْلِ جِوَارِكَ۔ تیری پناہ کی سرحد میں (عرب لوگوں کی عادت تھی کہ ایک دوسرے کو ڈراتے رہتے، ان میں جب کوئی سفر کرنے لگتا تو ہر ایک قبیلے کے سردار سے، جس کی سرحد سے اُس کو گزرنا ہوتا ایک اقرار کر لیتا اور اس کی وجہ سے جب تک اس کی سرحد میں رہتا اس کو امن ملتا، اسی کو حبل جوار کہتے)۔

یَاذَا الْحَبْلِ الشَّدِیْدِ۔ اے مضبوط رسی والے (بعضوں نے کہا صحیح ذُو الْحَیْلِ ہے یعنی سخت قوت والے۔ مگر اہلِ حدیث کی روایت حَبْل سے، بائے موحدہ سے)۔

اِنْقَطَعَتْ بِیَ الْحِبَالُ۔ میرے سفر کرنے کے سامان سب جاتے رہے (نہ توشہ ہے نہ سواری) ایک روایت میں جِبَالُ ہے یعنی پہاڑوں نے مجھ کو روک دیا، اپنے گھر نہیں پہنچ سکتا۔

مَا تَرَكْتُ مِنْ حَبْلٍ اِلَّا وَقَفْتُ عَلَیْهِ۔ میں نے راستے میں کوئی لمبی ریتی نہیں چھوڑی جس پر نہ ٹھہرا (بعضوں نے کہا کہ ریتی میں حِبال جیسے زمین میں جِبال یعنی ریتہ کے ٹیلے)۔

صَعِدْنَا عَلٰی حَبْلٍ۔ ہم ریتہ کے ایک ٹیلے پر چڑھ گئے۔

وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَیْنَ یَدَیْهِ اور ریتہ میں پیدل چلنے والوں کا راستہ اس نے سامنے رکھا (بعضوں نے کہا حَبْلِ مُشَاة سے اُن کی صف، یا ان کا جمع ہو کر چلنا مراد ہے گویا اُن کو ریت کے پہاڑ سے تشبیہ دی)۔

كُلَّمَا اَتٰی حَبْلًا مِّنَ الْحِبَالِ اَرْخٰی لَهَا جب ریتہ کے ٹیلوں میں سے کسی ٹیلے پر پہنچتے، تو اس کی باگ ڈھیلی کر دیتے۔

فَضَرَبْتُهٗ عَلٰی حَبْلِ عَاتِقِهٖ۔ میں نے گردن کے اس مقام پر مارا جہاں پر چادر رہتی ہے (بعضوں نے کہا حَبْلُ الْعَاتِقِ مونڈھے اور گردن کے درمیان۔ بعضوں نے کہا وہ ایک رگ کا نام ہے جیسے، حَبْلُ الْوَرِیْدِ گردن کی رگ)۔

یَغْدُوْ النَّاسُ بِحِبَالِهِمْ فَلَا یُوْزَعُ رَجُلٌ عَنْ جَمَلٍ یَخْطِمُهٗ۔ لوگ صبح کو اپنی رسیاں لے کر نکلیں گے، اور ہر ایک اونٹ کی ناک میں رسی ڈال کر اس کا مالک بن جائے گا (ایک روایت میں بِجِمَالِهِمْ ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔)

فَاِذَا فِیْهَا حَبَائِلُ اللُّؤْلُؤِ۔ یکایک کیا دیکھتا ہوں، وہاں موتی کے ٹیلے ہیں (ایک روایت میں جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ ہے۔ یعنی موتی کے گنبد (قبے)۔

حَبَائِلُ جمع ہے حِبَالَةٌ کی اور حِبَالَةٌ جمع ہے حَبْل کی۔

اٰوَتْكَ عَلٰی قَلُوْصٍ نَوَاجٍ مُتَّصِلَةٍ بِحَبَائِلِ الْاِسْلَامِ جوان پکارتی ہوئی اونٹنیوں پر سوار ہو کر آپ کے پاس آئے، جو اسلام کی رسیوں سے (عہدوں سے) جکڑی ہوئی تھیں۔

اَلنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّیْطَانِ۔ عورتیں شیطان کے جال ہیں (پھندے ہیں جن سے وہ مردوں کو شکار کرتا ہے)۔

وَیَبْغُوْنَ لَهُ الْحَبَائِلَ۔ اُن کے لئے جال بچھاتے ہیں (پھندے لگاتے ہیں) اِنَّ نَاسًا مِنْ قَوْمِیْ یَتَحَبَّلُوْنَهَا فَیَاْكُلُوْنَهَا۔ (میری قوم کے کچھ لوگ بجو کے لئے جال لگاتے ہیں پھر (اس کو پھانس کر) کھاتے ہیں۔

وَمَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا الْحُبْلَةُ وَوَرَقُ السَّمُرِ ہمارے پاس کھانے کو کچھ نہ تھا صرف ببول کا پھل اور اُس کے پتے تھے۔

نہایہ میں ہے:

حُبْلَۃُ سمر کا پھل جو لوبیہ کے مشابہ ہوتا ہے، بعضوں نے کہا، جنگلی کانٹے دار درخت کا پھل۔ منتہی الارب میں ہے کہ سمر طلح کا درخت، طلح جنگل کے بڑے درخت کو کہتے ہیں یعنی ببول۔

مَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا وَرَقُ الْحَبَلِ اَوِ الْحُبْلَةِ۔ ہمارے پاس کھانے کو سوائے حَبَل یا حُبلہ کے پتوں کے اور کچھ نہ تھا (راوی کا شک ہے کہ حبل کہا یا حُبلہ۔ معنی وہی ہیں جو اوپر گزر چکے)

اَلَسْتَ تَرْعٰی مَعْوَتَهَا وَحُبْلَتَهَا۔ کیا تو اس کی کونپل اور پھل نہیں چراتا۔

وَلٰكِنْ قُوْلُوْا الْعِنَبَ وَالْحَبَلَةَ (انگور کے درخت کو کرم مت کہو) لیکن عنب اور حَبلہ کہو۔

حَبَلَۃٌ۔ انگور کی جڑ یا شاخ۔

لَمَّا خَرَجَ نُوْحٌ مِّنَ السَّفِیْنَةِ غَرَسَ الْحَبَلَةَ۔ جب حضرت نوح پیغمبر کشتی سے نکلے، تو انگور کی بیل لگائی۔

Marfat.com

فَفَقَدَ حَبَلَتَيْنِ كَانَتَا مَعَهُ (جب حضرت نوح ؑ کشتی سے نکلے تو دو انگور کے دانے گم ہو گئے، جو اُن کے پاس تھے تو فرشتے نے کہا، ان کو شیطان لے گیا)۔

كَانَتْ لَهُ حَبَلَةٌ تَحْمِلُ كُرًّا۔ انس ؓ کی ایک بیل تھی انگور کی جس میں سے ایک کُر انگور نکلتے (کُر ایک پیمانہ ہے اہلِ عراق کا جو ساٹھ قفیز یا چالیس اردب کا ہوتا ہے)۔

نَهٰى عَنْ حَبَلِ الْحَبَلَةِ۔ حمل کا حمل بیچنے سے آپ نے منع فرمایا (یعنی کوئی اپنے اونٹنی کے پیٹ میں جو بچہ ہے اس کے پیٹ کے بچے کو بیچے، کیونکہ اس میں دھوکا ہے۔ معلوم نہیں کہ اس اونٹنی کا بچہ پیدا بھی ہوتا ہے یا نہیں، پھر کیا معلوم وہ نر جنتی ہے یا مادہ اس کو بیع نتاج النتاج بھی کہتے ہیں۔ بعضوں نے کہا حبل الحبلہ سے یہ مراد ہے کہ بیع میں یہ میعاد مقرر کرے، جب تک وہ جنے پھر اُس کا پیٹ کا بچہ جنے یہ میعاد مجہول ہے، اِس لئے اس سے منع فرمایا)۔

وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ۔ پیٹ گرا دیتے ہیں۔

لَا حَتّٰى يَغْزُوَ مِنْهَا حَبَلُ الْحَبَلَةِ (جب مصر کا ملک فتح ہوا تو مسلمانوں نے چاہا کہ اُس کو تقسیم کر لیں تو حضرت عمر ؓ نے فرمایا) یہ اُس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک وہاں کی اولاد کی اولاد بڑی ہو کر جہاد نہ کرے (مطلب یہ ہے کہ تقسیم کو حضرت عمر ؓ نے جائز نہیں رکھا، ایسے مجہول امر پر اس کو معلق کر دیا)۔

إِنَّهُ مُحَبَّلُ الشَّعْرِ۔ دجال کے بال کی رسیوں کی طرح چوٹیاں ہوں گی۔

إِنَّهُ أَقْطَعَ مُجَّاعَةَ بْنِ مُرَارَةَ الْحُبَلَ۔ آنحضرت صلعم نے مجاعہ بن مرارہ کو حُبل کا قطعہ دیا (یہ ایک مقام ہے یمامہ میں)

لَا أَنْ يَأْخُذَ أَحْبُلَهُ۔ اگر اپنی رسیاں لے کر جائے۔

وَأَنْ تُوطَأَ الْحَبَالَى۔ حاملہ عورتوں کے ساتھ جماع کرنے سے منع فرمایا (یعنی جو حاملہ عورتیں جہاد میں قید ہو کر آئیں، وہ جب تک جنیں نہیں ان سے جماع کرنا منع ہے)۔

أُحْبُولَةٌ۔ جال، دام۔

فَوَجَدْنَاهُ فِي حِبَالِ اللّٰهِ۔ ہم نے اُس کو اللہ کی رسیوں میں جکڑا ہوا پایا (یعنی بیمار)۔

مَا يَخْرُجُ مِنَ الْبَلَلِ بَعْدَ الْاِسْتِبْرَاءِ إِنَّمَا ذٰلِكَ مِنَ الْحَبَائِلِ۔ استبراء کے بعد جو ذکر سے تری نکلے وہ شیطان کے پھندوں میں سے ایک پھندا ہے۔

اَلْإِمَامُ مَطْرُودٌ عَنْهُ حَبَائِلُ إِبْلِيسَ وَجُنُودُهُ امام سے شیطان کے پھندے اور اُس کے لشکر والے دفع کیے جاتے ہیں۔

اَلنِّسَاءُ حِبَالَةُ الشَّيْطَانِ۔ عورتیں شیطان کا جال ہیں

كَانَتْ لَهُ حَبَلَةٌ أَتَدْرِيْ مَا الْحَبَلَةُ قُلْتُ لَا قَالَ الْكَرْمُ۔ اُن کے پاس ایک حبلہ تھا، تم جانتے ہو کہ حبلہ کیا ہے؟ میں نے کہا نہیں! انھوں نے کہا انگور۔

حَنْبَلٌ۔ پست قد۔

حِبْلٌ۔ عالم، عقلمند، مکار۔

حَبُوْلٌ۔ آفت۔

حَبِيْلٌ۔ شیر بہادر۔

حُنْبُلِيْلٌ۔ ایک کیڑا ہے جو مر کر مینہ کے بعد زندہ ہو جاتا ہے۔

حَبَنٌ یا حَبَنْج پھوڑوں کی بیماری، پیٹ کی ایک بیماری، جس کو استسقاء زقی بھی کہتے ہیں۔

أُمُّ حُبَيْنٍ۔ ایک کیڑا ہے جس کا پیٹ بڑا ہوتا ہے، گرگٹ

أَحْبَنُ۔ جس کو حبن کی بیماری ہو۔

رَأٰى بِلَالًا قَدْ خَرَجَ بَطْنُهُ فَقَالَ أُمُّ حُبَيْنٍ۔ آنحضرت نے بلال کو دیکھا، اُن کا پیٹ نکلا ہوا تھا۔ فرمایا، ام حبین (یہ مزاح سے فرمایا)۔

إِنَّ رَجُلًا أَحْبَنَ أَصَابَ امْرَأَةً فَجُلِدَ بِأُثْكُولِ النَّخْلَةِ۔ ایک شخص نے جس کو استسقاء کی بیماری تھی (پیٹ میں ورم ہو گیا تھا) ایک عورت سے زنا کیا، اس کو ایک کھجور کی شاخ سے مارا (سو کوڑے اس لئے نہیں لگائے کہ کہیں مر نہ جائے کیونکہ ناتوان تھا)۔

Marfat.com

فَجَعَلَهُ اللّٰهُ حَبَنًا وَقُدَادًا (ایک شخص نے ڈکار لی دوسرے شخص نے پوچھا تو نے اِس کھانے پر کسی کو بلایا تھا اس نے کہا نہیں، وہ بولا) تب تو اللہ اس کھانے کو تیرے پیٹ کا ورم اور درد بنائے۔

يَرْجِعُوْنَ زُبًّا حُبْنًا۔ دوزخ کے لوگ اوپر کا بدن ہلکا نیچے کا بھاری اور پیٹ پھولے ہوئے لوٹیں گے۔

لَا تُصَلُّوْا صَلٰوةَ اُمِّ حُبَيْنٍ۔ اُمِّ حُبَیْن کی طرح نماز مت پڑھو (یعنی جلدی جلدی سے سجدے کر کے، جیسے کوا ٹھونگیں مارتا ہے)۔

اِنَّهُ رَخَّصَ فِيْ دَمِ الْحُبُوْنِ۔ پھوڑے پھنسی میں سے جو خون کپڑے پر لگ جائے وہ معاف ہے (یعنی نماز کی حالت میں تو نماز فاسد نہ ہوگی)۔

اُتِيَ بِرَجُلٍ اَحْبَنَ۔ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک شخص لایا گیا جس کو استسقاء کی بیماری تھی۔

حَبْوٌ۔ سرین کے بل چلنا یا ہاتھ پاؤں کے بل چلنا جیسے بچہ چلتا ہے۔

اِحْتِبَاءٌ۔ ایک کپڑے سے یا ہاتھوں سے اپنے پاؤں اور پیٹ کو ملا کر بیٹھے سے جکڑ لینا (عرب لوگوں کے پاس دیوار وغیرہ کچھ ٹیکنے کو نہ ہوتی، تو وہ اس شکل سے بیٹھا کرتے۔ طیبی نے کہا اِحْتِبَاءٌ یہ ہے کہ دونوں گھٹنے کھڑے کر کے لوے زمین پر لگا کر بیٹھے، اور دونوں ہاتھ پنڈلیوں پر ہوں)۔

نَهٰى عَنِ الْاِحْتِبَاءِ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ۔ ایک کپڑے میں احتباء (گوٹ مار کر بیٹھنے) سے آپ نے منع فرمایا ہے (یہ اس صورت میں ہے جب آدمی ایک ہی کپڑا پہنے ہو، کیونکہ بسا اوقات اس میں ستر کھل جاتا ہے)۔

رَاَيْتُهُ مُحْتَبِيًا بِيَدِهٖ۔ میں نے اُن کو دیکھا اپنے ہاتھ سے احتباء کئے ہوئے۔

اَلْاِحْتِبَاءُ حِيْطَانُ الْعَرَبِ۔ احتباء اہل عرب کی دیواریں ہیں (کیونکہ اکثر وہ لوگ جنگل میں رہتے ہیں وہاں دیوار ٹیک لینے کو نہیں ملتی تو احتباء کر لیتے ہیں)

نَهٰى عَنِ الْحَبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ جمعہ کے دن جب امام خطبہ پڑھ رہا ہو اس وقت گوٹ مار کر بیٹھنے سے منع فرمایا (چونکہ اس طرح بیٹھنے سے آدمی کو نیند آجاتی ہے)۔

نَبَطِيٌّ فِيْ حِبْوَتِهٖ۔ اپنی عطا میں وہ نبطی ہے (مشہور روایت فِيْ جُبْوَتِهٖ ہے جیم سے، جو کتاب الجیم میں گزر چکی ہے)

اَيْنَ الْحِلْمُ فَقَالَ عِنْدَ الْحُبَا (احنف سے جنگ میں پوچھا گیا، حلم کہاں گیا، انھوں نے کہا حلم حُبا میں ہوتا ہے یعنی عطا اور داد و دہش میں۔ مطلب یہ ہے کہ صلح کی حالت میں حلم اچھی چیز ہے جنگ میں حلم کا کیا موقع ہے وہاں تو غصہ کام دیتا ہے)۔

لَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔ اگر لوگوں کو معلوم ہوتا عشا اور فجر کی جماعت میں حاضر ہونے کا جو ثواب ہے تو گھٹنوں یا سرین پر گھسٹتے ہوئے آتے۔

نَكَحْتُ عَلٰى صَدَاقٍ اَوْ حِبَاءٍ۔ میں نے مہر یا کچھ عطیہ پر نکاح کیا۔

اِنَّ حَابِيًا خَيْرٌ مِّنْ زَاهِقٍ۔ وہ تیر جو کمزوری سے نشان کے اِس طرف گرے، لیکن گھسٹتا ہوا وہاں تک پہنچ جائے، اس تیر سے بہتر ہے جو نشانے کے پرے نکل جائے (یہ ایک مثال ہے حاکموں کی، ایک حاکم سست اور ضعیف ہے مگر انصاف پسند ہے حق پر چلتا ہے، دوسرا حاکم قوی اور زور آور ہے مگر ظالم اور ناحق پسند تو پہلا حاکم دوسرے سے بہتر ہے۔ ابن اثیر نے کہا اگر تیر زمین پر گر کر نشان تک پہنچ جائے تو اُس کو خازق یا راشق کہیں گے۔ اگر زور کی وجہ سے نشان کے پرے نکل جائے تو اس کو زاہق کہیں گے)۔

كَاَنَّهُ الْجَبَلُ الْحَابِيُّ۔ گویا وہ ایک بھاری بھرکم اونچا پہاڑ ہے۔

حَبِيٌّ يَا حُبِيٌّ۔ گاڑھا تہہ بر تہہ ابر یا جو پہاڑ کی طرح چڑھا ہو

Marfat.com

اَلَا اَحْبُوْكَ. کیا میں تجھ کو عطا نہ کروں۔
حُبَا بالضم والکسر، عطیہ اور حُبیٌّ جمع ہے یعنی عطایا۔
فَحَلَوْا اِلَى الْحُبَا۔ مجھ کو بخشش دلوائی۔
بَیْعُ مُحَابَاۃٍ۔ اصلی قیمت سے کم پر بیچنا۔
اَعْلَاهُمْ دَرَجَةً وَاَقْرَبُهُمْ حُبْوَةً زُوَّارُ وَلَدِي عَلِيٍّ۔ سب میں بلند درجے والے اور عالی منزلت والے وہ لوگ ہیں جو میرے فرزند علی کی زیارت کریں گے۔
اَلْعَقْلُ حِبَاءٌ مِّنَ اللّٰهِ وَالْاَدَبُ كُلْفَةٌ۔ عقل اللہ کا عطیہ ہے (اس میں کسب کو دخل نہیں) البتہ ادب تکلیف اٹھانے سے حاصل ہوتا ہے
نَهٰی عَنِ الْاِحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ۔ ایک کپڑے میں گوٹے مار کر بیٹھنے سے منع فرمایا۔
صَلٰوةُ الْحُبْوَةِ۔ جعفر بن ابی طالب کی نماز کو کہتے ہیں۔ (مجمع البحرین میں ہے کہ اس کو صلوٰۃ الحبوۃ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ ایک عطیہ ہے پیغمبر صاحب کا اور یہ نماز فریقین میں مشہور ہے۔ میں کہتا ہوں شاید امامیہ کے نزدیک یہ نماز مشہور ہوگی۔ مگر اہلِ سنت کی کتابوں میں تو صحیح سند سے یہ نماز کہیں منقول نہیں ہے)۔

بابُ الحاء مع التاء

حَتٌّ۔ گرنا، چھیلنا، کھرچنا۔ جیسے حَكٌّ اور قَشْرٌ ہے۔
تَحَاتَّ وَرَقُهٗ۔ جس کے پتے گر گئے ہوں۔
تَحَاتَّتْ عَنْهُ ذُنُوْبُهٗ۔ اس کے گناہ جھڑ جائیں گے۔
حُتَّ عَنْهُ قِشْرَهٗ۔ اس کا پوست چھیل ڈال۔
يَتَحَاتُّ عَنْ خَطْمِهِ الْمَدَرُ۔ اس کی ناک سے مٹی جھڑ رہی ہوگی
اُحْتُتْهُمْ يَا سَعْدُ۔ ان کو پھیر دے اے سعد!
فَحَتَّهٗ بِعَصًا۔ لکڑی سے اس کو کریدا (معلوم ہوا کہ تیمم میں ہاتھ کو غبار لگنا ضروری ہے)۔
حُتِّيْهِ۔ اس کو کھرچ ڈال۔
تَحُتُّ الذُّنُوْبَ۔ نماز گناہوں کو جھاڑ دیتی ہے یا کھرچ ڈالتی ہے (مجمع البحرین میں ہے کہ "حت"، پتھر یا لکڑی سے کھرچنا اور قرص انگلیوں سے لنا رگڑنا)

حَتّٰی۔ حرفِ جر ہے بمعنی اِلٰی اور کَیْ اور اِلَّا یعنی انتہا غایت اور تعلیل اور استثنا کے لئے۔
فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَلْعَنُهٗ حَتّٰی وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ (جو شخص ہتھیار سے اپنے بھائی مسلمان کی طرف اشارہ کرے، گو ازراہِ تمسخر ہی ہو، تو فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں، گو اپنے سگے بھائی کے ساتھ ایسا کرے (جب تک اس کو نہ چھوڑے)۔
لَعَنَتْهَا الْمَلٰٓئِكَةُ حَتّٰی تُصْبِحَ فرشتے صبح تک اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں (کیونکہ صبح ہو جانے پر پھر شوہر کو اس کی احتیاج نہیں رہتی اور نافرمانی کا زمانہ ختم ہو جاتا ہے)۔
فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَصْبَحَ نَائِمًا۔ آنحضرتؐ سوتے رہے اور پانی نہ ملا یہاں تک کہ صبح ہوگئی آپ سوتے ہی رہے۔
اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الصَّلٰوةِ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا اس کے وہ گناہ جو اس نماز کے بعد دوسری نماز تک ہوں گے وہ بخش دیئے جائیں گے (مراد صغیرہ گناہ ہیں)۔
حَتَّى الْجَنَّةُ وَالنَّارُ کو زیر زبر اور پیش تینوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔
حَتَّى اللُّقْمَةَ یا حَتَّى اللُّقْمَةُ۔ دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔
فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْوَحْيِ حَتّٰى دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ۔ آپ نے شروع وحی سے لے کر وہاں تک کے حالات بیان کئے جب بہشتی لوگ اپنے اپنے ٹھکانوں میں پہنچ جائیں گے۔
حَتّٰى جَلَسَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (انہوں نے اذن لیا اور اندر آئے) یہاں تک کہ آنحضرتؐ کے پاس آکر بیٹھے۔
فَلَمْ نَرَ اِلَّا خَيْرًا حَتّٰى اَصْبَحْنَا مَا التَّشْدِيْدُ۔ ہم نے تو صبح تک کوئی بات نہ دیکھی، خیریت رہی، وہ سختی کیا ہے (یعنی اس سے مراد وحی تھی یا کوئی عذاب؟ اگر وحی تھی تو وہ کس

ب میں اُتری؟ آپ نے فرمایا، دَیْن (قرض) کے باب میں)

حَتّٰی فَتَحَہُ اللّٰہُ (اس نیک بندی پر سختی رہی، میں بھی تکبیر اور تسبیح کرتا رہا، تم بھی کرتے رہے، یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ نے اس کی مشکل رفع دی

حَتّٰی یَظَلَّ الرَّجُلُ لَا یَدْرِیْ اس حدیث میں حَتّٰی پانچ بار آیا ہے پہلا اور چوتھا اور پانچواں بمعنی گئی ہے۔ دوسرا اور تیسرا بغیر شرطیہ آیا ہے۔

حَتّٰی یَنْتَصِرَ (مظلوم کی دعا اس وقت تک قبول ہوتی ہی جب تک ظالم سے بدلہ نہ لے (یعنی زبان سے اس کو بُرا نہ کہے، ہاتھ سے اس کو ستائے نہیں مارے نہیں)۔

اِنْصَبَّ قَدَمَاہُ فِیْ بَطْنِ الْوَادِیْ حَتّٰی اِذَا صَعِدَتَا مَشٰی فِیْہِ جب آپ کے دونوں پاؤں نالے کے نشیب میں اُترتے تو آپ اکڑتے دوڑتے چلتے اور جب بلندی پر چڑھتے تو معمولی طور سے چلتے

تَجِدُوْنَ مِنْ خَیْرِ النَّاسِ اَشَدَّھُمْ لَہٗ کَرَاھِیَۃً لِھٰذَا الْاَمْرِ حَتّٰی یَقَعَ فِیْہِ تم بہتر آدمی اس کو پاؤ گے جو اس امر کو بہت کروہ سمجھتا ہو، یہاں تک کہ اس میں مبتلا ہو جائے۔ (لوگ زبردستی اس کو خلیفہ بنا دیں) اس وقت اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرے گا۔

حَتّٰی خَشِیْتُ اَنْ لَّا تَعْقِلُوْا اِنَّ الْمَسِیْحَ قَصِیْرٌ (میں نے تم سے اتنی باتیں بیان کیں کہ مجھ کو ڈر ہو گیا، کہیں تم نہ سمجھو یا بھول جاؤ دیکھو دجال پست قد ہوگا (حالانکہ وہ بڑے تن و توش کا آدمی ہے مگر ممکن ہے کہ قد اس کا پست ہو اور خوب موٹا چوڑا چکلا ہو، یا نکلتے وقت اللہ تعالےٰ اس کی صورت بدل دے)

حَتّٰی لَوْ کَانَ فِیْ مَقَامِیْ سَمِعَہٗ اَھْلُ السُّوْقِ۔ اگر آنحضرت اس وقت اس جگہ ہوتے، جہاں اس وقت میں ہوں تو بازار والے آپ کی آواز سنتے (اتنا پکار کر آپ نے بیان کیا)

حَتّٰی سَقَطَ خَمِیْصَتُہٗ یہاں تک کہ آپ کی چادر گر گئی۔ (ہلنے کی وجہ سے)۔

فَوَافَقْتُہٗ حَتّٰی اسْتَیْقَظَ میں آپ کے پاس پہنچا، اور ٹھہرا رہا یہاں تک کہ آپ بیدار ہوئے۔

وَلِکَذَا وَلِکَذَا حَتّٰی یَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ میری امت کے لوگ سفارش کریں گے گروہوں کی اور ایسے لوگوں کی یہاں تک کہ وہ بہشت میں داخل ہو جائیں گے (یعنی اس حد تک سفارش کریں گے کہ میری امت کے سب لوگ بہشت میں داخل ہو جائیں گے)

حَتْنٌ۔ خالص ہونا، اپوٹ ہونا۔

حُتُوْدٌ۔ قیام کرنا، ٹھہرنا۔

اَزْکَاھُمْ مَحْتِدًا۔ اصل اور طبع میں سب سے بہتر۔

فُلَانٌ مِنْ مَحْتِدِ صِدْقٍ۔ وہ سچائی کی جڑ سے نکلا ہے

مَا اَجِدُ مِنْہُ مَحْتِدًا۔ میں اس سے کوئی چارہ کار نہیں پاتا۔

فِیْ دَوْحَۃِ الْکَرَمِ مَحْتِدُہٗ۔ آپ کی جڑ سخاوت کے پیڑ میں ہے یا آپ کی طبیعت سخاوت کے درخت سے نکلی ہے۔

حَتْفٌ۔ موت۔

وَکَانَ فِیْہِ حَتْفُہٗ۔ اس میں اس کی موت ہوئی۔

مَنْ مَّاتَ حَتْفَ اَنْفِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَھُوَ شَھِیْدٌ اللہ کی راہ میں اگر کوئی اپنی موت سے بن مارے بن لڑے مر جائے تب بھی اس کو شہید کا درجہ ملے گا (کیونکہ وہ اللہ کی راہ میں نکل چکا تھا) ابن اثیر نے کہا عرب لوگ کہتے ہیں کہ

مَاتَ حَتْفَ اَنْفِہٖ۔ جب کوئی اپنے بچھونے پر بن مارے اور بے زخمی ہوئے خود بخود مر جائے، کیونکہ ان کا خیال یہ تھا کہ جب آدمی خود بخود مرتا ہے تو اس کی روح ناک کی راہ سے نکل جاتی ہے، اور جب زخمی ہو کر مارا جاتا ہے تو زخم کی راہ میں سے روح نکلتی ہے۔ ابن جوزی نے کہا۔ جان، ناک اور منہ دونوں میں سے نکلتی ہے، تو ناک کا ذکر تغلیباً کیا اور یہ توجیہ بہتر ہے اس لئے کہ ایک حدیث سے بھی یہ ثابت ہے کہ جان ناک سے نکلتی ہے۔

مَا مَاتَ مِنَ السَّمَکِ حَتْفَ اَنْفِہٖ فَلَا تَاْکُلُوْہُ جو مچھلی خود بخود مر جائے (اور تیر آئے، جس کو طافی کہتے ہیں) اس

Marfat.com

کو موت کہا
اَلْمَرْءُ يَأْتِي حَتْفُهُ مِنْ فَوْقِهِ آدمی کی موت اوپر سے آجاتی ہے
اَلْجَبَانُ يَجِيءُ حَتْفُهُ مِنْ فَوْقِهِ نامرد کی موت اوپر سے آجاتی ہے (اس کی نامردی اور احتیاط اس کو بچا نہیں سکتی)۔
حَتْفَهَا تَحْمِلُ ضَأْنٌ بِأَظْلَافِهَا یہ ایک مثل ہے اس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی آدمی اپنی ہی سوءِ تدبیر سے بلا میں گھر جائے ہوا یہ تھا کہ ایک آدمی جنگل میں بھوکا تھا، کھانے کو کچھ نہ تھا، اتفاق سے ایک بکری ملی مگر چھری نہ تھی جس سے اس کو کاٹتا، اتنے میں بکری نے اپنے کھروں سے زمین کریدی، اندر سے ایک چھری نکل آئی، اور اس نے اسی چھری سے اس کو کاٹ کر چٹ کیا۔
حَتْكٌ یا حَتَكَانٌ۔ چلنا چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر جلد چلنا۔ کھودنا۔ توجہ کرنا۔
حَوْتَكٌ پست قد، اور ایک شخص کا نام تھا
حَوْتَكِيٌّ۔ شترمرغ کا بچہ، ہر چھوٹی چیز۔
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِي الصُّفَّةِ وَعَلَيْهِ الْحَوْتَكِيَّةُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفہ میں چھوٹا عمامہ باندھے ہوئے برآمد ہوئے۔
حَوْتَكِيَّةٌ۔ عربوں کا چھوٹا عمامہ (بعضوں نے کہا یہ منسوب ہے حَوْتَكٌ کی طرف، جو ایک شخص کا نام تھا، وہ ایسا ہی عمامہ باندھا کرتا تھا)
وَعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ حَوْتَكِيَّةٌ (صحیح مسلم کی ایک روایت میں یہی ہے اور مشہور جَوْنِيَّةٌ ہے اگر حَوْتَكِيَّةٌ کی روایت صحیح ہو تو اسی شخص کی طرف منسوب ہوگی۔ یعنی حوتک کی چادر آپ پر تھی۔
حَتْمٌ۔ فیصلہ کرنا لازم کرنا۔
اَلْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ۔ وتر واجب نہیں ہے (یعنی فرض نماز کی طرح بلکہ سنت ہے)
إِذَا بَاتَتْ بِهِ أَسْحَمَ أَحْتَمَ۔ اگر اس کا بچہ کالا بھجنگ پیدا ہوا۔
مَنْ أَكَلَ وَتَحَتَّمَ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ جو شخص کھانا کھائے اور روٹیوں کے ریزے جو دسترخوان پر گریں ان کو بھی کھا لے، وہ بہشت میں جائے گا (کیونکہ اس نے روٹی کی عزت کی اور غرور نہیں کیا۔ دوسری حدیث میں ہے کہ روٹی کی عزت کرو۔ اور اسی لئے سنت ہے کہ اگر روٹی سامنے آجائے اور ابھی سالن نہ رکھا گیا ہو تو روٹی کھانا شروع کر دے)
حُتَامَةٌ۔ روٹی کے ریزے جو خوان پر گریں۔
حَاتِمٌ۔ ایک مشہور سخی شخص تھا۔ یعنی حاتم بن عبداللہ بن سعد بن حشرج اس کی سخاوت ضرب المثل ہے۔
حَتْنٌ۔ سخت ہونا۔
حِتْنٌ۔ بمعنی قِرْنٌ، یعنی برابر والا، ہمسر، جوڑ عرب لوگ کہتے ہیں:
هُمَا حِتْنَانِ یعنی هُمَا سِيَّانِ دونوں برابر والے ہیں
تَحَاتَنُوْا۔ برابر برابر ہو گئے۔
أَفَحِتْنُهُ فُلَانٌ۔ کیا اس کا برابر والا فلاں شخص ہے؟
حَتِيٌّ۔ سینا مضبوط کرنا، بٹنا
حَاتِيٌّ۔ بہت پینے والا۔
إِنَّهُ أَعْطَى أَبَا رَافِعٍ حَتِيًّا وَعُكَّةَ سَمْنٍ۔ آپ نے ابورافع کو گوگل کے ستو دیئے اور گھی کی ایک کپی دی۔
أَتَيْتُهُ بِمِزْوَدٍ مَخْتُوْمٍ فَإِذَا فِيْهِ حَتِيٌّ میں آپ کے پاس توشہ دان لایا جس پر مہر کی ہوئی تھی، دیکھا تو اس میں گوگل کے ستو تھے۔

باب الحاء مع الثاء

حَثٌّ۔ ترغیب دینا، برانگیختہ کرنا، ابھارنا۔
حَثِيْثٌ۔ جلد، تیز۔
حِثَاثٌ۔ جلدی، ذرا سی نیند۔
فَجَهَّزْنَا أَحَثَّ الْجِهَازِ۔ ہم نے جلدی سے کچھ تیاری کر لی۔

Marfat.com

زوجہا تستحثنی بہا۔ اُس کا خاوند مجھ کو اس بات کی
رغبت دیتا ہے۔
یستحثنہا۔ مجھ کو اس پر برانگیختہ کرتا ہے۔ ایک روایت
میں یستحسنہا ہے۔
استحثثت فرسی۔ میں نے اپنے گھوڑے کو چھیڑا۔
(اس کو دوڑانا چاہا)
حثوا المطی۔ اونٹنیوں کو تیز کرنا چاہا (صاحب مجمع
البحار سے اس مقام میں مسامحہ ہوا ہے، انہوں نے تکملہ میں
حث کے معنی کریدنے کے رکھے ہیں اور اس میں یہ حدیث ذکر کی ہے
فحتہ بعصا یعنی آنحضرتؐ نے دیوار کو ایک لکڑی سے کرید ڈالا مگر
فحتہ ہے تائے فوقانی سے جیسے پہلے گزر چکا۔ اور لغت میں
حث کے معنی کریدنے کے نہیں آئے ہیں۔)
حثحثۃ۔ بمعنی حث برانگیختہ کرنا، مضطرب ہونا، جلدی کرنا
کانما حثحث من حضنی ثہلان جیسے ثہلان پہاڑ
کے دونوں پہلوؤں سے بھگایا گیا
حثحوث۔ جلد باز نجیل۔
حثل۔ پیٹ بڑا ہونا۔
لا تقوم الساعۃ الا علی حثالۃ من الناس
قیامت ان لوگوں پر قائم ہوگی جو آخر میں کوڑے کچرے کی طرح
رہ جائیں گے (یعنی خراب بُرے لوگوں پر)
حثالۃ کہتے ہیں بھوسے چھلکے ہر خراب چیز کو۔
کیف انت اذا بقیت فی حثالۃ من الناس اُس وقت
تیرا کیا حال ہوگا جب تو خراب کمینے لوگوں میں رہ جائے گا؟
اعوذ بک من ان ابقی فی حثل من الناس میں تیری
پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ خراب بُرے لوگوں میں رہ جاؤں۔
وارحم الاطفال المحثلۃ۔ ان بچوں پر رحم کر
جن کو اچھا دودھ نہیں ملا یا اچھی غذا انہیں نہیں دی گئی (احثال سے
ہے یعنی ماں کا اپنے بچہ کو اچھی طرح دودھ نہ پلانا، یہاں تک
کہ اس کا حال خراب ہو جائے، پیٹ بڑھ جائے)۔

ولکن حثالۃ من الناس یعبرون زدا رقبورنا
کما تعیر الزانیۃ بزناھا۔ چند خراب لوگ رہ جائیں گے، جو
ہماری قبروں کے زائرین پر ایسا عیب رکھیں گے، جیسے چھنال عورت
پر اس کی بدکاری کی وجہ سے عیب رکھتے ہیں۔
حثو۔ اڑانا، پھینکنا۔
حثی اس کے بھی وہی معنی ہیں۔
احثوا فی وجوہ المداحین التراب خوشامدیوں جھوٹی
تعریف کرنے والوں کے منہ پر مٹی ڈالو (ان کو کچھ نہ دو بیرنگ نکال دو
بعضوں نے کہا حقیقۃً مٹی ڈالنا مراد ہے)
کان یحثی علی راسہ ثلث حثیات۔ آنحضرتؐ غسل
میں اپنے سر پر تین چلو پانی کے ڈالتے تھے۔
ثلث حثیات ربی۔ میرے مالک کے چلوؤں میں سے تین
چلو (ابن اثیر نے یہاں تاویل کی ہے اور کہا ہے کہ چلو سے مراد
کثرت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے لئے کف سے منزہ ہے۔ میں کہتا
ہوں یہ طریقہ سلف محدثین کے خلاف ہے وہ اس قسم کی حدیثوں
کو اس کے ظاہر پر رکھتے ہیں اور اس کی اصلی مراد خدا کو تفویض
کرتے ہیں اور کہتے ہیں اللہ کے لئے وجہ اور ید اور عین اور قدم اور
اصبع اور حثی اور حفنہ سب کچھ ہے جیسے اس کی ذات مقدس کو سزاوار
ہے لیکن ہم ان کی کیفیت نہیں بیان کر سکتے)۔
فحثی بکفیہ فقال ابوبکر زدنا۔ پھر آپ نے دونوں ہاتھوں
سے چلو لیا۔ ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا، یارسول اللہؐ اور زیادہ کیجئے
(یعنی اور زیادہ بیان فرما دیجئے)۔
یحثو علیکن۔ تم کو چلو بھر بھر کر دے گا (یعنی تم پر خوب سخاوت
کرے گا)۔
فتقاولتا حتی استحثتا۔ حضرت زینبؓ اور حضرت عائشہؓ
میں خوب گفتگو ہوئی، یہاں تک کہ ایک نے دوسری پر مٹی پھینکی۔
(جیسے عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ لڑتے لڑتے ایک دوسرے کے منہ
پر مٹی مارتی ہیں)۔
وان یکن ما تقول یا ابن الخطاب حقا فانہ لن تعجز

Marfat.com

اَنْ یَحْثُوْا عَنْهُ تُرَابَ الْقَبْرِ وَیَقُوْمُ (جب حضرت عباسؓ اور حضرت عمرؓ میں اختلاف ہوا کہ آنحضرتؐ کو دفن کریں یا نہیں۔ حضرت عمرؓ کہتے تھے کہ آپ پھر اٹھیں گے اور منافقوں کی گردن ماریں گے، آپ کو دفن نہ کرو تو حضرت عباسؓ نے کہا کہ) اگر خطاب کے فرزند تمہارا کہنا سچ ہے تو حضرت یہ بھی کر سکتے ہیں کہ قبر کی مٹی اپنے اوپر سے ہٹا کر باہر نکل آئیں اور کھڑے ہو جائیں۔

فَجَعَلَ یَحْتَثِیْ فِیْ ثَوْبِهٖ۔ حضرت ایوبؑ ان سونے کی ٹڈیوں کو لپ بھر کر اپنے کپڑے میں پھینکنے لگے۔

فَاِذَا حَصِیْرٌ بَیْنَ یَدَیْهِ عَلَیْهِ الذَّهَبُ مَنْثُوْرًا نَثْرَ الْحَثَا۔ یکایک سامنے ایک بوریے پر سونا اس طرح پھیلا ہوا تھا جیسے باریک تنکے (یا گھاس)۔

اِنَّمَا یَكْفِیْكَ اَنْ تَحْثِیَ[1]۔ تجھ کو یہ کافی ہے کہ سر پر (پانی کے) لپ ڈال لے (معلوم ہوا کہ غسل میں بدن کا ملنا فرض نہیں ہے نہ کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا)۔

خَلِیْفَةٌ یَحْثِیْ یا یَحْثُوْ۔ وہ خلیفہ مٹھی یا لپ بھر بھر کر لوگوں کو مال دے گا (کیونکہ بے شمار مال ہاتھ آئے گا)۔

فَاحْثُ یا فَاحْثِ فِیْ اَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ۔ اچھا تو ایسا (جب کسی طرح نہیں مانتیں، نوحہ کئے جاتی ہیں تو) ان کے مونہوں پر مٹی ڈال دے۔

فَجَعَلَ یَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ۔ وہ کھانے میں سے لپ بھر بھر کر لینے لگا (اپنے کپڑے یا برتن میں ڈالنے لگا)۔

فَیَحْثُوْا فِیْ وُجُوْهِهِمْ۔ ان کے مونہوں پر چھڑکے گا (یعنی مشک وغیرہ خوشبوئیں)۔

فَحَثٰی عَلَیْهِ التُّرَابَ۔ آپ نے مٹی اٹھا کر اس پر ڈالی (یعنی میت پر)

یَكْفِیْهِ اَنْ یَحْثُوَ عَلٰی رَأْسِهٖ ثَلٰثَ حَثَوَاتٍ عَلٰی رَأْسِهٖ اس کو یہ کافی ہے کہ اپنے سر پر پانی کے تین لپ ڈال لے (مجمع میں ہے کہ حثی اور ھَیْل مٹی ڈالنا، مگر فرق یہ ہے کہ حثی میں مٹی اٹھانا پڑتی ہے اور ھَیْل میں یونہی ڈالنا، تو جو شخص قبر سے دور ہوتا ہے وہ حثی کرتا ہے اور جو قبر کے کنارے پر ہو وہ ہیل کرتا ہے)۔ حَثَا یَحْثُوْ باب نصر ینصر سے ہے اور حَثٰی یَحْثِیْ باب ضرب یضرب سے معنی ایک ہیں۔

بابُ الحاءِ مع الجیم

حَجْبٌ یا حِجَابٌ۔ ڈھانپنا، روکنا، آڑ کرنا، محروم کرنا۔

حَاجِبٌ۔ دربان، ابرو۔ اس کی جمع حَوَاجِبُ اور حُجَّابٌ ہے۔

حِیْنَ تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ۔ جس وقت سورج پردے میں چھپ گیا (یعنی ڈوب گیا)۔

اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ یَقَعِ الْحِجَابُ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْحِجَابُ قَالَ اَنْ تَمُوْتَ النَّفْسُ وَهِیَ مُشْرِكَةٌ۔ اللہ بندے کو بخش دیتا ہے (گو وہ کیسے ہی گناہوں میں مبتلا ہو) جب تک آڑ نہ ہو جائے، لوگوں نے عرض کیا، آڑ کیا ہے یا رسول اللہ؟ فرمایا آڑ یہ ہے کہ آدمی مشرک رہ کر مرے (تب تو بخشے جانے کی کوئی توقع نہیں ہے)

حِجَابُهُ النُّوْرُ۔ اللہ کے مبارک چہرے پر پردہ ہے وہ کیا ہے نور (اگر کہیں چہرے سے حجاب اٹھا دے تو ساری دنیا جل کر بھسم ہو جائے)۔

عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِیُّ۔ یہ کعبہ کے کلید بردار تھے جن کو ہمارے زمانہ میں شیبی کہتے ہیں، کیونکہ کعبہ کی حجابت ان کے سپرد تھی، یعنی اس کا کھولنا بند کرنا خدمت وغیرہ۔

قَالَتْ بَنُوْ قُصَیٍّ فِیْنَا الْحِجَابَةُ۔ بنو قصی کہنے لگے کہ ہم لوگوں کا کام کعبہ کی دربانی کی خدمت ہے (ہم اس کے محافظ ہیں کھولتے اور بند کرتے ہیں)

اَلْعِلْمُ حِجَابُ اللّٰهِ الْاَكْبَرُ۔ علم اللہ تعالیٰ کا حجاب ہے (یعنی بغیر علم کے خدا کی معرفت نہیں ہو سکتی)۔

---

[1] اصل میں ان تحثوین تھا۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

اِحْتَجِبِیْ مِنْہُ یَا سَوْدَۃُ۔ سودہؓ اس سے پردہ کر۔

حَجَبَۃُ الْبَیْتِ۔ بیت اللہ کے دربان۔

اَعْلَمُ النَّاسِ بِالْحِجَابِ۔ آیت حجاب، یعنی پردہ کی آیت کا-
[حا]ل سب سے زیادہ جاننے والے۔

اِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ۔ جب سورج کا کنارہ نکل آئے۔

مَا حَجَبَنِیْ مُنْذُ اَسْلَمْتُ۔ جب سے میں اسلام لائی مجھ کو
[ن]ہیں روکا (یعنی جو میں نے مانگا وہ مجھ کو دیا، یا مجھ کو مردوں کی
[مجل]س میں جانے سے نہیں روکا)۔

فَطَعَنَ فِی الْحِجَابِ۔ آخر جب شیطان مجبور ہو گیا، حضرت عیسیٰ
[ع]لیہ السلام کو کونچا نہ دے سکا تو اس نے اس جھلی پر کونچا مارا جس کے
[ان]در بچہ رہتا ہے۔ ابن جریر کی روایت میں یوں ہے کہ جب مریمؑ
[نے] حضرت عیسیٰؑ کو جنا تو وہ کہنے لگیں "رب انی اعیذہا بک
[و] ذریتہا من الشیطان الرجیم[1]" تو ایک پردہ ڈال دیا گیا
[او]ر شیطان نے اس کو کونچا مارا۔ دوسری روایت میں یوں
[ہے] کہ مریمؑ کی والدہ نے ان کی ولادت کے وقت یہ دعا پڑھی،
[تو] مریم پر ایک پردہ ڈال دیا گیا اور شیطان نے اس کو کونچا لگا
[دیا]۔ یہ جو حدیث میں ہے کہ شیطان کا کونچا ولادت کے وقت ہوتا
[ہے]، تو اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ ہمیشہ شیطان عین ولادت
[ہی] کے وقت کونچا دیتا ہے۔ ورنہ حضرت مریمؑ کی والدہ نے
[یہ] دعا ان کی ولادت کے بعد پڑھی تھی۔ پھر اس کا اثر قبل
[ک]یسے پڑ سکتا ہے؟ بلکہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ شیطان
[ولا]دت کے دن ہر مولود کو کونچا دیتا ہے، کسی کو عین وقت
[ولا]دت پر، کسی کو ذرا اس کے بعد۔ ابن جریر کی ایک روایت
[می]ں اس کی تصریح ہے، اس میں یوں ہے کل بنی آدم یمسہ
[الش]یطان یوم ولدتہ امہ۔

اِذَا کَانَ عِنْدَ مُکَاتَبِ اِحْدَاکُنَّ وَفَاءٌ فَلْتَحْتَجِبْ
[جب ت]م عورتوں میں سے کسی عورت کا غلام مکاتب ہو اور اس کے
[پاس ات]نا مال موجود ہو جس سے بدل کتابت ادا ہو سکے تو وہ اس
[سے] پردہ کرے (یہ حکم تنبیہاً ہے کیونکہ جب مکاتب کے پاس
بقدر ادائی بدل کتابت جائداد ہو تو اس کی آزادی قریب ہے
اس لحاظ سے وہ شخص اجنبی کی طرح ہوا گو جب تک وہ بدل
کتابت ادا نہ کرے غلام رہے گا اور غلام اپنی مالکہ کا محرم ہے۔
اہل حدیث کا یہی مذہب ہے کہ عورت کو اپنے غلام سے
پردہ کرنا ضروری نہیں ہے اور حدیث شریف میں اس کی صراحت
موجود ہے)۔

فَاحْتَجَبَ مِنْ حَاجَتِہِمْ اِحْتَجَبَ اللہُ دُوْنَ حَاجَتِہِ
جو شخص حاکم ہو کر لوگوں کی کاربرآری نہ کرے، چھپا رہے تو اللہ
تعالیٰ بھی اس کی کاربرآری سے چھپا رہے گا (اس کے مطالب
پورے نہ ہونے دے گا یا قیامت کے دن وہ پروردگار کے
دیدار سے محروم رہے گا)۔

مَنِ اطَّلَعَ الْحِجَابَ وَاقَعَ مَا وَرَاءَہٗ۔ جس شخص نے
پردے کے پرے سر اٹھا کر جھانکا (یعنی مر گیا) وہ پردے کے
پرے پڑ گیا (یعنی مرنے کے بعد جو چیزیں پوشیدہ تھیں وہ سب
کھل جائیں گی)۔

مُحَمَّدٌ حِجَابُ اللہِ۔ آنحضرتؐ اللہ تعالیٰ کے حجاب
یعنی اس کے ترجمان ہیں، اس کے ارشادات اور احکامات
بیان کرنے والے اور اس کے پیغام پہنچانے والے ہیں۔

حُجِبَتِ الْجَنَّۃُ بِالْمَکَارِہِ وَالنَّارُ بِالشَّہَوَاتِ بہشت
اُن باتوں سے ڈھانک لی گئی ہے جو نفس کو ناگوار ہیں، اور
دوزخ ان باتوں سے جن کی نفس کو خواہش ہے۔

کُلَّمَا حَجَبَ اللہُ عِلْمَہٗ عَنِ الْعِبَادِ فَہُوَ مَوْضُوْعٌ
عَنْہُمْ جن باتوں کا علم اللہ تعالیٰ نے بندوں کو نہیں دیا،
بندے اُن کے جاننے سے معاف کئے گئے ہیں۔

اَزَجُّ الْحَوَاجِبِ۔ آپ کی ابروئیں باریک اور پتلی تھیں۔

حَاجِبُ بْنُ زُرَارَۃَ۔ ایک شخص تھا جس نے کسریٰ کے پاس
اپنی کمان گروی رکھی تھی، اس کے بیٹے نے وہ کمان چھڑا کر آنحضرتؐ
کو ہدیہ دی، آپ نے ایک یہودی کے ہاتھ چار ہزار درہم کو بیچ
ڈالی۔

[1] [اے] پروردگار میں اس کو اور اس کی اولاد کو مردود شیطان سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔ ۱۲ منہ ۲۲ ہر بنی آدم کو شیطان چھوتا ہے جب کہ اس کی ماں اسے جنتی ہے۔ منہ

Marfat.com

حِیْنَ یَغِیْبُ حَاجِبُھَا۔ جب سورج کا کنارہ ڈوب جائے۔

لِاَنَّہٗ یَتَہَیَّرُ اِلَی الْحَجَبَۃِ۔ کیونکہ وہ قربانی کعبہ کے دربانوں کو مل جاتی ہے۔

عِبَادُکَ الْمُحْتَجِبُوْنَ بِغَیْبِکَ۔ تیرے وہ بندے جو تیرے غیب میں پوشیدہ ہیں، مراد فرشتے ہیں

حج۔ آنا، قصد کرنا، دلیل اور بحث میں غالب آنا، باز رہنا اور اصطلاح شرع میں چند اعمالِ مخصوصہ کا نام ہے جو مکہ میں کئے جاتے ہیں اور وہ ایک رکن ہے اسلام کے پانچ رکنوں میں سے۔

اَیُّھَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَیْکُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا۔ لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے تو حج کرو۔

حَجَّۃٌ یا حِجَّۃٌ۔ ایک بار حج کرنا۔

حَاجٌّ۔ جو شخص مکہ کا حج کر آیا ہو

حُجَّاجٌ۔ وحَاجٌّ کی جمع ہے۔

حَاجَّۃٌ۔ وہ عورت جو حج کر آئی ہو۔ اس کی جمع حَوَاجٌّ ہے۔

ذُوالْحِجَّۃِ۔ حج کا مہینہ جو ذی القعدہ کے بعد آتا ہے

لَمْ یَتْرُکْ حَاجَّۃً وَّلَا دَاجَّۃً۔ نہ کسی حاجی کو چھوڑا نہ اس کے نوکر چاکر کو۔

ھٰؤُلَاءِ الدَّاجُّ وَلَیْسُوْا بِالْحَاجِّ۔ یہ لوگ حاجیوں کے نوکر چاکر خدمت گار مددگار ہیں، حاجی نہیں ہیں۔

اِنْ یَّخْرُجْ وَاَنَا فِیْکُمْ فَاَنَا حَجِیْجُہٗ۔ اگر کہیں دجال اس وقت نکلا، جب میں تم لوگوں میں موجود ہوا تو (دیکھ لیا) میں اس سے بحث کروں گا (دلیل سے اس پر غلبہ حاصل کرونگا شاید جب آپ نے یہ حدیث فرمائی، اس وقت تک آپ کو یہ معلوم نہ کرایا گیا ہوگا کہ دجال آخری زمانہ میں قیامت کے قریب نکلے گا اس سے پہلے امام مہدی ظاہر ہوں گے پھر حضرت عیسیٰؑ آسمان سے اُتر کر اس کو قتل کریں گے۔)

فَجَعَلْتُ اَحُجُّ خَصْمِیْ۔ میں اپنے دشمن پر غلبہ حاصل کرنے لگا۔ یعنی بحث کرکے۔

اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ حُجَّتِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔ یا اللہ میری سند دنیا اور آخرت میں مضبوط اور قائم رکھ (سند سے مراد ایمان ہے)

اِحْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰی۔ آدم اور موسیٰ نے (عالم ارواح) میں بحث کی۔

تَحَاجَّتِ الْجَنَّۃُ وَالنَّارُ۔ دوزخ اور بہشت میں بحث ہوئی (ہر ایک دوسرے سے جھگڑنے لگی)۔

اَلْقُرْاٰنُ یُحَاجُّ الْعِبَادَ۔ قرآن آخرت میں لوگوں سے بحث کرے گا (کہ مجھ کو چھوڑ کر دوسری کتابوں میں مشغول ہوگئے یا جس طرح ادب کے ساتھ مضمون اور مطلب میں غور کرکے اس کے حکموں پر عمل کرکے پڑھنا تھا، اس طرح نہیں پڑھا)

فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی علیہما السلام۔ آخر آدمؑ بحث میں حضرت موسیٰؑ پر غالب آئے (ان کو کچھ جواب نہ بنا)۔

کَانَتِ الضَّبُعُ وَاَوْلَادُھَا فِیْ حِجَاجِ عَیْنِ رَجُلٍ مِّنَ الْعَمَالِقِ۔ عمالقہ کے ایک شخص کے آنکھ کے کوئے (یعنی اس گول ہڈی میں جو آنکھ کے گرد ہوتی ہے اور جس کو حدقہ کہتے ہیں) بجّو اور اس کے بچے سما گئے (اتنے بڑے قد و قامت کے لوگ تھے)۔

فَجَلَسَ فِیْ حِجَاجِ عَیْنِہٖ کَذَا وَکَذَا النَّفَرُ۔ اس عملیق کے آنکھ کے کوئے میں اتنے آدمی بیٹھ گئے

اِحْتَجَّ بِحَدِیْثِ اِمَامَۃِ جِبْرَئِیْلَ۔ دونوں نے اس حدیث سے دلیل لی، جس میں حضرت جبرئیلؑ کی امامت اور آنحضرتؐ کے مقتدی ہونے کا ذکر ہے۔

لَقِیَ اللّٰہَ لَا حُجَّۃَ لَہٗ۔ وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے پاس نجات کا کوئی وثیقہ نہ ہوگا (یا وہ کوئی عذر نہ کر سکے گا)۔

اَلْقُرْاٰنُ حُجَّۃٌ لَکَ اَوْ عَلَیْکَ۔ قرآن شریف یا تو تیرے

لہ مجمع البحرین میں ہے نہ حاجۃ و نہ داجۃ حلی اور کہیں دونوں طرح صحیح ہے۔ [illegible]

Marfat.com

سند بنے گا (تجھ کو نجات دلائے گا) یا تیرے مقابلہ میں سند بنے گا (تجھ کو عذاب میں گرفتار کرائے گا)۔

حَجَّ حَجَّةً وَّاحِدَةً۔ آنحضرتؐ نے ایک ہی حج کیا (یعنی ہجرت کے بعد دسویں سال میں، جس کو "حج وداع" کہتے ہیں ہجرت سے پہلے آپؐ نے مکہ میں بھی ایک حج کیا تھا یا دو حج کئے تھے)۔

يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ۔ بڑے حج کا دن (یعنی ذی حجہ کی دسویں تاریخ یا نویں تاریخ کے حج کو حج اکبر کہتے ہیں اور عمرے کو حج اصغر۔ یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ نویں تاریخ ذی حجہ کی اگر جمعہ کے دن پڑے تو وہ حج اکبر ہے، اس کی سند کچھ نہیں ہے البتہ بعض ضعیف روایتوں میں آیا ہے کہ جب عرفہ جمعہ کے دن آپڑے تو اس سال کے حج میں زیادہ ثواب ہے)۔

مَحَجَّةُ الطَّرِيْقِ۔ بڑا راستہ یا بیچوں بیچ راستہ۔

لَجَّ فَحَجَّ۔ اس نے کسی طرح نہ مانا، آخر حج کیا۔

لَمْ يُحَاجَّهُ الْقُرْاٰنُ (جو شخص ہر رات کو سو آیتیں پڑھ لیا کرے تو قیامت کے دن) قرآن اس کے خلاف بحث نہیں کرے گا۔

اَلِهٰذَا حَجٌّ۔ کیا اس بچہ کا بھی حج درست ہوگا (فرمایا ہاں اور ثواب تجھ کو ملے گا)۔

اَلزَّهْرَاوَانِ يُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا۔ دو چمکتی سورتیں (یعنی سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران قیامت کے دن) اپنے لوگوں کی طرف سے (جنہوں نے ان کو یاد کیا ہوگا یا ان کی تلاوت کرتے رہے ہوں گے) بحث کریں گی (ان کو عذاب سے چھڑائیں گی)۔

اَلْحَجُّ يَوْمُ عَرَفَةَ یا اَلْحَجُّ اَلْحَجُّ يَوْمُ عَرَفَةَ حج عرفہ کے دن ہے یا عرفہ کے دن حج ہے۔ کیونکہ عرفہ کے دن ہی عرفات میں ٹھہرتے ہیں، جو حج کا بڑا رکن ہے۔

لَمْ يُخْلِ اللّٰهُ خَلْقَهٗ مِنْ نَّبِيٍّ مُّرْسَلٍ اَوْ كِتَابٍ مُّنْزَلٍ اَوْ حُجَّةٍ لَازِمَةٍ اَوْ مَحَجَّةٍ قَائِمَةٍ۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو خالی نہیں چھوڑتا، یا تو ان میں پیغمبر ہوتا ہے فرستادہ یا کتاب ہوتی ہے اللہ کی طرف سے اتری ہوئی، یا لازمی حجت (یعنی امام) یا صاف سیدھا راستہ (یعنی شریعت)۔

حَجَّاجُ بْنُ يُوْسُفَ۔ مشہور ظالم ہے، جس نے ہزاروں اچھے اور نیک لوگوں کو ناحق قتل کیا۔ عبداللہ بن زبیرؓ کو شہید کیا اور کعبے پر منجنیق لگائی۔

اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَحْجُوْجًا بِاَبِيْ طَالِبٍ۔ کیا آنحضرتؐ ابوطالب سے بحث میں مغلوب ہو گئے تھے؟

كَانَتَا ابْنَتَيْنِ لِلْاَحَجِّ۔ حضرت سارہ ابراہیمؑ کی والدہ اور حضرت ورقہ لوطؑ کی والدہ دونوں بہنیں) اَحَج کی بیٹیاں تھیں اَحَج نبی تھے لیکن رسول نہ تھے)

حَجْرٌ۔ یا حُجْرَانٌ روکنا منع کرنا۔

مَحْجُوْرٌ۔ وہ شخص جس کو قاضی معاملات کرنے سے روک دے۔

حَجْرٌ یا حُجْرٌ۔ گود کو بھی کہتے ہیں اور حرام کو بھی۔

حِجْرٌ۔ عقل۔

حَجَرٌ۔ پتھر۔

حِجْرٌ۔ وہ دیوار جو کعبہ کے مغربی جانب گول اٹھی ہے جس کو حطیم بھی کہتے ہیں۔ اور ثمود کا ملک جو شام اور مدینہ کے درمیان واقع تھے۔

قَالَ لِاَصْحَابِ الْحِجْرِ۔ آنحضرتؐ نے حجر والوں سے فرمایا یعنی ان صحابہ سے جو حجر کے ملک پر گزر رہے تھے۔

لَمَّا مَرَّ بِالْحِجْرِ۔ جب آپ حجر پر سے گزرے (یعنی جہاں قوم ثمود بستی تھی)۔

كَانَ لَهٗ حَصِيْرٌ يَبْسُطُهٗ بِالنَّهَارِ وَ يُحَجِّرُهٗ بِاللَّيْلِ ایک روایت میں يَحْتَجِرُهٗ ہے۔ یعنی آنحضرتؐ کے پاس ایک بوریا تھا جو دن کو آپ بچھاتے اور رات کو خاص اپنے لئے رکھتے (یا مسجد میں اس کی آڑ کر کے ایک جگہ اپنے لئے محفوظ کر لیتے جس کو حجرہ لوگ کہتے ہیں)۔

تَحَجَّرَتِ الْاَرْضُ یا اِحْتَجَرَتْهَا۔ جب زمین پر منار وغیرہ

Marfat.com

اُٹھا کر اُس کو محفوظ کر لیں۔ بعضوں نے کہا یَحْتَجِرُوْہُ کے معنی یہ ہیں کہ اس کو حجرہ کی طرح کر لیتے۔ ایک روایت میں یَحْتَجِزُوْہُ ہے زائے معجمہ سے، یعنی اس کی آڑ کر لیتے)۔

اِحْتَجَرَ حُجَيْرَةً بِخَصَفَةٍ اَوْ حَصِيْرٍ۔ آپ نے ایک چھوٹا سا حجرہ کھجور کی چھال یا بوریے کو بنا لیا۔

لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا۔ تو نے ایک کشادہ چیز کو یعنی اللہ کی رحمت کو تنگ کر دیا۔

فَمَرَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ الْحُجَرِ۔ آنحضرت (اپنی بیویوں کے) حجروں پر سے گزرے۔

تَحَجَّرَ جُرْحُهُ لِلْبُرْءِ۔ جب ان کا زخم جڑ کر سخت ہو گیا (یعنی پتھر کی طرح سخت ہو گیا۔ اس میں درد نہ رہا) اچھا ہونے لگا۔

تَحَجَّرَ كَلْمُهُ۔ ان کا زخم سخت ہو گیا۔

مَنْ نَامَ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ لَيْسَ عَلَيْهِ حِجَارٌ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ۔ جو شخص ایسی چھت پر سوئے جس پر منڈیر نہ ہو (نہ کٹہرا، یعنی کوئی روک نہ ہو) تو اس کے بچاؤ کا کوئی ذمہ نہ رہا (اس نے اپنے تئیں آپ ہلاکت میں ڈالا) ایک روایت میں لَيْسَ عَلَيْهِ حِجَابٌ ہے۔ یعنی اس پر کوئی آڑ نہ ہو، ایک میں لَيْسَ عَلَيْهِ حِجًى ہے معنی وہی ہیں)۔

لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَحْجُرَ عَلَيْهَا (یہ عبداللہ بن زبیرؓ کا قول ہے) میں نے چاہا کہ حضرت عائشہؓ پر حجر کروں (یعنی ان کو تصرفات سے روک دوں ان کا کوئی معاملہ جیسے بیع اور شراء، ہبہ وغیرہ نافذ نہ ہو)۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

حَجَرَ الْقَاضِيْ عَلَى الصَّغِيْرِ وَالسَّفِيْهِ۔ قاضی نے نابالغ اور کم عقل پر حجر کر دیا۔ (یعنی اپنے مال میں کوئی تصرف کرنے سے ان کو روک دیا)۔

هِيَ الْيَتِيْمَةُ تَكُوْنُ فِيْ حَجْرِ وَلِيِّهَا۔ وہ یتیم لڑکی جو اپنے ولی کی گود یعنی اس کی پرورش میں ہو۔

يَتَّكِئُ فِيْ حَجْرِيْ۔ میری گود میں ٹیکا دیتے (اور میں حائضہ ہوتی۔ آپ اسی حالت میں قرآن پڑھا کرتے)۔

فَاَجْلَسَهُ فِيْ حَجْرِهٖ۔ اس کو آپ کی گود میں بٹھا دیا۔

وَرَاْسُهُ فِيْ حَجْرِ امْرَاَةٍ۔ آپ کا سر ایک عورت کی گود میں ہوتا۔

يَلِيَانِ الْحِجْرَ۔ جو حطیم کے قریب ہیں۔

عَائِشَةُ تَطُوْفُ حَجْرَةً یا حَجْزَةً۔ حضرت عائشہؓ مردوں سے الگ ہو کر یا آڑ کر کے طواف کرتیں۔

اِذَا رَاَيْتَ رَجُلًا يَسِيْرُ مِنَ الْقَوْمِ حَجْرَةً۔ جب تو کسی شخص کو دیکھے، لوگوں سے الگ تھلگ ہو کر ایک طرف کو اکیلا جا رہا ہے۔

لِلنِّسَاءِ حَجْرَتَا الطَّرِيْقِ۔ عورتیں رستے کے دونوں کناروں پر سے چلیں (مرد بیچ رستے میں چلیں)۔

اَلْحُكْمُ لِلّٰهِ وَدَعْ عَنْكَ نَهْبًا صِيْحَ فِيْ حَجَرَاتِهٖ (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے) یعنی حکومت اللہ ہی کی ہے، تو اس لوٹ کو جانے دے جو ادھر ادھر سے ہوئی (یعنی اکا دکا جو داہنے یا بائیں طرف سے آکر تیری پوٹلی وغیرہ اڑا لے گیا، اس لوٹ کا ذکر نہ کر اصل بڑے مال کا حال کہہ ایک مثل ہے جو عرب لوگ اس وقت کہتے ہیں جب کسی شخص کا مال تلف ہو جائے پھر اس کے بعد وہ چیز تلف ہو جو اس سے بڑھ کر ہو۔ اصل میں یہ امرؤ القیس شاعر کا ایک شعر ہے ؎

فَدَعْ عَنْكَ نَهْبًا صِيْحَ فِيْ حَجَرَاتِهٖ
وَلٰكِنْ حَدِيْثًا مَا حَدِيْثُ الرَّوَاحِلِ

یعنی اس لوٹ کو چھوڑ اس کا ذکر نہ کر جو ادھر ادھر سے ہوئی، اونٹوں کا تو حال کہہ، ان کا کیا ہوا (وہ تو کہیں نہ لے گئے)۔

اِذَا نَشَاَتْ حَجْرِيَّةٌ ثُمَّ تَشَاءَمَتْ۔ جب حجر کی طرف سے ابر اُٹھے، پھر شام کی سمت پھیل جائے۔

فَتِلْكَ عَيْنٌ غُدَيْقَةٌ۔ یہ تو ایک بھر پور پانی کا چشمہ ہے (یعنی ایسا ابر خوب برسے گا۔ حجر یمامہ کے ملک کا بڑا شہر ہے بعضوں نے حِجْرِيَّةٌ بکسرۂ حا پڑھا ہے۔ اس صورت میں

…ب ہوگا ، حجرہ کی طرف ، جو ثمود کے ملک کو کہتے ہیں)۔

تَبِعَهُ اَهْلُ الْحَجَرِ وَالْمَدَرِ۔ جنگل والے اور بستیوں …لے سب دجال کے پیرو ہو جائیں گے۔

اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ۔ بچہ اسی کا ہے گا …کی زوجہ یا لونڈی ہے اور حرام کار کو پتھر (یعنی اس کو کچھ …ملنے کا۔ جیسے کہتے ہیں ، تیرے پاس کیا ہے خاک پتھر بعضوں …کہا وللعاھر الحجر سے یہ مراد ہے کہ حرام کار کو رجم کریں گے …ب جماعہ نے کہا ، اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ ہر حرام کار کو …نہیں کرتے)

تَلَقَّى جِبْرَئِيْلَ بِاَحْجَارِ الْمِرَاءِ۔ آنحضرت حضرت جبرئیل …د احجار المراء میں ملے (یعنی قبا میں) مجاہد نے یہی تفسیر …

…یَسْتَسْقِیْ عِنْدَ اَحْجَارِ الزَّيْتِ۔ احجار الزیت کے …پانی برسنے کی دعا کر رہے تھے (یہ ایک مقام کا نام ہے مدینہ …

لَقَدْ رُمِيْتَ بِحَجَرِ الْاَرْضِ (احنف بن قیس نے …ت علی رضہ سے کہا۔ جب معاویہ نے عمرو بن عاص کو اپنی طرف …کم مقرر کیا) آپ پر تو زمین کا پتھر پھینکا گیا (یعنی عمرو بن عاص …دانشمند اور پولیٹیکل آدمی ہیں۔ وہ ابو موسیٰ اشعری رض …م میں لے آئیں گے ، ابو موسیٰ رضہ ان کے مقابلہ کے نہیں ہیں …ہے کہ آپ اپنی طرف سے عبداللہ بن عباس رض کو حکم مقرر کیجئے …ت علی رضہ نے احنف کی رائے کے موافق عبداللہ بن عباس رض …کرنا چاہا۔ مگر یمن کے لوگوں نے نہ مانا اور اس امر پر اصرار …کم ان ہی میں کا ایک شخص ہو۔ آخر حضرت علی رضہ نے بہ مجبوری …ی اشعری رضہ ہی کو حکم کر دیا۔ احنف نے جیسا کہا تھا ویسا ہی …عمرو بن عاص نے ان کو دھوکا دیا اور یہ واقعہ مشہور ہے)۔

…ممسوحۃ لیست بناتئۃ ولا حجراء۔ دجال کی آنکھ پھولی …ت پتھر کی طرح (ایک روایت میں ، حَجْرَاءُ ہے بہ تقدیم …ئے حطی ، اس کا معنی اوپر گزر چکا ہے ،

مَرَاحِضُ وَعُرُمَانُ وَمِحْجَرٌ وَمُرْهَانٌ مَحْجَرٌ۔ ایک گاؤں کا نام ہے۔ بعضوں نے کہا کہ باغ یا وہ چراگاہ جو محفوظ ہو ، یا درخت کے گرد جو باڑ لگائی جاتی ہے۔

لَا شَدَّ الْحَجَرَ۔ پتھر باندھ لیتا (یعنی پیٹ پر بھوک کی شدت سے)۔

رَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ۔ ہم نے اپنے پیٹ پر سے ایک ایک پتھر کھولا۔

نَزَلَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِيْ اٰدَمَ۔ حجر اسود بہشت میں سے اترا ، وہ بہت سپید تھا ، لیکن لوگوں کے گناہوں نے اس کو کالا کر دیا۔

صَلّٰى فِيْ حُجْرَتِهٖ وَالنَّاسُ يَأْتَمُّوْنَ بِهٖ مِنْ وَّرَاءِ الْحُجْرَةِ۔ آنحضرت ص نے اپنے حجرے میں نماز پڑھی (یعنی بوریئے کے اندر رہ کر ، جس کو آپ حجرے کی طرح کر لیتے یہاں حضرت عائشہ رضہ کا حجرہ مراد نہیں ہے) لوگ اس کے باہر رہ کر آپ کی اقتدا کر رہے تھے۔

خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ فَحَجَرَهَا مِنْ ثَلٰثِمِائَةٍ وَّسِتِّيْنَ۔ اللہ نے آسمان اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا۔ یہ چھ دن تین سو ساٹھ میں سے کاٹ لئے

هُوَ فِيْ حَجْرِهٖ۔ وہ ان کی حمایت میں تھے۔

دُفِنَ فِی الْحِجْرِ مِمَّا يَلِی الرُّكْنَ الثَّالِثَ عَذَارٰی بَنَاتُ اِسْمٰعِيْلَ۔ حطیم میں رکن ثالث کے پاس حضرت اسماعیل کی کنواری لڑکیاں دفن ہیں (وہیں حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل کی بھی قبر ہے۔ حضرت اسمٰعیل ع کا گھر بھی وہیں تھا)۔

بَيْنَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ فِيْ حَجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ ایک بار ایسا ہوا کہ امام حسن اور امام حسین علیہما السلام آنحضرت ص کی گود میں تھے۔

حُجَارٌ۔ کوئی مستقل لفظ نہیں ہے البتہ حجار ذ مدینہ میں ایک مقام کا نام ہے۔

Marfat.com

حَجَزَ۔ یا حِجَازَۃٌ یا حَجِیْزٰی روکنا منع کرنا دفع کرنا۔

اِنَّ الرَّحِمَ اَخَذَتْ بِحُجْزَۃِ الرَّحْمٰنِ۔ ناطے نے پروردگار کا وہ مقام تھاما جہاں ازار باندھتے ہیں (بعضوں نے اس کی تاویل کی ہے یعنی پروردگار سے پناہ لی، اس کے سامنے عاجزی کی بعضوں نے کہا "رحم" رحمان سے مشتق ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ رحم رحمان کی ایک شاخ ہے تو رحم گویا پروردگار کے نام پاک کا بیچ کا حصہ تھامے ہوئے ہے) عرب لوگ کہتے ہیں:

اِحْتَجَزَ الرَّجُلُ بِالْاِزَارِ۔ جب ازار کو مضبوط کمر پر کس لے (پھر اس کے معنی مطلق پناہ لینے اور تھامنے اور تعلق کرنے کے ہوگئے۔

وَالنَّبِیُّ اٰخِذٌ بِحُجْزَۃِ اللّٰہِ۔ پیغمبر اللہ کی کمر تھامے ہوئے ہے (یعنی اس کی مدد پر بھروسہ کئے ہوئے ہے۔)

مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ اِلٰی حُجْزَتِهٖ۔ بعضوں کو دوزخ کی آگ کمر تک پہنچے گی۔

فَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ۔ میں تمہاری کمریں تھامے ہوئے ہوں، (لیکن تم پروانوں کی طرح آگ میں گھسے جاتے ہو)

كَانَ یُبَاشِرُ الْمَرْاَۃَ مِنْ نِسَائِهٖ وَهِیَ حَائِضٌ اِذَا كَانَتْ مُحْتَجِزَۃً۔ آنحضرت اپنی بیویوں میں سے کسی سے مباشرت کرتے (بوس وکنار لپٹنا) وہ حائضہ ہوتی، جبکہ وہ ازار باندھے ہوتی (کیونکہ حیض کی حالت میں صرف جماع کرنا منع ہے)

عَمِدْنَ اِلٰی حُجَزِ مَنَاطِقِهِنَّ (انصار کی عورتوں نے کیا کیا جب سورۂ نور کی آیت اتری) تو اپنے کمر بندھن کے کپڑوں کو لیا (پھاڑ کر اس کی اوڑھنیاں بنائیں) (ابوداؤد کی روایت میں بجائے حُجَزٌ کے حُجُوْزٌ یا حُجُوْرٌ ہے۔ خطابی نے کہا "حجور" رائے مہملہ سے اس کے تو کوئی معنی یہاں نہیں بنتے۔ البتہ حجوز زائے معجمہ سے "حُجْزَہ" کی جمع الجمع ہوسکتی ہے۔ زمخشری نے کہا "حُجُوْز" "حجز" کی جمع ہے بمعنی حُجْزَہ۔ ابن اثیر نے جامع الاصول کی شرح میں کہا "حُجُوْر" برائے مہملہ کے انکار کی کوئی وجہ نہیں، وہ "حِجْر" کی جمع ہے، بمعنی گود۔ مطلب یہی ہے کہ اپنے گود کے کپڑوں کو پھاڑ کر اس کی اوڑھنیاں بنائیں۔

رَاٰی رَجُلًا مُحْتَجِزًا بِحَبْلٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔ ایک شخص کو احرام کی حالت میں کمر پر ایک رسی باندھے ہوئے دیکھا۔

هُمْ اَشَدُّنَا حُجَزًا۔ وہ یعنی بنی امیہ مصیبت اور سختی پر بڑے صبر کرنے والے ہیں (یہ حضرت علی رض کا قول ہے)

وَلِاَهْلِ الْقَتِیْلِ اَنْ یَنْحَجِزُوْا الْاَدْنٰی فَالْاَدْنٰی... مقتول کے وارثوں کو یہ اختیار ہے کہ قصاص کے دعوے سے باز آجائیں (دیت پر راضی ہوجائیں) (یہ حق قریب تر وارث کا پھر اس کا جو اس کے بعد قریب تر ہو۔ اگر منجملہ ورثاء کے ایک وا... بھی گو وہ عورت ہو قصاص معاف کردے تو قصاص ساقط ہوجا... گا اور دیت لازم ہوگی)

اَیُلَامُ ابْنُ ذِهِ اَنْ یَفْصِلَ الْخُطَّۃَ وَیَنْتَصِرَ مِ... وَرَاءِ الْحَجَزَۃِ۔ کیا اس کا بیٹا (یعنی میرا بیٹا) اس با... ملامت کیا جائے گا کہ ظالم کی بات کھول کر بیان کردے اور رو... والوں کی آڑ میں رہ کر ظالم سے بدلے (روکنے والوں سے یہ... وہ لوگ مراد ہیں جو ظلم سے روکتے ہیں۔ اور حق اور باطل کا فیصل... ہیں)۔

اِنَّ الْكَلَامَ لَا یُحْجَزُ فِی الْعِكْمِ۔ بات گٹھری میں... کر نہیں رکھی جاتی۔

اَنْ تَجْعَلَ الدَّهْنَاءَ حِجَازًا بَیْنَنَا وَبَیْنَ تَمِیْمٍ... کو ہمارے اور بنی تمیم کے درمیان حد فاصل کردیجئے۔

حِجَازٌ۔ وہ رسی جس سے اونٹ کو باندھتے ہیں اور... چیز جو کمر پر باندھی جائے "ملک حجاز" کو بھی حجاز اس لئے... ہیں کہ وہ "نجد" اور "تہامہ" کے درمیان یا نجد اور... کے درمیان حائل ہے بعضوں نے کہا اس لئے کہ وہ پہاڑو... یا سنگلاخوں سے گھرا ہوا ہے۔)

تَزَوَّجُوْا فِی الْحُجْزِ الصَّالِحِ فَاِنَّ الْعِرْقَ دَسَّا... اچھے خاندان میں نکاح کرو اس لئے کہ رگ چپکے سے گھس... (برے خاندان کا اثر اولاد میں آجاتا ہے)۔

فَاَخْرَجَتْ مِنْ حُجْزَتِهَا۔ اس عورت نے اپنے...

Marfat.com

نکالا ر دوسری روایت میں ہے جُوڑے میں سے)۔

فَلَمَّا تَجَوَّزُوْا۔ وہ باز نہ آئے (حذیفہ کے والد کو قتل ہی کر ڈالا)

لَا يَحْجُزُهٗ لَيْسَ الْجَنَابَةَ۔ آپ کو قرآن پڑھانے سے اور ...ے ساتھ گوشت کھانے سے کوئی چیز نہ روکتی مگر جنابت۔

... فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْجُزُهٗ۔ آنحضرتؐ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو روکنے لگے (وہ حضرت عائشہؓ کو مارنے دوڑے۔ اس بات پر کہ انھوں نے آنحضرتؐ پہ آواز ...ند کی تھی)۔

... وَاِنَّ مَحْجَزَتَهٗ تُسَاوِي الْكَعْبَةَ۔ اس کی ازار باندھنے کا مقام کعبے برابر اونچا تھا۔

... خُذُوْا بِحُجْزَةِ هٰذَا الْاَنْزَعِ۔ اِس شخص کی کمر کو تھامے ...ہو جس کے سر کے سامنے کے حصہ پر بال نہیں ہیں (مُراد حضرت ...ی رضؓ ہیں)۔

... رَحِمَ اللّٰهُ عَبْدًا اَخَذَ بِحُجْزَةِ هَادٍ فَنَجَا۔ اللہ اس بندے پر رحم کرے جس نے ہدایت کرنے والے کی کمر تھامی (یعنی اس کی ...روی کی) اور نجات پا گیا۔

... اِنَّ الْاِيْمَانَ لَيَاْرِزُ اِلَى الْحِجَازِ۔ (آخر زمانہ میں) ...ایمان سمٹ کر ملک حجاز میں آجائے گا (جیسے شروع میں ملک ...حجاز سے پھیلا تھا۔ حجاز عرب کا ایک قطعہ ہے جس میں مکہ، مدینہ ...طائف وغیرہ شہر ہیں)

...حَجَفٌ۔ چمڑے کی ڈھالیں جن میں لکڑی اور پٹھے وغیرہ نہ ہو۔ اس کا ...مفرد حَجَفَةٌ ہے۔

مُحَاجَفَةٌ۔ معارضہ اور مقابلہ۔

...اِحْتِجَافٌ۔ بچھڑانا، جمع کرنا۔

اِحْجَافٌ۔ عاجزی کرنا، تضرع۔

...اِنْحِجَافٌ۔ بدہضمی سے اسہال۔

...اِسْتَلْحَقَتْ بِالْبَيْتِ كَالْحَجَفَةِ۔ وہ بیت اللہ کے گرد سپر ...کی طرح حلقہ بن گئی۔

ثَمَنُ الْمِجَنَّةِ حَجَفَةٌ۔ جنّہ یعنی ڈھال کی قیمت۔ حجفہ بھی ...

ڈھال ہے مجنّہ سے۔

تَحْجِيْلٌ۔ ایک پاؤں پر کودتے ہوئے چلنا۔

خَيْرُ الْخَيْلِ الْاَقْرَحُ الْمُحَجَّلُ۔ بہتر گھوڑا وہ ہے جس کی پیشانی اور ہاتھ پاؤں پر[1] سفیدی ہو (نہایہ میں ہے کہ تحجیل صرف ایک ہاتھ یا دونوں ہاتھوں کی سفیدی سے نہ ہو گی، جب تک ایک پاؤں یا دونوں پاؤں پر بھی سفیدی نہ ہو۔ محیط میں ہے کہ سفیدی دونوں پاؤں اور ایک ہاتھ میں یا صرف دونوں پاؤں میں یا صرف ایک پاؤں میں ہوتی ہے اور صرف دونوں ہاتھوں میں بہت کم ہوتی ہے۔ میں کہتا ہوں اگر صرف ایک ہی پاؤں پر سفیدی ہو تو اُس کو گھوڑے والے "ارجل" کہتے ہیں۔ اور ایسے جانور کو منحوس سمجھتے ہیں، بشرطیکہ اُس کی پیشانی پر سفیدی نہ ہو۔)

اُمَّتِي الْغُرُّ الْمُحَجَّلُوْنَ۔ میری امت کے لوگ (قیامت کے دن) سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے ہوں گے۔ (یہ سفیدی وضو کا نور ہو گی)۔

اِنَّ اللُّصُوْصَ اَخَذُوْا حِجْلَيِ امْرَاَتِيْ۔ چوروں نے میری بیوی کی دونوں پازیب لے لیں۔

قَالَ لِزَيْدٍ اَنْتَ مَوْلَانَا فَحَجَلَ۔ آنحضرتؐ نے زید بن حارثہ سے فرمایا تو ہمارا مولیٰ ہے (آزاد کیا ہوا غلام) وہ (خوشی کے مارے) ایک پاؤں پر کود کر چلنے لگے۔

اَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ قُرَيْشٍ اَوْبَشَ

[1] اگر چاروں ہاتھ پاؤں پر سفیدی ہو تو اس کو "محجل الاربع" کہیں گے اگر صرف دونوں پاؤں پر ہو تو "محجل الرجلین" اگر صرف ایک پاؤں پر ہو تو "محجل الرجل الیمنی" یا "محجل الرجل الیسری" اور اگر تین اعضا پر ہو تو "محجل الثلاث مطلق الیمین" یا "مطلق الید" یا "مطلق الیسار" یا "مطلق الرجل" کہیں گے۔ اگر ایک طرف کے ہاتھ پاؤں سفید ہوں تو اس کو "ممسک الایامن مطلق الایاسر" یا "ممسک الایاسر مطلق الایامن" اگر ایک طرف کے پاؤں اور دوسری طرف کے ہاتھ پر سفیدی ہو تو اس کو اشکل اور مشکول کہیں گے، گھوڑے والوں میں ایک شعر مشہور ہے

ارجل و اشکل و ستارہ پیشانی گر صفت و ہندستانی

اَلتَّنَا یا یَجْلُ فِی الْفِتْنَۃِ (کعب احبار رض نے کہا) میں توراۃ شریف میں یہ مضمون پاتا ہوں کہ قریش کا ایک شخص جس کے سامنے کے دانت نکلے ہوں گے فتنہ و فساد میں اکڑ کر چلے گا (فتنہ و فساد سے خوش ہوگا)۔

فَجَاءَ اَبُوْ جَنْدَلٍ یَحْجُلُ۔ اتنے میں ابو جندل رض بیڑی میں کودتا ہوا آیا (وہ مسلمان ہوگیا تھا تو کافروں نے بیڑی ڈال کر قید کرکے اُس کو رکھا۔ صلح حدیبیہ کے وقت وہ بھاگ کر آنحضرت ﷺ کے پاس آگیا لیکن آپ نے شرائط صلح کے موافق اُس کو پھر کافروں کے حوالے کر دیا۔ اس کے بعد پھر بھاگا اور ابو بصیر رض کے ساتھیوں میں شامل ہوگیا۔ ان کا قصہ مشہور ہے)۔

کَانَ خَاتَمُ النُّبُوَّۃِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَۃِ۔ آنحضرت ﷺ کی مُہر نبوت ایسی تھی جیسے چھپر کھٹ کی گھنڈی۔

حَجَلَۃٌ۔ کہتے ہیں، اُس گھر کو جو دُولہن کے لئے قبہ کی طرح بنایا جاتا ہے، اس پر پردے وغیرہ لگا کر آراستہ کرتے ہیں۔ بعضوں نے "مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَۃِ" کے معنی یہ کئے ہیں۔ کبک[1] کے انڈے کی طرح۔

کَانَ خَاتَمُہٗ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَۃِ (ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ بعضوں نے "رِزِّ الْحَجَلَۃِ" بہ تقدیم رائے مہملہ بر زائے معجمہ پڑھا ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ رِز بالکسر لغت میں دُور کی آواز کو کہتے ہیں۔ اور رَزٌّ بالفتح کہتے ہیں مضبوط کرنے یا زخمی کرنے کو۔ البتہ عرب لوگ کہتے ہیں "رَزَّتِ الْجَرَادَۃُ" ٹڈی نے اپنی دم زمین میں گھسیڑی انڈے دینے کے لئے۔ مگر رَزٌّ کے معنی خود انڈے کے نہیں آئے۔)

اَعْرُوا النِّسَاءَ یَلْزَمْنَ الْحِجَالَ۔ عورتوں کو چھوڑ دو وہ اپنے گھروں میں پڑی رہیں۔

لَیْسَ لِبُیُوْتِہِمْ سُتُوْرٌ وَّلَا حِجَالٌ۔ اُن کے گھروں میں نہ پردے تھے نہ چھپر کھٹ تھے۔

فَاصْطَادُوْا حَجَلًا۔ انہوں نے کبک کا شکار کیا یہ حَجَلَۃٌ کی جمع ہے۔

قَدْ جَعَلُوْا طَعَامِیْ کَطَعَامِ الْحَجَلِ (یا اللہ میں قریش کو دعوت دیتا ہوں، بُلاتا ہوں) مگر انھوں نے میرا کھانا کبکوں کے کھانے کی طرح کر دیا (کبک (چکور) کی عادت ہوتی ہے کہ وہ ایک ایک دانہ ٹھہر ٹھہر کر کھاتا ہے۔ اچھی طرح نہیں کھاتا مطلب یہ ہے کہ قریش کے لوگ بھی میری دعوت اچھی طرح قبول نہیں کرتے کوئی کوئی اُن میں سے شاذ و نادر ہی اسلام قبول کرتا ہے)۔

قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ۔ یہ آنحضرت ﷺ کی صفت ہے۔ یعنی سفید پیشانی، سفید ہاتھ پاؤں والوں کو حشر کے میدان میں کھینچنے والے۔

عُقُوْلُہُمْ کَعُقُوْلِ رَبَّاتِ الْحِجَالِ۔ اُن کی عقلیں اُن عورتوں کی عقلوں کی طرح ہیں جو چھپر کھٹ والیاں ہیں۔

حَجْمٌ۔ اونچا ہونا، بڑھ جانا، چوسنا، روکنا۔

اِنَّہٗ خَرَجَ یَوْمَ اُحُدٍ کَاَنَّہٗ بَعِیْرٌ مُحَجَّمٌ۔ حضرت حمزہ رض اُحد کے دن ایسے اونچے اونٹ کی طرح نکلے۔

لَا یَصِفُ حَجْمَ عِظَامِہَا۔ ایسا کپڑا ہو جو عورت کی ہڈیوں (تناسبِ اعضاء) کا اُبھار ظاہر نہ کرتا ہو (یعنی باریک چست کپڑا نہ ہو، جس میں سے عورت کے گوشت اور استخوان کا اُٹھاؤ بڑھاؤ دکھائی دے)۔

کَانَ یَصِیْحُ الصَّیْحَۃَ یَکَادُ مَنْ سَمِعَہَا یَصْعَقُ کَالْبَعِیْرِ الْمَحْجُوْمِ (عبد اللہ بن عمرو رض نے اپنے والد حضرت عمرو رض کا حال بیان کیا) وہ ایسی آواز نکالتے تھے کہ اُن کی چیخ سے آدمی بیہوش ہونے کے قریب ہو جاتا، جیسے مُنہ بندھا اونٹ۔

حِجَامٌ۔ وہ چیز جو مست اونٹ کے مُنہ پر باندھ دی جاتی ہے تاکہ وہ کسی کو کاٹے نہیں۔

فَاَحْجَمَ الْقَوْمُ (آنحضرت ﷺ نے اُحد کے دن ایک تلوار لی اور فرمایا "کون اِس کو لیتا ہے اِس شرط پر کہ اس کا حق ادا کرے" یہ سُنکر) سب لوگ پیچھے ہٹے (اُس کے لینے میں ڈرے)۔

[1] ایک مشہور پرندہ ہے کبوتر کے برابر، اس کی چونچ سرخ ہوتی ہے، اس کو دراج البر کہتے ہیں۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

اَفطَرَ الحَاجِمُ وَالمَحجُومُ۔ پچھنا لگانے والے اور جس کو لگایا، دونوں کا روزہ ٹوٹ جانے کے قریب ہوگیا (کیونکہ لگانے والے کے حلق میں احتمال ہے کہ کچھ خون وغیرہ چلا جائے اور جس کو لگایا وہ ناتوانی کی وجہ سے شاید روزہ پورا نہ کرسکے۔ بعضوں نے کہا ہے یہ بددعا ہے ان کے لئے، یعنے ان کو روزے کا ثواب نہیں ملے گا۔ گویا انھوں نے روزہ ہی نہیں رکھا)۔

اِعلَق فِیہِ مِحجَمًا۔ ایک مجم اس میں لٹکا دے (مجم بکسرہ میم وہ ظرف جس میں حجامت کا خون اکٹھا ہوتا ہے اور نشتر کو بھی کہتے ہیں اس کی جمع محاجم ہے)۔

لَعقَۃُ عَسَلٍ اَو شَرطَۃُ مِحجَمٍ۔ شہد کا ایک چاٹو یا نشتر کا ایک پچھاؤ۔

اِلَّا قَالُوا عَلَیکَ بِالحِجَامَۃِ۔ سب نے یہی کہا کہ پچھنے لگوا (خون نکلوا ڈال، کیونکہ خون زیادہ ہونے سے غضب اور شہوت اور قوائے نفسانی میں ترقی ہوتی ہے اور قوائے ملکی مغلوب رہتے ہیں)

غَسلُ مَحَاجِمِہٖ۔ اُن مقاموں کا دھونا جہاں پر حجامت کی جاتی ہے۔ یہ جمع ہے۔ مَحجَم بہ فتح میم کی۔

حِجَامَۃٌ۔ بکسرۂ حاء پچھنے لگانے کا پیشہ۔

حَجَّام۔ پچھنے لگانے والا۔

حَجنٌ۔ موڑنا، کھینچ لینا، روکنا، پھیرنا۔

حُجُونٌ۔ اقامت کرنا، بخیلی کرنا۔

یَستَلِمُ الرُّکنَ بِمِحجَنِہٖ۔ آنحضرتؐ حجر اسود کو اپنی ٹیڑھی منہ کی لکڑی چھوا دیتے۔

کَانَ یَسرِقُ الحَاجَّ بِمِحجَنِہٖ۔ وہ حاجیوں کا مال ٹیڑھے منہ کی لکڑی سے چرایا کرتا (اس میں اٹکا کر ان کی چیزیں گھسیٹ لیتا، کہیں صاحب مال دیکھ لیتا تو یہ بہانہ کرتا کہ لکڑی میں اٹک کر چلی آئی)۔

وَجُعِلَتِ المَحَاجِنُ تُمسِکُ رِجَالًا۔ ٹیڑھے منہ کی لکڑیاں لوگوں کو اٹھالیں گی (یعنی قیامت کے دن)۔

تُوضَعُ الرَّحِمُ یَومَ القِیَامَۃِ لَھَا حُجنَۃٌ کَحُجنَۃِ المِغزَلِ۔ قیامت کے دن ناطہ لایا جائے گا اس میں چرخہ کے تکلے کی طرح کجی ہوگی۔

مَا اَقطَعَکَ العَقِیقَ لِتَحتَجِنَہٗ۔ عقیق کا مقطع تجھ کو اس لئے نہیں دیا کہ تو اس کو اپنا مال سمجھ کر جوڑے (غریبوں کو فائدہ نہ پہنچائے)۔

اِنَّہٗ کَانَ عَلَی الحَجُونِ کَئِیبًا۔ آپ حجون پہاڑ پر غمگین بیٹھے ہوئے تھے (حجون ایک اونچا پہاڑ ہے مکہ میں شعب الجزارین کے پاس بعضوں نے کہا وہ ایک مقام کا نام ہے مکہ میں)۔

اَحجَنَ ثُمَامُھَا۔ مکہ کی ثمام کے پتے نکل آئے (ثمام ایک مشہور گھانس ہے)۔

حَجًی۔ کنارہ، کونا۔

اَحجَاءٌ[1]۔ حَجًی کی جمع، اطراف وجوانب اور نواحی۔

حِجًی۔ بکسرۂ حا عقل۔

اُحجِیَّۃٌ یا اُحجُوَّۃٌ۔ چیستان، معما۔

اَحَاجِیُّ۔ اُحجِیَّہ کی جمع ہے۔

مَن بَاتَ عَلٰی ظَھرِ بَیتٍ لَیسَ عَلَیہِ حِجًی فَقَد بَرِئَت مِنہُ الذِّمَّۃُ۔ جو شخص ایسی چھت پر سو جائے جس پر روک نہ ہو (منڈیر یا کٹہرا وغیرہ) اس کی حفاظت کا ذمہ نہ رہا (بعضوں نے اس حدیث میں حجی بہ فتحہ حا پڑھا ہے۔ ایک روایت میں حجار ہے۔ جیسے اوپر گزر چکا۔)

حَتّٰی یَقُومَ ثَلٰثَۃٌ مِّن ذَوِی الحِجَا مِن قَومِہٖ قَد اَصَابَت فُلَانًا الفَاقَۃُ حَلَّت لَہُ المَسئَلَۃُ۔ یہاں تک کہ تین شخص اس کی قوم کے عقل والے کھڑے ہوں اور کہیں بیشک فلاں شخص محتاج ہوگیا ہے اب اس کے لئے سوال کرنا درست ہے۔

مَا کَانَ فِی اَنفُسِنَا اَحجٰی اَن یَکُونَ ھُوَ مُذ مَاتَ جب سے وہ مرگیا تو ہمارے دلوں میں دجال ہونے کا وہ زیادہ سزاوار نہ رہا (ورنہ موت سے پیشتر اس کے دجال ہونے کا گمان غالب تھا)۔

[1] بمعنی اور وزن ارجاء ۱۲ منہ۔

Marfat.com

إِنَّكُمْ مَعَاشِرَ هَمْدَانَ مِنْ أَحْجَى حَيٍّ بِالْكُوفَةِ۔ تم لوگ ہمدان کے قبیلہ والے کوفہ میں سب قبیلوں کے لوگوں سے زیادہ عقلمند ہو۔

مَا هِيَ بِمُغْنِيَةٍ فَيَسْتَحِيَ لَحْمُهَا۔ اس اونٹنی کو طاعون کا عارضہ نہ تھا کہ اس کا گوشت بگڑ جاتا (سڑ جاتا)۔

فَحَجَتْهَا الرِّيحُ۔ اس کشتی کو ہوا بہا لے گئی۔[1]

إِنَّ أَمْرَكَ كَالْجُعْدُبَةِ أَوْ كَالْحُجَاةِ۔ تمہارا کام (ضعف اور ناتوانی میں) پانی کے بلبلے یا حباب کی طرح ہے۔

حجا۔ پانی کے بلبلے۔ حجاۃ اس کا مفرد ہے۔

قَدْ تَكَنَّى وَتَحَجَّى فَقَتَلْتُهُ۔ اس نے آڑلی یا اپنی کنیت بیان کی، (جیسے لڑائی میں اپنی بہادری دکھانے اور جتانے کے لئے بیان کرتے ہیں) اور گن گن کرنا شروع کیا میں نے اس کو مار ڈالا (بعضوں نے کہا «تحجی» کے معنی یہ ہیں کہ پردے میں چھپ گیا تو یہ «حجاۃ» سے نکلا ہے، جس کے معنے پردے کے ہیں۔ عرب لوگ کہتے ہیں إِحْتَجَاهُ یعنی اس کو چھپا لیا)

وَيُخَيِّلُ ذٰلِكَ عَلَى ذِي الْحِجَى۔ یہ عقل والے کو بھی فریب دیتا ہے۔

فَرَأَيْتُ أَنَّ الصَّبْرَ عَلَى هَاتَا أَحْجَى۔ میں نے اس بات پر صبر کرنا زیادہ لائق سمجھا۔

باب الحاء مع الدال

حَدْءٌ۔ پھیرنا۔

حَدَءٌ۔ مدد کرنا، ظلم سے روکنا، ملجانا، التجا کرنا، غصہ ہونا۔

حِدَأَةٌ بروزن عِنَبَةٍ۔ چیل۔ اس کی جمع حِدَأٌ اور حِدْآنٌ ہے۔

خَمْسٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ وَعَدَّ مِنْهَا الْحِدَأَ۔ پانچ جانور ہیں جو حل اور حرم ہر جگہ مار ڈالے جائیں گے، ان میں سے ایک چیل کو بیان فرمایا (اس لئے کہ وہ ستاتی ہے ہاتھ میں سے چیز اچک لے جاتی ہے)۔

[1] یہ عمرو بن عاص رض نے معاویہ رض سے کہا۔ ۱۲ منہ

حِدَةٌ۔ اکیلا ہونا۔

کہتے ہیں: عَلَى حِدَتِهِ۔ یعنی اپنے اکیلے ہونے پر۔ اصل میں وَحْدُهُ تھا

فَجَعَلْتُهُ فِي قَبْرٍ عَلَى حِدَةٍ۔ میں نے ان کو ایک قبر میں رکھا (یعنی اکیلا)۔

إِجْعَلْ كُلَّ نَوْعٍ مِنْ تَمْرِكَ عَلَى حِدَةٍ۔ ہر ایک قسم کی کھجور الگ الگ کر کے رکھ۔

حَدَبٌ۔ کبڑا ہونا، ٹیلہ، ٹبہ، موج۔

أَحْدَبُ اور حَدِبٌ۔ کبڑا۔

حَدْبَاءُ۔ کبڑی۔

كَانَتْ لَهَا ابْنَةٌ حُدَيْبَاءُ۔ اس کی ایک بیٹی تھی کبڑی یہ تصغیر ہے حدباء کی۔

وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ۔ یاجوج ماجوج ہر ٹیلے سے پھوٹ نکلیں گے۔

يَتَّقُونَ كُلَّ حَدَبٍ وَشَوْكٍ۔ (قیامت میں کافر منہ کے بل چلیں گے) ہر بلندی اور کانٹے سے بچتے جائیں گے (گویا منہ ہاتھ اور پاؤں کے کام کرے گا)۔ کعب بن زہیر کے قصیدے میں ہے:

يَوْمًا تَظَلُّ حِدَابُ الْأَرْضِ تَرْفَعُهَا
مِنَ اللَّوَامِعِ تَخْلِيطٌ وَتَزْيِيلُ

وہ دن جس روز زمین کے ٹیلوں کو ریت کی چمک اونچا کرتی اور پست کرتی ہے اور اسی میں یہ شعر بھی ہے:

كُلُّ ابْنِ أُنْثَى وَإِنْ طَالَتْ سَلَامَتُهُ
يَوْمًا عَلَى آلَةٍ حَدْبَاءَ مَحْمُولُ[1]

ہر ایک عورت کا بیٹا اگرچہ مدت تک سلامت رہے آخر ایک دن کبڑے آلے پر اٹھایا جائے گا۔ (بعضوں نے یہ ترجمہ کیا ہے آخر ایک دن سخت حالت پر اٹھایا جائے گا (یعنی مرے گا)۔

وَأَحْدَبُهُمْ عَلَى الْمُسْلِمِينَ۔ سب سے زیادہ مہربان

[1] آلۃ الحدباء النعش۔ ۱۲ منہ (مجمع البحرین)

Marfat.com

اِں پر - (یہ حضرت علی رضؓ نے حضرت صدیق اکبر رضؓ کی تعریف
ان کی)۔
حَدِبَ عَلَيْهِ عَمُّهٗ۔ ان کے چچا ان پر مہربان ہوئے۔
يَعْلَمُ اللّٰهُ مَوْضِعَ النَّشْوِ وَالْعَقْلِ وَالشَّهْوَةِ
نَادِ وَالْحَدَبِ عَلٰى نَسْلِهَا۔ اللہ تعالیٰ ایک مچھر کے نر
م کو جانتا ہے، جہاں سے اس کی تربیت ہوگی اور جہاں اس
ل ہے اور جہاں جماع کی خواہش ہے اور جہاں اپنی اولاد پر
ت ہے۔

حُدَيْبِيَةُ۔ ایک بستی ہے مکہ کے قریب، وہاں کے کنویں
م حدیبیہ تھا، پھر بستی کا نام ہوگیا۔
بَارُ۔ دُبلی اونٹنی، قحط کا سال۔
اَللّٰهُمَّ خَرَجْنَا اِلَيْكَ حِيْنَ اعْتَكَرَتْ عَلَيْنَا حَدَابِيْرُ
سِنِيْنَ۔ یا اللہ ہم تیرے پاس اس وقت نکلے جب قحط کی دُبلی
ٹیوں نے ہم پر ہجوم کیا۔
حَدَابِيْرُ جمع ہے حِدْبَار کی۔ وہ اونٹنی جس کی پیٹھ
کی دُبلے پن سے کھل گئی ہو اور پٹھے کی ہڈیاں نکل آئی ہوں،
ضرت علی رضؓ نے استسقاء کی دعا میں فرمایا)۔
مَا خَيْرُكَ عَلٰى صَعْبٍ حَدْبَاءَ حِدْبَارٍ يَنِجُّ ظَهْرُهَا
اشعث نے حجاج کو لکھا) میں تجھ کو ایک خندی کبڑی دُبلی
پر سوار کروں گا، جس کی پیٹھ آواز کرتی ہوگی (مطلب یہ
تجھ کو مشکلات میں پھنساؤں گا)۔
ثٌ۔ پاخانہ پھرنا، نئی بات نکالنا، جوان، اچھا، نجاستِ حکمی
حُدُوْثٌ اور حَدَاثَةٌ۔ نئی بات ہونا۔
اِحْدَاث۔ پیدا کرنا، نکالنا، زنا کرنا، پاخانہ پھرنا، مستقل

تَحَدُّثٌ اور تَحْدِيْثٌ۔ بات بیان کرنا۔
حَادِثٌ اور حَدِيْثٌ۔ نئی بات، نئی چیز جو ہمیشہ سے نہ
ضد ہے قدیم کی۔
حَدِيْثٌ۔ اصطلاح شرع میں آنحضرت ﷺ کے قول یا فعل

یا تقریر کو کہتے ہیں۔ اور اثر صحابی کے قول یا فعل یا تقریر
کو۔ اسی طرح تابعی کے قول یا فعل یا تقریر کو اور کبھی اثر کو حدیث
اور حدیث کو اثر کہتے ہیں۔
فَوَجَدَتْ عِنْدَهٗ حُدَّاثًا۔ (حضرت فاطمہؓ آنحضرتؐ
کے پاس آئیں) تو دیکھا کہ آپ کے پاس کئی آدمی باتیں کر رہے
ہیں (ایک روایت میں اَحْدَاثًا ہے یعنی چند جوان آدمی آپ کے
پاس ہیں)۔
يَبْعَثُ اللّٰهُ السَّحَابَ فَيَضْحَكُ اَحْسَنَ الضَّحِكِ
وَيَتَحَدَّثُ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ۔ اللہ تعالیٰ ابر کو بھیجتا ہے،
وہ بہت اچھی ہنسی ہنستا ہے (اس کی ہنسی چمک ہے) اور بہت
اچھی بات کرتا ہے (اور اس کی بات گرج ہے) بعضوں نے کہا ہنسی
سے زمین کا کھلنا پھول پھلاری نکالنا۔ اور بات کرنے سے لوگوں
کی باتیں مراد ہیں جو وہ مینہ (پیداوار) کی نسبت کرتے ہیں)۔
قَدْ كَانَ فِي الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ يَّكُنْ فِيْ اُمَّتِيْ
اَحَدٌ فَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ۔ اگلی امتوں میں محدث لوگ گزرے
ہیں۔ اگر میری امت میں بھی کوئی محدث ہو تو وہ حضرت عمرؓ ہونگے
(محدث اس کو کہتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوتا
ہے یعنی روشن ضمیر۔ اس کا گمان صحیح نکلتا ہے اس کی دل کی اکثر
درست نکلتی ہے)۔
لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكَ بِالْكُفْرِ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ
وَبَنَيْتُهَا۔ اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ ابھی تازہ نہ گزرا ہوتا۔
(بلکہ ان کے کفر کا زمانہ پرانا ہو چکا ہوتا، اسلام کو ایک مدت
دراز گزر گئی ہوتی) تو میں کعبہ کو گرا کر ازسرِ نو بناتا (بعضوں نے
حَدَثَان پڑھا ہے)
حَدِيْثُ عَهْدٍ هُمْ بِكُفْرٍ۔ ان کے کفر کا زمانہ ابھی تازہ ہے
اُعْطِيْ رِجَالًا حَدِيْثِيْ عَهْدٍ بِكُفْرٍ اَتَاَلَّفُهُمْ
میں ان لوگوں کو دیتا ہوں، جن کے کفر کا زمانہ ابھی تازہ گزرا ہے
(یعنی نومسلم ہیں) ان کا دل لاتا ہوں (تاکہ داد و دہش کی
وجہ سے احسان مند ہو کر دل سے مسلمان ہو جائیں)۔

Marfat.com

اُنَاسٌ حُدَثَاءُ اَسْنَانُهُمْ۔ کچھ لوگ جو ابھی نو عمر ہوں گے
حُدَثَاءُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ۔ نوجوان
کم عقل (مُراد خارجی ہیں۔ ظاہر میں اچھی بات کہیں گے یعنی قرآنی
آیتوں سے دلیل لیں گے، مگر آیتوں کے معنی اپنی خواہش کے مطابق
کر لیں گے۔ اور آنحضرتؐ اور صحابہ رضؓ کی تفسیر کا کچھ لحاظ نہ کریں گے
حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ ان خارجیوں کو بدترین خلق سمجھتے، کیونکہ
اِن کمبختوں نے کیا کیا تھا کہ جو آیتیں مشرکوں اور کافروں کے باب
میں نازل ہوئی ہیں، اُن کو مسلمانوں پر چپیتے تھے۔ ابنِ طاہر فتنی
نے کہا: ان سے بدتر وہ لوگ ہیں جو، اُن آیتوں کو جو یہود کے باب
نازل ہوئی ہیں، علمائے اُمّتِ محمدیہ پر چپیتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ
اُن کی نجاست سے زمین کو پاک کرے۔ باوجود اِس کے صحابہ رضؓ
اور تابعینؒ نے اِن خارجیوں کو کافر نہیں کہا اور ان کی عورتوں
سے نکاح اور ان کا ذبیحہ جائز رکھا، اُن کی گواہی قبول کی۔ کسی نے
حضرت علی رضؓ سے پوچھا کیا خارجی کافر ہیں؟ آپ نے فرمایا واہ واہ!
کفر ہی سے بھاگ کر تو انھوں نے خروج اختیار کیا ہے (وہ تو گناہ
کرنے والے کو بھی مومن نہیں سمجھتے بلکہ کافر کہتے ہیں) پھر پوچھا
کیا منافق ہیں؟ فرمایا کہ منافق تو اللہ کی یاد بہت کم کرتے ہیں
گروہ تو رات دن عبادت میں معروف رہتے ہیں، بلکہ یہ لوگ تو
آفت میں پڑ کر اندھے بہرے ہو گئے (اُن کو حق بات نہیں سوجھتی
بس اپنی سمجھ پر اترا کر گمراہ ہو گئے ہیں) مؤلف کہتا ہے ہمارے
زمانے میں بھی چند رکابیہ اور نیچریہ اور مرزائیہ اور قادیانیہ
اور وجودیہ اور چکڑالویہ اور ثنائیہ فرقے ایسے نکلے ہیں جو قرآن
کی آیتوں کی تفسیر اپنی ہوائے نفسانی کے مطابق کرتے ہیں اور
صحابہؓ اور تابعینؒ کی تفسیر کی پابندی نہیں کرتے۔ اِن میں کچھ
تو کافر ہیں جو اصولِ اسلام یا متواترات کا انکار کرتے ہیں
کچھ مسلمان ہیں مگر گمراہ۔ جیسے وہ رکابی جو مکروہ یا حرام
یا مختلف فیہ کاموں کو شرک قرار دے کر بات بات پر مسلمان
کو مشرک کہہ دیتے ہیں، ائمہ دین کی توہین کرتے ہیں۔ جو آیتیں
یا حدیثیں بُتوں کے باب میں وارد ہیں ان کو انبیاءؑ اور
اولیاء اللہؒ اور ملائکہ پر بھی چپیب دیتے ہیں اور کہتے ہیں
کہ لفظ عام ہے، سب کو شامل ہے۔

عبداللہ بن عمر رضؓ کے اثر سے معلوم ہوا کہ خوارج بھی
ہی کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک گمراہی سے بچائے رکھے
صحابہ اور تابعین اور سلف صالحین کے طریق پر قائم رکھے

مَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثْنَا بَعْدَهٗ۔ تم نہیں جانتے
آنحضرتؐ کے بعد کیا کیا نئی باتیں نکالیں؟

اَحْدَثُ بِهٖ عَهْدًا۔ سب سے نزدیک اُس سے
والا۔

حَدِیْثُ النَّفْسِ۔ دل کی باتیں، وسوسے خیالات

کِتَابُنَا اَحْدَثُ۔ ہماری کتاب نئی تازہ اُتری ہے
(یعنی قرآنِ حکیم)۔

زَعَمَتْ اِمْرَاَتِیَ الْاُوْلٰی اَنَّهَا اَرْضَعَتْ اِمْرَاَتِیَ
الْحُدْثٰی۔ میری پہلی بیوی نے بعد کی بیوی کو (یعنی جس سے
بعد میں نکاح کیا) دودھ پلا دیا۔

مَنْ اَحْدَثَ فِیْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰی مُحْدِثًا۔ جس
دال دین میں نئی بات نکالی یا نئی بات کو مدد دی (اُس سے راضی
ہوا) (نہایہ میں ہے۔ یعنی بدعت پر راضی ہوا، بدعتی کی حمایت کی
اُس کو دشمنوں سے بچایا، سکوت اختیار کیا، اُس کا باوجود قدرت
ہونے کے انکار نہیں کیا) ان سب پر آنحضرتؐ نے لعنت فرمائی

اِیَّاکُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ۔ نئے کاموں سے جو
دین میں نکالے جائیں بچے رہو (نہایہ میں ہے مُراد وہ کام ہیں جن کی
دلیل قرآن اور حدیث اور اجماعِ اُمّت سے نہ ہو)۔

لَمْ یُقْتَلْ مِنْ نِسَائِهِمْ اِلَّا امْرَاَةٌ وَّاحِدَةٌ
کَانَتْ اَحْدَثَتْ حَدَثًا۔ بنی قریظہ کی عورتوں میں سے کوئی
قتل نہیں کی گئی۔ مگر ایک عورت جس نے ایک نئی بات کی تھی (آنحضرتؐ
کو زہر دیا تھا)۔

حَادِثُوْا هٰذِهِ الْقُلُوْبَ بِذِکْرِ اللّٰهِ۔ ان دلوں کو
اللہ کی یاد سے جلا دو (صاف کرو صیقل کرو)۔

Marfat.com

فَاَخَذَنِیْ مَا قَدُمَ وَمَا حَدُثَ۔ (عبد اللہ بن مسعودؓ
...یں کہ میں نے آنحضرتؐ کو سلام کیا مگر آپؐ نے جواب نہ دیا)۔
...گے اور پچھلے رنجوں نے لے ڈالا (میں فکر میں پڑ گیا) عرب
...کہتے ہیں
حَدَثَ الشَّیْئُ حُدُوْثًا یعنی یہ بات نئی پیدا ہوئی (مگر حدث
حَدُثَ بضمہ دال مروی ہے تاکہ قَدُمَ کا جوڑ ہو جائے)۔
اَحَدَثَ شَیْئٌ فِی الصَّلٰوۃِ۔ کیا نماز میں کوئی تازہ حکم آیا۔
لَا یَزَالُ فِی الصَّلٰوۃِ مَا لَمْ یُحْدِثْ۔ برابر نماز ہی میں
...ے گا (یعنی نماز کا ثواب اس کو ملتا رہے گا) جب تک وضو نہ ٹوٹے
...گوز نہ لگائے)۔
یُصَلِّیْ عَلٰی اَحَدِکُمْ مَا لَمْ یُحْدِثْ۔ فرشتے اس کے
...دعا کرتے رہتے ہیں، جب تک اس کو حدث نہ ہو۔
لَا وُضُوْءَ اِلَّا مِنْ حَدَثٍ۔ وضو جب ہی واجب ہوتا
...، جب حدث ہو (اگر حدث نہ ہو تو ایک ہی وضو سے کئی نمازیں
...پڑھ سکتا ہے)۔
مَا اَحْدَثَ النِّسَاءُ۔ عورتوں نے جو نئی باتیں نکالیں (کہ زیور
...خوشبو سے آراستہ ہو کر نکلتی ہیں۔ اگر آنحضرتؐ کے عہد میں
...عورتیں ایسا کرتیں، تو آپ ان کو مسجدوں میں جانے سے منع کر دیتے)
لَا یُحَدِّثُ فِیْهِمَا نَفْسَهٗ۔ ان دو رکعتوں میں دنیا کا
...کوئی خیال نہ لائے (اگر آخرت کا خیال ہو یا قرآن کے معنی اور
...مطالب کا، تو کچھ ضرر نہیں۔ حضرت عمرؓ نماز میں لشکروں کی تیاری
...کا خیال کرتے، اور یہ کچھ ضرر نہ کرتا کیونکہ دینی کام تھا۔ میں کہتا ہوں
...بہتر یہ ہے کہ نماز میں اپنے مالکِ حقیقی کا تصور رہے کہ میں اس کے
...سامنے کھڑا ہوں اور وہ میری ہر ایک حرکت کو دیکھ رہا ہے اور
...میرے دل کے خیال سے بھی مطلع ہے۔ اسی استغراق میں نماز پوری
...کرے۔ اور حضرت عمرؓ کے اثر کی تاویل کی ہے۔ کیونکہ نماز کو لشکر دل
...کی تیاری سے کوئی مناسبت نہیں۔ گو وہ دینی کام ہو، اگر بے اختیاری
...سے کوئی خیال دنیاوی امور کا آ جائے تو اس کو دفع کرے، اور
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھے۔ اب جو فضیلت

اِس حدیث میں وارد ہے، اس کو وہ خیال مانع ہوں گے یا نہیں، جو
بے اختیاری سے آ جائیں، اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعضوں نے
کہا یہ فضیلت جب ہی حاصل ہو گی، جب دونوں طرح کے خیالات
نہ آئیں۔ یعنی نہ اختیاری نہ اضطراری)۔
لِاَنَّهٗ حَدِیْثُ عَهْدٍ بِرَبِّهٖ (پانی برسنے لگا، تو آپؐ نے
بدن پر سے کپڑا ہٹا دیا، تاکہ وہ پانی بدن کو لگے، فرمایا) یہ ابھی
تازہ تازہ اپنے مالک کے پاس سے آیا ہے (اس کو گنہگار ہاتھوں
نے نہیں چھوا نہ اس زمین سے ملا جس پر گناہ کئے جاتے ہیں اس
حدیث سے علو اور فوقیتِ باری تعالیٰ کا ثبوت اور جہمیہ ملاعنہ
کا رد ہوتا ہے)۔
اِنَّمَا کَرِهَ لِمَنْ اَحْدَثَ۔ قبر پر بیٹھنا آپؐ نے اس کے
لئے مکروہ رکھا جو وہاں حدث کرے۔ یعنی پاخانہ یا پیشاب (اس
حدیث سے مومنین کی قبور کا احترام نکلتا ہے)۔
وَاِنَّ حَدَثَهٗ لَا یُشْبِهُ حَدَثَ الْمَخْلُوْقِیْنَ (اللہ
تعالیٰ کی جو صفاتِ حادثہ ہیں جیسے خلق اور رزق اور کلام
وغیرہ) وہ مخلوق کی صفاتِ حادثہ کے مشابہ نہیں ہیں (کیونکہ
پروردگار کی ذات نہ کسی ذات کے مشابہ ہے نہ اس کی کوئی صفت
مخلوق کی صفات کے مشابہ ہے۔ یہی اعتقاد ہے سلف اہل سنت
اور جماعت کا، رحمہم اللہ تعالیٰ۔ اب یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ کی کل
صفات قدیم ہیں۔ گویا صفاتِ اضافیہ کا انکار کرنا ہے۔ اور متاخرین
متکلمین، فلاسفہ اور معتزلہ کی تقلید سے اس آفت میں پڑ گئے
ہیں، البتہ یہ صحیح ہے کہ صفاتِ حقیقیہ جیسے علم اور قدرت اور
حیات وغیرہ اس کی ذات کی طرح قدیم ہیں)۔
اُتِیَ بِیَهُوْدِیٍّ وَّیَهُوْدِیَّةٍ قَدْ اَحْدَثَا۔ آنحضرتؐ
کے پاس ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت دونوں لائے
گئے انھوں نے زنا کیا تھا۔
کَانَ اِذَا صَلّٰی فَاِنْ کُنْتُ مُسْتَیْقِظَةً حَدَّثَنِیْ
آنحضرتؐ جب فجر کی سنتیں پڑھ چکتے، تو اگر میں جاگتی ہوتی، تو
مجھ سے باتیں کرتے (ابوداؤد کی روایت میں یوں ہے کہ تہجد

Marfat.com

تہجد کے بعد فجر کی سُنتیں پڑھنے سے پہلے آپ اُن سے باتیں کرتے ، دونوں روایتوں میں کوئی تخالف نہیں ، کیونکہ آپ کبھی ایسا کرتے اور کبھی ویسا کرتے ہوں گے۔ ابنِ عربی نے کہا تہجد اور صبح کی سُنتوں کے درمیان ، یا صبح کی سنتوں اور فرض کے درمیان خاموش رہنا افضل نہیں ہے۔ البتہ صبح کی نماز کے بعد طلوعِ آفتاب تک خاموش رہنا افضل ہے۔ میں کہتا ہوں جو آنحضرتؐ نے کیا وہی سنت اور وہی افضل ہے۔ تہجد کے بعد اسی طرح فجر کی سنت اور فرض کے درمیان اپنے گھر والوں سے باتیں کرنا سنت ہے۔ اسی طرح فجر کی سنت اور فرض کے درمیان ذرا لیٹ جانا۔ امام ابنِ حزمؒ نے تو یہ کہا ہے کہ اگر کوئی فجر کی سنت پڑھ کر نہ لیٹے تو اُس کی نماز ہی صحیح نہ ہوگی۔ سُبحان اللہ کیا اتباعِ سنت ہے۔ گو امام ابنِ حزمؒ کا یہ قول دلیل کی رُو سے راجح نہیں ہے مگر اُن کے اقوال دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ وہ سراسر اِتباعِ سنت میں غرق تھے۔ شیخ ابنِ عربیؒ نے ان کو خواب میں دیکھا کہ آنحضرتؐ نے اُن سے معانقہ کیا اور ایک دوسرے میں غرق اور غائب ہو گئے۔ رضی اللہ عنہ وعن اتباعہٖ۔

حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدِیْثَیْنِ (حذیفہؓ نے کہا) آنحضرتؐ نے ہم سے (امانت کے باب میں) دو حدیثیں بیان کیں۔

اَلَا اُحَدِّثُکُمْ عَنِّیْ وَعَنْ اُمِّیْ۔ کیا میں تم سے اپنے اور اپنی ماں کے حالات بیان نہ کروں ؟۔

اِیَّاکُمْ وَ اَحَادِیْثَ اِلَّا حَدِیْثًا کَانَ فِیْ عَھْدِ عُمَرَ (معاویہؓ نے کہا) تم ذرا حدیثوں سے بچے رہو (اُن کی تصحیح کرو) مگر وہ حدیثیں قبول کر لو جو حضرت عمرؓ کے زمانہ میں مشہور تھیں (کیونکہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں لوگ حدیث بیان کرنے سے بہت ڈرتے تھے۔ وہی حدیث بیان کرتے ، جو صحیح ہوتی)۔

قَدْ یُحَدِّثُ بِنَحْوِہٖ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ۔ ابو رافع سے ایسی ہی حدیث روایت کی گئی ہے۔

کُنَّا نُحَدِّثُ اَنَّ اُسَامَۃَ۔ ہم سے یہ حدیث بیان کی جاتی تھی کہ اُسامہؓ۔

اِنَّہٗ قَدْ اَحْدَثَ۔ اُس نے دین میں نئی بات نکالی۔ (تقدیر کا انکار کیا)۔

اَیْ بُنَیَّ مُحْدَثٌ۔ میرے چھوٹے بیٹے (یہ فجر کی نماز میں قنوت پڑھنا) نئی بات ہے (انھوں نے شاید آنحضرتؐ کو صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے نہ دیکھا ہوگا ، اِس لئے انکار کیا اور اُس کو نئی بات قرار دیا۔ مگر دوسرے صحابہؓ کی روایتوں سے صبح کی نماز میں قنوت پڑھنا ثابت ہے۔ اور اثبات مقدم ہے نفی پر۔ بعضوں نے کہا ، عبداللہ بن مغفل کا مطلب یہ ہے کہ قنوت میں وہ وہ دُعائیں پڑھنا جو آنحضرتؐ سے منقول نہیں ہیں ، ایک نئی بات ہے۔

اَحَادِیْثُ جمع ہے اُحْدُوْثَۃٌ کی۔ اُحدوثہ بمعنی حدیث ہے۔

اِتَّقُوا الْحَدِیْثَ عَنِّیْ اِلَّا مَا عَلِمْتُمْ۔ مجھ سے حدیث کی روایت کرنے سے بچے رہو ، وہی حدیث روایت کرو ، جس کو تم جانتے ہو (تم کو خوب یقین ہو کہ وہ حدیث میری ہے)۔

وَلَا یُحَدِّثُ بِہٖ اَحَدًا۔ بُرے خواب کو کسی سے بیان نہ کرے۔

اَلرُّؤْیَا ثَلٰثَۃٌ حَدِیْثُ النَّفْسِ۔ خواب تین طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک اُن میں سے نفسانی خیال (جیسے کہتے ہیں کہ بلّی کو خواب میں چھیچھڑے ہی نظر آتے ہیں)۔

حَدِّثُوْا عَنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ وَلَا حَرَجَ۔ بنی اسرائیل سے حدیثیں روایت کرو کچھ حرج نہیں (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جھوٹی حدیثیں اُن سے نقل کرو ، بلکہ اُن حدیثوں کے نقل کرنے کی اجازت دی ، جن کی صحت کا گمان ہو گو وہ بلا سند بیان کریں۔ کیونکہ مدتِ دراز گزرنے کی وجہ سے سند بیان کرنا اُن کے لئے دشوار ہے)۔

وَقَالَ قَوْمٌ بِطَھَارَۃِ الْحَدَثَیْنِ مِنْہُ۔ ایک جماعت علماء کا یہ قول ہے کہ آنحضرتؐ کا پیشاب اور پاخانہ دونوں

Marfat.com

پاک تھے (قاضی عیاض نے کہا) اسی طرح آپ کا خون اور سارے فضلات طاہر تھے)۔

حَدِیْثُہُمْ حَدِیْثُ اَوَّلِیْہِمْ۔ اُن میں جو کوئی پہلے بات کرتا ہے وہی بات کرتا رہتا ہے (دوسرا کوئی اُس کی بات کو کاٹ کر بیچ میں نہیں بولتا، جیسے بیوقوفوں کی عادت ہوتی ہے)۔

مَا حَدَّثَتْ بِہٖ اَنْفُسَہَا (اللہ تعالےٰ نے میری امت کو) وہ خیال معاف کر دیئے ہیں جو اُن کے دلوں میں گزریں (لیکن منہ سے نہ نکالیں، نہ اُن پر عمل کریں۔ مُراد وہ وسوسے ہیں جو دل میں آتے ہیں، پھر پانی کی طرح بہہ جاتے ہیں۔ لیکن جو خیال دل میں جم جائے اور آدمی اُس پہ اعتقاد کر لے، تو اُس پر مواخذہ ہوگا)۔

حَدِّثُوا النَّاسَ بِمَا یَفْہَمُوْنَ اَتُحِبُّوْنَ اَنْ یُّکَذَّبَ اللہُ وَرَسُوْلُہٗ۔ آدمیوں سے وہی حدیثیں بیان کیا کرو جن کو وہ سمجھ سکیں (اُن کی عقل اور استعداد کے موافق) کیا تم اس کو پسند کرتے ہو کہ اللہ اور رسول جھٹلائے جائیں (اُن سے دین کی وہ باتیں بیان کرو، جن کا سمجھنا مشکل ہے اور سمجھ میں نہ آئیں تو وہ جھٹلانے لگیں۔ تم بھی گنہگار ہو۔ کیونکہ تم اس تکذیب کے باعث ہو)۔

اِنْ شِئْتَ لَمْ اُحَدِّثْ بِہٖ اَحَدًا۔ (عمار بن یاسرؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا) اگر تمہاری مرضی یہ ہو کہ میں یہ حدیث بیان نہ کروں، تو نہیں بیان کروں گا (عمارؓ کا یہ مطلب نہ تھا کہ یہ حدیث غلط ہے یا ان کو اُس میں شک تھا، بلکہ حضرت عمرؓ امیرالمومنین تھے ان کی اطاعت لازم تھی، اس وجہ سے حضرت عمارؓ نے یہ کہا)

بَعَثْتَنِیْ اِلٰی قَوْمٍ یَکُوْنُ بَیْنَہُمْ اَحْدَاثٌ وَّلَا عِلْمَ لِیْ بِالْقَضَاءِ۔ تم مجھ کو ایسے لوگوں کے پاس بھیجتے ہو، جن میں نئے جھگڑے اور مقدمے پیدا ہوتے ہیں اور میں فیصلہ کرنا نہیں جانتا۔

حَدَاثَۃٌ جمع ہے حَدَثٌ کی۔ حَدَثٌ اور حَدَثَانٌ اور حَدِیْثَۃٌ اور حُدْثٰی سب کے ایک معنی ہیں۔ یعنی ایک نیا امر یا واقعہ یا مقدمہ۔

اِنَّ اَوْصِیَاءَ مُحَمَّدٍ مُّحَدَّثُوْنَ۔ آنحضرتؐ کے وصی سب محدث ہوں گے (یعنی جبرئیل اُن سے بات کریں گے، گو جبرئیل اُن کو دکھائی نہ دیں گے)۔

اِنَّ فِیْ کُلِّ اُمَّۃٍ مُحَدَّثِیْنَ مِنْ غَیْرِ نُبُوَّۃٍ۔ ہر امت میں ایسے لوگ ہیں جو محدث ہیں مگر پیغمبر نہیں ہیں (ان کو خدا کی طرف سے الہام ہوتا ہے یا ان کی رائے ہمیشہ ٹھیک نکلتی ہے)۔

اَیَّتُہَا الْمُحَدَّثَۃُ۔ "اے محدثہ" (یہ خطاب حضرت فاطمہ زہرا ؓ کی طرف ہے)۔

لَاَجْعَلَنَّکَ حَدِیْثًا لِّمَنْ خَلْفَکَ۔ میں تجھ کو تیرے بعد والوں کے لئے عبرت بناتا (ایسی سخت سزا دیتا)

لَمْ اَرَ شَیْئًا اَحْسَنَ دَرَکًا وَّلَا اَسْرَعَ طَلَبًا مِّنْ حَسَنَۃٍ مُّحْدَثَۃٍ لِذَنْبٍ قَدِیْمٍ۔ میں نے نئی نیکی سے بڑھ کر پرانے گناہ کو زیادہ پانیوالی اور جلد ڈھونڈھ کر اُس کو پیٹ دینے والی کوئی چیز نہیں دیکھی۔

لَا یُحَدِّثُ اَمَانَۃَ الْاَصْدِقَاءِ وَلَا یَکْتُمُ شَہَادَۃَ الْاَعْدَاءِ۔ مومن کی صفت یہ ہے کہ دوستوں کی امانت یعنی راز کی بات بیان نہیں کرتا (اُس کو فاش نہیں کرتا) اور دشمنوں کی گواہی کو نہیں چھپاتا (دشمن کے مقابلہ میں بھی سچی گواہی دیتا ہے یہ نہیں کہ اس کو چھپالے تاکہ دشمن کا نقصان ہو)۔

حَدِیْثُ السِّنِّ۔ کم سن نوجوان (اگر سن کا لفظ نکال ڈالیں تو حدث کہیں گے۔ اس کی جمع احداث یعنی نوجوان کم سن)۔

اَلْعِلْمُ یَکْسِبُ الْاِنْسَانَ الطَّاعَۃَ فِیْ حَیٰوتِہٖ وَجَمِیْلَ الْاُحْدُوْثَۃِ بَعْدَ وَفَاتِہٖ۔ علم سے انسان کو زندگی میں اطاعت اور عبادت کی توفیق ہوتی ہے اور مرنے کے بعد اُس کا ذکر خیر رہتا ہے۔

لَا اٰمَنُ الْحَدَثَانَ۔ میں موت سے بے ڈر نہیں ہوں،

Marfat.com

اَلْاَرْوَاحُ يُصِيْبُهَا الْحَدَثَانُ اِلَّا رُوْحَ الْقُدُسِ
سب جانوں کو نیند اور غفلت اور حادثے پیش آتے ہیں مگر
پاکیزہ جان کو (یعنی حضرت جبرئیل ع کو)۔

خُذُوْا بِالْاَحْدَثِ فَالْاَحْدَثِ۔ نئے حکم کو لو یعنی
جو اُس سے نیا ہو (یعنی جس مسئلہ میں مختلف حدیثیں وارد ہوں
تو بعد والی حدیث پر عمل کرو۔ اگر تاریخ معلوم ہو سکے۔ کیونکہ
پہلی والی حدیث منسوخ ہو گئی ہو گی)۔

حَدَجٌ۔ مارنا، باندھنا، گھورنا۔

اَلَمْ تَرَوْا اِلٰى مَيِّتِكُمْ حِيْنَ يَحْدِجُ بِبَصَرِهٖ فَاِنَّمَا
يَنْظُرُ اِلَى الْمِعْرَاجِ۔ کیا تم اپنے مُردے کو نہیں دیکھتے جب
وہ (مرتے وقت) اپنی نظر جماتا ہے وہ سیڑھی کو دیکھتا ہے (جس پر
چڑھ کر آسمان پر جانا ہو گا)۔

حَدِّثِ النَّاسَ مَا حَدَجُوْكَ بِاَبْصَارِهِمْ۔ لوگوں سے
اُس وقت تک باتیں کرو (وعظ و نصیحت) جب تک وہ تیری
طرف نظر جمائے رہیں۔ (تیری باتیں سُننے کے مشتاق رہیں)۔

حَجَّةٌ هٰهُنَا ثُمَّ احْدِجْ هٰهُنَا حَتّٰى تَفْنٰى۔ اِس جگہ
ایک حج کرلے پھر سامان کس (یعنی جہاد کی تیاری کر) یہاں تک
کہ فنا ہو جائے (بوڑھا ہو جائے یا مر جائے)۔

وَالْمَرْكَبُ حِدْجٌ۔ سواری محافہ کی ہے (جس میں عورتیں
چڑھتی ہیں)۔

كَاَنِّيْ اَخَذْتُ حَدَجَةَ حَنْظَلٍ فَوَضَعْتُهَا بَيْنَ
كَتِفَيْ اَبِيْ جَهْلٍ۔ (عبد اللہ بن مسعود رض کہتے ہیں کہ میں نے
خواب میں دیکھا) جیسے میں نے اندرائن کا ایک کچا سخت پھل لیا
اور اُس کو ابوجہل کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں رکھدیا۔

اَحْدَجَ الشَّجَرَةُ۔ اندرائن کے درخت میں پھل نکلے۔

حَدٌّ۔ روکنا، منع کرنا، سر حد مقرر کرنا، سزا دینا، غصہ ہونا
جدا کرنا، تیز کرنا، سوگ کرنا۔

حُدُوْدُ اللّٰهِ۔ اللہ کی مقرر کی ہوئی سزائیں (مثلاً چوری
میں ہاتھ کاٹنا، تہمت میں اُسے کوڑے لگانا، زنا میں رجم یا سو
کوڑے لگانا، رہزنی میں قتل یا سُولی یا ہاتھ پاؤں کاٹنا یا قید کرنا)
یا اللہ کے ٹھہرائے ہوئے احکام (جیسے ترکے کے حصے، طلاقوں
کی تعداد اور نکاحوں کی تعداد وغیرہ)۔

اِنَّ اللَّمَمَ مَا بَيْنَ الْحَدَّيْنِ حَدِّ الدُّنْيَا وَحَدِّ
الْاٰخِرَةِ۔ لَمَمٌ (جس کا ذکر قرآن میں ہے) وہ گناہ ہیں
جس میں نہ دنیا کی کوئی سزا مقرر ہو (جیسے رجم یا جلد یا قطع
یا حبس) نہ آخرت کی (مثلاً قتل، والدین کی نافرمانی، سود خواری
کہ ان میں آخرت کی سزائیں مقرر ہیں) ان دونوں کے
بیچ میں جو گناہ ہو (جیسے اجنبی عورت کو بہ شہوت دیکھنا، اُس کا
بوسہ لینا، مساس کرنا، اَمْرَد کو بہ شہوت دیکھنا، اُس کا بوسہ لینا
مساس کرنا، پتنگ اُڑانا، شطرنج چوسر گنجفہ وغیرہ کھیلنا، گانا
بجانا۔ ایک طائفہ علماء[1] کے نزدیک۔

حَدُّ الْمَرِيْضِ اَنْ يَّشْهَدَ الْجَمَاعَةَ۔ بیمار کو کونسی بیماری
تک، یعنی کس حد تک جماعت میں حاضر ہونا ضروری ہے اور کس حد
پر جماعت میں حاضر ہونا معاف ہے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا
ہے کہ بیمار کو جماعت میں حاضر ہونے کی ترغیب ایک روایت
میں وجدُّ المَرِيْضِ ہے جیم معجمہ سے تو ترجمہ یہ ہو گا کہ بیمار کو
جماعت میں حاضر ہونے کے لئے کوشش کرنا۔

اِنِّيْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ۔ میں نے ایک ایسا
جُرم کیا ہے جس میں سزا واجب ہوتی ہے، تو مجھ کو سزا دیجئے
اِقَامَةُ حَدٍّ خَيْرٌ مِّنْ مَّطَرِ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً اللہ
کی مقرر کی ہوئی ایک حد قائم کرنا، چالیس راتوں کی برسات
سے بہتر ہے (اِس لئے کہ برسات سے شکم سیری ہوتی ہے اور
حد جاری ہونے سے لوگوں کی جان اور عزت اور زندگی محفوظ
رہتی ہے)۔

مَنْ اَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ وَعَفَا عَنْهُ فَاللّٰهُ
اَكْرَمُ۔ جو شخص کوئی حد کا گناہ کرے (مثلاً زنا، چوری، قذف

[1] ایک طائفہ کی قید اِس لئے لگائی کہ بعض علماء نے گانا بجانا جائز رکھا ہے اور اس مسئلہ میں طرفین سے مستقل کتابیں اور رسالے بنائے گئے ہیں

Marfat.com

وغیرہ) پھر اللہ اُس کا گناہ ڈھانپے رکھے اور معاف کر دے تو وہ بڑا کرم کرنے والا ہے (اِس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حدی گناہ کا بھی چھپانا اس کے اظہار سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں توبہ کرے تو معافی کی امید ہے)۔

فَیَحُدُّ لِیْ حَدًّا۔ پھر میرے لئے شفاعت کی ایک حد مقرر کر دی جائے گی (کہ ایسے ایسے گنہگاروں کی شفاعت کر یا فلاں فلاں گنہگاروں کی۔ اس حدیث کے شروع میں یہ مذکور ہے کہ میدانِ حشر کی تنگی اور سختی اور حرارت سے لوگ تنگ ہو کر آپ کی سفارش چاہیں گے اور آخر میں یہ مذکور ہے کہ آپ کئی گروہوں کو دوزخ سے نکالیں گے۔ دونوں میں منافاۃ نہیں کس لئے کہ جس وقت تک آپ بارگاہِ احدیت میں سجدہ کر کے شفاعت کا اِذن حاصل کریں گے، اُس وقت تک کچھ لوگ تو میدانِ حشر ہی میں محبوس رہیں گے اور کچھ دوزخ میں بھیج دیئے جائیں گے)۔

لَا یَحِلُّ لِامْرَأَۃٍ اَنْ تُحِدَّ عَلٰی مَیِّتٍ اَکْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ۔ کسی عورت کو (اپنے خاوند کے سوا) دوسری کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا درست نہیں۔

اَلْحِدَّۃُ تَعْتَرِیْ خِیَارَ اُمَّتِیْ۔ تیزی اور نیک کام میں جلدی یا دین میں سختی میری امت کے اچھے لوگوں میں ہوگی (مطلب یہ ہے کہ غصہ اور زود رنجی اور تیزی اگر اللہ کے واسطے ہو تو وہ بہتر ہے۔ دین کی حرارت اور حدت، قوتِ ایمان کی دلیل ہے اور داہنت اور صُلحِ کُل، نفاق اور بے ایمانی کی)۔

خِیَارُ اُمَّتِیْ اَحِدَّاؤُھَا۔ میری امت کے بہتر لوگ وہی ہیں جن میں دین کی حدت ہو (کافروں پر اُن کو غصہ ہو جس بات سے اسلام یا مسلمانوں کی توہین ہوتی ہو، اس کو کبھی گوارا نہ کریں، گو جان جائے، مال جائے، عزت جائے، پر دین میں خلل نہ آئے اور دیندار لوگ محفوظ رہیں)۔

کُنْتُ اُدَارِیْ مِنْ اَبِیْ بَکْرٍ بَعْضَ الْحَدِّ (حضرت عمرؓ نے کہا) میں حضرت ابوبکرؓ کی بعض تیزی کو نرمی کے ذریعہ ٹال دیتا (حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے مزاج میں ذرا تیزی اور زود خشمی تھی، حضرت عمر رضؓ اُن سے مدارات کر کے ان کا غصہ ٹال دیتے۔ یہ خصلت اکثر ایماندار وں میں ہوتی ہے کہ اُن کو غصہ جلدی آ جاتا ہے مگر جلدی زائل بھی ہو جاتا ہے۔ اُن کا دل آئینہ کی طرح صاف رہتا ہے (ایک روایت میں "بَعْضَ الْحِدِّ" ہے جیم سے جو ہزل کے مقابل ہے، ایک روایت میں "بَعْضَ الْجَدِّ" ہے، بفتحِ جیم بمعنی حظ۔

عَشْرٌ مِّنَ السُّنَّۃِ وَعَدَّ فِیْھَا الْاِسْتِحْدَادَ۔ دس باتیں سنت ہیں، اُن میں سے ایک زیرِ ناف کے بال لینا بھی آپ نے بیان کئے (یعنی اُسترے سے مونڈنا)۔

اَمْھِلُوْا کَیْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَۃُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِیْبَۃُ۔ ذرا دم لو فرصت دو تاکہ جس عورت کے بال پریشان ہیں وہ کنگھی کر لے اور جس کا خاوند چلا گیا تھا (گھر میں نہ تھا) وہ صفائی کر لے (مقام مخصوص کے بال وغیرہ صاف کر لے۔ نووی نے کہا کہ زیرِ ناف کے بال اُسترے سے مونڈنا افضل ہے بہ نسبت نورہ لگانے یا اُکھیڑنے کے اور بہتر یہ ہے کہ قبل اور دبر دونوں کے بال صاف کرے طیبی نے کہا عورتیں اُسترے سے نہیں مونڈتیں تو اُن کے استحداد سے بالوں کا اوکھیڑنا مُراد ہے)۔

اِنَّہُ اسْتَعَارَ مُوْسٰی لِیَسْتَحِدَّ بِہٖ۔ حضرت خبیبؓ نے، جب کافر اُن کو قتل کرنے لگے ایک استرہ مانگا زیرِ ناف کے بال مونڈنے کے لئے (کیونکہ وہ کافروں کے پاس قید تھے اُن کو یہ بُرا معلوم ہوا کہ قتل کے وقت اُن کے زیرِ ناف کے بال نمود ہوں)۔

اِنَّ قَوْمَنَا حَادُّوْنَا لَمَّا صَدَّقْنَا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ (عبداللہ بن سلام رضؓ نے کہا) ہمارے قوم کے لوگ ہمارے مخالف ہو گئے، جب سے ہم نے اللہ اور اُس کے رسولؐ کی تصدیق کی۔

لِکُلِّ حَرْفٍ حَدٌّ۔ ہر حرف کی ایک انتہا ہو (جہاں تک آدمی پہنچتا ہے۔ دوسری روایت میں "مُطَّلَعٌ" ہے یعنی چڑھنے کا مقام یہ حدیث صفتِ قرآن میں وارد ہے۔ مطلب یہ

Marfat.com

ہے کہ ظاہر اور باطن قرآن ہر آیت کا ایک منتہیٰ اور مقصد ہے مثلاً ظاہر قرآن کا مقصد یہ ہے کہ آدمی شانِ نزول، عربیت، ناسخ و منسوخ، اعراب وقوف وغیرہ سے واقف ہو اور باطن قرآن کا یہ مقصد ہے کہ دل کی سختی دُور ہو، ہر وقت پروردگار کا حضور ہو، قلب یادِ الٰہی سے پُر نور ہو)۔

تَقِيسُ الْمَلٰئِكَةَ بِاَحَدَّادِيْنَ۔ (یہ صحابہ رضی نے ابوجہل سے کہا، جب وہ مردود کہنے لگا کہ "دوزخ کے داروغہ اُنیس ہیں تو ہم میں سے سو آدمی اُن کو ہٹا کر دوزخ سے نکل جائیں گے) کیا تو فرشتوں کو دنیا کے جیلروں کی طرح سمجھتا ہے (ایک فرشتہ ساری دنیا کے آدمیوں کے لئے کافی ہے) (بعضوں نے کہا "حَدَّادِيْنَ" سے لوہار مراد ہیں)۔

اَرٰى حَدَّهُمْ كَلِيْلًا۔ میں تو ان کی دھار کند دیکھتا ہوں (یعنی اُن کی قوت کم ہے)۔

لِيُحِدَّ السِّكِّيْنَ۔ چھری تیز کر لے۔

حَدٌّ كَلِيْلٌ۔ کند دھار جس سے برابر نہ کٹے۔

طَرْفٌ كَلِيْلٌ۔ ضعیف نگاہ۔

مَا يُحِدُّوْنَ اِلَيْهِ النَّظَرَ۔ آپ کے صحابہ رضی تیز نگاہ سے آپ کو نہیں دیکھتے (بوجہ آپ کی ہیبت اور رُعب کے نظر آپ پر نہیں جما سکتے)۔

وَحَدَّ مِرْفَقَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهٖ۔ اپنی داہنی کہنی کو ران پر جُدا کر کے رکھا (یعنی کہنی کو پہلو سے علیحدہ رکھا چمٹایا نہیں) بعضوں نے یوں پڑھا ہے۔

وَحَدُّ مِرْفَقِهِ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهٖ۔ یعنی آپ کی داہنی کہنی آپ کی ران پر رکھی۔

اَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ۔ کیا تو اللہ کی حدوں میں سے ایک حد دُور کرنے کے لئے سفارش کرتا ہے؟ (یہ آپ نے حضرت اُسامہ رضی سے فرمایا) علماء نے کہا ہے کہ جب حد کا مقدمہ امام تک پہنچ جائے، اُس وقت مجرم کی سفارش کرنا حرام ہے، لیکن اس سے پہلے جائز ہے اگر مجرم شریر نہ ہو ورنہ شریر دل پر رحم کرنا، دوسری غریب مخلوق پر ظلم کرنا ہے اور تعزیر میں ہر حال میں سفارش کرنا درست ہے۔ یعنی خواہ مقدمہ حاکم تک پہنچا ہو یا نہ پہنچا ہو)۔

اِنَّهٗ اَتٰى حَدًّا (جس نے پردہ اُٹھا کر گھر میں جھانکا اُس نے سزا کا کام کیا۔

اَقِيْمُوا الْحُدُوْدَ عَلٰى اَرِقَّائِكُمْ۔ اپنے غلام لونڈیوں پر اللہ کی حدیں قائم کرو (ائمہ ثلاثہ کا یہی قول ہے کہ مولیٰ اپنے غلام اور لونڈی کو حد مار سکتا ہے۔ مگر امام ابوحنیفہ رح نے اس کے خلاف یہ کہا ہے کہ حد لگانا خاص امام اور حاکم کا کام ہے)۔

اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ لِكُلِّ شَيْءٍ حَدًّا وَجَعَلَ عَلٰى مَنْ تَعَدَّى الْحَدَّ حَدًّا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کی حد مقرر کی ہے اور جو شخص اُس حد سے بڑھ جائے، اُس کی بھی سزا مقرر کی ہے۔

لِلصَّلٰوةِ اَرْبَعَةُ اٰلَافِ حَدٍّ۔ نماز کی چار ہزار حدیں ہیں۔

اَقَمْتُمْ حُدُوْدَهٗ۔ تم نے اُس کی حدیں قائم کیں، یعنی احکام اور شرائع۔

يُضْرَبُ الْحُدُوْدُ بَيْنَ يَدَيِ الْاِمَامِ۔ حدیں امام کے سامنے لگائی جائیں (مجمع البحرین میں ہے کہ مُحادّ آنحضرت کا نام ہے توراۃ شریف میں، کیونکہ جو کوئی آپ کے دین سے مخالفت کرے گا، آپ اس سے مخالفت کریں گے تو وہ رشتہ دار ہو)

لَا يَزَالُ الْاِنْسَانُ فِيْ حَدِّ الطَّائِفِ مَا فَعَلَ كَذَا۔ جب تک آدمی ایسا کرتا رہے تو اُس کو طواف کرنے والے کا ثواب ملتا رہے گا۔

تَنْتَفِيْ عَنْهُ الْاَقْطَارُ مُبْعَدٌ عَنْهُ الْحُدُوْدُ۔ اللہ تعالیٰ کے نہ کنارے ہیں نہ حدیں ہیں

حُدُوْدُ الْاِيْمَانِ۔ شہادتین کا اقرار، نماز، زکوٰۃ، روزہ

Marfat.com

تھی امام ابو عبداللہ کے سامنے ایک مردِ مومن کا ذکر آیا جس میں حدّت (یعنی غصہ تیزی) تھی۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب مومنوں کو پیدا کیا تو ان کو دوزخ میں جانے کا حکم دیا۔ وہ چلے گئے؛ وہاں کا دھواں اُن کو لگ گیا، یہی حدّت ہے۔ اور کافروں کو جب پیدا کیا، ان کو بھی دوزخ میں جانے کا حکم ہوا، لیکن وہ نہیں گئے، اِس لئے اُن میں تحمل اور وقار ہے۔ امام محمد باقرؑ سے پوچھا گیا کہ مومن میں تیزی کیوں سب سے زیادہ ہوتی ہے؟ فرمایا اس لئے کہ قرآن کی عزت اُس کے دل میں ہوتی ہے اور خالص ایمان اُس کے سینے میں ہوتا ہے اور وہ اللہ کا مطیع اور مصدِّق بندہ ہوتا ہے۔ اور اکثر مومن کی تیزی اور حرارت اِس امر پر ہوتی ہے جو خلافِ شرع ہو۔ اِسی طرح اس کا غصہ اس پر ہوتا ہے جو خلافِ شرع کام کا ارتکاب کرے نہ کہ ہر شخص پر یا ہر موقع پر۔)

حَدْرٌ۔ موٹا ہونا، غلیظ ہونا، سوج جانا، سوجانا، اُترنا، اوپر سے نیچے ڈھکیلنا، جلدی کرنا۔

اِذَا اَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ وَاِذَا اَقَمْتَ فَاحْدُمْ[1] جب اذان دے تو ٹھہر ٹھہر کر دے اور جب تکبیر کہے تو جلد جلد کہہ۔

فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ حَدَرَ فِیْهِمَا۔ آپ نے دو رکعتیں پڑھیں (اُن میں اختصار کیا (جلدی سے فارغ ہو گئے)۔

رَاَیْتُ الْمَطَرَ یَتَحَادَرُ یا یَتَحَدَّرُ عَلٰی لِحْیَتِهٖ میں نے دیکھا برسات کا پانی آپ کی ڈاڑھی پر ٹپک رہا تھا۔

ضَرَبَ رَجُلًا ثَلَاثِیْنَ سَوْطًا کُلُّهَا یُبْضِعُ وَیُحْدِرُ۔ حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو تیس کوڑے مارے ہر کوڑے سے کھال پھٹ رہی تھی اور سوج رہی تھی۔

وُلِدَ لَنَا غُلَامٌ اَحْدَرُ شَیْئٍ۔ ہمارے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا جو بہت موٹا اور غلیظ تھا۔

رَغِیْفٌ حَادِرٌ۔ پوری روٹی۔

کَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ غُلَامًا حَادِرًا۔ عبداللہ بن حارث بن نوفلؓ ایک موٹے تازے گٹھے بدن کے لڑکے تھے۔

اِنَّ اَبْرَهَةَ کَانَ رَجُلًا قَصِیْرًا حَادِرًا دَحْدَاحًا۔ ابرہہ (جو کعبہ کو ڈھانے کے لئے ہاتھی لے کر آیا تھا) ایک پست قد، غلیظ، ٹھنگنا آدمی تھا۔

اِنَّ اُبَیَّ بْنَ خَلَفٍ کَانَ عَلٰی بَعِیْرٍ لَّهٗ وَهُوَ یَقُوْلُ یَا حَدْرَاهَا۔ اُبی ابن خلف ایک سانڈنی پر سوار تھا، اور کہہ رہا تھا کسی نے ایسی موٹی تازی اونٹنی دیکھی ہے؟ حَدْرَاء تانیث ہے اَحْدَر کی، جس کے پٹھے اور رانیں پرگوشت ہوں اور کمر باریک ہو۔

اَنَا الَّذِیْ سَمَّتْنِیْ اُمِّیْ حَیْدَرَهْ۔ (حضرت علیؓ نے جنگ خیبر میں یہ رجز پڑھا) میں وہ ہوں، جس کی ماں نے اُس کا نام حیدرہ رکھا۔ (حیدرہ شیر کو کہتے ہیں چونکہ اُس کی گردن موٹی ہوتی ہے۔ حالانکہ ان کی ماں نے ان کا نام اَسَد رکھا تھا مگر چونکہ اَسَد اور حَیْدَرَہ کا ایک ہی مطلب ہے اس لئے یہ کہنا صحیح ہوا کہ میرا نام حیدرہ[2] رکھا تھا۔ بعضوں نے کہا نہیں، اُن کی ماں نے حیدرہ ہی ان کا نام رکھا تھا، اُس وقت والد آپ کے موجود نہ تھے جب وہ آئے تو اُنھوں نے علیؓ نام رکھا (صدقے اِس نام پاک کے)۔

اَلْاَذَانُ تَرْتِیْلٌ وَالْاِقَامَةُ حَدْرٌ۔ اذان آہستہ آہستہ ہے اور اقامت جلدی جلدی۔

کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی اَبِیْ وَالْمَاءُ یَتَحَدَّرُ عَلٰی عَاتِقِهٖ گویا میں اپنے والد کو دیکھ رہا ہوں؛ پانی اُن کے مونڈھے پر ٹپک

---

[1] مجمع البحرین میں ہے کہ ایک روایت میں فَاحْذِمْ ذال معجمہ سے ہے گر یہ روایت مجھ کو نہیں ملی۔ زمخشری نے کہا اَلْحَذْمُ ذ سے خائے معجمہ سے۔ ۱۲ منہ

[2] مجمع البحرین میں ہے بعضوں نے کہا اگلی کتابوں میں آپ کا نام یہی مذکور تھا۔ بعضوں نے کہا کہ صغر سنی میں آپ کا لقب حیدرہ تھا کیونکہ حیدرہ کہتے ہیں پرگوشت بڑے پیٹ والے کو اور ایسے ہی تھے مولف نے آپ کو خواب میں دیکھا آپ گورے رنگ کے پست قد توند والے تھے ڈاڑھی گول آنکھیں بڑی بڑی چہرے پر بڑا رعب و داب مرکے سامنے کے حصہ پر بال نہ تھے۱۲

رہا تھا۔
اُحْدُدْ ذٰلِكَ اِلَيْنَا۔ اس کو ہمارے پاس بھیجدو۔
حَدْسٌ۔ گمان کرنا، اٹکل لگانا، قصد کرنا، کشتی میں غالب آنا، جلدی چلنا۔
لَا يَنَالُهٗ حَدْسُ الْفِطَنِ۔ اُس پروردگار تک عقلمند کا گمان یا وہم نہیں پہنچ سکتا۔
حَدْقٌ۔ گھیر لینا، گرداگرد ہو جانا، دیکھنا۔
اَسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ۔ فلاں شخص کے باغ میں پانی برسا (حدیقہ وہ باغ جس کے گرد حصار ہو اور کبھی کھجور کے چند جھاڑوں کو بھی حدیقہ کہتے ہیں، گو ان کے گرد احاطہ نہ ہو۔ اس کی جمع حَدَائِقُ ہے)
فَحَدَّقَنِيْ یا فَحَدَّقَنِي الْقَوْمُ بِاَبْصَارِهِمْ۔ اپنی اپنی آنکھوں سے مجھ کو گھورنے لگے۔
اَحْدَقَ بِهِ النَّاسُ۔ لوگوں نے آپ کو گھیر لیا۔
نَزَلُوْا فِيْ مِثْلِ حَدَاقَةِ الْبَعِيْرِ۔ ایسے ملک میں اُترے جو اونٹ کی آنکھ کی طرح تروتازہ اور شاداب تھا (آنکھ میں اللہ نے تری رکھی ہے۔ سارے بدن میں خشکی ہو، مگر آنکھ میں ضرور تری رہے گی، اسی طرح اگر سارے بدن میں مغز نہ رہا ہو لیکن آنکھ میں ضرور رہے گا۔ اس لئے تروتازہ اور شاداب ملک کو حدقہ سے تشبیہ دی۔ اصل میں حَدَقَہ آنکھ کے کالے تِل کو کہتے ہیں۔ مجمع البحرین میں ایک حدیث نقل کی ہے: حَدَقَةُ الْعَيْنِ هِيَ سَوَادُهَا الْاَعْظَمُ۔ آنکھ کا حدقہ وہ بڑا کالا تِل ہے)۔
حَدْلٌ[1]۔ ظلم سے ایک طرف جھک جانا۔
حَدَالٌ۔ ایک مونڈھا اونچا ایک نیچا ہونا، ظلم کرنا۔
رَجُلٌ عَلِيْمٌ مُحَدَّلٌ۔ ایک وہ شخص جس نے جان بوجھ کر ظلم کیا۔
حُدَيْلَةُ۔ ایک قبیلہ ہے انصار کا۔
حَدْمٌ یا حَدَامٌ۔ آگ کا خوب بھڑکنا۔
اِحْتِدَامٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔

يُوْشِكُ اَنْ تَغْشَاكُمْ دَوَاجِيْ ظُلَلِهٖ وَاحْتِدَامُ عِلَلِهٖ۔ قریب ہے کہ تم کو اس کی سائبانوں کی ظلمت اور اس کی بلاؤں کی بھڑک ڈھانک لے گی۔
حَدْوٌ یا حُدَاءٌ یا حِدَاءٌ۔ بلند آواز سے اونٹوں کو چلانے کے لئے گانا۔
حَادِيْ۔ گا کر اونٹ چلانے والا اس کی جمع حُدَاةٌ ہے۔
لَا بَاْسَ بِقَتْلِ الْحِدَوِ وَالْاَفْعَوِ۔ چیل اور سانپ کو مار ڈالنے میں (حالت احرام میں) کوئی قباحت نہیں۔
حِدَوْ۔ اصل میں حِدَاءٌ تھا جو جمع ہے حِدَاَةٌ کی۔ ہمزہ وقف میں ساکن ہو کر الف ہو گیا پھر الف کو واؤ سے بدل دیا۔
اِنْ اَرَ مَطْمَعِيْ فَحِدَوٌّ تَلَمَّعُ۔ اگر میں اپنی طمع پر غور کروں تو گویا میں ایک اُچک لے جانے والی چیل ہوں (کسی طرح میری نیت نہیں بھرتی۔ چیل کی طرح ہر ایک مال کے نوچنے کھسوٹنے کے لئے مستعد ہوں۔ یہ حضرت لقمان کا قول ہے)
حِدَوٌّ۔ میں الف کو واؤ سے بدلا، پھر اس کو مشدد کر دیا بعضوں نے کہا، اہل مکہ چیل کو حِدَوٌّ ہی کہتے ہیں۔
اَلْحِدَاَةُ تَقُوْلُ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا اللّٰهَ۔ (کعب احبار نے کہا) چیل یہ کہتی ہے کہ اللہ کے سوا سب میٹ جانے والے ہیں۔
فَمَرَّتْ بِهٖ حُدَيَّاةٌ۔ اس گلوبند کو ایک چیل نے دیکھا جو اس پر سے گزری۔
كُنْتُ اَتَحَدَّى الْقُرَّاءَ۔ میں قاریوں کو تلاش کرتا پھرتا تھا (تاکہ ان کو قرآن سناؤں)۔
تُحَدِّيْنِيْ عَلَيْهَا۔ تم مجھ کو اس پر برانگیختہ کرتے ہو۔

بابُ الحاء مع الذال

حَذٌّ۔ کاٹنا۔ جیسے جَذٌّ ہے۔

[1] کہتے ہیں "هٰذَا اَحْدَلُ لَا عَدْلٌ" یہ تو ظلم ہے انصاف نہیں ہے۔ ۱۲ منہ۔

Marfat.com

أَصُولُ بِيَدٍ حَذَّاءَ۔ کیا میں چھوٹے ہاتھ سے حملہ کروں جو میرے مقصد تک نہیں پہنچ سکتا ایک روایت میں بِجَذَّاءَ ہے یعنی کٹے ہاتھ سے حملہ کروں ؟)۔

وَوَلَّتْ حَذَّاءَ۔ اور دنیا ہلکی پھلکی جلدی جلدی پیٹھ موڑ کر چلی۔

حَذَرٌ یا حِذْرٌ یا مَحْذُورَةٌ۔ پرہیز کرنا۔

تَحْذِيرٌ۔ ڈرانا، تنبیہ کرنا۔

وَمَا يُحْذَرُ یا وَمَا يُحْذَرُ مِنَ الْإِصْرَارِ عَلَى الْقِتَالِ وَالْعِصْيَانِ۔ اس باب میں قتل اور گناہ پر اصرار کرنے سے ڈرانے کا ذکر ہے۔

مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ۔ جو تکلیف اب ہے اس سے اور آئندہ جس کے ہونے کا ڈر ہے اس سے تیری پناہ لیتا ہوں۔

نَزَلَ بِكَ حَذَرُكَ۔ جس چیز سے تو ڈرتا تھا، وہی تجھ پر اتر آئی۔

لَا يُغْنِي حَذَرٌ مِنْ قَدَرٍ۔ تقدیر سے بچنا کچھ کام نہیں آتا

اَلْحِذْرُ اَلسِّلَاحُ۔ قرآن میں جو آیا ہے " وَخُذُوا حِذْرَكُمْ " تو حذر سے مراد ہتھیار ہے، یعنی اپنا بچاؤ لئے رہو، ایسا نہ ہو کہ دشمن دھوکے سے آن پڑے، یہ تفسیر امام باقرؓ سے منقول ہے۔

حَذْفٌ[1]۔ گرانا، دور کرنا، مختصر کرنا، مارنا، کاٹنا۔

حَذَفٌ۔ ایک پرندہ ہے یا چھوٹی بطخیں یا چھوٹی کالی بکریاں، جن کے نہ کان ہوتے ہیں نہ دم، وہ یمن کی طرف سے آتی ہیں

لَا تَتَخَلَّلُكُمُ الشَّيَاطِينُ كَأَنَّهَا بَنَاتُ حَذَفٍ (صفوں میں مل کر کھڑے ہو) ایسا نہ ہو کہ تمہارے بیچ میں شیطان کالی چھوٹی بکریوں بیٹیوں کی طرح گھس آئیں (ایک روایت میں كَأَوْلَادِ الْحَذَفِ ہے)

حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ۔ سلام کو مختصر کرنا سنت ہے (اس کا لمبا کرنا جیسے جاہلوں کی عادت ہے، خلاف سنت ہے دوسری روایت میں ہے :

اَلتَّكْبِيرُ جَزْمٌ وَالسَّلَامُ جَزْمٌ۔ یعنی تکبیر اور سلام دونوں کو تخفیف اور اختصار کے ساتھ ادا کرنا چاہیئے)۔

فَتَنَاوَلَ السَّيْفَ فَحَذَفَهُ بِهِ۔ تلوار لے کر اس سے اس کو مارا۔

فَحَذَفَهُ بِعَصًا كَانَتْ فِيهَا أَجَلُهُ۔ اس کے ایک لاٹھی ماری اسی میں اس کی موت تھی (ایک روایت میں فَخَذَفَهُ ہے خائے معجمہ سے یعنی لکڑی انگلیوں سے پھینک کر ماری)۔

وَأُحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ۔ اخیر کی دو رکعتیں پہلی دو رکعتوں سے چھوٹی کر۔

حُذَيْفَةُ مشہور صحابی ہیں، حضرت عمرؓ نے ان کو مدائن کا حاکم بنایا تھا۔

حَذْفَرَةٌ۔ بھرنا۔

حِذْفَارٌ اور حُذْفُورٌ۔ جانب، گوشہ، بلندی۔

حَذَافِيرُ جمع ہے۔

فَكَأَنَّمَا حِيزَتْ لَهُ الدُّنْيَا بِحَذَافِيرِهَا۔ گویا دنیا پوری مع سب اطراف وجوانب کے اس کے لئے جوڑ دی گئی۔

اَلْخَيْرُ بِحَذَافِيرِهِ فِي الْجَنَّةِ۔ ساری بھلائی بہشت میں موجود ہے۔

فَإِذَا نَحْنُ بِالْحَيِّ قَدْ جَاءُوا بِحَذَافِيرِهِمْ یکایک اس قبیلے کے سب لوگ آن پہنچے۔

حَذَقَ یا حِذْقٌ یا حَذَاقٌ یا حِذَاقٌ یا حَذَاقَةٌ یا حِذَاقَةٌ پہچاننا، سیکھنا، ماہر ہونا، کاٹنا، کٹا ہونا۔

إِنَّهُ خَرَجَ عَلَى صَعْدَةٍ يَتْبَعُهَا حُذَاقِيٌّ۔ آپ ایک گدھی پر سوار ہو کر نکلے، اس کا بچہ اس کے پیچھے چل رہا تھا۔

فَمَا مَرَّ بِي نِصْفُ شَهْرٍ حَتَّى حَذِقْتُهُ۔ آدھا مہینہ بھی

---

[1] حضرت علیؓ کا قول ہے ۱۲ منہ [2] حذف کے معنی مارنے اور پھینکنے دونوں آئے ہیں۔ یعنی ضرب اور رمی۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

نہیں گزرا کہ میں اس میں ماہر ہو گیا (میں نے اس کو اچھی طرح حاصل کر لیا)۔
حَجَّامٌ حَاذِقٌ۔ یہ پچھنے لگانیوالا ماہر ہے (یعنی حجامت میں کامل ہے)۔
حَاذِقٌ بَاذِقٌ جیسے حَسَنٌ بَسَنٌ بطریق اتباع کہتے ہیں۔
حَذَقَ الْخَلُّ۔ سرکہ خوب کھٹا ہو گیا۔
حَذَلٌ۔ جھکنا، کُرتے یا ازار کا کنارہ۔
حُذَالٌ کُرتے یا ازار کا کنارہ، کمربند کے نیچے کا حصہ یا نیفے کے نیچے کا حصہ۔ ایسا ہی حُذَلَةٌ ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں:
هُوَ فِي حُذْلِ أُمِّهٖ۔ وہ اپنی ماں کی گود میں ہے۔
حَذَالٌ۔ ایک قلعہ ہے۔
حُذَالٌ۔ نیفہ یا دامن کا کنارہ۔ جیسے وہ مُذَنٌ ہے
مَنْ دَخَلَ حَائِطًا فَلْيَأْكُلْ مِنْ غَيْرِ اٰخِذٍ فِي حُذْلِهٖ شَيْئًا
جو شخص باغ میں جائے (اور بھوکا ہو) تو (گرا پڑا میوہ) اس میں سے کھا سکتا ہے۔ مگر اپنے پلو (دامن) میں کچھ نہ لے (یعنی اٹھا کر نہ لائے)۔
هَاتِيْ حُذْلَكِ۔ اپنا دامن اٹھا (پھر آپ نے اس میں روپیہ ڈال دیا)۔
حَذْمٌ۔ کاٹنا، جلدی کرنا۔
إِذَا أَقَمْتَ فَاحْذِمْ۔ جب تو تکبیر کہے تو جلدی جلدی کہہ، (اذان کی طرح اس کو مت بڑھا۔ ایک روایت میں فَاحْذِمْ ہے خائے معجمہ سے)۔
حُذُنٌ۔ نیفہ یا دامن کا کنارہ۔
مِنْ غَيْرِ اٰخِذٍ فِي حُذْنِهٖ (ترجمہ ابھی گزر چکا ہے)۔
حَذْوٌ یا حِذَاءٌ۔ اندازہ کرنا، کاٹنا، ناپنا، پہنانا، پھینکنا، دینا۔
حَذْيٌ۔ کاٹنا، پھاڑنا۔
إِحْذَاءٌ۔ دینا، عطا کرنا۔
فَاَخَذَ قَبْضَةً مِّنْ تُرَابٍ فَحَذَا بِهَا فِيْ وُجُوْهِ الْمُشْرِكِيْنَ

آپ نے خاک کی ایک مٹھی لی اور اس کو مشرکوں کے منہ پر پھینکا۔
لَتَرْكَبُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ
تم ان لوگوں کے طریقوں (چالوں) کی پیروی کرو گے جو تم سے پہلے تھے (یعنی یہود اور نصاریٰ) جیسے ایک جوتی دوسری جوتی کے برابر کاٹی جاتی ہے۔
يَعْمِدُوْنَ إِلٰى عُرْضِ جَنْبِ أَحَدِهِمْ فَيَحْذُوْنَ مِنْهُ الْحُذْوَةَ مِنَ اللَّحْمِ۔ ان میں سے کسی کے پہلو کے ایک جانب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور گوشت کا ایک پارچہ کاٹ لیتے ہیں (یعنی غیبت کرتے ہیں)۔
مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا۔ اس کے ساتھ تو اس کی جوتی اور اس کا مشکیزہ موجود ہے (یعنی اونٹ کو پکڑنے کی ضرورت نہیں، اس کا پاؤں جوتا ہے ہزاروں کوس جا سکتا ہے اور پانی کی پیاس پر اس کو صبر دیا گیا ہے۔ اس کے پیٹ میں ایک ظرف ہے جس میں آٹھ نو دن تک کا پانی وہ بھر لیتا ہے اور پیاس کے وقت اس کو کام میں لاتا ہے، گویا مشکیزہ بھی ساتھ ہے)۔
لَا أَرٰى عَلَيْكَ حِذَاءً۔ میں تیرے پاس جوتا نہیں دیکھتا۔
مَا احْتَذٰى النِّعَالَ۔ اس نے جوتے نہیں پہنے۔
يُصَلِّيْ وَأَنَا حِذَاءَهٗ یا حِذَاءَهٗ۔ آپ نماز پڑھا کرتے تھے اور میں آپ کے برابر مقابل ہوتی۔
تَحْتَذِي السِّبْتَ۔ تم گائے کے صاف کئے ہوئے چمڑے یعنی نری کے جوتے پہنتے ہو۔
إِنَّمَا هُوَ حِذْيَةٌ مِّنْكَ (ذکر کیا ہے) وہ بھی تیرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے۔
حِذْيَةٌ۔ وہ گوشت کا پارچہ جو لمبا کاٹ لیا جائے۔
إِنَّمَا فَاطِمَةُ حِذْيَةٌ مِّنِّيْ يَقْبِضُنِيْ مَا يَقْبِضُهَا۔ فاطمہ میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے۔ اس کو جس بات سے تکلیف ہو مجھ کو بھی اس سے تکلیف ہوتی ہے۔
أَسَدٌ فِيْ اِسْتِهَا مَحْشُوٌّ بِحُذْوَةِ الْحِذَاءِ اثْنَيْنِ حضرت فاطمہ کے دو بچھونوں میں سے (جو ان کے جہیز میں دیئے گئے

Marfat.com

ایک بچھونے میں موچیوں کے چمڑوں کے ٹکڑے بھرے ہوئے تھے (یعنی وہ ٹکڑے جو چمڑا کاٹتے وقت زمین پر گرتے ہیں، ان کو موچی پھینک دیتے ہیں)۔

اِنَّ الْهُدْهُدَ ذَهَبَ اِلٰى خَازِنِ الْبَحْرِ فَاسْتَعَارَ مِنْهُ الْجِذْنِيَةَ فَجَاءَ بِهَا فَاَلْقَاهَا عَلَى الزُّجَاجَةِ فَفَلَقَهَا (کہتے ہیں) ہدہد اس فرشتے کے پاس گیا جو دریا پر معیّن ہے اور اس سے ہیرے کا ایک ٹکڑا مانگ کر لایا، اس کو شیشے پر ڈالا وہ کٹ گیا (ہیرا تمام پتھروں کو کاٹ دیتا ہے، یعنی الماس)۔

مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ مَثَلُ الدَّارِيِّ اِنْ لَّمْ يُحْذِكَ مِنْ عِطْرِهٖ عَلِقَكَ مِنْ رِيْحِهٖ۔ نیک صحبتی کی مثال عطار کی سی ہے اگر وہ اپنے عطر میں سے تجھ کو کچھ نہ دے، تب بھی اس کی خوشبو تجھ تک پہنچ جائے گی (بہرحال اس کی صحبت میں فائدہ ہی فائدہ ہے)۔

فَيُدَاوِيْنَ الْجَرْحٰى وَيُحْذَيْنَ۔ عورتیں (آنحضرتؐ کے زمانہ میں فوج کے ساتھ رہتیں) وہ زخمیوں کی دوا دارو کرتیں اور ان کو لوٹ کے مال میں سے کچھ انعام کے طور پر دیا جاتا۔

قَالُوْا اَلْحُذَيَّا يَا اَلْحُذَيَّا مَا اَصَبْتَ مِنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ قُلْتُ اَلْحُذَيَّا يَا اَلْحُذَيَّا شَتْمٌ وَّسَبٌّ۔ (ہرمزان کہتے ہیں کہ میں ایک فتح کی خبر لے کر حضرت عمرؓ کے پاس آیا۔ جب لوٹ کر پھر فوج میں گیا) تو فوج کے لوگ مجھ سے پوچھنے لگے، کہو امیر المومنین سے تم کو کیا انعام ملا؟ میں نے کہا گالی گلوج انعام ملی (شاید حضرت عمرؓ نے ان کو سخت سست کہا ہوگا)۔

حُذْيَا يا حُذَيَّا۔ وہ انعام جو اچھی خبر لانے والے کو دیا جاتا ہے۔

ذَاتُ عِرْقٍ حَذْوُ قَرْنٍ۔ ذات عرق (جو اہل عراق کا میقات ہے) قرن کے برابر واقع ہے (جو نجد والوں کا میقات ہے، دونوں کا فاصلہ حرم سے برابر برابر ہے)۔

يَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ الْاِمَامِ بِحِذَائِهٖ۔ اگر ایک ہی مقتدی ہو تو امام کے برابر اس کے داہنی طرف کھڑا ہو (اس طرح کہ اپنا بایاں پاؤں امام کے داہنے پاؤں سے اور بایاں مونڈھا اس کے داہنے مونڈھے سے ملا کر کھڑا ہو، نہ آگے نہ پیچھے)۔

وَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ۔ اپنی دونوں کف اس کی دونوں مونڈھوں کے برابر رکھے۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

بَيْتِيْ حَذْوَ بَيْتِهٖ يا حُذْوَةَ بَيْتِهٖ يا حِذَةَ بَيْتِهٖ۔ سب کے ایک معنی ہیں۔ یعنی میرا گھر اس کے گھر کے برابر واقع ہے۔

لَا يُصَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ بِحِذَاءٍ۔ جنازے کی نماز جوتا پہن کر نہ پڑھی جائے۔

لَا تُصَلِّ عَلَى الْجَنَازَةِ بِنَعْلٍ حَذْوٍ۔ جنازے پر سیا ہوا جوتا پہن کر نماز مت پڑھ۔

لَمْ يُحْذِنِيْ۔ مجھ کو کچھ انعام نہیں دیا۔

بابُ الحاء مع الراء

حِرٌ۔ چوت، شرمگاہ، فرج۔ اصل میں حِرْحٌ تھا، کیونکہ اس کی جمع اَحْرَاحٌ ہے اور حِرُوْنٌ بھی مستعمل ہے۔

يَسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَ وَالْحَرِيْرَ۔ شرمگاہ اور ریشمی کپڑے کو حلال کرلیں گے (ایک روایت میں يَسْتَحِلُّوْنَ الْخَزَّ ہے جو ایک ریشمی کپڑا ہے)۔

يَسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَ وَالْخَمْرَ۔ زنا اور شراب خواری کو حلال کریں گے (حلال کام کی طرح کوئی ان کے کرنے والوں پر عیب نہ کرے گا)۔

حَرْبٌ۔ لڑنا، جنگ کرنا۔

حَرَبٌ۔ لوٹ لینا، ننگا کر دینا، جرمانہ کرنا، غصہ ہونا۔

وَاِلَّا تَرَكْنَاهُمْ مَحْرُوْبِيْنَ۔ ان کو لوٹ لاٹ کر ننگا کر کے چھوڑ دیں گے۔

طَلَاقُهَا حَرِيْبَةٌ۔ اس عورت کو طلاق دینا لوٹ لینا ہے (کیونکہ اس کی اولاد ہے، جب ماں کو طلاق ہو جائے گی، تو بچے

Marfat.com

تباہ ہو جائیں گے. گویا لٹ گئے)
اَلْحَارِبُ الْمُشَلِّحُ. لوگوں کو لوٹ لینے والا ننگا کر دینے والا
لَمَّا رَأَيْتُ الْعَدُوَّ قَدْ حَرِبَ. جب میں نے دشمن کو دیکھا وہ غصے ہو گیا ہے.
حَتَّى أُدْخِلَ عَلَى نِسَائِهِ مِنَ الْحَرَبِ وَالْحُزْنِ مَا أَدْخَلَ عَلَى نِسَائِي. یہاں تک کہ میں اس کی عورتوں کو بھی غصہ اور غم دلاؤں، جیسے اُس نے میری عورتوں کو دلایا.
تَرَكْتَنِي بِنَزَاعٍ وَحَرَبٍ. اُس نے مجھ کو جھگڑے اور غصے میں پیچھے چھوڑا.
فَإِنَّ آخِرَهُ حَرَبٌ. قرض کا انجام جھگڑا ہے، جنگ ہے جیسے کہتے ہیں "القرض مقراض المحبۃ"
إِيَّاكُمْ وَالدَّيْنَ فَإِنَّ أَوَّلَهُ هَمٌّ وَآخِرَهُ حَرَبٌ. تم قرض سے بچے رہو، قرض شروع میں تو فکر ہے اور اخیر میں جھگڑا اور فساد ہے.
يُرِيدُ أَنْ يُحَرِّبَهُمْ. عبداللہ بن زبیرؓ نے یہ چاہا کہ ان کو غصہ آئے (اور شام والوں سے لڑنے پر مستعد ہو جائیں. ایک روایت میں يُجَرِّبَهُمْ ہے، تجربہ سے. یعنی ان کو آزمانا چاہا.)
وَدَخَلَ مِحْرَابًا لَهُمْ. عروہ بن مسعودؓ ان کے ایک بلند مقام پر گئے (اصل میں محراب کہتے ہیں صدر مجلس کو، اسی سے ہے مسجد کی محراب. کیونکہ وہ صدر مقام میں ہوتی ہے)
كَانَ يَكْرَهُ الْمَحَارِيبَ. انس رضؓ بلند مقاموں کو ناپسند کرتے تھے (یعنی مجلس کے بلند اور صدر نشین مقاموں کو، کیونکہ وہاں بیٹھنا گویا دوسرے لوگوں پر اپنی علوِ شان دکھانا ہے).
فَبَعَثَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِحْرَابًا. ان پر ایسے شخص کو بھیجا ہوں جو لڑائی کا فن خوب جانتا ہو یا جنگ میں شہرۂ آفاق ہو (ایک روایت میں مِحْرَابًا ہے، معنی وہی ہیں)
مَا رَأَيْتُ مِحْرَابًا مِثْلَهُ. میں نے حضرت علیؓ کی طرح کوئی جنگی آدمی نہیں دیکھا (آپ جنگی فنون میں بڑے ماہر ہے، بڑے بڑے پہلوانوں اور بہادروں کو آپ نے نیچا دکھایا، آسانی سے مار لیا)
اُخْرُجُوا إِلَى حَرَائِبِكُمْ. یعنی اپنے مالوں کی طرف نکلو! جن سے زندگی قائم رہتی ہے (آدمی کا گزر اوقات ان پر ہوتا ہے بعضوں نے إِلَى حَرَائِثِكُمْ روایت کیا ہے، اس کا ذکر آگے آتا ہے.)
أَصْحَابُ الْحِرَابِ. ہتھیاروں کی کثرت کرنے والے.
تُرْكَزُ لَهُ الْحَرْبَةُ. آپ کے لئے برچھی گاڑی جاتی. (یعنی سُترہ کے لئے).
وَحَمْنَةُ تُحَارِبُ. اور حمنہ بنت جحشؓ جو ام المومنین حضرت زینبؓ کی بہن تھیں، وہ لڑنے لگیں (یعنی اپنی بہن کی خاطر حضرت عائشہ کو متہم کرنے لگیں، حالانکہ حضرت زینب سے جب آنحضرتؐ نے حضرت عائشہ رضؓ کا حال دریافت کیا تو انھوں نے سوکن ہونے کے باوجود حضرت عائشہ رضؓ کو پاک دامن ہی کہا).
وَأَقْبَحُهَا حَرْبٌ. سب ناموں میں بُرا نام حرب ہے (اس کے معنی جنگ اور فساد کے ہیں اسی طرح مرہ جس کے معنی تلخ کے ہیں اور شیطان کی کنیت بھی ابو مرہ ہے).
رَجُلٌ حَرْبٌ. جنگی بہادر آدمی.
قَوْمٌ حَرْبٌ. لڑنے والے لوگ، یا جن میں آپس میں عداوت اور دشمنی ہو.
أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ. جو کوئی حضرت علی رضؓ اور حضرت فاطمہ رضؓ اور حسنین علیہم السلام سے لڑے، میں اس سے لڑوں گا (تو ان کا دشمن گویا آنحضرتؐ کا دشمن ہے).
كَانَ عَلِيٌّ يُكَسِّرُ الْمَحَارِيبَ إِذَا رَآهَا فِي الْمَسْجِدِ. حضرت علی رضؓ مسجد میں محراب دیکھتے تو اس کو توڑ ڈالتے (مسجد میں محراب بنانا خلاف سنت ہے. اب اکثر لوگوں نے اس کو اختیار کر لیا ہے. الا ماشاءاللہ. ایک جماعت اہل حدیث نے چند مسجدیں مطابق سنت کے بنائی ہیں. جن میں نہ محراب ہے نہ منبر، صرف جمعہ کے دن لکڑی کا منبر رکھا جاتا ہے پھر اٹھا دیا جاتا ہے).
مجمع البحرین میں ہے کہ محراب اس بالاخانہ کو کہتے ہیں جو

Marfat.com

میں بنی اسرائیل کے لوگ بنایا کرتے تھے اور وہ ایک اونچا مقام ہوتا۔ اسی لئے عالی شان محل کو بھی محراب کہتے ہیں اور محراب مسجد کے اس مقام کو بھی کہتے ہیں، جہاں پر امام اکیلا کھڑا ہوتا ہے کیونکہ وہ مقام بہ نسبت اور مقاموں کے زیادہ شاندار اور اشرف ہوتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَذِقْهُ طَعْمَ الْحَرَبِ۔ یا اللہ اس کو لٹ جانے کا مزہ چکھا۔

اَلْمُؤْمِنُ يُصْبِحُ وَيُمْسِيْ عَلٰى ثُكْلٍ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يُصْبِحَ اَوْ يُمْسِيَ عَلٰى حَرَبٍ۔ اگر مومن صبح اور شام اولاد کے مرنے کے غم میں مبتلا ہو۔ تو یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ صبح یا شام کرے، اس حال میں کہ وہ کسی کو لوٹتا ہے (یعنی مسلمان کا مال لوٹتا ہے)

اَشْكُوْا اِلَيْكُمْ دَارًا اَنْفَقْتُ فِيْهَا حَرِيْبَتِيْ وَصَارَ سُكَّانُهَا غَيْرِيْ (میت بزبانِ حال یوں کہتی ہے) دیکھو میرا شکوہ یہ ہے کہ جس گھر میں میں نے اپنا مال لگایا، اب اس میں دوسرے لوگ رہتے ہیں۔

اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ۔ جو کوئی تم سے لڑے میں اس سے لڑوں گا (یہ آپ نے اہلبیت سے فرمایا)

حِرْبَاءُ۔ گرگٹ جو طرح طرح کے رنگ بدلتا ہے۔

حَرْثٌ۔ کھیتی کرنا، مال کمانا، جمع کرنا، کھوج کرنا، ہل چلانا، (...کرنا)

اُحْرُثْ لِدُنْيَاكَ كَاَنَّكَ تَعِيْشُ اَبَدًا وَاعْمَلْ لِاٰخِرَتِكَ كَاَنَّكَ تَمُوْتُ غَدًا۔ دنیا کے کام اس طرح کر جیسے ہمیشہ جئے گا (اس لئے جلدی اور حرص کی کوئی ضرورت نہیں ... نہیں تو کل کر لیں گے) اور آخرت کے کام اس طرح کر جیسے تو ... مرنے والا ہے (تو جلدی جلدی نیک کام کر لینا چاہیے یا اچھی ... دل لگا کر) جیسے دوسری حدیث میں ہے۔ نماز ایسی پڑھ جیسے ... کی آخری نماز رخصت کے وقت پڑھتا ہے یعنی خوب خشوع و خضوع کے ساتھ بعضوں نے کہا، اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کے کام بھی مضبوطی اور استحکام کے ساتھ کر جیسے تو دنیا میں ہمیشہ رہنے والا ہے۔ تاکہ اگر تو مر جائے، تو وہ کام تیری اولاد اور دوسرے مسلمانوں کو فائدہ دے، اور آخرت کے کام اس طرح دل لگا کر حضورِ قلب کے ساتھ کر، جیسے تو کل مرنے والا ہے۔ بہرحال اس حدیث میں دنیا اور آخرت دونوں کی اصلاح کی ترغیب ہے۔ اور اُن بے وقوف کوتہ اندیش لوگوں کا رد ہے جو دنیا کے بڑے بڑے اہم مطالب اور مقاصد کے حاصل کرنے میں یہ سمجھ کر ہمت ہار دیتے ہیں کہ دنیا میں چند روز رہنا ہے۔ بعد از سر من فیکون شد شدہ باشد۔ ارے بیوقوفو! کیا تمہاری قوم اور نسل بھی تمہارے ساتھ ہی فنا ہونے والی ہے اگر تم مر گئے تو تمہاری قوم اور نسل تو اس سے فائدہ اٹھائے گی گویا قومی ہمدردی اور بندگانِ خدا کی خیر خواہی کی عمدہ تعلیم اس حدیث میں کی گئی ہے)

اُحْرُثُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ۔ اس قرآن کو کھودتے رہو۔ (یعنی اس کے مطالب و معانی میں ہمیشہ غور کرتے رہو، ان کی درس و تدریس کرتے رہو)۔

اَصْدَقُ الْاَسْمَاءِ اَلْحَارِثُ۔ سب سے زیادہ سچا نام حارث ہے (کیونکہ حارث کے معنی کمانے والا، اور ہر ایک آدمی کو کمانا ضرور ہے)

اُخْرُجُوْا اِلٰى مَعَايِشِكُمْ وَحَرَائِثِكُمْ۔ اپنے اپنے دھندوں اور کمائیوں کی طرف نکلو، "حرائث" حریثہ کی جمع ہے۔ خطابی نے کہا "حرائث" سے دبلے اونٹ مراد ہیں، ایک روایت میں وَحَرَائِبِكُمْ ہے، جیسے اوپر گزر چکا)

حَرَثْنَاهَا يَوْمَ بَدْرٍ۔ (معاویہ نے انصار سے پوچھا کہ تمہارے پانی لادنے کے اونٹ کہاں گئے؟ مطلب یہ تھا کہ تم کسان لوگ ہو، گویا اُن پر تعریض کی انہوں نے کہا ہم نے بدر کے دن اُن کو دُبلا کر ڈالا" (العلکئے یہ ایسا جواب دیا کہ معاویہ دم بخود رہ گئے، خوب شرمندہ ہوئے کیونکہ بدر کے دن معاویہ کے کئی بزرگ مارے گئے تھے)۔

Marfat.com

وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ حُرَيْثِيَّةٌ۔ آپ ایک چادر اوڑھے تھے
حُرَيْثِيَّةٌ منسوب ہے حریث کی طرف جو ایک شخص کا نام تھا بعضوں
نے خَيْبَرِيَّةٌ جَوْنِيَّةٌ روایت کیا ہے۔ جیسے اوپر گزر چکا)۔
كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
حَرْثٍ۔ میں آنحضرتؐ کے ساتھ ایک کھیت میں جا رہا تھا (امام بخاری
کی روایت میں فِي خَرِبٍ ہے۔ یہ جمع ہے خَرِبَةٌ کی، بمعنی ویرانہ
اور کھنڈر)۔

اِحْتِرَاثٌ۔ کمانا۔

يُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ حَرَّاثٌ۔ اس کا نام حارث ہوگا۔ وہ
کھیتی کرنے والا ہوگا اور اس کا نام منصور بھی ہوگا، یا منصور
اس کی صفت ہے۔ یعنی مدد کیا گیا۔ یہ شخص امام مہدی کا مددگار ہوگا)
حَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ۔ حضرت علیؓ کے رفیقوں میں سے
تھے۔ اور حارث بن سراقہ اور حارث بن قیس صحابی ہیں،
مُحْرِيثٌ۔ ایک پہاڑ کا نام ہے ملک شام میں۔
حَرَجٌ۔ گناہ، تنگی، آنکھ سے کچھ نہ سوجھنا، لپچانا، حرام ہونا
حَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ۔ بنی اسرائیل
سے جو باتیں سنی ہوں ان کو بیان کرو، کچھ حرج نہیں (گو وہ بلا
سند بیان کریں، کیونکہ زمانہ بہت طویل گزرا، ان کے پاس
سند کہاں سے آئی؟ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ان کے جھوٹے
غلط قصے جو قرآن و حدیث کے مخالف ہوں، وہ نقل کرو بعضوں
نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بنی اسرائیل کی روایتیں
اگر نہ بیان کرو تو کچھ جرم نہیں ہے برخلاف قرآن و حدیث نبوی
کے، ان کا بیان کرنا اور دوسروں کو پہنچانا ضروری اور لازم
ہے۔ کیونکہ اس حدیث کے شروع میں یہ ہے "بَلِّغُوا عَنِّي"
یعنی یہ میری باتیں دوسروں کو پہنچا دو)
فَلْيُحَرِّجْ عَلَيْهَا۔ اس سانپ پر تنگی کرے (اس سے
کہدے اب نہ نکلنا، اگر پھر نکلے گا تو ہم تجھ پر حملہ کریں گے اور
تجھ کو قتل کریں گے۔ دوسری روایت میں ہے، اس سے
کہدے میں تجھ کو اس عہد کی قسم دیتا ہوں جو حضرت سلیمانؑ

نے لیا تھا کہ ہم کو ایذا نہ دو، ہمارے سامنے مت آؤ، اگر باوجود
ایسا کہنے کے پھر نکلے تو اس کو مار ڈالو، وہ سانپ ہے یا کافر جن
ہے مسلمان جن نہیں ہے)۔
نوویؒ نے کہا، یوں کہے۔ میں تجھ پر اللہ اور پچھلے دن کی
قسم دے کر تنگی ڈالتا ہوں کہ اب نہ نکلیو، نہ ہم کو ستائیو۔
اِشْهَدْ وَلَا حَرَجَ۔ اب رمی کر لے کچھ حرج نہیں (معلوم ہوا
کہ حج کے ان اعمال میں ترتیب فرض نہیں ہے اور جس نے ترتیب
کو لازم رکھا ہے، وہ کہتا ہے کہ حرج سے مراد گناہ ہے)
كَرِهْتُ أَنْ أُحْرِجَكُمْ۔ مجھ کو یہ برا معلوم ہوا کہ تم کو
سختی اور تنگی میں ڈالوں (ایک روایت میں أُخْرِجَكُمْ ہے
یعنی تمہارا نکالنا مجھ کو برا معلوم ہوا)
أَحْرِجُوا عَلَيْهَا مِنَ التَّحْرِيجِ۔ ان کو خوب تنگ کرو
(کہ مسلمان کو ترک کلام تین دن سے زیادہ درست نہیں ہے
تم نے عبد اللہ بن زبیرؓ سے بات کرنا کیوں چھوڑ دی، اب
یہ اعتراض نہ ہوگا کہ حضرت عائشہؓ نے جان بوجھ کر تین دن سے
زیادہ کیسے چھوڑا؟ کیونکہ حضرت عائشہؓ ان سے ملی نہیں
ملاقات ہونے پر تین دن سے زیادہ ترک کلام اور سلام منع ہے)
أَرَادَ أَنْ لَا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ۔ (آپ نے جو دو نمازوں
کو ملا کر پڑھا) اس سے یہ مطلب تھا کہ اپنی امت پر سختی نہ ہو
(ان کو آسانی ہو جائے، اگر کوئی ضروری کام ہو یا بیماری کا
عذر ہو تو دو نمازوں کو ملا کر پڑھ لیں، افسوس ہے کہ حنفیہ نے
اس آسانی سے فائدہ نہیں اٹھایا، حالانکہ امامیہ نے اپنی کتابوں
میں متواتر روایتوں سے ائمہ اہل بیت علیہم السلام سے جمع
بین الصلوتین نقل کیا ہے اور اہل سنت کی کتابوں میں بھی ابن
عباسؓ سے بصحت منقول ہے۔ باوجود اس کے حضرت اہل بیت
رسالت کے طریق کو نہ لینا اور امام ابو حنیفہؒ کے طریق پر چلے رہنا
ایک عجیب امر ہے)۔
تَتَحَرَّجُ أَنْ تَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔ تم
صفا و مروہ کے بیچ میں پھیرے کرنا برا جانتے تھے (یعنی گناہ

Marfat.com

سمجھتے تھے۔ اس کے رد کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا
لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا۔
تَحَرَّجُوْا۔ پرہیز کرو!
تَحَرَّجُوْا اَنْ يَّاكُلُوْا مَعَهُمْ۔ انھوں نے اپنے اوپر تنگی کی، یتیموں کے ساتھ کھانا کھانا باعث گناہ سمجھا۔ عرب لوگ کہتے ہیں تَحَرَّجَ فُلَانٌ۔ جب وہ کوئی ایسا کام کرے جس کی وجہ سے گناہ اور تنگی سے نکل جائے۔
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحَرِّجُ حَقَّ الضَّعِيْفَيْنِ۔ یا اللہ میں ان دونوں ناتوانوں (عورت اور یتیم) کے حقوق کو حرام کرتا ہوں، (جو کوئی اُن کا حق اڑا لے گا، اس نے حرام کام کیا)۔ عرب لوگ کہتے ہیں:
حَرِّجْ عَلَيَّ ظُلْمَكَ۔ اپنا ظلم مجھ پر حرام کر!
حَرِّجْهَا يَا اَحْرِجْهَا بِتَطْلِيْقَةٍ۔ ایک طلاق دے کر اس عورت کو حرام کر ڈال۔
حَتّٰى تَرَكُوْهُ فِيْ حَرَجَةٍ۔ یہاں تک کہ آپ کو درختوں کے ایک جھنڈ میں چھوڑ دیا۔
نَظَرْتُ اِلٰى اَبِيْ جَهْلٍ فِيْ مِثْلِ الْحَرَجَةِ۔ میں نے ابوجہل کو جھنڈ جھاڑوں کی طرح دیکھا (یہ معاذ بن عمرو کا قول ہے)۔
اِنَّ مَوْضِعَ الْبَيْتِ كَانَ فِيْ حَرَجَةٍ وَّعِضَاهٍ۔ کعبہ کا مقام جھنڈ درختوں اور کانٹے دار جھاڑوں میں تھا۔
لَا حَرَجَ۔ اس کا دل تنگ نہیں ہوتا (عرب لوگ کہتے ہیں، حَرِجَ فُلَانٌ جب کسی کام کے کرنے میں تنگ ہو)۔
وَلَا يَكُوْنُ مِنْكُمْ مُحْرِجُ الْاِمَامِ۔ تم میں کوئی ایسا نہ ہو کہ امام کو اس کام میں پھنسا دے، جس کو وہ برا جانتا ہو (مثلاً لوگوں کی چغلی، اس سے کھائے، وہ چغلی کو سچ سمجھ کر ان پر غصہ کرے)
مَنْ نَزَلَ بِذٰلِكَ الْمَنْزِلِ عِنْدَ الْاِمَامِ فَهُوَ مُحْرِجٌ۔ جو شخص امام کے پاس اس رتبہ کو پہنچ جائے کہ امام اس کی بات سنے، وہی امام کا محرج ہے یعنی اس کو آفت میں ڈالنے والا، گناہ میں پھنسانے والا (اگر وہ جھوٹی شکایت لوگوں کی کرے جیسے کہتے ہیں، ہر کہ شہ آں کند کہ او گوید حیف باشد کہ جز نکو گوید)۔
حُرْجُوْجٌ۔ لمبی اونٹنی یا دبلی اونٹنی یا جاندار۔
قَدِمَ وَفْدُ مَذْحِجٍ عَلٰى حَرَاجِيْجَ۔ مذحج قبیلے کے ایلچی لمبی لمبی اونٹنیوں پر آئے۔
حَرْجَمَةٌ۔ الٹ پلٹ کرنا۔
اِحْرِنْجَامٌ۔ ایک کام کا قصد کر کے پھر اس سے باز آجانا اکٹھا ہونا، ہجوم کرنا۔ عرب لوگ کہتے ہیں:
حَرْجَمْتُ الْاِبِلَ فَاحْرَنْجَمَتْ۔ میں نے اونٹوں کو لوٹایا وہ ایک ایک لوٹ گئے، اکٹھا ہو گئے۔
وَالذِّيْخُ مُحْرَنْجِمًا۔ اس قحط نے بجو تک کو منقبض اور ترش رو کر دیا یعنی ایسا سخت قحط تھا کہ اس کا اثر درندوں تک بھی پہنچا۔
اِنَّ فِيْ بَلَدِنَا حَرَاجِمَةً۔ ہمارے شہر میں چور ہیں۔ ابن اثیر نے کہا یہ غلطی ہے، صحیح جَرَاجِمَةٌ ہے، جیسے اوپر گزر چکا۔
حَرْدٌ۔ قصد کرنا، روکنا، سوراخ کرنا، غصہ ہونا، اکیلا ہونا، بوجھل ہونا۔
فَرُفِعَ لِيْ بَيْتٌ حَرِيْدٌ۔ مجھ کو ایک اکیلا گھر (سب گھروں سے الگ) اٹھا کر بتلا یا گیا۔
حَرِيْدٌ اور وَحِيْدٌ اور فَرِيْدٌ سب کے ایک معنی ہیں یعنی اکیلا، یکہ و تنہا، لوگوں سے الگ۔ عرب لوگ کہتے ہیں:۔
تَحَرَّدَ الْجَمَلُ۔ اونٹ الگ ہو گیا (یعنی دوسرے اونٹوں کے ساتھ نہیں بیٹھا)۔
حَرَدَ عَلٰى قَوْمِهٖ۔ اپنی قوم سے جدا ہو کر چل دیا، اکیلا جا کر اترا۔
وَقَطَعْتُ مَحْرِدَهَا۔ میں نے ایک ٹکڑا اس میں سے کاٹ لیا۔
وَالَّذِيْنَ يَغْضَبُوْنَ لِمَحَارِمِيْ اِذَا اسْتُحِلَّتْ كَالنَّمِرِ

اِذَا حَرِدَتْ (جن لوگوں کو عرش کا سایہ ملے گا، ان میں) وہ لوگ ہیں جو حرام کاموں کے حلال کئے جانے پر ایسے غصے ہوتے ہیں جیسے چیتا غصہ ہوتا ہے (کہتے ہیں چیتے کا غصہ بہت سخت ہوتا ہے یہاں تک کہ اپنے تئیں آپ مار ڈالتا ہے)۔

حَرٌّ۔ گرم ہونا، سخت ہونا، حریرہ پکانا۔

حُرٌّ۔ آزاد۔

تَحْرِیْرٌ۔ آزاد کرنا، صاف خوشنما لکھنا۔

مَنْ فَعَلَ کَذَا فَلَہٗ مِثْلُ مُحَرَّرٍ۔ جو شخص ایسا ایسا کرے اس کو ایک آزاد کئے ہوئے بردے کے برابر ثواب ملے گا۔ (یعنی جتنا ثواب بردے کے آزاد کرنے میں ملتا ہے) عرب لوگ کہتے ہیں:

حَرَّ الْعَبْدُ یَحَرُّ حَرَارًا۔ غلام آزاد ہو گیا۔

فَلَہٗ اَجْرُ مَنِ اشْتَرَی الْمُحَرَّرَ (جو کوئی سورۂ نسا پڑھے) اس کو ایسا ثواب ملے گا جیسے ایک غلام کو خرید کر کے آزاد کر دے۔

فَاَنَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ الْمُحَرَّرُ۔ میں آزاد کیا ہوا ابوہریرہ ہوں۔

شِرَارُکُمُ الَّذِیْنَ لَا یُعْتَقُ مُحَرَّرُهُمْ۔ تم میں برے وہ لوگ ہیں جن کا آزاد کیا ہوا بردہ آزاد نہیں ہوتا (کسی طرح اس کا پیچھا نہیں چھوڑتے، آزاد کر کے پھر اس سے خدمت لیتے ہیں جب وہ الگ ہونا چاہتا ہے تو کہتے ہیں یہ ہمارا غلام ہے (پھر غلامی کا دعویٰ کر بیٹھتے ہیں)

عَاجَنِیْ عَطَاءُ الْمُحَرَّرِیْنَ (عبداللہ بن عمر رضؓ نے معاویہؓ سے کہا) میرا مطلب یہ ہے کہ تم محررین کو ان کی تنخواہ دیدو! (محررین سے مراد وہ لوگ ہیں جو دوسرے ملک والے مسلمان ہو گئے تھے، ان کو موالی بھی کہتے ہیں ان لوگوں کے نام دفتر میں نہیں لکھے جاتے تھے، بلکہ اپنے مالکوں کے ذیل میں یہ تنخواہ پاتے تھے۔ عبداللہ ابن عمر رضؓ نے معاویہ سے سفارش کی کہ ان کی تنخواہیں دلوادو۔ ایسا نہ ہو ان کا دل اسلام سے پھر جائے، اور کہا کہ میں نے آنحضرتؐ کو دیکھا، آپ کے پاس جب کچھ مال آتا، تو پہلے ان لوگوں کو دیتے)

اَوَّلُ مَا جَاءَ بَدَأَ بِالْمُحَرَّرِیْنَ۔ میں نے آنحضرتؐ کو دیکھا، آپ کے پاس جو کچھ مال آتا تو پہلے محررین سے شروع کرتے (ان کو دیتے)۔

کَانَ عَلٰی عَائِشَةَ مُحَرَّرٌ۔ حضرت عائشہ رضؓ پر ایک بردہ آزاد کرنا تھا۔

مَنِ اعْتَبَدَ الْمُحَرَّرَ۔ جو شخص آزاد کئے ہوئے بردے کو پھر غلام بنالے۔

اَفِیْکُمْ عَوْفٌ الَّذِیْ یُقَالُ فِیْهِ لَا حُرَّ بِوَادِیْ عَوْفٍ۔ کیا تمہارے ہی قبیلے میں عوف ہے جس کی نسبت یہ کہا جاتا ہے کہ عوف کی وادی میں کوئی آزاد شخص نہیں ہے (عوف بن محلم بن ذہل بن شیبان ایک شخص تھا عرب میں بڑا صاحب رعب اور صاحب ہمت، جس کو وہ پناہ دیتا، پھر اگر بادشاہ بھی اس کو مانگتا تو وہ نہ دیتا۔ اس کے زمانے میں عرب میں یہ مثل ہو گئی تھی کہ عوف کے ملک میں کوئی آزاد نہیں ہے۔ یعنی جتنے لوگ وہاں رہتے ہیں سب عوف کے لونڈی غلاموں کی طرح ہیں)۔

قَالَ لِلنِّسَاءِ اللَّاتِیْ کُنَّ یَخْرُجْنَ اِلَی الْمَسْجِدِ لَاَرُدَّنَّکُنَّ حَرَائِرَ۔ حضرت عمر رضؓ نے ان عورتوں سے کہا جو مسجد کو جایا کرتیں، میں تم کو آزاد عورتیں بناؤں گا (صاحب نہایہ نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ تم کو گھر میں رہنا لازم کر دونگا کیونکہ پردے کا حکم آزاد عورتوں کے لئے ہوا تھا نہ لونڈیوں کے لئے میں کہتا ہوں پردے کا یہ مطلب کہاں تھا کہ نماز کے لئے مسجد میں نہ جاؤ یا ضرورت سے بازار میں نہ جاؤ۔ آنحضرتؐ کی بیویاں اور صحابیات پردے کا حکم اترنے کے بعد بھی کام کاج کے لئے باہر نکلتیں مسجد میں نماز کے لئے حاضر ہوتیں حضرت عائشہ رضؓ نے تو آنحضرتؐ کے بعد حج کیا اور جنگ جمل میں بصرہ تک تشریف لے گئیں۔ حضرت فاطمہؓ نے آنحضرتؐ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ سے ترکہ طلب کیا، ان سے گفتگو کی، تو حضرت عمر رضؓ کے اس قول کا مطلب یہ ہے یہ عورتیں لونڈیاں تھیں جو بغیر ساتر لباس پہنے مسجدوں میں آتیں آپ نے فرمایا۔ میں تم کو آزاد بناؤں گا یعنی تم کو بھی آزاد عورتوں کی طرح مسجدوں میں ساتر لباس پہن کر آنا ہوگا۔ واللہ اعلم)

Marfat.com

اِنَّہٗ بَاعَ مُعْتَقًا فِي حَرَارٍ۔ حجاج نے ایک بردے کو آزاد ہونے کے بعد بیچا۔ (کعب بن زہیر اپنے قصیدے میں کہتے ہیں:
قَنْوَاءُ فِي حُرَّتَيْهَا لِلْبَصِيْرِ بِهَا
عِتْقٌ مُّبِيْنٌ وَّفِي الْخَدَّيْنِ تَسْهِيْلٌ
یعنی ناک والی اس کے کانوں سے دیکھنے والے کو آزادگی اور شرافت معلوم ہوتی ہے اس کے رخسار جھکے ہوئے ہیں (یعنی برابر نہ کہ پھولے ہوئے)۔ حُرَّتَيْنِ سے دو کان مراد ہیں۔
تَقِيْكِ حَرَّ مَا أَنْتِ فِيْهِ مِنَ الْعَمَلِ یا حَارَّ مَا أَنْتِ فِيْهِ مِنَ الْعَمَلِ (حضرت علی رض نے جناب فاطمہ زہرا رض سے کہا، تم آنحضرت کے پاس جاؤ اور آپ سے ایک غلام مانگو) جو اِن کاموں کی مشقت سے تم کو بچائے یا اس سختی اور محنت کے کاموں سے بچائے جو تم کرتی ہو۔
وَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلّٰى قَارَّهَا۔ (ولید بن عقبہ بن ابی معیط نے جو حضرت عثمان رض کا قریبی رشتہ دار تھا، شراب پی۔ حضرت عثمان رض نے حضرت علی رض سے کہا تم اس کو کوڑے لگاؤ! حضرت علی رض نے جناب امام حسن رض کو حکم دیا کہ ولید کو کوڑے لگاؤ! آپ نے فرمایا) ابھی حضرت جو شخص خلافت کے مزے لوٹتا ہے، اسی کو اس کی سختی بھی اٹھانے دیجئے (یعنی خلافت کی لذت تو حضرت عثمان اٹھائیں اور کوڑے وغیرہ لگانے کو ہم مامور کئے جائیں، یہ کیا بات ان ہی کو لگانے دیجئے۔ حضرت علی رض یہ سنکر خفا ہوئے اور عبداللہ بن جعفر سے کہا، تم ولید کے کوڑے مارو! انہوں نے کوڑے لگائے)۔
حَتّٰى أُذِيْقَ نِسَاءَهٗ مِنَ الْحَرِّ مِثْلَ مَا أَذَاقَ نِسَائِيْ یہاں تک میں اس کی عورتوں کو بھی ویسا ہی نہ جلاؤں (یعنی رنج اور مصیبت نہ دوں) جس طرح اس نے میری عورتوں کو جلایا۔
فِي كُلِّ كَبِدٍ حَرّٰى أَجْرٌ۔ ہر جگر (یعنی کلیجہ) کو ٹھنڈا کرنے میں جس میں گرمی ہو (یعنی پیاس یا زندگی) ثواب ملے گا۔
فِي كُلِّ كَبِدٍ حَارَّةٍ أَجْرٌ۔ (اس کے بھی وہی معنی ہیں)۔
فِي كُلِّ كَبِدٍ حَرّٰى رَطْبَةٍ أَجْرٌ۔ ہر گرم اور تر جگر کو ٹھنڈا کرنے) میں اجر ملے گا (مطلب یہ ہے کہ ہر جانور کو جو زندہ ہو یا پیاسا ہو، پانی پلانے میں ثواب ہے۔ جب جانور پیاسا ہوتا ہے تو جگر میں تری آجاتی ہے۔ بعضوں نے کہا: تری سے زندگی مراد ہے کیونکہ مردے کا جگر خشک ہوتا ہے)۔
إِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّاءِ الْقُرْآنِ یمامہ کی جنگ میں قرآن کے قاریوں کا سخت قتل ہوا (یعنی اس دن بہت سے قرآن کے قاری مارے گئے۔ ایک روایت میں اِسْتَجَرَّ ہے جیم مجمہ سے، یعنی قتل نے بہت سے قاریوں کو لے لیا مطلب وہی ہے کہتے ہیں اس جنگ میں سات سو قاری مارے گئے اور پانچ سو دوسرے لوگ)۔
مَا دَخَلَ جَوْفِيْ مَا يَدْخُلُ جَوْفَ حَرَّانِ كَبِدٍ میرے پیٹ میں وہ نہیں گیا جو گرم کلیجے کے جوف میں جاتا ہے۔
حَرَّانِ بروزن فَعْلَانِ صیغہ مبالغہ ہے حَرٌّ سے اور حَرّٰى اس کا مونث ہے۔
حَمِسَ الْوَغٰى وَاسْتَحَرَّ الْمَوْتُ جنگ سخت ہو گئی اور موت (کا بازار) گرم ہو گیا۔
لَا خَمْسَ إِلَّا جَنْدَلُ الْإِحَرِّيْنَ (معاویہ رض نے جنگ صفین میں اپنے ساتھیوں کی تنخواہوں میں پانچ پانسو کا اضافہ کیا جب جنگ شروع ہوئی تو حضرت علی رض کے ساتھی ان سے کہنے لگے، پانسو وانسو کچھ نہیں ملنے کے، البتہ کالی پتھریلی زمینوں کا پتھر تم کو ملے گا (یعنی ناکام ہو کے مارے جاؤ گے۔ (خطابی نے کہا حبہ عرنی سے روایت ہے کہ، ہم جمل کے دن حضرت علی رض کے ساتھ تھے، آپ نے جتنا مال فوج میں تھا وہ سب تقسیم کر دیا ہم میں سے ہر ایک آدمی کو پانچ پانسو روپے ملے، انہی میں سے ایک شخص صفین کے روز کہنے لگا:
قُلْتُ لِنَفْسِي السُّوْءِ لَا تَفِرِّيْنَ
لَا خَمْسَ إِلَّا جَنْدَلُ الْإِحَرِّيْنَ
میں نے اپنے دل سے کہا، بھاگیو نہیں یہاں پانسو نہیں ہیں البتہ کالی پتھریلی زمینوں کا پتھر ہے)۔
اَلْإِحَرِّيْنَ جمع ہے حَرَّةٌ کی، برخلافِ قیاس جیسے

Marfat.com

ثُبِینَ اور ثُبَیْنَ ثُبَۃٌ اور قُلَۃٌ کی بعضوں نے کہا یہ اَحَرَّۃٌ کی جمع ہے۔

کَانَتْ زِیَادَۃٌ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعِیْ لَا تُفَارِقُنِیْ حَتّٰی ذَھَبَتْ یَوْمَ الْحَرَّۃِ (جابر رضؓ کہتے ہیں) آنحضرتؐ نے (اونٹ کی قیمت میں جو سونا) مجھ کو زیادہ دیا تھا، وہ ہمیشہ (برکت کے لئے) میرے پاس رہتا کبھی جُدا نہ ہوتا۔ مگر حرّہ کے دن وہ میرے پاس سے جاتا رہا (حرّہ مدینہ کی کالی پتھریلی زمین) (یزید ملعون نے مسلم بن عقبہ کے ماتحت ایک فوج کثیر اہلِ مدینہ پر بھیجی تھی، جس میں بہت سے صحابہؓ اور تابعینؒ شہید ہوئے[1] اور حرمِ محترم کی بے حرمتی ہوئی، اسی دن کو حرّہ کا دن کہتے ہیں۔)

فَیَعْمِدُ بِحَدِّہٖ عَلَی الْحَرَّۃِ۔ تلوار کی دھار پتھر پر مار دے (تاکہ اُس کی دھار کند ہو جائے، اور کسی کو اس سے مار نہ سکے۔ یہاں حرّہ سے پتھر مراد ہے)

اَعْجَزْتَ اِلَّا حُرَّ وَجْھِھَا (ایک شخص نے لونڈی کے منہ پر طمانچہ مارا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا) کیا تجھے منہ کے علاوہ اور کہیں مارنا نہیں ہو سکتا۔

حُرُّ الْوَجْہِ۔ چہرے کا سامنے کا رُخ

حُرُّ الدَّارِ۔ مکان کا بالکل درمیانی حصہ یا مکان کا عمدہ مقام۔ (اسی طرح حُرُّ الْاَرْضِ اور حُرُّ الْفَاکِھَۃِ یا حُرُّ الْبَقْلِ یا حُرُّ الطِّیْنِ میوے یا ترکاری یا مٹی کی عمدہ قسم)۔

ثُمَّ یُصِیْبُ شَیْئًا مِّنْ حُرِّ وَجْھِہٖ پھر اُس کے چہرے پر کچھ مار لگائے۔

مَا رَاَیْتُ اَشْبَہَ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ اِلَّا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اَحَرَّ حُسْنًا مِّنْہُ۔ میں نے آنحضرتؐ کے مشابہ امام حسنؓ سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا۔ اتنی بات تھی کہ آنحضرتؐ کا حسن ان سے بھی بڑھ کر تھا۔

ذَرِیْنِیْ وَاَنَا اَحُرُّ لَکَ۔ تو آٹے کو صاف کر دُوں کا بھوسا ہوا میں اُڑا دے) میں تیرے لئے حریرہ بناؤں (حریرہ مشہور غذا ہے جو آٹے اور گھی اور پانی سے بنتا ہے بعضوں نے کہا آٹے اور دودھ سے)۔

اَحَرُوْرِیَّۃٌ اَنْتِ (ایک عورت نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کیا حائضہ عورت نمازوں کی قضا پڑھے؟ انھوں نے فرمایا) تو حروری تو نہیں (حروری ایک گروہ تھا خارجیوں کا جو حروراء میں جمع ہوئے تھے۔ حروراء ایک مقام کا نام ہے کوفہ کے قریب حضرت علی رضؓ نے اُن کو مارا اور قتل کیا ابن اثیر نے کہا خارجیوں کا تشدد اور غلو دین کے بارے میں مشہور ہے[2] حضرت عائشہ رضؓ نے اس عورت کے سوال پر یہ خیال کیا کہ کہیں یہ عورت بھی انہی میں سے نہ ہو)

حَرُوْرٌ۔ شدید گرمی کو بھی کہتے ہیں۔

یُسْتَحَلُّ الْحِرُ وَالْحَرِیْرُ۔ عورت کی فرج اور ریشمی پوشاک حلال کر لی جائے گی۔

(حِرٌ اصل میں حِرْحٌ تھا، جیسے اوپر گزر چکا۔ بعضوں نے اَلْخَزُّ بہ تشدید را پڑھا ہے، وہ صحیح نہیں ہے۔ ایک روایت میں اَلْخَزُّ ہے، وہ ایک ریشمی کپڑا ہے مشہور۔)

فَلْیَتَزَوَّجِ الْحَرَائِرَ۔ آزاد عورتوں سے نکاح کرے (کیونکہ لونڈی اولاد کی تعلیم و تربیت کیا خاک کرے گی، وہ خود بے ادب اور بے تعلیم ہوتی ہے)۔

حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا قُلْتُ وَمَا لَابَتَاھَا قَالَ مَا اَحَاطَتْ بِہِ الْحَرَّتَانِ۔ آنحضرت صلعم نے مدینہ کے دونوں لابوں کے بیچ میں حرم مقرر کیا۔ میں نے پوچھا "لابوں" سے کیا مراد ہے۔ انھوں نے کہا۔ دونوں پتھریلے کنارے (جن میں ایک کو حرّۃ واقم کہتے ہیں، دوسرے کو حرّۃ لیلیٰ)۔

اَفْضَلُ الصَّدَقَۃِ اِبْرَادُ کَبِدٍ حَرّٰی۔ افضل صدقہ یہ ہے کہ گرم کلیجے کو ٹھنڈا کرے (اُس کو پانی پلائے)۔

اَلطِّیْنُ الْحُرُّ یُجْعَلُ عَلٰی دَمِ الْمَیِّتِ الَّذِیْ لَا یَنْقَطِعُ خالص مٹی مُردے کے خون پر رکھی جائے جب کہ وہ بند نہ ہوتا ہو

[1] یہ واقعہ ذی الحجہ ۶۳ھ میں ہوا۔ [2] خارجیوں کا تشدد یہ تھا کہ ذرا ذرا سی باتوں کی بنا پر مسلمانوں پر کفر کا فتویٰ لگا دیتے (باقی حاشیہ صفحہ ۵۱ پر)

Marfat.com

ے بند ہو جائے گا)۔

فقرب الینا حزیرۃ۔ حضرت علی رض ہمارے سامنے
رکھا (مجمع البحرین میں ہے۔ بعضوں نے کہا، حریرہ وہ
گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے بہت سا پانی ڈالکر
انڈی میں آگ پر چڑھا دیں جب وہ پک جائے تو اس پر
چھڑک دیں۔ اگر صرف آٹے ہی کو بنائیں اور اس میں گوشت
تو اس کو عصیدہ کہتے ہیں) (یہ دن خرکا تھا ہم نے کھایا،
عرض کیا۔ امیر المومنین! اب تو خدا وند کریم نے بہت دولت
ہے، اتنی تنگی کی کیا ضرورت ہے؟ فرمایا (عبد اللہ بن ادریس)
نے آنحضرت ص سے سنا آپ فرماتے تھے کہ خلیفہ کو اللہ کے
میں سے صرف دو پیالے لینا درست ہے۔ ایک پیالہ اپنے
انے کے لئے اور دوسرا لوگوں کے سامنے رکھنے کے لئے۔
کل دولت مسلمانوں کے کاموں میں صرف کی جائے۔)

حرز۔ حفاظت کرنا، جوڑنا، جمع کرنا۔

حرز عبادی الی الطور۔ میرے بندوں کو پہاڑ طور
جمع کر۔ (ایک روایت میں فحزب ہے۔ معنی وہی ہیں
سری روایت میں فحوز ہے۔ یعنی ان کو اس رستہ سے
کر طور پہاڑ پر لے جا)۔

اللھم اجعلنا فی حرز حارز۔ یا اللہ ہم کو محفوظ اور مضبوط
میں کر دے (قیاس یہ تھا کہ حرز محرز کہتے، کیونکہ اس کا
ن احرز آیا ہے لیکن حدیث میں یوں ہی مروی ہے۔)

حرز منیع یا حرز حصین یا حرز حریز۔ مضبوط پناہ

ضرت ابو بکر صدیق رض شروع رات میں وتر پڑھ لیتے اور کہتے
حرزت و ابتغی النوافل۔ دوسری روایت میں یوں کہتے
حرزت نھبی و ابتغی النوافل۔ مطلب یہ ہے کہ میں نے اپنا
سرمایہ محفوظ اور اجر حاصل کر لیا (یعنی وتر ادا کر کے) اب
نفل نماز میں چاہتا ہوں (یعنی اگر آنکھ کھلی تو نفل پڑھوں گا۔
یہ ایک مثل ہے جس کو عرب لوگ اس وقت کہتے ہیں۔ جب کوئی شخص
اپنا مطلب حاصل کر کے پھر اور زیادہ کا طلب گار ہو)۔

لا تاخذوا من حزرات اموال الناس شیئا زکوۃ
میں لوگوں کے عمدہ عمدہ چوکے مالوں میں سے کچھ نہ لیا کرو (یہ جمع
ہے حزرۃ یا حرزۃ کی اور مشہور روایت حزرات ہے
بتقدیم زائے معجمہ بر رائے مہملہ)۔

خرجت الی جبل لاحرزہ۔ میں ایک پہاڑ کی طرف
نکلا، اس کو جمع کرنے یا محفوظ کرنے کے لئے (ایک روایت میں
لاحوزہ ہے یہ حیازۃ سے ہے بمعنی جمع کرنا)

حرز الامیین۔ آنحضرت امی لوگوں (یعنی عربوں)
کے پشت پناہ تھے (تاکہ شیطان کے شر سے یا عجمی لوگوں کے حملہ
سے محفوظ رہیں۔ بعضوں نے کہا کہ اللہ کے عذاب سے، کیونکہ
قرآن میں ہے "وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم"

حرز۔ تعویذ کو بھی کہتے ہیں۔

کان لہ حرزا من الشیطان۔ یہ اس کے لئے
شیطان سے محفوظ رکھنے والا ہو گا۔

لا حرزہ من القتل۔ تاکہ میں اسے مارے جانے سے
بچاؤں۔

حرس یا حراسۃ نگہبانی۔ چرانا

حرس۔ ایک مدت دراز تک جینا۔

لا قطع فی حریسۃ الجبل۔ اگر پہاڑ پر کوئی چیز
چھوڑ دی جائے تو اس کے چرانے میں ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔
(کیونکہ پہاڑ کی چیز محفوظ نہیں ہے)۔

(معنو گذشتہ گناہ کا بقایا) ان کا قتل درست جانتے۔ عبد اللہ بن عمر رض نے کہا، خارجی کیا کرتے تھے جو آیتیں کافروں کے باب میں وارد ہیں وہ مسلمانوں پر چسپاں
لگانے ایسے لوگوں سے بچائے رکھے۔ ہمارے زمانہ میں بھی بعضے نام کے اہل حدیث خارجیوں کی روش پر چل رہے ہیں۔ ۱۲ منہ

الف اپنے اضافت کا بدل ہے جیسے یا غلاما یعنی یا غلامی ۱۲ منہ

یعنی سوبار لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر پڑھنا خواہ شروع دن میں پڑھے یا اخیر میں یہ دربے پڑھے یا متفرق طور سے ۱۲ منہ

Marfat.com

مُثُلٍ مِنْ حَرِیْسَۃِ الْجَبَلِ فَقَالَ فِیْھَا غُرْمُ مِثْلِھَا وَ جَلَدَاتٌ نَکَالًا فَاِذَا اٰوَاھَا الْمُرَاحُ فَفِیْھَا الْقَطْعُ۔ آپ سے پوچھا گیا: اگر کوئی پہاڑ کی چیز چرالے؟ آپ نے فرمایا اس کی قیمت کے برابر تاوان دے اور چند کوڑے سزا کے لئے کھائے۔ البتہ اگر وہ چیز اپنے مقام میں لاکر رکھی جائے (مثلاً بکریاں اپنے تھان میں آجائیں) پھر وہاں سے کوئی چرائے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

حَرِیْسَۃ: اس بکری کو کہتے ہیں جو رات کو اپنے تھان کے سوا اور کسی مقام میں رہ جائے یا وہ بکری جو رات کو چرالی جائے اہل عرب کہتے ہیں:

فُلَانٌ یَاْکُلُ الْحَرِسَاتِ۔ یعنی وہ لوگوں کے لوٹ مال چرالیتا ہے۔

اِخْتِرَاسٌ: کسی جانور کا چراگاہ سے چرالینا۔

اِنَّ غِلْمَۃً لِحَاطِبٍ اِخْتَرَسُوْا نَاقَۃَ رَجُلٍ فَانْتَحَرُوْھَا حاطب کے غلاموں نے ایک شخص کی اونٹنی چرالی اور اس کو نحر کر ڈالا

ثَمَنُ الْحَرِیْسَۃِ حَرَامٌ لِعَیْنِھَا۔ چوری کی چیز کی قیمت بالکل حرام ہے (یعنی جیسے چوری کا مال کھانا حرام ہے اسی طرح اس کو بیچ کر اس کی قیمت کھانا بھی حرام ہے)۔

اِنْ کَانَ فِی الْحِرَاسَۃِ۔ اگر فوج کی اس ٹکڑی میں رہے جو دشمن کی نگہبانی کرتی ہے (یعنی لشکر کے آگے رہتی ہے جس کو بھٹ و پہرہ کہتے ہیں۔ پہلے دشمن سے اسی کی مڈبھیڑ ہوتی ہے۔ یہ ٹکڑی مقدمۃ الجیش کا ایک جز ہوتی ہے۔ ساقۃ الجیش پیچھے کی فوج دشمن کے حملے کے وقت مقدمہ والوں کو اور لوٹتے وقت ساقہ والوں کو زیادہ اندیشہ رہتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ امام جس ٹکڑی میں رہنے کا حکم دے اس میں رہے کوئی عذر نہ کرے)۔

وَاَصْدَقُھَا حَارِثٌ۔ سب ناموں میں سچا نام حارث ہے (یعنی کمانے والا، کیونکہ احتراس کے معنی کمائی کے بھی آتے ہیں، مشہور روایت حارث ہے جیسے اوپر گزر چکا)۔

نُصْحًا مِنْ شَعَرٍ کَانَتْ فِیْ یَدِ حَرَسِیٍّ۔ معاویہ نے ایک گچھا بالوں کا لیا جو ان کی محافظ سپاہ (شاہی گارڈ) کے ہاتھ

حَرَسِیٌّ مفرد ہے حُرَّاس اور حَرَس اور اَحْرَا... کا یہ تینوں جمع کے صیغے ہیں، یعنی بادشاہ کے وہ سپاہی جو ا... کی حفاظت کرتے ہیں۔

لَیْتَ رَجُلًا صَالِحًا یَحْرُسُنِیْ۔ کاش کوئی نیک مرد میری نگہبانی کرتا (رات کو میرے چوکی پہرہ پر رہتا) اس حدیث سے خوف کے وقت چوکی پہرہ رکھنے کا جواز نکلتا ہے یہ حدیث اس وقت کی ہے، جب یہ آیت نہیں اتری تھی واللہ یعصمک من الناس کرمانی نے کہا، آپ نے جو چوکی... مقرر کیا، تو یہ توکل کے خلاف نہیں ہے۔ اس لئے کہ توکل اسباب کے قطع کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ اسباب حاصل کر کے مسبب الاسباب پر اعتماد کرنے کا نام ہے)۔

مِنْ حَرَسِ رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ آنحضرتؐ کے چوکیداروں میں سے۔

اَللّٰھُمَّ احْرُسْنِیْ مِنْ حَیْثُ اَحْتَرِسُ وَمِنْ حَیْثُ لَا اَحْتَرِسُ۔ یا اللہ میری حفاظت کر اس جگہ سے جہاں میں حفاظت کر سکتا ہوں اور جہاں سے میں حفاظت نہیں کر سکتا

حَرْشٌ۔ گوہ کا شکار کرنا (وہ اس طرح سے ہوتا ہے کہ گوہ کے سوراخ پر جا کر لکڑی وغیرہ باہر سے مارتے ہیں یا ہاتھ سے پھٹ پھٹ کرتے ہیں۔ وہ سمجھتا ہے کہ سانپ آگیا اور دم باہر نکال سوراخ کے منہ پر آجاتا ہے، اس وقت اس کا سوراخ گرا کر بند کر دیتے ہیں۔ پھر اس کو پکڑ لیتے ہیں)۔

اِنَّ رَجُلًا اَتَاہُ بِضِبَابٍ اِحْتَرَشَھَا۔ ایک شخص آنحضرتؐ کے پاس چند گوہ لایا جن کو اس نے شکار کیا تھا (اصل میں احتراش کے معنی کمانے اور جمع کرنے کے ہیں)

وَتَحْتَرِشُ بِہِ الضِّبَابَ۔ اور کھجور سے گوہ کا شکار ہو... (گوہ کھجور کو پسند کرتا ہے)۔

مَا رَاَیْتُ رَجُلًا یَنْفِرُ مِنَ الْحَرْشِ مِثْلَہٗ۔ میں معاویہ کے مانند کسی کو مکر و فریب سے نفرت کرتے نہیں دیکھا

Marfat.com

نَهٰى عَنِ التَّحْرِيْشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ۔ آنحضرتؐ نے جانوروں
ایک دوسرے پر اُبھارنے سے (ان کو لڑانے سے) منع فرمایا
ے اونٹوں اور ہاتھیوں اور مینڈھوں اور مرغوں اور بٹیروں
وک لڑاتے ہیں یہ حرام ہے باتفاق علماء)۔

اِنِّیْ لَاَسْمَعُ بَیْنَ فَخِذَیْهَا مِنْ شُعْبِهَا مِثْلَ فَحِیْشِ
الْاَفْعٰی. میں اس کی دونوں رانوں کے درمیان اس کی جا
کوٹنے سے ایسی آواز سن رہا تھا جیسے سانپوں کے چلنے سے
ائی دیتی ہے۔

حَرَابِیْشُ جمع حِرْبِیْشَۃٌ کی یہ ایک سانپ ہے بعض نے کہا حربیش ایک پانی کا
وبصورت ہاتھ پنڈے کو حربیش کہتے ہیں۔ محیط میں ہے کہ حربیش
ک کیڑا ہے بہت سے پاؤں والا، وہ اکثر کان میں گھس جاتا
ہے اور پاؤں سے پکڑ لیتا ہے تو چھوڑتا نہیں، جب تک گرم
ے سے داغا نہ جائے میں کہتا ہوں ہندی میں اس کو کنکلا
کنل کیڑا کہتے ہیں۔ اور حربیش بہت کھاؤ اونٹ کو بھی کہتے

وَلٰکِنْ فِی التَّحْرِیْشِ بَیْنَهُمْ (شیطان اس سے
س ہو گیا کہ عرب کے جزیرے میں اس کی پرستش کی جائے۔
لئے کہ توحید لوگوں کے دلوں میں جم گئی) اب یہی کرے گا
ان کو آپس میں ایک دوسرے پر اُبھارے گا لڑائی اور فساد
ائے گا۔ یہ حدیث اُس حدیث کے خلاف نہیں ہے جس میں
مذکور ہے کہ قیامت اُس وقت تک نہیں آئے گی جب تک
الخلصہ کے گرد عرب کی عورتیں پھر چوتڑ مٹکائیں گی۔ یا
اور عزیٰ پھر نہ پوجے جائیں گے، یا میری اُمّت کے چند
لے مشرکوں سے نہ مل جائیں گے، کیونکہ یہ علامات قرب قیامت
یا! اور اس حدیث میں وہ زمانہ مراد ہے جو اس وقت تک
ہونے کا) طیبی نے کہا بُت کا پوجنا گویا شیطان کو پوجنا
کیونکہ وہ اس کے حکم سے کیا جاتا ہے)۔

فَذَهَبْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
مُحَرِّشًا عَلٰی فَاطِمَۃَ. حضرت علی رضؓ کہتے ہیں (جب حضرت
فاطمہ نے آنحضرتؐ سے پہلے احرام کھول ڈالا) تو میں آنحضرتؐ
کے پاس گیا اس نیت سے (کہ ان کی شکایت کر کے) آنحضرتؐ
کا غصہ ان پر کراؤں۔

اِنَّ رَجُلًا اَخَذَ مِنْ رَجُلٍ اٰخَرَ دَنَانِیْرَ حُرْشًا۔ ایک شخص نے دوسرے
شخص سے نئی اشرفیاں لیں جن پر سکوں کے حرفوں کی سختی تھی
اَحْرَشْ کی جمع ہے بہ معنی سخت اور کھردرا۔

فَمَا جَاءَ اَبِیْ حَرَّشَہٗ عَلَیَّ۔ جب میرا باپ آیا تو اس کو مجھ پر
غصہ دلایا۔

حَرْشَفٌ۔ چھوٹی مچھلیاں اور چھوٹی چڑیاں اور ناتواں اور
بوڑھے پیدلوں کی جماعت۔

اِحْرِنْشَافٌ۔ تیار ہونا
حُرْشُفٌ۔ سخت زمین
اَرٰی کُتَیْبَۃً حَرْشَفًا۔ میں چھوٹے چھوٹے کمزور
پیدلوں کا ایک گروہ دیکھتا ہوں۔

حَرْصٌ۔ پھاڑ ڈالنا، پوست نکالنا۔
حِرْصٌ۔ ریجھ جانا، طمع کرنا۔
تَحْرِیْصٌ۔ اُبھارنا، طمع دلانا۔ جیسے تَرْغِیْبٌ رغبت
دلانا، اُبھارنا۔

اَلْحَارِصَۃُ۔ وہ زخم جس سے کھال چِر جائے (اہل عرب
کہتے ہیں:
حَرَصَ الْقَصَّارُ الثَّوْبَ۔ دھوبی نے پیچ پیچ کر کپڑا پھاڑ ڈالا

اِحْرِصْ عَلٰی مَا یَنْفَعُکَ۔ جو کام تجھ کو مفید ہو خواہ
دنیا میں خواہ آخرت میں اور اس میں کسی ضرر کا اندیشہ نہ ہو)
اس کی حرص کر (یہ حدیث علم اخلاق کا ایک مجموعہ ہے۔ حاصل
علم اخلاق کا یہی ہے کہ انسان اپنی زندگی عیش اور راحت سے
گزارے، اس کی عمدہ تدبیر یہی ہے کہ ہر ایک کام سوچ کر کرے
جس کام میں دنیا یا آخرت یا دونوں کا نقصان ہو یا نقصان
ہونے کا خطرہ ہو اس سے باز رہے اور جس کام میں کوئی ضرر کا
خطرہ نہ ہو بلکہ اس سے فائدہ متصور ہو، اس کو بجا لائے۔ رات دن

Marfat.com

ایسے ہی کاموں میں مصروف رہے)۔

حَرِيصٌ۔ لالچی اور بخیل (اس کی جمع حُرَّاصٌ اور حُرَصَاءُ اور حِرَاصٌ آئی ہے۔)

وَيُتْرَكُ لِلْحَارِصِ كَذَا۔ حارص کے لئے اتنا میوہ چھوڑ دیا جائے۔ (یہاں حارص سے باغ کا نگہبان مراد ہے۔ یعنی حَارِصٌ كَذَا في مجمع البحرين[1]

سَتَحْرِصُونَ۔ تم عنقریب حرص کروگے (کرمانی نے کہا بکسرہ را بھی ہو سکتا ہے، یعنی باب ضرب یضرب اور سمع یسمع دونوں سے آیا ہے۔)

حَرَضٌ۔ جسم بگڑ جانا، عقل جاتی رہنا، بے طاقت ہو جانا، رنج اور بیماری کا بُرا اثر ہو جانا۔

مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَمْرَضُ مَرَضًا حَتَّى يُحْرِضَهُ۔ کوئی مسلمان ایسا نہیں، جو بیمار ہو ایسی بیماری کہ اس کو دبلا کر دے اس کا جسم گلا ڈالے؛ عرب لوگ کہتے ہیں:

أَحْرَضَهُ الْمَرَضُ۔ بیماری نے اس کو گلا ڈالا، ناتوان کر دیا

فَهُوَ حَرَضٌ یا حَارِضٌ۔ وہ بالکل گل گیا ہے (مرنے کے قریب ہو گیا ہے)۔

رَأَيْتُ مُحَلَّمَ بْنَ جَثَّامَةَ فِي الْمَنَامِ فَقُلْتُ كَيْفَ أَنْتُمْ فَقَالَ بِخَيْرٍ وَجَدْنَا رَبًّا رَحِيمًا غَفَرَ لَنَا فَقُلْتُ لِكُلِّكُمْ فَقَالَ لِكُلِّنَا غَيْرِ الْأَحْرَاضِ۔ (عوف بن مالک نے کہا) میں نے محلم بن جثامہ کو خواب میں دیکھا، اُن سے پوچھا تم کیسے ہو؟ انھوں نے جواب دیا اچھے ہیں خیریت سے اور ہم نے اپنے پروردگار کو بڑا مہربان پایا، اس نے ہمارے گناہوں کو بخش دیا۔ میں نے کہا، کیا تم سب بخش دیئے گئے؟ انھوں نے کہا ہاں، ہم سب بخشے گئے مگر وہ لوگ جو احراض تھے (میں نے کہا احراض کون لوگ؟) انھوں نے کہا جن کی طرف لوگ انگلیاں اُٹھاتے تھے یعنی بُرائی اور بدکاری، ایذا رسانی، فسق و فجور میں مشہور تھے یا جو بے دھڑک گناہ کیا کرتے تھے۔ انھوں نے اپنے تئیں تباہ کر ڈالا یا جن کے اعتقاد میں خلل تھا یعنی بد مذہب مثلاً رافضی خارجی اور معتزلی وغیرہ)

وَالْأَخِرِيْضِ۔ اور احریض میں، یعنی کسم میں۔

حُرُضٌ۔ ایک وادی کا نام ہے اُحد پہاڑ کے پاس یا اشنان (مجمع البحرین میں ہے کہ حُرُضٌ یا مُحْرُضٌ اشنان کو کہتے ہیں چونکہ وہ میل نکال ڈالتی ہے اس کو ہلاک کر دیتی ہے)

حُرَاضٌ۔ ایک مقام کا نام ہے مکہ کے قریب۔ کہتے ہیں "عزّیٰ" بُت وہیں تھا۔

حَارِضٌ عَلَى الْأَمْرِ۔ ہمیشہ اس کام کو کرتا رہا (جیسے وَاكِبٌ اور وَاظِبٌ سب کے ایک معنی ہیں۔)

حَرْفٌ۔ پھیرنا، موڑنا، کمانا، کنارہ۔

تَحْرِيفٌ۔ کلام کو بگاڑنا، بے ٹھکانے کر دینا۔

نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ كُلُّهَا كَافٍ شَافٍ۔ قرآن عرب کی سات لغتوں پر اُترا ہے، جس لغت میں پڑھے وہ کافی ہے اور شافی (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہر لفظ میں سات لغتیں ہیں، بلکہ مطلب یہ ہے کہ ساتوں قبیلوں کے محاورات کے موافق اُترا ہے۔ کہیں قریش کا محاورہ ہے کہیں ہذیل کا، کہیں ہوازن کا، کہیں یمن کا، اور بعضے لفظوں میں سات طرح کی قراٗتیں بھی ہیں، بلکہ دس طرح کی بھی، جیسے مالک یوم الدین اور عبد الطاغوت میں بعضوں نے کہا سات حرفوں سے ساتوں مشہور قراٗتیں مراد ہیں۔ مگر یہ قول صحیح نہیں ہے۔ ابن مسعودؓ نے کہا۔ سات حرفوں سے یہ مراد ہے کہ ایک لفظ کی جگہ اُس کا مترادف دوسرا لفظ رکھ دے جیسے کوئی اَقْبِلْ کہے یا هَلُمَّ یا تَعَالَ سب کے ایک معنی ہیں۔)

أَهْلُ الْكِتَابِ لَا يَأْتُونَ النِّسَاءَ إِلَّا عَلَى حَرْفٍ۔ اہل کتاب ہمیشہ ایک ہی کروٹ پر صحبت کرتے ہیں۔

حَرْفٌ کہتے ہیں دُبلی اونٹنی کو بھی، کیوں کہ لاغری کی وجہ سے حرفِ تہجی کی طرح ہوتی ہے۔

[1] حارص، بہ معنی نگہبان میں نے لغت کی کتابوں میں نہیں پایا۔ صرف صاحبِ مجمع البحرین نے یہ ذکر کیا ہے۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

اِنَّ حِرْفَتِيْ لَمْ تَكُنْ تَعْجِزُ عَنْ مَؤُوْنَةِ اَهْلِيْ وَشُغِلْتُ بِاَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَسَيَاْكُلُ اٰلُ اَبِيْ بَكْرٍ مِنْ هٰذَا وَيَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِيْنَ (حضرت ابوبکر صدیق رضؓ جب خلیفہ ہوئے تو کہنے لگے کہ میرے قوم والے جانتے ہیں) میرا جو پیشہ تھا، اس کی کمائی میرے گھر والوں کو کافی تھی (اچھی طرح میری گزر ہوتی تھی) اب میں مسلمانوں کے کام میں لگا دیا گیا (لوگوں نے مجھ کو خلیفہ بنایا) تو ابوبکر کی آل اولاد اب اسی مال میں سے (یعنی بیت المال میں سے) کھائے گی اور ابوبکر مسلمانوں کی خدمت کرے گا! (عرب لوگ کہتے ہیں:

هُوَ يَحْتَرِفُ لِعِيَالِهٖ وَيَحْرِفُ. وہ اپنے بال بچوں کے لئے کماتا ہے بعضوں نے کہا وَيَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِيْنَ سے یہ مراد ہے کہ وہ مسلمانوں کے فائدے کے لئے تجارت بھی کریں گے (یعنی بیت المال سے جو روپیہ میں اپنے اور گھر والوں کے ضروری خرچ کے لئے لوں گا، اتنا ہی یا اس سے زیادہ تجارت کرکے اس میں پھر داخل کردوں گا۔ یہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی کمال عنایت اور شفقت تھی مسلمانوں پر ورنہ حاکم پر تجارت کرنا کچھ واجب نہیں ہے۔ اِس قول سے یہ بھی نکلتا ہے کہ جو کوئی کسی مال کا اہتمام اور بندوبست کرتا ہو، وہ ضرورت کے موافق اپنے اخراجات کے لئے اس میں سے لے سکتا ہے، بشرطیکہ حاکم بالادست نے اس کی اُجرت مقرر نہ کردی ہو، ورنہ اس سے زیادہ لینا حرام ہوگا۔)

اَخَوَانِ يَحْتَرِفُ اَحَدُهُمَا وَالْاٰخَرُ يَتَعَلَّمُ۔ دو بھائی تھے، ان میں سے ایک محنت کرکے روٹی کماتا اور دوسرا طالب علم تھا علم حاصل کرتا تھا۔

لَحِرْفَةُ اَحَدِهِمْ اَشَدُّ عَلَيَّ مِنْ عَيْلَتِهٖ۔ ایک شخص کو پیشہ سکھلا کر روٹی کمانے کے لائق کر دینا مجھ کو دشوار معلوم ہوتا ہے بہ نسبت اس کے کہ مفلس کو کچھ دے کر مالدار بنا دینا بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ ان کا پیشہ ور ہونا میرے دل پر ان کی محتاجی سے زیادہ گراں ہے۔ کیونکہ محتاجی تو دم بھر میں رفع ہو سکتی ہے لیکن کیا جب آدمی پیشہ ور نہ ہوا تو جتنا اس کو دے گا وہ کھا کر اس کو بھی اڑا دے گا۔ پھر محتاج کا محتاج، اسی واسطے عقلمند وہ شخص نہیں ہے جو اپنی اولاد کے لئے مال متاع بہت سا چھوڑ جائے، بلکہ عقلمند وہ ہے جو ان کو اچھے ہنر اور اچھے پیشے سکھا کر روٹی کمانے کے لائق کر جائے۔ بعضوں نے لَحُرْفَةُ اَحَدِكُمْ بضمہ حا پڑھا ہے، یعنی تم میں سے ایک کا محروم ہونا اس کی مفلسی سے بڑھ کر مجھ پر شاق ہے)

اِنِّيْ لَاَرَى الرَّجُلَ يُعْجِبُنِيْ فَاَقُوْلُ هَلْ لَهٗ حِرْفَةٌ فَاِنْ قَالُوْا لَا سَقَطَ مِنْ عَيْنِيْ۔ میں ایک شخص کو دیکھ کر پسند کرتا ہوں (اس کی صورت سیرت اچھی معلوم ہوتی ہے) پھر میں پوچھتا ہوں، یہ کیا پیشہ (دھندا) کرتا ہے؟ اگر لوگ کہتے ہیں کوئی پیشہ نہیں کرتا تو وہ میری نظر سے گر جاتا ہے (میری نظروں میں حقیر ہو جاتا ہے، اس لئے کہ جب کوئی پیشہ نہیں کرتا تو لامحالہ دوسروں کا دست نگر ہوگا، ان سے سوال کرے گا اور اس سے بڑھ کر دنیا میں کوئی ذلت نہیں ہے) افسوس ہمارے زمانہ میں لوگوں نے یہ چال اختیار کی ہے کہ مولوی، مُلّا درویش، پیرشاہ صاحب بن جاتے ہیں اور حلال کا کوئی پیشہ نہیں سیکھتے، اب مریدوں اور شاگردوں کی روٹیوں پر ان کا گزر ہوتا ہے، وہ ان کی خاطر سے نہ حق بات کہہ سکتے ہیں نہ بُری باتوں پر ان کو ملامت کر سکتے ہیں۔ لیجئے دنیا اور آخرت دونوں تباہ۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ مولوی اور درویش وہی قابلِ عزت اور عظمت ہیں جو محنت کرکے اپنی روٹی کماتے ہیں اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں خالص خدا کی رضامندی کے لئے مصروف رہتے ہیں، نہ ان کو کسی بادشاہ یا امیر کی پرواہ ہے نہ کسی مرید اور شاگرد کی تلاش ہے۔

مُحَارَفٌ وہ شخص جو بے ہنر ہو اس کو روٹی نہ ملے یا جو روٹی کمانے کے لئے کوشش نہ کرتا ہو (عرب لوگ کہتے ہیں: حُوْرِفَ كَسْبُ فُلَانٍ۔ فلاں شخص کو معاش کی بڑی تنگی ہے۔

سُلِّطَ عَلَيْهِمْ مَوْتُ طَاعُوْنٍ ذَفِيْفٍ يُحَرِّفُ الْقُلُوْبَ ان پر برباد کرنے والے طاعون کی موت ڈالی گئی جو دلوں کو پھیر دیتا ہے[1]

[1] اس کے ڈر سے دل ٹھکانے پر نہیں رہتا۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

(ایک روایت میں یَحْرِفُ الْقُلُوْبَ ہے یا یَحُوْفُ الْقُلُوْبَ ہے اس کا ذکر آگے آئے گا۔)

اٰمَنْتُ بِمُحَرِّفِ الْقُلُوْبِ۔ میں اس خدا پر ایمان لایا جو دلوں کو پھیرنے والا جھکانے والا ہے۔

وَ وَصَفَ سُفْیَانُ بِکَفِّہٖ فَحَرَّفَہَا۔ سفیان نے اپنی کف کو جھکا کر بتایا۔

قَالَ بِیَدِہٖ فَحَرَّفَہَا۔ ہاتھ سے اشارہ کیا، اس کو ترچھا کیا (یہ قتل کا اشارہ تھا)۔

مَوْتُ الْمُؤْمِنِ بِعَرَقِ الْجَبِیْنِ فَیُحَارَفُ عِنْدَ الْمَوْتِ بِہَا فَتَکُوْنُ کَفَّارَۃً لِّذُنُوْبِہٖ۔ مومن کی موت پیشانی پر پسینہ آنے سے ہو جاتی ہے، اس سے اس کی آزمائش ہوتی ہے (یا اُس سے اس پر سختی ہوتی ہے) تو اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ (اصل میں مُحَارَفَۃ کہتے ہیں مِحراف سے زخم کا عمق ناپنے کو مِحراف وہ سلائی جو زخم کے اندر ڈال کر دیکھتے ہیں)۔

اِنَّ الْعَبْدَ لَیُحَارَفُ عَلٰی عَمَلِہِ الْخَیْرِ وَ الشَّرِّ۔ بندے کو اس کے عمل کے موافق اچھا یا بُرا بدلہ ملتا ہے، عرب لوگ کہتے ہیں:

لَا تُحَارِفْ اَخَاکَ بِالسُّوْءِ۔ اپنے بھائی کو بُرا بدلہ مت دے، اور:

اَحْرَفَ الرَّجُلُ۔ اُس مرد نے بدلہ لیا۔

ہُمَا فِیْ حَرْفِ جَہَنَّمَ۔ وہ دونوں دوزخ کے کنارے پر ہیں (اب گرے، اب گرے) ایک روایت میں فِیْ جُرُفِ جَہَنَّمَ ہے معنی وہی ہیں۔

فَنَنْحَرِفُ عَنْہَا۔ ہم ان تہچوں (کھڈیوں) پر سے مڑ جاتے (تاکہ قبلے کی طرف منہ اور پیٹھ نہ ہو) بعضوں نے ترجمہ کیا ہے ہم ان پاخانوں سے مڑ جاتے یعنی ان میں پاخانہ نہ پھرتے، باہر رہ کر پھر لیتے۔

ثُمَّ انْحَرَفَ۔ پھر آپ پھر گئے، مڑے لوٹنے کے لئے

تَشَکَّی الْمُحْتَرِفُ فَقَالَ لَعَلَّکَ تُرْزَقُ بِہٖ۔ جو بھائی کمائی کرتا تھا اُس نے شکایت کی (کہ میرا دوسرا بھائی کچھ نہیں کماتا، بیٹھے بیٹھے بے محنت روٹی توڑتا ہے) آنحضرت نے فرمایا، شاید تجھ کو اسی کے طفیل سے رزق ملتا ہو۔

اَلْاَذَانُ وَ الْاِقَامَۃُ خَمْسَۃٌ وَّ ثَلٰثُوْنَ حَرْفًا۔ اذان اور اقامت دونوں کو ملا کر پینتیس ۳۵ کلمے ہیں (یعنی ۳۵ جملے) مجمع البحرین میں ہے کہ امامیہ نے یہ حدیث روایت کی ہے:

سُئِلَ اَنَّہُمْ یَقُوْلُوْنَ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی سَبْعَۃِ اَحْرُفٍ فَقَالَ کَذَبَ اَعْدَاءُ اللّٰہِ وَ لٰکِنَّہٗ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی حَرْفٍ وَّاحِدٍ۔ یعنی آپ سے پوچھا گیا، لوگ کہتے ہیں قرآن سات حرفوں پر اُترا ہے، فرمایا اللہ کے دشمن جھوٹ کہتے ہیں قرآن ایک ہی حرف پر اُترا ہے، دوسری میں اتنا زیادہ ہے کہ اختلاف راویوں کے سبب سے پیدا ہوا ہے۔)

تَحْرِیْفَ الْغَالِیْنَ۔ غلو کرنے والوں کی تحریف کو (غالی وہی شخص ہے جو دین کی باتوں میں حد شرع سے آگے بڑھ جائے تو بدعتی لوگ غالی ہیں یعنی اللہ کی کتاب اور حدیث رسول اللہ میں معنی مقصود سے بڑھ جاتے ہیں یہی گویا تحریف ہے۔)

مُحَارَفٌ۔ وہ شخص جو کسب نہ کرے، اس کی ضد مبارک ہے، حدیث میں ہے:

لَا تَشْتَرِ مِنْ مُحَارَفٍ فَاِنَّ صَفْقَتَہٗ لَا بَرَکَۃَ فِیْہَا۔ محارف سے کچھ مول نہ لے، اس کے معاملہ میں برکت نہ ہوگی

حَرِیْفٌ وہ شخص جو ہم پیشہ ہو یا معاملہ کرے۔

دُلَّنِیْ عَلٰی حَرِیْفٍ یَشْتَرِیْ لِیْ مَتَاعًا وَّ یَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِیْنَ۔ ایک معاملہ کرنے والا (یعنی جس کو خرید و فروخت میں دخل ہو) مجھ کو بتلا دے وہ میرے لئے سامان خریدے اور مسلمانوں کے لئے کمائی کرے۔

حَرْقٌ۔ رگڑنا۔ گھسنا۔ جلنا۔ جلانا۔

تَحْرِیْقٌ اور اِحْرَاقٌ۔ جلانا۔

تَحَرُّقٌ اور اِحْتِرَاقٌ۔ جل جانا۔

حَرَّقَ نَخْلَ بَنِی النَّضِیْرِ۔ آپ نے بنی نضیر یہودیوں

Marfat.com

کھجور کے درخت جلا دیئے۔

اَحْرَقَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ مسلمانوں کو جلا دیا تباہ کر دیا۔

ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ حَرَقُ النَّارِ۔ مسلمان کی گمی ہوئی چیز آگ کا شعلہ ہے (یعنی اگر کوئی مسلمان کی گمی ہوئی چیز اس نیت سے لیلے کہ اس کا مالک نہ پائے تو وہ اُس کو دوزخ میں لے جائے گی)

اَلْحَرَقُ وَالْغَرَقُ وَالشَّرَقُ شَهَادَةٌ۔ جل جانا اور ڈوب جانا اور اچھو ہو کر مرنا شہادت ہے (یعنی شہادت کا ثواب ان موتوں میں ملے گا)۔

اَلْحَرِقُ شَهِيْدٌ۔ آگ میں جل کر مرنے والا شہید ہے (ایک روایت میں اَلْحَرِيْقُ شَهِيْدٌ ہے معنی وہی ہیں)۔

اِحْتَرَقْتُ۔ میں جل گیا یعنی تباہ ہو گیا۔ یہ اُس شخص نے کہا تھا جس نے اپنی عورت سے ظہار کیا تھا اور یہی کلمہ اس شخص نے بھی کہا تھا جس نے رمضان میں دن کو عمداً جماع کیا تھا)۔

اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنْ اُحْرِقَ قُرَيْشًا۔ میرے پاس وحی آئی کہ قریش کے لوگوں کو تباہ کروں۔

فَلَمْ يَزَلْ يُحَرِّقُ اَعْضَاءَهُمْ حَتّٰى اَدْخَلَهُمْ مِنَ الْبَابِ الَّذِيْ خَرَجُوْا مِنْهُ۔ ان کے اعضاء برابر جلاتے رہے یہاں تک کہ اسی دروازے میں داخل کر دیا جہاں سے وہ نکلے تھے۔

اِنَّهُ نَهٰى عَنْ حَرْقِ النَّوَاةِ۔ آپ نے کھجور کی گٹھلی کو آگ سے جلانے سے منع فرمایا (گویا کھجور کی عظمت اور قدر کرنے کا حکم دیا یا اس وجہ سے کہ وہ گھر کے پلے ہوئے جانوروں کی خوراک ہے بھیڑ، بکری اور اونٹ وغیرہ کی) (ایک قرأت یوں بھی ہے لَنَحْرِقَنَّهٗ یعنی ہم اس گوسالہ کو گھس ڈالیں گے (سوہان سے رگڑ کر ریزہ ریزہ کر دیں گے) مشہور قرأت لَنُحَرِّقَنَّهٗ ہے یعنی اس کو جلا ڈالیں گے)

شَرِبَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاءَ الْمُحْرَقَ مِنَ الْخَاصِرَةِ۔ آں حضرت صلعم نے کمر کے درد کی وجہ سے جوش کیا ہوا پانی پیا۔

خَيْرُ النِّسَاءِ الْحَارِقَةُ۔ بہتر عورت وہ ہے جس کی فرج تنگ ہو یا پُر شہوت ہو۔ شہوت کی وجہ سے اپنے دانت پیس رہی ہو۔

عَلَيْكُمْ مِنَ النِّسَاءِ بِالْحَارِقَةِ۔ تم ایسی عورت کرو جس کی فرج تنگ ہو یا جو شہوت کے غلبہ سے دانت کو دانت پر رگڑ رہی ہو (مجمع میں ہے کہ حارقہ وہ عورت جو جماع کرتے وقت کروٹ سے لیٹتی ہے۔ سیوطی نے ابن جوزی سے ایسا ہی نقل کیا ہے یعنی عورتوں سے کروٹ سے جماع کرو)

حَرِيْقَةٌ۔ پانی کو جوش کر کے اس پر آٹا چھڑک کر بناتے ہیں۔

وَجَدْتُهَا حَارِقَةً طَارِقَةً فَائِقَةً۔ میں نے اس کو پر شہوت یا تنگ فرج رات کو آنے والی اچھی اور بہتر پایا۔

يَحْرِقُوْنَ اَنْيَابَهُمْ غَيْظًا وَحَنَقًا۔ اپنے دانتوں کو غصے اور کینے سے پیستے ہیں۔

دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ حَرْقَانِيَّةٌ۔ آں حضرتؐ جب مکہ میں داخل ہوئے (یعنی فتح مکہ کے روز) تو آپؐ ایک کالا جیسے آگ میں جلا ہوا عمامہ باندھے ہوئے تھے (زمخشری نے کہا حرقانی منسوب ہے حَرَقٌ کی طرف، جس کے معنی جلنے کے ہیں۔ اس میں الف اور نون زیادہ کر دیا۔ اور حَرْقٌ اور حَرَقٌ دونوں جلنے کے معنی میں آتے ہیں۔ لیکن وہ حَرَقٌ جس کے معنی سوراخ کے ہیں جو کپڑے کے پھٹنے سے پڑ جاتا ہے، وہ بفتحہ را ہے۔ محیط میں ہے کہ حَرْقٌ اُس سوراخ کو کہتے ہیں جو جلنے سے کپڑے میں پڑ جاتا ہے اور حَرَقٌ وہ سوراخ جو جلنے سے یا کپڑے کو پھٹنے سے پڑ جائے)۔

اَمَّا عَدِيُّ بْنُ اَرْطَاةَ فَقَدْ غَرَّنِيْ بِعِمَامَتِهِ الْحَرْقَانِيَّةِ السَّوْدَاءِ (حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے فرمایا) عدی بن ارطاۃ نے تو مجھ کو اپنے جلے ہوئے کالے عمامہ سے دھوکا دیا (میں اس کو ایک اچھا آدمی سمجھا)۔

لَوْ جُعِلَ الْقُرْاٰنُ فِيْ اِهَابٍ مَا احْتَرَقَ۔ اگر قرآن ایک کھال میں رکھا جائے تو وہ کھال نہیں جلے گی (مطلب یہ ہے کہ حافظ قرآن دوزخ کی آگ سے محفوظ رہے گا۔ بعض نے کہا کہ یہ ایک معجزہ تھا جو آپؐ کے زمانہ تک رہا)

اَمَرَ اَنْ يُحَرَّقَ بِمَا سِوَاهُ فِيْ كُلِّ صَحِيْفَةٍ اَوْ مُصْحَفٍ۔ (حضرت عثمانؓ جب قرآن لکھوانے سے فارغ ہوئے) تو اس کے علاوہ جن جن ورقوں یا کتابوں میں قرآن لکھا ہوا تھا،

Marfat.com

اس کے جلا ڈالنے کا حکم دیا (ایک روایت میں مُخَرِّق ہے بجائے مُحَرِّق
یعنی چاک کر ڈالنے کا) مترجم:- آگ میں جلا دینا یا چاک کر کے اس
کو ایک پاک مقام میں دفن کر دینا قرآن کے آداب کے خلاف نہیں
ہے جیسے اہلِ تشیّع نے سمجھا ہے اور اس وجہ سے حضرت عثمانؓ پر
طعن کیا ہے۔ انھوں نے تو بہ نیتِ خیر یہ کام کرایا جس کا اجرِ عظیم
اُن کو ملے گا۔ اس لئے کہ اگر حضرت عثمان رضؓ ان صحیفوں کو بھی رہنے
دیتے تو رفتہ رفتہ قرآن کے مختلف نسخے پھیل جاتے اور توراۃ اور
انجیل کی طرح قرآن کا بھی حال ہو جاتا۔

حُرَقَاتٌ۔ ایک قبیلہ کا نام ہے۔

أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْحَرَقِ۔[۱] میں آگ میں جل جانے سے تیری
پناہ لیتا ہوں۔

أَحْرِقْهُمَا۔ (ایک شخص کُسم میں رنگے ہوئے دو کپڑے پہن کر
آیا تو آپؐ نے فرمایا) ان کو جلا ڈال (آپؐ کا مطلب یہ تھا کہ ان
کو بیچ ڈال یا کسی کو ہبہ کر دے کیونکہ مال کو ضائع اور برباد کرنے سے
آپؐ نے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ دوسری روایت میں اس طرح ہے
کہ اس شخص نے ان کپڑوں کو تنور میں جھونک دیا۔ اس وقت آپؐ نے
انکار فرمایا اور کہا تو نے کسی اور کو یہ کپڑے کیوں نہ پہنا دیئے)۔

حَرِّقُوْا مَتَاعَ الْغَالِّ۔ جو کوئی مالِ غنیمت میں چوری کرے
اس کا مال جلا دو (یہ تعزیر بالمال کی اصل ہے اور حنفیہ نے اس
کا انکار کیا ہے)۔

حُرَاقَةٌ۔ وہ چیز جس میں چقماق سے آگ نکالنے کے وقت
آگ گرتی ہے (مثلاً روئی، سَن وغیرہ)

إِنَّ عَلِيًّا حَرَّقَ قَوْمًا ارْتَدُّوْا عَنِ الْإِسْلَامِ۔ جناب
امیر المومنین علی مرتضیٰ رضؓ نے اُن لوگوں کو جلا دیا جو اسلام سے پھر گئے
تھے (اسی طرح ان لوگوں کو جنھوں نے لواطت کی تھی) حالانکہ آگ
سے عذاب دینا منع ہے مگر حضرت علی رضؓ نے تعزیر اور تنبیہ اور دوسروں
کو زجر اور عبرت دلانے کے لئے ایسا حکم دیا جو خلیفہ کے لئے جائز

ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ یہ کمبخت لوگ سبائی تھے جو عبداللہ بن سبا یہودی
کے بہکانے سے حضرت علی رضؓ کو خدا سمجھتے تھے۔ معاذ اللہ۔
کہتے ہیں کہ جب حضرت علی رضؓ نے ان کو جلانا شروع کیا تو
کہنے لگے، اب تو ہمیں یقین ہو گیا کہ آپ خدا ہیں کیونکہ آگ
کا عذاب خدا ہی دیتا ہے۔

حَرِيْقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيْرٌ۔ بویرہ میں
ایک پھیلی ہوئی سوختگی۔
(یہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا کلام ہے۔ بویرہ
اس مقام کا نام تھا جہاں یہودیوں کا ایک قبیلہ بنی نضیر
آباد تھا)۔

حَرْقَفَةٌ۔ سرین کی ہڈی، نر گدھے کا مادہ گدھی کے سرین کی
کی ہڈیاں پکڑنا (اس پر چڑھنے کے لئے)۔

فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ وَعُرْضُ رُكْبَتَيْهِ وَحَرْقَفَتَيْهِ
وَمَنْكِبَيْهِ وَعُرْضُ وَجْهِهِ مُنْسَحِجٌ۔ (آں حضرتؐ ایک گھوڑے
پر سوار ہوئے وہ بدکا، اور آپؐ ایک سخت زمین پر گر پڑے) دیکھا
تو آپؐ بیٹھے ہوئے ہیں، آپؐ کے گھٹنوں اور سرین کی ہڈیوں
اور مونڈھوں اور منہ کی کھال چھل گئی ہے؛

تَرَانِيْ إِذَا دَبَرْتُ حَرْقَفَتِيْ۔ تو مجھ کو دیکھے گا
جب میرے سرین کی ہڈی گل جائے گی (یعنی بیمار رہ کے پڑے
پڑے زخمی ہو جائے گی)۔

حَرْكٌ یا حَرَكَةٌ۔ ہلنا، چلنا (یہ سکون کی ضد ہے) حق زدینا اس سے
باز رہنا۔

حَرَاكٌ اور حَرَكَةٌ اور حَرْكٌ۔ ہم معنی اور مترادفات ہیں۔

حَارِكٌ۔ مونڈھے کا اونچا مقام

حَارِكُ النَّاقَةِ۔ اونٹنی کی پشت۔

مُحْتَرِكٌ۔ جو ہر وقت اپنی اونٹنی پر سوار رہے۔

تَحَرُّكٌ۔ حرکت کرنا ــــ تَحْرِيْكٌ۔ ہلانا، حرکت دینا۔

اَلزَّكٰوةُ فِي الْمَالِ الصَّامِتِ الَّذِيْ يَحُوْلُ عَلَيْهِ الْحَوْلُ
وَإِنْ لَمْ يَتَحَرَّكْ۔ اگر مال اپنے حال پر قائم رہے اس کو تجارت
وغیرہ کر کے بڑھایا نہ جائے اور اس پر سال گزر جائے تو زکوٰۃ

[۱] مجمع البحرین میں پوری حدیث یوں نقل کی ہے اعوذبک من الغرق والحرق
والسرق یعنی تیری پناہ ڈوبنے اور جلنے اور چوری کرنے سے۔ ۱۲ منہ

واجب ہوگی۔

حَرِمَهٗ یا حَرِیْمٌ یا حِرْمَانٌ یا حِرْمٌ یا حِرْمَۃٌ یا حَرِمَۃٌ یا حَرِیْمَۃٌ۔ محروم کرنا، نہ دینا۔

حُرْمٌ اور حُرْمَۃٌ اور حَرَامٌ حرام ہونا، منع ہونا۔

کُلُّ مُسْلِمٍ عَنْ مُسْلِمٍ مُحْرِمٌ۔ ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کو ستانا، ایذا دینا حرام ہے۔

اَلْمُسْلِمُ مُحْرِمٌ۔ مسلمان اسلام کی وجہ سے بچا ہوا ہے (یعنی اس کی جان اور مال محفوظ ہے)۔

اَلصِّیَامُ اِحْرَامٌ۔ روزہ رکھنا احرام باندھنا ہے (جیسے احرام میں بہت سی باتیں منع ہوتی ہیں، ایسے ہی روزے میں بھی کھانا پینا جماع کرنا منع ہو جاتا ہے)

روزہ دار کو مُحْرِمٌ بھی کہتے ہیں۔ ایک شاعر نے کہا ہے

قَتَلُوا ابْنَ عَفَّانَ الْخَلِیْفَۃَ مُحْرِمًا

(عفان کے بیٹے کو جو خلیفہ تھے، اس حال میں شہید کر دیا کہ وہ روزہ دار تھے)۔

قسم کھانے والے کو بھی مُحْرِمٌ کہتے ہیں، کیونکہ وہ قسم کھا کر بعض حلال باتیں اپنے پر حرام کر لیتا ہے۔

اَلرَّجُلُ یُحْرِمُ فِی الْغَضَبِ۔ اگر کوئی شخص غصہ کی حالت میں قسم کھا بیٹھے۔

فِی الْحَرَامِ کَفَّارَۃُ یَمِیْنٍ۔ اگر کوئی شخص حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کر لے (مثلاً اپنی بیوی سے کہے تو مجھ پر حرام ہے اور طلاق کی نیت نہ ہو۔ یا یوں کہے، یہ اللہ کا کام کرنا مجھ پر حرام ہے، یا یہ چیز کھانا مجھ پر حرام ہے، تو قسم کا کفارہ دے کیونکہ حلال کو حرام کر لینا بھی ایک طرح کی قسم ہے، جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ۔

پھر فرمایا: قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّۃَ اَیْمَانِكُمْ۔

اٰلٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِّسَآئِهٖ وَحَرَّمَ فَجَعَلَ الْحَرَامَ حَلَالًا۔ آنحضرتؐ نے اپنی بیویوں سے ایلا کیا (قسم کھائی میں تمہارے پاس نہ جاؤں گا) پھر (کفارہ دے کر) حرام کو حلال کر لیا۔

اَنْتِ عَلَیَّ حَرَامٌ۔ اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا تو مجھ پر حرام ہے (ابن عباسؓ نے کہا یہ کہنا محض لغو ہے اور دوسری روایت میں ان سے اس طرح بیان ہوا ہے کہ، قسم ہے اس کا کفارہ دے۔)

کُنْتُ اُطَیِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِحِلِّهٖ وَحُرْمِهٖ۔ میں آنحضرت صلعم کے اس حالت میں خوشبو لگاتی جب آپ احرام نہ باندھے ہوتے اور اس وقت لگاتی جب آپ احرام باندھنا چاہتے۔

حِرْمٌ بہ کسرۂ حا، وہ شخص جو احرام باندھے ہو (عرب لوگ کہتے ہیں اَنْتَ حِرْمٌ اور اَنْتَ حِلٌّ یعنی تو احرام باندھے ہے اور تو حلال ہے۔

اَحْرَمَ الرَّجُلُ۔ اس شخص نے حج یا عمرے کا احرام باندھا یا حرم کی سرحد میں داخل ہوا یا حرام مہینوں میں، وہ چار ہیں۔ ذی قعدہ اور ذی حجہ اور محرم اور رجب۔ تَحْرِیْمُهَا التَّكْبِیْرُ نماز کی تحریم اللہ اکبر کہنا ہے کیونکہ تکبیر کہنے کے بعد نماز کے منافی افعال اور اقوال سب حرام اور منع ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے اس کو تکبیر تحریمہ اور تکبیر احرام کہتے ہیں۔)

لَا یَسْئَلُوْنِیْ خُطَّۃً یُعَظِّمُوْنَ فِیْهَا حُرُمَاتِ اللّٰهِ اِلَّا اَعْطَیْتُهُمْ اِیَّاهَا۔ وہ مجھ سے جو ایسی بات چاہیں گے جس میں اللہ کی حرمت دی ہوئی چیزوں کی (مثلاً خانہ کعبہ حرم احرام ماہ حرام وغیرہ کی) تعظیم اور تکریم ہوگی، تو میں اس کو منظور کر لوں گا (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کی عظمت ہماری شرع میں قائم رکھی ہے، مثلاً کعبہ حجر اسود صفا و مروہ اور حرم وغیرہ، ان چیزوں کی تعظیم کرنا کفر نہیں ہے بلکہ ایمان اور تقوے کی نشانی ہے۔ انبیاء اور اولیاء اور صالحین کی قبریں بھی ان ہی چیزوں میں داخل ہیں)۔

لَا تُسَافِرِ الْمَرْاَۃُ اِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ مِّنْهَا ایک روایت میں یوں ہے اِلَّا مَعَ ذِیْ حُرْمَۃٍ مِّنْهَا۔ عورت بغیر محرم کے سفر نہ کرے (یعنی سفر میں عورت کے ساتھ یا تو اس کا خاوند ہو یا اور

کوئی ایسا شخص ہو جس سے نکاح حرام ہے۔ مثلاً باپ، بیٹا، بھائی، چچا، ماموں وغیرہ، سفر کی مقدار بعضوں کے نزدیک تین دن کی راہ ہے، تو اس سے کم مسافت پر عورت بغیر محرم کے جا سکتی ہے۔ اہل حدیث کا قول یہ ہے کہ جس کو عرف میں سفر کہیں وہ سفر ہے گو تین دن سے کم ہو۔ امام شافعی رح نے کہا اگر راستہ میں امن ہو تو عورت بغیر محرم کے بھی سفر کر سکتی ہے۔ ایک روایت میں یوں ہے، عورت ایک دن کی راہ کا بھی بغیر محرم کے سفر نہ کرے۔ ایک روایت میں اس طرح ہے کہ تین دن سے زیادہ کا۔)

لَا يَدْخُلَنَّ عَلَيْهَا إِلَّا وَمَعَهُ مَحْرَمٌ۔ کوئی شخص عورت کے گھر میں نہ جائے، مگر جو اس کا محرم ہو (یعنی عورت کا محرم ہو مثلاً باپ بھائی، بیٹا، چچا، ماموں وغیرہ۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ اس عورت کا محرم وہاں موجود ہو، مثلاً باپ، بھائی وغیرہ جب اس عورت کے گھر میں جانا درست ہے اسی طرح اگر اس کا خاوند موجود ہو تو بطریق اولیٰ جانا درست ہوگا۔ امام شافعی رح نے کہا، کہ اگر دوسری معتبر عورتیں وہاں موجود ہوں یا جانے والے کی بیوی بھی ساتھ ہو تو جانا درست ہے۔)

فِي حُرُمِ الْحَجِّ۔ حج کے مقاموں میں (بعضوں نے حُرَمٌ بفتحہ راء روایت کیا ہے یعنی ممنوعات اور محرمات حج میں)۔

لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحُرُمِ۔ ان جانوروں کو اگر کوئی حرمت والے مقاموں میں مار ڈالے تو اس پر کچھ گناہ نہیں (بعضوں نے فِي الْحَرَمِ روایت کیا ہے، یہ اور زیادہ صاف ہے)۔

حَرَمٌ۔ وہ مقام جہاں شکار کھیلنا وہاں کے درخت اکھیڑنا وہاں کے جانوروں کو چھیڑنا منع ہے۔ جیسے مکہ معظمہ کا حرم یا مدینہ طیبہ کا حرم۔ اور حِلّ باقی مقامات جہاں شکار وغیرہ درست ہے

إِذَا اجْتَمَعَتْ حُرْمَتَانِ طُرِحَتِ الصُّغْرَى لِلْكُبْرَى جب دو حرمتیں جمع ہو جائیں (مثلاً ایک کام میں ایک شخص خاص کا ضرر ہے اور ہزاروں آدمیوں کا فائدہ ہے تو فائدہ عام کا کام اختیار کریں گے اور چھوٹی حرمت کا خیال نہ کریں گے۔ مثلاً ایک کام مکروہ ہے لیکن اس کے منع کرنے سے یہ ڈر ہے کہ لوگ شرک یا کفر میں گرفتار ہو جائیں گے، تو اس محل میں سکوت اور اغماض کرنا بہتر ہوگا، مثلاً ایک کام مستحب ہے لیکن اس کے کرنے سے عوام میں فتنہ عظیم پیدا ہوتا ہے تو اس کا نہ کرنا بہتر ہوگا) تو چھوٹی حرمت کو نظر انداز کر دیں گے بڑی حرمت سے بچنے کے لئے۔

أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الصُّورَةَ مُحَرَّمَةٌ۔ تجھ کو یہ معلوم نہیں کہ صورت یعنی چہرے پر مارنا حرام ہے (یا صورت یعنی چہرے کو اللہ نے حرمت دی ہے۔)

حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي۔ میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کر لیا ہے (اب اس کے دو معنی ہیں۔ بعضوں نے یہ کہا یعنی میں ظلم سے پاک اور برتر ہوں میرا کوئی فعل ظلم نہیں ہو سکتا۔ چونکہ ساری مخلوقات میری ملک ہے۔ اور ظلم کہتے ہیں غیر کی ملک میں تصرف کرنے کو اور اس کی تائید میں ایک حدیث بھی وارد ہے۔ گو اس کی سند میں گفتگو ہے کہ اللہ تعالیٰ سارے آسمان اور زمین والوں کو عذاب کرے تو وہ ظالم نہ ہوگا اور اکثر علمائے اہل حدیث اور محققین کا یہ قول ہے کہ ظلم کہتے ہیں وَضْعُ الشَّيْءِ فِي غَيْرِ مَحَلِّهِ کو اور ظلم ممکن ہے اللہ تعالیٰ کو اس پر قدرت ہے لیکن بہ نظر وعدہ الٰہی إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَمَا أَنَا بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ اس کا وقوع ممتنع ہے اور یہی مذہب صحیح ہے۔)

فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ۔ وہ اللہ جل جلالہ کے حرام کرنے کی وجہ سے حرام ہے۔

فَتَحَرَّمَ بِلَبَنِهَا۔ وہ اس کے دودھ کی وجہ سے اس پر حرام ہو گیا۔

حَرَّمَتْهُنَّ آيَةٌ وَأَحَلَّتْهُنَّ آيَةٌ (ابن عباس سے پوچھا گیا اگر کوئی دو لونڈیوں کو جو آپس میں بہنیں ہوں ایک ساتھ رکھے تو اس کا کیا حکم ہے، انھوں نے کہا) ایک آیت سے تو اس کی حرمت نکلتی ہے (أَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ سے) اور دوسری آیت سے حلت نکلتی ہے (أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ سے) ابن [illegible] نے یہ بھی کہا کہ جَمْعٌ بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ جو آزاد عورتوں میں حرام ہے تو اس کی علت یہ نہیں ہے کہ ان میں آپس میں قرابت ہے [illegible]

Marfat.com

ایک بہن کی طلاق یا موت کے بعد بھی دوسری بہن سے نکاح نہیں ہو سکتا جیسے ماں کے بعد بیٹی سے نکاح نہیں ہو سکتا یا بیٹی کے بعد ماں سے بلکہ اس کی علت خاوند کی قرابت ہے، ان کے ساتھ اور لونڈیوں سے یہ قرابت نہیں ہو سکتی، اس وجہ سے لونڈیوں میں جمع بین الاختین جائز ہو گیا)۔

فَاَرْسَلَ اِلَیَّ نَاقَةً مُحَرَّمَةً۔ انھوں نے میرے پاس ایک اونٹنی بھیجی جس پر سواری نہیں ہوئی تھی۔

اَلَّذِیْنَ تُدْرِکُهُمُ السَّاعَةُ تُبْعَثُ عَلَیْهِمُ الْحِرْمَةُ۔ جن لوگوں پر قیامت آئے گی، یعنی آخری زمانہ والوں پر ان پر شہوت غالب ہو گی (حلال حرام کی کچھ قید نہ رکھیں گے۔ زنا اور لواطت میں مصروف رہیں گے۔ بعضوں نے کہا حِرْمَة جانوروں کی شہوت سے خاص ہے۔ اہل عرب کہتے ہیں:

اِسْتَحْرَمَتِ الشَّاةُ۔ یعنی بکری نر کو چاہتی ہے۔

کَانَ عِیَاضُ بْنُ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِیُّ حِرْمِیَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ عیاض بن حمار مجاشعی آنحضرتؐ کے حرمی تھے (جب وہ حج کو آتے تو آنحضرتؐ کے کپڑے پہن کر طواف کرتے، آپ ہی کا کھانا کھاتے۔ عرب میں دستور تھا کہ باہر والے جب حج کو آتے تو حرم کے رہنے والوں یعنی قریش کے کسی شخص کے کپڑے پہن کر طواف کرتے، اسی کا کھانا کھاتے، اس کو حرمی کہتے۔ یہ منسوب ہے حرم کی طرف۔ نہایہ میں ہے کہ یہ نسبت لوگوں کے ساتھ مخصوص ہے۔ اگر کپڑے وغیرہ کو حرم کی طرف نسبت دیں گے تو یوں کہیں گے:

ثَوْبٌ حَرَمِیٌّ۔ حرم کا کپڑا۔

حَرِیْمُ الْبِئْرِ اَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا۔ کنوئیں کا احاطہ (جہاں کنوئیں والا مٹی وغیرہ ڈالے اور کوئی دوسرا وہاں کنواں نہیں کھود سکتا) چالیس ہاتھ ہے (یعنی ہر طرف چالیس چالیس ہاتھ بعضوں نے کہا ہر طرف دس دس ہاتھ تو چاروں طرف چالیس ہاتھ ہوا اس حدیث سے بعض حنفیہ نے یہ دلیل لی ہے کہ جو حوض دہ در دہ ہو اس کا پانی نجاست گرنے سے نجس نہیں ہوتا مگر یہ مطلب اس حدیث سے نہیں نکلتا)۔

حَرَامِیْ۔ عوام کی اصطلاح میں چور کو کہتے ہیں۔ اس کی جمع حَرَامِیَّةٌ ہے۔

فِیْ حَرِیْمِ نَخْلِهٖ۔ اس کے درخت کے احاطے میں۔

حَرُمَتْ عَلَیْنَا دَعَاوُهٗ۔ مشہور روایت بہ فتحہ حا اور فتحہ را ہے۔ حَرِمَتْ بھی ہو سکتا ہے مگر مروی نہیں ہے۔

حَرَّمَهُ اللّٰہُ عَلَی النَّارِ۔ یعنی دوزخ میں ہمیشہ رہنا اس کے لئے حرام کر دے گا (اب یہ ان حدیثوں کے خلاف نہ ہو گی جن میں بعضے گنہگاروں کا دوزخ میں جانا، پھر شفاعت سے نکالے جانا مذکور ہے)۔

بَادَرَنِیْ عَبْدِیْ حَرَّمْتُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ۔ میرے بندے نے جلدی کی اپنے آپ کو خود ہی مار لیا، میں نے اس پر بہشت حرام کر دی (یعنی بغیر عذاب کے بہشت میں جانا حرام کر دیا یا مراد وہ شخص ہے جو خودکشی کو حلال سمجھے وہ تو کافر ہو گا یا یہ بطور تغلیظ فرمایا)۔

کَحُرْمَةِ یَوْمِکُمْ فِیْ بَلَدِکُمْ هٰذَا فِیْ شَهْرِکُمْ هٰذَا۔ مسلمان کی جان اور مال کی حرمت توڑنا ایسا ہے جیسے اس دن میں اس شہر اس مہینے میں حرمت توڑنا۔ ایک حدیث میں ہے:

اَلْمُؤْمِنُ اَعْظَمُ حُرْمَةً مِّنْکَ (آپ نے کعبہ کی طرف خطاب کر کے فرمایا کہ مومن کی حرمت تجھ سے بھی زیادہ ہے)۔

لٰکِنَّا حُرُمٌ۔ لیکن ہم لوگ احرام باندھے ہوئے ہیں۔

اَلَا اِنَّا حُرُمٌ۔ خبردار ہو جا ہم لوگ احرام باندھے ہوئے ہیں (اس وجہ سے تیرے شکار کا تحفہ واپس کر دیا۔ باقی ہم تجھ سے ناراض نہیں ہیں شاید اس نے یہ شکار آنحضرتؐ کے لئے کیا ہو گا۔ بعض کہتے ہیں کہ شکار مطلقاً محرم کے لئے حرام ہے خواہ وہ اس کے لئے نہ کیا گیا ہو)۔

حَرَّمَهُ اللّٰہُ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ۔ اللہ نے کعبہ کو اسی دن سے حرمت والا کر دیا جس دن آسمان اور زمین کو بنایا (اب یہ اعتراض ہوتا ہے کہ اس وقت کعبہ کہاں تھا اور دوسری حدیث میں اس کے خلاف مذکور ہے کہ حضرت ابراہیمؑ

Marfat.com

نے اس کو حرام کیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے طوفان کے ایک مدت کے بعد کعبے کو اسی بنیاد پر بنایا جہاں پر حضرت آدمؑ نے بنایا تھا اور اس کی اگلی حرمت از سر نو قائم کی جو لوگوں کے دلوں سے جاتی رہی تھی۔ اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ جس دن آسمان اور زمین بنائے اسی دن سے لوح محفوظ میں یہ لکھ دیا کہ ابراہیمؑ بحکم الٰہی یا آدمؑ بحکم الٰہی اس کو حرم کہیں گے)۔

حُرِّمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ وَمِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ سات رشتے نسبی حرام کیے گئے۔ اسی طرح سات رشتے سسرالی (نسبی سات رشتے تو اس آیت میں مذکور ہیں حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ آخر تک، اور سسرالی سات رشتے بیوی کی بہن، پھوپی، خالہ، بھتیجی، بھانجی، ماں، بیٹی)۔

أُحَرِّمُ مِثْلَ مَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ۔ میں مدینہ کو حرم مقرر کرتا ہوں جیسے ابراہیم نے مکہ کو حرم کیا تھا (اور امامیہ کی کتابوں میں مروی ہے کہ امام حسینؑ کا بھی حرم ہے چاروں طرف سے پانچ فرسخ تک، ایک روایت میں ایک ایک فرسخ ہر طرف، ایک روایت میں ۲۵ ہاتھ سر کی طرف سے اور پچیس ۲۵ ہاتھ پاؤں کی طرف سے امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے کہ امام حسینؑ کا حرم چار میل تک ہے)۔

لَا يَزَالُونَ بِخَيْرٍ مَا أَعْظَمُوا هٰذِهِ الْحُرْمَةَ۔ لوگ ہمیشہ خیریت کے ساتھ رہیں گے جب تک (اس حرمت کو) قائم رکھیں گے۔

إِذَا تَزَوَّجَ مُحْرِمَةً وَهُوَ لَا يَشْعُرُ (بعضوں نے مُحَرَّمَةً بعضوں نے مُحْرَمَةً پڑھا ہے۔ اول صورت میں یہ معنی ہوں گے جب کوئی شخص احرام والی عورت سے نکاح کرلے اس کو خبر نہ ہو اور دوسری اور تیسری صورت میں یہ معنی ہوں گے کہ جو کوئی شخص اس عورت سے بے خبری میں نکاح کرے جس سے نکاح حرام ہے)۔

حُرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ۔ وہ آخرت میں اس سے محروم رہے گا (اگر جب توبہ کرلے)۔

بَعَثَ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ بِقَصْعَةٍ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهَا فَقَالَ أَحَرَامٌ (آپ نے ابو ایوب انصاری رضؓ کے پاس ایک پیالہ کھانے کا بھیجا، خود اس میں نہیں کھایا۔ انھوں نے پوچھا کیا یہ حرام ہے (یعنی آپ پر اس کا کھانا حرام ہے۔ ابوایوبؓ کا یہ مطلب نہ تھا کہ مطلقاً حرام ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو آپ ابوایوبؓ کے پاس اس کو کیسے بھیجتے)۔

إِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ۔ میں نے مدینہ کو حرم مقرر کیا (اہل حدیث اور شافعی اور مالکی کا یہی مذہب ہے کہ مدینہ کے حرم کا بھی وہی حکم ہے جو مکہ کے حرم کا ہے اور امام ابوحنیفہؒ نے اس میں خلاف کیا ہے)۔

فِي الْحَرَامِ يُكَفِّرُ۔ جو کوئی کسی حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کرلے، وہ کفارہ دے (یعنی قسم کا کفارہ)۔

مَنْ حُرِمَهَا۔ جو شخص اس میں عبادت کرنے سے محروم رہے (وہ بڑے ثواب سے محروم رہا)۔

أَهْلُ بَيْتِي مَنْ حُرِّمَ الصَّدَقَةَ۔ میرے اہل بیت وہ لوگ ہیں جن پر زکوٰۃ کا مال حرام ہے۔

إِنَّمَا حُرِّمَ أَكْلُهَا۔ مردار کا صرف کھانا حرام ہے۔

حَرَّمْتُ الْخَمْرَ۔ میں نے شراب کو حرام کرلیا ہے (یعنی میں نہیں پیتا)۔

وَاللّٰهِ لَقَدْ حَرَمْنَاهُ۔ خدا کی قسم ہم نے ان کو محروم کردیا (اس سے روک دیا)۔

حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ۔ مجاہدین کی عورتوں کی حرمت (وہ یہ ہے کہ ان کی طرف بد نظر نہ کرے ان کی عزت اور خاطرداری کرے، ان کے کام کاج کردے، ان پر احسان کرے)۔

حَرَامٌ عَلَى قَرْيَةٍ جو قرآن شریف میں آیا ہے اس کے معنی بعضوں نے وَجَبَ کے کیے ہیں۔ یہ حَرُمَ بمعنی وَجَبَ سے ہے تو ترجمہ یوں ہوگا جس بستی کو ہم تباہ کردیں اس کا پھر لوٹ کر دنیا میں نہ آنا لازمی اور ضروری ہے۔

حُرْمَةٌ۔ اس کو بھی کہتے ہیں، جس کا اہتمام کرنا واجب ہو اور اس میں کوتاہی حرام ہو اور اصطلاح عوام میں عورت کو بھی حُرْمَةٌ کہتے ہیں۔

حَرِيمٌ۔ عورتوں کو اور کنبے والوں کو جو آدمی کی حمایت

Marfat.com

تے ہیں (اس کی جمع حُرُمٌ اور اَحْرُمٌ اور اَحَارِیْمُ آتی ہے)
وَمَنْ یُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰہِ یعنی جو اللہ تعالٰی کے فرائض
حراموں کی عظمت کرے (مطلب یہ ہے کہ فرائض بجا لائے اور
ام کاموں سے بچا رہے۔ محیط میں ہے کہ حُرُمٰتِ اللّٰہِ میں وہ
ب چیزیں داخل ہیں، جن کی ہتک حُرمت منع ہے۔ یعنی
کی تعظیم ہماری شریعت میں قائم رکھی گئی ہے۔ مثلاً مشاعر و مزدلفہ
ر اسود، کعبہ، حرم، قبور انبیاء اور اولیاء اور صالحین
ر مومنین۔ اور سب سے زیادہ حرمت مومن کی ہے خصوصاً اس
ن کی جو صالح اور متقی اور عالم باعمل ہو)۔
لَا تَحْرِمْنِیْ بَرَکَۃَ مَا اَعْطَیْتَنِیْ وَلَا تَفْتِنِّیْ فِیْمَا اَحْرَمْتَنِیْ
چیز تو نے مجھ کو عنایت فرمائی ہے اس کی برکت سے مجھ کو محروم
کر اور جس چیز سے تو نے مجھ کو محروم کیا ہے (یعنی مجھ کو نہیں دی)
ں کے شوق میں مجھ کو مت مبتلا کر
اَعْرَابِیٌّ مُحْرَمٌ۔ ایک اکھڑ دیہاتی۔
دِمَاؤُکُمْ وَاَمْوَالُکُمْ عَلَیْکُمْ حَرَامٌ۔ تمہارے مال اور
رے خون ایک دوسرے پر حرام ہیں (یعنی کسی کے مال یا جان کو نقصان
پہنچانا حرام ہے۔ بعض نے کہا اپنا مال اور جان بھی خود اپنے اوپر اسی
ح حرام ہے یعنی مال کو بے فائدہ برباد کرنا چاہیے، اسی طرح جان
ا حق کھونا یا بلا وجہ خطرے میں ڈالنا)۔
مَا حَرُمَ عَلَیْہِ شَیْءٌ (یعنی آپ کے قربانی کے جانوروں کے
کے بارے آں حضرت نے ان کو کہ روانہ کر دیا) پھر آپ پر کوئی
حرام نہیں ہوئی (اس سے ابن عباسؓ کے قول کا رد ہوا کہ جو کوئی
ہدی بھیجے اس پر وہ سب باتیں حرام ہو جاتی ہیں جو حالتِ
م میں حرام ہیں)۔
مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ النَّارَ۔ جو شخص
اِلَّا اللّٰہُ کہے (توحید پر یقین رکھتا ہو، اسی طرح رسالت اور
کے اصولِ شرع کا انکار نہ کرتا ہو) اس پر اللہ تعالٰی دوزخ
م کر دے گا (یعنی دوزخ کا وہ طبقہ جو کافروں اور مشرکوں کے
صوص ہے یا دوزخ میں ہمیشہ رہنا)۔

صَیْدُ وَجٍّ حُرُمٌ۔ وج کا شکار کرنا حرام ہے (وج طائف
کے پاس ایک مقام کا نام ہے، شاید آنحضرتؐ نے اس کو کسی عبادت
سے محفوظ کر دیا ہو گا)۔
مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ۔ جو شخص ثواب سے محروم رہا۔
اِتَّقُوا الْحَرَامَ فِی الْبُنْیَانِ۔ عمارت میں حرام کا پیسہ
خرچ کرنے سے بچے رہو (ایسی عمارت ضرور تباہ ہو گی)۔
حُرِّمَتِ الصَّلٰوۃُ عَلَی الْحَائِضِ یا حُرِّمَتِ الصَّلٰوۃُ۔
حائضہ عورت پر نماز حرام ہے۔
لَا وَرَعَ کَالْکَفِّ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰہِ۔ اللہ تعالٰی نے جن چیزوں
کو حرام کیا ہے ان سے باز رہنے کے برابر کوئی پرہیزگاری نہیں ہے۔
اَلْجُنُبُ الْمَیِّتُ یُغَسَّلُ غُسْلًا وَاحِدًا لِاَنَّہُمَا حُرْمَتَانِ
اِجْتَمَعَتَا فِیْ حُرْمَۃٍ وَاحِدَۃٍ۔ مُردہ اگر جنبی ہو تب بھی اس
کو ایک ہی غسل کافی ہے کیونکہ دو فرض یا دو تکلیفیں، ایک فرض یا
ایک تکلیف میں جمع ہو گئیں۔
اَلَا اِنَّ مَکَّۃَ حَرَامٌ حَرَّمَہَا اللّٰہُ لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ
قَبْلِیْ وَلَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِیْ وَاِنَّمَا اُحِلَّتْ لِیْ سَاعَۃً
مِّنْ نَّہَارٍ۔ دیکھو مکہ حرمت والا ہے اللہ تعالٰی نے اس کو حرمت
والا کیا ہے، وہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں ہوا نہ میرے
بعد کسی کے لئے حلال ہو گا اور میرے لئے بھی صرف ایک ساعت
دن میں حلال کیا گیا تھا (پھر ویسا ہی حرام ہو گیا)۔
حَرْمَدٌ۔ کالی مٹی بہت کالی۔
فَرَاٰی مَغَارَ الشَّمْسِ عِنْدَ غُرُوْبِہَا فِیْ عَیْنٍ ذِیْ
خُلُبٍ وَثَاْطٍ حَرْمَدٍ۔ اس نے آفتاب کے ڈوبنے کی جگہ، جب
وہ ڈوبتا ہے دیکھی ایک کالی دلدل چشمے اور کالی کیچڑ میں (یہ تبع کا شعر ہے)
حَرَنٌ یا حُرُوْنٌ یا حُرَانٌ یا حِرَانٌ۔ جانور کا اڑ جانا۔ قیمت میں
کمی بیشی نہ کرنا۔
کَمَا تَخْلَعُ الْحَرُوْنُ لِجَامَہٗ۔ جیسے شریر (اڑیل) گھوڑا اپنی
لگام نکال ڈالتا ہے۔
حَرَّانُ۔ ایک مشہور بستی ہے، اس کی نسبت حَرَّانِیٌّ

Marfat.com

ہے اور عام لوگ حَرَّانِی کہتے ہیں۔ (امام ابن تیمیہ جو پیشوا ہے اہل حدیث ہیں اور جن کی جلالت و امامت پر اکثر علمائے حدیث کا اتفاق ہے، اسی شہر کی طرف منسوب ہیں۔

حَرَیٌ۔ کم ہونا۔

اِحْرَاءٌ۔ کم کرنا۔

تَحَرِّیْ۔ سوچنا، تلاش کرنا، قصد کرنا۔

فَمَازَالَ جِسْمُہٗ یَحْرِیْ بَعْدَ وَفَاۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی لَحِقَ بِہٖ۔ حضرت صدیق رضؓ آں حضرتؐ کی وفات کے بعد روز بروز لاغر ہوتے جاتے تھے (کیونکہ حضورؐ کی مفارقت کا اُن کو صدمہ بے حد تھا)، یہاں تک کہ آپؐ سے مل گئے۔

حِرَاءٌ عَلَیْہِ قَوْمُہٗ۔ آپ کی قوم کے لوگ قریش آپ پر غصے تھے۔

اِنَّ ھٰذَا الْحَرِیُّ اِنْ خَطَبَ اَنْ یُنْکَحَ۔ یہ شخص اس لائق ہے کہ اگر کسی لڑکی کا پیغام بھیجے تو نکاح ہو جائے

حَرِیٌّ بِکَذَا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں) وہ اس کام کے لائق ہے (ایسا ہی حَرًی اور حَرٍ اور اَحْرٰی سب کے معنی لائق جیسے جَدِیْرٌ اور خَلِیْقٌ لیکن حَرِیٌّ کا تثنیہ اور جمع آتا ہے[۵] اور مؤنث بھی۔ حَرِیَّۃٌ اور حَرًی مذکر اور مونث اور تثنیہ اور جمع سب میں استعمال کیا جاتا ہے)۔

اِذَا کَانَ الرَّجُلُ یَدْعُوْ فِیْ شَبِیْبَتِہٖ ثُمَّ اَصَابَہٗ اَمْرٌ بَعْدَ مَا کَبِرَ فَبِالْحَرِیِّ اَنْ یُّسْتَجَابَ لَہٗ۔ جب کوئی شخص جوانی میں اللہ کی یاد کرتا رہے، اُس سے دُعا مانگتا ہے پھر بڑھاپے میں اُس پر کوئی مصیبت آئے تو اُس کی دعا قبول ہونے کے لائق ہے۔

بِالْحَرِیِّ اَنْ یَّکُوْنَ کَذَا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں) ایسا ہونے کے لائق ہے۔

حِرَاءٌ۔ ایک پہاڑ ہے مکہ میں (جس کو اب لوگ جبل نور کہتے ہیں؛ وہاں آں حضرتؐ نبوت سے پہلے عبادت کیا کرتے تھے۔

تَحَرَّوْا لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔ شب قدر ماہ رمضان کی آخری دس راتوں میں ڈھونڈو۔

لَا تَحَرَّوْا بِالصَّلٰوۃِ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَغُرُوْبَہَا۔ سورج نکلتے اور ڈوبتے وقت نماز کا قصد نہ کرو (یا قصد کر کے اس وقت نماز نہ پڑھو (اگر اتفاق سے اس وقت کھلے جب سورج نکل رہا ہو تو فجر کی نماز پڑھ سکتا ہے کیونکہ اس نے قصد کر کے نماز میں تاخیر نہیں کی۔ بعض نے کہا ہے کہ دیر کرے یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے۔ اسی طرح جب ٹھیک دوپہر ہو تو اس وقت بھی قصداً نماز نہ پڑھے، لیکن امام مالکؒ نے اس کو جائز رکھا ہے۔ اور امام شافعی رح نے خاص جمعہ کے دن دوپہر کے وقت نماز جائز رکھی ہے۔

مسروق رح تابعی ٹھیک دوپہر کو نماز پڑھ رہے تھے کسی نے کہا: اس وقت تو دوزخ کے دروازے کھولے جاتے ہیں، تو انھوں نے فرمایا کہ پھر تو اس وقت نماز عمدہ چیز ہے جس سے دوزخ سے پناہ ملتی ہے)۔

لَمْ یَکُنْ زَیْدُ بْنُ خَالِدٍ یُقَرِّبُہٗ بِحَرَاہُ۔ زید بن خالد اپنی بارگاہ میں اس کو مقرب نہیں کرتے تھے۔

لَا اَرَاکَ بِحَرَایَ (یہ عرب لوگ کہتے ہیں) میں تجھ کو اپنی بارگاہ میں نہ دیکھوں (تو حَرًا جناب کے معنی میں ہے)

تَحَرَّیْ اِذَا طَلَبَ مَا ھُوَ الْاَحْرٰی۔ جب اس کام کو کرنا چاہے جو شایان ہے تو سوچے۔

فَمَا زِلْتُ اَتَحَرَّاھَا۔ میں برابر ادھر توجہ کرتا گیا (اس کو ڈھونڈتا رہا)۔

وَالْحَرِیُّ اَنْ یَنْقَلِبَ مِنْہُ کَفَافًا۔ اس کے برابر سرابر چھوٹ جانا غنیمت ہے (یعنی خلافت اور حکومت ایک بار گراں ہے اور اس کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے بعد اگر ثواب ملے نہ عذاب تب بھی غنیمت ہے)۔

رَمَاہُ اللّٰہُ بِاَفْعٰی حَارِیَۃٍ۔ اللہ تعالیٰ اس پر پرانا بوڑھا سانپ جس کو افعی کہتے ہیں مسلط کرے۔

حَارِیَۃٌ۔ وہ افعی جو بوڑھا ہو کر اور بھی زیادہ زہریلا ہو گیا ہو اور تَ...

[۵] جیسے حَرِیَّانِ، حَرِیُّوْنَ ۱۲

کا سانپ بڑا خبیث سخت زہریلا ہوتا ہے)۔

كَانَ يَتَحَنَّثُ بِحِرَاءَ۔ آنحضرتؐ حرا پہاڑ میں عبادت کرتے (حراء بکسرۂ را اور مد، ایک مشہور پہاڑ ہے مکہ کے پہاڑوں میں سے)

مَنْ تَحَرَّى الْقَصْدَ خَفَّتْ عَلَيْهِ الْمُؤَنُ۔ جو شخص میانہ روی اختیار کرے گا (اعتدال کی راہ چلے گا اسراف اور فضول خرچی سے بچا رہے گا) اس پر سب سامان ہلکے رہیں گے (وہ ہر ایک ضرورت کو آسانی سے پورا کر لے گا)۔

حَرُورَاءُ۔ ایک مقام کا نام ہے کوفہ کے قریب (خارجی لوگ وہیں جمع ہوئے تھے)۔

اَلْحَرُورِيُّ هُوَ الَّذِي يَتَبَرَّأُ مِنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَيَشْهَدُ عَلَيْهِ بِالْكُفْرِ۔ حروری وہ شخص ہے جو حضرت علیؓ سے بیزار ہو اور ان کے کفر کا قائل ہو (معاذ اللہ! اس پاجی کو دل میں شرمانا چاہئے کہ جو شخص مسلمانوں کا امیر اور اسلام کا حامی ہو، جب وہی کافر ہوا تو تجھ کو اسلام کہاں سے نصیب ہوا؟)

مَحْرَى اور مَحْرَاةٌ اور مَحْرِيٌّ سب کے ایک ہی معنی ہیں یعنی لائق۔

بابُ الحاء مع الزاء

حَزْبٌ۔ پہنچنا، سخت ہونا، یکایک آپڑنا، دبوچ لینا اور ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔

تَحَزَّبَ الْقَوْمُ۔ لوگ کئی گروہ ہو گئے (ان میں پھوٹ پڑ گئی، گروہ جماعتیں ہو گئیں)

حَازِبٌ۔ وہ کام یا شغل جو تجھ پر آن پڑے۔

طَرَأَ عَلَيَّ حِزْبِيْ مِنَ الْقُرْآنِ۔ میرا حزب قرآن کا آپہنچا (حزب کہتے ہیں قرآن یا اور کسی وظیفہ کے کسی حصہ کو، جس کا پڑھنا آدمی روزانہ مقرر کرے)

اصل میں حزب کے معنی پانی پلانے کی باری کے ہیں

سَأَلْتُ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تُحَزِّبُوْنَ الْقُرْآنَ۔ میں نے آنحضرتؐ کے اصحاب سے پوچھا، تم کس قدر قرآن روز پڑھا کرتے ہو؟ (معمولاً اس کی مقدار کتنی ہوتی ہے)۔

اَللّٰهُمَّ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ وَزَلْزِلْهُمْ۔ یا اللہ اُن فوجوں کو شکست دے، اُن کے پاؤں اکھیڑ دے۔

يَوْمُ الْاَحْزَابِ۔ غزوۂ خندق کا دن (اس کو یوم الاحزاب اس لئے کہتے ہیں کہ ابوسفیان اس جنگ میں عرب کے مختلف قبیلوں کو مسلمانوں پر چڑھا لایا تھا۔ کہتے ہیں قریش کے کافر دس ہزار تھے اور تہامہ اور غطفان کے ایک ہزار اور ہوازن اور بنو قریظہ اور بنو نضیر ان کے علاوہ تھے۔ با این ہمہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جن کی تعداد پندرہ سو یا سترہ سو تھی فتح دی، کافروں پر ایک آندھی بھیجی اور وہ پریشان ہو کر بھاگ نکلے)۔

وَتُحَزِّبُهُمْ لِهَلَكَتِهِ۔ تم ان کو ہلاک کرنے کے لئے جمع کرتے ہو۔

كَانَ اِذَا حَزَبَهُ اَمْرٌ صَلّٰى یا اِذَا حَزَبَهُ هَمٌّ صَلّٰى۔ آنحضرت صلعم پر جب کوئی فکر کا کام آپڑتا، تو آپ نماز شروع کر دیتے (کیونکہ نماز یاد الٰہی ہے اور اس سے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے تمام فکریں دور ہو جاتی ہیں اور نماز میں دعا بھی ہوتی ہے)۔

نَزَلَتْ كَرَائِهُ الْاُمُوْرِ وَحَوَازِبُ الْخُطُوْبِ بُری مکروہ باتیں اور سخت مصیبتیں آپڑیں۔

يُرِيْدُ اَنْ يُحَزِّبَهُمْ۔ عبد اللہ بن زبیرؓ چاہتے تھے کہ اُن کو اپنے گروہ میں کر لیں یا ان کو مضبوط اور قوی کریں یا ان کے کئی گروہ کر دیں۔

وَطَفِقَتْ حَمْنَةُ تُحَازِبُ لَهَا۔ اور حمنہ نے اپنی بہن کے طرفداروں میں شریک ہونا شروع کیا۔ مشہور روایت تُحَارِبُ بہ رائے حطی ہے یعنی اپنی بہن کی حمایت میں لڑنا شروع کیا (وہ بھی بہتان لگانے والوں میں شریک ہو گئیں۔ اُن کا مطلب یہ تھا کہ آنحضرتؐ حضرت عائشہؓ کو چھوڑ دیں، تو اُن کی بہن پر آنحضرتؐ کا التفات بہت ہو جائے گا۔ ان کی مثال بالکل ایسی ہوئی کہ مدعی سست گواہ چست)۔

Marfat.com

وَتَحَازَبَتْ - اور گروہ گروہ ہو گئے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ وَدِّیْ اِنْ حُزِبْتُ۔ یا اللہ تو میرا بچاؤ ہے اگر میں لڑائی میں دبایا جاؤں (ایک روایت میں حُرِبْتُ ہے ...)

حَزْرٌ۔ اندازہ کرنا، اٹکل کرنا، تخمینہ کرنا، ترش رو ہونا، کھٹا ہونا۔

لَا تَاْخُذْ مِنْ حَزَرَاتِ اَنْفُسِ النَّاسِ شَیْئًا (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کے تحصیلدار سے فرمایا) دیکھو! لوگوں کے اُن مالوں میں سے جن کو وہ دلوں سے پسند کرکے اپنے لئے رکھ چھوڑتے ہیں کچھ نہ لینا (یعنی اعلیٰ شے چُن کر زکوٰۃ میں نہ لینا، بلکہ اوسط درجہ کا مال لینا، حَزَرَات جمع ہے حَزْرَۃٌ کی یعنی عمدہ چیز جو آدمی پسند کرکے اپنے لئے رکھے)۔

لَا تَاْخُذُوْا حَزَرَاتِ اَمْوَالِ النَّاسِ۔ لوگوں کے مالوں میں سے بہتر اور عمدہ چیزیں (زکوٰۃ میں) مت لو۔

حَتّٰی یُحْزَرَ۔ جب تک میوہ کا اندازہ (تخمینہ) نہ کیا جائے۔ (مَا یُوزَنُ سے یہی مراد ہے۔ کیونکہ میوہ جب درخت پر ہوتا ہے اُس کا تولنا ممکن نہیں۔ بعضوں نے حَتّٰی یُحْرَزَ روایت کیا ہے جب تک وہ کھلے (کھلیان) میں اکٹھا نہ کیا جائے)۔

حَزْوَرَۃُ۔ ایک مقام کا نام ہے صفا اور مروہ کے درمیان۔ وہاں بازار لگا کرتے تھے۔

اَلْمَنْحَرُ مَا بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ وَھِیَ الْحَزْوَرَۃُ۔ قربانی کرنے کا مقام صفا اور مروہ کے درمیان یعنی حزورہ ہی کہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ وکیع بن سلمہ نے ایام جاہلیت میں وہاں ایک عالی شان محل بنایا تھا، لوگ یہ سمجھتے تھے کہ وہ اس پر چڑھ کر اللہ تعالیٰ سے باتیں کرتا ہے اس محل میں ایک لونڈی کو رکھا تھا جس کا نام حزورہ تھا اسی کے نام سے یہ مقام موسوم ہو گیا۔ شافعی نے کہا بعضے لوگ اس کو حَزَوَّرَہ بہ تشدید کہتے ہیں حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے۔

حَزٌّ۔ کاٹنا یا گوشت کاٹنا۔

اِنَّ حَزَّ لَہٗ حُزَّۃً۔ گراس کے لئے ایک گوشت کا ٹکڑا کاٹ دیا۔

اِحْتَزَّ مِنْ کَتِفِ شَاۃٍ ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ۔ آپ نے بکری کے شانے میں سے گوشت کاٹ کر کھایا۔ پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا (بعضوں نے کہا حَزّ کہتے ہیں اُس کاٹنے کو جس سے چیز دو ٹکڑے نہ ہو جائے) کہتے ہیں:

حَزَزْتُ الْعُوْدَ اَحُزُّہٗ حَزًّا۔ میں نے لکڑی کو کاٹا۔

اَلْاِثْمُ حَوَّازُ الْقُلُوْبِ۔ گناہ دل پر اثر ڈالنے والے ہیں (جو دل میں چبھتے ہیں) یہ جمع ہے حَازٌّ کی۔ ایک روایت میں حَوَّازُ الْقُلُوْبِ ہے۔ بہ تشدید واؤ۔ یعنی گناہ دل پر چھا جانے والا غالب آنے والا ہے۔ ایک روایت میں حَزَّازُ الْقُلُوْبِ ہے۔ یہ مبالغہ ہے حَزّ کا۔)

وَفُلَانٌ اٰخِذٌ بِحُزَّتِہٖ[1]۔ فلاں شخص اس کا گوشت تھامے ہوئے ہے۔ یعنی گردن پکڑے ہوئے ہے۔

لَقِیْتُ عَلِیًّا بِھٰذَا الْحَزِیْزِ۔ میں حضرت علی سے اس اوتار میں ملا (اس کی جمع حُزَّان آتی ہے) کعب بن زہیر کے قصیدے میں ہے:

اِذَا تَوَقَّدَتِ الْحُزَّانُ وَالْمِیْلُ۔ جب زمین کے اوتار (نشیبی حصے) اور میدان روشن ہو جاتے ہیں۔

حَزَازَۃٌ۔ دردِ دل، جو غصے یا تکلیف سے ہو۔ اس کی جمع حَزَازَاتٌ ہے۔ محیط میں ہے کہ:

حَزَّازٌ۔ جو چیز دل میں چبھے اور دل کا درد اور کھانا جو پیٹ میں ترش ہو جائے۔

حَزْقٌ۔ گوز لگانا، نچوڑنا، کھینچنا، باندھنا، دبانا۔

لَا رَأْیَ لِحَازِقٍ۔ اس شخص کی رائے کچھ نہیں ہے جس کا موزہ تنگ ہو اُس کا پاؤں دبا رہا ہو۔

لَا یُصَلِّیْ وَھُوَ حَاقِنٌ اَوْ حَاقِبٌ اَوْ حَازِقٌ۔ آدمی اس وقت نماز نہ پڑھے جب پیشاب یا پاخانہ کا تقاضا ہو یا اس کا جوتا تنگ ہو پاؤں دبا رہا ہو (کیونکہ ایسی حالتوں میں اطمینان اور خشوع نہ ہو سکے گا جو نماز کا جزو اعظم ہے)۔

[1] ایک روایت میں بِمَحْجَزَتِہٖ ہے یعنی اس کی کمر تھامے ہوئے ہے۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

كَأَنَّهُمَا حِزْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ۔ سورۂ بقرہ اور سورۂ آلِ عمران قیامت کے دن اس طرح آئیں گی، جیسے پرندوں کے دو جھنڈ صف باندھے ہوئے (ایک روایت میں خِزْقَانِ ہے اس کا ذکر آگے آئے گا)۔

كَانَ يُرَقِّصُ الْحَسَنَ أَوِ الْحُسَيْنَ وَيَقُوْلُ حُزُقَّةٌ حُزُقَّةٌ تَرَقَّ عَيْنَ بَقَّةٍ۔ آنحضرتؐ امام حسنؓ یا امام حسینؓ کو نچا رہے تھے، اور یہ فرما رہے تھے ارے حزقّہ حزقّہ ارے عین بقّہ اوپر چڑھ، یہ سنکر وہ چڑھے یہاں تک کہ اپنے پاؤں آپ کے سینۂ مبارک پر رکھے)۔

حُزُقَّةٌ۔ ناتوان جو ضعف سے چھوٹے چھوٹے قدم رکھتا ہو۔ بعضوں نے کہا پست قامت بزرگ شکم۔ عَيْنُ بَقَّةٍ یعنی مچھر کی آنکھ مطلب یہ ہے کہ چھوٹی آنکھ والا۔ یہ پیار سے فرمایا۔

اِجْتَمَعَ جَوَارٍ فَأَرِنَّ وَأَشِرْنَ وَلَعِبْنَ الْحُزُقَّةَ چند چھوکریاں جمع ہوئیں، انھوں نے خوشی منائی، اترائیں اور حُزُقّہ کھیلیں (یہ ایک کھیل ہے بچوں کا)۔

حَزْقٌ عَيْرٍ حَزْقٌ عَيْرٍ فَقَدْ بَقِيَتْ مِنْهُمْ بَقِيَّةٌ (جب حضرت علیؓ کے ساتھیوں نے خارجیوں کو قتل کر ڈالا تو واپس آکر کہنے لگے، اب خوش ہو جائیے ہم نے ان کو نیست و نابود کر دیا، تو آپ نے فرمایا) یہ گدھے کا بوجھ مضبوط بندھا ہے یہ گدھے کا بوجھ مضبوط بندھا ہے ابھی ان میں سے کچھ لوگ باقی ہیں (مطلب یہ ہے کہ ابھی خارجیوں کا کام تمام نہیں ہوا، جیسے تم سمجھے ہو) بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے، گدھے کا پاد یا گوز خر گوز خر (یعنی جو تم کہتے ہو وہ ایک لغو اور واہیات ہے)۔

حَزْلٌ۔ جمع ہونا جیسے اِحْزِئْلَالٌ۔ عرب لوگ کہتے ہیں، اِحْزَأَلَّ الْبَعِيْرُ۔ جب وہ اونچا ہو جائے۔

وَعُمَرُ مُحْزَئِلٌّ فِي الْمَجْلِسِ۔ حضرت عمرؓ اپنے اعضاء سمیٹے مجلس میں بیٹھے تھے (بعضوں نے کہا اکڑوں بیٹھے تھے (جیسے کوئی جلدی میں کرتا ہے)۔

حَزْمٌ۔ باندھنا، لگام کسنا، ہوشیاری کرنا، سخت یا بلند زمین۔

اَلْحَزْمُ سُوْءُ الظَّنِّ۔ حزم کیا ہے بدگمانی کرنا (یعنی کسی پر بھروسہ نہ کرنا، بلکہ اپنی چوکسی رکھنا۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مسلمانوں کی نسبت بدگمانی کرے۔ کیونکہ یہ بموجب نص قرآنی منع ہے اِجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر حال میں آدمی کو ہوشیار رہنا چاہئے، اپنی جان و مال کی حفاظت کا بخوبی بندوبست کرنا چاہئے۔ کیونکہ دل کا حال بجز خداوند کریم کے کوئی نہیں جانتا۔ ممکن ہے کہ ظاہر میں ایک آدمی اچھا اور نیک معلوم ہو مگر اس کے دل میں بے ایمانی اور خیانت بھری ہو، جیسے سعدیؒ فرماتے ہیں:

بگہداد آں شوخ در کیسہ در ÷ کہ بیند ہمہ خلق را کیسہ بر

لَا خَيْرَ فِيْ حَزْمٍ بِغَيْرِ عَزْمٍ۔ اگر صرف ہوشیاری ہو اور ہمت اور جرأت نہ ہو تو کچھ فائدہ نہیں (کیونکہ ایسا آدمی دنیا کا کوئی اہم کام پورا نہ کر سکے گا۔ ہر بات میں وہ ڈرتے ہی ڈرتے اپنی عمر تمام کر دے گا۔ نہیں پوری چوکسی کر کے پھر اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر کام شروع کر دینا چاہئے، اہر چہ باداباد ما کشتی در آب انداختیم

أَخَذْتَ بِالْحَزْمِ (حضرت ابوبکر صدیقؓ کیا کرتے اس خیال سے کہ کہیں تہجد کے وقت آنکھ نہ کھلے اور وتر فوت ہو جائیں وہ سویرے ہی عشاء کے بعد وتر پڑھ لیتے۔ تو آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا) تم نے ہوشیاری اور احتیاط پر عمل کیا۔

مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِيْنٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ۔ میں نے عقل اور دین میں نقصان والیوں میں سے ہوشیار شخص کی عقل کھونے والا تم عورتوں سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا (آدمی کتنا ہی ہوشیار اور محتاط ہو وہ عورتوں کے چرتر میں آجاتا ہے، ان کی محبت میں دیوانہ ہو جاتا ہے)

سُئِلَ مَا الْحَزْمُ فَقَالَ تَسْتَشِيْرُ أَهْلَ الرَّأْيِ ثُمَّ تُطِيْعُهُمْ۔ آپ سے پوچھا گیا "حزم" کیا چیز ہے؟ فرمایا یہ کہ تو عقلمند لوگوں سے مشورہ لے پھر اُن کی بات مانے (ان کی رائے پر عمل کرے، اگر عمل نہ کرے تو صرف مشورہ لینے سے کوئی عمدہ نتیجہ پیدا نہ ہو گا)۔

نَهَى أَنْ يُّصَلِّيَ الرَّجُلُ بِغَيْرِ حِزَامٍ۔ آنحضرتؐ نے بغیر کمربند کے نماز پڑھنے سے منع فرمایا (کمربند سے یہاں وہ کپڑا مراد ہے جو کمر پر

Marfat.com

باندھ لیا جاتا ہے، یہ حکم اس وقت آپ نے دیا تھا جب لوگ صرف تہہ بند باندھتے تھے، پاجامہ کا رواج نہ تھا۔ اگر تہہ بند پر کمر بند نہ باندھا جائے تو کبھی ستر کھل جاتا ہے اور نماز باطل ہو جاتی ہے)

نَهٰى اَنْ یُّصَلِّیَ الرَّجُلُ حَتّٰى یَحْتَزِمَ۔ آپ نے اس سے منع فرمایا کہ بغیر کمر باندھے کوئی نماز پڑھے۔

اَمَرَ بِالتَّحَزُّمِ فِی الصَّلٰوةِ۔ نماز میں کمر باندھنے کا حکم دیا

فَتَحَزَّمَ الْمُفْطِرُوْنَ۔ (ایک جہاد میں کچھ لوگ روزہ دار تھے کچھ بے روزے) جن لوگوں کا روزہ نہ تھا، انھوں نے کمر کسی (اور سارا کام کاج کیا روزہ داروں کو تکلیف نہ دی)۔

حُزْمَةً عَلٰى ظَهْرِهٖ۔ لکڑیوں کا گٹھا اپنی پیٹھ پر

حُزْنٌ۔ رنج۔ غم۔ صدمہ۔

كَانَ اِذَا حَزَنَهٗ اَمْرٌ صَلّٰى۔ آنحضرتؐ کو جب کوئی رنج پیش آتا، تو آپ نماز شروع کر دیتے (سبحان اللہ خدا کی یاد ہر رنج کی دوا ہے) اہل عرب کہتے ہیں:

حَزَنَنِیْ اور اَحْزَنَنِیْ۔ فلاں شخص نے مجھ کو رنج دیا میں محزون ہوں، اور مُحْزَنٌ نہیں کہتے۔

اِنَّ الشَّیْطٰنَ یُحْزِنُهٗ۔ جو شخص جہاد کو جاتا ہے تو شیطان اس کو رنج دلاتا ہے (دل میں ڈالتا ہے کہ گھر بار چھوڑ کر کیوں اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالتا ہے)۔

اَرَادَ اَنْ یُّغَیِّرَ اسْمَ جَدِّهٖ حَزْنٍ وَیُسَمِّیَهٗ سَهْلًا فَاَبٰى وَقَالَ لَا اُغَیِّرُ اسْمًا سَمَّانِیْ بِهٖ اَبِیْ قَالَ سَعِیْدٌ فَمَا زَالَتْ فِیْنَا تِلْكَ الْحُزُوْنَةُ۔ سعید کے دادا کا نام حزن تھا (حزن کہتے ہیں سخت اور دشوار گزار بیہڑ زمین کو)۔ آنحضرتؐ نے ان کا نام بدل کر سہل رکھنا چاہا (سہل حزن کی ضد ہے یعنی ملائم اور ہموار زمین جہاں آدمی کو آرام ملے) لیکن انھوں نے منظور نہ کیا، کہنے لگے میں اس نام کو نہیں بدلوں گا جو میرے باپ نے رکھا ہے (معلوم نہیں اس وقت ان کو کیا سوجھی، یہ بھی ایک شیطانی وسوسہ تھا، ارے آنحضرتؐ پر لاکھوں باپ تصدق ہیں اگر ہمارا دشمن نے ہمارا ایک نام رکھا ہو اور آنحضرتؐ اس کو بدلنا چاہیں تو ہم فوراً بدل ڈالیں۔ باپ دادے کے نام کا ذکر تک نہ کریں) سعید کہتے ہیں پھر اس کی سزا یہ ملی کہ ہمارے خاندان میں برابر سختی ہی سختی رہی (ہمیشہ ایک نہ ایک مصیبت میں مبتلا ہوتے رہے، اور پیغمبر صاحب کا کہنا نہ سنو)۔

كَرِهَ الْحَزْنَ۔ آپ نے حزن نام برا جانا (کیونکہ اس کے معنی سخت اور نا ملائم کے ہیں)۔

وَلَا یَحْزُنُكَ اللّٰهُ یا وَلَا یُحْزِنُكَ اللّٰهُ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو رنجیدہ نہیں کرنے کا (ایک روایت میں وَلَا یُخْزِیْكَ اللّٰهُ ہے یعنی اللہ تعالیٰ آپ کو رسوا نہیں کرنے کا۔

مَحْزُوْنُ اللِّهْزِمَةِ۔ لہزمہ سخت تھا (لہزمہ اس ہڈی کو کہتے ہیں جو کان کے تلے اٹھی ہوتی ہے یعنی جبڑے کی ہڈی)۔

اَحْزَنَ بِنَا الْمَنْزِلُ۔ ہماری وجہ سے گھر سونا ہو گیا (اداس ہو گیا) یا مقام سخت ہو گیا یا اس مقام نے ہم پر سختی سوا کر دی، کیونکہ ہم وہاں اترے۔

حَزَنٌ۔ بہ فتحہ حا اور زا بہ معنی حُزْنٌ ہے حُزَانَةٌ آدمی کے اہل و عیال۔

حَزْوٌ۔ پرندوں کو ڈانٹنا، کہانت (پیشین گوئی) کرنا، اندازہ تَحَزِّیْ کے بھی وہی معنی ہیں جو حَزْوٌ کے ہیں۔

كَانَ حَزَّاءً۔ ہرقل بادشاہ روم پیشین گو تھا (اپنے گمان سے آئندہ واقع ہونے والی بات بتاتا تھا)۔

نہایہ میں ہے کہ ایسے شخص کو حَازِیْ بھی کہتے ہیں۔ یہ حَزَوْتُ الشَّیْءَ اَحْزُوْهُ سے نکلا ہے اور جو کوئی کھجور کا اندازہ کرے اس کو بھی حَازِیْ کہتے ہیں اور حَزَّاءٌ نجومی کو بھی کہتے ہیں۔ کرمانی نے کہا ہرقل علم نجوم جانتا تھا اور اسی علم سے اس کو معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ اس وقت پیدا ہوئے جب علویین کا قران برج عقرب میں ہوا۔

كَانَ لِفِرْعَوْنَ حَازٍ۔ فرعون کے پاس بھی ایک نجومی یا کاہن تھا۔

حَزَاءٌ یا حَزَاءَةٌ ایک بوٹی ہے کرفس کے مشابہ لیکن اس کے

ذرا چوڑا ہوتا ہے، اس کا ٹھنڈے پانی کے ساتھ پینا معدے کو فائدہ
کرتا ہے۔
اَلْحَزَاءُ یَشْرَبُهَا اَکَایِسُ النِّسَاءِ لِلطَّشَّۃِ حزاءۃ
کو عقلمند عورتیں زکام کے لئے پیتی ہیں۔
یَشْتَرِیْهَا اَکَایِسُ النِّسَاءِ لِلْخَافِیَۃِ وَالْاِقْلَاتِ۔
اس کو عقلمند عورتیں آسیب دُور کرنے۔ اور بچوں کی مَرت کو دفع کرنے
کے لئے خریدتی ہیں (ان کا خیال یہ تھا کہ حزاءۃ کا بخور لینے سے آسیب
بھاگ جاتا ہے یعنی عرب کی جاہل عورتوں کا یہ اعتقاد تھا کہ زکام کی
بیماری جنون کے سبب پیدا ہوتی ہے)۔
حَزْوَرٌ یا حَزَوَّرٌ وہ لڑکا جو جوانی کے قریب ہو (گبرو، پٹھا)
حَزَاوِرَۃٌ۔ حَزْوَرٌ کی جمع ہے۔
کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غِلْمَانًا
حَزَاوِرَۃً۔ ہم آنحضرت کے ساتھ تھے اس حال میں کہ ہم گبرو پٹھے
تھے۔
کُنْتُ غُلَامًا حَزَوَّرًا فَصِدْتُ اَرْنَبًا۔ میں ایک گبرو پٹھا تھا
(جوانی کے قریب) تو میں نے ایک خرگوش کا شکار کیا۔
حَزْوَرَۃٌ۔ ایک مقام کا نام ہے مکہ میں باب حناطین کے پاس
اِنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ
وَاقِفٌ بِالْحَزْوَرَۃِ مِنْ مَکَّۃَ۔ انھوں نے آنحضرت سے سُنا
آپ مکہ میں حزورہ میں ٹھہرے ہوئے تھے۔
حَزِیٌّ۔ بمعنی حَزْوٌ ہے۔
تَحْزِیَۃٌ۔ میوے کا تخمینہ کرنا۔
اَحْزٰی۔ بلند ہوا، ڈرا، جان لیا۔

باب الحاء مع السین

حَسِبَ یا حُسْبَانٌ یا حِسَابٌ یا حِسْبَۃٌ یا حِسَابَۃٌ
گننا، شمار کرنا۔
مَحْسَبَۃٌ اور مَحْسِبَۃٌ اور حِسْبَانٌ کے معنی گمان کرنے کے
آئے ہیں۔ اس کا اصل حَسِبَ یَحْسِبُ ہے۔ اللہ تعالٰی کا ایک
نام حَسِیْبٌ بھی ہے۔ یعنی کافی۔ یہ اَحْسَبَنِیْ سے نکلا ہے یعنی
مجھ کو کافی ہوا۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَحْسَبْتُہٗ اور حَسَّبْتُہٗ
یعنی میں نے اس کو اتنا دیا کہ وہ بس بس کرنے لگا (یعنی راضی اور خوش
ہوگیا)۔
یُحْسِبُکَ اَنْ تَصُوْمَ مِنْ کُلِّ شَھْرٍ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ تجھ کو
ہر مہینے میں تین روزے رکھنا کفایت کرتا ہے۔ ایک روایت میں
بِحَسْبِکَ ہے معنی وہی ہیں۔
اَلْحَسَبُ الْمَالُ وَالْکَرَمُ التَّقْوٰی۔ اب تو حَسَبْ
مال داری ہے اور کرم پرہیزگاری کا نام ہے (اصل میں حسب
باپ دادا کی شرافت کا نام تھا۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مالدار
آدمی گو اُس کے باپ دادا شریف نہ ہوں، شریف گنا جاتا ہے،
اس کی عزت کی جاتی ہے اور مفلس محتاج آدمی گو اُس کے باپ دادا
کیسے ہی شریف ہوں، اس کی کوئی عزت نہیں کرتا)۔
طیبی نے کہا حسب[لہ] آدمی کے فضائل اور اس کے باپ دادا کے
فضائل۔ اور کرم تمام وجوہ خیر اور شرف کا جمع کرنا۔ تو آنحضرتؐ نے
اِس حدیث میں لوگوں کے رسم و رواج کے موافق ان دونوں لفظوں
کے معنی بیان فرمائے۔ لوگوں کے نزدیک جو مال دار اور صاحب
ثروت ہو، وہی صاحب حسب گنا جاتا ہے اور اُسی کی عزت کرتے
ہیں۔ لیکن اللہ کے نزدیک کریم یعنی بزرگ اور شریف وہی ہے جو
پرہیزگار ہو۔ جیسے قرآن میں ہے: اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ
اَتْقٰکُمْ۔
مؤلف کہتا ہے جو اہل اللہ ہیں وہ اب بھی کسی دنیادار
کی اس کی دولت کے سبب تعظیم اور تکریم نہیں کرتے، اور عالم باعمل
اور درویش اور سید کی بے انتہا تعظیم کرتے ہیں)۔
حَسَبُ الْمَرْءِ دِیْنُہٗ وَکَرَمُہٗ خُلُقُہٗ۔ آدمی کا حسب
اُس کی دینداری ہے (بے دین اور فاسق کو صاحب حسب نہ
کہیں گے) اور کرم آدمی کے اخلاق اور عادات ہیں۔

لہ بعضوں نے کہا حسب ننہیال کی شرافت اور نسب ددھیال
کی شرافت کو کہتے ہیں۔ ۱۲ وحید۔

Marfat.com

حَسَبُ الْمَرْءِ دِيْنُهٗ وَمُرُوْءَتُهٗ خُلُقُهٗ۔ آدمی کا حسب اُس کا دین ہے اور مُروّت اچھے اخلاق کا نام ہے۔

حَسَبُ الرَّجُلِ نَقَاءُ ثَوْبَيْهِ۔ آدمی کا حسب (دنیاداروں کے نزدیک) یہ ہے کہ اس کے دونوں کپڑے (پاجامہ اور چادر) صاف ستھرے ہوں (کیونکہ یہ دلیل ہے اس کے غنا اور تونگری کی۔ ہمارے زمانہ میں بھی تعظیم اور تکریم لباس ہی پر رہ گئی ہے)۔

تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِمِيْسَمِهَا وَلِحَسَبِهَا۔ عورت سے اُس کے حُسن و جمال کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے وَحَسَبِهَا اور اس کی مالداری کی وجہ سے (بعضوں نے کہا حَسَبٌ سے یہاں اچھے اخلاق مراد ہیں)۔

اِذْ خَيَّرْتَنَا بَيْنَ الْمَالِ وَالْحَسَبِ فَاِنَّا نَخْتَارُ الْحَسَبَ (ہوازن کے لوگوں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا) جب آپ ہم کو یہ اختیار دیتے ہیں کہ ہم یا تو مال و اسباب (جو مسلمانوں نے لُوٹ لیا تھا) واپس لے لیں یا اچھے امر کو اختیار کریں، تو ہم اچھے ہی کام کو اختیار کرتے ہیں (یعنی ہمارے قیدی واپس دیدیجئے کیونکہ اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کو قید سے چھڑانا بہ نسبت مال و اسباب حاصل کرنے کے کہیں اچھا ہے۔ بعضوں نے کہا حَسَبٌ سے یہاں مراد اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کا شمار ہے۔ یہ حِسَابٌ سے نکلا ہے۔ کیونکہ عربوں کی عادت تھی کہ فخر کے وقت اپنے باپ دادا کے فضائل اور مناقب شمار کرتے)۔

اَرْبَعٌ فِيْ اُمَّتِيْ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ اَلْفَخْرُ بِالْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ بِالْاَنْسَابِ۔ میری اُمت میں چار باتیں رہیں گی، جو جاہلیت کی باتیں ہیں۔ حَسَبٌ پر فخر کرنا؛ دُوسروں کے نسب پر طعن و تشنیع کرنا۔

كَيْفَ حَسَبُهٗ فِيْكُمْ (ہرقل نے ابوسفیان سے پوچھا بھلا یہ تو بتاؤ! اس پیغمبرؐ کا نسب یعنی خاندان تم میں کیسا ہے؟

يُبْعَثُ فِيْ اَحْسَابِ قَوْمِهٖ۔ وہ اپنی قوم کے عالی خاندانوں میں بھیجا جائے گا (تاکہ اس کی فہمائش کا لوگوں پر اثر پڑے)۔

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا۔ جو شخص ایمان کے ساتھ خالص خدا کی رضامندی کے لئے رمضان کے روزے رکھے (اصل میں احتساب کے معنی شمار کرنا جب کوئی عمل خالص خدا کے لئے کیا جائے، اس میں ریا اور دکھاوے کی نیت نہ ہو اسی وقت وہ نیک اعمال میں محسوب ہوتا ہے اور نہ وہ حساب میں شریک نہیں ہوتا بلکہ اُلٹا وبال ہوتا ہے۔

حِسْبَةٌ۔ اسم ہے بمعنی احتساب۔

عِدَّةٌ۔ بمعنی اعتداد (غرض احتساب اور حسبہ اعمال صالحہ میں اسی کا نام ہے کہ خالص خدا کی رضامندی ملحوظ رکھے اور ناموری وغیرہ دنیا کے اغراض اس میں شامل نہ ہوں)۔

اِحْتَسِبُوْا اَعْمَالَكُمْ فَاِنَّ مَنِ احْتَسَبَ عَمَلَهٗ كُتِبَ لَهٗ اَجْرُ عَمَلِهٖ وَاَجْرُ حِسْبَتِهٖ اپنے نیک اعمال خالص خدا کی رضامندی کے لئے کرو۔ جو شخص خلوص کے ساتھ نیک کام کرے گا اس کا کام لکھ لیا جایا کرے گا اور خلوص کا ثواب بھی (اُس کے نامۂ اعمال میں) لکھا جائے گا (مزید برآں)۔

مَنْ مَاتَ لَهٗ وَلَدٌ فَاحْتَسَبَهٗ۔ جس شخص کا بچہ مر جائے وہ اس مصیبت کو صبر کر کے اپنے نیک اعمال میں شریک کرا لے۔ اہل عرب کہتے ہیں: اِحْتَسَبَ فُلَانٌ اِبْنًا لَّهٗ۔ جب کسی کا جوان بچہ مر جائے اور اگر صغیر سنی میں مر جائے تو کہتے ہیں: اِفْتَرَطَ فُلَانٌ اِبْنَهٗ۔ صاحب نہایہ نے کہا احتساب کا لفظ متعدد حدیثوں میں آیا ہے

اَلَا تَحْتَسِبُوْنَ اٰثَارَكُمْ۔ تم اپنے قدموں کا شمار نہیں کرتے (تمہارے لئے ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے)۔

كَانَ الْحُمْسُ يَحْتَسِبُوْنَ عَلَى النَّاسِ۔ قریش کے لوگ دوسرے ملک والوں کو (جو حج یا طواف کے لئے آتے) اپنے کپڑے ثواب کی نیت سے دیتے (وہ قریش کے کپڑے پہن کر طواف کرتے)۔

اِنْ شَاءَتْ اَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ۔ حضرت عائشہؓ سے (وہ) کر سکتی ہیں اگر چاہیں کہ خالص ثواب کے لئے تیرے ساتھ سلوک کریں (مگر ولاء ان کو نہیں ملے گی)۔

اَنْفَقَ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا۔ جس شخص نے خرچ کیا اور اس کی نیت کسی واجب یا مستحب حق کو ادا کرنے کی ہے (یعنی ضروری ا

Marfat.com

نیک کاموں میں خرچ کیا نہ کہ لہو لعب اور ذاتی عیش و عشرت میں)
اِحْتَسَبُوْا وَصَبَرُوْا وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ اِخْوَتُہٗ
خالص خدا کی رضامندی کے لئے عمل کیا اور صبر کیا نہ عقل اور دانشمندی کی وجہ سے (عرض کیا، پروردگار یہ کیسے ہوگا؟ جب اُن میں عقل اور دانشمندی نہیں رہے گی؟ ارشاد ہوا کہ میں اپنی دانائی اور علم میں سے اُن کو ایک حصہ دوں گا)۔

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا۔ جو رمضان کے مہینے میں بہ حالتِ ایمان خالص خدا کی رضامندی کے لئے اور ثواب حاصل کرنے کے لئے قیام کرے (قیامِ رمضان سے مُراد تراویح کی نماز ہے)

فَتَحْتَسِبُہٗ۔ وہ عورت اپنے بچے کو جو مر گیا اللہ تعالیٰ کے پاس اپنی امانت سمجھے (اس کے ثواب اور اجر کی متوقع رہے)۔
وَلَكَ مَا احْتَسَبْتَہٗ۔ تجھ کو وہی ملے گا جس کی تو نے امید رکھی۔

مَنْ اَذَّنَ سَبْعَ سِنِیْنَ مُحْتَسِبًا۔ جس نے سات برس تک خالص خدا کے لئے (نہ اجوار کی طمع سے) اذان دی۔
فَیَمْكُثُ فِیْہِ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا۔ وہ وہاں صبر کر کے اپنے تئیں خدا کے سپرد کر کے ٹھہرا رہے۔
اِشْتَرٰی فَتَاہُ بِكَذَا دِرْهَمًا وَبِالْحَسَبِ وَالطِّیْبِ۔ ایک غلام اتنے روپیوں کے بدل اور احسان اور خوشی کے ساتھ خریدا (یعنی طلو نے اس کو رضامندی اور خوشی طرفین کے ساتھ مول لیا۔ یہ بیعنامہ کا مضمون تھا) یہ حَسَبْتُہٗ سے نکلا ہے بمعنی اَكْرَمْتُہٗ۔ بعضوں نے کہا یہ حُسْبَانَۃٌ سے ماخوذ ہے جو چھوٹے تکیے کو کہتے ہیں۔ عرب لوگ کہتے ہیں:
حَسَّبْتُ الرَّجُلَ۔ میں نے اس کو توشک پر بٹھلایا۔
مَا حَسَّبُوْا ضَیْفَهُمْ۔ انھوں نے اپنے مہمان کی خاطر داری کی (یا جب تک اپنے مہمان کی خاطر داری کرتے رہیں)۔
كَانُوْا یَتَحَسَّبُوْنَ الصَّلٰوۃَ فَیَجِیْئُوْنَهَا بِلَا دَاعٍ۔ نماز کی فکر میں رہتے تھے بِن بُلائے یونہی نماز کے لئے آجاتے تھے، (ایک روایت میں یَتَحَیَّنُوْنَ الصَّلٰوۃَ یعنی نماز کے وقت کو دیکھتے رہتے تھے)۔

یَتَحَسَّبُوْنَ الْاَخْبَارَ۔ خبروں کی ٹوہ لگاتے رہتے تھے (یعنی لڑائیوں میں دشمن کی نقل و حرکت اور مقام اور تعداد اور سامان وغیرہ سب باتوں کی خبر لینے میں معروف رہتے جو بڑا ضروری امر ہے)۔
لَا تَجْعَلْهَا حُسْبَانًا۔ یا اللہ اس ہوا کو عذاب مت کر۔
اِحْتَسَبْتُ الْمُتَوَفّٰی۔ میں نے میت پر ثواب کی امید رکھی، صبر کر کے۔

حَسَبٌ وہ عمدہ کام جو خود کسی شخص نے یا اُس کے باپ دادا نے کیا ہو۔ اس کو حَسَبٌ اِس لئے کہتے ہیں کہ وہ افتخار کے وقت شمار کیا جاتا ہے۔ اور حَسْبٌ بہ سکون سین۔ اس کا شمار کرنا۔ اور عَدٌّ شمار کرنا۔ اور عَدَدٌ شمار کیا گیا۔
وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰہِ۔ اور ان کا محاسبہ اللہ پر ہے یعنی اُن کے دلوں کا معاملہ خدا کے سپرد ہے۔ ہمارا کام ظاہر کو دیکھنا اور اُس کے موافق عمل کرنا ہے۔)
لَعَلَّ رَحْمَۃَ رَبِّیْ تَاْتِیْ عَلٰی حَسَبِ الْعِصْیَانِ شاید میرے مالک کی رحمت گناہوں کے شمار پر آئے (جتنے گناہ اتنی ہی رحمتیں) بقول امیر ؎

مجرموں کو دیکھ کر آغوشِ رحمت میں امیر
بے گناہوں کو قیامت میں پشیمانی ہوئی

فَحَسَبْتُ مَا عَلَیْہِ مِنَ الدَّیْنِ۔ میں نے اُن پر جو قرض تھا اُس کا حساب کیا۔
حَسْبُكَ مُنَاشَدَتَكَ رَبَّكَ۔ بس بس آپ نے اپنے مالک سے جتنی دعا کی وہ کافی ہے (یہ حضرت ابوبکر صدیق رضہ نے آنحضرت ؐ سے عرض کیا جب غزوۂ بدر کی رات کو آپؐ نے بڑے الحاح اور عاجزی کے ساتھ دعا کی۔ اب کوئی یہ نہ سمجھے کہ حضرت صدیق اکبر رضہ کو آنحضرت ؐ سے زیادہ وعدۂ خداوندی پر اطمینان تھا، نہیں بلکہ آنحضرت کا مقصود اس قدر الحاح کے ساتھ دعا

Marfat.com

کرتے سے یہ تھا کہ صحابہ خوب مطمئن ہو جائیں، کیونکہ آنحضرتؐ کا ایک بار دُعا کرنا حصولِ مطلوب کے لئے وہ کافی سمجھتے تھے۔ بھلا اتنے بار کی دُعا وہ بھی ایسے الحاح اور عاجزی کے ساتھ کیونکر رد ہو سکتی ہے)۔

بِحُسْبَانٍ كَحُسْبَانِ الرَّحَى۔ ایک کھونٹی (یعنی قطب پر) وہ گھوم رہے ہیں، جیسے چکی کی کھونٹی ہوتی ہے، اس کے گھومنے پاٹ گھومتا ہے۔ (ابن عباس رضؓ نے کہا حُسْبَان سے حساب مراد ہے یعنی متعین اوقات پر وہ گھومتے ہیں وہ وقت مقررہ پر ٹھیک ہر منزل میں آتے ہیں کبھی ایک لحظہ کی بھی تقدیم وتاخیر نہیں ہوتی سبحان اللہ، یہ خدائی انتظام اور بشری انتظام فرق ہے۔ بشر کتنا بھی انتظام کرے کسی نہ کسی دن ضرور کچھ خلل ہو جاتا ہے)۔

فَأُتِيَ بِكُرْسِيٍّ حَسِبْتُ قَوَائِمَهُ حَدِيدًا وَتَرَكَ خُطْبَتَهُ۔ تب ایک کرسی لائی گئی میں سمجھتا ہوں اس کے پائے آہنی (لوہے کے) تھے (آپ اس پر بیٹھ گئے) اور خطبہ چھوڑ دیا (کیونکہ اسلام کی تعلیم میں دیر نہ کرنا چاہیئے، وہ خطبہ پر مقدم ہے) (ایک روایت میں حَسِبْتُ کی جگہ خِلْتُ ہے۔ معنی وہی ہیں۔ ایک روایت میں بِكُرْسِيٍّ خَشَبٍ ہے یعنی لکڑی کی ایک کرسی لائی گئی۔ ایک روایت میں خُلْبٍ ہے، یعنی ترکے کی چھال کی۔ مجمع میں ہے کہ ٹھیک روایت حَسِبْتُ ہے اور شاید وہ کرسی کالی لکڑی کی ہوگی تو راوی اس کو لوہا سمجھا)۔

لَا تَحْسِبَنَّ وَلَمْ يَقُلْ لَا تَحْسَبَنَّ أَنَّا مِنْ أَجْلِكَ ذَبَحْنَا۔ آنحضرتؐ نے "لا تحسبن" بہ کسرۂ سین فرمایا نہ بفتحہ سین۔ یعنی یہ مت سمجھو کہ ہم نے یہ جانور تمہارے لئے ذبح کیا (گویا ہم نے تمہارے لئے تکلیف کی ایسا خیال مت کیجیو)

حَسَبَ مَا ذَكَرَهُ۔ جیسا اس نے بیان کیا اسی موافق کہتے ہیں۔

حَسَبُ الْحُكْمِ۔ حکم کے موافق اور فتحہ سین یعنی حَسْبُ الْحُكْمِ بھی درست ہے۔

حَسْبُ ابْنِ آدَمَ لُقَيْمَاتٌ۔ آدمی کو زندگی قائم رکھنے کے لئے چند لقمے کافی ہیں (بہت کمانے کی ضرورت نہیں نہ بہت سامان کی)۔

أَحْسِبُهُ قَالَ تَوَاضُعًا۔ میں سمجھتا ہوں کہ آنحضرتؐ نے بطور تواضع یہ ارشاد فرمایا۔

حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مَرْيَمُ وَعَائِشَةُ۔ جہان کی عورتوں کے بدل تجھ کو حضرت مریم اور حضرت عائشہؓ کی فضیلت پہچاننا کافی ہے (اگر اور عورتوں کی فضیلت نہ پہچانے تو نہ پہچانے کیونکہ یہ دونوں تمام جہان کی عورتوں کی سردار ہیں)۔

حَسْبِيَ حَسْبِي۔ بس یہ عنایت حق تعالیٰ کی میرے لئے کافی ہے۔ اب اس صدمہ کا کوئی غم نہیں رہا۔

أَحْتَسِبُ مُصِيبَتِي۔ میں تجھ سے اپنا اس مصیبت کا اجر چاہتا ہوں۔

حَسْبُكَ الْآنَ۔ بس اب پڑھنا موقوف کر۔

حِسْبَةٌ۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو بھی کہتے ہیں۔

حَسِيبُهُ اللَّهُ۔ اللہ اس کے اعمال کا حساب لینے والا ہے (اس کے اعمال کے موافق اس کو بدلہ دینے والا ہے ظاہر میں تو ہم اس کو اچھا سمجھتے ہیں)۔

إِذَا أَمَسَّ جِلْدَكَ الْمَاءُ فَحَسْبُكَ۔ جب (غسل میں) تیرے بدن سے پانی چھو جائے، تو وہ تجھ کو کافی ہے (یعنی بدن کا ملنا اور رگڑنا فرض نہیں ہے۔ امام مالکؒ کے نزدیک یہ فرض ہے، اور ایک جماعت محدثین بھی انہی کے ساتھ متفق ہے)۔

لَا حَسَبَ أَبْلَغُ مِنَ الْأَدَبِ۔ کوئی شرف ادب سے بڑھ کر نہیں ہے۔

الْمُؤْمِنُ يُبْتَلَى عَلَى حَسَبِ دِينِهِ۔ مومن کی آزمائش اتنی ہی ہوتی ہے جیسا اس کا دین ہے (جس قدر دین وایمان زیادہ ہوتا ہے اتنی ہی آزمائش سخت ہوتی ہے۔ جیسے دوسری حدیث میں ہے أَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ)۔

مَنْ سَبَقَتْ أَصَابِعُهُ لِسَانَهُ حُسِبَ لَهُ۔ اگر تسبیح پڑھتے وقت انگلیاں زبان سے آگے بڑھ جائیں (مثلاً کوئی دو بار سبحان اللہ کہے اور انگلیوں سے تین یا چار دانے ہٹالے) اس کو دانوں کے ہی شمار میں ثواب ملے گا (دانوں ہی کے شمار

Marfat.com

موافق نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا)۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ مِنْ حَيْثُ اَحْتَسِبُ وَمِنْ حَيْثُ لَا اَحْتَسِبُ۔ یا اللہ جہاں سے مجھ کو گمان ہو وہاں سے اور جہاں سے گمان نہیں ہے وہاں سے مجھ کو روزی دے (جیسے قرآن میں ہے وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ)۔

نَحْسِبُ بِاَصَابِعِهٖ۔ ہم آپ کے انگلیوں کے شمار کو دیکھ رہے تھے (یعنی آپ فَسَبَّحْتُ ثُمَّ هَلَّلْتُ ثُمَّ هَلَّلْتُ فرما رہے تھے، ہم دیکھ رہے تھے کہ کہاں تک آپ انگلیوں پر شمار کرتے ہیں)

اَفْضَلُ الْعَمَلِ مَنْحُ الرِّغَابِ لَا يَعْلَمُ حُسْبَانَ اَجْرِهٖ اِلَّا اللّٰهُ۔ سب کاموں میں افضل بڑے بڑے اونٹ (اللہ کی راہ میں) بخشنا ہے (صدقہ دینا) اُن کے ثواب کا شمار اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

حَسَدٌ یا حُسُوْدٌ یا حَسَادَةٌ۔ کُڑھنا، جلنا، رشک کرنا۔ رشک کو غِبْطَةٌ کہتے ہیں۔ محیط میں ہے کہ حسد اور غبطہ (رشک) میں یہ فرق ہے کہ حسد میں دوسرے شخص کے زوالِ نعمت کی خواہش ہوتی ہے اور رشک صرف اس نعمت کی آرزو کرنے کو کہتے ہیں)۔

لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ یا فِي اثْنَيْنِ۔ ہر بات میں حسد کرنا بُرا ہے مگر دو باتوں دو خصلتوں پر حسد ہو سکتا ہے (یعنی رشک)

حِسْدِلٌ۔ چچڑی یا جوں۔

حَسْرٌ۔ کھولنا۔

حُسُوْرٌ۔ کھل جانا۔ جیسے اِنْحِسَارٌ ہے۔

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ۔ قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہو گی، یہاں تک کہ فرات ندی ایک سونے کا پہاڑ کھول دے گی (یعنی سونے کا خزانہ اس میں سے نمود ہو گا)۔

حَسَرَ ثَوْبَهٗ عَنِ الْمَطَرِ۔ آپ نے اپنا کپڑا کھول دیا تاکہ (بارش کا) پانی بدن پر گرے

فَلَمَّا حُسِرَ عَنْهَا قَرَأَ سُوْرَتَيْنِ وَصَلّٰى۔ جب سورج کھل گیا (گہن جاتا رہا) تو دو سورتیں پڑھیں اور نماز پڑھی (یہ راوی کی غلطی ہے، صحیح یہ ہے کہ آپ نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ گہن جاتا رہا سورج صاف ہو گیا)۔

حَتّٰى حُسِرَ عَنْهَا (آپ نماز میں کھڑے رہے یہاں تک کہ سورج کھل گیا (گہن جاتا رہا) (طیبی نے کہا آپ نے سورج گہن میں بردے آزاد کرنے کا حکم دیا۔ اسی طرح ہر ایک صدقہ کا حکم ہے جو خوف کے وقت کرنا چاہیے۔ کیونکہ صدقہ اور خیرات کرنا بلیات اور عذاب کو دفع کرتا ہے۔)

فَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ۔ آپ نے اپنی دونوں بانہیں کھولیں

فَتَحَسَّرَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ وہ کھلے منہ اس کے سامنے آئی

مَا مِنْ لَيْلَةٍ اِلَّا مَلَكٌ يَحْسِرُ عَنْ دَوَابِّ الْغُزَاةِ الْكَلَالَ۔ ہر شب کو ایک فرشتہ مجاہدین کے جانوروں کی تھکن دور کرتا ہے (ایک روایت میں يَحْسُّ ہے اس کا ذکر آگے آتا ہے۔)

اِبْنُوا الْمَسَاجِدَ حُسَّرًا۔ مسجدوں کو کھلا ہوا بناؤ! (اُن پر برج اور گنبد اور کنگورے وغیرہ بنانا منظور نہیں۔ ایک روایت میں جُمًّا ہے، اس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ امام سیوطیؒ نے کہا یہ حدیث کامل ابنِ عدی اور تاریخ ابن عساکر میں یوں ہے اِبْنُوا الْمَسَاجِدَ حُسَّرًا وَمُقَنَّعِيْنَ۔ یعنی مسجدوں کو ننگے سر رہ کر اور سر ڈھانپ کر بناؤ (اصل میں حُسَّرًا جمع ہے حَاسِرٌ کی۔ حاسر اس کو کہتے ہیں جس پر نہ زرہ ہو نہ خود کیونکہ مسلمانوں کی یہی نشانی ہے کہ ان کی مسجدیں کھلی دیواروں کی ہوں ان پر کنگورے اور برج وغیرہ نہ ہوں)۔

كَانَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ يَوْمَ الْفَتْحِ عَلَى الْحُسَّرِ۔ ابو عبیدہ بن الجراح رض جس دن کہ فتح ہوا، اُن لوگوں کی کمان کرتے تھے جو بلا زرہ اور بلا خود تھے۔

فَاَخَذْتُ حَجَرًا فَكَسَرْتُهٗ وَحَسَرْتُهٗ۔ میں نے ایک پتھر لیا اور درخت کی ڈالی کو توڑ کر اس کا پوست نکالا۔

(یہ حَسَرْتُ الْغُصْنَ سے نکلا ہے یعنی شاخ کا پوست نکالا

Marfat.com

بعضوں نے حَسَرتُہٗ روایت کیا ہے، یعنی اُس کو چھیل کر باریک اور نرم کیا۔)

حَسَرَۃٌ۔ اُس چھلکے کو کہتے ہیں جو دانہ پر ہوتا ہے۔

اُدْعُوا اللّٰہَ وَلَا تَسْتَحْسِرُوْا۔ اللہ سے دُعا کرتے رہو تھک کر بیٹھ نہ جاؤ (نا اُمید نہ ہو جاؤ ہر ایک بات کے لئے ایک وقت مقرر ہے، دوسرے مومن کی دُعا ضائع نہیں جاتی، دنیا میں نہ سہی تو آخرت میں اُس کا فائدہ ملے گا)۔

وَلَا یَحْسِرُ صَاحِبُھَا۔ اُس کا پانی پلانے والا نہیں تھکتا (کیونکہ وہ اس کو زمین پر کھلے پانی پر لیجاتا ہے کنویں سے بھر کر پلانے کی ضرورت نہیں ہوتی)۔

اَلْحَسِیْرُ لَا یُعْقَرُ۔ جو جانور (غازی کا) ماندہ ہو جائے (کام نہ دے سکے) تو اس کو زخمی نہ کیا جائے (اس ڈر سے کہ دشمن اس کو لے لیگا) بلکہ اس کو چھوڑ دیا جائے۔)

حَسَرَ اَخِیْ فَرَسًا لَہٗ بِعَیْنِ التَّمْرِ۔ میرے ایک بھائی نے اپنا ایک گھوڑا عین التمر میں (جو ایک مقام کا نام ہے) تھکا ڈالا (تو حسر لازم اور متعدی دونوں آیا ہے۔ اور اَحْسَرَ متعدی ہے۔)

یَخْرُجُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ رَجُلٌ یُّسَمّٰی اَمِیْرَ الْعُصَبِ اَصْحَابُہٗ مُحَسَّرُوْنَ۔ اخیر زمانہ میں ایک شخص نکلے گا جس کو امیر العصب (جماعتوں کا سردار) کہیں گے، اُس کے ساتھی حقیر گنے جائیں گے، لوگ ان کو ستائیں گے (یا وہ خستہ اور راندہ ہوں گے)

بَطْنُ مُحَسِّرٍ۔ ایک نالہ ہے منا اور مزدلفہ کے درمیان اس کو مُحَسِّر اس لئے کہتے ہیں کہ وہاں اصحاب الفیل کا ہاتھی تھک کر بیٹھ گیا تھا۔

فَلَمْ اَرَہٗ یَسْتَجِیْبُ لِیْ فَیَسْتَحْسِرُ (کوئی اس طرح نہ کہے کہ میں نے پروردگار سے بہت دعا کی، میں نہیں سمجھتا وہ میری دُعا قبول کرے گا اور تھک کر بیٹھ رہے (دعا کرنا چھوڑ دے)۔

اِسْتِحْسَارٌ۔ کہتے ہیں دُعا اور سوال سے باز رہنے کو۔

حَسَرْتُہٗ۔ میں نے اس کو تیز کیا۔

حَتّٰی تَحَسَّرَ الْغَضَبُ عَنْ وَجْھِہٖ۔ یہاں تک کہ آپ کے چہرے سے غصہ دُور ہو گیا۔

مُحَسَّرَۃٌ بے ہتھیار لوگ تھے

حَسَرَ الْاِزَارَ عَنْ فَخِذِہٖ۔ اپنی ران پر سے لنگی سرکا (ران کھول دی)۔

حَسْرَۃٌ۔ افسوس اور رنج۔

اَلْاِحْسَارُ اَلْفَاقَۃُ۔ احسار کے معنی محتاجی۔

یَالَھَا حَسْرَۃً عَلٰی کُلِّ ذِیْ غَفْلَۃٍ۔ (کتنا افسوس غفلت کرنے والے پر (آخرت میں کیا پشیمان ہوگا)۔

حَسَرْتُ الْعِمَامَۃَ عَنْ رَاْسِیْ۔ میں نے عمامہ سر پر سے اُتار لیا (سر کھول دیا)

تَحَسُّرٌ۔ افسوس اور رنج۔

اِنْحَسَرَتِ الْاَفْھَامُ۔ عقلیں تھک کر ماندہ ہو گئیں۔

کَلَّتِ الْعُقُوْلُ مُحَاسِرِیْنَ (بے ہتھیار جن پر زرہ اور خود نہ ہو)

حَسِیْرٌ۔ درماندہ، افسوس کرنے والا۔

حَسٌّ۔ قتل کرنا، استیصال کرنا، جلا ڈالنا، جاننا، ادراک حواس سے معلوم کرنا۔

حِسٌّ اور اِحْسَاسٌ۔ حواس سے معلوم کرنا، آہٹ پانا

حَاسَّۃٌ۔ دیکھنے اور سننے اور سونگھنے اور چکھنے اور چھونے کی قوت۔ اس کی جمع حَوَاسّ ہے۔ جو پانچ ہیں۔ باصرہ اور سامعہ اور شامہ اور ذائقہ اور لامسہ۔

مَتٰی اَحْسَسْتَ اُمَّ مِلْدَمٍ۔ تو نے بخار کب پایا (کب تجھ کو بخار معلوم ہوا؟)۔

فَسَمِعَ حِسَّ حَیَّۃٍ۔ ایک سانپ کی سرسراہٹ سُنی (اس کے رینگنے کی آواز محسوس کی)۔

اِنَّ الشَّیْطَانَ حَسَّاسٌ لَحَّاسٌ۔ شیطان بہت آہٹ پانے والا بہت چاٹنے والا ہے۔

لَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا۔ ٹوہ نہ لگاؤ (تفصیل ذکر و یہ حدیث کتاب الجیم میں گزر چکی ہے)۔

ھَلْ حَسَسْتُمَا مِنْ شَیْءٍ۔ تم نے کچھ آہٹ پائی (کچھ

دیکھی)۔

اصل میں حَسَسْتُمَا تھا۔ ایک سین تخفیف کے لئے گرادی

حَسَسْتُ اور اَحْسَسْتُ میں نے آہٹ پائی۔ (دونوں کے معنی ایک ہیں)۔

فَاِنَّهٗ يَقْطَعُ الْحِسَّ۔ سو وہ درد کو میٹ دیتا ہے (یعنی زخم کی درد اور تکلیف کو)۔

حَسُّوْهُمْ بِالسَّيْفِ حَسًّا۔ اُن کو تلوار سے نیست و نابود کرو (کاٹ ڈالو) جیسے قرآن میں ہے "اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ" عرب لوگ کہتے ہیں؛

حَسَّ الْبَرْدُ الْكَلَاَ۔ پالے (سردی) نے گھانس کو مار ڈالا (تباہ کر دیا)۔

لَقَدْ شَفٰى وَمَادِحٌ مِنْ دَهْرِيْ حَسُّكُمْ اِيَّاهُمْ بِالنِّصَالِ۔ میرے سینے کے کھٹکو کو اس سے تسلی ہو گئی جو تم نے ان کو تیر مار مار کر تمام کر دیا (یعنی میرے دل کی بھڑاس نکل گئی)۔

كَمَا اَذَالُوْكُمْ حَسًّا بِالنِّصَالِ۔ جیسے انھوں نے تم کو مار مار کر تباہ کیا تھا۔

اِذَا حَسَّهُ الْبَرْدُ فَقَتَلَهٗ۔ ٹڈی کو جب سردی لگی، سردی نے اس کو مار ڈالا۔

بَعَثْتُ اِلَيْهِ بِجَرَادٍ مَحْسُوْسٍ۔ میں نے آپ کے پاس ٹڈی بھیجی جو سردی سے مر گئی تھی۔ (بعضوں نے کہا محسوس سے مراد ہے کہ آگ پر بھنی ہوئی)۔

اِدْفِنُوْنِيْ فِيْ ثِيَابِيْ وَلَا تَحُسُّوْا عَنِّيْ تُرَابًا۔ مجھ کو کپڑوں میں گاڑ دو اور مجھ پر سے مٹی مت جھٹکو۔

عرب لوگ کہتے ہیں حَسَّ الدَّابَّةَ۔ جانور پر سے مٹی جھاڑی۔

يَحُسُّ عَنْ ظُهُوْرِ دَوَابِّ الْغُزَاةِ الْكَلَالَ (پرانا فرشتہ) غازیوں کے جانوروں کی پیٹھ پر سے مٹی جھاڑ کر ان کی تکان رفع کرتا ہے (سبحان اللہ جہاد کے جانوروں کی یہ فضیلت ہے تو مجاہدین کا کیا درجہ ہوگا؟)۔

وَضَعَ يَدَهٗ فِي الْبُرْمَةِ لِيَاْكُلَ فَاحْتَرَقَتْ اَصَابِعُهٗ فَقَالَ حَسِّ۔ آنحضرتؐ نے اپنا ہاتھ ہانڈی میں ڈالا کھانے کے لئے، آپ کی انگلیاں جلنے لگیں، فرمایا "حَسِّ" (یہ وہ کلمہ ہے جسے عرب لوگ دفعۃً کوئی تکلیف پہنچنے پر کہتے ہیں۔ ہماری زبان والے اُوہ یا اُف کہتے ہیں)۔

اَصَابَ قَدَمَهٗ قَدَمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم فَقَالَ حَسِّ۔ اُن کا پاؤں آنحضرتؐ کے پاؤں پر پڑا، آپ نے فرمایا "حَسِّ" (اُف)۔

قُطِعَتْ اَصَابِعُ طَلْحَةَ يَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ حَسِّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قُلْتَ بِسْمِ اللّٰهِ لَرَفَعَتْكَ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ۔ طلحہؓ کی انگلیاں اُحد کے دن کاٹی گئیں (کافروں نے آنحضرت صلعم پر وار کیا تھا لیکن طلحہؓ نے اپنے ہاتھ پر روک لیا، اُن کی انگلیاں کٹ گئیں ایک ہاتھ بے کار ہو گیا) انھوں نے (درد کی وجہ سے) حَسِّ کہا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اگر تو (تلوار لگتے وقت) بسم اللہ کہتا تو تجھ کو فرشتے اٹھا لیتے لوگ دیکھتے رہتے۔

كَانَتْ لِيْ اِبْنَةُ عَمٍّ فَطَلَبْتُ نَفْسَهَا فَقَالَتْ اَوَ يُعْطِيْنِيْ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَطَلَبْتُهَا مِنْ حَسِّيْ وَبَسِّيْ (ایسا ہوا) میری ایک چچا زاد بہن تھی اُس سے صحبت کا خواستگار ہوا، وہ کہنے لگی، ہرگز نہیں جب تک تو مجھے سو اشرفیاں نہ دے۔ آخر میں نے جہاں سے بنا اِدھر اُدھر سے سو اشرفیاں تلاش کیں (عرب لوگ کہتے ہیں؛

جِئْ بِهٖ مِنْ حَسِّكَ وَبَسِّكَ یعنی اِدھر اُدھر جہاں سے بنے لے کر آ یا جہاں سے چاہے لے کر آ۔

اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَحِسُّ لِلْمُنَافِقِ۔ مومن منافق پر رحم کرتا ہے اس کے لئے اس کا دل کڑھتا ہے (وہ جانتا ہے یہ مومن ہی ہے) عرب لوگ کہتے ہیں؛

حَسِسْتُ بِا حَسِيْتُ لَهٗ۔ مجھ کو اُس پر رقت آئی۔

فَلَمَّا حَسَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يا فَلَمَّا

Marfat.com

اَحَسَّ۔ جب آنحضرتؐ کو معلوم ہوگیا (یعنی میرا پیچھے پیچھے آنا)۔
اَسْقِیَا فَرَسَہٗ وَ اَحَسَّہٗ۔ اپنے گھوڑے کو پانی پلایا اس کی
مالش کی (کھریرا چلایا)
مَنْ اَحَسَّ الْفَتٰی الدَّوْسِیَّ۔ جس نے یا کس نے دوس
کے جوان کو دیکھا ہے؟ (دوس ایک قبیلہ ہے مشہور)
سَنَۃٌ حَسُوْسٌ۔ قحط کا سال (جو سب کھا جائے)۔
مِحَسَّۃٌ[1]۔ کھریرا (جس سے جانور کی مالش کرتے ہیں)۔
فَلَمَّا سَمِعَ اَبُوْبَکْرٍ حِسَّہٗ۔ جب ابوبکرؓ نے آپ کی حرکت
اور چلنے کی آواز سنی (آہٹ پائی)
حَسْفٌ۔ جاری ہونا صاف کرنا ہنکانا رالوں میں صحبت کرنا
کاٹنا سانپ کا کینچلی چھوڑنے کی آواز نکالنا۔
یَا اَسْلَمُ حُتَّ عَنْہُ قِشْرَہٗ قَالَ فَاَحْسِفُہٗ ثُمَّ اٰکُلُہٗ
(حضرت عمرؓ اپنے غلام اسلم سے کہتے تھے) اسلم کھجور پر سے چھلکا
صاف کرو! اسلم نے کہا میں اس کو صاف کر دیتا تھا (پوست نکال
ڈالتا تھا) اس وقت وہ کھاتے۔ عرب لوگ کہتے ہیں:
حَسَفْتُ التَّمْرَ۔ بمعنی حَتَتُّہٗ یعنی اس کا پوست نکال کر
اس کو صاف کیا۔
رَاَیْتُ جِلْدَہٗ یَتَحَسَّفُ تَحَسُّفَ جِلْدِ الْحَیَّۃِ۔ میں نے
دیکھا اُن کی کھال اس طرح نکلتی تھی جیسے سانپ کی کینچلی نکلتی ہے۔
حَسَكٌ۔ غصہ ہونا، جانور کا دانہ چبانا۔
حَسَكٌ۔ ایک قسم کی گھانس ہے۔ اس کے پتے کے پاس
ایک کانٹا سہ شاخہ سخت ہوتا ہے۔
حَسَكَۃٌ۔ "حَسَک" کا مفرد (مجمع میں ہے حَسَكٌ
جنگ کا ایک ہتھیار ہے (یعنی سہ شاخہ گوکھرو) جو لوہے وغیرہ
سے بنا کر میدانِ جنگ میں بچھا دیتے ہیں۔ اس پر آدمی یا گھوڑا
چلے تو اُس کے پاؤں میں گھس جاتا ہے)۔
حَسِكٌ اور حَسِيكٌ غضبناک۔
تَيَاسَرُوْا فِي الصَّدَاقِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَيُعْطِي الْمَرْاَۃَ

[1] اس کو فرجون بھی کہتے ہیں۔ ۱۲ منہ

حَتّٰی یَبْقٰی ذٰلِکَ فِیْ نَفْسِہٖ عَلَیْہَا حَسِیْکَۃً۔ مہر کم رکھا کرو
(اتنا کہ مرد کو اس کا ادا کرنا ناگوار نہ ہو۔ کیونکہ (جب مہر گراں ہو
ہے تو) مرد عورت کو ادا کرتا ہے لیکن اُس کے دل میں عورت پر
غصہ رہتا ہے۔
حَسِیْکَۃٌ۔ عداوت، دشمنی، کینہ۔
اَمَّا ھٰذَا الْحَیُّ مِنْ بَلْحَارِثِ بْنِ کَعْبٍ فَحَسَکٌ
اَمْرَاسٌ۔ بلحارث بن کعب قبیلے کے یہ لوگ تو ایک کانٹا ہیں
تجربہ کار (جنگ آزمودہ بڑے لڑنے والے) کانٹے سے بیٹھ
ہے کر دشمن کے مقابلہ میں بڑے سخت ہیں، ان کو زیر کرنا دشوار
اِنَّکُمْ مُعَمَّرُوْنَ مُحَسَّکُوْنَ۔ تم تو باندھے
اور کانٹے لگائے گئے ہو (یعنی بخیل اور ممسک رہو روپیوں
تھیلیوں میں بند کر کے رکھا ہے، جو کوئی مانگے اس کو کانٹے لگے
ہوئے کانٹے کی طرح اس کو ستاتے ہو)۔
حُسَیْکَۃٌ۔ ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں، وہاں یہود
رہا کرتے تھے۔
تَوَقَّعَتْ حَسَکَۃُ النِّفَاقِ فِیْ قُلُوْبِ الْقَوْمِ۔ نفاق
کا کانٹا اُن لوگوں کے دلوں میں پڑ گیا۔
حَسْمٌ۔ جڑ سے کاٹنا کاٹ کر بھون دینا خون بند کرنے کے
اِنَّہٗ کَوٰی سَعْدًا فِیْ اَکْحَلِہٖ ثُمَّ حَسَمَہٗ۔ آنحضرت
نے سعد بن معاذؓ کی ہفت اندام کی رگ پر داغ دیا پھر اُس
آگ سے بھونڈالا۔
اِقْطَعُوْہُ ثُمَّ احْسِمُوْہُ۔ اُس کا (یعنی چور کا)
کاٹ ڈالو۔ پھر اس کو تل دو (تا کہ اس کا خون بند ہو جا
عَلَیْکُمْ بِالصَّوْمِ فَاِنَّہٗ مَحْسَمَۃٌ لِلْعِرْقِ
تم روزہ رکھنا لازم کر لو اس سے شہوت کی رگ کٹ جاتی ہے۔
فَلَہٗ مِثْلُ قُوْرِ حِسْمَی۔ وہاں حسمی کی طرح ٹیلے (بڑے چھو
ہیں۔
حُسُوْمًا۔ پے در پے یا منحوس۔
لَا تَجْعَلْ بَرْدَہٗ عَلَیْنَا حُسُوْمًا۔ اس کی سردی ہم پر منح

Marfat.com

حُسَامٌ۔ کاٹنے والی تلوار۔

سْنٌ۔ خوبصورتی، جمال۔

حَاسِنٌ اور حَسَنٌ اور حَسِیْنٌ اور حُسَانٌ اور حُسَّانٌ

بصورت مرد۔

حَسَنَةٌ اور حَسْنَاءُ اور حُسَّانَةٌ۔ خوبصورت عورت۔

اَلْاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ کَاَنَّكَ تَرَاهُ۔ احسان یہ ہے کہ اللہ کی پرستش اس طرح (ادب اور حضورِ قلب کے ساتھ کرو) جیسے اس کو دیکھ رہا ہے (ابن اثیر نے کہا احسان سے یہاں اخلاص مراد ہے اور یہ ایمان اور اسلام کے صحت کی شرط ہے۔ کیونکہ اگر کوئی ص اسلام کا کلمہ زبان سے پڑھے یا کوئی نیک کام کرے لیکن اس اخلاص نہ ہو، تو نہ اس کا ایمان صحیح ہوگا نہ وہ محسن کہلائے گا۔

کُنَّا عِنْدَہٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ لَیْلَةٍ ظَلْمَاءَ نْدِسٍ وَعِنْدَهُ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ فَسَمِعَ تَوَلْوُلَ طِمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِیَ تُنَادِیْهِمَا یَا حَسَنَانِ یَا حُسَیْنَانِ الْحَقَا بِاُمِّکُمَا (حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں) ایسا ہوا کہ ایک م ایک اندھیری سخت تاریک رات میں آنحضرتؐ کے پاس تھے امام اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی وہیں تھے۔ اِتنے میں آپ ضرت فاطمہ رضؓ کا شور سُنا، وہ پکار رہی تھیں "یا حسنان یا سینان" آپ نے فرمایا جاؤ اپنی ماں کے پاس چلے جاؤ (حسنان سینان بطریقِ تغلیب کہا، جیسے عمران ابوبکر اور عمر کو، اور ان اور قمران چاند سورج کو)۔

اَذْکُرُ مَقْتَلَ بِسْطَامِ بْنِ قَیْسٍ عَلَی الْحَسَنِ (ابو رجا ء جن کی عمر ایک سو اٹھائیس برس کی ہوئی)[1] مجھ کو بسطام بن حسن پر مارا جانا یاد ہے (حَسَنٌ ایک ریت کا ٹیلہ ہے مشہور) قَامَ اِلٰی شَنٍّ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ۔ آپ ایک پرانی مشک ٹ اٹھے اور اچھی طرح وضو کیا (یہ دوسری روایت کے نہیں ہے جس میں، اس طرح ہے کہ آپ نے ہلکا وضو کیا کیونکہ ہلکا وضو آداب اور سنن کے ساتھ اس وضو سے کہیں بہتر ہے جس میں خلافِ سنّت مبالغہ ہو)۔

فَاِنَّ اِقَامَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ حُسْنِ الصَّلٰوةِ۔ صفوں کا قائم کرنا نماز کا حُسن ہے (یعنی اُس کی وجہ سے نماز کامل ہوتی ہے) دوسری روایت میں یوں ہے:

سَوُّوْا صُفُوْفَکُمْ فَاِنَّ تَسْوِیَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ۔ صفیں برابر کرو کیونکہ صفیں برابر کرنا نماز قایم کرنے میں داخل ہے (یعنی اس کا ایک جز ہے)۔

رَجُلٌ حُسَّانٌ۔ خوبصورت مرد۔

فَحَسُنَ اِسْلَامُهٗ۔ اس کا اسلام اچھا ہوا (یعنی شرک سے پاک اخلاص کے ساتھ)۔

اَمَّا مَنْ اَحْسَنَ مِنْکُمْ فَلَا یُؤْخَذُ بِهَا۔ جو شخص اچھی طرح چلے (یعنی نفاق اور شرک سے بچا رہے) اس پر ان اعمال کا مواخذہ نہ ہوگا جو اس نے کفر کی حالت میں کئے۔ نووی نے کہا اس پر اجماع ہے کہ اسلام لانے سے کفر کے زمانے کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔)

اِلَّا وَیُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ۔ مگر اللہ کے ساتھ اچھا گمان رکھتا ہو کہ وہ رحیم و کریم ہے سب گناہ معاف کردے گا (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مرتے وقت آدمی کو اپنے مالک کے ساتھ نیک گمان کرنا اور اس کے رحم و کرم کا امیدوار رہنا نجات کی دلیل ہے اور حالتِ صحت میں خوف اور رجاء دونوں بہتر ہیں)۔

فَتَطَهَّرَ فَتُحْسِنَ الطُّهُوْرَ۔ پھر تو وضو کرے اور اچھا وضو سُنن اور آداب کے ساتھ یا تو نجاست سے طہارت کرے، پھر اچھا وضو کرے۔

اَحْسِنْ اِلَیْهَا۔ تو اس عورت (یعنی غامدیہ کے ساتھ جس نے آنحضرتؐ کے پاس آکر زنا کا اقرار کیا تھا) اچھا سلوک کر (اس کو ستا نہیں اس خیال سے کہ اس نے حرام کاری کی اور ہم کو بدنام کیا) حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسَنًا۔ یہاں تک کہ سورج اچھی طرح نکل آئے (یعنی بلند ہو جائے اور خوب چمکنے لگے)۔

---

[1] ں سے ان ضعیفوں کا قول باطل ہوتا ہے جو کہتے ہیں آدمی کی انتہائی سو بیس سال ہے۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

لَا یَدْرِیْ حَسَنٌ مَنْ هِیَ۔ حسن بن مسلم راوی کو معلوم نہیں وہ عورت کون تھی۔

خِیَارُکُمْ مَحَاسِنُکُمْ قَضَاءً۔ تم میں بہتر وہی لوگ ہیں جو قرض کو اچھی طرح ادا کریں۔

اُطْلُبُوا الْحَوَائِجَ اِلٰی حِسَانِ الْوُجُوْهِ۔ اپنی غرض ان لوگوں کے پاس لے جاؤ جن کے چہرے خوبصورت ہوں (کیونکہ ظاہری حُسن و جمال باطنی حُسن و جمال کا نمونہ ہے۔ اکثر بدصورت آدمی بدخُلق بھی ہوتا ہے۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ وجاہت والے صاحب قدرت ہوں ان کے سامنے اپنی حاجتیں پیش کرو)۔

فَلْیُحْسِنْ کَفَنَهٗ۔ اُس کا کفن اچھا کرے (یعنی پاکیزہ سفید اور صاف کپڑے کا کفن دے یا اس کو خوشبو لگا کر معطر کرے اِس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کفن میں اسراف کرے۔ شال دوشالے کمخواب کا کفن دے۔ کیونکہ دوسری حدیث میں صاف وارد ہے کہ گراں قیمت کفن مت دو)۔

حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ (مسلمانوں کے ساتھ اچھا گمان رکھنا ایک اچھی عبادت ہے (جس پر ثواب اور اجر ملے گا)

حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ۔ اچھے عام لوگوں کی نیک باتیں (جو اُن کے حق میں گناہ نہیں ہیں) مقرب اور نزدیک والوں کے لئے بُرائیاں ہیں (بقول شخصے "نزدیکاں را بیش بود حیرانی")

یُحْسِنُ الرَّجَاءَ۔ اللہ سے اچھی اُمید رکھے (کہ وہ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ ہے سب گناہ بخش دے گا)۔

وَلَبِسَ اَحْسَنَ ثِیَابِهٖ۔ اپنے اچھے کپڑے پہنے (یعنی سفید پاکیزہ جمعہ کے دن، یہ سنت ہے)۔

فَاِذَا اَنَا بِرَجُلٍ اَحْسَنِ النَّاسِ۔ میں نے دیکھا ایک شخص جو سب لوگوں میں زیادہ خوبصورت تھا (یعنی حضرت یوسفؑ اور سب لوگوں سے مُراد آنحضرتؐ کے سوا دوسرے لوگ کیونکہ دوسری

عہ اس کی مثال یہ ہے کہ بایزید بسطامی رحمہ سے مرنے کے بعد اس پر بھی پرسش ہوئی کہ تم نے ایک بار یوں کہا تھا کہ دُودھ پینے سے میرے پیٹ میں درد ہو گیا، تو گویا تم نے شرک بھی کیا۔ ۱۲ منہ

روایت میں ہے کہ تمہارے پیغمبر سب پیغمبروں سے زیادہ خوش آواز اور سب سے زیادہ خوش رو تھے اور ہر پیغمبر خوش آواز اور خوش رُو بھیجا گیا ہے)۔

اَلْمَرْءُ الْمُسْلِمُ الْبَرِیْءُ مِنَ الْخِیَانَةِ یَنْتَظِرُ مِنَ اللہِ اِحْدَی الْحُسْنَیَیْنِ۔ مسلمان بندہ جو چور نہ ہو وہ اللہ سے دو میں سے ایک بھلائی کا انتظار کرتا رہتا ہے (یا تو موت آئے گی تو اللہ کے پاس بہتر سے بہتر سامان ملے گا۔ یا زندہ رہے گا تو روزی ملے گی کہ ساتھ صاحب دولت اور اہل و عیال بنے گا)۔

حُسْنٰی۔ ایک باغ کا نام تھا جو حضرت فاطمہ پر وقف کیا گیا تھا۔

وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا سُئِلَ مَا هٰذَا الْاِحْسَانُ فَقَالَ اَنْ یُحْسِنَ صُحْبَتَهُمَا وَلَا یُکَلِّفَهُمَا اَنْ یَسْئَلَاهُ شَیْئًا مِمَّا یَحْتَاجَانِ اِلَیْهِ۔ آپ سے پوچھا گیا۔ اللہ تعالیٰ جو فرماتا ہے وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا تو احسان سے کیا مُراد ہے؟ فرمایا کہ اُن کے ساتھ اچھی طرح گزارہ کرے (ادب اور عاجزی سے پیش آئے کوئی سخت کلمہ مُنہ سے نہ نکالے) اور اُن کو کسی چیز کے مانگنے کی ضرورت نہ آنے دے (بلکہ بغیر سوال کے ان کی تمام ضروریات کا بندوبست رکھے)

حَسِّنْ بِالْقُرْاٰنِ صَوْتَکَ۔ قرآن خوش آوازی کے ساتھ پڑھ

حَسِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِکُمْ۔ قرآن کو اپنی آواز سے زینت دو۔

لِکُلِّ شَیْءٍ حِلْیَةٌ وَحِلْیَةُ الْقُرْاٰنِ اَلصَّوْتُ الْحَسَنُ۔ ہر چیز کا ایک زیور ہے اور قرآن کا زیور اچھی آواز ہے۔

اِنَّ اللہَ یُحِبُّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ۔ اللہ تعالیٰ خوش آواز کو پسند کرتا ہے۔

حَسُّوْنٌ۔ ایک چھوٹی چڑیا ہے خوش آواز۔ اس کو ابن... بھی کہتے ہیں۔

حَسْوٌ۔ چُسکی لے کر پینا۔

تَحْسِیَةٌ اور اِحْسَاءٌ اور مُحَاسَاةٌ۔ چُسکی لے کر پلا...

مَنْ تَحَسّٰی۔ جو شخص گھونٹ گھونٹ پیئے۔

Marfat.com

مَا اَسْكَرَ مِنْهُ الْفَرَقُ فَالْحُسْوَةُ مِنْهُ حَرَامٌ۔ جس شراب کا فَرَق (ایک پیمانہ ہے سولہ رطل کا) نشہ لائے اس کا ایک گھونٹ پینا حرام ہے۔

حُسْوَةٌ اور حَسْوَةٌ دونوں کہہ سکتے ہیں۔ مجمع میں ہے کہ فتحہ زیادہ فصیح ہے۔ اور نہایہ میں ہے کہ حُسْوَةٌ گھونٹ اور حَسْوَةٌ ایک بار گھونٹ لینا۔

اِذَا اَخَذَهُ الْوَعْكُ اَمَرَ بِالْحَسَاءِ۔ جب آپ کو بخار آتا تو حسا بنانے کا حکم دیتے (کیونکہ وہ سریع الہضم جید الغذا ہے)۔
نہایہ میں ہے حَسَاءٌ وہ حریرہ جو آٹے اور پانی اور گھی سے بنائے کبھی اس میں شیرینی بھی ڈالی جاتی ہے۔

وَحَسَوْا الْمَرَقَ۔ حضرت علی رض اور آنحضرت ؐ نے کھانا اور شوربا گھونٹ گھونٹ پی گئے۔

مَا التَّلْبِيْنَةُ قَالَ اَلْحَسْوُ بِاللَّبَنِ۔ تلبینہ کیا ہے کہا حسو دودھ کے ساتھ۔

حِسْيٌ یا حَسْيٌ پانی کا جہرہ جو نرم مرطوب زمین میں کھود لیتے ہیں
ذَهَبَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا الْمَاءَ مِنْ حِسْيِ بَنِيْ حَارِثَةَ ہمارے لئے بنی حارثہ کے جہرے سے میٹھا پانی لانے کے لئے۔
اِنَّهُمْ شَرِبُوْا مِنْ مَاءِ الْحِسْيِ۔ انہوں نے جہرے کا پانی پیا ہے۔
حِسْيٌ بکسرہ حا چھوٹا گڑھا جس میں پانی نکل آئے یعنی حِسْيٌ وہاں ہوتا ہے جہاں نیچے کی زمین پتھریلی ہو اور اوپر ریت بارش کا پانی چوس لیتی ہے اور پتھریلی زمین پر وہ رہتا ہے)۔

تَحَسَّیْتُ مِنْ شَيْءٍ (اس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے)
… میں خطابی نے کہا یہ حَسِيْتُ الْخَبَرَ سے نکلا ہے، یعنی اس کو جان لیا۔ بعضوں نے کہا: حَسَسْتُ اصل میں … تھا۔ ایک سین کو یا سے بدل دیا پھر وہ یا گر گئی۔ اسی طرح … بھی اصل میں حَسِسْتُ تھا۔ ایک سین کو یا سے بدل دیا۔

بَابُ الْحَاءِ مَعَ الشِّيْنِ

حَشْحَشَةٌ یا تَحَشْحُشٌ۔ اٹھنے کے لئے حرکت کرنا، متفرق ہو جانا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں)۔
سَمِعْتُ حَشْحَشَةً وَخَشْخَشَةً۔ میں نے لوگوں کے سرکنے کی آواز سنی۔

دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْنَا قَطِيْفَةٌ فَلَمَّا رَاَيْنَاهُ تَحَشْحَشْنَا فَقَالَ مَكَانَكُمَا۔ (حضرت فاطمہ رض اور حضرت علی رض کہتے ہیں) آنحضرت ہمارے پاس تشریف لائے ہم ایک چادر اوڑھے پڑے تھے۔ (آپ کو دیکھ کر) ہم نے حرکت کی (اٹھنا چاہا) آپ نے فرمایا ٹھہرو اپنی جگہ رہو۔

حَشْدٌ۔ پورا اگ آنا، جلدی سے بلانے پر آجانا، ایک کام کے لئے جمع ہونا، اکٹھا کرنا۔
اِحْشِدُوْا یا اُحْشُدُوْا فَاِنِّیْ سَاَقْرَاُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ۔ تم اکٹھا ہو جاؤ یا لوگوں کو جمع کرو میں ابھی تم کو قرآن کی تہائی پڑھ کر سناؤں گا (مراد سورۂ اخلاص ہے، وہ ثواب میں تہائی قرآن کے برابر ہے)۔
حَشْدًا۔ لوگوں کی جماعت۔
اِحْتَشَدَ الْقَوْمُ۔ لوگ جمع ہوئے، تیار ہوئے۔
مَحْفُوْدٌ مَحْشُوْدٌ۔ آنحضرت ؐ کی لوگ خدمت کرتے تھے آپ کے پاس جمع ہوتے تھے (یعنی آپ مخدوم اور مرجع خلائق تھے)۔
اِنِّیْ اَخَافُ حَشْدَهٗ (حضرت عمر رض نے حضرت عثمان رض کی نسبت فرمایا، یوں تو وہ خلافت کے لائق ہیں مگر) میں اُن کے گروہ سے ڈرتا ہوں۔ (یعنی بنی امیہ سے، ایسا نہ ہو کہ اُن کی خلافت میں بنی امیہ کو بہت قوت حاصل ہو جائے۔ ساری حکومتیں انہی کو مل جائیں۔ کیونکہ حضرت عثمان رض کنبہ پرور ہیں۔ جو ڈر حضرت عمر رض نے ظاہر کیا تھا وہی ہوا۔ حضرت عثمان رض نے

Marfat.com

اپنی خلافت میں تمام عہدوں پر بنی امیہ کو مامور کیا۔ آخر لوگ ناراض ہوئے اور فتنہ پردازوں نے بغاوت کر دی۔ جس کے بعد آج تک پھر مسلمان متفق نہیں ہوئے)

حَاشِدٌ۔ مستعد اور تیار۔ جو خستہ اور ماندہ نہ ہو۔ اس کی جمع حُشَّدٌ ہے۔

حُشَّدٌ وَ رُفَّدٌ۔ مستعد اور غضب ہونے والے (لوگوں سے سلوک کرنے والے)۔

اَمِنْ اَھْلِ الْمَحَاشِدِ وَ الْمَخَاطِبِ۔ کیا وہ اُن لوگوں میں سے ہے جو فوج جمع کر سکتے ہیں، لوگوں کو خطبہ سُناتے ہیں، (لکچر دیتے ہیں)۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

حَشَدَ لَهُ۔ یعنی اس کی ضیافت اچھی کی۔

فَلَمَّا حَشَدَ النَّاسُ قَامَ خَطِیْبًا۔ جب لوگ جمع ہو گئے تو آپ خطبہ سُنانے کو کھڑے ہوئے۔

حَشْرٌ۔ باریک کرنا، جمع کرنا، اکٹھا کرنا، شہر بدر کرنا، ہلاک کرنا تباہ کرنا، جلاوطن ہونا۔

اِنَّ لِیْ اَسْمَاءً وَعَدَّ فِیْهَا وَ اَنَا الْحَاشِرُ۔ میرے کئی نام ہیں ان میں سے ایک آپ نے حاشر فرمایا (یعنی لوگ میدانِ حشر میں آپ کے پیچھے پیچھے چلیں گے۔ آپ آگے ہوں گے یا آپ کے دین پر لوگ قیامت میں اٹھیں گے۔ کیونکہ آپ کا دین آخری دین ہے یا سب سے پہلے قیامت کے دن قبر سے اٹھوں گا اور لوگ میرے بعد اٹھیں گے، میرے قدم پر)۔

اِنْقَطَعَتِ الْھِجْرَةُ اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ جِھَادٍ اَوْ نِیَّةٍ اَوْ حَشْرٍ۔ اب ہجرت کا تو زمانہ جاتا رہا (گزر گیا جب سے کہ فتح ہوا) مگر جہاد (قیامت تک باقی ہے یا اگر جہاد میسر نہ ہوتی) جہاد کی نیت اور ملک سے چلے جانا (جب وہاں بدعات ہوں یا فسق و فجور) یا لڑائی کے لئے اٹھ کھڑے ہونا (جب کافر چڑھائی کریں)۔

نَارٌ تَطْرُدُ النَّاسَ اِلٰی مَحْشَرِھِمْ۔ ایک آگ جو لوگوں کو حشر کی زمین کی طرف (یعنی ملک شام کی طرف) لے جائے گی۔

وَ تَحْشُرُ بَقِیَّتَھُمُ النَّارُ۔ باقی ماندہ لوگوں کو آگ اکٹھا کر دے گی، ہانک لے جائے گی۔

وَ اٰخِرُ مَنْ یُحْشَرُ رَاعِیَانِ (آخری زمانہ میں مدینہ بالکل ویران ہو جائے گا۔ سب لوگ وہاں سے نکل جائیں گے)۔ آخر میں دو گڈریے حشر کئے جائیں گے (بعضوں نے کہا اس نشانی کا ظہور ہو چکا ہے۔ ایک زمانہ میں مدینہ کے اکثر باشندے وہاں سے چلے گئے تھے۔ مگر پھر دوبارہ آباد ہوا)۔

اٰخِرُ مَنْ یُحْشَرُ۔ اخیر میں جس کا حشر ہو گا (یعنی اخیر میں وہ مرے گا۔ بعضوں نے کہا اخیر میں جو مدینہ میں آئے گا)

یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی ثَلَاثِ طَرَائِقَ۔ تین طرح پر لوگوں کا حشر ہو گا (یہ حشر وہ ہے جو قیامت کے قریب مدینہ سے ملک شام کی طرف ہو گا۔ نہ آخرت کا حشر اس لئے کہ آخرت میں سب پاپیادہ ہوں گے، جیسے دوسری حدیث میں ہے۔ بعضوں نے کہا آخرت میں کئی حشر ہوں گے، ایک تو قبر سے نکلتے وقت اس میں تو سب پاپیادہ ہوں گے، دوسرا اس کے بعد اس میں بعضوں کو سواریاں ملیں گی، بعضے پیدل ہی چلیں گے۔ غرض اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کے پیغمبر کی کیا مراد ہے)

نَارٌ تَسُوْقُ النَّاسَ اِلَی الْمَحْشَرِ۔ ایک آگ جو لوگوں کو حشرگاہ میں لے جائے گی (یعنی ملک شام کی طرف۔ بعضوں نے کہا اس آگ سے ریل مراد ہے اور اس کا ظہور اس زمانہ میں ہو رہا ہے کیونکہ یہ ریل شام کے ملک سے حجاز کی طرف بن رہی ہے واللہ اعلم)

اِنَّ وَفْدَ ثَقِیْفٍ اِشْتَرَطُوْا اَنْ لَّا یُعْشَرُوْا وَ لَا یُحْشَرُوْا۔ ثقیف کی طرف سے جو لوگ پیغام لے کر آئے تھے انھوں نے اس شرط پر اسلام قبول کیا تھا کہ اُن سے زکوٰۃ نہ لی جائے (یعنی دہ یکی) اور جہاد کے لئے وہ نہ بلائے جائیں (آنحضرتؐ نے یہ شرط قبول کر لی اور فرمایا عنقریب وہ زکوٰۃ بھی دیں گے اور جہاد بھی کریں گے۔ انھوں نے یہ شرط بھی چاہی کہ نماز معاف ہو جائے لیکن آپ نے یہ شرط منظور نہیں کی اور فرمایا وہ دین کس کام کا جس میں نماز نہ ہو۔ بعضوں نے کہا لَا یُحْشَرُوْنَ سے یہ ہے کہ وہ اپنے مال زکوٰۃ کے تحصیلدار کے پاس نہیں لائیں

Marfat.com

...یلدار اُن کے ٹھکانوں پر جاکر زکوٰۃ وصول کرلے۔ نجران والوں نے بھی
...شرط کی تھی۔)
...اَنْ لَا یُحْشَرُوْا اور لَا یُحْشَرُوْا ترجمہ وہی ہے جو اوپر
...چکا۔
لَا یُحْشَرْنَ وَلَا یُحْشَرْنَ۔ عورتوں سے زکوٰۃ نہ لی جائے
...کو جہاد کے لئے بلایا جائے (کیونکہ عورتوں پر جہاد فرض نہیں ہے)۔
لَمْ یَدَعْهَا تَاْکُلُ مِنْ حَشَرَاتِ الْاَرْضِ۔ اُس بلی کو
...ا بھی نہیں کہ وہ زمین کے کیڑے کھالیتی (حشرات الارض سے زمین
...چھوٹے جانور مُراد ہیں۔ جیسے گوہ و چوہا وغیرہ۔ بعضوں نے
...زمین کے وہ کیڑے جو زہریلے نہیں ہوتے)
حَشَرَۃٌ اس کا مفرد ہے۔
لَمْ اَسْمَعْ لِحَشَرَۃِ الْاَرْضِ تَحْرِیْمًا۔ حشرات الارض کی
...ت میں نے نہیں سُنی (جیسے گوہ، جنگلی چوہا وغیرہ۔ یہ سب حلال ہیں)
فَکَسَرْتُہٗ وَحَشَرْتُہٗ۔ میں نے ایک پتھر لے کر اُس کو توڑا
...ایک نرم کیا۔
یُحْشَرُ النَّاسُ اِثْنَانِ عَلٰی بَعِیْرٍ وَثَلٰثٌ عَلٰی بَعِیْرٍ لوگ
...کئے جائیں گے۔ کسی اونٹ پر دو آدمی سوار ہوں گے کسی پر تین)
...تَحْشُرُهُمُ النَّارُ مَعَ الْقِرَدَۃِ وَالْخَنَازِیْرِ۔ آگ ان کو
...ل اور سؤروں کے ساتھ حشر کرے گی۔
...حَاجِلَۃٌ۔ موت کا غرغرا۔
وَلٰکِنْ اِذَا شَخَصَ الْبَصَرُ وَحَشْرَجَ الصَّدْرُ فَعِنْدَ
...مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ اَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ (موت کو
...میں ناپسند کرتا ہوں میرا مطلب یہ ہے) جب ٹکٹکی بندھ جائے
...پتھرا جائیں) اور سینے میں دم اٹک کر خرخر شروع ہو یعنی
...غرغرا ہونے لگے) اُس وقت جو کوئی اللہ سے ملنا پسند کرے
...اُس سے ملنا پسند کرے گا۔ (حضرت عائشہؓ اپنے والد
...کے پاس اُس وقت گئیں جب وہ مرنے کے قریب تھے اور یہ

لَعَمْرُکَ مَا یُغْنِی الثَّرَاءُ وَلَا الْغِنٰی
اِذَا حَشْرَجَتْ یَوْمًا وَضَاقَ بِهَا الصَّدْرُ

قسم آپ کی عمر کی نہ مال داری کچھ کام آتی ہے نہ تونگری، جب خرخرا شروع ہو جائے اور سینہ تنگ ہو جائے، (انہوں نے کہا نہیں ایسا نہیں ہے)۔

وَجَاءَتْ سَکْرَۃُ الْحَقِّ بِالْمَوْتِ[1] (حضرت ابوبکر صدیقؓ کی یہی قراءت ہے)۔

حَشٌّ۔ سوکھ جانا شل ہو جانا، ڈورنا، سلگانا، ہلانا، کاٹنا، درست کرنا، بڑھانا، دینا، گھانس ڈالنا۔

وَاِذَا عِنْدَہٗ نَارٌ یَحُشُّهَا۔ کیا دیکھتا ہوں، اس کے پاس آگ ہے وہ اس کو سلگا رہا ہے (عرب لوگ کہتے ہیں۔
حَشَشْتُ النَّارَ۔ میں نے آگ سُلگائی۔

وَیْلُ اُمِّہٖ مِحَشُّ حَرْبٍ لَوْ کَانَ مَعَہٗ رِجَالٌ (آنحضرتؐ نے ابوبصیر کے حق میں فرمایا) ارے اس کی ماں کی خرابی، اگر اس کے ساتھ لوگ ہوتے تو یہ لڑائی بھڑکانے والا ہے۔

مِحَشٌّ۔ وہ پھنکنی لوہے کی جس سے آگ سلگاتے ہیں (عرب لوگ کہتے ہیں۔
حَشَّ الْحَرْبَ۔ اُس نے جنگ بھڑکا دی (یعنی آتش جنگ)۔ بہادر شخص کو بھی مِحَشٌّ کہتے ہیں۔

نِعْمَ مِحَشُّ الْکَتِیْبَۃِ۔ فوج کو لڑائی کے لئے بھڑکانے والا کیا اچھا ہے۔

وَاَطْفَاءَ مَا حَشَّتْ یَهُوْدُ (یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا) یہود نے جو آتش جنگ سلگائی تھی وہ انہوں نے بجھا دی۔

دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَنِیْ بِمِحَشَّۃٍ۔ آنحضرت صلعم میرے پاس آئے (یہ حضرت زینبؓ کہتی ہیں) اور مجھ کو آگ جلانے کی لکڑی سے مارا۔

کَمَا اَذَالُوْکُمْ حَشًّا بِالنِّصَالِ۔ جیسے تم کو تیروں سے سلگا کر

[1] یہ آیت سورۂ قٓ میں ہے۔ مشہور قراءت یوں ہے وَجَاءَتْ سَکْرَۃُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ۱۲ منہ

Marfat.com

ہٹایا۔

کَانَ فِیْ غُنَیْمَۃٍ لَہٗ یَحُشُّ عَلَیْھَا۔ وہ بکریوں کے اپنے ایک چھوٹے گلے (رمندے) میں تھا جس کے لئے گھانس کاٹ کر لاتا تھا (اصمعی نے کہا صحیح یَھُشُّ ہے یعنی لکڑی سے مار کر پتے جھاڑتا تھا۔ جیسے قرآن میں ہے وَاَھُشُّ بِھَا عَلٰی غَنَمِیْ۔

رَاٰی رَجُلًا یَحْتَشُّ فِی الْحَرَمِ۔ حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو دیکھا جو حرم کی سوکھی گھانس کاٹ لے رہا تھا۔

جَاءَتِ ابْنَۃُ اَبِیْ ذَرٍّ عَلَیْھَا مِحَشُّ صُوْفٍ۔ حضرت ابوذرؓ کی بیٹی آئیں وہ ایک پرانی کملی اوڑھے ہوئی تھیں (جس میں گھانس وغیرہ باندھتے ہیں)۔

اِنَّ ھٰذِہِ الْحُشُوْشَ مُحْتَضَرَۃٌ۔ دیکھو ان پاخانوں میں جن اور شیطان وغیرہ آتے رہتے ہیں (یہ حُشٌّ سے نکلا ہے جو اصل میں باغ کو کہتے ہیں، پھر پاخانے کو کہنے لگے اس لئے کہ عرب لوگ اکثر باغوں میں پاخانہ پھرا کرتے تھے۔)

فَجَاءَتْ بِحَشِیْشَۃٍ۔ وہ حشیشہ لے کر آئی (حشیشہ وہ کھانا جو گیہوں سے پیس کر بناتے ہیں اور اس میں گوشت یا کھجوریں ڈالتے ہیں)۔

حَشِیْشَۃٌ۔ بھنگ کو بھی کہتے ہیں۔

اِنَّہٗ دُفِنَ فِیْ حَشِّ کَوْکَبٍ۔ حضرت عثمانؓ حش کوکب میں دفن کئے گئے (یہ ایک باغ تھا مدینہ میں بقیع سے باہر، کوکب اس باغ کے مالک کا نام تھا)

اَدْخَلُوْنِیْ الْحَشَّ وَوَضَعُوا اللُّجَّ عَلٰی قَفَیَّ۔ مجھ کو باغ میں لے گئے اور تلوار میری پیٹھ پر رکھی (حَشٌّ یا حُشٌّ کی جمع حِشَّانٌ اور حشوش اور حشون آتی ہے)۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَخْلٰی فِیْ حِشَّانٍ۔ آنحضرت صلعم نے باغوں میں پاخانہ پھیرا۔

نَھٰی اَنْ تُؤْتَی النِّسَاءُ فِیْ مَحَاشِّھِنَّ۔ آپ نے عورتوں کے دبر میں جماع کرنے سے منع فرمایا (یہ جمع ہے مَحَشَّۃٌ کی یعنی دبر (کون)۔

مَحَاشُّ النِّسَاءِ عَلَیْکُمْ حَرَامٌ۔ عورتوں کی کونین (دبر) تم پر حرام ہیں۔

نَھٰی عَنْ اِتْیَانِ النِّسَاءِ فِیْ حُشُوْشِھِنَّ۔ عورتوں کی گانڈوں میں آپ نے جماع کرنے سے منع فرمایا (اکثر اہل سنت اور امامیہ کا یہی قول ہے۔ لیکن بعض صحابہ اور ائمہ سے اس کی اباحت منقول ہے۔ ان کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے فَأْتُوْا حَرْثَکُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ یعنی اَیْنَ شِئْتُمْ۔ وہ کہتے ہیں یہ حدیثیں ضعیف ہیں، اس لئے نص قرآنی کا معارضہ نہیں کر سکتیں)۔

فَلَمَّا مَاتَ حَشَّ وَلَدُھَا فِیْ بَطْنِھَا۔ جب اس کا پہلا خاوند مر گیا تو بچہ سوکھ کر پیٹ میں رہ گیا (یہ عورتوں نے حضرت عمرؓ سے کہا، جب ایک عورت کا خاوند مر گیا تھا، اس نے چار مہینے دس دن عدت کر کے دوسرے سے نکاح کر لیا اور ساڑھے چار مہینے میں بچہ جنی۔ آپ نے عورتوں کو بلا کر دریافت کیا، یہ کیا بات ہے؟)۔

عرب کے باشندے کہتے ہیں۔

اَحَشَّتِ الْمَرْاَۃُ فَھِیَ مُحِشٌّ۔ عورت کے پیٹ کا بچہ سوکھ گیا۔

حُشٌّ کہتے ہیں اس بچہ کو جو ماں کے پیٹ میں مر جائے۔

اِنَّ رَجُلًا اَرَادَ الْخُرُوْجَ اِلٰی تَبُوْکَ فَقَالَتْ لَہٗ اُمُّہٗ اَوِ امْرَاَتُہٗ کَیْفَ بِالْوَدِیِّ فَقَالَ اَلْغَزْوُ اَنْمٰی لِلْوَدِیِّ فَمَا مَاتَتْ مِنْہُ وَدِیَّۃٌ وَلَا حَشَّتْ۔ ایک شخص نے (آنحضرتؐ کے ساتھ) جنگ تبوک میں جانا چاہا، اس کی ماں یا بیوی کہنے لگی، اب کھجور کے چھوٹے درختوں کی کون خبر لے گا؟ اس نے جواب دیا، جہاد کرنے سے تو درخت اور زیادہ بڑھیں گے (آخر وہ شخص جہاد میں گیا، خدا کی قدرت دیکھو) ایک درخت بھی نہیں مرا نہ سوکھا، سب تر و تازہ رہے)۔

فَانْفَلَتَتِ الْبَقَرَۃُ مِنْ جَازِرِھَا بِحُشَاشَۃِ نَفْسِھَا۔ گائے قصائی کے پاس سے اپنی بچی ہوئی جان لے کر بھاگ نکلی۔

حُشَاشَۃٌ۔ وہ رمق یعنی تھوڑا سا حصہ جان کا جو کسی بیمار اور زخمی میں باقی رہ جائے۔

Marfat.com

حَشَّتْ يَدُهٗ۔ اس کا ہاتھ شل ہو گیا۔

اَيَعْلَمُ مَكَانُ الْحَشِّ اَنْ يُّتَّخَذَ مَسْجِدًا۔ کیا ...ینکی زمین کو مسجد بنا سکتے ہیں؟

لَبِئْسَ حَشَّاشُ نَارِ الْحَرْبِ اَنْتُمْ۔ تم آتشِ جنگ کے ...یندھن ہو۔ کذا فی مجمع البحرین۔

حَشَفٌ۔ خراب کھجور سوکھی ہوئی۔

حَشَفٌ۔ سوکھی روٹی۔

رَاٰى رَجُلًا عَلَّقَ قِنْوَ حَشَفٍ تَصَدَّقَ بِهٖ۔ ایک شخص کو دیکھا ...س نے ایک خراب کھجور کا خوشہ خیرات کے طور پر (مسجد میں) لٹکا دیا، تاکہ مسکین لوگ کھائیں، جو آنحضرتؐ کے زمانہ میں مسجد ہی میں رہتے تھے)

فِي الْحَشَفَةِ الدِّيَةُ۔ اگر کوئی سپاری (ذکر کا سرا جہاں تک ختنہ ہوتا ہے) کاٹ ڈالے تو پوری دیت واجب ہوگی۔

مَالِيْ اَرَاكَ مُتَحَشِّفًا۔ کیا سبب ہے میں دیکھتا ہوں تم پرانی ...ازار پہنے ہو یا اونچی سمٹی ہوئی (ازار کو اچھی طرح لٹکاؤ) انھوں نے کہا ...اسے صاحب یعنی آنحضرتؐ ایسی ہی ازار پہنتے تھے۔ یہ سوال جواب ...ن بن سعید اور حضرت عثمان رضؓ میں ہوا)۔

حَشَفَةٌ۔ مفرد ہے حشف کا، یعنی ایک خراب کھجور۔

سَمِعْتُ حَشَفَةً۔ میں نے ایک خفیف حرکت سُنی۔

حَشَفَةٌ۔ اس چٹان کو بھی کہتے ہیں جو سمندر میں پانی سے اوپر ...ابھری ہو۔

اَحَشَفًا وَّسُوْٓءَ كِيْلَةٍ۔ ایک تو خراب کھجور اوپر سے تول ...کم (یہ ایک مثل ہے جیسے کہتے ہیں ہو کڑوا کریلا اوپر سے نیم چڑھا)۔

لَا تَدَعُ اُمَّتِي السَّحُوْرَ وَلَوْ عَلٰى حَشَفَةٍ۔ میری امت سحری نہ چھوڑے، کچھ نہ ملے تو ایک خراب کھجور ہی سہی۔

حَشْكٌ۔ بہت چلنا، جمع ہونا، جمع کرنا۔

حَشْكٌ۔ چھاتی میں بہت دودھ بھر جانا، زور سے کھینچنا۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ قَبْلَ حَشْكِ النَّفْسِ۔ یا اللہ! میری ...جان زور سے کھینچے جانے سے پہلے مجھ کو بخش دے (یعنی موت سے پہلے)

حَشَمٌ۔ شرمندہ کرنا، سخت سست سُنانا۔

حَشَمٌ۔ غصہ ہونا۔

حُشُوْمٌ۔ ڈھونڈھنا، منقبض ہونا، کھانا، موٹا ہونا۔

شَكَوْا اِلَيْهِ اِنَّ لَهُمْ عِيَالًا وَّحَشَمًا۔ انھوں نے آنحضرتؐ سے شکایت کی، اُن کے بال بچے نوکر چاکر ہیں۔

حَشَمٌ۔ اصل میں اُن لوگوں کو کہتے ہیں جو اس کے لئے غصہ ہوں یا وہ ان کے لئے غصہ ہو مثلاً نوکر چاکر غلام خدمت گار ہمسایے وغیرہ۔ و خَدَمٌ۔ اس سے خاص ہے (یعنی نوکر چاکر لونڈی غلام)

اِنِّيْ لَاَحْتَشِمُ اَنْ لَّا اٰدَعَ لَهٗ يَدًا۔ مجھ اس سے شرم آتی ہے کہ میں چور کے لئے ایک ہاتھ بھی نہ چھوڑوں۔

اَحْتَشِمُ۔ یہ حِشْمَةٌ سے نکلا ہے۔ بمعنی حیا اور شرم (عرب لوگ کہتے ہیں)

هُوَ يَحْتَشِمُ الْمَحَارِمَ۔ وہ شخص حرام کاموں کے کرنے میں شرم کرتا ہے (یعنی اُن سے بچتا ہے)۔

جَمَعَ ابْنُ عُمَرَ حَشَمَهٗ۔ عبد اللہ بن عمرؓ نے اپنے متعلقین کو جمع کیا (یعنی بچوں اور خادموں اور غلاموں وغیرہ کو)۔

يَحْتَشِمُهُمْ وَيَحْتَشِمُوْنَهٗ۔ وہ ان کا لحاظ کرتا ہے اور وہ اُس کا لحاظ کرتے ہیں۔

حَشَنٌ۔ کثرتِ استعمال سے دودھ کا میل لگنا۔

حِشْنَةٌ۔ کینہ اور عداوت۔

مِنْ حِشَانَةٍ۔ ایک بدبودار مشک سے (عرب لوگ کہتے ہیں):

حَشِنَ السِّقَاءُ يَحْشَنُ۔ جب مشک بدبودار ہو جائے (ایک مدت تک نہ دھونے کی وجہ سے)۔

حُشَّانٌ۔ مدینہ کے محلوں میں سے ایک محلہ کا نام تھا۔ قبورِ شہدا کے رستے پر۔

تَحَشَّنَ الرَّجُلُ۔ اس نے کمایا۔

اِحْشَاَنَّ اِحْشِئْنَانًا۔ غصے ہوا۔

حَشْوٌ۔ بھرنا۔

Marfat.com

حَشَا۔ اندر کے اعضاء (جیسے دل، جگر، شش وغیرہ)۔
ثُمَّ شَقَّا بَطْنِي وَ اَخْرَجَا حُشْوَتِي۔ پھر ان دونوں فرشتوں نے میرا پیٹ چیرا اور آنتیں نکالیں (یا جو پیٹ کے اندر بُرے اخلاق اور خراب خواہشیں تھیں، جیسے کر و فریب، حسد و بغض وغیرہ ان کو نکال ڈالا؛ نہایہ میں ہے کہ یہ
حُشْوَۃٌ اور حِشْوَۃٌ بضمہ اور کسرۂ حا آنتوں کو کہتے ہیں)
اِنَّ حُشْوَتَهٗ خَرَجَتْ۔ آپ کے اندر کی چیزیں نکل گئیں۔
مَحَاشِي النِّسَاءِ حَرَامٌ۔ عورتوں کے دُبر حرام ہیں (یہ جمع ہے مِحْشَاۃٌ کی محشاۃ کہتے ہیں پیٹ کے سب سے نیچے کے مقام کو، جہاں کھانا رہتا ہو اس سے دُبر مراد لیا۔ بعضوں نے کہا یہ مِحْشَی کی جمع ہے یعنی وہ کپڑا جو عورتیں اپنی سُرین یا پستان پر اس کو بڑا کرنے کے لئے باندھتی ہیں۔ یہ بھی کنایہ ہے دُبر سے)۔
فَاِنْ رَاَتْ شَيْئًا اِحْتَشَتْ۔ اگر مستحاضہ عورت کچھ خون وغیرہ دیکھے تو اپنی شرمگاہ میں کوئی چیز جیسے روئی وغیرہ رکھ لے (تاکہ خون باہر نہ بہے اور کپڑے خراب نہ ہوں)۔
حَشْوٌ۔ روئی کو بھی کہتے ہیں اس لئے کہ وہ اندر بھری جاتی ہے۔
مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ هٰؤُلَاءِ الضَّيَاطِرَةِ يَتَخَلَّفُ اَحَدُهُمْ يَتَقَلَّبُ عَلٰى حَشَايَاهُ۔ میرے سامنے ان موٹے موٹے چوتڑ والوں کا کون عذر بیان کرتا ہے، یہ لوگ (جہاد سے) پیچھے رہ جاتے ہیں۔ اپنے بستروں پر لوٹتے رہتے ہیں۔
حَشَايَا جمع ہے حَشِيَّةٌ کی بمعنی فرش۔
لَيْسَ اَخُو الْحَرْبِ مَنْ يَضَعُ خُوْرَ الْحَشَايَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَشِمَالِهٖ۔ وہ شخص جنگی (سپاہی) نہیں ہے جو نرم نرم بچھونے (اور تکیے) داہنے بائیں طرف رکھے (اس سے جنگ کی تکلیفیں کیسے سہی جائیں گی)۔
فَاُحْرِقَ فَحُشِيَ بِهٖ جُرْحُهٗ۔ بوریا جلایا گیا اور آپ کے زخم میں بھر دیا گیا۔
وَاحْشُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بِصَلٰوةِ اللَّيْلِ۔ فجر کی دونوں سنتوں کو رات کی نماز میں گھسیڑ دے (یعنی تہجد رات کے اخیر میں ادا کر، اس طرح کہ تہجد سے فارغ ہوتے ہی صبح صادق ہو جائے اور تو فجر کی سنتیں پڑھ لے)۔
اَلْحَائِضُ تَحْتَشِي بِالْكُرْسُفِ۔ حائضہ عورت شرمگاہ میں پھایا رکھے۔
حَشًى۔ پیٹ کے اندر کی چیزیں۔ سانس پھول جانا۔ مشک میانہ کی طرف دوڑ کی تھم جانا، کنارہ، کونا۔
خُذْ مِنْ حَوَاشِي اَمْوَالِهِمْ۔ زکوٰۃ میں ان کے چھوٹے چھوٹے جانور لے (یہ جمع ہے حَاشِيَةٌ کی۔ یعنی کنارہ۔ اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ عمدہ عمدہ جانور زکوٰۃ میں نہ لے، جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے)
اِتَّقِ كَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ۔ ان کے عمدہ مال سے بچا رہ۔
كَانَ يُصَلِّي فِي حَاشِيَةِ الْمَقَامِ۔ آنحضرتؐ مقام ابراہیم کے کنارے میں نماز پڑھتے (یعنی طواف کا دوگانہ وہاں ادا کرتے)
لَوْ كُنْتُ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ لَنَزَلْتُ مِنَ الْكَلَاءِ الْحَاشِيَةَ
اگر میں جنگل والوں میں سے ہوتا تو گھانس کے کنارے پر رہتا۔
مَالِي اَرَاكِ حَشْيَاءَ رَابِيَةً۔ مجھ کو کیا ہوا میں تجھ کو دیکھتا ہوں۔ تیری سانس پھول رہی ہے، دم چڑھ رہا ہے۔
عرب لوگ کہتے ہیں:
رَجُلٌ حَشٍ وَحَشْيَانُ یا اِمْرَاَةٌ حَشِيَةٌ وَحَشْيَا
جس کا دوڑنے سے دم چڑھنے لگے یا غصّے میں باتیں کرنے سے سانس پھول جائے۔
وَلَا يَتَحَاشٰى مِنْ مُؤْمِنِهَا۔ وہاں کے مومن کو بھی نہ چھوڑے اس کو ایذا دینے سے پرہیز نہ کرے۔
فَحَاشَا لَهٗ مِنَ الْوَصْمِ۔ وہ عیب سے پاک ہے۔
حَاشَا اور حَشٰی اور حَاشَ سب کے ایک معنی ہیں یعنی پاک ہے۔
حَاشَا لِلّٰهِ۔ معاذ اللہ۔
حَاشَا۔ استثناء کے لئے بھی آتا ہے۔ جیسے:
قَامَ الْقَوْمُ حَاشَا زَيْدًا یا حَاشَا زَيْدٍ۔ لوگ کھڑے

Marfat.com

…ئے زید کے سوا۔
أُسَامَةُ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ مَا حَاشَا فَاطِمَةَ۔ یعنی اسامہ … مجھ زید سب لوگوں سے زیادہ مجھ کو محبوب ہیں، بجز فاطمہ کے۔
لَا أَدْرِيْ أَيَّ الْحَسَنَا أَخَذَ۔ میں نہیں جانتا وہ کس جانب … گیا۔

بابُ الحاء مع الصاد

حَصَبٌ۔ کنکر مارنا، چیچک نکلنا۔
إِنَّهُ أَمَرَ بِتَحْصِيْبِ الْمَسْجِدِ۔ آنحضرتؐ نے مسجد میں … کنکریاں بچھانے کا حکم دیا (کیونکہ کنکریوں کی وجہ سے کیچڑ نہیں اڑنے … تی۔ نمازیوں کے کپڑے اور بدن تھوک وغیرہ سے آلودہ نہیں … ہوتے۔ یہ اُس زمانہ میں تھا جب مسجد کا صحن کچا ہوتا تھا)۔
إِنَّهُ حَصَبَ الْمَسْجِدَ وَقَالَ هُوَ أَغْفَرُ لِلنُّخَامَةِ۔ مسجد میں … کنکریاں بچھوائیں اور فرمایا، اِن کی وجہ سے بلغم وغیرہ (جو لوگ تھوکتے … ہیں) اچھی طرح چھپ جاتا ہے۔ (لوگ تھوک کر کنکریوں میں دبا دیتے … ہیں) (دوسری حدیث میں ہے کہ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے۔ اس کا کفارہ … یہ ہے کہ تھوک کو دبا دے۔ کنکریوں میں چھپا دے)
نَهٰى عَنْ مَسِّ الْحَصْبَاءِ فِي الصَّلٰوةِ۔ نماز میں کنکریوں کو … برابر کرنے سے آپ نے منع فرمایا (اس وقت لوگ کنکریوں پر نماز … پڑھتے کوئی فرش وغیرہ نہ ہوتا تو سجدہ کرتے وقت ہاتھ سے کنکریوں … کو برابر کرتے تاکہ پیشانی اور ناک میں وہ چبھیں نہیں۔ آنحضرتؐ نے … اس سے منع فرمایا کیونکہ یہ ایک فعل عبث ہے نماز میں۔ نہایہ میں … ہے کہ اگر دو بار ایسا کرے تو نماز باطل ہو جائے گی)۔
إِنْ كَانَ لَا بُدَّ مِنْ مَسِّ الْحَصْبَاءِ فَوَاحِدَةً۔ اگر … کنکریوں کا برابر کرنا ایسا ہی ضروری ہو، جس کے بغیر چارہ نہ ہو … تو صرف ایک بار کر سکتا ہے۔
فَأَخْرَجَ مِنْ حَصْبَائِهِ فَإِذَا يَاقُوْتٌ أَحْمَرُ الخ۔ … مومن کوثر کی تہہ سے کنکریاں وغیرہ نکالیں، دیکھا وہ سرخ یاقوت … کنکریاں تھیں (سبحان اللہ اس کے پاس نہ الماس کی کمی ہے نہ یاقوت کی، نہ پکھراج کی، نہ نیلم کی، نہ زمرد کی، اگر چاہے تو سب پتھروں کو دم بھر میں الماس اور یاقوت کر دے)۔
يَا لَخُزَيْمَةَ حَصِّبُوْا۔ اے خزیمہ کے لوگو، محصب میں ٹھہرو (محصب ایک کنکریلا مقام ہے مکہ اور منیٰ کے درمیان۔ منیٰ سے لوٹتے وقت وہاں اترنا اور ٹھہرنا مستحب ہے۔ اس کو ابطح بھی کہتے ہیں)۔
لَيْسَ التَّحْصِيْبُ بِشَيْءٍ۔[1] محصب میں اترنا کچھ ضروری نہیں یا محصب میں سونا (کیونکہ آنحضرتؐ ایک ساعت کے لئے وہاں اترے تھے، مگر لوگوں کے لئے اس کو سنت نہیں کیا۔ جس کا جی چاہے وہاں اترے اور جس کا جی نہ چاہے نہ اترے۔ حضرت عائشہؓ کا مطلب یہ ہے کہ محصب میں اترنا کوئی حج کا رکن نہیں ہے۔)
مُحَصَّبٌ۔ اس مقام کو بھی کہتے ہیں، جہاں پر منیٰ میں کنکریاں مارتے ہیں۔ اسی طرح حصاب بھی۔
رَأٰى رَجُلَيْنِ يَتَحَدَّثَانِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَحَصَبَهُمَا (حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے) دو آدمیوں کو دیکھا کہ باتیں کر رہے ہیں اور امام خطبہ پڑھ رہا ہے، تو اُن پر کنکریاں ماریں (اُن کو خاموش کرنے کے لئے)۔
إِنَّهُمْ تَحَاصَبُوْا فِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى مَا أُبْصِرَ أَدِيْمُ السَّمَاءِ۔ لوگوں نے مسجد میں ایک دوسرے پر کنکریاں پھینکیں، یہاں تک کہ آسمان نہیں دکھائی دیتا تھا (اتنی گرد اڑی)۔
أَصَابَكُمْ حَاصِبٌ (حضرت علیؓ نے خارجیوں سے فرمایا) تم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب آیا (تم بچنے والے نہیں)
أَتَيْنَا عَبْدَ اللّٰهِ فِيْ مُجَدَّرِيْنَ وَمُحَصَّبِيْنَ۔ ہم عبداللہ کے پاس آئے، ہم میں سے کچھ لوگوں کو چیچک اور سیتلا نکل آئی تھی۔
حَتّٰى إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ۔ جب محصب میں اترنے کی رات آئی۔
فَحَصَبُوا الْبَابَ۔ دروازے پر کنکریاں ماریں (اس خیال سے

[1] یہ حضرت عائشہؓ کا قول ہے۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

کرشاید آنحضرت تراویح کے لئے نکلنا بھول گئے)

فَاَهْوَىٰ اِلَى الْحَصْبَاءِ يَحْصِبُهُمْ۔ کنکریوں کی طرف جھکے اُن کو کنکریاں مارنے کو۔

اُحْصُبُوْا وُجُوْهَهَا۔ اُن کے مُنہ پر کنکریاں مارو۔

وَلَمْ نَزِدْ عَلٰى اَنْ مَسَحْنَا اَيْدِيَنَا بِالْحَصْبَاءِ۔ ہم نے اس سے زیادہ کچھ نہیں کیا کہ اپنے ہاتھ کنکریوں سے صاف کرلئے (نہ وضو کیا نہ پانی سے ہاتھ دھوئے۔ حالانکہ ہم نے گوشت روٹی کھایا تھا)۔

حَاصِبٌ۔ آندھی۔

حَصَبٌ۔ ایندھن

فَرَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ۔ آپ نے محصّب میں ایک نیند لی (محصّب سے وہی مقام مُراد ہے جو منا اور مکہ کے راستہ میں ملتا ہے۔ آنحضرتؐ نے مغرب اور عشاء وہیں پڑھی۔ اس کے بعد ذرا دیر سو رہے۔ مجمع البحرین میں ہے۔ لیلۃ الحصبہ ایام تشریق کے بعد ہوتی ہے تو یوم الحصب چودھواں دن ذی الحجہ کا ہے اور اس پر دلیل لی حضرت علیؓ کے قول سے کہ جس تمتع کرنے والے کے پاس ہدی نہ ہو تو وہ منا کے دنوں میں روزہ رکھے، اگر یہ نہ ہو سکے تو یوم الحصبہ کی صبح کو اور دو دن اس کے بعد روزہ رکھے۔ عرب لوگ کہتے ہیں۔

حُصِبَ فُلَانٌ یا حُصِبَ جِلْدُهٗ۔ جب اُس کے چیچک نکل آئے۔

حَصْحَصَةٌ۔ کھلنا، ظاہر ہونا، قرار پکڑنا، ثابت ہونا، ہلانا جانے کے لئے۔

لَاَنْ اُحَصْحِصَ فِيْ يَدِيْ جَمْرَتَيْنِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُحَصْحِصَ كَعْبَتَيْنِ (حضرت علیؓ نے کہا) اگر میں اپنے ہاتھ میں دو انگارے ہلاؤں تو یہ مجھ کو اچھا معلوم ہوتا اس سے کہ چوسر کے پانسے ہلاؤں (چوسر کھیلوں)، چوسر کھیلنا حرام ہے اس کو اکثر صحابہؓ نے مکروہ رکھا ہے۔ مگر عبداللہ بن مغفل رضہ اپنی بیوی کے ساتھ چوسر کھیلا کرتے بغیر شرط کے اور سعید بن مسیب نے بھی اس کی اجازت دی جب شرط نہ ہو۔ میں کہتا ہوں شطرنج کا بھی حکم ہے۔ اگر بغیر شرط کے کھیلی جائے محض تفریح طبع کے لئے، تو اس میں اختلاف ہے۔ لیکن شرط لگا کر کھیلنا بالاتفاق حرام ہے۔ اسی طرح چوسر یا شطرنج میں ایسا معروف رہے کہ نماز کا وقت کروہ یا ہو جائے یا جماعت سے نماز نہ پڑھ سکے تو ایسی چوسر یا شطرنج کے نزدیک ایک شیطانی کام اور حرام ہے۔ اسی طرح اگر چوسر کے مُہرے مورت ہوں، تب بھی اُن کا رکھنا حرام ہے۔ کیونکہ وہ مجسم ہیں جن کی حُرمت میں کسی کو اختلاف نہیں۔ صرف بچوں کی گڑیاں مورتوں کی تعریف میں نہیں آتیں۔ کیونکہ حضرت عائشہ رضہ گڑیاں کرتی تھیں اور آنحضرتؐ نے دیکھا اور منع نہیں فرمایا۔ اسی طرح گانا بجانا تفریح طبع کے لئے مختلف فیہ ہے۔ اور عید اور شادی اور خوشی کی رسموں میں بقول راجح جائز بلکہ مستحب ہے بشرطیکہ گانے والی اجنبی عورت یا مرد خوبصورت نہ ہو، ورنہ بالاتفاق حرام ہے۔ اپنی لونڈی یا بیوی یا کوئی محرم عورت گائے بجائے تو اس کا سننا بعض صحابہ سے منقول ہے اور اکثر نے اُس کو بھی ناجائز رکھا ہے ابن تیمیہ اور ابن قیم نے اور احناف نے ہر قسم کے مزامیر دف کے حرام رکھا ہے اور ایک جماعت محدثین نے دوسرے مزامیر کو بھی دف پر قیاس کیا ہے اور مباح قرار دیا ہے)۔

اِنَّهٗ اُتِيَ بِعِنِّيْنٍ فَاَدْخَلَ مَعَهٗ جَارِيَةً فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ لَهٗ مَا صَنَعْتَ قَالَ فَعَلْتُ حَتّٰى حَصْحَصَ فِيْهَا فَسَاَلَ الْجَارِيَةَ فَقَالَ لَمْ يَصْنَعْ شَيْئًا فَقَالَ خَلِّ سَبِيْلَهَا يَا مُحَصْحِصُ۔ سمرہ بن جندبؓ (جو معاویہ کی طرف سے حاکم تھے) ان کے پاس ایک نامرد شخص لایا گیا (جو بیوی سے صحبت نہیں کر سکتا تھا، انھوں نے معاویہ کو لکھا کہ اس بارے میں کیا کیا جائے؟ انھوں نے جواب میں لکھا کہ ایسا بیت المال کے پیسے سے ایک لونڈی خرید دو اور اس شخص کی آزمائش کرو۔ سمرہ نے معاویہ کے حکم کے موافق ایک لونڈی کو اُس کے ساتھ سُلا دیا۔ جب صبح ہوئی تو اس شخص سے پوچھا کہ تو نے کیا کیا؟ اُس نے کہا، میں نے خوب ہلایا یہاں تک

Marfat.com

تھم گیا (یعنی ذکر کو فرج میں خوب حرکت دی یہاں تک کہ انزال ہوگیا) پھر انھوں نے لونڈی سے پوچھا تو وہ کہنے لگی، اس نے کچھ نہیں کیا آخر سمرہ نے اس شخص سے کہا چل ہلانے والے اپنی جورو کو آزاد کر (میاں اور بیوی میں جدائی کرادی)۔

حَصْدٌ یا حَصَادٌ یا حِصَادٌ ۔ کاٹنا۔ مرجانا۔ خوب بڑے جانا۔

اَحْصَدَ الزَّرْعُ ۔ کھیت کاٹنے کا وقت آن پہنچا۔

اِسْتَحْصَدَ ۔ غصہ ہوا۔ اور بمعنی اَحْصَدَ ہے۔

نَہٰی عَنْ حِصَادِ اللَّیْلِ ۔ رات کو کھیت یا میوہ کاٹنے سے منع فرمایا (کیونکہ اس میں یہ نیت ہوتی ہے کہ محتاج لوگ اس وقت نہیں آئیں گے۔ بعضوں نے کہا رات کو ڈر ہوتا ہے کہیں کوئی زہریلا جانور ایذا نہ پہنچائے)۔

فَاِذَا لَقِیْتُمُوْھُمْ غَدًا اَنْ تَحْصُدُوْھُمْ حَصْدًا ۔ جب تم کل صبح ان سے اس لئے ملو کہ ان کو کاٹ کر تمام کر دو (خوب قتل کرو)۔

وَھَلْ یَکُبُّ النَّاسَ عَلٰی مَنَاخِرِھِمْ فِی النَّارِ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِھِمْ ۔ بھلا لوگوں کو ناکوں کے بل دوزخ میں کونسی باتیں ڈالیں گی، یہی ان کی زبان سے نکلی ہوئی باتیں (جن میں کفر و شرک، جھوٹ و بہتان اور غیبت ہو)۔

حَتّٰی تَسْتَحْصِدَ یا تُسْتَحْصَدَ ۔ یہاں تک کہ ایک بارگی اکھڑ جائے، جیسے سوکھا ہوا کھیت۔ یا یکبارگی کاٹنے کے لائق ہو جائے اور جڑ سے نکال لیا جائے۔

یَاْکُلُوْنَ حَصِیْدَھَا ۔ اس کا کٹا ہوا کھاتے ہیں۔

حَصِیْدًا بمعنی مَحْصُوْدٌ ہے۔

حَصْرٌ ۔ تنگی کرنا۔ روکنا۔ گھیر لینا۔

حَصَرٌ ۔ دل تنگ ہونا۔ بخیلی کرنا۔ پڑھتے پڑھتے رک جانا۔ بات نہ کر سکنا۔ عورت سے صحبت نہ کر سکنا۔

اَلْمُحْصَرُ بِمَرَضٍ لَا یَحِلُّ حَتّٰی یَطُوْفَ ۔ جو شخص حج سے روک دیا جائے وہ اس وقت تک حلال نہ ہو جب تک طواف نہ کرلے۔

اِحْصَارٌ ۔ کہتے ہیں روکنے اور قید کرنے کو۔

فَلَمَّا رَاَتْ عَلِیًّا جَالِسًا اِلٰی جَنْبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَصِرَتْ وَبَکَتْ ۔ جب حضرت فاطمہؓ نے حضرت علیؓ کو دیکھا کہ وہ آنحضرتؐ کے بازو بیٹھے ہیں (ان کو معلوم ہوا کہ میرا نکاح ان سے ہونا ہے) تو وہ دم بخود رہ گئیں اور رو دیں (ان کو اس وجہ سے رنج ہوا کہ حضرت علیؓ کے پاس دنیا کا مال و اسباب نہ تھا۔ ایک مفلس شخص سے میں بیاہی گئی)۔

فَرَفَعَتِ الرِّیْحُ ثَوْبَہٗ فَاِذَا ھُوَ حَصُوْرٌ (آنحضرتؐ کی لونڈی ماریہ کو لوگ ایک قبطی سے متہم کرتے تھے، آپ نے حضرت علیؓ کو حکم دیا کہ اس قبطی کو قتل کر دیں) اتفاق سے ہوا چلی اس کا کپڑا اٹھ گیا، دیکھا تو وہ حصور ہے (حصور اس شخص کو کہتے ہیں جو عورتوں سے جماع کرنے پر قادر نہ ہو یا اس کو عورتوں کی طرف رغبت ہی نہ ہو۔ اس حدیث میں حصور سے مجبوب مراد ہے یعنی ذکر کٹا۔ اس قبطی کے ذکر اور خصیے سب کٹے ہوئے تھے محض ہیجڑا تھا اس وجہ سے حضرت علیؓ نے اس کو چھوڑ دیا معلوم ہوا شریر لوگ ناحق اس بیچارے پر اتہام لگاتے تھے کہ وہ ماریہ سے ملوث ہے)۔

اَفْضَلُ الْجِھَادِ وَاَجْمَلُہٗ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ ثُمَّ لُزُوْمُ الْحُصْرِ ۔ عورتوں کے لئے بہتر اور عمدہ جہاد حج مبرور ہے (جس میں کوئی خطا یا لغزش نہ ہو، جس کے بعد پھر آدمی گناہوں سے باز رہے) اس کے بعد بوریوں پر جمے رہنا (اپنے گھروں میں پڑے رہنا، اللہ کی یاد کرنا)۔

تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَی الْقُلُوْبِ عَرْضَ الْحَصِیْرِ ۔ فتنے گمراہی کی باتیں دلوں کو ایسا گھیر لیتی ہیں جیسے بوریا گھیر لیتا ہے (بعضوں نے کہا حصیر، سے یہاں وہ رگ مراد ہے جو پہلو سے پیٹ تک جاتی ہے۔ بعضوں نے کہا حصیر ایک نقشی نہایت خوبصورت کپڑا ہے جب اس کو پھیلاؤ تو دل میں کھب جاتا ہے، فتنوں کو اس سے مشابہت دی، وہ بھی دلوں میں کھب جاتے ہیں)۔

مَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَخْلَقَ لِلْمُلْکِ مِنْ مُعَاوِیَۃَ کَانَ النَّاسُ یَرِدُوْنَ مِنْہُ اَرْجَاءَ وَادٍ رَحْبٍ لَیْسَ مِثْلَ

Marfat.com

اَلْحَصِرِ الْعَقِصِ۔ (عبداللہ بن عباسؓ نے کہا) میں نے معاویہ سے بڑھ کر بادشاہت کے لائق کسی کو نہیں دیکھا۔ لوگ جب ان کے پاس آتے تو گویا ایک کشادہ وسیع میدان کے کناروں پر آتے (ان کا دل کشادہ اور بڑے دینے والے آدمی تھے) وہ اُس بخیل بد خلق کی طرح نہ تھے (یہ عبداللہ بن زبیر کی طرف اشارہ کیا)۔

وَقَدْ حَلَّ سُفْرَةً مُعَلَّقَةً فِيْ مُؤَخَّرَةِ الْحِصَارِ۔ ایک دستر خوان کو کھولا جو حصار کے اخیر میں لٹک رہا تھا (حصار ایک قسم کا تکیہ یا گدہ جس کے دونوں کنارے اونچے کرکے اونٹ پر ڈال دیتے ہیں پھر اس پر سوار ہوتے ہیں۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

اِحْتَصَرْتُ الْبَعِيْرَ۔ میں نے اونٹ پر حصار رکھا۔

حِصَارٌ۔ بالکسر پناہ کو کہتے ہیں جس کی آڑ میں دشمن سے حفاظت ہو۔

وَفِيْ يَدِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِخْصَرَةٌ۔ آنحضرتؐ کے ہاتھ میں مخصرہ تھا (مخصرہ کوڑا یا لکڑی جس کو آدمی ہاتھ میں رکھتے ہیں)۔

خَرَجْتُ مُخَاصِرًا مَرْوَانَ۔ میں مروان کے ہاتھ میں ہاتھ دیے ہوئے نکلا۔

حَاصَرْتُ الْعَدُوَّ۔ میں نے دشمن کو گھیر لیا۔

حَصِيْرٌ۔ قید خانہ کو بھی کہتے ہیں۔

(مجمع البحرین میں ہے کہ امامیہ کے نزدیک اگر بیماری حج کرنے سے روک دے تو اُس کو اِحْصَارٌ کہیں گے۔ اگر دشمن وغیرہ روک دے تو اُس کو صَدٌّ کہیں گے)۔

هَلَكَ الْمَحَاصِيْرُ وَنَجَى الْمُقَرَّبُوْنَ۔ محاصیر تباہ ہوئے میں نے پوچھا محاصیر کیا؟ فرمایا جلدی کرنے والے لوگ۔

حَصٌّ۔ مونڈ لینا، دور کرنا، حصہ لینا۔

مُحَاصَّةٌ۔ حصہ رسد تقسیم کرنا۔

تَجَاءَتْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ۔ ایک برس ایسا آیا جو سب کچھ لے گیا (یعنی قحط کا سال جو سب مال ختم کر گیا)۔

اِنَّ ابْنَتِيْ تَمَعَّطَ شَعْرُهَا وَاَمَرُوْنِيْ اَنْ اُرَجِّلَهَا بِالْخَمْرِ فَقَالَ اِنْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَاَلْقَى اللّٰهُ فِيْ رَأْسِهَا الْحَاصَّةَ۔ ایک شخص نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا میری بیٹی کے بال گر گئے ہیں لوگ کہتے ہیں شراب لگا کر اس کے سر میں کنگھی کر، انھوں نے کہا، اگر تو ایسا کرے گا تو اللہ اُس پر بالخورہ کی بیماری بھیجے گا (جس سے بالکل بال گر کر پھر پیدا ہی نہ ہوں گے)۔

اَفْلَتَ وَانْحَصَّ الذَّنَبُ (ہوا یہ کہ معاویہ نے فسان کے ایک شخص کو بادشاہ روم کے پاس بھیجا اور اس کے جان کی تین دیتیں (اس کے وارثوں کے لئے) ٹھیرا دیں (یعنی یہ کہا کہ اگر تو مارا گیا تو تین گنی دیت ہم دیں گے) اس سے یہ کہا کہ تو وہاں پہنچے تو شاہ روم کے سامنے اذان دیجیو! اُس نے ایسا ہی کیا۔ روم کے سرداروں نے اس کو مار ڈالنا چاہا لیکن شاہ روم نے منع کیا اور کہا معاویہ کا مطلب یہ ہے کہ میں دغا کر کے اس کو مار ڈالوں (کیونکہ ایلچی کا مارنا بڑی دغابازی ہے) تو وہ اس کے بدلے جتنے لوگ ہم میں سے امن لے کر اس کے ملک میں گئے ہیں اُن کو مار ڈالے خیر وہ شخص لوٹ کر (مع الخیر) معاویہؓ کے پاس آیا، معاویہؓ نے جب اس کو دیکھا تو کہنے لگے) تو بچ کر نکل بھاگا مگر دُم کٹ گئی (اُس نے کہا ہرگز نہیں دُم بالوں میں موجود ہے۔ یہ ایک مثل ہے عرب لوگ کہتے ہیں)

اَفْلَتَ وَانْحَصَّ الذَّنَبُ (جب کوئی آدمی ہلاکت کے موقع پر پہنچ کر پھر بچ نکلتا ہے) بچ کر نکل بھاگا، مگر دُم کٹ گئی۔

لَا يَحُصُّ شَعِيْرَةً۔ ایک جو بھی کم نہ ہوگا۔

ثُمَّ يَقْطَعُهَا اَحْصَاءً۔ یہ تحریف ہے، صحیح اَعْضَاءً ہے۔

اِذَا سَمِعَ الشَّيْطَانُ الْاَذَانَ اَدْبَرَ وَلَهٗ حُصَاصٌ۔ شیطان جب اذان سنتا ہے تو پیٹھ موڑ کر دُم ہلاتا ہوا کان کھڑے کر کے بھاگتا ہے، یا زور سے بھاگتا ہے یا پادتا ہوا بھاگتا ہے (یہ اپنے ظاہر پر محمول ہے کیونکہ شیطان ایک جسم ہے اس کے دُم اور کان وغیرہ سب ہوں گے اور پادتا بھی ہوگا۔ اب جس احمق نے شیطان کے وجود کا انکار کیا ہے وہ اس حدیث کا کیا جواب دیتا ہے؟)

وَلَا تُحَاصِّنَا بِذُنُوْبِنَا۔ ہمارے گناہوں کے موافق عذاب کا ایک حصہ ہمارے لئے مت ٹھہرا بلکہ اپنے فضل و کرم ...

معاف فرمادے)۔

حُصٌّ۔ زعفران یا ورس یا موتی۔

یَوْمٌ اَحَصُّ۔ صاف دن (جس میں ابر وغیرہ نہ ہو)۔

حُصُوْفٌ۔ دُور کرنا، پختہ عقل ہونا۔ (جیسے حَصَافَۃٌ ہے)۔

اَحْصَفَ۔ جلدی سے گزر گیا ایک کام کو مضبوط کیا۔

لَا یُمْضِیْ اَمْرَ اللّٰہِ اِلَّا بَعِیْدُ الْغِرَّۃِ حَصِیْفُ الْعُقْدَۃِ (حضرت عمرؓ نے ابو عبیدہؓ کو لکھا) اللہ کا وہ حکم چلائے جو غافل نہ ہو اور پختہ عقل پختہ تدبیر والا ہو۔

حَصَفٌ۔ کھجلی، خارش۔

حَصْلٌ۔ غلہ کو کھلیان میں اکٹھا کرنا۔

حَصَلٌ۔ فوطوں میں پتھری پڑنا، مٹی یا کنکر کھانا۔

حُصُوْلٌ یا مَحْصُوْلٌ۔ حاصل ہونا، ثابت ہونا، ٹھہرنا، رہ جانا، الگ ہونا، جوڑنا، محفوظ کرنا۔

بِذَہَبَۃٍ لَمْ تُحَصَّلْ مِنْ تُرَابِہَا۔ کچھ سونا جو ابھی مٹی سے صاف نہیں کیا گیا تھا۔

تَحْصِیْلٌ۔ حاصل کرنا، پوست میں سے مغز نکالنا یا بالی میں سے گیہوں نکالنا۔

حَوْصَلَۃٌ۔ پرندے کا پوٹا جس میں کھانا بھر لیتا ہے۔

حَیْصَلٌ۔ بیگن، بادنجان۔

سَأَلْتُہٗ عَنِ الْحَوَاصِلِ الَّتِیْ تُصَادُ بِبِلَادِ الشِّرْکِ میں نے پوچھا حواصل کا کیا حکم ہے؟ جس کا شکار مشرکوں کے ملک میں کیا جاتا ہے۔

حَوَاصِلُ۔ ایک مشہور پرندہ ہے۔ اس کا پوٹا بڑا ہوتا ہے یہ نک بہت ہے اس کی دو قسمیں ہیں ایک سفید رنگ دوسرے سیاہ لیکن سیاہ رنگ بدبودار ہوتا ہے۔

تَحَاصُلٌ اور تَحْصِیْلٌ دونوں کے ایک معنی ہیں۔ یعنی خلاصہ اور اصل مطلب (بعضوں نے کہا حاصل یہ ہے کہ اجمال کے تفصیل کرے اور حصول اس کا عکس یعنی تفصیل کے بعد اجمال)

مَحْصُوْلٌ۔ اس کو بھی کہتے ہیں جو حاکم اموال تجارت یا زراعت پر مقرر کرتا ہے، یعنی لگان اور ٹیکس کو بھی جیسے حَصِیْلَۃٌ۔

حِصْلِبٌ۔ مٹی۔

وَحِصْلِبُہَا الصُّوَارُ۔ بہشت کی مٹی مشک ہوگی۔

حُصْنٌ۔ عورت کا پاک دامن ہونا، شوہر والی ہونا، حاملہ ہونا

حَصَانَۃٌ۔ روکنا۔

حَصِیْنٌ۔ محفوظ، روکا گیا۔

اَحْصَنَ۔ نکاح کر لیا (اسی سے ہے)۔

مُحْصِنٌ اور مُحْصِنَۃٌ۔ یعنی جس مرد یا عورت کا نکاح ہو چکا ہے۔

حِصَانٌ۔ نر گھوڑا یا عمدہ گھوڑا (نہایہ میں ہے کہ شرعاً اِحْصَانٌ یہ ہے کہ آدمی مسلمان، پاک دامن، آزاد ہو نکاح کر چکا ہو)۔

مُحْصِنٌ اور مُحْصَنٌ مرد کو کہیں گے۔

مُحْصِنَۃٌ اور مُحْصَنَۃٌ عورت کو کہیں گے۔

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِیْبَۃٍ (یہ حضرت حسانؓ نے حضرت عائشہؓ کی تعریف میں کہا) پاک دامن سنجیدہ اُن پر کوئی عیب نہیں لگایا جاتا۔

تَحَصَّنَ فِیْ مِحْصَنٍ۔ ایک محل یا قلعہ میں اس نے پناہ لی

لَمْ تُحْصَنْ یا لَمْ تُحْصِنْ۔ ابھی وہ محصنہ نہیں ہوئی۔

حِصَانٌ مَرْبُوْطٌ۔ ایک نر گھوڑا بندھا ہوا تھا۔

اَلْحِصْنُ الْحَصِیْنُ۔ مضبوط اور مستحکم قلعہ۔ اور مشہور کتاب ہے جزری محدث کی، جس میں آنحضرتؐ کی دعائیں جمع ہیں۔

اَسْأَلُکَ بِدِرْعِکَ الْحَصِیْنَۃِ۔ میں تیری مضبوط زرہ کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں۔

اَللّٰہُمَّ حَصِّنْ فَرْجِیْ۔ یا اللہ! میری شرم گاہ کو بچائے رکھ (حرام کاری اور بدکاری سے)

حَصِّنُوْا اَمْوَالَکُمْ بِالزَّکٰوۃِ۔ اپنے مالوں کو زکوٰۃ دے کر بچائے رکھو (تلف ہونے اور ضائع ہو جانے سے)

حُصُوْرٌ۔ روکنا۔

Marfat.com

حَصِبَتِ الْاَرْضُ ۔ زمین میں کنکریاں بہت ہو گئیں۔

حَصْیٌ ۔ کنکریاں مارنا۔

اِحْصَاءٌ ۔ گننا ، یاد کرنا ، سمجھنا۔

مُحْصِی ۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے۔ کیونکہ اس نے ہر شئے کو اپنے علم میں محفوظ کر لیا ہے اور ہر ایک کا شمار وہ جانتا ہے چھوٹی ہو یا بڑی

مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ ۔ جو شخص ان ناموں کو یاد کرلے یا اُن پر ایمان رکھے یا اللہ کی کتاب اور احادیث میں سے اُن کو نکالے ، وہ بہشت میں جائے گا (بعضوں نے کہا احصا سے یہ مطلب ہے کہ ان ناموں کا تصور رکھے۔ مثلاً اللہ سمیع ہے یعنی سب کچھ سنتا ہے تو اس کا احصا یہ ہے کہ کوئی بات کفر یا گناہ کی منہ سے نہ نکالے۔ اسی طرح بصیر ہے یعنی سب کچھ دیکھتا ہے ، اس کا احصا یہ ہے کہ کوئی کام خلافِ شرع اور فسق و فجور کا نہ کرے)۔

لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَيْكَ ۔ میں تیری تعریف کا حوصلہ نہیں رکھتا یا تیری نعمتوں کا شمار نہیں کر سکتا۔

اَكُلَّ الْقُرْاٰنِ اَحْصَيْتَ ۔ کیا سارا قرآن تجھ کو یاد ہے۔

اَحْصِهَا حَتّٰى نَرْجِعَ ۔ جب تک ہم لوٹیں اس کی حفاظت کر

اِسْتَقِيْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ خَيْرَ اَعْمَالِكُمُ الصَّلٰوةُ ۔ سیدھی روش رکھو حق پر قائم رہو اور تم ہرگز ایسا نہ کر سکو گے کہ پوری پوری سیدھی روش رکھو (بلکہ کچھ نہ کچھ قصور تم سے ضرور ہو جائے گا) اور یہ جان لو کہ تمہارے نیک کاموں میں نماز سب سے بہتر ہے (تو نماز کا ضرور خیال رکھو ، اس کو وقت پر آداب اور شرائط کے ساتھ ادا کرو۔ بعضوں نے کہا لَنْ تُحْصُوْا کا مطلب یہ ہے کہ تم اس استقامت کا ثواب شمار نہ کر سکو گے ، اتنا بے حساب ثواب ہے)۔

اِنَّمَا هِیَ اَعْمَالُكُمْ اُحْصِيْهَا ۔ یہ تمہارے اعمال کا بدلہ ہے جن کو میں محفوظ رکھتا ہوں (تمہارے نامہ اعمال میں لکھواتا جاتا ہوں ، تاکہ ان کا پورا پورا بدلہ تم کو ملے)۔

مَا اُحْصِیْ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ میں شمار نہیں کر سکتا کتنے بار میں نے آنحضرت صلعم سے یہ سُنا (یعنی بہت بار سُنا)۔

مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَاَحْصَاهُ ۔ جو شخص خانہ کعبہ کا اچھی طرح آداب اور سنن کے ساتھ طواف کرے اور سات پھیرے کرے یا سات پے در پے کرے۔

لَا تُحْصِیْ فَيُحْصِیَ ۔ تو روپیہ پیسہ مت جوڑ رکھ ایسا کرے گا تو اللہ بھی جوڑ رکھے گا (تجھ کو بے حساب نہ دے گا) یا روپیہ پیسہ گن گن کر فقیر کو نہ دے ، یونہی بے شمار خیرات کرتا جا۔ اگر ایسا کرے گا تو اللہ بھی تجھ کو گن گن کر تھوڑا تھوڑا دے گا یا آخرت میں گن کر تیرے اعمال حساب لے گا۔

بَيْعُ الْحَصَاةِ ۔ وہ بیع یہ ہے کہ بائع اور مشتری میں یہ ط کہ جب ایک فریق دوسرے کی طرف کنکری اٹھا کر پھینکے تو بیع لاز ہوگئی۔ بعضوں نے کہا ہے کہ آدمی بکریوں کے گلہ پر کنکر مار جس بکری کے کنکر لگے وہی بک گئی۔

اَحْصِهِمْ عَدَدًا ۔ اُن کو گن گن کر ہلاک کر (یعنی ان س کو تباہ کر)۔

لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَاَحْصَاهُ ۔ اگر گننے والا اس کو گننا چا تو گن لے۔

اَحْصُوْا لِیْ كَمْ يَلْفِظُ الْاِسْلَامَ ۔ گنو تو کتنے لوگ ان اسلام کا کلمہ پڑھتے ہیں (یعنی مسلمان ہیں)۔

فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ ۔ آپ نے اُس پر سات کنک ماریں۔

يُكَبِّرُ بِكُلِّ حَصَاةٍ ۔ ہر کنکری مارتے وقت تکبیر ک

هَلْ يَكُبُّ النَّاسَ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ فِی النَّارِ حَصَا اَلْسِنَتِهِمْ ۔ آدمیوں کو اوندھا دوزخ میں کون گرائے گی۔ یہی اُن کی زبانوں کی تیزیاں۔ (مشہور روایت ہے ، جیسے اوپر گزر چکا۔)

حَلِّ الثَّاكُمْ تُحْصِهِ ۔ جس بات کو تو بخوبی نہیں جا

Marfat.com

حضنی۔ عقل کو بھی کہتے ہیں۔

رَأَیْتُ النَّبِیَّ صلعم مَالَا اُحْصِی۔ میں نے آنحضرتؐ کو یہ اتنے بار کرتے دیکھا جن کو شمار نہیں کر سکتا۔

اَحْصُوْا شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ۔ شعبان کے دن یاد رکھو، گنتے جاؤ! (رمضان کی آمد) معلوم کرنے کے لئے۔

وَکَیْفَ لَا نُحْصِیْهَا۔ ہم کیونکر اُن کا شمار نہیں کر سکتے (یعنی بخوبی شمار کر سکتے ہیں)۔

باب الحاء مع الضاد

حَضْبٌ۔ اُلٹنا، اٹھانا، لکڑیاں لگانا، روشن کرنا۔

حَضَبٌ۔ جلانے کی لکڑی

حَضَبَتْ امْرَأَةٌ تَحْضِبُ بِقِدْرِهَا۔ ایک عورت اپنی ہانڈی کے نیچے آگ لگا رہی تھی۔

حَضْجٌ۔ زیادتی کرنا، سُلگانا، مارنا۔

فَهَمَّتْ بَغْلَتُهٗ مَا اَرَادَ فَانْحَضَجَتْ (جنگ حنین میں آنحضرتؐ نے مشرکوں پر کنکریاں مارنا چاہیں) آپ جس خچر پر سوار تھے وہ آپ کا ارادہ سمجھ کر (غصے سے) بپھر گیا (عرب لوگ کہتے ہیں کہ

اِنْحَضَجَ۔ یعنی غصے سے اپنے تئیں زمین پر دے مارا۔

اِنْحَضَجَ مِنَ الْغَیْظِ۔ یعنی غصے سے پھٹ گیا۔

لَا اَدَعُهُمَا فَمَنْ شَاءَ اَنْ یَّنْحَضِجَ فَلْیَنْحَضِجْ ابو الدرداءؓ نے کہا، میں تو عصر کے بعد دو نفل رکعتیں پڑھنا نہیں چھوڑوں گا، جس کا جی چاہے کہ غصے سے پھٹ جائے وہ پھٹ جائے۔

حَضْجَرَةٌ۔ بھرنا۔

حَضَاجِرُ۔ بجو کا نام ہے۔

حُضْجُوْرٌ۔ موٹا۔

حِضْجَرٌ۔ بڑے پیٹ والا۔

حَضْحَضَةٌ۔ حرکت کی آواز۔

سَمِعْتُ حَضْحَضَةَ الْمَاءِ میں نے پانی کے حرکت کی آواز سنی

حَضَرٌ گھر میں رہنا یہ ضد ہے سفر کی۔

حُضُوْرٌ اور حَضَارَةٌ۔ حاضر رہنا۔

ثُمَّ تَحْضِرُ الْفَرَسُ۔ پھر گھوڑے کی دوڑ کی طرح (عرب لوگ کہتے ہیں:-

اَحْضَرَ الْفَرَسُ

اَقْطَعَ الزُّبَیْرَ حُضْرَ فَرَسِهٖ بِاَرْضِ الْمَدِیْنَةِ آپ نے حضرت زبیرؓ کو اُن کے گھوڑے کی دوڑ کے برابر مدینہ میں زمین بطور مقطعہ دیدی تھی۔

فَانْطَلَقْتُ مُسْرِعًا اَوْ مُحْضِرًا۔ میں تیز چلا یا دوڑتا چلا

لَا یَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔ شہر والا دیہات والے کا مال نہ بیچے (اس کا دلال نہ بنے، بلکہ خود اس کو بیچنے دے۔ بعضوں نے کہا لوگ دیہات سے غلہ وغیرہ لے کر بستی میں آتے تھے، بستی والے کیا کرتے تھے، اُن سے کہتے تھے تم اپنا مال ہمارے پاس چھوڑ جاؤ ہم مہنگا بیچ دیں گے۔ آنحضرتؐ نے اس سے منع فرمایا کیونکہ اس میں بستی والوں کو تکلیف دینا ہے۔ نہایہ میں ہے کہ یہ ممانعت کھانے پینے کی چیزوں میں ہے، لیکن دوسری چیزوں کی ممانعت میں شک ہے۔ بعضوں نے کہا، ممانعت عام ہے ہر قسم کے مال واسباب کو شامل ہے۔)

کُنَّا بِحَاضِرٍ یَمُرُّ بِنَا النَّاسُ۔ ہم پانی کے ایک چشمہ پر تھے لوگ ہمارے اوپر سے گزرا کرتے تھے (جہاں سے پانی پھوٹتا ہے۔ یعنی چشمہ کو "منہل" اور "محضر" کہتے ہیں۔ ان کی جمع "مناہل" اور "محاضر" آتی ہے۔ اور کبھی حاضرہ کے معنی اس جگہ کے آتے ہیں، جہاں لوگ رہتے ہوں۔ یعنی محضور کے معنی میں۔)

وَقَدْ اَحَاطُوْا بِحَاضِرٍ فَعِمٍ۔ انہوں نے ایک قبیلے کو گھیر لیا جو لوگوں سے بھرا ہوا تھا (اس میں کثرت سے لوگ تھے)

هِجْرَةُ الْحَاضِرِ۔ اس مکان سے ہجرت

تَحْضُرُنِیْ مِنَ اللّٰهِ حَاضِرَةٌ۔ اللہ کی طرف سے میرے پاس فرشتوں کی ایک جماعت آتی رہتی ہے۔

فَاِنَّهَا مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ۔ صبح کی نماز میں فرشتے

Marfat.com

شریک اور حاضر رہتے ہیں۔
اِنَّ هٰذِهِ الْحُشُوْشَ مُحْتَضَرَةٌ۔ دیکھو ان پاخانوں میں جن شیطان وغیرہ آتے رہتے ہیں۔
مَا يَحْضُرُ بِكُمْ۔ جو حاضر ہو (یعنی تکلف نہ کرو جو موجود ہو وہ سامنے رکھو)۔
كُنَّا بِحَضْرَةِ مَاءٍ۔ ہم ایک پانی کے قریب تھے۔
وَالسَّبْتُ اَحْضَرُ اِلَّا اَنَّ لَهٗ اَشْطُرًا (آنحضرت نے دنوں کا ذکر کیا فرمایا) ہفتہ کا دن بہت برا ہے مگر اس میں برائی کے ساتھ بھلائی بھی ہے۔
بعضوں نے اَخْضَرُ بہ خائے معجمہ روایت کیا ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں۔
فُلَانٌ حَلَبَ الدَّهْرَ اَشْطُرَهٗ۔ فلاں شخص نے زمانہ کی بھلائیاں برائیاں سب دیکھیں۔
كُفِّنَ فِيْ ثَوْبَيْنِ حَضُوْرِيَّيْنِ۔ آنحضرت کو حضور کے دو کپڑوں میں کفن دیا گیا (حضور ایک بستی ہے یمن میں)۔
حَضِيْرٌ۔ ایک میدان کا نام ہے۔
فَاَحْضَرَ فَاَحْضَرْتُ۔ وہ دوڑنے لگا میں بھی دوڑا۔
فَخَرَجْتُ اُحْضِرُ۔ میں دوڑتا ہوا نکلا۔
حَضَرَتِ الْمَلٰئِكَةُ۔ جمعہ کے دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں (جو مسجد کے دروازے پر آنیوالوں کے نام اور وقت لکھتے جاتے ہیں یہ کراماً کاتبین کے سوا دوسرے فرشتے ہیں ان کا کام یہی ہے کہ جمعہ کی نماز کے لئے آنیوالوں کو لکھا کریں)۔
هُوَ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ یا بکسرہ حا یا بضمہ حا یا بِحَضَرِ الْعَدُوِّ یعنی دشمن کے سامنے۔
اَسْرَعُوْا اِلٰى حَضَائِرِهِمْ۔ جلدی سے اپنے خرمنوں کی طرف چلے (یعنی کھجور کے کھلیان کی طرف)۔
اِسْتَحْضَرَ دَابَّتَهٗ۔ اپنے جانور کو منگوایا یا حاضر کیا۔
اِذَا احْتُضِرَ الْمَرْءُ وُجِّهَ كَمَا يُوَجَّهُ فِي الْقَبْرِ۔ جب آدمی مرنے کے قریب ہو تو اس کا منہ ادھر پھیرا دیں جدھر قبر میں پھیرا
جاتا ہے (یعنی قبلہ کی طرف)۔
كُلُّ شَيْءٍ حَاضِرٌ۔ سب چیز تیار اور موجود ہے (خیال یہ ہے کہ یہ مولد لوگوں کا محاورہ ہے۔ یعنی حاضر کو یہ معنی تیار کرنا)۔
مَحْضَرٌ۔ وہ کاغذ جس پر لوگوں کی گواہیاں لکھی جائیں۔
حَسَنُ الْمُحَاضَرَةِ۔ وہ شخص جو علم مجلس خوب جانتا ہو مجلس کے آداب میں ماہر ہو۔
حُضُوْرٌ۔ حاضر کی جمع۔
حَضِيْرَةٌ۔ وہ مقام جہاں لوگ بات چیت اور دل بہلانے کے لئے جمع ہوا کریں (یعنی کلب) یا وہ میدان جس میں لوگ جمع ہوتے ہیں۔
حَضَرِيٌّ۔ شہری (یہ ضد ہے بَدَوِيٌّ کی یعنی گنوار کی)
حَضْرَمَةٌ۔ بات میں غلطی کرنا، ملانا، خلط ملط کرنا۔
يَسِيْرُ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰى حَضْرَمَوْتَ۔ ایک سوار صنعاء سے حضرموت تک چلا جائے گا (کوئی اس کو نہ چھیڑے گا راستہ میں ایسا امن ہوگا)۔
حَضْرَمَوْتُ۔ بفتحہ میم یا بضمہ میم، ایک شہر کا نام ہے عدن کے پورب کی طرف اور صحیح یہ ہے کہ حضرموت ایک قلعہ ملک ہے جس میں کئی شہر ہیں "دمکلی" اس کا ساحل ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ وہاں اصحاب فیل پر کنکریاں ماری گئی تھیں، وہ مر گئے اس لئے اس کا نام "حضرموت" ہوا۔ بعضوں نے کہا حضرت صالح علیہ السلام پیغمبر نے وہیں انتقال فرمایا اور وفات کے وقت انہوں نے کہا "حَضَرَ الْمَوْتُ" اس وجہ سے اس کا یہی نام مشہور ہوگیا۔
كَانَ يَمْشِيْ فِي الْحَضْرَمِيِّ۔ آپ حضرموت کی جوتی پہن کر چلتے (عرب لوگ کہتے ہیں)۔
فِيْ لِسَانِهٖ حَضْرَمِيَّةٌ۔ اس کی زبان میں لکنت ہے (ہکلاپن)۔
حَضٌّ۔ ترغیب دینا، ابھارنا، برانگیختہ کرنا۔

Marfat.com

تَحْضِيضٌ۔ ابھارنا، رغبت دینا۔

جَاءَتْهُ هَدِيَّةٌ فَلَمْ يَجِدْ لَهَا مَوْضِعًا فَقَالَ ضَعْهُ بِالْحَضِيضِ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدٌ آكُلُ كَمَا يَأْكُلُ الْعَبْدُ۔ آنحضرتؐ کے پاس کچھ (کھانا) تحفہ آیا، آپ نے اس کے رکھنے کے کوئی (میز یا تخت وغیرہ اونچی) جگہ نہ پائی، تو فرمایا نیچے (زمین پر) رکھدے۔ میں تو (اللہ کا) غلام (بندہ) ہوں (غلام کی طرح کھانا کھاتا ہوں (زمین پر بیٹھ کر)۔

حَضِيضٌ۔ پستی (اس کے مقابل اوج ہے)۔

مَا عِنْدَنَا لَهُ حَضْحَضٌ وَلَا بَضْبَضٌ۔ اس کے پاس کوئی نہیں ہے۔

تَسَافَلَتْ حِجَارَتُهُ إِلَى حَضِيضٍ۔ اس پہاڑ کے پتھر دامن میں پڑے (یعنی پہاڑ کے نشیب میں جہاں زمین ہوتی ہے۔)

إِنَّ الْعَدُوَّ بِعُرْعُرَةِ الْجَبَلِ وَنَحْنُ بِالْحَضِيضِ۔ دشمن پہاڑ کی چوٹی پر ہے اور ہم نیچے زمین پر ہیں۔

حُضٌّ اور حِضِّيضَى اور حُضِّيضَى سب کے وہی معنی ہیں جو حَضٌّ کے ہیں۔

فَأَيْنَ الْحِضِّيضَى۔ پھر ابھارنا کہاں گیا؟

لَا بَأْسَ بِالْحُضُضِ۔ رسوت کے استعمال میں کوئی قباحت نہیں۔

كَأَنَّهُ يَطْلُبُ دَوَاءً أَوْ حُضُضًا۔ جیسے وہ دوا کا طالب ہے یا رسوت کا۔

لَا بَأْسَ أَنْ يَكْتَحِلَ الصَّائِمُ بِالْحُضُضِ يَا بِالْحُضَضِ۔ روزہ دار کو رسوت آنکھوں میں لگانا کچھ منع نہیں۔

إِنَّهُ كَانَ يَأْكُلُ عَلَى الْحَضِيضِ وَيَنَامُ عَلَى الْحَضِيضِ۔ آپ زمین ہی پر کھاتے تھے اور زمین ہی پر سوتے تھے۔

حروف تحضیض چار ہیں: ھَلَّا اور اَلَّا اور لَوْلَا اور لَوْمَا۔

مُحَاضَّةٌ۔ ایک دوسرے کو رغبت دلانا۔ تَحَاضُّوْنَ اسی سے ہے۔

حَضْنٌ۔ گود میں لینا، پالنا، انڈے سینا۔

إِنَّهُ خَرَجَ مُحْتَضِنًا أَحَدَ ابْنَيْ ابْنَتِهِ۔ آنحضرتؐ برآمد ہوئے اپنے ایک نواسے کو گود میں لئے ہوئے (امام حسنؓ یا امام حسینؓ کو)۔

حِضْنٌ۔ پہلو کو کہتے ہیں (ہر آدمی میں دو حضن ہوتے ہیں)

أَخْرُجُ بِذِمَّتِكَ لَا أَنْفُذُ حِضْنَيْكَ۔ میں تیری پناہ میں نکلوں گا۔ تیرے پہلو میں نہیں چھوڑنے کا۔

كَأَنَّمَا خُرِجَتْ مِنْ حِضْنَيْ ثَكَنٍ۔ جیسے ثکن پہاڑ کے دونوں پہلوؤں سے پھینکا گیا۔

عَلَيْكُمْ بِالْحِضْنَيْنِ۔ تم لشکر کے دونوں کنارے سنبھالے رہو۔

عَجِبْتُ لِقَوْمٍ طَلَبُوا الْعِلْمَ حَتَّى إِذَا نَالُوا مِنْهُ صَارُوا حُضَّانًا لِأَبْنَاءِ الْمُلُوكِ۔ ان لوگوں پر مجھ کو تعجب ہوتا ہے جو علم کو طلب کرتے تھے، جب علم کو حاصل کیا تو (بجائے اس کے کہ لوگوں کو تعلیم کریں اس پر عمل کریں) بادشاہزادوں کے اتالیق بن گئے (ان کی پرورش کرنے لگے، ان کی صحبت میں رہنے لگے)۔

حُضَّانٌ۔ "حَاضِنٌ" کی جمع ہے۔ یعنی پرورش کرنے والا، کھلانے والا (اسی سے "حَاضِنَةٌ" ہے یعنی کھلائی دایہ)۔

حَضَانَةٌ۔ حُضَّانٌ کا مصدر ہے۔

يُرِيدُونَ أَنْ يَحْضُنُونَا مِنْ هٰذَا الْأَمْرِ۔ یہ انصاری بھائی چاہتے ہیں کہ ہم کو خلافت سے علیحدہ کر دیں (خود خلیفہ بنیں یہ حَضَنْتُ الرَّجُلَ عَنِ الْأَمْرِ سے نکلا ہے۔ یعنی میں نے اس شخص کو کام سے علیحدہ کیا)۔

إِنَّ نُعَيْمًا يُرِيدُ أَنْ يَحْضُنَنِي أَمْرَ ابْنَتِي۔ (نعیم کی بیوی نے آنحضرتؐ سے عرض کیا) نعیم چاہتا ہے کہ میری بیٹی کا عقد (شادی وغیرہ کا) خود کر لے (مجھ سے کوئی رائے وغیرہ نہ لے یہ سنکر آپ نے نعیم سے فرمایا، اس کو علیحدہ مت کر، اس سے مشورہ لے)

لَا تُحْضَنُ زَيْنَبُ عَنْ ذٰلِكَ (عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا) زینب[1] اس سے علیحدہ نہیں رکھی جائے گی (بلکہ اس کی بھی رائے لی جائے گی)

[1] ان کی بیوی کا نام زینب تھا۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

فِیْ اَعْنُزٍ حَضَنِیَّاتٍ - چند بکریوں میں جو حضن کی ہوں۔ (حضن ایک پہاڑ ہے نجد میں وہاں کی بکریاں مشہور ہیں۔ بعضوں نے کہا لال کالی بکریاں مراد ہیں۔ بعضوں نے کہا حضون وہ بکری جس کا ایک تھن دوسرے تھن سے بڑا ہو۔ علی بن محمد حَضَنِیُّ حدیث کا راوی ہے۔ اسی طرح اسحاق حضینی امام رضا کا خادم تھا)۔

باب الحاء مع الطاء

حَطْأٌ - زور لگانا، جماع کرنا۔

فَحَطَأَنِیْ حَطْأَةً - آپ نے مٹھی سے ایک مار لگائی۔

حَطَأَ بِكَ اِذْ تَشَاوَرْتُمَا - جب تم نے مشورہ کیا تو اس نے تمہاری رائے سے تم کو ہٹا دیا۔

حَطْبٌ - لکڑیاں جمع کرنا، چغل خوری کرنا، مدد کرنا، اغوا کرنا۔

اٰمُرُ بِحَطَبٍ فَیُحْطَبُ - میں جلانے کی لکڑیوں کے لئے حکم دوں وہ جمع کی جائیں یا توڑی جائیں۔

تَحْطِیْبٌ اور اِحْتِطَابٌ بھی لکڑیاں جمع کرنا۔

حَمَّالَةُ الْحَطَبِ - چغل خور لگانے بجھانے والی۔

حَاطِبُ اللَّیْلِ - وہ شخص جو اچھی بری سب طرح کی باتیں کرے یا اپنی کتاب میں صحیح اور غلط سب طرح کی روایتیں بھر دے۔

حَاطِبُ بن ابی بلتعہ - مشہور صحابی ہیں۔

حَطَّابٌ - لکڑہارا۔

اَرْضٌ حَطِیْبَةٌ - وہ زمین جہاں لکڑی بہت ہو۔

عَائِذًا بِكَ مِمَّا احْتَطَبْتُ عَلٰی ظَهْرِیْ - میں ان گناہوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو میں نے اپنی پیٹھ پر اکٹھا کئے ہیں یا لادے ہیں۔

حَطَّابَةٌ - وہ لوگ جو لکڑیاں چنتے ہیں۔

حَطٌّ - اوپر سے نیچے اترنا، نرخ گھٹ جانا، کم کر دینا، معاف کر دینا، چھوڑ دینا۔

حِطَّةٌ اور حِطِّیْطٰی اسم مصدر ہے (اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو حکم دیا تھا کہ حِطَّةٌ کہتے ہوئے جاؤ یعنی ہمارے گناہ اتار دے معاف کر دے۔ ان کو سمجھا سو جھا وہ کیا کہنے لگے حِنْطَةٌ فِیْ شَعِیْرَةٍ یعنی گیہوں جو میں)

اَلْحَطِیْطَةُ - وہ رقم جو قرضہ یا قیمت میں سے کم کر دی جائے۔

حُطَّ حَطًّا یا حِطَّ حِطًّا یا حَطْحَطًا سب طرح صحیح ہے یعنی معاف کر دے۔

مَنِ ابْتَلَاهُ اللّٰهُ فِیْ جَسَدِهٖ فَهُوَ لَهٗ حِطَّةٌ - جس شخص کو اللہ جسم کی کسی بیماری میں مبتلا کرے تو وہ اس کے لئے گناہوں کا اتار (کفارہ) ہوگی۔

فَقَالَ بِیَدِهٖ فَحَطَّ وَرَقَهَا - (آنحضرتؐ ایک سوکھے درخت کی ٹہنی کے نیچے بیٹھے) اور ہاتھ سے ایسا کیا کہ اس کے پتے جھاڑ دیئے۔

اِذَا حَطَطْتُمُ الرِّحَالَ فَشُدُّوا السُّرُوْجَ - جب تم کجاوے (اونٹوں پر سے) اتار چکے (حج کر چکے) تو اب زین کسو (جہاد کی تیاری کرو)۔

فَحَطَّتْ اِلَی الشَّابِّ - وہ عورت جوان کی طرف جھکی (اس کو پسند کیا گو وہ مفلس تھا)۔

اِنَّ الصَّلٰوةَ تُسَمّٰی فِی التَّوْرٰىةِ حَطُوْطًا - توراۃ شریف میں نماز کو حطوط فرمایا ہے (یعنی گناہوں کی اتارنے والی)۔

حَطْمٌ - توڑنا۔

اَیْنَ دِرْعُكَ الْحُطَمِیَّةُ - تیری وہ زرہ کہاں گئی جو تلواروں کو توڑ دیتی ہے؟ (ایسی مضبوط ہے کہ تلوار اس پر پڑتی ہے تو ٹوٹ جاتی ہے۔ بعضوں نے کہا حطمیہ سے مراد یہ ہے کہ چوڑی اور بھاری۔ بعضوں نے کہا یہ منسوب ہے حُطَمَہ بن محارب کی طرف جو زرہیں بنایا کرتا تھا۔ یہ آپ نے حضرت علیؓ سے فرمایا، جب انہوں نے کہا میرے پاس تو کچھ نہیں ہے کہ میں شادی کا سامان کروں)

شَرُّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ - برا چرواہا وہ ہے جو اونٹوں پر ظلم کرتا ہے سختی کرتا ہے (چرواہے سے آپ کی مراد بادشاہ اور حاکم ہے اور اونٹوں سے آدمی)

حُطَمَةٌ اور حُطَمٌ - ظالم چرواہا۔

Marfat.com

كَانَتْ قُرَيْشٌ إِذَا رَأَتْهُ فِي حَرْبٍ قَالَتْ إِحْذَرُوا الْحُطَمَ إِحْذَرُوا الْقُطَمَ۔ جب قریش کے لوگ حضرت علی رضہ کو جنگ میں دیکھتے تو کہتے وہ اس ظالم سے بچو، اس کاٹنے والے سے بچو۔ (سبحان اللہ! حضرت علی رضہ کی شجاعت اور سپاہ گری ایسی ہی تھی)۔

قَدْ لَفَّهَا اللَّيْلُ بِسَوَّاقٍ حُطَمٍ۔ رات نے اس کو ایک ظالم ہانکنے والے کے ساتھ ڈھانپ لیا۔

حُطَمَةٌ۔ دوزخ کا ایک طبقہ ہے (بعضوں نے کہا وہ چوتھا طبقہ ہے۔ اس کو حطمۃ اس لئے کہا کہ آگ وہاں بہت جوش پر ہے گویا ایک کو ایک توڑ رہی ہے۔ جیسے دریا میں ایک موج دوسری موج کو توڑ دیتی ہے)۔

رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا۔ میں نے دوزخ کو دیکھا اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو توڑ رہا ہے۔

تَدَافَعُ مِنْ مِنًى قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ۔ منا سے لوٹ جائیں اس سے پہلے کہ لوگوں کا ہجوم ہو، ایک کو ایک ہٹائے اور توڑنے لگے۔

إِذًا يَحْطِمُكُمُ النَّاسُ۔ اس وقت لوگ تم کو پیس ڈالیں گے کچل دیں گے۔

حَطِيمٌ۔ کعبہ کا وہ مقام جو حجر اسود اور دروازے کے درمیان ہے۔ یا حجر اسود اور زمزم کے درمیان۔ یا مقام ابراہیم اور دروازے کے درمیان۔ اور مشہور یہ ہے کہ حطیم اس خالی جگہ کو کہتے ہیں جو میزاب رحمت کے تلے کعبہ سے باہر چھوڑ دی گئی ہے (اس کو حطیم اس لئے کہا کہ توڑ کر وہ جگہ خالی چھوڑ دی گئی۔ بعضوں نے کہا اس لئے کہ جاہلیت کے زمانہ میں لوگ طواف کے کپڑے وہاں ڈال جاتے، وہ پڑے پڑے ریزہ ریزہ ہو جاتے۔ بعضوں نے کہا حطیم اس کو اس لئے کہتے ہیں کہ عرب لوگ جب کسی بات پر قسم کھا کر عہد و پیمان کرتے، تو ایک کوڑا یا جوتی یا کمان اس عہد کی یادگار میں وہاں رکھ دیتے)۔

بَعْدَ مَا حَطَمَهُ النَّاسُ یا بَعْدَ مَا حَطَمْتُمُوهُ۔ لوگوں نے اس کو توڑ ڈالا یعنی بوڑھا کر دیا سامنے گھر کی فکریں اس پر ڈال کر)۔

فَجَعَلَ يَتَحَطَّمُ عَلَيْهِ غَيْظًا۔ وہ لگا غصے سے اس پر جوش اڑانے

كُنَّا نَخْرُجُ سَنَةَ الْحُطَمَةِ۔ ہم قحط کے سال نکلتے۔

قَالَ لِلْعَبَّاسِ احْبِسْ أَبَا سُفْيَانَ عِنْدَ حَطْمِ الْجَبَلِ۔ آنحضرت نے حضرت عباس رض سے فرمایا ابو سفیان کو اس مقام پر کھڑا کرو، جہاں پہاڑ ٹوٹا ہے (اور رستہ تنگ ہو گیا ہے کیونکہ ایسے مقام پر فوج کے لوگوں کا ہجوم ہو گا اور ابو سفیان پر رعب پڑے گا)۔ ایک روایت میں۔

عِنْدَ خَطْمِ الْجَبَلِ ہے جہاں پہاڑ کی سونڈ نکلی ہے۔

ایک روایت میں:

عِنْدَ حَطْمِ الْخَيْلِ ہے۔ یعنی جہاں پر سواروں کا ہجوم ہو ایک کو ایک روند رہا ہو۔

حُطَامُ الدُّنْيَا۔ دنیا کا مال و اسباب۔

حُطَامٌ۔ سوکھی چیز کو بھی کہتے ہیں جو ریزہ ریزہ ہو جائے۔

حَطَّامٌ۔ شیر جیسے حَطُومٌ ہے

حَاطُومٌ۔ قحط کا سال۔

إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتَّى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ۔ آنحضرت جب دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے تو پھر ان کو نہ توڑتے یہاں تک کہ ان کو منہ پر پھیر لیتے (گویا جو برکت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہاتھ پر اتری، اس کو پہلے منہ پر پھیرا، کیونکہ وہ سب اعضاء سے اشرف ہے)۔

لَا أُسْهِمُ لِلْحَطِيمِ۔ اس گھوڑے کو حصہ نہیں ملے گا، جو بوڑھا ہو کر بالکل ٹوٹ گیا ہو۔

حَطْوٌ۔ زور سے ہلانا۔

أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَفَايَ فَحَطَانِي حَطْوَةً۔ آنحضرت نے میری قفا (پشت گردن) تھامی اور اس کو ایک جھونکا دیا (زور سے ہلایا) بعضوں نے حَطَأَنِي حَطْأَةً روایت کیا ہے۔ اس کے معنی اوپر بیان ہو چکے ہیں۔

Marfat.com

باب الحاء مع الظاء

حظر۔ منع کرنا، روکنا۔

لَا یَلِجُ حَظِیْرَۃَ الْقُدُسِ مُدْمِنُ خَمْرٍ۔ جو شخص ہمیشہ شراب پیتا ہو وہ بہشت میں نہیں جا سکتا (خطیرۃ القدس سے مراد بہشت ہے۔ اصل میں خطیرہ اس احاطہ کو کہتے ہیں جس میں بکریوں کا منڈہ اونٹ وغیرہ رکھے جاتے ہیں، اُن کو ہوا اور سردی سے بچانے کے لئے)

لَا حِمٰی فِی الْاَرَاکِ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ اَرَاکَۃٌ فِیْ حِظَارِیْ۔ پیلو کے درخت محفوظ نہیں ہو سکتے۔ ایک شخص نے کہا یہ درخت میری زمین میں ہے (یعنی جس کو میں نے آباد کیا ہے، مطلب یہ ہے کہ گو زمین تو نے آباد کی ہے اس وجہ سے تو اس کا مالک ہو گیا مگر جو درخت پیلو کے اُس میں پہلے سے موجود تھے، ان کا تو مالک نہیں ہو سکتا، کیونکہ وہ جانوروں کے عام چراگاہ تھے)۔

لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِیْدٍ مِّنَ النَّارِ۔ (ایک عورت نے آنحضرت سے عرض کیا یا رسول اللہ میرے لئے دعا فرمایئے میں اپنے تین بچے دفن کر چکی ہوں، ارشاد ہوا) تو نے تو دوزخ سے مضبوط آڑ کر لی (اب دوزخ کی آگ تجھ تک نہیں پہنچ سکتی)۔

یَشْتَرِطُ صَاحِبُ الْاَرْضِ عَلَی الْمُسَاقِیْ سَدَّ الْحِظَارِ۔ زمین کا مالک مساقاۃ کرنے والے پر یہ شرط لگا سکتا ہے کہ باغ کی دیوار بند رکھے یا باڑ لگائے (حظار اُس باڑ کو کہتے ہیں جو باغ کے گرد لگائی جاتی ہے)۔

لَا یُحْظَرُ عَلَیْکُمُ النَّبَاتُ۔ تم پر روک نہیں ہو سکتی جہاں چاہو وہاں کھیتی کرو۔

وَمَا کَانَ عَطَاءُ رَبِّکَ مَحْظُوْرًا۔ پروردگار کی دین رُک نہیں سکتی۔

مَحْظُوْرٌ۔ حرام کو کہتے ہیں۔

حَظَرْتُ الشَّیْءَ۔ میں نے اس کو حرام کر دیا۔

کِتَابُ الْحَظْرِ وَالْاِبَاحَۃِ۔ اِس کتاب میں حرام و حلال کا بیان ہے۔

کَانَ یَجْعَلُہٗ فِیْ حَظِیْرَۃٍ مِّنْ قَصَبٍ یَحْبِسُہٗ فِیْھَا (جو شخص ایلا کرتا پھر طلاق نہ دیتا (بیچاری عورت کو تکلیف دینے کے لئے) تو حضرت علی رض اس کو بینٹھوں کے ایک احاطہ میں قید کر دیتے)

اَلثَّابِتُ عَلٰی سُنَّتِیْ مَعِیْ فِیْ حَظِیْرَۃِ الْقُدُسِ۔ جو شخص میری سنت پر قائم رہے (تکلیفوں پر صبر کرے) وہ میرے ساتھ بہشت میں ہوگا۔

حَظِیْرَۃُ الْمَحَارِیْبِ۔ بیت المقدس۔

فَقَدْ اَحْظَرَ عَلٰی نَفْسِہِ الرِّزْقَ۔ اس نے اپنے اوپر روزی بند کر دی۔

اَنْ یُحْظَرَ لَھَا حِظَارٌ۔ اُس کے لئے ایک باڑ بنائی جائے۔

حَظًّا۔ نصیبہ۔ بخت۔ قسمت۔ مزہ اٹھانا۔ سرور اور خوشی۔

مِنْ حَظِّ الرَّجُلِ نَفَاقُ اَیِّمِہٖ وَمَوْضِعُ حَقِّہٖ۔ آدمی کی خوش قسمتی یہ ہے کہ اس کے خاندان کی بے شوہر عورت سے نکاح کرنے کی لوگ رغبت کریں اور اس کا روپیہ جس کے ذمہ آتا ہو اس کے لئے مکر جانے کا موقع نہ ہو (یعنی کامل دستاویز یا ثبوت رکھتا ہو)۔

مَنْ اَتَی الْمَسْجِدَ لِشَیْءٍ فَھُوَ حَظُّہٗ۔ جو شخص مسجد میں جس غرض سے آئے وہی اس کا حصہ ہے (یعنی اگر عبادت کی نیت سے آئے تو ثواب پائے گا۔ اگر دنیوی غرض سے آئے تو ثواب نہیں مل سکتا)

فَذٰلِکَ حَظُّہٗ۔ اگر جمعہ کی نماز کے لئے آئے اور لغو کام کرے مثلاً لوگوں کی گردنیں پھاندے، اُن کو ایذا دے) تو اس کا حصہ یہی ہے۔

لِتَکُوْنَ حَظَّہٗ مِنَ النَّارِ۔ ہر آدمی کے لئے جو دوزخ میں جانا لکھا ہے تو بخار اس کا بدل ہو جائے گا (بخار گویا دوزخ کی آگ کا بدل ہو جائے گا)۔

مَنْ اَرَادَ بِالْعِلْمِ الدُّنْیَا فَھُوَ حَظُّہٗ۔ جو شخص دین کا علم حاصل کرے، اُس سے دنیا کمانا چاہے تو اس کا نصیب وہی ہوگا (آخرت میں اجر نہیں ملے گا)

Marfat.com

مَنْ اَنْشَدَ شِعْرًا یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَھِیَ حَظُّہٗ۔ جو شخص جمعہ کے دن شعر شاعری کرے تو اس کا حصہ وہی ہوگا (یعنی اس کو ثواب نہ ملے گا)

اِحْتِظَاظٌ۔ بمعنی مزہ اٹھانے کے (عربی زبان میں مستعمل نہیں ہے، عوام میں مشہور ہے۔ البتہ مَحْظُوْظٌ اور حَظِیْظٌ مستعمل ہے بمعنی صاحب نصیب اور متمول۔)

حُظُوْۃٌ۔ مزہ اٹھانا۔

اِحْظَاءٌ۔ مزہ دینا، احسان کرنا۔

اِحْتِظَاءٌ۔ مزہ اٹھانا۔

حُظْوَۃٌ اور حُظْوَۃٌ اور حُظَیَّۃٌ۔ چھوٹا تیر بے پیکان جس سے بچے کھیلتے ہیں۔

فَحَظَانِیْ بِھَا حُظْیَاتٍ ذَوَاتِ عَدَدٍ (ظلمہ نے جوتی لی اس سے مجھ کو چند بار مارا (ایک روایت میں طاتے حملہ سے ہے عرب لوگ کہتے ہیں۔

حَظَاہُ بِالْحُظْوَۃِ جیسے عَصَاہُ بِالْعَصَا اس کو لکڑی سے مارا

فَاَیُّ نِسَاءٍ ہٖ کَانَ اَحْظٰی مِنِّیْ۔ (آنحضرت نے شوال میں مجھ سے نکاح کیا اور شوال ہی میں مجھ سے صحبت کی) پھر آپ کی کونسی بیوی مجھ سے زیادہ صاحب نصیب تھی (تو ان جاہلوں کا خیال باطل ہوا جو کہتے ہیں کہ شوال میں اگر نکاح کیا جائے تو عورت و مرد میں محبت نہیں ہوتی)۔

وَمَا یُقَرِّبُ مِنْکَ وَیُحْظِیْ عِنْدَکَ (یا اللہ میں تجھ سے وہ چیز مانگتا ہوں جو مجھ کو تیرے نزدیک کرے (اس کی وجہ سے مجھ کو تیرا قرب حاصل ہو) اور میری مراد پوری کرے یا مجھ کو مراد

باب الحاء مع الفاء

حَفْدٌ۔ پھرتی سے کام کرنا، جلدی کرنا، خدمت کرنا۔

حَافِدٌ۔ خدمت گار۔ اس کی جمع حَفَدَۃٌ خدمت گاران۔

حَفِیْدٌ۔ نواسا، پوتا۔

مَحْفُوْدٌ مَحْشُوْدٌ لَا عَابِسٌ وَّلَا مُفَنَّدٌ۔ آنحضرت مخدوم تھے (لوگ آپ کے فرمان کی فوراً تعمیل کرتے) اور مرجع خلائق (آپ کے پاس لوگ جمع ہوتے) نہ آپ ترش رُو تھے نہ بے فائدہ بک بک کرنے والے۔

وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ۔ ہم تیری ہی طرف دوڑتے ہیں اور تیری ہی خدمت کے لئے لپکتے ہیں۔

اَخْشٰی حَفَدَتَہٗ (حضرت عمرؓ نے کہا! حضرت عثمان رضؓ بے شک خلافت کے لائق ہیں مگر) میں اُن کی کنبہ پروری سے ڈرتا ہوں (وہ اپنے عزیز و اقارب کی بہت پاس داری اور حمایت کرتے ہیں)۔

یَحْفِدُوْنَ فِیْ مَصَابِّ الْحُمُرِ۔ وہ تمہاری بہتریوں کے لئے کوشش کرتے ہیں۔

تُقْتَلُ حَفَدَتِیْ بِاَرْضِ خُرَاسَانَ۔ میرے نواسے خراسان کے ملک میں مارے جائیں گے (مراد امام رضا علیہ السلام ہیں)۔

حَفْرٌ۔ دودھ کے دانت گرنا، کھودنا، انتہا تک جانا، دُبلا کرنا، جماع کرنا، دانت خراب ہو جانا، اُن میں کیڑا لگ جانا۔ جیسے حَفَرٌ ہے۔

وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ بَعْدَ اٰمِیْنَ عِنْدَ الْحَافِرِ ثُمَّ لَا تَعُوْدُ اِلَیْہِ اَبَدًا۔ (میں نے آنحضرتؐ سے پوچھا، توبہ نصوح کیا ہے؟ آپ نے فرمایا گناہ پر شرمندہ ہونا، گناہ ہوتے ہی اور شرمندگی کے ساتھ فوراً اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہنا، پھر وہ گناہ کبھی نہ کرنا۔ (عرب لوگ "عند الحافر" یا "عند الحافرۃ" کو فوراً کے معنی میں استعمال کرتے ہیں۔ کیونکہ "حافر" گھوڑے کو کہتے ہیں اور گھوڑا ان کے نزدیک سب مالوں میں نفیس ہے۔ وہ ہمیشہ نقد بیچا جاتا ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں:

اَلنَّقْدُ عِنْدَ الْحَافِرِ۔ یعنی گھوڑے کے پاس نقد روپیہ موجود ہے۔)

اِنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ لَا یُتْرَکُ عَلٰی حَالِہٖ حَتّٰی یُرَدَّ اِلٰی حَافِرَتِہٖ۔ یہ کام اپنی حالت پر چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ اپنی پہلی بنا پر آ جائے۔

Marfat.com

أَمُؤَاخَذُوْنَ بِهَا عِنْدَ الْحَافِرِ. کیا فوراً ان کاموں پر ہم سے مواخذہ ہوگا؟

حَفَرُ أَبِي مُوْسٰى. ابو موسیٰ کے کنویں (جو انھوں نے بصرہ سے مکہ تک کھدوائے تھے)۔

حُفَرٌ. ایک مقام کا نام ہے ذوالحلیفہ اور ملل کے درمیان

حَفِيْرٌ. قبر۔

حَفِيْرٌ. ایک نہر کا نام ہے اُردن میں۔ وہاں نعمان بن بشیر اُترے تھے۔

حَفَّارٌ. گورکن۔

مِحْفَرٌ اور مِحْفَارٌ اور مِحْفَرَةٌ. کدال یا بیل یا پھاؤڑا (متنبی شاعر کہتا ہے:

اَلشِّعْرُ مَيْدَانٌ وَالشُّعَرَاءُ فُرْسَانٌ فَرُبَّمَا اتَّفَقَ
تَوَارُدُ الْخَوَاطِرِ كَمَا قَدْ يَقَعُ الْحَافِرُ عَلَى الْحَافِرِ.

یعنی شعر ایک میدان ہے اور شاعر لوگ گھوڑے کے سوار ہیں کبھی ایسا ہوتا ہے ایک ہی شعر دو شاعروں کے دل میں آجاتا ہے، جیسے کبھی ایک گھوڑے کی سُم وہیں پڑتی ہے جہاں دوسرے گھوڑے کی سُم پڑ چکی ہے)۔

تُؤَدِّيْكَ إِلٰى حُفْرَتِكَ. وہ تجھ کو تیرے گڑھے (قبر) تک پہنچا دے گی۔

اَلرِّهَانُ فِي الْحَافِرِ. گھوڑے میں شرط کرنا درست ہے (اسی طرح ہر سُم والے جانور مثلاً گدھے خچر وغیرہ میں)۔

لَا سَبَقَ إِلَّا فِي نَصْلٍ أَوْ خُفٍّ أَوْ حَافِرٍ. آگے بڑھنے کی شرط کرنا درست نہیں، مگر تیر یا اونٹ یا گھوڑے میں۔

حَفْزٌ. ہلانا، برانگیختہ کرنا، پیچھے سے ڈھکیلنا، جماع کرنا، مارنا گھیرا دینا، جلدی میں ڈالنا۔

مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ حَفْزُ الْمَوْتِ. قیامت کی ایک نشانی ناگہانی موت بھی ہے (بہت لوگ مرگِ مفاجات میں مبتلا ہوں گے)۔

وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ. اُن کی سانس پھول گئی (جلدی جلدی چلنے لگی چونکہ وہ رکوع کی حالت میں دوڑتے ہوئے صف میں آکر مل گئے)

اِحْتَفَزَ لِأَمْرٍ. ایک کام کے لئے کمر کسی تیار ہوا۔

وَهُوَ مُحْتَفِزٌ. آپ جلدی کی حالت میں بیٹھے تھے (یعنی اکڑوں نہ اطمینان سے)۔

وَفِيْ فَخِذَيْهِ جَنَاحَانِ يَحْفِزُ بِهِمَا رِجْلَيْهِ. براق کی دونوں رانوں میں دو پنکھ تھے اُن کی وجہ سے وہ اپنے پاؤں جلد جلد چلاتا تھا۔

فَجَعَلَ يَقْسِمُهُ وَهُوَ مُحْتَفِزٌ. آپ کھجور تقسیم کرنے لگے اور جلدی کی حالت میں بیٹھے ہوئے تھے (مستعجل اور مستوفز اور محتفز سب کے ایک معنی ہیں۔ یعنی اکڑوں بیٹھے تھے، جلدی اُٹھنا چاہتے تھے)۔

ذُكِرَ عِنْدَهُ الْقَدَرُ فَاحْتَفَزَ. ابن عباسؓ کے سامنے تقدیر کا ذکر آیا تو وہ گھبرا گئے (رنجیدہ ہوئے بعضوں نے یہ معنی کئے ہیں کہ وہ اپنی سُرین پر بیٹھ گئے، جیسے اُٹھنا چاہتے تھے)۔

إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ فَلْتَحْتَفِزْ إِذَا جَلَسَتْ وَإِذَا سَجَدَتْ وَلَا تُخَوِّيْ كَمَا يُخَوِّي الرَّجُلُ. عورت جب نماز پڑھے تو جلسہ اور سجدہ میں سمٹ کر رہے اور مرد کی طرح نہ پھیلائے (یعنی جیسے مرد سجدے میں اپنا پیٹ رانوں سے علیحدہ رکھتا ہے اور بازو پہلو سے جدا رکھتا ہے)۔

كَانَ يُوَسِّعُ لِمَنْ أَتَاهُ فَإِذَا لَمْ يَجِدْ مُتَّسَعًا تَحَفَّزَ لَهُ تَحَفُّزًا. احنف کیا کرتے تھے کہ جو کوئی ان کے پاس آتا اُس کے لئے جگہ کشادہ کرتے۔ اگر کشادگی کا موقع نہ ہوتا تو خود سمٹ جاتے تاکہ وہ فراغت سے بیٹھ جائے۔

فَاحْتَفَزْتُ. میں سمٹ گیا (چھوٹا ہو کر جھری میں سے گھس گیا)۔

لَا تَلَثَّمْ وَلَا تَحْتَفِزْ. نماز میں مُنہ پر گھونگھٹ مت ڈال اور نہ اعضا کو سمیٹ (یہ حکم مرد کے واسطے ہے اور عورت کے لئے اس کے خلاف حکم ہے)۔

Marfat.com

فَهِیَ تَحْتَفِزُ بِالْغِنَاءِ سُكَّانَهَا۔ وہ مال دار بناکر اپنے
...نے والوں کو ہانک رہی ہے (یعنی دنیا)
...حَفْشٌ۔ بہنا، دوڑنا، ہاتھوں کو زمین پر مارنا، جمع ہونا،
...یلنا، نکالنا، ہانکنا۔
هَلَّا قَعَدَ فِي حِفْشِ أُمِّهِ۔ اپنی میا کے قطی (چھوٹا صندوق
...) کیوں نہ بیٹھ رہا (پھر دیکھتے کوئی اس کو تحفہ بھیجتا ہے یا نہیں،
...ان حفش سے مراد اس کا چھوٹا گھر ہے۔ یہ آپ نے ابن لتبیہ
...فرمایا جو زکوٰۃ کا تحصیلدار تھا، جب لوٹ کر آیا تو بعضی چیزوں
...نسبت کہنے لگا یہ مجھ کو تحفے کے طور پر ملی ہیں)۔
دَخَلَتْ حِفْشًا۔ (جاہلیت کے زمانے میں عورت جب حائضہ
...ہوتی تو) ایک چھوٹی کوٹھری میں چلی جاتی (اور برے سے برے اپنے
...کپڑے پہن لیتی)۔
...حَفْظٌ۔ بہرہ دینا، نگہبانی کرنا، یاد کرلینا۔
إِحْفَاظٌ۔ غصہ دلانا۔
إِحْتِفَاظٌ۔ غصہ ہونا۔
أَرَدْتُ أَنْ أُحْفِظَ النَّاسَ۔ میں نے یہ چاہا کہ لوگوں کو
...غصہ دلاؤں۔
فَبَدَرَتْ مِنِّي كَلِمَةٌ أَحْفَظَتْهُ۔ میری زبان سے
...ایک کلمہ جلدی میں ایسا نکلا کہ ان کو غصہ آگیا۔
فَلَمَّا أَحْفَظَ الْأَنْصَارِيَّ۔ جب انصاری شخص کو غصہ
...دلایا (بعضوں نے کہا وہ زہری کا کلام ہے)
لَا يَحْفَظُهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ جو کوئی ان ناموں
...کو یاد کرلے وہ بہشت میں جائے گا (اس کی شرح "احصاہا" میں
...گزر چکی ہے)۔
حَفِظْتُهُ كَمَا أَنَّكَ هَهُنَا۔ میں نے اس کو ایسا یاد رکھا،
...جیسے یہ بات کہ تو اس جگہ موجود ہے (یعنی محسوس امر کی طرح مجھ کو
...اس کا یقین ہے)۔
ذَكَرَ أَشْيَاءَ حَفِظْتُهَا أَوْ لَا أَحْفَظُهَا۔ آپ نے کئی
...باتیں بیان کیں (اس میں سے) کچھ مجھ کو یاد رہیں کچھ یاد نہیں رہیں

(بعضوں نے کہا یہ شک ہے۔ یعنی میں نہیں جانتا کہ مجھ کو یاد رہیں یا نہیں یاد رہیں۔)
أَوْ تَحَفَّظْتَهُ مِنْ إِنْسَانٍ۔ (یہ علی بن مدینی راوی کا شک ہے۔ یعنی سفیان بن عیینہ سے پوچھا گیا، تم نے جب یہ حدیث عمرو سے سنی) تو اس سے پہلے تم نے یہ حدیث اور کسی سے یاد کی تھی؟
مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا۔ جو شخص میری امت کو چالیس حدیثیں یاد کرکے پہنچا دے (یہ حدیث ضعیف ہے، مگر فضائل اعمال میں ایسی حدیثوں کو قبول کیا ہے۔ بعضوں نے کہا کہ چالیس حدیثوں کو یاد کرنے سے یہ مطلب ہے کہ مع اسناد اور مع معرفت رواۃ اور معرفت صحت و ضعف ان کو یاد کرلے۔ دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ نے اس کو علم کی مد فرمایا)۔
كَانَ فِي حِفْظٍ مِنَ اللّٰهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ خِرْقَةٌ۔ وہ اللہ کی حفاظت میں رہے گا جب تک ایک چیتھڑا بھی اس کپڑے کا اس کے تن پر رہے گا۔
مَنْ حَفِظَهَا یا مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا۔ جو شخص نمازوں کی محافظت کرے (یعنی ان کو بھلائے نہیں اور جملہ شرائط اور آداب کے ساتھ اپنے وقت پر ادا کرے)۔
فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ۔ تو میری جان کو بھی اسی طرح محفوظ رکھ، جیسے اپنے نیک بندوں کو محفوظ رکھتا ہے۔
إِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ۔ تو اللہ کے حکموں کا خیال رکھ (فرائض کو بجالا اور حرام کاموں سے بچا رہ۔) اللہ کو اپنے سامنے پائے گا (یعنی وہ تجھ کو دنیا اور آخرت دونوں کی آفتوں سے محفوظ رکھے گا)۔
اَللّٰهُمَّ احْفَظْهُ فِي وَلَدِهِ وَاجْعَلِ الْخِلَافَةَ بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ۔ یا اللہ! عباس کی اولاد کو محفوظ رکھ اور ان کی نسل میں خلافت باقی رکھ۔
وَلَقَدْ عَلِمَ الْمَحْفُوظُونَ۔ جن لوگوں کو اللہ نے تحریف سے بچائے رکھا، انھوں نے جان لیا۔

Marfat.com

يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ۔ وہ فرشتے اللہ کے حکم سے اس کو بچاتے رہتے ہیں۔

لَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوْءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ۔ وضو پر وہی محافظت کرتا ہے (ہر وقت باوضو رہتا ہے)۔ جو مومن ہو۔

اِحْتَفِظُوْا بِكُتُبِكُمْ۔ اپنی کتابوں کو محفوظ رکھو۔

اِنْ اَسْعَدَ الْقَلْبُ بِالرِّضَاءِ نَسِيَ التَّحَفُّظَ جب آدمی قضائے الٰہی سے راضی ہو جاتا ہے تو پھر احتیاط اور بچاؤ کسی چھوڑ دیتا ہے بھول جاتا ہے۔

مِنْ دَعَائِمِ النِّفَاقِ الْحَفِيْظَةُ۔ نفاق کے ستونوں میں ایک غصہ بھی ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْمُسْتَحْفِظِيْنَ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ يَا عَلَى الْمُسْتَحْفَظِيْنَ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ یا اللہ! آلِ محمدؐ میں جو امانت کے محفوظ رکھنے والے ہیں یا جن کو تو محفوظ رکھے (برائیوں سے) ان پر اپنی رحمت اتار (مجمع البحرین میں ہے کہ مراد ائمہ اہلبیتؑ ہیں کیونکہ انھوں نے دین اور شریعت کو محفوظ رکھا)۔

حَفٌّ۔ سوکھ جانا، بالوں کا بے روغن ہونا، گھوڑے کے دوڑنے کی آواز، مونڈنا، گرد آنا، گھیر لینا۔

فَيَحُفُّوْنَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ۔ وہ فرشتے اپنے پنکھوں سے ان کو گھیر لیتے ہیں (ان کے گرد جمع ہو جاتے ہیں)

مَنْ حَفَّنَا اَوْ رَفَّنَا فَلْيَقْتَصِدْ۔ جو شخص ہماری تعریف کرنا چاہے یا ہم سے محبت رکھے تو بیچ کی چال چلے (میانہ روی اختیار کرے، افراط و تفریط اور غلو و مبالغہ سے بچے (عرب لوگ کہتے ہیں کہ

مَا لَهٗ حَافٌّ وَلَا رَافٌّ۔

اور کہتے ہیں کہ:

ذَهَبَ مَنْ كَانَ يَحُفُّهٗ وَيَرُفُّهٗ۔ اب اس کا کوئی سراہنے والا، بیچ کرنے والا نہیں رہا)

اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ۔ ان کو فرشتے گھیر لیتے ہیں

ظَلَّلَ اللّٰهُ مَكَانَ الْبَيْتِ غَمَامَةً فَكَانَتْ حِفَافَ الْبَيْتِ۔ اللہ تعالیٰ نے خانۂ کعبہ جہاں تھا، وہاں پر ابر کا سایہ کر دیا۔ وہ کعبہ کے گرداگرد ہو گیا (محیط میں ہے کہ حفاف بکسرۂ حا مصدر ہے اور بمعنی جانب بھی آتا ہے)۔

حِفَافَا الْجَبَلِ۔ پہاڑ کے دونوں کنارے۔

كَانَ اَصْلَعَ لَهٗ حِفَافٌ۔ حضرت عمرؓ کے سر کے بال گر گئے تھے، بیچ میں سے سر کھلا تھا، گرداگرد بال تھے۔

لَمْ يَشْبَعْ مِنْ طَعَامٍ اِلَّا عَلٰى حَفَفٍ۔ آنحضرتؐ نے کھانا سیر ہو کر نہیں کھایا ہمیشہ تنگی ہی میں عمر گزاری۔ (بعضوں نے کہا حفف یہ ہے کہ کھانے والوں کے موافق کھانا ہو اور ضفف یہ ہے کہ کھانے والے بہت ہوں کھانا تھوڑا ہو)۔

هُوَ حَافُّ الْمَطْعَمِ (عراق کے لوگوں نے حضرت عمرؓ سے کہا، آپ بوڑھے ہو گئے ہیں اور اب تک) خشک غذا کھاتے ہیں (آپ کی طاقت کیسے قائم رہے گی؟)۔

كَيْفَ وَجَدْتَ اَبَا عُبَيْدَةَ قَالَ رَاَيْتُ حُفُوْفًا۔ تم نے ابو عبیدہ بن جراح کو کس حال میں دیکھا؟ انھوں نے کہا تنگی اور ضیق میں (باوجودیکہ فوج عظیم کے سردار تھے اور ایک بڑے ملک کے حاکم تھے، مگر گزران اس طرح کرتے تھے جیسے بہت غریب لوگ کرتے ہیں، مسلمانوں کا ابتدا سے یہی وتیرہ رہا انھوں نے سادی غذاؤں پر قناعت کی، موٹا جھوٹا لباس پہن لیا اس وجہ سے اپنے دشمنوں پر غالب آئے جو عیش و نشاط میں معروف رہتے تھے، پھر جب مسلمانوں نے اپنے بزرگوں کی روش چھوڑ عیش و نشاط اور تکلفات میں معروف ہوئے تو دشمنوں نے ان سے سب کچھ چھین لیا۔ جو ان کے بزرگوں نے خون بہا کر کما

حَفَّتْ بَعْضُهُمْ۔ بعضوں نے گھیر لیا (ایک روایت میں حَضَّ ہے یعنی برانگیختہ کیا۔ ایک میں حَطَّ ہے یعنی ایک دوسرے کو گھٹایا، اترنے کے لئے اشارہ کیا۔)

حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ۔ بہشت تو ان باتوں سے گھری ہوئی ہے جو نفس کو ناگوار ہیں۔ زحمت اور مشقت، عبادت اور جہاد کی تکالیف وغیرہ، جب یہ باتیں اختیار کرو، نفس

Marfat.com

واہشات اور اس کی تمناؤں کو ختم کرو تب کہیں بہشت تک رسائی ہوگی۔ ایک روایت میں حُجِبَتْ ہے)۔

حُفَّتِ الدُّنْیَا بِالشَّھَوَاتِ یا حُفَّتِ النَّارُ بِالشَّھَوَاتِ

یا دوزخ شہوتوں (خواہشوں) سے گھری ہوئی ہے۔ (جب واہش پرستی کرتے رہوگے تو دوزخ تک رسائی ہوگی)۔

حَفِیْفٌ۔ درخت کے پتے ہلنے یا گھوڑے کے دوڑنے کی آوا

مَحِفَّۃٌ۔ محافہ ہودہ

حَفْلٌ۔ جمع ہونا، بہت ہونا، بھر کر ہونا۔

حُفُوْلٌ اور حَفِیْلٌ بھی حَفْلٌ کے مترادف ہیں۔

مَنِ اشْتَرٰی مُحَفَّلَۃً وَرَدَّھَا فَلْیَرُدَّ مَعَھَا صَاعًا۔

شخص ایسا جانور خریدے جس کے تھنوں میں دودھ بھر دیا گیا ہو (یا نو مالک نے اس کو کئی روز سے نہ دوہا ہو اس خیال سے کہ دودھ بہت سا جمع ہو جائے اور خریدار دھوکا کھائے اُس کو بہت دودھ بھر کر گراں قیمت پر خرید لے) اور اس کو پھیر دے (جب یدار کو معلوم ہو کر بائع نے اس کو چکمہ دیا) تو ایسا کرے وہ ور واپس کر دے، اس کے ساتھ ایک صاع (غلّہ یا کھجور بھی ے (تاکہ بائع کے دودھ کی قیمت ادا ہو جائے)۔

اَلنَّھْیُ لِلْبَائِعِ اَنْ لَّا یُحَفِّلَ الْاِبِلَ وَکُلَّ مُحَفَّلَۃٍ

کو اس کی ممانعت کہ اونٹنی کے تھنوں میں دودھ جمع کرے یا اور کسی جانور تھنوں میں (جیسے بکری، گائے، بھینس وغیرہ) جس کا دودھ جمع کیا گیا ہو۔

لِلّٰہِ اُمٌّ حَفَلَتْ لَہٗ وَدَرَّتْ عَلَیْہِ۔ بڑی شان والی ہے وہ جس نے عمر کے لئے دودھ اپنی چھاتی میں بھرا پھر اُن کو پلایا (یہ حضرت دو نے حضرت عمرؓ کی تعریف کی)۔

ھِیَ حَافِلٌ۔ وہ بہت دودھ والی ہے۔

حُفَّلًا بِطَانًا۔ دودھ بھری ہوئیں پیٹ پھولی ہوئیں۔

وَدَفَقَتْ فِیْ مَحَافِلِھَا۔ اور جمع ہونے کی جگہوں میں بہ گئی۔

مَحَافِلُ جمع ہے مَحْفِلٌ کی۔ یعنی مجمع۔ اسی طرح،

مُحْتَفَلٌ۔ جمع ہونے کا مقام۔

تَبْقٰی حُفَالَۃٌ کَحُفَالَۃِ التَّمْرِ (قیامت کے قریب اچھے اچھے لوگ گزر جائیں گے) اور کچرا (کوڑا) رہ جائے گا جیسے کھجور کا کچرا رہ جاتا ہے (یعنی بُرے لوگ رہ جائیں گے)۔

لَا یَحْتَوِیْہِ مُحْتَفِلٌ۔ اُس کو اچھا مستعد آدمی بھی نہیں گھیر سکتا۔

اِحْتَفَلَ۔ مبالغہ کیا، اچھی طرح کیا۔

اَمْوَاطِنُ الْحَفِلَۃُ۔ لوگوں سے بھرے ہوئے مقامات (ایک روایت میں حَفِیْلَۃٌ ہے، معنی وہی ہیں)

اَلْعَرُوْسُ تَکْتَحِلُ وَتَحْتَفِلُ۔ دلہن سرمہ لگائے اور اپنے آپ کو آراستہ اور تیار کرے۔

نَھٰی عَنِ التَّصْرِیَۃِ وَالتَّحْفِیْلِ۔ (دونوں کے ایک معنی ہیں) یعنی جانور کے تھن میں دودھ جمع کرنے سے آپ نے منع فرمایا (کیونکہ یہ دھوکا دینا ہے)۔

مُصَرَّاۃٌ بمعنی مُحَفَّلَۃٌ۔

حَفْنٌ۔ دونوں ہتیلیاں بھر کر لینا۔

حَفْنَۃٌ ایک لپ دونوں ہتیلیاں بھر کر۔

اِنَّمَا نَحْنُ حَفْنَۃٌ مِّنْ حَفَنَاتِ اللّٰہِ۔ ہم لوگ اللہ تعالیٰ کے لپوں میں سے ایک لپ ہیں (یعنی باوجودیکہ دنیا میں کروڑوں آدمی ہیں مگر پروردگار کی عظمت کے سامنے کچھ حقیقت نہیں رکھتے اُس کے ایک لپ ہیں۔ دوسری روایت میں حَثْیَۃٌ مِّنْ حَثَیَاتِ رَبِّنَا ہے اس کے معنی اوپر گزر چکے ہیں۔ اہل حدیث نے اس قسم کی احادیث میں تاویل نہیں کی، بلکہ اُن کو اپنے ظاہر پر رکھا ہے بغیر تشبیہ اور تکییف کے اور یہی مذہب راجح ہے)

اَھْدٰی اِلَیْہِ مَارِیَۃَ مِنْ حَفْنٍ۔ مقوقس (اسکندریہ کے بادشاہ) نے ماریہ قبطیہ کو حفن سے لے کر آنحضرتؐ کے پاس بطور تحفہ کے بھیجا (حفن ایک بستی کا نام ہے ملک مصر میں)۔

حُفْنَۃٌ بہ ضمہ حا، بمعنی حَفْنَۃٌ ہے بعضوں نے کہا مٹی، اور حُفْنَۃٌ گڑھے کو بھی کہتے ہیں)۔

حَفْوٌ۔ دینا اور نہ دینا، جڑ سے نکالنا، خوب تراشنا، احسان کرنا

Marfat.com

ننگے پاؤں چلنا۔

اِحْفَاءٌ۔ مبالغہ کرنا، خوب تراشنا، بہت پوچھنا، بہت مانگنا۔

اِنَّ عَجُوْزًا دَخَلَتْ عَلَيْهِ فَسَأَلَهَا فَأَحْفَى وَقَالَ اِنَّهَا كَانَتْ تَاْتِيْنَا فِيْ زَمَنِ خَدِيْجَةَ۔ ایک بڑھیا آنحضرتؐ کے پاس آئی آپ نے اُس کا حال پوچھا اور اچھی طرح پرسش کی، فرمانے لگے یہ بڑھیا ہمارے پاس خدیجہ رضؓ کے زمانہ میں آیا کرتی تھی

اِنَّهُمْ سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَحْفَوْهُ۔ صحابہ نے آنحضرتؐ سے پوچھا اور بہت پوچھا (انتہا کردی)۔

تَحَفِّيْ۔ پرسش کرنا۔

حَفِيُّ الْاَلْطَافِ۔ بڑی مہربانیاں کرنے والا (بعضوں نے خَفِيُّ الْاَلْطَافِ پڑھا ہے یعنی پوشیدہ طور پر احسان کرنے والا)

فَاَنْزَلَ اُوَيْسًا الْقَرَنِيَّ فَاَحْتَفَاهُ۔ اویس قرنی کو اتارا اُن کی خاطر کی (حال پوچھا)۔

اِنَّ الْاَشْعَثَ سَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ بِغَيْرِ تَحَفٍّ۔ اشعث بن قیس نے حضرت علی رضؓ کو سلام کیا انھوں نے مختصر جواب دیا (مزاج پرسی وغیرہ کچھ نہیں کی)۔

لَزِمْتُ السِّوَاكَ حَتّٰى كِدْتُّ اُحْفِيْ فِيَّ۔ میں نے مسواک لازم کرلی (کثرت سے مسواک کرنا شروع کیا) یہاں تک کہ قریب تھا میرے دانت نہ رہیں خالی منہ رہ جائے (دانت گھس جائیں)۔

اَمَرَ اَنْ تُحْفَى الشَّوَارِبُ یا اَنْ نُحْفِيَ الشَّوَارِبَ آپ نے حکم دیا مونچھوں کو خوب کتروانے کا۔

اَحْفُوا الشَّوَارِبَ یا اُحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰى۔ مونچھوں کو خوب کترواؤ اور داڑھیاں چھوڑ دو (مسلمانوں کی یہی وضع ہے جو آنحضرتؐ نے پسند کی ہے۔ اب نام کے مسلمانوں نے آنحضرتؐ کی پیروی چھوڑ کر کافروں کا شیوہ اختیار کیا ہے یعنی داڑھی منڈانا اور مونچھیں بڑھانا۔ خصوصاً ترک اور ایرانیوں نے تو داڑھی منڈانا لازم کرلیا ہے۔ ان میں شاذ و نادر ہی اشخاص ڈاڑھی والے نظر آتے ہیں، اب مونچھوں کا کتروانا یہ ہے کہ ہونٹ کا کنارہ کھل جائے۔ امام مالکؒ نے کہا "مونچھ منڈانا بدعت ہے، ایسا کرنے والے کو سزا دینا چاہیے" حقیقت میں مونچھ منڈانے سے آدمی بدصورت ہوجاتا ہے، اسی طرح مونچھیں بہت بڑھانا بھی خلاف سنت ہے، سنت کا طریق یہ ہے کہ مونچھ اتنی کتروائے کہ ہونٹ کا کنارہ کھلا رہے۔ بعضوں نے کہا جڑ سے کتروانا افضل ہے۔ اور ڈاڑھی بالکل چھوڑ دے یا ایک مٹھی سے جو زیادہ ہو وہ کتروا ڈالے بعضوں نے کہا ایک مشت اور دو انگشت سے جو زیادہ ہو اُس کو کتروا سکتا ہے۔ اور امامیہ کے نزدیک ایک مٹھی سے زیادہ ڈاڑھی رکھنا مکروہ ہے، لیکن ڈاڑھی منڈانا بالاتفاق حرام یا مکروہ ہے)

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُحْتُفِيْنَا اِذًا (اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آدم علیہ السلام سے فرمائے گا اپنی اولاد میں سے دوزخ کا حصہ نکال وہ عرض کریں گے، پروردگار کتنے آدمی نکالوں؟ تب ارشاد ہوگا ہر سیکڑے میں سے ننانوے آدمی! صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم پھر تو ہم مٹ گئے (بالکل برباد ہوگئے)۔

اَنْ تَحْصُدُوْهُمْ حَصْدًا وَاَحْفَى بِيَدِهٖ۔ اُن کو بالکل کاٹ کر پھینک دو (قتل کر ڈالو) اور آپ نے اپنا ہاتھ جھکایا (صاف کرنے کا اشارہ کیا)۔

كَتَبْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنْ يَكْتُبَ اِلَيَّ وَيُحْفِيَ عَنِّيْ۔ میں نے ابن عباس کو لکھا کہ مجھ کو لکھو (نصیحت کرو) مگر بعض باتیں رہنے دو (جن کے سننے کی میں طاقت نہیں رکھتا! بعض نے اِس طرح ترجمہ کیا ہے، خوب لکھو تو عَنِّيْ بمعنی عَلَيَّ ہوگا ایک روایت میں يُخْفِيْ عَنِّيْ ہے خائے معجمہ سے، یعنی اس کلمات کا حال مخفی رکھو کسی پر ظاہر نہ کرو)۔

اِحْفَاءٌ کے معنی دینے اور نہ دینے دونوں کے آئے ہیں

اِنَّ رَجُلًا عَطَسَ عِنْدَهٗ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَقَالَ لَهٗ حَفَوْتَ۔ ایک شخص نے آنحضرتؐ کے پاس تین بار سے زیادہ چھینکا، تو آپ نے فرمایا۔ بس اب تو نے ہم کو روک دیا (کیونکہ

Marfat.com

تین بار کے بعد پھر چھینک کا جواب دینا ضروری نہیں ہے)۔

اِنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلٰی بَعْضِ السَّلَفِ فَقَالَ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ الزَّاکِیَاتُ فَقَالَ لَہٗ اَرَاکَ قَدْ حَفَوْتَنَا ثَوَابَہٗ۔ ایک شخص نے اگلے لوگوں میں سے کسی کو سلام کیا، اس نے جواب میں یہ کہا، وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ الزاکیات تب، یہ شخص بولا واہ تم نے تو ہمارے سلام کا ثواب ہی کھو دیا (کیونکہ جواب اس سے بہتر دیا یا تم نے سارا ثواب لوٹ لیا)۔

لِیُحْفِہِمَا جَمِیْعًا اَوْ لِیَنْعَلْہُمَا جَمِیْعًا۔ یا تو دونوں جوتے اتار کر ننگے پاؤں چلے یا دونوں پہن کر چلے (مگر ایک جوتی پہن کر اور ایک ننگا پاؤں رکھ کر چلنا اچھا نہیں۔ کیونکہ اس طرح کرنے میں پاؤں میں موچ آجانے اور پھسلنے کا ڈر ہوتا ہے اور بدتمیزی بھی ہے)۔

مَا لَمْ تَصْطَبِحُوْا اَوْ تَغْتَبِقُوْا اَوْ تَحْتَفِئُوْا بِہَا بَقْلًا فَشَانُکُمْ بِہَا (مُردار کب حلال ہے؟) جب صبح کچھ نہ ہو شام کچھ نہ ہو اور کوئی ترکاری (یا میوہ) بھی زمین پر نہ پاؤ تو پھر تمہیں اختیار ہے (مُردار کھا سکتے ہو)۔

ایک روایت میں مَا لَمْ تَحْتَفُوْا ہے بغیر ہمزہ کے، ایک میں مَا لَمْ تَحْتَفِئُوْا ہے جیم معجمہ سے، ایک میں مَا لَمْ تَحْتَفُوْا ہے۔ ایک میں مَا لَمْ تَحْتَفُوْا ہے۔

اِنَّکُمْ تُحْشَرُوْنَ حُفَاۃً عُرَاۃً غُرْلًا۔ تم ننگے پاؤں، ننگے بدن، بے ختنہ حشر کئے جاؤ گے۔

اِنْ قَدِمْتُ الْبَلَدَ لَاَسْتَحْفِیَنَّ عَنْ ذٰلِکَ۔ اگر میں شہر آؤں گا تو تجھ سے اس بات کو خوب پوچھوں گا۔

رَاَیْتُہٗ بِکَ حَفِیًّا۔ میں دیکھتا ہوں آنحضرتؐ تجھ پر مہربان ہیں (تیرے حال پر توجہ فرماتے ہیں)۔

حَفْیَاءُ۔ ایک موضع ہے مدینہ سے کئی میل پر۔

حَتّٰی حَفِیَتْ رِجْلَاہُ فَحَمَلَہٗ اَبُوْ بَکْرٍ عَلٰی کَاہِلِہٖ اِلٰی فَمِ الْغَارِ۔ ہجرت کی رات میں آنحضرتؐ انگلیوں کی نوکوں پنجوں کے بل چلے، تاکہ مشرک قدموں کا نشان نہ پائیں) یہاں تک کہ آپ کے پاؤں تھک گئے (کیونکہ آپؐ ننگے پاؤں تھے، اور آپ کو ننگے پاؤں چلنے کی عادت نہ تھی دوسرے رات کا وقت زمین پتھریلی اور شاید رستہ بھی بھول گئے ہوں، یا عمداً دوسرے چکر کے راستے سے گئے ہوں، چنانچہ دوسری روایت میں ہے کہ رات بھر چلتے رہے) آخر حضرت ابوبکرؓ آنحضرتؐ کو اپنے کاندھے پر بٹھا کر غار کے منہ تک لے گئے۔

وَسَتُنْبِئُکَ ابْنَتُکَ النَّازِلَۃُ بِکَ فَاَحْفِہَا السُّؤَالَ۔ آپ کی صاحبزادی جو آپ کے پاس آتی ہیں آپ کو خبر کر دیں گی، آپ ان سے خوب پوچھیے (یہ حضرت علیؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا)۔

کَانَ اَبِیْ یُحْفِیْ رَاْسَہٗ اِذَا جَزَّہٗ۔ میرے والد جب سر کے بال تراشتے تو جڑ سے تراشتے۔

بابُ الحاء مع القاف

حَقْبٌ۔ پیشاب یا پاخانہ رک جانا۔ اسی طرح:

حَقْنٌ۔ پیشاب روکنا۔

لَا رَاْیَ لِحَاقِبٍ وَلَا لِحَاقِنٍ[1]۔ پاخانہ یا پیشاب جس کا رکا ہوا ہو اس کی رائے کچھ نہیں (کیونکہ ایسی حالت میں اس کی فکر صائب نہیں ہو سکتی)۔

نَہٰی عَنْ صَلٰوۃِ الْحَاقِبِ وَالْحَاقِنِ۔ آنحضرتؐ نے پیشاب یا پاخانہ روکے ہوئے نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

حَقِبَ اَمْرُ النَّاسِ۔ لوگوں کے کام رک گئے یَحْقِبُ الْمَطَرُ سے نکلا ہے۔ یعنی پانی رک گیا۔

رَکِبْتُ الْفَحْلَ فَحَقِبَ۔ میں اونٹ پر چڑھا، پھر اس کا پیشاب رک گیا (بعضوں نے کہا، حَقَبٌ کہتے ہیں اس رسی کو جو اونٹ کی کمر پر باندھی جاتی ہے۔ یہ رسی اس کے ذکر پر

---

[1] "حاقب" جس کا پاخانہ رکا ہوا ہو۔ اور "حاقن" جس کا پیشاب رکا ہوا ہو۔ "مجمع البحرین"

Marfat.com

لگ جاتی ہو تو اُس کا پیشاب بند ہو جاتا ہے تو۔

حَقِبَ۔ کے معنی یہ ہیں کہ رسّی اُس کے ذکر پر لگ گئی۔

ثُمَّ انْتَزَعَ طَلَقًا مِنْ حَقَبِہٖ۔ پھر ایک تسمہ اس رسی میں سے نکالا جو اونٹ کے پیٹھے پر باندھی جاتی ہے یا پالان کے آخری حصہ یعنی حقیبہ میں سے (بلحقیبہ وہ تھیلی جو پالان کے آخر میں رہتی ہے اُس میں آدمی اپنا توشہ وغیرہ رکھتا ہے)۔

خَرَجَ بِیْ اِلٰی غَزْوَۃِ مُوْتَۃَ مُرْدِفِیْ عَلٰی حَقِیْبَۃِ رَحْلِہٖ (حضرت زید بن ارقم کہتے ہیں میں یتیم تھا عبداللہ بن رواحہ میری پرورش کرتے تھے) وہ غزوۂ موتہ میں مجھ کو اپنے ساتھ اونٹ کے حقیبہ پر بٹھا کر نکلے۔

فَاحْتَقَبَہَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَلٰی نَاقَتِہٖ۔ عبدالرحمٰن نے حضرت عائشہ رض کو اپنے پیچھے اونٹنی پر سوار کر لیا۔

اَحْقَبَ زَادَہٗ خَلْفَہٗ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ۔ اپنا توشہ اونٹنی پر اپنے پیچھے حقیبہ پر رکھا۔

اَلْاِمَّعَۃُ فِیْکُمُ الْیَوْمَ الْمُحْقِبُ النَّاسَ دِیْنَہٗ یا اَلَّذِیْ یُحْقِبُ دِیْنَہُ الرِّجَالَ۔ اِمعہ آج تم میں وہ شخص ہے جو اپنے دین کو لوگوں کے تابع بناتا ہے (جس طریقہ پر لوگ چلیں وہ بھی چلتا ہے، اندھا دھند ان کی تقلید کرتا ہے، خود کچھ نہیں سوچتا نہ غور و فکر کرتا ہے)

کَانَ نَفُجَ الْحَقِیْبَۃِ۔ زبیر کے سرین اونچے اُٹھے ہوئے تھے (عرب لوگ کہتے ہیں کہ:

اِنْتَفَجَ جَنْبَا الْبَعِیْرِ۔ اونٹ کے دونوں پہلو اُٹھ گئے۔

اَحْقَبُ۔ نصیبین کے جن جو آنحضرت کے پاس آئے تھے ان میں سے ایک کا نام تھا۔ کہتے ہیں یہ پانچ جن تھے۔ خسا۔ مسا۔ شاصہ۔ باصہ۔ احقب۔

وَاَعْبَدُنَا مَنْ تَعَبَّدَ فِی الْحُقُبِ۔ جن لوگوں نے سال بہ سال عبادت کی ان سب میں زیادہ عبادت کرنے والا۔

حِقَبٌ۔ جمع ہے حِقْبَۃٌ بہ کسرۂ حا کی، بمعنی سال اور حُقُبٌ بہ ضمہ حا اسی سال کا ہوتا ہے۔ اس کی جمع حِقَابٌ اور اَحْقَابٌ اور اَحْقُبٌ آتی ہے۔

وَکُنَّا کَنَدْمَانَیْ جَذِیْمَۃَ حِقْبَۃً۔ ہم جذیمہ کے دونوں مصاحبوں کی طرح ایک مدت تک ملے جلے رہے (جذیمہ کے مصاحبوں کا قصہ مشہور ہے)

اِحْتَقَبَ۔ کمایا۔ حَقَائِبُ جمع ہے حَقِیْبَۃٌ کی۔

حدیث میں ہے کہ: یُقَاسَانِ بِحَقَائِبِ الْبِئْرِ۔ (اسمٰعیل بن حقبہ حدیث کا راوی ہے)

حَقْحَقَۃٌ۔ جانور کو بہت چلانا یہاں تک کہ تھک جائے۔

شَرُّ السَّیْرِ الْحَقْحَقَۃُ۔ بہت برا چلنا یہ ہے کہ آدمی تھک جائے یا جانور کو اتنا چلائے کہ وہ خستہ ہو جائے۔

بعضوں نے کہا حَقْحَقَۃٌ یہ ہے کہ ایک ساعت ٹھہرے پھر چلے، پھر ایک ساعت ٹھہرے پھر چلے یا جانور کو اسی طرح چلائے یہ جملہ مطرف نے بھی اپنے بچے سے کہا تھا۔ ان کا مطلب یہ تھا کہ ایسی عبادت کس کام کی، جس کے بعد آدمی بالکل خستہ ہو جائے ایسی عبادت کرنی چاہیے جو آسانی کے ساتھ ہمیشہ نبھ سکے۔

حِقْدٌ یا حَقَدٌ یا حَقِیْدَۃٌ۔ دل میں کینہ رکھنا چھپی دشمنی۔

حَقَدٌ۔ پانی کا رک جانا، کان میں سے بال نکلنا، بند ہو جانا، چربی دار ہونا۔ جمع حُقُوْدٌ اور حَقَائِدُ اور اَحْقَادٌ ہے۔

حَقُوْدٌ۔ بڑا کینہ رکھنے والا۔

حَقْرٌ یا حُقْرِیَّۃٌ یا مَحْقَرَۃٌ۔ ذلیل ہونا، ذلیل کرنا۔

تَحْقِیْرٌ۔ ذلیل کرنا۔

اِسْتِحْقَارٌ۔ ذلیل جاننا، ذلیل سمجھنا۔

حَاقُوْرَۃٌ۔ چوتھا آسمان۔

تَحَاقُرٌ۔ ذلت۔

عَطَسَ عِنْدَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ حَقِرْتَ وَنَقِرْتَ۔ ایک شخص آپ کے پاس چھینکا، آپ نے فرمایا تو ذلیل اور خوار ہوا

لَا یَحْقِرُہٗ۔ اس کو حقیر نہ سمجھے، غرور نہ کرے۔

تَحْقِرُوْنَ صَلٰوتَکُمْ بِصَلٰوتِہِمْ۔ تم ان کی نماز کے سامنے اپنی نماز کو حقیر جانوگے۔

۱۵ ان دونوں کو کنوئیں کے ڈولوں پر قیاس کیا جاتا ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

سَیَکُوْنُ لَهٗ طَاعَةٌ فِیْمَا تُحَقِّرُوْنَ. تم عنقریب شیطان کی
ت کروگے ان گناہوں میں جن کو تم حقیر سمجھتے ہو (مثلاً فتنہ و
اور خانہ جنگی وغیرہ)
لَا تُحَقِّرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا. کوئی ہمسائی اپنی ہمسائی کو
نہ سمجھے (اس کے بھیجے ہوئے حصہ کو نظر حقارت سے نہ دیکھے،
سے کوئی ایسا کلمہ نہ نکالے جس سے اس کی حقارت ہوتی ہو)
اِتَّقُوا الْمُحَقَّرَاتِ مِنَ الذُّنُوْبِ. ایسے گناہوں سے
ن کو تم چھوٹا اور حقیر سمجھتے ہو (ایسا نہ ہو جناب احدیت کو
ناگوار ہوں اور تم ہلاک ہو جاؤ)۔
حقف. ٹیڑھی، ریتی، لانبی (اس کی جمع اَحْقَافٌ اور
ف اور حُقُوْفٌ اور حَقَائِفُ اور حِقْفَةٌ ہے)۔
عرب لوگ کہتے ہیں اِحْقَوْقَفَ الشَّیْءُ. جب کوئی شے
ی ہو جائے۔
حُقُوْفٌ. سونے کے لیے جھک جانا۔
فَاِذَا ظَبْیٌ حَاقِفٌ. دیکھا تو ایک ہرن ٹیڑھا ہو کر سو رہا ہے
فِیْ تَنَائِفَ حِقَافٍ یا فِیْ تَنَائِفَ حَقَائِفَ. خشک
میدانوں میں (بعضوں نے کہا)
حِقْفٌ. قبہ کو بھی کہتے ہیں۔ اور قرآن میں اَحْقَافٌ سے
عاد کے گنبد مراد ہیں۔ مگر لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی
- غلبہ کرنا، واجب کرنا، بیچ سر میں مارنا، یقین کرنا، ثابت
اونٹ کا چوتھے سال میں لگنا۔
حِقَّةٌ. بھی "حق" سے ہے، وہ اونٹ جو تین سال کا
چوتھے سال میں لگے۔
حق اللہ کا نام بھی ہے کیونکہ حقیقۃً موجود وہی ہے باقی سب
کا وجود مثل عدم کے ہے جو زوال پذیر ہے۔
حق. باطل کی ضد ہے۔
مَنْ رَآنِیْ فَقَدْ رَأَی الْحَقَّ. جس نے مجھ کو خواب میں
نے یقیناً مجھ ہی کو دیکھا (کیونکہ شیطان میری صورت
بن سکتا)۔

اَمِیْنًا حَقَّ اَمِیْنٍ. امانت دار بجا امانت دار۔
مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰهِ. اللہ پر بندوں کا حق کیا ہے
(حق سے مراد یہاں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس ثواب کا وعدہ اپنے بندوں سے کیا ہے وہ وعدہ ضرور پورا ہوگا۔ لیکن حق کے یہاں یہ معنی نہیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی شے واجب یا لازم ہے جس کے خلاف وہ نہیں کر سکتا۔ اس کو تو سب قدرت ہے چاہے تو تمام مومنوں کو آگ میں ڈال دے اور سب کافروں کو بہشت میں بھیج دے۔ البتہ یہ صحیح ہے کہ ایسا نہ ہوگا، کیونکہ اللہ تعالیٰ ظالم نہیں ہے۔ اس حدیث سے اُن لوگوں کا بھی رد ہوا جو دعا میں اس طرح کہنا مکروہ جانتے ہیں: اَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ یا بِحَقِّ مُوْسٰی یا بِحَقِّ عِیْسٰی. مگر یہ سمجھ لینا چاہیے کہ حق سے ان دعا میں وہی مراد ہو، جو اوپر ہم نے بیان کیا، یعنی ثواب موعود، یا حق سے حرمت مقصود ہو)
اَلْحَقُّ بَعْدِیْ مَعَ عُمَرَ. میرے بعد پھر حق عمر کے ساتھ رہے گا (جو بات وہ کہیں گے حق ہوگی۔)
لَبَّیْكَ حَقًّا حَقًّا لَبَّیْكَ تَعَبُّدًا وَّرِقًّا. میں تیری اطاعت اپنے اوپر لازم کر لیتا ہوں جو سراسر حق ہے میں تیری اطاعت بندگی اور غلامی کے ساتھ کرتا ہوں (حضرت محمد صلعم گو بڑے شان والے پیغمبر تھے مگر اللہ تعالیٰ کے بندے اور غلام تھے، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ہر نماز میں پڑھا جاتا ہے، اب افسوس ان جاہلوں پر ہے جو کہتے ہیں حضرت محمد صلعم کو اللہ کا حبیب اور خلیل اور پیغمبر کہو! مگر بندہ اور غلام نہ کہو! حالانکہ اللہ کی بندگی اور غلامی کا تو آنحضرت ؐ نے جابجا اقرار کیا ہے اور آپ نے صاف صاف اپنی امت کو وصیت کر دی ہے کہ کہیں حضرت عیسیٰ ؑ کی طرح تم مجھ کو چڑھا نہ دینا، میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں)۔
اِنَّ اللّٰهَ اَعْطٰی كُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّهٗ. اللہ تعالیٰ نے ہر حق والے کا حق دلا دیا ہے اب وارث کے لیے وصیت جائز نہ ہوگی۔

Marfat.com

اَلصَّلٰوۃُ وَاللّٰہِ اِذًا وَّلَا حَقَّ۔ نماز، ہاں خدا کی قسم جو شخص نماز کو چھوڑ دے اُس کا اسلام میں کچھ حصہ نہ رہا (یہ حضرت عمرؓ نے اُس وقت فرمایا جب وہ زخمی پڑے تھے، لوگوں نے نماز کے لئے انھیں جگایا۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے وہ خیر! خدا کی قسم نماز کا حق تو میں ادا کروں گا، مگر کیا اس کے بعد اور کوئی حق مجھ پر نہیں ہے؟ نہیں مجھ پر ہزاروں حقوق ہیں جن کو میں ادا نہیں کرسکتا")

لَیْلَۃُ الضَّیْفِ حَقٌّ فَمَنْ اَصْبَحَ بِفِنَائِہٖ ضَیْفٌ فَھُوَ عَلَیْہِ دَیْنٌ۔ مہمان کی مہمانی شب میں کرنا لازم اور ضروری ہے، جس شخص کے گھر میں یا زمین میں کوئی مہمان صبح کرے تو اُس کی مہمانی اُس پر قرضہ ہے (یعنی مروّت کے لحاظ سے ضرور اور لازم ہے اور جو کوئی مہمانی نہ کرے اس کی آدمیت میں خلل ہے)۔

اَیُّمَا رَجُلٍ ضَافَ قَوْمًا فَاَصْبَحَ مَحْرُوْمًا فَاِنَّ نَصْرَہٗ حَقٌّ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ حَتّٰی یَاْخُذَ قِرٰی لَیْلَتِہٖ مِنْ زَرْعِہٖ وَمَالِہٖ۔ اگر کوئی شخص شب میں کسی قوم کے پاس جاکر اترے، پھر صبح ہو جائے اور کوئی اُس کی مہمانی نہ کرے، تو اس کی مدد ہر مسلمان پر لازم ہے یہاں تک کہ وہ شخص ایک شب کی مہمانی کے موافق اس کے کھیت یا جائداد میں سے لے سکتا ہے (گو اس کا اذن نہ ہو کیونکہ وہ اپنا حق وصول کرسکتا ہے۔ خطابی نے کہا یہ اُس شخص کے لئے ہے، جس کو ہلاکت کا ڈر ہو، اُس کے پاس کھانے کے لئے کچھ نہ ہو تو ایسی حالت میں وہ دوسرے کا مال بغیر اس کی اجازت کے لے سکتا ہے، مگر اتنا جس سے زندگی قائم رہ سکے اب اگر اس نے اتنا مال لے کر صرف کیا تو اس کا عوض ادا کرنا اس پر لازم ہوگا، یا نہیں؟ اس بارے میں فقہا کا اختلاف ہے اور ظاہر احادیث سے یہ نکلتا ہے کہ لازم نہ ہوگا)۔

مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اَنْ یَّبِیْتَ لَیْلَتَیْنِ اِلَّا وَوَصِیَّتُہٗ عِنْدَہٗ۔ ہر مسلمان مرد کے لئے اس سے زیادہ ہوشیاری کی کوئی بات نہیں کہ وہ دو راتیں اس طرح نہ گزارے کہ اُس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی نہ ہو (کیونکہ زندگی کا اعتبار نہیں، معلوم نہیں موت کس وقت آجائے۔ اس میں وصیت سے یہ مُراد ہے کہ آدمی کو کسی کا دینا ہو یا کسی کا اُس کے پاس ہو یا اللہ تعالیٰ کا کوئی حق اُس پر واجب ہو تو کو لکھ کر اپنے پاس رکھے، ایسا نہ ہو کہ دفعۃً مرجائے اور زبان کہنے کا موقع نہ ملے۔ باقی وارثوں کے لئے وصیت کرنا وہ میراث کی آیت سے منسوخ ہوگیا۔ البتہ غیر وارث کے لئے ثلث مال تک اگر وصیت کرنا چاہتا ہو تو وہ بھی لکھ کر رکھ

فَجَاءَ رَجُلَانِ یَحْتَقَّانِ فِیْ وَلَدٍ۔ دو آدمی آئے وہ دونوں ایک بچّہ میں جھگڑ رہے تھے (ایک کہتا تھا اِس بچّہ کی پرورش میرا حق ہے، دوسرا کہتا تھا نہیں میرا حق)

مَنْ یُّحَاقُّنِیْ فِیْ وَلَدِیْ۔ میرے بچے کے مقدمہ میں مجھ سے کون جھگڑ سکتا ہے۔

اَتُحَاقُّنِیْ بِخَطِیْئَتِکَ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب سے فرمایا) کیا تو مجھ سے اپنے گناہ کے بارے میں جھگڑتا ہے

اِنَّ لَہٗ کَذَا وَکَذَا لَا یُحَاقَّہٗ فِیْھَا اَحَدٌ۔ اس کو اتنا اتنا ملے گا کوئی اس سے اس میں جھگڑا نہ کرے۔

مَتٰی مَا تَغْلُوْا فِی الْقُرْاٰنِ تَحْتَقُّوْا۔ تم کب تک قرآن میں تکرار کرتے رہوگے، وہ کہے میں حق پر ہوں یہ کہے میں حق پر ہوں۔

اِذَا بَلَغَ النِّسَاءُ نَصَّ الْحِقَاقِ فَالْعَصَبَۃُ جب عورت جوانی کی حد کو پہنچ جائے تو اس کا عصبہ (مثلاً دادا، چچا، بھائی) اس کا زیادہ حق دار ہے (وہی اس کا ولی ہوگا، اور جب تک نابالغ رہے تو ماں کی پرورش میں رہے وہی زیادہ حق دار ہے)۔

اصل میں حِقَاقٌ کے معنی جھگڑا۔ یعنی ہر فریق کا کہ میں حق پر ہوں، اور یہاں اس سے مراد جوانی ہے۔ کیونکہ میں آدمی خصومت کرنے کے قابل نہیں ہوتا۔ بعض نے کہا نَصُّ الْحِقَاقِ سے یہ مُراد ہے کہ اُس حد کو پہنچ جائے، اُس پر اللہ اور لوگوں کے حقوق واجب ہوتے ہیں۔ و

Marfat.com

...ہی کی طرف اشارہ ہے۔ بعضوں نے کہا "نصّ الحقاق" سے یہ ہے کہ عورت اُس حد کو پہنچ جائے کہ اس کی شادی بیاہ تصرف اپنے حق میں جائز اور نافذ ہو۔ یہ بھی جوانی ہی میں ہوتا ہے روایت میں "نصّ الحقائِق" ہے، مطلب وہی ہے۔

فُلَانٌ حَامِي الْحَقِيقَةِ (عرب لوگ اِس جُملہ کو اُس وقت بولتے ہیں جب کوئی شخص اپنے لوگوں کی، جن کی حمایت اُس پر واجب ہو حمایت کرسکے)۔

لَا يَبْلُغُ الْمُؤْمِنُ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ حَتّٰى لَا يَعِيبَ مُسْلِمًا بِعَيْبٍ هُوَ فِيهِ۔ کوئی آدمی ایمان کی کُنہ اور حقیقت کو اُس وقت تک نہیں پہنچ سکتا، جب تک دوسرے مسلمان کو وہ عیب بیان کرنا نہ چھوڑے، جو خود اس میں موجود ہو۔ جیسے انجیل شریف میں ہے "دوسرے کی آنکھ کا تنکا دیکھتے ہو اپنی آنکھ کا شہتیر نہیں دیکھتے؟" ؎

پیر دانائے مرشد شہاب ... دو اندرز فرمود بر روئے آب
یکے آنکہ بر خویش خود بیں مباش ... دوم آنکہ بر غیر بد بیں مباش

مِنْ وَرَاءِ حِقَاقِ الْعُرْفُطِ۔ عرفط کے نوجوان درختوں کے پیچھے سے۔

مَا أَخْرَجَنِي إِلَّا مَا أَجِدُ مِنْ حَاقِّ الْجُوعِ (ابوبکر صدیق رضؓ ایک دوپہر کو مسجد کی طرف نکلے لوگوں نے پوچھا تم اس وقت کیوں نکلے؟ انھوں نے کہا مجھ کو حقیقی اور سخت بھوک نے نکالا۔ کھانے کی تلاش میں نکلا ہوں۔ بعضوں نے کہا یہ حَاقِ بِحُقِّ بتخفیف قاف ہے، یعنی بھوک کے گھیر لینے کی وجہ سے نکلا ہوں)

وَتَخْتَنِقُونَهَا إِلَى شَرَقِ الْمَوْتٰی۔ تم نماز میں اتنی دیر کروگے ایسے تنگ وقت میں پڑھوگے جتنا وقت مُردے کو اُچھو لگنے سے اُس کے مرنے تک ہوتا ہے (جب اس کی سانس اٹک رہی ہے یہ عین موت کے قریب ہوتا ہے مشہور روایت تَخْنُقُونَهَا ... سے، اس کا ذکر آگے آئے گا۔)

لَيْسَ لِلنِّسَاءِ أَنْ يَحْقُقْنَ الطَّرِيقَ۔ عورتوں کو بالکل بیچ بیچ میں سے نہ چلنا چاہئے (بلکہ ایک کنارے سے)۔

مَا حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ حَتّٰى اسْتَغْنَى الرِّجَالُ بِالرِّجَالِ وَالنِّسَاءُ بِالنِّسَاءِ۔ بنی اسرائیل پر عذاب کا وعدہ اُس وقت پورا ہوا جب مرد مردوں کو اور عورتیں عورتوں کو لے کر بے پرواہ ہوگئیں (مرد لواطت میں اور عورتیں مُساحقہ (چپٹی) میں معروف ہوگئیں)۔

لَقَدْ تَلَافَيْتُ أَمْرَكَ وَهُوَ أَشَدُّ انْفِضَاجًا مِنْ حَقِّ الْكَهُولِ (عمرو بن عاص رضؓ نے معاویہ سے کہا) میں نے تیرا کام درست کیا جب وہ مکڑی کے جالوں سے بھی زیادہ بودا اور کمزور تھا۔

إِنَّهُ زَرَعَ كُلَّ حَقٍّ وَلَقٍّ۔ اُس نے ہر نرم اور بلند زمین میں کھیتی کی (سب آباد کردی)۔

إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ۔ مگر اسلام کے حق سے (جیسے کسی کا خون کرے یا حد کا کام کرے، مثلاً زنا وغیرہ یا کسی کا مال تلف کردے یا نماز چھوڑ دے)

اَلْوُضُوءُ حَقٌّ وَسُنَّةٌ (اذان کے لئے) وضو کرنا ضروری سنت ہے۔

فَحَقُّ اللّٰهِ أَحَقُّ۔ اللہ کا حق اور زیادہ پورا کرنے کے لائق ہے (اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ کا حق بندوں کے حق پر مقدم کیا جائے گا، بلکہ جہاں حق اللہ اور حق العباد جمع ہوں تو پہلے حق العباد ادا کیا جاتا ہے، اِس لئے کہ بندے محتاج ہیں اور اللہ غنی ہے مطلب یہ ہے کہ جب تو بندوں کا حق ادا کرنے کا خیال رکھتا ہے تو اللہ کا حق ادا کرنے کا ضرور خیال ہونا چاہئے کیونکہ اللہ کا احسان بندوں کے احسانات سے کہیں زیادہ ہے)۔

أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ۔ بندوں کی ساری باتوں میں یہ بات بہت بجا اور بہت درست ہے کہ پروردگار جو تو عنایت فرمائے اس کا کوئی روکنے والا نہیں (كُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ بیچ میں جملۂ معترضہ ہے، یعنی ہم سب تیرے بندے ہیں۔)

أَحَقًّا عَلَى الْإِمَامِ۔ کیا آپ سمجھتے ہیں امام پر یہ حق ہے؟

فَتَسْتَحِقُّونَ قَاتِلَكُمْ۔ تب تمہارا دعوے قاتل پر

ثابت ہو جائے گا تم اس سے قصاص یا دیت لینے کے مستحق ہو جاؤ گے۔

اِنَّ فِی الْمَالِ حَقًّا سِوَی الزَّکٰوۃِ۔ مال میں زکوٰۃ کے سوا اور بھی حقوق ہیں (مثلاً ضرورت کی چیزیں ہانڈی، برتن، کلہاڑی، سَبَل، پھاوڑا، دست پناہ، چھلنی، توا، آگ، پانی، وغیرہ مانگنے پر دینا مہمان کی خاطر داری کرنا، ایک دن ایک رات تک)

اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ جَوْفُ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ۔ سب وقتوں سے زیادہ بندے کی دعا قبول ہونے کا وقت رات کا پچھلا درمیانی حصہ ہے۔

فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَقَّهَا مِنَ الْاَرْضِ۔ اونٹ کا جو حصہ زمین میں ہے وہ اس کو دو (ساعت بہ ساعت اس کو چھوڑ دیا کرو تا کہ زمین میں چرتا رہے اپنا پیٹ بھر لیا کرے اگر قحط کے دنوں میں اونٹ پر سفر کرو تو قحط زدہ مقامات سے جلد نکل جاؤ تا کہ اونٹ دُبلے نہ ہونے پائیں (سبحان اللہ شریعت محمدی میں کوئی بات نہیں چھوڑی، جانوروں تک کی بھی راحت رسانی کی تجویزیں اس میں کی گئی ہیں اور آنحضرتؐ کا وجود باجود جسطرح آدمیوں کے لئے رحمت تھا اسی طرح جانوروں کے لئے بھی۔ صلی اللہ علیہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیرا)

اِذَا اُعْطُوا الْحَقَّ قَبِلُوْهُ۔ جب کوئی ان سے حق بات کہتا ہے تو اس کو قبول کر لیتے ہیں، (نصیحت کرنے سے ناراض نہیں ہوتے)۔

ثُمَّ لَمْ یَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِیْ ظُهُوْرِهَا وَرِقَابِهَا۔ پھر اللہ کا جو حق ان جانوروں کی پیٹھ اور گردن میں ہے ان کو نہیں بھولا (پیٹھ میں حق یہ ہے کہ تھکے ماندہ شخص کو سوار کر لینا، گردنوں میں حق یہ ہے کہ ان کو اچھی طرح پرورش کرنا ان کے کھانے پینے کی فکر رکھنا، طاقت کے موافق ان سے محنت لینا اور ان پر بوجھ لادنا)

حَاقَقْتُهٗ فَحَقَقْتُهٗ۔ میں نے اس سے جھگڑا کیا، پھر میں غالب آیا جیسے خَاصَمْتُهٗ فَخَصَمْتُهٗ۔

حَقَّ الطَّرِیْقَ۔ راستہ پر چلا۔

حَقٌّ۔ موت۔

اَلْاِقَامَةُ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ۔ اقامت یعنی تکبیر امام کا حق ہے (جب امام نماز کے لئے اٹھے یا نکلے اس وقت تکبیر کہی جائے)

اَسْاَلُكَ بِكُلِّ حَقٍّ هُوَ لَكَ۔ میں تیرے ان حقوق کے وسیلے سے جو تیرے بندوں پر ہیں سوال کرتا ہوں۔

وَبِحَقِّ السَّائِلِیْنَ عَلَیْكَ۔ اور مانگنے والوں کا جو حق تجھ پر ہے اس کے وسیلے سے (اس کی شرح اوپر گزر چکی ہے)

اَلْعَیْنُ حَقٌّ۔ نظر بد لگنا سچ ہے (واقعی اس سے اثر ہوتا ہے، اب تو "مسمریزم" کا جو عمل نکلا ہے اس سے یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا کہ نظر میں بڑی تاثیر ہے اور ان لوگوں کا خیال باطل نکلا جو حدیث کے خلاف اثراتِ نظر کو ایک ڈھکوسلا سمجھتے تھے)

حق کے کئی معنی آتے ہیں، ایک تو حکمت کے ساتھ پیدا کرنے والا دوسرے وہ چیز جو حکمت کے ساتھ پیدا کی گئی ہو یا بنائی گئی ہو تیسرے صحیح اعتقاد اور قول جو واقع کے مطابق ہو یا وہ قول اور فعل جو وقت اور مصلحت کے موافق ہو۔ چوتھے واجب اور لازم پانچویں مضبوط اور مستحکم چھٹے یقین اور اذعان۔ ساتویں حقیقت اور ماہیت۔

لَا تُدْرِكُهُ الْعُقُوْلُ بِمُشَاهَدَةِ الْعَیَانِ وَلٰكِنْ تُدْرِكُهُ الْعُقُوْلُ بِحَقَائِقِ الْاِیْمَانِ۔ اللہ تعالیٰ کو عقلیں آنکھوں سے دیکھ کر نہیں دریافت کر سکتیں (اور محسوسات کی طرح) بلکہ ایمان کی حقیقتیں پہچان کر (اس ایمان کی ایسی تاثیر ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایسا یقین ہو جاتا ہے جیسے اس بات پر کہ، ایک دو کا یا دو چار کا نصف ہے۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں اگر کوئی کہے کہ تجھ کو اس امر کا یقین ہے کہ فلاں شخص تیرا باپ تھا تو میں کہوں گا نہیں، مگر اس امر پر مجھ کو پورا یقین ہے کہ ہمارا پروردگار موجود ہے اور اس نے اپنی طرف سے پیغمبروں کو دنیا میں بھیجا اور قیامت اور شریعت کی سب باتیں برحق ہیں۔ اس قسم کا یقین ایمان کا نور ہے جو سچے مومنوں کے دل میں اللہ تعالیٰ ڈالتا ہے۔ اہل بدعت اور اہل باطل کو یہ یقین ساری عمر نصیب نہیں ہوتا)۔

اِذَا اسْتَحَقَّتْ وِلَایَةَ اللّٰهِ۔ جب تو اللہ تعالیٰ کی

Marfat.com

مزدار ہوتا ہے۔

لَا تَتَعَرَّضُوا لِلْحُقُوقِ۔ بلا وجہ اپنے آپ کو اللہ یا لوگوں کے حقوق میں مت پھنساؤ (یعنی ایسے کام مت اختیار کرو جن میں لوگوں کے حقوق تم پر پیدا ہوں، بلکہ ایسے کاموں سے بھاگتے رہو، اگر زبردستی پھنس جاؤ یا مثلاً کوئی زبردستی تم کو مدا لت میں حاکم کرے تو صبر کرو اور اللہ سے مدد مانگو)۔

حَقَلٌ۔ خلل ہونا (یہ ایک بیماری ہے جو اونٹ یا گھوڑے کو ہو جاتی ہے۔ گھانس کے ساتھ مٹی کھا جانے سے پیدا ہوتی ہے جس کی وجہ سے پیٹ میں درد ہوتا ہے)۔

مُحَاقَلَةٌ۔ زمین کو گیہوں کے عوض کرایہ پر لینا، یا کھیتی کو اس کی پختگی معلوم ہونے سے پیشتر بیچ ڈالنا یا تہائی یا چوتھائی پیداوار پر بٹائی کرنا یا گیہوں کو جو بالی کے اندر ہو صاف گیہوں کے بدل اندازہ کر کے بیچ ڈالنا۔

نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ۔ آنحضرتؐ نے محاقلہ سے منع فرمایا۔ (اس کے معنی اوپر گزر چکے)

مَا تَصْنَعُونَ بِمَحَاقِلِكُمْ۔ تم اپنے کھیتوں کو کیا کرو گے یہ حَقْلٌ سے نکلا ہے۔ بمعنی کھیتی کرنا۔

كَانَتْ فِينَا امْرَأَةٌ تَحْقِلُ عَلٰى اَرْبِعَاءَ لَهَا سِلْقًا۔ ہم میں ایک عورت تھی جو اپنی نالیوں پر چقندر بوتی تھی (شلجم)۔

اَكْثَرُهُمْ حَقْلًا۔ سب سے زیادہ کھیتی والے (مجمع البحرین) میں ہے کہ مُحَاقَلَةٌ کی تفسیر ایک روایت میں یوں آئی ہے کہ سوکھی کھجور کو تر کھجور کے بدل یا تازے انگور کو منقی کے عوض بیچنا۔ اور ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ اس میں کمی یا بیشی کا احتمال ہے۔

حَوْقَلَ۔ بوڑھا ہو گیا، جماع کے قابل نہیں رہا۔

حَيْقَلٌ۔ جس میں بھلائی نہ ہو۔

حَقْنٌ۔ باز رکھنا، روکنا، محفوظ رکھنا۔

حَاقِنٌ۔ جس کا پیشاب رکا ہوا ہو۔

حَقْنَةٌ۔ ایک درد ہے پیٹ کا۔

حُقْنَةٌ یا اِحْتِقَانٌ۔ عمل، جس کو ڈاکٹر انیما کہتے ہیں (یعنی دوا مقعد کی راہ سے ڈالنا)۔

لَا رَاْيَ لِحَاقِنٍ۔ یہ ایک مثل ہے جس کا پیشاب رکا ہوا ہو، وہ کیا رائے دے گا؟ وہ تو بے قرار اور مضطرب ہوگا۔

لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدُكُمْ وَهُوَ حَاقِنٌ يا حَقِنٌ حَتّٰى يَتَخَفَّفَ۔ کوئی تم میں پیشاب روکے ہوئے نماز نہ پڑھے جب تک (پیشاب کر کے) ہلکا نہ ہو جائے (کیونکہ نماز کا بڑا جز خشوع اور خضوع ہے اور ایسی حالت میں کیا خشوع خضوع ہو سکتا ہے)

حَقَنَ لَهُ دَمَهُ۔ اس کا خون محفوظ رکھا (اس کو مارے جانے سے بچایا)۔

تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ حَاقِنَتِي وَذَاقِنَتِي۔ آنحضرتؐ نے میری ذگد گی اور ٹھڈی کے درمیان وفات پائی (میں آپؐ کا سر اپنی چھاتی سے لگائے ہوئے تھی)۔

اَلْاِيمَانُ يُحْتَقَنُ بِهِ الدَّمُ۔ ایمان سے جان بچتی ہے

مِحْقَنَةٌ۔ عمل کا آلہ۔

حَقْوٌ۔ وہ مقام جہاں ازار باندھتے ہیں۔ اس کی جمع اَحْقٍ اور اَحْقَاءٌ اور حُقِيٌّ اور حِقَاءٌ ہے۔

حِقْوٌ۔ ازار کو بھی کہتے ہیں۔

اَعْطَى النِّسَاءَ اللَّاتِي غَسَلْنَ ابْنَتَهُ حَقْوَهُ وَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ۔ آنحضرتؐ نے ان عورتوں کو جو آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہی تھیں اپنا تہبند دیا اور فرمایا یہ اُن کے کفن کا اندر کا کپڑا کرو (تا کہ ان کے جسم سے لگا رہے اور اس کی برکت سے ان کو فائدہ ہو)۔

قَامَتِ الرَّحِمُ فَاَخَذَتْ بِحَقْوِ الرَّحْمٰنِ۔ رحم (یعنی رشتہ ناتا) کھڑا ہوا اور پروردگار کا حقوہ تھام لیا (نہایہ میں ہے کہ یہ مجاز اور تمثیل ہے کیونکہ رحم کو رحمان کی ایک شاخ قرار دیا اور شاخ اپنی جڑ کی پناہ لیتی ہے، جیسے بچہ اپنے ماں باپ کی پناہ لیتا ہے)۔ (عرب لوگ کہتے ہیں:

Marfat.com

عُذْتُ بِحَقْوِ فُلَانٍ ۔ یعنی میں نے اس کی پناہ لی۔

مؤلف کہتا ہے یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے۔ اور سلف نے اس قسم کی حدیثوں میں تاویل نہیں کی، بلکہ ان کو اپنے ظاہر پر رکھا اور یہ کہا ہے کہ پروردگار کی آنکھ اور ہاتھ اور چہرہ اور قدم اور ساق اور حقو سب کچھ ہیں، مگر جیسے اس کی ذات مقدس کے لائق ہیں اور یہی طریقہ اسلم ہے۔

تَعَاهَدُوْا اَهْمَانِيْكُمْ فِيْ اَحْقِيْكُمْ ۔ اپنی ہمیانوں کو کمر میں محفوظ رکھو (ہمیان وہ تھیلی جس میں روپے رکھتے ہیں)

لَا تَزْهَدْنَ فِيْ جَفَاءِ الْحَقْوِ ۔ موٹی ازار پہننے سے نفرت نہ کرو (یہ حضرت عمرؓ نے عورتوں سے فرمایا تاکہ ان کی پردہ پوشی کامل طریقہ پر ہو سکے)۔

مَا حَسَدْتُ ابْنَ اٰدَمَ اِلَّا عَلَى الطَّسَاۃِ وَ الْحَقْوَةِ ۔ (شیطان کہتا ہے) میں نے آدمی کی کسی بیماری پر اتنا حسد نہیں کیا، جتنا ہیضے اور پیٹ کے درد پر کیا (کیونکہ اس بیماری میں شہادت کا درجہ اس کو ملتا ہے)۔

باب الحاء مع الکاف

حَکْأٌ ۔ باندھنا (جیسے اِحْتِکَاءٌ ہے)۔

اِحْکَاءٌ ۔ جمنا۔

فِی الْحُکَاۃِ مَا اُحِبُّ قَتْلَهَا ۔ حکاۃ کا مار ڈالنا میں پسند نہیں کرتا (وہ ایک جانور ہے چھپکلی کے مشابہ جو ایذا نہیں دیتا۔ بعضوں نے کہا "چھپکلی" ہی کو کہتے ہیں۔ مجمع البحار میں ہے کہ حُکَاءٌ خنفسہ کا نر ہے (بہ مد ہمزہ)۔

حَکْرٌ ۔ ظلم کرنا، بدسلوکی کرنا، ضبط کرنا۔

حَکَرٌ ۔ مستقل ہونا۔ روکنا۔

اِحْتِکَارٌ اور تَحَکُّرٌ ۔ غلہ کا رکھ چھوڑنا اس نیت سے کہ مہنگا ہونے پر بیچیں گے۔

مَنِ احْتَكَرَ طَعَامًا ۔ جس نے کھانے کی چیزیں روک رکھیں۔

نَهٰى عَنِ الْحُكْرَةِ ۔ احتکار سے منع فرمایا۔

حُكْرٌ ۔ کے بھی یہی معنی ہیں۔

اِنَّهٗ كَانَ يَشْتَرِيْ الْعِيْرَ حُكْرَةً ۔ حضرت عثمان قافلے کا سب غلہ خرید لیتے یا یوں ہی ڈھیر لگا کر خرید لیتے۔

اِذَا وَرَدْتَ الْحُكْرَ الْقَلِيْلَ فَلَا تَطْعَمْهُ ۔ جب [تو] تھوڑے سے پانی پر (جو گڑھے میں جمع ہوتا ہے) آئے جانور اس میں سے پانی پیتے رہیں) تو وہ پانی مت پی (اس لئے کہ [تھوڑے] پانی میں احتمال ہے کہ ان کا زہر سرایت کر گیا ہو، گو وہ ناپاک نہ ہوگا جب تک اس کا کوئی وصف نہ بدلے)

مَنِ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ ۔ جو شخص احتکار کرے وہ گنہگار ہے (نووی نے کہا مراد یہ ہے کہ غلہ کی گرانی کے وقت بہت غلہ خرید کر کے اس نیت سے رکھ چھوڑے کہ جب اور گراں ہوگا تو بیچیں گے، اگر اس کے گاؤں یا کھیت سے غلہ آئے یا ارزانی میں خریدے اور اس کو رکھ چھوڑے یا گرانی میں اس نیت سے خریدے کہ اسی وقت اس کو بیچ ڈالے گا، تو یہ احتکار نہ ہوگا نہ وہ گنہگار ہوگا۔)

لَاَنْ يَّلْقَى اللّٰهَ الْعَبْدُ سَارِقًا اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَّلْقَى اللّٰهَ وَقَدِ احْتَكَرَ الطَّعَامَ ۔ اگر بندہ چور ہو کر اللہ تعالیٰ سے ملے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ احتکار کرنے والا ہو کر ملے، اس نے غلہ کا احتکار کیا ہو۔

اَلْجَالِبُ مَرْزُوْقٌ وَّ الْمُحْتَكِرُ مَلْعُوْنٌ ۔ غلہ باہر سے لانے والا روزی دیا جائے گا (اللہ تعالیٰ اس کو برکت دے گا چونکہ وہ خلق اللہ کی آسائش اور پرورش چاہتا ہے) اور غلہ روک رکھنے والا ملعون ہے۔ (مجمع البحرین میں ہے کہ ارزانی میں چالیس دن تک غلہ روک رکھنا احتکار ہے۔ اور مہنگائی اور قحط میں تین دن تک روک رکھنا بھی احتکار ہے۔ اور گیہوں اور جو اور انگور اور کھجور اور گھی اور تیل کو مزید فائدہ کی غرض سے روکے تو وہ احتکار ہے۔ میں کہتا ہوں اس کی کوئی وجہ نہیں ہے بلکہ ہر ایک اناج جس کو لوگ کھاتے ہوں، اس کا روک رکھنا احتکار ہے

Marfat.com

...اول۔ جوار۔ باجرہ۔ ساؤان۔ کوڈون۔ منڈوآن اور روشن دان
و وغیرہ۔

مَرَّ بِالْمُحْتَكِرِيْنَ فَأَمَرَ بِحُكْرَتِهِمْ أَنْ تُخْرَجَ بَطْنِ الْأَسْوَاقِ حَيْثُ تَنْظُرُ الْأَبْصَارُ إِلَيْهَا۔ حضرت احتکار کرنے والوں پر گزرے۔ فرمایا ان لوگوں نے جو ...وک رکھا ہے اس کو بازاروں کے درمیان نکال کر لاؤ جہاں ...ب لوگ اُس کو دیکھیں (اور ان لوگوں پر لعنت پھٹکار کریں)۔

حُكَرٌ۔ کمی شہد جس کو بچے چاٹتے ہیں۔

...ک۔ رگڑنا، ملنا، کھجانا، چھیلنا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں:

مَا حَكَّ جِلْدَكَ مِثْلُ ظُفْرِكَ۔ تیری کھال کو تیرے ہی ...کی طرح کوئی نہیں کھجا سکتا (مطلب یہ ہے کہ اپنی مدد آپ ...اپنی فکر آپ کرو، اور دوسروں کے بھروسے پر نچلے رہنا بڑی ...ہے)۔

اَلْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ ...النَّاسُ۔ گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکتا ہو اور تو ...کو اس کی خبر ہو جانا پسند نہ کرتا ہو۔

اَلْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ وَإِنْ أَفْتَاكَ الْمُفْتُوْنَ ...وہ ہے جو تیرے سینے میں چبھے اگرچہ کوئی گمراہ شخص تجھ کو فتویٰ ...کہ یہ گناہ نہیں ہے۔

إِيَّاكُمْ وَالْحَكَّاكَاتِ فَإِنَّهَا الْمَآثِمُ۔ تم اُن باتوں ...بچے رہو جو دل کھجاتی ہیں (یعنی دل پر اثر کرتی ہیں) وہی ...ہیں۔

...إِذَا تَحَاكَّتِ الرُّكَبُ قَالُوْا مِنَّا نَبِيٌّ وَاللّٰهِ ...نَّ۔ (ابوجہل لعین کہنے لگا) جب گھٹنے گھٹنوں سے لگ گئے ...ہم اور بنی ہاشم شرف وفضیلت میں برابر ہو گئے) تو اب ...(اپنی فضیلت یوں جتانے لگے) کہنے لگے ہم میں ایک پیغمبر ...ہم کو یہ شرف کہاں ملا؟) خدا کی قسم ہم تو کبھی ماننے والا ...نہ اس کو سچا مانیں گے)

...أنا جُذَيْلُهَا الْمُحَكَّكُ۔ میں اس مقدمہ کی وہ لکڑی

ہوں جیسے خارش زدہ اونٹ اپنے آپ کو رگڑ رگڑ کر اپنی کھجلی دفع کرتے ہیں (یعنی بڑے بڑے اہم کاموں میں میری رائے سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں، میری طرف رجوع کرتے ہیں) کتاب الجیم میں بھی اس کی تفسیر گزر چکی ہے۔

إِذَا حَكَكْتُ قُرْحَةً دَمَّيْتُهَا (یہ عمرو بن عاصؓ کا قول ہے) جب میں کسی زخم کو کھجاتا ہوں تو اس کو خون آلود کر دیتا ہوں (یعنی ہر کام میں اس کی انتہا کو پہنچ جاتا ہوں)۔

أَمَرَ بِدَفْنِ حِكَّةٍ يَلْعَبُ الصِّبْيَانُ بِهَا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بچوں کے ایک کھلونے کو جس کو حکہ کہتے ہیں (وہ ہڈی سے رگڑ کر مورت کے طور پر بنایا جاتا ہے) گاڑ دینے کا حکم دیا (بچے کیا کرتے ہیں اس کو اٹھا اٹھا کر دور پھینکتے ہیں۔ جو کوئی جا کر اس کو لے لے وہ جیت لیتا ہے)۔

حِكَّةٌ۔ خارش اور کھجلی کو بھی کہتے ہیں۔ گر حکہ، سوکھی کھجلی اور حکہ جرب وہ کھجلی جو دانوں کے ساتھ ہو۔

حُكْمٌ۔ فیصلہ کرنا۔ پھیر جانا، فساد سے روکنا۔

اللہ تعالیٰ کا ایک نام حکیم بھی ہے، کیونکہ وہ بڑا قاضی اور فیصلہ کرنے والا ہے۔ بعضوں نے کہا اس لئے کہ وہ چیزوں کو مضبوطی اور درستی کے ساتھ بناتا ہے۔ بعضوں نے کہا اس لئے کہ وہ حکمت والا ہے۔ حکمت کہتے ہیں موجودات کی حالت نفس الامر کے موافق پہچاننے کو۔ صاحب نہایہ نے کہا، حکمت افضل اشیاء کی معرفت افضل علوم سے، اور حکیم اس کو بھی کہتے ہیں جو باریک باریک کاریگریاں کرے اور نادر نادر چیزیں بنائے۔

وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيْمُ۔ یعنی قرآن تمہارے لئے اور تمہارے اوپر حکومت کرنے والا ذکر ہے۔ (بعضوں نے کہا حکیم کے معنی یہاں محکم کے ہیں یعنی جس میں اختلاف اور اضطراب نہیں ہے، بعضوں نے کہا اس میں حکمتیں اور دانائی کی باتیں بھری ہوئی ہیں)۔

قَرَأْتُ الْمُحْكَمَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ میں نے مفصل کی سورتیں آنحضرت ﷺ کے

Marfat.com

زمانہ میں پڑھ لی تھیں۔ بعضوں نے کہا محکم سے مراد یہاں وہ ہے جو متشابہ کی ضد ہو)۔

اِنَّهٗ كَانَ يُكْنٰى اَبَا الْحَكَمِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَكَمُ وَكَنَّاهُ بِاَبِيْ شُرَيْحٍ۔ ابو شریح کی کنیت پہلے ابو الحکم تھی، آنحضرت ؐ نے فرمایا حَکَم تو اللہ کا نام ہے اور اُن کی کنیت ابو شریح رکھی۔

اٰيَةٌ مُّحْكَمَةٌ۔ ایک وہ آیت جو محکم ہو (یعنی منسوخ نہ ہو) (مجمع البحار میں ہے کہ "محکمات" وہ آیتیں جن کا مطلب واضح اور صاف ہو۔ اور "متشابہات" وہ آیتیں جن کا مطلب واضح اور صاف نہ ہو)۔

اٰتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ۔ اللہ نے اُس کو حکمت دی (یہاں حکمت سے مراد قرآن ہے)۔

اٰتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ وَالْكِتَابَ۔ اللہ نے اُس کو حکمت دی (یعنی دانائی اور عقل یا علم یا کاموں کو مضبوطی اور درستی سے کرنا، یا فکرِ سلیم جس میں خطا نہ ہو۔ کتاب سے مراد قرآن ہے)۔
حکمت اُس علم کو بھی کہتے ہیں، جس میں ہر موجود کے احوال اور خصائص اور حقیقت اور ماہیت سے بحث کی جاتی ہے جہاں تک بشری طاقت کام کرتی ہے اسی طرح انسان کے مفید اور مضر باتوں کی اور اصلاح تمدن اور زندگی کی آسائش کے ساتھ گزارنے کے اصول و تدابیر کی اس میں تعلیم ہوتی ہے، حکیم اُس شخص کو کہیں گے جو یہ علم جانتا ہو اور اُس پر عمل کرتا ہو، اگر عمل نہ کرے تو وہ حکیم نہیں ہے صرف عالم ہے۔ انبیاء کا مرتبہ حکیموں سے بڑھ کر ہے۔ اور انبیاء کے بعد پھر سب سے اعلیٰ مرتبہ حکیموں کا ہے، اُس کی وجہ یہ ہے کہ حکیموں کا علم انہی باتوں تک پہنچتا ہے جو محسوس اور عقلِ انسانی کی حدود میں ہیں۔ اور انبیاء ان باتوں کو بھی جانتے ہیں جو حس اور عقل کی رسائی سے برتر ہیں۔

وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ۔ میں اپنے جھگڑوں میں تجھ ہی کو حاکم بناتا ہوں (تیرے ہی سامنے اپنا مقدمہ لے جاتا ہوں، نہ جاہلیت والوں کی طرح بتوں یا کاہنوں کے سامنے)۔

وَمِنْهُمْ حَكِيْمٌ اِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ۔ ان میں ایک شخص ہے جس کا نام حکیم ہے (بعضوں نے کہا حکیم سے حکمت والا مراد ہے)۔

يَنْزِلُ حَكَمًا عَدْلًا۔ حضرت عیسیٰؑ (قیامت کے قریب) حاکم بنکر اتریں گے انصاف کریں گے (یعنی شریعتِ محمدی کے موافق حکم دیں گے)

مجمع البحار میں ہے کہ اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں اور وہ زندگی میں آسمان پر اُٹھا لئے گئے۔ اور مالک نے کہا کہ وہ تینتیس ۳۳ کی عمر میں مر گئے، مرنے سے اُن کی مراد یہ ہوگی آسمان کی طرف اُٹھا لئے گئے یا حقیقۃً مرجانا مراد ہو تو اللہ تعالیٰ اخیر زمانہ میں پھر ان کو زندہ کرکے دنیا میں بھیجے گا۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ کے قیامت کے قریب اترنے میں متواتر حدیثیں وارد ہیں۔

مؤلف کہتا ہے اکثر علماء کا کیا، بلکہ کل علمائے امتِ محمدی یہاں تک کہ علمائے نصاریٰ کا بھی اِس پر اجماع ہے کہ قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اُتریں گے اور متواتر حدیثوں سے یہ ثابت ہے کہ آپ دجّال کو قتل کریں گے۔ جزیہ موقوف کریں گے، صلیب توڑ ڈالیں گے، سوروں کو مار ڈالیں گے۔ اور مالکؒ کا یہ قول شاذ ہے اور عجب نہیں کہ راوی کو اس میں شبہ ہو گیا ہو، اُس نے غلطی سے مالک کے کلام کا یہ مطلب سمجھا ہو، یہ قول ثابت بھی ہو تو وہ تاویل کرنا ضرور ہے جو اوپر منقول ہوئی اور اگر مالک وہ بات کہیں جو صحیح حدیثوں کے برخلاف ہو تو اُن کا قول ہرگز تسلیم کے لائق نہ ہوگا، جیسے اور علماء کا جو خطا سے معصوم نہیں ہیں۔ بہرحال مالک نے اِس امر کا انکار نہیں کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام قیامت کے قریب پھر دنیا میں آئیں گے۔ اب جو شخص نزولِ عیسیٰ کا منکر ہو وہ بدعتی اور گمراہ ہے اُس پر کفر کا خوف ہے۔ اور افسوس اُس پنجابی کے حال پر جو اپنے کو عیسیٰ کہتا ہے، کبھی مریم، کبھی مثیلِ عیسیٰ، کبھی مرد بنتا ہے کبھی عورت۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہدایت کرے اور اس کی اغواء سے ہر مسلمان کو محفوظ رکھے۔ وہ یقیناً اُن دجّالوں میں کا ایک دجّال ہے جن کے ظاہر ہونے کی خبر آنحضرتؐ دے چکے ہیں۔

Marfat.com

مجمع البحار میں ہے کہ باجی نے یہ روایت کیا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ سنہ ۹۰ھ میں اُتریں گے لیکن اس کی سند ضعیف ہے۔ میں کہتا ہوں یہ روایت غلط تھی اس کی غلطی ظاہر ہو چکی۔ کیونکہ اس وقت جب میں یہ مضمون لکھ رہا ہوں، رجب کی دوسری تاریخ یوم دوشنبہ سنہ ۱۳۲۵ھ ہے اور اب تک حضرت عیسیٰؑ نہیں اُترے۔ نہ ابھی تک شام اور قسطنطنیہ پر نصاریٰ قابض ہوئے ہیں؛ گو مسلمانوں کی اکثر حکومتیں دوسروں نے چھین لی ہیں اور باستثنائے سلطانِ روم اور شاہِ ایران مسلمانوں کا کوئی مختار بادشاہ نہیں رہا ہے۔

فَلَا تَنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ بَلْ عَلٰى حُكْمِكَ۔ تو ایسا کر قلعہ کے کافروں کو اپنے حکم پر اُتار، اللہ کے حکم پر مت اُتار (یعنی ان سے یوں کہہ اگر تم اس امر پر راضی ہو کہ میں جو تمہارے بارے میں مناسب سمجھوں گا ویسا حکم دوں گا، تب تو اُتر آؤ۔ اگر وہ یہ کہیں کہ ہم اللہ کے حکم پر اُترتے ہیں تو یہ شرط منظور نہ کر، اس لئے کہ اللہ کا حکم تجھے کیا معلوم ہے)

وَذٰلِكَ بِحُكْمِهٖ فِيْهِمْ۔ یہ اس لئے کہ سعد بن معاذ نے بنی قریظہ کے یہودیوں کے بارے میں حکم دیا تھا (وہ حکم یہ تھا کہ ان میں کے جوان مرد قتل کر دیئے جائیں، بچے عورتیں لونڈی غلام بنیں)

اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحُكْمًا يا لَحِكْمَةً۔ بعض اشعار حکمت کے بھی ہوتے ہیں (جن میں مفید مضامین ہوتے ہیں، دانائی کی باتیں، نصیحتیں وغیرہ۔ تو عموماً ہر شعر کو بُرا نہیں کہہ سکتے اور آنحضرتؐ نے بھی اشعار سُنے ہیں، چنانچہ ایک بار حسّان رضؓ نے آپ کو اشعار سنائے)۔

اَلصَّمْتُ حُكْمٌ وَّقَلِيْلٌ فَاعِلُهٗ۔ خاموشی حکمت ہے لیکن اس کے کرنے والے کم ہیں (اکثر لوگ بیہودہ اور بے ضرورت بکواس کرتے ہیں اور بعض تو غیبت، بہتان، فحش گوئی اور دروغ بیانی سے بھی باک نہیں کرتے ہے

بیاموز بہائم از تو گفتار ٭ تو خاموشی بیاموز از بہائم

اَلْخِلَافَةُ فِيْ قُرَيْشٍ وَالْحُكْمُ فِي الْاَنْصَارِ۔ خلافت حکومت تو قریش کے لوگوں میں رہے گی، لیکن فیصلہ کرنا انصار میں ہوگا۔ (فقہائے انصاری صحابہ ہوئے ہیں۔ جیسے معاذ بن جبل، اُبی بن کعب، زید بن ثابت وغیرہم)۔

بِكَ حَاكَمْتُ۔ میں اپنا مقدمہ تیرے سامنے لاتا ہوں تجھ ہی کو حاکم بناتا ہوں یا تیری ہی مدد کے بھروسہ پر میں مخالفوں سے بحث اور تقریر کرتا ہوں

اِنَّ الْجَنَّةَ لِلْمُحَكَّمِيْنَ يا لِلْمُحَكِّمِيْنَ۔ بہشت اُن لوگوں کے واسطے ہے جن کو کافر لوگ کہیں یا تو تم کافر ہو جاؤ یا قتل ہو، وہ قتل ہونا گوارا کریں پر کفر پر راضی نہ ہوں۔ یا بہشت ان لوگوں کے واسطے ہے جو اپنے نفس سے آپ انصاف کرتے ہیں (بُری باتوں سے نفس کو روکتے ہیں ؎ من آنم کہ من دانم، سب بندگانِ خدا سے زیادہ اپنے تئیں گنہگار اور قصور وار سمجھتے ہیں، کبر و غرور نہیں کرتے، اتراتے نہیں)۔

لَا يَنْزِلُهَا اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ اَوْ مُحَكَّمٌ فِيْ نَفْسِهٖ۔ بہشت میں ایک گھر ہے، اس میں وہی شخص جانے پائے گا جو پیغمبر ہو یا صدیق یا شہید یا وہ شخص جس کو دو باتوں میں اختیار دیا گیا ہو، مرنا قبول کرے یا کفر کرنا، اور وہ مرنا قبول کرے گر کفر پر راضی نہ ہو۔

فَاَحْكَمَ اللّٰهُ عَنْ ذٰلِكَ۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا (یہ اَحْكَمْتُ سے نکلا ہے بمعنی مَنَعْتُ (بعضوں نے کہا: حَكَمْتُ الْفَرَسَ يا اَحْكَمْتُهٗ يا حَكَّمْتُهٗ سے۔ یعنی میں نے گھوڑے کو روک لیا)۔

مَا مِنْ اٰدَمِيٍّ اِلَّا وَفِيْ رَاْسِهٖ حَكَمَةٌ۔ ہر ایک آدمی کے سر پر ایک حَكَمَةٌ ہے (حکمہ لگام کا وہ لوہا جو گھوڑے کی ناک پر رہتا ہے اور اُس کی ٹھوڑی کے تلے جس طرح جانور اس کی وجہ سے سوار کی مخالفت نہیں کر سکتا اسی طرح جب اللہ چاہتا ہے تو آدمی کو بھی اس کی وجہ سے بُرائی سے روک دیتا ہے)۔

اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا تَوَاضَعَ رَفَعَ اللّٰهُ حَكَمَتَهٗ۔ بندہ جب عاجزی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کا مرتبہ اور بڑھا دیتا ہے۔

عرب لوگ کہتے ہیں:۔

فُلَانٌ عَالِي الْحَكَمَةِ۔ وہ شخص عالی شان ہے۔

Marfat.com

وَاَنَا اٰخِذٌ بِحَکَمَۃِ فَرَسِہٖ ۔ میں آپ کے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے تھا۔

اُحْکُمِ الْیَتِیْمَ کَمَا تُحْکِمُ وَلَدَکَ ۔ یتیم کو بھی بُری باتوں سے اسی طرح بچا جس طرح اپنی اولاد کو بچاتا ہے (اس کی تعلیم و تربیت میں بھی اپنی اولاد کی طرح کوشش کر ، بعضوں نے کہا اس کی جائداد کی اصلاح کے لئے اسی طرح فکر کر جس طرح اپنی اولاد کی جائداد میں اصلاح اور درستی کرتا ہے)۔

فِیْ اَرْشِ الْجِرَاحَاتِ الْحُکُوْمَۃُ ۔ زخموں کی دیت میں حکومت کرنا چاہئے (یعنی جن زخموں کی دیت مقرر نہیں ہے اس میں حاکم یہ کرے کہ اگر ایسا زخم کسی صحیح سالم غلام کو پہنچایا جاتا تو اس کی قیمت کتنی کم ہو جاتی ، اسی نسبت سے دیت دلائے مثلاً ایک غلام کی قیمت سو روپے تھی ، اگر اس کو ایسا زخم لگتا تو اس کی قیمت نوّے روپیہ رہ جاتی ۔ تو دیت کا دسواں حصہ زخمی کرنے والے کو دینا ہوگا)۔

شَفَاعَتِیْ لِاَھْلِ الْکَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ حَتّٰی حَکَمَ وَحَاءَ ۔ میں اپنی اُمت کے اُن لوگوں کی شفاعت کروں گا جو کبیرہ گناہوں میں مبتلا ہوں گے یہاں تک کہ حکم اور حاء قبیلوں کی بھی شفاعت کروں گا (یہ دونوں قبیلے بڑے شریر مشہور تھے)۔

فَقَدْ اَحْکَمَ اللّٰہُ مِنْہُ ۔ اللہ تعالےٰ نے اس کو جہاد میں آنے سے روک دیا۔

نَطَقُوْا فَکَانَ نُطْقُھُمْ حِکْمَۃً ۔ اولیاء اللہ بات کرتے ہیں تو حکمت کی بات کرتے ہیں (جو دنیا اور آخرت دونوں میں مفید ہوتی ہے)۔

لَیْسَ کُلُّ کَلَامِ الْحَکِیْمِ اَتَقَبَّلُ ۔ میں حکمت کی ہر بات قبول نہیں کرتا (بلکہ بات کرنے والے کی نیت کو دیکھتا ہوں اگر اس کی نیت میری رضا جوئی کی ہے ، تب اس کی بات قبول ہوتی ہے ، اس پر ثواب ملتا ہے)۔

اَدْعُ اللّٰہَ اَنْ یَّمْلَاَ قَلْبِیْ عِلْمًا وَّحِکَمًا ۔ میں اللہ سے یہ دُعا کرتا ہوں کہ وہ میرا دل علم اور حکمت سے بھر دے۔

حِکَمٌ جمع ہے حِکْمَۃٌ کی (مجمع البحرین میں ہے کہ حکمت دو قسم کی ہے ایک عملی جس کا تعلق عمل سے ہے ۔ جیسے علم اخلاق ، تدبیر منزل ، علم حساب ، علم المواذین ، علم الارض ، علم الحرب ، سیاست ، مدن ، طب ، جرّ ثقیل ، کیمیا ، علم النار ، علم الہواء ، علم البرق ، علم البخار ، علم المناظر ، علم المثلث والمساحۃ ، علم الزراعت والتجارۃ وغیرہ ۔ دوسری حکمتِ نظری ، جس کا تعلق صرف علم سے ہے ۔ مثلاً آٹھوں موجودات کا علم کہ وہ کیا ہیں خدا تعالےٰ ، فرشتے ، نفس ، ہیولیٰ ، صورت ، جسم ، عرض ، مادّہ ۔ میں کہتا ہوں کہ ایک موجود رہ گیا ، یعنی جن)۔

کَلِمَۃُ الْحِکْمَۃِ ضَالَّۃُ الْمُؤْمِنِ حَیْثُ وَجَدَھَا فَھُوَ اَحَقُّ بِھَا ۔ حکمت کی بات مسلمان کی کھوئی ہوئی چیز ہے ، جہاں وہ اُس کو پائے ، وہ اس کا زیادہ حقدار ہے (یعنی مسلمانوں کو علم حاصل کرنے میں سب قوموں سے زیادہ کوشش کرنا چاہئے وہ ان کا سرمایہ ہے ۔ افسوس ہے کہ اس زمانہ میں مسلمان ہی علوم فنون حاصل کرنے میں سب قوموں سے پیچھے رہ گئے ہیں حالانکہ یہ ان کے بزرگوں کی میراث تھی جس کے حاصل کرنے میں ان کو دوسرے سب لوگوں سے زیادہ سبقت کرنا تھی ، یہ جو فرمایا جہاں وہ اس کو پائے ، اِس میں یہ تعلیم ہے کہ علم حاصل کرنے میں شرم نہ کرنی چاہئے ، کوئی کافر یا ذلیل سے ذلیل شخص کے پاس بھی اگر علم کی کوئی بات ہو تو ہم کو اس کا شاگرد بن کر وہ بات سیکھ لینی چاہئے)

اَلْکَلِمَۃُ الْحَکِیْمَۃُ ضَالَّۃُ الْحَکِیْمِ ۔ حکمت کی بات حکیم کی کھوئی ہوئی چیز ہے (مجمع البحرین میں ہے کہ حَکِیْم یا حَکَم یا خَالِد یا مَالِک یا ضِرَار یہ نام رکھنے مکروہ ہیں کیونکہ یہ جاہلیت کے زمانوں کے نام تھے ۔ حکیم بن حزام مشہور صحابی ہیں اور اُمّ الحکم معاویہؓ کی بہن تھیں)۔

لَا حَکِیْمَ اِلَّا عَنْ تَجْرِبَۃٍ ۔ حکیم جب ہی ہوتا ہے جب تجربہ ہو (صرف علم سے کچھ نہیں ہوتا)۔

حَکْیٌ ۔ بات کرنا۔

حِکَایَۃٌ ۔ نقل کرنا ، مشابہت کرنا ، گرہ مضبوط کرنا اور

Marfat.com

(بیچ) چل کیا۔

مُحَاکَاۃٌ۔ مشابہت

مَحْکِیْ نَبِیًّا ضَرَبَہٗ قَوْمُہٗ۔ ایک پیغمبر کی نقل بیان کی، جس کو اُس کی قوم نے مارا تھا۔

مَا سَرَّنِیْ اَنِّیْ حَکَیْتُ فُلَانًا وَاِنَّ لِیْ کَذَا وَکَذَا۔ مجھ کو یہ اچھا نہیں لگتا کہ میں فلاں شخص کی نقل کروں (جیسے بھانڈ کیا کرتے ہیں یا تھیٹر والے) گو مجھ کو اتنا اتنا مال دیا جائے۔

بعضوں نے کہا یہ مُحَاکَاۃٌ سے ہے بہ معنی غیبت یعنی میں کسی کی غیبت کو پسند نہیں کرتا گو مجھ کو اتنا اتنا روپیہ دیا جائے۔ طیبی نے کہا مُحَاکَاۃٌ بھی غیبت میں داخل ہے جو حرام ہے وہ کیا ہے کسی کی نقل کرنا مثلاً لنگڑاتے ہوئے یا سر جھکائے ہوئے چلنا، منہ ٹیڑھا کرنا۔

اَلَا اُحَکِّیْ لَکُمْ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ کیا میں تم کو آنحضرتؐ کا وضو نہ بتلاؤں (یعنی جس طرح آنحضرتؐ وضو کرتے تھے اسی طرح وضو کر کے)۔

کُلُّ کُفُوٍ مَاجِدًا مَا خَلَا حَاکِیًا اَوْ حَجَّامًا۔ ہر ذات والا کفو ہے سوائے تراش اور چغل خور کے (بعضوں نے کہا حَاکِیٌ سے نقل خور اور بھانڈ مراد ہے اور حَجَّامٌ سے پچھنے لگانے والا۔)

باب الکاف مع اللام

کل حَلِ یا حَلُ یا حَلِ حَلْ۔ ایک کلمہ ہے جس کو عرب لوگ اونٹ کو ہانکنے کے وقت یا اُس کو ڈانٹنے کے وقت کہتے ہیں۔

(بیچ) ...سُرعہ لگانا، مارنا، پھاڑنا، چھیلنا۔

تَحْلِئَۃٌ اور تَحْلِیْئٌ۔ روکنا دُور کرنا ہانک دینا۔

یَرِدُ عَلَیَّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَھْطٌ فَیُحَلَّئُوْنَ عَنِ الْحَوْضِ۔ قیامت کے دن کچھ لوگ میرے پاس آئیں گے (حوضِ کوثر سے پینے کے لئے) لیکن وہ حوض پر سے ہانک دیئے جائیں گے (فرشتے ان کو دھکیل دیں گے) ایک روایت میں فَیُحَلَّئُوْنَ ہے معنی وہی ہیں، ایک میں فَیُحَلَّوْنَ ہے، ایک میں فَیُجْلَوْنَ ہے جلا وطن سے۔)

قَالَ وَفْدًا اَمَا لِاِبِلِکُمْ خِمَاصًا قَالُوْا حَلَّاَنَا بَنُوْ ثَعْلَبَۃَ فَاَجْلَاھُمْ۔ (حضرت عمرؓ کے پاس لوگ کہیں پیغام لے کر آئے) انھوں نے پوچھا، کہو تمھارے اونٹوں کو کیا ہوا بھوکے معلوم ہوتے ہیں۔ کہنے لگے بنو ثعلبہ نے ہم کو ہانک دیا (ہمارے اُونٹوں کو پانی تک نہیں پینے دیا) آخر حضرت عمرؓ نے بنو ثعلبہ کو ان کے ملک سے باہر نکال دیا۔

اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ عَلَی الْمَاءِ الَّذِیْ حَلَّئْتُھُمْ عَنْہُ بِذِیْ قَرَدٍ (سلمہ بن اکوع نے کہا میں آنحضرتؐ کے پاس آیا، آپ اُس پانی پر تھے جہاں سے میں نے ڈاکوؤں کو ہانک دیا تھا (جو آنحضرتؐ کے اونٹ لے کر بھاگ گئے تھے)۔

حَلَّیْتُھُمْ اصل میں حَلَّاْتُھُمْ تھا ہمزہ کو یا سے بدل دیا برخلاف قیاس جیسے قَرَأْتُ میں قَرَیْتُ کہتے ہیں۔

غَیْرُ مُحَلَّئِیْنَ عَنْ وِرْدٍ۔ پانی پر آنے سے ہانکے نہ جائیں گے (بعضوں نے غَیْرُ مُجْلَیْنَ روایت کیا ہے اِجْلَاءٌ سے یعنی ملک بدر کرنا)

حَلْبٌ یا حَلَبٌ یا حِلَابٌ دُودھ دوہنا۔

حَلَبٌ اور حُلُوْبٌ جمع ہونا۔

مَا لَہٗ حَلَبٌ وَّلَا جَلَبٌ۔ نہ اُس کے پاس اونٹنیاں ہیں نہ اونٹ۔

وَمِنْ حَقِّھَا حَلَبُھَا عَلَی الْمَاءِ۔ دودھ والے جانوروں کا ایک حق یہ بھی ہے کہ پانی پر (جہاں پینے کے لئے وہ لائے جائیں) ان کا دُودھ دُوہا جائے (اور غریب لوگوں کو پلایا جائے)۔

قَدْ تَحَلَّبَ ثَدْیُھَا تَسْعٰی۔ اس کی چھاتی میں دُودھ بھر کر دُودھ بہہ رہا تھا۔ دَوڑ رہی تھی (اپنے بچہ کو قیدیوں میں ڈھونڈھ رہی تھی)۔

فَاِنْ رَضِیَ حِلَابَھَا اَمْسَکَھَا۔ اگر اس جانور کے دودھ پر راضی ہو جائے (یعنی جتنا دودھ وہ دے) تو اس کو رکھ لے۔

حِلَابٌ۔ اُس برتن کو بھی کہتے ہیں، جس میں دُودھ دُوہا

Marfat.com

جاتا ہے۔

كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ بَدَأَ بِشَيْءٍ مِثْلَ الْحِلَابِ۔ آں حضرت صلعم جب غسل کرتے تو پہلے ایک برتن لیتے، اتنا بڑا جیسا دُودھ دُوہنے کا برتن ہوتا ہے۔ امام بخاری نے حِلَابٌ کو ایک قسم کی خوشبو سمجھا۔ بعضوں نے کہا، اُن کا مطلب یہ ہے کہ یہ لفظ جُلَّابٌ ہے جو معرب ہے بہ معنی گلاب کی خوشبو۔ مگر گلاب کو غسل کے شروع میں استعمال کرنا بے فائدہ ہے کیونکہ وہ پانی سے بہہ جائے گا۔ دوسرے صحیح بخاری کے کُل نسخوں میں یہ لفظ بہ حائے حطی روایت کیا گیا ہے۔ کرمانی نے کہا ”جلّاب“ کی روایت غلط ہے)۔

فَجَاءَنِي بِالْحِلَابِ۔ میں دودھ لے کر آتا۔

إِيَّاكَ وَالْحَلُوبَ۔ دودھ والا جانور زکوٰۃ میں لینے سے بچارہ

وَلَا حَلُوبَةَ فِي الْبَيْتِ گھر میں کوئی دودھ دینے والی بکری نہ تھی

أَبْغِنِي نَاقَةً حَلْبَانَةً رَكْبَانَةً۔ میرے لئے ایک اونٹنی ڈھونڈھو جو دودھ دیتی ہو اور سواری کے کام بھی آئے۔

اَلرَّهْنُ مَحْلُوبٌ۔ جو جانور گروی ہو تو گرویدار (یعنی مرتھن) اس کا دودھ دُوہ سکتا ہے (اور اپنے استعمال میں لاسکتا ہے یہ اس کا عوض ہوگا جو مرتہن اس جانور کا دانہ چارہ اور اس کی داشت اور نگرانی کرے گا۔ اِس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ مرتہن کو اپنی محنت اور نگرانی کے معاوضہ میں شئی مرہونہ سے فائدہ اُٹھانا درست ہے اور یہ ربٰو میں داخل نہیں۔ مثلاً مکان مرہونہ میں مرتہن بغرض حفاظت اور نگرانی رہ سکتا ہے اور یہ عوض ہوگا اس کا جو مرتہن اس مکان کی صفائی اور درستی اور مرمت میں خرچ کرے)۔

وَنَسْتَحْلِبُ الصَّبِيرَ۔ اور ابر سے ہم پانی چاہیں۔

كَانَ إِذَا دُعِيَ إِلَى طَعَامٍ جَلَسَ جُلُوسَ الْحَلَبِ۔ آنحضرتؐ جب کھانے کے لئے بُلائے جاتے تو اس طرح بیٹھتے جیسے کوئی دودھ دُوہنے کے لئے بیٹھتا ہے (یعنی گھٹنوں کے تل)

أُحْلُبْ فَكُلْ بَارَكَ۔ دودھ دوہ پھر کھا۔

لَا تَسْقُونِي حَلَبَ امْرَأَةٍ۔ عورت کا دودھ اور دوہا مجھ کو مت پلاؤ (کیونکہ اہل عرب میں عورتوں کا دودھ دوہنا معیوب ہے۔ ابن جوزی نے کہا ابراہیم حربی نے کہا عورتیں جب دودھ دوہتی ہیں تو کبھی ان کو پیشاب کی حاجت ہوتی ہے تو وہ اچھی طرح طہارت نہیں کرتیں، اُن کے ہاتھ یا کپڑے میں پیشاب لگ جاتا ہے اور وہی ہاتھ یا کپڑا جانور کے تھن پر لگا دیتی ہیں، اس لئے آپ نے عورتوں کے دُوہے ہوئے دودھ سے نفرت کی۔ سبحان اللہ ہمارے آقا کے مزاج میں کتنی نفاست اور طہارت تھی۔ افسوس اُن مسلمانوں پر ڈھیر نیوں اور چمارنیوں کے ہاتھ لگی ہوئی سیندھی پیتے ہیں یہ تو گُو در گُو ہے ایک تو سیندھی خود حرام دوسرے اس کی لانے والی میلی کچیلی نجس ناپاک عورت جس کو دیکھ کر ہی نفرت پیدا ہوتی ہے)۔

هَلْ يُوَافِقُكُمْ عَدُوُّكُمْ حَلَبَ شَاةٍ نَثُوْرٍ۔ کیا دشمن تمہارے مقابلہ میں اِتنی دیر ٹھہر سکتا ہے جتنی دیر میں ایک کُھلے تھن والی بکری کا دودھ دوہا جاتا ہے (”نثور“ وہ بکری جس کے تھن کا سُوراخ کشادہ ہو اور دودھ کی دھار اس میں سے موٹی نکلے)۔

ظَنَّ أَنَّ الْأَنْصَارَ لَا يَسْتَحْلِبُوْنَ لَهُ۔ سعد بن معاذ یہ سمجھے کہ انصاری لوگ ان کی مدد کے لئے جمع نہ ہوں گے۔

عرب لوگ کہتے ہیں:

أَحْلَبَ الْقَوْمُ يا اِسْتَحْلَبَ الْقَوْمُ۔ جب لوگ جمع ہو جائیں (اصل میں اِحْلَابٌ کے معنے دودھ دوہنے میں مدد کرنا)

رَأَيْتُ عُمَرَ يَتَحَلَّبُ فُوْهُ فَقَالَ أَشْتَهِي جَرَادًا مَقْلُوًّا۔ میں نے عمرؓ کو دیکھا، اُن کی رال بہنے کو تھی مُنہ میں پانی آگیا تھا، کہنے لگے جی چاہتا ہے بھُنی ہوئی ٹڈی کھاؤں۔

لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْحُلْبَةِ لَاشْتَرَوْهَا وَلَوْ بِوَزْنِهَا ذَهَبًا۔ اگر لوگ جانیں جو فائدہ میتھی میں ہے تو سونا دے کر اس کے ہموزن خرید کریں۔ (مؤلف کہتا ہے حقیقت میں میتھی بڑی فائدہ مند چیز ہے میں تو ساری ترکاریوں میں میتھی کی بھاجی بہت پسند کرتا ہوں کیونکہ وہ رافع قبض، مدر بول دافع دردِ بواسیری ہے۔ بعضوں نے کہا ”حُلبہ“ ایک جنگلی گانڈا

درخت کا پھل ہے۔ اور عرفج اور قتاد کو بھی حلبہ کہتے ہیں۔)

اَحْلَبَ الرَّجُلُ۔ جب اس کی اونٹنی اوہ جنے جیسے اَجْلَبَ الرَّجُلُ جب اُس کی اونٹنی نر جنے،

اَلْاِسْلَامُ يَسِيْرُ الْمِضْمَارِ جَامِعُ الْحَلْبَةِ۔ اسلام کے دین کا میدان (جہاں پر دوڑ ہوتی ہے) چھوٹا ہے (یعنی دنیا) اور سب گھوڑوں کو اکٹھا کرنے والا ہے (یعنی قیامت کے دن)۔

يُسَمَّى الَّذِيْ يَلِي السَّابِقَ فِي الْحَلْبَةِ مُصَلِّيًا۔ جو گھوڑا آگے بڑھ جانے والے گھوڑے کے نزدیک ہی ہوتا ہے (شرط میں) اس کو مُصَلِّی کہتے ہیں (کیونکہ اس کا سر آگے والے گھوڑے کے پٹھوں کے محاذی رہتا ہے)۔

مَحْلَبٌ دودھ دوہنے کا مقام۔

حَلْتٌ۔ مونڈنا، ادا کرنا۔

حِلْتِيْتٌ اور حِلْتِيْثٌ اور حِلْتِيْتٌ۔ ہینگ۔

حَلْجٌ۔ گزرنا، ذرا اوز اچلنا، روئی میں سے بنولے نکال کر اس کو صاف کرنا (اسی سے حَلَّاجٌ۔ یعنی روئی صاف کرنے والا۔ حسین بن منصور حلاج یا منصور بن حلاج تمیمی ایک شخص گزرا ہے۔ جو الوہیت کا دعوے کرتا تھا۔ انا الحق کہتا تھا۔ آخر علماء کے فتوے سے قتل کرایا گیا)۔

دَعْ مَا تَحَلَّجَ فِيْ صَدْرِكَ وَتَخَلَّجَ۔ جو چیز تیرے سینے میں چبھے اور خلش پیدا کرے اس کو چھوڑ دے (یعنی جس چیز میں شک ہو کہ درست ہے یا نادرست، اُس کا چھوڑ دینا بہتر ہے)۔

لَا يَتَحَلَّجَنَّ فِيْ صَدْرِكَ طَعَامٌ۔ تیرے دل میں کوئی کھانا نہ چبھے (یعنی جو کھانا حلال ہے، جیسے مرغی وغیرہ، اس کے کھانے میں تردد مت کر۔ ایک روایت میں لَا يَتَخَلَّجَنَّ ہے خائے معجمہ سے)۔

حَتّٰى تَرَوْهُ يَحْلِجُ فِيْ قَوْمِهٖ۔ یہاں تک کہ اس کو دیکھو اپنی قوم کی محبت میں جلدی کر رہا ہے (ایک روایت میں يَخْلِجُ ہے)۔

مِحْلَجٌ وہ لکڑی جس سے روئی دھنکتے ہیں۔

حَلْسٌ۔ برابر بارش ہوتی رہنا، زکوٰۃ میں جانور کے بدل نقد پیسہ لینا۔

حَلَسٌ۔ جھول اڑھانا، اقامت کرنا۔

عَدَّ مِنْهَا فِتْنَةَ الْاَحْلَاسِ۔ اُن فتنوں میں سے ایک احلاس کا فتنہ شمار کیا (یہ حِلْسٌ کی جمع ہے۔ یعنی وہ کملی جو پالان کے تلے اونٹ کی پیٹھ پر ڈالی جاتی ہے۔ جیسے یہ کملی اونٹ کی پیٹھ پر برابر پڑی رہتی ہے۔ ویسے ہی یہ فتنہ بھی لوگوں کو چھوڑنے والا نہیں برابر قائم رہے گا۔)

جِبْرِيْلُ سَاقِطٌ كَالْحِلْسِ الْبَالِيْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ جبرئیلؑ خدا کے ڈر سے پرانی کملی کی طرح پڑے ہوئے ہیں (ایک روایت میں كَالْحِلْسِ اللَّاصِقِ ہے۔ یعنی چپکی ہوئی کملی کی طرح)

كُوْنُوْا اَحْلَاسَ بُيُوْتِكُمْ۔ اپنے گھروں کی کملیاں بن جاؤ (مطلب یہ ہے کہ گھروں میں پڑے رہو باہر نہ نکلو)۔

كُنْ حِلْسَ بَيْتِكَ حَتّٰى تَاْتِيَكَ يَدٌ خَاطِئَةٌ اَوْ مَنِيَّةٌ قَاضِيَةٌ۔ اپنے گھر کی کملی بنا رہ، یہاں تک کہ گنہ گار ہاتھ تجھ پر آن پڑے (کوئی ظالم آکر تجھ کو قتل کر ڈالے) یا موت جو فیصلہ کرے (قصہ ہی چکا دے)۔

قَامَ اِلَيْهِ بَنُوْ فَزَارَةَ فَقَالُوْا يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ نَحْنُ اَحْلَاسُ الْخَيْلِ فَقَالَ نَعَمْ وَنَحْنُ فُرْسَانُهَا بنی فزارہ کے لوگوں نے حضرت عمرؓ سے عرض کیا۔ اے خلیفۂ رسول ہم تو گھوڑوں کی پیٹھوں کے نمدے ہیں (یعنی ہر وقت گھوڑے پر سوار رہتے ہیں یہ انھوں نے شیخی سے کہا اپنی سپاہ گری جتانے کو) حضرت عمرؓ نے کہا ہاں ٹھیک ہے اور ہم لوگ گھوڑوں کے سوار ہیں (تم سائیس ہو جو گھوڑے کی خدمت کرتے ہو)۔

اِسْتَحْلَسْنَا الْخَوْفَ۔ ہم کو تو ڈر لازم ہو گیا (ہر وقت خوف کی حالت رہتی ہے)۔

عَلَيَّ مِائَةُ بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا (حضرت عثمان رضؓ نے جنگ عسرۃ میں کہا، جب مسلمانوں کو سواری اور خرچہ کی بڑی تکلیف تھی) سو اونٹ مع اُن کی جھولوں اور پالانوں

کے میں دیتا ہوں (آنحضرت ؐ نے حضرت عثمان رضؓ کی اس ہمت کو دیکھ کر فرمایا) مَا عَلٰی عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَہٗ۔ یعنی عثمان پر اب کچھ نقصان نہیں اگر وہ اس کے بعد پھر کوئی نفل عبادت نہ کریں۔ کیونکہ یہ نیک بات تمام نفل عبادتوں کے واسطے کافی ہو گئی۔ یا عثمان کو اب کوئی بُرا عمل جو اس کے بعد کریں، کچھ نقصان نہ کرے گا (کیونکہ یہ نیکی اُن کی بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہو گئی۔ اور بہشت کے سزاوار بن گئے۔ اب اگر بالفرض کوئی خطا بھی ان سے صادر ہو تو وہ معاف ہو جائے گی اُس پر کوئی مواخذہ نہ ہو گا)۔

اَلَمْ تَرَ الْجِنَّ وَاِبْلَاسَهَا وَلُحُوْقَهَا بِالْقِلَاصِ وَاَحْلَاسِهَا۔ کیا تو نے جنوں کو اور ان کی ناامیدی کو اور اپنی اونٹنیوں اور کملیوں سے مل جانے کو نہیں دیکھا (مطلب یہ ہے کہ جن جا بجا متفرق ہو گئے ہیں اپنی اپنی سواریوں پر سوار ہو کر چل دیئے ہیں اب آسمان کی خبر لانے سے ناامید ہو گئے ہیں گویا ان کا جو کام تھا وہ بند ہو گیا اپنے اپنے ٹھکانوں کو چل دیئے)۔

مُحْلَسٌ اَخْفَافُهَا شَوْكًا مِّنْ حَدِيْدٍ۔ اُن کے سُموں میں لوہے کے کانٹے جوڑ دیئے جائیں گے (تاکہ وہ اپنے مالکوں کو روندیں جو دنیا میں زکوٰۃ نہیں دیتے تھے)۔

فِيْ شَرِّ اَحْلَاسِهَا۔ بُرے سے بُرے کپڑوں میں (خراب کپڑوں کو حِلْسٌ قرار دیا، جو اونٹ کی پیٹھ پر رکھے جاتے ہیں)

كُنْ حِلْسَ الْبُيُوْتِ مِصْبَاحَ اللَّيْلِ۔ گھر کی کملی اور چراغ بن جا (یعنی گھر ہی میں پڑا رہ باہر مت نکل)۔

كُنْ حِلْسًا مِّنْ اَحْلَاسِ الْبُيُوْتِ۔ گھر کی کملیوں میں سے ایک کملی بن جا۔

حَلِسٌ۔ بہادر، دلیر۔

حَلْفٌ یا حِلْفٌ یا حَلِفٌ یا مَحْلُوْفٌ یا مَحْلُوْفَةٌ یا مَحْلُوْفَاءُ۔ قسم کھانا۔

مُحَالَفَةٌ۔ آپس میں قول و قرار، عہد پیمان کرنا۔

اِنَّهٗ حَالَفَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْاَنْصَارِ۔ آنحضرتؐ نے قریش کے مہاجرین اور انصار میں عہد و پیمان کرا دیا (یعنی بھائی چارہ دوستی اور محبت کا عہد)۔

حَالَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ فِيْ دَارِنَا مَرَّتَيْنِ۔ آنحضرتؐ نے مہاجرین اور انصار کے درمیان ہمارے گھر میں دو بار بھائی چارہ کرایا۔

لَا حِلْفَ فِي الْاِسْلَامِ۔ اسلام میں وہ معاہدہ نہیں ہے جو جاہلیت کے زمانے میں ہوا کرتا تھا (ایک قبیلہ دوسرے قبیلے کو لوٹنے اور غارت کرنے کے لئے تیسرے قبیلے سے دوستی اور عہد کرتا، اسلام میں ایسی دوستی اور عہد سے ممانعت ہوئی لیکن اب بھی اگر مظلوم کی مدد کرنے، یا حق بات کو جاری کرنے کے لئے مسلمانوں کا ایک گروہ دوسرے گروہ سے معاہدہ کرے، تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔)

وَجَدْنَا وِلَايَةَ الْمُطَيَّبِيْ خَيْرًا مِّنْ وِلَايَةِ الْاَحْلَافِيْ۔ (حضرت ابن عباسؓ نے کہا) ہم نے تو مُطَیّبی یعنی ابوبکر صدیق رضؓ کی حکومت کو احلافی یعنی حضرت عمرؓ کی حکومت سے بہتر پایا (اس کا قصہ یہ ہے کہ عبد مناف کے بیٹوں نے عبد الدار کے لوگوں سے بعض کام لینے چاہے، جیسے کعبہ کی دربانی، حاجیوں کو پانی پلانا وغیرہ۔ عبد الدار کے لوگوں نے انکار کیا، اب ہر فریق نے اپنے اپنے دوست قبیلوں سے معاہدہ کیا۔ چنانچہ عبد الدار کی طرف جو قبائل تھے ان کو احلاف کہتے تھے۔ وہ چھ قبیلے تھے، عبد الدار، جمح، مخزوم، عدی، کعب، سہم۔ حضرت عمرؓ بھی ان ہی لوگوں میں سے تھے۔ اُدھر عبد مناف کے لوگوں نے کیا کیا، ایک پیالہ خوشبو سے بھرا ہوا لائے اور اپنے دوست قبیلے والوں سے کہا، اس میں ہاتھ ڈبو کر عہد کرو۔ تین قبیلے ان کے شریک ہوئے اسد اور زہرہ اور تیم۔ انھوں نے ہاتھ ڈبوئے اور مسجد میں عہد موکد کیا، ان کو مطیبین کہنے لگے، یعنی خوشبو لگائے گئے۔ ابوبکر صدیق رضؓ ان لوگوں میں تھے۔)

لَمَّا مَاتَتِ الصَّابِئَةُ عَلٰى عُمَرَ قَالَتْ وَاسَيِّدَاهُ الْاَحْلَافِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ وَالْمُحْتَلِفِ عَلَيْهِمْ

بَعْنِيَ الْمُطَيَّبِيْنَ۔ جب رونے والی عورت حضرت عمرؓ پر یوں رونے لگی کہ ہائے احلاف کے سردار ! ۔ تو ابن عباسؓ نے کہا ، بے شک اور ان لوگوں کے بھی سردار، جن کے مقابلہ میں حلف لی گئی تھی ، یعنی مطیبین کے (عبداللہ بن عباسؓ کا مطلب یہ تھا کہ اسلام کے بعد پھر دو فریق کہاں رہے ۔ حضرت عمرؓ جیسے احلاف کی گروہ کے سردار تھے ویسے ہی مطیبین کے بھی سردار تھے۔ کیونکہ دونوں فریق مومن تھے ، اور آپ امیر المومنین تھے)۔

مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا۔ جو شخص سمجھ بوجھ کر ایک کام پر قسم کھائے ، پھر اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھے۔

اَحَالِفُكَ مُنْذُ الْيَوْمِ ۔ میں آج کے دن تم سے قسم کھا رہا ہوں (اور تم مجھ کو منع نہیں کرتے ، حالانکہ تم نے آنحضرت ﷺ سے اس کی ممانعت سنی ہے)۔

مَا أَمْضَى جَنَانَهُ وَ أَحْلَفَ لِسَانَهُ ۔ اس کا دل کیا مضبوط ہے ، اس کی زبان کیسی تیز ہے ؟

اَنَا الَّذِيْ فِي الْحُلَفَاءِ ۔ (عتبہ بن ربیعہ جب جنگ بدر میں عبیدہ بن حارث کے سامنے آیا اور انہوں نے پوچھا تو کون ہے تو کہنے لگا) میں وہ ہوں جو حلفاء میں رہتا ہے (حلفاء ایک مشہور بھاجی ہے ۔ بعضوں نے کہا بانس بن ، مطلب یہ ہے کہ میں شیر ہوں کیونکہ شیر سایہ اور ٹھنڈک کی وجہ سے بانسوں کے جنگل میں رہتا ہے)۔

اِذَنْ يَحْلِفَ فَيَذْهَبَ بِمَالِيْ۔ جب تو وہ قسم کھا کر میرا مال اڑا لے گا۔

اِنَّ بَنِيْ كِنَانَةَ حَالَفَتْ قُرَيْشًا ۔ بنی کنانہ نے قریش کے لوگوں سے معاہدہ کیا۔

لَا تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ ۔ اپنے باپ دادا کی قسم مت کھاؤ (نہ خدا کے سوا اور کسی مخلوق کی ۔ کیونکہ دوسری حدیث میں ہے جس نے غیر خدا کی قسم کھائی اس نے شرک کیا ۔ اب یہ جو ایک حدیث میں وارد ہے اَفْلَحَ وَ اَبِيْهِ اِنْ صَدَقَ تو شاید یہ اس ممانعت سے پہلے کی ہے ۔ اور دوسرے یہ کہ یہ قسم نہیں ہے بلکہ محاورہ ہے عرب کا ، جو بغیر ارادۂ قسم کے زبان سے نکل جاتا ہے اور ایسی قسم لغو ہے جیسے ہندوستان میں بھی لوگ عام بول چال میں یوں کہتے ہیں ، اجی نہیں تمہارے سر کی قسم ، تمہاری جان کی قسم اور ایسا کہنے سے ان کا قصد قسم کھانے کا نہیں ہوتا ۔ شریعت میں اسی قسم کا اعتبار ہے جو عمداً اور قصداً تعظیم کی نیت کے ساتھ کھائی جائے ۔ اور اسی کو حلف کہتے ہیں ۔ ایسی قسم اللہ کے سوا اور کسی کی کھانا منع ہے مثلاً جیسے ہمارے زمانہ میں بعض گمراہ لوگ اپنے پیر یا استاد کی قسم کھاتے ہیں یا پیغمبر کی یا اور کسی ولی کی ۔ البتہ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ وہ اپنی مخلوقات میں سے جس چیز کی چاہتا ہے قسم کھاتا ہے)۔

مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ جو کوئی شخص جھوٹ موٹ بھی اسلام کے سوا اور کسی دین کو اختیار کرنے کی قسم کھائے (مثلاً یوں کہے کہ اگر میں یہ کام کروں تو یہودی ہوں اور پھر وہ کام کرے ۔ گو اس کی نیت یہودی ہو جانے کی نہ ہو تب وہ ویسا ہی ہو جائے گا جیسا اس نے کہا (یعنی یہودی ہو جائے گا[1]) اس لئے کہ زبان سے اس نے خود کو یہودی قرار دیا اور اسلام کے لئے جیسے دل کی تصدیق شرط ہے ویسے ہی زبان سے اقرار کرنا بھی ضروری ہے)۔

مجمع البحار میں ہے اگر لات و عزیٰ کی قسم کھائے اور دل میں ان کی تعظیم کی نیت ہو تو کافر ہو جائے گا اور جو تعظیم کی نیت نہ ہو تو کافر نہ ہوگا مگر گنہگار ہوگا اس لئے کہ جھوٹ بولا ۔ کیونکہ جو چیز معظم نہ تھی ، قسم کھا کر اس کو معظم کیا ۔ امام بخاری نے بھی اپنی صحیح میں اس کو اختیار کیا ہے کہ صرف لات و عزیٰ کی قسم کھانے سے آدمی کافر نہیں ہوتا ۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ جب ان کی تعظیم کی نیت نہ ہو مگر اس وقت بھی یہ ظاہراً کفر ہے گو عند اللہ کفر نہ ہو اور اسی لئے حدیث میں وارد ہے کہ جو کوئی لات و عزیٰ کی قسم کھائے وہ لا الٰہ الا اللہ کہے یعنی تجدید ایمان کرے اور پورا بیان اس کا ہم نے کتاب الہدیٰ میں کیا ہے۔

وَالْحَالِفِيْنَ ۔ وہ قبیلے جو باہم عہد رکھتے ہیں (یعنی اسد

[1] امام ترمذی نے کہا یہ بطریق تغلیظ کے فرمایا تاکہ لوگ ایسی قسموں سے احتراز کریں ۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

اور غلطان۔

إِنَّ ابْنَ عُمَرَ حَلَفَ اَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ هُوَ الدَّجَّالُ۔ عبد اللہ بن عمر رض قسم کھاتے تھے کہ ابن صیاد وہی دجّال ہے (کیونکہ وہ واقعۂ حرّہ میں گم ہوگیا اس کی نعش بھی نہیں ملی، اور آنحضرتؐ کو بھی اس کے دجّال ہونے کا گمان تھا۔ یہاں سے یہ نکلتا ہے کہ جس امر کا گمان غالب ہو آدمی اس کے بارے میں قسم کھا سکتا ہے۔ مثلاً کوئی اپنے باپ کے ہاتھ کا لکھا ہوا یہ پائے کہ اس کے اتنے روپیہ فلاں شخص کے پاس جمع ہیں تو وہ اس پر قسم کھا سکتا ہے۔)

بِالْحِلْفِ الْفَاجِرِ۔ جھوٹی قسم کے ساتھ۔

لَا تُحْدِثُوا حِلْفًا فِي الْإِسْلَامِ۔ اسلام میں کوئی نیا عہد و پیمان نہ نکالو (جیسا جاہلیت کے زمانہ میں کیا کرتے تھے کہ ایک قبیلہ دوسرے قبیلے کو لوٹنے اور فتنہ مچانے کے لئے تیسرے سے عہد و پیمان کرتا۔ لیکن جو عہد و پیمان مظلوم کی مدد یا نیک کام کے لئے ہو، وہ تو اسلام کی وجہ سے اور زیادہ مضبوط ہو جائے گا)۔

بِجَرِيْرَةِ حُلَفَائِكَ۔ تیرے حلفاء کے قصور میں (تو پکڑا گیا ہے)۔

حُلَفَاءُ۔ حلیف کی جمع ہے۔ یعنی وہ لوگ جن سے عہد و پیمان کیا گیا ہو۔

مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ جو شخص لات و عزّٰی کی قسم کھائے وہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے، (از سر نو تجدید ایمان کرے، لات و عزّٰی کی طرح وہ سب چیزیں ہیں جن کی مشرکین تعظیم اور عبادت کیا کرتے تھے اور ہماری شریعت میں اُن کی تعظیم مطلقاً نہیں رہی، لیکن اگر ہماری شریعت میں بھی اُن کی تعظیم باقی رہی ہو۔ مثلاً کوئی حجرِ اسود یا کعبہ یا زمزم یا مقامِ ابراہیم یا مشعر و مزدلفہ کی قسم کھائے، اسی طرح اولیاء اللہ یا انبیاء اللہ یا مومنین کی یا اُن کی قبروں کی، تو وہ کافر نہ ہوگا گو گنہگار ہوگا ابن اثیر نے کہا ایسی قسموں میں کفارہ لازم نہ ہوگا بلکہ استغفار کافی ہے۔)

اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ۔ دیکھو میں نے تم کو اس لئے قسم نہیں دی کہ میں تم کو جھوٹا سمجھتا ہوں۔

ذُو الْحُلَيْفَةِ۔ ایک مقام ہے مدینہ سے چھ میل دور پر۔

حَلْقٌ۔ حلق پر مار لگانا (جیسے فادٌ دل پر مار لگانا)، بھرنا، اندازہ کرنا، کاٹنا، مونڈھنا۔

تَحْلِيْقٌ۔ حلقہ کرنا، مونڈھنا، بلند ہونا۔

كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُحَلِّقَةٌ۔ آنحضرتؐ عصر کی نماز اُس وقت پڑھتے جب سورج سپید اور بلند ہوتا (اس میں زردی نہ آتی)۔

حَلَّقَ الطَّائِرُ فِي كَبِدِ السَّمَاءِ يا فِي جَوِّ السَّمَاءِ پرندہ آسمان میں چڑھ گیا (زہری نے کہا شروع دن میں تحلیق کے معنی سورج کا بلند ہونا اور اخیر دن میں نیچے گرنا۔)

فَحَلَّقَ بِبَصَرِهٖ اِلَى السَّمَاءِ۔ اپنی نگاہ آسمان کی طرف اُٹھائی۔

نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمُحَلِّقَاتِ۔ جو پرندے آسمان میں اُڑ رہے ہوں (ابھی پکڑے نہ گئے ہوں) ان کی بیع سے منع فرمایا کیونکہ اس میں دھوکا ہے معلوم نہیں وہ پرندہ پکڑا جاتا ہے یا نہیں اسی طرح مچھلی کی بیع دریا میں یا میوے کی بیع درخت پر جب وہ کچا ہو یا گیہوں یا چاول یا اناج کی بیع جب وہ بالی میں ہو اور پختہ نہ ہوا ہو منع ہے)

فَهَمَمْتُ اَنْ اَطْرَحَ نَفْسِيْ مِنْ حَالِقٍ۔ میں نے قصد کیا اپنے تئیں اونچے پہاڑ سے گرا دوں (خودکشی کر لوں)۔

فَبَعَثَتْ اِلَيْهِمْ بِقَمِيْصِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَحَبَ النَّاسُ فَحَلَّقَ بِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ اِلَيَّ وَقَالَ تَزَوَّدُ مِنْهُ وَاطْوِهٖ (حضرت عائشہ رض نے آنحضرتؐ کی قمیص لوگوں کے پاس بھیجی، وہ اُس کو دیکھ کر دھاڑیں مار مار کر رونے لگے (آنحضرتؐ کو یاد کرکے۔ سبحان اللہ ؎

در نماز م خم ابروے تو یاد آمد
حالتے رفت کہ محراب بفریاد آمد

ابو بکر صدیق رض نے وہ قمیص اُٹھا کر میری طرف پھینکی اور کہا اس کو

کرکے رکھ دے)۔

نَهٰى عَنِ الْحِلَقِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ۔ نماز سے پہلے مسجد میں حلقہ باندھ کر بیٹھنے سے آپ نے منع فرمایا (ایک روایت میں عن التحلّق ہے جوہری نے کہا حَلْقَةٌ کی جمع حَلَقٌ ہے، فتحہ ما۔ بعضوں نے کہا مفرد حَلَقَةٌ ہے۔ بعضوں نے کہا دونوں صحیح ہیں حَلْقَةٌ اور حَلَقَةٌ، لیکن شیبانی نے کہا حلقة تو حالق کی جمع آئی ہے اور مفرد نہیں آیا)۔

لَا تُصَلُّوْا خَلْفَ النِّيَامِ وَلَا الْمُتَحَلِّقِيْنَ سوتے ہوئے شخصوں کے پیچھے نماز نہ پڑھو نہ ان لوگوں کے پیچھے جو حلقہ باندھے بیٹھے ہوں۔

اَلْجَالِسُ وَسْطَ الْحَلْقَةِ مَلْعُوْنٌ۔ حلقے کے بیچ میں (مرکز کی طرح) بیٹھنے والا ملعون ہے (کیونکہ بعض آدمیوں کی طرف اس کی پیٹھ ہوگی وہ برا مانیں گے، اُس پر لعنت کریں گے برا بھلا کہیں گے) طیبی نے کہا مراد یہ ہے کہ کوئی شخص وہاں آئے جہاں لوگ حلقہ باندھے بیٹھے ہوں اور یہ حلقہ میں جگہ نہ پا کر ان کے بیچ میں جاکر بیٹھ جائے، تو اس سے آپ نے منع فرمایا۔ بعضوں نے کہا بھانڈ مراد ہے جو بیچ میں بیٹھ کر نقلیں کرتا ہے لوگوں کو ہنساتا ہے یا شعبدے دکھاتا ہے)۔

لَا حِمَى اِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ وَذَكَرَ مِنْهَا حَلْقَةَ الْقَوْمِ تین مقام محفوظ ہو سکتے ہیں، ان میں سے ایک لوگوں کا حلقہ بیان کیا (ان کو یہ حق ہے کہ کسی کو گردن میں پھاند کر اندر نہ آنے دیں)۔

نَهٰى عَنْ حِلَقِ الذَّهَبِ۔ سونے کے چھلے پہننے سے آپ نے منع فرمایا (یعنی مردوں کو)۔

مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّحَلِّقَ جَبِيْنَهٗ حَلْقَةً مِّنْ نَّارٍ فَلْيُحَلِّقْهُ حَلْقَةً مِّنْ ذَهَبٍ۔ جو شخص چاہے کہ اپنے محبوب کو آگ کا ایک چھلا پہنائے، وہ اُس کو سونے کا چھلا پہنائے (محبوب سے اولاد بیٹا بیٹی، بیوی وغیرہ ہے اور بعضوں نے عورتوں کے لئے بھی سونا پہننا درست نہیں رکھا ہے)۔

فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَحَلَّقَ بِاِصْبَعَيْهِ الْاِبْهَامِ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا وَعَقَدَ عَشْرًا۔ آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں اتنا روزن ہوگیا اور آپ نے دو انگلیوں سے حلقہ بنایا۔ انگوٹھے اور اس کے پاس والی انگلی کا، یعنی دس کا اشارہ کیا (وہ اشارہ یہ ہے کہ کلمے کی انگلی کی نوک انگوٹھے کے بیچ میں رکھ کر حلقہ بنائے)۔

مَنْ فَكَّ حَلْقَةً فَكَّ اللّٰهُ عَنْهُ حَلْقَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ جو شخص دنیا میں کسی بردے کو آزاد کرے (اس کے گلے سے طوق غلامی نکال ڈالے) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا ایک حلقہ نکال ڈالے گا (یعنی جن مصیبتوں میں وہ پھنسا ہوگا اُن میں سے ایک مصیبت کو اُس سے دفع کر دیا جائے گا)۔

وَلِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّفْرَاءُ وَالْبَيْضَاءُ وَالْحَلْقَةُ۔ جتنی اشرفیاں اور روپے اور ہتھیار ہیں وہ سب آنحضرتؐ کے ہیں (بعضوں نے کہا حلقہ سے زرہ مراد ہے)۔

اِنَّ لَنَا اَغْفَالَ الْاَرْضِ وَالْحَلْقَةَ۔ جو زمین خالی ہے (بنجر یا افتادہ) اور ہتھیار یہ سب ہمارے ہیں۔

تُنْزَعُ مِنْكُمُ الْحَلْقَةُ۔ تم سے ہتھیار لے لئے جائیں گے

لَيْسَ مِنَّا مَنْ صَلَقَ اَوْ حَلَقَ۔ وہ ہم مسلمانوں میں سے نہیں ہے جو (مصیبت کے وقت) چلائے یا بال منڈائے

لَعَنَ مِنَ النِّسَاءِ الْحَالِقَةَ وَالسَّالِقَةَ وَالْخَارِقَةَ آں حضرتؐ نے اُن عورتوں پر لعنت کی جو (مصیبت کے وقت) بال منڈا ڈالتی ہیں، چلا چلا کر روتی ہیں (نوحہ کرتی ہیں) کپڑے پھاڑ ڈالتی ہیں (بعضوں نے کہا:

حَالِقَةٌ سے وہ عورت مراد ہے جو اپنے منہ کے رؤئیں کو زینت کے لئے منڈاتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ۔ یا اللہ حج اور عمرے میں سر منڈانے والوں کو بخش دے (تین بار آپ نے سر منڈانے والوں کے لئے دعا کی اور ایک بار بال کترانے والوں کے لئے، تو حج اور

Marfat.com

عمرے میں سر منڈانا بال کترانے سے افضل ہوگا۔ باقی اوقات میں بال رکھنا افضل ہے اور سر منڈانا بھی جائز ہے۔ لیکن بعض نے سر منڈانا مکروہ رکھا ہے کیونکہ وہ خارجیوں کی نشانی ہے۔ جیسے دوسری حدیث میں ہے سِيمَاهُمُ التَّحْلِيقُ ان کی نشانی منڈے ہوئے بال ہیں۔

دَبَّ إِلَيْكُمْ دَاءُ الْأُمَمِ قَبْلَكُمُ الْبَغْضَاءُ وَهِيَ الْحَالِقَةُ۔ تم میں بھی اگلی امتوں کی بیماری آہستہ آہستہ آگئی وہ کیا ہے آپس کی دشمنی دیکھو یہ خصلت تباہ کرنے والی ہے (اس کی وجہ سے ساری قوم تباہی میں پڑ جائے گی)۔

إِنَّهُ قَالَ لِصَفِيَّةَ عَقْرَىٰ حَلْقَىٰ۔ آنحضرت صلعم نے ام المومنین صفیہؓ کو فرمایا (جب ان کو عین کوچ کے قریب حیض آ گیا تھا) خدا اس کو زخمی کرے اس کے حلق میں درد پیدا کرے (اکثر روایتوں میں یوں ہی ہے اور لغت کی رو سے یوں مشہور ہے عَقْرًا حَلْقًا اور تعجب کے مقام پر بھی کہا جاتا ہے اسی طرح منحوس اور موذی عورت کے لئے بھی)

مؤلف کہتا ہے کہ ممکن ہے کہ یہ عقر سے بانجھ ہونے کے معنی میں مستعمل ہو، اسی طرح حلقی بمعنی "مخلوقہ" اس صورت میں ترجمہ یوں ہوگا "اری بانجھ سر منڈی" مگر لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی۔ اور اس فقرہ سے بد دعا دینا مقصود نہیں ہے بلکہ اہل عرب خفگی کے وقت عورتوں کو ایسا کہتے ہیں

لَمَّا نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ كُنَّا نَعْمِدُ إِلَى الْحُلْقَانَةِ فَنَقْطَعُ مَا ذَنَّبَ مِنْهَا۔ جب شراب حرام ہوئی تو ہم کیا کرتے تھے اس گدر کھجور میں سے جس کی دو تہائی پک جاتیں اتنی نکال کر پھینک دیتے جتنی پکی ہوتی (اور باقی کا نبیذ بناتے، کیونکہ گدر اور پکی کھجور دونوں کو ملا کر اس کا نبیذ بنانے سے آپ نے منع فرمایا تھا اس لئے کہ اس میں جلدی نشہ آ جاتا ہے۔ نہایہ میں ہے کہ کھجور دُم کی طرف سے پکنی شروع ہوتی ہے، اس کو تذنوبہ کہتے ہیں جب آدھی پک جاتی ہے تو اس کو مجزع اور جب دو تہائی پک جاتی ہے تو اس کو حلقان کہتے ہیں)۔

مَرَّ بِقَوْمٍ يَنَالُونَ مِنَ الثَّعْدِ وَالْحُلْقَانِ۔ کچھ لوگوں کی طرف سے گزرے جو تسکہ اور گدر کھجور کھا رہے تھے (بعضوں نے کہا ثَعْدٌ وہ کھجور گدر جس کا اکثر حصہ پک گیا ہو یا بالکل پک گئی ہو یعنی رُطَب۔ بعضوں نے کہا نرم گدر کھجور)۔

حَتَّىٰ يَأْخُذَ بِحَلْقَةِ الْبَابِ۔ یہاں تک کہ بہشت کے دروازے کا کڑا تھام لے گا۔

تَهْوِي بِيَدِهَا إِلَىٰ حَلَقِهَا يا حِلَقِهَا۔ اپنے ہاتھ کو گلے کی طرف جھکاتی تھی یا بالیوں یا چھلوں کی طرف (ایک روایت میں حَلْقِهَا ہے یعنی اس مقام کی طرف جہاں طوق پہنا جاتا ہے)

سِيمَاهُمُ التَّحْلِيقُ۔ خارجیوں کی نشانی سر منڈانا ہے (کیونکہ صحابہؓ کے زمانہ میں صحابہ کا طریق یہ تھا کہ حج یا عمرے یا اور کسی ضرورت سے سر منڈاتے اور ان خارجی مردودوں نے ہمیشہ ہر وقت گھٹانا لازم کر لیا تھا۔ بعضوں نے کہا "تحلیق" سے مراد داڑھی اور سر اور سارے بدن کے بالوں کا منڈانا ہے مگر یہ صحیح نہیں کیونکہ خوارج ڈاڑھیاں نہیں منڈاتے تھے۔ بعضوں نے کہا تحلیق سے مراد خون ریزی ہے اور قتل عام یہ تو خارجیوں کا اصلی کام تھا۔ انھوں نے سارے مسلمانوں کو کافر اور واجب القتل سمجھ رکھا تھا۔ بس اپنے ہی گروہ کو مسلمان سمجھتے تھے۔ ہمارے زمانے میں بعضے نام کے مسلمان فروعی ادنی باتوں مسلمانوں کو مشرک اور کافر سمجھ لیتے ہیں اور غور نہیں کرتے حقیقت میں شرک کیا چیز ہے۔ نووی نے کہا اس حدیث سے بعضوں نے یہ دلیل لی ہے کہ بے ضرورت سر منڈانا مکروہ مگر یہ استدلال صحیح نہیں ہے اس لئے کہ نشانی ہر کام ہو سکتی ہے حرام ہو یا مباح۔ مگر ہمارے علماء نے یہ کہا ہے کہ اگر بال کی خدمت اور نگرانی کر سکتا ہو یعنی کنگی تیل وغیرہ۔ تب تو رکھنا مستحب ہے اور اگر نہ کر سکتا ہو تو سر منڈانا افضل ہے)۔

مؤلف کہتا ہے نووی کا یہ کلام مسلم نہیں ہے جب آنحضرت نے خارجیوں کی ایک دنیاوی نشانی بتلائی تو اس کا اقل درجہ ہے کہ وہ فعل مکروہ ہو کیونکہ گمراہ لوگوں کی مشابہت کرنا بالا مکروہ ہے اور نماز روزہ اچھی طرح ادا کرنا دنیاوی بات نہیں

Marfat.com

اور صحیح یہی ہے کہ حج اور عمرے اور دوسری حالتوں کے علاوہ سر منڈانا مکروہ ہے اور اس سے آدمی کا چہرہ بدنما بھی معلوم ہوتا ہے لہٰذا بہتر یہ ہے کہ اگر بالوں کی خدمت نہ ہو سکے تو ان کو کترواکر چھوٹے چھوٹے رکھے، جڑ سے گھٹانے کی کوئی ضرورت نہیں اور جو خدمت ہو سکے تو بالاتفاق بالوں کا رکھنا بہتر اور سنت ہے اور جس شخص نے بال منڈانا لازم کر لیا ہے یا خواہ مخواہ لوگوں کو سر منڈانے کی ترغیب دیتا ہے وہ جاہل ہے۔

سِیْمَاهُمُ التَّحَالُقُ۔ خارجیوں کی نشانی سر منڈانا ہے (انہوں نے سر منڈانا اپنا شعار کر لیا تھا تاکہ لوگ ان کو بڑا زاہد اور پرہیزگار اور تارک الدنیا سمجھیں اور اس لئے عبادت بھی بہت کرتے تھے رات دن قرآن خوانی اور تہجد گزاری میں مصروف رہتے مگر کیا فائدہ ایمان کا اصلی رکن اُن میں نہ تھا۔ یعنی اللہ اور رسول کی محبت جن لوگوں کو رسول اللہ ﷺ نے مومنین کا پیشوا بنایا تھا وہ ان کو کافر سمجھتے تھے)

حَلَاقِیْهِمْ۔ ان کے حلقوں میں (یعنی قرآن اُن کے حلقوں میں رہ جائے گا، نیچے نہیں اُترے گا۔ طیبی نے کہا خارجیوں کی نشانی جو تحلیق بتلائی اُس سے غرض یہ ہے کہ وہ سر کے بال مونڈنے میں مبالغہ کریں گے اور اس سے یہ نہیں نکلتا کہ سر منڈانا بُرا ہے کیونکہ اگر اچھی بات کو گمراہ لوگ اختیار کر لیں تو وہ بُری نہیں ہو جاتی جیسے خارجیوں کا نماز اور روزہ اچھی طرح ادا کرنا بیان فرمایا اس کا مطلب نہیں کہ نماز روزہ اچھی طرح ادا کرنا بُرا ہے۔ بعضوں نے کہا تحلیق سے یہ مُراد ہے کہ وہ حلقے باندھ باندھ کر لوگوں کو بٹھلائیں گے۔ اِسی طرح تحالق سے یہ مُراد ہے کہ ایک دوسرے کا سر مونڈیں گے)

اِنَّكُمْ اَهْلُ الْحَلْقَةِ وَالْحُصُوْنِ۔ تم تو ہتھیاروں اور قلعوں والے لوگ ہو۔

مَرَّ مُعَاوِيَةُ عَلٰى حَلْقَةٍ۔ معاویہ ایک حلقہ پر گزرے (یعنی لوگوں پر جو ایک دائرہ میں گھیرا بنائے بیٹھے ہوئے تھے)۔

نَهَانَا عَنِ الْحِلَقِ۔ ہم کو حلقے باندھ کر بیٹھنے سے منع فرمایا (یعنی جمعہ کے دن مسجد میں نماز سے پہلے)۔

وَاَنْ یَّتَحَلَّقُوْا قَبْلَ الْجُمُعَةِ۔ اور اس سے منع فرمایا کہ جمعہ کے دن نماز سے پہلے ہم حلقے باندھ کر بیٹھیں (طیبی نے کہا کیونکہ یہ ہیئت نمازیوں کی ہیئت کے خلاف ہے اور اگر حلقوں میں لوگ بات چیت کرتے ہیں تو خطبہ نہ سنیں گے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ مذاکرۂ علمی کے لئے بھی جمعہ کے دن نماز سے پہلے حلقہ باندھ کر مسجد میں بیٹھنا مکروہ ہے۔ جمعہ کے دن آدمی کو مسجد میں جاتے ہی تحیۃ المسجد کا دوگانہ پڑھنا چاہیے اُس کے بعد ذکرِ الٰہی کرتا رہے اور خطبہ سُننے کے لئے خاموش بیٹھے، یا سنت اور نفل پڑھے۔ البتہ نماز کے بعد پھر حلقہ باندھ کر بیٹھنے میں کوئی قباحت نہیں ہے)۔

فَرَاٰنَا حِلَقًا عِزِيْنَ۔ آپ نے ہم کو دیکھا ہم الگ الگ حلقے باندھ کر بیٹھے ہوئے ہیں۔

فَصَاغَ خَاتَمًا حَلْقَةَ فِضَّةٍ۔ آپ نے ایک انگوٹھی بنوائی، چاندی کا چھلہ۔

مَحَالِقُ۔ کھر کھرے سخت کمبل، جن سے بال اکھڑ جائیں۔

اِتَّقُوا الْحَالِقَةَ۔ اس خصلت سے بچو جو دین ایمان کو مونڈ ڈالتی ہے (تباہ کر دیتی ہے)۔

كَاَنِّيْ بِهِمْ حِلَقٌ یَّتَحَدَّثُوْنَ۔ میں نے مُردوں کو دیکھا وہ حلقے حلقے باندھے باتیں کر رہے ہیں۔

اِنَّهُ ابْنُ مَنْ حَلَقَ رُؤُوْسَ مَنْ تَرَوْنَ۔ وہ اس شخص کا بیٹا ہے، جس نے ان لوگوں کا جن کو تم دیکھتے ہو سر مونڈا (یعنی قتل کیا)۔

حَوْلَقَةٌ۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہنا۔ جیسے بَسْمَلَةٌ بسم اللہ کہنا۔

حَلْقَمَةٌ گلا کاٹنا یعنی نرخرہ (نلا)

حُلْقُوْمٌ۔ حلق۔ اس کی جمع حَلَاقِيْمُ

يَمْنَعُ النَّاسَ فِيْ اَمْصَارِهِمْ وَيَاْمُرُ بِهَا فِيْ حَلَاقِيْمِ الْبِلَادِ۔ حجاج ظالم شہروں میں تو لوگوں کو جمعہ پڑھنے سے روکتا ہے (کہتا ہے جب تک میں نہ نکلوں کوئی جمعہ نہ پڑھے اور شہروں کے آخری کنارے میں جمعہ کا حکم دیتا ہے۔ یہ امام حسن بصری رح کا قول ہے)۔

Marfat.com

حَالِكٌ۔ بہت کالا ہونا۔ جیسے حُلْكَۃٌ ہے۔
وَ تَرَكْتِ الْفَرِيْشَ مُسْتَحْلِكًا۔ (ایسا سخت قحط ہوا) اونٹنی کو جلا کر کوئلہ کر دیا) عرب لوگ کہتے ہیں :
اَسْوَدُ حَالِكٌ۔ یعنی کالا بھجنگ، بہت کالا)۔
حَلٌّ۔ کھولنا۔ توڑنا۔
حُلُوْلٌ۔ اترنا۔
حِلٌّ۔ حلال ہونا، آدمی کا احرام سے باہر آنا حرم کے علاوہ اور دوسرے مقامات۔
طَيَّبْتُهٗ لِحِلِّهٖ وَ حَرَمِهٖ۔ میں نے آنحضرت صلعم کے اس وقت خوشبو لگائی، جب آپ احرام نہیں باندھے تھے (حلال تھے) اور جس وقت آپ احرام باندھنے لگے (دوسری روایت میں یوں ہے۔
لِاِحْلَالِهٖ حِيْنَ حَلَّ۔ احرام سے باہر آتے وقت جب آپ نے احرام کھولا عرب لوگ کہتے ہیں:
رَجُلٌ حِلٌّ۔ (وہ شخص جو احرام نہ باندھے ہو۔)
اَحَلَّ الرَّجُلُ۔ احرام کھل گیا یا حرم کی سرحد سے نکل کر حل میں آگیا، یا حلال مہینوں میں داخل ہوا۔
اَحِلَّ بِمَنْ اَحَلَّ بِكَ۔ جو شخص احرام کا خیال نہ کرکے حلال شخص کی طرح تجھ سے لڑے تو بھی اس سے حلال بن جا (اس کا مقابلہ کر) یا جو شخص تیری حرمت بگاڑنا چاہے تو بھی اس کی حرمت بگاڑ۔
مَنْ حَلَّ بِكَ فَاحْلِلْ بِهٖ۔ جو شخص تیری وجہ سے (تجھ کو مار کر یا تجھ سے لڑ کر) حلال بن جائے تو بھی اس کی وجہ سے حلال بن جا (بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی درندہ یا چور وغیرہ تجھ پر حملہ کرے تو بھی اس پر حملہ کرنے میں اس کو دفع کرنے میں دریغ مت کر گو تو احرام باندھے ہو۔)
حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرَ (عربوں کا جاہلیت کے زمانہ میں یہ اعتقاد تھا کہ حج کے مہینوں میں عمرہ نہ کرنا چاہئے، وہ کہا کرتے تھے جب صفر کا مہینہ آیا تو اب عمرہ کرنے والے کے لئے عمرہ درست ہوا۔

لَسْتُ اُحِلُّهَا لِمُغْتَسِلٍ وَ هِيَ لِشَارِبٍ حِلٌّ [illegible]
کے پانی سے غسل کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ البتہ پینے وا[illegible]
اجازت ہے۔
وَ اِنَّمَا اُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ۔ کہ میرے
صرف ایک گھڑی دن کے لئے حلال کیا گیا (یعنی فتح کے
(جب آپ زور کے ساتھ اس میں داخل ہوئے بغیر احرام
تَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ وَ تَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ۔ نماز کی
تکبیر ہے (جب یہ تکبیر کہی تو نماز کے منافی سب کام حرام ہو
جیسے بات کرنا، ہنسنا، کھانا پینا) اور اس کی تحلیل سلام
(جب السلام علیکم و رحمۃ اللہ کہا تو اب سب کام جو نماز کے
ہیں حلال ہو گئے (اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ جیسے تک
تحریمہ فرض ہے ویسے ہی لفظ سلام بھی، مگر حنفیہ نے اول کو
فرض رکھا ہے اور دوسرے کو فرض نہیں رکھا)۔
لَا يَمُوْتُ لِمُؤْمِنٍ ثَلٰثَةٌ فَتَمَسَّهُ النَّارُ اِلَّا تَحِـ[illegible]
الْقَسَمِ۔ جس مسلمان کے تین بچے مرجائیں (اور وہ صبر کرے
تو اس کو دوزخ کی آگ چھوئے گی بھی نہیں، اگر صرف قسم اتار
لئے (قسم سے اللہ تعالٰے کا یہ قول مراد ہے وَ اِنْ مِّنْكُمْ
وَارِدُهَا تم میں کوئی ایسا نہیں ہے جو دوزخ پر سے نہ گزر
یا دوزخ میں نہ جائے ایک روایت میں فَيَلِجَ النَّارَ
مَنْ حَرَسَ لَيْلَةً مِّنْ وَّرَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ مُتَطَ[illegible]
لَمْ يَاْخُذْهُ الشَّيْطٰنُ وَ لَمْ يَرَ النَّارَ تَمَسُّهٗ اِلَّا
الْقَسَمِ۔ جو شخص ایک رات بھی اپنی خوشی سے (ثواب سمجھ
مسلمانوں کے عقب میں پہرہ دے (دشمن کو تاکتا رہے)
شیطان اس کو پکڑ نہ سکے گا اور وہ دوزخ کی آگ کو ا[illegible]
بدن سے چھوتی ہوئی بھی نہیں دیکھے گا مگر صرف قسم اتار
کے لئے (اس پر سے گزر جائے گا)۔
وَ فِعْلُهُنَّ الْاَرْضَ تَحْلِيْلٌ۔ ان کا زمین پر گز[illegible]
فَوْمِيْ اِلَيْهَا فَتَحَلَّلِيْهَا (حضرت عائشہؓ نے ایک
کی نسبت یوں کہا اس کا دل لو) دامن کتنا لمبا ہے۔ آنح[illegible]

Marfat.com

ے فرمایا تو نے اس کی غیبت کی، اُٹھ اس سے معاف کرا، اکبر! اتنی ذرا سی بات بھی غیبت میں داخل ہوئی۔ غیبت سخت ہے جو بندوں کا حق ہے بن معاف کرائے ساقط نہیں ہو سکتا۔ کے بڑے بڑے گناہ، جیسے لواطت، زنا، شراب خواری، اللہ ق ہیں جو توبہ سے معاف ہو سکتے ہیں، لیکن غیبت ان سب سے سخت ہے پر ہمارے زمانہ میں مسلمانوں نے اس سے پرہیز کرنا م کر دیا ہے، اللہ رحم کرے)۔

مَنْ كَانَ عِنْدَهُ مَظْلِمَةٌ مِنْ أَخِيهِ فَلْيَسْتَحِلَّهُ ص پر اُس کے بھائی مسلمان کا کوئی حق ہو جو ظلم سے اُس نے ہو (مثلاً اس کا مال دغا اور فریب سے یا جبراً یا چوری سے لے لیا ہو یا ا یا غیبت کی ہو یا اس کو بُرا کہا ہو یا اس کو ناحق ستایا ہو یا اس کی ی یا لونڈی پر نظر بد کی ہے، یا اس سے فعل شنیع کیا ہو) تو وہ یا ہی میں اس سے معاف کرا لے۔

حِلًّا أُمَّ فُلَانٍ اے فلاں کی ماں اپنی قسم کھول ڈال (یہ ت ابوبکر صدیق رضؓ نے ایک عورت سے فرمایا جس نے قسم کھائی کہ میں اپنی لونڈی کو آزاد نہیں کروں گی)۔

حِلًّا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فِيمَا تَقُولُ (عمرو بن معدی ب نے حضرت عمرؓ سے کہا) اے امیرالمؤمنین! آپ جو فرماتے ہیں (قول) سے اپنے آپ کو آزاد کرو (یعنی ایسا کرو کہ آپ کا کلام ہو جائے اور کسی کو ایذا بھی نہ ہو)۔

ثُمَّ تَرَكَ فَتَحَلَّلَ۔ جب اس کافر کی طاقت باقی رہی تو نے میرا بھینچنا چھوڑ دیا (یہ ابوقتادہ کا کلام ہے)۔

وَأَتَحَلَّلُ (حضرت انس سے لوگوں نے کہا تم نے جو آنحضرت سنا ہے اُس میں سے کچھ ہم سے بیان کرو) انھوں نے کہا کچھ بیان ں اور کچھ نہ بیان کروں)۔

سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ ضرت صلعم سے پوچھا گیا۔ کونسا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا ل کہ قرآن کی تلاوت سرے سے شروع کرے، پھر ختم کر کے پھر ع کر دے (جیسے کہ قاری کیا کرتے ہیں۔ جب قرآن شریف ختم کرتے ہیں تو پھر سورۂ فاتحہ اور الٓمّٓ (البقرہ) مفلحون تک پڑھتے ہیں) (بعضوں نے کہا حال مرتحل سے یہ مراد ہے کہ غازی ایک جہاد سے فارغ ہو کر دوسرا جہاد شروع کرے)۔

أَحِلُّوا اللّٰهَ يَغْفِرْ لَكُمْ۔ شرک کی تنگی سے نکل کر توحید کی فراغت میں آؤ، اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخش دے گا (ایک روایت میں أَجِلُّوا اللّٰهَ ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی عظمت کرو)۔

لَعَنَ اللّٰهُ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ۔ اللہ تعالیٰ نے حلالہ کرنے والے پر اور جس کے لئے حلالہ کیا جائے دونوں پر لعنت کی (حلالہ یہ ہے کہ کسی عورت کو تین طلاقیں دی جائیں اب کوئی شخص اس سے اس شرط پر نکاح کرے کہ وطی کر کے پھر اس کو طلاق دے دے گا تاکہ وہ عورت اگلے شوہر کے لئے پھر حلال ہو جائے)

لَا أُوتٰى بِحَالٍّ وَلَا مُحَلَّلٍ إِلَّا رَجَمْتُهُمَا۔ میرے پاس جب کوئی ایسا شخص آئے گا، جس نے حلالہ کیا ہو یا وہ شخص جس کے لئے حلالہ کرایا گیا ہو تو میں دونوں کو سنگسار کروں گا (یہ کسی صحابی کا قول ہے انھوں نے تشدید کے طور پر یہ کہا: تاکہ لوگ حلالہ کرنے اور کرانے سے باز رہیں)

لَا تَحِلُّ لَهُ إِلَّا مِنْ حَيْثُ حَرُمَتْ عَلَيْهِ (کسی نے مسروقؒ سے پوچھا، اگر ایک لونڈی کسی کے نکاح میں ہو، وہ اس کو دو طلاق دے دے اس کے بعد خرید لے تو کیا وہ اس کو حلال ہو گی؟ انھوں نے کہا) نہیں حلال نہیں ہو گی۔ مگر جب اسی طریق سے حلال ہو جس طریق سے حرام ہوئی تھی (یعنی اس لونڈی سے کوئی دوسرا نکاح کرے اور وہ اس کو دو طلاق دے)۔

أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ (بڑا گناہ یہ ہے کہ) تو اپنے ہمسایہ کی جورو یا لونڈی سے زنا کرے (اگرچہ زنا ہر ایک عورت سے گناہ ہے مگر ہمسایہ اور پڑوسی کی عورت سے زنا کرنا اور بھی زیادہ بڑا گناہ ہے۔ کیونکہ ہمسایہ کے ساتھ نیک سلوک کرنا فرض ہے)۔

إِنَّهُ يَزِيدُ فِي الْحَلَالِ۔ حضرت عیسیٰؑ (جب قیامت کے قریب اتریں گے تو) حلال کام زیادہ کریں گے (نکاح کریں گے

Marfat.com

آپ کی اولاد ہوگی، حضرت عیسیٰ ؑ نے آسمان کی طرف اٹھائے جانے تک کوئی نکاح نہیں کیا۔ ہمیشہ تجرد اور توکل اور درویشی میں بسر کی)۔

فَلَا یَحِلُّ لِکَافِرٍ یَجِدُ رِیْحَ نَفَسِہٖ اِلَّا مَاتَ (قیامت کے قریب جب حضرت عیسیٰ ؑ اتریں گے تو) جس کافر کو آپ کے سانس کی خوشبو پہنچے گی، وہ مرجائے گا اس کا مرنا واجب ہو جائے گا۔

لَا یَحِلُّ بمعنی یجب کے ہے۔ جیسے وَحَرَامٌ عَلٰی قَرْیَۃٍ میں حَرَامٌ بمعنی وَاجِبٌ کے ہے (جیسے پہلے حق تعالیٰ نے آپ کو زندہ کرنے کا معجزہ عطا فرمایا تھا اسی طرح مارنے کا معجزہ عنایت ہوگا۔ دجّال جب آپ کی خبر سنے گا تو ڈر کی وجہ سے بھاگتا پھرے گا باب لُد کے پاس جو ملک شام میں ہے، آپ اس کو پالیں گے اور وہ مردود آپ کے دم کے اثر سے فوراً واصل جہنم ہوگا)

حَلَّتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ۔ اس کے لئے میری سفارش واجب ہوگئی (یا میری سفارش اس پر اتر آئے گی، اس کو ڈھانپ لے گی)۔

لَا یَحُلُّ الْمُمْرِضُ عَلَی الْمُصِحِّ۔ بیمار تندرست کے پاس نہ اترے (اس لئے کہ کہیں تندرست بیمار ہو جائے تو وہ یہ سمجھنے لگے کہ اس کی بیماری مجھ کو لگ گئی، حالانکہ بیماری لگنا (عدوی) ہماری شریعت میں کوئی چیز نہیں ہے)۔

لَا یُنْحَرُ حَتّٰی یَبْلُغَ مَحِلَّہٗ۔ ہدی کا جانور نحر نہ کیا جائے، جب تک اپنے ٹھکانے تک (یعنی حرم تک) یا اپنے وقت تک (یعنی یوم النحر تک) نہ پہنچے۔ محِلّ زمان اور مکان دونوں کے لئے آتا ہے)

ہَاتِ فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّہَا (آنحضرت ؐ حضرت عائشہ رضؓ کے پاس آئے، پوچھا کچھ کھانے کو تمہارے پاس ہے؟ انہوں نے کہا کچھ نہیں تھوڑا گوشت نسیبہ لونڈی نے جو اس کو صدقہ میں ملا تھا ہم کو تحفہ کے طور بھیجا ہے، اور آپ تو صدقہ کھا نہیں سکتے؟) فرمایا وہی گوشت لادو) صدقہ اپنے ٹھکانے تک پہنچ گیا (یعنی جب نسیبہ تک پہنچا تو صدقہ پورا ہوگیا۔ اب نسیبہ نے جو ہم کو بھیجا تو اس کی حیثیت ہدیہ کی ہوگئی لہٰذا اس کا کھانا ہمارے لئے درست ہے)۔

اِنَّہٗ کَرِہَ التَّبَرُّجَ بِالزِّیْنَۃِ لِغَیْرِ مَحِلِّہَا۔ عورتوں کو اپنا بناؤ سوائے اپنے ٹھکانے کے (یعنی خاوند اور محرم مردوں کے علاوہ) دوسرے مردوں کے سامنے ظاہر کرنا برا سمجھا۔

خَیْرُ الْکَفَنِ اَلْحُلَّۃُ۔ بہتر کفن یہی جوڑا ہے۔

حُلَّۃٌ۔ دو کپڑے ایک قسم کے۔

لَوْ اَنَّکَ اَخَذْتَ بُرْدَۃَ غُلَامِکَ وَاَعْطَیْتَہٗ مُعَافِرِیَّکَ اَوْ اَخَذْتَ مُعَافِرِیَّہٗ وَاَعْطَیْتَہٗ بُرْدَتَکَ فَکَانَتْ عَلَیْکَ حُلَّۃٌ وَّعَلَیْہِ حُلَّۃٌ۔ اگر تم ایسا کرتے کہ اپنے غلام کی چادر لے لیتے اور اپنی لنگی اس کو دیدیتے یا اس کی لنگی تم لے لیتے اور اپنی چادر اس کو دیدیتے تو تمہارا بھی جوڑا ہو جاتا اس کا بھی جوڑا ہو جاتا (اب تو نہ تمہارا جوڑا مکمل ہے نہ اس کا چادر ایک وضع کی اور لنگی دوسری وضع کی، دونوں بے جوڑ۔ ہوا یہ تھا کہ انہوں نے دو چادریں ایک قسم کی خریدیں اور دو چادریں دوسری قسم کی اور ہر ایک میں سے ایک فرد اپنے پاس رکھی ایک اپنے غلام کو دی، کیونکہ انہوں نے آنحضرت ؐ سے یہ سنا تھا کہ غلام کو وہی کھلاؤ جو تم کھاؤ اور وہی پہناؤ جو تم پہنو۔ اس لئے بے جوڑ لباس انہوں نے گوارا کیا مگر حدیث کے خلاف کرنا پسند نہ کیا۔ آفریں صد آفریں صحابہ کرام کی متابعت پر)۔

اِنَّہٗ رَاٰی رَجُلًا عَلَیْہِ حُلَّۃٌ قَدِ ائْتَزَرَ بِاَحَدِہِمَا وَارْتَدٰی بِالْاُخْرٰی۔ ایک شخص کو چادروں کا جوڑا پہنے ہوئے دیکھا، ایک کی اس نے لنگی کی تھی اور دوسرے کی چادر۔

فِیْ حُلَّۃٍ حَمْرَآءَ۔ ایک سرخ جوڑے میں (یہ خالص سرخ نہ تھا بلکہ اس میں سرخ اور سیاہ دھاریاں تھیں)۔

عَلٰی عَبْدِہٖ حُلَّۃٌ وَّعَلَیْہِ حُلَّۃٌ۔ ان کا غلام ایک جوڑا پہنے تھا اور خود بھی ویسا ہی جوڑا پہنے تھے (میں نے اس کا سبب پوچھا کیونکہ یہ رسم و رواج کے خلاف ہے۔ اکثر قاعدہ یہ ہے کہ میاں بھاری قیمت کے کپڑے پہنتے ہیں اور لونڈی غلام، نوکر چاکر ہلکی قیمت کے)۔

Marfat.com

...بعثت ابنتہ امّ کلثوم الی عمر نتا خطبھا فقال لھا
...لی لہ ان ابی یقول لک ھل رضیت الحلۃ۔ حضرت علیؓ
...اپنی صاجزادی علیا حضرت اُمِّ کلثوم کو حضرت عمرؓ کے پاس
...بھیج دیا، جب حضرت عمرؓ نے ان کا پیغام دیا (یعنی ان کے ساتھ
...نکاح کر دیا) اور صاجزادی سے کہا تم حضرت عمرؓ سے کہنا اِس
...جوڑے سے تم خوش ہو (جوڑے سے مُراد بیوی کو لیا۔ جیسے قرآن
...میں ہے ھن لباس لکم وانتم لباس لھن ۔ اب
...یہی لوگ جو حضرت عمرؓ کی شان میں بے ادبی کرتے ہیں وہ
...اس حدیث میں غور کریں، اگر حضرت عمرؓ معاذ اللہ حضرت علیؓ
...کے نزدیک ظالم اور غاصب اور بُرے ہوتے، تو کبھی آپ اپنی
...عزیز صاجزادی کو جو آں حضرت صلعم کی نواسی تھیں، اُن کی
...زوجیت میں نہ دیتے اور نہ ایسے کلمات محبت آمیز اُن کی نسبت
...کہتے۔ اگر یہ کہیں کہ حضرت علیؓ نے تقیہ کے طور پر یہ فرمایا،
...خیر۔ مگر بیٹی کو اُن کے نکاح میں تقیہ کے طور پر دینا کیا معنی ہ کسی
...کی مجال تھی کہ شیر خدا کی بیٹی اور آنحضرتؐ کی نواسی کو جبری طور
...لے لیتا۔ یہ ساری افترا پردازی محض بے وقوفی اور کم عقلی پر مبنی
...جس پر ادنیٰ اطفالِ دبستان بھی قہقہہ لگائیں گے اور
...تعجب تو ان بے حیاؤں اور بے شرموں اور دیوثوں پر آتا ہے
...معاذ اللہ اہلِ بیت علیہم السلام سے اِس واقعہ پر یہ نقل
...کرتے ہیں اوّلُ فرجٍ غُصِبَ مِنّا۔ بھلا اہلِ بیت علیہم السلام
...اِن نامردوں کی طرح بے غیرت اور بےحیا تھے، لعنت خدا
...اِن پر۔ اہلِ بیت علیہم السلام میں کن کا خون تھا، آنحضرتؐ
...اور حضرت علیؓ کا جو شجاعت اور بہادری اور جلادت اور
...سپاہ گری میں ساری دنیا سے بڑھ کر تھے۔ دیکھو امام حسینؓ نے
...اور اپنے سارے عزیز و اقربا بلکہ اطفال خورد سال کا بھی
...گوارا کیا مگر یزید ملعون کے سامنے ذلت کے ساتھ حاضر ہونا
...اس کی اطاعت اور غلامی کرنا گوارا نہ کیا۔ تعجب تو صاحب
...البحرین پر آتا ہے۔ اِس مردِ خدا نے کتاب الالف میں ذیل
...میں ایسا یہ لکھ مارا کہ حضرت عمرؓ جب بیوی اُمِّ کلثوم کے ساتھ

۔ صحبت کا قصد کرتے تو ایک جِنّنی ان کی صورت پر نمودار ہوتی، وہ اس سے صحبت کرتے۔ جیسے حضرت آسیہ سے فرعون جب صحبت کرنا چاہتا تو ایک شیطانی ان کی صورت پر نمودار ہوتی اور وہ اس سے مقاربت کرتا۔ ارے ظالم کہاں وہ ظالم اور کافر فرعون اور کہاں امیر المومنین حضرت عمرؓ جن کی ذات بابرکات پر آج تک مسلمانوں کو فخر ہے۔ تجھ کو یہ جھوٹا قصہ لکھتے وقت شرم بھی نہ آئی، لاحول ولا قوۃ اِلّا باللہ۔ اور پھر طرّہ یہ کہ ایسے جھوٹے قصہ کو امام حسنؓ کی طرف منسوب کیا۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین ۔)

فجاء بفصیلٍ مَخلُولٍ (زکوٰۃ کا تحصیلدار) ایک اونٹ کا بچہ لے کر آیا جو بالکل دبلا تھا (اس کی ہڈیاں نکلی ہوئی تھیں) (ایک روایت میں مَخلُولٍ بے خائے معجمہ ہے۔ معنی وہی ہیں)

لَاھُمَّ اِنَّ المَرءَ یَمنَعُ رَحلَہٗ فَامنَع حِلَالَکَ۔ (یہ عبد المطلب کی دعا ہے جو انھوں نے اِس وقت کی جب اصحابِ فیل کعبہ کو ڈھانے آئے تھے) اے بارِ خدایا آدمی اپنے گھر کو بچاتا ہے (جہاں تک ہو سکتا ہے) تو بھی اپنے گھر میں (یعنی حرم میں) رہنے والوں کو بچا۔

اِنَّھُم وَجَدُوا اُنَاسًا اَحِلَّۃً۔ انھوں نے چند لوگوں کو پایا جو حلال تھے (یعنی احرام نہیں باندھے تھے) یہ حَلال بہ فتحہ حا یا حِلال بہ کسرہ حا کی جمع ہے۔

لَم تَخَوَّنْہُ الاَحَالِیلُ۔ اُس کو تھنوں نے کمزور اور دُبلا نہیں کیا (مطلب یہ ہے کہ اُس کا دودھ نہیں دوہا گیا تو وہ موٹی تازی ہے یہ اِحلِیل کی جمع ہے جو ذکر اور فرج اور تھن سب کے سوراخ کو کہتے ہیں)۔

اَحمَدُ اِلَیکُم غَسلَ الاِحلِیلِ۔ میں تم سے ذکر کو دھونے کی تعریف کرتا ہوں۔

اِنَّ حَل لَتُوطِی النَّاسَ وَتُوذِی وَتَشغَلُ عَن ذِکرِ اللہِ تَعَالٰی (عرفات سے لوٹتے وقت جب لوگوں کا ہجوم ہوتا ہے) اونٹ کو حَل حَل کہہ کر ڈانٹنا (تاکہ تیز چلے) لوگوں کو کچل دیتا ہے، تکلیف دیتا ہے اللہ کی یاد سے باز رکھتا ہے۔

Marfat.com

(مطلب یہ ہے کہ اُس وقت اونٹ کو ڈانٹنا اور خواہ مخواہ تیز چلانا تکلیف دہ ہے تو اُس سے باز رہنا چاہیے۔ اللہ کی یاد میں مصروف رہ کر آہستہ ہی آہستہ چلانا بہتر ہے تاکہ کسی بندۂ خدا کو ایذا نہ پہنچے)
فَلَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ۔ حضرت علی اُس وقت تک حلال نہیں ہو سکتے جب تک آنحضرتؐ حلال نہ ہوں (کیونکہ انھوں نے احرام باندھتے وقت وہی نیت کی تھی جو آنحضرتؐ نے کی ہو)۔
لَمْ اَكُنْ حَلَلْتُ۔ میں (مکہ پہنچتے وقت) حلال نہیں ہوا تھا (کیونکہ میں نے تمتع نہیں کیا تھا بلکہ قران کیا تھا)
يَقْبَلُوْا ثَمَرَةَ حَائِطِيْ وَيُحَلِّلُوْا اَبِيْ۔ میرے باغ کا میوہ لے لیں اور میرے باپ کو (قرضہ کے بارے) سبکدوش کریں۔
اِذَا قَضٰى دُوْنَ حَقِّهٖ اَوْ حَلَّلَهٗ (صحیح وَحَلَّلَهٗ ہے واو عطف سے یعنی) جب پورا قرضہ ادا نہ کرے کچھ معاف کرائے کچھ ادا کرے۔
فَلْيَتَحَلَّلْهُ الْيَوْمَ۔ آج اس حق سے نکل جائے (ادا کر کے یا معاف کرا کے معاف کرانے میں تفصیل کا بیان کرنا ضرور نہیں ہے۔ بعضوں نے کہا ضروری ہے)
اِذَا بَلَغَتِ الصَّهْبَاءَ حَلَّتْ۔ جب وہ صہبا (ایک مقام کا نام ہے) میں پہنچیں تو حیض سے پاک ہوئیں۔
فَاِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ فَحُلُّوْهُمْ يا مَحَلُّوْهُمْ جب ایک گھڑی رات گزر جائے اُس وقت ان کو چھوڑ دو۔
اَهْرِيْقُوْا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ اَوْكِيَتُهُنَّ مجھ پر سات ایسی مشکیں بہاؤ جن کے سر بندھن نہ کھولے گئے ہوں (ان کے پانی میں لوگوں کے ہاتھ نہ لگے ہوں)۔
تَحَلَّلْتُهَا۔ میں اس کا کفارہ دے دیتا ہوں۔
لَا يَحِلُّ مِنْهُ شَيْءٌ حَرَامٌ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ کوئی شے جو احرام میں حرام تھی اُس پر حلال نہ ہوگی، جب تک قربانی کا جانور اپنے ٹھکانے نہ پہنچ لے۔
اَلشَّيْطَانُ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ الَّذِيْ لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔ جس کھانے پر بسم اللہ نہ کہی جائے شیطان اُس کے کھانے پر قادر ہو جاتا ہے (کھانے والے کے ساتھ شیطان بھی اُس میں سے کھاتا ہے۔ اِس میں کوئی عقلی استبعاد نہیں اکثر محدثین اور فقہاء اور متکلمین کا یہی قول ہے کہ حقیقتاً شیطان کا کھانا مُراد ہے تاویل کی ضرورت نہیں ہے)۔
هٰذَا الْمَحِلُّ اَوْ هٰذَا الْمَنْزِلُ (دونوں کے ایک معنی ہیں مَحِلٌّ بکسرۂ حا اور بفتحۂ حا دونوں طرح مستعمل ہے۔
قَبْلَ حِلِّهٖ۔ اُس کا وقت آنے یا واجب ہونے سے پیشتر۔
تَحِلُّ الشَّفَاعَةُ یا تَحِلُّ الشَّفَاعَةُ۔ اس کی سفارش واقع ہوگی یا اُس کی سفارش کی اجازت دی جائے گی۔
ثُمَّ لَا اَحُلُّ لَهَا عُقْدَةً حَتّٰى اَقْدَمَ الْمَدِيْنَةَ میں تو اپنی اونٹنی کی کوئی گرہ نہیں کھولنے کا (جو چلانے کے لیے باندھی ہے، یعنی کہیں نہیں اُترنے کا) یہاں تک کہ مدینہ پہنچ جاؤ
اَلْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللّٰهِ۔ اللہ کے حرم کو حلال کرنے والا (وہاں کے درخت کاٹنے والا یا وہاں کے جانور مارنے والا، وہاں خون خرابہ کرنے والا یا بن احرام باندھے داخل ہونے والا۔
اَلْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِيْ۔ میری اولاد کی ایذا رسانی کو روا رکھنے والا (ان کو مارنے والا یا ستانے والا)۔
اَلتَّارِكُ لِسُنَّتِيْ۔ میری سنت کو ترک کرنے والا (ان دونوں پر آپ نے لعنت کی۔ طیبی نے کہا کہ آں حضرتؐ کی سنت کو اگر اہانت کر کے ترک کرے تو وہ کافر ملعون ہے اور اگر سستی اور کاہلی سے ترک کرے تو اس پر لعنت تغلیظاً ہے وہ صرف گنہگار ہوگا)۔
قَبْلَ اَنْ يَحِلَّ۔ زکوٰۃ کے وجوب کا وقت آنے سے پہلے
فَلَمْ يَحِلَّ لِذَنْبٍ اَنْ يُدْرِكَهٗ اِلَّا الشِّرْكَ کوئی گناہ اس کو چار طرف سے گھیر نہیں سکتا، اس کو تباہ اور برباد نہیں کر سکتا سوائے شرک کے۔
مَحِلِّيْ حَيْثُ حَبَسْتَنِيْ۔ اے اللہ! تو جہاں مجھ کو روک دے گا وہیں میں حلال ہو جاؤں گا (احرام کھول دوں گا)
مَنْ كُسِرَ اَوْ عَرِجَ اَوْ مَرِضَ فَقَدْ حَلَّ۔ جس شخص کا ہاتھ یا پاؤں یا اور کوئی عضو ٹوٹ جائے یا لنگڑا

Marfat.com

ہو جائے یا بیمار ہو جائے تو وہ احرام سے باہر آ سکتا ہے اگر اس نے احرام باندھتے وقت یہ شرط کی ہو)۔

تَلَقَّاهَا رَجُلٌ فَتَحَلَّلَهَا۔ ایک مرد اس سے ملا اور صحبت کی اس سے۔ (ایک روایت میں فَتَجَلَّلَهَا ہے جس سے یعنی اس کی مجہول ہو گیا۔ مطلب یہ ہے کہ اس سے جماع کیا)

اَهْلُ الْحَلِّ وَالْعَقْدِ۔ ہر قوم کے عقلمند اور مدبر لوگ جن کی طرف اس قوم والے ہر ایک مشکل میں رجوع ہوتے ہیں، ابن اثیر نے کہا، جیسے اکابر اور علماء فضلاء اور سرداران فوج وغیرہ)۔

اَحَلَّتْهُمَا اٰيَةٌ وَحَرَّمَتْهُمَا اٰيَةٌ۔ دو لونڈیاں جو بہنیں ہوں، ان دونوں کا رکھنا، ایک آیت وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ کی رو سے حرام ہے، اور ایک آیت اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ کی رو سے حلال ہے۔

وَلَمْ تَحِلَّ وَلَمْ تُحَلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ۔ یعنی لوٹ کے مال مجھ سے پہلے کسی پیغمبرؑ کے لئے درست نہیں ہوئے (بلکہ لوٹ کے مال کو ایک جگہ اکٹھا کرتے، پھر آسمان سے آگ اترتی وہ اس کو جلا دیتی)۔

اُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ۔ میرے لئے لوٹ کے مال حلال کئے گئے (مجمع البحرین میں ہے کہ بیوی کو حَلِيْلَةٌ اور شوہر کو حَلِيْلٌ اس لئے کہتے ہیں کہ ہر ایک دوسرے کے لئے حلال ہوتا ہے یا ہر ایک دوسرے پر اترتا ہے یا ہر ایک دوسرے کی ازار کھولتا ہے)۔

مَحِلِّيْ حَيْثُ حَبَسْتَنِيْ۔ مجھ کو جہاں تو روکے وہیں میرا احرام کھول دے۔

مَنْ اَكَلَ مِنَ الْحَلَالِ الْقُوْتَ صَفَا قَلْبُهُ وَرَقَّ وَدَمَعَتْ عَيْنَاهُ وَلَمْ يَكُنْ لِدَعْوَتِهِ حِجَابٌ۔ جو شخص حلال روزی کھائے گا اس کا دل صاف اور نرم ہوگا، آنکھوں سے آنسو رہیں گے، اس کی دعا میں کوئی آڑ نہ ہوگی (سیدھی بارگاہ تک پہنچے گی)۔

مُحَلِّلٌ۔ ایک تو نکاح میں ہوتا ہے۔ یعنی حلالہ کرنے والا جس کا ذکر اوپر ہو چکا۔ ایک گھوڑ دوڑ میں ہوتا ہے، یعنی تیسرا شخص جو دونوں شرط کرنے والوں کے درمیان رہتا ہے وہ اگر جیت جائے تو شرط کا روپیہ لے لیتا ہے اور اگر ہار جائے تو کچھ نہیں دیتا۔

ثُمَّ بَعَثَ رَاحِلَتَهُ وَقَالَ حَلْ۔ پھر اپنی اونٹنی کو اٹھایا اور حل کہا۔ (اس کلمہ کا ذکر اوپر ہو چکا ہے)۔

لَمْ يَحُلَّ فِي الْاَشْيَاءِ۔ پروردگار نے کسی چیز میں حلول نہیں کیا۔

تَحْلِيْلٌ۔ گلانا، حلال کرنا۔

حِلْمٌ۔ بردباری، درگزر کرنا، معاف کرنا۔

حَلْمٌ۔ خواب دیکھنا، لڑکے کا جوان ہونا۔

حُلْمٌ۔ خواب۔

حُلُمٌ۔ خواب میں جماع کرنا۔

حَلَمٌ۔ خراب ہو جانا کیڑے یا جوئیں پڑ جانا۔

حَلِيْمٌ۔ اللہ تعالےٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے (یعنی وہ اپنے بندوں کے گناہوں اور قصوروں پر جلدی غصہ نہیں کرتا، جیسے ہلکے مزاج والوں کا قاعدہ ہوتا ہے کہ کسی ادنیٰ بات پر بھی مشتعل اور برانگیختہ ہو جاتے ہیں)۔

لِيَلِيَنِيْ مِنْكُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى (جماعت کی نماز میں) میرے قریب (یعنی صف اول میں) وہ لوگ تم میں سے رہیں جو عقل و تمیز والے ہیں یا جو بردبار اور متین اور عقلمند ہیں۔

حُلُوْمُهُمْ كَحُلُوْمِ الْاَطْفَالِ۔ ان کی عقلیں بچوں کی عقلوں کی طرح ہوں گی۔

لَمْ تَكُنِ الْاَحْلَامُ مِنْ قَبْلُ وَاِنَّمَا حَدَثَتْ۔ پہلے لوگوں کو خواب نظر نہیں آتے تھے، پھر خواب دکھائی دینے لگے۔

حَلِيْمَةُ سَعْدِيَّةٌ۔ آنحضرتؐ کی انا تھیں۔

اَمَرَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا۔ آنحضرتؐ نے حضرت معاذؓ کو یہ حکم دیا (کہ جزیہ میں) ہر جوان مرد سے

رسالہ) ایک اشرفی لی جائے۔

غُسْلُ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰی كُلِّ حَالِمٍ یا مُحْتَلِمٍ جمعہ کے دن نہانا ہر جوان مرد پر واجب ہے۔

اَلرُّؤْیَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّیْطٰنِ اچھا (اور نیک) خواب اللہ کی طرف سے ہے اور بُرا خواب شیطان کی طرف سے۔

اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ پریشان خوابوں کے گٹھے۔

مَنْ تَحَلَّمَ كُلِّفَ اَنْ یَّعْقِدَ بَیْنَ شَعِیْرَتَیْنِ جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے (جو نہ دیکھا ہو مگر کہے کہ میں نے دیکھا) تو اس کو قیامت کے دن دو جَو میں گرہ لگانے کا حکم دیا جائے گا (اور یہ اس سے نہ ہو سکے گا۔ آخر عذاب ہوگا۔ حالانکہ بیداری میں بھی جھوٹ بولنا بڑا گناہ ہے مگر جھوٹا خواب بیان کرنا، اس سے بھی زیادہ گناہ ہے اس لئے کہ خواب نبوت کا ایک جز ہے اور اس میں جھوٹ بولنا گویا اللہ پر جھوٹ باندھنا ہے جو بندوں پر جھوٹ باندھنے سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے) عرب لوگ کہتے ہیں:

حَلَمَ۔ خواب دیکھا۔ اور:

تَحَلَّمَ۔ جھوٹا خواب بنالیا۔

حَلَمْتُ اَنْ قُطِعَ رَاْسِیْ۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر کٹ گیا ہے (وہ ڈھلکتا جارہا ہے، میں اس کے پیچھے پیچھے جارہا ہوں نووی نے کہا شاید آنحضرتؐ کو یہ معلوم ہوگیا ہوگا کہ یہ پریشان خواب ہے یا شیطان کا کھیل ہے ورنہ خواب کی تعبیر دینے والے کہتے ہیں کہ اگر خواب میں اپنا سر کٹا دیکھے تو دیکھنے والے کی حالت میں تغیر ہوگا؛ یا اپنے بالادست حاکم سے جدائی ہوگی، یا حکومت جاتی رہے گی۔ البتہ اگر دیکھنے والا غلام ہو تو آزاد ہوگا، یا بیمار ہو تو صحت یاب ہوگا، یا قرض دار ہو تو قرض ادا ہوگا، یا حج نہ کیا ہو تو حج کرے گا، یا مغموم اور رنجیدہ ہو تو اُس کا رنج و غم دور ہوگا)۔

فِیْهِ اِنَاءَةٌ وَّحِلْمٌ۔ اشج میں آہستگی اور بردباری یا عقل ہے۔

مَجْلِسُ حِلْمٍ۔ عقلمندی کی ایک مجلس (ایک روایت میں یہ منبر حلم ہے)

یُصْبِحُ جُنُبًا مِّنْ غَیْرِ حُلُمٍ۔ آپ جنابت کی حالت میں صبح کرتے تھے اور یہ جنابت احتلام سے نہ ہوتی (بلکہ جماع سے۔ نووی نے کہا اس سے یہ نکلتا ہے کہ پیغمبروں کو بھی احتلام ہو سکتا ہے مگر مشہور یہ ہے کہ پیغمبروں کو احتلام نہیں ہو سکتا، اس لئے کہ وہ شیطان کا کھیل ہے)۔

فَهَلْ عَلَی الْمَرْاَةِ اِذَا احْتَلَمَتْ۔ عورت کو بھی اگر احتلام ہو، تو کیا اس کو غسل کرنا چاہئے (احتلام خواب میں جماع کی لذت حاصل کرنا خواہ انزال ہو یا نہ ہو)۔

اَوَتَحْتَلِمُ الْمَرْاَةُ۔ کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے (ام المومنین ام سلمہؓ کو تعجب ہوا، کیونکہ ہر عورت کو احتلام نہیں ہوتا۔ شاذ و نادر کسی عورت کو ہوتا ہے)۔

لَاحِلْمَ اِلَّا عَنْ تَجْرِبَةٍ۔ بُردباری یا عقل آدمی میں اسی وقت پیدا ہوتی ہے جب تجربہ ہو (زمانہ کا سرد و گرم جھیلا ہو اس پر واقعات گزرے ہوں)۔

لَاحَلِیْمَ اِلَّا ذُوْعَثْرَةٍ۔ عقلمند جب ہی ہوگا جب لغزشیں ہوں اور ٹھوکریں کھائے (تو آئندہ کے لئے آدمی ایسی باتوں سے پرہیز کرتا ہے، بقول شخصے بن کھوئے کچھ حاصل نہیں ہوتا ؎ بسیار باید تا پختہ شود خامے)

تَدَعُ الْحَلِیْمَ حَیْرَانَ۔ عقلمند آدمی کو حیران پریشان بنا کر چھوڑ دے گا۔

حَلَمَةُ الثَّدْیِ۔ چھاتی کی بھٹنی۔

حَلَمَةٌ۔ چھوٹی یا بڑی جوں۔

كَانَ ابْنُ عُمَرَ یَنْهٰی اَنْ تُنْزَعَ الْحَلَمَةُ عَنْ دَابَّتِهٖ۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اس سے منع کرتے تھے کہ ان کی سواری کے جانور کی جوں یا چچڑی نکالی جائے (یعنی احرام کی حالت میں)

فِیْ حَلَمَةِ ثَدْیِ الْمَرْاَةِ رُبُعُ دِیَتِهَا۔ عورت کی چھاتی کی بھٹنی اگر کوئی کاٹ ڈالے تو چوتھائی دیت دینا ہوگی۔

بَضَّتِ الْحَلَمَةُ۔ بھٹنی نے خوب دودھ بہایا (بعضوں

نے کہا حلمۃ ایک بجاجی ہے)۔

قَضٰی فِی الْاَرْنَبِ یَقْتُلُہُ الْمُحْرِمُ بِحُلَّامٍ۔ حضرت عمرؓ نے اس خرگوش کے بدلے جس کو احرام والا شخص مار ڈالے ایک بکری کا بچہ دینے کا حکم دیا۔

حُلَّامٌ۔ بکری کا بچہ (ایک روایت میں اگلی حدیث کے سلسلہ میں حُلَّانٍ ہے۔ معنی وہی ہیں)۔

ذُبِحَ عُثْمَانُ کَمَا یُذْبَحُ الْحُلَّانُ۔ حضرت عثمانؓ کو باغیوں نے اس طرح ذبح کر ڈالا، جیسے بکری کا بچہ ذبح کرتے ہیں (گویا معنی کہ ان کے خون کا بدلہ نہیں لیا گیا)۔

نَھٰی عَنْ حُلْوَانِ الْکَاھِنِ۔ آنحضرتؐ نے کاہن کی شیرینی سے (یعنی جو اس کو اجرت کے طور پر ملے، نقدی ہو یا جنس کی شکل میں) منع فرمایا (کیونکہ وہ ایک حرام کام کی اجرت ہے تو حرام ہوگی، جس طرح قحبہ عورت کی خرچی۔ کاہن وہ شخص جس کے پاس جن یا شیطان آتے ہوں، اس کو خبریں دیتے ہوں جیسے شق اور سطیح کاہن آنحضرتؐ کے زمانہ میں تھے یا وہ علامات اور پوچھنے والے کے حالات پر غور کر کے کسی بات کی پیشین گوئی کرے۔ اس کو عَرَّاف بھی کہتے ہیں۔ فال کھولنے والا اور چور کو دریافت کرنے والا، گمی ہوئی چیز کا ٹھکانہ بتانے والا یہ سب عراف ہیں۔ کاہن اور عراف اور نجومی ان سب کی اجرت حرام ہے)۔

حَلْوٌ یا حُلْوَانٌ یا حَلَاوَۃٌ۔ شیریں ہونا، میوے کا پک جانا۔

حُلْوٌ۔ میٹھا۔

حَلَاوَۃٌ یا حُلَاوَۃٌ۔ مٹھائی۔

کَانَ یُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ۔ آنحضرتؐ شیرینی اور شہد کو پسند کرتے۔

اَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ۔ شہد سے زیادہ میٹھا الطیف ابر مزدار

وَجَدَ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ۔ وہ ایمان کی شیرینی پائے گا۔

؎ اس کا ذکر کرنے کا یہاں موقع نہیں تھا مگر صاحب مجمع کی متابعت سے بیان کیا گیا۔ ۱۲ منہ

اَلدُّنْیَا قَدْ تَمَدَّتْ وَاحْلَوْلَتْ۔ دنیا ہری ہوگئی اور بہت شیریں ہوگئی۔

حَرَامٌ عَلٰی قُلُوْبِکُمْ اَنْ تَجِدَ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ حَتّٰی تَزْھَدَ فِی الدُّنْیَا۔ تمہارے دلوں پر ایمان کی شیرینی حرام ہے یہاں تک کہ وہ دنیا سے نفرت کریں (اور آخرت سے رغبت، اس وقت ایمان کی حلاوت محسوس ہوگی)۔

حَلْیٌ۔ زیور پہنانا، آراستہ کرنا، شیریں ہونا، حاصل کرنا۔

حَلِیَتِ الدُّنْیَا فِیْ اَعْیُنِھِمْ۔ دنیا ان کی آنکھوں میں اچھی معلوم ہوئی۔

وَحَلِیٌّ وَّاَقَاحٌ۔ ثنی اور بابونہ۔ (حلی ایک قسم کی گھانس ہے۔ جب تک تر رہتی ہے تو اس کو نَصِیٌّ کہتے ہیں جب سوکھ جاتی ہے تو حَلِیّ کہتے ہیں۔ جب سفید ہو جاتی ہے تو اس کو طَرِیْفَۃٌ کہتے ہیں)۔

فَسَلَقَتْنِیْ لِحَلَاوَۃِ الْقَفَا۔[1] مجھ کو گدی کے عین وسط سے لٹا دیا (کسی طرف جھکایا نہیں)۔

محیط میں ہے کہ حَلَاءٌ سوکھی گھانس اور خَلَاءٌ ہری گھانس۔

وَھُوَ نَائِمٌ عَلٰی حَلَاوَۃِ الْقَفَا۔ خضر گدی کے بیچا بیچ پر (یعنی چت پڑے ہوئے) سو رہے تھے۔

مَالِیْ اَرٰی عَلَیْکَ حِلْیَۃَ اَھْلِ النَّارِ۔ (آنحضرتؐ نے ایک شخص کو لوہے کا چھلہ پہنے دیکھا تو فرمایا) مجھ کو کیا ہوا میں دیکھتا ہوں تو دوزخیوں کا زیور پہنے ہے (دوزخ میں دوزخیوں کو لوہے کے طوق اور بیڑیاں پہنائے جائیں گے۔ بعضوں نے کہا لوہے کو دوزخیوں کا زیور اس لئے کہا کہ اس میں بدبو ہوتی ہے)۔

حَلْیٌ۔ ہر ایک زیور کو کہتے ہیں۔ اسی طرح حِلْیَۃٌ لیکن حَلْیٌ کی جمع حُلِیٌّ یا حِلِیٌّ آتی ہے، اور حِلْیَۃٌ کی حِلًی جیسے لِحْیَۃٌ کی لِحًی اور کبھی حُلًی بھی کہتے ہیں، بضمہ حا، حِلْیَۃٌ۔ صورت اور صفت کو بھی کہتے ہیں اور ہیئت

[1] بضمہ حا اور فتحہ حا اور کسرہ حا تینوں طرح آیا ہے۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

اور شکل، اعضاء اور رنگ وغیرہ کو۔ نہایہ میں ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک شخص کو پیتل کا چھلا پہنے دیکھا تو فرمایا۔ مجھ کو کیا ہوا میں تجھ میں بتوں کی بو پاتا ہوں، کیونکہ بُت اکثر پیتل کے بناتے ہیں، اور اس سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ لوہے یا پیتل کے زیور پہننا مکروہ ہے۔ اب یہ جو دوسری حدیث میں ہے کہ، کچھ تو بھی ڈھونڈ کر لا لوہے کی انگوٹھی ہی سہی۔ تو یہ مبالغہ کے طور پر ہے۔ یعنی کوئی شئے بھی ذرا بھی قیمتی لے کر آ۔ اِس سے یہ غرض نہیں ہے کہ لوہے کی انگوٹھی لے کر آ، جیسے کہتے ہیں، اجی کچھ تو دو خاک کی ایک مٹھی ہی سہی۔ بعضوں نے اس حدیث سے یہ دلیل کی ہے کہ لوہے کا زیور پہننا حرام نہیں ہے اور یہ نہی تنزیہی ہے)۔

مَنْ تَحَلّٰى بِمَا لَمْ يُعْطَ كَانَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ۔ جو شخص اپنے تئیں اُس بات سے آراستہ کرے جو اس کو نہیں ملی (مثلاً عالموں کا لباس پہنکر مولوی بنے اور علم وغیرہ کچھ نہیں یا صوفیوں کی وضع بنا کر درویش اور زاہد بنے، یا شیخی سے یہ بیان کرے کہ میرے پاس فلاں فلاں سامان موجود ہے۔ یا میں روز ایسے ایسے نطیف اور عمدہ کھانے کھاتا ہوں، حالانکہ اس کو خشک روٹی کا بھی مقدور نہ ہو) اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی فریب کے دو کپڑے پہنے (قمیص میں دوہری آستینیں لگالے تاکہ لوگ یہ سمجھیں کہ دو قمیص تلے اوپر پہنے ہے)۔

إِنَّ الْحِلْيَةَ تَبْلُغُ مَوَاضِعَ الْوُضُوْءِ (ابوہریرہؓ کیا کرتے تھے کہ ہاتھوں کو بازوؤں تک اور پاؤں کو آدھی پنڈلی تک دھوتے تھے۔ یعنی وضو میں، اور کہتے تھے) قیامت کے دن زیور وہیں تک پہنایا جائے گا جہاں تک وضو پہنچے۔

يَبْلُغُ الْحُلِيُّ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوْءُ۔ زیور وہیں تک پہنچے گا جہاں تک وضو پہنچے۔

تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ۔ اگرچہ اپنے زیوروں میں سے ہو (یعنی زیورات میں سے بھی تصدق کرو، یہ بطریق استحباب ہے، کیونکہ زیور میں زکوٰۃ فرض نہیں ہے)

فَحَلَّيْتُهُمْ عَنْهُ میں نے پانی پر سے اُن کو ہانک دیا۔ یہ بھی ایک روایت ہے، بغیر ہمزہ کے اور لغت کی رُو سے فَحَلَّأْتُهُمْ صحیح ہے، جیسے اوپر گزر چکا)۔

لَا يُحْلِيْ مِنْهُ بِطَائِلٍ۔ اس سے کوئی فائدہ نہیں۔

لَمْ يَحْلَ مِنْهُ بِطَائِلٍ۔ اس سے کچھ فائدہ نہیں اٹھایا۔

عرب لوگ کہتے ہیں:

حَلِيَ فِيْ عَيْنِيْ۔ میری آنکھ میں شیریں ہے۔ اور:

حَلَا فِيْ فَمِيْ۔ میرے مُنہ میں شیریں ہے۔

لَيْسَ فِي الْحُلِيِّ زَكٰوةٌ۔ زیور جن کو عورتیں پہنتی ہیں، اُن میں زکوٰۃ نہیں ہے (کیونکہ وہ دوسرے ضروری سامان کی طرح ہے۔ مثلاً کھانے پینے کے برتن، سواری کے گھوڑے وغیرہ)۔

فَطَارَ الْحُلِيُّ وَالْحُلَلُ مِنْ جَسَدِهٖ (جب آدمؑ نے اُس ممنوعہ درخت میں سے کھایا) تو بہشتی زیورات اور جوڑے سب اُن کے جسم پر سے اُڑ گئے (غائب ہو گئے اور وہ ننگے رہ گئے)۔ مجمع البحرین میں ہے کہ،

حَلْوَاءُ بالمد اس کی جمع ہے حَلَاوِيُّ بہ تشدید یا اور حَلْوٰى بالقصر کی جمع حَلَاوٰى ہے)۔

فَهُوَ لِحَلْوَائِهِمْ هَاضِمٌ۔ وہ ان کے حلوے کو ہضم کر جاتا ہے (یعنی ان کی شیریں کلامی کا کوئی اثر اُس کے دل پر نہیں رہتا)

حُلْوَانُ۔ ایک شہر ہے عراق میں بغداد سے پانچ منزل پر۔

بابُ الحاء مع المیم

حَمْأَةٌ۔ کالی کیچڑ نکالنا۔

حَمْأٌ اور حَمَأٌ۔ پانی میں کالی کیچڑ مل جانا۔

حَمِيَ عَلَيْهِ۔ اُس پر غصے ہوا۔

حَمٌ اور حَمَأٌ اور حَمًا اور حَمْوٌ۔ خاوند کا عزیز جیسے دیور یا جیٹھ وغیرہ

حَمْأٌ اور حَمْأَةٌ۔ کالی کالی مٹی۔

Marfat.com

كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيْئَةٍ ۔ جیسے دانہ کالی میں جمتا ہے (ایک روایت میں حَمِيْلَةٍ ہے، یعنی پانی جو کچرا کوڑا بہا کر لاتا ہے۔)

فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ ۔ کالی دار چشمے میں۔

حَمْتٌ ۔ بہانا۔

حَمَتَ اللّٰهُ عَلَيْهِ رَحْمَتَهُ ۔ اللہ اپنی رحمت اس پر بہائے۔

حَمَتٌ ۔ بگڑ جانا، سڑ جانا۔

حُمُوْتَةٌ ۔ سخت گرمی اس کی امنی حَمْتَ سے۔

فَإِذَا حَمِيْتٌ مِنْ سَمْنٍ ۔ دیکھا تو گھی کا ایک کپّہ ہے (کرمانی نے کہا حَمِيْتٌ وہ چمڑے کا تھیلہ جس پر بال نہ ہوں۔ موٹے آدمی کو بھی اس سے مشابہت دیتے ہیں)

اُقْتُلُوا الْحَمِيْتَ الْاَسْوَدَ ۔ کالے کپّے کو مار ڈالو (یہ ہندہ نے ابوسفیان سے کہا، جب اس نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکّہ میں داخل ہوئے)

تَحْمِيْجٌ[1] ۔ تیز نظر گھورنا۔

مَالِيْ اَرَاكَ مُحَمِّجًا ۔ مجھ کو کیا ہے، میں تجھ کو دیکھ رہا ہوں تو گھور رہا ہے یا تیری آنکھ کھلی رہ گئی ہے (جیسے ڈر کی حالت میں ہوتا ہے۔ محیط میں ہے کہ تَحْمِيْجٌ آنکھ کے اندر بیٹھ جانے کو بھی کہتے ہیں اور دبلا ہونے کو اور غصّے سے چہرہ کا رنگ بدل جانے کو)۔

اِنَّ شَاهِدًا كَانَ عِنْدَهُ فَطَفِقَ يُحَمِّجُ اِلَيْهِ النَّظَرَ ایک گواہ حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کے قریب تھا انہوں نے اس کو گھورنا شروع کیا (بعضوں نے غلطی سے اس کو بہ تقدیم جیم سمجھا ہے۔ لیکن زمخشری نے کہا وہ بھی ایک لغت ہے)۔

مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ مُحَمِّجِيْنَ ۔ یعنی ٹکٹکی باندھنے والے اور ایک طرف کو نظر جمائے ہوئے سر جھکائے ہوئے

تَحَمْحُمٌ ۔ دانہ دیکھ کر گھوڑے کا ہنہنانا۔ (نہایہ میں ہے کہ تَحَمْحُمٌ صہیل سے کم آواز گھوڑے کی ہے)

فَامَتْ تَحَمْحُمُ ۔ گھوڑی کھڑی ہو گئی ہنہناتی ہوئی

حَمْدٌ یا مَحْمَدٌ یا مَحْمَدَةٌ یا تَحْمِيْدَةٌ یا مَحْمِدَةٌ ۔ تعریف کرنا۔ شکر کرنا، راضی ہونا، حق ادا کرنا، بدلہ دینا۔

اَحْمَدُ اللّٰهَ اِلَيْكَ ۔ میں تیرے پاس اللہ کی تعریف یا اس کا شکر کرتا ہوں۔

حَمِيْدٌ ۔ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے یعنی تعریف کیا گیا۔ بمعنی محمود۔ حمد عام ہے اور شکر خاص ہے، کیونکہ حمد صفاتِ ذاتیہ اور داد و دہش دونوں پر ہوتی ہے، اور شکر صفاتِ ذاتیہ پر نہیں ہوتا، بلکہ داد و دہش نعمت اور احسان پر، بعضوں نے کہا حمد بھی ایک طرح سے خاص ہے۔ کیونکہ حمد صرف زبان سے ہوتی ہے، اور شکر ہاتھ پاؤں زبان وغیرہ بہت اعضاء سے ہو سکتا ہے

اَلْحَمْدُ رَاْسُ الشُّكْرِ مَا شَكَرَ اللّٰهَ عَبْدٌ لَا يَحْمَدُهُ ۔ تعریف کرنا، شکر کی چوٹی ہے۔ اللہ کا شکر اس بندے نے نہیں کیا، جس نے اس کی تعریف نہیں کی۔ (جیسے اخلاص ایمان کی چوٹی ہے)۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ۔ تو پاک ہے، تیری تعریف کے ساتھ میں شروع کرتا ہوں یا تعریف کے ساتھ تیری پاکی بیان کرتا ہوں۔

لِوَاءُ الْحَمْدِ بِيَدِيْ ۔ تعریف کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا (جس کی وجہ سے قیامت کے دن میں سب لوگوں میں مشہور و ممتاز ہوں گا)۔

وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَهُ یا اللہ! حضرت محمد صلعم کو وہ مقام عنایت کر جس کی وجہ سے سب لوگ آپ کا شکریہ ادا کریں (یعنی شفاعت کا مقام شفاعت ہی کی وجہ سے لوگوں کو میدانِ حشر کی تکالیف سے نجات ملے گی، اور وہ سب آپ کے شکر گزار ہوں گے)۔

اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَحْمَدُ اِلَيْكَ اللّٰهَ ۔ بعد حمد و ثنا کے

---

[1] اس کا مجرد بھی ہے۔ مگر وہ مستعمل نہیں ہے صرف باب تفعیل سے مستعمل ہے

Marfat.com

میں تیرے ساتھ ہو کر اللہ کی تعریف کرتا ہوں (رالی کے معنی بیان سے کیے ہیں. بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ میں اللہ کی نعمتوں کا شکر تجھ سے بیان کرتا ہوں)۔

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ. اللہ کی جو کوئی تعریف کرے تو وہ سنتا ہے (اس کی دعا قبول کرتا ہے، اس کی خواہش پوری کرتا ہے یہ نہیں کہ اس کی تعریف کرتا ہے کا ہو)۔

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ. پروردگار! ہماری دعا قبول فرما یا ہماری عبادت قبول کر. تیرا شکر اس بات پر کہ تو نے ہم کو اپنی عبادت یا حمد کی توفیق دی۔

اَحْمَدُ اِلَيْكُمْ غَسْلَ الْاِحْلِيْلِ. میں ذکر یا دبر کا دھونا، اس کی تعریف تم سے بیان کرتا ہوں۔

حُمَادَيَاتُ النِّسَاءِ غَضُّ الْاَطْرَافِ. عورتوں کی انتہا خوبی یہ ہے کہ اُن کی نگاہ نیچی ہو دشرگیں ہوں عرب لوگ کہتے ہیں:

حُمَادَاكَ اَنْ تَفْعَلَ اور قُصَارَاكَ اَنْ تَفْعَلَ ۔ یعنی انتہا یہ ہے کہ تو ایسا کرے گا، حد درجہ یہ ہے کہ تو یہ کرے گا۔

فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ. اللہ کی تعریف کی اس کی ستایش بیان کی (بعضوں نے کہا، حمد کے معنی خوبیاں بیان کرنا اور ثنا یہ کہ برائیوں اور عیبوں سے اس کو پاک کہنا)۔

حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. تعریف کیا گیا بزرگی والا۔

اَنَا مُحَمَّدٌ. میں تعریف کیا گیا ہوں (یعنی اچھی خصلتوں والا ہوں جو قابل ستایش ہیں. ابن عربی نے کہا اللہ تعالے کے ہزار نام ہیں، اسی طرح حضرت محمدؐ کے بھی ہزار نام ہیں اور ایک عجیب امر یہ ہے کہ حضرت محمدؐ سے پہلے عرب میں کسی کا نام محمد نہیں ہوا تھا. اس میں اللہ تعالے کی یہ حکمت تھی کہ لوگوں کو کسی اور کے پیغمبر موعود ہونے کا اشتباہ نہ ہو۔)

اَحْمَدُ اِلَيْهِ عَلٰى سَارِقٍ. میں اللہ تعالے کا شکر کرتا ہوں کہ میرا اسباب چور کے ہاتھ میں گیا (اگر چور سے بھی بدتر کسی شخص کے ہاتھ میں جاتا تو کیا کرتا؟)

لَا يُبْدَاُ فِيْهِ بِحَمْدِ اللّٰهِ. جو اللہ کی حمد سے شروع نہ کی جائے (یعنی اس کے ذکر سے. اس صورت میں اس کا اور دوسری حدیث کا، جس میں لَا يُبْدَاُ بِاسْمِ اللّٰهِ ہے، ایک ہی مطلب ہوگا. بعضوں نے کہا لَا يُبْدَاُ بِاسْمِ اللّٰهِ کی روایت ثابت نہیں ہے. جب بھی "احمد اللہ" سے یہاں ذکر اللہ مراد ہوگا کیونکہ آپ نے ہرقل کو جو نامہ لکھا تھا اس کے شروع میں صرف بسم اللہ ہے۔)

اَنْ يَاْكُلَ الْاَكْلَةَ فَيَحْمَدَهٗ. ایک لقمہ کھائے اور اللہ کا شکر کرے۔

وَالْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ. آپ نماز میں قرأت الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے تھے (یعنی بسم اللہ آہستہ کہتے تھے)۔

اُمَّتُهُ الْحَمَّادُوْنَ. اُس کی اُمت کے لوگ اللہ کی بہت تعریف کرنے والے ہوں گے (یہ بشارت بالکل صحیح نکلی مسلمان ہر نماز میں بار بار "الحمد للہ" پڑھتے ہیں. بلکہ ساری نماز اللہ کی تعریف سے پُر ہے)۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْوَاصِلِ الْحَمْدَ بِالنِّعَمِ وَالنِّعَمَ بِالشُّكْرِ. سب تعریف اللہ ہی کو سزاوار ہے جو نعمتوں کے ساتھ تعریف ملاتا ہے (یعنی پہلے نعمتیں دیں پھر اپنی تعریف کرائی اور پھر شکر کے ساتھ نعمتیں ملائیں. یعنی جب بندوں نے شکر کیا تو اور زیادہ نعمتیں دیں)

اَلْمَيِّتُ يُبْدَاُ بِيَدَيْهِ فَيُغْسِلُهَا بِثَلٰثِ حَمِيْدَاتٍ بِمَاءِ السِّدْرِ. میت کے پہلے دونوں ہاتھ تین بڑے لوٹوں سے دھلائیں، جن میں بیری کا پانی ہو۔

حَمِيْدٌ. بڑا لوٹا۔

حَمِيْدَةٌ. امام موسیٰ کاظم کی والدہ کا نام تھا. ان کا لقب مُصَفَّاةٌ بھی تھا۔

مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ. حضرت ابوبکر صدیقؓ کے مشہور بیٹے ہیں. حضرت عثمان غنی رضؓ کے قتل میں وہ شریک تھے لیکن

Marfat.com

انھوں نے قتل نہیں کیا صرف داڑھی اُن کی پکڑی تھی۔ آخر اس جرأت کی اُن کو سزا ملی۔ عمرو بن عاص رضؓ نے ان کو مصر میں قتل کیا اور اُن کی نعش بھی گدھے کی کھال میں ڈال کر جلا دی۔ اِس کے علاوہ جو حکایتیں رافضی بیان کرتے ہیں کہ وہ اپنے والد سے منحرف تھے یا حضرت علی رضؓ کو بلا فصل خلیفہ جانتے تھے، یہ سب غلط ہیں۔ البتہ حضرت علی رضؓ نے ان کی پرورش کی تھی، کیونکہ ان کی والدہ اسماء رضؓ بنت عمیس سے حضرت علی رضؓ نے نکاح ثانی کیا تھا۔

حَمِرَ۔ چھلکا اُتارنا، پوست نکالنا، مونڈھنا، غصہ ہونا؛ گدھے کی طرح نادان ہو جانا۔

اَحْمَرُ۔ سُرخ۔

بُعِثْتُ اِلَى الْاَحْمَرِ وَ الْاَسْوَدِ۔ میں گورے اور کالے سب کی طرف بھیجا گیا ہوں (یعنی عجم اور عرب سب لوگوں کی طرف۔ بعضوں نے کہا، جن اور آدمی مراد ہیں)

اُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ الْاَحْمَرَ وَ الْاَبْيَضَ۔ مجھ کو دونوں خزانے دیئے گئے سُرخ اور سفید (سُرخ روم کا خزانہ وہاں سونے کا سکہ بہت رائج تھا اور سفید ایران کا خزانہ وہاں چاندی کا سکہ بہت رائج تھا)۔

غَلَبَتْنَا عَلَيْكَ هٰذِهِ الْحَمْرَاءُ۔ ان سُرخ لوگوں نے ہم کو تمہاری طرف سے مجبور کر دیا (یعنی عجمی لوگ آپ کے مزاج میں دخیل ہو کر ہم پر غالب ہو گئے ہیں۔ یہ لوگوں نے حضرت علیؓ سے کہا تھا اہل عرب غیر ممالک کے لوگوں کو "حمراء" اور "حُمر" اور "حُمران" کہتے ہیں۔)

اَهْلَكَهُنَّ الْاَحْمَرَانِ۔ ان عورتوں کو دو چیزوں نے تباہ کر دیا جو سُرخ ہیں (ایک تو زعفران اور دوسرے سونے نے یعنی زیور۔ اور خوشبو پر مرتی ہیں)

اَصْفَرَانِ بھی سونے اور زعفران کو کہتے ہیں اور اَحْمَرَان گوشت اور شراب کو بھی کہتے ہیں۔ جیسے اَبْيَضَانِ پانی اور دودھ کو اور اَسْوَدَانِ پانی اور کھجور کو۔

لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا فِىْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ مِنَ الْمَوْتِ الْاَحْمَرِ۔ اگر تم جانو کہ اس امت کے کتنے لوگ لال موت سے (یعنی قتل سے) مریں گے؟

مَوْتٌ اَحْمَرُ۔ سخت موت کو بھی کہتے ہیں۔

كُنَّا اِذَا احْمَرَّ الْبَاْسُ اتَّقَيْنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ جب جنگ بہت سخت ہو جاتی تو ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا بچاؤ کرتے (آپ ہم لوگوں سے آگے ہوتے اور دشمن کے سامنے ہم آپ کی آڑ میں رہتے۔ سُبحان اللہ! آفریں صد آفریں، آپ کی شجاعت اور بہادری پر)۔

اَصَابَتْنَا سَنَةٌ حَمْرَاءُ۔ ہم پر قحط کا سال آیا (کیونکہ قحط کے دنوں میں آسمان کے کنارے سُرخ ہو جاتے ہیں)

خُذُوْا شَطْرَ دِيْنِكُمْ مِنَ الْحُمَيْرَاءِ۔ اپنا آدھا حصہ دین کا، حمیرا سے سیکھو (یعنی حضرت عائشہ رضؓ سے آنحضرتؐ پیار کی راہ سے کبھی حضرت عائشہ رضؓ کو حمیرا کہا کرتے کیونکہ وہ سُرخ و سفید تھیں، آدھا دین اُن سے حاصل کرو۔ اس لئے کہ دین کے نصف احکامات مردوں سے متعلق ہیں نصف عورتوں سے، تو عورتوں کے متعلق احکامات اُم المومنین رضؓ سے حاصل ہوئے، تو گویا آدھا دین حاصل ہوا)۔

خَرَجْتُ فِىْ سَنَةٍ حَمْرَاءَ قَدْ بَرَتِ الْمَالَ۔ حلیمہ سعدیہ (آنحضرتؐ کو لیکر) اُس سال نکلیں جو قحط کا سال تھا۔ اُس نے اونٹوں کو دُبلا کر دیا تھا (چارہ کی کمی کے سبب)۔

اَرَاكَ اَحْمَرَ قَرِفًا۔ میں تجھ کو ڈھونڈھتا سُرخ دیکھتا ہوں۔

اَلْحُسْنُ اَحْمَرُ۔ خوبصورتی تو سُرخی ہی میں ہے (یا خوبی یہ ہے کہ آدمی مشقت اور تکلیف میں صبر کرے، یا خوبصورتی مشقت ہے یعنی عاشق کے لئے)۔

فَوَضَعْتُهُ عَلٰى حِمَارَةٍ مِنْ جَرِيْدٍ۔ انھوں نے اُس کو ڈالیوں کی ایک تپائی پر رکھا (تین لکڑیوں کو بیچ میں سے باندھ کر پائی بنا لیں تو اُس کو "حمارہ" کہتے ہیں)۔

قَدِمْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ

Marfat.com

جِئْنَا عَلٰی حُمُرَاتٍ۔ ہم مزدلفہ کی رات میں آنحضرتؐ کے پاس گدھوں پر سوار ہو کر آئے۔

حِمَارٌ۔ گدھا۔ حُمُرٌ۔ حمار کی جمع ہے۔ حُمُرَاتٌ۔ حمار کی جمع الجمع ہے۔

كَانَ يَرُدُّ الْحَمَّارَةَ مِنَ الْخَيْلِ۔ جو لوگ گدھے پر سوار ہوتے تھے (جہاد میں) اُن کو گھوڑے سواروں میں شامل نہیں کرتے تھے (اُن کو اسپ سواروں کا حصہ نہیں ملتا تھا۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جو گھوڑے گدھوں کی طرح محض لدّو ہوتے، دوڑ نہ سکتے ان کے سواروں کو اسپ سواروں کا حصہ نہ ملتا)۔

كَانَتْ لَنَا دَاجِنٌ فَحَمِرَتْ مِنْ عَجِيْنٍ۔ ہمارے گھر میں ایک بکری پلی ہوئی تھی، وہ آٹا کھا کر بیمار ہو گئی۔

حَمَرٌ۔ ایک بیماری ہے جو جانور کو بہت دانہ کھلانے سے پیدا ہو جاتی ہے۔

يُقْطَعُ السَّارِقُ مِنْ حِمَارَّةِ الْقَدَمِ۔ چور کا پاؤں ٹخنے پر سے کاٹا جائے۔

كَانَ يَغْسِلُ رِجْلَيْهِ مِنْ حِمَارَّةِ الْقَدَمِ۔ اپنے پاؤں ٹخنے پر سے دھوتے تھے (محیط میں ہے کہ "حمارہ" قدم کا وہ حصہ جو اونچا ہے، انگلیوں کے اوپر، اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بہ تخفیف را ہے۔ لیکن نہایہ اور مجمع البحرین میں ہے کہ یہ بہ تشدید میم ہے)۔

فِيْ حَمَارَّةِ الْقَيْظِ۔ سخت گرمی میں (اور بہ تخفیف را بھی آیا ہے، اُس کی جمع حَمَارُّ ہے)۔

نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْ حُمَّرَةٌ۔ ہم آنحضرتؐ کے ساتھ اترے، اتنے میں ایک حمرہ آئی (حمرہ ایک پرندہ ہے چڑیا کی طرح طیبی نے کہا اُس کا سر سُرخ ہوتا ہے۔ منتہی الارب میں ہے کہ حُمَرَةٌ بہ تخفیف میم بھی مستعمل ہے)۔

مَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوْزٍ حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ۔ ابھی آپ کیا ذکر کر رہے ہیں ایک بڑھیا کا جس کے (دانت گر کر) سُرخ سُرخ مسُوڑھے رہ گئے تھے (یعنی حضرت خدیجہؓ کا۔ یہ حضرت عائشہؓ نے آنحضرتؐ سے کہا، جب آپ حضرت خدیجہؓ کو یاد کر رہے تھے)۔

اُسْكُتْ يَا ابْنَ حَمْرَاءِ الْعِجَانِ۔ ارے لال چوتڑ والی کے بچے چُپ رہ (اصل میں "عجان" وہ مقام ہے جو قبل اور دبر کے بیچ میں ہوتا ہے۔ اہلِ عرب میں گالی دیتے وقت یہ کلمہ بولا جاتا ہے یہ حضرت علیؓ نے ایک شخص کو کہا جو موالی میں سے تھا۔ یعنی عجمیوں میں سے۔ کہتے ہیں لا الفرق بین الہجان والہجین وبین العجان والعجین۔ اس کو اچھے بُرے کی تمیز نہیں، اصیل اور کم ذات اور چوت اور آٹا دونوں میں فرق نہیں کرتا)۔

وَاِيَّاكَ اَنْ تُحَمِّرَ اَوْ تُصَفِّرَ فَتَفْتِنَ۔ مسجد کو لال زرد رنگوں سے مت رنگ، ایسا کر کے لوگوں کو بلا میں ڈالے گا وہ اُس کی رنگ آمیزی اور نقش و نگار کی طرف نماز میں متوجہ ہوں)۔

حُمْرُ النَّعَمِ۔ سُرخ سُرخ چار پائے یعنی عمدہ جانور یا سُرخ سُرخ اونٹ۔ (عرب میں یہ سب دنیا کے مال اسباب میں بہتر شمار کئے جاتے ہیں)۔

حُمْرُ الْوُجُوْهِ۔ سفید منہ سُرخی آمیز (جو بہترین رنگ ہے یعنی گلابی)۔

رَبْعَةً اَحْمَرَ۔ آنحضرتؐ میانہ قامت، سُرخ رنگ تھے (سُرخی سے مُراد گندم گوں رنگ ہے جیسے دوسری روایت میں ہے اور حافظ شیرازی نے جو ایک غزل میں سیہ چردہ سے آپؐ کے رنگ کو تعبیر کیا ہے یہ غلط ہے اور بے ادبی کا ارتکاب ہے)۔

اِحْمَرَّ الشَّجَرُ۔ درخت سوکھ گیا۔

لَجَعَلَتْنِيْ يَهُوْدُ حِمَارًا۔ یہود مجھ کو گدھا بنا دیتے (یعنی جادو کے زور سے، یا گدھے کی طرح ذلیل کر دیتے، یا جادو کر کے میری عقل و حواس کو خراب کر دیتے، میں گدھے کی طرح نادان ہو جاتا)۔

Marfat.com

الْاَحَامِرَۃ۔ گوشت، شراب، خوشبو۔

حَامِرٌ۔ گدھے والا۔

حَمَّارَۃ۔ گدھے والے (جیسے بَغَّالَہ خچر والے اور جَمَّالَہ اونٹ والے اور فَیَّالَہ ہاتھی والے اور ثَوَّارَہ بیل والے اور خَیَّالَہ گھوڑے والے)۔

هُوَ اَكْفَرُ مِنْ حِمَارٍ (یہ ایک مثل ہے۔ حمار ایک شخص تھا، چالیس برس تک خدا کا قائل رہا۔ اُس کے دسوں بیٹے شکار کو نکلے اور بجلی گر کر ہلاک ہو گئے۔ اُس روز سے غصہ میں آکر کافر ہو گیا۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے اس کو ہلاک کیا۔)

حِمَارِیَّہ۔ فرائض کا مشہور مسئلہ ہے، اس کو حجریّہ اور یمّیہ بھی کہتے ہیں۔

حُمَرٌ اور حُمَرَۃٌ اِلی (ترمذی)۔

اُحَیْمِرُ ثَمُوْدَ۔ ثمود کا وہ شخص جس نے اونٹنی کو زخمی کیا، اس کا نام قدار بن سالف تھا۔

لَوْحَمَلْنَا الْحَمِیْرَ عَلَی الْخَیْلِ۔ اگر ہم گدھوں کو گھوڑیوں پر چڑھائیں۔

حِمَارَان۔ دو پتھر جن پر دودھ سکھایا جاتا ہے۔

مِحْمَرٌ۔ کم ذات گھوڑا۔

رَاَيْتُهٗ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ۔ میں نے آپ کو سرخ جوڑا پہنے دیکھا (سرخ رنگ کا لباس مرد پہن سکتا ہے یا نہیں؟ اس میں اختلاف ہے، کوئی جائز کہتا ہے کوئی ناجائز، کوئی کہتا ہے اگر دھاریدار ہو، یا اس کا سوت رنگا گیا ہو تب جائز ہے بعضوں نے کہا سرخ رنگ صرف کسم کا مردوں کے لئے منع ہے، دوسرے سرخ رنگ جائز ہیں۔ ابن جریر طبری نے کہا مطلقاً جائز ہے مگر ثقاہت اور مروت کے خلاف ہے۔ نووی نے کہا جمہور صحابہ اور تابعین کسم کے رنگ کو بھی مرد کے لئے جائز سمجھتے ہیں، مگر بعضوں نے تنزیہاً دور رکھا ہے۔)

اَلْفَقْرُ هُوَ الْمَوْتُ الْاَحْمَرُ۔ محتاجی ایک سخت موت

اَهْلَكَ الرِّجَالَ الْاَحْمَرَانِ۔ مردوں کو دو سرخ رنگ کی چیزوں نے خراب کیا، گوشت اور شراب نے۔

سَيُصِيْبُنِيْ مِنَ الْحُمَيْرَاءِ مَا لَمْ يَعْلَمِ النَّاسُ مِنْ مَهِيْنِهَا۔ (امام حسنؓ سے امامیہ نے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا) مجھ کو حضرت عائشہؓ سے وہ ایذا پہنچے گی، جو لوگوں کو ان کا حال دیکھ کر معلوم نہیں ہوئی (یعنی جس کی لوگوں کو ان سے توقع نہیں کہ وہ آنحضرتؐ کے اہل بیت کے ساتھ اس طرح سے پیش آئیں گے)۔

فَاِنَّهٗ اِسْمٌ يُبْغِضُهُ اللّٰهُ (امام ابو عبد اللہ نے فرمایا) حمیراء وہ نام ہے جسے اللہ پسند نہیں کرتا (تو نے اپنی بیٹی کا نام حمیراء رکھا ہے، اس کو بدل دے)۔

يَحْمُوْرٌ۔ گورخر۔

حِمْيَرٌ۔ ایک مشہور قبیلہ ہے یمن کا۔

حَمْزٌ۔ تیزی، کاٹنا، تیز کرنا۔

حَمَازَۃٌ۔ سخت اور مشکل ہونا۔ کھٹا ہونا۔

رُمَّانٌ حَامِزٌ یا حَامِضٌ۔ کھٹا انار۔

اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اَحْمَزُهَا۔ آنحضرتؐ سے پوچھا، کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا جو سخت اور مشکل ہو (جس میں تکلیف اور مشقت زیادہ ہو۔ یہ کلیہ نہیں ہے اسی طرح ہر شخص کی حالت جدا ہے کسی پر روزہ سخت ہوتا ہے، کسی پر جہاد بہت سخت ہوتا ہے۔ تو ہر شخص کے لئے وہی عمل افضل ہوگا، جو اس کے لئے بہت سخت ہے) عرب لوگ کہتے ہیں:

فُلَانٌ حَامِزُ الْفُؤَادِ یا حَمِيْزُ الْفُؤَادِ۔ وہ مضبوط دل کا آدمی ہے (محیط میں ہے کہ حامز الفؤاد کے معنی یہ ہیں کہ تیز ذہن، ظریف)۔

كَنَّانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِبَقْلَةٍ كُنْتُ اَجْتَنِيْهَا (انسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے میری کنیت ایک بھاجی پر رکھ دی، جس کو میں چنا کرتا تھا (اس

Marfat.com

بھاجی میں تیزی تھی، تو آپ نے اِسی مناسبت سے انس رض کی کنیت "ابو حمزہ" رکھ دی)۔

حَمْزَۃٌ۔ ایک بھاجی کا نام ہے جو زبان کو کاٹتی ہے۔

شَرِبَ شَرَابًا فِیْہِ حَمَازَۃٌ۔ ایک شربت پیا جس میں تیزی تھی (زبان کو لگتا تھا)۔

حَمْزَۃُ۔ آنحضرتؐ کے چچا کا نام ہے۔ جن کی قبر اُحد میں ہے، وہ جنگِ اُحد میں شہید ہوئے۔ بڑے بہادر تھے۔

حَمْسٌ۔ بھوننا، غصہ دلانا۔

حَمَسٌ۔ دین میں یا لڑائی میں سخت ہونا۔

حَمَاسَۃٌ۔ بہادری، سختی۔

تَحْمِیْسٌ اور اِحْمَاسٌ۔ غصہ دلانا، برانگیختہ کرنا۔

ھٰذَا مِنَ الْحُمْسِ فَمَا بَالُہٗ خَرَجَ مِنَ الْحَرَمِ

یہ شخص تو قریش میں سے ہے تو حرم سے باہر کیوں نکلا؟۔ (اہلِ قریش کو "حُمس" کہتے تھے جو اَحْمَسُ کی جمع ہے، بمعنی سخت اور تیز، یہ لوگ بھی اپنے دین میں بڑے سخت تھے، اُن کی عادت تھی کہ جب حج کرتے تو مزدلفہ سے آگے نہ جاتے اور دوسرے تمام لوگ آگے جاکر عرفات میں ٹھہرتے یہ مزدلفہ ہی میں پڑے رہتے اور کہتے، ہم اہل اللہ ہیں، اِس لئے اللہ کے حرم سے باہر نہیں جاتے۔ دوسری بیوقوفی یہ کرتے کہ حج سے جب لوٹ کر آتے تو گھروں میں دروازوں سے نہ جاتے بلکہ اوپر سے پھاند کر، یا کسی اور طرف سے آتے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں اِن دونوں باتوں کا رَدّ فرمایا)۔

اَحَامِسُ بھی اَحْمَسُ کی جمع ہے۔ بمعنی بہادر اور دلیر۔

حَمِسَ الْوَغیٰ وَاسْتَحَرَّ الْمَوْتُ۔ جنگ سخت ہوگئی اور موت کا بازار گرم ہوگیا۔

اَمَّا بَنُوْ فُلَانٍ فَمِسَكٌ اَحْمَاسٌ۔ فلاں لوگ تو آزاد اور بہادر ہیں۔

دِیْوَانُ الْحَمَاسَۃِ۔ اشعار کا مجموعہ ہے جس کو ابو تمام نے تالیف کیا ہے۔ اس میں عرب شعراء کے منتخب اشعار جمع ہیں

حَمِیْسٌ۔ تنور۔

حَمْشٌ۔ جمع کرنا، غصہ دلانا، برانگیختہ کرنا۔

حُمُوْشَۃٌ۔ باریکی۔

حَمَشٌ۔ غصہ ہونا، سخت ہونا۔

اِنْ جَاءَتْ بِہٖ حَمْشَ السَّاقَیْنِ فَھُوَ لِشَرِیْکٍ

اگر اس عورت کا بچہ پتلی پنڈلیوں والا پیدا ہو، تب تو شریک کا نطفہ ہے (عرب لوگ کہتے ہیں:

رَجُلٌ حَمْشُ السَّاقَیْنِ یا اَحْمَشُ السَّاقَیْنِ

یعنی پتلی اور باریک پنڈلیوں والا۔)

کَاَنِّیْ بِرَجُلٍ اَصْلَعَ اَصْمَعَ حَمْشِ السَّاقَیْنِ قَاعِدٌ عَلَیْھَا وَھِیَ تُھْدَمُ۔ جیسے میں دیکھ رہا ہوں ایک گنجا (جس کے چندیا پر بال نہ ہوں) چھوٹے چھوٹے کان والا پتلی پنڈلیوں والا کعبہ پر بیٹھا ہو وہ گرایا جا رہا ہے (یعنی قیامت کے قریب ایسا ہوگا)۔

فِیْ سَاقَیْہِ حُمُوْشَۃٌ۔ آنحضرت کی پنڈلیاں پتلی تھیں۔

فَاِذَا رَجُلٌ حَمْشُ الْخَلْقِ۔ یکایک ایک شخص دکھائی دیا، جس کے اعضاء دُبلے پتلے تھے۔

رَاَیْتُ عَلِیًّا یَوْمَ صِفِّیْنَ وَھُوَ یُحْمِشُ اَصْحَابَہٗ

میں نے حضرت علی رض کو صفین کے دن دیکھا، آپ اپنے لوگوں کو غصہ دلا رہے تھے اُن کو جنگ پر اُبھار رہے تھے۔ (عرب لوگ کہتے ہیں:

حَمِشَ الشَّرُّ۔ شر اور فساد بہت سخت ہوگیا۔)

اَحْمَشْتُ النَّارَ۔ میں نے آگ بھڑکا دی۔

رَاَیْتُ اِنْسَانًا یُحْمِشُ النَّاسَ۔ میں نے ایک آدمی کو دیکھا جو غصہ کے ساتھ لوگوں کو ہانک رہا تھا۔

اُقْتُلُوا الْحَمِیْتَ الْاَحْمَشَ۔ اس موٹے تازے غصہ ناک شخص کو مار ڈالو (یہ ہندہ نے ابو سفیان کو کہا، گویا اس کی مذمت کی)۔

وَلَا حَمِیَّۃَ تُحْمِشُکُمْ۔ تم میں حمیّت بھی نہیں ہے جو

ولائے۔

ص حُمُوصٌ۔ سمٹ جانا، ورم دب جانا، تھم جانا۔

کَانَ لَہٗ ثُدَیَّۃٌ مِثْلُ ثَدْیِ الْمَرْاَۃِ اِذَا مُدَّتْ مُدَّتْ وَاِذَا تُرِکَتْ تَحَمَّصَتْ۔ ذوالثدیہ (خارجیوں کے گروہ میں تھا) اُس کا ایک پستان عورت کی طرح تھا (اس کو کھینچتے تو لمبی ہو جاتی اور جب چھوڑ دیتے تو سمٹ جاتی)

حَبِیصَۃٌ۔ چوری کی بکری۔

حِمَّصٌ۔ چنا۔

حِمْصٌ۔ ایک شہر ہے شام میں۔

حُمُوضٌ۔ کھٹا ہونا (جیسے حُمُوضَۃٌ ہے۔)

حَمْضٌ۔ نمکین اور کڑوی بھاجی، وہ اونٹ کا میوہ ہے، جس کو وہ شیریں بھاجی کھاتے کھاتے اس سے نفرت کرکے کھاتا ہے، گویا تبدیل ذائقہ کرتا ہے۔

اَحْمِضُوْا (عبداللہ بن عباس رض لوگوں سے کہتے جب حدیث و قرآن کے سیکھنے سے فارغ ہو کر بات چیت کرنا چاہتے) اچھا اب نمکین کھاؤ (تھوڑی دیر باتیں کرکے دل بہلاؤ ظرافت اور حکایت میں مشغول ہو)۔

اَلْاُذُنُ مَجَّاجَۃٌ وَلِلنَّفْسِ حَمْضَۃٌ۔ کان تو پھینک دینے والا ہے (یعنی سُن لیتا ہے، پھر اس کو محفوظ نہیں رکھتا، اور دوبارہ سُننا چاہتا ہے) اور نفس میں خواہش ہے (جیسے اونٹ کو نمکین اور کڑوی بھاجی کی خواہش ہوتی ہے)۔

وَاَبْقَلَ حَمْضُہَا۔ اس کی کڑوی بھاجی نکل آئی۔

بَیْنَ سَلَمٍ وَاَرَاکٍ وَحُمُوضٍ وَعَنَاکٍ۔ سلم اور اراک اور کڑوی بھاجی اور ریتی کے درمیان (سلم اور اراک دونوں درخت ہیں)۔

سُئِلَ عَنِ التَّحْمِیضِ عبداللہ بن عمر رض سے پوچھا گیا، تحمیض جائز ہے؟ انھوں نے کہا، تحمیض کیا؟ لوگوں نے کہا عورت کے دبر میں جماع کرنا۔ انھوں نے فرمایا کیا کوئی مسلمان ایسا کرتا ہے؟ اہل عرب کہتے ہیں:

اَحْمَضْتُ الرَّجُلَ عَنِ الْاَمْرِ۔ میں نے اس شخص کو اس کام سے پھیر دیا کہ یہ ماخوذ ہے اَحْمَضَتِ الْاِبِلُ سے یعنی اونٹ میٹھی میٹھی بھاجیاں کھا کر اس سے نفرت کرکے اب کڑوی اور نمکین بھاجی کھانے لگے۔

تَحْمِیضٌ کے معنی ران میں بھی جماع کرنے کے آئے ہیں)

حَمْطٌ۔ پوست نکالنا۔

تَحْمِیطٌ۔ سایہ کرنا، چھوٹا کرنا، خفیف مار لگانا

تَحَمُّطٌ۔ کینہ رکھنا۔

حِمْیَاطَا یا حِمْیَاطِی۔ ہمارے پیغمبر صاحب کا نام ہے اگلی آسمانی کتابوں میں (مجمع البحار میں حمطایا لکھا ہے)

حُمْقٌ یا حُمُقٌ یا حَمَاقَۃٌ۔ بیوقوف ہونا۔

تَحْمِیقٌ۔ احمق بنانا۔

یَنْطَلِقُ اَحَدُکُمْ فَیَرْکَبُ الْحُمُوقَۃَ۔ تم میں سے ایک شخص جاتا ہے اور حماقت کی خصلت پر سوار ہوتا ہے (یعنی بیوقوفی کا کام کرتا ہے)۔

نہایہ میں ہے کہ "حمق" اور "حماقت" یہ ہے کہ کسی چیز کو اس کے موقع پر نہ رکھ کر دوسری جگہ رکھنا، حالانکہ اس کی خرابی جانتا ہو (یعنی جان بوجھ کر بے موقع بات کہنا، یا کسی چیز کو بے محل کہنا)۔

لَوْلَا اَنْ تَقَعَ فِیْ اُحْمُوْقَۃٍ مَا کَتَبْتُ اِلَیْہِ (ابن عباس رض نے کہا) اگر مجھ کو یہ خیال نہ ہوتا کہ نجدہ حروری حماقت میں پڑ جائے گا، تو میں اُس کو خط نہ لکھتا۔

اَرَاَیْتَ اِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ۔ بھلا بتلا اگر وہ عاجز ہو جائے اور حماقت کا کام کرنے لگے۔

اِسْتَحْمَقَ الرَّجُلُ۔ احمق ہو گیا۔

اِسْتَحْمَقْتُہٗ۔ میں نے اُس کو احمق بیوقوف پایا (جانا)

اِسْتَنْوَقَ الْجَمَلُ۔ اونٹ سانڈنی ہو گیا (تیز دوڑنے لگا) کرمانی نے کہا:

عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ کا مطلب یہ ہے کہ وہ رجعت کرنے

Marfat.com

سے عاجز رہ گیا، یا اس کی عقل جاتی رہی تو یہ طلاق میں مخل نہ ہوگا)۔

فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّهٗ اَحْمَقُ. میں نے ابن عباس سے کہا، یہ بوڑھا احمق معلوم ہوتا ہے (جس نے چار رکعتی نماز میں بائیس تکبیریں کہیں تھیں (یعنی تکبیر تحریمہ اور تشہد اولیٰ سے قیام کی تکبیر سمیت۔ معلوم ہوا کہ اس وقت ان تکبیرات کا رواج زیادہ نہ تھا، بعض لوگ کہتے ہوں گے، بعض نہ کہتے ہوں گے جب تو اس شخص کو خبر نہیں ہوئی، کیونکہ یہ سب تکبیریں سنت ہیں، باستثنائے تکبیر تحریمہ کہ وہ فرض ہے)۔

يَنْبَغِيْ لِلْمُسْلِمِ مُجَانَبَةُ الْاَحْمَقِ فَاِنَّهٗ لَا يُشِيْرُ عَلَيْكَ بِخَيْرٍ۔ مسلمان کو احمق سے پرہیز کرنا لازم ہے (اس کی صحبت سے بھاگنا چاہیے "ز جاہل گریزندہ چوں تیر باش") وہ کبھی بہتر بات اور صائب رائے نہ دے گا (بلکہ ایسی صلاح دے گا کہ اور آدمی آفت میں گرفتار ہو)۔

زَوِّجُوا الْاَحْمَقَ وَلَا تُزَوِّجُوا الْحَمْقَاءَ فَاِنَّ الْاَحْمَقَ يَنْجُبُ وَالْحَمْقَاءُ لَا تَنْجُبُ۔ احمق مرد سے نکاح کر دو، لیکن احمق عورت سے نکاح مت کرو، کیونکہ احمق نجیب ہوتا ہے اور احمق عورت نجیب نہیں ہوتی (اکثر بدکار ہوتی ہے، ہر شخص اس کو پھسلا لیتا ہے)۔

اَلنَّوْمُ بَعْدَ الْعَصْرِ حُمْقٌ۔ عصر کے بعد سونا حماقت ہے (اس سے عقل میں فتور آتا ہے)۔

اَلْبَقْلَةُ الْحَمْقَاءُ۔ خرفہ کا ساگ۔

حَمْلٌ یا حُمْلَانٌ۔ اٹھانا، خیانت کرنا، اغوا کرنا، حلم کرنا، حاملہ ہونا، لاد دینا، ضامن ہونا، حفظ کرنا، نقل کرنا، عمل کرنا، ایک چیز کو دوسری چیز کا حکم دینا۔

تَحَمُّلٌ۔ دوسرے کی شہادت یا روایت کو اٹھانا اور کسی شخص سے بیان کرنے کے لئے۔

اَلْحَمِيْلُ غَارِمٌ۔ ضمانت دار ذمہ دار ہے (یعنی کفیل اور ضامن، جس کی کفالت یا ضمانت کرے اس کا ذمہ دار ہے، اس کو دینا ہوگا)۔

كَانَ لَا يَرَى بَاْسًا فِي السَّلَمِ بِالْحَمِيْلِ۔ عبداللہ بن عمرؓ بیع سلم میں ضمانت لینے میں کوئی برائی نہیں سمجھتے تھے (یعنی مسلم الیہ سے اگر ضمانت لے لی جائے کہ وقت پر مال ادا کر دے گا تو اس میں کوئی قباحت نہیں)۔

يَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ (وہ مسلمان جو دوزخ سے نکالے جائیں گے) اس طرح بڑھیں گے جیسے دانہ بہیا کے کوڑے کچرے میں اگتا ہے، جلد جلد بڑھتا ہے (مطلب یہ ہے کہ ان کے جسم بہت جلد حالتِ اصلی پر آ کر صاف و شفاف اور بے داغ ہو جائیں گے)

كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمَائِلِ السَّيْلِ۔ جیسے دانہ کے بہاؤ میں اگ آتا ہے (حمائل، حمیل کی جمع ہے، حمیلہ تلوار کے تسمہ کو بھی کہتے ہیں۔ اور چھوٹے مصحف کو بھی حمائل عرف عام میں کہتے ہیں اس لئے کہ وہ اکثر گلے میں لٹکا لیا جاتا ہے)

يُضْغَطُ الْمُؤْمِنُ فِيْهِ ضَغْطَةً تَزُوْلُ مِنْهَا حَمَائِلُهٗ۔ مومن قبر میں ایسا دبوچا جائے گا کہ اس کے فوطوں کی رگیں اپنے مقام سے سرک جائیں گی (دوسری روایت میں یوں ہے پسلیاں ادھر سے ادھر ہو جائیں گی، یا اللہ! تو ہی مالک ہے اور تیرا ہی آسرا ہے تو ہی ہر مشکل میں ہماری فریاد سننے والا اور رحم کرنے والا ہے)

اَلْحَمِيْلُ لَا يُوَرَّثُ اِلَّا بِبَيِّنَةٍ۔ جو طفلک معصوم دار الاسلام میں لایا جائے (اس کے ماں باپ یا عزیز و اقربا کا حال معلوم نہ ہو، یا جو مجہول النسب ہو) پھر کوئی بر بنائے قرابت اس کے ترکے کا دعوے کرے تو بغیر گواہوں کے اس کی تصدیق نہ کی جائے گی، اور جب تک کسی کی وراثت ثابت ہو، اس کا ترکہ اس کے موالی ہی لیں گے)۔

لَا تَحِلُّ الْمَسْئَلَةُ اِلَّا لِثَلٰثَةٍ رَجُلٌ تَحَمَّلَ حَمَالَةً سوال کرنا تین آدمیوں کے لئے درست ہے۔ ایک تو اس شخص کے لئے جس نے ضمانت کا بوجھ اٹھایا ہو (مقتولین کی دیت کا ضامن ہو گیا ہو یا اور کسی قرضہ کا) اور اس کی ساری جائداد اس میں پھنس جائے

وَرَجُلٌ اَتَىٰ تَرِكَتَهٗ وَمَا تَحَمَّلَ مِنَ الْاِثْمِ۔

دوری گئی کہ میں کعبہ کو عبد اللہ بن زبیرؓ کی بنا پر چھوڑ دیتا اور کے گرانے اور بنانے کے گناہ کا بوجھ اُن ہی پر رہتا۔ عبد الملک مروان نے کہا۔ ارے خبیث اگر تو کعبہ کو عبد اللہ بن زبیرؓ کی پر چھوڑ دیتا تو اس سے کیا بہتر تھا۔ عبد اللہ بن زبیرؓ اُس کے نے میں گنہگار نہیں ہوئے، کیونکہ انھوں نے آنحضرتؐ کی کے موافق جو حضرت عائشہؓ سے انھیں معلوم ہوئی تھی، اس کو کیا۔ اور تو گنہگار ہوا، اس لئے کہ اوّل تو بغیر ضرورت کے کی عمارت کو توڑا، دوسرے محض ضد اور نفسانیت کی وجہ سے کو پیغمبر صلعم کی رائے کے خلاف کردیا)۔

تَحَمَّلْتُ بِعَلِیٍّ عَلٰی عُثْمَانَ فِیْ اَمْرٍ۔ میں نے ایک امر میں حضرت علی رضہ کی سفارش حضرت عثمان رضہ سے کرائی۔

اِذَا اُمِرْنَا بِالصَّدَقَۃِ اِنْطَلَقَ اَحَدُنَا اِلَی السُّوْقِ حَامَلَ۔ ہم لوگوں کو جب خیرات کرنے کا حکم دیا جاتا، تو ہم میں کوئی کیا کرتا (جب اس کے پاس خیرات کرنے کو کچھ نہ ہوتا) ار میں جاتا اور وہاں حمالی کرکے یعنی اُجرت پر بوجھ اُٹھا کر پیدا کرتا، پھر اُس کو خیرات کرتا (سبحان اللہ ایسی ہی خیرات ول ہے، جو محنت مزدوری حلال کی کمائی سے کی جائے)۔

کُنَّا نُحَامِلُ عَلٰی ظُهُوْرِنَا۔ ہم اپنی پیٹھوں پر بوجھ ٹھایا کرتے (مزدوری کرتے)۔

اِذَا اسْتَحْمَلَ ذَبَحْنَاہٗ فَتَصَدَّقْتُ بِہٖ۔ جب وہ ور بوجھ اُٹھانے کے قابل ہوگیا (بڑا ہوگیا) تو میں نے س کو کاٹا اور خیرات کردیا۔

اَرْسَلَنِیْ اَصْحَابِیْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سْاَلُہُ الْحُمْلَانَ۔ (حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے کہا) مجھ کو میرے دوستوں نے آنحضرتؐ کے پاس سواری مانگنے کے لئے بھیجا۔

مَا اَنَا حَمَلْتُکُمْ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ حَمَلَکُمْ۔ میں نے سوار نہیں کیا (کہ میری قسم جھوٹی ہو) بلکہ اللہ نے تم کو اری دی۔

وَاسْتَثْنَیْتُ حُمْلَانَہٗ (حضرت جابرؓ نے کہا کہ میں نے وہ اونٹ آنحضرتؐ کے ہاتھ بیچ ڈالا) اور مدینہ پہنچنے تک اُس پر سواری کی شرط کرلی (معلوم ہوا کہ بیع میں ایسی شرط درست ہے۔ لیکن حنفیہ اور شافعیہ نے اس کو جائز نہیں رکھا۔ یہ حدیث ان پر حجت ہے۔)

هٰذَا الْحِمَالُ لَا حِمَالَ خَیْبَرَ۔ یہ بوجھ بہتر ہے نہ کہ خیبر کا بوجھ (جو کھجور کا ہوتا ہے، یہ حدیث اُس وقت آپ نے فرمائی جب صحابہؓ مسجد نبوی کی تعمیر کے سلسلے میں مٹی پتھر وغیرہ اُٹھا رہے تھے۔ مطلب یہ ہے کہ خیبر کی باربرداری اس کام کے مقابلہ میں کوئی چیز نہیں ہے، وہ دنیا کا ایک مال ہے جو قابلِ زوال ہے اور یہ بوجھ جس کے اُٹھانے میں تم اپنی جانیں کھپا رہے ہو اور اس کا جو اجر آخرت میں ملے گا، وہ ساری دنیا سے افضل ہے۔ بھلا خیبر کی کھجوروں کا تھیلا کیا حقیقت رکھتا ہے)

حِمَالُ بالکسر یا تو مصدر ہے، جس کے اُٹھانے کے معنی یا جمع ہے حِمْل بالکسر کی، یعنی بوجھ۔

فَاَیْنَ الْحِمَالُ۔ لادنے کی منفعت کدھر گئی (بعضوں نے کہا ضمانت کدھر گئی؟)

مَنْ حَمَلَ عَلَیْنَا السِّلَاحَ فَلَیْسَ مِنَّا۔ جو شخص ہم پر ہتھیار اُٹھائے (یعنی مسلمانوں پر ان کے اسلام کی وجہ سے) تو وہ ہم میں سے نہیں ہے (بلکہ کافر مطلق ہے، اگر اور کسی دشمنی یا وجہ سے اُٹھائے تو یہ تغلیظاً فرمایا، تاکہ لوگ مسلمانوں کی خون ریزی سے پرہیز کریں۔ اس حدیث میں وہ شخص داخل نہیں ہے جو امام وقت کے ساتھ ہوکر اہلِ بدعات یا بغاۃ پر ہتھیار اُٹھائے، کیونکہ اس کا اذن تو خود قرآن شریف سے ثابت ہے)۔

اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَیْنِ لَمْ یَحْمِلْ خَبَثًا۔ جب پانی دو کچھال ہو تو وہ نجاست نہ اُٹھائے گا۔ یعنی نجاست کو اپنے اوپر غالب نہ ہونے دے گا (مطلب یہ ہے کہ نجس نہ ہوگا جیسے دوسری روایت میں صاف لَمْ یَنْجُسْ ہے۔ شافعیہ نے

Marfat.com

اسی حدیث پر عمل کیا ہے مگر قلتین کی مقدار کیا ہے اس میں بڑی بحث ہے اور حنفیہ کی طرف سے اس حدیث میں بڑے بڑے اشکالات کئے گئے ہیں اور حق یہ ہے کہ ان اشکالوں کو مان بھی لیں تب بھی قلتین کا مذہب دہ دردہ کے مذہب سے کہیں قوی رہتا ہے، جس پر کوئی حدیث وارد نہیں ہوئی۔ اور صحیح تر مذہب اہلِ حدیث کا ہے کہ ہر پانی پاک ہے، جب تک نجاست کی وجہ سے اس کا کوئی وصف نہ بدلے، قلیل ہو، یا کثیر اور آخر میں حنفیہ اور شافعیہ کو بھی یہی قول اختیار کرنا پڑتا ہے۔ کیا معنی اگر دو دو بکھال پانی میں، دو ہی بکھال پیشاب یا پاخانہ ڈال دیئے جائیں یا دہ در دہ حوض میں اتنا ہی پیشاب یا پاخانہ ملا دیا جائے، تو کیا حنفیہ اور شافعیہ اس کو پاک کہیں گے، اس سے وضو اور غسل جائز سمجھیں گے؟ لاحول ولا قوۃ الا باللہ)۔

لَا تُنَاظِرُوْهُمْ بِالْقُرْاٰنِ فَاِنَّهٗ حَمَّالٌ ذُوْ وُجُوْهٍ ان گمراہ فرقوں سے قرآن کی آیتیں لاکر بحث نہ کرو، اس لئے کہ قرآن مختلف معانی کا حامل اور ذو معنی ہوسکتا ہے (یہ حضرت علی رض کا قول ہے۔ حقیقت میں قرآن مجمل ہے اور اس کی تفسیر حدیث شریف ہے۔ بغیر حدیث کے جو کوئی صرف قرآن سے دین حاصل کرنا چاہے تو وہ ہدایت کے بجائے سخت گمراہی میں جا پڑے گا۔ خارجی اور رافضی اور معتزلہ تمام گمراہ فرقے قرآن ہی سے سند لیتے ہیں اور اپنے مشرب کے موافق آیتوں کا مطلب نکالتے ہیں۔ ان میں اور اہلِ سنت میں یہی فرق ہے کہ اہلِ سنت قرآن کے معنی حدیث رسول اللہ ؐ اور صحابہ ؓ اور تابعین ؒ کی تفاسیر کے موافق کرتے ہیں۔ اور احادیث اور اقوالِ صحابہ اور تابعین ایسی صاف ہیں کہ ان میں ان گمراہ فرقوں کی دال نہیں گلنے پاتی۔ اسی لئے حضرت عمر رض نے فرمایا کہ، ان گمراہ فرقوں پر حدیث کے تیر چلاؤ!)۔

لِاَنَّهَا كَانَتْ حَمُوْلَةَ النَّاسِ۔ بستی کے گدھوں کو آپ نے اس لئے حرام کردیا کہ لوگ ان پر بوجھ لادتے ہیں (اگر ان کا کھانا جائز کردیا جاتا، تو لوگوں کو سخت تکلیف ہوتی)۔

حَمُوْلَةٌ۔ بہ فتحہ حا، جس پر لوگ بوجھ لادیں، جیسے: رَكُوْبَةٌ جس پر سواری کریں۔

وَالْحَمُوْلَةُ الْمَائِرَةُ لَهُمْ لَاغِيَةٌ۔ جو اونٹ غلہ لاتے ہیں، ان کا تو شمار نہیں وہ لغو ہیں۔

مَنْ كَانَتْ لَهٗ حَمُوْلَةٌ يَاْوِيْ اِلٰى شِبَعٍ فَلْيَصُمْ رَمَضَانَ حَيْثُ اَدْرَكَهٗ۔ جس کے ساتھ کھانے (سامانِ خورد و نوش) کے بار ہوں اور وہ سیر ہو کر منزل میں رہتا ہو تو وہ رمضان کا روزہ رکھے، جہاں پر رمضان شروع ہو جائے۔ (کیونکہ ایسے شخص کو روزے میں کوئی تکلیف نہیں ہے، ہر ضروری شے اس کے پاس موجود ہے) (محیط میں ہے کہ:

حُمُوْلَةٌ جمع ہے حِمْلٌ بالکسر کی، یعنی بوجھ اور تا تاکید جمع کے لئے۔ اور نہایہ میں ہے کہ:

حُمُوْلٌ۔ بغیر تا کے وہ اونٹ ہیں جن پر ہودے لگے ہوں خواہ ان میں عورتیں ہوں۔ یا:

وَاَعَانَ عَلَى الْحَمُوْلَةِ۔ اور باربردار جانوروں کی بوجھ لادنے میں مدد کرے۔

حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ۔ میں نے ایک شخص کو ایک گھوڑے پر سوار کردیا (یعنی اس کو سواری کے لئے گھوڑا دیدیا)

فَحَمَلَهَا فِيْ نَفْسِهٖ۔ انھوں نے اس کو اپنے دل میں رکھا (غصہ ہو کر)۔

وَاحْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ۔ اُن کو قوم نوازی (کے جذبہ) نے غصہ دلایا (ایک روایت میں اِجْتَهَلَتْهُ ہے یعنی جاہل بنا دیا)

يُحَامِلُهٗ عَلَيْهَا۔ لادنے میں اس کی مدد کرے۔

حَمَلَ عَلٰى مِائَةٍ وَاَعْطٰى مِائَةً۔ سو اونٹ پر سوار کردیا، سو اونٹ دیئے (یعنی مجاہدین کو کہ ان پر سوار ہو کر جہاد کریں)۔

كَرِهَ اَنْ تَذْهَبَ حَمُوْلَتُهُمْ۔ آپ کو یہ برا معلوم ہوا کہ بوجھ لادنے کے جانور فنا ہو جائیں (اس لئے گدھوں

کے گوشت سے منع فرمایا)

لَا اَجِدُ حَمُوْلَةً. میرے پاس تو باربرداری کے جانور نہیں ہیں۔

اَتَخَافَانِ حَمَّلْتُمَا الْاَرْضَ مَالَا يُطَاقُ (حضرت عمرؓ نے حضرت عثمانؓ اور حذیفہؓ سے کہا) کیا تم کو یہ ڈر ہے کہ تم نے عراق کی زمینوں پر طاقت سے زیادہ وظیفہ مقرر کیا ہے؟ (یعنی وظیفہ سنگین ہے)

حُمِلْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ. میں آنحضرتؐ کے پاس اٹھا کر لایا گیا (شاید بیمار ہوں گے خود نہ چل سکتے ہوں گے) جوئیں (سارے سر میں) پھیل رہی تھیں۔

حَمَّالَةَ الْحَطَبِ. لگانے بجھانے والی چغل خور۔ (مراد امِ جمیل ہے، ابولہب کی بیوی اور معاویہؓ کی پھوپی)۔

وَنُحَمِّلُهُمَا. ہم ان دونوں (زانی اور زانیہ کو) سوار کرتے ہیں (ساری بستی میں پھراتے ہیں ذلیل کرنے کے لئے) ایک روایت میں وَنُحَمِّمُهُمَا ہے۔ یعنی ان کے منہ کو کالے کرتے ہیں۔)

حَتّٰى هَمَّ بِنَحْرِ حَمَائِلِهِمْ. یہاں تک کہ سواری کے اونٹ کاٹ ڈالنے کا قصد کیا۔

فَحَمَلْتُ بِهٖ حَمْلًا حَتّٰى اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. مجھے بہت برا معلوم ہوا، میں آنحضرتؐ کے پاس آیا۔

اَنْ تَحْمِلَ عَلَيْهِ. تو اس پر حملہ کرے۔

حَمْلٌ. بہ فتح حا. جو عورت کے پیٹ میں ہو

حِمْلٌ. بکسرۂ حا. جو پیٹھ پر ہو۔

حَمَلٌ. بکری کا بچہ جو پہلے سال میں ہو۔

مَنْ حَمَلَ الْجَنَازَةَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ. جو شخص تین بار کاندھا دے کر جنازہ اٹھائے۔

غَيْرَ حَامِلٍ بَطْنَهٗ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ فَخِذَيْهِ. اپنے پیٹ کے کسی حصے کو ران پر نہیں رکھا (بلکہ پیٹ کو ران سے بالکل جدا رکھا۔ یعنی سجدے میں)۔

وَلَقَدْ حُمِلْتُ عَلَيَّ مِثْلُ حُمُوْلَةِ الرَّبِّ. مجھ پر بھی ویسا ہی بوجھ ڈالا گیا، جیسے اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ پر (شبِ معراج میں) ڈالا تھا (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے)۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَهٰذِهٖ حُمْلَانُكَ. یا اللہ! میں تیرا بندہ ہوں اور یہ سب تیرا سامان ہے۔

اَنْ لَّا يَتَحَمَّلَ عَلَى الْاَصْدِقَاءِ. مومن کی ایک صفت یہ ہے کہ اپنے دوستوں پر سارا بوجھ نہ ڈالے (بلکہ کچھ بوجھ اپنے اوپر بھی رکھے) (ایک روایت میں اَنْ لَّا يَتَحَامَلَ لَهُمْ ہے۔ یعنی ان کے لئے تکلف نہ کرے، اپنے آپ کو مصیبت میں نہ ڈالے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ حَمَلَۃ بہ فتحہ حا اور میم حَامِلٌ کی جمع بھی ہے۔ اسی سے یہ ہے کہ:

حَمَلَةُ الْقُرْاٰنِ اور حَمَلَةُ الْعَرْشِ یعنی قرآن اٹھانے والے فرشتے، اور عرش اٹھانے والے فرشتے۔

اِنَّ هٰهُنَا لَعِلْمًا جَمًّا لَوْ اَصَبْتُ لَهٗ حَمَلَةً (حضرت علیؓ نے کہا) یہاں علم تو بہت ہے، اگر میں اس کو اٹھانے والے پاؤں (جو یاد رکھ سکیں) تو بتلا دوں۔

لَمْ اَجِدْ حَمَالَةً يَتَحَمَّلُوْنَهٗ. میں نے ایسی کوئی بات نہیں پائی جس کو وہ لوگ اٹھائیں (نقل کریں)

مَنْ حَمَلَ مُؤْمِنًا عَلٰى شِسْعِ نَعْلٍ حَمَلَهُ اللّٰهُ عَلٰى نَاقَةٍ دَمْكَاءَ حِيْنَ يَخْرُجُ مِنْ قَبْرِهٖ. جو شخص کسی مومن کو جوتی کا ایک تسمہ دے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جب وہ قبر سے نکلے گا، اس کو ایک تیز ساندنی پر سوار کرے گا۔

حَمْلَقَةٌ. آنکھیں کھول کر گھورنا۔

حِمْلَاقُ الْعَيْنِ. آنکھ کے پلک کا اندر کا حصہ یا سفیدی۔ حَمَالِيْقُ جمع ہے۔

فَمَسَحَ بِاِصْبَعِهٖ حَمَالِيْقَ عَيْنَيْهِ. اپنی انگلیوں سے

Marfat.com

آنکھ کے نیچے کے مقاموں کو جو سُرمہ سے کالے ہو جاتے ہیں، پونچھا۔

حَمَّمَ۔ روشن کرنا، سُلگانا، گلانا، گرم کرنا، مقدر کرنا، فکر میں ڈالنا، قصد کرنا۔

حُمَّ الْاَمْرُ۔ اِس کام کا فیصلہ ہو گیا، یا یہ کام قریب آ گیا۔

حَمَمٌ۔ کالا ہونا، کوئلہ ہونا، گرم ہونا۔

تَحْمِیْمٌ۔ ڈاڑھی نکلنا، سر کے بال اُگ آنا، کوئلہ سے کالا کرنا، حمام کرنا۔

مَرَّ بِیَهُوْدِیٍّ مُحَمَّمٍ مَجْلُوْدٍ۔ ایک یہودی پر سے گزرے جس کا مُنہ کوئلہ سے کالا کیا تھا، اس کو کوڑے لگائے گئے تھے۔

حُمَمَةٌ۔ کوئلہ۔ اس کی جمع حُمَمٌ ہے

نَهٰی عَنِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِهٖ۔ کوئلہ سے استنجا کرنے کو آپ نے منع فرمایا (کیونکہ دوسری روایت میں ہے کہ وہ جنوں کی خوراک ہے) معلوم نہیں کہ کوئلہ اُن کی خوراک کیونکر بنتا ہے؟ شاید ان کے جانوروں کی خوراک ہو، گوبر اور لید کی طرح، یا خوراک سے کوئی اور طریقہ منفعت مُراد ہو)۔

اِذَا مُتُّ فَاحْرِقُوْنِیْ بِالنَّارِ حَتّٰی اِذَا صِرْتُ حُمَمًا فَاسْحَقُوْنِیْ۔ جب میں مر جاؤں تو مجھے آگ میں جلا دینا، پھر جب جل کر کوئلہ ہو جاؤں، تو اس کو پیس ڈالنا۔

خُذِیْ مِنِّیْ اَخِیْ ذَا الْحُمَمَةِ۔ میری طرف سے میرے کالے بھائی کو لے لے۔

کَانَ اِذَا حَمَّمَ رَأْسَهٗ بِمَکَّةَ خَرَجَ وَاعْتَمَرَ۔ جب ان کا سر مکہ میں کالا ہو جاتا (اُس پر بال اُگ آتے) تو نکل کر عمرہ کر لیتے (محرم کے مہینہ کا انتظار نہ کرتے، بلکہ ذی الحجہ ہی میں عمرہ بھی کر لیتے)۔

کَاَنَّمَا حُمِّمَ شَعْرُهٗ بِالْمَاءِ۔ جیسے پانی سے اُن کا سر کالا کیا گیا ہے (کیونکہ جب بال پریشان ہوتے ہیں تو ان کی سیاہی نمودار نہیں ہوتی، پانی سے دھوئے جائیں تو کالک نمودار ہو جاتی ہے، ایک روایت میں حُمِّمَ ہے، جیم معجمہ سے، یعنی پانی سے بالوں کا جوڑا بندھ گیا ہے)۔

اَلْوَافِدُ فِی اللَّیْلِ الْاَحَمِّ الْاَسْوَدِ۔ کالی اندھیری رات میں آنے والا۔

طَلَّقَ اِمْرَاَتَهٗ وَمَتَّعَهَا بِخَادِمٍ سَوْدَاءَ حَمَّمَهَا اِیَّاهَا۔ عبد الرحمٰن نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی اور متعہ میں ایک کالی لونڈی دی (اہل عرب متعہ دینے کو تحمیم کہتے ہیں)۔

اِنَّ اَقَلَّ النَّاسِ فِی الدُّنْیَا هَمًّا اَقَلُّهُمْ حُمًّا۔ سب سے کم فکر اور رنج دنیا میں اُن لوگوں کو ہے جن کے پاس سامان (مال و متاع) کم ہے (جتنا دنیا کا سامان زیادہ ہو اتنی ہی فکریں زیادہ ہوتی ہیں۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ دنیا بھی کیا خراب چیز ہے۔ بقول شاعر ؎

اگر دنیا نباشد دردمندیم ⁂ وگر باشد بفکرش پای بندیم

جِئْنَاكَ فِیْ غَیْرِ مُحِمَّةٍ۔ ہم تمہارے پاس کسی ضروری حاجت کے لئے نہیں آئے (عرب لوگ کہتے ہیں:

اَحَمَّتِ الْحَاجَةُ۔ جب وہ لازم اور ضروری ہو جائے۔

زمخشری نے کہا:

اَحَمَّ الشَّیْءُ کے معنی، نزدیک آ لگی۔ اُس کا وقت آن پہنچا۔

اِذَا الْتَقَی الزَّحْفَانِ وَعِنْدَ حُمَّةِ النَّهَضَاتِ۔ جب دو فوجیں گتھ جائیں اور جب تکلیفوں کی شدت ہو۔

حُمَّةُ۔ ہر چیز کا بڑا حصہ (اصل اس کی حَمٌّ ہے بمعنی حرارت یا حُمَّةُ السِّنَانِ سے ہے بمعنی بھالے کی نوک)۔

مَثَلُ الْعَالِمِ مَثَلُ الْحَمَّةِ۔ عالم کی مثال گرم چشمہ سی ہے (جس میں نہا کر بیمار لوگ شفا پاتے ہیں۔ اسی طرح عالم سے پوچھ کر دل کی بیماریوں کی دوا کرتے ہیں)۔

اَخْبِرُوْنِیْ عَنْ حَمَّةِ زُغَرَ۔ زغر کے چشمہ کا حال کہو (زغر ایک موضع کا نام ہے ملک شام میں)۔

کَانَ یَغْتَسِلُ بِالْحَمِیْمِ۔ گرم پانی سے غسل کرتے تھے

لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِیْ مُسْتَحَمِّہٖ۔ جہاں پر آدمی غسل کرتا ہو (یعنی حمام یا غسل خانہ) وہاں پیشاب نہ کرے۔ ابن اثیر نے کہا مراد وہ حمام یا غسل خانہ ہے جہاں پانی بہنے کا رستہ نہ ہو، یا زمین سخت ہو، وہاں پیشاب کرنے سے یہ خیال ہو پیشاب کی چھینٹیں اڑ کر اس کے جسم یا کپڑوں پر پڑ جائیں گی)

اِنَّہٗ کَانَ یَکْرَہُ الْبَوْلَ فِی الْمُسْتَحَمِّ۔ حمام میں پیشاب کرنا برا سمجھتے تھے۔

اِنَّ بَعْضَ نِسَائِہٖ اِسْتَحَمَّتْ مِنْ جَنَابَۃٍ فَجَاءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَحِمُّ مِنْ فَضْلِہَا آنحضرتؐ کی ایک بی بی نے جنابت سے غسل کیا، پھر آنحضرتؐ تشریف لائے، ان کے غسل سے جو پانی بچا تھا، اس سے غسل کرنے لگے۔

کُنَّا بِاَرْضٍ وَبِیْئَۃٍ مُحِمَّۃٍ۔ ہم ایک ملک میں تھے جو وبائی بخاری تھا (یعنی وہاں لوگوں کو بخار بہت آتا تھا۔ شاید مرطوب اور کثیف اور نشیبی ملک ہوگی۔ (یہ حُمّٰی سے نکلا ہے یعنی بخار۔)

حِمَامٌ۔ موت یا موت کی قضا و قدر (یہ حُمَّ کَذَا نکلا ہے، یعنی ایسا مقدر تھا)۔

ھٰذَا حِمَامُ الْمَوْتِ قَدْ صَلِیْتَ۔ یہ موت کی تقدیر جو پوری ہوگئی۔

کَانَ یُعْجِبُہُ النَّظَرُ اِلَی الْاُتْرُجِّ وَالْحَمَامِ الْاَحْمَرِ۔ آنحضرتؐ کو ترنج زرد اور سرخ کبوتر کی طرف دیکھنا اچھا معلوم ہوتا تھا (ابو موسیٰ نے ہلال بن علاء سے نقل کیا کہ:

حَمَامِ اَحْمَرَ سے سیب مراد ہے اور کہا کہ یہ معنی میں نے دوسرے نہیں سنے۔)

اَللّٰہُمَّ ھٰؤُلَاءِ اَھْلُ بَیْتِیْ وَحَامَّتِیْ اَذْھِبْ عَنْہُمُ الرِّجْسَ۔ یا اللہ! یہ میرے گھر والے اور خاص لوگ ان سے پلیدی دور کر دے!

حَامَّۃٌ۔ آدمی کے خاص عزیز و اقربا، دوست وغیرہ (ایسے ہی حَمِیْمٌ۔ دل سوز دوست عزیز وغیرہ)

اِنْصَرَفَ کُلُّ رَجُلٍ مِنْ وَفْدِ ثَقِیْفٍ اِلٰی حَامَّتِہٖ۔ ثقیف کی طرف سے جو لوگ پیغام لے کر آئے تھے ان میں کا ہر شخص اپنے خاص دوستوں اور عزیزوں میں لوٹ گیا۔

اِذَا بُیِّتُّمْ فَقُوْلُوْا حٰمٓ لَا یُنْصَرُوْنَ۔ جب تم پر کافر شبخون ماریں، تو تم یہ کہو "حٰمٓ لَا یُنْصَرُوْنَ" یعنی یا اللہ اُن کو مدد نہیں ملے گی (بعضوں نے کہا، جن سورتوں کے شروع میں "حٰمٓ" ہے ان کو دوسری سورتوں پر فضیلت ہے۔ تو اس جملہ کے پڑھنے سے یہ غرض ہے کہ اللہ کی رحمت اور مدد مسلمانوں کے لئے جلد آتی ہے۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جب کافر تم پر شبخون ماریں تو تم "حٰمٓ" کہو ان کی مدد نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ تم کو محفوظ رکھے گا۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ شبخون کے وقت تم اپنے لوگوں کو دشمن کے لوگوں سے پہچاننے کے لئے یہ شعار (مخفی اصطلاح) مقرر کرو۔

تُذَکِّرُنِیْ حٰمٓ وَالرُّمْحُ شَاجِرٌ۔ تو مجھ کو حٰمٓ ایسے وقت میں یاد دلاتا ہے جب نیزہ چل رہا ہے (جنگ ہو رہی ہے۔ یہ شریح نے محمد بن طلحہ سے کہا، یوم الجمل میں محمد بن طلحہ جو کوئی اُن کو مارنے آتا، اُس کو حٰمٓ کی قسم دیتے آخر شریح نے ان پر حملہ کیا، محمد بن طلحہ نے ہر چند حٰمٓ کی قسم دی، مگر شریح نے نہ چھوڑا، مار ہی ڈالا، اور یہ مصرعہ پڑھا۔ ابن عباس نے کہا، حٰمٓ اللہ کا نام ہے)۔

وَسُوْرَتَیْنِ مِنْ اٰلِ حٰمٓ اور دو سورتیں ان سورتوں میں سے جن کے شروع میں "حٰمٓ" ہے۔

نُجَعِّلُنَا التَّحْمِیْمَ وَالْجَلْدَ مَکَانَ الرَّجْمِ ہم نے سنگسار کرنے کے بدلے منہ کالا کرنا، کوڑے مارنا اختیار کیا۔

تُوُفِّیَ حَمِیْمٌ لِاُمِّ حَبِیْبَۃَ۔ ام المومنین ام حبیبہ کا ایک عزیز فوت ہو گیا۔

Marfat.com

كَأَنَّمَا يَمْشِي فِي حَمَّامٍ۔ گویا حمام میں جا رہا ہے (بالکل سردی اور ہوا محسوس نہیں ہوئی، یہ آنحضرتؐ کی دعا کی برکت تھی، جب لوٹ کر آیا تو سردی معلوم ہوئی)۔

عَادُوا حُمَمًا۔ کوئلہ ہو گئے ہوں گے۔

أُحَدِّثُ نَفْسِي بِالشَّيْءِ لَأَنْ أَكُونَ حُمَمَةً أَحَبُّ إِلَيَّ۔ میرے دل میں ایسا خیال گزرتا ہے کہ کوئلہ بنجانا اس سے بہتر مجھ کو معلوم ہوتا ہے (مگر یہ خیال گزرنا اس سے بھی بدتر معلوم ہوتا ہے۔ مراد وہ شیطانی وسوسے ہیں جو شیطان گمراہ کرنے کے لئے دل میں ڈالتا ہے، یہ وسوسے اب تک کبھی میرے دل میں بھی گزرتے ہیں، مگر آنحضرتؐ کی حدیث یاد کرکے مجھ کو تسلی رہتی ہے کہ آپؐ نے فرمایا ایسے وسوسے گزرنا خالص ایمان کی دلیل ہے اور یہ حدیث کہ، اللہ کا شکر ہے کہ اس نے شیطان کی دشمنی کو وسوسے ہی میں روک دیا، اس سے زیادہ اس کو کوئی قدرت اپنے ایماندار بندوں پر نہیں دی)۔

سُودًا كَأَنَّهُمُ الْحُمَمُ۔ آدم کی اولاد کالی شکل کالے کوئلے کے۔

لَمْ يَتْرُكْ حَمِيمًا۔ کوئی دل سوز عزیز نہیں چھوڑا۔

حَمَّمَ الْفَرْخُ۔ اب چوزے کے پر نکل آئے (یعنی ترغیب کے بعد، ترغیب کہتے ہیں زرد پر نکلنے کو۔

ذَاتُ حُمَّى۔ بخار والی۔

لِلْحَمَّامَاتِ مِنْ دُونِنَا۔ ہمارے خاص خاص (بڑے) گناہ

الْعَالِمُ كَالْحَمَّةِ۔ عالم گرم چشمے کی طرح ہے (مؤلف کہتا ہے یہ گرم چشمہ کئی مقاموں میں ہے، ایک تو طبریہ میں، دوسرے ملک ہند میں سوہنا نامی مقام پر جو نواح دہلی میں ہے تیسرے بیدر کے قریب دکن میں)۔

نَهَى أَنْ يُسْتَشْفَى بِمَاءِ الْحَمَّامَاتِ۔ حمام کے پانی سے علاج کرنے سے آپ نے منع فرمایا (یعنی یہ سمجھ کر کہ حمام کے پانی سے شفا ہوگی، حالانکہ شفاء اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ دوا اور حمام وغیرہ سے کیا ہوتا ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ حمام کے پانی سے مراد مشہور حمام ہے، نہ کہ "حمۃ" یعنی گرم چشمے کا پانی، اس سے آپ نے منع نہیں فرمایا اور صدوق کے کلام سے یہی مفہوم ہوتا ہے)۔

مَاءُ الْحَمَّامِ سَبِيلُهُ سَبِيلُ الْمَاءِ الْجَارِي إِذَا كَانَ لَهُ مَادَّةٌ۔ حمام کا پانی جاری پانی کے حکم میں ہے۔

لَا بَأْسَ أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِالْمَاءِ الْحَمِيمِ۔ گرم پانی سے وضو کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

حَمِيمٌ گرم اور سرد دونوں معنوں میں آتا ہے۔

قِيلَ لِلْحَسَنِ طَابَ حَمِيمُكَ فَقَالَ وَيْحَكَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْحَمِيمَ الْعَرَقُ۔ امام حسن رض سے کہا گیا آپ کا حمیم اچھا ہوا انھوں نے کہا، ارے تیرے کی تجھ کو معلوم نہیں کہ "حمیم" پسینے کو کہتے ہیں۔

حُمَّ الرَّجُلُ فَهُوَ مَحْمُومٌ۔ آدمی کو بخار آگیا (وہ) کو بخار ہے۔

أَحَمَّهُ اللهُ۔ اللہ اس پر بخار ڈالے۔

حَمْنٌ۔ چھوٹی چھوٹی جوئیں (جیسے حَمْنَانٌ ہے)۔

كَمْ قَتَلْتَ مِنْ حَمْنَانَةٍ۔ تو نے کتنی جوئیں ماریں ... میں ہے کہ چھوٹی سے چھوٹی جوں کو "قمقامۃ" کہیں گے اس سے بڑی کو حمنانۃ، اس سے بڑی کو قراد۔ اس سے بڑی کو ... اس سے بڑی کو حلم اور طلح۔ ایک قسم کے چھوٹے انگور کو جو طائف میں ہوتا ہے حمنان کہتے ہیں)۔

أَرْضٌ مَحْمَنَةٌ یا مُحْمِنَةٌ۔ وہ زمین جہاں جوئیں بہت ہوں۔

حَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ۔ ام المومنین حضرت زینب کی بہن تھیں اور حضرت عائشہ رض کے واقعہ افک میں شریک ...

حَمْوٌ۔ حرارت یا خاوند کا بھائی، عزیز باپ وغیرہ ...
حَمٌ اس کا مونث حَمَاةٌ یعنی خاوند کی عزیز عورت ...
دیورانی، جٹھانی، نند وغیرہ۔ حدیث میں ہے کہ عورت ...

Marfat.com

...یا بھائی یا چچا کو بھی حَمْوٌ کہتے ہیں اُس کی جمع اَحْمَاءٌ ہے،
...رب میں ہے کہ اَحْمَاءٌ خاص خاوند کے عزیزوں کو کہتے ہیں
لَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِمُغِیْبَةٍ فَاِنْ قِیْلَ حَمْوُهَا
لَا حَمْوُهَا اَلْمَوْتُ۔ کوئی شخص اُس عورت کے ساتھ جس کا
...اوند حاضر نہ ہو، تنہائی نہ کرے۔ لوگوں نے کہا اگر خاوند کا
...شتہ دار ہو (مثلاً خُسر۔ دیور۔ جیٹھ وغیرہ) فرمایا اُس
...ی تنہائی سے تو موت بہتر ہے (اُس کی تنہائی تو غیر شخص کی
...نہائی سے بھی زیادہ مُضر ہے۔ کیونکہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے
...شخص کو تو ایک بارگی غیر عورت کا پھسلا لینا یا اُس پر ہاتھ
...النا مشکل پڑے گا، مگر دیور، جیٹھ وغیرہ آسانی سے اُس کو
...و میں لے آئیں گے۔ ہر چند خُسر محرم ہے مگر اُس کی تنہائی
...و بھی بہو کے ساتھ آپ نے پسند نہیں فرمایا۔ اب جان لینا چاہیے
...ہ اس حدیث میں تنہائی کی ممانعت ہے۔ لیکن اگر دوسری
...ورتیں وہاں موجود ہوں یا خاوند حاضر ہو، تب یہ لوگ عورت
...کے پاس جا سکتے ہیں اور پردہ شرعی اسی قدر ہے کہ ہاتھ
...ور مُنہ اور دونوں قدموں کے سوا اور سب اعضاء کو
...ورت ان لوگوں سے چُھپائے رہے، البتہ خسر کا حکم اور
...حارم کا سا ہے اُس کے سامنے سر یا سینہ عورت کھول سکتی ہے
...ووی نے کہا اس حدیث میں حَمْو سے مُراد خاوند کے دوسرے
...زیز ہیں، باپ اور بیٹوں کے علاوہ)۔

اَجَرْتُ رَجُلًا مِنْ اَحْمَائِیْ۔ میں نے اپنے سُسرالی
...شتہ داروں میں سے ایک شخص کو نوکر رکھا۔

یَحْمِلُ حُمُوَّتَهَا اَرْبَعِیْنَ سَنَةً۔ اِس رنج کی سختی چالیس
...س اُٹھائے گا۔

...میٌ یا حِمَایَةٌ یا مَحْمِیَةٌ۔ روکنا، دفع کرنا، مدد کرنا،
...ہیز کرنا۔

حِمْیَةٌ۔ پرہیز۔
حَمِیًّا۔ غصہ کی سختی۔
حَمِیَّةٌ۔ غیرت۔

حُمَةٌ۔ ڈنک، زہر۔

رَخَّصَ فِی الرُّقْیَةِ مِنَ الْحُمَةِ۔ آنحضرتؐ نے سانپ بچھو وغیرہ کے منتر کرنے کی اجازت دی (یعنی ہر ڈنک دار جانور کے ڈنک کا منتر کرنے کی اجازت دی، جس کے ڈنک میں زہر ہو مُراد وہی منتر ہے جس میں شرک اور کفر کے الفاظ نہ ہوں۔ اگر منتر میں شرک و کفر کے الفاظ ہوں تو کسی حال میں دُرست نہیں، ایسے منتر کرانے سے مر جانا سو درجہ مسلمان کے لئے بہتر ہے)۔

وَتُنْزَعُ حُمَةُ كُلِّ دَابَّةٍ[1]۔ ہر جانور کا زہر نکال لیا جائے گا۔

لَا رُقْیَةَ اِلَّا عَنْ عَیْنٍ اَوْ حُمَةٍ۔ منتر یا بد نظری سے ہے یا ڈنک مارنے سے (یعنی ان دو چیزوں میں منتر زیادہ مفید ہوتا ہے۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ اور بیماریوں کے لئے منتر نہیں ہو سکتا)۔

لَا حِمٰی اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ۔ چراگاہ کا محفوظ رکھنا کسی کو جائز نہیں، مگر اللہ اور اس کے رسولؐ کو (یا جو رسولؐ کا قائم مقام ہو، جیسے خلیفہ اور امام جاہلیت کے زمانے میں ہر ایک قبیلہ کا رئیس کیا کرتا، ایک کتے کو بھونکواتا اور جہاں تک اُس کی آواز پہنچتی، اُتنی زمین کو خاص اپنے جانوروں کے لئے محفوظ کر لیتا۔ اس میں اور کوئی شخص نہ چرا سکتا، تو آنحضرتؐ نے اُس بُری رسم کو موقوف کر دیا اور فرمایا کہ چراگاہ میں ہر ایک شخص اپنے جانوروں کو چرانے کا مجاز ہے البتہ اللہ اور رسولؐ کے لئے کوئی چراگاہ محفوظ ہو سکتا ہے، جیسے جہاد کے گھوڑوں اور جانوروں کے لئے یا زکوٰۃ کے جانوروں کے لئے اور حضرت عمرؓ نے نقیع کو ایسے ہی جانوروں کے لئے محفوظ کر لیا تھا)۔

لَا حِمٰی فِی الْاَرَاكِ فَقَالَ اَبْیَضُ اَرَاكَةٌ فِیْ حِظَارِیْ۔ پیلو کا درخت محفوظ نہیں ہو سکتا (ہر شخص کا اونٹ اُس کو کھا سکتا ہے (مُراد وہ درخت ہے جو جنگل اور غیر مملوکہ زمین میں ہو) یہ سُن کر ابیض بولا ایک پیلو کا درخت میری زمین میں ہے دوسری

[1] یعنی جس وقت دجال مارا جائے گا اُس وقت زہریلے جانوروں کا زہر باقی نہ رہے گا۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

روایت میں اس طرح ہے کہ آپ سے پوچھا گیا: پیلو کا درخت محفوظ ہو سکتا ہے؟ فرمایا اتنا حصہ محفوظ ہو سکتا ہے جہاں تک اونٹوں کے منہ نہ پہنچیں، یعنی بالائی حصہ جو جانوروں کے کام نہیں آسکتا یا مطلب یہ ہے کہ پیلو کے وہ درخت محفوظ ہو سکتے ہیں، جو آبادی سے دور یا ایسے دشوار گزار مقامات پر واقع ہوں کہ وہاں تک جانور نہ جا سکتے ہوں۔ ابن اثیر نے کہا کہ یہ درخت جس کا ابیض نے پوچھا تھا احتمال ہے کہ پہلے سے اس کی ملک زمین میں موجود ہو: ایسا درخت اس کی ملک نہیں ہو سکتا، گو زمین اس کی ملک میں آگئی ہو۔ لیکن وہ درخت جو کوئی اپنی ملک زمین میں بوئے وہ بالاتفاق مالک کے لئے محفوظ ہو گا)۔

عَتَبْنَا عَلَيْهِ مَوْضِعَ الْغَمَامَةِ الْمُحَمَاةِ (حضرت عائشہ نے کہا) ہم کو حضرت عثمان رضہ پر غصہ آیا کہ انہوں نے اس مقام کو محفوظ کیا جو ابر کے پانی سے سرسبز ہوتا ہے (ایسے مقام کی پیداوار میں سب لوگوں کا حصہ ہے۔) عرب لوگ کہتے ہیں:

اَحْمَيْتُ الْمَكَانَ فَهُوَ مُحْمًى۔ میں نے جگہ کو محفوظ کر لیا اب وہ محفوظ ہے۔

هٰذَا الشَّيْءُ حِمًى۔ یہ محفوظ چیز ہے (رزرو ڈ انگریزی زبان میں)

حَمَيْتُهُ حِمَايَةً۔ میں نے اس کی حمایت کی (یعنی حملہ سے محفوظ رکھا۔ حملہ کرنے والے کو دفع کیا)۔

اَلْاٰنَ حَمِيَ الْوَطِيسُ۔ اب تنور گرم ہوا (خوب لڑائی شروع ہوئی)

وَقِدْرُ الْقَوْمِ حَامِيَةٌ تَفُورُ۔ ان لوگوں کی ہانڈی تو گرم ہے: ابل رہی ہے (مطلب یہ ہے کہ ان کی عزت اور شوکت باقی ہے)۔

فَحَمِيَ مِنْ ذٰلِكَ اَنَفًا۔ ان کو حمیت اور غیرت اس بات سے آگئی۔

اَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي۔ (یہ حضرت زینب کا قول ہے۔) میں اپنے کان اور آنکھ کی حفاظت کرتی ہوں (کان سے جو سنوں اور آنکھ سے جو دیکھوں اسی کو بیان کرتی ہوں، یہ نہیں کرتی کہ ان پر جھوٹ بولوں یعنی جھوٹ کہہ دوں کہ میں نے ایسا سنا ہے یا دیکھا ہے)۔

لَا يُعْمَا لِلْحَمِيَّةِ بَعْدَ الْجَرَائِمِ۔ جب آدمی حرام کام کرنے لگا تو پھر حمیت کہاں رہی۔

يُقَاتِلُ حَمِيَّةً۔ اور آدمی حمیت اور غیرت کی وجہ سے لڑتا ہے (جیسے کوئی شخص اس کی عزت لینا چاہے خواہ یہ عزت شخصی ہو یا قومی یا ملکی)۔

فَحَمِيَ الْوَحْيُ۔ پھر وحی پے در پے (یعنی کثرت سے) آنے لگی

مَنْ حَامَ حَوْلَ الْحِمٰى۔ جو شخص محفوظ مقام کے گرد پھرے (وہاں اپنے جانوروں کو چرائے۔ وہ کچھ عجب نہیں کہ محفوظ مقام میں گھس جائے۔ مطلب یہ ہے کہ مباح کاموں میں مبالغہ کرنا اور عیش و عشرت کی عادت ڈالنا خوب نہیں ہے۔ ایسا آدمی رفتہ رفتہ حرام کام بھی کرنے لگتا ہے)۔

ظَهْرُ الْمُؤْمِنِ حِمًى۔ مومن کی پیٹھ محفوظ ہے (کوئی اس کو بے وجہ شرعی ستا نہیں سکتا)۔

مَنْ لَمْ يَرْجِعْ عَنْ دِينِهٖ اَحْمُوهُ۔ جو شخص اپنا دین نہ بدلے (اسلام پر قائم رہے) اس کی حمایت کرتے رہو۔

حَمَيْتُ الْقَوْمَ الْمَاءَ۔ میں نے ان لوگوں کو پانی سے روک دیا (پینے اور پلانے نہ دیا)۔

لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى وَحِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ۔ ہر بادشاہ کی ایک محفوظ جگہ ہوتی ہے (جہاں پر دوسروں کے جانے کی یا شکار کرنے کی یا جانور کو چرانے کی ممانعت ہوتی ہے) اور اللہ کی محفوظ جگہ حرام کام ہیں (ان کے کرنے کی ممانعت ہے)۔

اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا اَحْمَاهُ الدُّنْيَا۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کو دنیا سے بچاتا ہے (اس کو دنیا نہیں دیتا جس کی وجہ سے وہ پروردگار سے غافل ہو جائے دنیا کا وہ مال و اسباب جن سے آدمی خدا کی رضامندی کا طالب ہو، درحقیقت دنیا نہیں ہے)۔

Marfat.com

حَامٍ ۔ وہ نر اونٹ جس کے پوتے پر سواری شروع ہو گئی ہو (عرب زمانہ جاہلیت میں ایسے اونٹ کو آزاد کر دیتے، پھر اس سے سواری نہ لیتے)

اَحْمٰی۔ محفوظ مقام جہاں کوئی نہ جا سکے۔

لَمْ یُدْخِلِ الْجَنَّةَ حَمِیَّةٌ غَیْرُ حَمِیَّةِ حَمْزَةَ کوئی حمیت بہشت میں نہیں لے جائے گی، سوا حمزہ کی حمیت کے۔ (ان کو اس وقت حمیت آئی جب ابوجہل نے آنحضرتؐ کو گالیاں دی تھیں یا جب اوجھڑی آپ کی پیٹھ پر ڈالی گئی تھی، یہ محض ذاتی حمیت تھی، کیونکہ حمزہؓ اس وقت تک ایمان نہیں لائے تھے)۔

جَعَلَ اِثْنَیْ عَشَرَ مِیْلًا حَوْلَ الْمَدِیْنَةِ حِمًی۔ آنحضرتؐ نے مدینہ طیبہ کے گرد بارہ میل تک محفوظ کر دیا (کوئی وہاں شکار کرے وہاں کے درخت نہ کاٹے)۔

اَلْقَرْضُ حِمَی الزَّکوٰةِ۔ قرض زکوٰۃ کی روک ہے (جب تک وصول نہ ہو اس پر زکوٰۃ لازم نہ ہو گی، یا جس آدمی کے پاس نصاب زکوٰۃ موجود ہو لیکن وہ قرض دار ہو تو اس پر زکوٰۃ نہ ہو گی)۔

عَجِبْتُ لِمَنْ یَحْتَمِیْ مِنَ الطَّعَامِ مَخَافَةَ الدَّاءِ کَیْفَ لَا یَحْتَمِیْ مِنَ الذُّنُوْبِ مَخَافَةَ النَّارِ۔ مجھ کو اس شخص پر تعجب آتا ہے جو بیماری کے ڈر سے کھانے میں پرہیز کرتا ہے، پر دوزخ کے ڈر سے گناہوں سے پرہیز نہیں کرتا۔

حِمْیَاطًا۔ آنحضرت صلعم کا نام ہے۔ اگلی کتابوں میں یہود لوگ اس کی تفسیر یوں کی ہے کہ حرام کاموں سے منع کریں گے۔

بابُ الحاء مع النون

حَانُوْتٌ ۔ شراب کی دوکان جیسے حَانَةٌ یا ہر دوکان یا پیشہ کی جمع حَوَانِیْتُ اور حَانَاتٌ ۔ (اہل عراق شراب کی دوکان کو مَاخُوْر کہتے ہیں۔ اس کی جمع مَوَاخِیْر ہے۔

اِنَّهٗ حَرَّقَ بَیْتَ رُوَیْشِدِ الثَّقَفِیِّ وَکَانَ حَانُوْتًا تُعَاقَرُ فِیْهِ الْخَمْرُ وَتُبَاعُ۔ حضرت عمرؓ نے رویشد ثقفی کا گھر جلا دیا، وہ شراب (ساز) کی دوکان کی مانند، تھا جہاں (طرح طرح کی) شراب بنا کرتی اور بیچی جاتی۔

حَنْتَمٌ۔ سبز لاکھی گھڑے

حَنْتَمَةٌ۔ سبز لاکھی گھڑا (پھر ہر گھڑے کو کہنے لگے، جو مٹی کا پکا کر بنایا جائے۔ ایسے برتن میں آنحضرتؐ نے نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ اس لئے کہ اس کی چکنائی کی وجہ سے اس میں نشہ جلد آ جاتا ہے۔)

اِنَّ ابْنَ حَنْتَمَةَ بَعَجَتْ لَهُ الدُّنْیَا مِعَاهَا۔ (عمرو بن عاصؓ نے کہا) حنتمہ کے بیٹے کے لئے دنیا نے اپنی آنتیں چیر کر رکھ دیں (حنتمہ حضرت عمر فاروقؓ کی والدہ کا نام تھا۔ وہ ہشام بن مغیرہ کی بیٹی تھیں، اور ابوجہل کی چچا زاد بہن تھیں)۔

نَھٰی عَنِ الْاِنْتِبَاذِ فِی الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِیْرِ۔ آنحضرتؐ نے کدو کی تونبی اور سبز لاکھی گھڑے اور رال لگے ہوئے برتن اور چوبیں برتن میں نبیذ بھگونے سے منع فرمایا۔

حِنْثٌ۔ گناہ یا نیکی، باطل سے حق کی طرف جانا یا حق سے باطل کی طرف، قسم توڑنا۔

تَحَنُّثٌ۔ راتوں کو عبادت کرنا۔

اَلْیَمِیْنُ حِنْثٌ اَوْ مَنْدَمَةٌ۔ قسم کھانے کے بعد یا اس کا توڑنا ہے یا شرمندہ ہونا (اگر نہ توڑے تو شرمندہ ہو گا کہ ناحق قسم کھا کر ایک لذت سے محروم رہا)

مَنْ مَاتَ لَهٗ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ یَبْلُغُوا الْحِنْثَ۔ جس شخص کے تین بچے خورد سال مر جائیں (اصل میں حنث گناہ یا طاعت کو کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اس عمر تک پہنچنے سے پہلے، جب ان پر قلم جاری ہو، یعنی ان کے گناہ اور نیکیاں لکھی جائیں)

کَانَ یَاْتِیْ حِرَاءَ فَیَتَحَنَّثُ فِیْهِ۔ آنحضرتؐ حرا

Marfat.com

میں آیا کرتے (جو ایک پہاڑ ہے مکہ سے قریب) اور وہاں عبادت کیا کرتے (حق تعالیٰ کا دھیان گیان۔ اصل میں تحنث کے معنی گناہ سے نکلنا، جیسے تاثم تحرج یعنی وہ کام کیا جس کی وجہ سے گناہ سے نکل گیا)۔

لَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ۔ اگر حضرت سلیمانؑ انشاء اللہ کہہ لیتے تو اُن کی قسم جھوٹی نہ ہوتی۔

كُنْتُ اَتَحَنَّثُ یا اَتَحَنَّتُ۔ میں گناہ اپنے اوپر سے اُتارتا تھا۔

كُنْتُ اَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ۔ میں جاہلیت کے زمانہ میں اُن کاموں کو عبادت اور موجب قربت الٰہی سمجھتا تھا

وَلَا اَتَحَنَّثُ اِلٰى نَذْرِيْ۔ میں اپنی قسم سے گناہ میں مبتلا نہیں ہوتی۔

تَكْثُرُ فِيْهِمْ اَوْلَادُ الْحِنْثِ۔ اُن میں زنا کی اولاد بہت ہوگی (ایک روایت میں اَلْخُبْثُ ہے)۔

حَنْجَرَةٌ۔ حلق۔ اس کی جمع حَنَاجِرُ

فَضَرَبَ حَنْجَرَةَ رَجُلٍ فَذَهَبَ صَوْتُهُ۔ ایک شخص کے حلق پر مار لگائی، اُس کی آواز نکلنی موقوف ہوگئی (فرمایا پوری دیت دینا ہوگی)۔

بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ۔ دل حلق تک آگئے، (یعنی ڈر کی وجہ سے۔ اُردو کا محاورہ اس طرح ہے کہ کلیجے منہ تک آگئے)

لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ۔ ان لوگوں کا قرآن حلق سے آگے نہیں بڑھنے کا (اللہ تک نہیں چڑھنے کا) یا حلق کے نیچے نہیں اُترنے کا (دل تک نہیں پہنچنے کا)۔

حُنْجُرَةٌ۔ حلقوم جس میں سانس آتی جاتی ہے یعنی نرخرہ اور جس نلی میں سے کھانا پانی اُترتا ہے اُس کو مری کہتے ہیں

حِنْدِسٌ۔ اندھیری رات تاریکی (اس کی جمع حَنَادِسُ ہے)

حَنْدَسَ اللَّيْلُ۔ رات اندھیری ہوگئی۔

كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لَيْلَةٍ ظَلْمَاءَ حِنْدِسٍ۔ ہم آنحضرت صلعم کے پاس ایک تاریک اندھیری رات میں بیٹھے ہوئے تھے۔

وَقَامَ اللَّيْلَ فِيْ حِنْدِسِهٖ۔ رات کی تاریکی میں کھڑے ہوئے۔

حَنْذٌ یا تَحْنَاذٌ۔ ایک گڑھے میں گرم پتھر اور پر سے رکھ کر گوشت

اُتِيَ بِضَبٍّ مَحْنُوْذٍ۔ ایک بھنا ہوا گوہ آپ کے پاس لائے۔

بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ۔ ایک بھنا ہوا بچھڑا۔

عَجَّلْتَ قَبْلَ حَنِيْذِهَا بِشِوَاءِهَا۔ تو نے جلدی جہانی کر دی اور دم پخت اور بھونے ہوئے گوشت کا انتظار نہیں دکھلایا (عربوں کے نزدیک جلدی جہانی کر دینا جو حاضر ہو وہ سامنے رکھ دینا تعریف کی بات ہے۔ یہ ایک مثل ہے اس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی کسی مسئلہ کا فوراً جواب دیدے، اوقات گزاری نہ کرے۔ مجمع البحار میں ہے کہ گھوڑ پھوڑے کے حلال ہونے پر علماء کا اجماع ہے صرف اصحاب العض سے اس کی کراہت منقول ہے، بعضوں سے حرمت بھی منقول ہے۔ مگر میں نہیں سمجھتا کہ حرمت کی روایت کسی سے صحیح ہوئی ہو انتہی لفظاً عن الطیبی۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

خُبْزٌ سَمِيْذٌ وَجَدْيٌ حَنِيْذٌ۔ میدے کی روٹی اور دم پخت حلوان)۔

حَنَاذٌ۔ سورج کا ایک نام ہے۔

حَنَذَ الْفَرَسَ یہ ہے کہ گھوڑے کو دوڑا کر اُس کو دھوپ میں کھڑا کر دیا اور پر سے دہری جھول ڈال دی، تاکہ اس کو پسینہ آجائے۔ یہ ماخوذ ہے حَنَاذُ الْخَيْلِ سے

حَنَذٌ۔ ایک مقام ہے مدینہ کے قریب۔

حَنْرٌ۔ بنانا یا موڑنا۔

حَنِيْرَةٌ۔ بن چلّہ کی کمان۔ یا ہر ٹیڑھی چیز۔ اس کی جمع حَنَائِرُ ہے۔

لَوْ صَلَّيْتُمْ حَتّٰى تَكُوْنُوْا كَالْحَنَائِرِ مَا نَفَعَكُمْ حَتّٰى

Marfat.com

وَاٰلَ الرَّسُوْلِ (حضرت ابوذر غفاری رض نے کہا) اگر تم اتنی نمازیں پڑھو کر جھک کر کمانوں کی طرح جاؤ، تب بھی تم کو فائدہ نہ ہوگا۔ جب تک آنحضرت ص کے اہل بیت سے محبت نہ رکھو گے (مطلب یہ ہے کہ بغیر محبت خدا و رسول کثرتِ عبادت سے فائدہ نہ ہوگا۔ خارجی لوگ عبادت بہت کرتے تھے مگر آں حضرت کے اہل بیت سے دشمنی رکھتے تھے آخر مردود اور مخذول ہوئے۔ حُبِّ اہلِ بیت درحقیقت حبِّ پیغمبر اور حبِّ خدا ہے، حبِّ خدا اور رسول ص کے ساتھ تھوڑی سی عبادت بھی نجات کے لئے کافی ہے)

حَنْشٌ۔ ہانک دینا، پھیر دینا، شکار کرنا۔

حَنَشٌ۔ کیڑے، سانپ، حشرات الارض، چھپکلی، گرگٹ وغیرہ

حَتّٰی یُدْخِلَ الْوَلِیْدُ یَدَہٗ فِیْ فَمِ الْحَنَشِ یہاں تک کہ بچہ اپنا ہاتھ سانپ کے منہ میں ڈال دے گا (کسی زہریلے جانور کا زہر نہ رہے گا، یہ اُس وقت ہوگا جب دجال مارا جاچکا ہوگا اور دنیا میں از سرِ نو امن و امان قائم ہوگا)۔

اَحْلِفُ بِمَا بَیْنَ الْحَرَّتَیْنِ مِنْ حَنَشٍ۔ دونوں کالے پتھریلے میدانوں کے بیچ میں جتنے کیڑے مکوڑے ہیں (سانپ، بچھو وغیرہ) میں ان کی قسم کھاتا ہوں۔

حُنُوْطٌ۔ ٹھنڈی سانس لینا، سُرخ ہونا۔

حَنَطٌ۔ وقت آجانا۔

حُنُوْطٌ۔ کھیت کاٹنے کا وقت آجانا۔ یا رِمْثٌ سفید اور پختہ ہوجانا۔ رِمْثٌ ایک درخت ہے جس کو اونٹ کھاتا ہے

تَحْنِیْطٌ۔ خوشبو لگانا۔

حُنُوْطٌ۔ خوشبو جو مردوں کے بدن یا کپڑوں میں لگائی جاتی ہے۔

وَقَدْ حَسَرَ عَنْ فَخِذَیْہِ وَھُوَ یَتَحَنَّطُ۔ ثابت بن قیس رض نے (جب مسیلمہ کذاب سے جنگ درپیش تھی) اپنی رانیں کھولیں وہ خوشبو لگا رہے تھے (مرنے کی تیاری کر رہے تھے، آفریں صحابہ کرام کی شجاعت پر)

اَیُّ الْحِنَاطِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ الْکَافُوْرُ۔ میت کی کونسی خوشبو تم پسند کرتے ہو (عطاء نے) کہا کافور۔

اِنَّ ثَمُوْدَ لَمَّا اسْتَیْقَنُوْا بِالْعَذَابِ تَکَفَّنُوْا بِالْاَنْطَاعِ وَتَحَنَّطُوْا بِالصَّبِرِ لِئَلَّا یَجِیْفُوْا وَیُنْتِنُوْا قومِ ثمود کو جب یقین ہوگیا عذاب کا (اب بچنے والے نہیں) انھوں نے چمڑوں کے کفن پہن لئے اور ایلوا بدن پر مل لیا تاکہ سڑیں نہیں اور بدبودار نہ ہوں۔

حَنَّطَ ابْنَ عُمَرَ۔ ابن عمر رض کو خوشبو لگائی۔

لَا تُحَنِّطُوْا۔ خوشبو نہ لگاؤ!

لَا تُسَلِّمْ وَلَدَکَ حَنَّاطًا فَاِنَّہٗ یَحْتَکِرُ الطَّعَامَ عَلٰی اُمَّتِیْ۔ اپنے بچہ کو بننے، گیہوں بیچنے والے کے سپرد مت کر وہ میری امت پر غلہ کا احتکار کرے گا (احتکار کے معنی اوپر گزر چکے ہیں «حکر» میں)۔

حُنْظُبٌ یا حُنْظَبٌ یا حُنْظُبَاءُ یا حُنْظَبَاءُ، بعضوں نے حُنْطُبٌ طائے حطی سے نقل کیا ہے:۔ ٹڈا یا خنافس کا نر (خنافس، خنفسہ کی جمع ہے، ایک کالا کیڑا بدبودار)

سَالَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ قَتَلْتُ قُرَادًا اَوْ حُنْظُبًا فَقَالَ تَصَدَّقْ بِتَمْرَۃٍ۔ ایک شخص نے سعید بن مسیب سے پوچھا، میں نے (احرام کی حالت میں) ایک جوں کو مار ڈالا۔ یا یوں کہا ایک حنظب کو، انھوں نے کہا۔ ایک کھجور خیرات کردے۔ (حنظب کے معنی ٹڈا)۔

مَنْ قَتَلَ قُرَادًا اَوْ حُنْظُبَانًا وَھُوَ مُحْرِمٌ تَصَدَّقَ بِتَمْرَۃٍ اَوْ تَمْرَتَیْنِ۔ جو شخص جوں یا خنظب کو مار ڈالے احرام کی حالت میں، تو ایک یا دو کھجور خیرات کرے

حَنَفٌ۔ جھکنا۔

حَنَفٌ۔ سیدھا ہونا۔ پاؤں ٹیڑھا ہونا۔

تَحَنُّفٌ۔ حضرت ابراہیم ع کے دین پر ہونا، بتوں کی پرستش سے الگ ہونا، عبادت کرنا۔

حَنِیْفٌ۔ اسلام کی طرف مائل یا جو حضرت ابراہیم ع کے طریق پر قائم ہو یا جو یہود اور نصاریٰ کے طریق کے مخالف ہو یا

Marfat.com

مسلمان یا گناہوں سے پاک (جیسے اس حدیث میں خَلَقْتُ عِبَادِیْ حُنَفَاءَ۔ میں نے اپنے بندوں کو گناہوں سے پاک و صاف پیدا کیا (پھر دنیا میں آکر وہ گناہوں میں آلودہ ہو گئے)۔

بُعِثْتُ بِالْحَنِیْفِیَّةِ السَّمْحَةِ السَّهْلَةِ۔ میں سیدھی اور آسان شریعت دیکر بھیجا گیا۔

قَالَ اِنِّیْ اَحْنَفُ۔ وہ کہنے لگا میں احنف ہوں (یعنی ایک پاؤں کی انگلیاں دوسرے پاؤں کی طرف تنی ہیں)

وَكَانَ حَنَفِیًّا۔ اُن کی تلوار حنفی تھی (یہ منسوب ہے احنف بن قیس کی طرف اور قیاس یہ تھا اَحْنَفِیًّا)

دِیْنُ مُحَمَّدٍ حَنِیْفٌ۔ حضرت محمد صلعم کا دین سیدھا (عقل کے مطابق اور صحیح درست ہے)۔

اَحَبُّ دِیْنِكُمْ اِلَى اللهِ الْحَنِیْفِیَّةُ۔ سب دینوں میں اللہ کو دینِ حنیف پسند ہے (جس میں سچی توحید ہو بُت پرستی اور شرک کا شائبہ نہ ہو)

اَلسِّوَاكُ مِنَ الْحَنِیْفِیَّةِ۔ مسواک کرنا دینِ حنیف میں سے ہے (یعنی اس کی سنتوں میں سے ایک سنت ہے)۔

اَبُوْحَنِیْفَةَ۔ مشہور مجتہد ہیں ان کے اجتہاد پر عمل کرنے والوں کو "حنفی" کہتے ہیں۔

حَنِیْفَةُ ایک قبیلہ ہے عرب میں۔

حَنَقٌ۔ سخت غصہ ہونا۔

لَا یَصْلُحُ هٰذَا الْاَمْرُ اِلَّا لِمَنْ لَا یَحْنَقُ عَلٰی جِرَّتِهٖ یہ خلافت اسی شخص کو سزاوار ہے جو اپنی رعیت پر غصہ نہ کرے، (عرب لوگ کہتے ہیں):

مَا یَحْنَقُ عَلٰی جِرَّةٍ وَمَا یَكْظِمُ عَلٰی جِرَّةٍ یعنی اس کا دل صاف ہے۔ حسد اور بغض اور مکر و فریب نہیں رکھتا (اصل میں جِرَّة اس کو کہتے ہیں، جو اونٹ جگالی کرتے وقت پیٹ سے نکالتا ہے اور اِحْنَاقٌ پیٹ کا لگ جانا)

اِحْنَاقٌ۔ پیٹ کا لگ جانا۔

اَحْنَقَ الرَّجُلُ۔ کینہ ور ہوا۔

اِنَّ مُحَمَّدًا اَنْزَلَ یَثْرِبَ وَاِنَّهٗ حَنِقٌ عَلَیْكُمْ (یہ ابوجہل کا قول ہے) محمد مدینہ میں جاکر ٹھہرے، اُن کو تم پر بہت غصہ تھا۔

مَا كَانَ ضَرَّكَ لَوْ مَنَنْتَ وَرُبَّمَا مَنَّ الْفَتٰی وَهُوَ الْمُغِیْظُ الْمُحْنَقُ۔ (یہ قتیلہ کا شعر ہے) اگر تو احسان کرتا تو تجھ کو کچھ نقصان نہ ہوتا، کبھی جوانمرد اس وقت بھی احسان کرتا ہے جب اُس کو غصہ دلایا جاتا ہے۔

اِحْنَاقٌ۔ غصہ دلانا۔

مُحْنَقٌ۔ جس کو غصہ دلایا گیا۔

وَازْدَادُوْا حَنَقًا۔ اور زیادہ اُن کو غصہ آیا۔

حَنْكٌ۔ گھوڑے کے منہ میں رسّی ڈالنا، سمجھنا، مضبوط کرنا، سمجھدار کرنا۔

تَحْنِیْكٌ۔ کھجور چبا کر بچہ کے منہ میں دینا۔

حَنَكٌ۔ ٹھوڑی کے نیچے۔

اِحْتِنَاكٌ اور تَحَنُّكٌ۔ ڈھاٹا باندھنا۔

لَمَّا وَلَدَتْهُ وَبَعَثَتْ بِهٖ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَضَغَ تَمْرًا وَحَنَّكَهٗ بِهٖ۔ جب اُم سلیم کے بچہ پیدا ہوا تو اُس کو آنحضرتؐ کے پاس بھیجا، آپ نے ایک کھجور چبا کر اس کے منہ میں دی (کرمانی نے کہا بچہ کو پیدا ہونے کے وقت کھجور یا کوئی میٹھی چیز چٹانا مستحب ہے اور یہ بھی بہتر ہے کہ چٹانے والا کوئی نیک اور صالح آدمی ہو، اور چٹاتے وقت بچہ کے لئے دعا کرے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ بچہ کو نیک لوگوں کے پاس لے جانا مستحب ہے اور جس دن پیدا ہو اسی دن نام رکھ دینا بھی درست ہے اور نام نیک اور صالح لوگوں سے رکھوانا بہتر ہے)۔

اِنَّهٗ كَانَ یُحَنِّكُ اَوْلَادَ الْاَنْصَارِ۔ آنحضرتؐ انصار کے بچوں کی تحنیک کرتے (یعنی کھجور چبا کر اُن کے منہ میں دیتے۔)

قَدْ حَنَّكَتْكَ الْاُمُوْرُ (ملائے نے حضرت عمرؓ سے کہا)

تم کو تو دنیا کے واقعات نے تجربہ کار بنا دیا (ہوشیار کر دیا)۔

وَالْعِضَاهُ مُسْتَحْنِكًا۔ درخت جڑ سے اُکھڑا ہوا۔

اَسْوَدُ حَانِكٌ۔ بہت کالا۔ جیسے اَسْوَدُ حَالِكٌ ہے۔

حَنٌّ۔ روکنا، پھیرنا، مشتاق ہونا، آواز نکالنا، رحم کرنا۔ (جیسے حَنَانٌ ہے)۔

حَنَّ الْجِذْعُ اِلَيْهِ (مسجد میں ایک کھجور کی کڑی تھی آنحضرتؐ اس پر سہارا دے کر خطبہ پڑھا کرتے تھے، جب منبر تیار کیا گیا تو آپ اس پر چڑھے) اُس کڑی نے آواز نکالنا شروع کیا (آپ کے فراق میں رونے کی سی آواز نکالی۔ یہ حَنِيْنٌ سے ماخوذ ہے)۔

حَنَّ قِدْحٌ لَيْسَ مِنْهَا۔ یہ ایسے پانسے کی آواز ہے جو اپنے ہمجنس پانسوں میں سے نہیں ہے (آواز سے معلوم ہوتا ہے کہ دوسرے قسم کا ہے۔ یہ حضرت عمرؓ نے کہا۔ جب ولید بن عقبہ کہنے لگا، کیا میں قریش کے لوگوں میں مارا جاؤں گا۔ نہایہ میں ہے کہ یہ ایک مثل ہے جو اُس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی شخص دعویٰ کرے کہ میں فلاں خاندان میں سے ہوں اور وہ اس میں سے نہ ہو۔ یا ایسی بات کا دعویٰ کرے جو اُس میں نہ ہو)

وَاَمَّا قَوْلُكَ كَيْتَ وَكَيْتَ فَقَدْ حَنَّ قِدْحٌ لَيْسَ مِنْهَا۔ (یہ حضرت علیؓ نے معاویہؓ کو لکھا) تمھارا یہ کہنا کہ میں ایسا ہوں ویسا ہوں تو یہ اُس پانسے کی آواز ہے جو اپنے ہمجنس پانسوں میں سے نہیں ہے۔

لَا تَتَزَوَّجَنَّ حَنَّانَةً وَّلَا مَنَّانَةً۔ ایسی عورت سے نکاح مت کر جو اپنے پہلے خاوند کی طرف مائل ہو، اُس کا یاد کرتی ہو (کیونکہ وہ تجھ سے محبت نہ کرے گی) اور جو بات بات پر احسان جتاتی ہو (اوچھی کم ظرف)۔

وَاللّٰهِ لَئِنْ قَتَلْتُمُوْهُ لَاَتَّخِذَنَّهٗ حَنَانًا۔ (ورقہ بن نوفل ادھر سے گزرے جہاں پر اُمیّہ بن خلف حضرت بلالؓ کو تکلیف دے رہا تھا صرف وجہ یہ تھی کہ وہ مسلمان ہو گئے تھے، یہ منظر دیکھ کر ورقہ نے کہا) خدا کی قسم! اگر تم اِس کو مار ڈالو گے تو میں اُس کی قبر کو خدا کی رحمت اُترنے کا مقام سمجھوں گا (یعنی اولیاء اللہ اور بزرگوں کی قبر کی طرح اس کی قبر کو متبرک سمجھوں گا اُس پر ہاتھ پھیروں گا)۔ اِس روایت میں یہ اشکال ہوتا ہے کہ ورقہ بن نوفل تو آنحضرتؐ کے پیغمبر ہونے سے پہلے ہی گزر گئے تھے، اور بلال کو تو اُس وقت تکلیف دی گئی، جب وہ مسلمان ہو چکے تھے اِس لئے شاید راوی نے غلطی سے کسی اور شخص کے بجائے ورقہ کا نام لے دیا)۔

اِتَّخَذْتُمُ الْوَلِيْدَ حَنَانًا (آنحضرت صلعم بنی اُمیّہ کے پاس گئے، وہاں ایک بچہ تھا جس کا نام ولید تھا۔ آپؐ نے فرمایا) تم نے یہ نام ولید محبت اور شفقت سے نہیں رکھا، اس کا نام بدل دو (دوسری روایت میں ہے کہ ولید فرعون کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ غرض آپ نے ولید نام کو پسند نہیں فرمایا)۔

حَنَانَيْكَ يَا رَبِّ۔ پروردگار! میں تیری رحمت ایک کے بعد ایک مانگتا ہوں (متواتر تیری رحمتیں چاہتا ہوں)

حَنَّانٌ۔ اللہ تعالےٰ کا ایک نام ہے۔ یعنی بہت رحم اور شفقت کرنے والا۔

اِنَّ هٰذِهِ الْكِلَابَ الَّتِيْ لَهَا اَرْبَعَةُ اَعْيُنٍ مِنَ الْجِنِّ۔ یہ چار آنکھوں والے کتے جن میں سے ہیں (جن ایک قبیلہ ہے جن میں سے) اہل عرب کہتے ہیں:

مَجْنُوْنٌ مَحْنُوْنٌ۔ دیوانہ ہے، کبھی کبھی ہوش آتا ہے پھر دیوانہ ہو جاتا ہے (سعید بن مسیب نے کہا، جن کالے کتے محیط میں ہے کہ جن خالص سیاہ کتے یا کم ذات جن یا جنوں کے کتے یا جن اور انس کے درمیان ایک مخلوق ہے، اور عالم الحن دوسرا عالم، جیسے اگلے زمانہ کے لوگ گمان کرتے تھے کہ تین عالم ہیں ایک عالم الجن۔ دوسرے عالم الحن۔ تیسرے عالم البن یعنی آخری عالم جس میں ہم لوگ ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ہند کے مشرک اس کو کلجگ کہتے ہیں۔

اَلْكِلَابُ مِنَ الْجِنِّ فَاِذَا غَشِيَتْكُمْ عِنْدَ طَعَامِكُمْ

Marfat.com

فَاَکْفِئُوا لَهُنَّ فَاِنَّ لَهُنَّ اَنْفُسًا۔ کُتے جن میں سے ہیں جب
کھانے وقت وہ تمہارے آس پاس آجائیں، تو اُن کو بھی تھوڑا
کھانا ڈال دو، کیونکہ ان کی نظر لگتی ہے۔ ان کا بھی دل ہے۔
بِهٖ جِنَّةٌ۔ اُس کو جنون ہے (بِهٖ جُنُونٌ اور بِهٖ جِنَّةٌ دونوں
کے ایک معنی ہیں)
حُنَیْنٌ ایک مقام کا نام ہے جو نواحِ طائف میں واقع
ہے، اس مقام پر ۸ھ میں جنگِ عظیم ہوئی تھی
حَنُونٌ۔ مہربان۔
حُنَیْنُ بْنُ اِسْحَاقَ۔ بڑا حکیم گزرا ہے۔
وَقَدْ سُئِلَ عَنِ الْحَنَّانِ وَالْمَنَّانِ فَقَالَ الْحَنَّانُ
هُوَ الَّذِیْ یُقْبِلُ عَلٰی مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ وَالْمَنَّانُ هُوَ
الَّذِیْ یَبْدَاُ بِالنَّوَالِ قَبْلَ السُّؤَالِ۔ حضرت علیؓ سے
پوچھا گیا کہ "حنان" اور "منان" کے کیا معنی ہیں (جو اللہ
کے نام ہیں) انھوں نے کہا، حنان وہ جو اُس شخص پر متوجہ
ہو جو اُس سے روگردانی کرے۔ اور منان وہ جو مانگنے سے پہلے
دے (بن مانگے عطا کرے)۔
رَجَعَ بِخُفَّیْ حُنَیْنٍ۔ یہ ایک ضرب المثل ہے عرب میں،
حُنَین نامی ایک موچی تھا، اُس نے موزے کی ایک جوڑی بنائی
جس کو ایک گنوار مول لینے آیا، بڑی دیر تک قیمت کے بارے میں گفتگو کرتا
رہا پھر چھوڑ کر چلدیا۔ حُنَین کو اُس کے اِس طرزِ عمل پر غصہ آیا
اُس نے کیا ترکیب کی وہ جوڑا لے کر اس گنوار کی راہ میں جدھر
سے وہ اپنے گھر جانے والا تھا، ایک ایک موزہ کسی قدر فاصلے
سے راستہ میں ڈال دیا اور خود کمین گاہ میں پوشیدہ ہو رہا۔
جب وہ گنوار وہاں پہنچا تو ایک موزہ پڑا دیکھ کر کہنے لگا یہ موزہ بالکل
حنین کے موزے کے مشابہ ہے اگر اس کا جوڑ بھی ہوتا تو میں لے لیتا
آگے بڑھ کر دیکھا تو دوسرا بھی پڑا ہے جب تو وہ اونٹ سے اترا
اور اُس کو باندھ کر پہلا موزہ لینے گیا۔ حنین نے کیا کیا، جھٹ کمین گاہ
سے نکل اونٹ پر سوار ہو اور، یہ جا وہ جا، گنوار جب لوٹ کر آیا
تو اونٹ ندارد صرف ایک موزہ پڑا ہوا ہے۔ ناچار دونوں موزے
لے کر اپنے گھر آیا، لوگوں نے پوچھا کیا لایا؟ تو کہنے لگا بِخُفَّیْ حُنَیْنٍ
حُنَین کے دو موزے لے اور کچھ نہیں۔ اس روز سے یہ مثل مشہور
ہوگئی، جب کوئی سفر سے بے نیل مرام آتا ہے تو کہتے ہیں رَجَعَ
بِخُفَّیْ حُنَیْنٍ۔ مجمع البحرین میں ہے کہ حنین ایک سخت آدمی تھا
اُس نے اپنے آپ کو اسد بن ہاشم بن عبد مناف کا بیٹا بنایا اور
عبد المطلب کے پاس دو لال موزے پہنے ہوئے آیا، اُن کو چچا
چچا کہہ کر بولا کہ میں اسد بن ہاشم کا بیٹا ہوں، انھوں نے کہا ارے
جا بھی، میں تجھ میں ہاشم کا حلیہ نہیں پاتا، وہ آخر لوٹ کر چلدیا اور
لوگوں سے کہنے لگا رَجَعَ حُنَیْنٌ بِخُفَّیْهِ اس روز سے یہ مثل
مشہور ہوگئی۔
تَحَنَّنُوْا عَلٰی اَیْتَامِ الْمُسْلِمِیْنَ مسلمان یتیموں پر رحم کرو
لَا تَحِنُّ اَحَدُکُمْ حَنِیْنَ الْاَمَةِ۔ تم میں سے
کوئی لونڈی کی طرح رونے کی آواز نہ نکالے یا کوئی لونڈی کی طرح
اپنے گھر جانے کا مشتاق نہ ہو۔
قُلُوْبُ شِیْعَتِنَا تَحِنُّ اِلَیْنَا۔ ہمارے گروہ کے لوگوں
کے دل ہمارے مشتاق ہوں۔
حَنَّةُ۔ حضرت مریمؑ کی والدہ کا نام تھا جو عمران کی بیوی
تھیں۔
حِنَانَةٌ۔ نجف کے پاس ایک مقام ہے۔
حِنَةٌ۔ عداوت اور دشمنی۔
لَا یَجُوْزُ شَهَادَةُ ذِی الظِّنَّةِ وَالْحِنَةِ۔ جس پر
تہمت ہو یا جس سے دشمنی ہو اُس کی گواہی قبول نہ ہوگی۔
حِنَةٌ۔ ایک لغت ہے اِحْنَةٌ میں بمعنی عداوت۔
اِلَّا رَجُلٌ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ اَخِیْهِ حِنَةٌ۔ مگر وہ شخص جو
اپنے بھائی مسلمان سے دشمنی رکھتا ہو۔
مَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ الْعَرَبِ حِنَةٌ۔ مجھ میں اور عرب
لوگوں میں کوئی دشمنی نہیں ہے۔
لَقَدْ مَنَعَتْنِی الْقُدْرَةُ مِنْ ذَوِی الْحِنَاتِ
مجھ کو دشمنوں پر قدرت پالینے نے روک دیا (یہ معاویہ کا قول ہے

Marfat.com

حَنْوٌ۔ موڑنا، پھیرنا۔

حُنُوٌّ۔ مہربانی، شفقت کرنا

حِنَایَۃٌ۔ موڑنا جھکانا۔

لَمْ یَحْنِ اَحَدٌ مِّنَّا ظَهْرَهٗ۔ کوئی ہم میں سے اپنی پیٹھ (رکوع کے لئے) نہ جھکاتا (حَنَا یَحْنُوْ یا حَنَا یَحْنِیْ سے نکلا ہے دونوں کے ایک معنی ہیں)۔

اِذَا رَكَعَ اَحَدُكُمْ فَلْيَفْرُشْ ذِرَاعَيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ وَلْيَحْنَا (نہایہ میں ہے وَلْيَجْنَا اگر حائے حطی سے ہے تو اس کے معنی جھکا دے، اور اگر جیم سے ہے تو اس کے معنی اوندھا ہو جائے، دونوں کا مطلب قریب قریب ہے۔ اور ہم نے اس لفظ کو صحیح مسلم میں جیم سے اور کتاب الجمع للحمیدی میں حائے حطی سے پڑھا ہے، بہرحال ترجمہ یوں ہو گا) جب کوئی تم میں سے رکوع کرے تو اپنی بانہوں کو اپنی رانوں پر بچھا دے اور پیٹھ جھکائے

فَرَاَيْتُهٗ يَحْنِيْ عَلَيْهَا يَقِيْهَا الْحِجَارَةَ۔ میں نے اس یہودی کو دیکھا وہ عورت پر جھکا جاتا تھا، اس کو پتھروں کی مار سے بچاتا تھا (خطابی نے کہا یَجْنِیْ بھی مروی ہے، جیم معجمہ سے اور محفوظ یَحْنِیْ ہے حائے حطی سے حَنَا یَحْنُوْ حُنُوًّا سے)۔

لَا یَحْنِیْ عَلَیْکُنَّ بَعْدِیْ اِلَّا الصَّابِرُوْنَ۔ میرے بعد تم پر وہی لوگ مہربانی کریں گے جو صابر ہوں گے (یہ حَنَا عَلَیْہِ یَحْنُوْ سے ہے اور اَحْنٰی یُحْنِیْ سے نکلا ہے)۔

اَنَا وَسَفْعَاءُ الْخَدَّیْنِ الْحَانِیَۃُ عَلٰی وَلَدِهَا کَهَاتَیْنِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ میں اور وہ عورت جس کے گالوں کا رنگ بدل گیا ہو (محنت کرتے کرتے، کوٹتے پیستے پکاتے) اپنی اولاد پر مہربان ہو (اولاد کی پرورش کے خیال سے اُن کی محبت سے دوسرا نکاح نہ کرے) قیامت کے دن دونوں اس طرح ملے جلے ہوں گے (آپ نے اپنی دونوں انگلیوں سے اشارہ کیا)

اَحْنَاهُ عَلٰی وَلَدٍ وَاَرْعَاهُ عَلٰی زَوْجٍ۔ قریش کی عورتیں بھی کیا اچھی عورتیں ہیں) اولاد سے بڑی محبت کرنے والیاں اور خاوند کا بڑا خیال رکھنے والیاں۔

اِیَّاکَ وَالْحَنْوَۃَ وَالْاِقْعَاءَ۔ نماز میں حنوۃ اور اقعا سے بچا رہ (حنوۃ کہتے ہیں اس کو کہ آدمی رکوع میں اپنا سر جھکائے اور پیٹھ کو کمان کی طرح کر دے اور اقعا کتے کی نشست)

لَوْ صَلَّیْتُمْ حَتّٰی تَکُوْنُوْا کَالْحَنَایَا۔ اگر تم نماز پڑھتے پڑھتے کمانوں کی طرح (خم) ہو جاؤ (یہ حَنِیَّۃٌ یا حَنِیٌّ کی جمع ہے فعیل بمعنی مفعول: یعنی جھکی ہوئی، مڑی ہوئی)۔

حَنَتْ لَهَا قَوْسَهَا۔ انھوں نے اپنی کمان کو موڑا، یعنی اس میں چلّہ لگایا (کیونکہ چلّہ لگانے سے کمان مڑتی ہے) اور حَنَّتْ بہ تشدید نون بھی ہو سکتا ہے، یعنی کمان میں آواز نکلی۔

فَاِذَا قُبُوْرٌ بِمَحْنِیَۃٍ۔ جہاں نالے کی موڑ ہے وہاں کچھ قبریں دکھائی دیں۔

شُجَّتْ بِذِیْ شَبَمٍ مِّنْ مَّاءِ مَحْنِیَۃٍ (کعب بن زہیر کے قصیدے کا ایک مصرعہ ہے) یعنی وہ شراب نالے کے موڑ پر سرد پانی میں ملایا گیا (موڑ پر پانی اکثر صاف اور ٹھنڈا ہوتا ہے)

اِنَّ الْعَدُوَّ یَوْمَ حُنَیْنٍ کَمَنُوْا فِیْ اَحْنَاءِ الْوَادِیْ۔ حنین کے دن دشمن نالے کے موڑوں میں چھپ رہا۔

مَلَائِمَۃٌ لِاَحْنَائِهَا۔ اس کے موڑوں کے لئے نرم۔

فَهَلْ یَنْتَظِرُ اَهْلُ بَضَاضَۃِ الشَّبَابِ اِلَّا حَوَانِیَ الْهَرَمِ۔ جوانی کی رونق والے کیا اس کا انتظار کر رہے ہیں کہ بڑھاپے کی ٹیڑھا کرنے والیاں اُن پر آن پڑیں (یعنی وہ پیری کے منتظر ہیں)۔

اَیَنْحَنِیْ لَهٗ۔ کیا جب اپنے بھائی مسلمان سے ملے تو اس کے لئے جھک جائے؟ (فرمایا نہیں) کیا اس سے گلے ملے (فرمایا نہیں) کیا اس سے ہاتھ ملائے؟ فرمایا، ہاں (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سلام کے وقت جھکنا جیسے عجمی لوگوں کا معمول ہے، خلاف سنت ہے۔ صرف السلام علیکم کہنا اور ہاتھ ملانا بس یہی سنت ہے نووی نے کہا کہ گلے ملنا یا چہرے پر بوسہ دینا

Marfat.com

کروہ ہے، مگر جو سفر سے آئے اُس سے گلے مل سکتا ہے اور اُس کے چہرے پر بوسہ دے سکتا ہے۔ جیسے آنحضرتؐ نے جعفر بن ابی طالبؓ کے ساتھ کیا تھا۔ نوویؒ نے یہ بھی کہا کہ گو بعض اہلِ علم اور اہلِ صلاح نے بھی سلام کے وقت جھکنا اختیار کر لیا ہے، مگر ان کا یہ فعل ہرگز قابلِ استناد نہیں ہے)

اَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ اَلْعِطْرُ وَالسِّوَاكُ وَالنِّسَاءُ وَالْحِنَّا۔ چار باتیں پیغمبروںؑ کی سنت ہیں خوشبو لگانا اور مسواک کرنا اور عورتیں رکھنا اور مہندی لگانا (یعنی مہندی کا خضاب کرنا) محیط میں ہے کہ:

حِنَّاءٌ بہ تشدید نون مشہور درخت ہے اُس کے پتے انار کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں۔ دُور سے بہت اچھی خوشبو دیتی ہے، (یعنی مہندی) مگر بہ تخفیف نون لغت کی رُو سے صحیح نہیں ہے، مجمع البحرین میں ہے کہ بہ تخفیف نون بھی ایک لغت ہے۔ اور اس حدیث میں علماء کے تین قول ہیں ایک یہ کہ صحیح اَلْخِتَانُ ہے راوی نے غلطی سے اُس کو اَلْحِنَّا کر دیا۔ اور ختنہ بے شک پیغمبروں کی سنت ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کے زمانہ سے اب تک چنانچہ حضرت عیسیٰ مختون پیدا ہوئے تھے، دوسرے یہ کہ اَلْحَيَاءُ ہے یعنی شرم تیسرے یہ کہ اَلْحِنَّا ہے اور یہ تصحیف ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ مہندی یا تو ہاتھ پاؤں کو لگانا مراد ہوگا یا بالوں میں ہاتھ پاؤں کو مہندی لگانا، تو مرد کے لئے بہتر نہیں ہے۔ جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ نمایاں نہ ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ نمایاں ہو لیکن خوشبو پوشیدہ ہو۔ رہا بالوں کا خضاب مہندی سے کرنا، تو اُس کا رواج اگلی اُمتوں میں بالکل نہ تھا اور کسی اگلے پیغمبر سے یہ منقول نہیں ہوا کہ وہ مہندی کا خضاب کرتے تھے۔ میں کہتا ہوں کہ تصحیف کہنے کی کوئی ضرورت نہیں اور یہ دعویٰ کہ مہندی کا خضاب اس امت کے لئے خاص ہے، اِس پر کوئی دلیل نہیں ہے انتہی)

اِلَّا وَضَعَ عَلَيْهِ الْحِنَّاءَ۔ آپ کے جہاں پر کوئی درد یا زخم ہوتا تو اُس پر مہندی لگاتے۔

وَلَا تَحْتَنِيْ۔ مستحاضہ عورت مہندی نہ لگائے (اصل میں تَتَحَنَّى تھا، ایک ت کو تخفیف کے لئے گرا دیا۔ ایک روایت میں وَلَا تَحْتَبِيْ ہے یعنی تحیۃ المسجد نہ پڑھے ایک میں وَلَا تَخْتَبِيْ ہے ایک میں وَلَا تَحْتَبِيْ ہے یعنی گوٹ مار کر یا گھٹنوں پر نہ بیٹھے)۔

لَا يُصِيْرُ وَلَهُ فِي اَحْنَائِهٖ۔ اس کو اپنی اطراف اور جوانب پر کچھ خیال نہیں ہے۔

اَحْنَى النَّاسِ ضُلُوْعًا عَلَيْكَ۔ سب سے زیادہ تجھ پر مہربان۔

بابُ الحاء مع الواو

حَوْبٌ یا حُوْبٌ یا حَابٌ یا حُوْبَةٌ یا حِيَابَةٌ۔ گنہگاری

اِحْوَابٌ۔ گنہگار ہونا۔

تَحْوِيْبٌ۔ اونٹ کو ڈانٹنا۔

تَحَوُّبٌ۔ رنجیدہ ہونا، دردمند ہونا، ہائے ہائے کرنا جیسے اِسْتِحْوَابٌ ہے۔

رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِيْ۔ پروردگار میری توبہ قبول فرما، میرا گناہ بخش دے۔

اِغْفِرْ لَنَا حَوْبَنَا یا حُوْبَنَا۔ ہمارے گناہ بخش دے۔

اَلرِّبَا سَبْعُوْنَ حَوْبًا۔ سُود خواری ستر گناہ ہے (یا ستر طرح کے گناہوں پر شامل ہے)۔

تَوْبًا تَوْبًا لَا تُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا۔ لوٹ کر آئے لوٹ کر آئے کوئی گناہ ہم پر مت چھوڑ (سب معاف کر دے) یا توبہ توبہ کوئی گناہ ہمارا باقی مت رکھ۔

اِنَّ الْجَفَاءَ وَالْحَوْبَ فِيْ اَهْلِ الْوَبَرِ وَالصُّوْفِ۔ سختی اور گنہگاری اونٹ اور بکری والوں میں ہے (یعنی قبائل کے لوگوں میں، جو جنگل میں رہتے ہیں یہ اکثر اُجڈ اور سخت دل ہوتے ہیں)۔

اَلَكَ حَوْبَةٌ۔ (ایک شخص نے آنحضرتؐ سے جہاد میں جانے

Marfat.com

کی اجازت چاہی، آپؐ نے فرمایا) تیرے پاس گناہ کا سامان ہے (یعنی ایسی چیزیں ہیں جن کی اگر تو نگرانی چھوڑ دے تو گنہگار ہو۔ مثلاً اہل وعیال، ماں اور نانی وغیرہ) عرب لوگ کہتے ہیں:

تَحَوَّبَ مِنَ الْاِثْمِ۔ گناہ سے بچایا، گناہ اپنے اوپر سے اتار دیا (جیسے تَحَنَّثَ)

اِتَّقُوا اللّٰهَ فِی الْحَوْبَاتِ۔ اللہ سے اُن محتاج عورتوں کے مقدمہ میں ڈرتے رہو (جن بیچاریوں کی کوئی فریاد سننے والا نہیں، وہ ہر بات میں تمہاری محتاج ہیں اُن پر رحم کرو اور بے وجہ اُن کو نہ ستاؤ!) یہاں حَوْبَةٌ کے معنی احتیاج کے ہیں مضاف محذوف ہے یعنی ذات الحوبات۔

اِلَیْكَ اَرْفَعُ حَوْبَتِیْ۔ میں اپنی حاجت تیرے سامنے پیش کرتا ہوں۔

اِنَّ طَلَاقَ اُمِّ اَیُّوْبَ لَحُوْبٌ (ابو ایوب نے اپنی بیوی اُمّ ایوب کو طلاق دینی چاہی تو آنحضرتؐ نے فرمایا) اُمّ ایوب کو طلاق دینا تو ایک گناہ ہے یا ایک وحشت اور جہالت کا کام ہے (اُمّ ایوب بڑی نیک اور پارسا عورت تھیں، وہ اپنے شوہر کو بھی نیکی کی طرف توجہ دلاتی تھیں، ایسی عورت کا چھوڑ دینا بیشک ایک بدنصیبی اور جہالت ہے)۔

مَازَالَ صَفْوَانُ یَتَحَوَّبُ رِحَالَنَا مُنْذُ اللَّیْلَةِ۔ رات سے صفوان ہمارے کجاووں کے پاس روتا چلّاتا رہا (دعا کرتا رہا)

حَوْبَةٌ اور حَیْبَةٌ رنج اور غم کو بھی کہتے ہیں۔

حَیْبَةٌ عَلٰی خَیْبَةٍ۔ نامرادی پر رنج۔

اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ حَوْبًا حَوْبًا۔ لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، اپنے مالک کا شکر کرنے والے، ارے چل ارے چل (یہ اونٹ کی طرف خطاب ہے۔ حَوْبُ کہہ کر اونٹ کو ڈانٹتے ہیں، جیسے اونٹنی کو حل کہہ کر)۔

فَعَرَفَ اَنَّهٗ یُرِیْدُ حَوْبَاءَ نَفْسِهٖ۔ تب انھوں نے پہچان لیا کہ وہ خاص اپنے دل کی جان مراد لیتے ہیں۔

حَوْبَاءُ۔ روح۔

اَیَّتُکُنَّ تَنْبَحُهَا کِلَابُ الْحَوْاَبِ۔ تم میں سے کونسی بی بی ہیں جس پر حواب کے کتے بھونکیں گے؟ (حواب ایک مقام کا نام ہے مکہ اور بصرہ کے درمیان۔ حضرت عائشہ رضؓ جنگِ جمل میں وہیں جاکر ٹھہری تھیں، وہاں کے کتے اُن پر بھونکے تھے۔ یہ حدیث آنحضرتؐ کا ایک معجزہ ہے۔ آپ نے پیشتر سے خبر دیدی تھی کہ ایک بی بی میری، خلیفۂ وقت سے لڑنے جائیں گی، اور حواب میں جاکر ٹھہریں گی اور وہاں کے کتے اُن پر بھونکیں گے۔ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضؓ جب مقام حواب میں پہنچیں، تو انھوں نے اِسی حدیث کو یاد کرکے واپس آنا چاہا، مگر تقدیر کا لکھا نہیں ٹلتا۔ آخر بصرہ پہنچیں اور وہاں جنگ میں مبتلا ہوئیں)۔

اَلْحَقَ اللّٰهُ بِهِمُ الْحَوْبَةَ۔ اللہ نے اُن پر محتاجی ڈال دی۔

اَوَّلُ شَهَادَةٍ بِالزُّوْرِ فِی الْاِسْلَامِ شَهَادَةُ سَبْعِیْنَ رَجُلًا حِیْنَ انْتَهَوْا اِلٰی مَاءِ الْحَوْاَبِ فَنَبَحَهُمْ کِلَابُهَا (امام جعفر صادقؑ نے فرمایا) پہلی جھوٹی گواہی جو اسلام کے زمانہ میں دی گئی، وہ ستّر آدمیوں کی گواہی تھی، جب لوگ حواب کے چشمہ پر پہنچے تو وہاں کے کتے اُن پر بھونکے، (اُن کی صاحبہ، یعنی حضرت عائشہ رضؓ نے لوٹ آنے کا قصد کیا، کہنے لگیں، میں نے آنحضرتؐ سے سُنا ہے آپ فرماتے تھے تم میں سے ایک بی بی پر حواب کے کتے بھونکیں گے، وہ میرے وصی علی بن ابی طالب سے لڑنے کے لئے نکلے گی، آخر ستّر آدمیوں نے اُن کے سامنے گواہی دی کہ یہ چشمہ حواب کا چشمہ نہیں ہے اور یہ گواہی پہلی جھوٹی گواہی تھی، جو اسلام کے زمانہ میں دی گئی معاذ اللہ! ان جھوٹوں نے حضرت عائشہ رضؓ کو مغالطہ دے کر لڑا دیا ورنہ آپ ضرور لوٹ آتیں اور جنگِ جمل واقع نہ ہوتی، کہتے ہیں عین جنگ شروع ہوتے وقت حضرت علیؓ نے حضرت زبیر رضؓ کو بھی وہ حدیث یاد دلائی جو آنحضرتؐ نے اُن سے فرمائی تھی کہ وہ ایک روز تم علی رضؓ سے لڑوگے، انھوں نے بھی یہ حدیث یاد کرکے میدانِ جنگ سے لوٹ جانا چاہا، مگر اتنی دیر میں مروان اور چند دوسرے جذباتی نوجوانوں نے جنگ شروع

Marfat.com

ہی کر دی، اور مروان نے ایک تیر مارا جس سے حضرت طلحہؓ شہید ہوئے جو آنحضرتؐ کے بڑے جان نثار صحابی اور عشرۂ مبشرہ میں سے تھے۔ پھر تو دونوں طرف کے لوگ لڑ پڑے اور جو تقدیر کا لکھا تھا وہ پورا ہوا:

(غَفَرَ لَهُمُ اللّٰهُ وَرَضِيَ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ)

حَوْنٌ۔ گرد گھومنا۔

مُحَاوَرَةٌ۔ پھسلانا، فریب دینا، مشورہ کرنا۔

حُوْتٌ۔ مچھلی (بعضوں نے کہا بڑی مچھلی کو حُوت اور چھوٹی کو سمک کہیں گے)۔

بُرْج حُوْت۔ ایک بُرج ہے آسمان میں۔

صَاحِبُ الْحُوْتِ۔ حضرت یونسؑ کا لقب ہے۔ ان کو مچھلی نگل گئی تھی۔

جِئْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسِمُ الظَّهْرَ وَعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ حُوَيْتِيَّةٌ (صحیح مسلم کے بعض نسخوں میں یوں ہی ہے اور مشہور روایت جَوْنِيَّةٌ ہے، یعنی کالی چادر حُوَيْتِيَّةٌ کے معنی نہیں معلوم ہوئے، ایک روایت میں حَوْتَكِيَّةٌ ہے، یہ نسبت ہے حَوْتَك کی طرف جو ایک شخص کا نام تھا یا معنی یہ ہیں کہ چھوٹی چادر، کیونکہ حَوْتَكِيّ اس شخص کو کہتے ہیں جو چھوٹے چھوٹے قدم رکھتا ہو)۔

حَوْجٌ۔ محتاج ہونا۔ جیسے اِحْتِيَاجٌ اور اِحْوَاجٌ ہے۔

تَحْوِيْجٌ۔ کج کرنا، اپنا طریقہ چھوڑ دینا۔

اِنَّهٗ كَوٰى اَسْعَدَ بْنَ زُرَارَةَ وَقَالَ لَا اَدَعُ فِيْ نَفْسِيْ حَوْجَاءَ مِنْ اَسْعَدَ۔ آنحضرتؐ نے اسعد بن زرارہؓ کو داغ دیا اور فرمایا میں اسعد سے اپنے دل کی کوئی خواہش اٹھا نہیں رکھوں گا (جہاں تک ممکن ہوگا ان کی دوا کروں گا)

اِنْ تَسْجُدْ بِالْاٰخِرَةِ مِنْهُمَا اَحْرٰى اَنْ لَّا يَكُوْنَ فِيْ نَفْسِكَ حَوْجَاءُ (قتادہ نے کہا) اگر تو (سورۂ حٰم سجدہ میں) دوسری آیت کے اخیر (یعنی لَا يَسْاَمُوْنَ) پر سجدہ کرے تو تیرے دل میں کوئی خلش نہ رہے گی (بہ نسبت اس کے کہ پہلی آیت کے اخیر یعنی تَعْبُدُوْنَ پر سجدہ کرے، کیونکہ سجدہ کی تاخیر میں کوئی قباحت نہیں، اور تقدیم جائز نہیں ہے)۔

مَا تَرَكْتُ مِنْ حَاجَةٍ وَّلَا دَاجَةٍ اِلَّا اَتَيْتُ یا رسول اللہؐ میں نے تو دل کی کوئی خواہش اور آرزو باقی نہیں رکھی (تمام گناہ کئے ہیں سر سے پاؤں تک گناہوں میں مبتلا ہوں، داجہ اتباع ہے حاجہ کا، جیسے کہتے ہیں روٹی ووٹی پرو رنگا میں بھی ایسا ہی ہوں کہ کوئی گناہ میں نے باقی نہیں چھوڑا جو نہ کیا ہو۔ اب تیری بخشش کے سوا کوئی آسرا نہیں ہے)۔

اِنْطَلِقْ اِلٰى هٰذَا الْوَادِيْ فَلَا تَدَعْ حَاجًا وَّلَا حَطَبًا وَّلَا تَاْتِنِيْ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا۔ تو ایسا کر اس جنگل میں جا اور کوئی کانٹا اور سوکھی جلانے کی لکڑی مت چھوڑ (اس کو کاٹ کر لا اور بیچ) پندرہ دن تک میرے پاس مت آ (ہر روز یہی کرتا رہ۔ سبحان اللہ! آنحضرتؐ نے اس کو ایک پیشہ پر لگا دیا اور سوال کے لئے ہاتھ پھیلانے سے روک دیا)۔

مِنْ فِقْهِ الرَّجُلِ اِقْبَالُهٗ عَلٰى حَاجَتِهٖ۔ آدمی کی سمجھداری یہ ہے کہ پہلے اپنی حاجت پوری کر لے (استنجا یا کھانے پینے کی) پھر نماز پڑھے (تاکہ نماز میں دل اور طرف نہ لگا رہے)۔

حَاجَةٌ کی جمع حَاجٌ ہے جیسے رَاحَةٌ کی رَاحٌ اور حَاجٌ کے علاوہ حَاجَاتٌ اور حِوَجٌ اور حَوَائِجُ بھی آئی ہے۔ جیسے عَادَةٌ کی عَوَائِدُ۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

مَا لِيْ فِيْهِ حَوْجَاءُ وَّلَا لَوْجَاءُ یا مَا لِيْ فِيْهِ حُوَيْجَاءُ وَّلَا لُوَيْجَاءُ۔ یعنی مجھ کو اس کی کوئی ضرورت یا کوئی احتیاج نہیں اور کہتے ہیں:

مَا فِيْ صَدْرِيْ حَوْجَاءُ وَّلَا لَوْجَاءُ۔ میرے دل میں اب کوئی شک نہیں رہا۔ اور کہتے ہیں:

كَلَّمْتُهٗ فَمَا رَدَّ حَوْجَاءَ وَّلَا لَوْجَاءَ۔ میں نے اس گفتگو کی لیکن اس نے اچھا برا کچھ جواب ہی نہیں دیا۔ جیسے کہتے ہیں

Marfat.com

فَمَا رَدَّ بَیْضَاءَ وَلَا سَوْدَاءَ - اس کے بھی یہی معنی ہیں۔

مَنْ لَمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ فَلَیْسَ لِلّٰہِ حَاجَۃٌ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَہٗ وَشَرَابَہٗ۔ جو شخص (روزہ رکھ کر) جھوٹ بولنا (فریب دغابازی، غیبت، اتہام، گالی گلوچ) نہ چھوڑے، تو اللہ تعالیٰ کو کیا احتیاج ہے کہ کوئی اپنا کھانا پینا چھوڑ دے (کیونکہ کھانا پینا تو آدمی کے لئے جب وہ روزہ دار نہ ہو مباح ہے اور یہ باتیں ہمیشہ حرام ہیں، اس نے کیا کیا کہ مباح کام کو تو چھوڑا اور حرام میں پڑ گیا، اس کی مثال ایسی ہی ہوئی جس طرح ایک شخص مینہ سے ڈر کر بھاگا اور پرنالے کے نیچے کھڑا ہو گیا۔ یا بچھو سے ڈر کر اژدہے کے منہ میں گھس گیا)۔

مَنْ لَمْ یَمْنَعْہُ مِنَ الْبَیْتِ حَاجَۃٌ ظَاہِرَۃٌ - جو شخص کھلی ضرورت کے سوا کعبہ جانے سے رکا رہے (کھلی ضرورت یہ کہ خوراک اور سواری کا خرچ نہ ہو۔ مطلب یہ ہے کہ بلا معقول عذر مکہ جانے اور حج کرنے سے باز رہے)۔

اِنْطَلَقْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِیْ حَاجَۃٍ فَقَضٰی حَاجَتَہٗ - میں عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ ایک کام کے لئے چلا، انھوں نے اپنی حاجت پوری کی (یعنی پاخانہ کیا)۔

اِنَّ عُثْمَانَ انْطَلَقَ فِیْ حَاجَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ - حضرت عثمان رض آنحضرتؐ کے کام میں رہ گئے (آپؐ کے ساتھ نہ جا سکے، وہ کام یہ تھا کہ آپؐ کی صاحبزادی بیمار تھیں لہٰذا آپؐ حضرت عثمان رض کو مدینہ ہی میں چھوڑ گئے ان کی تیمارداری کے لئے اور غزوہ میں ساتھ نہ لیا)۔

لَا یَخْرُجُ اِلَّا لِحَاجَۃٍ - اعتکاف کرنے والا حاجت ہی کے لئے نکلے (جیسے پیشاب پاخانہ وغیرہ)

اُذِنَ لَکُنَّ اَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِکُنَّ - تم کو حاجت کے لئے نکلنے کی اجازت ہے (حاجت عام ہے ہر ایک ضرورت کو شامل ہے اور بعض نے اس کو پاخانہ سے خاص کیا ہے۔ میں کہتا ہوں اور بھی ایسی ضرورتیں ہیں کہ ان کی وجہ سے عورتوں کو گھر سے نکلنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثلاً کوئی سودا لانے والا نہ ہو اور بھوک پیاس لگے، یا گھر میں آگ لگ جائے یا کوئی دشمن ایسا آ جائے جس سے بھاگنے کی ضرورت پڑے، مثلاً چور، سانپ، اژدہا وغیرہ)۔

قَامَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّیْلِ فَاَتٰی حَاجَتَہٗ - آنحضرتؐ رات کو اٹھے اور رفعِ حاجت کے لئے گئے (زہری نے کہا حاجت سے پیشاب پاخانہ مراد ہے)۔

کَانَ اِذَا اَرَادَ قَضَاءَ الْحَاجَۃِ - آپ جب پاخانہ کرنا چاہتے۔

حوذ - گھیر لینا، محافظت کرنا، جلد چلانا۔

فَمَنْ فَرَّغَ لَہَا قَلْبَہٗ وَحَاذَ عَلَیْہَا بِحُدُوْدِہَا فَہُوَ مُؤْمِنٌ - جو شخص نماز کے لئے اپنے دل کو (دنیا کے خیالوں اور وسوسوں سے) خالی کرے اور نماز پر تمام شرائط اور آداب کے ساتھ محافظت کرے، وہ مومن ہے۔

کَانَ وَاللّٰہِ اَحْوَذِیًّا - خدا کی قسم! حضرت عمرؓ بڑے دانشمند سیاسی آدمی تھے (یہ حضرت عائشہ رض کا قول ہے)

اِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَیْہِمُ الشَّیْطٰنُ (جس گاؤں یا جنگل میں تین آدمی ہوں اور وہاں جماعت سے نماز نہ ہو) تو شیطان ان پر غالب آ گیا ہے۔

اَغْبَطُ النَّاسِ الْمُؤْمِنُ الْخَفِیْفُ الْحَاذِ - سب سے زیادہ رشک کے قابل وہ مسلمان ہے جو ہلکی پیٹھ رکھتا ہو (زیادہ اہل و عیال کا بوجھ نہ رکھتا ہو، فراغتِ قلب کے ساتھ ایک گوشہ میں بیٹھ کر اللہ کی یاد کرتا ہو)

آں کس کہ بجانہ نیم نانے دارد | در گوشۂ شہر آشیانے دارد
نہ خادم کس بود نہ مخدوم کسے | انصاف بکن کہ خوش جہانے دارد

یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یُغْبَطُ فِیْہِ الرَّجُلُ بِخِفَّۃِ الْحَاذِ کَمَا یُغْبَطُ الْیَوْمَ اَبُو الْعَشَرَۃِ - ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا، اس آدمی پر رشک کریں گے، جس کی پیٹھ ہلکی ہوگی (جو زیادہ ذمہ داریاں اور اہل و عیال نہ رکھتا ہوگا)۔ جیسے ان دنوں میں اس پر رشک کرتے ہیں جو دس بچوں کا باپ ہو۔

غَمِیْرُ حَوْذَانٍ - حوذان سے ڈھکا ہوا (حوذان

Marfat.com

ایک بھاجی ہے جس کے پھول زرد ہوتے ہیں)۔

حَوْرٌ۔ لوٹنا، ترقی کے بعد تنزل، اینڈ ہونا (جس مال کی نکاسی نہ ہو) حیران ہونا، دھونا، سفید کرنا۔

حَوَرٌ۔ آنکھ کی سفیدی اور سیاہی خوب گہری ہونا یا کالی آنکھ ہونا (اسی سے حُوْرٌ ہے جو جمع ہے حَوْرَاءُ کی، یعنی کالی آنکھ والیاں)

اَلزُّبَیْرُ ابْنُ عَمَّتِیْ وَحَوَارِیَّ مِنْ اُمَّتِیْ۔ زبیر میرے پھوپی کے بیٹے ہیں اور میرے حواری ہیں میری امت میں (حواری کے معنی خاص دوست اور مددگار، جیسے حضرت عیسیٰؑ کے ساتھیوں کو بھی حواری کہتے تھے) بعضوں نے کہا حضرت عیسیٰؑ کے ساتھیوں کو حواری اس لئے کہتے تھے کہ وہ دھوبی تھے کپڑوں کو سفید کرتے تھے۔ بعض نے کہا وہ رئیس تھے ہمیشہ سفید کپڑے پہنا کرتے تھے، بعض نے کہا اس لئے کہ وہ لوگوں کے دل سپید یعنی نورانی کیا کرتے تھے)

اَلْخُبْزُ الْحُوَّارِیْ۔ سفید میدہ کی روٹی (محیط میں ہے کہ حُوَّارِی میدہ سپید (نہایہ میں ہے جو کئی بار چھانا جائے)

اِلَّا کَانَ لَهٗ اَصْحَابٌ مِّنْ اُمَّتِهٖ حَوَارِيُّوْنَ وَاَصْحَابٌ حواری اور اصحاب کے ایک معنی ہیں یعنی رفیق اور ساتھی اور مددگار

اَلنَّقِیُّ الْحُوَّارِیْ۔ میدہ سپید۔

حَوْرَانِيَّةٌ۔ ایک شہر کا نام ہے، ملک شام میں۔

حُوَارِيَّاتٌ۔ گوری سفید عورتیں۔

تَحَاوُرٌ اور مُحَاوَرَةٌ۔ آپس میں گفت و شنید کرنا، دو یا زیادہ آدمیوں کا۔

اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعًا لِلْحُوْرِ الْعِیْنِ۔ بہشت میں کالی آنکھ والی عورتوں کا جمگھٹا (مجمع) ہے۔

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ۔ ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں بڑھاؤ کے بعد گھٹاؤ سے (عزت میں ہو یا مال و متاع میں یا اہل و عیال میں۔ بعض نے کہا کام بن کر بگڑ جانے سے یا جماعت میں شریک ہو کر پھر نکل جانے سے اصل میں —— حَوْرٌ بَعْدَ الْكَوْرِ کہتے ہیں عمامہ باندھ کر پھر توڑنے کو ایک روایت میں بَعْدَ الْكَوْنِ ہے، مطلب وہی ہے۔)

حَتّٰی یَرْجِعَ اِلَیْكُمَا اَبْنَاؤُكُمَا بِحَوْرِ مَا بَعَثْتُمَا بِهٖ جب تک تمہارے بیٹے، جس کے لئے تم نے اُن کو بھیجا ہے اُس کا جواب لے کر آئیں (یا ناامید ہو کر آجائیں)۔

یُوْشِكُ اَنْ تَرَی الرَّجُلَ مِنْ ثَبَجِ الْمُسْلِمِیْنَ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ عَلٰی لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَعَادَهٗ وَاَبْدَاهٗ لَا یَحُوْرُ فِیْكُمْ اِلَّا كَمَا یَحُوْرُ صَاحِبُ الْحِمَارِ الْمَیِّتِ۔ وہ زمانہ قریب ہے جب مسلمانوں کے بڑے خاندان سے ایک شخص کو دیکھو گے جس نے قرآن آنحضرت کی زبان پر پڑھا ہوگا، وہ اُس کو دوبارہ پڑھے گا اور پڑھائے گا لیکن کچھ فائدہ نہ اٹھائے گا۔ نہ تم کو کچھ فائدہ دے گا، جیسے مُردار گدھے کا مالک، مُردار گدھے سے کوئی فائدہ نہیں کما سکتا

فَلَمْ یُحِرْ جَوَابًا۔ اُس نے کوئی جواب نہیں دیا۔

مَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ وَلَیْسَ كَذٰلِكَ حَارَ عَلَیْهِ جو شخص دوسرے شخص کو کافر کہے حالانکہ وہ کافر نہ ہو تو کہنے والے پر کفر لوٹ آئے گا (دوسری روایت میں یوں ہے۔

فَقَدْ بَاءَ بِهٖ اَحَدُهُمَا۔ یعنی دونوں میں سے ایک کافر ہو چکا، جس شخص کو کافر کہا، وہ اگر حقیقتاً کافر ہے، ورنہ کہنے والا اِس حدیث سے اُن لوگوں کو نصیحت لینا چاہئے جو ذرا ذرا سی باتوں پر مسلمانوں کو کافر یا مشرک کہدیتے ہیں، جب تک اچھی طرح کفر اور شرک کا یقین نہ ہو، کسی مسلمان کلمہ گو کو کافر نہ کہنا چاہئے اہل حدیث نے اِس باب میں بڑی احتیاط کی ہے۔ اور اہلِ قبلہ، یعنی روافض، خوارج، معتزلہ وغیرہم کی تکفیر نہیں کی۔ نووی نے کہا، یہ حدیث اس شخص پر محمول ہے جو مسلمان کو کافر کہنا درست سمجھے، ایسا شخص تو کافر ہو چکا۔ یا مطلب یہ ہے کہ اس شخص پر مسلمان کو کافر کہنے کا گناہ لوٹ آئے گا۔ اور ایک عیب اس پر لگ جائے گا۔ مولف کہتا ہے جو شخص اصولِ اسلام کا منکر ہو مثلاً ملائکہ، جن اور شیاطین یا حشرِ اجساد یا معجزاتِ انبیاءؑ

Marfat.com

یا بہشت یا دوزخ کا یا آیاتِ قرآنی کی ایسی تاویلیں کرے، جیسے باطنیہ لوگ کیا کرتے تھے۔ مثلاً شیطان سے قوتِ بہیمیہ مراد لے، اور فرشتے سے قوتِ ملکیہ اور درخت سے شہوتِ نفس، تو ایسا شخص بالاتفاق کافر ہے اور اس کے بارے میں جو شک کرے یا اُس کو اہلِ قبلہ میں سے قرار دے وہ بھی کافر ہے۔ اس پر تمام سلف کا اجماع ہے اور ہمارے زمانہ میں ایک ایسا گروہ پیدا ہوا ہے جس کو نیچری کہتے ہیں۔ اسی طرح وہ شخص بھی کافر ہے جو حدیث شریف کو واجب العمل نہ سمجھے، بلکہ تمام احادیث کو ناقابلِ اعتبار خیال کرکے صرف قرآن شریف کو لے لے۔ اے اللہ! ایسے لوگوں سے بچائے رکھ! یہ دجّال کے پیش خیمہ ہیں اور عنقریب دنیا میں دجّال آنے والا ہے)۔

لَوْ عَيَّرْتُ رَجُلًا بِالْوَضْعِ لَخَشِيْتُ اَنْ يَّحُوْرَ بِيْ دَاؤُهٗ۔ اگر میں کسی شخص کو کمینہ کہہ کر گالی دوں تو مجھ کو ڈر ہے کہ اُس کی برائی خود مجھ پر ہی لوٹ آئے (میں ہی کمینہ ہو جاؤں)

ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ۔ وہ سمجھا کہ قیامت کے دن اپنے مالک کے پاس لوٹ کر نہیں آئے گا۔

كَوٰى اَسْعَدَ عَلٰى عَاتِقِهٖ حَوْرَاءَ۔ آنحضرتؐ نے اسعد بن زرارہ کو گول داغ لگایا، اُن کے مونڈھے پر۔

فَحَوَّرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيْدَةٍ۔ آنحضرتؐ نے ایک لوہے کو پھیرا اور پھر وہیں لے آئے تو داغ دائرہ کی شکل میں گول بن گیا، اسی سے ہے محور، یعنی وہ خط جس پر کوئی چیز گھومتی ہے۔

وَفِيْ رُكْبَتَيْهِ حَوْرَاءُ۔ آنحضرتؐ کو جب ابوجہل کے مارے جانے کی خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا، میں نے جب دیکھا (تھا) تو اُس کے دونوں گھٹنوں پر ایک سفید داغ تھا (قاعدہ ہے کہ داغ کا مقام سفید پڑ جاتا ہے) لوگوں نے دیکھا تو وہ داغ اس کے گھٹنوں پر موجود تھا۔

وَالْكَبْشُ الْحَوَرِيُّ۔ اور سفید مینڈھا (جو دوسرے ملکوں میں لگا ہو، کیونکہ یہ عمدہ مال ہوتا ہے جو زکوٰۃ میں نہیں لیا جائے گا)۔

وَ مُحَاوَرَةِ مَنْ لَّا عَقْلَ لَهٗ۔ جس شخص میں عقل نہ ہو اس سے گفتگو مت کر۔

فَلَمْ يُحِرِ الْحُسَيْنَ۔ اس نے امام حسینؓ کو کوئی جواب نہیں دیا (یہ اِحَارَ سے نکلا ہے) عرب لوگ کہتے ہیں:

كَلَّمْتُهٗ فَمَا اَحَارَ جَوَابًا۔ میں نے اس سے بات کی، لیکن اُس نے جواب ہی نہیں دیا۔

حُوَارٌ۔ اونٹنی کا بچہ جب تک اپنی ماں کے ساتھ رہے، جب ماں سے جدا ہو جائے تو اُس کو فَصِيْل کہیں گے۔

حُوْرٌ۔ ہلاکت (یہ جمع ہے حَائِرٌ کی، یا اَحْوَرُ اور حَوْرَاءُ کی)۔

حَوْزٌ۔ جمع کرنا، لانا، تیز ہانکنا یا نرم ہانکنا، آہستہ چلنا، الگ ہونا، جماع کرنا۔

اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ جَمِيْعُ اللَّاْمَةِ كَانَ يَحُوْزُ الْمُسْلِمِيْنَ۔ ایک مشرک جو پورا ہتھیار بند تھا مسلمانوں کو ہانک رہا تھا (ان کا پیچھا کر رہا تھا)۔

اَلْاِثْمُ حَوَّازُ الْقُلُوْبِ۔ گناہ دلوں کو سمیٹ لیتا ہے اُن پر غالب آ جاتا ہے، اُن کا مالک بن جاتا ہے (نہایہ میں ہے کہ شمر نے اس حدیث کو اسی طرح بہ تشدید واو روایت کیا ہے اور مشہور حَوَّازُ الْقُلُوْبِ ہے، جیسے اوپر گزر چکا)۔

فَتَحَوَّزَ كُلٌّ مِّنْهُمْ فَصَلّٰى صَلٰوةً خَفِيْفَةً۔ اُن میں سے ہر شخص الگ ہو گیا اور ہلکی پھلکی نماز پڑھ لی (ایک روایت میں فَتَجَوَّزَ ہے جیم معجمہ سے، یعنی جلدی جلدی ہلکی پھلکی نماز پڑھ لی)

فَحَوِّزْ عِبَادِيْ اِلَى الطُّوْرِ۔ میرے بندوں کو طور پہاڑ پر لیجا (ایک روایت میں فَحَرِّزْ ہے)۔

وَمَا يُؤْمِنُكِ اَنْ يَّكُوْنَ بَلَاءٌ اَوْ تَحَوُّزٌ (یہ حضرت عمرؓ نے خندق کے دن حضرت عائشہؓ سے کہا) تم کو کیا اطمینان ہے آج کوئی بلا آئے یا لوگ ایک طرف کو چل دیں۔

وَقَدِ انْحَازَ عَلٰى حَلْقَةٍ نَشِبَتْ فِيْ جِرَاحَةِ رَسُوْلِ

Marfat.com

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ۔ ابو عبیدہ ایک زرہ کے حلقہ پر اوندھے ہوگئے (جو احد کے دن آنحضرتؐ کے زخم میں گھس گیا تھا پوری طاقت سے دانتوں سے پکڑ کر اس کو باہر نکالا)۔

کَانَ وَاللّٰہِ اَحْوَذِیًّا۔ قسم خدا کی حضرت عمرؓ بڑے دانشمند لاثانی آدمی تھے (یہ حضرت عائشہؓ نے حضرت عمرؓ کی تعریف میں کہا۔ ایک روایت میں اَحْوَذِیًّا سے ذال معجمہ سے)

فَحَمٰی حَوْزَۃَ الْاِسْلَامِ۔ انہوں نے اسلام کے ناکوں کو محفوظ کیا یعنی حدود اور نواحی کو عرب لوگ کہتے ہیں:

فُلَانٌ مَانِعٌ لِحَوْزَتِہٖ وہ اپنی حد کا محافظ ہے یا اپنی جائداد کا۔

فَمَا تَحَوَّزَ لَہٗ عَنْ فِرَاشِہٖ۔ (آنحضرتؐ عبداللہ بن رواحہؓ کی بیمار پرسی کو تشریف لے گئے) آپ ان کے بستر سے نہیں سرکے، (صدر مقام سے نہیں ہٹے، کیونکہ بیمار کی عیادت میں یہی سنت ہے کہ اس کو تکلیف نہ ہو۔ اگر آپ علیحدہ جا کر بیٹھتے تو عبداللہ بن رواحہؓ کو اپنا بستر چھوڑ کر وہاں آنا پڑتا)۔

وَاَقْبَلَ بِصَفِیَّۃَ قَدْ حَازَھَا۔ آپ صفیہؓ کو لے کر آئے ان کو چن لیا (مال غنیمت میں سے)

مَا اخْتَارَھَا دُوْنَکُمْ۔ آپ نے اس مال کو خاص اپنے لئے نہیں جوڑا (بلکہ تمہارے لئے ہی رکھا)۔

تَحُوْزُ الْمَرْاَۃُ ثُلُثَ مِیْرَاثِ عَتِیْقِہَا وَلَقِیْطِہَا۔ عورت اپنے آزاد کئے ہوئے بردے کے اور جس کو اس نے رستہ میں پڑا پاکر پال لیا ہو اس کے تہائی مال کی مستحق ہوگی (دفتی نے کہا یہ حدیث ثابت نہیں ہے)۔

حَتّٰی تَحَوَّزَہٗ اِلٰی رَحْلِکَ۔ یہاں تک کہ تو اس کو اپنی فرودگاہ پر لے جائے (اپنے ٹھکانے اور رہنے کے مقام پر)۔

مَا حَوْزُنَا۔ ہمارا ٹھکانا کہاں ہے؟ (جہاں کا قصد ہے)۔

اَلْاِمَامُ مِنَّا مَنْ مَنَعَ حَوْزَتَہٗ۔ امام ہم لوگوں میں وہ ہے جو اپنے ملک کو محفوظ رکھے (یعنی اسلامی ملکوں کو کافروں سے بچائے اللہ کی راہ میں جہاد کرے)۔

حَیِّزٌ۔ مکان یا اس کے متعلقات اور جوانب۔

اِنْحَازَ عَنْہُ۔ اس سے عدول کیا۔

حُوْزِیٌّ۔ عقلمند، سیاسی، مدبر۔

حَوْسٌ۔ گھومنا، ڈھونڈھنا، گھس جانا (جیسے جوس ہے)

حَوَسٌ۔ بہادر ہونا۔

تَحَوُّسٌ۔ بہادری کرنا۔

فَجَاسُوا الْعَدُوَّ ضَرْبًا۔ دشمن کو گھس گھس کر ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر مارا، یا پے در پے ان پر مار لگائی (عرب لوگ کہتے ہیں

رَجُلٌ اَحْوَسُ۔ بہادر آدمی۔

بَلْ تَحُوْسُکَ فِتْنَۃٌ۔ فتنہ تجھ کو اپنے اوپر چڑھائے گا، تجھ سے مل جائے گا (یہ حضرت عمرؓ نے ابو العدبس سے کہا)۔

رَاٰی فُلَانًا وَھُوَ یَخْطُبُ امْرَاَۃً تَحُوْسُ الرِّجَالَ حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو دیکھا ایسی عورت کو نکاح کا پیغام دے رہا تھا جو مردوں میں گھومتی رہتی (اس پر بدکاری کا قوی گمان تھا)۔

اَلَمْ اَرَ جَارِیَۃَ اَخِیْکَ تَحُوْسُ فِی النَّاسِ۔ کیا میں تیرے بھائی کی لونڈی کو نہیں دیکھا جو مردوں میں گھستی پھرتی ہے (ان کے ساتھ خلا ملا کرتی ہے۔ یہ حضرت عمرؓ نے ام المومنین حضرت حفصہؓ سے فرمایا) ایک روایت میں تَجُوْسُ النَّاسَ ہے جیم معجمہ سے، معنی وہی ہیں۔

وَاِنَّہٗ یَحُوْسُ ذَرَارِیَّھُمْ۔ دجال ان کے بال بچوں میں گھس پڑے گا۔

فَجَعَلَ فَتًی مِّنْھُمْ یَتَحَوَّسُ فِیْ کَلَامِہٖ فَقَالَ کَبِّرُوْا کَبِّرُوْا (حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کے پاس کچھ لوگ آئے) ان میں سے ایک جوان شخص بڑھ بڑھ کر باتیں کرنے لگا (حالانکہ اس سے زیادہ بزرگ لوگ ان میں موجود تھے) عمر بن عبد العزیز نے کہا: بڑے کی بڑائی کا خیال رکھو، بڑے کی بڑائی کا خیال رکھو (بزرگوں کو بات کرنے دو)۔

عَرَفْتُ فِیْہِ تَحَوُّسَ الْقَوْمِ۔ میں نے اس میں قوم کی بہادری اور جرأت دیکھی (ایک روایت میں تَحَوُّشُ ہے)

Marfat.com

ں مجر سے)۔

يَتَحَوَّسُ وَيَتَمَكَّثُ حَتّٰى يَأْتِيَ ذٰلِكَ مِنْهُمَا جَمِيعًا۔ (جب صحبت کرے ، تو عورت سے اچھی طرح اختلاط کرے اور ٹھہرا رہے (انزال کو روکے) تاکہ دونوں کو ایک ساتھ ہی انزال ہو (ورنہ عورت کی خواہش پوری نہ ہوگی)۔

حَوْشٌ۔ چار طرف سے آنا، جمع کرنا، ہانکنا۔

تَحْوِيشٌ۔ جمع کرنا۔

مُحَاوَشَةٌ۔ ترغیب، تحریص۔

تَحَوُّشٌ۔ علیحدہ ہو جانا، شرم کرنا۔

تَحَاوُشٌ۔ بیچ میں کرنا۔

اِنْحِيَاشٌ۔ جمع ہونا، بھاگ جانا، پرواہ کرنا۔

وَلَمْ يَتَتَبَّعْ حُوشِيَّ الْكَلَامِ۔ وحشی اور مشکل کلام کے پیچھے نہیں لگا (بعض نے کہا یہ حوش کی طرف منسوب ہے جو جنوں کا شہر ہے)۔ عرب لوگ کہتے ہیں :

رَجُلٌ حُوشِيُّ الْفُؤَادِ۔ یہ وحشی دل کا آدمی ہے۔

مَنْ خَرَجَ عَلٰى اُمَّتِي يَقْتُلُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَ لَا يَتَحَاشُ لِمُؤْمِنِهِمْ۔ جو شخص میری امت کے لوگوں کو مارنے کے لئے نکلے نہ اچھے کو چھوڑے نہ برے کو اور مومن کے مارنے سے نہ گھبرائے یا اُس سے نہ بھاگے (بلا تحقیق و تفتیش مسلمانوں کا قتل شروع کر دے)۔

وَاِذَا بِبَيَاضٍ يَتَحَاشُ مِنِّي وَ اَنْحَاشُ مِنْهُ۔ ایک ہی ایک سفیدی معلوم ہوئی، وہ مجھ سے بھاگ رہی تھی (میں) اُس سے بھاگ رہا تھا۔

اِذَا عِنْدَهُ وِلْدَانٌ فَهُوَ يَحُوشُهُمْ وَيُصْلِحُ بَيْنَهُمْ۔ اس کے پاس بچے ہیں، وہ اُن کو جمع کر رہا ہے، اُن کی اصلاح کر رہا ہے۔

اِنَّ رَجُلَيْنِ اَصَابَا صَيْدًا قَتَلَهُ اَحَدُهُمَا وَاَحَاشَهُ الْآخَرُ عَلَيْهِ۔ دو شخصوں نے ایک شکار کیا، ایک نے تو اس کو قتل کیا اور دوسرے نے اس کو قاتل کی طرف بھگایا (گھیر کر اس کے پاس لایا)

رَاٰى كَلْبًا فَقَالَ اَحِيشُوهُ عَلَيَّ۔ ایک کتا دیکھا تو کہا اُس کو گھیر کر میرے پاس لاؤ!

قَلَّ اِنْحِيَاشُهُ۔ اس کا حرکت کرنا اور تعرض کرنا کم ہو گیا۔

تَعَرَّفْتُ فِيهِ تَحَوُّشَ الْقَوْمِ۔ میں نے اُس میں علیحدگی، اور شرم دیکھی یا فطرت اور دانائی (نہایہ میں ہے) عرب لوگ کہتے ہیں :

اِحْتَوَشَ الْقَوْمُ عَلٰى فُلَانٍ۔ جب اس کو اپنے بیچ میں کرلیں، (اور تَحَوَّشُوا یعنی علیحدہ ہو گئے، ہٹ گئے)

حَاشَ لِلّٰهِ۔ بمعنی معاذ اللہ، یعنی اللہ پاک ہے۔ اس قیاس پر حَاشَ لَكَ نہیں کہتے، بلکہ حَاشَاكَ اور حَاشَا لَكَ کہتے ہیں۔

كَانَ يُصَلِّي فِي حَاشِيَةِ الْمَقَامِ۔ آنحضرتؐ مقام ابراہیم کے ایک کنارے میں نماز پڑھتے (حاشیہ ہر ایک چیز کا کنارہ اسی سے ہے حاشیة الثوب اور حاشیة الکتاب اور حاشیة النسب چچا اور ان کی اولاد)

مَنْ تَلِنْ حَاشِيَتُهُ يَعْرِفْ صَدِيقُهُ مِنْهُ الْمَوَدَّةَ۔ جس کا حاشیہ نرم ہوگا اس کا دوست اُس کی محبت پہچانے گا۔

مُرِي نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ اَنْ يَسْتَنْجِينَ بِالْمَاءِ وَيُبَالِغْنَ فَاِنَّهُ مَطْهَرَةٌ لِلْحَوَاشِي وَمَذْهَبَةٌ لِلْبَوَاسِيرِ۔ مسلمان عورتوں سے کہہ کر پانی سے استنجا کریں اور اچھی طرح کریں، کیونکہ پانی مقعد کے کناروں کو صاف کر دیتا ہے، بواسیر کو دور کرتا ہے (جب مقعد کے کنارے خوب صاف نہیں کئے جاتے تو مادہ کی عفونت کی وجہ سے بواسیر کی بیماری پیدا ہوتی ہے)۔

خُذْ مِنْ حَوَاشِي اَمْوَالِهِمْ۔ زکوٰۃ میں چھوٹے جانور لے (جیسے ابن مخاض اور ابن لبون)۔

اِنَّ اللّٰهَ لَيُرِيدُ عَذَابَ اَهْلِ الْاَرْضِ لَا يُحَاشِي مِنْهُمْ اَحَدًا۔ اللہ تعالیٰ زمین والوں کو عذاب دینا چاہتا ہے

اس کے گرد جمع ہو گئے۔ ۱۲ منہ۔

Marfat.com

ان میں سے کسی کو نہیں چھوڑے گا۔

مُحَاشَاةٌ۔ مستثنیٰ کرنا، نکال ڈالنا۔

حَوْصٌ۔ سینا، گرد پھرنا، تنگی کرنا، تنگ ہونا۔

ثُمَّ قَالَ حُصْهُ۔ پھر درزی سے کہا اس کو سی دے

كُلَّمَا حِيصَتْ مِنْ جَانِبٍ تَهَتَّكَتْ مِنْ اٰخَرِ۔

جب ایک طرف سے سیا جاتا ہے تو دوسری طرف سے پھٹ جاتا ہے۔

حَوْصَاءَ۔ ایک مقام کا نام ہے وادی القرٰی اور تبوک کے درمیان۔ آنحضرتؐ تبوک کو جاتے وقت وہاں ٹھہرے تھے،

ابن اسحاق نے کہا یہ ضاد معجمہ سے ہے۔

عَيْنٌ حَوْصَاءُ۔ تنگ آنکھ۔

حَوَصٌ۔ آنکھ کی تنگی۔

حَوْصَلَةٌ۔ پرندے کا معدہ (پوٹا) پیٹ کے نیچے کا حصہ مثانہ تک۔

يَخْضِبُوْنَ بِهٰذَا كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ۔ وہ کبوتر کے پوٹوں کی طرح (کالا) خضاب کریں گے (اس حدیث سے بعض نے کالا خضاب مکروہ رکھا ہے)۔

حَوْضٌ۔ حوض بنانا، جمع کرنا۔

تَحْوِيْضٌ۔ گرد گھومنا۔

اِسْتِحْوَاضٌ۔ جمع ہونا، حوض بنانا۔

لَمَّا ظَهَرَ لَهَا مَاءُ زَمْزَمَ جَعَلَتْ تُحَوِّضُهُ حضرت ہاجرہ کے سامنے جب زمزم کا پانی نمودار ہوا تو وہ اس کا حوض بنانے لگیں (اس خیال سے کہ کہیں پانی بہہ کر ختم نہ ہو جائے) ایک روایت میں تُحَوِّطُهُ ہے یعنی اس کے گرد مینڈ اٹھانے لگیں)۔

فَتَحَفَّنُ۔ چلو بھر بھر کر لینے لگیں (ایک میں فَتَحْفِرُ ہے یعنی گڑھا کھودنے لگیں)۔

اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا۔ قیامت کے دن ہر پیغمبر (اور اس کی امت کے لئے) ایک حوض ہوگا۔

مِنْبَرِيْ عَلٰى حَوْضِيْ۔ قیامت کے دن میرا منبر کوثر پر رکھ دیا جائے گا (یا حوض پر ایک منبر رکھا جائے گا میں اس پر بیٹھوں گا)۔

حَوْضِيْ مَسِيْرَةُ شَهْرٍ۔ میرا حوض قیامت کے ایک مہینے کی راہ تک ہوگا۔

اِنْ لَّمْ تَجِدْ مَوْضِعًا فَلَا تُجَاوِزِ الْحِيَاضَ عِنْدَ وَادِيْ مُحَسِّرٍ۔ اگر کہیں جگہ نہ ملے تو وادی محسر کے حوضوں سے آگے مت بڑھ۔

اَنَا ابْنُ ذِي الْحَوْضَيْنِ (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے) میں دو حوض والوں کا بیٹا ہوں (یعنی عبد المطلب اور ہاشم کا، دونوں قحط کے زمانہ میں غریبوں کے لئے کھانے کا حوض بنایا کرتے تھے)۔

حَوْضُ الْحِمَارِ۔ (گالی ہے) یعنی بودا نامرد۔

حَوْطٌ۔ حفاظت کرنا، بچانا، خاطرداری کرنا۔

حَاطَ۔ اترا۔

حُطْ حُطْ۔ خیال رکھ، حفاظت کر۔

تَحْوِيْطٌ۔ دیوار بنانا گرداگرد۔

اِحَاطَةٌ۔ گھیر لینا۔

اُحِيْطَ بِهٖ۔ ہلاک ہوا۔

مَا اَغْنَيْتَ عَنْ عَمِّكَ يَعْنِيْ اَبَا طَالِبٍ فَاِنَّهٗ كَانَ يَحُوْطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ۔ آپ اپنے چچا ابوطالب کے کیا کام آئے؟ وہ آپ کی حفاظت کرتے تھے (کافروں کی ایذا سے آپ کو بچاتے تھے) آپ کی وجہ سے غصہ کرتے (اور لڑنے کے لئے مستعد ہوتے۔ چنانچہ اپنے قصیدہ میں کفار قریش کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں ”تم کیا یہ سمجھتے ہو کہ ہم محمدؐ کو یونہی حوالے کر دیں گے، ابھی تو ہم نے ان کے لئے تیر برچھے نہیں چلائے“)

وَتُحِيْطُ دَعْوَتُهٗ مِنْ وَّرَائِهِمْ۔ اس کی دعا ہر طرف سے ان کو گھیر لے گی۔

Marfat.com

حَاطَهٗ اور اَحَاطَ بِهٖ۔ اُس کو گھیر لیا۔
اَحَطْتُ بِهٖ عِلْمًا۔ میں اس کو خوب جانتا ہوں۔
وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا۔ اللہ تعالیٰ نے
چیز کو اپنے علم سے گھیر لیا ہے (یعنی ہر چیز کو خوب بطور کمال
جانتا ہے)۔
فَاِذَا هُوَ فِي الْحَائِطِ وَعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ۔ دیکھا تو آپ
باغ میں ہیں ایک کمل اوڑھے ہوئے۔
حَائِط اس باغ کو کہتے ہیں، جس کے گرد حصار کی دیوار
اس کی جمع حَوَائِط ہے۔
عَلٰى اَهْلِ الْحَوَائِطِ حِفْظُهَا بِالنَّهَارِ۔ دن کو باغ
والے اپنے باغوں کی خود حفاظت کریں (ان کو جانوروں سے
بچائیں، جانوروں والے ذمہ دار نہ ہوں گے۔ البتہ رات کو جانو
والوں پر لازم ہے کہ اپنے جانوروں کو روک کر رکھیں کسی کے
باغ یا کھیت میں نہ جانے دیں، ورنہ نقصان کا بدلہ دینا ہوگا)
يَحُوْطُهُمْ بِنَصِيْحَتِهٖ۔ خلوص کے ساتھ ان کی نگہبانی
کرتا ہے۔
وَقَدْ اُحِيْطَ بِنَفْسِيْ۔ میں مرنے کے قریب ہو گیا تھا۔
خُذْ بِالْحَائِطَةِ لِدِيْنِكَ۔ اپنے دین کے کاموں میں
احتیاط پر عمل کر (مثلاً ایک کام کے جواز اور عدم جواز میں اختلاف
ہو تو اس کا نہ کرنا یہی احتیاط ہے مثلاً مس ذکر سے وضو ٹوٹنے
میں اختلاف ہے تو دوبارہ وضو کر لینا یہی احتیاط ہے)۔
اَنَا اَحُوْطُ حَوْلَهٗ۔ میں تو اُس کے گرد پھر رہا ہوں۔
(اسی فکر میں ہوں)۔
وَاجْعَلْنِيْ فِيْ حِيَاطَتِكَ۔ مجھ کو اپنی حفاظت میں رکھ
حِيَاطَةُ الْاِسْلَامِ۔ اسلام کی حفاظت۔
كُنْتُ اَحُوْطُهُمْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ میں آنحضرت
کے لئے اُن کی حفاظت کرتا تھا۔
هُمْ اَشَدُّ النَّاسِ حِيْطَةً مِّنْ وَّرَاءِهٖ۔
پیچھے کے بچانے والے اُس کو سب لوگوں سے زیادہ ہر طرف سے
بچانے والے ہیں۔
وَهُوَ يَعْمَلُ فِيْ حَائِطٍ لَّهٗ۔ امام عبداللہ اپنے ایک
باغ میں کام کر رہے تھے۔
حَائِطٌ اصل میں حَاوِطٌ تھا واو یے ہو گئی اور
یے کو ہمزہ سے بدل دیا۔ اس کی جمع حِيْطَانٌ بھی آئی ہے۔
اَلْاِحْتِبَاءُ حِيْطَانُ الْعَرَبِ۔ گوٹ مار کر بیٹھنا (جیسے عرب
لوگ بیٹھا کرتے ہیں کہ ہاتھوں کو دونوں پنڈلیوں پر حلقہ کر لیتے
ہیں، یا ایک کپڑے سے دونوں پنڈلیاں کمر پر سے لیجا کر باندھ
لیتے ہیں) عربوں کی دیواریں ہیں (جس طرح دیوار سے ٹیک
لگا کر آدمی بیٹھتے ہیں تقریباً اسی طرح اس میں بھی ٹیک ہو جاتی
ہے، گویا زمین کی کرسی ہے)
كَانَ لِفَاطِمَةَ سَبْعُ حَوَائِطَ۔ حضرت فاطمہؓ کے
سات باغ تھے۔
بَحْرٌ مُّحِيْطٌ۔ بحر اوقیانوس۔

حَوْفٌ۔ کنارے پر ڈال دینا، خبرگیری کرنا، حاجت پوری کرنا
سُلِّطَ عَلَيْهِمْ مَوْتُ طَاعُوْنٍ يُحَوِّفُ الْقُلُوْبَ۔
اُن پر طاعون کی ایسی موت ڈالی جائے گی جو دلوں کو ہلا دے گی
(خوف کی وجہ سے بھاگنے لگیں گے) یہ حَافَه سے نکلا ہے،
بمعنی جانب اور کنارہ۔ اس کی جمع حَافَاتٌ بہ تشدید فا
اور حَافٌ آتی ہے۔ بعضوں نے يُحَوِّفُ الْقُلُوْبَ باب
تفعیل سے روایت کیا ہے۔ معنی وہی ہیں۔ محیط میں اِس
حدیث کو یوں نقل کیا ہے:
سُلِّطَ عَلَيْهِمْ طَاغُوْتٌ يُحَوِّفُ الْقُلُوْبَ۔ یعنی
اُن پر ایک شیطان مسلط کیا جائے گا، جو دلوں کو ہلا دے گا
حَوَّفَ الْقُلُوْبَ وَخَوَّفَهَا۔ دلوں کو ہلا دیا اور
ڈرا دیا۔
لَمَّا قُتِلَ عُمَرُ نَزَلَ النَّاسُ حَافَةَ الْاِسْلَامِ
جب حضرت عمرؓ قتل کئے گئے تو لوگ اسلام کے کنارے پر
جا اُترے (یعنی مسلمانوں پر ہر چہار طرف سے مصیبتیں آنا شروع

Marfat.com

ہوئیں، حضرت عمرؓ کی ذات کیا تھی گویا مسلمانوں کا بچاؤ تھی)۔

كَانَ عُمَارَةُ بْنُ الْوَلِيدِ وَعَمْرُو ابْنُ الْعَاصِ فِي الْبَحْرِ فَجَلَسَ عَمْرٌو عَلَى مِيحَافِ السَّفِينَةِ فَدَفَعَهُ عُمَارَةُ۔ عمارہ بن ولید اور عمرو بن العاص دونوں سمندر میں سوار ہوئے، عمرو کشتی کے کنارے پر بیٹھے تھے، عمارہ نے کیا کیا، ان کو دھکیل دیا۔ (ایک روایت میں مِنْحَافِ ہے)۔

تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيَّ حَوْفٌ۔ جب آنحضرتؐ نے مجھ سے نکاح کیا، اس وقت میں حوف پہنے تھی (حوف وہ کپڑا جس میں آستینیں نہیں ہوتیں چھوٹی بچیاں اس کو پہنتی ہیں۔ بعض نے کہا چمڑے کے تسموں کو لا کر لڑکی کو کپڑوں کے اوپر پہناتے ہیں، اسی کا نام حوف ہے مجمع میں ہے کہ چمڑے کے چار چار انگل کے تسمے بنا کر اس بچی کو پہناتے ہیں جو جوان نہ ہوئی ہو، اس کو حوف کہتے ہیں۔ مطلب حضرت عائشہؓ کا یہ ہے کہ میں نکاح کے وقت بہت کم سن تھی)۔

حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ۔ اس حوض کے دونوں کناروں پر موتی کے قبے ہیں۔

فَيَنْبُتُونَ فِي حَافَتَيْهِ۔ وہ اس کے دونوں کناروں پر اگیں گے (نشوونما پائیں گے)۔

عَلَيْكُنَّ بِحَافَاتِ الطَّرِيقِ۔ عورتو تم راستہ کے کنارے کنارے چلنا لازم کرلو (تاکہ مردوں سے مڈبھیڑ نہ ہو)۔

حَوْقٌ۔ جھاڑنا، ملنا، چکنا کرنا۔

حَاقَ بِهِ۔ اس کو گھیر لیا۔

تَحْوِيقٌ۔ تنگ کرنا، ٹیڑھا کرنا، کاٹ دینا۔

حُوَاقَةٌ۔ کوڑا کچرا۔

سَتَجِدُونَ أَقْوَامًا مَحُوقَةً رُءُوسُهُمْ (ابوبکر صدیقؓ نے جب مجاہدین کو شام کی طرف روانہ کیا تو کہا) تم ایسے لوگوں کو دیکھو گے جن کے سر بیچ میں سے منڈے ہوں گے (یعنی گول گردے کی طرح چار طرف بال بیچ میں سے صاف چکنے)۔

حَوْلٌ۔ گھومنا، گزرنا، پورا ہونا، بدل جانا، ٹیڑھا ہونا۔

ہوشیاری، قوت، قدرت، گرداگرد، سال، بچاؤ، حیلہ

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ (یہاں حول کے معنی حرکت کے ہیں) یعنی حرکت اور قوت اللہ ہی کی مدد سے ہو سکتی ہے (بعض نے کہا یہ حِيلَةٌ سے ہے یعنی برائی دفع کرنے کا حیلہ اور بھلائی حاصل کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ مؤلف کہتا ہے اس کلمہ کی شرح خود حدیث میں موجود ہے یعنی گناہ سے بچنا اور نیکی کی قدرت ہونا، اللہ ہی کی توفیق سے ہے)۔

اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصُولُ وَبِكَ أَحُولُ۔ یا اللہ! تیری مدد سے میں (دشمن پر) حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے (دشمن کو) دفع کرتا ہوں (یا حرکت کرتا ہوں یا حیلہ کرتا ہوں)

بِكَ أُصَادِلُ وَبِكَ أُحَاوِلُ۔ اس کے بھی یہی معنی ہیں۔

وَنَسْتَحِيلُ الْجَهَامَ۔ اور ہم ابر کی حرکت کو دیکھتے رہتے ہیں (ایک روایت میں نَسْتَخِيلُ ہے اس کا ذکر اوپر ہو چکا)

فَحَالُوا إِلَى الْحِصْنِ۔ وہ قلعہ میں جا کر ٹھہرے (یعنی بھاگ کر اور اپنی جگہ چھوڑ کر) ایک روایت میں فَجَالُوا ہے جَوَلَانٌ سے۔

إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ أَحَالَ الشَّيْطٰنُ لَهُ ضُرَاطٌ۔ جب نماز کی اذان ہوتی ہے تو شیطان گوز لگاتا ہوا اپنے مقام سے سرک جاتا ہے (یا بھاگنے کی تیاری کرتا ہے)۔

مَنْ أَحَالَ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ جو شخص اپنا دین بدل دے (یعنی کفر کو چھوڑ کر اسلام اختیار کرلے) وہ بہشت میں جائے گا۔

فَاحْتَالَتْهُمُ الشَّيَاطِينُ۔ شیطانوں نے ان کا حال بدل ڈالا۔

فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا۔ پھر وہ ڈول بدل کر چرسہ (بڑا) ڈول ہو گیا۔

أُحِيلَتِ الصَّلٰوةُ ثَلٰثَ أَحْوَالٍ۔ نماز میں تین بار تبدیلیاں ہوئیں۔

رَأَيْتُ خَذَقَ الْفِيلِ أَخْضَرَ مُحِيلًا۔ میں نے ہاتھی کا لینڈ سبز رنگ بدلتا ہوا دیکھا۔

Marfat.com

نَھٰی اَنْ یُّسْتَنْجٰی بِعَظْمٍ حَائِلٍ۔ آنحضرتؐ نے گلی ہوئی (بوسیدہ) ہڈی سے استنجا کرنے سے منع فرمایا۔

حَائِلٌ کے معنی متغیر اور مُحِیْل جس پر ایک سال گزر چکا ہو یہ حَوْلٌ سے ماخوذ ہے، بمعنی سال۔

اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ مُلْقِحٍ وَّمُحِيْلٍ۔ تیری پناہ ہر حاملہ کرنے والے اور ہر بانجھ سے۔

مُحِیْلٌ۔ اس کو کہتے ہیں جس کے اولاد نہ ہو (عرب لوگ کہتے ہیں):

اَحَالَتِ النَّاقَةُ۔ یعنی اونٹنی خالی ہے (اُس کو حمل نہیں ہے)۔

اَحَالَ الرَّجُلُ اِبِلَهٗ۔ اُس نے اپنے اونٹوں کو خالی رکھا (گابھن نہیں کرایا)۔

وَالشَّاءُ عَازِبٌ حِيَالٌ۔ بکریاں گابھن نہ تھیں (اُن کو حمل نہ تھا)۔

حَائِل۔ وہ عورت جس کو حمل نہ ہو۔

حَابِل۔ وہ عورت جس کو حمل ہو۔

اِنَّ جِبْرِيْلَؑ اَخَذَ مِنْ حَالِ الْبَحْرِ فَاَدْخَلَ فَافِرْعَوْنَ۔ حضرت جبرئیلؑ نے کیا کیا (جب فرعون غرق ہوا) سمندر کی کیچڑ (نرم نرم مٹی جو تہہ میں ہوتی ہے، بعض نے کہا کالی کالی کیچڑ) اس کے منہ میں گھسیڑ دی (اس لئے کہ ایسا نہ ہو کہ وہ اس وقت آہ وزاری کرے اور پروردگار کو اس پر رحم آجائے) سبحان اللہ ہمارا مالک جب اس قدر رحم فرمانے والا ہے کہ فرعون جیسے کافر اور گردن کش اور مغرور پر، جس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا، اس کے رحم وکرم کی توقع ہوتی ہے، تو ہم گنہگار اُس کے رحم وکرم سے کیونکر محروم رہیں گے)۔

حَالُهُ الْمِسْكُ۔ حوضِ کوثر کی کیچڑ مشک ہے۔

اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا۔ یا اللہ ہمارے اردگرد (جنگلوں اور کھیتوں میں) پانی برسا، ہم پر نہ برسا۔

تُلْقِيْ حَوَالَيْنَا۔ ہمارے اردگرد برسا۔

حَوَالَيْهِ حَوَالَهٗ حَوْلَيْهِ حَوْلَهٗ۔ سب کے معنی گرداگرد، آس پاس۔ جوہری نے کہا:

حَوَالِيْهِ بہ کسرۂ لام درست نہیں ہے۔

اِنَّ اِخْوَانَنَا مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ نَزَلُوْا فِيْ مِثْلِ حُوَلَاءِ النَّاقَةِ مِنْ ثِمَارٍ مُّتَهَدِّلَةٍ وَّاَنْهَارٍ مُّتَفَجِّرَةٍ۔ یہ ہمارے بھائی کوفہ والے ایسے ملک میں اُترے ہیں جو اونٹنی کی حُوَلاء کے مانند ہے، میوے لٹکے ہوئے، نہریں بہتی ہوئیں (حُوَلاء[1] وہ جھلی جس کے اندر زرد پانی ہوتا ہے اوپر سُرخ اور سبز دھاریاں ہوتی ہیں، وہ پیدائش کے وقت اونٹنی کے پیٹ سے بچہ کے ساتھ نکلتی ہے)۔

قَلِّبَانِيْ فَاِنَّكُمَا لَتُقَلِّبَانِ حُوَّلًا قُلَّبًا اِنْ وُّقِيَ كَيَّةَ النَّارِ۔ (معاویہؓ نے مرتے وقت اپنی بیٹیوں سے کہا) میری کروٹ بدلو! تم ایسے شخص کو پلٹاؤ گی جو بڑا عاقل زمانہ ساز ہے، اگر وہ آگ کے داغ سے بچا یا گیا (یعنی اگر دوزخ کے عذاب سے نجات ملی، تب تو میں بڑا ہنرمند اور عاقل اور زمانہ ساز آدمی ہوں اور اگر عذاب میں پڑ گیا تو پھر میری عقلمندی اور زمانہ سازی سب بے کار ہے)۔ ایک روایت میں حُوَّلِيًّا قُلَّبِيًّا آیا ہے معنی وہی ہیں۔

وَكَانَ حُوَّلًا قُلَّبًا۔ وہ بڑا چترا زمانہ ساز (زمانہ کے ساتھ نباہ کرنے والا) تھا۔

فَمَا اَحَالَ عَلَى الْوَادِيْ۔ اُس نے وادی کی طرف منہ نہیں کیا۔

فَجَعَلُوْا يَضْحَكُوْنَ وَيُحِيْلُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ۔ ان کافروں نے (جب اوجھڑی آپ کی پشت مبارک پر رکھ دی) ہنسنا اور ایک نے دوسرے پر جھکنا شروع کیا۔

فِي الْاَرْضِ الْمُسْتَحِيْلَةِ۔ ٹیڑھی اور ترچھی زمین میں۔

اِنَّ السُّيُوْلَ تَحُوْلُ مِنِّيْ۔ میرے اور مسجد کے درمیان سیلاب حائل ہو جاتے ہیں (یعنی جب برسات ہوتی ہے تو میرے

[1] یا حُوَلاءُ جیسے محیط میں ہے فِعَلاءُ کے وزن پر۔ عرب زبان میں کل تین کلمے آئے ہیں حُوَلَاءُ اور عِنَبَاءُ اور سِيَرَاءُ۔ ۱۲ منہ۔

اور مسجد کے درمیان پانی کے نالے چلتے ہیں اُن کی وجہ سے میں
مسجد تک نہیں جا سکتا)۔

اَلَّذِیْ حَالَ بَیْنَنَا وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ۔ ہمارے
اور آسمان کی خبر میں جو چیز حائل ہوئی۔

وَقَدْ حِیْلَ بَیْنَ الشَّیٰطِیْنِ وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ
شیطانوں اور آسمان کی خبروں میں روک ہو گئی ہے۔

صَلوٰتَانِ تُحَوَّلَانِ عَنْ وَقْتِهِمَا۔ دو نمازیں ہیں
جو اپنے وقتِ معمول (افضل وقت) سے سرکائی جاتی ہیں۔

یُحَوِّلُ الْمَاءَ۔ پانی کو ہٹا رہا تھا (یعنی کنویں سے نکال
رہا تھا)۔

کَانَ مَنْ حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اِسْتَقَامَ لَهٗ۔ آپ کے آس پاس جو رئیس اور سردار لوگ تھے
وہ سب آپ کے مطیع ہو گئے تھے (ایک غسان کا رئیس مطیع
نہیں ہوا تھا)

حَوَّلَ رِدَاءَهٗ۔ آپ نے استسقاء کی نماز میں چادر کو
اُلٹا اس طرح سے کہ داہنے ہاتھ میں چادر کا بایاں کنارہ نیچے کا
تھاما اور بائیں ہاتھ میں چادر کا داہنا کنارہ نیچے کا اور پیٹھ
کے پیچھے دونوں ہاتھوں کو پلٹا تو جو کنارہ داہنے ہاتھ میں تھا
وہ داہنے مونڈھے پر آ گیا، اور جو بائیں ہاتھ میں تھا وہ بائیں مونڈھے
پر آگیا اور چادر کا داہنا کنارہ بایاں اور بایاں داہنا، اوپر کا
حصہ نیچے اور نیچے کا اوپر ہو گیا۔ اس طرح سے چادر کو اُلٹنے سے
دراصل یہ اشارہ کرنا مقصود ہے کہ حق تعالیٰ موسم کو بھی اسی طرح
پلٹ سکتا ہے۔ اور تعجب ہے حنفیہ پر کہ صحیح حدیث وارد ہونے
کے باوجود، انھوں نے چادر کا اُلٹنا استسقاء میں مستحب
نہیں رکھا اور اندازہ اور قیاس سے ایک وجہ بیان کر دی
ایسی اٹکل پچو باتیں دین میں کیا کام آ سکتی ہیں)۔

یُحَوِّلُ اللّٰهُ رَأْسَهٗ رَأْسَ حِمَارٍ۔ اللہ تعالیٰ اُس کا
سر گدھے کا سر کر دے (یعنی گدھے کی طرح اُس کو نادان
بنا دے) خطابی نے کہا اگر اس امت میں مسخ ہو سکتا ہے، تو
حدیث اپنے ظاہر پر محمول رہ سکتی ہے)۔

یَرْفَعُوْنَ رُءُوْسَهُمْ وَقَدْ تَحَوَّلَ فِیْ صُوْرَتِهٖ
جب مومن اپنا سر اٹھائیں گے تو دیکھیں گے کہ وہ پھر اپنی (اگلی)
صورت میں پلٹ گیا ہے (یعنی جس صورت میں پہلے انھوں نے
اُس کو دیکھا تھا، اہلِ حدیث کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی ایک خاص
صورت ہے، جیسی اس کی ذاتِ مقدس کے لائق ہے اور وہ
جس صورت میں چاہے ظاہر ہو سکتا ہے اور قیامت میں ایک
صورت میں ظاہر ہو گا پھر دوسری صورت میں جیسے اس صحیح
حدیث سے ثابت ہے اور متکلمین خواہ مخواہ ایسی حدیثوں کی
تاویل کے درپے ہوئے ہیں۔ اور جہمیہ نے تو اس قسم کی حدیثوں
کا انکار ہی کر دیا ہے۔ اُن کا پیشوا جہم بن صفوان تو قرآن شریف
میں بھی تصرف کرنا اور استویٰ کی آیتیں قرآن سے مٹا ڈالنا چاہتا
تھا۔ خذلہم اللہ تعالیٰ)۔

حَوَّلْتُ رَحْلِی اللَّیْلَةَ۔ میں نے اپنی بیوی سے گذشتہ
رات میں دوسری طرف سے جماع کیا (یعنی دُبر میں دخول
کیا یا پشت کی طرف سے فرج میں)۔

اَللّٰهُمَّ ذَا الْحَیْلِ الشَّدِیْدِ۔ یا اللہ! بڑی طاقت
والے۔

اَوَقَدْ فَعَلُوْهَا حَوِّلُوْا مَقْعَدِیْ اِلَی الْقِبْلَةِ
(لوگوں نے آنحضرتؐ کے سامنے بیان کیا کہ بعض لوگ قبلہ کی
طرف شرمگاہ کرنا (پیشاب یا پاخانہ میں) بُرا سمجھتے ہیں۔ آپ
نے فرمایا) سچ کیا انھوں نے ایسا کیا؟ اچھا میری چوکی قبلہ
کی طرف کر دو (معلوم ہوا کہ یہ کراہت صحرا اور میدان میں
ہے جہاں پاخانہ کا کوئی مقام بنا ہوا نہ ہو، لیکن شہر اور بستی میں
یا اس پاخانے میں جو بنا ہوا ہو، قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنے
میں کوئی قباحت نہیں)۔

وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِكَ۔ یا اللہ! تیری پناہ تیری تندرستی
پلٹ جانے سے (یعنی جو تندرستی اور سلامتی تو نے ہم کو عطا
فرمائی ہے، اس میں کمی اور انحطاط سے ہم پناہ چاہتے ہیں)۔

؎۵۔ ایک لغت ہے حول میں، اس لئے اس کو یہاں ذکر کر دیا۔ اور حیل کا ذکر اپنے مقام پر بھی آئے گا۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

حُلْتَ دُوْنَ النُّفُوْسِ۔ تو آدمی اور اُس کے دل کے بیچ میں حائل ہے یا تو نے دلوں کے گرد حرکت کی، ان کو گھیر لیا۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ کَنْزٌ مِّنْ کُنُوْزِ الْجَنَّةِ لاحول ولا قوۃ الا باللہ، بہشت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے (مجمع البحرین میں ہے کہ حول کے معنی حرکت کے یا قدرت کے دونوں ہو سکتے ہیں۔ اور صدوق نے کتاب التوحید میں روایت کیا ہے کہ حول کے معنی یہاں تحویل از انتقال کے ہیں)

حَاوَلْتُ الشَّيْءَ۔ میں نے اُس کا قصد کیا۔

حَوَالَةٌ اور اِحَالَةٌ۔ قرضہ دوسرے پر اُتار دینا (اب مدیون کو محیل اور رب الدین کو محتال اور محتال لہ اور جس پر اُتارا اس کو محتال علیہ کہیں گے۔)

رَجُلٌ مُحْتَالٌ۔ حیلہ باز آدمی ہے۔

فَيَحْتَالُ اَحَدُنَا۔ ہم میں سے کوئی حیلہ کرتا (کوشش اور سعی کرتا)۔

اِسْتِحَالَ۔ محال ہو گیا، ناممکن ہو گیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ[1] (یہ اُس وقت کہنا چاہئے جب کسی پر کوئی مصیبت آئے اور نعمت کے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصّٰلِحَاتُ)۔

وَيَصُدُّنِیْ عَمَّا اُحَاوِلُ لَدَيْكَ۔ میں جو تیرے پاس آنے کا قصد کرتا ہوں اُس سے مجھ کو روکتا ہے۔

مَا حَالُ الْمُؤْمِنِ عِنْدَكَ (یا اللہ!) مومن کا مرتبہ تیرے پاس کیا ہے؟

لَمْ يَسْبِقْ لَہٗ حَالٌ۔ پروردگار کی جو صفاتِ ذاتیہ ہیں (جیسے سمع، بصر، علم، قدرت، حیوٰۃ وغیرہ) ان میں کوئی ایک دوسرے سے پہلے نہیں ہیں (بلکہ سب اُس کی ذات کی طرح قدیم ازلی ہیں)۔

تَحْوِيْلٌ۔ محدثین کی اصطلاح میں اس کو کہتے ہیں کہ ایک سند چھوڑ کر دوسری سند بیان کرنا۔ اس کا اشارہ ح ہے۔

حَوْلَقَةٌ۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہنا۔ جیسے بَسْمَلَةٌ بسم اللہ کہنا حَمْدَلَةٌ الحمد للہ کہنا۔ عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کے معنی یہ ہیں کہ خدا کے گناہ سے بغیر اس کے بچائے بچ نہیں سکتے، اور اس کی عبادت اُس کی مدد کے بغیر نہیں کر سکتے۔

حَوْمٌ۔ گرد گھومنا، ہمیشہ ایک چیز پر جمے رہنا، پیاسا ہونا، قصد کرنا، منڈلانا۔

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ بَهَائِمَنَا الْحَائِمَةَ۔ اے اللہ ہمارے چوپایوں پر جو پیاسے ہو کر پانی کے لئے گھوم رہے ہیں، رحم کر!

مَا وَلِیَ اَحَدٌ اِلَّا حَامَ عَلٰی قَرَابَتِہٖ۔ جہاں کسی کو حکومت ملی، اُس نے اپنے رشتہ داروں پر عنایت شروع کی (اکثر حاکم اور والی ایسا ہی کیا کرتے ہیں، لیکن شاذ و نادر بعض ایسے بھی گزرے ہیں جنھوں نے انصاف کیا اور اپنے رشتہ داروں کی کوئی بیجا (رعایت) نہیں کی، اور ایسے تو بہت ہی کم ہوئے ہیں جنھوں نے اپنے رشتہ داروں کو مطلق کوئی خدمت نہیں دی، جیسے حضرت عمر فاروقؓ)

كَاَنَّهَا اَخَاشِبُ بِالْحُوْمَانَةِ۔ گویا وہ سخت زمین میں پہاڑ ہیں۔

كَانَ عُمَرُ بْنُ اَبِیْ رَبِيْعَةَ يَحُوْمُ وَلَا يَرِدُ۔ عمر بن ابی ربیعہ (شاعر) منڈلاتا تھا، لیکن پانی پیتا نہ تھا (مطلب یہ ہے کہ شعروں میں رندی اور فسق و فجور کی باتیں کرتا مگر ان کاموں کو نہ کرتا اور ازیں قبیل حافظ شیرازی کا کلام بھی ہے، ظاہر میں رندانہ مگر خود حافظ صاحب کو کہتے ہیں کہ وہ بڑے متقی اور پرہیزگار اور درویش تارک الدنیا تھے۔ واللہ اعلم)۔

حَوَايَةٌ یا حَيٌّ۔ جمع کرنا، مالک ہونا، مشتمل ہونا۔

اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا كَانَ بَطْنِیْ لَہٗ حِوَاءً۔ یہ میرا بچہ (جس کے لئے میرا پیٹ ظرف تھا، وہ اُس میں رہتا تھا)

فَوَاَلْنَا اِلٰی حِوَاءٍ ضَخْمٍ۔ ہم نے کچھ جھنڈ مکانوں میں پناہ لی جو پانی پر بنے ہوئے تھے۔ گنجان تھے۔

حِوَاءٌ۔ وہ گھر جو پانی پر بنے ہوں، ایک دوسرے سے ملے ہوئے۔ اس کی جمع اَحْوِيَةٌ ہے۔

---

[1] ہر حالت میں خدا کا شکر ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

وَیَطْلُبُ فِی الْحِوَاءِ الْعَظِیْمِ الْکَاتِبُ فَمَا یُوْجِدُ۔
بڑے گاؤں میں لکھنے والا ڈھونڈیں گے تو نہیں ملے گا۔
کَانَ یُحَوِّیْ وَرَاءَہٗ بِعَبَاءَۃٍ اَوْکِسَاءٍ ثُمَّ یُرْدِفُھَا
آپ حضرت صفیہؓ کے لئے (اونٹ پر) کمبل کا ایک گدا بناتے پھر اُن کو اپنے ساتھ سوار کر لیتے (نہایہ میں ہے کہ تَحْوِیَۃ اس کو کہتے ہیں کہ اونٹ کے کوہان کے گرد اگرد ایک کمبل کا دائرہ بنائیں پھر اُس پر سوار ہو جائیں (دائرہ بنانے سے یہ غرض ہوتی ہے کہ اس کا کوہان چھپے نہیں، بیٹھ برابر مسطح ہو جائے) اِس کا اسم حَوِیَّۃٌ ہے اور جمع حَوَایَا ہے۔
رَأَیْتُ الْحَوَایَا عَلَیْھَا الْمَنَایَا نَوَاضِحُ یَثْرِبَ تَحْمِلُ الْمَوْتَ النَّاقِعَ۔ میں نے اونٹوں کے اوپر گول گدے دیکھے، اُن پر موتیں ہیں (یعنی مرنے والے اور مارنے والے لوگ سوار ہیں) مدینہ کے پانی کھینچنے والے اونٹ بڑی موت لائے ہوئے ہیں)۔
وَلَدَتْ جَدْیًا اَسْفَعَ اَحْوٰی۔ وہ ایک بچہ جنی جو سُرخ سیاہ تھا۔
خَیْرُ الْخَیْلِ الْحُوُّ بہتر گھوڑے کمیت سیاہ رنگ ہیں۔
(یعنی تیلیا کمیت، جن کی سرخی پر سیاہی ہوتی ہے)
حُوٌّ۔ جمع ہے اَحْوٰی کی۔
اَیْنَ مَا تَحَاوَتْ عَلَیْکَ الْفُضُوْلُ (ایک شخص نے آنحضرتؐ سے عرض کیا، یا رسول اللہؐ! جب میں اپنے مال میں سے زکوٰۃ ادا کر دوں پھر تو اور کوئی خرچ مجھ پر لازم نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا) جو مال تیرے پاس ضرورت سے زیادہ جمع ہو جائے، وہ کہاں جائے گا؟ (یعنی اُس کو بھی اللہ کی راہ میں خرچ کر، غریبوں کے ساتھ سلوک کر۔ یہ حکم استحبابًا ہے) ایک روایت میں تَحَادَأَتْ ہے ہمزہ سے یہ شاذ لغت ہے۔
حَتّٰی حَکَمَ وَحَاءَ (میری شفاعت میری اُمت کے اُن لوگوں کے لئے ہوگی جو کبیرہ گناہوں میں مبتلا ہوں) یہاں تک کہ حکم اور حاء کی بھی میں شفاعت کروں گا (یہ دونوں قبیلوں

کے نام ہیں جو بڑے شریر مشہور تھے)۔
حَوَایَا۔ آنتیں۔
تَحَوّٰی۔ لپٹ گیا۔
حَائِرٌ۔ وہ پانی جس کے بہنے کا راستہ نہ ہو۔
حَوَّاءٌ۔ حضرت آدمؑ کی بیوی کا نام تھا۔ (مجمع البحرین میں ہے کہ آپ حضرت آدمؑ کی وفات کے بعد ایک سال تک زندہ رہیں، پھر انھیں کے قریب دفن کی گئیں۔ یہ جو مشہور ہے کہ جدّہ میں حضرت حوّاء کی قبر ہے، اس کی کوئی اصل نہیں ہے)
حَوٌّ۔ ظاہر۔
لَوٌّ۔ مخفی۔ (عرب لوگ کہتے ہیں:
فُلَانٌ لَا یَعْرِفُ الْحَوَّ مِنَ اللَّوِّ۔ فلاں شخص ظاہر بات کو مخفی بات سے تمیز نہیں کرتا)۔
حُوَّۃُ الْوَادِیْ۔ وادی کا کنارہ۔
حُوِیٌّ۔ چھوٹا توض۔ (محیط میں ہے کہ حَوَّاءُ اَحْوٰی کا مونث ہے اور حُوَّاءُ ایک بھاجی ہے جس کی بیل زمین پر پھیلی ہوتی ہے، اُس کا رنگ بھیڑیے کا سا ہوتا ہے، یعقوب نے کہا، عرب لوگ حَوٌّ کو بہ معنی نَعَمْ اور لَوٌّ کو بہ معنی لَا استعمال کرتے ہیں۔)
حَیَّۃٌ۔ سانپ (کیونکہ وہ لپٹا ہوا ہوتا ہے، یا اِس لئے کہ وہ مدت تک زندہ رہتا ہے)۔
تَحْوِیَۃٌ۔ قبضہ کرنا۔
تَحَوِّیْ۔ منقبض ہونا، گول ہونا۔
حَاوِیْ۔ گھیرنے والا۔ ایک مشہور طب کی کتاب کا نام جو محمد بن زکریا رازی کی تصنیف ہے۔

باب الحاء مع الیاء

حِیْبَۃٌ یا حَوْبَۃٌ۔ رنج اور غم، ذلت اور محتاجی حال
لَمَّا مَاتَ اَبُوْ لَھَبٍ اُرِیَہٗ بَعْضُ اَھْلِہٖ بِشَرِّ حِیْبَۃٍ۔ جب ابولہب مرگیا، تو اُس کے گھر والوں میں سے کسی

اُس کو خواب میں دیکھا بُرے حال میں (ایک روایت میں خَیْبَةٍ بے خائے معجمہ ہے۔ یعنی بڑی نامُرادی اور محرومی میں۔ اِس خواب کا تتمہ یہ ہے کہ اُس نے خواب ہی میں ابولہب سے پوچھا کہ تیرا کیا حال ہے؟ وہ بولا میں سخت عذاب میں مُبتلا ہوں، مگر پیر کے دن عذاب میں کچھ تخفیف ہوتی ہے، اِتنا سا پانی (یعنی جتنا انگوٹھے اور کلمہ کی اُنگلی کے بیچ گھائی میں آ جائے) مجھ کو پینے کے لئے مِل جاتا ہے، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے حضرت محمدؐ کی پیدائش کی خبر سُنکر ثویبہ کو اِس خوشی میں آزاد کر دیا تھا۔ کرمانی نے کہا، اِس روایت سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ کافر کو اعمالِ صالحہ سے اتنا فائدہ ہوگا کہ عذاب میں تخفیف ہو جائیگی مگر دوزخ سے نجات نہیں ہو سکتی۔ مؤلّف کہتا ہے کہ کرمانی کا یہ استدلال عجیب ہے، کیونکہ اوّل تو مومنین کا خواب کوئی حجت شرعی نہیں ہو سکتا۔ پھر ابولہب کے گھر والوں کا خواب جو کافر تھے کیونکر حجت ہو سکتا ہے۔ دوسرے اس استدلال کے لئے صحیح حدیث ابوطالب کی موجود تھی، وہ کافی تھی۔ ایک کافر کے خواب سے دلیل لینے کی کوئی حاجت نہ تھی، اور بعض عالموں نے اِس روایت سے مجلسِ میلاد کے جواز پر دلیل لی ہے اُن پر بھی یہی اعتراض ہوتا ہے اور اِسی لئے حافظ ابن حجر عسقلانی نے مجلسِ میلاد کے جواز پر دوسری حدیثوں سے دلیل لی اور اِس خواب سے استدلال نہیں کیا)۔

حَیْدٌ یا **حَیَدَانٌ** یا **مَحِیْدٌ** یا **حُیُوْدٌ** یا **حَیْدَةٌ** یا **حُیُوْدَةٌ**۔ علیحدہ ہو جانا، جُھک جانا، عدول کرنا۔

تَحْیِیْدٌ۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنا، ایک کپڑے میں رکھنا۔ جیسے مُحَایَدَةٌ اور حِیَادٌ ہے

فَطَارَ طَائِرٌ فَحَادَتْ۔ ایک پرندہ اُڑا (اُس کو دیکھ کر گھوڑا بھڑکا اور) راہ سے الگ ہو گیا (مُڑ کر دوسری طرف چلا)۔

فَاِذَا جَاءَ الْقِتَالُ قُلْتُمْ حِیْدِیْ حَیَادِ[۱]۔ جب لڑنے کا وقت آیا تو تم کہنے لگے حَیَادِ الگ ہو جا (یہ ایک مثل ہے زبانِ عرب میں اور خطاب آفت کی طرف کیا جاتا ہے، پھر ہر ایک موقع پر کہنے لگے۔ جب کسی شخص کو علیحدہ رہنے کی ترغیب دیتے ہیں جوکہ نے کہا یہ عربوں کے اِس قول کی طرح ہے فِیْحِیْ فَیَاحِ۔ اے فیاح (جو ایک غار کا نام ہے) کشادہ ہو جا۔)

حِیَ الْجَعُوْدُ الْكَنُوْدُ الْحَیُوْدُ الْمَیُوْدُ (یہ حضرت علی رضؓ نے دنیا کی مذمت میں فرمایا۔ یعنی دنیا انکار کرنے والی ناشکری علیحدہ ہو جانے والی حرکت کرنے والی ہے (کوئی اس مردود سے دل نہ لگائے؛ اِس کو ایک حال پر قرار نہیں آج اس کے پاس کل دوسرے کی گود میں جا کر بیٹھتی ہے)

فَحِدْتُ عَنْهُ فَاغْتَسَلْتُ۔ میں آپ سے علیحدہ ہو گیا، اور غسل کیا۔

حِمَارٌ حَیْدِیٌّ۔ کلیل کرنے والا گدھا۔

وَحِیْدًا مَّا لَهٗ حِیْدٌ۔ وہ یگانہ روزگار ہے؛ اُس کا کوئی نظیر نہیں۔

فَاِذَا جَاءَ الْقِتَالُ كُنْتُمْ حَیْدِیٌّ۔ جب جنگ کا وقت آیا تو تم کلیل کرتے ہوئے بھاگے (لڑنے سے جان چُرائی)۔

اَلْحَائِدِیْنَ عَنْ دِیْنِ اللّٰہِ۔ اللہ تعالےٰ کے دین سے الگ ہو جانے والے۔

مَالَكَ یَا وَحِیْدُ اَمِنَ الْمَوْتِ تَحِیْدُ۔ اے وحید! تجھ کو کیا ہو گیا ہے، موت سے بھاگتا ہے (قرآن میں ہے ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِیْدُ وہاں بھی یہی معنی ہیں)۔

اِنَّ اللّٰہَ اَحَادَ عَنْهُ فِی النَّارِ حَلْقَتَیْنِ۔ اللہ نے دوزخ میں اُس سے دو چیزوں کو دُور کیا (پاؤں میں بیڑیاں نہ پڑیں گی اور گلے میں طوق نہ ڈالا جائے گا)۔

حَیْدَرٌ۔ شیر۔

حَیْدَرَةٌ۔ شیر، ہلاکت

اَنَا مَدِیْنَةُ الْعِلْمِ وَحَیْدَرَةٌ بَابُهَا۔ میں علم کا شہر ہوں اور حیدرہ (یعنی جناب علی مرتضیٰ رضؓ) اس کا دروازہ ہیں (جو دروازے کی طرف سے آئے گا وہی شہر میں داخل ہوگا

[۱] یہ حضرت علی رضؓ کا قول ہے۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

مطلب یہ کہ دین کا علم بغیر اتباع اور محبت اہل بیت کے حاصل نہیں ہو سکتا)۔

اَنَا الَّذِیْ سَمَّتْنِیْ اُمِّیْ حَیْدَرَہْ۔ (یہ حضرت علیؓ کا رجز ہے، جو آپ نے جنگ خیبر میں مرحب یہودی کے مقابلہ پر پڑھا تھا۔ جب آپ پیدا ہوئے تھے تو آپ کی والدہ نے آپ کا نام حیدرہ یعنی شیر رکھا تھا) میں وہ ہوں کہ میرا نام میری ماں نے حیدرہ رکھا تھا (مطلب یہ ہے کہ میں ہی تیرا قاتل ہوں۔ چونکہ مرحب نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک شیر اس کو ہلاک کر رہا ہے)

حَیْرٌ یا حَیْرَۃٌ یا حَیْرٌ یا حَیْرَانٌ۔ ایک چیز کو دیکھ کر بے ہوش ہونا، رستہ بھول جانا۔

تَحْیِیْرٌ۔ حیرت میں ڈالنا۔

تَحَیُّرٌ۔ حیران ہونا، گھومنا، جمع ہونا، بھر جانا، ایک جگہ ٹھہر جانا۔

فَرَجُلٌ حَائِرٌ بَائِرٌ۔ ایک مرد تو پریشان حیران ہے بَائِرٌ اتباع ہے حَائِرٌ کا۔ جیسے کہتے ہیں روٹی ووٹی۔

فَیَذْھَبُ حَیْرِیَّ دَھْرٍ یا حِیْرِیَّ دَھْرٍ یا حَیْرِیَ دَھْرٍ یا حَیْرِیَّ دَھْرٍ یا حَارِیَّ دَھْرٍ۔ جب تک دنیا رہے اس وقت تک اس کا اجر چلتا رہتا ہے (عرب لوگ کہتے ہیں:

لَا اٰتِیْہِ حَارِیَّ دَھْرٍ یا حِیَرَ دَھْرٍ۔ اب میں جب تک زمانہ کی مدت ہے اُس کے پاس نہیں آؤں گا (یعنی کبھی نہیں آؤں گا)

تَحَارُ فِیْہِ الْقَطَا۔ وہاں قطا (جو ایک پرندہ ہے تیز پرواز) بھی حیران ہو جاتا ہے۔

فَیُجْعَلُ فِیْ مَحَارَۃٍ اَوْ سُکُرُّجَۃٍ۔ اُس کو کسی سیپی یا اچار دانی میں رکھیں۔

حَارَۃٌ۔ وہ محلہ جہاں مکانات ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں۔

حِیْرَۃٌ۔ مشہور شہر تھا کوفہ کے عقب میں (اس وقت تک ایک گاؤں کی حیثیت سے موجود ہے)

حِیْرَتَانِ۔ حیرہ اور کوفہ یہ تغلیب ہے۔ جیسے قَمَرَانِ اور عُمَرَانِ چاند اور سورج کے لئے (نہایہ میں ہے کہ حیرہ ایک مشہور محلہ ہے نیشاپور میں۔)

حَائِرُ الْحُسَیْنِ۔ امام حسینؓ کے روضہ کا احاطہ۔

عَمِلَ لِاِبْرَاھِیْمَ حَیْرًا وَّ جَمَعَ فِیْہِ الْحَطَبَ۔ ابراہیمؑ کے لئے اس نے ایک احاطہ بنوایا اور اُس میں جلانے کی لکڑیاں جمع کیں۔

حَدَّثَنِیْ قَبْلَ الْحَیْرَۃِ بِعَشْرِ سِنِیْنَ۔ بارھویں امام کے غائب ہونے سے دس برس پہلے اس نے مجھ سے بیان کیا حیرت امامیہ کے نزدیک امام محمد بن حسن عسکری کا غائب ہونا۔

حَیْزُوْمٌ۔ سینہ، کمر۔ اس کی جمع حَیَازِیْمُ ہے (اور حضرت جبرئیلؑ کے گھوڑے کا نام ہے

اَقْدِمْ حَیْزُوْمُ۔ ارے حیزوم آگے بڑھ۔

اُشْدُدْ حَیَازِیْمَکَ لِلْمَوْتِ فَاِنَّ الْمَوْتَ لَاقِیْکَا
وَلَا تَجْزَعْ مِنَ الْمَوْتِ اِذَا حَلَّ بِوَادِیْکَا

(یہ شعر حضرت علیؓ نے اُس صبح کو پڑھا جس میں آپ شہید ہوئے) اپنی کمریں موت کے لئے باندھ لے (تیار ہو جا) کیونکہ موت ضرور آنے والی ہے اور جب موت تیرے مقام میں آن پڑے تو اضطراب نہ کر (اس لئے کہ اضطراب سے کوئی فائدہ نہیں موت رُکنے والی نہیں تو دل کو مضبوط رکھنا اور راضی برضا رہنا چاہیئے)۔

حَیْسٌ۔ ملانا، اور اُس کھانے کو بھی کہتے ہیں جو کھجور، گھی اور پنیر وغیرہ سے بنایا جاتا ہے۔

اِنَّہٗ اَوْلَمَ عَلٰی بَعْضِ نِسَائِہٖ بِحَیْسٍ۔ آپ نے اپنی ایک[1] بیوی کا ولیمہ حیس سے کیا (معلوم ہوا کہ ولیمہ میں گوشت کا ہونا ضروری نہیں، بلکہ ہر ایک نمکین اور شیریں کھانے پر ولیمہ ہو سکتا ہے)۔

[1] مجمع البحرین میں ان بیوی صاحبہ کا نام میمونہؓ تھا ہے اور مجھ کو یاد آتا ہے کہ وہ بیوی ام المومنین حضرت حفصہؓ تھیں۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

فَحَاصُوْا حَيْصَةً. پھر انھوں نے حیص بنایا

لَا يُحِبُّنَا الْاَلْكَعُ وَلَا الْمَحْيُوْصُ. ہم لوگوں سے (یعنی اہل بیت سے) محبت نہ رکھے گا جو کمینہ، کم ذات ہوگا اور وہ جس کا باپ غلام اور ماں لونڈی ہو (مطلب یہ ہے کہ اہل بیت کے مخالف اور دشمن وہی ہوں گے جو پاجی یا لونڈی اور غلام زادے ہیں)۔

حَيْشٌ. گھبرانا یا گھبرا دینا۔ بدک کر بھاگنا۔

اِنَّ قَوْمًا اَسْلَمُوْا فَقَدِمُوْا اِلَى الْمَدِيْنَةِ بِلَحْمٍ فَتَحَيَّشَتْ اَنْفُسُ اَصْحَابِهٖ مِنْهُ وَقَالُوْا لَعَلَّهُمْ لَمْ يُسَمُّوْا فَسَاَلُوْهُ فَقَالَ سَمُّوْا اَنْتُمْ وَكُلُوْا. کچھ لوگ اسلام لائے اور مدینہ میں گوشت لے کر آئے آپ کے اصحابؓ نے دلوں میں اس گوشت سے نفرت کی اور کہنے لگے، شاید انھوں نے ذبح کے وقت بسم اللہ نہ کہی ہو۔ آپؐ نے فرمایا تم بسم اللہ کہہ لو اور کھاؤ (کیونکہ مسلمان کے ساتھ یہی گمان رکھنا چاہئے کہ اس نے اللہ کے نام پر ذبح کیا ہوگا۔ اور تحقیقات کی ضرورت نہیں، اپنے بھی وہم دور کرنے کے لئے کھاتے وقت بسم اللہ کہہ لینا کافی ہے۔ ایک روایت میں فَتَجَيَّشَتْ ہے جیم معجمہ سے اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے)۔

مَا هٰذَا الْحَيْشُ وَالْقِلُّ. (حضرت عمرؓ نے اپنے بھائی زیدؓ سے کہا جب مرتد لوگوں سے جنگ کرنے کے لئے وہ بلائے گئے) یہ اضطراب اور لرزہ کیسا؟ (یعنی گھبراتے کیوں ہو بے تامل لڑو)۔

اِنَّهٗ دَخَلَ حَائِشَ نَخْلٍ. آنحضرت صلعم گنجان (گھنے) درختوں میں کھجور کے تشریف لے گئے (وہاں حاجت پوری کی) صاحبِ مجمع البحار نے اس باب میں "اَلْحَائِش" اور "مُحْشَشٌ" اور "وَاَحْشَشٌ" کا ذکر کیا ہے۔ یہ مسامحہ ہے کیونکہ ان کا مادہ حوش ہے۔

حَيْصٌ. عدول کرنا، ہٹ جانا، ایک کونے میں چلے جانا جیسے حَيْصَةٌ اور حُيُوْصٌ اور مَحِيْصٌ اور مَحَاصٌ اور حَيَصَانٌ ہے دیکھا یہیں سے کہ مُحْنَفًا، (شرکار جنگ) جب لڑائی میں ہٹ جائیں پسپا ہو جائیں تو اُن کو حَاصُوْا کہیں گے اور اگر کفار (دشمن سے مقابل ہو) پسپا ہو جائیں: تو ان کو اِنْهَزَمُوْا کہیں گے۔

فَحَاصَ الْمُسْلِمُوْنَ حَيْصَةً. مسلمان پسپا ہو گئے: ان کے پاؤں اکھڑ گئے (بھاگ نکلے) (ایک روایت میں فَجَاضَ جَيْضَةً ہے۔ جیسے پہلے گزر چکا)۔

لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ حَاصَ الْمُسْلِمُوْنَ حَيْصَةً قَالُوْا قُتِلَ مُحَمَّدٌ. جب احد کا دن ہوا تو مسلمان ایک بارگی بھاگ نکلے، کہنے لگے حضرت محمد صلعم شہید ہوئے (یہ خبر شیطان نے اڑا دی تھی، آپ شہید نہیں ہوئے تھے، بلکہ زخم کھا کر ایک گڑھے میں گر گئے تھے آپؐ کے سر مبارک اور رخسار پر چوٹ آگئی تھی اور سامنے کے نیچے کے دانتوں میں سے داہنا دانت بھی شہید ہو گیا تھا جس کی وجہ سے خون جاری تھا)۔

فَحَاصَ النَّاسُ. لوگ چوک پڑے یا بھاگ نکلے۔

حَيْصَةٌ مِّنْ حَيْصَاتِ الْفِتَنِ. یہ فتنہ کی دوڑوں میں سے ایک دوڑ ہے (جو ہماری طرف آئی)۔

هُوَ الْمَوْتُ نُحَايِصُهٗ وَلَا بُدَّ مِنْهُ. (مطرف بن عبداللہ طاعون کے زمانہ میں نکل بھاگے، لوگوں نے ان سے کہا یہ کیا کرتے ہو چونکہ طاعون سے ڈر کر بھاگنا منع ہے، انھوں نے کہا) طاعون کیا ہے موت ہے موت سے بھاگنے کے لئے حیلہ کرتے ہیں جس کے بغیر چارہ نہیں (ہر آدمی چاہتا ہے حتی المقدور موت سے بچا رہے)۔

جَعَلْتُمْ عَلَيْهِ الْاَرْضَ حَيْصَ بَيْصَ. تم نے زمین کو اس پر حیص بیص کر دیا (یعنی اس کو تنگ کر دیا اور تردد میں ڈال دیا) عرب لوگ کہتے ہیں:

وَقَعَ فِيْ حَيْصَ بَيْصَ. وہ تردد (یعنی پیچ کنم میں پڑ گیا) (بعض حِيْصِ بِيْصِ بعض حِيْصٍ بِيْصٍ بعض حِيْصَ بِيْصِ بھی کہتے ہیں یہ سب لغات آئے ہیں)۔

مَحِيْصٌ. چھٹکارا، بھاگنے کی جگہ۔

حَيْصَاءُ. بے شرم عورت۔

حَيْضٌ. وہ خون جو جوان عورت کے رحم سے نکلتا ہے حالتِ صحتِ مزاج میں معمول کے موافق اگر غیر معمولی طور پر نکلے تو وہ

Marfat.com

بیاری ہے، جس کو "استحاضہ" کہتے ہیں۔

حَائِضٌ اور حَائِضَةٌ۔ وہ عورت جس کو حیض آتا ہو جیسے مُرْضِعٌ اور مُرْضِعَةٌ۔ دودھ پلانے والی عورت اور طَالِقٌ اور طَالِقَةٌ۔ طلاق والی عورت۔ (عرب لوگ کہتے ہیں: حَاضَتِ الْمَرْأَةُ تَحِيضُ حَيْضًا وَمَحِيضًا۔ عورت کو حیض آگیا۔)

لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ حَائِضٍ اِلَّا بِخِمَارٍ۔ جو عورت جوان ہو جائے (حیض کی عمر کو پہنچ جائے) اب اس کی نماز بغیر سر بندھن کے (دوپٹہ کے) درست نہیں۔

حَائِضٌ کی جمع حُيَّضٌ اور حَوَائِضُ ہے۔

تَحِيضِي فِي عِلْمِ اللّٰهِ سِتًّا اَوْ سَبْعًا۔ اللہ جانتا ہے یا اللہ نے تجھ کو بتلایا تو ایسا کر کہ چھ دن یا سات دن حیض کے سمجھ لے (اکثر عورتوں میں حیض کی مدت یہی ہوتی ہے)۔

اِنَّ حِيضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ۔ تیرا حیض تیرے ہاتھ میں تھوڑی ہے۔

حِيضَةٌ بہ کسرۂ حا اسم مصدر ہے اور حَيْضَةٌ کے معنی ایک بار حیض آنا (یعنی حیض کی ایک باری)۔

لَيْتَنِي كُنْتُ حِيضَةً مُلْقَاةً (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا) کاش میں (آدمی نہ ہوتی) حیض کا ایک لتہ ہوتی جو پھینک دیا جاتا ہے (نہایہ میں ہے کہ حِيضَةٌ اور مَحِيضَةٌ حیض کا لتہ۔ اس کی جمع مَحَائِضُ ہے۔)

تُلْقٰى فِيهَا الْمَحَائِضُ۔ بضاعہ کے کنوئیں میں حیض کے لتے ڈالے جاتے ہیں۔

اِنَّ فُلَانَةَ اسْتُحِيضَتْ۔ فلاں عورت کو استحاضہ ہو گیا۔

اِنِّي امْرَأَةٌ اُسْتَحَاضُ۔ میں ایک عورت ہوں، جس کو استحاضہ کی بیاری ہے (صاحب مجمع البحار سے مسامحہ ہوا، اُنھوں نے حوض کو اس باب میں لکھا، حالانکہ حوض اجوف واوی ہے وہ دوسرے باب سے ہے اور حیض اجوف

یائی ہے)۔

فِي فَوْرِ حَيْضَتِهَا۔ حیض کی شدت کی حالت میں۔

تُصِيبُهُ مِنْ دَمِ الْحَيْضِ۔ اُس کو حیض کا خون لگ جائے۔

اِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ بعضوں نے اس کو بہ فتحہ حا بھی پڑھا ہے۔ طیبی نے کہا مطلب یہ ہے کہ تیرا ہاتھ نجس نہیں ہے، یا تیرا حیض تیرے اختیار میں نہیں ہے۔

اِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ۔ یہ استحاضہ ایک رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے (ایک روایت میں بِالْحِيضَةِ ہے بہ کسرۂ حا)۔

يُخْرِجُونَ الْحُيَّضَ مِنَ الْبُيُوتِ۔ یہودی لوگ حائضہ عورتوں کو (حیض آتے وقت) گھروں سے نکال دیتے (کرمانی نے کہا جانوروں کو بھی حیض آتا ہے، جیسے بجو، چمگادڑ، خرگوش، کتیا، اونٹنی کو) (میں کہتا ہوں ایک امامیہ مذہب والے کہنے لگے کہ خرگوش حرام ہے چونکہ اس کو حیض آتا ہے، وہاں ایک [illegible] نامی ایک سُنی بیٹھے ہوئے تھے، انھوں نے کہا حیض تو بکری کو بھی آتا ہے اور اگر حیض نجاست کی وجہ سے حرمت کی علت ہو تو پاخانہ یا پیشاب بھی جو جانور کرے وہ بھی حرام ہونا چاہیے اور یہ کہ جب وہ جانور حیض سے پاک ہو اُس حالت میں کیوں حرام [illegible]

فَاَخَذْتُ ثِيَابَ حِيضَتِي (بہ کسرۂ حا یہی مشہور ہے اس روایت میں اور بہ فتحۂ حا بھی ہو سکتا ہے)

ذَوَاتِ الْخُدُورِ وَالْحُيَّضَ (آنحضرت نے عید کے دن سب عورتوں کو نکلنے اور عیدگاہ میں جانے کا حکم دیا کہ) پردے والیوں اور حیض والیوں کو بھی (حیض والیاں نماز میں شریک نہ ہوں لیکن دعا میں شریک ہوں اور مسلمانوں کی جماعت کو بڑھائیں)۔

ثَلٰثُ حِيَضٍ۔ بہ کسرۂ حا اور فتحۂ یا حیض کی جمع ہے۔

فَاِذَا اَقْبَلَ حَيْضُكِ يا حِيضُكِ۔ جب تیرا حیض (ایسے ہی دوسری روایت میں فَاِذَا اَقْبَلَتْ حَيْضَتُكِ

Marfat.com

رے حیض کے دن آ جائیں۔

یُلْقٰی فِیْھَا الْحِیَضُ وَالنَّتْنُ - بضاعہ کے کنویں میں حیض کے لتے اور بدبودار گندی چیزیں ڈالی جاتی ہیں (یہ کنواں ایسا تھا کہ کنواں الہ کے نشیب میں بہاؤ کی جانب واقع تھا، لوگ اس کے پاس سے پھریہ چیزیں بہہ کر اس میں چلی جاتیں)۔

اِتَّقِ الْحَیْضَۃَ - حیض سے بچ (یعنی حیض کی حالت میں صحبت نہ کر)۔

رَفَعَتْھَا حَیْضَتُھَا فَاِنَّھَا تَنْتَظِرُ تِسْعَۃَ اَشْھُرٍ - جس عورت کا حیض بند ہو جائے وہ نو مہینے عدت کرے (نو مہینے تک ٹھہری رہے، کیونکہ اس مدت میں یا تو بہ سبب پیدائش اولاد عدت ختم ہو جائے گی یا عدم پیدائش اولاد کی صورت میں یہ یقین ہو جائے گا کہ حیض بیماری کی وجہ سے بند ہو گیا ہے، ایسی حالت میں تین مہینے بجائے تین حیض کے ہیں)

اَقَلُّ الْحَیْضِ لِلْجَارِیَۃِ الْبِکْرِ وَالثَّیِّبِ ثَلٰثٌ وَاَکْثَرُ مَا یَکُوْنُ عَشَرَۃُ اَیَّامٍ فَاِذَا زَادَ فَھِیَ مُسْتَحَاضَۃٌ - کنواری یا شوہر دیدہ عورت کے حیض کا زمانہ کم سے کم تین دن ہیں اور زیادہ سے زیادہ دس دن، اس سے زیادہ اگر خون آئے تو وہ مستحاضہ ہے (یعنی اس کو استحاضہ کی بیماری ہے) (یہ حدیث کئی صحابہ رضی سے مروی ہے۔ لیکن سب طریقے ضعیف ہیں کوئی بھی حجت لینے کے لائق نہیں)۔

وَعِدَّتُھَا حَیْضَتَانِ - لونڈی کی عدت دو حیض ہیں۔

لَآ اُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَّلَا جُنُبٍ - میں حائض اور جنب کے واسطے مسجد میں آنا جائز نہیں رکھتا۔

لَا یَقْرَأُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَیْئًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ - حائض اور جنب قرآن میں سے کچھ نہ پڑھیں۔

حَیْعَلَۃٌ - حیّ علی الصّلوٰۃ یا حیّ علی الفلاح کہنا۔

حَیْعَلَتَیْنِ - یہی دونوں کلمے۔

حَیْفٌ - ظلم کرنا۔

تَحْیِیْفٌ - کم کرنا۔

حَائِفٌ - ظالم - اس کی جمع حَافَۃٌ اور حُیَّفٌ ہے۔

حَتّٰی لَا یَطْمَعَ شَرِیْفٌ فِیْ حَیْفِکَ - کوئی شریف تجھ سے رعایت کی طمع نہ کرے (یعنی اپنی شرافت کی وجہ سے وہ یہ نہ چاہے کہ تو اس کی جانب داری کرے گا اور پھر وہ اس وجہ سے ظلم پر کمربستہ ہو)۔

اِنَّا مَعَاشِرَ الْاَنْبِیَاءِ لَا نَشْھَدُ عَلٰی حَیْفٍ - ہم پیغمبر لوگ ظلم کے اوپر گواہ نہیں بنتے (مثلاً کوئی ایک لڑکے کو وہ مال دے جو دوسرے لڑکوں کو نہ دے یا خلافِ سنت نکاح کرے یا طلاق دے یا سود کا معاملہ کرے)۔

اَلْحَیْفُ فِی الْوَصِیَّۃِ مِنَ الْکَبَائِرِ - وصیت میں بے اعتدالی کرنا ایک کبیرہ گناہ ہے (مثلاً ایسی وصیت جس سے وارثوں کی حق تلفی ہو)۔

حَیْقٌ یا حُیُوْقٌ یا حَیَقَانٌ - گھیر لینا، لازم ہونا، اترنا۔

اَخْرَجَنِیْ مَا اَجِدُ مِنْ حَاقِ الْجُوْعِ یا حَیْقِ الْجُوْعِ - مجھ کو بھوک کی ضرورت نے باہر نکالا۔

تَخَوَّفُ مِنَ السَّاعَۃِ الَّتِیْ مَنْ سَارَ فِیْھَا حَاقَ بِہِ الضُّرُّ - اس ساعت سے ڈر و جس میں اگر کوئی سفر کرے تو اس کو نقصان پہنچتا ہے۔

حَیْکٌ - مٹکنا، تبختر، چبھنا، اثر کرنا، کاٹنا - کھٹکنا۔

اَلْاِثْمُ مَا حَاکَ فِیْ نَفْسِکَ - گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے (چبھے، آدمی کو برا معلوم ہو، دل میں رنج اور افسوس پیدا کرے) اہلِ عرب کہتے ہیں :

مَا یَحِیْکُ کَلَامُکَ فِیْہِ - تیری بات اس پر اثر نہیں کرتی۔

فَمَا حِیَاکَتُھُمْ یا حِیَاکَتُکُمْ ھٰذِہٖ - یہ تمہارا مٹکنا کیسا ہے۔

رَجُلٌ حَیَّاکٌ - بڑا مٹکنے والا، اترا کر چلنے والا ہے۔

حِیَاکَۃٌ حَوْکٌ سے بھی آیا ہے، جس کے معنی بننا۔

حَائِکٌ - جولاہا (اس کی جمع حَاکَۃٌ اور حَوَکَۃٌ)

ذُکِرَ الْحَائِکُ عِنْدَ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ وَاِنَّہٗ مَلْعُوْنٌ

Marfat.com

فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِکَ الَّذِیْ یَحُوْکُ الْکِذْبَ عَلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ امام ابو عبداللہ کے پاس جولاہے کا ذکر آیا، کسی نے کہا وہ ملعون ہے، آپ نے فرمایا، جولاہا ملعون نہیں ہے بلکہ حائک جو ملعون ہے اس سے مراد وہ شخص ہے جو اللہ اور اس کے رسول پر جھوٹ بنے (افترا کرے)۔

اَلْمُسْلِمُوْنَ بَعْضُھُمْ اَکْفَاءٌ لِبَعْضٍ اِلَّا الْحَائِکَ وَالْحَجَّامَ مسلمان سب ایک دوسرے کے جوڑ ہیں (ہر مسلمان شریف ہر اور مسلمان عورت کا کفو ہے) مگر جولاہا اور پچھنے لگانے والا۔

حَیْلٌ۔ قوت اور طاقت۔ بہ معنی حَوْلٌ ہے۔

حُیُوْلٌ۔ تغیر۔

حَالَتِ الْفَرَسُ۔ گھوڑی نر کی طلب گار ہوئی۔

اَللّٰھُمَّ یَاذَا الْحَیْلِ الشَّدِیْدِ۔ اے خداوند! قوت والے۔

فَصَلّٰی کُلٌّ مِّنَّا حِیَالَہٗ۔ ہر شخص نے اپنے منہ کے سامنے نماز پڑھ لی۔

حَیْلِ حَیْلِ۔ بکری کو ڈانٹنے کے وقت کہتے ہیں۔

کَانَ فِرَاشِیْ حِیَالَ مُصَلَّی النَّبِیِّ صلعم۔ میرا بچھونا آنحضرتؐ کی جائے نماز کے بازو تھا (صاحب مجمع البحار نے مسامحہ کیا جو اس باب میں حَالَ اور یَحْتَالُ کو ذکر کیا وہ اجوف واوی ہے، حَوْلٌ سے، جیسے اوپر بیان ہو چکا ہے۔)

لَاحَیْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ایک لغت ہے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ میں۔

حَیْنٌ۔ وقت نزدیک آنا۔ (جیسے حَیْنُوْنَۃٌ ہے)

اذان کی حدیث میں ہے:

کَانُوْا یَتَحَیَّنُوْنَ وَقْتَ الصَّلٰوۃِ۔ لوگ نماز کا وقت (اندازے سے) معلوم کر لیتے (اس وقت اذان کا دستور نہ ہوا تھا)۔

حَانَتِ الصَّلٰوۃُ۔ نماز کا وقت آ پہنچا۔

عَلٰی حِیْنِ فُرْقَۃٍ۔ لوگوں میں پھوٹ کے وقت (ایک روایت میں خَیْرِ فِرْقَۃٍ ہے، یعنی بہتر گروہ پر)۔

لَا تَحَیَّنُوْا بِصَلٰوتِکُمْ طُلُوْعَھَا طلوعِ آفتاب کے قریب نماز کا وقت (مقرر) نہ کرو۔ یا نماز کے لئے سورج نکلنے کا انتظار نہ کرو۔

تَحَیَّنُوْا نُوْقَکُمْ۔ اپنی اونٹنیوں کے دودھ دوہنے کا وقت ٹھہرالو (ہر روز ایک بار اسی وقت پر دوہا کرو) یہ

کُنَّا نَتَحَیَّنُ زَوَالَ الشَّمْسِ۔ ہم سورج ڈھلنے کے منتظر رہتے (یعنی کنکریاں مارنے کے لئے)۔

ھٰذَا حِیْنُ الْمَنْزِلِ۔ یہ اُترنے کا وقت ہے (ایک روایت میں خَیْرُ الْمَنْزِلِ ہے، یعنی یہ اُترنے کا اچھا مقام ہے)۔

حَیَّنَہٗ تَحْیِیْنًا۔ اُس کا وقت مقرر کیا، یا اُس کی ہلاکت کا ارادہ کیا (اس صورت میں یہ حَیْنٌ سے ماخوذ ہوگا۔ بہ معنی ہلاکت اور موت کا وقت) عرب لوگ کہتے ہیں:

اِذَا حَانَ الْحَیْنُ حَارَتِ الْعَیْنُ۔ جب موت کا وقت آجاتا ہے تو آنکھ حیران ہو جاتی ہے۔

حَائِنَۃٌ۔ آفت اور مصیبت۔

حَانَۃٌ۔ شراب خانہ۔ (حَانَاتٌ اس کی جمع ہے)

حَیٰوۃٌ۔ زندگی (جیسے مَحْیَا)۔

حَیَاءٌ۔ شرم۔

اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ۔ حیا، ایمان کا ایک جزو ہے (کیونکہ ایمان کے دو حصے ہیں۔ اوامر بجالانا اور نواہی سے باز رہنا، اور شرم بھی آدمی کو نواہی سے باز رکھتی ہے، اس لئے ایمان کا جز ہوئی)۔

یَعِظُ اَخَاہُ فِی الْحَیَاءِ۔ اپنے بھائی کو حیا کے باب میں نصیحت کر رہا تھا (اس کو حیا اور شرم بہت تھی، یہ نصیحت تھا کہ اس قدر حیا مت کیا کر)۔

اَلْحَیَاءُ شُعْبَۃٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ۔ حیا ایمان کی ایک شاخ ہے۔

فَاِنَّ الْحَیَاءَ لَا یَاْتِیْ اِلَّا بِخَیْرٍ۔ حیا سے بھلائی ہی پیدا ہوگی (اور نیک بات سے باز رہنا حیا نہیں ہے بلکہ عجز ہے۔ عمران بن حصین صحابی اس پر خفا ہوئے کہ وہ تو حدیث شریف بیان کر رہے تھے دوسرا شخص لگا حکیموں کا قول بیان

...حکیموں کا قول کوئی حجت نہیں ہے، اسی طرح مجتہدوں یا
...ں کا قول۔ حدیث کے مقابلے میں کسی مجتہد کا قول لا نا مناسب
...ں اگر صحابۂ کرام سنتے تو ایسا ہی غصہ کرتے جیسے عمران نے کیا)
اِنَّكَ لَتَسْتَحْيِيْ یا لَتَسْتَحِيْ (دو یا ؤں سے یا ایک
...ے) یعنی تو شرم کرتا ہے۔
اِذَا لَمْ تَسْتَحِيْ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ (اگلے پیغمبروں
...کلام اترا تھا، اس میں سے یہ فقرہ اب تک لوگوں میں باقی
...) جب تو بے شرم ہو جائے تو جو جی چاہے کر۔ یہ امر تہدید
...توبیخ کے لئے ہے، جیسے کہتے ہیں جب تجھے خدا کا ڈر ہی
...ں تو پھر جو جی چاہے کر۔ بعضوں نے کہا اس کا مطلب یہ ہے
...س کام کا کرنا موجب شرم نہ ہو مثلاً وہ اچھا کام ہو تو اس کو
...دھڑک کر اور جاہلوں کی ملامت سے مت ڈر۔ مثلاً بیوہ کا
...ح ثانی کرنا، جوتوں سمیت نماز پڑھنا، دو نمازوں کو جمع کرنا،
...ارسے سودا خود اٹھا کر لے آنا، اپنا جوتا یا کپڑا خود سی لینا،
...ر دار کپڑا پہننا، حدیث شریف پر عمل کرنا، مجتہدین کا جو کلام
...کے خلاف ثابت ہو اس کو ترک کرنا اور پائتابہ یا عمامہ پہ
...کر لینا)۔
...حَيِيٌّ سِتِّيْرٌ۔ ہمارا پروردگار بڑی شرم والا پردہ پوش ہے
...کو ایسا ہی ہونا چاہئے، کسی مسلمان کی پردہ دری نہ کرنا چاہئے)
اَرْبَعٌ مِّنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ اَلْحَيَاءُ وَالتَّعَطُّرُ۔ چار
...پیغمبروں کی سنت ہیں اور ان میں سے حیا یعنی شرم کا بھی
...کیا اور خوشبو لگانا (معطر رہنا، بعضوں نے حِنّا روایت
...ہے یعنی مہندی لگانا۔ طیبی نے کہا، شاید یہ تصحیف ہے
...مردوں کو ہاتھ پاؤں پر مہندی لگانا حرام ہے۔ البتہ
...میں مہندی کا خضاب کرنا مسنون ہے، مگر یہ اگلے پیغمبروں
...ں نہ تھا)۔
مَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ۔ میرا جینا اور مرنا سب اللہ کے
...ے (یعنی زندگی میں جو اعمالِ خیر کروں وہ بھی خالص خدا
...بندگی کے لئے اور مروں بھی ایمان اور توحید پر)۔

اَلْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ (یہ آنحضرت
نے انصار سے فرمایا) زندگی بھی تمہاری زندگی کے ساتھ ہے اور
مرنا بھی تمہارے مرنے کے ساتھ ہے (یعنی زندگی اور موت کسی
حال میں تم سے جدا نہ ہوں گا۔ جب تک زندہ ہوں تمہارے ہی
شہر میں رہوں گا اور مروں گا بھی تو تمہارے شہر میں)۔
وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْيٰى۔ دوسرے نے شرم
کی (آنحضرت سے یا لوگوں سے یا مجلس سے اٹھ کر چلے جانے سے)
لَا يَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ مُسْتَحْيٍ۔ جو شخص علم حاصل کرنے
میں شرم کرے، اس کو کبھی علم حاصل نہ ہوگا (کیونکہ وہ بیوقوف
ہے، شرم برے کام میں کرنا چاہئے نہ کہ تحصیلِ علم میں، ہر ایک
شخص کو خواہ وہ ادنیٰ سے ادنیٰ یا کمسن لڑکا فریا فاسق ہو اگر
ایسی ایک بات معلوم ہو جو ہم کو معلوم نہیں ہے، تو بلا تامل اس کے
شاگرد بن کر ہم کو وہ حاصل کرنا چاہئے)۔
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ۔ سچی بات میں اللہ
تعالیٰ شرم نہیں کرتا (یعنی اس میں شرم کرنے کا اس نے حکم
نہیں دیا)۔
ثُمَّ يُحَيّٰى اَوْ يُخَيَّرُ۔ پھر اس کو سلام کر کے رخصت کیا
جائے یا اختیار دیا جائے۔
مَنْ اَحْيٰى مَوَاتًا فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ۔ جو شخص کسی بنجر
زمین کو (جو کسی کی ملک نہ ہو) آباد کرے، تو وہ (شخص) اس کا زیادہ
حق دار ہے۔
اَحْيُوْا مَا بَيْنَ الْعِشَائَيْنِ۔ مغرب اور عشاء کے درمیان
عبادت کرتے رہو یا جاگتے رہو (ایسا نہ ہو کہ عشاء کی نماز فوت
ہو جائے)۔
شَدَّ مِئْزَرَهٗ وَاَحْيَا لَيْلَهٗ۔ اپنا تہبند مضبوط
باندھتے اور شب بیداری کرتے۔
يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ۔ آپ عصر کی نماز اس
وقت پڑھتے جب سورج تیز ہوتا (صاف سپید اس میں
زردی نہ آئی ہوتی)۔

Marfat.com

حَیَّاكَ اللّٰهُ وَبَیَّاكَ (فرشتوں نے حضرت آدم سے کہا) اللہ تعالیٰ تم کو زندہ اور سلامت رکھے (یا خوش و خرم رکھے یا تم پر سلامتی رکھے)۔

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ۔ ساری کورنشیں اور آداب اللہ ہی کے لئے ہیں (یعنی تمام انواع تعظیم)۔

تَمَامُ تَحِیَّاتِكُمُ الْمُصَافَحَةُ۔ تمھاری تحیت کا کمال مصافحہ ہے (بس مصافحہ سے بڑھ کر اور کوئی کام نہ کرنا چاہئے مثلاً معانقہ یا بوسہ وغیرہ)

حَیَّاهُ اللّٰهُ۔ اللہ اس کو زندہ یا خوش و خرم رکھے۔

اَسْقِنَا غَیْثًا مُغِیْثًا وَحَیًا رَبِیْعًا۔ ہم پر ایسا پانی برسا جو ہماری تکلیف رفع کرے اور ایسی بارش جس سے ارزانی ہو۔

یُصَبُّ عَلَیْهِمْ مَاءُ الْحَیَا۔ ان دوزخیوں پر زندگی کا پانی بہایا جائے گا (مشہور روایت مَاءُ الْحَیٰوةِ ہے)

فَیُلْقَوْنَ فِیْ نَهْرِ الْحَیَا یا فِیْ نَهْرِ الْحَیٰوةِ۔ وہ زندگی کی نہر میں ڈالے جائیں گے۔

عَیْنُ الْحَیٰوةِ۔ آب حیات جس سے مُردہ زندہ ہوتا ہے (حضرت یوشع کی مچھلی وہی پانی پڑنے سے زندہ ہوگئی تھی، کہتے ہیں یہ پانی ظلمات میں ہے، جہاں سکندر نے جانے کا قصد کیا تھا اور خضر اُن کے رہنما تھے۔ چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے،

"خضر از آب حیواں تشنہ می آرد سکندر را"

مگر یہ سب قصے اور کہانیاں ہیں، جن پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا، اور خود خضر کی نسبت ایک جماعت علماء کا یہ قول ہے کہ وہ مر گئے واللہ اعلم۔)

اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَاءِ الْحَیِّ۔ زندہ کے رونے سے مُردے پر عذاب ہوتا ہے۔

لَا آکُلُ السَّمِیْنَ حَتّٰی یُحْیَا النَّاسُ مِنْ اَوَّلِ مَا یُحْیَوْنَ (یہ حضرت عمرؓ نے کہا) میں تو فربہ گوشت (چربیدار) اُس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک لوگوں پر خوب بارش نہ ہو یا وہ زندہ نہ ہو جائیں (یعنی آباد اور خوش و خرم سُبْحَانَ اللّٰہ

خلیفہ ہو تو ایسا ہو، ایسے خلیفہ اور حاکم کو فوج کی کیا ضرورت ساری رعیت اس کی فوج ہے)۔

کَرِهَ مِنَ الشَّاةِ سَبْعًا اَلدَّمَ وَالْمَرَارَةَ وَالْغُدَّةَ وَالذَّکَرَ وَالْاُنْثَیَیْنِ وَالْمَثَانَةَ بکری میں سات چیزوں کو آپ نے مکروہ سمجھا (ان کا کھانا نہیں) خون اور پتا (جس میں صفرا جمع رہتا ہے) اور غدود اور ذکر اور خصیے اور مثانہ۔

فَدَنَوْتُ مِنْهُ لِاَرْکَبَهُ فَاَنْکَرَنِیْ فَتَحَیَّا مِنِّیْ (آنحضرتؐ نے معراج کی حدیث میں فرمایا) میں بُراق کے نزدیک گیا اُس پر سوار ہونے کے لئے تو اس نے مجھ کو نیا اور اجنبی پاکر شرم کی (یعنی جھجکا)۔

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ۔ نماز کی طرف آؤ اور کامیابی کی طرف آؤ۔ یا نماز کی طرف جلدی آؤ اور کامیابی جلد حاصل کرو۔

وَاِذَا ذُکِرَ الصّٰلِحُوْنَ فَحَیَّ هَلًا بِعُمَرَ۔ جب اچھے اور نیک لوگوں کا تذکرہ آئے تو پہلے حضرت عمرؓ سے پہل کرو (آپ نیکوں کے سردار تھے، دنیا میں کوئی نیکی اِس سے زیادہ نفس پر شاق نہیں ہے کہ اپنے اور اپنے عزیزوں کا کچھ خیال نہ کرے اور غیروں کی راحت رسانی اور آرام دہی مقدم رکھے اپنے اور پرائے سب کے مقابل حق بات کہے۔ یہ صفت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ میں بدرجۂ کمال موجود تھی)۔ یہ کلمہ حَیَّ اور هَلَا دو کلموں سے مرکب ہے۔ حَیَّ کے معنی "آ" اور هَلَا یا هَلًا "جلدی کر"۔

سَمِعْتُ الْحَیَّ یَتَحَدَّثُوْنَ۔ میں نے اپنے قبیلے سے سُنا: وہ باتیں کر رہے ہیں (اب عرب کے لوگ حَیَّ حَیَّ اس موقعہ پر کہتے ہیں جب کوئی کام شروع کرنا ہوتا ہے۔ مثلاً کھانا سامنے رکھا ہو تو کہتے ہیں، حَیَّ حَیَّ یعنی کھانا شروع کرو!)

اِنَّ الرَّجُلَ لَیُسْاَلُ عَنْ کُلِّ شَیْءٍ عَنْ حَیَّةِ اَهْلِهٖ۔ آدمی سے اُس کے سب گھر والوں کی پرسش ہوگی،

Marfat.com

یہاں تک کہ جو جانور زندہ اُس کے گھر میں ہے (مثلاً گائے، بکری، گھوڑا، گدھا، بلی، طوطا وغیرہ) ان کی بھی پرسش ہوگی (کہ تونے اس کے کھانے پینے کی خبر رکھی یا نہیں ؟)۔

اللہ تعالےٰ کا ایک نام حیؔ بھی ہے، یعنی زندہ، اور قیوم سب کو سنبھالنے والا۔

خُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيٰوتِكَ لِمَوْتِكَ - اپنی صحت میں بیماری کے لئے سامان کر اور زندگی میں موت کے لئے (موت کے بعد پھر کوئی کام نہیں آئے گا، لہٰذا جو کچھ توشۂ آخرت کے لئے درکار ہے وہ اپنی زندگی ہی میں جمع کرلے)

اِنَّ اللّٰهَ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ يَّسْتَحْيِيْ اِذَا رَفَعَ الْعَبْدُ يَدَيْهِ اَنْ يَّرُدَّهُمَا صِفْرًا حَتّٰى يَضَعَ فِيْهِمَا خَيْرًا -

اللہ تعالےٰ بڑا شرم کرنے والا، کرم کرنے والا ہے۔ اُس کو شرم آتی ہے جب بندہ اُس کے سامنے ہاتھ پھیلائے اور وہ اُن کو خالی پھیر دے، جب تک اُن میں کچھ بھلائی نہ رکھے۔ (مطلب یہ ہے کہ مومن کا اپنے پروردگار کے سامنے ہاتھ پھیلانا خالی نہیں جاتا یا تو دنیا ہی میں مراد پوری ہوتی ہے یا پھر آخرت میں اُس کا اجر ملے گا)۔

اِذَا ذُكِرَ الصّٰلِحُوْنَ فَحَيَّ هَلًا بِعَلِيٍّ جب نیکوں کا ذکر آئے تو پہلے حضرت علیؓ کا ذکر دو (آپ تمام اولیاء کے سردار تھے، چنانچہ آپ کو شاہ ولایت کہتے ہیں)۔

یحییٰ (علیہ السلام) مشہور پیغمبر ہیں، وہ حضرت عیسیٰؑ کے خالہ زاد بھائی تھے۔

مکتبہ محمدیہ
کتب خانہ
مرکزِ علم و ادب
آرام باغ کراچی

Marfat.com

میر محمد کتب خانہ کی چند قابل قدر مطبوعات معہ نادر اضافات مفیدہ

فقہ الحدیث (اردو)

فوائد جامعہ بر عجالہ نافعہ (فارسی - اردو)
تالیف شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ۔ مجلد۔

فیوض عثمانی شرح اردو فصول اکبری
اعلیٰ کاغذ رنگین ٹائیٹل

معجز نما متوسط قرآن مجید بڑو ترجمہ مع کامل تفسیر
اردو (۵۲ خوبی والا درمیانہ سائز) عمدہ کاغذ۔

قرآن مجید عکسی مترجم شیخ الہندؒ (کلاں سائز)

قصص الانبیاء (ترجمہ اردو) خلاصۃ الانبیاء
گلیز کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی

قصص القرآن مولانا محمد حفظ الرحمن صاحب سیوہارویؒ
کامل ۴ حصہ۔ اعلیٰ کاغذ (عمدہ سائز پر) مجلد ریگزین
سنہری ڈبل ڈائی

کتاب التوحید مترجم۔ گلیز کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی مجلد
ریگزین سنہری ڈائی

کتاب الوسیلہ تالیف شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہابؒ
گلیز کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی مجلد پشتہ سنہری ڈائی

کفایۃ النحو (شرح اردو ہدایۃ النحو) از مولانا مولوی محمد حیات
صاحب سنبھلیؒ۔ گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل۔

گلستان سعدی (مترجم) گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل

لغات الحدیث (عربی۔ اردو)
مجلد پارچہ جلد اول (ا - ح)
" جلد دوم (خ - ز)
" جلد سوم (س - ض)

مالا بد منہ (فارسی بہ حاشیہ اردو) عمدہ کاغذ رنگین ٹائیٹل

مختصر خصائل نبویؐ (اردو) عمدہ کاغذ رنگین ٹائیٹل۔

مشارق الانوار فقہی ترتیب والا ایڈیشن (عربی مع اردو)
گلیز کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈبل ڈائی۔

مصباح العوامل (شرح اردو شرح ماۃ عامل) مع شرح و ترکیب
بزبان اردو کامل مع اضافہ مقدمہ و حل مطالب وغیرہ۔
گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل

مصباح اللغات (مکمل عربی اردو ڈکشنری)
اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈبل ڈائی

معدن الحقائق (شرح اردو) کنز الدقائق
اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈبل ڈائی۔

مفتاح عربی (عربی صرف و نحو) از مولوی نعیم الرحمن ایم اے
گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل

مقدمہ تاریخ ابن خلدون (اردو) عکسی ایڈیشن۔
مجلد ریگزین سنہری ڈائی۔ اعلیٰ کاغذ۔

منیۃ الراجی فی حل السراجی گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل۔

موطا امام مالک مترجم کامل در دو جلد۔
اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی۔

میزان العلوم (شرح اردو) سلم العلوم گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل

نادر مجموعہ فن خوشنویسی (اردو) مع نادر قطعات اصلاحیں و
مشقیں۔ اعلیٰ گلیز کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی۔

نصیحۃ المسلمین (اردو) گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل

نیل الامانی (شرح اردو مختصر المعانی) گلیز کاغذ مجلد ریگزین
(معہ اضافات) نقشہ وغیرہ سنہری ڈبل ڈائی

میر محمد، کتب خانہ آرام باغ کراچی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کِتاب "خ"

لُغاتُ الحَدیث

تالیف

حضرت علّامہ وحید الزّماں رحمہُ اللہ تعالیٰ

بہ تکمیل و تصحیح و اضافہ لُغات وسعی مالا کلام

باہتمام

میر محمد، کتب خانہ مرکزِ علم و ادب آرام باغ کراچی

Marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْخَاءِ

خ۔ ساتواں حرف ہے حروف تہجی میں سے حساب جمل میں اُس کا عدد چھ سو ہے۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الْبَاءِ

خَبَأٌ۔ ڈھانپنا، چھپانا۔

تَخْبِئَۃٌ۔ چھپانا۔

اِخْتِبَاءٌ۔ چھپنا۔

خَبَاٌ اور خَبِیٌّ اور خَبِیْئَۃٌ۔ پوشیدہ چیز۔

قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبْأً۔ آنحضرت ؐ نے ابن صیاد کو فرمایا میں نے تیرے لئے ایک چیز چھپا رکھی ہے (یعنی دل میں ٹھان لی ہے دیکھیں تو بتاتا ہے یا نہیں)۔

ایک روایت میں خَبَأْتُ لَكَ خَبِیْئًا ہے۔

اِبْتَغُوا الرِّزْقَ فِیْ خَبَایَا الْاَرْضِ۔ کھیتی میں اپنی روزی تلاش کرو، کھیتی کو خبایا الارض اسلئے کہتے ہیں کہ بیج زمین میں ڈالکر اُسکو چھپا دیتے ہیں۔

اِزْرَعْ فَاِنَّ الْعَرَبَ كَانَتْ تَتَمَثَّلُ بِهٰذَا الْبَيْتِ تَتَبَّعْ خَبَايَا الْاَرْضِ وَادْعُ مَلِيْكَهَا لَعَلَّكَ يَوْمًا اَنْ تُجَابَ وَتُرْزَقَا۔ (عروہ بن زبیر نے کہا) کھیتی کر کیونکہ عرب اس شعر کو پڑھا کرتے تھے زمین میں بیج کو چھپانا اسی کو اختیار کر اور زمین کے مالک سے دعا کرتا رہ شاید وہ ایکدن تیری دعا قبول کرے اور تجھ کو روزی دے۔

اِخْتَبَأْتُ عِنْدَ اللّٰهِ خِصَالًا اِنِّیْ لَرَابِعُ الْاِسْلَامِ وَكَذَا وَكَذَا۔ (حضرت عثمان نے کہا) میں نے اپنے مالک کے پاس چند نیک کام جمع کر رکھے ہیں (وہی اُن کو خوب جانتا ہے اور مجھ کو اُنکا بدلہ ملنے کی پوری توقع ہے) میں وہ شخص ہوں مسلمانوں میں چوتھا شخص (مجھ سے پہلے صرف تین شخص مسلمان ہوئے تھے) اور فلاں بات فلاں بات۔

وَلَفَظَتْ لَهٗ خَبِیْئَهَا۔ اور زمین نے اپنی چھپی ہوئی چیز اُن کیلئے نکالدی (یعنی کھیتی یا خزانے، یہ حضرت عائشہ رضؓ نے حضرت عمر رضؓ کی تعریف میں کہا)۔

لَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ وَلَا جِلْدَ مُخَبَّاَۃٍ۔ میں نے آج کے دن کی طرح (کوئی خوبصورت بدن) نہیں دیکھا پردہ والی کنواری لڑکی کی بھی کھال ایسی (نازک اور خوشرنگ اور عمدہ) نہیں دیکھی۔

وَاَمَرَ الْحُيَّضَ اَنْ يَّعْتَزِلْنَ الْمُصَلّٰى وَالْمُخَبَّاَۃَ۔ آنحضرت ؐ نے عید کے دن حائضہ اور پردہ والی عورت کو بھی نکلنے کا (عیدگاہ میں جانیکا) حکم دیا اور حیض والی عورتوں کو نماز کی جگہ سے الگ رہنے کا۔ ابن اثیر نے کہا یہ حکم اس لئے دیا کہ بے فائدہ مردوں سے کیوں ملیں نہ اس وجہ سے کہ حائضہ کو عیدگاہ میں جانا حرام ہے۔

ــــــ

۵ بتشدید با مہ رحیطر میں ہے کہ مخبّاۃ وہ لڑکی جس کا نکاح نہ ہوا ہو یعنی کنواری ہو ۱۲ منہ

Marfat.com

کیونکہ عید گاہ کا حکم مسجد کا نہیں ہے، اور اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ عورتوں کو ثواب کے مجمعوں میں اور وعظ اور علم کے جلسوں میں شریک ہونا مستحب ہے۔

أَبْغَضُ كَنَائِنِي إِلَيَّ الطُّلَعَةُ الْخُبَأَةُ۔ میری سب بہوؤں میں (بیٹوں کی جوروؤں میں) میں اُس بہو کو بہت ناپسند کرتا ہوں جو اکثر نکلے کبھی چھپ جائے۔

مَا عُبِدَ اللّٰهُ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الْخَبْءِ۔ اللہ کو وہ عبادت بہت پسند ہے جو پوشیدہ ہو۔

هٰذَا مِنَ الْمُخَبَّآتِ مِمَّا عَلَّمَنِي رَبِّي۔ یہ اُن پوشیدہ باتوں میں سے ہے جو میرے پروردگار نے مجھ کو سکھلائیں۔

خِبَاءٌ۔ بروزن کِسَاءٌ خیمہ، اُس کی جمع أَخْبِيَةٌ ہے۔

ضَعُوا الْمَاءَ فِي الْخِبَاءِ۔ میرے لئے ڈیرے میں پانی رکھو۔

أَتَى خِبَاءَ فَاطِمَةَ۔ آنحضرت حضرت فاطمہ رضہ کے گھر آئے۔

خَبٌّ۔ لمبا ہونا، بلند ہونا، دوڑنا، روکنا، مکر کرنا، جوش مارنا، بہکانا۔

تَخْبِيبٌ۔ فریب دینا، بگاڑ دینا۔

إِخْبَابٌ۔ دوڑانا۔

خَبٌّ۔ مکار، فریبی، دغا باز۔

كَانَ إِذَا طَافَ خَبَّ ثَلَاثًا۔ آنحضرت جب طواف کرتے تو پہلے تین پھیروں میں لپک چلتے (ذرا دوڑ کر مونڈھے ہلاتے ہوئے جسکو رمل کہتے ہیں)۔

مَا دُونَ الْخَبَبِ۔ آنحضرت سے پوچھا گیا جنازہ لے کر کونسی چال چلیں (فرمایا) ذرا لپک سے کم۔

هَلْ تَخُبُّونَ أَوْ تَصِيدُونَ کیا تم دوڑتے ہو یا شکار کرتے ہو (مطلب یہ ہے کہ بکریاں چرانے والے کو پانی پلاتے وقت اُن کے پیچھے دوڑنا نہیں پڑتا اور اونٹ والے کو دوڑنا پڑتا ہے)

لَمَّا رَكِبَ الْبَحْرَ أَخَذَهُمْ خَبٌّ شَدِيدٌ۔ جب حضرت یونسؑ سمندر میں سوار ہوئے تو دریا کو بڑا جوش آیا۔ خَبٌّ اور خِبَابٌ۔ بکسرۂ خا جوش مارنا، حرکت اور اضطراب کرنا۔

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَلَا خَائِنٌ۔ بہشت میں وہ نہیں جائیگا جو مکار چغلخور یا خائن چور ہو۔

اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيمٌ وَالْفَاجِرُ خَبٌّ لَئِيمٌ۔ مومن سادہ دل کریم ہوتا ہے اور بدکار مکار بخیل ہوتا ہے۔

خَبٌّ۔ بفتحۂ خا اور خِبٌّ بکسرۂ خا مکار اور فریبی اور دغاباز اور چغلخور کو کہتے ہیں۔ یعنی جُربُز کو۔

مَنْ خَبَّبَ امْرَأَةً أَوْ مَمْلُوكًا عَلَى مُسْلِمٍ فَلَيْسَ مِنَّا۔ جو شخص کسی مسلمان کی جورو یا لونڈی کو بہکائے وہ ہم میں سے نہیں ہے (یہ تغلیظاً فرمایا تاکہ مسلمان ایسی حرکتوں سے باز رہیں)۔

خَبَّابٌ۔ مشہور صحابی ہیں ارت کے بیٹے۔

خَبْتٌ۔ کشادہ اور نرم زمین۔ أَخْبَاتٌ اور خُبُوتٌ اُس کی جمع ہے۔

خَبِيتٌ۔ حقیر چیز۔

إِخْبَاتٌ۔ نرم ہموار زمین میں جانا، عاجزی اور تواضع کرنا، گڑگڑانا۔

وَاجْعَلْنِي لَكَ مُخْبِتًا۔ تو مجھ کو عاجزی کرنے والا گڑگڑانے والا کر دے۔

فَيَجْعَلُهَا مُخْبِتَةً مُنِيبَةً۔ وہ اُسکو عاجزی کرنے والی اللہ کی طرف رجوع ہونے والی بنا دے۔

إِنْ رَأَيْتَ نَعْجَةً تَحْمِلُ شَفْرَةً وَزِنَادًا بِخَبْتِ الْجَمِيشِ فَلَا تَهِجْهَا۔ اگر تو ایک بھیڑ دیکھے جو چھری اور آگ کی پتھری (چقماق) لئے خبت الجمیش میں جا رہی ہے (یعنی کباب لگانے کا کل سامان اُس کے ساتھ) تو بھی اُس کو مت چھیڑ۔

Marfat.com

(خبت الجیش ایک جنگل کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان ۔ جیش اصل میں اُس زمین کو کہتے ہیں جس میں کچھ نہ اُگے ۔)

تَغَیَّرَ وَخَبُثَ ۔ (جب ابو عامر راہب کو یہ خبر پہنچی کہ انصار نے آنحضرتؐ سے بیعت کر لی تو اُسکا مزاج بدل گیا (جھنجلایا) اور بگڑ اُٹھا ۔

خَبِیْثٌ اور خَبِیْثٌ اور خَبِیْثٌ ۔ سب کے معنی قریب قریب ہیں یعنی حقیر اور خسیس اور ذلیل ۔

اِنَّھَا سَاعَةٌ تَکُوْنُ فِیْھَا الْخَبْتَةُ ۔ (مکحول نے ایک شخص کو عصر کے بعد سوتا ہوا پایا اُسکو ایک لات لگائی اور کہنے لگے) اس وقت سونے سے شیطان دیوانہ بنا دیتا ہے ۔ اصل میں یہ لفظ خَبْطَة تھا طائے مہملہ سے لیکن مکحول کی زبان میں لکنت تھی انہوں نے طا کے بدل تا کہا، محیط میں ہے کہ خَبْتَةٌ اور خِبْتَة تواضع اور عاجزی ۔

خُبْثٌ یا خَبَاثَةٌ یا خَبَاثِیَةٌ ۔ پلید ہونا ناپاک ہونا ۔

اِخْبَاثٌ ۔ پلیدوں کو یار بنانا یا پلید مال کمانا یا پلیدی سکھلانا ۔

اِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَیْنِ لَمْ یَحْمِلْ خَبَثًا ۔ جب پانی دو مٹکال ہو جائے تو پھر نجاست نہیں اُٹھائیگا (یعنی نجاست گرنے سے نجس نہیں ہوگا ۔ جیسے دوسری روایت میں اُس کی تصریح ہے)

نَھٰی عَنْ کُلِّ دَوَاءٍ خَبِیْثٍ ۔ آنحضرتؐ نے ہر پلید دوا سے منع کیا یا بدذائقہ اور بدمزہ دوا سے (پلید حرام دوا جیسے شراب، سور، مردار وغیرہ اور بدذائقہ دوا سے اس لئے منع کیا کہ بیمار کو اُس سے کراہت پیدا ہوتی ہے)

مَنْ اَکَلَ مِنْ ھٰذِہِ الشَّجَرَةِ الْخَبِیْثَةِ فَلَا یَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا ۔ جو شخص اس پلید درخت میں سے کھائے (یعنی پیاز لہسن گندنا شبت ، حافظ نے مولی کو بھی اُس پر قیاس کیا ہے) وہ ہماری مسجد کے پاس نہ پھٹکے (جبتک بدبو اُس کے منہ میں باقی ہے وہ اپنے گھر میں نماز پڑھ لے) ۔

مَھْرُ الْبَغِیِّ خَبِیْثٌ وَثَمَنُ الْکَلْبِ خَبِیْثٌ وَکَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِیْثٌ ۔ رنڈی کی خرچی پلید ہے کتے کی قیمت پلید ہے پچھنے لگانے والے کی کمائی پلید ہے (دوسری روایت میں نجومی اور پنڈت کی شیرینی کا بھی ذکر ہے ۔ اسی طرح فال کھولنے والی کی اجرت ان سب کو آنحضرتؐ نے پلید یعنی حرام فرمایا لیکن پچھنے لگانے کی اجرت کو اکثر علماء نے مکروہ سمجھا ہے حرام نہیں رکھا، کیونکہ پچھنے لگانا ایک مباح کام ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ نے حجام کو اجرت دی اگر حرام ہوتی تو آپ کیوں دیتے اب اگر رنڈی یا نجومی اپنی کمائی کو لے جا کر اُسکے بدل کوئی چیز خریدے تو وہ کمائی بائع کے حق میں حلال سمجھی جائیگی کیونکہ تبدل ملک سے اُسکا حکم بدل جاتا ہے اسی طرح اگر رنڈی یا نجومی وہ مال کسی کو ہبہ کر دے یا رنڈی اور نجومی مر جائے اور وہ مال بطور وراثت کسی کے ہاتھ آئے تب بھی حلال سمجھا جائیگا ۔ البتہ اگر رنڈی یا نجومی اُس حرام کمائی میں سے کسی کو کچھ کھلانا چاہے اور کھانے والے کو معلوم ہو کہ یہ اُسی حرام کمائی کا ہے تو اُسکا کھانا درست نہیں کیونکہ وہ حرام مال ہے اب اگر حرام مال حلال مال میں ملجائے تو اگر حرام غالب ہے تو اُسکا حکم حرام کا ہوگا ۔ اگر حلال غالب ہے تو وہ مال مشتبہ ہے اُس سے بھی پرہیز کرنا تقویٰ ہے ۔ اور اگر حرام و حلال دونوں برابر ہیں تب بھی حرمت کو ترجیح ہوگی ۔ (بعضوں نے کہا حلت کو بعضوں نے کہا وہ بھی مشتبہ ہوگا ۔

مترجم ۔ کہتا ہے اس زمانہ میں ہمارے اکثر ملک

Marfat.com

مشتبہ ہیں اور خالص حلال کمائی جس میں کوئی شبہ نہو بہت کم ہے میں تو اکثر یہ کیا کرتا ہوں کہ مشتبہ مال داؤ قرض میں دیدیا کرتا ہوں مثلاً سو روپیہ کسی سے قرض لے لئے تو اب وہ روپیہ حلال ہیں اُس کی ادائی میں وہ سو روپیہ دیدیئے جو بطور مشتبہ ہمارے پاس تھے اسی طرح مال مشتبہ کو دوسرے مصارف میں اُٹھاتا ہوں جو علاوہ کھانے پینے اور پہننے کے پڑتے ہیں جیسے مکانات کے ٹکس کرایہ ریلوی اجرت تار برقی اور پوسٹ اجرت اخبارات وغیرہ میں اور حلال مال کو اپنی خوراک اور پوشاک میں صرف کرتا ہوں اسپر بھی بہت سے اموال حرام اور شبہ کے ہمنے اپنے اوپر خرچ کئے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور معافی کے طالب ہیں وہ ارحم الراحمین ہے)۔

فَاَصْبَحَ یَوْمًا وَھُوَ خَبِیْثُ النَّفْسِ۔ ایکدن صبح کو ہرقل (شاہِ روم) بدمزاج تھا (چڑچڑا اُس کی طبیعت صاف نہ تھی)۔

لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ خَبُثَتْ نَفْسِیْ۔ کوئی تم میں یوں نہ کہے میرا مزاج خبیث ہے (یعنی مسلاتا اور سست اور گراں ہے، آپ نے خبث کے لفظ کو بُرا جانا گو اُسکا معنی عرب کے محاورہ میں گرانی مزاج بھی ہے)۔

لَا یُصَلِّیَنَّ الرَّجُلُ وَھُوَ یُدَافِعُ الْاَخْبَثَیْنِ کوئی تم میں سے پیشاب یا پاخانہ روکے ہوئے نماز نہ پڑھے (کیونکہ ایسی حالت میں نماز میں دل نہیں لگنے کا) ایک روایت میں وَھُوَ یُدَافِعُہُ الْاَخْبَثَانِ ہے مطلب وہی ہے۔

کَمَا تَنْفِی الْکِیْرُ الْخَبَثَ۔ جیسے بھٹی (سونے اور چاندی کے) میل کو نکال ڈالتی ہے۔ بعضوں نے

اَلْخُبْثُ بضمہ خا اور سکون با پڑھا ہے۔

لَا دَاءَ وَلَا خِبْثَۃَ وَلَا غَائِلَۃَ۔ (آنحضرتؐ عداء بن خالد سے ایک بردہ خریدا تو آپ نے یہ لکھا) اُس میں نہ بیماری (عیب) ہے نہ حرام (مثلاً وہ آزاد شخص ہو یا امان لے کر آیا ہو اُس کو زبردستی غلام بنالیا ہو) اور نہ وہ زنا بازی (مثلاً والا یا فسق و فجور کرنے والا ہو)

یَا خُبْثَۃُ۔ (یہ حجاج مردود نے انسؓ کو کہا) اے خبثہ یعنی خبیث، مردود خود تمام جہاں کا خبیث بُرے اخلاق کو بھی خِبْثَۃ کہتے ہیں۔

کَذَبَ مَخْبَثَانُ۔ خبیث جھوٹ بولا، نہایہ میں ہے کہ مخبثان مبالغہ پر دلالت کرتا ہے اور مذکر اور مونث دونوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، مگر مجمع میں ہے کہ عورت کے لئے مخبثانۃ کہتے ہیں۔

خَبَاثِ کُلَّ عِیْدَانِکِ مَضَضْنَا فَوَجَدْنَا عَاقِبَتَہٗ مُرًّا۔ (امام حسن بصریؒ نے دنیا کے حق میں فرمایا) ارے خبیث تیری ہر ایک شاخ کو ہم نے چبایا آخر میں اُسکا انجام تلخ ہی پایا (کیا عمدہ اور حکیمانہ کلام ہے مجھ کو بھی ابتدائے عمر میں ایک مدت تک یہی خیال رہا کہ دنیاوی لذات بھی اچھے ہیں مگر بعد میں جب عمر زیادہ ہوئی اور تجربہ اور غور و فکر میں ترقی ہوئی تو معلوم ہوا کہ دنیا کی لذت اس قابل نہیں کہ اُس کو لذت کہا جائے بلکہ ہر ایک لذت میں اندر تلخی بھری ہوئی ہے اوپر سے ملمع کی طرح ایک لذت کا غلاف چڑھا ہوا ہے سادہ دل نادان آدمی اُس کو لذت سمجھکر دھوکے میں آجاتا ہے پھر جب تلخی نمود ہوتی ہے تو نادم اور شرمندہ ہوتا ہے دیکھو سب سے بڑھ چڑھ کر دنیاوی لذتیں یہ ہیں مزے دار عمدہ مرغن اور

Marfat.com

شیریں کھانے، شربت اور ٹھنڈی شربت اور پانی خوبصورت عورتیں، نشہ، اب ہر ایک کی تلخی کو ملاحظہ فرمائیے، مزے دار اور شیرینی اور مرغن کھانوں سے جگر اور معدہ ضعیف ہو جاتا ہے آدمی قبض اور بواسیر اور قولنج اور بخار کے عوارض میں گرفتار رہتا ہے۔ سرد برف کے پانیوں اور شربتوں سے اخیر میں دانت گر جاتے ہیں۔ گلے سوج جاتے ہیں معدہ کی طاقت کم ہو جاتی ہے۔ مسوڑھوں میں ہمیشہ درد اور ورم ہوتا رہتا ہے کبھی لقوہ عارض ہوتا ہے، خوبصورت عورتیں معاذ اللہ کثرت جماع اور عیاشی بے انتہا عوارض اور بیماریاں پیدا کرتی ہے عمر کم ہو جاتی ہے دماغی قوی کمزور ہو کر آدمی دیوانہ اور پاگل بنجاتا ہے سوزاک اور آتشک، جذام میں مبتلا ہوتا ہے۔ پناہ بخدا، نشہ تو تمام خرابیوں اور بیماریوں کی جڑ ہے، نشہ باز آدمی کسی کام کا نہیں رہتا، ساری کمائی اُس میں جاتی ہے جورو بچے فاقے مرتے ہیں اخیر میں خود بھی جگر کی بیماریوں میں مبتلا ہو کر راہیٔ عالم بقا ہوتا ہے اور اکثر فالج اور رعشہ اور استسقاء کی تکلیفیں اُٹھاتا رہتا ہے ایسی زندگی سے موت بھلی لاحول ولا قوۃ الا باللہ)۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔ میں تیری پناہ لیتا ہوں شیطانوں اور شیطانیوں یعنی بھتنوں اور بھتنیوں سے شریر دیووں اور شریر پریوں سے بعضوں نے یوں پڑھا ہے مِنَ الْخُبْثِ بسکون با ترجمہ یہ ہوگا تیری پناہ پلید کام اور پلید خصلتوں کو (پاخانہ جاتے وقت اس دعا کے پڑھنے کا اسلئے حکم دیا کہ آدمی پاخانہ میں ذکر الٰہی نہیں کر سکتا اور وہ مقام اکثر نجس ہوتا ہے شیطان اور پلید ایسے ہی مقاموں میں جمع ہوتے ہیں)۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الرِّجْسِ النَّجِسِ الْخَبِيْثِ الْمُخْبِثِ۔ تیری پناہ پلید نجس خبیث مُخبِث سے مخبث وہ شخص جسکے یار و مددگار سب خبیث ہوں یا جو لوگوں کو بُری اور خبیث باتوں کی تعلیم کرے۔

فَأُلْقُوْا فِيْ قَلِيْبٍ خَبِيْثٍ مُخْبِثٍ۔ آخر بدر میں جو کافر مارے گئے اُن کی لاشیں ایک اندھے ناپاک پلید کرنیوالے کنوئے میں ڈالدی گئیں۔

إِذَا كَثُرَ الْخُبْثُ۔ جب برائی بہت ہو جائے (فسق و فجور کا بازار گرم ہو تو نیکوں کے ساتھ اچھے بھی تباہ ہوں گے) بعضوں نے کہا خبث سے زنا مراد ہے یا اولاد زنا۔

أُتِيَ بِرَجُلٍ مُخْدَجٍ سَقِيْمٍ وُجِدَ مَعَ أَمَةٍ يَخْبُثُ بِهَا۔ آنحضرتؐ کے پاس ایک شخص لایا گیا جس کے اعضاء میں نقصان تھا (سلیم الاعضا نہ تھا) اور بیمار تھا وہ ایک لونڈی سے بُرا کام کرتے ہوئے دیکھا گیا۔

اُنْظُرُوْا إِلٰى هٰذَا الْخَبِيْثِ۔ اس خبیث کو دیکھو (یہ انہوں نے حاکم وقت کو کہا جب وہ خلاف سنت کام کر رہا تھا، معلوم ہوا کہ حاکم اگر خلاف شرع کام کرے تو اُس پر انکار کرنا درست ہے)

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخَبِيْثِ الْمُخْبِثِ۔ اس کے معنی اوپر گذر چکے ہیں۔

لَا تُعَوِّدُوا الْخَبِيْثَ مِنْ أَنْفُسِكُمْ۔ شیطان کو اپنے نفسوں پر عادت مت دلاؤ (اُس کے بہکانے میں مت آؤ ورنہ اُس کو عادت ہو جائے گی وہ ہر وقت بہکایا کریگا)۔

لَا يُبْغِضُنَا إِلَّا مَنْ خَبُثَتْ وِلَادَتُهٗ۔ اہلبیت سے وہی دشمنی رکھیگا جس کی پیدائش ناپاک ہو (کمبخت ولد الحیض ہوگا یا نطفہ شیطان)۔

Marfat.com

خَبْجٌ۔ پادنا، گوز لگانا۔
خَبَجٌ۔ پاد، گوز۔
إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلوٰةُ وَلّٰى الشَّيْطَانُ وَلَهٗ خَبَجٌ
جب نماز کی تکبیر ہوتی ہے تو شیطان پادتا ہوا بھاگتا ہے۔ ایک روایت میں حَبَجٌ حائے مہملہ سے ہے یعنی پیٹ پھولا ہوا۔
مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ خَرَجَ الشَّيْطَانُ وَ لَهٗ خَبَجٌ كَخَبَجِ الْحِمَارِ۔ جو شخص آیۃ الکرسی (اللہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم اخیر تک) پڑھے تو شیطان گدھے کی طرح گوز لگاتا ہوا نکل جاتا ہے (اُس کے پاس سے چلا جاتا ہے)
خَبْخَبَةٌ۔ پیٹ لٹک جانا، فریب دینا۔
خَبْخِبُوْا عَنْكُمْ مِنَ الظَّهِيْرَةِ۔ (عرب لوگ کہتے ہیں) یعنی دوپہر کو ذرا ٹھنڈا ہونے دو۔
إِبِلٌ مُخَبْخَبَةٌ۔ موٹے اچھے اونٹ یا بہت اونٹ۔
تَخَبْخَبَ الرَّجُلُ۔ اُسکا بدن لٹک گیا (موٹاپے کے بعد دبلا ہو گیا)
بَقِيْعُ الْخَبْخَبَةِ۔ ایک مقام ہے مدینہ میں۔
خَبَرٌ۔ حکایت، نقل، اور اہل حدیث کی اصطلاح میں حدیث کو کہتے ہیں۔
خُبْرٌ اور خِبْرَةٌ۔ آزمانا، پرکھنا کرنا۔
خِبْرٌ اور خُبْرٌ اور خِبْرَةٌ اور خُبْرَةٌ اور مَخْبَرَةٌ اور مَخْبُرَةٌ۔ کسی چیز کی حقیقت (ماہیت) معلوم کرنا۔ اُسی سے ہے اللہ تعالےٰ کا نام خَبِيْرٌ کیونکہ وہ ہر چیز کی حقیقت جانتا ہے یا ما کان اور ما یکون سے خبردار ہے۔
بَعَثَ عَيْنًا مِّنْ خُزَاعَةَ يَتَخَبَّرُ لَهٗ خَبَرَ قُرَيْشٍ
آنحضرتؐ نے خزاعہ قبیلہ کے ایک شخص کو جاسوس بنا کر بھیجا کہ وہ قریش کی خبر معلوم کرے (جیسے عرب لوگ کہتے ہیں تَخَبَّرَ وَاسْتَخْبَرَ یعنی خبر دریافت کی لوگوں سے پوچھی)
نَهٰى عَنِ الْمُخَابَرَةِ۔ آنحضرتؐ نے بٹائی سے منع کیا (یعنی نصف یا ربع پیداوار یا اُس کے ایک حصے پر معاملہ کرنا)۔
خُبْرَةٌ۔ حصہ کو بھی کہتے ہیں اُسی سے مُخَابَرَہ نکلا ہے، بعضوں نے کہا یہ خیبر سے ماخوذ ہے چونکہ آنحضرتؐ نے خیبر والوں سے یہی معاملہ کیا تھا کہ آدھی پیداوار وہ لیں آدھی آپ کو دیں، بعضوں نے کہا یہ خَبَار سے نکلا ہے یعنی نرم زمین۔
فَدُفِعْنَا فِيْ خَبَارٍ مِّنَ الْأَرْضِ۔ ہم ایک نرم زمین میں پھینک گئے۔ نووی نے کہا مخابرہ اور مزارعت میں یہ فرق ہے کہ مخابرہ میں تخم عامل کا ہوتا ہے نہ مالک زمین کا، اور مزارعت میں تخم مالک زمین کا ہوتا ہے۔
لَوْ تَرَكْنَا الْمُخَابَرَةَ۔ کاش ہم مخابرہ نہ کرتے (تو بہتر ہوتا) کیونکہ آنحضرتؐ نے اُس سے منع کیا
لَا نَرٰى بِالْخِبْرِ يَا بِالْخَبْرِ بَأْسًا۔ ہم مخابرہ میں کوئی قباحت نہیں دیکھتے، نووی نے کہا بکسرۂ خا ہے۔
وَنَسْتَخْلِبُ الْخَبِيْرَ۔ اور خبیر (جو ایک گھاس ہے) ہم چھیل رہے تھے۔ (اِسْتِخْلَابٌ کھرپے (مِخْلَبٌ) سے چھیلنا اُسی سے ہے مِخْلَبٌ یعنی کھرپا (گھاس چھیلنے کا ہتھیار درانتی) نہایہ میں ہے کہ خبیر اونٹ کے بال اور کھیت وغیرہ کو بھی کہتے ہیں)۔
لَا آكُلُ الْخَمِيْرَ۔ میں سالن لگی ہوئی روٹی نہیں کھاتا۔

Marfat.com

خُبْزٌ اور خَبِیْزٌ۔ نانخورش (سالن) کو بھی کہتے
ہیں، بعضوں نے کہا خَبِیز گوشت وغیرہ۔
أُخْبُرْ طَعَامَكَ۔ (عرب لوگ کہتے ہیں) اپنے
کھانے کو چکنا کر، اور کہتے ہیں اَتَانَا بِخُبْزَةٍ وَلَمْ
يَأْتِنَا بِخُبْرَةٍ۔ روٹی تو لے کر آیا مگر سالن ندارد۔
فَلْيُخْبِرْهُ اَنَّهٗ يُحِبُّهٗ۔ (جب تم میں سے کوئی کسی
مسلمان بھائی سے محبت رکھے) تو اسکو خبر کردے
کہ مجھ کو تجھ سے محبت ہے (اُسکی نصیحت قبول کرے
اگر وہ اسکا کوئی عیب بیان کرے تو خفا نہ ہو بلکہ خوش
ہو دوست وہی ہے جو اپنے دوست کو اُس کی بری
بات سے خبر کردے ورنہ ہر بات کو بجا اور درست
کہنے والا دوست نہیں ہے بلکہ خوشامدی تباہ کرنے
والا ہے)۔
حَدَّثَنَا كُلَّهٗ بِالْخَبَرِ۔ سفیان نے ہم سے یہ ساری
حدیث اخبرنا کہہ کر بیان کی نہ عن عن کے ساتھ
مَا اَعْلَمُ اَنَّكِ اَمَا صَعْتِيْنِيْ وَلَا اَخْبَرْتِيْنِيْ۔
میں نہیں جانتا کہ تو نے مجھ کو دودھ پلایا نہ تو نے مجھ کو
(آج تک) خبر دی، تائے تانیث کے بعد ایک یا کو
بڑھا دیا ہے۔
لَا تُخْبِرْنَا۔ (ابن عاص نے پوچھا ارے حوض والے
یہ تو بتا اس حوض پر درندے جانور (پانی پینے کو) آتے
ہیں یا نہیں حضرت عمرؓ نے کہا) ہرگز مت بتائیو۔
(چونکہ ہر پانی پاک ہے جسکا کوئی وصف نہ بدلا ہو
ایسے سوالات کی ضرورت نہیں)۔
أَعْمَى اللّٰهُ عَلٰى هٰذَا خُبْرَهٗ۔ اللہ تعالیٰ نے اُس کا
علم اندھا کردیا (یعنی اُس کو بے علم بنا دیا)۔
عَلَى الْخَبِيْرِ بِهَا سَقَطْتَ۔ تیرا سابقہ اُس شخص
سے پڑا جو اس بات سے واقف ہے (یعنی تو نے
واقف کار سے پوچھا جو اُس بات کو جانتا ہے)۔

اِنَّمَا تَضَنَّاهُ اللّٰهُ بِخُبْرَتِهٖ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت
محمدؐ کو اپنا علم دینے کے لئے پسند فرمایا۔
خَيْبَرُ۔ ایک مشہور بستی ہے مدینے سے چار منزل پر
اور درۂ خیبر ایک درہ (وادی) ہے ہندوستان
اور افغانستان کی سرحد پر مجمع البحرین میں ہے کہ
قابرہ میں کوئی قباحت نہیں اور آنحضرتؐ نے تنانع
کی وجہ سے اُس سے منع کیا تھا۔
وَجَدْتُ النَّاسَ اُخْبُرْ تَقْلِهٗ۔ (یہ ابو الدرداء
کا قول ہے) میں نے لوگوں کو ایسا پایا جہاں تو اُن کی
آزمایش کرے اُن کو برا سمجھیگا۔
خَبْزٌ۔ مارنا، تیز ہانکنا، روٹی پکانا، روٹی کھلانا۔
خُبْزٌ۔ روٹی۔
خَبَّازٌ۔ نانبائی، نانفروش۔
اِخْتِبَازٌ۔ روٹی بنانا۔
خُبَّازِی یا خُبَازی۔ مشہور بھاجی ہے لعاب دار
اُسکا پھول سفید سرخی آمیز ہوتا ہے۔
خُبْزَةُ الْمُسَافِرِ۔ مسافر کی روٹی جو گرم راکھ میں
ڈال کر الٹ پلٹ کی جاتی ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے
دن ساری زمین کو ایک روٹی بنا دیگا جسکو مومن
کھائیں گے۔
خُبْزَةٌ وَّاحِدَةٌ۔ ایک ٹکیا۔
تَبِيْدُ عُوْدُهٗ خُبْزَةً۔ وہ سر کو گول کر ایک روٹی کی
طرح کر دیں گے۔
خَبْطٌ۔ پتے جھاڑنا، زور سے مارنا، روندنا، بے راہ چلنا
بے ترتیب چلنا۔
نَهٰى اَنْ يُّخْبَطَ شَجَرُهَا۔ آنحضرتؐ نے
مکہ اور مدینہ کے درختوں کے پتے جھاڑنے سے
منع فرمایا (یعنی جہاں تک حرم ہے وہاں کے
درختوں کے)

Marfat.com

خَبَطٌ - نہایہ میں ہے بہ فتحہ با اور خا وہ پتے جو درخت سے جھاڑے جائیں جیسے مَخْبُوْطٌ ہے۔

فَاَصَابَھُمْ جُوْعٌ فَاَکَلُوْا الْخَبَطَ - (ابو عبیدہؓ ایک لشکر لے کر نکلے راہ میں کھانے کو کچھ نہ رہا بھوک لگی تو درختوں کے پتے کھا گئے (اس لشکر کا نام جیش الخبط ہو گیا، بعضوں نے کہا خبط ایک مقام کا نام ہے جہینہ قبیلہ کا جہاں آنحضرت ﷺ نے یہ لشکر بھیجا تھا)۔

لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ بِھٰذَا الْجَبَلِ اَحْتَطِبُ مَرَّۃً وَّ اَخْتَبِطُ اُخْرٰی - (حضرت عمرؓ نے کہا) میں نے خود اپنے تئیں اس پہاڑ میں دیکھا کبھی تو جلانے کی لکڑیاں چنتا کبھی (چارے کیلئے) درختوں کے پتے جھاڑتا۔

فَضَرَبَتْھَا ضَرَّتُھَا بِمِخْبَطٍ فَاَسْقَطَتْ جَنِیْنًا - اس کی سوکن نے پتے جھاڑنے کی لکڑی سے اس کو مارا اس نے پیٹ کا بچہ گرا دیا (اس کا حمل ساقط ہو گیا)

ھَلْ یَضُرُّ الْغَبْطُ فَقَالَ لَا اِلَّا کَمَا یَضُرُّ الْعِضَاہَ الْخَبْطُ - آنحضرت ﷺ سے کسی نے پوچھا کیا رشک سے بھی کچھ نقصان ہوتا ہے (رشک وہ کہ دوسرے کی نعمت کی تمنا کرے مگر اس کا زوال نہ چاہے، اور حسد یہ کہ اس کا زوال چاہے) آپ نے فرمایا نہیں ایسا نقصان ہوتا ہے جیسے جنگلی درخت کا پتے جھاڑنے میں (یعنی خفیف نقصان ہوتا ہے ذرا ثواب میں کمی آجاتی ہے مگر بالکل تباہی نہیں ہوتی جیسے جنگلی درخت کے پتے جھاڑ دو تو کچھ نقصان تو ہوتا ہے مگر درخت مر نہیں مٹتا پھر پتے نکل آتے ہیں)

اَعُوْذُ بِکَ اَنْ یَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّیْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ - یا اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ شیطان مرتے وقت مجھ سے کھیلے مجھ کو پاگل بنا دے (میں کلمہ توحید نہ پڑھ سکوں)۔

لَا تَخْبِطُوْا خَبْطَ الْجَمَلِ - اونٹ کی پاؤں پھینک نہ اٹھاؤ (یعنی سجدے سے اٹھتے وقت)

خَبَّاطُ عَشَوَاتٍ - اندھیروں میں چلنے والا (ایسا شخص بھی ساتھ نہ ہو) ایسا آدمی کہیں کنوئیں میں گر پڑے گا یا کسی درندہ جانور پر جا پڑیگا، غرض ہلاک ہوگا۔

یَخْبِطُ فِیْ عَمْیَاءَ - (یہ عرب لوگ کہتے ہیں) یعنی وہ اندھے پنے میں خبط کر رہا ہے جب کوئی جہالت کا کام کرے، اور کہتے ہیں یَخْبِطُ خَبْطَ عَشْوَاءَ وَیَرْکَبُ مَتْنَ عَمْیَاءَ - وہ اندھی اونٹنی کی طرح بے راہ چلتا ہے اور اندھے جانور کی پشت پر سوار ہے

قَدْ کُنْتَ تَقْرِی الضَّیْفَ وَتُعْطِی الْمُخْتَبِطَ (ابن عامر سے مرض موت میں لوگ کہنے لگے) تو تو مہمان کی مہمانداری کرتا تھا اور جس شخص سے جان پہچان نہ ہو اس سے سلوک کرتا تھا (بے سابقہ معرفت لوگوں کو دیتا اس کو مشابہت دی رات کے وقت پتے جھاڑنے والے سے)۔

خَبْطٌ - کہتے ہیں بے انتظامی کے ساتھ کوئی کام کرنا یا بے معنی بے ترتیب بے مناسبت باتیں کرنا۔ مجمع البحرین میں ہے کہ خبط ہاتھوں کا مارنا جیسے خبط پاؤں مارنا، خبط ایک مقام کا بھی نام ہے جیسے ایک روایت میں کَانَ اَبِیْ یَنْزِلُ الْمُحَصَّبَ قَلِیْلًا ھُوَ دُوْنَ خَبْطٍ وَجَذْمَانَ - یعنی میرے باپ محصب میں تھوڑی دیر ٹھہرتے وہ خبط اور جرمان کے پاس ہے۔

خَبْلٌ - خراب کرنا، قید کرنا، روکنا، تقصیر کرنا، بے قرار ہونا، دیوانہ ہونا، شل ہونا۔

اِخْبَالٌ - عاریت دینا۔

اِنْ تَسْتَخْبِلْ یُخْبِلْ - (یہ عرب لوگ کہتے ہیں)

Marfat.com

اگر تو اُس سے کچھ مانگے تو وہ بخیلی کرے۔

مَنْ اُصِيبَ بِدَمٍ اَوْ خَبْلٍ۔ جو شخص قتل کیا جائے یا اُس کے اعضا کو نقصان پہنچایا جائے (مثلاً ہاتھ یا پاؤں کاٹ ڈالا جائے یا آنکھ پھوڑ دی جائے)

خَبَلَ الْحُبُّ قَلْبَهٗ (یہ عرب لوگ کہتے ہیں) عشق نے اُسکا دل بگاڑ دیا

رَجُلٌ خَبِلٌ یا مُخْتَبَلٌ۔ جو شخص قتل کیا جائے یا اُسکا کوئی عضو بیکار کر دیا جائے۔

بَنُوْ فُلَانٍ يُطَالِبُوْنَ بِدِمَاءٍ وَّخَبْلٍ۔ فلاں قبیلہ والے اپنے خون اور نقصان کا دعوی کر رہے ہیں۔

خَبَلٌ اور خَبَالٌ۔ جنون اور دیوانگی۔

بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ الْخَبَلُ۔ قیامت کے سامنے فساد ہو گا (کشت و خون آبروریزی کی خرابی)

شَكَتْ اِلَيْهِ رَجُلًا صَاحِبَ خَبْلٍ يَّاْتِيْ اِلٰى نَخْلِهِمْ فَيُفْسِدُهٗ۔ انصار نے آنحضرت ؐ سے شکایت کی کہ ایک مفسد شخص اُن کے کھجور کے درختوں پر آتا ہے اُن کو خراب کر ڈالتا ہے۔

مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ طِيْنَةِ الْخَبَالِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ جو شخص شراب پیئے (اور توبہ نہ کرے) تو اللہ تعالے اُس کو (قیامت کے دن) دوزخیوں کے پیپ لہو کی تلچھٹ (جو اُن کے زخموں سے ٹپکے گی) پلائیگا۔ اصل میں خبال کہتے ہیں فساد اور خرابی کو جیسے قرآن میں ہے مَا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا۔ خواہ یہ فساد افعال میں ہو یا اقوال میں یا عقول میں یا اجسام میں۔

وَبِطَانَةً لَّا تَاْلُوْهُ خَبَالًا۔ اور ایک ہمراز رفیق جو اُس کے خرابی میں کمی نہیں کرتا۔

جِئْتُ لِاَكْسِرَ مَسْجِدَ الْخَبَالِ۔ (کچھ لوگوں نے خواہ مخواہ ضد سے کوفہ کے پشت پر ایک مسجد بنائی عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا) میں اسلئے آیا ہوں کہ فساد کی مسجد توڑ دوں (جیسے آنحضرت ؐ نے مسجد ضرار کو توڑا اور جلا دیا تھا)۔

خَبْنٌ۔ یا خِبَانٌ موڑنا، سینا، چھپانا۔

مَنْ اَصَابَ بِفِيْهِ مِنْ ذِيْ حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ۔ جو شخص (پرائی باغ میں سے) جب اُس کو حاجت ہو (مثلاً سخت بھوکا ہو) منہ سے کچھ کھالے تو اُس پر کوئی مواخذہ نہیں (اُس کو کچھ سزا نہ ہوگی مرتا کیا نہ کرتا) بشرطیکہ کپڑے میں چھپا کر کچھ نہ لیجائے۔ اصل میں خُبْنَۃ کہتے ہیں ازار کے تہ اور کپڑے کے کنارے کو جیسے عرب لوگ کہتے ہیں اَخْبَنَ الرَّجُلُ جب کوئی شخص اپنی گٹھڑی میں کچھ چھپالے (ازار کا پلو ہو یا چادر کا) محیط میں ہے کہ خُبْنَۃ اُس کو بھی کہینگے جو کچھ آدمی اپنے بغل یا آستین میں چھپالے۔

فَلْيَاْكُلْ مِنْهُ وَلَا يَتَّخِذْ خُبْنَةً۔ اُس میں سے (یعنی گرے پڑے میوے میں سے) کھالے لیکن کپڑے میں چھپا کر نہ لیجائے۔ (بعضوں نے اس حدیث کو عام رکھا ہے مضطر اور غیر مضطر کے لئے اور باغ میں سے کھا لینا درست رکھا ہے، بعضوں نے اُسکو مضطر سے خاص کیا ہے فتنی نے کہا اگر یہ حدیث مضطر سے خاص ہوتی تو گرے پڑے کی قید بیکار ہو جاتی ہے کیونکہ مضطر کو تو درخت سے توڑ کر بھی کھانا درست ہے)۔

خَبْوٌ یا خُبُوٌّ۔ ٹھہر جانا، بجھ جانا، قرآن میں ہے کُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا۔ جب اُس کی لو بجھ جلنے لگی ہم اُس کو اور بھڑکا دینگے۔

اِخْبَاءٌ۔ بجھا دینا۔

Marfat.com

خِبَاءٌ۔ خیمہ، ڈیرہ۔
فَأَمَرَ بِخِبَائِهِ فَقُوِّضَ۔ پھر آپ نے اپنے ڈیرے کو اکھیڑنے کا حکم دیا وہ اکھیڑا گیا، نہایہ میں ہے کہ خِبَاءٌ عربوں کا گھر جو اونٹ یا بکری کے اُون کا ہوتا ہے دو چوبہ اور سہ چوبہ اُسکی جمع اَخْبِيَةٌ ہے۔
أَهْلُ خِبَاءٍ أَوْ أَخْبَاءٍ۔ یہ راوی کی شک ہے کہ مفرد کا صیغہ کہا یا جمع کا۔
شَهَادَةُ الْمُخْتَبِي۔ چھپکر گواہ بننے والے کی گواہی، باقی حدیثیں اس باب کی خبأ میں شروع باب میں گذر چکی ہیں، نہایہ اور مجمع میں ہے کہ خِبَاءٌ بالوں کا نہیں ہوتا اور مجمع البحرین میں ہے کہ بالوں کا بھی ہوتا ہے۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ التَّاءِ

خَتٌّ۔ پے در پے نیزہ مارنا اور ایک مقام کا نام ہے
خَتَتٌ۔ سستی، کاہلی، بدن کی ناتوانی۔
إِنَّهُ اخْتَاتَ لِلضَّرْبِ حَتّٰى خِيفَ عَلَيْهِ۔ شمر نے کہا روایت یوں ہی ہے، اور مشہور اخْتَتَّ ہے، اِخْتَاتَ سے بمعنی شرم کرنا، منتہی الارب میں ہے اَخَتَّ فُلَانًا اُسکا حصہ کم کیا۔
مُخْتَتٍ یا مُخِتٌّ۔ چھوٹا، منکسر بننے والا یہ خَتِيت سے ہے بمعنی خسیس، اور حقیر۔
خُتَّى۔ ایک شہر کا نام ہے باب الابواب میں۔
خَتْرٌ یا خُتُورٌ۔ بگڑنا، خراب ہونا، دغا کرنا۔
خَاتِرٌ اور خَتَّارٌ اور خَتِيرٌ اور خَتُورٌ اور خِتِّيرٌ دغا باز فریبی۔
مَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ إِلَّا سُلِّطَ عَلَيْهِمُ الْعَدُوُّ۔ جب کوئی قوم عہد شکنی کرتی ہے (دغا بازی) تو دشمن اُنپر غالب کر دیا جاتا ہے (میں نے بچشم خود معائنہ کیا ۱۸۵۷ء میں نانا راؤ تانتیا اور اُس کے ساتھیوں نے انگریزوں کے ساتھ عہد کرکے پھر دغا بازی سے اُن کو مار ڈالا آخر اللہ تعالیٰ نے انگریزوں کو اُن پر غالب اور مسلط کر دیا اور اس کی نظیریں تاریخ میں سینکڑوں ہیں نواب سراج الدولہ حاکم بنگالہ نے بھی عہد شکنی کی آخر دشمن اُس پر غالب آئے)۔
اَلْعَاقِلُ غَفُوْرٌ وَّالْجَاهِلُ خَتُوْرٌ۔ عقلمند خطاؤں کو معاف کرتا ہے اور جاہل دغا بازی کرتا ہے (آخر خود ذلیل اور خوار ہوتا ہے)
خَتْلٌ یا خِتَالٌ۔ فریب کرنا، مکاری کرنا۔
مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُعَطَّلَ السُّيُوفُ مِنَ الْجِهَادِ وَأَنْ تُخْتَلَ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ۔ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ تلواریں بیکار رکھی جائیں گی کوئی اُن سے جہاد نہیں کریگا، اور دین کے پردے میں دنیا حاصل کی جائے گی (ظاہر میں دینداری دکھلائیں گے بڑے درویش پیر مرشد مولوی مقدس بنیں گے تاکہ لوگ اُن کے معتقد ہوں اور دل میں دنیا کمانا مقصود ہوگا، این ہمہ شکل انسان برائے اکل لعنت خدا کی ایسے مولویوں اور مشائخوں پر جو اپنی تقدس کی روٹی کھائیں اور جاہلوں کو دام فریب میں لائیں سچے فقیر اور مولوی کی میں ایک نشانی بتائے دیتا ہوں اُس سے تمیز کر لو اگر وہ فقیر یا مولوی محنت مزدوری کرکے اپنی روٹی کماتا ہے۔ اور دنیاداروں کی ذرا بھی زیادہ خاطر داری یا اُن سے ملنے کی فکر نہیں کرتا تب تو وہ سچا مولوی اور فقیر ہے ورنہ جو فروش گندم نما ہے خدا اُس کی صحبت سے بچائے رکھے)۔
خَتَلَ الذِّئْبُ الصَّيْدَ۔ (یہ عرب لوگ کہ

(بن) بھیڑیے نے فریب دیا یعنی جانور کو پکڑنے کے لئے چھپ کر بیٹھا۔

یَخْتِلُ مِنِ ابْنِ صَیَّادٍ شَیْئًا۔ آپ چھپکر ابن صیاد کی کوئی بات سننا چاہتے تھے۔

تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ لِلْاِسْتِطَالَةِ وَالْخَتْلِ۔ کچھ طالب العلم ایسے ہیں جو علم کو زبان درازی اور فریب کیلئے سیکھتے ہیں (تاکہ لوگوں میں اپنی لیاقت ظاہر ہو جاہلوں کو دھوکا دیں بڑے مولوی کہلائیں)

یَخْتِلُ الرَّجُلَ لِیَطْعَنَهٗ۔ وہ چھپ کر ایک شخص کے فکر میں تھا اُس کو برچھا مارے، ابراہیم بن محمد ختلی حدیث کا ایک راوی ہے۔

ختم۔ اخیر تک پہنچنا، ساری کتاب پڑھ یا لکھ ڈالنا، مہر کرنا، فارغ ہونا۔

اٰمِیْنَ خَاتَمُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ آمین گویا ہے گویا پروردگار کی مہر ہے (جیسے خط پر مہر کر دو تو کوئی کھول نہیں سکتا، اسیطرح آمین کہنے والے کو کوئی ستا نہیں سکتا ہر آفت اور بلا سے محفوظ رہتا ہے)۔

نَهٰی عَنْ لُبْسِ الْخَاتَمِ اِلَّا لِذِیْ سُلْطَانٍ۔ آنحضرتؐ نے انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا (یعنی بلا ضرورت محض زیب و زینت کے لئے) مگر اُس شخص کے لئے جو حکومت رکھتا ہو (اُسکو کاغذوں پر مہر کرنے کی ضرورت پڑتی ہو، طیبی نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے دوسری حدیثوں سے اور انگوٹھی پہننا جائز ہے یا محمول ہے اُس شخص پر جو بے فائدہ اور بے ضرورت محض زیب و زینت کے لئے پہنے)

نَهٰی اَنْ اَتَخَتَّمَ فِیْ هٰذِهٖ اَوْ فِیْ هٰذِهٖ۔ آنحضرتؐ نے مجھ کو منع کیا کہ میں اس انگلی (یعنی بیچ کی انگلی) اور اُس انگلی (اُس کے پاس والی انگلی) میں انگوٹھی پہنوں (یہ کراہت مردوں کے لئے ہے عورتوں کو ہر انگلی میں پہننا درست ہے۔)

فِیْ اَعْنَاقِهِمُ الْخَوَاتِیْمُ۔ اُن کے گردنوں میں ہار ہوں گے (نشانی کے لئے، یہاں خواتیم کو سونے وغیرہ کے وہ زیور مراد ہیں جو گردن میں پہنائے جاتے ہیں)۔

یَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ۔ وہ کیا کرتا تھا ہر رکعت میں اپنی قرأت) قل ہو اللہ پر ختم کرتا (یعنی اخیر میں قل ہو اللہ پڑھ لیتا)۔

طَرَحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهٗ آنحضرتؐ نے اپنی انگوٹھی اُتار کر پھینک دی (یہ انگوٹھی سونے کی تھی جو پہلے آپ نے پہنی تھی پھر نکال ڈالی اور زہری نے اس روایت میں وہم کیا جو چاندی کی انگوٹھی نکال کر پھینک دینے کا ذکر کیا حالانکہ دوسری روایتوں سے ثابت ہے کہ چاندی کی انگوٹھی آپ وفات تک پہنے رہے جسکے نگینہ پر یہ نقش تھا۔ محمد رسول اللہ)

نَهٰی عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ۔ آنحضرتؐ نے (مردوں کو) سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا (نووی نے کہا لیکن چاندی کی انگوٹھی بالاتفاق مردوں کے لئے جائز ہے اور بعضوں نے بے ضرورت کے اُسکا پہننا بھی مکروہ رکھا ہے لیکن بادشاہ اور حاکم کے لئے جائز رکھا ہے)

اُنْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا۔ دیکھ ایک انگوٹھی ہی سہی۔ (دہی لے کر آ)۔

اَلَا یَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِکُمْ۔ نہیں تو اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں پر مہر کر دیگا (اُس میں ایمان کا نور نہ جا سکیگا کفر جم جائیگا)۔

لَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهٖ۔ دیکھ مہر کو ناحق نہ توڑ (یعنی حرام طور پر ازالۂ بکارت مت کر)

Marfat.com

أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ أَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ۔ میں تیرا ایمان اور تیرا آخری عمل (خاتمہ) اللہ کے سپرد کرتا ہوں (بعضوں نے کہا امانت سے آدمی کے بال بچہ مال اسباب جن کو وہ وطن میں چھوڑ جاتا ہے۔ مراد ہے)۔

أُوْتِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَخَوَاتِمَهٗ۔ میں جامع کلمے (جن کے لفظ تھوڑے اور معنی بہت) اور آخری کلمے (یعنی قرآن جو اللہ تعالیٰ کا آخری کلام ہے جو دنیا میں اترا) دیا گیا۔

أُعْطِيْتُ خَوَاتِيْمَ الْبَقَرَةِ۔ میں سورۂ بقر کی اخیر کی آیتیں (یعنی آمَنَ الرَّسُوْلُ سے اخیر تک) دیا گیا۔

فَنَظَرْتُ إِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ۔ میں نے مہر نبوت کو دیکھا (وہ چھپر کھٹ کی گھنڈی کی طرح آپ کے مونڈھے پر تھی۔ ایک روایت میں ہے آپ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ فرماتی ہیں جب آپ پیدا ہوئے تو فرشتے نے آپ کو پانی میں تین غوطے دئے پھر سفید حریر کی ایک تھیلی نکالی اس میں ایک مہر تھی وہ آپ کے مونڈھے پر لگا دی بعضوں نے کہا یہ پیدائش کے ساتھ ہی آپ کے مونڈھے پر تھی ایک روایت میں ہے اس میں یہ لکھا تھا توجہ ہر جا ہے ادہر جا تجھ کو اللہ کی مدد ہے)۔

وَالْقِرَاءَةُ بِالْخَوَاتِيْمِ۔ سورتوں کی آخری آیتیں پڑھنا۔

ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ۔ پھر آپ نے سورۂ آل عمران کے اخیر کی دس آیتیں پڑھیں۔ (یعنی انّ فی خلق السموات سے اخیر تک)۔

خَاتَمٌ۔ بہ فتحہ تا اور کسرہ تا دونوں آنحضرتؐ کے نام ہیں۔

خَتَمَ اللّٰهُ حَتّٰى لَا تَعْقِلَ وَلَا تَعِيَ خَيْرًا۔ اللہ نے مہر کر دی اب نہ تجھے عقل رہے گی نہ تو اچھی بات کو یاد رکھیگا (ذہن اور حافظہ دونوں خراب ہو گئے)

قَالَ لِمَنْ عَلَيْهِ خَاتَمُ شَبَهٍ مَالِيْ أَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ الْأَصْنَامِ۔ ایک شخص کو پیتل کی انگوٹھی پہنے دیکھا تو فرمایا ارے میں تجھ میں سے بتوں کی بو پاتا ہوں (بت اکثر پیتل کے بنائے جاتے ہیں) اور ایک شخص کو خَاتَمَ حَدِيْدٍ لوہے کی انگوٹھی پہنے دیکھا تو فرمایا ارے میں تجھ کو دوزخیوں کا گہنا پہنے دیکھتا ہوں۔

اَلتَّخَتُّمُ بِالْيَاقُوْتِ يَنْفِي الْفَقْرَ۔ یاقوت کی انگوٹھی پہننا محتاجی کو دور کرتا ہے (نہایہ میں ہے کہ اگر یہ حدیث صحیح ہو تو شاید یاقوت میں اللہ تعالےٰ نے یہ خاصیت رکھی ہو کہ اسکا پہننے والا مالدار ہو جائے یا مطلب یہ ہے کہ یاقوت کی انگوٹھی والا مالدار ہو سکتا ہے اس طرح سے کہ اسکو بیچ ڈالے) میں کہتا ہوں ابن جوزی نے اس حدیث کو موضوعات میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کے اسناد میں محمد بن عبداللہ شیبانی کذاب اور وضاع ہے ابن عدی اور ابن حبان نے کہا یہ حدیث باطل ہے اسی طرح یہ حدیث تَخَتَّمُوْا بِالْعَقِيْقِ فَإِنَّهٗ يَنْفِي الْفَقْرَ یہ بھی باطل اور موضوع ہے۔

اَللّٰهُمَّ أَسْتَوْدِعُكَ خَاتِمَةَ عَمَلِيْ۔ یا اللہ میں اپنا آخری عمل تیرے سپرد کرتا ہوں۔

مَنْ خُتِمَ لَهٗ بِقِيَامِ لَيْلَةٍ ثُمَّ مَاتَ فَلَهُ الْجَنَّةُ۔ جس شخص کا آخری کام شب بیداری اور شب میں عبادت ہو پھر وہ مر جائے تو بہشت پائے گا۔

Marfat.com

أَسْلَمَ دَنَاهِمَ فِي خَمْسَةِ مَخَاتِيمَ حِنْطَةٍ أَوْ شَعِيرٍ۔ ایک شخص نے روپیہ دیکر گیہوں یا جو کے پانچ مخاتیم کے لئے سلم کی (مخاتیم سے یہاں اناج کے تھیلے مراد ہیں جن پر مہر کردیجاتی ہے اور اُن کا وزن معین ہوتا ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ آنحضرت ص کی مہر نبوت ایک سیب کی طرح تھی واللہ اعلم۔

خَوَاتِيمُ۔ اصطلاح جفر میں ان سات حرفوں کو کہتے ہیں جو ملا کر نہیں لکھے جاتے یعنی ا د ذ ر ز و لا۔

خَاتِمَةُ الْكِتَابِ۔ کتاب کا آخری حصّہ۔

خَتْنٌ۔ کاٹنا، ختنہ کرنا۔

خُتُونٌ اور مُخَاتَنَةٌ۔ دامادی کا رشتہ لگانا۔

خَاتُونٌ۔ شریف عورت۔ اُس کی جمع خَوَاتِيْنُ ہے۔

خِتَانٌ۔ ختنہ کرنا۔

إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ۔ جب دونوں ختنے ملجائیں (یعنی حشفہ فرج میں داخل ہو جائے) تو غسل واجب ہو گیا (گو انزال نہ ہو، اکثر علماء کا یہی مذہب ہے اور بعضے صحابہ اس طرف گئے ہیں کہ جبتک انزال نہ ہو غسل واجب نہیں ہوتا) ختنہ ساتویں دن مستحب ہے، امام مالک اور اکثر علماء کے نزدیک ختنہ سنت ہے اور امام شافعی کے نزدیک واجب ہے۔ مرد اور عورت دونوں کا ختنے سے مقصود یہ ہے کہ جماع کی لذت کم ہو جائے یا پیشاب کے بعد طہارت اچھی طرح ہو سکے

فَقَالَ لَهُ خَتَنُهُ إِنَّ لَنَا فِي غَنَمِي مَا جَاءَتْ بِهِ قَالِبَ لَوْنٍ۔ حضرت موسیٰ ؑ سے اُن کے ختن (سسر) حضرت شعیب ؑ یہ کہنے لگے جو بکری ہمارے یہاں بے رنگ پیدا ہو (ماں باپ کے رنگ کے خلاف) وہ بھی تیری ہے۔ عرب لوگ خَتَنٌ کہتے ہیں جورو کے رشتہ داروں کو اُسکی جمع أَخْتَانٌ آتی ہے، جیسے خاوند کے رشتہ داروں کو أَحْمَاءٌ کہتے ہیں اور صِهْرٌ اور أَصْهَارٌ دونوں کو شامل ہے یعنی سُسرالی رشتہ دار۔

خَاتَنَهُ۔ اُس سے سُسرالی رشتہ کیا

عَلِيٌّ خَتَنُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ حضرت علی رض آنحضرت ؐ کے داماد تھے۔

أَيَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى شَعْرِ خَتَنَتِهِ۔ کیا آدمی اپنے خوشدامن (ساس) کے بال دیکھ سکتا ہے (گو اُسکا محرم تو ہے مگر قرآن میں وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ میں جن لوگوں کا ذکر ہے اُن میں داماد کا ذکر نہیں ہے، اس لئے ابن جبیر نے کہا میں اُس کی اجازت نہیں دیتا)۔

وُلِدَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْتُوْنًا مَقْطُوْعَ السُّرَّةِ۔ آنحضرت ص ختنہ کئے ہوئے آنول کٹے ہوئے پیدا ہوئے (ایک روایت ایسی ہی ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ شق صدر کے وقت فرشتوں نے آپ کا ختنہ کیا تھا تیسری روایت میں ہے کہ عبد المطلب نے ساتویں دن آپ کا ختنہ کیا کعب احبار نے کہا تیرہ پیغمبر مختون پیدا ہوئے ہیں۔ مجمع البحرین میں ہے کہ چودہ پیغمبر حضرت آدم ؑ اور حضرت شیث ؑ اور حضرت نوح ؑ اور حضرت ہود ؑ اور حضرت صالح ؑ اور حضرت لوط ؑ اور حضرت شعیب ؑ اور حضرت یوسف ؑ اور حضرت موسیٰ ؑ اور حضرت سلیمان ؑ اور حضرت زکریا ؑ اور حضرت عیسیٰ ؑ اور حضرت حنظلہ بن صفوان اصحاب الرس کے پیغمبر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الثَّاءِ

خَثُرَ۔ مزاج بھاری ہونا، جی متلانا، غلیظ ہونا۔

خَثَرَ۔ گھر میں ٹھہرے رہنا، شرم کرنا۔

اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ خَاثِرُ النَّفْسِ۔ آنحضرت صلعم (ایک دن) صبح کے وقت مزاج بھاری تھا (یعنی خوش اور ہلکے نہ تھے)۔

مَالِیْ اَرٰی ابْنَكِ خَاثِرَ النَّفْسِ۔ (آنحضرت نے ام سلیم سے فرمایا) آج کیا ہے تیرا بچہ خوش مزاج نہیں ہے (بلکہ اداس معلوم ہوتا ہے) انہوں نے کہا اس کی چڑیا مر گئی۔

ذَکَرْنَا لَہُ الَّذِیْ رَاَیْنَا مِنْ خُثُوْرِہٖ۔ ہم نے اُس کی بدمزاجی جو دیکھی تھی بیان کی۔

خُثَارَۃُ النَّفْسِ۔ مزاج کی گرانی۔ محیط میں ہے کہ خُثَارَہ بچا ہوا دودھ کا حصہ جو غلیظ ہو بیٹھے عرب لوگ کہتے ہیں ذَھَبَ صَفْوُہٗ وَ بَقِیَ خُثَارَتُہٗ۔ اچھا اچھا صاف تو ختم ہو گیا اور غلیظ تلچھٹ رہ گیا۔

خَثْلٌ۔ بڑے پیٹ والا۔

خَثَلَۃٌ اور خَثْلَۃٌ۔ ناف اور مثانے کے درمیان کا مقام یعنی پیڑو۔

اَحَبُّ صِبْیَانِنَا اَلْعَرِیْضُ الْخَثَلَۃِ۔ ہم کو بہت پسند اپنے بچوں میں وہ ہیں جن کے پیڑو اچھے کشادہ ہیں۔

خَثْیٌ۔ جانور کا پاخانہ پھرنا۔

خِثْیٌ۔ جانور کا گوہ۔ محیط میں ہے کہ خِثْیٌ گائے اور ہاتھی کے پاخانہ کو کہیں گے۔ نہایہ میں ہے کہ اصل میں خِثْیٌ گائے کے گوبر کو کہتے تھے پھر اونٹ کی مینگنی کو بھی کہنے لگے چنانچہ ابو سفیان کی حدیث میں ہے فَاَخَذَ مِنْ خِثْیِ الْاِبِلِ فَفَتَّہٗ اونٹ کی مینگنی لی اسکو چورا کیا۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الْجِیْمِ

خَجَّ۔ دھکیلنا، چیرنا، جماع کرنا، پاؤں سے مٹی اڑانا

فَبَعَثَ اللّٰہُ السَّکِیْنَۃَ وَھِیَ رِیْحٌ خَجُوْجٌ فَتَطَوَّقَتْ بِالْبَیْتِ۔ اللہ تعالےٰ نے سکینہ کو بھیجا وہ ایک زور کی ہوا ہے (آندھی جو تیزی کے ساتھ آئے اور پیچ ہو کر نکل جائے) اس نے خانہ کعبہ کو طوق کی طرح گھیر لیا ایک روایت میں فَتَطَوَّقَتْ مَوْضِعَ الْبَیْتِ ہے یعنی خانہ کعبہ کے مقام کو لپیٹ لیا۔

اَلسَّکِیْنَۃُ رِیْحٌ خَجُوْجٌ۔ یہ طبرانی کی روایت ہے فَکَاَنَّہٗ خَجُوْجٌ۔ گویا وہ تیز آندھی ہے۔

کَانَ فِیْ سَفِیْنَۃٍ اَصَابَتْھَا رِیْحٌ لَخَجَّتْھَا۔ وہ ایک کشتی میں سوار تھا تیز ہوا نے اُس کشتی کو موڑ دیا (پھرا دیا)۔

خَجَلٌ۔ شرم کرنا، دہشت پانا، چپ ہو جانا، بھاری ہونا لمبی اور گنجان ہونا، حیران ہونا۔

اِذَا جُعْتُنَّ دَقِعْتُنَّ وَاِذَا شَبِعْتُنَّ خَجِلْتُنَّ جب تم بھوکی ہوتی ہو (محتاج) تو مٹی میں منہ لگا دیتی ہو اور جب سیر ہوتی ہو تو سست ہو جاتی ہو حیران رہ جاتی ہو یا گھمنڈ اپنا کرنے لگتی ہو (اتراتی ہو غرور کرتی ہو)۔

فَاَتٰی عَلٰی وَادٍ خَجِلٍ۔ وہ ایک نالے میں آیا جو بہت سر سبز اور گنجان تھا (وہاں گھانس خوب لمبی اور گنجان تھی)۔

خَجِلَ الْوَادِیْ وَالنَّبَاتُ۔ (وہ عرب لوگ اس

وقت کہتے ہیں) جب وہاں خوب گھنے جھاڑ ہوں
اور مکھیاں شور مچا رہی ہوں۔
خَجِلٌ۔ شرمندہ، نادم۔
خَجَالَةٌ۔ بمعنی شرمندگی جو عوام استعمال کرتے
ہیں صحیح نہیں ہے بلکہ صواب خَجْلَةٌ یا خَجَلٌ
ہے۔
فَاِنَّ ذٰلِكَ يُخْجِلُ۔ ایسا کرنا مہمان کو شرمندہ
کرتا ہے (یعنی مہمان سے پہلے کھانے سے ہاتھ
اٹھا لینا)۔
تَخَجُّجٌ۔ چلنے میں پاؤں سے مٹی اڑانا، شرم کرنا۔
اِخْجَاءٌ۔ بہت جماع کرنا۔
خَجْوَاءُ۔ وہ عورت جس کی فرج کشادہ ہو۔
تَخْجِيَةٌ۔ جھکانا
كَانُوْا مُخَجِّيًا۔ بتقدیم خا بر جیم ایک روایت میں
ایسا ہی ہے اور مشہور بہ تقدیم جیم بر خا ہے جیسے اوپر
گذر چکا۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الدَّالِ

خَدْبٌ۔ مارنا، کاٹنا، جھوٹ بولنا۔
خِدَبٌّ مِّنَ الرِّجَالِ كَاَنَّهٗ رَاعِيْ غَنَمٍ۔ حضرت
عمرؓ لمبے بھاری بھرکم آدمی تھے جیسے چرواہے
ہوتے ہیں۔
وَبَيْنَ نِسْعَيْهِ خِدَبًّا مُلْبِدًا۔ اُس کو دونوں
تسموں کے درمیان ایک بھاری موٹی چیز ہے اُس
پر خوگیر پڑی ہوئی ہے (مراد اُس کا کوہان ہے یا پٹھا)
لَاُنْكِحَنَّ بَبَّهٗ جَارِيَةً خِدَبَّةً۔ میں ببہ کا
(یعنی بچہ کا) ایک موٹی چھوکری سے بیاہ کروں گی
(یہ کہہ کر وہ اپنے بچے کو کھلا رہی تھی)۔
فِيْ لِسَانِهٖ خَدَبٌ۔ وہ زبان دراز ہے۔

دَمِيْمٌ خَدِبٌ۔ ڈسنے والی تلوار
خَدَّابٌ۔ بمعنی کَذَّابٌ یعنی جھوٹا۔
خَدْبٌ۔ دودھ بہت دوہنا۔
خَيْدَبٌ۔ کھلا رستہ۔
اَخْدَبُ۔ لمبا۔
خِدَاجٌ۔ نقصان، مدت پوری ہونے سے پہلے زچگی ہونا
خَدِيْجٌ اور مُخْدَجٌ۔ ناقص اور ناتمام۔
كُلُّ صَلٰوةٍ لَّيْسَتْ فِيْهَا قِرَاءَةٌ فَهِيَ خِدَاجٌ۔
جس نماز میں قراءت نہ ہو وہ ناقص ہے۔
كُلُّ صَلٰوةٍ لَّا يُقْرَأُ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ
خِدَاجٌ۔ جس نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ
ناقص ہے۔
خَدَجَتِ النَّاقَةُ۔ (یہ عرب لوگ کہتے ہیں) اونٹنی
نے وقت سے پہلے بچہ جنا گو اُس کے اعضا پورے
ہو گئے ہوں اور اَخْدَجَتِ النَّاقَةُ اُس وقت کہتے
ہیں جب ایسا بچہ جنے جس کے اعضا پورے نہ ہوئے
ہوں گو حمل کی مدت پوری ہو گئی ہو۔ حدیث (كُلُّ
صَلٰوةٍ لَا يُقْرَأُ فِيْهَا الخ) میں ذات کا لفظ محذوف ہے
یعنی ذَاتُ خِدَاجٍ نقصان والی ہے یعنی ناقص ہے
یا مبالغہ کے طور پر مصدر کا اطلاق کر دیا جیسے کہتے ہیں
زَيْدٌ عَدْلٌ یا فَاِنَّمَا هِيَ اِقْبَالٌ وَّاِدْبَارٌ۔ اور
زکوٰۃ کی حدیث میں ہے فِيْ كُلِّ ثَلٰثِيْنَ بَقَرَةً
تَبِيْعٌ خَدِيْجٌ۔ ہر تیس گایوں میں ایک برس کی
ایک گائے ہے جو ناقص الخلقت گائے کی طرح چھوٹی
ہوتی ہے یعنی بہ نسبت ثنی اور رباعی کے۔
اِنَّهٗ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمُخْدَجٍ سَقِيْمٍ۔ آنحضرتؐ کے پاس ایک
ناقص الخلقت شخص لایا گیا جو بیمار بھی تھا۔
اِنَّهٗ مُخْدَجُ الْيَدِ۔ وہ ذو الثدیہ ناقص ہاتھ والا

Marfat.com

ہوگا (لنجا ہوگا)
تُسَلِّمُوْا عَلَیْہِمْ وَلَا تُخْدِجِ التَّحِیَّۃَ لَھُمْ۔ تو اُنکو سلام کرے اور سلام میں کمی نہ کرے (بلکہ پورا سلام کرے)۔

خَدِیْجَۃُ۔ آنحضرت صلعم کی پہلی بیوی کا نام تھا پہلے وہ ابو ہالہ کے نکاح میں تھیں اُن سے دو لڑکے پیدا ہو چکے تھے ہالہ اور عتیق، پھر آنحضرت صلعم نے اُن سے نکاح کیا اُس وقت اُنکی عمر چالیس برس چھ مہینے کی تھی اور آنحضرت کی عمر اکیس سال کی تھی، اُنکے بطن سے آنحضرت صلعم کی چار لڑکیاں زینب اور رقیہ اور ام کلثوم اور فاطمہ ہوئیں اور ایک صاحبزادہ قاسم نامی پیدا ہوئے اور بعضے کہتے ہیں تین صاحبزادے قاسم اور طیب اور طاہر لیکن تینوں صغر سن میں گذر گئے، مجمع البحرین میں ہے کہ مردوں میں سب سے پہلے حضرت علی رض ایمان لائے اور عورتوں میں حضرت خدیجہ مگر یہ صحیح نہیں ہے مردوں میں سب سے پہلے ابوبکر صدیق رض ایمان لائے اور بچوں میں حضرت علی رض اور عورتوں میں حضرت خدیجہ رض، ایک روایت میں یوں ہے کہ قاسم اور رقیہ اور زینب اور ام کلثوم آنحضرت صلعم کو نبوت ملنے سے پہلے پیدا ہوئے تھے اور نبوت کے بعد طیب اور طاہر اور فاطمہ، ایک روایت میں ہے کہ نبوت کے بعد صرف حضرت فاطمہ پیدا ہوئیں واللہ اعلم۔

خَدٌّ۔ نشان کرنا، زمین میں خندق بنانا، اسکو چیرنا۔

تَخَدُّدٌ۔ کم ہونا، دبلا ہونا، گر جانا، دبلا کر دینا۔

اَصْحَابُ الْاُخْدُوْدِ کھائی والے (خندق والے)
یہ نجران کے نصاریٰ تھے، زرعہ بن کعب ذونواس حمیری جو یمن کا بادشاہ تھا اُس نے اُن سے کہا تم نصرانی مذہب چھوڑ کر یہودی ہو جاؤ انہوں نے نہ مانا، تب اُس نے ایک خندق کھودی اُس میں آگ روشن کی اور ایک ایک کرکے اُن کو اُس میں چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ نے اُنکا ذکر سورۂ بروج میں فرمایا ان نصرانیوں کو مومنین فرمایا چونکہ اُس وقت حضرت عیسیٰ وہی سچا مذہب تھا۔ اُخْدُوْد کی جمع اخادید آئی ہے۔

اَنْھَارُ الْجَنَّۃِ تَجْرِیْ فِیْ غَیْرِ اُخْدُوْدٍ
بہشت کی نہریں بن نالیوں کے بہ رہی ہیں (دنیا کی ندیوں کی طرح نہیں ہیں جو نالی کے اندر بہتی ہیں)

خَدُّ الْعَذْرَاءِ۔ شہر کوفہ کا لقب ہے۔

خَدٌّ۔ رخسارہ (گال) کو بھی کہتے ہیں

خُدُوْدٌ۔ (جمع ہے خدّ کی) یعنی طریقت اور ج… لمبی نالی۔

خُدَّۃٌ۔ لمبا گڑھا، جمع اس کی خُدَدٌ ہے۔

مِخَدَّۃٌ۔ تکیہ، جمع اس کی مَخَادُّ ہے۔

یَخُدَّانِ الْاَرْضَ بِاَقْدَامِہِمَا۔ دونوں اپ… پاؤں سے زمین کو چیرتے ہوئے (یعنی منکر اور نک… جو قبر میں آئیں گے)۔

لَا یَبْقٰی عَلٰی وَجْہِہٖ مُضْغَۃُ لَحْمٍ اِلَّا خُدِّدَ…
شیطان کے منہ پر گوشت کا کوئی لوتھڑا ایسا نہ رہنے کا جو پھٹ نہ جائے (ترخ نہ جائے)۔

خَدَرٌ۔ حیران ہونا، گھر سے الگ ہو جانا، پردے میں رکھنا، اقامت کرنا۔

خَدَرٌ۔ سست ہونا۔

خِدْرٌ۔ پردہ۔

تَخْدِیْرٌ۔ سست کرنا شل کرنا۔

مُخَدِّرٌ۔ وہ دوا جو تخدیر کرے جیسے افیون بھنگ تمباکو وغیرہ۔

خَدِرَۃٌ عضو جو سست ہو گیا ہو۔

Marfat.com

خَدْرٌ۔ شب تاریک۔

كَانَ اِذَا خُطِبَ اِلَيْهِ اِحْدٰى بَنَاتِهٖ اَتَى الْخِدْرَ فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا خَطَبَكِ اِلَيَّ فَاِنْ طَعَنَتْ فِي الْخِدْرِ لَمْ يُزَوِّجْهَا۔ آنحضرتؐ کی صاحبزادی سے نکاح کرنے کا جب کوئی پیغام دیتا تو آپ کیا کرتے کہ اس پردے کے پاس آتے جو گھر کے ایک کونے میں پڑا رہتا ہے اور اس میں کنواری لڑکیاں رہتی ہیں اور فرماتے فلاں شخص نے میرے پاس تیرا پیغام بھیجا ہے اگر وہ یہ سنکر پردے کے اندر بھاگ جاتی تو آپ اسکا نکاح نہ کرتے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اگر وہ پردے میں کونچا مارتی۔ دوسری روایت میں یوں ہے اگر وہ یہ سنکر پردے کو ٹھونگا مارتی (گویا یہ ناراضی کی نشانی ہوتی، اگر سکوت کرتی تو رضامندی سمجھی جاتی)

خَادِرٌ۔ شیر جو اپنے کچھی میں رہتا ہے جیسے عرب لوگ کہتے ہیں خَدَرَ الْاَسَدُ یا اَخْدَرَ شیر اپنے کچھی میں چلا گیا۔

اِنَّهٗ رَزَقَ النَّاسَ الطِّلَاءَ فَشَرِبَ بِهٖ رَجُلٌ فَتَخَدَّرَ۔ حضرت عمرؓ نے لوگوں کو طلا پلایا، (طلا انگور کا وہ شیرہ جو پک کر اسکے دو تہائی جل گئے ہوں) ایک شخص نے جو پیا اسکو نشہ ہو گیا (یعنی اعضا میں سستی آگئی نہ وہ نشہ جو شراب میں ہوتا ہے)۔

خَدِرَتْ رِجْلُهٗ فَقِيْلَ لَهٗ مَا لِرِجْلِكَ قَالَ اِجْتَمَعَ عَصَبُهَا قِيْلَ لَهٗ اُذْكُرْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَيْكَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ فَبَسَطَهَا۔ عبداللہ بن عمرؓ کا پاؤں سُن ہو گیا لوگوں نے پوچھا تمہارے پاؤں کو کیا ہوا انہوں نے کہا اُسکے پٹھے جڑ گئے، لوگوں نے کہا تم کو جو شخص سب لوگوں میں زیادہ محبوب ہو اُسکو یاد کرو انہوں نے کہا یا محمدؐ اسی وقت پاؤں پھیلا دیا (پاؤں کھل گیا) اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ غائب کی ندا مطلقاً منع نہیں ہے نہ وہ شرک ہے جیسا کو بعضی تشدد والے سمجھتے ہیں، محیط میں ہے کہ عربوں کا یہ اعتقاد تھا کہ جسکا کوئی عضو سُن ہو جائے اور وہ جس سے زیادہ محبت رکھتا ہو اُسکا نام لے تو وہ عضو کھل جاتا ہے اور یہ مضمون خود حدیث میں وارد ہے جسکو جزری نے حصن حصین میں ذکر کیا ہے کہ جسکا پاؤں سُن ہو جائے وہ احب الناس کو یاد کرے دوسری روایت میں ہے کہ ابوبکر صدیقؓ کا پاؤں سُن ہوا تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ(ص)۔

خَدِرُ الرِّجْلِ وَالْيَدِ۔ جس کے ہاتھ پاؤں سُن ہوں۔

اَنْ نُخْرِجَ يَوْمَ الْعِيْدِ حَتّٰى تَخْرُجَ الْبِكْرُ مِنْ خِدْرِهَا۔ آنحضرتؐ نے ہم کو عید کے دن نکلنے کا حکم دیا یہانتک کہ فرمایا کنواری لڑکی بھی اپنے پردے سے نکلے (اور عیدگاہ کو جائے تاکہ مسلمانوں کی جماعت زیادہ معلوم ہو کافروں پر رعب پڑے)

اِشْتَرَطَ اَنْ لَا يَاْخُذَ ثَمَرَةً خَدِرَةً۔ انہوں نے شرط کر لی کہ سڑی ہوئی کھجور جو اندر سے کالی ہو نہیں لیں گے۔

حَتّٰى تَخْرُجَ الْحُيَّضُ ذَوَاتُ الْخُدُوْرِ۔ (عید کے دن) حیض والی عورتیں پردہ نشین بھی نکلیں (عیدگاہ کو جائیں)۔

خُدْرَةٌ۔ انصار کا ایک قبیلہ ہے اسی میں سے ہیں ابوسعید خدری امام زین العابدین نے فرمایا کہ ابوسعید خدری رضؓ آنحضرتؐ کے اصحاب میں سے تھے اور سیدھے رستے پہ تھے۔

خَدْشٌ، چھیلنا، عیب کرنا، پھاڑنا۔

تَخْدِيْشٌ۔ خوب پھاڑنا۔

Marfat.com

خَدْشَةٌ - کھال کا چھلنا اور وہ زخم جس میں سے خون نہ بہے اور کسی اعتراض اور شبہ کو بھی خدشہ کہتے ہیں کیونکہ وہ قلب کو چھیلتا ہے تسکین نہیں ہونے دیتا۔
تَخْدِشُ ہَا ہِرَّۃٌ - ایک بلی اُس کو نوچ رہی تھی۔
فَخُدِشَ شِقُّہٗ یا جُحِشَ شِقُّہٗ - آپکے ایک جانب کا جسم چھل گیا۔
فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَّ مَخْدُوْشٌ وَّ مَکْدُوْسٌ - کوئی تو صحیح سالم ہو کر پل صراط سے پار ہو جائے گا اور کسی کا جسم چھل جائے گا (زخمی ہو گا لیکن پار ہو جائے گا) اور کوئی دوزخ میں گر پڑے گا (وہ گیا گذرا یا اللہ بچائیو تیرا ہی آسرا ہے)۔
جَآءَتْ مَسْأَلَتُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ خُدُوْشًا فِیْ وَجْہِہٖ - جو شخص پیشہ رکھ کر سوال کریگا اُس کا سوال قیامت کے دن اُس کے منہ کے زخم بنیں گے (اُسکا منہ چھلا ہوا ہو گا)۔
خُدُوْشٌ - جمع ہے خدش کی، مجمع البحرین میں ہے کہ خدش کدح سے زیادہ اور خمش سے کم ہو فِیْہِ کُلُّ شَیْءٍ حَتّٰی اَرْشُ الْخَدْشِ - اُس میں سب چیزوں کا بیان ہے یہانتک کہ کھال چھیلنے کی دیت کا بھی بیان ہے۔
فَاِذَا اَثَرُ السِّکِّیْنِ خُدُوْشًا فِیْ حَلْقِہٖ - (حضرت ہاجرہ نے جب سنا کہ اُن کے بیٹے اسمٰعیل کو باپ ذبح کرنے میں وہ دوڑی گئیں) دیکھا تو اُنکے حلق پر چھری کے کچھ کھرونچے نمود ہیں (وہ یہ دیکھکر گھبرائیں اور بیمار ہو گئیں (ایک بیٹا تھا وہ بھی یسا لاڈلا) اور اُسی بیماری میں گذر گئیں۔
خِدَاشٌ - بصرہ کا ایک شخص کا نام ہے۔
خَدْعٌ یا خِدْعٌ - فریب دینا، داؤں کرنا اُسی سے ہے مُخْدَعٌ خزانہ کیونکہ وہ چھپا کر رکھا جاتا ہے۔

اَلْحَرْبُ خَدْعَۃٌ یا خُدْعَۃٌ یا خُدَعَۃٌ یعنی لڑائی ایک ہی داؤں سے ختم ہو جاتی ہے داؤں کھا گیا ہے مارا جاتا ہے اب اُس کو بچنے کا موقع نہیں رہتا یا لڑائی درحقیقت مکر و فریب کا نام ہے جس کی تدبیر غالب آئی وہی جیتا، زور دلشکر سے بھی کچھ نہیں ہوتا اگر تدبیر عمدہ نہ ہو، لڑائی لوگوں کو دھوکے میں ڈالتی ہے، فریب دیتی ہے وہ جلتے اور خیال سے ہیں وہاں ماری جاتی ہیں دل کی مراد پوری نہیں ہوتی، یہ حدیث آپ نے اُسوقت فرمائی جب نعیم بن مسعود کو اسلئے بھیجا کہ قریش اور غطفان اور یہود میں جو تینوں مسلمانوں کے مقابلہ میں ایک ہو گئے تھے بگاڑ کرا دے۔ افسوس کہ مسلمانوں کے پیغمبر نے چودہ سو برس جو حکمت جنگ کی بیان فرمائی اُسکو مسلمانوں نے چھوڑ دیا، دوسروں نے اختیار کر لیا وہ اسی حکمت پر چلتے ہیں انہوں نے کیا کیا اوّل دنیا کے مسلمانوں میں پھوٹ ڈالی ایک ایک کے دوست بنکر اُس کو دوسرے سے علٰحدہ کیا پھر دونوں کو چٹ کیا ان کمبخت مسلمانوں کو یہ عقل نہیں آتی کہ کہیں سب یہود یا پارسی ناحق بھی تمہاری دوست اور بہی خواہ ہو سکتے ہیں اور افسوس تو اُن مسلمانوں پر ہوتا ہے جو یہودیوں اور پارسیوں کو اپنے گھر یا ریاست کا مختار بناتے ہیں ارے بعض تو تمہارے جانی دشمن ہیں البتہ نصاریٰ غنیمت ہیں اُن کو مسلمانوں سے تعصب نہیں یا اللہ بچائیو، اور ان بیوقوف مسلمانوں سے بکو الگ رکھیو۔
صَلٰوتُہَا فِیْ مُخْدَعِہَا - عورت کی نماز اپنے خزانہ کی کوٹھری میں (کوٹھری میں پڑھنے سے

Marfat.com

(افضل ہے)

يَنْخَدِعُوْنَ الْاَلْبَابَ۔ وہ عقلوں کو دھوکا دیں گے یعنی عقل والوں کو۔

تَكُوْنُ قَبْلَ السَّاعَةِ سِنُوْنَ خَدَّاعَةٌ۔ قیامت سے پہلے کچھ سال ایسے آئیں گے جو لوگوں کو فریب دیں گے (بارش ہوگی مگر پیداوار نہ ہوگی یا بارش کم ہوگی یا بے ہنگام ہوگی مثلاً شروع شروع میں خوب ہوئی لوگوں نے تخم ڈالدیا اب بارش رک گئی ساری پیداوار جلکر خراب ہوگئی)۔

اِحْتَجَمَ عَلَى الْاَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ۔ آپؐ گردن کی دونوں رگوں اور دونوں مونڈھوں کے بیچ میں پچھنے لگائے۔

قَحَطَ السَّحَابُ وَخَدَعَتِ الضِّبَابُ وَجَاعَتِ الْاَعْرَابُ۔ ابر نے پانی نہیں برسایا اور گھوڑ پھوڑ چھپ گئے (کیونکہ لوگ قحط کی وجہ سے اُن کو پکڑنے کے پیچھے لگے) اور جنگل کے رہنے والے (دیہاتی لوگ) بھوکے ہوگئے۔

اِنْ دَخَلَ عَلَيَّ بَيْتِي قَالَ اُدْخُلِ الْمُخْدَعَ۔ اُس نے کہا یا رسول اللہ اگر فتنہ کے زمانہ میں جب مسلمان آپس ہی میں لڑنے لگیں) کوئی میرے گھر میں گھس آئے آپ نے فرمایا تو چور کوٹھری میں (جسمیں خزانہ مال متاع رہتا ہے) چلا جا (یعنی بہر حال اپنے تئیں بچالے لیکن اُس سے مقابلہ مت کر) قتنی نے کہا جنگ میں کافروں سے مکر اور فریب کرنا بالاتفاق درست ہے (مثلاً اُن کو ایسے مقام پر گھیر کر لانا جہاں پر فوج چھپی ہوئی ہو یا سرنگ تیار ہو یا اُن کے آپس میں پھوٹ کرا دینا یا اُن کے افسران فوج اور سپاہیوں کو ملا لینا مگر عہد کر کے عہد شکنی درست نہیں کیونکہ یہ دغابازی ہے اور وہ کسی طرح اسلام میں جائز نہیں ہے البتہ اُن کو اطلاع دیکر کہ اب ہم میں اور تم میں عہد نہیں رہا۔ یا عہد ٹوٹ گیا جنگ کرنا درست ہے۔

اَلنَّجَاةُ اَنْ لَا تُخَادِعُوا اللّٰهَ فَيَخْدَعَكُمْ۔ تمہاری نجات اس میں ہے کہ اللہ تعالٰی سے فریب نہ کرو (ظاہر میں پرہیزگاری دل میں چوری) لوگوں نے کہا اللہ سے کیونکر فریب کریگا فرمایا اللہ تعالٰی نے جس کام کا حکم دیا اُس کو بجالائے لیکن اللہ کی رضامندی کے سوا اور کچھ نیت ہو یعنی ریا کی اس سے بچو۔ ریا کیا ہے شرک ہے ریا کرنے والیکو قیامت کے دن چار ناموں سے پکارینگے یا کافر یا فاجر یا غادر یا خاسر تیرا عمل بیکار گیا تیرا ثواب مٹ گیا اب آج تجھ کو کچھ نہیں ملنے کا تو نے جس کے لئے یہ کام کیا تھا اُسی سے اپنا ثواب مانگ۔

هَيْهَاتَ لَا يُخْدَعُ اللّٰهُ عَنْ جَنَّتِهٖ۔ بھلا یہ کہاں ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالٰی کو فریب دے کر کوئی بہشت حاصل کرے (وہ تو دلوں کے حال کو بھی واقف ہے اُس سے فریب کہاں چل سکتا ہے)۔

اِيَّاكُمْ وَالْخَدِيْعَةَ۔ مکر اور فریب سے بچا رہ۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ صَاحِبٍ خَدِيْعَةٍ۔ یا اللہ مکار سے تیری پناہ۔

اَللّٰهُمَّ خَدِّعْ عَنْهُمْ سُلْطَانَهٗ۔ یا اللہ اسکا زور اُنپر سے پھاڑ ڈال (اُسکا زور توڑ دے)۔

رَجُلٌ خُدَعَةٌ۔ وہ مرد جو دوسروں کو فریب دے۔

رَجُلٌ خُدْعَةٌ۔ جس کو لوگ فریب اور چکر دیں۔

دِيْنَارٌ خَادِعٌ۔ کھوٹی اشرفی۔

Marfat.com

اِنْخَدَعَتِ السُّوْقُ - بازار بھی پڑ گئی۔
خَدَّاعٌ - بڑا مکار۔
خَدَلٌ - موٹا ہونا۔
خَدَلٌ - موٹا پر گوشت۔
وَالَّذِیْ رُمِیَتْ بِہٖ خَدَلٌ جَعْدٌ - جس شخص کے ساتھ یہ عورت بدنام کی جاتی ہے وہ پُر گوشت پنڈلیوں والا گھونگھر بال والا ہے۔ کرمانی نے کہا خَدِلٌ اور خَدْلٌ بھی مروی ہے۔
خَدَلَّجٌ - موٹا پر گوشت۔
اِنْ جَاءَتْ بِہٖ خَدَلَّجَ السَّاقَیْنِ - دیکھو اگر اُسکا بچہ موٹی پنڈلیوں والا پیدا ہوا۔
خِدْمَۃٌ - یا خِدَامَۃٌ تابعداری، اطاعت۔
خَادِمٌ - تابعدار نوکر مرد ہو یا عورت۔
خَادِمَۃٌ - خدمت کرنے والی عورت۔ خُدَّامٌ اور خَدَمٌ جمع ہے۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ فَضَّ خَدَمَتَکُمْ - شکر اللہ کا جس نے تمہارا رشتہ اتفاق توڑ دیا۔ اصل میں خدمۃ گول تسمہ جو اونٹ کے پاؤں میں باندھ دیا جاتا ہے۔ خدمۃ خلخال (پازیب) کو بھی کہتے ہیں۔
لَا یَحُوْلُ بَیْنَنَا وَبَیْنَ خَدَمِ نِسَاءِکُمْ شَیْئٌ - ہم میں اور تمہاری عورتوں کے پازیبوں میں کوئی چیز حائل نہ رہے۔ خدم جمع ہے خدمۃ کی اسی طرح خِدَامٌ بھی۔
ثُمَّ یَدْخُلُ بِالْقِرَبِ عَلٰی ظُهُوْرِهِنَّ یَسْقِیْنَ اَصْحَابَهٗ بَادِیَةً خِدَامُهُنَّ - عورتیں پانی کی مشکیں اپنی پیٹھوں پر لٹکائے ہوئے لا رہی تھیں اور (جنگ احد میں) آپکے اصحاب کو پانی پلا رہی تھیں اُن کی پازیبیں کھلی ہوئی تھیں (مرد دیکھ رہے تھے)

اِنَّهٗ کَانَ عَلٰی حِمَارٍ وَّعَلَیْهِ سَرَاوِیْلُ وَخَدَمَتَاهُ تَذَبْذَبَانِ - سنان ناری رض ایک گدھے پر سوار تھے پائجامہ پہنے تھے اُن کے دونوں پنڈلیاں (یا پائجامہ کے پائنچے) ہل رہے تھے۔
اَرٰی خَدَمَ سُوْقِهِمَا - میں اُن کے پنڈلیوں کی پازیبیں دیکھ رہا تھا (یعنی اُن عورتوں کی جو مجاہدین کو پانی پلا رہی تھیں)۔
اِسْاَلِیْ اَبَاکِ خَادِمًا یَقِیْکِ حَرَّ مَا اَنْتِ فِیْهِ - (حضرت علی رض نے حضرت فاطمہ سے کہا تم اپنے والد سے ایک لونڈی یا غلام مانگ لو وہ تم کو اُس تکلیف سے بچا دے جس میں تم ہو یعنی گھر کا کام کاج کوٹنا پیسنا پکانا وہ کرے)۔
طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ فَمَتَّعَهَا بِخَادِمٍ سَوْدَاءَ - اپنی جورو کو طلاق دی اور متعہ کا ایک کالی لونڈی دی (متعہ سے مراد وہ سلوک ہے جو خاوند عورت سے کرتا ہے جب اسکو صحبت سے پہلے طلاق دے)
خِدْنٌ - یا خَدِیْنٌ دوست۔ آشنا۔
مُخَادَنَۃٌ - دوستی لگانا۔
شَرُّ خَلِیْلٍ وَّالْاَمُ خَدِیْنٍ - برا دوست اور کمینہ آشنا ہے۔ خِدَانٌ - چغل خور۔
لَا تَجُوْزُ شَهَادَۃُ صَاحِبِ الْغِنَاءِ الَّذِیْ یُخَادِنُ عَلَیْهِ - گویے کی گواہی درست نہیں جو گا کر لوگوں کو دوست بناتا ہے اُن کو اپنے پاس جاتا ہے۔
خَادَنْتُ الرَّجُلَ - میں نے اُس سے دوستی کر لی۔
خَدْیٌ - دوڑنا۔
اِخْدَاءٌ - تھوڑا تھوڑا چلنا۔

Marfat.com

تَخْذِيْ عَلٰى يَسَرَاتٍ وَّهِيَ لَاهِيَةٌ - پاؤں پر دوڑتی ہے اور وہ غافل ہے۔

خُذَيْوِيُّ - بادشاہ اور وزیر اور سردار، اب مصر کے حاکم کو کہتے ہیں۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الدَّالِ

خَذَاءٌ - یا خُذُوْءٌ یا خَذَاءٌ - عاجزی کرنا اطاعت کرنا - اِسْتِخْذَاءٌ کا بھی یہی معنی ہے۔

خَذْعٌ - کاٹنا جیسے تَخْذِيْعٌ ہے۔

فَخَذَعَهُ بِالسَّيْفِ - اُس کو تلوار سے کاٹا یا تلوار سے مارا، نہایہ میں ہے کہ خَذْعٌ گوشت کا کاٹنا بغیر جدا کئے

خَذْفٌ - دونوں کلمے کی انگلیوں میں کنکری رکھ کر مارنا، یا لکڑی کی گوپھن بنا کر اس سے چھوٹی چھوٹی کنکریاں مارنا (جیسے بچے کھیلا کرتے ہیں)۔

نَهٰى عَنِ الْخَذْفِ - آنحضرتؐ نے خذف سے منع کیا (کیونکہ اُس میں کوئی فائدہ نہیں ہے اور نقصان کا ڈر ہے کسی کے آنکھ میں لگے تو آنکھ پھوٹ جاتی ہے)۔

عَلَيْكُمْ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ - خذف کی کنکریوں کے برابر (حج میں) کنکریاں مارو۔

لَمْ يَتْرُكْ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَّا مِدْرَعَةَ صُوْفٍ وَّمِخْذَفَةً - حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کوئی مال اسباب نہیں چھوڑا صرف ایک اُونی کرتہ اور ایک توبرہ چھوڑا (آپ پکے درویش تھے نہ آپ نے شادی کی نہ کوئی گھر بنایا نہ دنیا کا کوئی سامان جمع کیا)۔ مجمع البحرین میں ہے کہ خذف یہ کہ کنکری داہنے ہاتھ کے انگوٹھے پر اندر کے جانب رکھے اور کلمے کی انگلی سے اُسکو پھینک کر مارے

امام موسیٰ کاظمؑ سے ایسا ہی مروی ہے۔

خَذْقٌ - ہگنا، بیٹ کرنا، بعضوں نے کہا باز کا بیٹ کرنا، جانور کو آنکس سے مارنا تاکہ جلدی چلے۔

مِخْذَقَةٌ - مقعد، کانٹا

اَذْكُرُ خَذْقَهُ - معاویہ سے پوچھا تم ہاتھیوں کا آنا یاد ہے جو کعبہ کو ڈھانے کے لئے آئے تھے انہوں نے کہا (مجھ کو ہاتھی کا لینڈ یاد ہے اس روایت پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ معاویہ عام الفیل کے بیس برس بعد پیدا ہوئے انہوں نے اُسکا لینڈ کہاں دیکھا، صحیح روایت یہ ہے کہ قباث بن اشیم سے پوچھا تم بڑے ہو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہوں نے کہا بڑے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں (ادب کا اُنہوں نے اپنے تئیں آنحضرتؐ سے بڑا کہنا پسند نہ کیا) البتہ عمر میں میں آپ سے زیادہ ہوں اور میں نے ہاتھی کا لینڈ دیکھا جو سبز تھا اُسکا رنگ بدل گیا تھا۔ ایک روایت میں خَذْقُ الطَّائِرِ ہے تو مراد ابابیل کی بیٹ ہوگی جو اصحاب الفیل کو مارنے کے لئے بھیجے گئے تھے، صاحب البحار نے اس باب میں اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔

يَا مَرَّ الْمُتَخَذْلِقُوْنَ - حالانکہ یہ صحیح اَلْمُتَحَذْلِقُوْنَ ہے حائے حطی سے - یہ تحذلق سے نکلا ہے بمعنی بڑ مارنا، عقلمندی دکھلانا جو چیز اپنے پاس نہیں ہے اُسکو کہنا ہے۔

خَذْلٌ - یا خُذْلَانٌ یا خِذْلَانٌ - کسی کو دشمن کے سپرد کر دینا اُس کی مدد نہ کرنا، محروم کرنا، ذلیل و خوار کرنا، پیچھے رہ جانا۔

اَلْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ لَا يَخْذُلُهُ - ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اُس کو چھوڑ نہ دے (بلکہ دشمن کے مقابلہ میں اُس کی

Marfat.com

مدد اور حمایت کرے)۔

اَللّٰهُمَّ اخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ یا اللہ جو کوئی حضرت محمد صلعم کے دین کو ذلیل کرنا چاہے تو اُس کو ذلیل کر۔

لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ۔ جو کوئی اُن کو ذلیل کرنا چاہے گا یا اُن کی مدد چھوڑ دے گا تو اُنکو کوئی نقصان نہیں پہنچیگا (بلکہ اللہ تعالیٰ اُنکی حفاظت کریگا مراد اہل حدیث اور اہل سنت کا گروہ ہے ہر زمانہ میں اُس گروہ کو میٹنے کے لئے مخالفوں نے بہت کوشش کی مگر یہ گروہ نہ مٹا اور قیامت تک رہیگا ہمارے زمانہ میں تو اللہ کی تائید سے اہل حدیث کی جماعت روز بروز روبہ ترقی ہے اور مخالفین کی تعداد گھٹتی جاتی ہے)۔

خِذْلَان۔ اشاعرہ کے نزدیک یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ بندے کو گناہ کرنے کی قدرت دے یا اُس کو گناہ سے نہ بچائے۔

خَذْمٌ۔ جلدی سے کاٹنا، پنجہ مارنا، کٹ جانا۔

تَخْذِيْمٌ۔ کاٹنا۔

اِخْذَامٌ۔ ختم جانا۔ نشہ کرنا۔

خُذَامَۃ۔ قطعہ۔ ٹکڑا۔

خَذِمٌ۔ کاٹنے والی جیسے خَذُوْمٌ ہے۔

كَاَنَّكُمْ بِالتُّرْكِ وَقَدْ جَاءَتْكُمْ عَلٰى بَرَاذِيْنَ مُخَذَّمَةِ الْاٰذَانِ۔ گویا تم ترکوں کو مقابلہ کر رہے ہو وہ ترکی گھوڑوں پر جن کے کان کٹے ہیں سوار تم سے لڑنے کو آئے ہیں (یہ پیشینگوئی آپ کی سچی ہوئی ترکوں نے عربوں سے جنگ کی اور خلافت عباسیہ کو تباہ کیا) نہایہ میں ہے کہ تلوار کو مِخْذَمْ کہتے ہیں چونکہ وہ کاٹتی ہے۔

اِذَا اَذَّنْتَ فَاسْتَرْسِلْ وَاِذَا اَقَمْتَ فَاخْذِمْ۔ جب تو اذان کہے تو ٹھہر ٹھہر کہہ اور جب تکبیر کہہ تو جلدی جلدی ایک روایت میں فَاحْذِمْ ہے حاء حطی سے۔

اُتِيَ عَبْدُ الْحَمِيْدِ وَهُوَ اَمِيْرٌ عَلَى الْعِرَاقِ بِثَلَاثَةِ نَفَرٍ قَدْ قَطَعُوا الطَّرِيْقَ وَخَذَمُوْا بِالسُّيُوْفِ۔ عبدالحمید کے پاس جو عراق کے حاکم تھے تین شخص لائے گئے جنہوں نے رہزنی کی تھی اور لوگوں کو تلوار سے مارا تھا۔

بِمَوَاسِيْ خَذِمَةٍ۔ تیز کاٹنے والے استروں سے۔

فَضَرَبَا حَتّٰى جَعَلَا يَتَخَذَّمَانِ الشَّجَرَةَ دونوں وار کرنے لگے اور درخت کو (جو بیچ میں حائل تھا) کاٹنا شروع کر دیا۔

مِخْذَمٌ۔ آنحضرت صلعم کی ایک تلوار کا نام تھا کذافی مجمع البحرین۔

خَذًى۔ ڈھیلا ہونا، لٹک جانا۔

اِسْتِخْذَاءٌ۔ عاجزی کرنا۔

اِذَا كَانَ الشَّقُّ اَوِ الْخَرْقُ اَوِ الْخَذَا فِيْ اُذُنِ الْاُضْحِيَّةِ فَلَا بَاْسَ۔ اگر قربانی کے جانور کا کان چرا یا پھٹا ہو یا لٹکا ہو تو کوئی قباحت نہیں۔

خُذَيٌّ۔ گدھا چونکہ اُسکے کان لٹکے ہوتے ہیں۔

رَاَيْتُ اَبَا بَكْرٍ بِالْخَذَوَاتِ۔ میں نے ابوبکر صدیق رض کو خذوات میں دیکھا وہ ایک مقام کا نام ہے۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الرَّاءِ

Marfat.com

خَرْءٌ یا خُرْءٌ یا خِرَاءَۃٌ یا خُرُوْءٌ۔ پاخانہ پھرنا، ہگنا۔ عرب لوگ کہتے ہیں خَرِئَتْ بَیْنَہُمُ الضَّبُعُ۔ بجو نے اُن کے درمیان ہگ دیا۔ یعنی اُن میں آپس میں دشمنی ہو گئی۔

خُرْءٌ یا خَرْءٌ۔ گُہ، جیسے خُرْآنٌ اور خُرُوْءٌ ہے۔ مَخْرَأَۃٌ اور مَخْرُأَۃٌ اور مَخْرَاۃٌ۔ پاخانہ یا مقعد (گانڈ)۔

اِنَّ نَبِیَّکُمْ یُعَلِّمُکُمْ کُلَّ شَیْءٍ حَتَّی الْخِرَاءَۃَ تمہارے پیغمبر تم کو ہر بات سکھلاتے ہیں یہاں تک کہ ہگنا بھی۔ ایک روایت میں بہ فتحہ خا ہے، لوگوں نے کہا خِرَاءَۃٌ بہ کسرۂ خاء کے ساتھ پاخانہ پھرنا اور بغیر ھا کے یعنی خِرَاءٌ یا خُرَاءٌ۔ گُہ۔

یُدَھْدِہُ الْخُرَاءَ بِاَنْفِہٖ۔ اپنی ناک سے گُہ ڈھکیلتا ہے (کھانے کے لئے بل میں لیجاتا ہے)۔

مجمع البحرین میں ہے کہ مَخْرُوْءَۃٌ اور مَخْرُوَّۃٌ اور مَخْرُوَّۃٌ۔ پاخانہ کا مقام (مقعد)۔

اَمَرَ بِرَجُلٍ فَلُوِّثَ فِیْ مَخْرُوَّۃٍ۔ ایک شخص کو حکم دیا اُس پر گُہ پھینکا گیا۔

خَرْبٌ۔ گانڈ پر مارنا، یا گانڈ مارنا، سوراخ کرنا، چیرنا۔ ویران کرنا، چور ہونا، چرانا، ویران ہونا۔

خُرْبٌ۔ کان چیرنا۔

تَخْرِیْبٌ اور اِخْرَابٌ۔ خراب کرنا، ویران کرنا، برباد کرنا۔

اَلْحَرَمُ لَا یُعِیْذُ عَاصِیًا وَّلَا فَارًّا بِخَرْبَۃٍ یا خَرْبَۃٍ یا خُرْبَۃٍ۔ حرم اُس کو پناہ نہیں دیتا جو مجرم ہو یا عیب یا چوری یا قصور کر کے بھاگا ہو، ایک روایت میں بِخِزْیَۃٍ ہے یعنی شرم اور رسوائی کا کام کر کے یا بِخَزْیَۃٍ یعنی ایک رسوائی کا کام کر کے، ایک روایت میں بِخُرْبَۃٍ یعنی قصور کر کے۔ اصل میں خَرْبَۃٌ اور خُرْبَۃٌ اونٹ کی چوری کو کہتے تھے پھر ہر چوری اور قصور کو کہنے لگے۔

خَرِبُ الْمَدِیْنَۃِ یا خِرَبُ الْمَدِیْنَۃِ۔ مدینہ کے کھنڈر۔

مِنْ اِقْتِرَابِ السَّاعَۃِ اِخْرَابُ الْعَامِرِ وَعِمَارَۃُ الْخَرَابِ۔ قیامت کی ایک نشانی یہ ہے کہ آباد مقاموں کا ویران ہونا اور ویران کا آباد ہونا، یا اچھے آباد مقام کو ویران کرنا ویران کو آباد کرنا جیسے مُسْرِف اور عیش پسند امیروں کی عادت ہوتی ہے کہ مکان ہوتے ہوئے اپنے بزرگوں کے آباد گھروں کو منحوس سمجھ کر خالی اور ویران کر دیتے ہیں اور ویران مقاموں کو آباد، وہاں نئے نئے گھر بناتے ہیں۔

کَانَ فِیْہِ نَخْلٌ وَّقُبُوْرُ الْمُشْرِکِیْنَ وَخِرَبٌ یا خَرِبٌ یا خِرَبٌ یا حَرْثٌ۔ اُس جگہ کھجور کے درخت تھے مشرکوں کی قبریں تھیں کھنڈر تھے یا کھیت تھے۔

فِیْ اَیِّ الْخُرْبَتَیْنِ اَوْ فِیْ اَیِّ الْخُرْزَتَیْنِ اَوْ فِیْ اَیِّ الْخُصْفَتَیْنِ۔ (ایک شخص نے پوچھا عورتوں کے دبر (گانڈ) میں جماع کرنا کیسا ہے فرمایا) جس سوراخ میں دونوں سوراخوں میں سے تو چاہے (یعنی خواہ فرج میں دخول کرے یا دبر میں اپنی بیوی یا لونڈی سے ہر طرح اختیار ہے، ایک سُنّی صاحب شیعہ صاحب سے کہنے لگے تمہارے یہاں وطی فی الدبر درست ہے انہوں نے کہا خود قرآن میں ہے فاتوا حرثکم انی شئتم، سُنّی صاحب کہنے لگے حرث کے لفظ سے خود معلوم ہوتا ہے کہ فرج مراد ہے اور دبر تو فرث یعنی پلیدی

Marfat.com

ہے رشید صاحب نے کہا اچھا تو بغل یاران اپنی
جماع کرے تو اس کو بھی کیا حرام کہیں گے کیونکہ وہ
حدیث نہیں ہے۔ تب سنی صاحب لاجواب ہو گئے
مؤلف: کہتا ہے امام شافعی رح جو پہلے حلت
وطی فی الدبر کے قائل تھے انہوں نے بھی امام
محمدؒ کو اسی تقریر سے الزام دیا، اور اصل یہ کہ
کہ جیسے جمہور اہل سنت کے نزدیک وطی فی
الدبر ناجائز ہے اسی طرح جمہور امامیہ بھی اسکو
ناجائز کہتے ہیں، اور سنیوں کا یہ اعتراض شیعوں
پر کہ اُن کے نزدیک وطی فی الدبر جائز ہے محض
لغو ہے کسلئے کہ بعض اکابر اہل سنت اور صحابہ سے
بھی اُسکا جواز منقول ہے)۔

كَأَنِّي بِحَبَشِيٍّ مُخَرَّبٍ۔ گویا میں ایک حبشی کو
دیکھ رہا ہوں جسکا کان چھیدا ہوا ہے (اُسکے کان
میں سوراخ ہے)۔

يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ
الْحَبَشَةِ۔ کعبہ کو دو چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا
حبشی خراب کریگا۔

كَأَنَّهُ أَمَةٌ مُخَرَّبَةٌ۔ جیسے وہ لونڈی ہے
کان چھیدے ہوئی، نہایہ میں ہے کہ کان میں جو
سوراخ کیا جائے یعنی ثقبہ اُسکو خُرْبَہ کہتے ہیں
پنہرہ ثنائے سمجھ۔

يُقَلِّدُهَا خُرَابَةً۔ (عبداللہ بن عمر سے پوچھا
گیا اگر کوئی قربانی کے جانور کی تقلید کرنا چاہے
اور جوتی لٹکانے میں بخیلی کرے) انہوں نے کہا
تو شہ دان کا چھلا لٹکا دے۔

خُرَابَةٌ یا خُرَّابَةٌ۔ جو چھلا پتھر اور خرما کی چھال
سے گول بنایا جاتا ہے اُس میں ایک سوراخ
کر کے رسی باندھ دیتے ہیں اور ... گول سوراخ

تو خرابہ کہیں گے۔۔
وَلَا سَتَرْتَ الْخَرَبَةَ۔ اُس نے عیب نہیں
چھپایا (یعنی ستر)۔

أَنَا الْخَرُّوبَةُ وَسَكَتَتْ۔ حضرت سلیمان
جہاں نماز پڑھتے وہاں ہر روز ایک درخت اُگ
آتا وہ اُس سے پوچھتے تو کونسا درخت ہے وہ
کہتا میں فلانا درخت ہوں فلانے ملک میں اُگتا
ہوں بیماری کی دوا ہوں جب آپ کے حکم سے
درخت کاٹا جاتا اور ایک تھیلی میں رکھ کر اُس پر
لکھدیا جاتا کہ یہ فلاں بیماری کی دوا ہے اخیر میں
نیبوت اُگا خشخاش کا درخت، بعضوں نے کہا
اور ایک درخت ہے اُسکا پھل سیب کی طرح
بکھٹا ہوتا ہے، بعضوں نے کہا خرنوب کا درخت
منتہی الارب میں ہے کہ خرنوب ایک خاردار درخت
ہے اُسکا پھل سیب کی طرح ہوتا ہے لیکن بدمزہ
آپ نے اُس سے پوچھا تو کونسا درخت ہے کہنے
لگا) میں خروبہ ہوں اور خاموش ہو رہا (حضرت
سلیمان ع نے کہا اب یہ مسجد ویران ہوگی، اور
میری بادشاہت باقی رہے گی، اُس کے چند روز
بعد ہی حضرت سلیمان ع کی وفات ہوئی)۔

خُرَيْبَةُ۔ ایک محلہ ہے بصرے میں۔

خَرِبَتْ خَيْبَرُ۔ خیبر ویران ہوا یا ویران ہو (یہ
پشینگوئی ہے یا بددعا، کرمانی نے کہا بطور تفاؤل
کے آپ نے یہ فرمایا کیونکہ یہودی لوگ پھاؤڑے
کدال وغیرہ لیکر نکلے تھے جو گرانے کے سامان
ہیں)۔

وَيُمْرَةٌ بِالْخَرِبَةِ۔ ... بال ... (illegible)

خِرْبِزٌ۔ خربوزہ جس کو خرپزہ کہتے ہیں۔
رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

يَجْمَعُ بَيْنَ الرُّطَبِ وَالْخِرْبِزِ۔ میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا آپ تازی کھجور اور خربوزہ ملا کر کھاتے (یہ عین حکمت تھی کھجور خربوزہ کی اصلاح کو جیسے منقی سیب کی)۔

[illegible]وْبَشَةٌ۔ بگاڑنا، خراب کرنا۔

كَانَ كِتَابُ فُلَانٍ مُخَوْبَشًا۔ اُس کا لکھا ہوا بگڑا ہوا تھا، نہایہ میں ہے کہ خَوْبَشَه اور خَرْمَشَه بگاڑنا، مشوش کرنا۔

[illegible]بَصَةٌ۔ خوب چرنا، لیجانا، ایک چیز کو دوسری چیز سے تمیز دینا، جوان عورت پر گوشت۔

مَنْ تَحَلَّى ذَهَبًا أَوْ حَلَّى وَلَدَهُ مِثْلَ خَرْبَصِيْصَةٍ۔ جو شخص سونا پہنے یا اپنے لڑکے کو پہنائے گو خربصیصہ کے برابر۔ (خربصیصہ ریتی میں جو چھوٹا ذرہ چمکتا ہوا معلوم ہوتا ہے ٹڈے کی آنکھ کی طرح)

إِنَّ نَعِيْمَ الدُّنْيَا أَقَلُّ وَأَصْغَرُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ خَرْبَصِيْصَةٍ۔ دنیا کی نعمتیں اللہ کے نزدیک خربصیصہ سے بھی زیادہ کم اور حقیر ہیں، نہایہ میں ہے کہ خربصیصہ زیور کا ایک دانہ، جیسے عرب لوگ کہتے ہیں مَا عَلَيْهَا خَرْبَصِيْصَةٌ اُس عورت کے جسم پر ایک خربصیصہ بھی نہیں ہے یعنی کچھ زیور نہیں ہے، اردو میں یوں کہتے ہیں ایک چاندی کا چھلہ تک نہیں ہے۔

[illegible]رَبَقَةٌ۔ جلدی چلنا، گوز لگانا، چیرنا، کاٹنا، بگاڑنا۔

خَرْبَقٌ۔ کٹکی۔

خِرْبَاقٌ۔ ایک صحابی کا نام تھا جن کو ذوالیدین بھی کہتے تھے۔

[illegible]رْتٌ۔ سوراخ کرنا، پہچاننا۔

خِرِّيْتٌ۔ ملک کو خوب پہچاننے والا۔

خُرْتَةٌ۔ سوراخ۔ روزن۔

كَأَنَّمَا أَتَنَفَّسُ مِنْ خُرْتِ إِبْرَةٍ۔ (عمرو بن عاص مرتے وقت کہنے لگے ایسا معلوم ہوتا ہے) جیسے میں سوئی کے ناکہ میں سے سانس لے رہا ہوں، یعنی سانس کا رستہ ایسا تنگ ہو گیا ہے سانس اٹک رہی ہے۔

وَاسْتَأْجَرَ رَجُلًا هَادِيًا خِرِّيْتًا۔ ایک شخص کو اجرت پر ٹھہرایا جو رستہ بتانے والا جنگل کے رستے خوب پہچاننے والا تھا، بعضوں نے کہا کہ سوئی کے ناکے برابر جو رستہ تھا اُسکو بھی پہچاننے والا اور یہ شخص بنی دیل قبیلے کا تھا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہجرت کے وقت اُس کو رستہ بتانے کے لئے مقرر کیا تھا)۔ مجمع البحرین میں ہے اُس کی جمع خراریت ہے۔

سَمِيْعٌ لَا بِخُرُوْتٍ۔ اللہ تعالیٰ ہر بات کو سنتا ہے بغیر سوراخ کے (یعنی اُس کے کان اور کان کے سوراخ ہماری طرح نہیں ہیں)۔

خُرْثِيٌّ۔ گھر کا سامان

خَرْثَاءُ۔ مرغی گوشت لٹکی ہوئی۔

خِرْمِثَاءُ۔ لال چیونٹی۔

جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ وَخُرْثِيٌّ۔ آنحضرت ﷺ کے پاس قیدی آئے اور گھر کے سامان (چکی چولہا چرخہ وغیرہ)

خَرْجٌ یا خُرُجٌ۔ پیداوار، محصول جو بادشاہ یا زمین کا مالک لیتا ہے آمدنی، جیسے خَرَاجٌ یا خِرَاجٌ یا خُرَاجٌ بحرکات ثلثہ بڑھانے تک۔

خُرَاجٌ بضمہ خاء دنبل یا ورم

خَرْجٌ۔ خورجی، اور خُرْجَہ بھی کہتے ہیں۔

Marfat.com

خُرُوْجٌ اور مَخْرَجٌ۔ نکلنا۔
تَخْرِیْجٌ اور اِخْرَاجٌ۔ نکالنا۔
مُخَارَجَۃٌ۔ وہ معاملہ جو مالک غلام سے کرتا ہے کہ ہر مہینے اتنا ادا کرے۔
خَارِجٌ۔ نکلنے والا اور جس کا قبضہ جائداد پر نہو۔
اَلْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ۔ آمدنی اسی کو ملیگی جو جائداد کا ضامن اور جواب دار ہے مثلاً ایک غلام خریدا اُس کو کام میں لگایا کچھ منفعت کمائی اب اُس میں ایسا عیب نکلا جو بائع نے مشتری کو نہیں بتلایا تھا اور مشتری نے اُس عیب کیوجہ سے وہ غلام بائع کو پھیر دیا تو مشتری اپنی قیمت بائع کو واپس لیلے اور غلام کی کمائی جو مشتری کے پاس ہوئی وہ مشتری ہی کی ہوگی، کس لئے کہ وہ اُس غلام کا ضامن اور جواب دار تھا اگر وہ ہلاک ہوجاتا تو اُسی کا نقصان ہوتا، شریح جو کوفہ کے قاضی تھے، انھوں نے ایک مقدمہ میں ایساہی فیصلہ کیا کہا عیب دار غلام کو پھیر دے اور جو کچھ اُس نے کمائی کی ہے وہ ضمان کی وجہ سے تیری ہوا ہے۔
طَیِّبٌ رِیْحُھَا طَیِّبٌ خَرَاجُھَا۔ ترنج کی بو بھی عمدہ ہے اور اُسکا مزہ بھی عمدہ ہے، مزے کو گویا خراج سے تشبیہ دی جو زمین سے حاصل ہوتا ہے۔
یَتَخَارَجُ الشَّرِیْکَانِ وَاَھْلُ الْمِیْرَاثِ۔ کسی جائداد کے شرکا جو تقسیم نہ ہوئی ہو اسیطرح ترکہ کے وارث جو تقسیم نہ ہوا ہو آپس میں اپنا حصہ دوسرے شریک یا وارث کے ہاتھ بیچ سکتے ہیں گو اپنے حصے کی مقدار معلوم نہ ہو یا اُس پر قبضہ نہ ہوا ہو مگر اجنبی شخص کے ہاتھ اُس وقت تک نہیں بیچ سکتے جبتک جائداد کی مقدار معلوم اور معین اور اُس پر قبضہ نہ ہوجائے، عطانے اُس کی تفسیر یوں روایت کی ہے کہ شرکا تخارج کرسکتے ہیں مثلاً مال شرکت میں سے ایک شریک دس دینار نقد لے لے اور دوسرا اس دینار کا مقابلہ لیلے جو کسی پر قرض ہوں۔
فَاَخْرَجَ تَمَرَاتٍ مِنْ قَرَنِہٖ۔ کئی کھجوریں اپنے تیردان میں سے نکالیں۔
اِنَّ نَاقَۃَ صَالِحٍ کَانَتْ مُخْتَرَجَۃً۔ حضرت صالح ؑ کی اونٹنی (جو اُن کی دعا سے پتھر سے نکلی تھی) مخترجہ تھی (یعنی بختی اونٹ کی طرح)۔
دَخَلْتُ عَلٰی عَلِیٍّ یَوْمَ الْخُرُوْجِ فَاِذَا بَیْنَ یَدَیْہِ فَاثُوْرٌ عَلَیْہِ خُبْزُ السَّمْرَاءِ وَ صَحْفَۃٌ فِیْھَا خَطِیْفَۃٌ وَمِلْبَنَۃٌ۔ سوید ابن غفلہ نے کہا میں عید کے دن حضرت علیؓ کے پاس گیا کیا دیکھتا ہوں اُن کے سامنے ایک خوان دھرا ہے اُس پر گیہوں کی روٹی بن چھنے آٹے کی دھری ہے اور ایک پیالہ ہے جس میں خطیفہ ہے (ہریرہ دودھ اور آٹے کا) اور ایک چمچہ ہے — (سبحان اللہ کیا حکیمانہ غذا تھی آنحضرت ﷺ اور صحابہ بن چھنے آٹے کی روٹی کھایا کرتے تھے، جسکو خشکار کہتے ہیں، البتہ یہی روٹی سریع الہضم اور عمدہ غذا ہے۔ اور حوّاری یعنی میدہ کی روٹی سخت مضر اور مسدہ اور باعث قولنج اور بواسیر ہے گر ہمارے زمانہ کے امیر اور امرا جاہل محض دو میدہ کی روٹیاں گلگلے اور پوریاں بڑے مزے سے اُڑایا کرتے ہیں، کھالینا تو سہل ہے لیکن فضلہ نکالنا مشکل ہے۔ بقول شیخ

توان بحلق فروبرد استخوان درشت ٭
ولے شکم بدرد چون بہ پیچد اندر ناف ٭

قدم الخروج قبل الولوج پر ان کو کچھ التفات نہیں ہے، چوہے کی طرح چوہے دان میں پھنس جاتی ہیں پھر اپنی بے عقلی پر روتے اور چلاتے اور بلبلاتے ہیں)۔

لَا يُخْرِجُكُمْ إِلَّا فِرَارٌ۔ (طاعون جہاں ہوا ہے نکلنا اُس حالت میں منع ہے) جب بھاگنے کی نیت سے نکلے (اگر کوئی اور ضرورت کی وجہ سے نکلے تو وہ گنہگار نہ ہوگا)۔

كَانَ لِأَبِي بَكْرٍ غُلَامٌ يُخْرِجُ۔ ابوبکر صدیق رض کا ایک غلام تھا وہ اُن کو روزانہ آمدنی دیا کرتا (انہوں نے اُس پر تین صاع غلہ یا کھجور کے روزانہ مقرر کر دئے تھے ایک بار وہ کاہن کی اجرت میں جو کھانا ملا تھا لے کر آیا ابوبکر رض نے اسکو کھالیا جب اُن کو معلوم ہوا کہ یہ کھانا کہانت کی اجرت کا تھا تو قے کرکے نکال ڈالا)۔

بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ہم کو یہ خبر پہنچی کہ آنحضرت مدینہ کی طرف نکلے۔

خَوَارِجُ۔ ایک فرقہ ہے گمراہ فرقوں میں سے۔ اُن کی سات شاخیں ہیں اباضیہ اور محکمیہ، اور بیہسیہ، اور ازارقہ، اور نجدات، اور صفریہ، اور عجاردہ۔ یہ سب گناہ کبیرہ کرنے والے کی تکفیر کرتے ہیں، عبداللہ بن عمر رض انکو تمام مخلوقات سے بدتر کہتے کیونکہ انہوں نے اُن آیتوں کو جو کافروں کے حق میں اتری تھیں مسلمانوں پر چیپ دیا اب جو کوئی امام اور حاکم اسلام کے مقابلہ میں بغاوت کرے اُس کو بھی خارجی کہتے ہیں۔

مؤلف:۔ کہتا ہے جو کوئی شرک اصغر کے کاموں پر مسلمانوں کی تکفیر کرے یا اُن کو قتل کے لائق سمجھے یا اُن کو قتل کرے وہ بھی خارجی ہے گو ظاہر میں اہل حدیث ہونے کا دعویٰ کرے، شرک اصغر یہ کہ کہ آدمی توحید کا عقیدہ رکھ کر بعضے ایسے کام کرے جو مشرک کیا کرتے ہیں مثلاً باپ دادا کی قسم کھانا قبروں پر روشنی کرنا، قبر کو بوسہ دینا، قبر پر غلاف چڑھانا، تعزیہ بنانا، عبدالحسین یا عبدالنبی، یا عبدالغوث، اس قسم کے نام رکھنا، غیر خدا کی ندا کرنا مثلاً یا رسول اللہ، یا علی، یا حیدر کرار بشرطیکہ اُن کو قادر مختار نہ جانے بلکہ صرف محبت کی وجہ سے پکارے وغیرہ وغیرہ۔

أَوَ مُخْرِجِيَّ۔ کیا وہ مجھکو نکال دینے والے ہیں

يَأْخُذُ عَلَيْهَا خَرْجًا۔ وہ اس پر اجرت لے۔

كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِي۔ دو جھوٹے جو میرے بعد نکلیں گے (یعنی میرے بعد اُن کا عروج ہوگا ورنہ وہ آپ کی حیات میں نکل چکے تھے)۔

مِنْ بِئْرِ خَارِجَةٍ یا مِنْ بِئْرِ خَارِجَةَ یا مِنْ بِئْرِ خَارِجَةَ۔ یعنی اُس کنوے سے جو باغ کے باہر تھا یا خارجہ کے کنوے سے (جو ایک شخص کا نام ہے)۔

خَرَجَ بِهِ خُرَاجٌ۔ اُس کو ایک پھوڑا نکل آیا۔

يَخْرُجُ مِنْ أَصْلِهِمَا النَّهْرَانِ۔ اُس کے جڑ میں سے دو نہریں نیل اور فرات کی نکلتی ہیں (مطلب یہ ہے کہ وہاں بھی دنیا کے نیل اور فرات کی طرح دو نہریں ہیں جنکا نام یہی ہے، بعضوں نے کہا ان نہروں کا مادہ سدرۃ المنتہی سے آکر پہاڑوں میں رکھا گیا اور یہ نہریں اُن میں سے پھوٹیں)۔

نُرِيدُ أَنْ نَحُجَّ ثُمَّ نَخْرُجَ عَلَى النَّاسِ۔ ہم نے یہ چاہا حج کریں پھر خارجی مذہب اختیار

Marfat.com

کریں۔
فَمَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ بُرَّةٍ فَأَخْرِجُوهُ۔ جس کے دل میں گیہوں کے ایک دانہ برابر ایمان ہو اُس کو بھی دوزخ سے نکال لے۔

مَا تَقَرَّبَ عَبْدٌ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْهُ۔ اللہ کا تقرب حاصل کرنے کا ذریعہ بندے کے لئے اُسکے کلام سے زیادہ کچھ نہیں ہے جو اُس میں سے نکلا ہے (یعنی تلاوت قرآن ہی بڑا ذریعہ تقرب خداوندی کا ہے، بعضوں نے کہا منہ کی ضمیر بندہ کی طرف پھرتی ہے یعنی جو بندے کی زبان سے نکلتا ہے مراد ذکرِ الٰہی اور قرآن ہے۔

فَأَخْرَجْنَا مِنْهُ مَمْلُوءَةً۔ ہماری خورجیاں اُس سے بھری ہوئی تھیں۔

يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ أَرْبَعَةٌ۔ چار آدمی دوزخ سے نکلیں گے (اللہ کے سامنے پیش کئے جائینگے پھر حکم ہوگا ان کو دوزخ میں لے جاؤ)۔

خَارَجَ غُلَامَهُ۔ اُس نے اپنے غلام پر ایک محصول مقرر کیا (کہ روزانہ یا ماہانہ اتنا دیا کرے)۔

خَرَجَ فَظَنَّ أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ۔ آپ صفوں میں سے نکلے اُسوقت آپ کو خیال آیا کہ عورتوں کو میری آواز نہیں پہنچی۔

مَا أَنْ تَخْرُجَ مِنْهَا۔ اب اس سے چھٹکارے کی کیا صورت ہے۔

فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ۔ جب (جمعہ کے دن) امام باہر نکلے (خطبہ سنانے کو) اُسوقت (لکھنے والے فرشتے) بہیوں کو لپیٹ دیتے ہیں (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ امام کو ایک علیحدہ مقام میں رہنا مستحب ہے اور صرف خطبہ شروع کرتے وقت مسجد میں آنا چاہئے)۔

خَارِجَةُ بْنُ حُذَافَةَ۔ ایک شخص کا نام تھا جو ابن عاص کے مشابہ تھا صورت میں وہ اُن کے دھوکے میں مارا گیا (عمرو بن عاص بچ گئے اسی طرح معاویہ بھی کچھ زخمی ہو کر بچ گئے، لیکن حضرت علیؓ کی قضا آن پہنچی تھی آپ شہید ہوئے، یہ تین مرد خارجیوں نے صلاح کی تھی کہ معاویہ اور عمرو بن عاص اور علی رضؓ کو مار ڈالیں تو قصہ جھگڑا تمام ہو)۔

خَرَاجٌ مُقَاسَمَةٌ۔ بٹائی جس کا رواج اگلے زمانہ میں تھا۔

خَرَاجُ تَوْظِيفٍ۔ نقدی ٹھہراؤ جس کا رواج اب اکثر حکومتوں میں ہے۔

يَوْمُ الْخُرُوجِ۔ قیامت کو بھی کہتے ہیں۔

فَخَارَجَهُمْ عَلَى أَنْ يَتْرُكَ الْأَرْضَ لَهُمْ۔ آپ نے خیبر کے یہودیوں سے یہ معاملہ کیا کہ زمین دہی رکھیں (اُس میں جوتے بوئیں) اور آدھا حصہ پیداوار کا دیا کریں۔

إِذَا دَخَلْتَ الْمَخْرَجَ۔ جب تو پاخانہ جائے

رَجُلٌ مَاتَ فِي بِئْرِ مَخْرَجٍ۔ ایک شخص پاخانہ کے سنڈاس میں گر کر مر گیا۔

ذُكِرَ الْخَوَارِجُ عِنْدَ عَلِيٍّ۔ حضرت علی رضؓ کے سامنے خارجیوں کا ذکر آیا (کیا وہ کافر ہیں؟) فرمایا کفر سے بھاگ کر تو انہوں نے خروج اختیار کیا ہے پھر کہا کیا منافق ہیں فرمایا منافق تو اللہ کی یاد بہت کم کرتے ہیں یہ تو اللہ کی یاد بہت کرتے ہیں، صبح اور شام اُسی کی یاد میں رہتے ہیں انہیں ان لوگوں پر آفت آئی شیطان نے بہکا دیا اندھے اور بہرے ہوگئے (کسی کی بات نہیں سنتے۔ بس جو اپنے لوگ کہیں اُسی کو مانتے ہیں، اور مسلمانوں کی تقریر سنتے ہیں نہ اُن کی کتاب

دیکھتے ہیں یہ بھی ایک جہالت اور بے عقلی ہے۔

خَرْدَلَةٌ۔ کاٹنا ٹکڑے ٹکڑے کرنا، پھینکنا، گرنا، رائی کا دانہ۔

فَمِنْهُمُ الْمُوْبَقُ بِعَمَلِهٖ وَمِنْهُمُ الْمُخَرْدَلُ یا الْمُخَرْدَلُ یا اَلْمُجَرْدَلُ۔ (پلصراط پر) گذرنے والوں سے کوئی تو اپنے (برے) عمل کی وجہ سے ہلاک ہوگا اور کوئی ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیگا یا دوزخ میں گرا دیا جائیگا۔ کعب بن زہیر کے قصیدے میں ہے لَحْمٌ مِّنَ الْقَوْمِ مَعْفُوْرٌ خَرَادِيْلُ۔ ان کا گوشت جو مٹی میں لتھڑا ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا ہے۔

وَمِنْهُمْ مَنْ يُّخَرْدَلُ يا يُخَرْدَلُ يا يُجَرْدَلُ یعنی کوئی ٹکڑے ٹکڑے کیا جائیگا کوئی ہلاکت کے قریب ہو جائیگا۔ جَرْدَلَةٌ ہلاکت کے قریب پہنچنا۔

مِثْقَالُ حَبَّةٍ اَوْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ ایک دانہ یا ایک رائی کے برابر ایمان، طیبی نے کہا یہ قلت کی تمثیل ہے حقیقتاً وزن مراد نہیں ہے کیونکہ ایمان جسم نہیں ہے۔

میں:۔ کہتا ہوں قیامت میں ایمان بھی اور اعمال کی طرح اگر مجسم ہو تو کیا بعید ہے۔ ایمان سے یہاں ثمرۂ ایمان مراد ہے یعنی یقین، اور اطمینان قلبی۔

خُرْدِيْقٌ۔ شوربا، معرب ہے خورد یگ کا۔

دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدٌ كَانَ يَبِيْعُ الْخُرْدِيْقَ۔ آنحضرت ﷺ کو ایک غلام نے دعوت دی جو شوربا بیچا کرتا تھا (وہ ہمیشہ آنحضرت ﷺ کی دعوت کیا کرتا آپ قبول فرماتے) فرزدق شاعر کہتا ہے قَالَتْ سُلَيْمٰى اشْتَرِ لَنَا دَقِيْقًا، وَاشْتَرِ شُحَيْمًا نَتَّخِذْ خُرْدِيْقًا۔

سلیمی نے کہا تھوڑا آٹا ہمارے لئے اور چربی مول لے ہم شوربا بنائینگے۔

خَرٌّ۔ یا خُرُوْرٌ۔ اوپر سے نیچے گرنا۔

خَرِيْرٌ۔ آواز کرنا، خراٹے لینا۔

بَايَعْتُهٗ عَلٰى اَنْ لَّا اَخِرَّ اِلَّا قَائِمًا۔ میں نے آنحضرت ﷺ سے اس اقرار پر بیعت کی کہ جب گرونگا تو (اسلام پر قائم رہ کر) یعنی ایمان ہی پر مرونگا یا ہر معاملہ درستی کے ساتھ کروں گا نہ میں غبن کرونگا نہ کسی کو غبن کرنے دونگا۔

اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَاهُ۔ اس کے گناہ گر جائینگے ایک روایت میں جَرَتْ خَطَايَاهُ ہے یعنی وضو کے پانی کے ساتھ بہ جائینگے۔

خَرَرْتَ مِنْ يَّدَيْكَ۔ تو اپنے ہاتھوں آپ گرا یعنی قصور کیا اس کی وجہ سے ذلیل ہوا سزا پائی، بعضوں نے کہا تو شرمندہ ہوا، جیسے عرب لوگ کہتے ہیں خَرَرْتُ عَنْ يَّدِيْ۔ یعنی میں شرمندہ ہوا۔

مَنْ اَدْخَلَ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ سَمِعَ خَرِيْرَ الْكَوْثَرِ۔ جو شخص اپنی انگلیاں کانوں میں گھسیڑے وہ کوثر کی آواز سنیگا (یعنی کوثر کے جوش کی آواز کی طرح ایک آواز اس کے کان میں آئیگی)

وَاِذَا اَنَا بِغَابِ خَرَّارَةٍ۔ میں یکایک ایک جھڑ مارنے والے چشمے پر پہنچا۔

خَرَّارٌ۔ ایک مقام کا نام ہے جحفہ کے قریب۔ وہاں آنحضرت ﷺ نے سعد بن ابی وقاص کو لشکر کا سردار بنا کر بھیجا تھا۔

فَخَرَّ عَلَيْهِ رِجْلُ جَرَادٍ مِّنْ ذَهَبٍ۔ حضرت ایوب پر سونے کی ٹڈیوں کا ایک بڑا گچھا اوپر سے آگرا۔

Marfat.com

يُخْرِفُهَا أَبْعَدَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
(قرآن کی ایک آیت تاویل آدمی اپنی رائے اور
خواہش سے کرتا ہے اور) اُس کی وجہ سے اتنا نیچے
گر جاتا ہے اُس سے بھی زیادہ جتنی زمین آسمان
سے نیچے ہے۔

خَرْخَرَةٌ۔ خراٹا جو سوتا ہوا آدمی نکالتا ہے یا
جسکا گلا گھونٹا جاتا ہے۔

خَرْزٌ۔ ستالی ڈال کر سینا۔

يَخْرِزَانِ فِي بَيْتٍ۔ ایک گھر میں جوتے سی
رہے تھے یا موزہ۔

خَرَزَةٌ۔ نگینہ الماس کا ہو یا یاقوت کا یا عقیق کا۔
یا اور کسی جواہر کا یا کانچ کا۔

خُرْزَاةٌ۔ لشکر، اُس کی جمع خُرْزَاتٌ ہے۔

خَرِيْزٌ۔ ایک زرہ ہے جس میں سوئیاں کرنجو
سا معلوم ہوتا ہے۔

مِخْرَزٌ۔ ستالی، جوتہ سینے کا آلہ۔

سَافِرْ بِمِخْرَزِكَ۔ اپنے جوتے سینے کا
آلہ سفر میں ساتھ رکھ۔

خَرَسٌ۔ گونگا ہونا، خاموش ہونا۔ ابر کا بن آواز ہونا
اسی طرح پہاڑ کا۔

هِيَ صُمْتَةُ الصَّبِيِّ وَخُرْسَةُ مَرْيَمَ۔ کھجور
بچوں کو چپ کرنے کی چیز ہے (جب وہ روئے
ایک کھجور دے دی تو خاموش ہو رہتے ہیں) اور حضرت
مریم کی اچھوانی ہے (اچھوانی وہ کھانا جو زچہ
کو زچگی کے بعد دیا جاتا ہے)۔

خُرْسٌ۔ وہ کھانا زچگی کے وقت لوگوں کو کھلایا
جائے۔

أَفِي عُرْسٍ أَوْ خُرْسٍ أَوْ إِعْذَارٍ۔ (حضرت
حسان بن ثابت رضؓ کو جب کوئی دعوت دیتا تو
پوچھتے) کیا شادی کی دعوت ہے یا زچگی کی یا
ختنہ کی (بس ان تینوں میں سے کوئی دعوت ہوتی
تو قبول کرتے ورنہ قبول نہ کرتے)۔

لَا وَلِيْمَةَ إِلَّا فِي خَمْسٍ وَعَدَّ مِنْهُنَّ
الْخُرْسَ۔ دعوت پانچ طرح کی ہے اور اُن
میں سے ایک زچگی کی دعوت کو بیان کیا۔

وَلَوْ شِئْتَ لَأَخْرَسْتَنِي۔ اگر تو چاہتا تو مجھ
گونگا بنا دیتا میں زبان سے گناہ نہ کرسکتا۔

خُرَاسَانُ۔ ایک مشہور ولایت ہے بلاد عجم میں
خُرْسِيٌّ یا خُرَاسِيٌّ یا خُرَاسَانِيٌّ تینوں طرح
نسبت آئی ہے۔ محیط میں خُرَاسِيٌّ اور
خُرْسِيٌّ کو بھی زیادہ کیا ہے۔

خَرْشٌ۔ مُہرہ۔

خَرَّاشٌ۔ مُہرے بیچنے والا یا بنانے والا۔ خُرْشٌ
جمع ہے خَرْشٌ۔

خَرْشٌ۔ کھونسا دینا، مارنا، کراتا۔

إِنَّهُ أَتَاهُ وَهُوَ يَخْرِشُ بَعِيْرَهُ بِمِحْجَنِهِ۔
ابو بکر صدیق رضؓ (عرفات سے) لوٹے وہاں اونٹ
کو ٹیڑھے منہ کی چھڑی سے مار رہے تھے۔

لَوْ رَأَيْتُ الْعِيْرَ تَخْرِشُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا
مَا مَسِسْتُهُ۔ اگر میں گورخر دیکھوں جو مدینہ
کے دونوں کناروں میں کھانا ڈھونڈ رہا ہو تو میں
اُس کو ہاتھ نہ لگاؤں (کیونکہ مدینہ حرم ہے مکہ کی
طرح۔ بعضوں نے کہا خارشہ خراشا کا ماخوذ ہے
بمعنی لینے اور حاصل کرنے کے ایک روایت
میں تَجُوشُ جیسے اوپر گذر چکا۔ حربی نے کہا
میں سمجھتا ہوں یہ تَجْرُشُ ہے جرش سے بمعنی
کھانے کے۔

كَانَ أَبُو مُوسَى يَسْمَعُنَا وَنَحْنُ نُخَادِشُهُ

Marfat.com

فَلَا یَنْہَانَا۔ ابوموسیٰ اشعری سنتے رہتے، ہم گاؤں والوں سے اپنی مہمانی کا کھانا زبردستی لیتے وہ ہم کو منع نہ کرتے۔

مِخْرَشَۃٌ اور مِخْرَاش۔ وہ لکڑی جس سے موچی چمڑے پر لکیر کرتا ہے اُسکو مخط بھی کہتے ہیں اور مخرش اور مخراس ٹیڑھے منہ کی لکڑی کو بھی کہتے ہیں۔

ضَرَبَ رَأْسَہٗ بِمِخْرَشٍ۔ اس کے سر پر ٹیڑھے منہ کی لکڑی سے مارا۔

خُرْثِیٌّ۔ گھر کا کم قیمت سامان، جمع خَرَاثِیُّ ہے

خُرَاشَۃ۔ چورہ جو کسی چیز کے چھیلنے یا رگڑنے میں گرے۔

تَخَارَشَتِ الْکِلَابُ۔ کتے ایک دوسرے پر بھڑک اٹھے (لڑنے کے لئے چلے)

خَرْصٌ۔ جھوٹ بولنا۔ گمان سے ایک بات کہنا۔ اندازہ کرنا، انجنہ کرنا، بند کر دینا، درست کرنا۔

خَرَصٌ بھوکا ہونا سردی کے ساتھ۔

تَخْرِیْصٌ۔ سوراخ کرکے جوڑنا۔

اِخْتِرَاصٌ۔ جھوٹ بولنا۔

خِرْصٌ۔ چھلا، نیزہ، تھیلی۔

خَرَّاصٌ۔ جھوٹا، کذاب۔

خُرْصٌ۔ شاخ، نیزہ، چھلا، اس کی جمع خِرْصَانٌ ہے۔

اَیُّمَا امْرَأَۃٍ جَعَلَتْ فِیْ اُذُنِہَا خُرْصًا مِّنْ ذَہَبٍ جُعِلَ فِیْ اُذُنِہَا مِثْلُہٗ خُرْصًا مِّنَ النَّارِ۔ جو عورت اپنے کان میں سونے کا بالا ڈالے تو اتنا ہی بالا آگ کا اس کے کان میں پہنایا جائے گا (نہایہ میں ہے کہ یہ اُس وقت کی حدیث ہے جب عورتوں کو بھی سونا پہننے کی ممانعت تھی بعد اس کے یہ ممانعت منسوخ ہوگئی اور عورتوں کو سونا پہننا درست ہوگیا، بعضوں نے کہا وہ عورت مراد ہے جو زیور کی زکوٰۃ ادا نہ کرے)۔

مُؤَلِّفْ۔ کہتا ہے یہ توجیہ صحیح نہیں ہے کیونکہ اول تو زیور میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے دوسرے اگر آنحضرت ﷺ کا یہ مطلب ہوتا تو سونے کی تخصیص کیوں فرماتے، تو صحیح یہی ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے، بعضوں نے کہا مراد وہ عورت ہو جو فخر اور تکبر کی راہ سے پہنے، اس صورت میں حدیث منسوخ نہ ہوگی۔

فَجَعَلَتِ الْمَرْأَۃُ تُلْقِی الْخُرْصَ وَالْخَاتَمَ کوئی عورت چھلا اور انگوٹھی (صدقہ کے طور پر) ڈالنے لگی (جب آپ نے عید کی نماز کے بعد عورتوں کو صدقہ کی ترغیب دی)۔

اِنَّ جُرْحَ سَعْدٍ بَرَأَ فَلَمْ یَبْقَ مِنْہُ اِلَّا کَالْخُرْصِ۔ سعد کا زخم چنگا ہوگیا ایک چھلے کی برابر باقی رہا۔

اَمَرَ بِخَرْصِ النَّخْلِ وَالْکَرْمِ۔ آنحضرت ﷺ نے کھجور اور انگور کا انجنہ کرنے کا حکم دیا (یعنی اندازہ کرنے کا کہ کس قدر میوہ درختوں پر سے نکلیگا)۔ جیسے عرب لوگ کہتے ہیں کَمْ خَرْصُ اَرْضِکَ۔ تیری زمین کے پیداوار کا کیا تخمینہ ہے۔

اِنَّہٗ کَانَ یَاکُلُ الْعِنَبَ خَرْصًا۔ آنحضرت ﷺ انگور کو خرص کے طور پر کھاتے (یعنی گچھہ منہ میں رکھ لیتے پھر باریک ٹہنیاں اسکے منہ سے نکال کر پھینکتے) ایک روایت میں خرطا ہے معنی وہی ہے یا یہ معنی ہے کہ سونت کر کھاتے اسکو ٹہنیوں

Marfat.com

سے جدا کرے۔
بَابُ خَرْصِ التَّمْرِ۔ اس باب میں کھجور کے اٹکل کا بیان ہے۔
رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا۔ آپ نے اٹکل کرکے عرایا کی اجازت دی (عرایا یہ ہے کہ کوئی آدمی ایک یا دو یا چند درخت کھجور کے کسی مسکین کو دے پھر بار بار اُسکے باغ میں آنے سے تنگ ہو کر اُن درختوں کے میوے کا اٹکل کرکے اتنا ہی خشک میوے کا بدل اُن درختوں کے میوہ کو مسکین سے خرید لے)۔
تُخْرَصُ ثَمَرَتُهُ ذِي زَكُوتُهُ زَبِيبًا۔ انگور کا اٹکل کر لیا جائے پھر جتنا اٹکل کیا جائے اُسی حساب سے منقی (سوکھا انگور) زکوٰۃ میں دیا جائے۔
اُخْرُصُوْهَا إِخْرِصُوْهَا۔ اُسکا اٹکل (انداز) کر لو (کہ کتنی کھجور نکلے گی)۔
كُنْتُ خَرِصًا۔ میں بھوکا تھا سردی کا مارا ہوا۔
خَارِصٌ۔ کا بھی یہی معنی ہے۔
إِذَا خَرَصْتُمْ نَخُذُوْا وَدَعُوا الثُّلُثَ۔ جب تم اندازہ کر و تو جتنا زکوٰۃ کا مقدار ٹھہرے اُس سے) دو تہائی لو ایک تہائی مالک مال کو چھوڑ دو (یہ احتیاطاً ہے کس لئے کہ شاید انداز میں غلطی ہوئی ہو اور حنفیہ نے مطلق اٹکل کا انکار کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیثیں سود حرام ہونے سے پہلے کی ہیں اور عتاب کی حدیث جسمیں اٹکل کا ذکر ہے انکار دکرتی ہے کیونکہ عتاب فتح مکہ کے دنوں میں اسلام لائے تھے اور سود اس سے پہلے حرام تھا۔
خَرْطٌ۔ سونتنا، چھیلنا، چھوڑنا، جماع کرنا، گوز لگانا۔
دست لانا، خوشہ منہ میں ڈال لینا پھر ٹہنیاں منہ سے نکال کر پھینکنا۔
كَانَ يَأْكُلُ الْعِنَبَ خَرْطًا۔ اسکے معنی گذر چکے ہیں۔
إِنَّكَ لَخَرُوْطٌ۔ (ایک شخص کو حضرت علی کے پاس لے کر آئے جس کی امامت سے لوگ ناراض تھے مگر وہ امام بن جاتا تھا آپ نے فرمایا) تو بڑا اجڈ جاہل آدمی ہے۔
خَرُوْطٌ۔ اصل میں اُسکو کہتے ہیں جو حماقت سے بہادری کرے، خواہ مخواہ ہر بات میں گھسے پھر اپنی مشکلات میں پھنسائے۔
فَاخْتَرَطَ سَيْفَهُ۔ اپنی تلوار سونت لی (میان سے نکال لی)۔
خُرِطَ عَلَيْنَا الْاِحْتِلَامُ۔ (حضرت عمرؓ نے اپنے کپڑے میں منی دیکھی تو فرمایا) اجی یا احتلام تو ہم پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں خَرَطَ دَلْوَهُ فِي الْبِئْرِ۔ اپنا ڈول کنوے میں چھوڑ دیا۔
خَرَطَ الْبَازِيَ۔ باز چھوڑا۔
خَرَطْتُ الْعُوْدَ۔ میں نے لکڑی کو سونتا۔
خَرَّاطٌ۔ لکڑی کو تراشنے والا برابر اور چکنا کرنے والا، اردو میں خرادنا کہتے ہیں۔
خَرْطُ الْقَتَادِ۔ قتاد ایک کانٹے دار درخت ہے اُسکا سونتنا مشکل ہے، اسیطرح مشکل کام کو خرط القتاد کہتے ہیں۔
خَرِيْطٌ۔ تھیلی۔
خَرْطٌ۔ جھوٹ کو بھی کہتے ہیں۔
خَرْطَمَةٌ۔ سونڈ پر یا ناک پر مارنا، ناک بھوں چڑھانا، غصہ ہونا۔

Marfat.com

خَرْطُوْمٌ۔ سونڈ ناک، تیز شراب جو جلدی نشہ کرے۔

خِفَافُهُمْ مُخَرْطَمَةٌ۔ دجال کے ساتھی جو لوگ ہونگے اُن کے جوتوں کی نوکیں مڑی ہوئی ہونگی ایسے جوتے پہنے ہوں گے جیسے بعض ملکوں میں بنتے ہیں اُن کے سرے مڑے ہوئے)

خَرَاطِيْمُ الْقَوْمِ۔ قوم کے سردار اور عمائد۔

خرع۔ چیرنا۔

خَرَعٌ۔ ضعیف ہونا، دہشت پانا، ٹوٹ جانا

خَرَاعَةٌ اور خُرُوْعٌ۔ جوڑوں کا ڈھیلا اور نرم ہونا، پھٹ جانا، چر جانا، ریزہ ریزہ ہوجانا

اِخْتِرَاعٌ۔ چیرنا، نئی نکالنا، پیدا کرنا۔

اِنَّ الْمُغِيْبَةَ يُنْفَقُ عَلَيْهَا مِنْ مَالِ زَوْجِهَا مَالَمْ تَخْتَرِعْ مَالَهُ۔ جس عورت کا شوہر غائب ہو (اُسکا پتہ نہ معلوم ہو کہاں ہے) تو خاوند کی جائداد میں سے اُسکو خرچہ دیا جائیگا جب تک وہ اُس کو تباہ نہ کرے یا اُس میں خیانت نہ کرے۔

لَوْ سَمِعَ اَحَدُكُمْ ضَغْطَةَ الْقَبْرِ لَخَرِعَ اگر تم میں سے کوئی قبر کا دبوچنا سُنے تو دہشت میں آجائے۔

لَوْلَا اَنَّ قُرَيْشًا تَقُوْلُ اَدْرَكَهُ الْخَرَعُ لَقُلْتُهَا۔ (ابو طالب مرتے وقت کہنے لگے) اگر قریش کے لوگ یہ نہ کہیں کہ ابو طالب ڈر گیا (دہشت پاگیا) تو میں کلمہ (لا الٰہ الا اللہ) کہہ لیتا۔

لَا يُجْزِئُ فِى الصَّدَقَةِ الْخَرِعُ۔ زکوٰۃ میں ناتواں کمزور جانور دینا درست نہیں (یا دودھ پیتا ہوا کم عمر)۔

خِرْوَعٌ۔ ایک درخت ہے اُس کا پتہ چکنا اُسکے پھل میں سے تیل نکلتا ہے، سُدّہ اور قولنج کے لئے بہت مفید ہے کیونکہ وہ مسہل اور مزلق ہے (ہندی میں اسکو ارنڈی اور فارسی میں بید انجیر کہتے ہیں)۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِى اِخْتَرَعَ الْخَلْقَ بِمَشِيَّتِهٖ۔ شکر اُس اللہ کا جس نے مخلوقات کو اپنی مشیت سے پیدا کیا۔

خَرْفٌ۔ چننا جیسے مَخْرَفٌ اور خِرَافٌ ......

اور خِرَافٌ۔ پوناس (خریف) کا پانی پڑنا سٹھیا جانا، بیوقوف ہوجانا۔

خَرَفٌ اور خَرَافَةٌ۔ بوڑھا ہونا، دہشت پانا سٹھیا جانا۔

اِخْرَافٌ۔ کھجور کاٹنے کا وقت آجانا۔

مُخَارَفَةٌ۔ فصل خریف پر معاملہ کرنا۔

تَخْرِيْفٌ۔ بیوقوف بنانا۔

عَائِدُ الْمَرِيْضِ عَلٰى مَخَارِفِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ۔ بیمار پرسی کرنے والا جبتک لوٹ کر آئے گویا وہ بہشت کے کھجور کے باغوں میں ہے۔

مَخَارِفُ۔ جمع ہے مَخْرَفَةٌ کی وہ روش جس کے دونوں طرف کھجور کے درخت ہوں بعضوں نے کہا مَخْرَفَةٌ رستہ تو مطلب یہ ہوگا کہ وہ بہشت کے رستوں پر ہے اور دوسری روایت میں یوں ہے اگرچہ شام کو عیادت کرے، اس سے رد ہوتا ہے اُن لوگوں کا جنہوں نے شام کو عیادت کرنا مکروہ جانا ہے۔

تُرِكْتُمْ اِتَرَكْتُكُمْ عَلٰى مِثْلِ مَخْرَفَةِ النَّعَمِ۔ میں نے تم کو اونٹوں کے چلنے کے رستے پر چھوڑا ہے (یعنی صاف اور کشادہ

رستے پر)۔
اِنَّ لِیْ مَخْرَفًا وَاِنِّیْ قَدْ جَعَلْتُہٗ صَدَقَۃً۔ میرا ایک باغ ہے کھجور کا میں نے اُس کو خیرات کر دیا (اللہ کی راہ میں دے ڈالا)
فَابْتَعْتُ بِہٖ مَخْرَفًا۔ میں نے اُس کے بدل کھجور کا ایک باغ مول لیا، بعضوں نے مُخْرَفًا روایت ہے، کرمانی نے کہا مَخْرَاف اور مَخْرَفْ باغ۔
عَائِدُ الْمَرِیْضِ فِیْ خِرَافَۃِ الْجَنَّۃِ۔ بیمار پرسی کرنے والا بہشت کے میوے چن رہا ہے ایک روایت میں عَلٰی خُرْفَۃِ الْجَنَّۃِ ہے ایک روایت میں لَہٗ خَرِیْفٌ فِی الْجَنَّۃِ ہے یعنی اُس کو بہشت میں چنا ہوا میوہ ملے گا
اَلنَّخْلَۃُ خُرْفَۃُ الصَّائِمِ۔ کھجور روزہ دار کا میوہ ہے۔ (روزہ اُسی پر کھولنا مستحب ہے)
اِنَّہٗ اَخَذَ مِخْرَفًا فَاَتٰی عِذْقًا۔ آپ نے ایک کھلیان لیا (جہاں میوہ کاٹ کر اکٹھا کیا جاتا ہے) اور عذق کے پاس آئے (عذق کھجور کی ڈالی)۔
اِنَّ الشَّجَرَ اَبْعَدُ مِنَ الْخَارِفِ۔ درخت میوہ چننے والے سے دور ہے۔
وَکَانَ لَہٗ خَرِیْفٌ۔ اُس کو بہشت میں چنا ہوا میوہ ملیگا۔
مِخْرَفٌ۔ زنبیل کو بھی کہتے ہیں جس میں کھجور رکھی جاتی ہے۔
خُرْفَۃُ الْجَنَّۃِ۔ بہشت کا باغ۔
بُوْعِدَ مِنَ النَّارِ سِتِّیْنَ خَرِیْفًا۔ وہ دوزخ سے ساٹھ برس کے رستہ پر دور کیا جائے گا (پہلے عرب لوگ فصل خریف سے سال کا حساب کیا کرتے تھے یہانتک کہ حضرت عمرؓ نے سنہ ہجری قائم کیا۔
فُقَرَاءُ اُمَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ قَبْلَ اَغْنِیَائِہِمْ بِاَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا۔ میری امت کے محتاج لوگ مالداروں سے چالیس برس پہلے بہشت میں چلے جائیں گے (مالداروں سے حساب وکتاب ہوتا رہے گا، معاذ اللہ مال کیا ہے وبال جان ہے دنیا میں الگ فکر اور تشویش رہی اور آخرت میں اُسکا محاسبہ دینا پڑا)۔
اِنَّ اَہْلَ النَّارِ یَدْعُوْنَ مَالِکًا اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا۔ دوزخ والے مالک کو (جو دوزخ کا داروغہ ہے) چالیس برس تک پکارتے رہیں گے (وہ جواب نہ دیگا)۔
مَابَیْنَ مَنْکِبَیِ الْخَازِنِ مِنْ خَزَنَۃِ جَہَنَّمَ خَرِیْفٌ۔ دوزخ پر جو فرشتے مقرر ہیں، اُنکے دونوں مونڈھوں کے درمیان ایک برس کی راہ ہے (اتنے جسامت رکھتے ہیں)۔
لٰکِنْ غَذَاہَا اللَّبَنُ خَرِیْفٌ۔ اُس کو چکنے دودھ کی غذا ملی ہے، دودھ اکثر فصل خریف میں چکنا ہوتا ہے کیونکہ جانوروں کو ہرا چارہ ملتا ہے بعضوں نے کہا خریف سے تازہ دودھ مراد ہے۔
اِذَا رَاَیْتَ قَوْمًا خَرَفُوْا فِیْ حَائِطِہِمْ۔ جب تو لوگوں کو دیکھے میوہ چننے کے وقت وہ اپنے باغ میں رہ گئے ہیں جیسے صَافُوْا، گرمی میں رہ گئے اور شَتَوْا، سردی میں رہ گئے، اور اَخْرَفَ اور اَصَافَ اور اَشْتٰی کے معنی یہ ہیں کہ خریف میں گیا یا گرمی میں یا سردی میں۔
ذَرُوْنَا فِیْ حَلَبِہِنَّ فِیْ خُرُفٍ۔ وہ اونٹنیاں جو خریف کی فصل میں ہم اُن کو پکڑ لیتے ہیں اُن کا برچھنا کیسا ہے آپ نے فرمایا مسلمان کی کمی کا

چیز دوزخ کی چنگاری ہے)۔

اِنَّمَا اَبْعَثُكُمْ كَالْكِبَاشِ تَلْتَقِطُوْنَ خِرْفَانَ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ۔ (یہ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا) میں تم کو مینڈھے (عالم فاضل) بنا کر بھیجتا ہوں تاکہ تم بنی اسرائیل کے نوجوان اور نادانوں کو چن لو۔

مَا اُحَدِّثُكَ حَدِیْثَ خُرَافَۃَ۔ (حضرت عائشہ رض سے کسی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کرو انھوں نے کہا) کیا حدیث بیان کروں خرافہ کی حدیث بیان کروں (خرافہ ایک شخص تھا بنی عذرہ کا اس کو جن اٹھا کر لے گئے تھے وہ جنوں کے عجیب عجیب قصے بیان کرتا لوگ اسکو جھٹلاتے، جب سے عربوں کا محاورہ یہ ہو گیا کوئی لغو اور واہی دور از قیاس بات کہے تو اُس کو حدیث خرافہ کہتے ہیں، اُسی سے ہے خُرافات یعنی واہی اور بے معنی اور نامعقول باتیں۔

ایک حدیث میں ہے کہ خُرافہ کا واقعہ سچا تھا، معانی الاخبار میں ہے کہ خریف ستر برس کا ہوتا ہے ایک روایت میں ہے کہ خریف ہزار عام کا اور ہر عام ہزار برس کا، ایک روایت میں ہے میں نے آپ سے پوچھا خریف کیا ہے فرمایا ایک کونا ہے بہشت کا جہاں سوار چالیس برس تک چلتا رہے گا۔

مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بَاعَدَہُ اللّٰہُ مِنَ النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا۔ جو شخص جہاد کی حالت میں روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اُس کو ستر خریف کی راہ دوزخ سے دور کر دیگا۔

خُرُوْفٌ۔ بھیڑ کا نر بچہ اُس کی جمع خِرْفَانٌ۔

خُرُوْفَجَۃٌ۔ کسی چیز کو بہت لے لینا۔

خَرْفَجٌ اور خَرَافِجٌ اور خِرْفَاجٌ۔ چین اور آرام، عیش و عشرت۔

خُرْفِجٌ۔ موٹا۔

اِنَّہٗ کَرِہَ السَّرَاوِیْلَ الْمُخَرْفَجَۃَ۔ انہوں نے کشادہ ازاروں کو برا سمجھا (جن کے پائنچے پشت قدم تک آجائیں) عرب لوگ کہتے ہیں عَیْشٌ مُخَرْفَجٌ۔ بڑی کشادہ اور آرام کی زندگی۔

خَرْقٌ۔ جھوٹ بولنا، مخراق سے کھیلنا، جھوٹ بنانا، طے کرنا، پھاڑنا، چیرنا، تراش لینا۔

نَھٰی اَنْ یُّضَحّٰی بِشَرْقَاءَ اَوْ خَرْقَاءَ۔ آنحضرت ص نے اُس بکری کی قربانی سے منع فرمایا جس کا کان پھٹا ہو یا اُس کے کان میں گول سوراخ ہو۔

کَاَنَّہُمَا خِرْقَانِ مِنْ طَیْرٍ صَوَافَّ۔ یا خَرْقَانِ یا خِرْقَانِ۔ (سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران قیامت کے دن اس طرح آئیں گی) جیسے پرندوں کے دو جھنڈ قطار باندھے ہوئے۔

فَجَاءَتْ خِرْقَۃٌ مِّنْ جَرَادٍ۔ ٹڈیوں کا ایک جھنڈ آن پہنچا (اُس نے اُنکو شکار کیا اُنکو بھونا)

اَلرِّفْقُ یُمْنٌ وَالْخُرْقُ شُؤْمٌ۔ نرمی اور ملایمت مبارک ہے اور جہالت اجڈپنا منحوس ہے۔

تُعِیْنُ صَانِعًا اَوْ تَصْنَعُ لِاَخْرَقَ۔ تو کسی کاریگر کی مدد کرے یا ایسے شخص کے لئے کچھ بنا دے جو کوئی کام ہنر نہ جانتا ہو (محض کاودی ہو بے ہنر)۔

فَکَرِھْتُ اَنْ اَجِیْئَھُنَّ بِخَرْقَاءَ مِثْلِھِنَّ۔ مجھ کو برا معلوم ہوا کہ ایک اور عورت اُن کی طرح پھوہڑ بے ہنر لے کر آؤں (جیسے میری بہنیں تھیں)

Marfat.com

فَجَاءَتْ خَرِقَةً مِّنَ الْحَيَاءِ ۔ (جب حضرت فاطمہ رض کا آنحضرت م نے حضرت علی رض سے نکاح کر دیا تو اُنکو بلایا) وہ شرماتی ہوئیں یا دہشت زدہ حیران پریشان ہو کر آئیں، ایک دوسری روایت میں ہے مارے شرم کے وہ اپنی چادر میں الجھتی اور گرتی آئیں۔

فَوَقَعَ فَخَرِقَ ۔ وہ گر کر مر گیا۔

اَلْبَرْقُ مَخَارِيْقُ الْمَلٰئِكَةِ ۔ بجلی کیا ہے فرشتوں کے کوڑے ہیں۔ یہ مخراق کی جمع ہے مِخْرَاقٌ ۔ کپڑے کو لپیٹ کر اُسکا کوڑا بنا کر بچے ایک دوسرے کو مارتے ہیں، ابن عباس نے کہا بجلی نور کا کوڑا ہے جس سے فرشتے بادل کو ڈانٹتے ہیں (کہ ادہر چلو اُدہر چلو جہاں حکم ہوتا ہے)۔

فَإِنَّ السَّيْفَ وَالشَّتْمَ مِخْرَاقُ لَاعِبٍ (جاہلوں کا قاعدہ ہے جب حجت اور دلیل اور بحث میں عاجز ہوتے ہیں تو مار دھاڑ پر مستعد ہوتے ہیں تلوار اٹھاتے ہیں گالیاں دیتے ہیں) تلوار اور گالی کھیلنے والے کا مخراق ہے۔

إِنَّ أَيْمَنَ وَفِتْيَةً حَلُّوْا أُزُرَهُمْ وَجَعَلُوْهَا مَخَارِيْقَ ۔ ایمن اور چند نوجوانوں نے کیا کیا اپنی ازاریں کھول کر انکے کوڑے بنائے (اور لگے ایک دوسرے کو مارنے) آنحضرت م نے فرمایا (یہ کیسے بے شرم ہیں) نہ انکو اللہ سے شرم ہے نہ اُس کے رسول سے انہوں نے پردہ کیا، ام ایمن (جو آپکی کھلائی تھیں) کہنے لگیں یا رسول اللہ اُن کے لئے مغفرت کی دعا فرمایئے (اللہ تعالے اُن کا گناہ بخشدے) آپ نے کچھ دیر کے بعد اُنکی بخشش کی دعا فرمائی۔

عِمَامَةٌ خُرْقَانِيَّةٌ ۔ کپڑا لپیٹ کر جو عمامہ باندھا جائے جیسے گاؤں والے باندھتے ہیں ایک روایت میں خُرْقَانِيَّةٌ ہے بہ فتحہ وضمہ ہائے حطی۔

خَرْقَاءُ ۔ ایک عورت ریطہ بنت سعد کا لقب ہے۔

مَعَهُ مَخَارِيْقُ ۔ اُس کے ساتھ ریشمی کپڑا تھا۔

مُخَارِقٌ ۔ بڑا گویا تھا مشہور ہارون رشید کے زمانہ میں۔

اَخْرَقُ ۔ احمق۔

خَرْمٌ ۔ کاٹنا، کم ہونا، کم کرنا، تجاوز کرنا، سوئی کا ناکہ توڑنا، وعدہ خلاف کرنا۔

رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلٰى نَاقَةٍ خَرْمَاءَ ۔ میں نے آنحضرت م کو دیکھا آپ لوگوں کو ایک اونٹنی پر بیٹھے خطبہ سنا رہے تھے جسکا کان چھدا ہوا تھا۔

اَخْرَمُ ۔ وہ جس کے کان میں سوراخ ہو یا اُس کے ناک کی نوک کاٹ ڈالی گئی ہو۔ خرماء اُس کا مؤنث ہے۔

كَرِهَ اَنْ يُضَحِّيَ بِالْمُخَرَّمَةِ الْاُذُنِ ۔ آپ نے کنکٹی بکری کی قربانی کرنا مکروہ سمجھا، یہاں مخرمہ سے کنکٹی مراد ہے یا وہ بکری جسکے کان میں بہت سوراخ ہوں یا جسکا کان کئی جگہ سے پھٹا ہوا ہو۔

فِي الْخَرَمَاتِ الثَّلٰثِ مِنَ الْاَنْفِ الدِّيَةُ فِي كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهَا ثُلُثُهَا ۔ ناک کے تینوں پردوں میں پوری دیت لازم ہوگی ہر

Marfat.com

ایک میں تہائی دیت۔

مَا خَرَمْتُ مِنْ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا۔ (جب کوفہ والوں نے حضرت عمرؓ سے سعد کے نماز کی شکایت کی تو انہوں نے کہا) میں نے تو آنحضرت ؐ جیسی نماز پڑھے تو اُس میں کوئی کمی نہیں کی۔

لَمْ اَخْرِمْ مِنْہُ حَرْفًا۔ میں نے ایک حرف بھی اُس میں سے کم نہیں کیا۔

لَا اَخْرِمُ عَنْہَا۔ میں اُس میں کمی نہیں کرنے کا۔

یُرِیْدُ اَنْ یَّنْخَرِمَ ذٰلِکَ الْقَرْنُ۔ آپ کا مطلب یہ تھا کہ یہ قرن گذر جائیگا (یعنی اس زمانے والے سب گذر جائیں گے) سو برس پر اُن میں سے کوئی زندہ نہ رہے گا۔ (آپکا مطلب یہ نہیں تھا کہ سو برس کے آخر پر دنیا میں کوئی نہ رہیگا قیامت آجائے گی)۔

کِدْتُ اَنْ اَکُوْنَ السَّوَادَ الْمُخْتَرِمَ۔ میں تو قریب تھا اُس گروہ میں ہو جاؤں جو تباہ اور برباد ہو گیا۔

خُرَیْمٌ۔ ایک ٹیلہ ہے مدینہ اور روحا کے درمیان آپ بدر سے لوٹتے وقت اُسی پر سے ہو کر آئے تھے۔

حَتّٰی تَعَلَّقَ بِمْ مَخَارِمَ الطُّرُقِ۔ ہجرت کے سفر میں اوس اسلمی آپ پر سے گذرے، انہوں نے آپ کو اور ابوبکر رضؓ کو ایک اونٹ پر سوار کر دیا اور ایک رستہ بتلانے والا ساتھ کر دیا اُس سے کہدیا، تو جو رستے پہاڑوں اور ریتوں کے جانتا ہے اُن میں سے انکو لے جا۔ یہ مخرم بکسرۂ راکی جمع ہے، بعضوں نے کہا مخرِم وہ مقام ہے جہاں پر پہاڑ کی بینی ختم ہو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَجْعَلْنِیْ مِنَ السَّوَادِ الْمُخْتَرِمِ۔ اللہ کا شکر اُس نے مجھ کو برباد شدہ گروہ میں سے نہیں کیا۔

لَا یَاْمَنُ الْاِنْسَانُ اَنْ یَّخْتَرِمَ۔ آدمی موت یا تباہی سے بیڈر نہیں ہو سکتا (موت کا کھٹکا ہر وقت لگا ہے مگر غفلت کا پردہ چھایا ہوا ہے اسی میں کچھ اللہ تعالےٰ کی حکمت ہے ورنہ دنیا کا قائم رہنا دشوار ہو جائے)۔

خُرَّمِیَّۃٌ۔ وہ گروہ جو تناسخ کا اور اباحت کا قائل ہے یہ ماخوذ ہے خُرَّمٌ سے یعنی جو عیش وعشرت میں خوش ہو۔

خَرْنَبَاءُ۔ ایک مقام کا نام ہے ملک مصر میں۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الزَّاءِ

خَزَبٌ۔ موٹا ہونا، سوج جانا۔

خَزَجٌ۔ موٹا ہونا۔

خُزْخُزٌ۔ سخت پٹھے والا۔

خُزْخِزٌ اور خُزَاخِزٌ۔ قوی، زور آور۔

خَزْخَزَ الْمَاءُ۔ پانی پر سبزی آگئی (کائی چھا گئی)۔

خُزْرٌ۔ گوشۂ چشم سے دیکھنا، بھاگنا۔

خَزَرٌ۔ آنکھ کا چھوٹا ہونا۔ احول ہونا۔

تَخْزِیْرٌ۔ تنگ کرنا۔

حَبَسْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی خَزِیْرَۃٍ۔ (عتبان نے) آنحضرت ؐ کو حلیم کھانے کے لئے روک رکھا، خزیرہ گوشت کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے اس کو پانی میں ڈال کر چڑھا دیں جب وہ پک جائے تو اُس پر آٹا چھڑک دیں

Marfat.com

اگر گوشت نہ ہو تو اُس کو عصیدہ کہیں گے بعضوں نے کہا خزیرہ آٹے اور چربی کا حریرہ، بعضوں نے کہا اگر آٹا ہو تو حریرہ ہے اگر بھوسی ہو تو وہ خزیرہ ہے۔ بعضوں نے کہا خزیرہ دودھ سے بنتا ہے۔

كَأَنِّي بِهِمْ خُنْسُ الْأُنُوفِ خُزْرُ الْعُيُونِ۔ گویا میں اُن کو دیکھ رہا ہوں چپٹی ناکیں چھوٹی چھوٹی آنکھیں۔

فَصَعِدَ عَلَى خَيْزُرَانِ السَّفِينَةِ (شیطان حضرت نوح ؑ کی کشتی میں گھس گیا، آپ نے فرمایا ارے دشمن خدا کے نکل) آخر وہ کشتی کی سکان پر چڑھ گیا، ہر جھکی ہوئی مڑی ہوئی شاخ کو بھی خیزران کہتے ہیں، محیط میں ہے کہ خیزران ایک ہند کا درخت ہے اُس کی جمع خَيَازِرُ ہے اور خیزران ہر نرم لکڑی اور نیزے اور کڑی اور نرکل کو بھی کہتے ہیں، اُسی سے شاعر کہتا ہے كَأَنَّ عِظَامَهَا مِنْ خَيْزُرَانٍ۔ اُس کی ہڈیاں (ایسی نرم ہیں) جیسے خیزران کی ہیں، اور فرزدق شاعر نے امام زین العابدین ؑ کی ہتھیلی کی تعریف میں کہا ہے خَيْزُرَانٌ رِيحُهُ عَبِقٌ۔ اُن کے ہتھیلی خیزران ہے جس کی خوشبو مہک رہی ہے (خیزران بید کے درخت کو بھی کہتے ہیں)

خَيْزُورٌ۔ بھی وہی خیزران۔

خَزْوَرٌ۔ جوان، قوی، سخت۔

خِنْزِيرٌ۔ سور، خَنَازِيرُ اُس کی جمع۔

خَنَازِيرُ۔ ایک بیماری بھی ہے جو حلق میں ہوتی ہے۔

خَرَجَتْ بِجَارِيَةٍ لَهَا خَنَازِيرُ فِي عُنُقِهَا۔ ایک لونڈی لے کر نکلی اُس کے گلے میں خنازیر کے زخم تھے۔

لَا تُنَاكِحُوا الزَّنْجَ وَالْخَزَرَ۔ زنگیوں اور خزر سے نکاح نہ کرو۔ خزر۔ ایک قوم ہے ترک کی یافث بن نوح کی اولاد میں۔

اِلْحَظُوا الْخَزْرَ وَاطْعَنُوا الشَّزْرَ۔ (یہ حضرت علی رض نے جنگ صفین میں فرمایا) یعنی گوشۂ چشم سے یا آنکھ کو چھوٹا کر کے دیکھو اور داہنے بائیں برچھے چلاؤ،

خَيْزُرَان۔ مہدی باللہ خلیفہ کی ماں کا بھی نام تھا جو لونڈی تھی اور امام محمد بن علی جواد کی والدہ کا بھی نام تھا وہ بھی ام ولد تھیں قبط میں سے جہاں کی ماریہ قبطیہ آنحضرت ؐ کی حرم تھیں۔

خَزٌّ۔ ٹھونسنا، مارنا، اور ایک کپڑا ہے جو اون اور ریشم ملا کر بنا جاتا ہے، اور خالص ریشمی کپڑے کو بھی کہتے ہیں۔

نَهَى عَنْ رُكُوبِ الْخَزِّ وَالْجُلُوسِ عَلَيْهِ آپ نے خز پر سواری کرنے سے اور اُس پر بیٹھنے سے منع فرمایا، نہایہ میں ہے کہ اگر خز سے وہ کپڑا مراد ہو جس میں اُون اور ریشم دونوں ہوتے ہیں تب تو یہ نہی تنزیہی ہوگی، کیونکہ اُس خز کا پہننا مباح ہے صحابہ اور تابعین نے اُس کو پہنا ہے اور جو خز سے نرا ریشمی کپڑا مراد ہو تب یہ نہی حرمت کے لئے ہوگی اس لئے کہ خالص ریشمی کپڑا مردوں کو پہننا حرام ہے اور دوسری حدیث میں جو آیا ہے يَسْتَحِلُّونَ الْخَزَّ وَالْحَرِيرَ اُس میں وہی خالص ریشمی کپڑا مراد ہے ایک روایت میں يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَ ایک روایت میں يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَ ہے، یعنی شرمگاہ کو حلال کر لیں گے (مطلب یہ ہے کہ زنا کو عیب نہ سمجھیں گے)

بُرْنُسًا مِنْ خَزٍّ۔ ایک لمبی ٹوپی خز کی۔

Marfat.com

مجمع البحرین میں ہے کہ خز ایک دریائی جانور ہے،
اُس کے اُون سے کپڑے بنائے جاتے ہیں۔
حدیث میں ہے: اَلْخَزُّ کِلَابُ الْمَاءِ - خز پانی
کے کتے ہیں۔
خُزَزٌ - نر خرگوش۔ جمع خِزَّانٌ خِزَّازٌ، خز بیچنے
والا جیسے بَزَّازٌ کپڑا بیچنے والا۔
مَخَزَّةٌ - خرگوشوں کا مقام۔
خَزْعٌ - کاٹنا، پیچھے رہ جانا۔
تَخْزِیْعٌ - کاٹنا۔
تَخَزُّعٌ - پیچھے رہ جانا۔
اِنَّ کَعْبَ بْنَ الْاَشْرَفِ عَاهَدَ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا یُقَاتِلَهٗ
وَلَا یُعِیْنَ عَلَیْهِ ثُمَّ غَدَرَ فَخَزَعَ مِنْهُ
هِجَاءَهٗ لَهٗ فَاَمَرَ بِقَتْلِهٖ - کعب بن اشرف
نے (جو یہودیوں کا سردار تھا) آنحضرت ﷺ سے
یہ عہد کیا کہ آپ سے نہیں لڑنے کا اور نہ آپ کے
مقابلہ میں (دشمن کی مدد کریگا) لیکن اُس نے
عہد شکنی کی اور آنحضرت ﷺ کی ہجو کرنے لگا (یا
اُس کی ہجو نے جو اُس نے آنحضرت ﷺ کی کی
اُسکا عہد کاٹ دیا) آخر آپ نے اُس کے
قتل کا حکم دیا۔
تَوَزَّعُوْهَا اَوْ تَخَزَّعُوْهَا - انہوں نے
اُس کو بانٹ لیا ٹکڑے ٹکڑے کر لیا، اُسی سے
خُزَاعَہ جو ایک قبیلے کا نام ہے کیونکہ وہ مکہ میں
جدا جدا رہتے تھے۔ اور جیسے عرب لوگ کہتے
ہیں تَخَزَّعْنَا الشَّیْءَ ہم نے اُس کو بانٹ لیا
تقسیم کر لیا۔ مجمع البحرین میں ہے کہ پہلے جرہم قبیلہ
مکہ میں آباد تھا انہوں نے شرارت شروع کی
تو اللہ تعالیٰ نے اُن پر بیماری بھیجی اور خزاعہ
قبیلہ کو اُن پر غالب کیا انہوں نے جرہم کو مار کر نکال
دیا اُس کے بعد خزاعہ قبیلہ کا قبضہ بیت اللہ پر
رہا یہاں تک کہ قصی بن کلاب پیدا ہوا اُس نے
خزاعہ والوں کو حرم سے نکالا اور بیت اللہ پر اپنا
قبضہ کیا۔
خُزْعُبِلٌ یا خُزَعْبَلٌ یا خُزَعْبِیْلٌ - باطل اور لغو۔
خُزَعْبِیْلَةٌ - مسخرہ پن کی بات کرنے والا۔
خَزْعَلَةٌ - لنگڑانا جیسے خَزْعَالٌ۔
خَزْفٌ - ہاتھ ہلاتے ہوئے چلنا۔
خَزَفٌ - ٹھیکرا۔
خَزَّافٌ - کمہار۔
اَلدَّلْكُ بِالْخَزَفِ یُبْلِی الْجَسَدَ - ٹھیکرے
سے بدن کا ملنا بدن کو پرانا کرتا ہے۔
خَزْقٌ - کونچنا، مارنا، گھس جانا، پار نکل جانا۔
کُلْ مَا خَزَقَ وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَلَا
تَاْکُلْ - (عدی بن حاتم نے کہا یا رسول اللہ
ہم بن گانسی کا تیر جس میں لوہے کی نوک نہیں ہوتی
عرب میں اُس کو معراض کہتے ہیں) اُس سے شکار
مارتے ہیں آپ نے فرمایا اگر وہ جانور میں نوک
کی طرف سے گھس جائے تو اُس کو کھا اور اگر عرض
کی طرف سے پڑے (اور جانور اُس کی چوٹ سے
مر جائے تو اُس کو مت کھا۔
سَهْمٌ خَازِقٌ یا خَاسِقٌ - (عرب لوگ کہتے ہیں)
تیر گھس جانے والا۔
فَاِذَا كُنْتُ فِی الشَّجْرَاءِ خَزَقْتُهُمْ بِالنَّبْلِ
جب میں گنجان جھاڑی میں ہوتا تھا اُن کو تیر سے
مارتا۔
لَا تَاْکُلْ مِنْ صَیْدِ الْمِعْرَاضِ اِلَّا اَنْ
یَخْزِقَ - معراض کا شکار مت کھا مگر جب وہ

Marfat.com

جانور میں (نوک کی طرف سے) گھس جائے۔

خَزَقَ الطَّائِرُ۔ (عرب لوگ کہتے ہیں) پرندے نے بیٹ کی۔

اِخْتَزَقَ السَّيْفَ۔ تلوار سونت لی۔

خَزْلٌ۔ کاٹنا، روکنا۔

خَزَلٌ۔ پیٹھ ٹوٹ جانا۔

تَخَزُّلٌ۔ بھاری ہو کر چلنا۔

اِخْتِزَالٌ۔ اپنی اکیلی رائے پر چلنا، کاٹنا چوری کرنا۔

وَرَأَيْتُ دَافَّةً مِّنْكُمْ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْتَزِلُوْنَا مِنْ اَصْلِنَا۔ تم میں سے ایک گروہ نکلا وہ یہ چاہتا تھا کہ ہم کو جڑ سے کاٹ دے یعنی اکیلا کردے ہماری جماعت سے ہمکو الگ لیجائے۔

اَرَادُوْا اَنْ يَّخْتَزِلُوْهُ دُوْنَنَا۔ اُن کا مطلب یہ تھا کہ اُس کو ہم سے جدا کر کے اکیلا کردیں۔

اِنْخَزَلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ مِّنْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ۔ عبداللہ بن ابی اس جگہ سے اکیلا ہو کر نکل گیا۔

اَلَّذِيْ مَشٰى فَتَخَزَّلَ۔ جو شخص چلا بھاری پن کے ساتھ (یعنی اتراتا ہوا)۔

مِشْيَةُ الْخُزَلٰى يا مِشْيَةُ الْخَوْزَلٰى۔ ناز و انداز کی چال اترا کر چلنا۔

لَا تَخْتَزِلْ حَوَائِجَهُمْ دُوْنَكَ۔ ان کی حاجتیں تجھ تک پہنچنے سے مت کاٹ (یعنی اُن کی مرادیں اور حاجتیں پوری کر)۔

اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الدُّنْيَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اخْتَزَلَ لَهَا مِنْ اَيَّامِ السَّنَةِ۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو چھ دن میں بنایا پھر اُن چھ دنوں کو تین سو ساٹھ دنوں میں سے سال نکال لیا (تو سال کے تین سو چون دن رہ گئے)۔

اِخْتَزَلَ مَنْزِلَهَا مِنْ دَارِ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ۔ اُسکا گھر امام ابو عبداللہ کے محل سے علیحدہ کر دیا۔ جیسے عرب لوگ کہتے ہیں اِنْخَزَلَ الشَّيْءُ یہ چیز کٹ کر علیحدہ ہو گئی۔

اِنْخَزَلَ عَنَّا وَاعْتَزَلَ۔ ہم سے علیحدہ اور جدا ہو گیا۔

خَزْمٌ۔ سوراخ کرنا، پرونا، اونٹ کی ناک میں چھلہ ڈالنا۔

تَخْزِيْمٌ۔ اونٹ کی ناک میں چھلہ ڈالنا یا سوراخ کرنا چھلہ ڈالنے کے لئے۔

لَا خِزَامَ وَلَا زِمَامَ فِي الْاِسْلَامِ۔ اسلام میں ناک میں چھلے ڈالنا یا نکیل میں سوراخ کرنا (جانوروں کو تکلیف دینا) نہیں ہے (جیسے بنی اسرائیل کیا کرتے تھے جب جانوروں کی ناک چھیدنا منع ہوا تو آدمی کی ناک چھیدنا کہاں سے جائز ہوگا۔ جیسے ہند کی عورتیں کیا کرتی ہیں)۔

وَاٰنَّهٗ خُزِمَتْ اَنْفُهٗ بِخِزَامَةٍ۔ اُن کی ناک میں ایک چھلہ ڈالا جاتا۔

مُرُوْهُمْ اَنْ يَّخْطِمُوا الْقُرْاٰنَ بِخِزَامِهِمْ۔ اُن کو حکم دے کہ اپنی ناک کے چھلے قرآن کو دیدیں (یعنی ہر بات میں قرآن کی پیروی کریں، ایک روایت میں يَخْطِمُوْا بر فتحہ یا ہے تو ترجمہ یہ ہوگا قرآن کو اچھی طرح پورے طور سے سنبھالیں جیسے اونٹ نکیل پکڑ کر تھاما جاتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يَصْنَعُ صَانِعَ الْخَزَمِ وَيَصْنَعُ كُلَّ صَنْعَةٍ۔ اللہ تعالیٰ نے خزم کے درخت کی جو رسی بنائی جاتی ہے اُسکے بنانے والے کا بنانے والا ہے اور ہر کاریگری اور صنعت کا

Marfat.com

بھی بنانے والا ہے، خزم ایک درخت ہے جسکی
ڈاڑھی یا پتوں سے رسیاں بناتے ہیں اور مدینہ
میں ایک بازار کا نام بھی، محیط میں ہے کہ خزم
گرگل کی پتوں بولتے ہیں۔
سُوْقُ الْخَزَّامِیْنَ ۔ وہاں رسیاں بٹنے
والے رہتے ہوں گے، مطلب حدیث کا یہ
ہے کہ اللہ تعالٰے ہی بندوں کا خالق ہے اور
بندوں کے افعال کا بھی وہی خالق ہے اور
رد ہے معتزلہ کا جو بندے کو اپنے افعال کا
خالق جانتے ہیں۔
یَقُوْدُ اِنْسَانًا بِخِزَامِہٖ ۔ ایک آدمی کو رسی
میں کھینچ رہا تھا (جیسے اونٹ کو کھینچتے ہیں)
خَزْنٌ ۔ جوڑنا، جمع کرنا، بدبودار ہونا جیسے خُزُوْنٌ ۔
خَازِنٌ ۔ خزانچی
خِزَانَہٗ ۔ جوڑنا، اور دل عیال المغال، عوام
اصطلاح میں جہاں پر کوئی چیز محفوظ رکھی جائے
جیسے مخزن، گودام۔
خِزَانَہٗ ۔ جہاں پر روپیہ اشرفی وغیرہ رکھے
جائیں، خزائن اُس کی جمع ہے
مَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ ۔ رات کو کیا کیا
خزانے اترے یعنی رحمت کے یا عذاب کے یا
کسریٰ اور قیصر کے خزانے مراد ہیں۔
اُوْتِیْتُ خَزَائِنَ الْاَرْضِ ۔ میں زمین کے
خزانے دیا گیا۔
خَزَائِنُ اللّٰہِ ۔ اللہ کے اسرار اور پوشیدہ
علوم۔
یَخْزُنُ لِسَانَہٗ اِلَّا مِمَّا یَعْنِیْہِ ۔ اپنی زبان
کو محفوظ رکھے مگر اُس بات سے جو کام آئے
(یعنی وہی بات زبان سے نکالے جس میں فائدہ
ہو)۔
خَازِنٌ ۔ زبان کو بھی کہتے ہیں۔
خَزَنَ لِسَانَہٗ ۔ اپنی زبان کو محفوظ رکھا (لوگوں
کے عیب بیان کرنے سے)
خَزِیَ ۔ رسوائی ذلت جیسے خِزْیٌ ہے۔
خَزَایَۃٌ اور خَزْیٌ ۔ شرمندگی ندامت۔
مُخَازَاۃٌ ۔ ذلیل اور خوار اور شرمندہ کرنا۔
جیسے اِخْزَاءٌ ہے۔
مَرْحَبًا بِالْوَفْدِ غَیْرَ خَزَایَا وَلَا نَدَامٰی ۔ اے
قاصدو تم اچھی کشادہ جگہ میں آئے نہ ذلیل ہوئے
نہ شرمندہ (یعنی اپنی خوشی سے مسلمان ہو گئے قید
اور قتل کی رسوائی سے بچ گئے)۔
غَیْرَ خَزَایَا وَلَا نَادِمِیْنَ ۔ نہ رسوا نہ شرمندہ
لَا یُعِیْنُ عَاصِیًا وَلَا فَاتِنًا بِخَزْبَۃٍ ۔ جرم
مجرم قصوروار کو پناہ نہیں دیتا نہ اُس کو جو شرم کا کام
کر کے بھاگا ہو۔
فَاَصَابَتْنَا خِزْیَۃٌ لَمْ نَکُنْ فِیْہَا بَرَرَۃً اَتْقِیَاءَ
وَلَا فَجَرَۃً اَقْوِیَاءَ ۔ ہم کو ایسی رسوائی ہوئی (ہم
ایسے خصلت کے مرتکب ہوئے) نہ اُس میں ہم
نیک پرہیزگار رہے نہ بالکل بدکار زوردار۔
وَلَا تُخْزُوا الْحُوْرَ الْعِیْنَ ۔ بڑی آنکھوں
والی حوروں کو شرمندہ نہ کرو (جہاد میں کوتاہی
کر کے کیونکہ حوریں تم کو دیکھ رہی ہیں، اگر نامردی
بودا پن کرو گے تو تمہاری حوریں جو بہشت میں
تمہارے لئے رکھی گئی ہیں دوسری حوروں میں
شرمندہ ہونگی)
خِزْیٌ ۔ کا معنی ہلاکت اور بلا میں پڑنا بھی آیا
ہے۔
اَخْزَاہُ اللّٰہُ ۔ اللہ اُس کو ذلیل و خوار کرے۔

Marfat.com

ایک روایت میں خَزَاہُ اللّٰہُ یعنی اللہ اُس پر قہر کرے (یعنی شراب پینے والے پر)۔
مَا یُخْزِیْکَ اللّٰہُ۔ اللہ تعالےٰ آپ کو کبھی فضیحت نہیں کرنے کا ایک روایت میں مَا یُحْزِنُکَ اللّٰہُ ہے اللہ تعالےٰ آپ کو رنجیدہ نہیں کرنیکا۔
اَلتِّسْلِمُ الْمُخْزِیَۃ۔ ذِلّت کی صلح (جو دشمن سے دب کر ہو)۔
اَللّٰھُمَّ اَخْزِ عَبْدَکَ فِیْ بِلَادِکَ۔ یا اللہ اپنے بندے کو اپنے شہروں میں فضیحت کر یا ہلاک اور تباہ کر۔
وَلَمْ یُخْزِھِمْ فِیْ بُعُوْثِہِمْ۔ اُن کو اُن کے لشکروں میں ذلیل نہیں کیا (یعنی پورے سامان اور مناسب تعداد میں اُن کو روانہ کیا نہ یہ کہ بے سرو سامان یا کم تعداد میں اور دشمن سے لڑ کر ذلت اٹھائیں)۔
مُخْزِیَۃ۔ بری خصلت، مُخْزِیَاتُ اُس کی جمع اسی طرح مَخَازِیْ بری خصلتیں اور بُری عادتیں۔
ذُوْ مَخْزِیَۃٍ فِی الدِّیْنِ۔ دین میں بُری خصلت والا۔
اَلْکَاذِبُ عَلٰی شَفَاۃِ مَخْزَاۃٍ۔ جھوٹا شخص ذلت کے کنارے کھڑا ہے (اب ذلیل ہوا اب خوار ہوا)۔
خَزِیْنٌ۔ بدبودار گوشت۔
خَزَنَۃٌ۔ جو جوڑ کر رکھا جائے جیسے روپیہ پیسے وغیرہ۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ السِّیْنِ

خَسَأَ۔ یا خُسُوْءٌ۔ تھک جانا، دور ہونا، ذلت کیساتھ چپ رہنا، ڈانٹنا، دھتکارنا، ہش ہش کرنا۔
مُخَاسَاۃٌ۔ آپس میں پتھر باری۔
اِنْخِسَاءٌ۔ دور ہونا۔
خَسَأْتُ الْکَلْبَ۔ میں نے کتے کو للکارا ڈانٹا دور کیا۔
اِخْسَئُوْا فِیْھَا وَلَا تُکَلِّمُوْنِ۔ چلو کمبختو اس میں پڑے رہو بات نہ کرو (چپ رہو خبردار)۔
خَاسِئٌ۔ ذلیل راندہ درماندہ۔
اِخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَکَ۔ اَبے جا تو اپنے حوصلے سے بڑھ نہیں سکتا (یہ آنحضرت ﷺ نے ابن صیاد سے فرمایا تھا، بعضوں نے اسے چپ یا دُتْ)۔
وَاخْسَأْ شَیْطَانِیْ۔ میرے شیطان کو ہانک دی (مجھ سے دور کر دے)۔
خَسْرٌ۔ یا خَسَرٌ یا خُسْرٌ یا خُسُرٌ یا خُسْرَانٌ یا خَسَارٌ یا خَسَارَۃٌ۔ رستہ گم کرنا، ہلاک ہونا، سوداگری ٹوٹا ہونا، تول کم کرنا، ضائع کرنا۔
تَخْسِیْرٌ۔ نقصان دینا راستہ بھلا دینا ہلاک کرنا۔
اِخْسَارٌ۔ تول میں فرق کرنا۔
خَنَاسِرَۃ۔ کمینے۔ پاجی لوگ۔
خِنْسِیْرٌ۔ بخیل، کمینہ۔
خَسٌّ۔ حقیر کرنا، حقیر ہونا، کم کرنا، کم ہونا۔
اَرَادَ اَنْ یَّرْفَعَ بِیْ خَسِیْسَتَہٗ۔ (ایک جوان عورت آنحضرت ﷺ کے پاس آئی کہنے لگی میرے باپ نے میرا نکاح اپنے بھتیجے سے کر دیا) وہ چاہتا ہے کہ اُس کا کمینہ پن میری وجہ سے رفع کرے (یعنی اُس کو میری وجہ سے عزت اور شرافت پیدا ہو)
خَسِیْسٌ۔ دنی اور حقیر کمذات کو کہتے ہیں۔

Marfat.com

خَبِيئَة اور خَبَاسَة - پانی پن جیسے عرب لوگ کہتے ہیں رَفَعْتُ خَبِيئَتَهٗ یا رَفَعْتُ مِنْ خَبِيئَتِهٖ - میں نے اُسکا پانی پن اٹھا دیا یعنی اُس کو شرف اور بزرگی دی۔

اِنْ لَمْ تَرْفَعُوا خَبِيئَتَنَا - اگر ہماری حقارت کو تم نے رفع نہیں کیا۔

مَنْ اَخَسِّ اَهْلِ الْجَنَّةِ - بہشتیوں میں ادنیٰ درجہ والے۔

خَسٌّ - ایک خوشبو دار گھانس ہے مشہور۔

اِسْتَخَسَّهٗ - اُس کو خسیس سمجھا۔

خَسَفَ - زمین میں گھس جانا، دھس جانا، سورج اور چاند یا صرف چاند کا گہن ہو جانا، پھاڑنا، کاٹنا، گرجانا کم ہو جانا، دبلا ہو جانا۔

خَسَفَتِ الشَّمْسُ - سورج گہنایا۔

اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ - سورج اور چاند کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے گہن نہیں لگتا۔

مَنْ تَرَكَ الْجِهَادَ اَلْبَسَهُ اللّٰهُ الذِّلَّةَ وَسِيْمَ الْخَسْفَ - جو شخص جہاد چھوڑ دیگا، اللہ تعالیٰ اُس کو ذلت اور خواری کا لباس پہنائے گا اور نقصان اُس کے لئے لازم ہو جائے گا (کیوں حدیث ہے جب سے مسلمانوں نے جہاد چھوڑا ذلیل اور خوار ہو گئے)

خَسَفَ لَهُمْ عَيْنَ الشِّعْرِ - امرء القیس نے شاعروں کے لئے شعر کا چشمہ کھودا (اُسی نے شعر گوئی کا رستہ آسان کر دیا تو سب شاعروں میں اُسکا درجہ بڑا ہے)

اَخْسَفْتَ اَمْ اَوْشَلْتَ - تو نے خوب گہرا پانی نکالا یا تھوڑا سا پانی۔

خَسِيْفٌ - کہتے ہیں اُس کنوے کو جس میں خوب گہرا پانی ہو اور پتھروں میں کھودا جائے۔

فَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّخْسِفَ بِقَوْمٍ اَوْحٰى اِلَيْهِ اَنْ قَلِّبْ ذٰلِكَ الْعِرْقَ - جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو دھنسانا چاہتا ہے تو اُس فرشتے کو (جو کوہ قاف کی رگ پر متعین ہے) حکم دیتا ہے کہ اُس رگ کو اُلٹ دے (تب وہ ملک دھنس جاتا ہے)۔

يَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ خَسْفٌ وَّمَسْخٌ وَّقَذْفٌ - میری امت میں دھنسنا اور صورت بدلنا اور پتھر برسنا ہوتا رہے گا۔

سَامَهٗ خَسْفًا - اُس کو ذلیل کیا مغلوب کیا۔

خَسًا - طاق۔

هٰذَا خَسًا وَّهٰذَا زَكًا - (عرب لوگ کہتے ہیں) یہ طاق ہے اور یہ جفت ہے۔

مَا اَدْرِيْ كَمْ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَسًا اَمْ زَكًا - میں نہیں جانتا میرے باپ نے مجھ سے آنحضرتؐ کی کتنی حدیثیں بیان کیں طاق عدد میں یا جفت عدد میں۔

اَلْعَدَدُ اِمَّا خَسًا وَّاِمَّا زَكًا - جیسے العدد اما فرد و اما زوج، عدد یا طاق ہے یا جفت۔

خَسَا - اصل میں خَسُوٌ تھا، یہ ناقص وادی سے اُس کی جمع اَخَاسِیْ ہے لیکن خَسِيٌّ ناقص یائی ہے تَخَاسِيْ ہے یعنی کنکریاں ایک دوسرے کو مارنا

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الشِّيْنِ

خَشَبٌ - ملانا، صاف کرنا، تیز کرنا، صیقل کرنا، بے سوچے شعر کہنا۔

Marfat.com

خَشَبٌ۔ لکڑی اُس کی جمع خَشَبٌ اور خُشُبٌ اور خُشْبَانٌ ہے۔

اِنَّ جِبْرَئِيْلَ قَالَ لَهٗ اِنْ شِئْتَ جَمَعْتُ عَلَيْهِمُ الْاَخْشَبَيْنِ فَقَالَ دَعْنِيْ اُنْذِرُ قَوْمِيْ — (جب آنحضرتؐ کو قریش کے لوگوں نے بہت کہا تو) حضرت جبرئیلؑ آنحضرتؐ سے کہنے لگے اگر آپ کہئے تو میں مکہ کے دونوں طرف کے دو پہاڑوں (یعنی جبل ابو قبیس اور جبل احمر) کو اُن پر چپکا دوں (وہ اُس میں پچی ہو کر رہ جائیں) آنحضرتؐ نے فرمایا نہیں، مجھ کو اپنی قوم کو ڈرانے دو (سبحان اللہ آپ کی ذات رحمۃ للعالمین تھی۔

اَخْشَبُ۔ (نہایہ میں ہے کہ) ہر غلیظ سخت پہاڑ کو کہتے ہیں۔

لَا تَزُوْلُ مَكَّةُ حَتّٰى يَزُوْلَ اَخْشَبَاهَا۔ مکہ مٹنے والا نہیں (قیامت تک آباد رہیگا) یہاں تک کہ اُس کے دونوں طرف کے پہاڑ نہ سرکیں۔

عَلٰى حَرَاجِيْجَ كَاَنَّهَا اَخَاشِبُ۔ لمبی اونٹنیوں پر سوار گویا وہ پہاڑیاں تھیں۔

كَاَنَّهَا اَخَاشِبُ بِالْحَزْمَةِ۔ گویا وہ سخت زمین کی پہاڑیاں ہیں۔

اَلْوُضُوْءُ فِي الْمِخْضَبِ وَفِي الْخَشَبِ يَا فِي الْخُشُبِ۔ کونڈے میں یا لکڑے کے برتن یا برتنوں میں وضو کرنے کا بیان۔

عُمُدُهٗ خُشُبُ النَّخْلِ۔ اُس کے ستون کھجور کی لکڑیوں کے تھے۔

لَا يَمْنَعُ جَارَهٗ اَنْ يَّغْرِزَ خُشُبَهٗ يَا خَشَبَةً کوئی اپنے ہمسایہ کو اپنی دیوار میں لکڑیاں گاڑنے سے (اُن پر چھت ڈالنے سے) منع نہ کرے (اکثر لوگوں نے ایسا ہی روایت کیا ہے لیکن طحاوی کی روایت میں یوں ہے لکڑی گاڑنے سے منع کرے کیونکہ اُس میں مکان کا کوئی نقصان نہیں بلکہ دیوار کی اور زیادہ حفاظت ہے اب مسلمانوں میں ایسی نفسانیت پھیل گئی ہے کہ معاذ اللہ اگر کوئی ہمسایہ دیوار کے پیچھے مکان بنانا چاہتا ہے تو اُس بیچارے کو اپنی دیوار پر علاقہ نہیں رکھنے دیتے۔ کہتے ہیں سیری (حد فاصل) چھوڑ تم دوسری دیوار اُٹھاؤ حالانکہ سیری چھوڑنے میں دونوں کو خرابی ہے اکثر وہاں کچرا کوڑا جمع ہوتا ہے، اور عفونت پھیلتی ہے دوسرے پانی برابر نہیں بہتا اور دونوں کی دیواروں کو ضرر ہوتا ہے)۔

خُشُبٌ بِاللَّيْلِ صُخُبٌ بِالنَّهَارِ۔ (ان منافقوں کا حال یہ ہے) رات کو لکڑیوں کی طرح پڑے رہتے ہیں (ساری رات سوتے رہتے ہیں) دن کو (بازاروں اور رستوں میں) چلاتے پھرتے ہیں۔

خُشُبٌ۔ ایک وادی کا بھی نام ہے، مدینہ سے ایک رات کی راہ پر، بعضے اُس کو ذُو خُشُب کہتے ہیں۔

وَكَانَ يُسَمِّي الْخَشَبَ الْخُشْبَانَ (کہتے ہیں حضرت سلمان فارسی کی زبان بوجہ اُن کی عجمی ہونے کے سمجھ میں نہیں آتی تھی) وہ خَشَب کو خُشْبان کہتے (نہایہ میں ہے کہ یہ روایت منکر ہے کیونکہ خُشْبان خَشَب کی جمع عربوں کی زبان میں مستعمل اور صحیح ہے: اس صورت میں سلمان کا کہنا فصیح ٹھہرا نہ غیر فصیح)۔

كَانَ يُصَلِّيْ خَلْفَ الْخَشَبِيَّةِ عبد اللہ بن عمر خشبی لوگوں کے پیچھے نماز پڑھ لیتے: خشبیہ ایک فرقہ ہے، شیعوں میں سے جو مختار

ابی عبید کے ہمراہی تھے، بعضوں نے کہا اُن کو خشبیہ اس لئے کہتے ہیں کہ انہوں نے اُس لکڑی کو جس پر امام زید بن علی بن حسین علیہم السلام سولی دیئے گئے تھے حفاظت سے رکھا تھا، مگر یہ توجیہ عمدہ نہیں کس لئے کہ امام زید کو عبداللہ بن عمرؓ کے مرنے کے بہت دنوں بعد سولی دی گئی تھی، اس روایت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ شیعی یا خارجی یا معتزلی کے پیچھے جن کی اہلحدیث نے تکفیر نہیں کی نماز پڑھ لینا درست ہے اسیطرح ہر بدعتی کے پیچھے اسی طرح متعصب مقلدین کے پیچھے بکراہت میں کلام نہیں۔

اِخْشَوْشِنُوْا وَتَمَعْدَدُوْا۔ سخت اور کھرکرے رہو (یعنی موٹے جھوٹے کپڑے پہنو غذا بھی سادی اور سخت کھاؤ جیسے تمہارے باپ دادا اگلے عربوں کی عادت تھی، سپاہیانہ گذر اوقات کرتے تھے) معدّ بن عدنان (اپنے دادا) کے طرز پر رہو (وہ جنگی صحرائی آدمی تھا، یہ حضرت عمرؓ نے مسلمانوں کو نصیحت کی، افسوس کہ مسلمانوں نے اپنے بزرگوں کا طرز چھوڑ کر خوش خوراکی، خوش پوشاکی اختیار کی عیش و عشرت میں پڑ گئے عورتوں کی طرح زیب و زینت کرنے لگے، باریک باریک چکن اور جالیاں اور ململ پہننے لگے۔ اے پیٹنے منہ ان عادات اور خصائل پر مسلمانی کا دعویٰ کیا تم کو شرم نہیں آتی کہ تمہارے مخالفین تم پر ہنستے ہیں اور باریک کپڑے پہنے ہوئے تم دیکھ کر قہقہے اُڑاتے ہیں کہتے ہیں کہ یہ زنانے ہیں مرد نہیں ہیں، مرد ہوتے تو زین ٹویٹ وغیرہ موٹے کپڑے پہنتے)۔

خَشْخَشَۃٌ۔ کسی چیز کے دوسری چیز سے رگڑنے کی آواز جیسے ہتھیاروں یا زیور وغیرہ کی کھڑکھڑاہٹ سے جو آواز پیدا ہوتی ہے۔

خَشْخَشَ الذُّبَابُ۔ گھانس سوکھ گئی۔

خَشْخَاش۔ ایک مشہور درخت ہے۔

مَا دَخَلْتُ الْجَنَّۃَ اِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَۃً فَقُلْتُ مَنْ ھٰذَا فَقَالُوْا بِلَالٌ۔ میں جب بہشت میں گیا تو میں نے وہاں ایک آواز کھڑکھڑاہٹ کی سنی پوچھا کون ہے فرشتوں نے کہا بلال ہیں (تو بلال تم کیا عمل کرتے تھے انہوں نے عرض کیا میں جب وضو کرتا ہوں تو اُسکے بعد دو رکعتیں تحیۃ الوضوء کی پڑھ لیتا ہوں، آپ نے فرمایا جب ہی تم کو یہ درجہ ملا)۔

خَشَرٌ۔ دسترخوان پر کچھ بچا ہوا چھوڑنا، حرص کرنا۔

خَشَرٌ۔ نامردی سے بھاگنا۔

خَاشِرٌ۔ دنی اور پست ہمت۔

اِذَا ذَھَبَ الْخِیَارُ وَبَقِیَتْ خُشَارَۃٌ كَخُشَارَۃِ الشَّعِیْرِ۔ جب اچھے لوگ چلے جائیں اور بھوسا رہ جائے جیسے جو کا بھوسا۔

خَشْرَمٌ۔ شہد کی مکھیوں کا گروہ یا بھڑوں کا گروہ۔

لَتَرْكَبُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ ذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰی لَوْ سَلَكُوْا خَشْرَمَ دَبْرٍ لَسَلَكْتُمُوْہُ۔ تم اگلے لوگوں کے رستوں پر چلو گے دست بدست یہاں تک کہ اگر وہ لوگ شہد کی مکھیوں یا زنبوروں کے (چھتے) مقام پر چلے ہوں تم بھی چلو گے (مطلب یہ ہے کہ تم غور اور فکر اور عقل سے کام لینا چھوڑ دو گے یہود اور نصاریٰ کی اندھادھندہ تقلید شروع کر دو گے، ہمارے زمانہ میں بالکل یہی حال ہے مسلمان لباس اور اکل اور شرب اور

Marfat.com

تمام امور میں جو معاشرت سے متعلق ہیں نصاریٰ کی پیروی کر رہے ہیں اور کچھ غور نہیں کرتے کہ یہ امور اُن کے ملک اور طبیعت اور آب و ہوا کے مناسب ہیں یا نہیں، اور طرّہ یہ ہے کہ جو سامان خریدتے ہیں وہ بھی غیر ملک کا بنا ہوا حکومت یوں گئی اب جو کچھ کمائی یا بزرگوں کی بچی بچائی دولت رہ گئی تھی وہ بھی دوسروں کے نذر ہو رہی ہے، غرض ہند کے مسلمان خسر الدنیا والاخرۃ ہو رہے ہیں، اللہ رحم کرے)۔

خَشٌّ۔ اندر جانا، تھوڑی بارش۔

خِشَاش۔ اونٹ کی ناک میں جو لکڑی ڈالتے ہیں۔

اِنَّ امْرَأَةً رَبَطَتْ هِرَّةً فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خِشَاشِ الْاَرْضِ۔ ایک عورت نے ایک بلی کو باندھ دیا نہ اُسکو کھانے کو دیا نہ اُسکو چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی (آخر بلی بھوک سے تڑپ تڑپ کر مر گئی اللہ تعالیٰ نے اُس عورت کو دوزخ میں ڈالا۔ یہ بے رحمی کی سزا اُسکو ملی، ایک روایت میں خَشِيْشِ الْاَرْضِ ہے معنی وہی ہے، ایک روایت میں حَشِيْش ہے حائے حطی سے جو سوکھی گھانس کو کہتے ہیں مگر یہ راوی کی غلطی ہے کیونکہ بلی گھانس نہیں کھاتی، بعضوں نے خُشَيْش، بعضوں نے خُشَيْش روایت کیا ہے جو تصغیر ہے خُشَاش کی. بعضوں نے کہا خَشَاش بہ فتحہ خا چھوٹے چھوٹے پرندے)۔

لَمْ يَنْتَفِعْ بِيْ وَلَمْ يَدَعْنِيْ اَخْتَشُّ مِنَ الْاَرْضِ۔ نہ مجھ سے فائدہ اُٹھایا (مجھ کو ذبح کر کے کھایا) اور نہ مجھ کو چھوڑا کہ میں زمین کے کیڑے مکوڑے کھاتی۔

هُوَ اَذَلُّ فِيْ اَنْفُسِنَا مِنْ خَشَاشَةٍ۔ وہ ہمارے دلوں میں زمین کے کیڑوں مکوڑوں سے بھی کم ہے ذاتی بھی اُس کی قدر و منزلت نہیں۔

فِيْ اَنْفِهٖ خِشَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ۔ اُس کی ناک میں سونے کی کاڑی تھی (یہ ابوجہل کا اونٹ تھا آنحضرت نے قربانی کے لئے اُس کو بھیجا تا کہ مشرک لوگ جلیں)۔

فَانْقَادَتْ مَعَهُ الشَّجَرَةُ كَالْبَعِيْرِ الْمَخْشُوْشِ درخت آپ کا ایسا تابعدار جیسے ناک میں لکڑی ڈالا ہوا اونٹ۔

خُشُّوْا بَيْنَ كَلَامِكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اپنی باتوں کے درمیان لا الٰہ الا اللہ کو گھسیڑتے جاؤ (یعنی بیچ میں اکثر کلمۂ توحید پڑھا کرو تاکہ فضول تقریروں اور بیہودہ باتوں کا کفارہ ہو جایا کرے)۔

فَخَرَجَ رَجُلٌ يَمْشِيْ حَتّٰى خَشَّ فِيْهِمْ۔ ایک شخص نکلا اور چلتے چلتے اُن میں گھس گیا۔

خَشَاشُ الْمَرْآةِ وَالْمَخْبَرِ۔ (یہ حضرت عائشہ رضہ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا) یعنی دبلے ہلکے پھلکے جسم والے۔

وَعَلَيْهِ خُشَاشَتَانِ۔ اُن پر دو چادریں تھیں ایک روایت میں خَشْ شَتَانِ ہے یعنی کھڑکھڑانے والی دو چادریں جیسے نئے کپڑے جو چکنے اور کلف دار ہوتے ہیں کھڑکھڑ کرتے ہیں۔

فَاَصَبْتُ خُشَشَاءَهٗ۔ (میں نے احرام کی حالت میں ایک ہرن کو تیر مارا) وہ کان کے پیچھے جو ابھری ہوئی ہڈی ہوتی ہے اس پر لگا۔

خَشِيْشُ الْحَيَّةِ۔ سانپ کی سرسراہٹ۔

خَشَاوَةٌ۔ وہ زمین جہاں کیچڑ ہو اور کنکر یلی

Marfat.com

اور جہاں شہد کی مکھیاں ہوں۔

سَمِعْتُ خَشْخَشَةَ السِّلَاحِ ۔ میں نے ہتھیاروں کی کھڑکھڑاہٹ سنی، ذکر صاحب مجمع البحرین فی ہذا الباب وقد ذکرناہ من قبل۔

خَشْعَةٌ ۔ وہ بڑ جو زمین سے ملا ہوا ہو، اُس کی جمع خُشَعٌ ہے، بعضوں نے کہا مُرَّم کا بڑ (یعنی سخت مٹی کا، نہ اُس کو پتھر کہہ سکیں نہ مٹی)۔

خَشْعَہ ۔ وہ بچہ جو ماں کا پیٹ چیر کر نکالیں جب ماں مر گئی ہو۔

خُشُوْعٌ ۔ یعنی خضوع عاجزی اور فروتنی۔ بعضوں نے کہا خشوع آواز اور نگاہ میں ہوتا ہے جیسے خضوع بدن میں، کلیات میں ہے کہ خضوع دل کی عاجزی اور آہ وزاری، اور خشوع ہاتھ پاؤں اور دوسرے اعضاء سے عاجزی ظاہر کرنا کہتے ہیں۔

اِذَا تَوَاضَعَ الْقَلْبُ خَشَعَتِ الْجَوَارِحُ ۔ جب دل میں تواضع ہوگا تو اعضا میں خشوع ہوگا

كَانَتِ الْكَعْبَةُ خُشْعَةً عَلَى الْمَاءِ فَدُحِيَتْ مِنْهَا الْاَرْضُ ۔ کعبہ پانی پر ایک ٹیلہ (بڑ) تھا اُسی سے زمین پھیلائی گئی (یعنی ابتدائے آفرینش عالم میں زمین ایک بڑ کی طرح پانی پر تیر رہی تھی اللہ تعالے نے اُسی کو پھیلا دیا، ایک روایت میں خَشَفَۃٌ ہے یعنی وہ پتھر کا بڑ جو زمین پر اُٹھ آتا ہے، ابن جوزی نے کہا لال ٹیلہ، ایک روایت خَشَفَۃٌ حائے حطی اور فا سے اسکا ذکر اوپر گذر چکا، محیط میں ہے کہ خشفہ وہ ٹیلہ نرم پتھر جس کے گرد اگرد نرم زمین ہو یا دریا میں جو پتھر کا بڑ اُٹھا ہوا ہوتا ہے۔

اَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يُّعْرِضَ اللّٰهُ عَنْهُ فَخَشِعْنَا ۔ آنحضرت ؐ نے ہماری طرف رُخ کیا اور فرمایا تم میں سے کون اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالے اُس سے منہ پھیر لے یہ سنتے ہی ہم عاجزی کرنے لگے (رونی صورت بنائی، ایک روایت میں فخشعنا ہے۔ یعنی ہم ڈر گئے گھبرا گئے)۔

لَا يُقِيْمُ صُلْبَهُ بَيْنَ خُشُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ ۔ رکوع اور سجدے میں اپنی پیٹھ برابر نہیں کرتا۔ (رکوع اور سجدہ اطمینان کے ساتھ ٹھہر کر نہیں کرتا)۔

خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ ۔ تیرے لئے میرے کان اور آنکھ عاجزی کر رہے ہیں۔

خَشَعَ فِيْ صَلٰوتِهٖ وَدُعَائِهٖ ۔ اپنی نماز اور دعا میں خشوع کیا یعنی دل لگا کر نماز پڑھی اور دعا کی۔

لَوْ خَشَعَ قَلْبُهٗ لَخَشَعَتْ جَوَارِحُهٗ ۔ (ایک شخص کو آنحضرت ؐ نے دیکھا نماز میں اپنی ڈاڑھی سے کھیل رہا تھا تو فرمایا) اگر اُسکا دل خشوع کرتا تو اُسکے اعضا بھی خشوع کرتے۔ (قاعدہ ہے جب نماز میں دل مالک کی طرف متوجہ ہوتا ہے نمازی یہ سمجھ کر نماز پڑھتا ہے کہ میں اُس شہنشاہ کے سامنے کھڑا ہوں جو میری ہر ایک حرکت بلکہ دل کے خیال کو بھی دیکھ رہا ہے تو دل پر پروردگار کی ایک ہیبت چھا جاتی ہے اور سارے اعضا مردے کی طرح بے حس و حرکت ہو جاتے ہیں)۔

اَلْخُشُوْعُ اَنْ لَّا يَلْتَفِتَ يَمِيْنًا وَّلَا شِمَالًا وَّلَا يَعْرِفَ مَنْ عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَشِمَالِهٖ ۔ حضرت علی رضہ نے فرمایا نماز میں خشوع یہ ہے کہ داہنے

Marfat.com

بائیں طرف نگاہ نہ دوڑائے (سجدے کے مقام
پر نظر جمائے رہے) اور یہ نہ پہچانے کہ اُس کے
داہنے طرف کون ہے بائیں طرف کون ہے۔
فَقَالَ بِخُشُوْعٍ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ خشوع کے ساتھ
اللہ اکبر کہا (اس اللہ اکبر کی تاثیر ہی اور ہوتی ہو
دل اُس کی آواز سے پھٹ جاتے ہیں۔
حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ نے ایک بار
منبر پر آکر اتنا ہی کہا لاالٰہ الا اللہ سامعین سب
بیہوش ہوگئے، دوسرے لوگ دیر سے وعظ و
نصیحت کررہے تھے مگر سامعین پر کچھ اثر نہیں
ہوتا تھا۔

کرامت شیخ عبدالقادر جیلانی

خُشَّعٌ۔ خاشع کی جمع ہے۔
خَشُوْعٌ۔ ایک نہر ہے ملک ماورا النہر میں۔
خَشْفٌ۔ آواز کرنا جیسے خَشْفَةٌ جلدی چلنا چھوڑنا
پھینک دینا۔
خَشَفٌ۔ خارشتی ہونا۔
خُشُوْفٌ اور خَشَفَانٌ۔ رات کو چلنا، زمین میں
گھس جانا، جم جانا، سخت ہونا، غائب ہونا۔
سَيْفٌ خَاشِفٌ۔ کاٹنے والی تلوار۔
خُشْفٌ۔ خراب اون۔
خَشْفٌ۔ سخت برف۔
خُشُوْفٌ۔ ہر کام میں گھسنے والا بہادر دلیر۔
قَالَ لِبِلَالٍ مَا عَمِلْتَ فَإِنِّي لَا أَرَانِي أَدْخُلُ
الْجَنَّةَ فَأَسْمَعُ الْخَشْفَةَ فَأَنْظُرُ إِلَّا رَأَيْتُكَ
بلال تم کیا عمل کرتے ہو میں جب جنت میں گیا
میں نے ایک کھڑکھڑاہٹ سنی دیکھا تو تم ہو۔
خَشْفَه۔ حس و حرکت آہٹ۔
فَسَمِعَتْ اُمِّيْ خَشْفَ قَدَمِيْ۔ میری ماں نے
میرے پاؤں کی آہٹ سنی۔

إِنَّهَا كَانَتْ خَشَفَةً عَلَى الْمَاءِ۔ کعبہ ایک
پتھر کا بڑھا تھا پانی پر۔
لَوْ كُنْتَ قَتَلْتَهُ كَانَتْ ذِمَّةٌ خَاشِفَتْ فِيْهَا
اگر تو اُسکو قتل کرڈالتا تو گویا تو نے اپنے اقرار
کو توڑا (عہدشکنی کا گناہ تجھ پر ہوتا)۔
خَاشَفَ إِلَى الشَّرِّ۔ (عرب لوگ کہتے ہیں)
اُس نے برائی کیطرف جلدی کی۔
وَلِيْ خِشْفَانٌ۔ میرے پاس ہرن کا ایک بچہ
تھا۔
خُشَّافٌ۔ چمگادڑ۔
خَشْمٌ۔ ناک توڑنا۔
خَشَمٌ۔ بدبودار ہونا، ناک پھیل ہونا۔
خِشْمٌ۔ عزت، آبرو۔
خُشَامٌ۔ شیر بڑی ناک والا۔
خُشْمَةٌ۔ نشہ۔
خَيْشُوْمٌ۔ ناک کا اوپر کا حصہ (بانسہ)
اَخْشَمُ۔ جس کی ناک بند ہو اُسکو خوشبو بدبو کا
احساس نہ ہو۔
لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَهُوَ اَخْشَمُ۔ اللہ تعالیٰ سے
اس حال میں ملیگا کہ اُس کی ناک بند ہوگی۔
خُشَامٌ۔ بھی بمعنی اخشم آتا ہے۔
إِنَّ مَرْجَانَةَ وَلِيْدَةً لَهُ اَتَتْ بِوَلَدٍ زِنًا
فَكَانَ عُمَرُ يَحْمِلُهُ عَلَى عَاتِقِهِ وَيَسْلُتُ
خَشَمَهُ۔ حضرت عمر رض کی لونڈی مرجانہ نے
سے ایک بچہ جنی حضرت عمر رض اُس بچہ کو اپنے
کاندھے پر اٹھاتے اور اُس کی ناک کی رینٹ
پونچھتے۔
دَقَّ اللّٰهُ مِنْ هٰذَا خَيْشُوْمَهُ۔ اللہ اُس
کی ناک کا بانسہ توڑ ڈالا، صدوق نے کہا خیشوم

Marfat.com

وہ پردہ جو دونوں نتھنوں کے درمیان حائل ہو۔

اَلْخِضَابُ يُلَيِّنُ الْخَيَاشِيْمَ۔ خضاب ناک کے بانسوں کو نرم کر دیتا ہے۔

خَشُنَ۔ یا خُشَانَةً یا مَخْشَنَةً یا خُشُوْنَةً۔ سخت۔

تَخْشِيْن۔ سخت کرنا۔

فَاِذَا بِكَتِيْبَةٍ خَشْنَاءَ۔ اچانک ایک سخت لشکر نمودار ہوا۔ (یعنی بہت سامان اور ہتھیار والا)۔

اِخْشَوْشَنَ۔ خوب سخت ہوا یا سخت لباس پہنا۔

اِخْشَوْشِنُوْا۔ موٹے سخت کپڑے پہنا کرو۔

نِشْنِشَةٌ مِّنْ اَخْشَنَ۔ پہاڑ کا ایک پتھر ہے (یہ حضرت عمرؓ نے ابن عباسؓ کو کہا)۔

اُخَيْشِنٌ فِيْ ذَاتِ اللهِ۔ اللہ کے باب میں بہت سخت۔

ذَنَبُوْا خِشَانَهٗ۔ سخت زمین میں سخت نالیاں بنائیں۔

اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ اَخْشَنُ الثِّيَابِ۔ اتنے میں ایک شخص آیا جو سخت اور کھر کھرے (موٹے) کپڑے پہنے تھا۔

اَخْشَنُ الْجَسَدِ اَخْشَنُ الْوَجْهِ۔ بدن بھی سخت منہ بھی سخت۔

خَشُنَ۔ سخت ہوا۔

مَنْزِلٌ خَشِنٌ۔ بڑا سخت مقام ہے، یہ کنایہ ہے تکلیف اور سختی کی زندگی سے۔

خُشْنٌ۔ جمع ہے خَشِنٌ کی۔ یعنی سخت۔

رَجُلٌ اَخْشَنُ۔ بے مروت سخت مزاج کا آدمی اکل کھرا جگ سے برا۔

خَشِيَ۔ یا خَشْيٌ یا خَشْيَةٌ یا خَشَاةٌ یا مَخْشَاةٌ یا مَخْشِيَةٌ یا خَشْيَانٌ۔ ڈرنا، بچنا، امید رکھنا، جاننا، برا سمجھنا۔

حَتّٰى خَشِيْتُ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ اَسْهَلَ لَكَ عِنْدَ نُزُوْلِهٖ۔ (ابن عباسؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا تم نے موت کی بہت دعا کی) یہاں تک کہ مجھ کو امید ہے جب موت تم پر آئیگی تو بہت آسان ہوگی۔

دَافَعَ النَّاسَ وَخَاشٰى بِهِمْ۔ (جب خالد بن ولیدؓ نے موتہ کی لڑائی میں جھنڈا سنبھالا تو) لوگوں کو ہٹا دیا انکو بچا دیا (یعنی دشمن کی ضرب سے الگ ہوگئے)۔

خَشِيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ۔ مجھے اپنی جان کا ڈر ہوگیا (کہاں مرجاتا ہوں یہ وحی کی شدت اور رعب کی وجہ سے آپ کو ڈر ہوا) بعضوں نے کہا آپ کو یہ ڈر ہوا یہ کوئی بیماری تو نہیں ہے یا آسیب تو نہیں ہے۔

يَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ السَّاعَةُ۔ ڈرتے ہوئے کہیں قیامت آگئی ہو اس میں اشکال یہ ہوتا ہے کہ قیامت کی تو کئی نشانیاں مقرر ہیں وہ ابھی ظاہر نہیں ہوئی تھیں پھر آپ کو قیامت کا کیونکر ڈر ہوا، بعضوں نے یہ جواب دیا ہے کہ شاید اُس وقت تک آپ کو قیامت کی نشانیاں نہ بتلائی گئی ہوں مگر یہ جواب صحیح نہیں ہے کیونکہ سورج گہن کا واقعہ سنہ ۱۰ ہجری میں ہوا تھا، بعضوں نے کہا یہ راوی نے اپنے گمان سے کہا کہ آپ کو قیامت کا ڈر ہوا یہ جواب بھی عمدہ نہیں ہے۔ صحیح جواب یہ ہے کہ گو قیامت کی نشانیاں مقرر ہیں مگر اللہ تعالٰے قادر ہے کہ اُن نشانیوں سے پہلے ہی جب چاہے قیامت قائم کر دے۔

Marfat.com

دوسری توجیہ یہ ہوسکتی ہے کہ ساعت سے قیامت مراد نہیں ہے بلکہ لوگوں پر عذاب اُترنے کا وقت اور اُن کے ہلاک ہونیکا زمانہ اور یہ ہر وقت ممکن ہے اس لئے سورج گہن جو ایک خدا کے قدرت کی بڑی نشانی ہے اُس کو دیکھ کر آپ خدا کے عذاب سے ترساں اور لرزاں ہوئے)۔

خَشِيْتُ اَنْ يُّفْرَضَ عَلَيْكُمْ۔ مجھ کو ڈر ہوا کہیں تم پر فرض نہ ہو جائے (یعنی تہجد میں جماعت اور مسجد کی شرط نہ ہو جائے کیونکہ شب معراج میں پانچ نمازیں طے ہو گئی تھیں اُس کو زیادہ فرض نہیں ہوسکتی تھیں)۔

وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ دو جدا جدا مالوں کو زکوٰۃ کے ڈر سے اکٹھا نہ کیا جائے (اُسکی تفسیر کتاب الجیم میں گذر چکی ہے)۔

خَشُوْا اَنْ يُّقْتَطَعُوْا۔ وہ ڈرے کہیں دشمن اُن کو اپنے لوگوں سے کاٹ نہ دے (مار کر جدا کر دے)۔

خَشِيَ اَنْ يَّقُوْلَ عُثْمَانَ۔ وہ ڈرے کہیں آپ ابوبکر اور عمر کے بعد عثمان کا نام نہ لیدیں (کہ وہ سب سے افضل ہیں) تو انہوں کہا پھر آپ فرمایا میں تو مسلمانوں میں کا ایک شخص ہوں یہ حضرت علی رضہ نے عاجزی اور انکساری کی راہ سے فرمایا بزرگوں کا یہی شیوہ ہے۔ اپنے تئیں سب سے حقیر جانتے ہیں۔

فَخَشُوْا عَيْنَهَا۔ وہ اُس کے نظر سے ڈرے۔

اِنْ كُنْتُ اَخْشٰى عَلٰى اَحَدٍ فَلَمْ اَكُنْ اَخْشٰى عَلَيْكَ۔ اگر مجھ کو ڈر تھا کسی کے گھر میں ایسا خلاف شرع کام کیا جائے گا تو تم سے یہ ڈر نہ تھا (تمہارے نسبت مجھ کو ہرگز یہ گمان نہ تھا کہ تمہارے گھر میں ایسے خلاف شرع کام ہوں گے)۔

لَا تَخْشَيْنَ۔ تم ڈرو نہیں یہ عورت اور اُس کے ساتھیوں کی طرف خطاب کیا۔

خَشْيَةَ اَنْ يَّسْتَقِيْلَهُ۔ اس ڈر کر کہیں بائع فسخ بیع نہ کرے (یعنی اس نیت سے کہ بائع مشتری فسخ عقد نہ کر سکے جلدی سے اُس مجلس سے سرک جانا اور اٹھ جانا بہتر نہیں ہے اس سے صاف نکلتا ہے کہ حدیث میں تفرق سے تفرق بالابدان مراد ہے اور حنفیہ کا رد ہوتا ہے جو خیار مجلس کو ثابت نہیں کرتے حالانکہ اُس میں سراسر طرفین کی بہتری اور بہبودی ہے)۔

لَقَدْ خَشِيْنَا اَنْ يَّكُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا۔ ہم کو یہ ڈر ہے کہ کہیں ہماری نیکیوں کا صلہ دنیا ہی میں نہ دیدیا گیا ہو (دنیا کی یہ نعمتیں اور لذتیں دیکھ کر جو اللہ تعالے نے ہم کو عنایت فرمائیں) سبحان اللہ صحابہ پر دنیاداری اور خدا ترسی ختم تھی، طیبی نے کہا جو کوئی دنیا کی نعمتوں میں غرق ہو کر خدا کو بھول جائے دینی احکام کو بالائے طاق رکھے، دنیاوی مصالح پر جان دے تو سمجھ لینا چاہئے کہ اُس کی نیکیوں کا بدلہ حق تعالے نے اُس کو دنیا ہی میں دیدیا اب آخرت میں اُسکا کوئی حصہ نہیں رہا لیکن جو کوئی اللہ کی نعمتوں سے لذت اٹھائے اور خود بھی کھائے، غریبوں کو کھلائے اور دین کے احکام پر قائم رہے دینی مصلحت کو دنیا کے فائدے پر مقدم رکھے اور دنیا سے دین کے

Marfat.com

کام درست کرے تو اُس کے لئے ہم دنیا اور ہم
آخرت ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ
وقنا عذاب النار)۔
عَیْنٌ بَکَتْ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ ۔ جو آنکھ خوفِ خدا
سے روئے۔
نَخْشِیْتُ اَنْ یَّقْذِفَ فِیْ قُلُوْبِکُمَا۔ ایسا
نہ ہو میں ڈرا کہیں شیطان تمہارے دلوں میں
کوئی وسوسہ ڈالے (کہ آنحضرت صلعم اتنی رات کو
ایک غیر عورت کے ساتھ جا رہے ہیں اور اس
بدگمانی کی وجہ سے تمہارا ایمان جاتا رہے فتنی
نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ علماء اور
مشائخین کو تہمت کے امور سے بچنا چاہئے،
اور اگر کہیں ایسا موقع ہو تو رفع تہمت کے لئے
اُس کی شرح کر دیں تاکہ دوسرے عوام لوگ
اُن کی تقلید کر کے ناجائز امور میں گرفتار نہ ہوں
مجمع البحرین میں ہے کہ خشیہ اور خوف لغت
کے رو سے ایک ہیں مگر اہل باطن کے نزدیک
خشیۃ کا مرتبہ بڑا ہے جو بزرگوں کو حاصل ہوتا
ہے اُن کے دلوں پر اللہ تعالٰے کی ہیبت ایسی
طاری ہو جاتی ہے کہ وہ گناہ سے بچے رہتے ہیں
اور اسی لئے فرمایا انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الصَّادِ

خِصْبٌ۔ ارزانی ہونا، اچھی طرح زندگی گذارنا۔
اَخْصَبَتِ الْاَرْضُ۔ زمین میں خوب پیک
ہوئی ہے، یہ ضد ہے جَدْبَتْ کی، یعنی گرانی ہو
پیک بالکل نہیں ہے۔
اَخْصَبَ الْقَوْمُ۔ لوگ اچھے حال میں ہیں
کھاتے پیتے۔

مَکَانٌ مُخْصِبٌ وَخَصِیْبٌ۔ یہ مقام ارزانی
کا مقام ہے یا یہاں پیداوار اچھی ہے قحط نہیں
ہے۔
اَرْضٌ خِصْبَۃٌ یا خَصِبَۃٌ۔ سستا ملک ہرا۔
خِصَابٌ۔ کھجور کا درخت۔
وَاِنَّمَا کَانَتْ عِنْدَنَا خِصَبَۃٌ نَعْلِفُہَا اِبِلَنَا
وَحَمِیْرَنَا۔ ہمارے پاس خراب قسم کی کھجور تھی
جو ہم اپنی اونٹوں اور گدھوں کو چارے میں کھلاتے
بعضوں نے کہا خِصَاب وہ کھجور کا درخت ہے
جس میں بہت میوہ آئے۔
اِذَا سَافَرْتُمْ اِلیٰ اَرْضٍ مِنَ الْخِصْبِ۔ تم ایسے ملک
میں سفر کرو جہاں پیک اچھی ہو، چارے پانی کی
کثرت ہو۔
لَا یُخْصِبُ خِوَانٌ لَا مِلْحَ فِیْہِ۔ جس خوان
پر نمک نہ ہو وہ اچھا عیش کا خوان نہیں ہے۔
اَخْصَبَ اللّٰہُ الْمَوْضِعَ۔ اللہ اُس مقام کو
آباد کرے (وہاں خوب پیک ہو)۔
خَصْرٌ۔ ٹھنڈا ہونا۔
مُخَاصَرَہ۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر چلنا، یا ساتھ
چلنا۔
تَخَصُّرٌ۔ کمر پر ہاتھ رکھنا۔
اِخْتِصَارٌ۔ ہاتھ میں چھڑی لینا، کلام میں سے کچھ
حذف کرکے اُس کو مختصر کرنا، اگر حذف نہ کریں
تو اُس کو اقتصار کہیں گے، کمر پر ہاتھ رکھنا۔
خِصَارٌ۔ ازار۔
خَرَجَ اِلَی الْبَقِیْعِ وَمَعَہٗ مِخْصَرَۃٌ لَہٗ۔
آنحضرت صلعم بقیع کی طرف تشریف لے گئے آپکے
ہاتھ میں چھڑی تھی۔
اَلْمُتَخَصِّرُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عَلٰی وُجُوْھِھِمْ

Marfat.com

اَلنُّوْرُ - ایک روایت میں اَلْمُخْتَصِرُوْنَ بَرْ یعنی قیامت کے دن اُن لوگوں کے مونہوں پر جو اپنے نیک اعمال پر ٹیکا دیے ہونگے نور ہوگا، دُرر اور محیط میں ہے کہ مختصرون سے رات کو نماز پڑھنے والے مراد ہیں کیونکہ جب وہ ہاتھ باندھو باندھے تھک جاتے ہیں تو کمر پر ہاتھ رکھ لیتے ہیں میں :- کہتا ہوں یہ توجیہ صحیح نہیں ہے کس لئے کہ نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے سے آپ نے منع فرمایا ہے -

فَإِذَا أَسْلَمُوْا فَاسْأَلْهُمْ قُضُبَهُمُ الثَّلٰثَةَ الَّتِيْ إِذَا تَخَصَّرُوْا بِهَا سُجِدَ لَهُمْ - جب وہ مسلمان ہو جائیں تو اُن سے وہ تینوں چھڑیاں مانگ لے جنکو لے کر وہ نکلتے تھے تو لوگ اُنکو سجدہ کرتے تھے (یہ چھڑی گویا شاہی نشان تھی لوگ اُسکو دیکھ کر سجدہ کرتے تھے اور فرمانبرداری ظاہر کرتے -

وَاخْتَصَرَ عَنَزَتَهٗ - اپنی برچھی کو چھڑی بنایا

يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهٖ - اپنی چھڑی سے زمین کرید رہے تھے -

مِخْصَرَة - چھڑی یا کوڑا جس پر ٹیکا لگائیں اُسکی جمع مخاصر ہے -

نَهٰى أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا - آنحضرتؐ نے کمر پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا - دوسری روایت میں مُتَخَصِّرًا ہے اُس کا بھی یہی معنی ہے، بعضوں نے کہا مختصراً کا یہ مطلب ہے کہ لکڑی پر ٹیکا دے، بعضوں نے کہا سورت کی آخری آیتیں پڑھنا جیسے اکثر ناواقف ہمارے زمانہ میں کیا کرتے ہیں بعضوں نے کہا سجدے کی سورت پڑھنا اور سجدے کی آیت چھوڑ جانا -

نَهٰى عَنِ اخْتِصَارِ السَّجْدَةِ - آنحضرتؐ نے سجدے کے اختصار سے منع فرمایا (وہ یہ کہ سورت کی وہی آیتیں پڑھے جن میں سجدہ ہو باقی آیتیں چھوڑ دے یا سجدہ والی سورت کی سب آیتیں پڑھے اور سجدے کی آیت چھوڑ دے یا سجدے کی آیت پڑھ کر آگے بڑھ جائے اور سجدہ نہ کرے) -

اَلْإِخْتِصَارُ فِي الصَّلٰوةِ رَاحَةُ أَهْلِ النَّارِ نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا دوزخیوں کا آرام لینا ہے (دوزخیوں سے مراد یہودی ہیں، مطلب یہ ہے کہ یہودی نماز میں ایسا کیا کرتے ہیں اور وہ اہل نار ہیں یا قیامت کے دن میدان حشر میں ایسا کرینگے یعنی کھڑے کھڑے تھک کر کمر پر ہاتھ رکھ لینگے اور یہ مطلب نہیں ہے کہ دوزخ میں اُن کو کمر پر ہاتھ رکھنے سے آرام ہوگا کیونکہ دوزخیوں کو دوزخ میں کبھی آرام نصیب نہ ہوگا) -

اَلْخَصْرُ فِي الصَّلٰوةِ - نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا

يَلْعَبَانِ تَحْتَ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ - اُسکی کمر کے تلے دو اناروں سے (یعنی اُسکی چھاتیوں سے) کھیل رہے تھے، بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ اُس عورت کے سرین بہت بڑے تھے جب وہ چت لیٹتی تو سرین (چوتڑ) زمین سے اتنے اُٹھے رہتے کہ اُس کے تلے سے انار نکل جاتا اور دونوں بچے دو اناروں سے اسطرح کھیلتے کہ ایک ادھر سے انار پھینکتا دوسرا اُدھر سے -

فَأَتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ - ذوالخویصرہ ایک

Marfat.com

شخص کا لقب تھا۔ بعض نسخوں میں عبداللہ بن ذی الخویصرہ ہے لیکن اکثر نسخوں میں عبداللہ ذوالخویصرہ ہے تو عبداللہ اُس کا نام تھا، اور ذوالخویصرہ لقب تھا۔

اِخْتَصَرَہٗ نُعَیْمٌ۔ نعیم نے اس روایت کو مختصر بیان کیا ہے۔

فَخَرَجَ مُخَاصِرًا مَرْوَانَ۔ مروان سے مخاصرت کئے ہوئے چلے، نہایہ میں مخاصرت کے معنی یہ لکھے ہیں کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کا ہاتھ پکڑ کر چلے اور ہر ایک کا ہاتھ دوسرے کی کمر پر ہو۔

وَاَمَدَّہٗ خَوَاصِرَ۔ خوب کوکھیں پھولی ہوئیں (جی بھر کر کھائی کر)۔

فَاَصَابَنِیْ خَاصِرَۃٌ۔ میرے کمر میں درد شروع ہوا بعضوں نے کہا گردے کا درد مراد ہے۔

اِنَّ نَعْلَہٗ کَانَتْ مُخَصَّرَۃً۔ آنحضرت کا جوتا بیچ میں سے باریک اور پتلا تھا۔ عرب لوگ کہتے ہیں کَشْحٌ مُخَصَّرٌ پتلی کمر۔

رَجُلٌ مُخَصَّرٌ۔ یعنی پتلی کمر والا۔

خَصْرٌ۔ پاؤں کا درمیانی حصہ جو چلنے میں زمین سے نہیں لگتا جس کو اخمص کہتے ہیں، اور کمر یعنی وہ باریک حصہ جسم کا جو سرین کے اوپر ہوتا ہے۔ اُس کی جمع خُصُوْرٌ ہے۔

تُوْضَعُ الْجَرِیْدَۃُ لِلْمَیِّتِ دُوْنَ الْخَاصِرَۃِ مردے کی قبر پر کھجور کی شاخ اس کے کمر کے قریب لگائی جائے۔

خِنْصَرٌ۔ چھنگلیا، اُس کی جمع خناصر ہے۔

خَصٌّ۔ اور خُصُوْصٌ اور خُصُوْصَۃٌ اور خُصُوْصِیَّۃٌ اور خَصُوْصِیَّۃٌ اور خِصِّیْصٰی اور خِصِّیْصَاءُ اور خِصِّیَّۃٌ اور تَخِصَّۃٌ۔ خاص کرنا فضیلت دینا۔

خُصُوْصٌ۔ خاص ہونا، اپنے لئے کوئی چیز لے لینا۔

خَصَاصٌ اور خَصَاصَۃٌ اور خَصَاصَاءُ۔ محتاج ہونا۔

تَخْصِیْصٌ۔ خاص کرنا۔

وَھُوَ یُصْلِحُ خُصًّا لَّہٗ۔ وہ اپنا جھونپڑا درست کر رہے تھے۔

خُصٌّ۔ وہ گھر جو لکڑی بانس کڑی وغیرہ سے بنا لیا جائے۔ اُس کو خص اس لئے کہتے ہیں کہ اُس میں خصاص یعنی روزن، سوراخ رہتے ہیں۔

فَاَلْقَمَ عَیْنَہٗ خَصَاصَۃَ الْبَابِ۔ اُس نے کیا کیا دروازے کی دراڑ پر اپنی آنکھ لگا دی (اُس میں سے جھانکنے لگا)۔

کَانَ یَخِرُّ رِجَالٌ مِّنْ قَامَتِھِمْ فِی الصَّلٰوۃِ مِنَ الْخَصَاصَۃِ۔ کچھ لوگ نماز میں کھڑے کھڑے (مارے بھوک کے ناتوانی سے) گر پڑتے تھے۔

بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا اَلدَّجَّالَ وَکَذَا وَکَذَا وَخُوَیْصَۃَ اَحَدِکُمْ۔ چھ چیزوں سے پہلے جلدی جلدی نیک عمل کر لو اُن میں دجال کا بیان کیا یہاں تک کہ فرمایا اور اپنی خاص حالت سے پہلے یعنی موت سے پہلے (جس کا اثر ہر انسان کی ذات خاص پر ہوتا ہے، اور تصغیر کا صیغہ تحقیر کے لئے کیونکہ موت کا واقعہ بہ نسبت اُن واقعوں کے جو اُس کے بعد ہونے والے ہیں حشر و نشر حساب کتاب وغیرہ بہت حقیر ہے) بعضوں نے کہا خویصہ سے مراد گھر بار بال بچوں کی فکر ہے۔

وَلَکَانَ عَلَیْہِ بِخُوَیْصَّتِہٖ۔ اپنے خاص کے کام میں مصروف ہوتا اُن کاموں میں جن کا فائدہ عام

Marfat.com

لوگوں (پبلک) کو ہی کیوں اپنا وقت صرف کرتا۔

وَخُوَيْدِمُكَ أَنَسٌ۔ آپکا خاص خادم انس رضؓ ہے (اس کے لئے بھی دعا فرمایئے) تصغیر اس واسطے کی کہ انس رضؓ اُس وقت کمسن تھے۔

هَلْ يَخُصُّ شَيْئًا مِنَ الْأَيَّامِ قَالَتْ لَا۔ آنحضرتؐ (نفل روزوں کے لئے) کچھ دنوں کو خاص کرتے انہوں نے کہا نہیں (صرف شعبان میں آپ بہ نسبت اور مہینوں کے نفل روزے زیادہ رکھتے کیونکہ سفر وغیرہ کی وجہ سے آپ کو ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کی فرصت نہ ملتی تو اُن سب کو شعبان میں جمع کر لیتے)۔

إِنَّ النَّاسَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ سَوَاءٌ خَاصَّةً۔ خاص مسجد حرام میں سب لوگ برابر ہیں۔

فَسَقَتْهُ تَخُصُّهُ بِهٖ۔ وہ انہوں نے خاص آنحضرتؐ کو پلایا، دوسرے مہمانوں کو نہیں پلایا اس حدیث سے یہ نکلا کہ آدمی کسی مہمان کو کوئی مخصوص کھانا بھی کھلا سکتا ہے جو دوسرے مہمانوں کے سامنے اُس نے نہ رکھا ہو)۔

خَاصَّةُ أَحَدِكُمْ۔ تم میں سے کسی کی خاص بات یعنی موت۔

خَصَّ الرَّسُوْلَهٗ بِخَاصَّةٍ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کے لئے ایک خاص حکم رکھا اُن کو مال غنیمت یا فئی حلال رکھا۔

لَا تَخْتَصُّوْا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَلَا تَخُصُّوْا يَوْمَهٗ (عبادت کے لئے شب جمعہ کو اور روزے کے لئے) جمعہ کے دن کو خاص نہ کرو (بلکہ اگر جمعہ کے دن روزہ رکھو تو پنجشنبہ یا ہفتہ کے دن بھی روزہ رکھ لو، اس حدیث سے یہ نکلا کہ صلوٰۃ الرغائب جو خاص شب میں پڑھی جاتی ہے اُس کی کوئی اصل نہیں ہے بلکہ علماء نے اُس کو مکروہ سمجھا ہے، امام سیوطی نے کہا صلوٰۃ الرغائب کی فضیلت میں جو حدیث نقل کی جاتی ہے وہ موضوع اور باطل ہے اسی طرح مغرب کے بعد بارہ رکعتیں نفل پڑھنے کی حدیث بھی موضوع ہے اور عوام اُس کو صلوٰۃ الاوابین کہتے ہیں)

لَا يَؤُمُّ رَجُلٌ فَيَخُصُّ نَفْسَهٗ بِالدُّعَاءِ۔ کوئی شخص امام بن کر خاص اپنے لئے دعا نہ کرے (بلکہ اپنے اور مقتدیوں کے لئے ملا کر دعا کرے مثلاً نماز میں جو دعا پڑھے اُس میں جمع کا صیغہ کہے جیسے اللہم اغفرلنا وارحمنا اور یوں نہ کہے اللہم اغفرلی، بعضوں نے کہا مراد دعائے قنوت ہے جس کو سنکر مقتدی آمین کہتے جاتے ہیں اُس میں مفرد کا صیغہ کہنا خیانت ہے تو دعائے قنوت میں یوں پڑھے اللہم اہدنا فیمن ہدیت وعافنا فیمن عافیت، باقی وہ دعا جو شروع نماز میں یا دونوں سجدوں یا تشہد میں پڑھی جاتی ہے اُس میں مفرد کا صیغہ کہنا درست ہے خود آنحضرتؐ سے ثابت ہے کہ آپ شروع میں اللہم باعد بینی وبین خطایای اخیر تک پڑھتے اور دونوں سجدوں کے درمیان اللہم اغفرلی وارحمنی واہدنی۔ بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ سلام کے بعد جو امام دعا کرے اُس میں جمع کا صیغہ کہے اور مفرد کا صیغہ کہنا جیسے اللہم اغفرلی وغیرہ جاہلوں کا شیوہ ہے، بعضوں نے کہا تخصیص سے اس حدیث میں یہ مراد ہے کہ دوسروں کے لئے نفی کرے جیسے ایک گنوار نے آنحضرتؐ کے زمانے

Marfat.com

میں یوں دعا کی تھی اللہم ارحمنی و محمدا ولا ترحم معنا احدا۔ یہ بالاتفاق حرام اور منع ہے)

وَیَخُصَّنَا بِخَصِیْصَۃٍ۔ ہم کو ایک خاص بات سے خاص کرے۔

عَلَیْکُمْ خَاصَّۃَ الْیَہُوْدِ۔ یہ دیو جو تم کو خاص لازم ہے۔

اِخْتَصَّنَا دُوْنَ النَّاسِ۔ خاص ہماری لئے نہ دوسرے لوگوں کے لئے۔

اَلْخُصُّ لِمَنْ اِلَیْہِ الْقِمْطُ۔ جھونپڑا اُسی کا ہوگا جسکی طرف رسی باندھنا ہے (یعنی جو اسکو باندھ بوندھ کر تیار کرے)

خَصْفٌ۔ سینا، ٹانکنا، جانا۔

خِصَافٌ۔ بچہ جننا۔

تَخْصِیْفٌ۔ بد خلق ہونا، آدھے بال بوڑھے آدھے کالے ہونا۔

فَمَرَّ بِبِئْرٍ عَلَیْہَا خَصَفَۃٌ فَوَقَعَ فِیْہَا۔ ایک کنوے پر سے گذرا اُسپر کھجور کا بوریا (جو کھجور کی چھال سے بنایا جاتاہے) ڈھنکا تھا وہ کنوے میں گر گیا (کیونکہ اُس کی بینائی میں قصور تھا)۔

کَانَ لَہٗ خَصَفَۃٌ یُحْجُرُھَا وَیُصَلِّیْ عَلَیْہَا آنحضرتؐ کے پاس کھجور کی چھال کا ایک بوریا تھا، آپ کبھی اُس کا حجرہ بنا لیتے اور کبھی اُس پر نماز پڑھتے (حجرہ بنا لیتے یعنی اُس کو مسجد میں کسی جگہ کھڑا کر کے ایک آڑ کر لیتے کہ دوسرے لوگ اُدھر سے گذر نہ سکیں)

اِنَّہٗ کَانَ مُضْطَجِعًا عَلٰی خَصَفَۃٍ۔ آپ ایک کھجور کے بوریے پر لیٹے ہوئے تھے۔

اِنَّ تُبَّعًا کَسَا الْبَیْتَ الْمُسُوْحَ فَانْتَفَضَ الْبَیْتُ وَمَزَّقَہٗ عَنْ نَفْسِہٖ ثُمَّ کَسَاہُ الْخَصَفَ فَلَمْ یَقْبَلْہُ ثُمَّ کَسَاہُ الْاَنْطَاعَ فَقَبِلَھَا۔ تبع حمیری (جو یمن کا بادشاہ تھا) اُس نے پہلے کعبے کو کمل کا غلاف پہنایا (یعنی موٹے کمل کا جو بالوں سے بنایا جاتا ہے (کعبہ کو لرزہ ہوا اُس نے وہ غلاف پھاڑ ڈالا پھر ٹوکرے کا غلاف پہنایا اُس کو بھی کعبہ نے قبول نہیں کیا، آخر چمڑوں کا غلاف پہنایا اُس کو کعبہ نے قبول کیا) اس حدیث میں خصف سے مراد موٹا کپڑا ہے گویا اس کو بوریے سے مشابہت دی جو کھجور کے چھال سے بُنا جاتا ہے۔

وَھُوَ قَاعِدٌ یَخْصِفُ نَعْلَہٗ۔ آپ بیٹھے ہوئے اپنا جوتہ ٹانک رہے تھے۔

خَاصِفُ النَّعْلِ۔ جوتا ٹانکنے والے (یہ حضرت علی رضؓ کی صفت ہے) سبحان اللہ ہمارے پیغمبر صاحب اپنے ہاتھ سے اپنا جوتا ٹانک لیتے کپڑا سی لیتے، حضرت علی مرتضیٰ رضؓ بھی ایسا ہی کرتے، اور ایک ہمارے زمانہ کے مسلمان ہیں جن کو اپنے ہاتھ سے وضو کرنا بھی دشوار ہے بھلا بازار سے سودا لے آنا یا کوئی چیز اُٹھا کر لے چلنا، اس میں تو اُن کی عزت جاتی ہے ناک کٹ جاتی ہے مگر غلامی کرنے میں اُن کو کچھ غیرت نہیں آتی یہ عجیب عزت ہے دنیا میں کوئی بے عزتی اور بدنصیبی اس سے بڑھ کر نہیں ہے کہ آدمی کسی شخص کا محکوم ہو اُسکا تابعدار بن کر اپنی زندگی گذارے)۔

مِنْ قَبْلِھَا طِبْتَ فِی الظِّلَالِ وَفِیْ مُسْتَوْدَعٍ حَیْثُ یُخْصَفُ الْوَرَقُ۔ (یہ حضرت عباس کا شعر ہے آنحضرتؐ کی تعریف میں)

ع پوری حدیث یوں ہے کہ تم میں سے کوئی قرآن کی تفسیر پر لڑیگا جیسے میں اُس کی تنزیل پر لڑا، صحابہ انتظار میں رہے کہ وہ کون شخص ہے؟ آپ نے فرمایا وہ جوتا ٹانکنے والا، آنحضرتؐ نے ایک جوتا حضرت علی کو ٹانکنے کے لئے دیا تھا ۱۲ منہ

Marfat.com

یعنی اس سے پہلے آپ سایوں میں بسر کرتے تھے اور ایسے مقام یعنی بہشت میں جہاں پتے جوڑ جاتے ہیں (مراد حضرت آدم کا واقعہ ہے، جب انہوں نے اپنے جسم پر بہشت کے پتے چپکا لیے تھے)۔

إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْحَمَّامَ فَعَلَيْهِ بِالْمِئْزَرِ وَلَا يَخْصِفُ۔ جب کوئی تم میں سے حمام میں جائے تو جانگیا (ازار) پہن لے اور شرمگاہ پر ہاتھ نہ رکھے (یعنی شرمگاہ کو چھپا کے لئے)۔

لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ عَلَى الْخَصَفَةِ۔ کھجور کے بوریے پر نماز پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں۔

خَصَّافٌ۔ جوتا ٹانکنے والا۔ (موچی)

خَصْلٌ۔ یا خِصَالٌ بڑھ جانا، غالب ہونا۔ کاٹنا

تَخْصِيْلٌ۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔

خَصْلَةٌ۔ عادت اچھی ہو یا بری، یا اچھی عادت اور خوشہ اور تیر نشان پر پڑنا۔

خُصْلَةٌ۔ خوشہ کاٹنے دار لکڑی، بالوں کا گچھہ۔

فَإِذَا أَصَابَ خَصْلَةً قَالَ أَنَا بِهَا أَنَا بِهَا۔ عبداللہ بن عمر تیر لگاتے تھے جب نشانہ پر لگتا تو کہتے وہ مارا وہ مارا۔ اصل میں خصل کا معنی تیر اندازی میں غالب ہونا۔

تَخَاصَلَ الْقَوْمُ۔ تیروں کی شرط کی۔

كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْ خِصَالِ النِّفَاقِ۔ اُس میں نفاق کی خصلتوں میں سے ایک خصلت ہوگی۔

عَشْرُ خِصَالٍ۔ دس خصلتیں۔

مُنْطَوِي الْخَصِيْلَةِ كَمِيْشُ الْإِزَارِ۔ خصیلہ دبلا ازار اوپر اٹھی مضبوط بندھی ہوئی

خَصِيْلَه۔ بازوؤں رانوں پنڈلیوں پر جو گوشت ہوتا ہے۔

وُضِعَ عَنْ أُمَّتِيْ تِسْعُ خِصَالٍ الْخَطَاءُ وَالنِّسْيَانُ وَمَا لَا يَعْلَمُوْنَ وَمَا لَا يُطِيْقُوْنَ وَمَا اضْطُرُّوْا إِلَيْهِ وَمَا اسْتُكْرِهُوْا عَلَيْهِ وَالطِّيَرَةُ وَالْوَسْوَسَةُ فِي التَّفَكُّرِ فِي الْخَلْقِ وَالْحَسَدُ مَا لَمْ يَظْهَرْ بِلِسَانٍ أَوْ يَدٍ۔ نو باتیں اللہ تعالے نے میری امت کو معاف کر دی ہیں، (اُن پر آخرت میں مواخذہ نہ ہوگا) ایک تو چوک دوسرے بھول تیسرے نادانستگی (بے علمی کی وجہ سے کوئی کام کر بیٹھنا) چوتھے ناطاقتی (ایک کام کی طاقت ہی نہ ہو مثلاً کوئی روزہ نہ رکھ سکے، بیماری یا ناتوانی کی وجہ سے) پانچویں لاچاری (مثلاً بھوک سے مر رہا ہو اور حرام مردار کھالے چھٹی زبردستی (کوئی شخص جبر سے اُسکو شراب پلا دے یا کلمۂ کفر کہنے پر مجبور کرے ساتویں بدشگونی (گو دوسری حدیث میں اس کو شرک کہا ہے لیکن یہ بڑی شرک نہیں ہے جس سے آدمی کافر ہو جاتا ہے اور بہت کم آدمی اس سے بچتے ہیں اکثر لوگ اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہہ بیٹھتے ہیں یہ مکان ہم کو نحوس ہوا یہ شادی نامبارک ہوئی آٹھویں اللہ کی مخلوقات میں فکر کرتے وقت دل میں جو وسوسے آئے (شیطان دل میں برے خیالات ڈالتا ہے کہتا ہے اجی یہ راز کسی پر نہیں کھلا، کوئی نہیں جانتا خدا کی مرضی کیا ہے، شریعتیں

Marfat.com

وغیرہ سب آدمیوں نے بنائی ہیں اور خدا پر چیپ دی ہیں بھلا خدا سے کوئی مل سکتا ہے کیا خدا کسی سے بات کرتا ہے) نوٹ حسد (کسی کی ترقی دنیاوی یا دینوی پر آدمی کو رشک آہی جاتی ہے اور بعض لوں کو دوسرے کی ترقی ناگوار بھی ہوتی ہے بشرطیکہ زبان یا ہاتھ سے اپنا حسد ظاہر نہ کرے (مثلاً اس شخص کو جسکی ترقی سے ناراض ہے برا کہنے لگے، گالیاں دینے لگے یا ہاتھ پاؤں سے اُس کو ستا مارے تب تو حسد کا گناہ اُس پر لکھدیا جائیگا اور سزا کے لائق ہوگا۔)

خَيْرُ خِصَالِ الرِّجَالِ شَرُّ خِصَالِ النِّسَاءِ مردوں کی بہتر خصلتیں (مثلاً شجاعت سخاوت) عورتوں کے حق میں بری خصلتیں ہیں (کیونکہ عورت اگر بہادر اور دیدہ دلیر ہوگی تو غیر مردوں سے ملنے اُن سے آشنائی اور دوستی لگنے میں اُسکو کچھ باک نہ ہوگا اسی طرح اگر سخی ہوگی تو مرد کی کمائی محفوظ نہ رکھے گی سب دے دلاکر پھڑ کر دے گی) اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ عورت اپنے محل اور موقع پر شجاعت یا سخاوت نہ کرے بلکہ مراد بے محل سخاوت اور شجاعت ہے جیسے کہتے ہیں حلوائی کی دوکان پر دادا جی کی فاتحہ، باقی عورت اپنی ذاتی مال میں سے یا خاوند کی اجازت اور مرضی سے جو سخاوت کرے وہ تو ہر حال میں اچھی ہے۔

خَصْلَتَانِ مُعَلَّقَتَانِ فِي أَعْنَاقِ الْمُؤَذِّنِيْنَ صِيَامُهُمْ وَصَلَاتُهُمْ۔ مسلمانوں کی دو باتیں نماز اور روزہ مؤذنوں کے گردنوں میں لٹکی ہوتی ہیں (مؤذن اُن کے ذمہ دار ہیں کیونکہ اکثر عورتیں اور عوام مرد بھی اذان کے اعتبار پر روزہ کھول لیتے ہیں نماز پڑھ لیتے ہیں)۔

خَصْمٌ۔ جھگڑے میں غالب آنا، دشمن، مقابل، فریق، اُس کی جمع خُصُوْمٌ ہے

خُصُوْمٌ اور خَصِيْمٌ اور خَصِمٌ۔ جھگڑنے والا لڑنے والا جیسے مُخَاصِمٌ ہے۔

أَرَاكَ سَاهِمَ الْوَجْهِ أَمِنْ عِلَّةٍ قَالَ لَا وَلٰكِنِ السَّبْعَةُ الدَّنَانِيْرُ الَّتِي أُتِيْنَا بِهَا أَمْسِ نَسِيْتُهَا فِي خُصْمِ الْفِرَاشِ فَبِتُّ وَلَمْ أُقَسِّمْهَا۔ بی بی ام سلمہ رض نے آنحضرت سے عرض کیا) میں دیکھتی ہوں آپ کا چہرہ متغیر (رنگ بدلا ہوا) ہے کیا کچھ بیماری ہے آپ نے فرمایا نہیں (بیماری نہیں ہے) بات یہ کہ وہ سات اشرفیاں جو کل میرے پاس آئی تھیں میں انکو بچھونے کے کونے یا کنارے میں بھول گیا اور رات گذر گئی میں نے اُن کو تقسیم نہیں کر دیا (تو ایک رات بھی بے ضرورت جو دنیا کا مال اسباب میرے پاس رہ گیا اس فکر سے میرے چہرے کا رنگ بدل گیا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ مواخذہ کرے کہ پیغمبر کو دنیا کا مال متاع جوڑ کر رکھنے سے کیا علاقہ سبحان اللہ جو لوگ آنحضرت م کی نبوت میں شک کرتے ہیں اُنکے شک رفع کرنے کے لئے یہ حدیث کافی ہے، ایسے صفات بجز سچے پیغمبر کے کسی جھوٹے مکار شخص میں نہیں ہو سکتے

لَا يُسَدُّ مِنْهُ خُصْمٌ إِلَّا انْفَتَحَ عَلَيْنَا مِنْهُ خُصْمٌ آخَرُ۔ یہ عجیب مقدمہ ہے اس میں ایک کنارہ بند ہوتا ہے تو دوسرا کنارہ اس کا ہم پر کھل جاتا ہے (مطلب یہ ہے کہ کسی طرح فساد رفع نہیں ہوتا کوئی صورت صلح اور اتفاق کی نہیں نکلتی، یہ سہل بن سعد نے تحکیم کے بعد کہا جب اُس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا)۔

Marfat.com

مَا فَتَحْنَا مِنْهُ فِي خُصْمٍ إِلَّا انْفَجَرَتْ ۔ تمہاری اس مقدمہ میں جب ہم نے کوئی کنارہ درست کرنا چاہا تو وہ اور زیادہ بہہ نکلا (یعنی فساد بند ہونے کے اور زیادہ فساد پھوٹ نکلا)۔

خَصْمَانِ ۔ مدعی اور مدعیٰ علیہ۔

وَبِكَ خَاصَمْتُ ۔ تیری ہی مدد سے میں دشمنوں سے مقابلہ کرتا ہوں (تو جو دلیلیں مجھ کو سوجھاتا ہے انہی سے مخالفین کو بحث میں قائل کرتا ہوں یا تیری ہی تائید سے دشمنوں سے جنگ کرتا ہوں)۔

أَلَدُّ الْخِصَامِ ۔ سخت جھگڑالو، بڑا لڑنیوالا۔ لڑاکا۔

اِخْتَصَمَتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ ۔ بہشت اور دوزخ میں جھگڑا ہوا (یہ جھگڑا حقیقۃً تھا اللہ تعالیٰ نے بہشت اور دوزخ کو زبانیں دی ہیں بعضوں نے تاویل کی ہے)۔

فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَىٰ ۔ اوپر والے کس باب میں جھگڑتے ہیں (یعنی فرشتے)

اَلْخَصْمُ الْمُتَعَوِّصُ ۔ وہ دشمن جو خواہ مخواہ حق بات کو رد کرنا اور اپنے فریق مقابل کو مشکل میں پھنسانا اس کو منظور ہو جیسے ہمارے زمانہ میں اکثر دنیا طلب مولویوں کی عادت ہے کہ اپنی بات کی پچ کئے جاتے ہیں اور دوسرا سچی بات کہے جب بھی اس کو نہیں مانتے لم اور لا نسلم کہے جاتے ہیں نفتی نے کہا جو شخص قرآن اور حدیث کو چھوڑ کر نئی راہوں کیطرف اور فلاسفہ اور سوفسطائیہ کی طرح عقلی ڈھکوسلے یا لفظی مناقشے پیش کرے اور ہر بات میں شک اور شبہے نکالے ۔

إِذَا خَاصَمَكُمُ الشَّيْطَانُ فَخَاصِمُوهُ بِمَا ظَهَرَ لَكُمْ مِنْ قُدْرَةِ اللَّهِ ۔ جب شیطان تم سے جھگڑا کرے (تمہارے دل میں شبہے ڈالے) تو تم بھی اس سے اللہ کی وہ قدرت جو ظاہر ہے بیان کر کے جھگڑا کرو یعنی اسکے وجود کی دلیلیں پیش کرو، بڑی دلیل یہ ہے کہ اگر خدا نہ ہوتا تو اتنا بڑا یہ کارخانہ اس حکمت اور خوبی کے ساتھ کیونکر چلتا نہ کسی بات کا انتظام ہوتا نہ پابندی اوقات ہوتی)۔

خِصَاءٌ ۔ خصیے نکال لینا۔

اِخْصَاءٌ ۔ خصی کرنا، ایک ہی علم سیکھنا، عرب لوگ کہتے ہیں أَجْهَلُ مِنْ خَاصِي الْعَيْرِ گدھے کو خصی کرنے والے سے زیادہ جاہل ہے۔

أَغْفَلُ مِنْ خَاصِي الْمُخَنَّثِينَ ۔ مخنثوں کو خصی کرنے والے سے بھی زیادہ غافل ہے۔ ہوا یہ کہ سلیمان بن عبدالملک نے اپنے عامل کو لکھا اَحْصِ مَنْ عِنْدَكَ مِنَ الْمُخَنَّثِينَ یعنی جتنے مخنث تیرے علاقہ میں ہوں انکا شمار کر اتفاق سے اَحْصِ سے کی جا پر ایک نقطہ لگ گیا تھا اس نے اسکو اَخْصِ پڑھا اور سب کو خصی کر ڈالا، اس روز سے یہ مثل ہو گئی۔

خُصْيَةٌ ۔ فوطہ، اس کی جمع خُصًى اور خِصْيٌ ہے

خَصِيٌّ ۔ جس کے فوطے نکال لئے گئے ہوں۔ اس کی جمع خِصْيَةٌ اور خِصْيَانٌ ہے۔

فَاخْتَصِ عَلَىٰ ذٰلِكَ أَوْ ذَرْهُ ۔ بات تو یہ ہے کہ ہر ایک امر اللہ کی تقدیر سے ہوتا ہے اب اس پر تجھ کو اختیار ہے خصی بن جا یا رہنے دے ایک روایت میں فَاخْتَصِرْ ہے یعنی سکوت اور تسلیم اختیار کر۔

Marfat.com

لَوْ اَذِنَ لَنَا لَاخْتَصَيْنَا۔ اگر آپ اس کی اجازت دیتے تو ہم خصی بن جاتے (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ خصیے نکلوا ڈالتے کیونکہ یہ حرام ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ دوا کھا کر اپنی شہوت اوڑا دیتے یا عورتوں سے بالکل الگ رہتے)۔

لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَصٰى۔ جو شخص خصی بنے وہ ہم میں سے نہیں ہے (مسلمانوں کے طریق پر نہیں ہے)۔

سَأَلْتُهُ عَنِ الْخَصِيِّ يَبُوْلُ۔ میں نے پوچھا خصی جو پیشاب کرے۔

سَأَلْتُهُ عَنِ الْخُصْيَانِ۔ میں نے خصی لوگوں کو پوچھا، ابو عبیدہ نے کہا میں نے خِصیہ بکسرۂ خا بمعنی فوطہ کے نہیں سنا بتثنیہ خُصیانِ آیا ہے باسقاط تا اور خصییتان بھی۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الضَّادِ

خَضَبَ۔ رنگنا، سبز ہونا، سبزی نکلنا۔

بَكٰى حَتّٰى خَضَبَ دَمْعُهُ الْحَصٰى۔ روئے یہاں تک کہ آنسوؤں سے کنکریاں تر ہو گئیں، (یا رنگ گئیں اس طرح سے کہ روتے روتے آنکھوں سے خون نکلنے لگا اور کنکریاں رنگین ہو گئیں)۔

اَجْلِسُوْنِيْ فِيْ مِخْضَبٍ فَاغْسِلُوْنِيْ۔ مجھ کو ایک لگن میں بٹھاؤ اور نہلاؤ۔

لَمْ يَخْضِبْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ آنحضرت ﷺ نے خضاب نہیں کیا۔ (کیونکہ آپ کو سفیدی بہت کم تھی)۔

رَأَيْتُ اَبَا جَعْفَرٍ يَخْتَضِبُ بِالْحِنَّاءِ۔ میں نے امام باقرؑ کو دیکھا وہ مہندی کا خضاب کرتے تھے۔

يَخْضِبُوْنَ بِهٰذَا الْحَوَاصِلِ الْحَمَامِ۔ اسکا خضاب کریں کہ کالا کبوتروں کے پوٹوں کی طرح۔

كَانَ يَخْضِبُ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ۔ مہندی اور وسمہ کا خضاب کرتے تھے (یعنی صرف مہندی یا صرف وسمہ کا کیونکہ دونوں کے ملانے سے تو بال سیاہ ہو جاتے ہیں اور بعضوں نے سیاہ خضاب بھی جائز رکھا ہے لیکن ایک حدیث میں ہے اِجْتَنِبُوا السَّوَادَ یعنی کالا خضاب کرنے سے بچے رہو اور ممکن ہے کہ یہ نہی تنزیہی ہو)۔

خِضَابٌ۔ رنگ۔

خَضْخَضَةٌ۔ ہلانا۔ ہاتھ سے منی نکالنا۔

خَضْخَاضٌ۔ ایک دوا جو خارشتی اونٹوں پر ملی جاتی ہے۔

سُئِلَ عَنِ الْخَضْخَضَةِ فَقَالَ هُوَ خَيْرٌ مِّنَ الزِّنَا وَنِكَاحُ الْاَمَةِ خَيْرٌ مِّنْهُ۔ ابن عباسؓ سے پوچھا گیا زلق لگانے (یا ہاتھ سے ذکر کو دبا دبا کر منی نکالنا) کیسا ہے انہوں نے کہا یہ زنا سے بہتر ہے (کیونکہ زنا گناہ عظیم ہے گو زلق ...... لگانا بھی قبیحا بہت برا ہے اس سے آدمی نامرد ہو جاتا ہے) اور لونڈی سے نکاح کرنا اس سے بہتر ہے (یعنی اگر آزاد عورت سے نکاح کرنے کا مقدور نہ ہو تو لونڈی بیاہ لے یا لونڈی خرید لے اگر اولاد پیدا ہونے سے اندیشہ کرتا ہو تو عزل کر سکتا ہے)۔

فَخَضْخَضَ لَهُ فَشَرِبَهُ۔ انہوں نے ہلایا پھر پی لیا۔

Marfat.com

سَأَلْتُهُ عَنِ الْخَضْخَضَةِ فَقَالَ اِنَّمَا هِيَ مِنَ الْفَوَاحِشِ وَنِكَاحُ الْاِمَاءِ خَيْرٌ مِّنْهُ میں نے پوچھا زلق لگانا کیسا ہے انہوں نے کہا یہ تو فواحش (بڑے بے شرمی کے) کاموں میں سے ہے اور لونڈی سے نکاح کر لینا اُس سے بہتر ہے۔

خَضْدٌ۔ توڑنا یا موڑنا۔

اَلسَّفَرُ وَخَضْدُهٗ۔ سفر اور اُس کی تھکان اصل میں خضد کہتے ہیں نرم چیز کے توڑنے کو اس طرح کہ ٹوٹے نہیں۔ اور کبھی کاٹنے کے معنی بھی آتے ہیں۔

تُقْطَعُ بِهٖ دَابِرُهُمْ وَتَخْضِدُ بِهٖ شَوْكَتَهُمْ اُس سے اُن کی دم کاٹ دے (اُن کا آخری شخص بھی ہلاک ہو جائے کوئی نہ بچے) اور اُن کی شوکت توڑ دے (اُن کی شان اور عزت مٹ جائے)۔

حَرَامُهَا عِنْدَ اَقْوَامٍ بِمَنْزِلَةِ السِّدْرِ الْمَخْضُوْدِ۔ اُس کا حرام مال بعض لوگوں کے نزدیک ایسا ہوا ہے جیسے بیری کا نٹا نکالی ہوئی (طولئے بے دودھ مزے سے اُس کو اُڑاتے ہیں)۔

يُرَشِّحُوْنَ خَضِيْدَهَا۔ اُس کے ٹوٹے ہوئے کو جوڑتے ہیں (یعنی اُس کی خرابی کو درست کرتے ہیں)۔

بِالنِّعَمِ مَحْنُوْذٌ وَبِالذَّنْبِ مَخْضُوْدٌ۔ نعمتوں میں غرق دم کٹا ہوا (یعنی بے حجت اور بے دلیل)۔

تَاْتِيْهِمْ ثِمَارُهُمْ لَمْ تُخْضَدْ۔ اُن کے میوے اُن کے پاس اسطرح آتے ہیں کہ اُن میں گھٹاؤ یا داؤ نہیں ہوتا (یعنی تازے تازے خوب شگفتہ آتے ہیں۔ بعضوں نے لم تخضد روایت کیا ہے یعنی مرجھائے نہیں ہوتے یہ خَضِدَتِ الثَّمَرَةُ سے نکلا ہے یعنی میوہ رکھے رکھے سوکھ گیا مرجھا گیا۔

اِنَّهٗ رَاٰى رَجُلًا يُّجِيْدُ الْاَكْلَ فَقَالَ اِنَّهٗ لَمِخْضَدٌ۔ ایک شخص کو دیکھا جو اچھی طرح کھا رہا تھا کہنے لگے یہ مخضد ہے یعنی بہت کھانے والا یا جلد کھانے والا۔

اِنَّ ابْنَ عَمِّكَ هٰذَا لَمِخْضَدٌ۔ تمہارے چچا کا یہ بیٹا بڑی جلدی کھانے والا ہے یا بڑا کھاؤ ہے۔

خَضْرٌ۔ کاٹنا۔

خَضِرٌ۔ سبز ہونا، لہلہانا۔

تَخْضِيْرٌ۔ سبز کرنا، برکت دینا۔

مُخَاضَرَةٌ۔ سبز میوہ پکنے سے پہلے بیچ ڈالنا

اِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيْعُ مَا يَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ يُلِمُّ اِلَّا اٰكِلَةَ الْخَضِرِ فَاِنَّهَا اَكَلَتْ حَتّٰى اِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ رَتَعَتْ وَاِنَّمَا هٰذَا الْمَالُ خَضِرٌ حُلْوٌ وَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ هُوَ لِمَنْ اَعْطٰى مِنْهُ الْمِسْكِيْنَ وَالْيَتِيْمَ وَابْنَ السَّبِيْلِ۔ جو چارہ ربیع اُگاتی ہے اُس میں سے بعضا چارہ تو جانور کو (پیٹ پھلا کر) مار ڈالتا ہے یا مرنے کے قریب کر دیتا ہے مگر وہ جانور جو ہری ہری دوب کھائے اور جب کوکھیں پھول جائیں تو سورج کی طرف منہ کرے اور (جگالی کرتے کرتے) ہگے موتے پھر چرے (تو ایسا جانور

Marfat.com

محفوظ رہتا ہے اُس کی جان بچ جاتی ہے مگر جو
جانور حرص سے خوب کھائے اور ہضم کرنے کے
لئے جگالی پاخانہ پیشاب نہ کرے وہ ہلاک
ہو جاتا ہے) دیکھو یہ دُنیا کا مال سبز ہر بھرا شیریں
ہے (نظروں میں اچھا معلوم ہوتا ہے مگر جو آدمی
حرص کرکے اُس کو لینا شروع کرے اور حلال حرام
کی قید اُٹھا دے اُس کے لئے تباہی دھری ہوئی
ہے بقول شخصے - ہمہ اندر زمن بتو این است ؛
کہ تو طفلی و خانہ رنگین است ؛ اور یہ دنیا کا مال اُس
مسلمان کا اچھا رفیق ہے جو اُس میں سے مسکین اور
یتیم اور مسافر کی مدد کرے۔

اَلدُّنْیَا حُلْوَۃٌ خَضِرَۃٌ - دنیا شیریں اور ہری
بھری ہے (تروتازہ اور شیریں ظاہر میں لیکن
اُس کے اندر زہر بھرا ہوا ہے یا دنیا سبز ہرے
میوے کی طرح ہے جو جلدی سے خراب ہو جاتا
ہے سوکھ جاتا ہے۔

اَلْغَزْوُ حُلْوٌ خَضِرٌ - جہاد شیریں اور ہر بھرا
ہے (اُس میں فائدہ ہی فائدہ ہے، اگر مارے
گئے تو بہشت ملی جو زندہ رہے تو غازی ہوئے
مال غنیمت ہاتھ آیا جو حلال طیب ہے)۔

یُمْلَأُ عَلَیْهِ خَضِرًا - اُس کی قبر تازہ تازہ نعمتوں
سے بھر دی جاتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ سَلِّطْ عَلَیْهِمْ فَتَی ثَقِیْفٍ الذَّیَّالَ
یَلْبَسُ فَرْوَتَهَا وَ یَأْكُلُ خَضِرَتَهَا - (جب
حضرت علی رض لوگوں کی بیوفائی سے تنگ آگئے
تو یوں دعا کی) یا اللہ اُن پر ثقیف کے ایک
مغرور جوان کو مسلط کر دے (مراد حجاج بن
یوسف ثقفی ہے) جو دنیا کا نرم اور اچھا کپڑا
پہنے اور عمدہ ہر بھرا کھانا کھائے (مطلب یہ کہ
عیاش اور خود پسند ہو۔ یہ دعا جناب مرتضیٰ کی
قبول ہوئی اُن پر حجاج مسلط ہوا، کہتے ہیں کہ جس
سال آپ نے یہ دعا کی اُسی سال حجاج پیدا ہوا)

تَجَنَّبُوْا مِنْ خَضْرَاءِكُمْ ذَوَاتِ الرِّيْحِ -
اُن ہری ترکاریوں سے بچو جن میں بدبو ہوتی ہے
(جیسے پیاز لہسن گندنا اور جو اُن کے مشابہ ہیں
مطلب یہ ہے کہ کچا اُن کو مت کھاؤ اگر پکا کر کھاؤ
جب بو جاتی رہے تو اُس میں کوئی قباحت
نہیں)۔

نَهٰى عَنِ الْمُخَاضَرَةِ - آنحضرت م نے سبز
ہرے میووں کے (جو ابھی کچے ہوں) بیچنے
سے منع فرمایا (کیونکہ شاید میوے پر کوئی آفت
آجائے اور خریدار کا روپیہ مفت برباد ہو)۔

اَنَّهُ لَيْسَ لَهُ مِخْضَارٌ - یہ شرط لگائی کہ سبز
کچی کھجور جو گر پڑے وہ اُس کو نہ ملیگی۔

لَيْسَ فِي الْخَضْرَوَاتِ صَدَقَةٌ - سبز ترکاریوں
اور میووں میں زکوٰۃ لازم نہ ہوگی۔

اُتِيَ بِقِدْرٍ فِيْهِ خَضِرَاتٌ - ایک ہانڈی
آپ کے سامنے لائی گئی جس میں کچی ترکاریاں
تھیں۔

اِيَّاكُمْ وَخَضْرَاءَ الدِّمَنِ - تم اُس سبزے
سے بچو جو گندی جگہوں میں پیدا ہوتا ہے -
(حالانکہ ایسے مقاموں کا درخت خوب زوردار
اور ہر بھرا ہوتا ہے، مطلب یہ ہے کہ اُس عورت
سے نکاح نہ کرو جو صورت اچھی رکھتی ہو مگر
اُس کی سیرت خراب ہو بُرے اور نجس خاندان
کی ہو۔

مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ كَتِيْبَتِهِ الْخَضْرَاءِ - آنحضرت م ایک کالا

Marfat.com

لشکر لئے ہوئے نکلے (کالے لشکر سے یہ مراد ہو
کہ لوہے میں غرق چونکہ لوہا کالا ہوتا ہے تو اُسکو
کالا لشکر کہا، اور عرب لوگ خضرۃ کا اطلاق سیاہی
پر بھی کرتے ہیں گو اصل معنی خضرۃ کا سبزی ہے)
إِنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَرَآهَا خَضْرَاءَ فَطَلَّقَهَا
انہوں نے ایک عورت سے نکاح کیا دیکھا تو
وہ کالی تھی اُس کو طلاق دیدیا۔
أُبِيدَتْ خَضْرَاءُ قُرَيْشٍ۔ قریش کی سبزی
یعنی اُن کی جماعت تباہ کر دی گئی۔
فَأَبِيدُوا خَضْرَاءَهُمْ۔ اُن کی جماعت تباہ
کر دو۔
مَا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ
أَصْدَقَ لَهْجَةً مِنْ أَبِي ذَرٍّ۔ ابوذر رضی سے
بڑھ کر سچی زبان کے آدمی پر نہ آسمان نے سایہ
کیا نہ زمین نے اُن سے بڑھ کر سچے آدمی کو اٹھایا
خضراء۔ آسمان اور غبراء زمین۔
وَإِبَادَةُ خَضْرَائِهِمْ۔ اُنکی جماعتوں کا برباد
کرنا۔
مَنْ خُضِّرَ لَهُ فِي شَيْءٍ فَلْيَلْزَمْهُ۔ جس کو کوئی
نعمت دیجائے (اللہ تعالےٰ اُس کو عنایت
کرے کوئی معاش ماہوار یا جاگیر یا منصب
وغیرہ) تو اُسکو تھامے رہے (لگے لگائے ذریعہ
رزق کو نہ چھوڑے کیونکہ یہ اللہ تعالےٰ کی ناشکری
ہے)۔
إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ شَرًّا أَخْضَرَ لَهُ فِي
اللَّبِنِ وَالطِّينِ حَتّٰى يَبْنِيَ۔ اللہ تعالیٰ جب
کسی بندے کی برائی چاہتا ہے تو اینٹ مٹی
میں عمارت بنانے کی اُس کو توفیق دیتا ہے
(وہ اپنی کمائی بے ضرورت تعمیرات میں صرف
کرتا ہے)
كَانَ أَخْضَرَ الشَّمَطِ۔ آنحضرتؐ کے سفید
بال (خوشبو وغیرہ لگانے سے) سبز ہو گئے
اَلْبَحْرُ الْأَخْضَرُ۔ سبز سمندر (گو کہ پانی کا
کوئی رنگ نہیں ہے مگر آفتاب کے شعاع سے
یہ سمندر سبز معلوم ہوتا ہے اس لئے اُس کو بحر
اخضر کہتے ہیں۔ اسی طرح بحر احمر اور بحر اسود
وغیرہ)۔
اَلْخَضِرُ۔ مشہور بزرگ ہیں جن سے ملنے کے
لئے حضرت موسیٰؑ گئے تھے اور اُن کا قصہ
قرآن میں مذکور ہوا اُنکی نبوت میں اختلاف ہے
اکثر اُن کو ولی کہتے ہیں بعضے فرشتہ اُن کا نام
بلیا ہے اور کنیت ابو العباس، بعضوں نے
کہا یہ ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں موجود تھے
اسیطرح اس میں بھی اختلاف ہے کہ خضر مر گئے
یا ابتک زندہ ہیں، امام بخاری اور ایک طائفہ
علما اس طرف گئے ہیں کہ خضر آنحضرتؐ کی نبوت
سے پہلے ہی مر گئے تھے ورنہ وہ آنحضرتؐ کے
پاس ضرور حاضر ہوتے مگر اکثر علما اور حضرات
صوفیہ اس طرف گئے ہیں کہ خضر زندہ ہیں نووی
نے کہا حضرات صوفیہ اور صالحین کا اُن کی حیات
پر اتفاق ہے اور بہت سے بزرگوں نے اُن
سے ملاقات کی ہے اُن کی حکایتیں مشہور ہیں اور خضر
نوح کی اولاد میں سے ہیں اُن میں اور حضرت
نوحؑ میں سات پشت کا فاصلہ ہے اُن کے والد
بادشاہ تھے واللہ اعلم۔
وَإِنَّهَا أَخْضَرَةٌ۔ اُن کا رنگ سبز پڑ گیا ہے
دُبلے پن سے یا اُن کے شوہر عبدالرحمٰن کے
مارنے کی وجہ سے۔

Marfat.com

بَابُ الْخُضْرِ فِي الْمَنَامِ۔ اگر خواب میں سبز رنگ کی چیزیں دیکھے۔

هٰذَا الْمَالُ خَضِرٌ حُلْوٌ۔ یہ دنیا کا مال ہرا بھرا اور شیریں ہے۔ ایک روایت میں خَضِرَۃٌ ہے یعنی دہی ہے۔
کَسَاہُ اللّٰہُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّۃِ۔ اللہ تعالے اُس کو بہشت کے سبز کپڑے پہنائے گا۔

لَيْسَ فِي الْخُضْرِ يَا فِي الْخُضْرِ زَکٰوۃٌ۔ ہری ترکاریوں یا میووں میں زکوٰۃ لازم نہ ہوگی (جیسے کھیرا ککڑی خربوزہ آم وغیرہ میں)۔

فَمَا أَشْبَهَ الْخَضْرَاءُ وَالْغَبْرَاءُ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ آسمان اور زمین کیسے بُرے ہیں یا رسول اللہ۔ مجمع البحرین میں ہے خضر کا نام الیا بن ملکان بن قامع بن ارخشد بن سام بن نوح تو بعضوں نے کہا الیاس بن ملکان بن ارفخشد بن سام بن نوح بعضوں نے کہا ایلیا بن عامیل بن شالخین بن اریا بن علقما بن عیص بن اسحاق بن ابراہیم۔ بعضوں نے کہا ارمیا بن حلقیا جو ہارون کے خاندان میں سے تھے، اور صحیح یہ ہے کہ اُن کا نام بلیا بن ملکان تھا جیسے اوپر گذرا، اور منقول ہے کہ انہوں نے آب حیات پی لیا اس وجہ سے وہ دجال کے نکلنے تک زندہ رہیں گے، اور دجال جس شخص کو مار کر جلائے گا وہ وہی شخص ہیں۔ واللہ اعلم۔

خَضْرَمَۃٌ۔ بیچ بیچ میں کرنا، اِدھر اُدھر۔
خِضْرِمٌ۔ بہت پانی والا کنواں یا سمندر یا دریا اور ہر چیز جو بہت بھری ہو یا سخی یا سردار، اُس کی جمع خَضَارِمُ اور خَضَارِمَۃٌ اور بہ خضر مون ہے۔
مُخَضْرَمٌ وہ شخص جس نے جاہلیت و اسلام دونوں کا زمانہ پایا ہو
خَطَبَ يَوْمَ النَّحْرِ عَلٰی نَاقَۃٍ مُخَضْرَمَۃٍ۔ آنحضرتؐ نے ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو ایک کنکٹی اونٹنی پر بیٹھ کر خطبہ پڑھا نہایہ میں ہے کہ جاہلیت کے زمانہ کے لوگ اپنے جانوروں کے کان کترا کرتے تھے جب اسلام کا زمانہ آیا تو آنحضرتؐ نے حکم دیا کہ اس مقام سے نہ کاٹو جہاں جاہلیت کے زمانہ میں کاٹا کرتے تھے۔

اِنَّ قَوْمًا بُيِّتُوْا لَيْلًا وَسِيْقَتْ نَعَمُهُمْ فَادَّعَوْا أَنَّهُمْ مُسْلِمُوْنَ وَأَنَّهُمْ خَضْرَمُوْا خَضْرَمَۃَ الْإِسْلَامِ۔ کچھ لوگوں پر رات کو چھاپہ مارا گیا اُن کے جانور ہانک لیگئے (مسلمانوں نے چھاپہ مارا جانور لوٹ لئے) پھر وہ دعویٰ کرنے لگے کہ ہم مسلمان ہیں اور اسلام کا زمانہ ہم نے پالیا ہے۔

رَجُلٌ مُخَضْرَمُ النَّسَبِ۔ وہ شخص (جس کا نسب ثابت نہیں بلکہ) دوغلہ ہے۔
لَحْمٌ مُخَضْرَمٌ۔ اس گوشت کا حال معلوم نہیں نر کا ہے یا مادہ کا۔
مخضرم۔ وہ شاعر جس نے جاہلیت اور اسلام دونوں کا زمانہ پایا ہو کذا فی مجمع البحرین

خَضَعٌ۔ گردن جھکی ہونا۔
خُضُوْعٌ۔ عاجزی، فروتنی، ذلت، انکسار، سکون، ساکن کرنا۔ بعضوں نے کہا خضوع جسم میں ہوتا ہے جیسے خشوع قلب میں یا نگاہ میں یا اصوات اور حرکات میں۔
خُضُوْعٌ اور خَاضِعٌ۔ عاجز منکسر المزاج۔ اُس کی جمع خُضَّعٌ ہے۔
خُضَعَۃٌ۔ جو ہر شخص سے تواضع اور انکسار کرے۔

نَهٰى أَنْ يَّخْضَعَ الرَّجُلُ لِغَيْرِ امْرَأَتِهٖ آنحضرتؐ نے اس سے منع کیا کہ آدمی اپنی جورو کے سوا دوسری اجنبی عورت سے پیار کی باتیں

Marfat.com

کہے (کیونکہ ایسا کرنے سے اُس عورت کے دل میں بُری خواہش پیدا ہونے کا احتمال ہے۔

إِنَّ رَجُلًا مَرَّ فِيْ زَمَانِهٖ بِرَجُلٍ وَّامْرَأَةٍ وَقَدْ خَضَعَا بَيْنَهُمَا حَدِيْثًا فَضَرَبَهٗ حَتّٰى شَجَّهٗ فَاهْدَرَهٗ عُمَرُ رض۔ حضرت عمر رض کے زمانہ میں ایسا ہوا ایک مرد غیر عورت کے ساتھ پیار کی باتیں کر رہا تھا (بڑی نرمی اور محبت سے) ایک شخص نے اُس مرد کے سر پہ مار لگائی اُس کو زخمی کر دیا حضرت عمر رض نے اُس کے زخم کا کوئی بدلہ نہیں دلایا (کیونکہ وہ ایک ناجائز کام کر رہا تھا رستے میں اور ایسی حالت میں ہر ایک مسلمان اُس کو تنبیہ کر سکتا تھا)۔

خُضْعَانًا لِقَوْلِهٖ۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان کو سُنکر عاجزی کرنے لگتے ہیں، ایک روایت میں خُضَّعًا ہے وہ خاضع کی جمع ہے (مراد فرشتے ہیں احکام الٰہی صادر ہوتے وقت فرشتے مارے ڈر کے پرندے کی طرح اپنی پنکھ بچھا دیتے ہیں لرزنے لگتے ہیں اُن کو یہ ڈر ہوتا ہے کہ معلوم نہیں کیا ارشاد صادر ہوتا ہے یا قیامت کا حکم دیا جاتا ہے، جب ارشاد صادر ہو چکتا ہے تو ماتحت کے فرشتے حضرت جبرئیل سے پوچھتے ہیں کیا حکم صادر ہوا وہ کہتے ہیں حق ارشاد ہوا بجا اور درست ہے جب اُن کو تسلی ہوتی ہے یعنی معمولی احکام صادر ہوئے کوئی گھبرانے کی بات نہیں ہے اس حدیث میں صاف یہ صراحت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں آواز ہے فرشتے اُس کو سنتے ہیں۔ عرب لوگ کہتے ہیں خَضْخَضْتُهٗ فَتَخَضْخَضَ میں نے اُس کو ترایا۔ وہ ترم گیا۔

إِنَّهٗ كَانَ أَخْضَعَ۔ وہ جھکے ہوئے شخص تھو

(یعنی زبیر رض)۔

وَخَضَعَ كُلُّ جَبَّارٍ لِفَضْلِكُمْ۔ ہر ایک مغرور تمہاری فضیلت کے سامنے جھک گیا (اُس کو دبنا پڑا)۔

خَضَلٌ۔ تر ہونا، گیلا ہونا جیسے اِخْضِلَال ہے۔

اِخْضَالٌ۔ تر کرنا۔

إِنَّهٗ خَطَبَ الْأَنْصَارَ فَبَكَوْا حَتّٰى أَخْضَلُوْا لِحَاهُمْ۔ آنحضرت ص نے انصاریوں کو خطبہ سنایا وہ رو دیے یہانتک کہ اپنی ڈاڑھیاں تر کرلیں۔

يَا عُمَرَ الْخَيْرِ جُزِيْتَ الْجَنَّةَ ایک گنوارنے حضرت عمر کی یوں تعریف کی) اے نیک آدمی عمر تجھکو بہشت کا بدلہ ہے بَكٰى عُمَرُ حَتّٰى أَخْضَلَتْ لِحْيَتُهٗ۔ یہ سنکر آپ رو دیئے یہاں تک کہ آپ کی ڈاڑھی (آنسوؤں سے) تر ہو گئی۔

بَكٰى حَتّٰى أَخْضَلَ لِحْيَتَهٗ۔ نجاشی رونے یہانتک کہ اُس کی ڈاڑھی تر ہو گئی

خَضِّلِيْ قَنَازِعَكِ۔ اپنے بال کے لٹوں کو (جوڑے کی) تر کرلے (یعنی تیل پانی سے اُن کو بھگوئے تاکہ بالوں کی پریشانی جاتی رہے)۔

مُخْضَوْضِلَةٌ أَغْصَانُهَا۔ اُس کی ڈالیاں خوب گیلی ہیں۔ عرب لوگ کہتے ہیں اِخْضَوْضَلَ الشَّيْءُ اِخْضِيْضَالًا یہ چیز خوب تر ہو گئی۔

خَضَلٌ یا اَخْضَلُ موتی کو بھی کہتے ہیں جو صاف چکدار ہو۔

خَضْلٌ۔ اچھی آرام کی گذران۔

يَوْمٌ خُضُلَّةٌ۔ عیش و آرام کا دن۔

تَزَوَّجَنِيْ هٰذَا عَلٰى أَنْ يُحْظِيَنِيْ خَضْـ

فَيْنِلًا۔ اس نے مجھ سے اس سے مہر دے

Marfat.com

کیا تھا کہ مجھ کو صاف شفاف بڑا موتی دیگا۔

دُرَّۃٌ خَضْلَۃٌ۔ ایک صاف چمکدار موتی۔

خَضْمٌ۔ کاٹنا، کھانا۔ بعضوں نے کہا خَضْمٌ منہ بھر کر کھانا اور قَضْمٌ اُس سے کم ہے، چنانچہ ایک اعرابی نے کہا ھٰذَا بَلَدٌ مُخْضِمٌ وَّلَیْسَ بِبَلَدٍ مُخْضِمٍ۔ یہ شہر منہ بھر کھلانے والا نہیں ہے بلکہ اُس سے کم (یعنی یہاں ارزانی نہیں ہے۔) بعضوں نے کہا خَضْمٌ ہری اور تر چیز کا کھانا جیسے لکڑی کھیرا، اور قَضْمٌ سوکھی چیز کا۔

فَقَامَ اِلَیْہِ بَنُوْ اُمَیَّۃَ یَخْضِمُوْنَ مَالَ اللّٰہِ خَضْمَ الْاِبِلِ نَبْتَۃَ الرَّبِیْعِ۔ بنو امیہ اُس طرف کھڑے ہوئے اور اللہ کے مال کو اسطرح منہ بھر کر کھانے لگے جیسے اونٹ ربیع کی پیداوار کو کھاتا ہے خوب منہ بھر بھر کر۔

تَاْکُلُوْنَ خَضْمًا وَّنَاْکُلُ قَضْمًا۔ تم تو منہ بھر بھر کر کھاتے ہو اور ہم تھوڑا تھوڑا کھاتے ہیں۔

وَاخْضَمُوْا فَسَنَقْضِمُ۔ (ابو ہریرہ مروان پر سے گذرے وہ ایک عمارت بنوا رہا تھا انہوں نے کہا خوب مضبوط عمارتیں بنواؤ اور لمبی لمبی آرزوئیں کرو) اب منہ بھر بھر کر کھاؤ قریب ہے وہ زمانہ جب تھوڑا تھوڑا کھائے گا (یعنی تمہاری سلطنت جاتی رہے گی۔ ایسا ہی ہوا بنی امیہ کا خاتمہ کچھ اوپر ایک سو سال میں ہو گیا اور سلطنت عباسیوں کو مل رہے نام اللہ کا کسی قوم کی بادشاہت دنیا میں ہمیشہ نہیں رہی)۔

بِئْسَ لَعَمْرُ اللّٰہِ زَوْجُ الْمَرْاَۃِ الْمُسْلِمَۃِ خُضَمَۃٌ حُطَمَۃٌ۔ عورت کا وہ خاوند بُرا ہے جو منہ بھر کر کھانے والا پیٹو ہو یا جو منہ بھر کر کھانے والا ہو اور اپنے کاموں کا بند و بست نہ کر سکے (نالائق ہو)۔

اَلدَّنَانِیْرُ السَّبْعَۃُ نَسِیْتُھَا فِیْ خُضُمِ الْفِرَاشِ میں سات اشرفیاں بچھونے کے کونے میں بھول گیا۔

میں :۔ کہتا ہوں لغت میں خُضُم کے معنی کونے کے نہیں آئے اور یہ راوی کی غلطی ہے صحیح خُصُم بصاد مہملہ ہے جیسے اوپر گذر چکا۔

نَقِیْعُ الْخَضَمَاتِ۔ ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے اطراف میں۔

خِضَمٌّ۔ سخی، سردار یا بڑا دریا۔

یَاْکُلُوْنَ مَالَ اللّٰہِ خَضْمًا۔ اللہ کا مال خوب منہ بھر بھر کر ڈٹتے ہیں۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الطَّاءِ

خَطْأٌ۔ پھینک دینا۔

خَطَأٌ۔ چوک جانا، اُسکی ضد صواب۔

خِطْأٌ اور خَطْأَۃٌ۔ گناہ کرنا، غلطی کرنا۔

تَخْطِئَۃٌ۔ کسی کی خطا بیان کرنا۔

اِخْطَاءٌ۔ خطا کرنا۔

قَتِیْلُ الْخَطَاءِ۔ جو شخص خطا سے مارا جائے اُس کی دو صورتیں ہیں ایک خطا فی الفعل مثلاً ایک شیر کو مارنا چاہتا تھا اتفاق سے گولی ایک آدمی کو لگ گئی یا ایک شخص کو جس کے قتل کرنے کی نیت نہ ہو ایک تھپڑ یا گھونسہ یا بید لگائے اتفاق سے وہ مر جائے یا چلتے چلتے نادانستہ اُس پر پیر رکھ دے وہ مر جائے دوسری خطا فی المحل وہ یہ کہ آدمی کو دور سے شیر یا بھیڑیا سمجھ کر مارے یہ قتل خطا ضد ہے قتل عمد کی یعنی دیدہ و دانستہ بقصد قتل کسی کو مارنا اور اُسکا ہلاک ہو جانا، اب خواہ

Marfat.com

یہ قتل الجارح مثلاً تلوار تیر جیسے بندوق وغیرہ سے ہو یا پتھر اور لوہے اور موٹی لکڑی وغیرہ سے ہو جس سے آدمی غالباً مر جاتا ہے خواہ کنوئے میں گرا کر یا آگ میں جلا کر یا زہر دے کر مارے ہر حال میں وہ قتل عمد ہے اور چونکہ نیت ایک مخفی امر ہے اس لئے علمائے قاتل کے فعل کو اُس کی نیت پر دلیل قرار دیا ہے مثلاً جب آلہ جارحہ تیر یا تلوار یا برچھے یا بندوق یا بھاری پتھر یا موٹے لٹھ سے کسی پر حملہ کرے تو یہی سمجھا جائیگا کہ قاتل کی نیت قتل کی تھی اور وہ قتل عمدہ ہوگا اور اگر بید یا کوڑے یا جوتے یا لات یا پتلی چھڑی سے کسی پر حملہ کرے اور اتفاق سے وہ مر جائے تو یہ قتل خطا گنا جائے گا اور امام ابو حنیفہؒ نے دوسرے تمام اماموں کے برخلاف عمد اور خطا کے بیچ میں ایک قتل شبہ عمد نکالا ہے اور وہ پتھر یا بھاری چیز مثلاً موٹی لکڑی وغیرہ سے مارنے کو عمد نہیں کہتے بلکہ شبہ عمد کہتے ہیں لیکن بندوق یا توپ یا تفنگچہ وغیرہ سے جو قتل ہو وہ بالاتفاق سب اماموں کے نزدیک قتل عمد ہے اس لئے کہ بندوق اور توپ اور تفنگچہ آلہ جارحہ ہے جو گوشت کو چیر دیتا ہے اور پھاڑ ڈالتا ہے صرف وزن کے سبب سے نہیں مارتا البتہ غلیل سے اگر مارے تو وہ حنفیہ کے نزدیک قتل عمد نہ ہوگا اور دوسرے اماموں کے نزدیک اگر غلہ اتنا بھاری ہو جس کے ضرب سے آدمی غالباً مر جاتا ہے تو وہ قتل عمد ہوگا ورنہ قتل خطا ہوگا امام مالکؒ فرماتے ہیں میں نہیں جانتا کہ شبہ عمد کیا ہے قتل دو ہی طرح کا ہے یا عمد یا خطا۔

عرب لوگ کہتے ہیں خَطِئَ فِیْ دِیْنِهٖ خِطْأً جب کوئی گناہ کی بات کرے۔ اور اَخْطَأَ فُلَانٌ جب کسی شخص سے غلطی ہو جائے اُسکا قول یا فعل نہ ہو، بعضوں نے کہا خَطِئَ جب کہیں گے جب عمداً غلط بات کہے یا کرے اور اَخْطَأَ جب عمد کہے بلکہ اُس کو صواب سمجھ کر کہے یا کہے۔

تَلِدُهٗ اُمُّهٗ فَيَحْمِلْنَ النِّسَاءُ بِالْخَطَايَا دجال کو اُس کی ماں جب جنے گی اُسوقت عو گنہگاروں کو اپنے پیٹ میں اٹھائیں گی (یعنی ہو کر دجال کی پیروی اختیار کرینگے یہ اُس لغ پر ہے جیسے کہتے ہیں اکلونی البراغیث)۔

خَطَّأَ اللّٰهُ نَوْءَهَا اَلَا طَلَّقَتْ نَفْسَهَا۔ (ایک شخص نے ابن عباسؓ سے پوچھا اگر کوئی اپنی عورت کو اختیار دے (چاہے اپنے تئیں طلاق دے لے چاہے خاوند کے پاس رہنا اختیار کرے) وہ کیا کرے اپنے خاوند سے یوں کہے تجھ پر تین طلاق ہیں ابن عباس رضؓ نے کہا) اللہ تعالیٰ نے اُس کی کارتی غلط کر دی اُس نے اپنے تئیں کیوں نہیں طلاق دے لیا (اصل میں کہتے ہیں ستاروں کے جمع آنے کو جن سے لوگ بارش کی پیشینگوئی کیا کرتے تھے۔

عرب لوگ کہتے ہیں اَخْطَأَ نَوْءُكَ۔ تمہاری نے غلطی کی (یعنی تمہارا قیاس غلط نکلا، پانی وا کچھ نہ پڑا، یہ کلمہ اُس وقت کہتے ہیں جب کو شخص اپنے مقصود میں کامیاب نہ ہو اُس کوشش بیکار جائے، ایک روایت میں خَ اللّٰهُ نَوْءَهَا ہے اُسکا ذکر آگے آئیگا۔

اِنَّ اللّٰهَ خَطَّأَ نَوْءَهَا۔ (حضرت عثمانؓ بھی کسی نے یہی مسئلہ پوچھا انہوں نے بھی کہا جو ابن عباسؓ نے کہا) اللہ نے اُس کارتی غلط کر دی (یعنی اُسکا جو مطلب تھا

Marfat.com

بھاوندسے الگ ہوجانا وہ اللہ تعالے نے پورا ہونے نہ دیا)۔

وَقَدْ سَعَلُوا الصَّاحِبَهَا كُلَّ خَاطِئَةٍ مِّنْ نَبْلِهِمْ۔ (لوگوں نے کیا کیا ایک شخص کی مرغی لی اُس کو نشانہ بنایا اور) مرغی والے سے کہا کہ جو تیر ہمارا نشان پر نہ لگے وہ تیرا ہے۔

فَاَخْطَأَ بِدِرْعٍ حَتّٰى أُدْرِكَ بِرِدَائِهِ۔ آنحضرت صلعم نے سورج گہن کے دن (گھبراہٹ میں) کسی بی بی کا کرتہ اپنی چادر کے بدل لے لیا چوک کر، پھر آپ کے پاس آپ کی چادر لے کر گئے (کرتہ واپس لائے۔ ایک روایت میں فَخَطَأَ بِدِرْعٍ ہے خطو سے ہے یعنی کرتہ لے کر چلے۔

اِلْبَسْ مَا شِئْتَ مَا أَخْطَأَتْكَ خَصْلَتَانِ سَرَفٌ وَّمَخِيْلَةٌ۔ جو تیرا جی چاہے وہ پہن بشرطیکہ دو خصلتیں تجھ سے دور رہیں ایک تو اسراف دوسری تکبر (اگر تکبر اور غرور نہ ہو تو عمدہ لباس میں کوئی قباحت نہیں بلکہ بہتر ہے تاکہ لوگ درویش اور زاہد نہ سمجھیں بقول شخصے درویش صفت باش وکلاہ تتری پوش۔)

اِغْفِرْ خَطَايَايَ وَعَمْدِيْ۔ میرے وہ گناہ جو بھول چوک سے ہوئے اور جو قصداً کئے سب کو بخش دے۔

أَصَبْتَ بَعْضًا وَّأَخْطَأْتَ بَعْضًا۔ (آنحضرت نے ابوبکر صدیق رضہ سے فرمایا جب انہوں نے خواب کی تعبیر بیان کی) تم نے کچھ تعبیر ٹھیک دی کچھ غلط۔ (وہ غلطی یہ تھی کہ انہوں نے گھی اور شہد دونوں کی تعبیر قرآن سے کی حالانکہ ایک سے قرآن دوسرے سے حدیث بیان کرنا چاہئے تھا غلطی یہ تھی کہ انہوں نے جلدی کر کے خود تعبیر کرنا شروع کر دی چاہئے یہ تھا کہ آنحضرت صلعم کو تعبیر بیان کرنے دیتے پھر آنحضرت صلعم نے باوصف ابوبکر صدیق رضہ کے اصرار اور قسم دینے کے اُن کی غلطی بیان نہیں کی کیونکہ ایسے امور کا افشا مناسب نہ سمجھا اور قسم کھلانے والے کی قسم کو سچا کرنا اُس وقت بہتر ہے جب اُس میں کسی خرابی کا اندیشہ نہ ہو، بعضوں نے کہا ابوبکر رضہ کی غلطی یہ تھی کہ انہوں نے تیسرے شخص کی نسبت یہ بیان کیا کہ پھر وہ رسی جڑ گئی اور وہ اوپر چلے گئے حالانکہ حضرت عثمان رضہ کی جو خلافت ٹوٹی پھر نہیں جڑی بلکہ وہ شہید ہوئے اور جناب علی مرتضیٰ خلیفہ ہوئے۔

میں :۔ کہتا ہوں یہ غلطی نہیں ہو سکتی کیونکہ حضرت عثمان رضہ خلافت کی رسی توڑنے والے تھے۔ اُنکا یہ قصد ہو گیا تھا کہ خلافت سے اپنے تئیں الگ کرلیں مگر انہوں نے صبر کیا اور خلافت نہ چھوڑی یہاں تک کہ شہید ہوئے تو رسی جڑ جانے سے یہی مراد ہے)۔

مَنِ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ۔ جو شخص غلہ خرید کر روک رکھے (یعنی مہنگائی اور گرانی کے وقت میں اس نیت سے کہ جب اور مہنگا ہوگا تو بیچوں گا) تو وہ گنہگار ہے۔

يَا عِبَادِيْ اِنَّكُمْ تُخْطِئُوْنَ۔ میرے بندو تم گناہ کرتے ہو۔

خَرَجَ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا۔ جس گناہ کی طرف آنکھ سے دیکھا وہ نکل گیا۔

اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَاهُ۔ مگر اُس کے گناہ گر جاتے ہیں۔

أُخْطِئَهَا رَجُلٌ۔ ایک شخص کو چوک سے کھجور نہ ملی۔

Marfat.com

كُلُّ بَنِيْ اٰدَمَ خَطَّاؤُنَ۔ سب آدمی خطادار ہیں۔

لَوْلَمْ تُخْطِئُوْالَجَاءَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ۔ اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پیدا کریگا جو گناہ کرینگے پھر اُس سے بخشش چاہیں گے وہ بخشیگا کیونکہ بغیر اُس کے صفت غفاری کا ظہور نہیں ہو سکتا، اور اللہ تعالےٰ یہ چاہتا ہے کہ اُس کی تمام صفات کا ظہور ہو اور اسی لئے دنیا میں اسلام اور کفر دونوں قدم بقدم چل رہے ہیں اور ہادی اور مضل دونوں کا ظہور ہو رہا ہے)۔

كُلُّ بَنِيْ اٰدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ۔ ہر آدمی خطادار ہے اور بہتر خطادار وہ ہیں جو توبہ کرتے ہیں (خطا کے بعد اپنے مالک کی طرف رجوع ہوتے ہیں اُس سے گڑگڑا کر معافی مانگتے ہیں، بزرگوں نے کہا ہے کہ جو عبادت اور نیکی غرور اور تکبر پیدا کرے اُس سے سو درجہ وہ گناہ بہتر ہے جس کے بعد عاجزی اور نیاز اور توبہ اور استغفار ہو۔)

كُنْتُ اَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَتَوَارَيْتُ خَلْفَ بَابٍ فَجَاءَنِيْ فَخَطَانِيْ خَطْوَةً۔ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا ایک دروازے کی آڑ میں چھپ گیا، آپ میرے پاس آئے اور ایک مار میرے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں لگائی یا ایک چپت لگائی (یہ صاحب مجمع البحار کا سہو ہے اس کو خطوۃ میں ذکر کرنا تھا جو ناقص زادی ہے)۔

مَنْ قَالَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ بِرَائِهٖ فَاَصَابَ فَقَدْ اَخْطَاَ۔ جس نے اللہ کی کتاب میں اپنی عقل سے کوئی بات کہی (اور آنحضرت ؐ اور صحابہ کی تفسیر کا خیال نہ کیا) اُس نے اگر ٹھیک بھی کہا جب بھی غلطی کی (کیونکہ اُس کا اصول سرے سے غلط تھا اور جو چیز غلط پر مبنی ہو وہ غلط ہے تمام گمراہ فرقوں کا یہی قاعدہ ہے کہ قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کرکے خراب ہو رہے ہیں اگر حدیث شریف اور صحابہ کی پیروی تفسیر میں لازم جانیں تو کبھی گمراہ نہ ہوں)۔

اَلرَّجُلُ يَاْتِيْ جَارِيَتَهٗ وَهِيَ طَامِثٌ خَطَاٌ۔ کوئی چوک کر اپنی لونڈی سے اُس حالت میں صحبت کرلے جب وہ حائضہ ہو۔

خَطْبٌ۔ یا خِطْبَةٌ یا خِطِّيْبٰى۔ شادی کا پیغام دینا تقریر کرنا، خطبہ سنانا۔

خَطَابَةٌ۔ خطیب ہونا۔

نَهٰى اَنْ يَّخْطُبَ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ آنحضرت ؐ نے اس سے منع کیا کہ کوئی آدمی اپنے مسلمان بھائی کے پیغام پر پیغام بھیجے (یعنی جہاں اُس نے شادی کا پیغام دیا ہو وہاں پیغام بھیجے البتہ اگر اُسکا پیغام نامنظور ہو گیا ہو تو پھر یہ اپنا پیغام بھیج سکتا ہے، بعضوں نے کہا یہ ممانعت اُس حال میں ہے جب مرد اور عورت دونوں ایک پیغام پر راضی ہو گئے ہوں مہر بھی ٹھہر گیا ہو اب صرف عقد باقی ہو لیکن اس سے پہلے اگر پیغام بھیجے تو قباحت نہیں۔

خِطْبَہ۔ بکسرۂ خا شادی کا پیغام اور خُطْبَہ بضم خا لکچر اور تقریر۔

اِنَّهٗ لَحَرِيٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ يُّخْطَبَ وہ تو اس لائق ہے کہ اگر کہیں شادی کا پیغام بھیجے تو اُسکا پیغام منظور کیا جائے خَطَبَ اور اَخْطَبَ۔ دونوں کا معنی پیغام قبول کیا۔

Marfat.com

مَا خَطْبُكَ یا مَا شَانُكَ ۔ تمہارا مطلب کیا ہے کیا چاہتے ہو کیا کہتے ہو۔

جَلَّ الْخَطْبُ ۔ یہ تو بڑا کام ہو گیا بڑی شان والا کام ہے۔

اَلْخَطْبُ یَسِیْرٌ ۔ حضرت عمرؓ نے ابر کے دن میں یہ سمجھ کر کہ غروب ہو گیا روزہ کھول لیا فرمایا) یہ مقدمہ سہل ہے ، آسان ہے کچھ مشکل نہیں ، صرف ایک روزہ قضا کا رکھ لیں گے۔

اَمِنْ اَھْلِ الْمَحَاشِدِ وَالْمَخَاطِبِ ۔ کیا تو محفل والوں میں اور خطبہ سنانے والوں میں سے ہے (یعنی تو اُن لوگوں میں ہے جو لوگوں کو جمع کرتے ہیں اُن کو لکچر سنا کر فتنہ اور فساد پر برانگیختہ کرتے ہیں)۔

خَطَبَ عَلِیٌّ ۔ حضرت علی رضؓ نے ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کا پیغام دیا۔

تَرَكَ عَلِیٌّ الْخِطْبَةَ ۔ جب آنحضرت صؐ نے اس پیغام سے اپنی ناراضی ظاہر فرمائی) تو حضرت علی رضؓ نے یہ پیغام چھوڑ دیا۔

فَمَا كَانَ مِنْ خُطْبَتِهِمَا مِنْ خُطْبَةٍ اِلَّا نَفَعَ ۔ ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ دونوں نے (آنحضرتؐ کی وفات پر) جو خطبہ دیا اُس سے فائدہ ہی فائدہ ہوا (حضرت عمر رضؓ بڑے سیاسی اور پولٹیکل سردار تھے انہوں نے پہلے اس خیال سے کہ کہیں اسلام کے مخالفین ایکدم کوئی فساد نہ کر بیٹھیں ، آنحضرت صؐ کی وفات کو چھپالیا اور فرمایا کہ آپ زندہ اور عنقریب اُٹھ کر منافقوں کی گردنیں اڑائیں گے جب ایک گونہ اطمینان ہو گیا تو حضرت ابوبکر رضؓ نے اصل حال لوگوں سے کہہ دیا ، اور آنحضرت صؐ کی وفات ظاہر کر دی)۔

یَلِیْهِ تَفْسِیْرُ تَرْكِ الْخِطْبَةِ ۔ پیغام چھوڑ دینے کے نسبت عذر بیان کرنا (تاکہ عورت کے دل کے دل میں کوئی رنج نہ رہے)۔

وَلَا یَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ ۔ آپ نے اس سے بھی منع کیا کہ کوئی اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام دے (تو لا زائد ہے اگر لَا یَخْطُبُ برفعہ باء پڑھیں تب معنی یہ ہوگا کہ کوئی اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام نہ بھیجے اگر بہ جزم باء پڑھیں تب نہی کا صیغہ ہوگا معنی وہی ہے)۔

لَا یَخْطُبُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ حَتّٰی یَنْكِحَ اَوْ یَتْرُكَ ۔ کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام نہ بھیجے یہانتک کہ اُسکا نکاح ہو جائے (پھر تو پیغام بھیجنے کا موقع ہی نہیں رہا) یا وہ پیغام چھوڑ دے (تب یہ پیغام بھیج سکتا ہے (بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام پر اس لئے پیغام نہ بھیجے کہ خود اُس سے نکاح کرے یہانتک کہ وہ اُس پیغام کو چھوڑ دے تو حَتّٰی کی کے معنی میں اور اَوْ اِلٰی کے معنی میں ہے۔

وَاَنَا خَطِیْبُهُمْ اِذَا اَنْصَتُوْا ۔ میں لوگوں کی طرف سے اُس وقت بات کرونگا جب (وہ مارے ڈر کے) خاموش ہوں گے (یعنی قیامت کے دن اُن کی طرف سے پروردگار کی بارگاہ میں عذر معذرت اور عرض معروض کروں گا دوسرے کسی کو اُس کی جرأت نہ ہو گی۔

خِطْبَةٌ ۔ بکسرہ خا مرد کی طرف سے شادی کا پیغام اور اِخْتِطَاب عورت کے ولی کیطرف سے پیغام۔

خَطَبَ عَلَی الْمِنْبَرِ خُطْبَةً ۔ آپ نے منبر پر

Marfat.com

خطبہ پڑھا۔
عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُطْبَۃَ الْحَاجَۃِ۔ آنحضرت صلعم نے ہم کو نکاح کا خطبہ یوں سکھلایا الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ اخیر تک، علماء نے کہا ہے کہ نکاح کا خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا چاہیے کیونکہ آنحضرت صلعم سے کوئی خطبہ بیٹھ کر پڑھنا منقول نہیں ہوا البتہ حج میں آپ نے اونٹ پر بیٹھ کر خطبہ سنایا کیونکہ اونٹ پر کھڑا ہونا ممکن نہیں، ابتک مہذب لوگوں میں یہی قاعدہ ہے کہ ہمیشہ لکچر کھڑے ہو کر دیا کرتے ہیں اور آنحضرت صلعم کی سنت بھی یہی ہے اور جن لوگوں نے اسکو نصاریٰ کا طریق سمجھا ہے وہ جاہل ہیں۔
أَخْطَبَ الرَّجُلُ۔ وہ خطیب ہو گیا (لکچرار)۔
خَطِیْبُ وَذِی الْمُؤْمِنِیْنَ۔ مسلمانوں کی طرف سے جو پیغام لاتے ہیں اُن کے سردار اصل میں خطیبُ القوم وہ شخص جو کسی جماعت میں بڑا ہو اور بادشاہ اور حاکم سے بہی غرض معروض کرے۔
خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ؐ۔ ہم کو آنحضرت صلعم نے وعظ سنائی۔
خَطِیْبُ الْأَنْبِیَاءِ۔ حضرت شعیبؑ کو کہتے ہیں وہ بڑے فصیح اور بلیغ شخص تھے۔
خَطَّابِیَہ۔ ایک گمراہ فرقہ ہے مسلمانوں میں سے جو اپنے ہم مذہب لوگوں کے فائدے کے لئے جھوٹی گواہی دینا درست جانتا ہے۔
سَأَلَہُ رَجُلٌ أَأُوْتِرُ الْمَغْرِبَ حَتّٰی تَشْتَبِكَ النُّجُوْمُ فَقَالَ خَطَّابِیَّۃٌ۔ ایک شخص نے پوچھا کیا میں مغرب میں اتنی دیر کردوں کہ تارے گھن جائیں کیا تو خطابیہ ہے۔
خَطْرٌ یا خَطَرَانٌ یا خَطِیْرٌ۔ دم اٹھانا اور گرانا داہنے بائیں رانوں پر مارنا (یہ اونٹ اُس وقت کرتا ہے جب خوب کھا پی کر سیر ہوتا ہے) برچھا اُٹھانا اور جھکانا مارنے کے لئے، مٹک کر چلنا۔
خُطُوْرٌ۔ دل میں کوئی بات گذرنا، یا بھولنے کے بعد یاد آنا۔
وَاللّٰہِ مَا یَخْطِرُ لَنَا جَمَلٌ۔ قسم خدا کی کوئی اونٹ ہمارا دم نہیں ہلاتا تھا (ایسا سخت قحط تھا کہ جانور سب دُبلے ہو کر اُن کی دُمیں لٹک گئی تھیں)۔
وَاللّٰہِ لَقَدْ قَتَلْتُہُ وَإِنَّہُ لَأَعَزُّ عَلَیَّ مِنْ جِلْدَۃٍ مَّا بَیْنَ عَیْنَیَّ وَلٰکِنْ لَا یَخْطِرُ فَحْلَانِ فِیْ شَوْلٍ۔ (عبدالملک بن مروان نے جب عمرو بن سعید کو قتل کیا تو کیا کہنے لگا قسم خدا کی میں نے اُس کو مار ڈالا اور وہ مجھ کو اُس پوست سے بھی زیادہ عزیز تھا جو میرے دونوں آنکھوں کے بیچ میں ہے مگر بات یہ ہے کہ دو نر اونٹ ایک اونٹنی پر دم نہیں ہلا سکتے (اُس سے جماع کرنے کے لئے بلکہ جو زبردست ہوگا وہ دوسرے کو مار کر ہٹا دیگا)۔
فَخَرَجَ یَخْطِرُ بِسَیْفِہٖ۔ مرحب یہودی اپنی تلوار ہلاتا ہوا (بڑے ناز اور تکبر سے) نکلا (اُس کو دعویٰ تھا کہ مجھ سے کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا آخر شیر بیشۂ شجاعت حضرت علی مرتضیٰ رضؓ نے اُس مردود کو ایک ہی ضرب میں واصل جہنم کیا)۔

Marfat.com

تَخطَارَةً كَالجَمَلِ الفَنِيقِ ۔ (یہ حجاج مردود نے اُس منجنیق کی تعریف میں کہا جو اُس نے کعبہ پر لگائی تھی) ایسی جلد داہنے بائیں مارتی ہو جیسے زبردست ذات والا اونٹ اپنی دُم جلدی جلدی ہلاتا ہے۔

(میں:۔ کہتا ہوں اگر حجاج مردود کو یک فائرنگ مشن گنس کو دیکھتا جو اس زمانہ میں ایجاد ہوئی ہیں تو اپنی منجنیق کو بازیچہ اطفال خیال کرتا)۔

حَتّٰی یَخطِرَ الشَّیطَانُ بَینَ المَرءِ وَ قَلبِهٖ ۔ یہاں تک کہ شیطان اُسکے دِل میں وسوسہ ڈالتا ہے ایک روایت میں یَخطُرَ ہے اِخطَار سے یعنی آدمی اور اُسکے دل کے بیچ میں آکر اُسکو دوسرے خیالوں میں پھنسا دیتا ہے۔

فَیُخَاطِرُ بِنَفسِهٖ وَمَالِهٖ فَلَم یَرجِع بِشَیءٍ ۔ پھر اپنی جان اور مال دونوں کو خطرے میں ڈال اور کوئی چیز لیکر نہ لوٹے (یعنی جان اور مال دونوں اللہ کی راہ میں تصدق ہوں)۔

اَلَا رَجُلٌ یُخَاطِرُ بِنَفسِهٖ ۔ کیا کوئی شخص ہے جو اپنی جان خطرے میں ڈالے (یعنی جہاد کے لئے نکلے)۔

لِمَا فِیهِ مِنَ المُخَاطَرَةِ ۔ کیونکہ اُس میں خطرہ ہے (پیداوار ہو یا نہ ہو)۔

دُرَّةٌ خَطِیرَةٌ ۔ قدر والا موتی، یہ خطر سے نکلا ہے بمعنی قدر و منزلت۔

قَامَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ یَومًا یُصَلِّی فَخَطَرَ خَطرَةً فَقَالَ المُنَافِقُونَ اِنَّ لَهٗ قَلبَینِ ۔ ایک دن آنحضرت نماز پڑھنے کھڑے تھے اتنے میں آپ کے دل میں کچھ خیال آیا منافق کیا کہنے لگے آپ کے دو دل ہیں (اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اُن کی تکذیب کی)۔

اَلَا هَل مُشَمِّرٌ لِلجَنَّةِ فَاِنَّ الجَنَّةَ لَا خَطَرَ لَهَا ۔ دیکھو بہشت حاصل کرنے کے لئے کون مستعد ہوتا ہے (کمر باندھتا ہے اپنا کپڑا اُٹھا کر) اس لئے کہ بہشت کی ہم پلہ کوئی چیز نہیں ہے (کوئی نعمت یا کوئی دولت بہشت کا بدلہ نہیں ہو سکتی اگر ساری دنیا کا مال و اسباب جمع کریں تو بہشت کے ایک کوزے کی قیمت نہ ہو گا کیونکہ دنیا فانی ہے اور بہشت ہمیشہ باقی ہے)

فَکَانَ لِعُثمَانَ مِنهُ خَطَرٌ وَلِعَبدِ الرَّحمٰنِ خَطَرٌ ۔ حضرت عثمان رض کو بھی اُس میں حصہ ملا اور عبدالرحمن بن عوف کو بھی (دونوں کو فائدہ ہوا)۔

اِنَّ هٰؤُلَاءِ یَعنِی المَجُوسَ قَد اَخطَرُوا لَکُم رِثَّةً وَمَتَاعًا وَاَخطَرتُمُ الاِسلَامَ فَنَافِحُوا عَن دِینِکُم ۔ ان پارسیوں نے تمہارے پاس سڑیل مال و اسباب (دنیا کا) گرو رکھا اور تم نے اپنا دین اسلام اُن کے پاس گرو کر دیا تو اپنے دین کی حمایت کرو (اس کو بچاؤ مال و اسباب پر لات مارو)۔

جُرُّوا لَهُ الخَطِیرَ مَا انجَرَّ ۔ عمار کے لئے رسی کھینچو جہاں تک کھینچ سکے (یعنی جہاں تک ممکن ہو اُن کی پیروی کرو)۔

اِنَّ اَعظَمَ النَّاسِ قَدرًا الَّذِی لَا یَرَی الدُّنیَا خَطَرًا ۔ سب لوگوں میں بڑی قدر والا وہ ہے جو دنیا کی کوئی قدر نہ سمجھے (بلکہ دنیا کو

Marfat.com

حقیر اور بے حقیقت سمجھے دنیاداروں کی وقعت اُس کی آنکھ میں بالکل نہ ہو پیچھے فقیر کی بھی پہچان یہی لکھی ہے کہ وہ دیندار عالموں اور درویشوں کی تو تعظیم و تکریم اُن کے مرتبہ کے موافق کرے پر دنیادار امیروں اور نوابوں کی طرف ذرا بھی اُس سے زیادہ مخاطب نہ ہو جتنا عام محتاج لوگوں کی طرف ہوتا ہے نہ دنیا کی وجہ کر اُن کی کچھ بھی تعظیم اور تکریم اور خاطر داری کری)

مَا اَجَلَّ خَطَرَکُمْ۔ تمہارا درجہ کتنا بڑا ہے۔

مَا اَنَا وَ مَا خَطَرِیْ۔ میں کیا اور میرا مرتبہ کیا۔ (یعنی اللہ تعالیٰ کی عظمت کے سامنے میں کیا چیز ہوں)۔

لَیْسَ لِلْمَرْأَۃِ خَطَرٌ وَ لَا لِصَالِحِیْهِنَّ۔ عورت کی قدر و منزلت نہیں ہے نہ اُس کی جو اُن میں نیک بخت ہے اُس کی قدر بھی سونا اور چاندی ہے۔

اَحَبُّ الْخَطْرِ فِیْمَا بَیْنَ الصَّفَّیْنِ وَ اَبْغَضُ الْخَطْرِ فِی الطُّرُقَاتِ۔ اکڑ کر ناز کے ساتھ چلنا جنگ کے صفوں میں عمدہ ہے اور رستوں میں اس طرح چلنا برا ہے۔

مَنْ زَارَ اَخَاہُ فِی اللّٰہِ وَ لِلّٰہِ جَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَخْطِرُ بَیْنَ قَبَاطِیَّ مِنْ نُوْرٍ۔ جو شخص اپنے بھائی مسلمان کی ملاقات اللہ کی راہ میں اور اللہ کے واسطے کریگا (نہ دنیا کی غرض سے) وہ قیامت کے دن نور کے سفید کپڑوں میں اتراتا ہوا اور مٹکتا ہوا آئے گا۔

اَلْخَطَرَاتُ لَا تَحُدُّہٗ۔ اللہ تعالےٰ کو خطرے اور خیالات نہیں گھیر سکتے وہم بھی نہیں گھیر سکتا (بلکہ اُس کی شان یہ ہے اے برتر از خیال و قیاس

گمان و وہم ؛ وز ہرچہ گفتہ اند شنیدیم و خواندہ ایم)

اُدْخِلَ بِهَا مِنْ خَطَرَاتٍ۔ یا جو میرے دل میں اُس کے سبب سے وسوسے گذرے۔

خَاطَرَ بِنَفْسِہٖ۔ اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالا یا اپنی رائے پر نازاں ہوا جیسے اِسْتَبَدَّ بِرَاْیِہٖ بس اپنی عقل پر چلا۔

بِئْسَ الْخَطَرُ لِمَنْ خَاطَرَ اللّٰہَ۔ اُس شخص کے لئے بڑا خطرہ ہے جس نے اللہ کے مقابلہ میں اپنی تئیں خطرے میں ڈالا (شرک اور کفر میں مبتلا ہوا اُس کی عبادت سے غافل رہا)

رَجُلٌ خَطِیْرٌ۔ شریف اور مرتبہ والا آدمی۔

خَطَرٌ۔ قدر اور منزلت۔

خَطْرَفَۃٌ۔ جلدی چلنا، یا قدم بڑھا کر رکھنا مارنا لنگ جانا۔

وَ اِنَّ الْاِنْدِلَاثَ وَ التَّخَطْرُفَ مِنَ الْاِنْقِحَامِ وَ التَّکَلُّفِ۔ سیدھے چلے جانا بڑے بڑے قدم رکھ کر یا حد سے گذر کر اپنے تئیں .... آفت میں جھونکنا اور تکلیف میں ڈالنا۔ عرب لوگ کہتے ہیں تَخَطْرَفَ الشَّیْءَ۔ جب کوئی اُس سے بڑھ جائے گذر جائے۔ جوہری نے کہا خَطْرَفَ الْبَعِیْرُ۔ طائے معجمہ سے ایک لغت خَذْرَفَ میں اُسکا معنی جلدی جلدی چلا بڑے بڑے قدم رکھ کر۔

خَطٌّ۔ لکھنا، جماع کرنا، تھوڑا کھانا، نشان کرنا سبزہ رخسارے پر آنا کھودنا۔

تَخْطِیْطٌ۔ لکیریں کرنا، تھوڑا کھانا۔

اِخْتِطَاطٌ۔ سبزہ گالوں پر آنا، لکیریں پڑنا

خَطَّاطٌ۔ جادوگر، رمال کیونکہ وہ لکیریں کرتا ہے

Marfat.com

كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ
خَطَّهُ عَلِمَ مِثْلَ عِلْمِهِ ۔ دوسری روایت
میں یوں ہے فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ —
پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر (حضرت ادریس
یا حضرت دانیال علیہما السلام) لکیریں کیا کرتے
(یعنی ریتی میں اس لئے اس علم کو علم رمل کہتے
ہیں) اب جو کوئی اُن کی طرح لکیریں کرے تو
وہ اُن کی طرح (آئندہ ہونے والی بات) جان
لے گا یا اُس کی لکیریں صحیح ہوں گی (لیکن اُنکی
طرح لکیریں کرنا کسی کو معلوم نہیں رہا اور یہ علم
دنیا سے اُٹھ گیا اس لئے ہم کو ایسا کرنا جائز
نہیں ۔ حربی نے کہا یہ علم بھی کہانت کی ایک
قسم ہے جو ہماری شریعت میں حرام ہو گئی ۔
ابن اثیر نے کہا علم رمل تو ایک مشہور علم ہے
(جیسے علم تکسیر اور جفر) اور لوگوں نے اس علم
میں متعدد کتابیں لکھی ہیں جو ابتک موجود ہیں
اور اکثر اس علم سے دل کی بات پہچان لیتے
ہیں اور دوسری ہونے والی باتیں اور اُنکا
پہچاننا ٹھیک ہوتا ہے ۔ ابن عباسؓ نے کہا
خط سے حدیث میں مراد یہ ہے جو عربوں میں
جاہلیت کے زمانہ میں کیا کرتے تھے وہ یہ تھا کہ
کوئی بھی حاجت والا آتا اور اس علم والے کے
سامنے شیرینی کے طور پر کچھ رکھتا (نقد یا جنس)
وہ کہتا بیٹھ میں تیرے لئے لکیریں کرتا ہوں پھر
ایک لڑکا سلائی لے کر آتا اور نرم زمین میں بے
گنتی جلدی جلدی لکیریں کرتا پھر اُن کو ایک
سرے سے مٹانا شروع کرتا اگر اخیر میں دو لکیریں
رہ جاتیں تو یہ علامت اُس کی ہوتی تھی کہ حاجت
والا اپنے مطلب میں کامیاب ہوگا ۔ اگر ایک لکیر
رہجاتی تو یہ ناکامی کی علامت ہوتی ۔

میں ۔ کہتا ہوں فال کھولنا بھی اسی قسم میں
سے جیسے ہمارے زمانہ کے ملّا اور درویش
جاہلوں کو ٹھگ کر اُن کے لئے فال کھولتے ہیں
کہیں خانوں پر اُن سے اُنگلیاں رکھواتے ہیں
کہیں لکیریں کرواتے ہیں کہیں قرآن میں کہیں
دیوان حافظ میں فال دیکھتے ہیں اور شیعوں نے
جو استخارہ تسبیح پر نکالا ہے وہ بھی اسی قبیل سے
ہے اس لئے کہ اخیر میں دو دو دانے اسقاط کرتے
جاتے ہیں اگر ایک دانہ رہجاتا ہے تو کہتے ہیں
استخارہ اچھا آیا اور اگر دو رہجاتے ہیں تو کہتے
ہیں اسکا انجام اچھا نہ ہوگا ، اسی طرح بعضے شیعہ
ذات الرقاع کا استخارہ کرتے ہیں پرچوں پر
افعل لاتفعل کہتے ہیں یہ اس کے مشابہ ہے جو
جاہلیت کے زمانہ میں عرب لوگ تیروں پر
فال کھولا کرتے ، بہرحال ہماری شریعت میں
یہ سب فعل لغو کر دیئے گئے اور جفر اور نجوم اور
رمل اور فال ان سب علموں کا سیکھنا اور ان
پر عمل کرنا حرام کر دیا گیا اور اصل یہ ہے کہ یہ سب
علم بیکار ہیں کیونکہ ان سے جو بات معلوم ہوتی
ہے وہ یقینی نہیں ہوتی اور اکثر غلط نکلتی ہے اور
صاحب نہایہ کا یہ کہنا کہ اکثر ٹھیک نکلتی ہے
بالکل ٹھیک نہیں ہے میں نے جفر اور نجوم اور
رمل والوں کا اکثر امتحان لیا ہے اور اُن کی باتوں
کو بالکل جھوٹ پایا ہے ایک بڑے رمال صاحب
لوگ بے نظیر جانتے تھے اور دل کی بات بتلا دینے
کا دعویٰ کرتے تھے جلسۂ عام میں بڑے ذلیل اور
خوار ہوئے اور میرے دل کی بات نہ بتلا سکے
ہمارے زمانہ میں تو کوئی شخص ابن صیاد کے

Marfat.com

رتبہ کا بھی نظر نہیں آیا جس نے آنحضرت ﷺ کے دل
کی بات کچھ لگتی لگاتی تو بتلادی تھی اور کہدیا تھا ہو
الدخ اور یہی وجہ ہے کہ حکما نے ان علموں کو یعنی
جفر اور نجوم اور رمل وغیرہ کو حکمت سے خارج
کردیا ہے کیونکہ یہ علم درحقیقت علم نہیں ہیں بلکہ
نرے ڈھونگ ہیں اور ہماری شریعت میں جس
استخارے کی اصل ہے وہ یہی ہے جو حصن حصین
میں منقول ہے کہ دعا پڑھ کر سورہے اللہ تعالیٰ
اس کو کسی نہ کسی طرح بتلادیگا یا اگر وہ کام اس کے
حق میں اچھا ہے تو اس کی توفیق دیگا ورنہ روک دیگا
اس مقام پر یہ بھی جان لینا چاہئے کہ علم نجوم جس
سیکھنا حرام ہے وہ علم ہے جس سے آئندہ ہونے
والی باتیں معلوم ہونے کا دعویٰ کیا جاتا ہے باقی
رہا ستاروں کا علم جس سے جہاز رانی کیجاتی ہے
اور راستہ پہچانا جاتا ہے اس کا سیکھنا جائز
بلکہ ضرور ہے۔

ذَهَبَ بِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَنْزِلِهِ فَدَعَا بِطَعَامٍ قَلِيْلٍ فَجَعَلْتُ أُخَطِّطُ لِيَشْبَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (عبد اللہ ابن انیس کہتے ہیں) آنحضرت ﷺ مجھ کو اپنے گھر پر لے گئے اور تھوڑا سا کھانا منگوایا (اس وقت وہی موجود ہوگا) میں کھانے میں لکیریں کرتا رہا میرا مطلب یہ تھا کہ آنحضرت ﷺ سیر ہو جائیں (اس لئے ظاہر میں لکیریں کرکے آنحضرت ﷺ کو یہ دکھاتا کہ میں کھا رہا ہوں)۔

أَيُلَامُ ابْنُ هٰذِهٖ أَنْ يَّفْصِلَ الْخُطَّةَ ۔ کیا اس کا بیٹا اس کام پر ملامت کیا جائیگا کہ جب اس کو کوئی حادثہ پیش آئے (کوئی مشکل مقدمہ) تو وہ اسکا فیصلہ کرے خطہ سے مراد یہاں کام اور مقدمہ ہے

لَا يَسْأَلُوْنِيْ خُطَّةً يُعَظِّمُوْنَ فِيْهَا حُرُمَاتِ اللّٰهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا ۔ یہ قریش کافر مجھ سے جب کسی ایسے امر کی درخواست کرینگے جس میں اللہ تعالیٰ کی حرمت دی ہوئی چیزوں کی تعظیم ہو (مثلاً خانہ کعبہ کی یا حرم کی) تو میں ان کی درخواست منظور کرلوں گا۔

إِنَّهُ قَدْ عَرَضَ عَلَيْكُمْ خُطَّةَ رُشْدٍ فَاقْبَلُوْا ۔ دیکھو انھوں نے تم پر ایک بھلائی کی بات پیش کی ہے تو اسکو مان لو۔

إِنَّهُ وَرَّثَ النِّسَاءَ خِطَطَهُنَّ دُوْنَ الرِّجَالِ ۔ آنحضرت ﷺ نے عورتوں کو جداگانہ اور خاص مقطعے دے (زمین کے ٹکڑے جن پر نشان کردئے گئے تھے) ان میں مردوں کی مداخلت نہیں رکھی یہ جمع ہے خطۃ بکسرہ خا کی۔ یعنی مقطع جس کے حدود پر خط کردیا جاتا ہے

خِطَطُ الْبَصْرَةِ وَالْكُوْفَةِ ۔ بصرے اور کوفہ کے حدود۔

فَأَخَذَ خَطِّيًّا ۔ پھر اس نے ایک خط کا برچھہ لیا۔

خَطّ ۔ وہ کنارا سمندر کا جو عمان اور بحرین کے پاس ہے وہاں برچھے اچھے بنتے ہیں شرح السنۃ میں ہے کہ اصل میں برچھے ہند کے ملک میں اچھے ہوتے ہیں لیکن ہندوستان کے ان کو سوداگر لوگ خط پر لاتے جو عرب کا بندر ہے وہاں کر عرب کے سارے ملکوں میں جاتے۔

حَتّٰى سَمِعَ غَطِيْطَهٗ أَوْ خَطِيْطَهٗ ۔ یہاں تک کہ آپ کے خراٹے کی آواز سنی گئی۔ خطیط اور غطیط دونوں کے معنے قریب قریب ہیں سونے میں جو آواز نکلتی ہے۔

Marfat.com

خَطَّ اللّٰهُ نَوْءَهَا۔ اللہ اُس کی کارتی سوکھی کرے
اصل میں یہ خطیطہ سے ماخوذ ہے، خطیطہ اُس زمین
کو کہتے ہیں جو ایسے دو زمینوں کے درمیان واقع
ہو جن پر بارش ہوا اور اُس پر بارش نہ ہو۔

تَرْعَى الْخَطَائِطَ وَتَرِدُ الْمَطَائِطَ۔ ہم خالی
زمینوں پر جن پر بارش نہیں ہوئی تھی چرا رہے
تھے یا راستوں میں چرا رہے تھے اور پانی کے
گڑھوں پر جا رہے تھے (یعنی پلا رہے تھے)۔

فِي الْأَرْضِ الْخَامِسَةِ حَيَّاتٌ كَسَلَاسِلِ
الرَّمْلِ وَكَالْخَائِطِ بَيْنَ الشَّقَائِقِ۔ پانچویں
زمین میں اتنے اتنے لمبے سانپ ہیں جیسے ریتی
کے زنجیریں ہوتی ہیں اور جیسے پہاڑوں کی شان
میں رستے ہوتے ہیں۔

فَخَطَطْتُ بِزُجِّهِ الْأَرْضَ۔ میں نے برچھے
کے نیچے کی طرف جو لوہا لگا رہتا ہے اُس کو زمین
پر لکیر کی یعنی اُس کو زمین پر لگا دیا اور اوپر کی انی
ہاتھ میں چھپا لی تاکہ کسی کو برچھہ کی چمک نہ دکھلائی
دے، دوسری روایت میں فحططت ہے حائے
حطی سے تو ترجمہ یوں ہو گا میں نے اُس کے نیچے
کا لوہا زمین سے لگا دیا (تاکہ برچھہ نیچا رہے اور کسی
کو دور سے نظر نہ آئے)۔

خَطَّ خُطُطًا۔ آنحضرتؐ نے کئی لکیریں کیں۔

إِذَا أَخْطَأَ الْقَاضِي فِيهِنَّ خَطَّةً۔ جب قاضی
اُن میں سے کوئی خصلت چھوڑ دے۔

خَطَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔
آنحضرتؐ نے زمین پر لکیریں کیں (یعنی ہمارے
سمجھانے کے لئے)۔

فَخُطَّ لِي مَسْجِدًا۔ آپ میرے لئے مسجد
کا مقام معین کر دیجئے (اُس پر نشان کر دیجئے
تاکہ میں ہمیشہ وہیں نماز پڑھا کروں نہ اس حدیث
سے یہ نکلتا ہے کہ آثار صالحین سے برکت لینا
درست ہے)۔

يَخُطُّ بِرِجْلَيْهِ فِي الْأَرْضِ۔ آپ اپنے پاؤں
سے زمین پر لکیر کر رہے تھے۔ (ناطاقتی کی وجہ سے
اُن کو اُٹھا نہیں سکتے تھے نہ اُن پر زور دے
سکتے تھے بلکہ دو صاحبوں پر آپ ٹیکا دیئے ہوئے
مشکل سے چلے تو پاؤں آپ کے زمین پر گھسٹ
رہے تھے وہ دونوں صاحب حضرت علیؓ اور
حضرت عباس رض تھے یہ مرض موت کا ذکر
ہے)۔

لَا صُوْرَةَ وَلَا تَخْطِيْطَ وَلَا تَحْدِيْدَ۔
اللہ تعالیٰ کی کوئی صورت نہیں (یعنی مخلوقات
کی طرح کوئی معین صورت نہیں بلکہ جس صورت
میں چاہے وہ جلوہ کر سکتا ہے) نہ اُس میں خط
ہیں (یعنی اضلاع جیسے جسم میں ہوتے ہیں) نہ
اُس میں حدیں ہیں (یہ حدیث امامیہ کی کتابوں
میں ہے اہل سنت کی کتابوں میں کوئی ایسی حدیث
نہیں ہے جس سے صورت یا خط یا حد کی نفی
نکلتی ہو بلکہ کئی حدیثوں میں صورت کا لفظ اللہ تعالیٰ
کے لئے ثابت کیا گیا ہے)۔

إِنَّ قَوْمًا يَصِفُوْنَ اللّٰهَ بِالصُّوْرَةِ وَالتَّخْطِيْطِ
بعضے لوگ اللہ تعالیٰ کے لئے صورت اور خطوط
ثابت کرتے ہیں۔

مَسْجِدُ الْكُوْفَةِ خِطَّةُ آدَمَ۔ کوفہ کی مسجد
آدمؑ کی نشان کی ہوئی ہے۔ یا خطۃ آدم، یعنی
آدمؑ نے اُس کا نشان کیا تھا۔

خَطْفٌ۔ اُچک لیجانا۔

خَطَفَانٌ۔ جلدی چلنا

Marfat.com

اِخْتِطَاف ۔ بمعنی خطف ۔
اَخْطَفَهُ الْحُمّٰى ۔ اُس کا بخار جاتا رہا۔
لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِ اَبْصَارِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلٰوةِ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ لوگ اپنی نگاہیں نماز میں اوپر اُٹھانے سے باز رہیں (یعنی نماز میں آسمان کی طرف نہ دیکھیں) ورنہ اُن کی بینائی اُچک لی جائے گی ۔ (اندھے بن جائینگے)۔
اِنْ رَاَيْتُمُوْنَا تَخْتَطِفُنَا الطَّيْرُ فَلَا تَبْرَحُوْا۔ اگر تم دیکھو کہ ہمارا گوشت پرندے اُچک اُچک لیجا رہے ہیں (یعنی ہم مارے جائیں اور پرندے ہمارا گوشت اڑائیں) جب بھی تم اپنی اُس جگہ کو نہ سرکنا (یہ آپ نے عبداللہ بن جبیر اور اُنکے ساتھیوں سے احد کے دن فرمایا) ایک روایت میں تَخْطِفُنَا ہے ایک میں تَخَطَّفُنَا ہے۔
فَخَطَفَتْ رِدَائَهٗ ۔ اُن گنواروں نے یا درخت نے آپ کی چادر اُچک لی ۔
اِذًا يَخْطَفُكُمُ النَّاسُ ۔ اُس وقت تو لوگ تم کو اچک لے جائیں گے (تم پر ہجوم ہوگا)۔
تَخْطَفُ النَّاسَ بِاَعْمَالِهِمْ ۔ اُن کے عملوں کے موافق لوگوں کو اُچک لیں گے (آگے اسکی تفصیل ہے کہ کافر تو کٹ کر دوزخ میں گر پڑیگا ہلاک ہوگا اور گنہگار کوئی جھول پھلا کر بچ کر جائیگا کوئی دوزخ میں گر پڑیگا پھر وہاں سے نجات پائے گا)۔
فَاِنَّ لِلْجِنِّ اِنْتِشَارًا وَّخَطْفَةً ۔ اس وقت جنات پھیل پڑتے ہیں اور (جو پائیں وہ) اُچک لیجاتی ہیں۔
يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ ۔ اُسکو جن اُچک لیتا ہے ۔ (فرشتوں سے سنکر بھاگ آتا ہے۔)
يَخْتَطِفُوْنَ السَّمْعَ ۔ سنی ہوئی بات اوڑا لیتے ہیں ۔
نَهٰى عَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَالْخَطْفَةِ ۔ آنحضرتؐ نے اُس جانور کے کھانے سے منع کیا جس کو نشانہ بنایا ہو (اُس کو ایک مقام پر باندھ کر لٹکا یا ہو لوگ اُس پر تیروں یا گولیوں کا نشانہ لگائیں) اسی طرح اُس گوشت کے کھانے سے جو زندہ جانور کے بدن سے کاٹ لیا گیا ہو (جیسے عہد جاہلیت کے زمانہ میں اونٹ کا کوہان یا دنبے کی چکتی کاٹ کر کھایا کرتے بعضوں نے کہا خطفہ سے یہ مراد ہے کہ بھیڑیا جو جانور کا کوئی عضو کاٹ کر لے گیا ہو پھر لوگ اُس کو پالیں تو اُسکے کھانے سے منع فرمایا۔
لَا تُحَرِّمُ الْخَطْفَةُ وَالْخَطْفَتَانِ ۔ جیسے لا تحرم المصة والمصتان ایک دو بار دودھ چوسنے سے حرمت نہیں ہوتی (یعنی رضاع کی حرمت)۔
فَجَشَّتْهُ وَجَعَلَتْهُ خَطِيْفَةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ ام سلیم رض نے جو کو کوٹا اور اُسکا حریرہ آنحضرت ص کے لئے بنایا۔ (خطیفہ دودھ آٹا ملا کر بنایا جاتا ہے گاڑھا گاڑھا لوگ اُسکو چاٹ چاٹ کر کھاتے ہیں)۔
وَاِذَا بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ فِيْهَا خَطِيْفَةٌ وَّمِلْبَنَةٌ ۔ اُن کے سامنے ایک پیالہ رکھا تھا اُس میں خطیفہ تھا اور ایک چمچہ۔
نَفَقَتُكَ رِيَاءً وَّسُمْعَةً لِلْخَطَّافِ ۔ جو تو دکھلانے اور لوگوں کے سنانے کو (اپنی ناموری اور شہرت کے لئے) خرچ کرے وہ شیطان کے لئے ہے (اُس میں کچھ ثواب نہ ہوگا شیطان کو خطاف اس لئے کہتے ہیں کہ وہ فرشتوں کی

بات اوچک لیتا ہے۔ بعضوں نے خُطّاف بضم
خا روایت کیا ہے تو یہ خاطف کی جمع ہوگا، اور
خُطّاف کوڑے کو بھی کہتے ہیں۔
لَاَنْ اَکُوْنَ نَفَضْتُ یَدِیْ مِنْ قُبُوْرِ بَنِیَّ
اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ یَقَعَ مِنْ بَیْضِ الْخُطَّافِ
فَیَنْکَسِرَ۔ اگر میں اپنے بیٹوں کو قبروں میں گاڑ
کر ہاتھ جھٹکوں تو یہ مجھکو اس سے اچھا معلوم
ہوتا ہے کہ خطّاف کے انڈے اوپر سے گر کر
ٹوٹ جائیں (خطّاف ایک چڑیا ہے کالے
رنگ کی یہ عبداللہ بن مسعود رضؓ نے رحم اور
شفقت کی راہ سے کہا۔)
فِیْهِ خَطَاطِیْفُ وَکَلَالِیْبُ۔ وہاں آنکڑے
اور آکوڑے ہونگے (ٹیڑھے منہ کے جو گنہگار
اور کافروں کو گھسیٹ لیں گے)۔
نَهٰی عَنْ قَتْلِ الْخُطَّافِ۔ آپ نے خطاف
کے مارنے سے منع فرمایا۔ مجمع البحرین میں ہو
کہ خطاف بضم خا و تشدید طا ایک مشہور
چڑیا ہے جس کو زوار الهند کہتے ہیں اور عصفور
الجنۃ بھی، یہ چڑیا دور دراز سفر کرتی ہے اس
لئے کہ آدمیوں کے پاس رہنا چاہتی ہے۔
حیٰوۃ الحیوان میں ہے کہ حضرت آدم جب جنت
سے نکالے گئے تو اُن کو وحشت ہوئی اللہ نے
خطاف کو بھیجا وہ اُن کے پاس رہنے لگی اُن
کی وحشت دور کرنے کے لئے۔
تَسْبِیْحُ الْخُطَّافِ قِرَاءَۃُ الْحَمْدُ۔ خطاف
سورۂ فاتحہ پڑھتی ہے یہی اُس کی تسبیح ہے۔
خَطَلٌ۔ بڑبڑ کرنا۔ بیہودہ بہت باتیں کرنا۔
اَخْطَلَ۔ بیہودہ بکا۔
تَخَطَّلَ۔ اکڑ کر چلا۔

خَاطِلٌ۔ بمعنی باطل ہے۔
فَرَکِبَ بِهِمُ الزَّلَلَ وَزَیَّنَ لَهُمُ الْخَطَلَ۔
اُن کے ساتھ غلطی پر سوار ہوا اور بیہودہ بات کو اُن کے
لئے اچھا بتلایا۔
خَطْلَاءُ۔ لمبی چھاتیوں والی عورت۔
اُذُنٌ خَطْلَاءُ۔ لٹکا ہوا کان۔
خَطِلٌ۔ احمق بے وقوف۔ ایسے ہی ذو الخطل۔
خَطْمٌ۔ ناک پر مارنا۔
خِطَامٌ۔ مہار جو ناک میں ڈالی جاتی ہے۔
تَخْرُجُ الدَّابَّۃُ وَمَعَهَا عَصَا مُوْسٰی وَخَاتَمُ
سُلَیْمَانَ فَتَجْلُوْ وَجْهَ الْمُؤْمِنِ بِالْعَصَا
وَتَخْتِمُ اَنْفَ الْکَافِرِ بِالْخَاتَمِ۔ (قیامت
کے قریب) ایک جانور زمین میں سے نکلیگا (وہ
ایک فرشتہ ہوگا بصورت جانور کے) اُسکے
ساتھ حضرت موسٰیؑ کی لاٹھی ہوگی اور حضرت
سلیمان کی مہر وہ کیا کریگا مومن کا منہ تو لاٹھی سے
روشن کردے گا اور کافر کی ناک پر لکیر کر دیگا
(یعنی نشان کر دیگا)، یہ خَطَمْتُ الْبَعِیْرَ سے ہے یعنی
میں نے اونٹ پر نشان کیا ناک سے لیکر ایک
رخسارے تک خط کر دیا)۔
تَاْتِی الدَّابَّۃُ الْمُؤْمِنَ فَتُسَلِّمُ عَلَیْهِ وَ
تَاْتِی الْکَافِرَ فَتَخْطِمُهٗ۔ وہ جانور (دابۃ الارض)
مسلمان کے پاس آئے گا تو اُس کو سلام کریگا،
اور کافر کے پاس آن کر اُس کے منہ پر نشان
کر دیگا۔
وَاَمَّا الْکَافِرُ فَتَخْطِمُهٗ بِمِثْلِ الْخَتْمِ
الْاَسْوَدِ۔ لیکن کافر اُس کی ناک پر کالے
کوئلہ کی طرح نشان کر دیگا۔
فَخَطَرَ لَهٗ اُخْرٰی دُوْنَهَا۔ پھر ایک اور

Marfat.com

خطام اُس پر ڈالدیگا۔ نہایہ میں ہے کہ خطام اُس
رسی کو کہتے ہیں جو چھال یا بال سے بنائی جاتی
ہے اُس کے ایک کنارے کو چھلّے کی طرح کرکے
دوسرا کنارہ اُس میں باندھ دیتے ہیں وہ حلقہ
کی طرح ہو جاتی ہے پھر وہ اونٹ کی ناک پر
موڑ کر رکھدی جاتی ہے لیکن وہ لمبی ڈوری
باریک جو اونٹ کی ناک میں ڈالی جاتی ہے اسکو
زِمَام کہتے ہیں۔

يَبْعَثُ اللّٰهُ مِنْ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ سَبْعِيْنَ اَلْفًا هُوَ خِيَارُ مَنْ يَنْحَتُّ عَنْ خَطْمِهِ الْمَدَرُ۔ اللہ تعالیٰ بقیع غرقد (مدینہ کے قبرستان) میں سے ستر ہزار ایسے آدمیوں کو اُٹھائیگا جو اُن سب لوگوں میں بہتر ہوں گے جن کے ناک پر مٹی سرکے گی (یعنی زمین پھٹکر وہ اُس میں سے نکلیں گے)۔

مِنْ خَطْمِهَا۔ اُس کی ناک سے۔

لَا يُصَلِّيْ اَحَدُكُمْ وَثَوْبُهٗ عَلٰى اَنْفِهٖ فَاِنَّ ذٰلِكَ خَطْمُ الشَّيْطَانِ۔ کوئی شخص ناک پر کپڑا رکھ کر نماز نہ پڑھے یہ شیطان کی خطام ہے۔

لَمَّا مَاتَ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ عُمَرُ لَا يُكَفَّنُ اِلَّا فِيْمَا اَوْصٰى بِهٖ فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَاللّٰهِ مَا وَضَعْتَ الْخُطُمَ عَلٰى اُنُفِنَا۔ جب ابوبکر صدیق رض کی وفات ہوگئی تو حضرت عمر رض نے کہا خدا کی قسم اُن کو وہی کفن دیا جائے گا جس کی انہوں نے وصیت کی ہے۔ (انہوں نے مرتے وقت کہا تھا کہ مجھ کو میرے دو پرانے کپڑوں میں کفن دیدینا اور نئے کپڑے کسی زندہ شخص کو دیدینا کیونکہ مردے کے بہ نسبت زندے کو نئے کپڑے کی زیادہ حاجت ہے) یہ سنکر عائشہ رض نے کہا خدا کی قسم ہماری ناک پر ابھی نکیلیں (مہاریں) نہیں ڈالی گئیں ہیں (یعنی تم ہمارے کچھ مالک نہیں بن گئے ہو کہ ہم بات تمہاری مان لیں)۔

مَا تَكَلَّمْتُ بِكَلِمَةٍ اِلَّا وَاَنَا اُخَطِّمُهَا۔ جب کوئی بات کرتا تو بڑی مضبوطی کے سا[تھ] (خوب احتیاط سے ایسا نہ ہو مجھ سے غلطی ہو جا[ئے])

خَبَأْتُ لَكُمْ خَطْمَ شَاةٍ۔ میں نے تمہارے لئے بکری کی ایک سری چھپا رکھی ہے (اصل میں خطم کا معنی پرندے کی چونچ اور ہر جانور کی ناک اور منہ کا آگے کا حصہ)۔

شَغَلَنِيْ عَنْكَ خَطْمٌ۔ مجھے ایک اہم کام نے مشغول رکھا (میں جلدی سے تیرے پاس نہ آسکا) بعضوں نے کہا خطم کا معنی روکنا یعنی ایک کام نے مجھ کو روک رکھا تھا۔

كَانَ يَغْسِلُ رَأْسَهٗ بِالْخِطْمِيِّ۔ آنحضرت اپنا سر خطمی سے دھوتے تھے (خطمی ایک مشہور نبات ہے جسکا پھول سرخ ہوتا ہے اور کبھی سفید بھی ہوتا ہے)۔

وَهُوَ جُنُبٌ يَجْتَزِئُ بِذٰلِكَ وَلَا يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ۔ اور آپ جنب ہوتے اُسی پر اکتفا کرتے یعنی اُس پانی پر جس سے خطمی دھوتے اور جنابت کے غسل کی نیت کرلیتے اب خاص غسل کے لئے پھر دوسرا پانی سر پر نہ ڈالتے (جیسے بعض لوگوں کی عادت ہے کہ سر کی کھلی یا خطمی دھو کر پھر غسل کی نیت سے علیحدہ سر پر پانی ڈالتے ہیں)۔

بِخِطَامِهٖ [illegible] نکیل تھامے یا باگ

Marfat.com

(راوی کو شک ہے)

اِحْبِسْ اَبَا سُفْیَانَ عِنْدَ خَطْمِ الْجَبَلِ۔ ابوسفیان کو وہاں کھڑا کرو جہاں پہاڑ کی بینی ختم ہوئی ہے (یعنی کنارے پر، ایک روایت میں حَطْمِ الْجَبَلِ حائے حطی سے جیسے اوپر گذر چکا ہے، ایک روایت میں عِنْدَ خَطْمِ الْخَیْلِ ہے یعنی جہاں سواروں کی مدبھیڑ ہوتی ہے)۔

قَدْ خُطِمَ اَنْفُهٗ اُس کی ناک پر نشان ہوگیا ایک روایت میں حُطِمَ اَنْفُهٗ ہے حائے حطی سے تو معنی یہ ہوگا اُس کی ناک ٹوٹ گئی۔

غَسْلُ الرَّأْسِ بِالْخِطْمِیِّ یَنْفِی الْفَقْرَ۔ خطمی سے سر دھونا محتاجی کو دور کرتا ہے۔

كَانَ خِطَامُ جَمَلِهٖ لِیْفًا۔ آنحضرت ص کے اونٹ کی نکیل کھجور کے چھال کی تھی

تُوُفِّیَ عُفَیْرٌ سَاعَةَ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ص وَقَطَعَ خِطَامَهٗ ثُمَّ مَرَّ یَرْكُضُ حَتّٰی اَتٰی بِئْرَ بَنِیْ خَطْمَةَ بِقُبَاءَ فَرَمٰی بِنَفْسِهٖ فِیْهَا فَكَانَتْ قَبْرَهٗ۔ جس وقت آنحضرت ص کی وفات ہوئی تو آپ کی سواری کا گدھا جس کو عفیر کہتے تھے اپنی خطام تڑا کر دوڑتا ہوا بھاگا اور بیر خطمہ پر جو قبا میں ہے اپنے تئیں ڈال دیا وہیں اُس کی قبر ہوگئی، خطمہ انصار کا ایک خاندان ہے عبداللہ بن مالک بن اوس کی اولاد۔

مَخْطِمٌ یا مِخْطَمٌ۔ آدمی کی ناک۔

خَطْوٌ۔ پاؤں کھول کر چلنا۔ دور کرنا۔

تَخْطِیَةٌ۔ کسی کو خطا دار بنانا، دور کرنا۔

تَخَطِّیْ۔ پھاندنا، تجاوز کرنا۔

خُطْوَةٌ دو قدم کا درمیانی فاصلہ خُطُوَات اور خُطَوَات اور خُطْوَات جمع۔

خَطْوَةٌ بمعنی خُطْوَةٌ اور ایک بار قدم اٹھانا اور پیمائش کے حساب میں خطوہ چھ قدم کا ہوتا ہے

رَاٰی رَجُلًا یَتَخَطّٰی رِقَابَ النَّاسِ۔ ایک شخص کو دیکھا جو لوگوں کی گردنیں پھاند رہا تھا (یعنی اُنکی گردنیں دو قدم کے بیچ میں کرتا پھاندجاتا)۔

وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلَی الْمَسَاجِدِ۔ اور مسجدوں کی طرف بہت قدم اُٹھانا۔

خُطُوَاتُ الشَّیْطَانِ۔ شیطان کی راہیں اُس کے مذہب اور طریقے، کرمانی نے کہا امام کو جمعہ دن گردنیں پھاندنا درست ہے اسی طرح اُس شخص کو جس کو کوئی جگہ بدون گردنیں پھاندے خالی نہ ملے کیونکہ یہ لوگوں کا قصور ہے کہ انہوں نے اپنے آگے خالی جگہ چھوڑ کر پیچھے کی جگہ بھر لیں اور سنت یہ ہے کہ شروع سے صفیں پوری بھرتے ہوئے آئے اور کوئی جگہ خالی نہ چھوڑے تاکہ بعد میں آنیوالے کو پھاندنے کی ضرورت ہی نہ پڑے (کرمانی نے کہا یہ فعل یعنی گردنیں پھاندنا مکروہ تحریمی ہے، بعضوں نے کہا تنزیہی)۔

لَمْ یَخْطُ خُطْوَةً۔ کوئی قدم نہ اٹھائیگا۔

بَادِرُوْا بِالصَّدَقَةِ فَاِنَّ الْبَلَاءَ لَا یَتَخَطَّاهَا۔ خیرات میں جلدی کرو اس لئے کہ بلا خیرات سے آگے نہیں بڑھ سکتی (اُس کو لانگھ نہیں سکتی)۔

قَصَّرَ اللّٰهُ خُطْوَكَ۔ اللہ تیری چال کم کردے

بَخْطُوٌ فِیْ مَشْیِهٖ۔ اپنی چال میں اترار با تھا۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الظَّاءِ

خُظُوٌّ۔ ٹھونس ہونا۔

لَحْمُهٗ خَظًا بَظًا۔ (یہ عرب لوگ کہتے ہیں) اُس کا گوشت ٹھونس ہے (یعنی لٹکتا ہوا تھل تھل

نہیں ہے)۔

خَابِلِى الۡبَغۡبَغِ ۔ ٹھونس گوشت والی (یہ سجاح کی صفت ہے جو مسیلمہ کذاب کی جورو تھی اس نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا تھا آخر کو مسیلمہ سے شادی کر لی اور دونوں کا جوڑ ہو گیا اس کی حکایت مشہور ہے)۔

فَرَسٌ خَظٌّ بَظٌّ ۔ گٹھے ہوئے گوشت کا گھوڑا۔

اِمۡرَأَةٌ خَظِيَةٌ بَظِيَةٌ ۔ عورت گٹھی ہوئی بدن کی۔

بَابُ الۡخَاءِ مَعَ الۡفَاءِ

خُفُوۡتٌ ۔ ٹھہر جانا تھم جانا، خاموش ہو جانا، ناگہاں مر جانا۔

مَثَلُ الۡمُؤۡمِنِ كَمَثَلِ خَافِتِ الزَّرۡعِ يَمِيۡلُ مَرَّةً وَيَعۡتَدِلُ اُخۡرٰى ، ایک روایت میں كَمَثَلِ خَافِتَةِ الزَّرۡعِ ہے ایک میں خَامَةِ الزَّرۡعِ ہے ، یعنی مومن کی مثال اس کھیتی کی سی ہے جو ابھی چھوٹی اور کمزور ہو (لمبی اور پختہ نہ ہوئی ہو) وہ کبھی جھک جاتی ہے (جب زور کی آندھی چلتی ہے یا پانی نہیں ملتا) پھر سیدھی ہو جاتی ہے (مطلب یہ ہے کہ مومن پر دنیا کی آفتیں اور مصیبتیں آتی ہیں لیکن وہ ان کو جھیل لیتا ہے اور صبر کرتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت دور کر دیتا ہے اور وہ خوش خورم ہو جاتا ہے برخلاف کافر اور بے ایمان کی وہ کیا کرتا ہے کہ جہاں سخت مصیبت آئی بس اپنی جان کھو بیٹھتا ہے خود کشی کر لیتا ہے)۔

نَوۡمُ الۡمُؤۡمِنِ سُبَاتٌ وَسَمۡعُهٗ خُفَاتٌ ۔ مومن کا سونا کیا ہے اونگھ ہے (اس کو غفلت کی نیند نہیں آتی) اور اس کا سننا آہستہ ہے (اپنی جگہ سے باتیں کرتا ہے نہ زور زور سے چلا کر ...

سَمۡعُهٗ خُفَاتٌ وَفَهۡمُهٗ تَارَاتٌ ۔ سننا آہستہ ہے اور سمجھنا بار بار ہے (ہر ایک معاملہ سے اس کو سمجھ آتی جاتی ہے)۔

رُبَّمَا خَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ بِقِرَاءَتِهٖ وَرُبَّمَا جَهَرَ ۔ آنحضرتؐ کبھی آہستہ قرأت کرتے اور کبھی پکار کر۔

اُنۡزِلَتۡ وَلَا تَجۡهَرۡ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتۡ بِهَا فِي الدُّعَاءِ ۔ یہ آیت رسول ... میں نہ پکار نہ آہستہ پڑھ دعا کے باب میں اتری ہے (یعنی دعا بیچ کی آواز سے کیا کر نہ بالکل آہستہ ... بہت زور سے چلا کر، بعضوں نے کہا مراد ... کی قرأت ہے)۔

كَانَ يَقۡرَأُ بِفَاتِحَةِ الۡكِتَابِ مُخَافَتَةً ۔ (جنازے کی نماز میں) سورۂ فاتحہ آہستہ ... تھے۔

نَظَرۡتُ اِلٰى رَجُلٍ كَادَ يَمُوۡتُ تَخَافُتًا ۔ ... نے ایک شخص کو دیکھا وہ خاموشی کے سا... مرنے کے قریب تھا۔

تَخَافُتٌ ۔ کا معنی بہ تکلف اپنے تئیں خاموش کرنا بیقراری نہ کرنا۔

خَفَتَ فَصَارَ كَالۡفَرۡخِ ۔ بالکل ناتوان چوزے کی طرح ہو گیا تھا۔

خُفُوۡتُ اَطۡرَافِيۡ ۔ میرے اعضا کا سکون ...

مَاتَ خُفَاتًا مِّنَ الۡهَوۡلِ ۔ ہول کے مارے ناگہانی مر گیا۔

خَفۡجٌ ۔ جماع کرنا، تھکن سے پنڈلی کا بیمار ہو جانا

Marfat.com

خَفَجٌ۔ اونٹ کی ایک بیماری ہے
فَاِذَا هُوَ يَرَى التُّيُوْسَ تَثِبُ عَلَى الْغَنَمِ خَافِجَةً۔ وہ کیا دیکھتا ہے بکرے بکریوں پر چڑھ رہے ہیں آواز کر رہے ہیں، ابن اثیر نے کہا جافجۃ بھی ہو سکتا ہے۔

میں:۔ کہتا ہوں خفج کے معنی فخر اور تکبر کے آئے ہیں اسی سے ہے جفاخ بمعنی متکبر اور مغرور۔

خَفْرٌ۔ پناہ دینا: حفاظت کرنا، حمایت کرنا، بچانا، عہد شکنی کرنا، دغا کرنا، عہد پورا کرنا۔

خَفَرٌ اور خَفَارَةٌ۔ شرم کرنا۔

خَفِيْرٌ۔ حامی اور بچانے والا، راستہ میں نگہبانی کرنے والا، ابتک عرب میں قاعدہ ہے کہ مسافر اجرت دیکر حفاظت کے لئے ایک شخص کو اپنے ساتھ لیتا ہے جو اپنی سرحد سے بہ حفاظت اسکو پار کر دیتا ہے اسکو خفیر کہتے ہیں۔

خُفَارَةٌ اور خُفْرَة اور خِفَارَةٌ۔ ذمہ لینا نگہبانی کا اقرار کرنا۔

اِخْفَارٌ۔ عہد شکنی کرنا، ذمہ توڑ ڈالنا۔

مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ فَاِنَّهُ فِيْ ذِمَّةِ اللهِ فَلَا تُخْفِرَنَّ اللهَ فِيْ ذِمَّتِهٖ۔ جس شخص نے صبح کی نماز پڑھی وہ (دن بھر) اللہ کی حمایت میں ہے تو اللہ کی حمایت مت توڑو (اسکو مت ستاؤ ورنہ اللہ تعالےٰ تم کو سزا دیگا کیونکہ اس نے جس شخص کی حمایت کا ذمہ لیا تھا تم نے اس کو چھیڑا)۔

مَنْ ظَلَمَ اَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَدْ اَخْفَرَ اللهَ۔ جس شخص نے کسی مسلمان پر ظلم کیا (اسکا حق مارا اسکو ناحق ستایا) تو اسنے اللہ کا ذمہ توڑا اللہ نے جس کو اپنی حفاظت میں لیا تھا، اس کو چھیڑا اب اللہ اس سے ضرور بدلہ لیگا۔

مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِيْ خُفْرَةِ اللهِ۔ جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ کے ذمہ میں ہے (اللہ اسکا نگہبان ہے)۔

اَلدُّمُوْعُ خُفَرُ الْعُيُوْنِ۔ آنسو آنکھوں کی پناہ ہیں (یعنی جب اللہ کے ڈر سے آنکھوں سے آنسو نکلیں تو آنکھیں دوزخ سے بچی رہینگی)۔

حَيِيٌّ خَفِرٌ۔ حیا دار اور بہت شرم والا ہے۔

غَضُّ الْاَطْرَافِ وَخَفَرُ الْاَعْرَاضِ۔ نیچی نگاہ والیاں اپنی عزت میں بچانے کیلئے شرم کرنیوالیاں ایک روایت میں اِعراض بہ کسرۂ ہمزہ ہے۔

فَلَا تُخْفِرُوا اللهَ فِيْ ذِمَّتِهٖ۔ اللہ کی امان اور ذمہ کو نہ توڑو (اس میں خیانت نہ کرو)۔

يَخْرُجُ الْبَعِيْرُ بِغَيْرِ خَفِيْرٍ۔ اونٹ بغیر خفیر کے نکلیگا (راہ میں ایسا امن وامان ہوگا کہ خفیر کی ضرورت نہ رہے گی) خفیر وہ شخص جو رستہ میں حفاظت کا ذمہ لے کر قافلہ یا مسافر کے ساتھ نکلتا ہے جیسے اوپر بیان ہو چکا۔

كَرِهْنَا اَنْ نُخْفِرَ ذِمَّتَهٗ۔ ہم کو برا معلوم ہوا کہ تمہارا ذمہ توڑیں تم نے جس کو پناہ دی ہے اسکو ستائیں۔

فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا۔ جس نے مسلمان کا ذمہ توڑا (مثلاً ایک مسلمان نے کسی کافر کو پناہ دی اور دوسرے مسلمان نے اسکو چھیڑنا چاہا)

فَاِنَّكُمْ اِنْ تُخْفِرُوْا ذِمَمَكُمْ۔ کیونکہ اگر تم اپنے ذموں کو توڑو (تو یہ اس سے بہتر ہے کہ اللہ کا ذمہ توڑو۔ اس لئے جب کسی کافر کو امان دو تو یوں کہو میں نے تیرا ذمہ لیا۔ اور یوں نہ کہو تو اللہ

Marfat.com

کے ذمہ میں ہے)۔
خَفَرَ۔ ذمہ توڑا۔
اِذَا خُفِرَتِ الذِّمَّۃُ نُصِرَ الْمُشْرِکُوْنَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ۔ جب ذمہ توڑا جائے (عہد شکنی کی جائے) تو مسلمانوں کے مقابلہ میں مشرکوں کی مدد ہوگی (اللہ اُن کو غالب کر دے گا۔ اور دغا باز مسلمان ذلیل اور خوار ہونگے اس حدیث کا تجربہ متواتر ہو چکا ہے اور ۱۸۵۷ء میں جن مسلمانوں نے دغا سے نصاریٰ کو مارا عہد کا خیال نہ کیا آخر وہ خود ذلیل اور خوار اور دشمنوں کے ہاتھوں میں گرفتار ہوئے نواب سراج الدولہ انگریزوں کے ساتھ عہد کر کے پھر اُن کو دغا سے مار ڈالا۔ آخر نتیجہ یہ ہوا کہ ملک اور مال اور عزت سب برباد اور آج تک اُن کی اولاد بھیک مانگتی پھرتی ہے)۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا یَکُوْنُ خَفِیْرًا لِّیْ مِنْ نِقْمَتِہٖ۔ سب تعریف اُس پاک پروردگار کو ہے ایسی تعریف جو اُسکے عذاب سے میری خفیر ہو (مجھ کو بچائے)۔
خَفْشٌ۔ مارنا۔
خَفَشٌ۔ ناتواں اور کمزور ہونا، آنکھ چھوٹی ہونا، بینائی کم ہونا، یا رات کو دیکھنا دن کو نہ دیکھنا۔ اُسی سے ہے خُفَّاشٌ بمعنی چمگادڑ، چونکہ اسکو دن کو دکھائی نہیں دیتا رات کو دیکھتی ہے اور اَخْفَش تین نحویوں کا لقب ہے اکبر اور اوسط اور اصغر۔
کَاَنَّہُمْ مِعْزًی مَطِیْرَۃٌ فِیْ خَفَشٍ۔ گویا وہ ناتواں بکریاں ہیں بارش میں (بارش اور سردی میں بکری بالکل سکڑ کر ضعیف اور ناتوان

بن جاتی ہے)۔
قَاتَلَکَ اللّٰہُ اُخَیْفِشَ الْعَیْنَیْنِ۔ (عبدالملک ابن مروان نے حجاج کو لکھا) اللہ تجھ کو تباہ کرے چھوٹی آنکھوں والے۔ اُخیفش اخفش کی تصغیر ہے۔
خَفْضٌ۔ آہستہ چلنا، جھکانا، ذلیل کرنا، اقامت کرنا اللہ تعالیٰ کا ایک نام خافض بھی ہے، یعنی بڑے بڑے گردن کشوں اور مغروروں کو نیچا دکھانے ذلیل کرنیوالا۔
اِنَّ اللّٰہَ یَخْفِضُ الْقِسْطَ وَیَرْفَعُہٗ۔ اللہ ترازو کے پلڑے کو جھکاتا ہے اور اٹھاتا ہے (جس کو چاہتا ہے بہت روزی دیتا ہے جس کو چاہتا ہے تنگی سے دیتا ہے)۔
یَرْفَعُ اَقْوَامًا وَیَخْفِضُ اٰخَرِیْنَ۔ بعض لوگوں کا درجہ بلند کرتا ہے بعضوں کا کم کرتا ہے (کسی کو ترقی کسی کو تنزلی، کسی کو اقبال کسی کو ادبار)
فَرَفَعَ فِیْہِ وَخَفَّضَ۔ آپ نے دجال کو کبھی بڑھایا کبھی گھٹایا (اسکے فتنہ اور فساد کو بڑا بیان کیا اُس کی ذات کو ذلیل کیا کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اُس کی کوئی حقیقت نہیں ہے) بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ آپ نے دجال کا حال بیان کرتے وقت کبھی آواز کو بلند کیا کبھی آہستہ کیا پکار بیان فرماتے پھر آرام لینے کے لئے آہستہ گفتگو کرتے۔
فَلَمَّا دَخَلُوا الْمَدِیْنَۃَ بَہَشَ اِلَیْہِمُ النِّسَاءُ وَالصِّبْیَانُ یَبْکُوْنَ فِیْ وُجُوْہِہِمْ فَاَخْفَضَہُمْ ذٰلِکَ۔ جب بنی تمیم کے قاصد مدینہ میں داخل ہوئے تو عورتیں اور بچے اُن کے سامنے رونے ہوگئے پیچھے اُس سے وہ نرم ہو گئے ابو موسیٰ

Marfat.com

کہا صحیح نَا حَفَظُهُمْ ہے یعنی اُن کو اس پر غصہ آیا۔
وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ۔ اور آنحضرت اُن کو دھیما کر رہے تھے (اُن کا غصہ فرو کر رہے تھے)۔
اِذَا خَفَضْتِ فَاَشِمِّيْ۔ جب تو عورتوں کا ختنہ کرے تو تھوڑا سا کاٹ (کاٹنے میں مبالغہ مت کر)۔ خَفض عورتوں کیلئے جیسے ختان مردوں کے لئے اور ختنہ کرنے والے کو خافض بھی کہتے ہیں۔
خَفِّضِيْ عَلَيْكِ۔ ذرا اپنے تئیں سنبھال (اتنا رنج مت کر)۔
بِيَدِهِ الْمِيْزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ۔ اس کے ہاتھ میں ترازو ہے وہ جھکاتا ہے اور اٹھاتا ہے (کسی کو زیادہ دیتا ہے کسی کو کم۔ جیسے تولنے والا ترازو کے پلڑے جھکاتا ہے اور اٹھاتا ہے۔

خف۔ یا خِفَّةٌ یا خِفَّةٌ۔ ہلکا ہونا۔
اِنَّ بَيْنَ اَيْدِيْنَا عَقَبَةً كَئُوْدًا لَا يَجُوْزُهَا اِلَّا الْمُخِفُّ۔ ہمارے سامنے ایک سخت اور دشوار گزار گھاٹی ہے اسکو وہی لانگھیگا جو ہلکا ہوگا (گناہوں کا بوجھ اس کے سر پر نہ ہوگا یا دنیا کا زیادہ ساز و سامان نہ رکھتا ہوگا)۔
نَجَا الْمُخِفُّوْنَ۔ جو لوگ ہلکے ہیں (دنیا کا زیادہ بکھیڑا نہیں رکھتے) انہوں ہی نے چھٹکارا پایا۔ (کیونکہ ان کو حساب و کتاب وقت نہ ہوگی)
لَمَّا اسْتَخْلَفَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَزْعُمُ الْمُنَافِقُوْنَ اَنَّكَ اِسْتَثْقَلْتَنِيْ وَتَخَفَّفْتَ مِنِّيْ۔ جب آنحضرت نے غزوہ تبوک میں حضرت علی رض کو اپنا خلیفہ بنایا اور ان کو مدینہ میں چھوڑ گئے تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ منافق لوگ کہتے ہیں آپ نے مجھ کو گراں سمجھا اپنے ساتھ رکھنا آپ پر بار ہوا آپ کو برا معلوم ہوا اس لئے آپ مجھ کو مدینہ میں چھوڑ کر ہلکے اور سبکدوش ہوگئے (دوسری روایت میں یوں ہے حضرت علی رض نے کہا آپ مجھ کو عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑے جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا علی تم اس سے خوش نہیں ہو تم کو میرے ساتھ وہ نسبت ہو جو ہارون کو حضرت موسیٰ سے تھی۔ جیسے حضرت موسیٰ اپنے بھائی ہارون کو کوہ طور کو جاتے وقت بنی اسرائیل پر خلیفہ کر گئے تھے ویسے ہی تم بھی میرے بھائی ہو اور میں تم کو مدینہ میں اپنا خلیفہ کر کے جاتا ہوں)۔
اِنَّهُ كَانَ خَفِيْفَ ذَاتِ الْيَدِ۔ عبداللہ بن مسعود بالکل ہلکے پھلکے تھے (یعنی دنیا کا مال و اسباب زیادہ نہیں رکھتے تھے)۔
خَرَجَ شُبَّانُ اَصْحَابِهِ وَاَخِفَّاؤُهُمْ حُسَّرًا آپ کے اصحاب میں سے جوان اور ہلکے پھلکے لوگ (جن کے پاس دنیا کا ساز و سامان نہ تھا) یوں ہی بے ہتھیار نکل کھڑے ہوئے ایک روایت میں خِفَافُهُمْ ہے۔ ایک میں اَخِفَّاؤُهُمْ ہے معنی وہی ہے یہ سب خفیف کی جمعیں ہیں۔
خِفٌّ۔ بمعنی خفیف۔
خُفٌّ۔ موزہ اونٹ کا پاؤں۔ اس کی جمع اَخْفَاف اور خِفَاف ہے۔
خَفِيْفُ الْيَدِ۔ چور۔
قَدْ دَنَا مِنِّيْ خُفُوْفٌ مِنْ بَيْنِ اَظْهُرِكُمْ۔ تم لوگوں میں سے میرے ہلکے ہونے کا وقت نزدیک آن پہنچا (یعنی میری وفات قریب آگئی)۔
قَدْ كَانَ مِنِّيْ خُفُوْفٌ۔ میں جلدی چلا۔

Marfat.com

لَمَّا ذُكِرَ لَهُ قَتْلُ اَبِيْ جَهْلٍ اِسْتَخَفَّهُ الْفَرَحُ۔
جب ابوجہل کے مارے جانے کی خبر آپ کو دی گئی تو آپ خوشی کے مارے اچھل پڑے (کیونکہ وہ سردو دشمن خلائق تھا اور اپنی قوم کو برباد کرنا چاہتا تھا)۔

لَا تَغْتَابَنَّ عِنْدِیْ الرَّعِیَّةَ فَاِنَّهُ لَا یُخْفِیْنِیْ
میرے سامنے رعیت کی غیبت مت کیا کر مجھکو ایسی باتوں سے غصہ نہیں آتا یہ عبدالملک نے اپنے مصاحبوں سے کہا اور سچ کہا جو مصاحب بادشاہ کے پاس رعیت کی برائی کیا کریں وہ بدخواہ ملک ہیں اُن کو فوراً باہر کرنا چاہیئے نمک حلال اور خیرخواہ وہ لوگ ہیں جو بادشاہ اور رعیت میں محبت پیدا کریں نہ وہ جو نفرت اور عداوت ڈالیں، ہر کہ شاہ آن کند کہ او گوید ؛ حیف باشد کہ جز نکو گوید۔

كَانَ اِذَا بَعَثَ الْخُرَّاصَ قَالَ خَفِّفُوا الْخَرْصَ فَاِنَّ فِی الْمَالِ الْعَرِیَّةَ وَالْوَصِیَّةَ۔ آنحضرت جب انجنہ کرنیوالوں کو بھیجتے (یعنی میوہ اور پیداوار کا اندازہ کرنے والوں کو) تو فرماتے دیکھو ہلکا انجنہ کرنا (یعنی جتنا میوہ واقعی نکلنے والا ہو اُس سے کم آنکنا) اس لئے کہ میوے میں سے کچھ مفت غریبوں کو کھانے کے لئے دیا جاتا ہے کچھ کی وصیت کی جاتی ہے۔

خَفِّفُوْا عَلَی الْاَرْضِ۔ (سجدے میں) زمین پر ہلکے رہو (یعنی سارا بوجھ بدن کا پیشانی پر نہ ڈالو کہ اُس پر نشان پڑ جائے، ایک روایت میں خِفُّوْا ہے۔

اِذَا سَجَدْتَ فَتَخَافَّ۔ جب تو سجدہ کرے تو اپنی پیشانی ہلکے سے زمین پر رکھ (اُس پر زور نہ دے، ایک روایت میں فتجاف ہے جیم معجمہ سے)

اُس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

لَا سَبَقَ اِلَّا فِیْ خُفٍّ اَوْ نَصْلٍ اَوْ حَافِرٍ۔ تین چیزوں میں آگے بڑھنے کی شرط کرنا درست ہے ایک اونٹ میں دوسرے تیر میں تیسرے گھوڑے میں (اب تیر کے قائم مقام بندوق اور توپ ہے اُس میں بھی ہر ایک مسلمان کو یہ فکر کرنا چاہئے کہ ہماری بندوق اور توپ سب سے زیادہ دور پر مارے اور جلد مارے)۔

نَهٰی عَنْ حِمَی الْاَرَاکِ اِلَّا مَا لَمْ تَنَلْهُ اَخْفَافُ الْاِبِلِ۔ آنحضرت ﷺ نے پیلو کے درخت کو محفوظ کرنے سے منع فرمایا (کیونکہ وہ اونٹوں کا چارہ ہے غریبوں کو تکلیف ہوگی) مگر اُتنا حصہ پیلو کا جہاں اونٹ کا منہ نہیں پہنچ سکتا (اوپر کا حصہ) محفوظ ہو سکتا ہے (اس حدیث سے یہ نکلا کہ عامۂ خلائق کی احتیاج کی جو چیزیں ہیں مثلاً جنگل کی گھانس لکڑیاں پانی وغیرہ اُن کو محفوظ کرنا یا ان کا ٹھیکہ کسی کو دینا درست نہیں مسلمان حاکموں کو اس سے پرہیز کرنا چاہئے کیونکہ اس میں رعایا کو سخت تکلیف ہوگی ہمارے زمانہ میں مسلمان حاکموں نے بھی دوسروں کی تقلید سے ان چیزوں کا ٹھیکہ دینا اور انکا محاصل کھانا اختیار کیا ہے حالانکہ یہ ہماری شرع میں منع ہے)۔

غَلِیْظَةُ الْخُفِّ۔ غلیظ پاؤں والی (حالانکہ خف اونٹ کے پاؤں کو کہتے ہیں مگر مجازاً آدمی کے قدم کو بھی خف کہدیا)۔

خُفِّفَ عَلٰی دَاوٗدَ الْقُرْاٰنُ۔ حضرت داؤد پر زبور کا پڑھنا آسان کر دیا گیا تھا وہ جانور پر زین لگانے سے پہلے اُس کو تمام کر لیتے (یہ اُن کا معجزہ تھا، طیبی نے کہا یہ طی زمان تھا جیسے طی مکان۔

Marfat.com

بعضوں کے لئے اللہ تعالیٰ کر دیتا ہے اور ہم اس کو بغیر فیض الہی کے سمجھ نہیں سکتے۔

میں :- کہتا ہوں ہم میں سے کسی کو یہ درست نہیں ہے کہ قرآن کو جلد جلد پڑھ ڈالے، دوسری حدیث سے ثابت ہے کہ تین دن سے کم میں قرآن کا ختم کرنا بہتر نہیں ہے)

وُضُوْءً خَفِيْفًا۔ ہلکا وضو کیا (ایک ایک بار اعضا کو دھویا پانی عادت سے کم بہایا)

يُخَفِّفُهٗ عَمْرٌو۔ عمرو اس کو ہلکا بیان کرتے تھے۔ (یعنی خفیف دھویا یا ایک ہی بار دھویا، مگر پورے عضو کو دھویا)۔

إِذَا أَعْجَبَكَ حُسْنُ عَمَلِ امْرِئٍ فَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ أَحَدٌ جب تو کسی اچھے کام کرتے دیکھے تو یوں کہہ عمل کئے جاؤ اللہ تمہارے عملوں کو دیکھ لیگا، اور جلدی کرکے ہلکا نہ بن (جلد یہ قیاس قائم نہ کر لے کہ وہ ولی اور خدا کا مقبول بندہ ہے ممکن ہے کہ اسکا خاتمہ برا ہو یا وہ ریا کی نیت رکھتا ہو۔

دوسری روایت میں ہے فَلَا تُزَكُّوْا عَلَى اللّٰهِ أَحَدًا اللہ کے نزدیک کسی کو مقبول اور پاک بندہ نہ سمجھو اور حضرت عثمان بن مظعون کو ایک عورت نے بہشتی قرار دیا تھا تو آنحضرت صلعم نے اس پر انکار کیا اور فرمایا تجھ کو کیا معلوم قسم خدا کی میں اللہ کا رسول ہوں مجھ کو معلوم نہیں میرے ساتھ کیا معاملہ ہوگا اور تمہارے ساتھ کیا معاملہ ہوگا قرآن میں ہے وما ادری ما یفعل بی ولا بکم، ان حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ ہم کسی شخص کو قطعی طور سے بہشتی یا اللہ کا مقبول بندہ یا اسکا ولی یا محبوب نہیں کہہ سکتے البتہ جن لوگوں کو انبیاء اس کے رسول نے قطعی بشارت بہشت کی دی ہے جیسے عشرہ مبشرہ امام حسن اور امام حسین اور حضرت فاطمہ حضرت خدیجہ بلال وغیرہ اُن کو بہشتی کہہ سکتے ہیں، زرکشی نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ صرف کسی کے اچھے اعمال دیکھ کر اُن کی نسبت عمدہ قیاس قائم نہ کرلے جبتک اُسکو اچھی طرح نہ آزمالے کہ وہ شریعت کا پورا پیرو ہے یا نہیں معلوم ہوا کہ کثرت ریاضت اور عبادت اور اعمال خیر اُسی وقت فائدہ دیتے ہیں جب آدمی اعتقاد اور عمل دونوں میں شریعت محمدی یعنی کتاب وسنت کا پیرو ہو ورنہ ہندو اور نصرانی زردشتی بے حد ریاضتیں اور محنتیں کرتے ہیں اس سے کیا ہوتا ہے، قرآن اور حدیث کی پیروی کیساتھ تھوڑی سی عبادت میں آدمی وہ درجہ پا سکتا ہے جو خلاف شرع چلنے والوں کو عمر بھر کی ریاضت اور محنت میں بھی میسر نہیں آتا)۔

وَكَانَ يُحِبُّ مَا يُخَفِّفُ عَنْهُمْ۔ آپ کو وہ بہت پسند تھا جو لوگوں پر ہلکا ہو یعنی آسان عمل معلوم ہوا کہ رخصت پر چلنا کوئی برا امر نہیں ہے، اور جن لوگوں نے مطلق رُخَص سے منع کیا ہے اُنکا کلام بے دلیل ہے۔

أَخَفُّ الْحُدُوْدِ۔ سب سزاؤں میں ہلکی۔

فِيْ خِفَّةِ الطَّيْرِ وَأَحْلَامِ السِّبَاعِ۔ پرندوں کی طرح ہلکا پن (جدھر جی میں آیا ادھر اڑ گئے۔ سوچتے ہیں نہ فکر کرتے ہیں) اور درندوں کے اخلاق (ہر ایک کو چاڑ کھانا چاہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ خفیف العقل اور کثیر الغضب ہونگے)۔

يَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَيُخَفِّفُ۔ آپ نماز میں بچے کا رونا سنتے تو نماز کو ہلکا کر دیتے۔ (چھوٹی

سورت پڑھ کر ختم کر دیتے۔ سبحان اللہ آنحضرتؐ کو اپنی امت سے کیسی الفت اور محبت تھی۔

كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ۔ دو کلمے زبان پر ہلکے ہیں (یعنی مختصر ہیں آدمی جلدی سے اسکو پڑھ لیتا ہے لیکن اعمال کے ترازو میں بھاری ہوں گے اُن کا ثواب بہت ملیگا اللہ کو بہت پسند ہیں سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم)۔

كَانَ يَأْمُرُنَا بِالتَّخْفِيفِ۔ آنحضرتؐ ہم کو ہلکی نماز پڑھنے کا حکم دیتے۔ ہلکی سے یہ غرض نہیں ہے کہ رکوع اور سجدہ وغیرہ برابر نہ کرے بلکہ مطلب یہ ہے کہ سورتیں چھوٹی پڑھے بہت لمبی قرأت نکرے کہ لوگوں کو تکلیف ہو جیسے دوسری روایت میں ہے

مَا رَأَيْتُ أَخَفَّ صَلوٰةً مِّنْهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَتَمَّهَا۔ میں نے آنحضرتؐ سے زیادہ ہلکی اور اس پر پوری نماز پڑھتے کسی کو نہیں دیکھا (ہلکی سے یہ مطلب ہے کہ مفصل کی چھوٹی سورتیں پڑھتے اور لمبی لمبی دعائیں نماز میں نکرتے اور پوری سے یہ مطلب ہے کہ تمام ارکان اور سنن اور آداب نماز کو اچھی طرح اطمینان سے ادا کرتے اور رکوع اور سجدے میں اور دونوں سجدوں کے درمیان اور رکوع سے سر اٹھا کر بقدر تین تسبیح کے توقف کرتے۔ ہمارے زمانہ میں اکثر لوگوں نے اللہ اُن کو نیک توفیق دے یہ عادت کر لی ہے کہ دونوں سجدوں کے بیچ میں اسی طرح رکوع سے سر اٹھا کر بالکل توقف نہیں کرتے اور بعضے تو غضب ہی کرتے ہیں کہ ایک سجدے سے سر اٹھا کر پورا بیٹھے بھی نہیں بلکہ پرندے کی طرح ٹھونگیں لگاتے ہیں، میں نہیں سمجھتا کہ ایسی نماز پڑھنے سے کیا فائدہ ہے نماز تو ثواب کے لئے ہے ایسی نماز سے تو اور عذاب کا خوف ہے۔ بعضے بیوقوف یہ سمجھتے ہیں کہ نفل رکعتیں جتنی زیادہ پڑھو اُتنا ہی ثواب زیادہ ہوگا اور بے تیزی سے جلدی جلدی بہت سی رکعتیں پڑھ لیتے ہیں کہیں اس سے فائدہ؟ اگر تم دو رکعتیں آداب اور شرائط اور اطمینان کے ساتھ خضوع اور خشوع سے پڑھو تو وہ ایسی سو رکعتوں سے بہتر ہیں جن کو بے احتیاطی کے ساتھ خلاف سنت ادا کرو نماز کوئی کھیل تھوڑا ہے کہ جس نے جلدی سے ادا کر لیا یا بہت سا ادا کر لیا وہ تعریف کے قابل ہوا)۔

أَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأُخَفِّفُ۔ میں نماز میں بچہ کا رونا سنتا ہوں تو نماز کو ہلکا کر دیتا ہوں (تاکہ اُس کی ماں پریشان نہ ہو) سید نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ اگر امام کسی شخص کی آہٹ پائے جو نماز میں شریک ہونا چاہتا ہو تو رکوع کو لمبا کر سکتا ہے تاکہ وہ رکعت پالے اس لئے کہ جب دنیاوی اغراض سے نماز کو لمبا اور چھوٹا کرنا جائز ہوا تو دینی غرض کے لئے بطریق اولیٰ جائز ہوگا مگر امام مالک نے اسکو مکروہ جانا ہے۔

مَنِ اسْتَخَفَّ بِصَلٰوتِهٖ لَا يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ لَا وَاللهِ۔ جو شخص نماز کو خراب کرے (اُس کو آداب اور شرائط کے ساتھ ادا نہ کرے یا وقت پر نہ پڑھے اُس کو بے حقیقت اور ہلکا سمجھے) وہ کبھی قسم خدا کی حوض کوثر پر نہ آسکے گا (فرشتے اُس کو آنے نہیں دینگے پیاس سے تڑپتا رہیگا)۔

إِنَّ شَفَاعَتَنَا لَا تَنَالُ مُسْتَخِفًّا بِالصَّلوٰةِ۔ ہم اہلبیت کی سفارش اُس شخص کے لئے نہ ہوگی جو نماز کو ذلیل اور ہلکا سمجھے (اُسکا خیال نہ رکھے) یہ امام جعفر صادق ؑ نے فرمایا۔

Marfat.com

تَخَفَّفُوْا تَلْحَقُوْا۔ گناہوں سے ہلکے رہو تم بھی اگلے بندوں سے مل جاؤ گے۔

اِسْتَخْفَفْتُهَا۔ میں نے اسکو ہلکا پایا، ایک روایت میں اِسْتَخْفَفْتُهَا ہے دو قافوں سے یعنی میں نے اس میں خوب تامل کیا خوب غور کیا، اس کو لائق پایا۔

اَلرِّهَانُ فِي الْخُفِّ۔ اونٹ دوڑانے میں شرط کر سکتے ہیں۔

لَوْ تَرْفَعُ رَاحِلَتُكَ خُفًّا اِلَّا كُتِبَ لَكَ كَذَا۔ تیری سانڈنی جب کوئی قدم اٹھائے گی تو تیرے لئے اتنا ثواب لکھا جائیگا۔

صَدَقَةُ الْخُفِّ۔ اونٹ کی زکوٰۃ۔

سَبَقَ الْكِتَابُ الْخُفَّيْنِ۔ اللہ کی کتاب موزوں پر مسح کرنے سے آگے کی ہے (یعنی موزوں پر مسح آنحضرت ؐ نے سورۂ مائدہ اترنے کے بعد کیا تو معلوم ہوا کہ قرآن میں جو پاؤں دھونے یا اس پر مسح کرنے کا حکم ہے یہ اس حالت میں ہے جب پاؤں میں موزے نہ ہوں، امامیہ نے اس کے معنی یہ کئے ہیں کہ قرآن کا حکم موزوں پر مسح کرنے سے مقدم ہے یعنی زیادہ واجب الاتباع ہے چونکہ ان کے نزدیک موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں ہے حالانکہ یہ ان کا ظلم ہے متواتر روایتوں سے موزوں پر مسح آنحضرت ؐ سے منقول ہے)۔

لَمْ يُعْرَفْ لِلنَّبِيِّ خُفٌّ اِلَّا خُفًّا اَهْدَاهُ لَهُ النَّجَاشِيُّ۔ آنحضرت ؐ کے پاس کوئی موزہ ہو یہ معلوم نہیں ہوا سوا اس موزے کے جو نجاشی نے آپ کو تحفہ بھیجا تھا۔

لَوْلَا انْخِفَافٌ اِلَى التَّجْمِيْرِ۔ اگر اونٹ کنکریاں مارنے کے لئے نہ جاتے۔

خَفْقٌ۔ حرکت کرنا، ہلنا، غائب کرنا، چوڑی چیز سے مارنا، آواز دینا، غائب ہونا۔

اَيُّمَا سَرِيَّةٍ غَزَتْ فَاَخْفَقَتْ كَانَ لَهَا اَجْرُهَا مَرَّتَيْنِ۔ فوج کے جو ٹکڑی جہاد کرے لیکن خالی لوٹ کر آئے (اسکو لوٹ کا مال نہ ملے) تو اسکو دوہرا ثواب ملیگا۔

اِخْفَاقٌ۔ کا معنی لڑائی میں سے خالی لوٹ کر آنا کچھ لوٹ میں نہ ملنا، اونگھ کے وقت سر ہلانا، پرندے کا پنکھ مارنا۔

يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي خَفْقَةٍ مِّنَ الدِّيْنِ وَ اِدْبَارٍ مِّنَ الْعِلْمِ۔ دجال اس وقت نکلیگا جب دین مضطرب اور ضعیف ہو جائیگا (بیدینی اور الحاد اور نیچریت کا غلبہ ہوگا) دین کا علم پیٹھ موڑ لیگا (لوگ قرآن اور حدیث کی تحصیل چھوڑ دیں گے دنیا کمانے کی فکر میں غرق ہونگے)۔

كَانُوْا يَنْتَظِرُوْنَ الْعِشَاءَ حَتّٰى تَخْفِقَ رُءُوْسُهُمْ۔ صحابہ عشاء کی نماز کا انتظار یہاں تک کرتے تھے کہ نیند کے غلبہ سے ان کی ٹھڈیاں سینہ پر گر پڑتی تھیں یا ان کے سر اونگھ سے ہلنے لگتے تھے۔

اِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ حِيْنَ يُوَلُّوْنَ عَنْهُ۔ جب مردے کو دفن کر کے لوگ لوٹتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔ کرمانی نے کہا اس حدیث سے جوتوں سمیت قبروں کے درمیان جانا درست نکلتا ہے اور دوسری حدیث میں جو ہے ارے دو جوتیوں والے اپنی جوتیاں اتار تو یہ کراہت پر محمول ہے۔

میں:۔ کہتا ہوں اس حدیث سے بھی سماع موتیٰ کا ثبوت ہوتا ہے محققین اہلحدیث سب کا

Marfat.com

قائل ہیں لیکن معتزلہ اور چند حنفی فقیہوں نے اُسکا انکار کیا ہے جن کا قول احادیث صحیحہ کے برخلاف لائق تسلیم نہیں ہے
فَضَرَبَهُمَا بِالْخُفَقَةِ۔ حضرت عمرؓ نے کوڑے سے (دُرّے سے) اُن کو مارا۔
سُئِلَ مَا يُوجِبُ الْغُسْلَ قَالَ الْخَفَقُ وَالْخِلَاطُ۔ اُن سے پوچھا گیا غسل کس چیز سے واجب ہوتا ہے کہا ذکر کو فرج میں غائب کر دینے سے یعنی دخول سے اور عورت مرد کے مل جانے سے یعنی جماع سے۔
مَنْكِبَا إِسْرَافِيلَ يَحُكَّانِ الْخَافِقَيْنِ۔ اسرافیل علیہ السّلام کے دونوں مونڈھے آسمان زمین سے لڑکھڑاتے ہیں رگڑا کھاتے ہیں یا مشرق اور مغرب سے لڑکھڑاتے ہیں۔
خَوَافِقُ السَّمَاءِ۔ چاروں سمتیں جدھر سے چاروں ہوائیں نکلتی ہیں۔
كَانَتْ رُؤُسُهُمْ تَخْفِقُ خَفْقَةً أَوْ خَفْقَتَيْنِ اُن کے سر ایک بار یا دو بار نیند سے ہل جاتے تھے۔
مَنْ لَمْ يَرَ مِنَ النَّعْسَةِ أَوِ الْخَفْقَةِ الْوُضُوءَ جس شخص نے سر ہلانے یا اونگھنے سے وضو کرنا لازم نہیں سمجھا۔
مَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تَخْفِقُ مجاہدین کی ٹکڑی یا فوج کی ٹکڑی جو خالی لوٹ کر آئی اُسکو لوٹ کا مال نہ ملے۔
مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ۔ آسمان اور زمین کے کناروں میں۔
إِذَا ظَبْيٌ خَافِقٌ۔ ایک ہرن دیکھی جو نیند سے جھک گئی تھی (اونگھ رہی تھی)۔

رَايَاتٌ سُودٌ تَخْفِقُ۔ کالے جھنڈے جو ہل رہے ہونگے۔
وَلَوْ يَكُنْ إِلَّا كَلَمْحَةٍ مِّنْ خَفْقَةٍ أَوْ وَمِيضٍ مِّنْ بَرْقَةٍ۔ اونگھ کا ایک جھونکا یا بجلی کی ایک چمک اتنا زمانہ نہیں گذرا۔
إِمَامُ الْجَمَاعَةِ اسْمَعْ خَفْقَ نِعَالِهِ۔ امام نے اپنے جوتیوں کی آواز سنائی
خَفَقَ قَلْبُ الرَّجُلِ خَفَقَانًا۔ آدمی کا دل گھبرا رہا ہے مضطرب ہو رہا ہے
مَا أَطَّرَدَ الْخَافِقَانِ۔ جب تک زمین کے دونوں کنارے مشرق اور مغرب باقی رہیں۔
سَقْيًا مُّغِيثًا بِعَاخُفُوَّةٍ۔ ایسا پانی کہ اُس کی حرکت پے درپے رہے (یعنی برابر برستا رہے)
رَأَيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ مُّخَفَّقٌ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔ میں نے امام محمد باقر کو دیکھا وہ احرام کی حالت میں ایک چمکتی چادر پہنے تھے یہ خَفَقَ الرَّجُلُ بِثَوْبِهِ سے ماخوذ ہے۔
خَفَقَ الطَّائِرُ۔ پرندہ اڑ گیا۔
خَنْفَقِيقٌ۔ تیز سانڈنی۔
خَفِيقُ الرِّيحِ۔ ہوا کی آواز۔
خُفُوقٌ۔ ہلکی چمک بجلی کی۔
خِفَاءٌ۔ یا خُفْيَةٌ یا خِفْيَةٌ۔ چھپ جانا۔
خَفْيٌ اور خُفِيٌّ۔ ظاہر کرنا، باہر نکالنا۔
إِخْفَاءٌ۔ چھپانا، چھپ جانا، ظاہر کرنا۔
تَخْفِيَةٌ۔ چھپانا۔
خَفِيَ عَلَيْهِ۔ یہ بات اُس پر پوشیدہ رہی۔
خَفِيَ لَهُ۔ یہ بات اُس پر کھل گئی۔
إِخْتِفَاءٌ۔ ظاہر کرنا، کھولنا۔
إِسْتِخْفَاءٌ۔ چھپ جانا۔

Marfat.com

سَأَلَ عَنِ الْبَرْقِ أَخَفْوًا أَمْ وَمِيضًا - بجلی کو پوچھا ہلکی چمک تھی یا زور کی۔

مَا لَمْ تَصْطَبِحُوا أَوْ تَغْتَبِقُوا أَوْ تَخْتَفِئُوا بَقْلًا - جبتک صبح یا شام کو تم نہ پیئو، کو دودھ بھی نہ لے یا ترکاری نہ نکال سکو، یہ اختفاء سے ہے بمعنی اظہار کے جو ضد ہے اخفا کی، ایک روایت میں تَحْتَفِئُوا، ایک میں تَخْتَفُوا ہے جیسے اوپر گذر چکا۔

كَانَ يُخْفِي صَوْتَهُ بِآمِينَ - آمین آہستہ سے کہتے تھے، ایک روایت میں يَخْفِي بفتحہ یا خَفِيَ يَخْفِي سے معنی وہی ہے۔

أَكَادُ أُخْفِيهَا - میں بھی ایک قرأت أَكَادُ أَخْفِيهَا ہے

إِنَّ الْحَزَاةَ تَشْتَرِيهَا أَكَايِسُ النِّسَاءِ لِلْخَافِيَةِ وَالْإِقْلَاتِ - حزات (جو ایک بوٹی ہے) اُس کو چتری عورتیں جنوں کے لئے اور اولاد کے نہ جینے کے لئے خریدتی ہیں۔

لَا تُحْدِثُوا فِي الْقَزَعِ فَإِنَّهُ مُصَلَّى الْخَافِينَ - جو ٹکڑا زمین کا بیچ میں صاف ہوتا ہے (اس کی گرداگرد گھانس ہوتی ہے) اُس میں پاخانہ نہ پھرو وہ جنوں کے نماز کی جا ہے۔

لَعَنَ الْمُخْتَفِيَ وَالْمُخْتَفِيَةَ - آنحضرتؐ نے کفن چور مرد اور کفن چور عورت پر لعنت کی۔

مَنِ اخْتَفَى مَيِّتًا فَكَأَنَّمَا قَتَلَهُ - جس نے مردے کا کفن چرایا تو گویا اُس کو قتل کیا، (اتنا گناہ اُس پر ہوگا جتنا قاتل پر ہوتا ہے)۔

اَلسُّنَّةُ أَنْ تُقْطَعَ الْيَدُ الْمُسْتَخْفِيَةُ - اسلام کا طریق یہ ہے کہ چور یا کفن چور کا ہاتھ کاٹا جائے وَلَا يُقْطَعُ الْيَدُ الْمُسْتَعْلِنَةُ اور جو شخص زور زبردستی سے کوئی چیز چھین لے اُس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے (بلکہ اُس کو دوسری سزا دی جائیگی)۔

سَقَطْتُ كَأَنِّي خِفَاءٌ - میں اس طرح گر پڑا جیسے کملی گر جاتی ہے، ایک روایت میں جُفَاءٌ ہے بمعنی غُثَاءٌ بہیا کا کچرا کوڑا پھین جو اوپر رہتا ہے۔

وَالرَّسُولُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ - آنحضرتؐ اُس وقت (مکہ میں) چھپے ہوئے تھے (کافروں کے فتنے کے ڈر سے آپ ایک مکان میں پوشیدہ رہتے تھے۔)

أَخْفِ عَنَّا - (سراقہ بس تو یہ کر) ہمارا حال پوشیدہ رکھ (جو کوئی اُدھر سے ہمارے جانے کا حال پوچھے تو اُس سے بیان نہ کر)۔

خَيْرُ الذِّكْرِ الْخَفِيُّ - بہتر یاد الٰہی وہ ہے جو پوشیدہ ہو (پوشیدہ سے مراد یہ ہے کہ زبان سے اتنا آہستہ ذکر کرے کہ خود ہی سنے دوسری لوگ نہ سنیں؛ صوفیہ نے کہا ہے ذکر خفی یہ ہے کہ دل سے اللہ کی یاد کرے زبان تک نہ ہلائے مگر علماء ظاہر نے اس کو معتبر نہ رکھا، بعضوں نے اس حدیث کے یہ معنی کئے ہیں کہ جہاں تک آدمی پوشیدہ رہے اُسکا نام مشہور نہ ہو وہی اُس کیلئے بہتر ہے ناموری اور شہرت کوئی عمدہ چیز نہیں ہے۔

إِنَّ مَدِينَةَ قَوْمِ لُوطٍ حَمَلَهَا جِبْرِيلُ عَلَى خَوَافِي جَنَاحِهِ - حضرت لوط کی قوم کے شہر (سدوم) کو حضرت جبرئیلؑ نے اپنے پنکھ کے چھوٹے پروں پر اٹھا لیا (چھوٹے پروں کو خَوَافِي اور بڑے پروں کو قَوَادِم کہتے ہیں)۔

وَمَعِي خَنْجَرٌ مِثْلُ خَافِيَةِ النَّسْرِ - میرے پاس ایک خنجر تھا گدھ کے پر برابر یعنی چھوٹا سا۔

إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ اُس بندے کو دوست رکھتا ہے جو پرہیزگار مالدار پوشیدہ ہو (اللہ تعالیٰ نے جو اُس کو کھانے کو دیا ہو اُس کو آرام سے کھا کر اپنے گھر میں عبادت الٰہی میں مصروف رہے دنیا داروں اور امیروں کے دربار اور ملاقات سے بچا رہے، ایک روایت میں الحفی ہے حائے حطی سے یعنی مہربان اور رحم دل ہو، ناطہ والوں اور غریبوں سے سلوک کرتا ہو، بعضوں نے کہا غنی سے مراد مالدار نہیں بلکہ دل کا تونگر مراد ہے یعنی دنیا کی پرواہ اور خواہش نہ رکھتا ہو۔

إِنَّهُ خَفِيَ عَلَيْهِمْ مَكَانُهَا۔ شجرۃ الرضوان کا مقام لوگوں پر چھپ گیا (اُن کو بہ تحقیق معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کونسا درخت تھا آخر کو یوں ہی ایک درخت اپنے گمان سے معین کر لیا جب حضرت عمرؓ نے سنا کہ لوگ اُس کی زیارت کو آتے جاتے ہیں تو اُس کو کٹوا ڈالا، کٹوا ڈالنے کی دو وجہیں تھیں، ایک تو یہ کہ شرک کا زمانہ قریب گذرا تھا حضرت عمر کو ڈر ہوا کہیں رفتہ رفتہ جاہل لوگ اُسکی پرستش نہ کرنے لگیں، جیسے ہندو مشرک پیپل تلسی وغیرہ درختوں کی پرستش کرتے ہیں دوسرے یہ کہ وہ درخت بالیقین معین نہیں ہوا تھا حضرت عمر نے یہ خیال کیا ایسا نہ ہو کہ یہ دوسرا کوئی درخت ہو اور لوگ ناحق اُسکو متبرک سمجھیں جو متبرک نہیں ہے اور غلطی میں گرفتار رہیں)۔

اَلْخَائِنُ مَنْ لَا يَخْفٰى لَهُ طَمَعٌ۔ خائن وہ شخص ہے جس کی لالچ کھلی نہ ہو (ظاہر میں بڑی قناعت اور بے پرواہی دکھلائے اندر ہی اندر لوگوں کا مال ہضم کرے)۔

كَأَنَّهَا تُخْفِيْ ذٰلِكَ۔ انہوں نے یہ کلام آہستہ کہا (کہ صرف اُس عورت نے سنا دوسرے حاضرین نے نہیں سنا یعنی یہ کہ خون کے مقام پر وہ خوشبو لگا)۔

وَهُوَ مُسْتَخْفٍ۔ اُسوقت امام حسن بصریؒ (حجاج ظالم کے ڈر سے) پوشیدہ رہتے تھے۔

تَصَدَّقَ بِإِخْفَاءٍ حَتّٰى تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا أَنْفَقَ يَمِيْنُهُ۔ اتنا چھپا کر خیرات کی کہ بائیں ہاتھ کو اُس کی خبر نہیں ہوئی جو داہنے ہاتھ نے خرچ کیا (یہ مبالغہ کے طور پر فرمایا ترجمہ یہ ہے کہ بائیں طرف اُسکے جو لوگ بیٹھے ہوں اُن تک کو خبر نہ ہو)۔

فَمَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ شَأْنِهِ فَلَيْسَ يَخْفٰى عَلَيْكُمْ۔ اگر تم پر دجال کا کوئی حال پوشیدہ رہے (تم دھوکے میں آجاؤ) تو یہ تو تم پر پوشیدہ نہیں رہ سکتا (کہ وہ کانا ہوگا اور تمہارا پروردگار معاذ اللہ کانا نہیں ہے کیونکہ کانا ہونا ایک عیب ہے اور وہ ہر عیب سے پاک ہے)۔

مَا تَخْفٰى مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَتِهِ۔ اُن کی چال اُنکی چال سے تمیز نہیں ہو سکتی، (یعنی دونوں کی چال ڈھال بالکل ملتی جلتی تھی)۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الْقَافِ

خَقٌّ۔ یعنی شق زمین کی دراڑ، اُس کی جمع اَخْقَاقٌ اور خُقُوْقٌ، اُس کی جمع اَخَاقِيْقُ ہے۔

خَقِيْقٌ۔ آواز، عرب لوگ کہتے ہیں خَقَّ الْفَرْجُ جب جماع کے وقت عورت کی فرج آواز دے۔

فَوَقَصَتْ بِهِ نَاقَتُهُ فِي أَخَاقِيْقِ جُرْذَانٍ۔ اُس کی اونٹنی نے اُس کو پھینک دیا چوہوں کے دراڑوں میں، نہایہ میں ہے کہ اخاقیق اخقوق

Marfat.com

کی جمع ہے جیسے اُغَادِید اُخدُوْدُ کی، اور خَقٌّ
فِی الْاَرْضِ اور خَدٌّ فِی الْاَرْضِ دونوں کے
ایک معنی ہیں، بعضوں نے کہا یہ لَخَاقِیْق ہے اُسکا
مفرد لُخْقُوْق ہے۔

لَا تَدَعْ خَقًّا مِّنَ الْاَرْضِ وَلَا لُقًا اِلَّا
زَرَعْتَهٗ۔ زمین کا کوئی سوراخ اور کوئی شگاف
نہ چھوڑ اُس میں کھیتی کر۔

خُقٌّ۔ سوکھا گڑھا۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ اللَّامِ

خَلَأٌ یا خِلَاءٌ یا خُلُوْءٌ۔ بیٹھ جانا، اڑ جانا۔

اِنَّهٗ بَرَكَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ فَقَالُوْا خَلَأَتِ
الْقَصْوَاءُ فَقَالَ مَا خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ وَ
مَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ وَلٰكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ
الْفِيْلِ۔ ایسا ہوا صلح حدیبیہ میں آنحضرت ﷺ
کی اونٹنی جس کا نام قصوا تھا وہ نہایت عمدہ
اور تیز رو سانڈنی تھی) ایک ہی ایکا بیٹھ گئی،
(چلنے سے رک گئی اڑ گئی) لوگ کہنے لگے دیکھو
قصوا اڑ گئی آپ نے فرمایا نہیں قصوا نہیں اڑی
اور اُس کی عادت اڑنے کی نہیں ہے مگر اسکو
اُس نے روک دیا جس نے ہاتھی کو روک دیا تھا
(یعنی ابرہہ کے ہاتھی کو جسکا نام محمود تھا جو کعبہ
ڈھانے کی غرض آ رہا تھا)۔

خِلَاءٌ۔ خاص اونٹنی کے اڑنے کو کہتے ہیں جیسے
اَلْحَاحٌ اونٹ کے اڑنے کو اور حِرَان گھوڑے
وغیرہ ہر جانور کے اڑنے کو، صحاح میں ہے کہ
خَلَأَ الْجَمَلُ نہیں کہیں گے بلکہ اَلَحَّ الْجَمَلُ اور
حَرَنَ الْفَرَسُ یعنی اونٹ اڑ گیا اور گھوڑا اڑ گیا
ایک روایت میں خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ ہے یہ
مخفف ہے خَلَأَتْ کا۔

كُنْتُ لَكِ كَاَبِيْ زَرْعٍ فِي الْاُلْفَةِ وَالرِّفَاءِ لَا
فِي الْفُرْقَةِ وَالْخِلَاءِ۔ (عائشہ) میں تیرے لئے
ایسا ہوں جیسے ابوزرع تھا ام زرع کے لئے
(ابوزرع اپنی بیوی ام زرع کو بہت چاہتا تھا
لیکن اخیر میں اُس نے ام زرع کو چھوڑ دیا تھا)
یعنی الفت اور ملاپ میں نہ جدائی اور فراق
میں۔

مَا خَلَأَتْ وَلَا حَرَنَتْ۔ یہ گھوڑی نہ اڑی نہ
رُک گئی۔

خَلَا كُو ذَمٌّ۔ تم سے برائی دور ہو گئی (تمہارا
عذر معقول ہے)۔

خَلَا۔ کلمہ استثنا ہے جیسے مَا خَلَا۔

خَلْبٌ یا خِلَابٌ یا خِلَابَةٌ۔ باتیں بنا کر کسی کو دھوکہ دینا
اُس کا دل ملا لینا جیسے ٹھگ کیا کرتے ہیں۔
عرب لوگوں میں ایک مثل ہے اِذَا لَمْ
تَغْلِبْ فَاخْلُبْ۔ جب تو جنگ کر کے غالب
نہ ہو سکے تو باتیں بنا کر اپنا کام نکال لے (یعنی
مکر و فریب سے کام نکال لے)۔

فَقَعَدَ عَلٰى كُرْسِيٍّ خُلْبٍ قَوَائِمُهٗ مِنْ حَدِيْدٍ۔
(آنحضرت ﷺ خطبہ سنا رہے تھے اتنے میں ایک
شخص آیا آپ منبر پر سے اترے اور) ایک کرسی
پر بیٹھ گئے جو خرما کے چھال سے بنی ہوئی تھی اُس
کے پائے لوہے کے تھے (محیط میں ہے کہ خُلْب
اور خُلُب کھجور کا گابھا اُسکا مغز یا پوست یا اُس
کی رسی جو باریک بنی جائے (باند کی طرح) اور
چپچپاتی کیچڑ یا کالی کیچڑ)۔

وَاَمَّا مُوْسٰى فَجَعْدٌ اٰدَمُ عَلٰى جَمَلٍ اَحْمَرَ
مَخْطُوْمٍ بِخُلْبَةٍ۔ موسیٰ علیہ السلام گھونگھر

Marfat.com

بال والے گندم گوں آدمی ہیں ایک لال اونٹ پر سوار جس کی نکیل کھجور کے رسی کی ہے۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ عالم برزخ میں روح کو ایک اور جسم ملتا ہے جو صورت اور شکل میں اُسکے دنیاوی جسم کی طرح ہوتا ہے یا یہ روح خود اپنی دنیاوی جسم کی شکل پر بن جاتی ہے اگر ایسا نہ ہو تو ایک روح کی شناخت دوسرے روح سے ناممکن ہوتی)۔

بِلِیفِ خُلْبَۃٍ۔ چھال یعنی اُس کی رسی۔

کَانَ لَہٗ وِسَادَۃٌ حَشْوُھَا خُلْبٌ۔ آپ کے پاس ایک تکیہ یا گدہ تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

یَرُدُّ اِلَیْھَا اِنْ کَانَ خَلَبَھَا۔ اگر مرد نے عورت کو فریب دیا ہو تو اُسکا مہر واپس کر دے۔

لَاخِلَابَۃَ۔ مکر اور فریب کا معاملہ نہیں ہے۔ (یعنی اگر تو مجھ کو اس بیع میں دہوکا دے تو بیع لازم نہ ہوگی میں معاملہ فسخ کر دوں گا یا مجھ کو فسخ کرنے کا اختیار ہے) ایک روایت میں لَاخِیَابَۃَ ہے ایک میں لَاخِذَابَۃَ شاید اُسکے زبان سے لام کا حرف نہ نکلتا ہوگا، تُتلا ہوگا تو وہ لام کو یے یا ذال کہنے لگا۔

نَھٰی عَنْ کُلِّ ذِی مِخْلَبٍ۔ آنحضرت ﷺ نے ہر پنجہ والے پرندے سے منع فرمایا یعنی جو پنجہ سے شکار کرتا ہو مثلاً باز بحری شکرہ اُلو چیل گدہ وغیرہ۔

اِنَّ بَیْعَ الْمُحَفَّلَاتِ خِلَابَۃٌ۔ تھن دودھ بھرے ہوئے جانوروں کا بیچنا ایک طرح کا فریب دینا ہے (یعنی جانور کا دودھ نہ دوہنا اُس کے تھن میں دودھ بھرے دینا جب خوب بھر جائے تو اُس کو بیچنا یہ فریب دینا ہے کس لئے کہ مشتری اُس کو بہت دودھ والا جانور سمجھ کر مہنگے داموں میں مول لیگا)۔

اِذَا لَمْ تَغْلِبْ فَاخْلِبْ۔ جب تو اپنے زور سے غالب نہ ہو سکے تو حیلہ اور فریب کر (یعنی تدبیر سے کام لے تدبیر تلوار اور تیر سے بڑھ کر ہے)۔

اَللّٰھُمَّ سَقْیًا غَیْرَ خُلَّبٍ بَرْقُھَا۔ یا اللہ ایسے ابر سے پانی برسا جس کی چمک فریب دینے والی نہ ہو۔

خُلَّبٌ۔ اُس ابر کو کہتے ہیں جو چمکے اور گرجے پانی برسنے کی امید دے لیکن پھر نہ برسے اور کھل جائے۔

کَانَ اَسْرَعَ مِنْ بَرْقِ الْخُلَّبِ۔ دہوکہ دینے والے ابر کی چمک سے بھی زیادہ تیز تھا (دہوکہ دینے والا ابر پانی سے خالی ہوتا ہے تو ہلکے پن کی وجہ سے بہت جلد حرکت کرتا ہے)۔

نَسْتَخْلِبُ الْخَبِیرَ۔ ہم خبیر کو (جو ایک گھانس ہے) کھرپے سے کھرچ رہے تھے۔

فِیْ عَیْنٍ ذِی خُلُبٍ۔ ایک کالے کیچڑ والے چشمہ میں (یہ تبع کے شعر میں ہے اس سے ابن عباس نے یہ دلیل لی کہ قرآن شریف میں فِیْ عَیْنٍ حَمِئَۃٍ صحیح ہے یعنی سیاہ کیچڑ والے چشمہ میں سورج ڈوبتا ہے حضرت عمرؓ کہتے تھے نہیں فِیْ عَیْنٍ حَامِیَۃٍ صحیح ہے یعنی گرم چشمہ میں۔

خُلَّبٌ۔ اُس شخص کو بھی کہتے ہیں جو وعدہ کرے مگر پورے نہ کرے یا زیادہ لوگوں کو دہوکہ دیتا ہے۔

لَیْسَ تَبَاعُدُہٗ تَکَبُّرًا وَّلَاعَظَمَۃً وَّلَا دُنُوُّہٗ خَدِیْعَۃً وَّلَاخِلَابَۃً۔ مسلمان آدمی کا دور رہنا تکبر اور بڑائی کی وجہ سے نہیں ہوتا

Marfat.com

اور وہ اُسکے نزدیک آنا مکر اور فریب کی نیت سے ہوتا ہے (بلکہ مسلمان ان صفات سے یعنی مکر اور فریب اور تکبر اور غرور سے پاک ہوتا ہے۔

خَلْجٌ۔ کھینچ لینا، چھین لینا، اشارہ کرنا، ہلانا، مشغول کرنا، مارنا، جماع کرنا۔

خَلَجٌ۔ ہڈیوں میں درد ہونا تھکن یا بیماری کیوجہ سے۔

اِنَّهُ صَلّٰى صَلٰوةً فَجَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ وَجَهَرَ خَلْفَهُ قَارِئٌ فَقَالَ لَقَدْ ظَنَنْتُ اَنَّ بَعْضَهُمْ خَالَجَنِيْهَا۔ آنحضرتؐ ایک نماز پڑھی اس میں پکار کر قرأت کی اور آپ کے پیچھے (مقتدیوں میں سے) ایک شخص نے بھی قرأت کی تو آپ نے (نماز کے بعد) فرمایا میں سمجھا جیسے کوئی میرا قرآن چھینے لیتا ہے (مجھ کو پڑھنا مشکل ہو گیا اس روز سے آپ نے یہ حکم دیا کہ جب کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قرأت گویا اس کی قرأ ہے وہ قرأت نہ کرے صرف سورۂ فاتحہ پڑھ لے کیونکہ بغیر سورۂ فاتحہ کے نماز درست ہی نہیں ہوتی) نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نہیں نکلتا کہ امام کے پیچھے قرأت منع ہے کیونکہ آپ نے پکار کر پڑھنے پر انکار فرمایا نہ پڑھنے پر بلکہ حدیث سے الٹا یہ نکلتا ہے کہ صحابہ آنحضرتؐ کے پیچھے قرأت کیا کرتے تھے۔

لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ الْحَوْضَ اَقْوَامٌ ثُمَّ لَيُخْتَلَجُنَّ دُوْنِيْ۔ کچھ لوگ میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گے پھر وہاں سے ہٹا دیے جائیں گے (فرشتے ان کو پکڑ کر کھینچ لیں گے وہاں سے دور کر دیں گے)

يَخْتَلِجُوْنَهُ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ۔ بہشت کے دروازے پر اس کو کھینچ لینگے

فَاخْتَلَجَهَا مِنْ حَجْرِهَا۔ عمار نے اُس کو (یعنی) ام سلمہ کی گود سے چھین لیا۔

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَعَلَ الْمَوْتَ خَالِجًا لِاَشْطَانِهَا۔ اللہ تعالیٰ نے موت کو اسکی رسیاں کھینچنے والی بنایا۔

تَنَكَّبَ الْمَخَالِجَ عَنْ وَضَحِ السَّبِيْلِ۔ چھوٹی چھوٹی گلیوں کو بڑے رستے (شاہراہ سے جدا کر دیا (ہٹا دیا)۔

حَتّٰى تَرَوْهُ يَخْتَلِجُ فِيْ قَوْمِهِ۔ یہاں تک کہ تم اس کو دیکھو اپنی قوم کی محبت میں جلدی کرتا ہے، ایک روایت میں يَخْلِجُ ہے جیسے اوپر گذر چکا۔

تَحِنُّ الْخَشَبَةُ حَنِيْنَ النَّاقَةِ الْخَلُوْجِ۔ وہ لکڑی رونے کی آواز اس طرح نکالنے لگی جیسے وہ اونٹنی جس کا بچہ اس سے چھین لیا جائے روتی ہے۔

نَاقَةٌ خَلُوْجٌ۔ وہ اونٹنی جسکا بچہ اس کے پاس سے ہٹا دیا جائے اُسکا دودھ کم ہو جائے۔

اُخْتُلِجُوْا۔ وہ میرے پاس سے ہٹا دیے گئے مجھ سے چھین لئے گئے۔

اِذَا كَانَ الرَّجُلُ مُخْتَلَجًا فَسَرَّكَ اَنْ لَّا تَكْذِبَ فَانْسُبْهُ اِلٰى اُمِّهِ۔ جب آدمی اپنے ددھیال سے نکال لیا گیا ہو (اسکا باپ بالیقین معلوم نہ ہو کون ہے) اور تو چاہے کہ جھوٹ نہ بولے تو اس کو اسکے ننھیال کی طرف نسبت دے (اس کی ماں کا بیٹا کہہ کیونکہ ماں کا بیٹا ہونا یقینی ہے)۔

لَا يَخْتَلِجَنَّ فِيْ صَدْرِكَ طَعَامٌ۔ تیرے دل میں کوئی کھانا نہ کھٹکے (جب تک اس کی حرمت کا

Marfat.com

یقین نہ ہو شک اور شبہ کی وجہ سے اُس کے کھانے میں تردد مت کر۔ مطلب یہ ہے کہ ہندوؤں کی طرح اسلام میں کھانے پینے کا پرہیز نہیں ہے کہ ذرا کسی کا ہاتھ لگ گیا تو کھانا چھوت ہو گیا بلکہ مسلمان ہر قوم کا پکایا ہوا کھانا کھا سکتا ہے بشرطیکہ یہ یقین نہ ہو کہ اُس میں کوئی حرام چیز ملائی گئی ہے یا نجس برتنوں میں پکایا گیا ہے، اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اگر کوئی کافر حرام چیز پکائے مثلاً گلا گھونٹی مرغی یا مردار یا سور یا کھانے میں شراب ملائے تو اُسکو بھی کھالے۔

اِنْ تَخَلَّجَ فِیْ نَفْسِكَ شَیْءٌ فَدَعْهُ۔ اگر تیرے دل میں کوئی چیز کھٹکے تو اُسکو چھوڑ دے (یہ حضرت عائشہ رض کا قول ہے جب اُن سے پوچھا گیا کیا محرم شکاری جانور کا گوشت کھا سکتا ہے، مطلب یہ ہے کہ کچھ کھانا فرض تھوڑی ہے اگر دل میں کوئی کھانا کھٹکے تو نہ کھائے اپنے تئیں شک اور تردد میں پھنسانا کیا ضرور ہے یہ اُس حدیث کے موافق ہے کہ حلال بھی کھلا ہوا ہے اور حرام بھی کھلا ہوا ہے اور دونوں کے بیچ میں شبہ کی چیزیں ہیں جو کوئی اُن سے بچا اُس نے اپنے دین اور آبرو کو بچا یا اخیر تک)۔

مَا اخْتَلَجَ عِرْقٌ اِلَّا وَیُکَفِّرُ اللّٰهُ بِهٖ۔ کوئی رگ جو پھڑکے اللہ تعالیٰ اُس کی وجہ سے گناہ معاف کریگا۔

اِنَّ الْحَکَمَ بْنَ اَبِی الْعَاصِ بْنِ اُمَیَّةَ اَبَا مَرْوَانَ کَانَ یَجْلِسُ خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا تَکَلَّمَ اخْتَلَجَ بِوَجْهِهٖ فَرَاٰهُ فَقَالَ لَهٗ کُنْ کَذَالِكَ فَلَمْ یَزَلْ یَخْتَلِجُ حَتّٰی مَاتَ۔ حکم بن ابی العاص بن امیہ جو مروان کا باپ تھا وہ کیا کرتا آنحضرت م کے پیچھے بیٹھتا جب آپ کوئی بات کرتے تو وہ اپنی ٹھوڑی اور ہونٹ ہلاتا (آنحضرت م کی نقل کرتا آپ سے ٹھٹھا کرتا معاذ اللہ) ایک بار ایسا ہوا آنحضرت م نے اُسی حال میں اُس کو دیکھ لیا فرمایا ایسا ہی رہ تو وہ مرتے دم تک اسی حال میں رہا (اُس کے منہ اور ٹھوڑی میں رعشہ پیدا ہو گیا اپنی ہنسی ٹھٹھا کرنے کی سزا ملی، ایک روایت میں یوں ہے دو مہینے تک اسی حال میں رہا پھر ذرا افاقہ ہوا تو مرگی کا عارضہ ہو گیا پھر افاقہ ہوا تو رعشہ پیدا ہو گیا اُسکا گوشت گل گیا طاقت سلب ہو گئی غرض اسی حال میں مرا اُسکا بیٹا مروان بموجب الولد سر لابیہ باپ سے بڑھ کر نکلا اُسی کی کرتوت سے حضرت عثمان شہید ہوئے مسلمانوں میں وہ فتنہ پھیلا کہ آج تک اُسکا نتیجہ بد اُٹھا رہے ہیں طلحہ کو اُسی نے شہید کیا اور تعجب ہے اُن لوگوں سے جو ایسے لوگوں کو خلیفہ رسول سمجھیں اور آنحضرت م کے محبوب خاص اور نواسے شہزادی امام حسین م کو باغی اور طاغی قرار دیں اگر یہی اسلام ہے تو ایسے اسلام کو دور ہی سے سلام ہے)۔

اِنَّ نِسْوَةً شَهِدْنَ عِنْدَهٗ عَلٰی صَبِیٍّ وَقَعَ حَیًّا یَتَخَلَّجُ۔ چند عورتیں شریح قاضی کے پاس ایک بچہ پر گواہی دی کہ وہ زندہ گرا ہل رہا تھا۔

تَخَلَّجَ فِیْ مِشْیَتِهٖ خَلَجَانَ الْمَجْنُوْنِ۔ اس طرح ہلتا ہوا چلا جیسے دیوانہ ہلتا ہوا چلتا ہے۔

اِنَّ فُلَانًا سَاقَ خَلِیْجًا لَهٗ مِنَ الْعُرَیْضِ۔ اُس نے ایک نہر نکالی عریض سے (عریض ایک نالہ ہے مدینہ کے قریب) محیط میں ہے کہ خلیج

جغرافیہ والوں کی اصطلاح میں سمندر کے اُس ٹکڑے کو کہتے ہیں جو دور تک خشکی میں چلا جائے (جیسے خلیج فارس، اسکندرونہ خلیج سویس وغیرہ)

كَانَ بَيْنَهُ خَلِيْجٌ۔ وہاں ایک گہرا نالہ تھا۔

لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِيْ صَدْرِكَ طَعَامٌ ضَارَعْتَ فِيْهِ النَّصْرَانِيَّةَ۔ تیرے دل میں ایسا کوئی کھانا نہ چبھے جس میں تو نصاریٰ کی مشابہت سمجھ (یعنی کھانے پینے میں نصاریٰ یا اور کسی دوسری قوم والوں کی مشابہت سے کچھ نہ ڈرنا چاہیے۔ کیونکہ کھانا پینا پہننا وغیرہ دین سے کچھ تعلق نہیں رکھتا، مطلب یہ ہے کہ اہل کتاب کے پکائے ہوئے کھانے بشرطیکہ وہ کوئی حرام چیز نہ پکائیں یا اُن کے یہاں جو اقسام کھانے کے طیار کئے جاتے ہیں اُن سب کا کھانا مسلمانوں کو درست ہے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ تیرے دل میں کوئی کھانا نہ کھٹکے اگر تو ایسا کریگا تو نصاریٰ کی مشابہت کریگا کیونکہ نصاریٰ کے درویش (راہب) ہر شخص کا کھانا کھانے میں تامل کرتے ہیں جیسے ہندو تامل کرتے ہیں)۔

لَوْلَا عَهْدٌ عَهِدَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيَّ لَاَوْرَدْتُ الْمُخَالِفِيْنَ خَلِيْجَ الْمَنِيَّةِ۔ اگر آنحضرت ؐ نے مجھ سے ایک عہد نہ کیا ہوتا تو میں مخالفوں کو موت کے گھاٹ پر اُتارتا (اُنکا کام تمام کر دیتا اصل میں خلیج گہرے نالے کو کہتے ہیں اور اُس نہر کو جو بڑی نہر سے نکالی جائے) یہ حضرت علی رضؓ کا قول ہے۔

اِنَّ الْحِكْمَةَ تَكُوْنُ فِيْ صَدْرِ الْمُنَافِقِ فَتَتَخَلَّجُ فِيْ صَدْرِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ فَتَسْكُنَ اِلٰى صَوَاحِبِهَا فِيْ صَدْرِ الْمُؤْمِنِ۔ (حضرت علی رضؓ نے فرمایا حکمت کی بات (یعنی علم) جہاں ہو وہاں سے حاصل کرے یہ نہیں کہ علم حاصل کرنے میں شرم کرے اگر کافر کے پاس ہو تو اُسی سے حاصل کرے مراد دنیوی علوم وفنون ہیں) بات یہ ہے کہ منافق کے دل میں حکمت کی بات کھٹکتی رہتی ہے یہانتک کہ نکل کر حکمت کی دوسری باتوں کیساتھ مل کر مومن کے دل میں آن کر ٹھہر جاتی ہے، دم لیتی ہے (مطلب یہ ہے کہ مومن کا سینہ علم کا خزانہ ہے، مومن ہر طرف سے علم حاصل کرکے اپنے سینے کو علم کا گنجینہ بناتا ہے اور اُس پر عمل کرتا ہے منافق کیا کرتا ہے اگر علم کی کوئی بات حاصل بھی کر لیتا ہو تو اسپر عمل نہیں کرتا نہ وہ اُس کے دل میں جمتی ہے آخر اُسکے دل میں سے نکل کر مومن کے دل میں جاکر قرار پکڑتی ہے)۔

اِخْتِلَاجٌ۔ ایک بیماری ہے یعنی پھڑکنا۔

خَلَجَتْهُ اُمُوْرُ الدُّنْيَا۔ دنیا کے کاموں نے اُسکو مشغول کر دیا، پھنسا دیا۔

تَخَالَجَ فِيْ صَدْرِيْ مِنْهُ شَيْءٌ۔ اُسکی طرف سے مجھے کچھ شبہ ہے۔

هُوَ بِمَنْزِلَةِ الْخَلَنْجِ تَقْشِيْرُهٗ لِحَاءً عَنْ لِحَاءٍ حَتّٰى تَصِلَ اِلٰى جَوْهَرِهٖ۔ جو شخص اپنے باپ دادا پر فخر کرتا ہو (خود کوئی جوہر نہ رکھتا ہو) اُس کی مثال خلنج کی سی ہے (جو ایک درخت ہے) تو اُس کو چھیلتا جاتا ہے ایک پوست کے اندر دوسرا پوست (مغز کا نام نہیں) بڑی مشکل سے کہیں مغز تک پہنچتا ہے۔

خُوْلَنْجَانٌ۔ ایک مشہور دوا ہے، حریری ذکہا فِيْ صِحَافِ الْخَلَنْجِ خلنج کے پیالوں میں۔

خَلْخَلَةٌ۔ حرکت کرنا پھوکل ہونا۔

Marfat.com

تخلخل - ضد ہے تکاثف کی یعنی پھسپھس ہونا۔ (اجزا کا الگ الگ ہونا بیچ میں خالی جگہیں ہونا)
بدت خلاخیلہن - ان کی پازیبیں دکھلائی دے رہی تھیں، خلخل کی جمع ہے وہ ایک زیور ہے جو عورتیں پاؤں میں پہنتی ہیں جیسے خلخال۔
خلد - یا خلود - ٹھہرنا، اقامت کرنا، ہمیشہ رہنا، باقی رہنا، جھک جانا مل جانا
اخلاد - مائل ہونا، جھک جانا۔
من دات لہا ر خلد الیہا - جو شخص دنیا کا بندہ ہو جائے اسکی طرف جھک جائے اُسی اسی سے قرآن میں اخلد الی الارض یعنی زمین کی طرف جھکا یہ سمجھا کر مجھکو ہمیشہ زندہ رہنا ہے یا ارض سے دنیا مراد ہے یا بُرے کام۔
خلود لا موت - تم ہمیشہ اسی حال میں رہوگے تم کو موت نہیں آئیگی یہ خالد کی جمع ہے۔
خلد کا مبالا اسی سے ہے ولدان مخلدون - یعنی چھوکرے کانوں میں بالے پڑے ہوئے، بعضوں نے کہا ہمیشہ اسی حال میں رہنے والے یعنی ہمیشہ امرد ہی بے ریش وبرودت رہنے والے
خلد - دل۔
خلد - بہشت۔
دار الخلد - آخرت۔
خلس - یا خلیس - اُچک لیجانا جیسے خطف اور اختلاس ہے
نھی عن الخلیسۃ - آپ نے اس جانور کے کھانے سے منع فرمایا جو درندے کے منہ سے (مثلاً شیر بھیڑیے چیتے بوریچے کے منہ سے) چھڑا جائے اور ذبح کرنے سے پہلے مرجائے۔
لیس فی النھبۃ ولا فی الخلیسۃ قطع - جو مال لوٹ لیا جائے یا زبردستی اُچک لیا جائے اُس میں ہاتھ نہ کاٹا جائیگا۔ ایک روایت میں ولا فی الخلسۃ ہے معنی وہی ہے۔
سئل عن الخلس - آپ سے پوچھا گیا زبردستی چھین لینے کا کیا حکم ہے۔
بادروا بالاعمال مرضا حابسا او موتا خالسا - نیک اعمال میں جلدی کرو اس سے پہلے کہ تم کو ایسی بیماری آ لگے جو نیک عمل کرنے سے روک دے یا اچانک موت آن پڑے (غفلت میں تم کو لیکر چلدے اُس وقت پچھتاتے رہ جاؤ)
حتی تاتی فتیات قعسا او رجالا طلسا او نساء خلسا - تو چلا جا یہاں تک کہ ایسی عورتوں سے ملے جن کے سینے اُبھرے ہوئے ہیں، اور ایسے مردوں سے جن کے رنگ خاکی ہیں (گرد آلود) اور ایسی عورتوں سے جو گندم گون ہیں یا سانولی۔ یہ خلس سے نکلا ہے یعنی گندم گونی۔
صبی خلاسی - یعنی سانولا لڑکا نہ گورا نہ کالا گیہوا رنگ، عرب لوگ کہتے ہیں خلسہ لحیتہ اُس کی ڈاڑھی کھچڑی ہوگئی (کچھ سفید کچھ کالی)۔
ھذا اوان یختلس العلم - اب وہ وقت آن پہنچا جب علم روک دیا جائے گا (یعنی نبوت کا خاتمہ ہوا اب آسمان سے وحی آنی بند ہو جائیگی)۔
ھو اختلاس من الشیطان - نماز میں ادھر اُدھر نگاہ ڈالنا شیطان کا اُچکا پن ہے (وہ آدمی کی نماز میں سے ایک حصہ یعنی خضوع خشوع اُچک لیجاتا ہے)۔
لا یقطع المختلس - اُچکے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔
الزعارۃ وھی الخلسۃ - زعارۃ یعنی اُچک

Marfat.com

لے جانا۔

وَاَخْلَسْتَ الزَّهْرَاءَ۔ آپ نے زہرا کو بھی اُچک لیا (یعنی اُن کو بھی اپنے پاس بلالیا یہ حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہ کے انتقال کے بعد فرمایا آنحضرتؐ کی طرف خطاب کیا)۔

خُلْسَةٌ۔ ایک بار اُچکنا: مجمع البحرین میں ہے کہ اختلاس پوشیدہ وا یسا مال اُچک لینا جو محفوظ اور بند نہ ہو اور استلاب علانیہ چھین کر بھاگنا لڑائی نہ کرنا۔

خَلْصٌ۔ ایک مقام کا نام ہے۔

خُلْصٌ۔ دوست یعنی خلیؔ اور صدیقؔ ہے۔

خَلَاصٌ۔ رہائی اور چھٹکارا۔

خُلُوصٌ اور خَالِصَةٌ۔ الوث ستھرا صاف بے آمیزش ہونا۔

اِخْلَاصٌ۔ صاف کرنا بے ریا کام کرنا خالص خدا کی رضامندی کے لئے جیسے تَخْلِیْصٌ ہے۔

خُلَاصَةٌ یا خِلَاصَہ۔ صاف کیا ہوا گھی اور مختصر چنا ہوا کلام۔

سُوْرَۃُ الْاِخْلَاصِ۔ قل ہو اللہ احد، کیونکہ اسمیں خالص خدا کی صفات کا ذکر ہے اور کوئی بیان نہیں یا جو کوئی اُس کو پڑھے اُس نے خالص توحید کی۔

قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا یَوْمُ الْخَلَاصِ قَالَ یَوْمَ یَخْرُجُ اِلَی الدَّجَّالِ مِنَ الْمَدِیْنَةِ کُلُّ مُنَافِقٍ وَّمُنَافِقَةٍ فَیَتَمَیَّزُ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنْهُمْ وَیَخْلُصُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ خلاص کا دن کونسا دن ہے فرمایا وہ دن جب مدینہ سے ہر منافق مرد اور منافق عورت نکل کر دجال کے پاس چلدینگے (جو مدینہ کے باہر ٹھہرا ہوگا) اور سچے مسلمان منافقوں سے جدا ہو جائیں گے ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں گے (معلوم ہوا کہ منافق اس امت میں ہمیشہ باقی رہیں گے یہانتک کہ اُن کا آخری گروہ دجال کا شریک ہو جائے گا جس شخص کو دل سے خدا اور رسول پر ایمان نہ ہو اُس کو عاقبت کا ڈر نہ ہو لیکن ظاہر میں برادری کے ڈر سے یا دوسرے مسلمانوں کے شرم سے اپنے تئیں مسلمان ظاہر کرے وہ منافق ہے ہمارے زمانہ میں اس قسم کے نام کے مسلمان کثرت سے ہو گئے ہیں، خصوصاً جب سے نیچریت اور الحاد کا بازار علی گڈھی تعلیم کے طفیل سے گرم ہوا ہے اللہ رحم کرے) اس گروہ کے بعضے افراد تو ایسے ہیں جن میں کچھ شرم وحیا باقی ہے اور وہ اپنے الحاد کو چھپائے رکھتے ہیں اور شرما شرمی سے مسلمانوں کے ساتھ نماز روزے میں شریک ہو جاتے ہیں اور بعضے افراد تو ایسے دیکھنے میں آئے کہ اُن کو علانیہ مسلمانوں سے نفرت ہے وہ جس گاؤں یا بستی میں جاتے ہیں شریف اور خاندانی اور ذی علم مسلمانوں سے ملاقات تک نہیں کرتے لیکن اگر کوئی ٹٹ پونجیا چنڈ کار ہان کاسٹ ہی سہی وہاں ہو تو اُس سے ضرور ملتے ہیں اُس کے ساتھ صحبت گرم رکھتے ہیں، خدا و رسول اور قرآن سے اُن کو کچھ غرض نہیں نماز روزے کا یہ حال ہے کہ پیدائش سے لیکر وفات تک نماز کو جانتے بھی نہیں کیا چیز ہے رمضان کا مہینہ آئے اور چلا جائے اُن کو خبر بھی نہیں ہوتی عید اور جمعہ کی نماز تک کو وہ مسجد میں آنا عار سمجھتے ہیں یہ لوگ مسلمان کا ہے کو ہیں پکے کافر ہیں اور جو کوئی ان کو مسلمان سمجھے یا مسلمانوں کی طرح انکے

Marfat.com

جنازے پر نماز پڑھے یا ایصال ثواب یا فاتحہ کرے یا مسلمانوں کے مقبرے میں اُن کو گاڑے دُسکے بھی اسلام میں گفتگو ہے۔ ہائے مسلمانوں کی کم بختی وہ ایسے افراد کو مسلمانوں میں شریک کرتے ہیں اگر اُن کو کوئی عالی عہدہ مل جائے تو چند جھوٹے مسلمان جو حقیقت میں منافق ہیں جمع ہو کر اُن کو مبارکباد دیتے ہیں اُن کے سامنے اڈرس پیش کرتے ہیں اُن کے ترقی اور اعزاز کو اسلام کے نیشن کی ترقی اور اعزاز خیال کرتے ہیں۔

فَلْيَخْلُصْ هُوَ وَوَلَدُهٗ لِيَتَمَيَّزَ مِنَ النَّاسِ وہ اور اُسکا لڑکا الگ ہو جائے۔

خَلَصُوْا نَجِيًّا۔ الگ ہو کر صلاح کرنے لگے۔

اِنَّهٗ قَضٰى فِيْ حُكُوْمَةٍ بِالْخَلَاصِ۔ حضرت علیؓ نے ایک مقدمہ میں فیصلہ کیا کہ مشتری اپنی ثمن بائع کو پھیرلے جب وہ چیز جو بیچی گئی تھی ایک اور شخص کی ملک نکلی۔

قَضٰى فِيْ قَوْسٍ كَسَرَهَا رَجُلٌ بِالْخَلَاصِ۔ شریح قاضی نے ایک کمان میں جس کو ایک شخص نے توڑ ڈالا تھا یہ فیصلہ کیا کہ وہ اُس کی قیمت بھر دے۔

عَلٰى اَرْبَعِيْنَ اُوْقِيَةٍ خِلَاصٍ۔ چالیس اوقیہ کھری پر (جن میں کھوٹ نہ ہو)۔

فَلَمَّا خَلَصْتُ بِمُسْتَوًى۔ جب میں ایک ہموار میدان میں پہنچا۔

فَلَمَّا خَلَصْتُ۔ جب میں دوسرے آسمان پر پہنچا، عرب لوگ کہتے ہیں خَلَصَ فُلَانٌ اِلٰى فُلَانٍ۔ فلاں شخص فلاں شخص کے پاس پہنچ گیا۔

خَلَصَ۔ کا معنی نجات پایا بھی آیا ہے۔

اَنِّيْ اَخْلُصُ اِلَيْهِ۔ میں اُس پیغمبر تک پہنچ سکوں (یہ ہرقل کا کلام ہے)۔

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ اَلْيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ عَلٰى ذِي الْخَلَصَةِ۔ قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ دوس قبیلے کی عورتیں ذی الخلصہ پر اپنی چوتڑ مٹکائیں (ذی الخلصہ ایک بت خانہ تھا مین میں مطلب یہ ہے کہ قیامت کے قریب پھر لوگ اسلام سے پھر کر مشرک بن جائینگے اور اُن کی عورتیں اس بت خانہ کا طواف کر کے اپنی چوتڑ وہاں مٹکائینگی، کرمانی نے کہا خلصہ ایک بت خانہ تھا فارس میں اُس کو کعبہ یمانی کہتے تھے گویا اس کعبہ کی نقل بنائی تھی، نہایہ میں ہے کہ آنحضرتؐ نے جریر بن عبداللہ کو بھیجکر اس بت خانہ کو غارت کرایا تھا)۔

فَيَتَخَلَّصُ مِنْ قَوْمِهٖ۔ وہ اپنی قوم سے الگ ہو جائے گا (اُن میں سے نکل بھاگے گا۔ ایسا نہو اُسکا نام مجاہدین میں شمار کیا جائے اور جہاد کے لئے اُسکو جانا پڑے)۔

مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مُخْلِصًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قِيْلَ مَا اِخْلَاصُهَا قَالَ اَنْ تَحْجِزَهٗ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ۔ جس نے خلوص سے لا الٰہ الا اللہ کہا وہ بہشت میں جائیگا لوگوں نے کہا خلوص کا کیا معنی آپ نے فرمایا خلوص یہ ہے کہ اللہ نے جن چیزوں کو حرام کیا ہے اُن سے رُکا رہے (یہ کلمۂ توحید اُس کو حرام کاموں سے روکے اگر صرف کلمہ زبان سے پڑھتا ہے لیکن بے خوف و خطر حرام کام کرتا رہتا ہو تو اُسمیں خلوص نہیں ہے)۔

Marfat.com

إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ - مگر تیرے
اخلاص والے بندوں پر میرا زور نہیں چلنے کا۔
امام غزالی نے کہا جو شخص بہشت کے حظوظ حاصل
کرنے اور دوزخ کی تکلیفوں سے بچنے کے لئے عبادت
کرتا ہے وہ مخلصین میں نہیں ہے بلکہ علتی ہے
لیکن اُس کے بہ نسبت مخلص ہے جو دنیا کی نقد
اور فانی لذات کا خواہاں ہے۔
میں :۔ کہتا ہوں کئی صوفیہ نے اسی طرح
امام غزالی کے موافق کہا ہے لیکن مجھکو اس سے
اتفاق نہیں ہے ہر کوئی عبادت آخر کسی غرض
کے لئے کرتا ہے بے غرض عبادت کرنے کا جو
دعویٰ کرے وہ کافر ہے اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا
ہے یدعون ربہم خوفا وطمعا ابن عباس رض سے
اس کی تفسیر یوں منقول ہے دوزخ سے ڈر کر
اور بہشت کی خواہش سے البتہ یہ صحیح ہے کہ
اخلاص کے درجات ہیں، اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ
آدمی خالص دیدار الٰہی اور قرب حضرت شاہنشاہی
کا خواہاں ہو کیونکہ یہ بہشت کی نعمتوں میں سب سے
اعلیٰ نعمت ہے جو مومنین کو حاصل ہو گی اور
یہ بھی ایک درجہ ہے کہ آدمی دنیا کی فانی لذتوں
سے منہ موڑ کر آخرت کی باقی اور پائدار لذتیں مثلاً
حور و قصور و غلمان وغیرہ کا طالب ہو اُس میں کوئی
قباحت نہیں ہے اس لئے کہ جب آدمی بہشت
کا خواہاں ہوا تو گویا دیدار الٰہی کا بھی خواہاں ہوا
کس لئے کہ بہشت کی لذتوں میں بڑی لذت
یہی ہو گی، یا اللہ تو ہم کو اپنے سب مومن بندوں کو
اس نعمت سے مشرف فرما۔ آمین۔
مجمع البحرین میں ہے کہ اخلاص یہ ہے کہ آدمی نیک
عمل سے صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور
رضامندی کا خواہاں ہو نہ شہرت چاہے نہ ناموری
نہ لوگوں کی تعریف اور ثنا یہ سب باتیں اُس کے
نزدیک محض لغو اور بے حقیقت ہوں ایک بزرگ
سے منقول ہے اُن سے کسی نے کہا تم کو ریا کا ڈر
نہیں ہے انھوں نے کہا اللہ کے سوا ہے کون جسکو
میں ریا کروں گا۔ عارفین خدا اللہ تعالیٰ کے
دھیان میں ایسا غرق ہو جاتے ہیں کہ اُنکو سوا
خدا کے کچھ سوجھتا ہی نہیں تو وہ ریا کس کیلئے کرینگے
وحدت شہود کے یہی معنی ہیں کہ جیسے تارے آفتاب
نکلنے کے بعد دکھلائی نہیں دیتے گو موجود رہتے ہیں اسی
طرح اللہ کے سوا اور سب چیزیں نظر سے اور دل
سے غائب غلّا ہو جائیں۔
معانی الاخبار میں ہے کہ مخلص وہ ہے جو بندوں سے
کسی بات کا طالب نہ ہو اور جو کچھ اُس کو مل جائے
اُس پر خوش اور مگن رہے اور جب اُس کے پاس
کوئی چیز بچ رہے تو اللہ کی راہ میں اُس کو دے
ڈالے۔
إِنِّي لَا أَخْلُصُ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ مِنْ
ازْدِحَامِ النَّاسِ - میں لوگوں کے ہجوم کی وجہ سے
حجر اسود تک نہیں پہنچ سکتا۔
وَلَمْ يَخْلُصْ إِلَى الصَّعِيدِ - اور مٹی تک نہیں
پہنچ سکے۔
خَلْطٌ - ملا دینا، جیسے مَزْجٌ، بعضوں نے کہا مزج خاص
ہے اُن چیزوں سے جو رقیق ہوں جیسے پانی شراب
وغیرہ اور خلط عام ہے۔
لَا خِلَاطَ وَلَا وِرَاطَ - نہ جانوروں کو ملا دینا چاہئے
نہ گڈھے میں لیجانا چاہئے کہ زکوٰۃ کے تحصیلدار کی
اُن پر نظر نہ پڑے (ملا دینے سے جانور والوں کی
غرض ہوتی ہے کہ زکوٰۃ کم دینا پڑے مثلاً ہر چالیس

ہے خلیط میں ہے کہ وراط یہ ہے کہ مثلاً اس کے پاس چالیس بکریاں ہوں وہ بیس بکریاں کسی اپنے دوست کو دیدے بیس اپنے پاس رکھے تاکہ زکوٰۃ کا تحصیلدار نہ لے سکے کیونکہ چالیس بکریوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

بکریوں میں ایک سو بیس بکریوں تک زکوٰۃ کی ایک بکری واجب ہے اب تین شخص جن کے پاس چالیس بکریاں ہوں یہ کریں کہ زکوٰۃ کا تحصیلدار جب آئے تو اپنی بکریاں ملا کر اکٹھا کر دیں تاکہ ایک ہی بکری زکوٰۃ میں لیجائے اگر الگ الگ رکھتے تو تین بکریاں لیجاتے)۔

وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ - اگر مال دو آدمیوں کا ایک جگہ ملا ہوا ہو تو وہ اپنے حصہ رسد کے موافق زکوٰۃ ایک دوسرے سے مجرا لیں (مثلاً ایک شریک کی چالیس گائیں تھیں ایک کی تیس اور دونوں کے جانور ملے جلے تھے، اور زکوٰۃ کے تحصیلدار نے ایک مسنہ لیا ایک تبیعہ (تبیعہ ایک سال کی بچھیری جو دوسرے سال میں لگی ہو اور مسنہ اچھی پوری گائے) تو مسنہ والا اُس کی قیمت کا $\frac{3}{7}$ اپنے شریک سے پھیر لے اسیطرح تبیعہ والا $\frac{4}{7}$ اپنے شریک سے، اسی طرح اگر ایک شریک کی سو بکریاں ہوں اور دوسرے کی پچاس اور زکوٰۃ والا دو بکریاں سو والے کی لے لے تو وہ $\frac{1}{3}$ اُن کی قیمت کی پچاس بکریوں والے شریک سے مجرا لے اور زکوٰۃ والا پچاس والے بکریوں میں سے دو بکریاں لے لے تو وہ $\frac{2}{3}$ اُن کی قیمت کے سو والے شریک سے مجرا لے۔

نَهَى عَنِ الْخَلِيطَيْنِ أَنْ يُنْبَذَا - آنحضرتؐ نے دو طرح کے میووں کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا (مثلاً گدر اور پختہ کھجور کو ملا کر یا منقی اور تازی انگور کو ملا کر یا انگور اور کھجور کو ملا کر بھگولے کیونکہ اسمیں نشہ جلدی سے آجاتا ہے اب امام مالک اور احمد نے ایسے نبیذ کو مطلقاً حرام رکھا ہے گو اسمیں نشہ نہ آئے اور اکثر اہل حدیث کا یہی قول ہے لیکن بعض علماء نے اس کو جائز رکھا ہے جب تک اُس میں نشہ پیدا نہ ہو، اور نہی کو کراہت تنزیہ پر محمول کیا ہے)۔

مَا خَالَطَتِ الصَّدَقَةُ مَالًا إِلَّا أَهْلَكَتْهُ - جس مال میں زکوٰۃ مل جائے (یعنی اُس کی زکوٰۃ ادا نہ کیجائے بلکہ زکوٰۃ کا مال اُسی میں ملا رہے) تو مال تباہ ہو جائے گا (بالکل نقصان ہو گا اس کا تجربہ ہو چکا ہے، بعضوں نے کہا اسکا مطلب یہ ہے کہ اگر زکوٰۃ کا تحصیلدار زکوٰۃ کے مال میں خیانت کرے اور اسکا کوئی حصہ اپنے مال میں شریک کر لے بیت المال میں داخل نہ کرے تو اسکا مال تلف ہو جائیگا وہ زکوٰۃ کا روپیہ جو اُس نے چوری سے رکھ لیا ہے اُسکے مال کو بھی تلف کر دیگا۔

اَلشَّرِيكُ أَوْلَى مِنَ الْخَلِيطِ وَالْخَلِيطُ أَوْلَى مِنَ الْجَارِ - شفعہ میں شریک کا حق خلیط پر مقدم ہے اور خلیط کا حق ہمسایہ پر مقدم ہے (مطلب یہ ہے کہ شریک کے ہوتے ہوئے خلیط کو شفعہ کا حق نہ ہوگا اور خلیط کے ہوتے ہوئے ہمسایہ کو حق نہ ہوگا شریک وہ جو جائداد مبیعہ میں حصہ دار ہو اور خلیط وہ جو جائداد کے خارجی حقوق میں مثلاً رستے میں یا پانی لینے میں شریک ہو)۔

رَجَعَ الشَّيْطَانُ يَلْتَمِسُ الْخِلَاطَ - شیطان لوٹ کر آتا ہے اور نمازی کے دل میں وسوسے لپیٹنا چاہتا ہے (ادھر اُدھر کے دنیاوی خیالات اُس کے دل میں ڈالتا ہے، نماز کو خراب کرتا ہے)۔

مَا يُوجِبُ الْغُسْلَ قَالَ الْخَفْقُ وَالْخِلَاطُ - آپ سے پوچھا گیا غسل کس چیز سے واجب ہوتا ہے

Marfat.com

آپ نے فرمایا! ذکر کو فرج میں گھسیڑنے اور غائب کرنے اور جورو مرد کے ملنے سے (یعنی جماع سے)۔
لَیْسَ اَوَانَ یَکْثُرُ الْخِلَاطُ۔ یہ بہت جماع کرنیکا وقت نہیں ہے۔
وَکَانَ الْمُدَّعِیْ حُوَّلًا قُلَّبًا مِخْلَطًا مِزْیَلًا۔ (دو شخص معاویہ کے پاس آئے ایک نے دوسرے پر مال کا دعویٰ لیکن) مدعی بڑا الیا ٹیا بات پلٹنے والا اور دھوکہ دینے والا چتر انکلا۔
مِخْلَطٌ۔ اُس شخص کو کہتے ہیں جو چیزوں کو ملا کر لوگوں پر ملتبس کر دے اُن کو دھوکہ دے۔
وَاِنْ کَانَ اَحَدُنَا لَیَضَعُ کَمَا تَضَعُ الشَّاۃُ مَالَہٗ خِلْطٌ۔ ہم میں سے ایک اس طرح کا (سوکھا) پاخانہ پھرتا جیسے بکری پھرتی ہے (سوکھی مینگنیاں) اس میں لپٹا ؤچپک بالکل نہ ہوتی (کیونکہ وہ جَو کی خشک روٹی کھاتے تھے یا درختوں کے پتے اس لئے پاخانہ میں تری اور لتھڑا پن نہ ہوتا)۔
اَمَّا اَنَا فَلَا اَخْلِطُ حَلَالًا بِحَرَامٍ۔ (ایک شخص نے اپنی جورو کو حیض کی حالت میں تین طلاق دیدیے شریح قاضی نے کہا) میں تو حرام اور حلال کو نہیں ملانے کا (یعنی اُس حیض کو جس میں اس نے طلاق دیا عدت میں محسوب نہیں کرنے کا کیونکہ اُس کے کچھ حصے میں وہ عورت اپنے خاوند کے لئے حلال تھی کچھ حصہ میں حرام)۔
وَظَنَّ النَّاسُ اَنْ قَدْ خُوْلِطُوْا وَمَا خُوْلِطُوْا وَلٰکِنْ خَالَطَ قُلُوْبَھُمْ ھَمٌّ عَظِیْمٌ۔ لوگ یہ سمجھیں کہ اُن کی عقل میں فتور آگیا ہے حالانکہ فتور نہیں آیا بلکہ اُن کے دلوں میں ایک بڑی فکر بیٹھ گئی ہر (وہ کیا آخرت کی فکر اس لئے دنیادار لوگ اُن کو دیوانہ سمجھتے ہیں)۔

اِخْتَلَطَ فِیْ اٰخِرِہٖ۔ اخیر میں اُس کی عقل میں فتور آگیا تھا (جیسے بڑھاپے میں اکثر آدمیوں کی عقل سٹھیا جاتی ہے)۔
کُنَّا نُرْزَقُ تَمْرَ الْجَمْعِ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ الْخِلْطُ مِنَ التَّمْرِ۔ ہم کو آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں طوان کھجور ملا کرتی (یعنی اچھی بُری سب ملی جلی مخلوط)۔
بَیْعُ الْخِلْطِ۔ طوان کھجور کی بیع۔
مُھِلُّوْنَ بِالْحَجِّ لَا یَخْلِطُہٗ شَیْءٌ۔ حج کا احرام باندھنے والے اُس میں اور کچھ (عمرہ) نہیں ملانے والے، ایک روایت میں مُھِلِّیْنَ ہے۔
خُلِطَ عَلَیْکَ الْاَمْرُ۔ تیرا کام سب گول مال ہو گیا (یعنی شیطان کبھی تجھ کو ٹھیک بات بتلاتا ہے کبھی غلط)۔
مِنْ خُلَّاطِ السُّوْءِ۔ خُلّاط بہ ضمہ خا و تشدید لام جمع ہے خالِط کی اور خِلاط بکسرۂ خا اور تخفیف لام مصدر ہے خَالَطَ کا معنی مل جانا جیسے اِخْتِلَاط اور خَلِیط اور خُلْط اور خُلْطَۃٌ اور خِلِّیطٰی اور خُلَّیْطٰی یہ سب کے معنی مل جانا۔
خُلِطَ عَلَیْہِ الْاَمْرُ۔ اُس کا کام سب گول مال ہو گیا۔
اَخْلَاطٌ۔ سب قسم کے لوگ ملے جلے اچھے بُرے نیک معاش بدمعاش یا مختلف قوموں اور قبیلوں کے لوگ۔
اِذَا خَالَطَ وَجَبَ الْغُسْلُ۔ جب مرد عورت سے مل گیا (دخول کیا) تو غسل واجب ہو گیا۔
مِنَ الدَّمَامِ تَخْلِیْطٌ وَتَزْیِیْلٌ۔ چکنے والے ریٹیوں کا ملا دینا۔ اور ہٹا دینا۔
اَلْمُؤْمِنُ الَّذِیْ یُخَالِطُ النَّاسَ وَیَصْبِرُ

Marfat.com

عَلیٰ اَذَاھُمْ۔ مومن وہ ہے جو لوگوں سے خلط رکھے (ملتا جلتا رہے) اور اُن کی ایذا دہی پر صبر کرے، (کسی کو نہ ستائے یہ بہت بڑا درجہ ہے جو انبیا اور صدیقین کو حاصل ہوتا ہے عام لوگ جو اس کی طاقت نہیں رکھتے اُنکیلئے عزلت اور گوشہ گیری بہتر ہے)۔

وَلَا یُخَالِطُہُ الظُّنُوْنُ۔ اُس کے علم میں گمان اور شک کا نام نہیں (بلکہ اُسکا علم سارا یقینی ہے وہ جزئیات اور کلیات سب کو بہ تحقیق جانتا ہے کیونکہ اُسی نے سب کو بنایا ہے اور سب چیزیں اُسکے سامنے حاضر ہیں وہ اپنی بنائی ہوئی چیزوں کو نہ جانے یہ عجیب بات ہے، صاحب البیت ادری بمافی البیت)۔

مُخَلِّطْ۔ امامیہ کی اصطلاح میں اُسکو کہتے ہیں جو حضرت علی رضہ سے محبت رکھے مگر اُنکے دشمنوں پر تبرّا نہ کرے اور اُسکو بھی کہتے ہیں جس کا ایک مذہب نہ ہو کبھی کچھ اعتقاد رکھے کبھی کچھ۔

خَلَّطَ فِیْ کَلَامِہٖ۔ پریشان تقریر کی گڑبڑ یعنی بیہودہ بکا۔

خِلْطٌ مِّلْطٌ۔ وہ شخص جسکا نسب صاف نہ ہو۔

رَجُلٌ خِلْطٌ۔ بیوقوف شخص۔

خَلَاطَۃٌ۔ فساد عقل، بیوقوفی۔

خُلَطَاءُ۔ شریک جمع ہے خلیط کی۔

خَلْعٌ۔ اُتارنا، نکالنا جیسے نَزْعٌ۔ بعضوں نے کہا نزع جلدی سے نکالنا، اور خلع مہلت اور آہستگی کے ساتھ نکالنا۔

خُلْعٌ۔ عورت سے کچھ مال ٹھہرا کر اُس کے بدل اُس کو طلاق دینا۔ ایسے ہی مُخَالَعَۃٌ ہے

لَمَّا خَلَعَ اَھْلُ الْمَدِیْنَۃِ۔ جب مدینہ والوں نے یزید کی بیعت سے نکل جانا چاہا (اُس کی بیعت توڑنا چاہی) ہوا یہ کہ مدینہ والوں نے یزید کا فسق و فجور کا حال سنکر صلاح و مشورے کے لئے ایک مجلس کی اُس میں عبداللہ بن عمر رضہ کو بھی بلا بھیجا اور بعد صلاح و مشورے کے یہ قرار دیا کہ یزید کی بیعت توڑدی جائے اُسوقت تو عبداللہ بن عمر رضہ خاموش رہے لیکن مجلس سے اٹھ کر اپنے گھر آن کر انہوں نے اپنے لوگوں کو اکٹھا کیا اور کہا کہ میں تو یزید سے بیعت کر چکا ہوں میں تو اُس کی بیعت نہیں توڑنے کا اور جو کوئی یزید کی بیعت توڑ کر دوسرے کسی سے بیعت کرے اُس سے مجھے کوئی تعلق نہیں ہے یزید کو جب یہ خبر پہنچی تو اُس نے بماتحتی مسلم بن عقبہ ایک لشکر بھیج کر مدینہ والوں کو تباہ کیا صدہا ہزارہا آدمیوں کو قتل کرایا حرم محترم کی بے حرمتی کرائی، اس واقعہ کو واقعہ حرہ کہتے ہیں جس کی آنحضرت صلعم نے پہلے ہی خبر دیدی تھی صرف عبداللہ بن اور اُن کے متعلقین محفوظ رہے چونکہ انہوں نے یزید کی بیعت نہیں توڑی تھی یزید کے بعد پھر عبداللہ بن عمر رضہ نے نہ مروان سے بیعت کی نہ عبداللہ بن زبیر رضہ سے نہ امام حسین رضہ سے، اس لئے کہ کسی پر لوگوں کا اتفاق نہیں ہوا تھا جب امام حسین رضہ اور عبداللہ بن زبیر شہید ہو گئے اور عبدالملک بن مروان کی خلافت جم گئی اور سب کا اتفاق اُس پر ہو گیا اُس وقت عبداللہ بن عمر رضہ نے اُس سے بیعت کر لی۔

مَنْ خَلَعَ یَدًا مِّنْ طَاعَۃٍ لَقِیَ اللّٰہَ لَا حُجَّۃَ لَہٗ۔ جو شخص سلطان بادشاہ یا خلیفہ کی اطاعت سے (بلا وجہ شرعی) نکل جائے (ناحق بغاوت اور سرکشی پر کمر باندھے) وہ اللہ تعالےٰ سے ایسے حال

Marfat.com

میں ملیگا کہ اُس کو (عذاب سے بچنے کے لئے) کوئی دلیل نہ ہوگی۔

وَقَدْ كَانَتْ هُذَيْلٌ خَلَعُوْا خَلِيْعًا لَّهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ۔ ہذیل قبیلے نے جاہلیت کے زمانہ میں ایک شخص کو خلیع کر دیا تھا (یعنی اُس کی حفاظت سے دست بردار ہو گئے تھے) عرب میں قاعدہ تھا کہ کسی شخص سے عہد کر کے اُس کی حفاظت کے ذمہ دار بن جاتے تھے اگر وہ کوئی قصور کرتا تو اُسکا تاوان بھرتے اُس شخص کو حلیف کہتے پھر جب اُس سے الگ ہو جاتے جو عہد کیا تھا وہ توڑ دیتے تو اُس کو خلیع کہتے، امام اور خلیفہ بھی جب معزول ہو جائے تو اُسکو خلیع کہتے ہیں گویا خلافت کا جامہ اُس پر سے اُتار لیا گیا۔

اِنَّ اللّٰهَ سَيُقَمِّصُكَ قَمِيْصًا وَاِنَّكَ تُلَاصُ عَلٰى خَلْعِهٖ۔ اللہ تجھ کو ایک کرتہ پہنائیگا اور لوگ تجھ سے یہ چاہیں گے اُسکا اُتارنا (یہ آنحضرتؐ نے حضرت عثمان رضؓ سے فرمایا مراد خلافت کا کرتہ ہے)۔

اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِيْ۔ میری توبہ میں یہ بھی ہے کہ میں اپنی ساری جائداد سے باہر ہو جاؤں (سب خیرات کر دوں) توبہ میں یہ بھی ہے اسکا معنی یہ ہے کہ توبہ کا ایک جزء میں نے یہ بھی قرار دیا ہے یا توبہ قبول ہونے کا شکریہ میں یہ کرتا ہوں کہ سارا مال اپنا خیرات کر دیتا ہوں۔

تَخَلَّعَ فِي الشَّرَابِ الْمُسْكِرِ۔ نشہ لانیوالی شراب پینے میں مصروف ہو گیا غرق ہو گیا اُسکی عادت کر لی۔

فَكَانَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ خَلِيْعٌ۔ ایک شخص اُن میں آزاد تھا پینے کھانے والا یا شہدہ خبیث جس سے اُس کے عزیز و اقربا سب بیزار تھے سب نے اُسکو الگ کر دیا تھا۔

اَلْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ۔ خلع کرنیوالی عورتیں وہی منافق عورتیں ہیں (مراد وہ عورتیں ہیں جو صرف خواہش نفسانی سے بلا ضرورت اور بلا وجہ معقول اپنے خاوند سے الگ ہونا اور دوسرا خاوند کرنا چاہیں)۔

خَالِعٌ۔ اُس عورت کو کہیں گے جو خلع کرے اب اس میں اختلاف ہے کہ خلع فسخ نکاح ہے یا طلاق بائن ہے بہرحال خلع کے بعد پھر رجعت نہیں ہو سکتی البتہ نیا عقد کر سکتا ہے کبھی خلع کو طلاق بھی کہتے ہیں۔

اِنَّ امْرَأَةً نَشَزَتْ عَلٰى زَوْجِهَا فَقَالَ عُمَرُ اِخْلَعْهَا۔ ایک عورت نے اپنے خاوند پر شرارت کی حضرت عمر رضؓ نے اُس کے خاوند سے فرمایا تو اُس کو طلاق دیدے۔

مِنْ شَرِّ مَا اُعْطِيَ الرَّجُلُ شُحٌّ هَالِعٌ وَجُبْنٌ خَالِعٌ۔ آدمی کو جو باتیں دیجاتی ہیں (خدا کیطرف سے اُس کے دل میں ڈالی جاتی ہیں) اُن میں دو بہت بُری ہیں ایک تو لالچ ہائے ہائے کرانیوالی (رات دن آدمی اُسکی وجہ سے رنج ہی میں رہتا ہے کتنا ہی مال و دولت ملے مگر نیت نہیں بھرتی طمع میں گرفتار رہتا ہے دوسرے لوگوں پر حسد کرتا ہے) دوسرے نامردی دل نکال دینے والی (ذرا سی بات میں اُسکا دل دہل جاتا ہے، سینہ دھڑ دھڑ کرنے لگتا ہے گویا دل باہر نکلا پڑتا ہے۔ حقیقت میں آنحضرت صلعم نے کیا عمدہ ارشاد فرمایا کہ جنت میں بزدلی سے بدتر کوئی چیز نہیں ہے یہی حال ہے بزدلی جب کسی قوم میں پھیل جاتی ہے بس وہ ذلیل ہو جاتی ہے دوسری قومیں اس پر

Marfat.com

غالب ہو جاتیں ہیں طمع ہی کی وجہ سے آدمی اپنے بھائیوں سے حسد کرنے لگتا ہے اُس سے نااتفاق پھیلتی ہے اور نااتفاق قوم کے خرابی کی جڑ ہے اب اُس پر طرہ بزدلی آجکل ہند کے مسلمانوں میں یہ دو خصلتیں کوٹ کوٹ کر بھر دیگئی ہیں۔ اس قسم کے مسلمان اگر صدیوں تک تعلیم پاتے رہیں گے اور ہر ایک اُن میں کا ایک فیلسوف کامل ہو جائیگا تو بھی جبتک نااتفاقی اور بزدلی کو ترک نکرینگے اور عمدہ اخلاق اختیار نہ کرینگے کتابوں کی ورق گردانی اور ایم اے بی اے ایل ایل ڈی بننے سے اُن کو کبھی فلاح قومی نصیب نہ ہوگی۔

نَخْلَعُ وَ نَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ۔ جو تیری نافرمانی کرے اُس کو ہم نکال دیتے ہیں، اُس سے ہم الگ ہو جاتے ہیں۔

فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ۔ اپنی جوتیاں اُتار ڈال (یہ اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰؑ سے فرمایا تھا، اہل سنت کی اکثر روایتوں میں یہ ہے کہ وہ جوتیاں مردار گدھے کی کھال کی تھیں، امام جعفر صادقؓ سے بھی یہی منقول ہے شیعہ کہتے ہیں کہ امام نے یہ تقیہ کے طور پر سنیوں سے ڈر کر تفسیر کی اور سعد بن عبد اللہ قمی نے قائمؑ سے اس کی تفسیر پوچھی تو انہوں نے فرمایا کہ نعلیک سے مراد حضرت موسیٰؑ کی بیوی ہے اُن کو اپنی بیوی سے بڑی محبت تھی تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا یہ محبت اپنے دل سے نکال کیونکہ اگر جوتیاں مراد ہوتیں تو حضرت موسیٰؑ کی نماز اُن میں جائز تھی یا نہیں اگر جائز تھی تو اس وادی میں اُن کو پہن کر جانا کیوں منع ہوا اگر ناجائز تھی تو حضرت موسیٰؑ پر یہ الزام آتا ہے کہ اُن کو اتنا سا مسئلہ بھی معلوم نہ تھا اور انہوں نے اپنی نماز خراب کی۔

میں:۔ کہتا ہوں قائمؑ سے یہ روایت صحیح نہیں ہے اگر نعل سے بیوی مراد ہوتی تو اللہ تعالیٰ بہ صیغۂ مفرد نعلک فرماتا نہ بصیغۂ تثنیہ کیونکہ حضرت موسیٰؑ کی دو بیبیاں نہ تھیں اور جس وقت یہ حکم ہوا اُس وقت تک حضرت موسیٰ پیغمبری نہیں ہوئے تھے اُسکے علاوہ نماز یہودیوں کے مذہب میں جوتیاں اُتار کر ادا کی جاتی ہے چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ یہودی جوتیاں اُتار کر نماز پڑھتے ہیں تم اسکا خلاف کرو جوتیوں سمیت نماز پڑھو اور کوئی وجہ نہیں کہ امام جعفر صادقؓ قرآن کی تفسیر میں تقیہ کرتے یہ کوئی مسئلہ ایسا نہ تھا کہ جس کی وجہ سے اُن کو مخالفین کی ایذادہی کا ڈر ہوتا اس لئے یہ ساری تقریر جو صاحب مجمع البحرین نے کی ہے محض افترا پردازی معلوم ہوتی ہے۔

خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ عَنْ عُنُقِهٖ۔ اسلام کی رسی اپنی گردن سے نکال ڈالی۔

خَلِيْعِيْ۔ ایک شاعر تھا مشہور۔

خَلَاعَةٌ۔ ہتک اور عزت ریزی۔

خِلْعَةٌ۔ وہ لباس جو عزت کے طور پر آدمی کو پہنایا جائے۔

خِلْعَةٌ اور خُلْعَةٌ۔ بہتر مال کو بھی کہتے ہیں۔

خَلِيْعَہ۔ آزاد عورت۔

خَلْفٌ۔ پیچھے اور بعد آنے والا گروہ، غلط بات، نالائق لڑکا۔

خِلَافَةٌ۔ اور خَلِيْفَى۔ قائم مقام ہونا۔

خَلَفٌ۔ قائم مقام، اچھا، نیک لڑکا، عوض اور بدل۔

Marfat.com

خُلُوْفٌ اور خُلُوْفَۃٌ - بدبودار ہونا، بگڑ جانا، بہاڑ پر چڑھ جانا، پیوند لگانا۔

یَحْمِلُ ھٰذَا الْعِلْمَ مِنْ کُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُہٗ - اس علم کو پیچھے آنیوالے گروہ میں سے اچھے اور نیک لوگ اُٹھائیں گے (غلو کرنے والوں کی تحریف کو مٹیں گے اور غلط کاروں کی غلطیوں کو رفع کرینگے اور جاہلوں کی تاویلوں کا رد کرینگے یعنی ہر زمانہ میں اللہ تعالےٰ ایسے نیک اور اچھے عالموں کو پیدا کریگا جو غلو اور تشدد کرنے والوں کا رد کریں گے اور سچی اور حق بات کو ظاہر کردیں گے نہ افراط کریں گے نہ تفریط)۔

نہایہ میں ہے کہ خَلَفٌ اور خَلْفٌ ہر پیچھے آنیوالے کو کہتے ہیں مگر بہ تحریک لام کا استعمال اچھے شخص کے لئے کیا جاتا ہے اور بہ تسکین لام نالائق اور بُرے شخص کے لئے۔

سَیَکُوْنُ بَعْدَ سِتِّیْنَ سَنَۃً خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ - ساٹھ برس کے بعد ایسے نالائق لوگ پیدا ہوں گے جو نماز کو تباہ کرینگے (یہ یزید کے حکومت کا زمانہ ہے اُس کے بعد اکثر خلفائے بنی امیہ ایسے ہی گذرے جو نماز کو اپنے وقت پر نہیں پڑھتے اور کوئی کوئی اُن میں سے تو ایسا بدمعاش نکلا کہ نشہ میں نماز پڑھاتا تھا لاحول ولا قوۃ الا باللہ)

ثُمَّ اِنَّھَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِہٖ خُلُوْفٌ - اُسکے بعد ایسے گروہ آئیں گے۔

اَللّٰھُمَّ اَعْطِ کُلَّ مُنْفِقٍ خَلَفًا - یا اللہ خرچ کرنے والے کو اُسکا بدلہ عنایت فرما (جتنا وہ خرچ کرے اُتنا ہی مال اُس کو اور دے - عرب لوگ کہتے ہیں خَلَفَ اللّٰہُ لَکَ خَلَفًا بِخَیْرٍ اور اَخْلَفَ اللّٰہُ عَلَیْکَ خَیْرًا - یعنی اللہ تجھ کو نیک بدل دے۔ بعضوں نے کہا اَخْلَفَ اللّٰہُ وہاں کہینگے جس چیز کا بدل ہو سکتا ہے جیسے مال اور اولاد وغیرہ کے تلف میں اور خَلَفَ اللّٰہُ وہاں کہینگے جسکا بدل نہیں ہو سکتا جیسے ماں باپ کے مرجانے پر اور کبھی خَلَفَ اللّٰہُ عَلَیْکَ وہاں کہتے ہیں جب کسی شخص کا کوئی عزیز مرجاتا ہے۔

وَاخْلُفْہُ فِیْ عَقِبِہٖ - اُس کے بعد تو اُسکی جانشینی کر (یہ میت کی دعا میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا یعنی اُسکے مرجانے پر تو اُسکا کام کاج چلا)۔

عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ - تم میری سنت اور خلفاء راشدین (ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور حسن بن علی رضی اللہ عنہم) کی سنت کو اپنے اوپر لازم کرلو (حالانکہ خلفائے راشدین کا فعل سنت نہیں ہو سکتا مگر اُسکو بھی سنت اس لئے کہا کہ خلفاء راشدین بہت سے ایسے سنتوں کو بجالائیں گے جنکا علم لوگوں کو نہ ہوگا کہ وہ آنحضرت ﷺ کی سنت ہیں تو اُن کو مجازًا خلفا کی سنت کہہ دیا، بعضوں نے کہا وہ کام جو خلفائے راشدین نے اپنے اجتہاد اور رائے سے نکالے اُن کو بھی آپ نے سنت فرمایا اس خیال سے کہ آئندہ لوگ اُن کی مخالفت نکریں اور دین میں خرابی نہ پڑے۔

اَلْخِلَافَۃُ ثَلٰثُوْنَ سَنَۃً ثُمَّ یَکُوْنُ مُلْکًا عَضُوْضًا - خلافت راشدہ جس میں سراسر دینداری اور حق پرستی ہوتی ہے تیس برس تک رہے گی پھر تو کٹنی بادشاہت ہے (دین اور استحقاق سے کوئی غرض نہ رہے گی جو زبردست ہوا وہ حاکم بن بیٹھا، اس حدیث کے رو سے معاویہ اور اُن کے بعد والے حاکم سب بادشاہ گنے جائیں گے نہ خلیفہ۔

Marfat.com

لَا يَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ عَزِيْزًا اِلٰى اثْنَىْ عَشَرَ خَلِيْفَةً ۔ اسلام کا دین بارہ خلیفوں کے زمانہ تک عزت کے ساتھ رہیگا (ان خلیفوں کی تعیین میں بڑا اختلاف ہے اور امامیہ نے بارہ اماموں کو مراد لیا ہے اور اہل سنت کے علما کبھی کچھ کہتے ہیں کبھی کچھ، اللہ ہی کو معلوم ہے کہ یہ بارہ خلیفہ کون کون تھے بہرحال پانچ خلیفہ ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور حسن بن علی تو ان بارہ میں تھے اب سات باقی رہے ممکن ہے کہ وہ فاصلہ کیساتھ پیدا ہوں اور ان میں سے کچھ گذر گئے ہوں کچھ باقی ہوں امام مہدی علیہ السلام سے بارہ کی تعداد پوری ہو جائے، بعضوں نے کہا یہ بارہ خلیفے وہ ہیں جو امام مہدی کی اولاد میں اُن کے بعد ہوں گے واللہ اعلم)۔

اَلْخِلَافَةُ فِىْ قُرَيْشٍ ۔ خلافت ہمیشہ قریش میں رہے گی (یہ حدیث متواتر ہے اور اس پر صحابہ اور تمام مسلمانوں کا اجماع ہو چکا ہے کہ غیر قرشی کی خلافت جائز نہیں ہے البتہ غیر قرشی قرشی خلیفہ کا نائب اور صوبہ ہو سکتا ہے)۔

فَاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ ۔ اللہ تعالیٰ تمکو حکومت دینے والا ہے (دیکھیں تم کیسے کام کرتے ہو)

تُسْمَعُنِيْ اُخَالِفُكَ ۔ تو سنتا ہے میں تیرا خلاف کرتا ہوں: ایک روایت میں اُحَالِفُکَ حاء سے حلف سے ہے یعنی تجھ سے قسم کھاتا ہوں۔

لَوِ اسْتَخْلَفْتُ ۔ کاش میں خلیفہ کر جاؤں یا اگر میں کسی کو خلیفہ کر جاؤں تو بہتر ہو (اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ حذیفہ رض کی تصدیق کرنا اور عبداللہ بن مسعودؓ جو کہیں اُس کو مان لینا حذیفہ رض تو آنحضرت ص کے خاص رازدار تھے اور عبداللہ بن مسعودؓ دین کے بڑے عالم تھے۔

تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِلْغَازِىْ اَنْ يُّخْلِفَ نَفَقَتَهٗ ۔ اللہ نے غازی کے لئے یہ ذمہ لیا ہے کہ اُسکا سب خرچہ واپس دلائیگا۔

اَللّٰهُمَّ اخْلُفْ لِىْ خَيْرًا مِّنْهُ ۔ یا اللہ ابو سلمہ رض سے بہتر مجھ کو خاوند عنایت فرما۔ (یہ بیوی ام سلمہ رض نے اپنے شوہر کے مرنے کے بعد دعا کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کو تمام جہان سے بہتر خاوند عنایت فرمایا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی بنیں)۔

فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهٗ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِىْ مَا خَلَفَهٗ عَلَيْهِ ۔ وہ اپنے بچھونے کو جھٹک لے کیونکہ اُسکو معلوم نہیں اُسکے بعد کیا چیز اُسکے بچھونے پر آگئی (شاید کوئی زہریلا کیڑا آن کر بیٹھ گیا ہو اور بن جھاڑے اُس پر لیٹ جائے تو وہ کاٹ کھائے)۔

فَدَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ خِلَافَهٗ ۔ اُن کے پیچھے ہی عبداللہ بن زبیر اندر پہنچے۔

وَاخْلُفْهُ فِىْ عَقِبِهٖ فِى الْغَابِرِيْنَ ۔ جو لوگ اس کے مرے پیچھے (دنیا میں) باقی رہ گئے ہیں انہیں تو اُسکا جانشین بن (اُن کی حفاظت کر اُن کا کام چلا جیسے میت اپنی زندگی میں کام چلاتا تھا)۔

وَاجْعَلِ الْخِلَافَةَ بَاقِيَةً فِىْ عَقِبِهٖ ۔ (یا اللہ تو عباس رض اور اُن کے فرزند کو بخشدے) اور خلافت اُن کے پس ماندوں میں قائم رکھ (یہ دعا آنحضرت ص کی قبول ہوئی، عباسیوں نے کئی سو برس تک خلافت کی اخیر خلیفہ مستعصم باللہ ہلاکو خاں کے ہاتھ سے مارا گیا۔ سارا بغداد لوٹا گیا جلایا گیا، ہزاروں آدمی مارے گئے اُس روز

Marfat.com

سے خلافت کا نام و نشان جاتا رہا اور ہر ایک
مسلمان حاکم بجائے خود مختار بن بیٹھا اور انا
ولا غیری کا دعویٰ کرنے لگا۔
قَدْ خَلَفُهُوْ فِیْ ذُرِّیَّاتِہِمْ۔ دجال اُن کے
پیچھے اُن کے بال بچوں میں آن پہنچا۔
اَخْلَفْتُ غَازِیًا فِیْ اَھْلِہٖ بِمِثْلِ ھٰذَا۔ تُو نے
ایک غازی کے پیٹھ پیچھے اُس کے جورو بچوں
کے ساتھ ایسا سلوک کیا۔
کُلَّمَا نَفَرْنَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خَلَفَ اَحَدُھُمْ لَہٗ نَبِیْبٌ
کَنَبِیْبِ التَّیْسِ۔ جہاں ہم اللہ کی راہ میں
(جہاد کے لئے نکلے) تو اُن میں سے کوئی پیچھے رہ
کر بکرے کی سی آواز نکالتا ہے، نبیب کہتے ہیں
اُس آواز کو جو بکرا بکری پر چڑھتے وقت نکالتا
ہے۔
فَخَلَفَتْنِیْ بِنِزَاعٍ وَّحَرْبٍ۔ میرے پیچھے لڑتی
غصہ کرتی رہ گئی۔ اگر خَلَّفَتْنِیْ بہ تشدید لام ہو تو
ترجمہ یوں ہوگا مجھ کو لڑتا بھڑتا غصہ کرتا چھوڑ
گئی۔
خَیْرُ الْمَرْعٰی اَلْاَرَاکُ وَالسَّلَمُ اِذَا اَخْلَفَ
کَانَ لَجِیْنًا۔ بہتر چارہ (اونٹوں کا) اراک اور
سلم ہے جب دوبارہ پتے نکالتا ہے تو اُس کا
کوٹ کر آٹے میں ملا کر اچھا چارہ بنتا ہے (عرب
لوگ اُس کو لَجین بہ فتحہ لام کہتے ہیں، اور لُجین
بہ ضمہ لام چاندی کو کہتے ہیں)۔
حَتّٰی اٰلَ السُّلَامٰی وَاَخْلَفَ الْخُزَامٰی۔
یہاں تک کہ ہڈیوں میں مغز آگیا اور خزامی (ایک
درخت ہے اُس میں خوشبودار پھول ہوتے
ہیں) میں پتے نکل آئے یہ خِلْفَۃٌ سے نکلا ہے۔
یعنی وہ پتہ یا پھل جو اگلے پتے اور پھل کے بعد
نکلے۔
اَتَخَلَّفُ عَنْ ھِجْرَتِیْ۔ کیا میں اپنی ہجرت کو
خراب کرکے پیچھے رہ جاؤں گا (یعنی مکہ میں مروں گا
چونکہ صحابہ نے آنحضرت ص کی رفاقت اختیار کی
تھی اور مکہ کو اللہ کے واسطے چھوڑ کر مدینہ میں ہجرت
کی تھی اس لئے مکہ میں مرنا برا سمجھے)۔
اُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِیْ۔ کیا میں اپنے ساتھیوں کے
بعد پیچھے رہ جاؤں گا (یعنی دوسرے صحابہ آپ
کے ساتھ مدینہ میں جائیں گے اور میں مکہ میں پڑا
رہوں گا وہیں مر جاؤں گا)۔
لَعَلَّكَ اَنْ تُخَلَّفَ۔ تو شاید زندہ رہے (اور
اللہ تیری وجہ سے بعضوں کو فائدہ پہنچائے بعضوں کو
نقصان) ایسا ہی ہوا سعد بن ابی وقاص رض
آنحضرت ص کی وفات کے بعد مدت تک زندہ
رہے عراق کا ملک انہوں نے فتح کیا بہت سا
مال غنیمت حاصل کیا مسلمانوں کو فائدہ پہنچایا
کافروں کا خوب نقصان کیا۔
فَخَلَّفَنَا فَكُنَّا اٰخِرَ الْاَرْبَعِ۔ ہم کو پیچھے کر دیا، ہم
چاروں کے اخیر میں تھے۔
حَتّٰی اِنَّ الطَّائِرَ لَیَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ فَمَا
یُخَلِّفُهُمْ۔ پرندہ اُن کے فوج کی ٹکڑیوں پر سے
گذرے گا تو اُن سے آگے نہ بڑھ سکیگا (یہ نہ ہوگا
کہ پرندہ ساری فوج سے آگے نکل جائے اور
فوج اُس کے پیچھے رہ جائے اس قدر بیشمار
فوج ہوگی)۔
سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ
قُلُوْبُكُمْ۔ نماز میں صفیں برابر کرو آگے پیچھے مت
رہو ایسا کروگے تو تمہارے دلوں میں بھی پھوٹ
پڑ جائے گی (کیونکہ اختلاف ظاہری اختلاف

Marfat.com

باطنی کا سبب پڑے گا، دوسری روایت میں ہے صفیں برابر رکھو اسلئے کہ صفوں کا برابر کرنا نماز کے قائم کرنے کا ایک جز ہے، افسوس ہمارے زمانہ میں مسلمانوں نے نماز میں صف برابر کرنا اس کا خیال بالکل چھوڑ دیا ہے کوئی آگے رہتا ہے کوئی پیچھے، سنت یہ ہے کہ ہر ایک آدمی کا پاؤں دوسرے کے داہنے پاؤں سے اور داہنا پاؤں دوسرے کے بائیں پاؤں سے اور مونڈھا مونڈھے سے ملا رہے بیچ میں کوئی خالی جگہ نہ چھوٹے اور جبتک آگے کی صف پوری نہ بھر لے اُس وقت تک پیچھے کی صف میں کوئی کھڑا نہ ہو بعضے اماموں کے نزدیک اگر آگے کی صف میں جگہ ہوتے ہوئے کوئی پیچھے کھڑا ہو تو اُس کی نماز درست ہی نہ ہوگی اور مکروہ تو سب کے نزدیک ہوگی)۔

لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ۔ اپنی صفیں برابر رکھو نہیں تو اللہ تعالیٰ تمہارے مونہوں میں اختلاف ڈال دیگا (محبت کے بدل آپس میں بغض و نفاق پھیلے گا یا قیامت کے دن تمہارا منہ پیچھے کیطرف کر دیگا یا تمہاری صورتیں دنیا ہی مسخ کر دیگا معاذ اللہ۔ طیبی نے کہا دلوں کے منہ مراد ہیں یعنی ہر ایک کی رائے اور مت جداگانہ ہو جائے گی اتفاق کے بدل اختلاف پڑے گا)۔

اِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ۔ جب وعدہ کرے تو خلاف کبھی پورا نہ کرے (یہ منافق کی نشانی ہے)۔

خُلْف۔ بضمہ لام اسم مصدر ہے بمعنی وعدہ خلافی۔

خِلْفَةُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ۔ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بہتر ہے اور پسندیدہ ہے خِلْفَه اور خُلُوْف۔ منہ کی بو بدلجانا اصل میں خلفہ اُس روئیدگی کو کہتے ہیں جو دوسری روئیدگی کے بعد پھر اُس بو کو کہنے لگے جو دوسری بو کے بعد پیدا ہو۔

لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ۔ ترجمہ وہی ہے۔

وَمَا اَرَبُكَ اِلٰى خُلُوْفِ فِيْهَا۔ تجھے عورت کے منہ کی بو سونگھنے کی کیا ضرورت پڑی ہے (حضرت علی رض نے فرمایا جب ایک شخص نے اُن سے پوچھا کیا روزہ دار کو اپنی عورت کا بوسہ لینا درست ہے)۔

لَقَدْ عَلِمْنَا اَنَّ مُحَمَّدًا لَمْ يَتْرُكْ اَهْلَهٗ خُلُوْفًا ہم جانتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں کو بے وارث اور بے وسیلہ نہیں چھوڑا، عرب لوگ کہتے ہیں حَیٌّ خُلُوْفٌ یہ قبیلہ بن مردوں کا ہے۔ یعنی اُس میں نری عورتیں ہی عورتیں ہیں۔

لَنَتْرُكَنَّهَا خُلُوْفًا۔ ہم اس قبیلہ کو بن مردوا کر دینگے (اُس کے مرد سب مار ڈالیں گے نری عورتیں رہ جائیں گی)۔

وَنَفَرُنَا خُلُوْفٌ۔ ہمارے مرد کہیں گئے ہوئے ہیں (غائب ہیں یہاں موجود نہیں ہیں)۔

فَاَتَيْنَا الْقَوْمَ خُلُوْفًا۔ ہم اُن لوگوں کے پاس آئے دیکھا تو نری عورتیں ہی عورتیں ہیں۔

اِنَّ عِيَالَنَا لَخُلُوْفٌ۔ ہمارے بال بچے غائب ہوں۔

وَنَفَرُنَا خُلُوْفًا۔ بنصب یہ حال ہے جو قائم مقام خبر کے ہے معنی وہی جو اوپر گذر چکے، کرمانی نے کہا خلوف خالف کی جمع ہے بمعنی پانی کے لئے گیا ہو

وما غائب یعنی ہمارے مرد پانی لانے کو گئے ہوئے
ہیں یا غائب ہیں بکریاں چھوڑ گئے ہیں۔
اَلدِّیَۃُ کَذَا وَکَذَا خَلِفَۃً۔ دیت میں اتنی حاملہ
اونٹنیاں دینا ہونگی۔
خَلِفَۃ۔ پیٹ والی اونٹنی اس کی جمع خَلِفَاتٌ
اور خلائف ہے۔
خَلِفَتْ۔ حاملہ ہوئی۔
اُخْلِفَتْ۔ بدل گئی۔
ثَلَاثُ اٰیَاتٍ یَقْرَءُ ھُنَّ اَحَدُکُمْ خَیْرٌ لَّہٗ
مِنْ ثَلَاثِ خَلِفَاتٍ سِمَانٍ عِظَامٍ۔ تین آیتیں
ایسی ہیں اگر کوئی ان کو پڑھے تو وہ اس کے لئے تین
گابھن موٹی بڑی اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔
لَمَّا ھَدَمُوْھَا ظَھَرَ فِیْھَا مِثْلُ خَلَائِفِ الْاِبِلِ۔
قریش کے لوگوں نے جب کعبہ کو گرایا (اس کو دوبارہ
بنانے کے لئے) تو اس کے نیچے (نیو میں) اتنے
بڑے بڑے پتھر نکلے جیسے پیٹ والی اونٹنیاں۔
فَتَرَکْتُ اَخْلَافًا قَائِمَۃً۔ میں نے ان کے
تھن اُٹھے ہوئے چھوڑ دئے۔ یہ خِلف کی جمع ہے
بمعنی تھن۔ بعضوں نے کہا تھن کا وہ مقام جو دودھ
دوہنے والا انگوٹھے سے تھامتا ہے۔
لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكَ بِالْکُفْرِ لَبَنَیْتُھَا عَلٰی
اَسَاسِ اِبْرٰھِیْمَ وَجَعَلْتُ لَھَا خَلْفَیْنِ فَاِنَّ
قُرَیْشًا اِسْتَقْصَرَتْ مِنْ بِنَائِھَا۔ (عائشہ)
اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ ابھی تازہ نہ گذرا ہوتا تو
میں کعبہ کو اس پایہ پر اٹھاتا جو حضرت ابراہیم ؑ نے
رکھا تھا اور اس میں دو پشتیں رکھتا (دو دروازے
تو ہر دروازے کے مقابل ایک پشت ہوتی) کیونکہ
قریش نے اس کو چھوٹا کر دیا۔ ایک روایت میں
خِلْفَیْنِ بکسرۂ خا ہے یعنی دو کنگورے چھاتونی

طرح۔
وَجَعَلْتُ لَہٗ خَلْفًا۔ اس میں پیچھے کی طرف بھی ایک
دروازہ رکھتا یا ایک کنگورہ اس میں بناتا (گنبد)۔
ثُمَّ اُخَالِفُ اِلٰی رِجَالٍ فَاُحَرِّقَ عَلَیْھِمْ بُیُوْتَھُمْ
پھر میں پیچھے کی طرف سے ان کی طرف جاتا (جو نماز
کے لئے مسجد میں نہیں آئے) ان کے گھر جلا دیتا۔
بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے میں ظاہر میں تو
نماز قائم کرتا (مجھ معلوم ہوتا میں مسجد میں ہوں)
اور غفلت میں ان لوگوں کے پاس جا کر ان کے
گھروں کو آگ لگا دیتا۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا
میں جماعت سے پیچھے رہ جاتا اور ان لوگوں کے
پاس جا کر ان کے گھر جلا دیتا۔ نووی نے کہا یہ جماعت
سے پیچھے رہ جانے والے منافق لوگ تھے کیونکہ مومن
کی یہ شان نہیں کہ ایک ہڈی کی طمع میں آنحضرت م
کے پاس حاضر ہونا چھوڑ دے اور نماز سے عشا کی
یا جمعہ کی نماز یا ہر نماز مراد ہے۔
میں :- کہتا ہوں اس حدیث سے تعزیر بالنار
کا جواز نکلتا ہے اور حنفیہ نے اس کا انکار کیا ہے۔
مَا مِنْ رَجُلٍ یُخَالِفُ اِلَی امْرَاَۃِ رَجُلٍ مِّنَ
الْمُجَاھِدِیْنَ۔ جو کوئی مجاہد کے پیچھے (جب وہ
جہاد کے لئے گیا ہوا ہو) اس کی جورو کے پاس
جائے۔
وَخَالَفَ عَنَّا عَلِیٌّ وَالزُّبَیْرُ۔ اور (سقیفہ میں جہاں
خلافت کا مشورہ ہو رہا تھا) حضرت علی اور زبیر رض
ہمارے پیچھے رہ گئے (یعنی سقیفہ میں نہیں آئے،
ان کا نہ آنا اس وجہ سے تھا کہ وہ آنحضرت م کی
وفات کے رنج والم میں غرق اور آپ کی تجہیز و
تکفین کی فکر میں تھے باوجود اس کے حضرت علیؑ
کو یہ ناگوار ہوا کہ ان کے بغیر شریک کئے لوگوں نے

Marfat.com

استے بڑے کام کا فیصلہ کر لیا اور شروع شروع میں چھ مہینے تک انہوں نے حضرت ابوبکر رض سے بیعت نہیں کی جب حضرت فاطمہ رض کا انتقال ہو گیا تو انہوں نے ابوبکر صدیقؓ کو اپنے گھر بلا کر معذرت کی اور اُن سے بیعت کر لی اب ابوبکر صدیق رض کی بیعت پر کل صحابہ کا اجماع ہو گیا سوا ایک سعد بن عبادہ کے جو انصار کے رئیس تھے وہ خفا ہو کر شام کے ملک کو چلے گئے وہیں مر گئے) رافضی جو کہتے ہیں کہ حضرت علی رض نے تقیہ کے طور پر ابوبکر صدیقؓ سے بیعت کر لی تھی یہ بالکل عقل سلیم اور قیاس کے برخلاف ہے اگر تقیہ منظور ہوتا تو شروع ہی سے بیعت کر لیتے اتنے دنوں خاموش کیوں بیٹھے رہتے علاوہ اس کے ابوسفیان قریش کا رئیس اس وقت موجود تھا اُس نے حضرت علی رض سے کہا دیکھو خلافت قریش کے ایک ذلیل خاندان میں چلی گئی اس وقت اگر تم اُٹھ کھڑے ہو تو میں یہ میدان سوار اور پیادہ فوج سے بھر دیتا ہوں لیکن حضرت علی رض نے لڑنا اور مخالفت کرنا گوارا نہ کیا ایسی حالت میں تقیہ کرنے کی کوئی وجہ نہ تھی بات یہ ہے کہ رافضی خود بزدلے اور نامردے لوگ ہیں اور المرء یقیس علیٰ نفسہ حضرت علی شیر خدا کو جن کی شجاعت اور بہادری سارے ملک عرب میں مسلم تھی اور بڑے بڑے بہادر آپ کا لوہا مان گئے تھے اپنی طرح سمجھتے ہیں، لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

إِنَّ رَجُلًا أَخْلَفَ السَّيْفَ يَوْمَ بَدْرٍ - ایک شخص نے بدر کے دن اپنی تلوار پر ہاتھ ڈالا۔ اُس کو نکالنا چاہا لیکن اُس کا ہاتھ ترکش پر پڑا، عرب لوگ کہتے ہیں۔ خَلَفَ لَهُ بِالسَّيْفِ جب پیچھے سے آن کر تلوار مارے۔

وَجِئْتُ عُمَرَ يُصَلِّي فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخْلَفَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ - (میں حضرت عمر رض کے پاس آیا) دیکھا تو وہ نماز پڑھ رہے ہیں میں بھی اُن کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا انہوں نے مجھ کو اپنے پیچھے سے گھما کر داہنے طرف کر لیا جیسے آنحضرتؐ نے عبداللہ بن عباس رض کو داہنے طرف کر لیا تھا)۔

فَأَخْلَفَ بِيَدِهِ وَأَخَذَ يَدْفَعُ الْفَضْلَ - آپ اپنا ہاتھ پیچھے لے گئے اور فضل بن عباس کا منہ (اُس عورت کی طرف سے پھیرنے لگے)۔

قَالَ لَهُ أَعْرَابِيٌّ أَنْتَ خَلِيفَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا قَالَ فَمَا أَنْتَ قَالَ أَنَا الْخَالِفَةُ بَعْدَهُ - ایک گنوار شخص ابوبکر صدیق رض کے پاس آیا کہنے لگا کیا تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہو – (خلیفہ کہتے ہیں قائم مقام اور جانشین کو اُس کی جمع خلفاء اور خلائف ہے) انہوں نے کہا نہیں تب اُس نے پوچھا پھر کون ہو کہنے لگے میں آنحضرتؐ کے بعد پیچھے رہ جانے والا ہوں (میری قسمت ایسی نہ تھی کہ آپ کے ساتھ جاتا پیچھے رہ گیا ہوں۔

خَالِفَةٌ - اُس شخص کو کہتے ہیں جس میں کچھ بھلائی اور بہتری نہ ہو یہ ابوبکر صدیق رض نے براہ تواضع فرمایا، آفرین صد آفرین اُن پر، بعضوں نے کہا خالفہ وہ جو بہت خلاف ہو۔

إِنِّي لَأَحْسَبُكَ خَالِفَةَ بَنِي عَدِيٍّ - (جب سعید بن زید رض مسلمان ہو گئے تو خطاب حضرت عمر رض کے والد نے یا اور کسی نے اُن کے گھر والوں

Marfat.com

میں سے اُن سے کہا) میں سمجھتا ہوں تم بالکل بنی عدی کے خلاف ہو یا پیچھے رہ جانے والے بے خبر شخص ہو تم میں کوئی بھلائی اور عمدہ صفت بنی عدی کی نہیں ہے۔

اَیُّمَا مُسْلِمٍ خَلَفَ غَازِیًا فِیْ خَالِفَتِہٖ - جو مسلمان کسی غازی کی قائم مقامی کرے اُس کے بعد اُس کے گھر والوں کی خبر رکھے جن کو وہ اپنے پیچھے چھوڑ گیا ہے۔

لَوْ اُطِقْتُ الْاَذَانَ مَعَ الْخِلِّیْفٰی لَاَذَّنْتُ - اگر خلافت کا کام اس قدر کثرت کے ساتھ مجھ کو نہ ہوتے اور میں اذان دے سکتا تو میں خود ہی اذان دیا کرتا (اذان دینے کی ایسی فضیلت ہے)۔

خِلِّیْفٰی - یعنی خلافت مگر اُس میں کثرت کا معنی ہے جیسے رِمِّیْثًا اور دِلِّیْلًا ہے۔

خَلِیْفَۃ - ایک پہاڑ کا بھی نام ہے مکہ میں۔

مَنْ تَحَوَّلَ مِنْ مِّخْلَافٍ اِلٰی مِخْلَافٍ فَعُشْرُہٗ وَصَدَقَتُہٗ اِلٰی مِخْلَافِہِ الْاَوَّلِ اِذَا حَالَ عَلَیْہِ الْحَوْلُ - جو کوئی ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں چلا جائے تو اُسکا عشر اور صدقہ اُسی پہلے ضلع میں لیا جائے گا وہیں شریک رہے گا جب اُس پر ایک سال پورا گذر جائے۔

مِنْ مِّخْلَافِ خَارِمٍ وَّ رَیَامٍ - خارم اور ریام (دو نول قبیلے ہیں) کے پرگنوں میں سے۔

وَبَعَثَ کُلًّا مِّنْھُمَا اِلٰی مِخْلَافٍ - اُن میں ایک کو ایک ایک پٹی کا حاکم کیا۔

تَخَلَّفَ عَنَّا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ - آنحضرتؐ ہمارے پیچھے رہ گئے۔

اِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَۃَ فَقُوْمُوْا حَتّٰی تُخَلِّفَکُمْ - جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ (اگر بیٹھے ہو) یہاں تک کہ وہ تم کو پیچھے کر دے (یعنی آگے نکل جائے) اکثر علما کے نزدیک یہ حکم ابتدا میں آپ نے دیا تھا پھر منسوخ کر دیا، بعضوں نے کہا منسوخ نہیں ہے اب اس میں اختلاف ہے کہ یہ حکم وجوبًا ہے یا استحبابًا، اور علت یہ ہے کہ جنازہ دیکھ کر موت یاد آتی ہے اور موت ایک ہولناک امر ہے، اور قاعدہ ہے کہ ہول کے وقت آدمی اپنی حالت بدل دیتا ہے بیٹھا ہو تو کھڑا ہو جاتا ہے، بعضوں نے کہا اگر جنازہ مسلمان کا ہے تو یہ کھڑا ہونا اُس کی تعظیم کے لئے ہے اگر کافر کا ہے تو اُس کے ساتھ جو فرشتے ہوتے ہیں اُن کی تعظیم کے لئے ہے مگر اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ آپ نے قیام تعظیمی سے منع فرمایا جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ عجمیوں کی طرح (ایک دوسرے کی تعظیم کے لئے) مت کھڑے ہوا کرو، اس پر بھی بعضے علما نے دیندار عالم یا متشرع درویش کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا جائز رکھا ہے اور نہی کو تنزیہ کے لئے سمجھا ہے یا یہ مطلب رکھا ہے کہ ہر کس وناکس کے لئے کھڑا نہ ہوا کرو نہ اُس کی عادت نہ کر لو جیسے ہند کے جنوبی ملکوں میں دستور ہے، حیدرآباد میں تو ایسے جاہل مسلمان بستے ہیں کہ اگر کوئی اُن کی تعظیم کے لئے کھڑا نہ ہو تو بُرا مانتے ہیں ناراض ہوتے ہیں ہائے جہالت بھی کیا بُری شئی ہے اگر ذرا بھی دین کا علم رکھتے تو نہ کھڑے ہونے سے خوش ہوتے اور کھڑے ہونے سے منع کرتے جیسے آنحضرت نے منع کیا اب یہ جو ایک روایت میں ہے کہ سعد بن معاذ رضہ جب آئے تو آپ نے انصار سے فرمایا قوموا الٰی سیدکم تو اس سے قیام تعظیمی تصور نہ تھا بلکہ سعد زخمی اور ناتوان تھے، مطلب یہ تھا کہ کھڑے ہو اور اُن کو سواری پر سے اُتار لو۔

Marfat.com

اگر تعظیم کے لئے قیام مقصود ہوتا تو یوں فرماتے قوموا لسیدکم۔

اَلْمُلْتَحِفُ الْمُتَوَشِّحُ وَهُوَ الْمُخَالِفُ بَیْنَ طَرَفَیْہِ۔ (اشتمال اور) التحاف اور توشیح یہ ہے کہ کپڑے کے دونوں کناروں میں مخالفت کرے یعنی جو کنارہ داہنے مونڈھے پر ہو اس کو بائیں بغل کے نیچے سے اور جو بائیں مونڈھے پر ہو اُس کو داہنی بغل کے نیچے سے لیجا کر دونوں کناروں کو سینے پر باندھ لے اس سے مقصود یہ ہے کہ رکوع کرتے وقت نمازی کی نگاہ اپنی ستر پر نہ پڑے اور رکوع یا سجدے میں کپڑا گرے نہیں۔

خَالَفَ بَیْنَ طَرَفَیْہِ عَلٰی عَاتِقَیْہِ۔ دونوں مونڈھوں پر جو دونوں کنارے تھے اُن میں مخالفت کی (یعنی وہی توشیح جس کا ذکر ابھی گذرا)۔

اِنَّ اَقْوَامًا بِالْمَدِیْنَۃِ خَلْفَنَا۔ کچھ لوگ مدینہ میں ہمارے پیچھے رہ گئے ہیں (وہ جہاد کے لئے ہمارے ساتھ نہیں آئے)

قَدْ اَنْزَلَ اللّٰہُ الْقُرْاٰنَ خَلْفَ عَاصِمٍ۔ عاصم کے گئے بعد اللہ تعالٰی نے قرآن اُتارا (یعنی لعان کا حکم اترا)۔

تُخَالِفُوْھُمْ۔ تم یہود اور نصاریٰ کا خلاف کرو۔ (وہ خضاب نہیں کرتے تم خضاب کرو)۔

خَالِفُوا الْیَھُوْدَ فَاِنَّھُمْ لَا یُصَلُّوْنَ فِیْ نِعَالِھِمْ۔ تم یہودیوں کا خلاف کرو (جوتوں سمیت نماز پڑھو) وہ جوتے پہنے ہوئے نماز نہیں پڑھتے۔ ان حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ اہل کتاب سے ہر ایک رسم و رواج میں مخالفت کرنا بہتر ہے کیونکہ اسلام ایک علیحدہ نیشن ہے ہم اُن کے مقلد کیوں بنیں اور وہ جو ایک حدیث میں ہے کہ آپ اہل کتاب

کی موافقت پسند کرتے تھے وہ اس زمانہ کی ہے جب اسلام مغلوب تھا اور مشرکین مسلمانوں پر غالب تھے تو آپ اہل کتاب کا دل ملانے کے لئے مشرکوں کی بہ نسبت اہل کتاب کی موافقت زیادہ پسند فرماتے تھے، پھر جب سے اللہ تعالٰی نے اسلام کو عزت دی تو اب نہ مشرکوں کی موافقت کی احتیاج رہی نہ اہل کتاب کی موافقت کی۔ ہم کو ہر ایک بات میں اپنی علیحدہ وضع مقرر کرنا چاہئے ہماری نیشن کی عزت اسی میں ہے اور بڑے بے شرم ہیں وہ لوگ جو ہر ایک بات میں اہل کتاب کی تقلید کرکے یہ چاہتے ہیں کہ اسلام کی نیشن اُن کی نیشن میں غرق ہو جائے۔

وَلَمْ یَذْکُرْ اَنَّ اَحَدًا خَالَفَ اَبَا بَکْرٍ۔ دادا کو باپ کی طرح ترکہ دلانے میں ابوبکرؓ کا خلاف کسی صحابی سے منقول نہیں ہوا (بلکہ سب صحابہ رضی اللہ عنہم نے اُس پر سکوت کیا گویا اجماع سکوتی ہو گیا)۔

اِذَا کَانَ یَوْمُ عِیْدٍ خَالَفَ الطَّرِیْقَ۔ جب عید کا دن ہوتا تو آپ عیدگاہ کو ایک رستے سے جاتے اور دوسرے رستے سے پلٹ کر آتے (تاکہ دونوں رستوں کے لوگ مسلمانوں کی شوکت کو دیکھیں۔ وہاں کی مخلوقات اُن کی عبادت کے گواہ بنیں دونوں رستے آباد اور درست رہیں)۔

وَلَا تَعِدْہُ فَتُخْلِفَہٗ۔ وعدہ کرکے پھر اُس کا خلاف نہ کر اسی خیال سے کہ شاید وعدہ پورا نہ ہو سکے اُسکے ساتھ ان شاء اللہ ملا لینا ضرور ہے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے وعدہ کرتے وقت یہ نیت نہ رکھ کہ اُس کا خلاف کریگا کیونکہ یہ منافقوں کا شیوہ ہے جمہور علماء وعدے کو پورا کرنا مستحب سمجھتے

ہیں اور اُس کا مخالفت کرنا سخت مکروہ جانتے ہیں، اور بعضے علماء نے واجب کہا ہے اور وہی صحیح ہے کیونکہ قرآن میں اُس کے لئے امر کا صیغہ وارد ہے اور وعدے کا خلاف کرنا منافق کی نشانی قرار دی گئی ہے)۔

أَمْرٌ بَيِّنٌ رُشْدُهُ فَاتَّبِعْهُ وَأَمْرٌ بَيِّنٌ غَيُّهُ فَاجْتَنِبْهُ وَأَمْرٌ اُخْتُلِفَ فِيهِ فَكِلْهُ۔ تین طرح کے کام ہیں ایک تو وہ جسکا اچھا ہونا صاف صاف معلوم ہے (اُس میں کسی کا اختلاف نہیں) اُس کو بجا لاؤ جیسے نماز روزہ صدقہ خیرات رحم شفقت صبر وغیرہ) دوسرے وہ جس کا بُرا ہونا صاف صاف معلوم ہے (سب کے نزدیک وہ کام بُرا ہے مثلاً زنا چوری شراب خواری قمار بازی جھوٹ غیبت طوفان ظلم و تعدی ناحق ایذا دہی) اُس سے بچا رہ تیسرے وہ کام جس میں اختلاف ہے (کوئی اُس کو جائز کہتا ہے کوئی ناجائز مثلاً مجلس میلاد و اموات سے توسل قبروں پر جا کر دعا کرنا) اُس کو خدا کے سپرد کر (نہ اُس کو جائز کہہ نہ ناجائز اور اس کام سے الگ رہ، احتیاط اور تقویٰ یہی ہے بعضوں نے کہا ما اختلف فیہ سے مراد متشابہ آیتیں ہیں یا قیامت وغیرہ اُنکا علم اللہ ہی کے سپرد کر خواہ مخواہ اُن کی تفسیر اپنے دل سے مت کر)۔

إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ۔ تم سے پہلے جو لوگ گذر چکے وہ اختلاف کی وجہ سے تباہ ہوئے (جب اُن میں نا اتفاقی پیدا ہوئی تو دشمن غالب آئے اُن کو تباہ اور برباد کر دیا۔ طیبی نے کہا مراد وہ اختلاف ہے جو کفر اور بدعت تک پہنچا دے لیکن فروعات مسائل میں اختلاف کرنا اور اظہار حق کے لئے مناظرہ کرنا اس کے جواز پر سب کا اتفاق ہے۔

میں کہتا ہوں مراد آنحضرتؐ کی اس اختلاف سے وہ اختلاف ہے جس سے دشمنی پیدا ہو اور اُس کی وجہ سے قوم پر خرابی آئے دشمن غالب ہو جائیں محبت اور اتفاق اور ہمدردی کے ساتھ جو اختلاف ہو وہ ضرر نہیں کرتا جیسے صحابہ اور تابعین کا طریق تھا کوئی رفع یدین کرتا کوئی نہ کرتا کوئی آمین پکار کر کہتا کوئی آہستہ کوئی سینہ پر ہاتھ باندھتا کوئی ناف پر کوئی آٹھ رکعت تراویح پڑھتا کوئی بیس رکعت کوئی جوتے اتار کر نماز پڑھتا کوئی جوتے سمیت اور اس اختلاف کے ساتھ آپس میں وہ ہمدردی اور محبت تھی کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر جان دیتا تھا اُسکو اپنا بھائی سمجھتا تھا اب ہمارے زمانہ میں اس کو اللہ کا غضب سمجھنا چاہئے مسلمانوں پر یہ آفت آئی ہے کہ جہاں ایک ذرے سے مسئلہ میں اختلاف ہوا تو لگے دوسرے کو کافر اور فاسق کہنے اُس کی جان کے دشمن بن گئے بلکہ کافروں کے ساتھ ہو کر اُسکو نقصان پہنچانے کی فکر میں ہو گئے یہ صریح بے ایمانی ہے اور اللہ اور اُسکا رسول ایسے نام کے مسلمانوں سے سخت بیزار ہے ہم نے اپنی آنکھ سے بعضے لکھے پڑھے لوگوں کو دیکھا معلوم نہیں اُن کی عقل پر کیا پردہ پڑا ہے کہ وہ حدیث پر عمل کرنے والوں کو مسلمانوں کی زمرے سے خارج سمجھتے ہیں اور یہ غور نہیں کرتے کہ اگر حدیث پر عمل کرنے والے مسلمان نہ ہوں تو تمام صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین منسکنہ ہجری تک جب تک تقلید شخصی کا رواج نہ تھا زمرہ اہل اسلام سے خارج ہوئے جاتے ہیں بالفرض تقلید شخصی جائز یا واجب

Marfat.com

بھی ہو تب بھی اُس کے تارک کا فر یا فاسق نہیں ہو گا کسر سنے کر یہ وجوب اختلافی ہو گا جیسے وتر کا وجوب یا ایفائے وعدے کا وجوب اور واجب اختلافی کا ترک کرنے والا ہرگز قابل ملامت نہیں ہو سکتا اسی طرح بعضے اہل حدیث میں سے جاہل اور اَن پڑھ لوگ حنفی اور شافعی لوگوں کو اہل اسلام سے خارج سمجھکر ان سے اخوت اسلامی کا برتاؤ نہیں کرتے ۔ جہانتک ہو سکتا ہے اُن سے دشمنی کرتے ہیں اماموں اور مجتہدوں کے حق میں ناشائستہ اور بد تہذیبی کے کلمات زبان پر لاتے ہیں یہ دونوں فریق سخت سزا دہی کے اور لعنت ملامت کے قابل ہیں حنفی اور شافعی غایت درجہ یہ ہے کہ ایک بدعت میں گرفتار ہیں وہ بھی بدعت اختلافی اور بدعت اختلافی کی وجہ سے آدمی کافر یا فاسق نہیں ہو سکتا جیسے کوئی مجلس میلاد کرے، یا بزرگوں کی زیارت کے لئے سفر کرے ایسا شخص بالاتفاق مسلمان اور ہمارا بھائی ہے، بہرحال اب تو بھی مسلمانوں کو خواب غفلت سے بیدار ہونا چاہئے جب چار طرف سے اُن کو ملحدوں نے گھیر لیا ہے اور یہ چاہتے ہیں کہ اسلام کا نام دنیا میں باقی نہ رہے ایسے سخت وقت میں جتنے مسلمان اصول اسلام کے قائل ہیں مثلاً خدائے واحد کو مانتے ہیں رسالت کو برحق سمجھتے ہیں فرشتوں اور اللہ کی کتابوں کو مانتے ہیں حشر اجساد اور قیامت پر یقین رکھتے ہیں اُن کو آپس میں بھائیوں کیطرح برتاؤ کرنا چاہئے اور ایک کو دوسرے کی مدد اور ہمدردی کے لئے مستعد رہنا چاہئے البتہ جو لوگ اصول اسلام کا انکار کرتے ہوں مثلاً نیچری اور دہری وغیرہ اُن کو جماعت اسلام سے خارج کر دینا چاہئے اور کافروں کی جماعت میں شریک سمجھنا چاہئے تمام علمائے امت محمدی کو اس زمانہ میں یہ اصول مستحضر رکھنا اور عوام کو اس پر عمل کرنے کے لئے مجبور کرنا چاہئے)۔

تَتَخْتَلِفُ اَضْلَاعُہٗ۔ اُس کی پسلیاں اُلٹ پلٹ ہو جائیں گی (ادھر کی پسلیاں اُدھر آجائیں گی ایسا قبر دبوچے گی)۔

اَكْرَہُ الْاِخْتِلَافَ۔ میں اختلاف کو برا جانتا ہوں (یعنی وہی اختلاف جو نفسانیت کی راہ سے ہو اور ایک دوسرے کی تضلیل یا تفسیق کیطرف مؤدی ہو جیسے ابھی ہم اوپر بیان کر آئے ہیں)۔

يَخْتَلِفُ اِلٰى بَنِىْ قُرَيْظَةَ۔ جو بنی قریظہ کے پاس آیا جایا کرتا تھا۔

اِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِىْ شَىْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ۔ جب تم قرآن میں کچھ اختلاف کرو (یعنی اعراب اور حرکات سکنات وغیرہ میں جیسے حجاز اور بنی تمیم وغیرہ کے محاوروں میں اختلاف ہے)۔

فَاخْتَلَفْنَا بَيْنَنَا۔ ہم نے آپس میں اختلاف کیا کہ ہر کلمہ ۳۳ بار کہنا چاہئے یا کل ۳۳ بار یا سیکڑہ کو تکبیر سے پورا کرنا چاہئے یا اور کسی کلمہ سے۔

هٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِىْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ فَاخْتَلَفُوْا فِيْهِ۔ اللہ نے یہی جمعہ کا دن یہود اور نصاریٰ کے لئے مقرر فرمایا تھا لیکن انہوں نے اختلاف کیا (یہود نے ہفتہ کا دن پسند کیا اور نصاریٰ نے اتوار کا دن ہم مسلمانوں کو اللہ نے اُسی دن کی توفیق دی جو اس نے عبادت کے لئے مقرر کیا تھا بعضوں نے کہا اللہ نے اُن کو یہ حکم دیا تھا کہ ہفتہ میں ایک دن عبادت کا مقرر کریں تو یہود نے ہفتہ کا دن عبادت کے لئے ٹھہرایا کیونکہ اس

Marfat.com

دن اللہ تعالےٰ نے مخلوقات کو پیدا کرنے سے فارغ ہوا اور نصاریٰ نے اتوار کا دن پسند کیا کیونکہ اُس دن اللہ تعالےٰ نے عالم کی خلقت شروع کی اور مسلمانوں نے جمعہ کا دن اختیار کیا کس لئے کہ اللہ نے جمعہ ہی کے دن آدمی کو بنایا۔

سَأَلْتُ رَبِّيْ عَنْ اِخْتِلَافِ أَصْحَابِيْ۔ میں نے پروردگار سے پوچھا میرے صحابہ جو اختلاف کریں (یعنی مسائل فرعیہ میں تو یہ اختلاف مضر نہیں ہے جس صحابی کی تقلید کرو ممکن ہے)۔

اِخْتِلَافُ اُمَّتِیْ رَحْمَةٌ۔ میری امت کا اختلاف (یعنی مسائل قیاسی میں مجتہدوں کا اختلاف) رحمت ہے اس کی وجہ سے لوگوں پر آسانی ہوگی سارے سر کا مسح نہ ہو سکا تو چوتھائی سر کا کر لیا، یا اُس سے بھی کم کا۔ ظہر عصر مغرب عشا کو علیٰحدہ علیٰحدہ نہ پڑھ سکے تو دو دو نمازوں کو ملا کر پڑھ لیا موزوں کا مسح جبتک چاہے بلا تحدید اور توقیت کرتے رہو جیسے امام مالک کا قول ہے، کنز العمال میں اس حدیث کو یوں بھی روایت کیا ہے اِخْتِلَافُ عُلَمَاءِ اُمَّتِیْ رَحْمَةٌ مگر یہ روایت صحیح نہیں معلوم ہوتی، نہ اُس کی سند کا حال معلوم ہے۔

خَلَفَتْ فَمُهٗ۔ اُس کے منہ کی بدبو بدل گئی۔

نَوْمَةُ الضُّحٰی مَخْلَفَةٌ لِلْفَمِ۔ دن چڑھے سونا منہ کو بدبودار کرتا ہے۔

اَلْخِلَافَةُ ثَلٰثُوْنَ سَنَةً۔ خلافت (میرے بعد) تیس برس تک ہے ابوبکر صدیق رضہ کی دو برس تین مہینے نو دن، حضرت عمر رضہ کی ساڑھے دس برس پانچ دن حضرت عثمان رضہ کی بارہ دن کم بارہ برس، حضرت علی رضہ کی تین مہینے کم پانچ برس، امام حسن رضہ کی سنہ ہجری میں اخیر رمضان سے لے کر نصف جمادی الاولیٰ سنہ ہجری تک یہ سب ملا کر تیس برس ہوئے۔

اِنْ أَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّيْ۔ اگر میں کسی کو خلیفہ کر جاؤں (تو یہ بھی ہو سکتا ہے) مجھ سے جو بہتر تھے (ابوبکر صدیق رضہ) وہ خلیفہ کر گئے تھے نووی نے کہا خلافت کئی طرح سے صحیح ہو سکتی ہے ایک یہ کہ خلیفہ خود کسی کو خلیفہ بنا دے دوسرے یہ کہ اہل حل و عقد یعنی علما اور عمائد اور امرا اپنی رائے سے کسی کو خلیفہ مقرر کریں۔ تیسرے یہ کہ خلافت مشورے پر چھوڑ دی جائے، جیسے حضرت عمر نے کیا تھا اور خلیفہ مقرر کرنا مسلمانوں پر فرض ہے۔

میں:۔ کہتا ہوں یہ ایسا فرض ہے کہ صحابہ نے اُس کو آنحضرت ﷺ کی تجہیز و تکفین پر مقدم کیا تھا اور افسوس ہے کہ مسلمان اس زمانہ میں اس ضروری فرض کو ترک کر رہے ہیں بلکہ اُس کی کچھ پرواہ تک نہیں کرتے اور فضول باتوں کیلئے ایک دوسرے سے جھگڑتے رہتے ہیں کسی نے گانا سن لیا تو بس اُس کو فاسق کہدیا، کسی نے شادی یا عید یا خوشی کی رسم میں باجہ بجایا تو اُس کو بدعتی قرار دیکر اُس کی ملاقات ترک کر دی ان بیوقوفوں کو اتنی خبر نہیں ہے کہ گانا یا بجانا تو ایک طائفہ علماء کے نزدیک جائز ہے مگر تم جو فرض کو ترک کر رہے ہو اس پر شرمندہ نہیں ہوتے۔ دوسرے کی آنکھ کا تنکہ دیکھتے ہو پر اپنی آنکھ کا شہتیر بھی نظر نہیں آتا واہ کیا انصاف ہے اُس پر دعوےٰ مسلمانی کیا زیب دیتا ہے۔

اِنِ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْكُمْ فَعَصَيْتُمُوْهُ عُذِّبْتُمْ وَلٰكِنْ مَا حَدَّثَكُمْ حُذَيْفَةُ فَصَدِّقُوْهُ وَمَا

Marfat.com

أُفْرُ أَكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ فَاقْرَؤُوهُ - اگر میں تم پر کسی کو خلیفہ کر جاؤں پھر تم اُس کی نافرمانی کرو تو تمکو عذاب ہوگا (اس لئے کہ تم نے پیغمبر کی نافرمانی کی اور پیغمبر کی نافرمانی خدا کی نافرمانی ہے) تم ایسا کرو کہ حذیفہ جو حدیث تم سے بیان کرے اُس کی تصدیق کرو اور عبداللہ بن مسعود رض قرآن میں جو پڑھائے اُس کو پڑھو (اُن کی قرأت صحیح ہے کیونکہ انہوں نے آنحضرت ص کی زبان سے قرآن سیکھا تھا اور اسی لئے جب حضرت عثمان رض نے سب لوگوں سے اُن کے مصحف لے لئے تو عبداللہ نے اپنا مصحف نہیں دیا کس لئے کہ اُن کو اُس کی صحت پر پورا اطمینان تھا)۔

فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ أَشَدُّ اخْتِلَافًا - آج تم لوگوں میں خود سخت اختلاف ہے (مراد وہ فتنے ہیں جو صحابہ میں ہوئے)۔

مَا مِنْ رَجُلٍ مِّنَ الْقَاعِدِيْنَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فِيْ أَهْلِهِ - جو کوئی بیٹھ رہنے والوں میں سے کسی مہاجر کے گھر والوں میں اُسکا قائم مقام ہے (اُس کے گھر کے کام کاج کرے)

تُبْلِيْ وَيُخْلِفُ اللّٰهُ - تو پرانا کرے (کپڑے کو پہن کر) اور اللہ اُس کے بدل دوسرا کپڑا تجھ کو پہنائے۔

اِسْتَخْلَفَ ابْنَ أُمِّ مَكْتُوْمٍ - آنحضرت ص (جب غزوۂ تبوک میں جانے لگے تو) عبداللہ ابن ام مکتوم کو (جو اندھے تھے مدینہ میں) اپنا خلیفہ کر گئے (اور حضرت علی رض کو خلیفہ نہیں کیا حالانکہ اُن کو بھی مدینہ میں چھوڑ گئے تھے کس لئے کہ گھر کے سب کاروبار اُن کے سپرد کئے تھے۔

اب شیعہ کا استدلال اس حدیث سے کہ أَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى حضرت علی رض کی خلافت بلافصل پر صحیح نہ ہوگا کیونکہ ابن ام مکتوم رض کو حضرت علی رض کے ہوتے ہوئے آپ نے اپنا خلیفہ کیا معلوم ہوا کہ حدیث سے خلافت بلافصل مقصود نہیں ہے بلکہ صرف تشبیہ ہے حضرت موسٰی اور ہارون کے ساتھ جیسے حضرت موسٰی ع نے حضرت ہارون کو کوہ طور جاتے وقت اپنا جانشین کیا تھا ویسا ہی آنحضرت ص نے بھی تبوک کو جاتے وقت اپنے گھر والوں کی حفاظت اور نگرانی کے لئے حضرت علی رض کو اپنا جانشین بنایا البتہ یہ صحیح ہے کہ اس حدیث سے حضرت علی کی فضیلت تمام صحابہ پر نکلتی ہے کیونکہ اس کے بعد یہ ہے الا انہ لانبی بعدی، اور اسی لئے محققین اہل حدیث نے تفضیل شیخین میں جمہور کی مخالفت کی ہے اور اس کو اللہ تعالٰی کے سپرد کیا ہے وہ خوب جانتا ہے کہ اُسکے نزدیک کون افضل ہے کیونکہ نصوص متعارض ہیں۔ اِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ اور وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهُ يَتَزَكّٰى سے حضرت ابوبکر صدیق رض کی فضیلت تمام صحابہ پر نکلتی ہے اور لو کان بعدی نبی لکان عمر سے حضرت عمر رض کی فضیلت، اب اللہ ہی اور اُس کا رسول خوب جانتا ہے کہ کون ان تینوں میں افضل ہے)۔

فَرَجُلٌ أَتٰى قَوْمًا فَسَأَلَهُمْ بِاللّٰهِ فَمَنَعُوْهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِأَعْيَانِهِمْ فَأَعْطَاهُ سِرًّا - ایک وہ شخص جو لوگوں کے پاس آیا اور اللہ کے نام پر اُن سے کچھ مانگا لیکن انہوں نے کچھ نہ دیا پھر ایک شخص اُن لوگوں میں سے اُن سے آگے

Marfat.com

بڑھ گیا اور پوشیدہ جا کر مانگنے والے کو کچھ دیدیا
ایک روایت میں فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ عَلیٰ اَعقَابِہِم
یعنی اُن کی نگاہوں سے آگے بڑھ گیا اور تنہائی
میں اس کو جا کر کچھ دیا۔
وَاخلُف عَلیٰ کُلِّ غَائِبَۃٍ لِی بِخَیرٍ۔ اور ہر غائب
چیز پر بہتری کے ساتھ میرا خلیفہ بن (یعنی اُس
کی...... حفاظت اور نگرانی کرتا رہ)
وَاخلِف لِی خَیراً مِنہَا۔ اُس سے بہتر مجھ کو
بدل دے۔
وَاختَلَفَ۔ عبیدہ اور ولید میں ضربین مختلف
ہوئیں یعنی ہر ایک نے دوسرے کو زخمی کیا۔
اِنَّ فِینَا اَھلَ البَیتِ فِی کُلِّ خَلَفٍ عُدُولاً۔
ہم اہل بیت کے لوگوں میں ہر زمانہ میں یعنی ہر
گروہ میں جو ہمارے بعد آئیں گے چند اچھے شخص
پیدا ہوں گے، عرب لوگ اچھے لڑکے کو خَلَفُ
صِدقٍ کہتے ہیں بہ فتحہ لام، اور بُرے نالائق لڑکے کو
خَلفُ سُوءٍ بہ اسکان لام۔
شَجَرَۃٌ فِی الجَنَّۃِ لَھَا اَخلَافٌ کَاَخلَافِ
البَقَرِ۔ بہشت میں ایک درخت ہے اُس کے
تھن گائے کے تھنوں کی طرح ہیں
یُخلِفُ ثَمَنَہٗ عِندَ ثِقَۃٍ۔ اُس ہدی کی قیمت
ایک معتبر امانتدار شخص کے پاس چھوڑ دو وہ اُس ویسا ہی جانور خرید کر مکہ میں
قربانی کرے بجیمعہٖ بِلَا اِختِلَافِ الذَّاتِ وَلَا اختِلَافِ المَعنیٰ
اس کی ذات میں اختلاف نہیں ہے نہ ماہیت میں۔
مَنِ اختَلَفَ اِلَی المَسَاجِدِ اَصَابَ اِحدَی
الثَّمَانِ۔ جو شخص مسجد میں (نماز کے لئے) آتا جاتا
رہے اُس کو آٹھوں بہشتوں میں سے ایک بہشت
ملے گی۔
کُنتُ اَختَلِفُ اِلَی ابنِ اَبِی لَیلیٰ۔ میں ابن لیلیٰ

کے پاس آتا جاتا رہتا۔
اَللّٰھُمَّ اَنتَ الخَلِیفَۃُ فِی السَّفَرِ۔ یا اللہ میرے
سفر میں جانے پر میرے گھر بار بال بچوں میں تو ہی
میرا خلیفہ ہے (تو ہی اُن کا محافظ نگہبان ہے)۔
اَلسَّلَامُ عَلَیکَ یَا رَابِعَ الخُلَفَاءِ۔ تم پر سلام عہ یہ روایت امامیہ کی کتابوں میں بھی ہے ۱۲ منہ
ہے اے چوتھے خلیفہ (یہ حضرت خضرؑ نے حضرت
علی رضؓ سے فرمایا جب وہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ
مدینہ کے ایک رستہ میں جا رہے تھے)۔
خَلقٌ۔ پیدا کرنا اندازہ کرنا۔ عرب لوگ کہتے ہیں خَلَقتُ
الاَدِیمَ ثُمَّ فَرَیتُہٗ میں نے چمڑے کا اندازہ کر لیا
پھر اُس کو کاٹ ڈالا۔
خَلَقٌ اور خُلُوقَۃٌ۔ چکنا ہموار کرنا، پرانا ہونا۔
خَلَقٌ۔ پرانا، اُس کی جمع اَخلَاقٌ ہے عہ بہ پیش لام و سکون لام ۱۲ صحہ
خُلُقٌ۔ عادت، طبیعت، خصلت، وہ قوت جس
سے افعال بہ سہولت صادر ہوں بن سوچے اور
فکر کئے ہوئے، اُس کی جمع بھی اَخلَاقٌ ہے۔
خَالِقٌ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے کیونکہ وہ
سب اشیاء کا پیدا کرنے والا ہے، اُس نے پیدا
کرنے سے پہلے اُن کا اندازہ کر لیا تھا یعنی تقدیر،
ھُم شَرُّ الخَلقِ وَالخَلِیقَۃِ۔ خارجی لوگ سب
آدمیوں اور جانوروں میں بدتر ہیں۔ بعضوں نے
کہا خلق اور خلیقہ دونوں کا ایک معنی ہے، یعنی
سب مخلوقات میں بدتر ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ
خارجی تمام مسلمانوں کو کافر اور واجب القتل جانتے
ہیں اور جن سے اسلام نکلا اُنہی کو کافر سمجھتے ہیں۔
آنحضرت ﷺ کے آل اولاد ہی کو دشمن ہیں کمبخت خدا
غارت کرے)۔
لَیسَ شَیءٌ فِی المِیزَانِ اَثقَلَ مِن حُسنِ
الخُلُقِ۔ اعمال کے ترازو میں خوش خلقی سے

Marfat.com

زیادہ کوئی نیکی بھاری نہ ہوگی (یہ سب نیکیوں سے بڑھ کر ہے)۔

اَکْثَرُ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ تَقْوَی اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ۔ جو بات اکثر لوگوں کو بہشت میں لے جائے گی وہ خوش خلقی اور پرہیزگاری ہے (خوش خلقی سے خلقت خدا خوش ہوتی ہے اور پرہیزگاری سے پروردگار کی خوشی ہوتی ہے جب یہ دونوں باتیں آدمی میں ہوئیں تو پھر کیا ہے بیڑا پار ہے)۔

اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا مومنین میں سب سے زیادہ کامل ایمان والا وہ ہے جو سب سے زیادہ خوش خلق ہو۔

اِنَّ الْعَبْدَ لَیُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهٖ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ۔ آدمی خوش خلقی کی وجہ سے اُس شخص کا مرتبہ پاتا ہے جو رکھتا ہو رات کو نماز میں کھڑا رہتا ہو۔

بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ۔ میں اسلئے (پیغمبر بنا کر) بھیجا گیا ہوں کہ اچھے اخلاق کی تکمیل کروں (شریعت محمدی کیا ہے تمام اچھے اخلاق کا مجموعہ ہے جن سے آدمی کی دنیا اور آخرت دونوں بن جاتی ہیں بعضے بیوقوف کم عقل شریعت کی باتوں کی حکمت اور غایت تک نہیں پہونچ سکتے تو انکو بیضرورت سمجھتے ہیں اگر نظر غائر سے دیکھیں محمدی کی سب باتیں عقل سلیم اور فطرت مستقیم کے موافق ہیں اور ہم نے کتاب ہدیۃ المہدی میں ان حکمتوں کو بیان کر دیا ہے تمام حکما اور فلاسفہ اور اگلے عقلمند لوگ اس پر متفق ہیں کہ دنیا میں دو ہی علم ایسے ہیں جن کی آدمی کو سخت ضرورت ہے باقی علوم و فنون صرف تفریح طبع ہیں ایک علم اخلاق دوسرے علم طب کیونکہ آدمی دو چیزوں سے مرکب ہے روح اور جسم روح کی حفظ صحت اور تکمیل علم اخلاق سے ہوتی ہے اور جسم کی صحت اور تکمیل علم طب سے شریعت محمدی بالذات تکمیل روح کے لئے آئی ہے اور قرآن اور احادیث میں یہ علم بھرا ہوا ہے اور کہیں کہیں احادیث میں طب کے مسائل بھی مذکور ہیں ہر ایک مسلمان کو لازم ہے کہ اپنے بچوں کو ان دونوں علموں کی تعلیم ضروری اور مقدم سمجھیں یہ بھی جان لینا چاہئے کہ علم اخلاق یا علم طب اُسی وقت آدمی کو مفید ہوتے ہیں جب اُن پر عمل کرے اور اُنکے قواعد کے موافق اپنی زندگی گذارے ورنہ صرف پڑھ لینے یا کتابوں کے ورق اُلٹنے سے آدمی کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ ایسا آدمی جاہل سے بھی بڑھ کر قابل ملامت اور سرزنش ہے کیونکہ اُس نے جان بوجھ کر اپنے تئیں تباہ کیا، ایک حکیم سے پوچھا حکمت کسکو کہتے ہیں، اُس نے کہا علم اور عمل دونوں کو، اب جو شخص علم رکھتا ہے لیکن اُس پر عمل نہیں کرتا وہ حکیم نہیں ہے اور نہ وہ عزت اور عظمت کے لائق ہے۔ ہمارے زمانہ میں بعضے نوجوان کم عقل مسلمانوں کو یہ خبط ہو گیا ہے کہ تعلیم کی ترقی پر وہ جان دیتے ہیں اُسی میں شب و روز مصروف ہیں لیکن تربیت اور تحسین اخلاق کی طرف اُن کو مطلق توجہ نہیں ہے اس قسم کی تعلیم خود متعلمین اور نیز حکومت کے حق میں سمِ قاتل سے کم نہیں ہے اُس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بدمعاش خونی آدمی کو ہتھیاروں سے مسلح کر دیا وہ اور زیادہ ڈاکہ اور خونریزی کریگا یا ایک مکار خائن شخص کو بچنے کی بہت سی تدبیریں سکھا دیں وہ اور زیادہ خیانت اور چوری اور مردم آزاری

کرے گا لاحول ولاقوۃ الا باللہ)۔
کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰنَ۔ آنحضرت ؐ کا خلق قرآن تھا، (تمام افعال اور عادات اور اطوار آپ کے قرآن کے موافق تھے) بس قرآن اور صحیح بخاری اگر آدمی سمجھ کر پڑھے اور اُن پر عمل کرے تو کافی ہے اب زیادہ کتابوں کی ضرورت نہیں ہے یہی دو کتابیں وہ ہیں جو مسلمانوں میں سب سے زیادہ معتبر اور صحیح ہیں، بعضوں نے اس حدیث کے معنی یہ کیے ہیں کہ قرآن میں آپ کا صاحب اخلاق حمیدہ ہونا مذکور ہے جیسے فرمایا اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ۔
مَنْ تَخَلَّقَ لِلنَّاسِ بِمَا یَعْلَمُ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَیْسَ مِنْ نَّفْسِہٖ شَانَہُ اللّٰہُ۔ جو شخص لوگوں کو اپنا ایسا خلق دکھلائے جو اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ اُس کے نفس میں نہیں ہے (مثلاً دل میں تو حسد اور تکبر اور خیانت اور چوری اور بے صبری اور حرص اور طمع بھری ہو مگر لوگوں میں اپنے نیک نفسی اور عاجزی اور بے طمعی اور دیانت اور امانت ظاہر کرے) تو اللہ تعالیٰ اُس کو عیب دار کر دیگا۔ (اُسکا عیب ایک نہ ایک دن لوگوں پر کھول دیگا دنیا بھی عجب پرکھیا ہے اچھا آدمی آخر اچھا ہی رہتا ہے اور مرے بعد بھی قیامت تک لوگ اُس کی ثنا اور تعریف کرتے رہتے ہیں مگر جھوٹا خائن بے ایمان آدمی کتنی ہی پرہیزگاری جتلائے آخر لوگوں پر اُس کا حال کھل جاتا ہے)۔
خَلْقًا وَّخُلُقًا۔ صورت اور سیرت۔
لَیْسَ لَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنْ خَلَاقٍ۔ اُن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے (بس دنیا ہی میں اُنکو جو ملا وہ ملا)۔
وَاَمَّا طَعَامٌ لَمْ یُصْنَعْ اِلَّا لَکَ فَاِنَّکَ اِنْ اَکَلْتَہٗ اِنَّمَا تَاْکُلُ مِنْہُ بِخَلَاقِکَ۔ لیکن وہ کھانا جو خاص تیرے واسطے تیار کیا جائے اگر تو اُس میں سے کھائے تو اپنے دین کا ایک حصہ دیکر اُس کو کھاتا ہے (یعنی اُسکا کھانا درست نہیں کیونکہ وہ دین فروشی ہے، یہ ابی بن کعب رض نے اُس شخص سے کہا جس کو انہوں نے قرآن پڑھایا تھا اور اُس نے اُن کے لئے کھانا تیار کیا تھا، امام احمد رح اور ایک طائفہ علماء کے نزدیک تعلیم قرآن پر اجرت لینا درست نہیں اور امام ابوحنیفہ اور ایک طائفہ علما نے اسکو جائز رکھا ہے)۔
اِنْ ھٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ۔ یہ سب بنا ہوا ہے (یعنی جھوٹ ہے)۔
فَدَخَلَ عَلِیٌّ وَاَنَا اَخْلُقُ اَدِیْمًا۔ حضرت علی رضہ اندر آئے اُس وقت میں ایک چمڑا بیت رہی تھی (اُس کا اندازہ کر کے اُسکو کاٹنے والی تھی)۔
اَبْلِیْ وَاَخْلِقِیْ۔ پرانا کر، پھاڑ، ایک روایت میں اَخْلِفِیْ ہے فا سے یعنی اُس کے بدل دوسرا کپڑا پہن۔
اِنَّ ھٰذَا اَخْلَقُ۔ یہ تو پرانا ہے۔
وَاِنْ کَانَ خَلِیْقًا۔ بے شک زید بن حارثہ امارت کے لائق تھا۔
اَحْیُوْا مَا خَلَقْتُمْ۔ جو تم نے بنایا (صورت تیار کی) اب اُسکو زندہ بھی کرو (اُس میں جان بھی ڈالو یہ اُن سے نہ ہو سکیگا اور اُس پر عذاب ہوگا)۔
ذَھَبَ یَخْلُقُ۔ وہ چلا پیدا کرنے (صورت بنانے حالانکہ یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے) نقش نے کرمانی

Marfat.com

سے نقل کیا اس حدیث سے تصویر کی حرمت ثابت ہوتی ہے خواہ چھت پر ہو یا دیوار پر یا فرش پر خواہ جس کی تصویر ہو وہ شخص دنیا میں ہو یا نہ ہو (یعنی صرف فرضی تصویر ہو جب بھی ناجائز ہے)۔

فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْلُقَهَا۔ جب اس کی صورت بنانے لگا۔

خَلَقْتُ بِيَدَيَّ۔ جس کو میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا اُس کو سجدہ نہیں کرتا ایسا تو کہاں کا بڑا آیا، اس آیت سے اہل حدیث کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے دو ہاتھ ہیں جیسے اُس کے ذات پاک کو لائق ہیں کیونکہ اگر ہاتھ سے قدرت مراد ہوتی تو تثنیہ درست نہیں ہو سکتا، دوسری آیت میں بھی فرمایا بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوْطَتَانِ، دوسرے یہ کہ قدرت سے تو سب پیدا ہوئے ہیں یہاں تک کہ شیطان بھی پھر حضرت آدم ؑ کو فضیلت کیا ہوئی اور یہاں اُن کی فضیلت بیان کرنا منظور ہے، ایک حدیث میں ہے کہ تین چیزیں اللہ تعالےٰ نے اپنے دستِ خاص سے تیار کیں ایک آدم ؑ کا پتلہ اپنے ہاتھ سے بنایا، دوسرے توراۃ شریف اپنے ہاتھ سے لکھی، تیسرے جنۃ العدن میں درخت اپنے ہاتھ سے گاڑے سبحان اللہ معلوم نہیں پچھلے متکلمین کو کیا ہو گیا ہے ہاتھ اور منہ سب کی تاویلیں کئے جاتے ہیں اور تعجب تو کرمانی اور قسطلانی اور ابن حجر پر ہوتا ہے کہ باوصف علم حدیث رکھنے کے ان متکلمین کے دام فریب میں پھنس گئے اور سلف کے برخلاف واہی تاویلیں کرنے لگے، امام ابو حنیفہ رح نے صاف

ان متکلمین پر رد کیا ہے اور فرمایا ہے کہ ید کی تاویل قدرت سے اور منہ کی تاویل ذات سے نہیں کرنا چاہئے یہ جہمیہ اور معتزلہ کا طریق ہے اب جو اپنی تئیں حنفی کہے اور پھر ابو حنیفہ رح کے اصول عقائد میں مخالفت کرے اُس کو کیا سمجھنا چاہیئے سوا اس کے کہ وہ جھوٹا ہے اور درحقیقت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد نہیں ہے)۔

خَلَقَ اٰدَمَ بِيَدِهٖ۔ آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ سے بنایا۔

بَابُ تَخْلِيْقِ السَّمٰوٰتِ۔ اللہ تعالیٰ کا آسمانوں کو پیدا کرنا اس باب میں اُسکا بیان ہے۔

اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ۔ سب پیدا کرنے والوں سے اچھا پیدا کرنے والا حالانکہ پیدا کرنے والا اُس کے سوا کوئی نہیں ہے مگر یہ جمع بالفرض ہے یا خلق کا معنی یہاں نقشہ بنانے کا ہے۔

خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خِيَارِهِمْ۔ اُس نے سب مخلوقات کو پیدا کیا (یعنی جن و انس کو) پھر مجھ کو بہتر مخلوق میں رکھا یعنی انس میں۔

عَلٰى خُلُقِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ يا خَلْقِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ۔ ایک آدمی کی عادت اور طبیعت پر یا ایک آدمی کی پیدائش پر (یعنی سب بہشتیوں کی سیرت ایک ہی طرح کی ہوگی اُن میں آپس میں بغض و حسد نہ ہوگا یا سب کی صورت ایک طرح کی ہوگی، یعنی سب گورے نورانی صورت اور سب کے قد ساٹھ ساٹھ ہاتھ کے برابر ہونگے)۔

اِنَّ لِكُلِّ دِيْنٍ خُلُقًا وَّخُلُقُ الْاِسْلَامِ الْحَيَاءُ۔ ہر دین والوں کی ایک غالب خصلت ہوتی ہے اور اسلام کی غالب خصلت حیا اور شرم ہے (تو جس میں حیا اور شرم نہیں اس میں اسلام کی اصلی

Marfat.com

خصلت نہیں ہے)۔

إِذَا نَظَرَ إِلَى مَنْ فُضِّلَ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ۔ جب اُس کی طرف نظر ڈالے جو دولت اور حسن صورت میں اُس سے بڑھ کر ہو۔

اَلْمَعْرُوْفُ وَالْمُنْكَرُ خَلِيْقَتَانِ۔ اچھی اور بُری خصلت یا اچھا اور بُرا کام دونوں اللہ کے پیدا کئے ہوئے ہیں (خیر و شر سب کا خالق وہی ہے) بُرا کام کہتا ہے مجھ سے بچے رہو لیکن لوگ ہیں کہ اُس سے لپٹے جاتے ہیں۔

وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ أَخْلَقُ مِنَ الْمَالِ۔ معاویہ تو ننگا ہے اُس کے پاس ٹکا نہیں دوسری روایت میں یوں ہے واما معاویۃ فصعلوک معاویہ تو مفلس قلاش ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں حَجَرٌ أَخْلَقُ چکنا پتھر جو صاف رہے اُس پر کوئی چیز اثر نہ کرے۔

لَيْسَ الْفَقِيْرُ الَّذِيْ لَا مَالَ لَهُ إِنَّمَا الْفَقِيْرُ الْأَخْلَقُ الْكَسْبِ۔ حقیقت میں فقیر وہ نہیں ہے جس کے پاس دنیا کا مال و اسباب نہ ہو (وہ تو بادشاہ ہے) بلکہ فقیر وہ ہے جس کی کمائی ایک ہی حال پر قائم رہے اُس میں کبھی نقصان یا گھاٹا نہ ہو، (کیونکہ نقصان اور گھاٹا اگر ہو اور اُس پر صبر کرے تو ثواب پائے گا، مطلب یہ ہے کہ فقیری اور محتاجی دنیا کی محتاجی نہیں ہے دنیا تو چند روزہ ہے مرے بعد فقیر اور بادشاہ دونوں یکساں ہیں بلکہ درحقیقت محتاج وہ ہے جس کو آخرت میں کچھ ثواب نہ ملے ہمیشہ دنیا میں اُس کی عیش و عشرت سے گذرے اُس کی آمدنی میں بھی کوئی خسارہ نہ ہوا ہو ایسا آدمی آخرت میں بے نصیب ہوگا تو درحقیقت مفلس اور محتاج وہی ہے)۔

كُتِبَ لَهُ فِي امْرَأَةٍ خَلْقَاءَ تَزَوَّجَهَا رَجُلٌ فَكَتَبَ إِلَيْهِ إِنْ كَانُوْا عَلِمُوْا بِذٰلِكَ يَعْنِيْ أَوْلِيَاءَهَا فَأَغْرِمْهُمْ صَدَاقَهَا لِزَوْجِهَا۔ عمر بن عبد العزیز کو اُن کے عامل نے ایک عورت کے مقدمہ میں لکھا جس کی فرج کا سوراخ بند تھا (اُس سے جماع نہ ہو سکتا تھا) انہوں نے جواب میں لکھا اگر اس عورت کے وارثوں کو اس کا علم تھا (کہ اُس کی فرج کا سوراخ بند ہے اور اُس پر بھی انہوں نے اُسکا نکاح کر دیا) تو وہ اُس مہر کے ضامن ہوں گے جو خاوند نے دیا ہے (اس قدر روپیہ خاوند کو اُن سے دلایا جائیگا)۔

خَلُوْقٌ۔ ایک مرکب خوشبو ہے جو زعفران وغیرہ کئی چیزوں سے ملا کر بنائی جاتی ہے اُسکا رنگ اکثر سرخ یا زرد ہوتا ہے بعضی حدیثوں سے مرد کے لئے بھی اس کی اباحت ثابت ہے اور بعضی حدیثوں سے ممانعت نکلتی ہے لیکن ممانعت کی حدیثیں زیادہ ہیں اور شاید یہ ناسخ ہیں اُن حدیثوں کی جن سے اباحت نکلتی ہے، وجہ ممانعت کی یہ ہے کہ خلوق خاص عورتوں کی خوشبو ہے تو اُس کو لگانے میں گویا عورتوں سے مشابہت کرنی ہے میں :- کہتا ہوں شادی میں دولہا زرد یا سرخ خوشبو لگا سکتا ہے اور یہ اباحت خاص دولہا کے لئے ہے نہ اوروں کے لئے۔ اور یہی وجہ ہے کہ ابتک ہند میں مہندی کی رسم ہے یعنی دولہا کو نکاح کے قریب مہندی لگاتے ہیں اُس کے کپڑے زرد زعفران سے رنگتے ہیں جس کو مانجھ کہتے ہیں اور جن لوگوں نے اُس کو ہندوؤں کی رسم قرار دیکر منع کیا ہے اُن کو اُس کی خبر نہیں کہ

Marfat.com

آنحضرت ﷺ کے عہد میں اس کا رواج تھا چنانچہ عبدالرحمٰن بن عوف پر یہی رنگ دیکھ کر آپ نے سبب پوچھا انہوں نے کہا میں نے نکاح کیا ہے بعضوں نے کہا عبدالرحمٰن نے خود یہ خوشبو نہیں لگائی تھی بلکہ دولہن کے ساتھ جسم اور کپڑے کے لگنے سے اُن پر اس خوشبو کا نشان پڑ گیا تھا مگر اس تاویل کی کوئی ضرورت معلوم نہیں ہوتی۔

وَاَنَا مُتَخَلِّقٌ۔ مجھ پر زرد خوشبو لگی ہوئی تھی۔

تَخَلَّقَ۔ زرد خوشبو لگائی۔

رَاٰی عَلَیْہِ خَلُوْقًا فَقَالَ اَلَکَ امْرَاَۃٌ۔ ایک شخص پر زرد خوشبو دیکھی اُس سے پوچھا کیا تیری عورت ہے (یعنی اگر تیری عورت ہو اور اُس کی خوشبو تیرے بدن یا کپڑے سے لگ گئی ہے تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں ہے تو معذور ہے)۔

اَلْعُمُوْدُ الْمُخَلَّقُ۔ ستون خوشبو لگا ہوا۔

وَلَا یَخْلُقُ مِنْ کَثْرَۃِ الْوُجُوْدِ۔ وہ خداوند موجودات کی کثرت سے کبھی پرانا نہیں ہوتا۔ (بلکہ ہمیشہ ایک ہی حال پر ہے اُس کو تغیر نہیں ہے)۔

اَلْمُتَضَمِّخُ بِالْخَلُوْقِ۔ زرد خوشبو میں لتھڑا ہوا (یعنی ہمیشہ بے ضرورت ایسی خوشبو لگانے والا کیونکہ یہ تکبر اور غرور اور رعونت کی نشانی ہے اور عورتوں کی مشابہت ہے)۔

ھُوَ کَالْجَمَلِ الْمُخَلَّقِ۔ وہ اچھے پورے اونٹ کی طرح تھا (یعنی ابوجہل لعین)۔

وَاخْلَوْلَقَ بَعْدَ تَفَرُّقٍ۔ ابر پہلے تو ٹکڑے ٹکڑے تھا پھر جمع ہو گیا برسنے کے لائق ہو گیا۔

اِنَّ الْمَوْتَ قَدْ تَغَشَّاکُمْ سَحَابُہٗ وَاَدْنَی بِکُمْ رَبَابُہٗ وَاخْلَوْلَقَ بَعْدَ تَفَرُّقٍ۔ موت کے بادل نے تم کو ڈھانک لیا ہے اور موت کے ابروں نے تم کو گھیر لیا ہے اور پہلے الگ الگ تھے اب سب اکٹھا ہو گئے ہیں، عرب لوگ کہتے ہیں خَلُقَ اور اَخْلَقَ یہ اور ہٰذَا مَخْلَقَۃٌ لِّذٰلِکَ یعنی وہ اُس کے لائق ہے

وَلٰکِنَّھُمَا خَلِیْقَتَانِ مِنْ خَلْقِ اللّٰہِ۔ سورج گہن اور چاند گہن اللہ کے مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہیں (اُن کو عالم کے کون اور فساد میں کوئی دخل نہیں ہے جیسے نجومی لوگ خیال کرتے ہیں)۔

لَا تَسْتَخْلِقْ ثَوْبًا حَتّٰی تُرَقِّعَہٗ۔ کسی کپڑے کو پرانا مت سمجھ جب تک اُس میں پیوند نہ لگائے (تو کپڑے میں پیوند لگانا آنحضرت ﷺ اور سلف صالحین کا طریقہ ہے حضرت عمر رضؓ نے لوگوں کو خطبہ سنایا اور آپ کی ازار میں بارہ پیوند لگے ہوئے تھے)۔

اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْجَنَّۃَ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ النَّارَ الْحَدِیْثَ۔ اللہ نے بہشت کو دوزخ سے پہلے اور اطاعت کو معصیت سے پہلے اور رحمت کو غضب سے پہلے اور خیر کو شر سے پہلے اور زمین کو آسمان سے پہلے اور حیات کو موت سے پہلے اور سورج کو چاند سے پہلے اور نور کو ظلمت سے پہلے پیدا کیا (یہ امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے)۔

وَتَحْشُوْھَا الْقَابِلَۃُ بِالْخَلُوْقِ۔ دائی اُس میں خوشبو بھر دے۔

قِیَامُ اللَّیْلِ تَمَسُّکٌ بِاَخْلَاقِ النَّبِیِّیْنَ۔ رات کو عبادت کرنا پیغمبروں کی صفت ہے۔

اَکْرَہُ اَنْ اَتَّخِذَ ذٰلِکَ خُلُقًا۔ میں اس

Marfat.com

پسند نہیں کرتا اس کی عادت کرلوں۔
مِنْ صِفَاتِ اَهْلِ الدِّيْنِ حُسْنُ الْخُلُقِ ۔ دینداروں کی صفت خوش خلقی ہے، دوسری حدیث میں اس کی تعریف یوں کی ہے کہ مزاج نرم رکھے ہر ایک سے جھک کر عاجزی سے ملے بات ملائمت کے ساتھ کرے ہنس مکھ رہ کر لوگوں سے ملے

خَلَقْتُ الْخَيْرَ وَاَجْرَيْتُهٗ عَلٰى يَدَىْ مَنْ اُحِبُّ وَخَلَقْتُ الشَّرَّ وَاَجْرَيْتُهٗ عَلٰى يَدَىْ مَنْ اُرِيْدُهٗ۔ میں نے خیر کو پیدا کیا اور جس کے ہاتھوں میں نے چاہا اُس کو چلایا (اس سے خیر کا کام کرایا) اور میں ہی نے برائی کو پیدا اور جن کے ہاتھوں میں چاہتا ہوں اُس کو چلاتا ہوں۔

اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّعَادَةَ وَالشَّقَاوَةَ۔ اللہ ہی نے نیک بختی اور بدبختی بنائی۔

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ۔ سب سے پہلے اللہ نے میرا نور بنایا۔

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْعَقْلَ۔ پہلے اللہ تعالیٰ نے عقل کو پیدا۔

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ اللَّوْحَ وَالْقَلَمَ۔ پہلے اللہ تعالیٰ نے لوح اور قلم کو بنایا۔

خَلٌّ۔ سوراخ کرنا، خلال خاص کرنا، کم ہونا، دبلا ہونا سرکہ، دوست۔

خِلٌّ یا خُلٌّ۔ خاص دوست یا جانی دوست جیسے خلیل یہ خِلّۃ سے نکلا ہے بمعنی محبت اور برادری خُلّۃ کا بھی وہی معنی ہے۔

خَلَّۃٌ۔ خصلت، عادت، احتیاج۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَلْخَلَّۃُ تَدْعُوْا اِلَى السَّلَّۃِ یعنی احتیاج آدمی کو چوری پر مجبور کرتی ہے

خُلُوْلَۃٌ اور خِلَالَۃٌ۔ بھی دوستی۔

خَلَلٌ۔ خراب ہونا، جدا ہونا، دو چیزوں کے درمیان جو جائے خالی ہو۔

اَبْرَاُ اِلٰى كُلِّ ذِیْ خُلَّۃٍ مِّنْ خُلَّتِهٖ۔ میں ہر ایک دوست کی دوستی سے الگ ہوتا ہوں (خاص خدا ہی کی دوستی رکھتا ہوں یہ مرتبہ بہت اعلیٰ ہے جو انبیا اور خاص خاص اولیا کو حاصل ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ کسی دوست سے دلی تعلق اور محبت بجز خدا کے نہیں رکھتا یا کسی دوست پر بجز خدا کے مجھ کو اعتماد نہیں ہے یا بجز خدا کے کسی دوست پر میں اپنی حاجت پیش نہیں کرتا)

لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا۔ اگر میں (بجز خدا کے) کسی بشر کو جانی دوست بنانے والا ہوتا تو ابوبکر صدیق رض کو بناتا لیکن اسلام کی دوستی اور محبت جو اُن کے ساتھ ہے وہ دوسروں کی محبت اور دوستی سے بڑھ کر ہے (یعنی اسلامی دوستی اور محبت اُنکی سب سے زیادہ ہے)۔

اَلْمَرْءُ بِخَلِيْلِهٖ يَا عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهٖ۔ آدمی اپنے دوست کے ساتھ رہے گا یا دوست کے مذہب ملت پر ہوگا (تو سمجھ کر دوستی کرو کافر اور فاسق سے دوستی نہ لگاؤ ورنہ تم بھی اُس کے ساتھ خراب ہوگے) دوستی سے مراد دلی دوستی ہے نہ ظاہر داری اور خوش اخلاقی یہ تو ہر ایک کے ساتھ ضرورت سے کرسکتا ہے البتہ جہاں دین کا نقصان ہوتا ہو وہاں نرمی اور خوش اخلاقی بھی منع ہے اللہ تعالیٰ مومنین کی صفت بیان فرماتا ہے اَعِزَّۃٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ اور اَشِدَّاءُ عَلٰی

Marfat.com

الکُفَّارِ - یعنی کافروں پر سخت اور تند غصیلے اَذِلَّۃٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ رُحَمَاءُ بَیْنَہُمْ مومنوں پر رحم دل نرمی کرنے والے۔

یَا وَیْحَہَا خُلَّۃً لَوْ اَنَّہَا صَدَقَتْ - ارے خراب دوستی کاش وہ سچی ہوتی۔

فَیُھْدِیْ فِیْ خُلَّتِہَا - اپنے دوستوں میں اسکو تحفہ دے۔

فَیُقَسِّمُہَا فِیْ خَلَائِلِہَا - آپ اس کے گوشت کو حضرت خدیجہؓ کی دوست عورتوں میں تقسیم کرتے۔

اَللّٰھُمَّ سَادَّ الْخَلَّۃِ - یا اللہ احتیاج کو رفع کرنے والے، محتاج کی حاجت پوری کرنے والے۔

اَللّٰھُمَّ اسْدُدْ خَلَّتَہٗ - یا اللہ اس میت کے جن جن کاموں میں خلل رہ گیا ہو (اس کا مطلب پورا نہ ہوا ہو) تو اسکو بھردے (پورا کردے اسکا نقصان رفع کردے)

وَاللّٰہِ مَا عَدَا اَنْ فَقَدْنَاہَا اِخْتَلَلْنَا ہَا - خدا کی قسم اس کے جانے کی دیر تھی کہ ہم کو اس کی احتیاج پڑی (پھر ہم اس کو ڈھونڈنے اور طلب کرنے لگے)۔

عَلَیْکُمْ بِالْعِلْمِ فَاِنَّ اَحَدَکُمْ لَا یَدْرِیْ مَتٰی یُخْتَلُّ اِلَیْہِ - تم اپنے اوپر علم کو لازم کرلو معلوم نہیں کب اسکی احتیاج ہوتی ہے (کوئی علم ایسا نہیں جو بیکار ہو کبھی نہ کبھی اس کی ضرورت پڑتی ہے)۔

اُتِیَ بِفَصِیْلٍ مَخْلُوْلٍ - ایک اونٹ کا بچہ لایا گیا جس کی زبان پر لکڑی لگی ہوتی تھی (جسکو خِلَال کہتے ہیں وہ اس لئے لگاتے ہیں کہ بچہ اپنی ماں کا دودھ نہ پی سکے، بعضوں نے کہا مخلول سے مریل مراد ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے عالاو... کے بچہ کو خل کہتے ہیں کیونکہ وہ خلال کی طرح دُ... اور ... ہوتا ہے، حریری کہتا ہے وَلِیْ مُسْلٍ... کَاَنَّہٗ خِلَالٌ اس سے میرا ایک بچہ خلا... کی طرح دبلا پتلا تھا)۔

کَانَ لَہٗ کِسَاءٌ فَدَکِیٌّ فَاِذَا رَکِبَ خَلَّہٗ عَلَیْہِ - حضرت ابوبکر صدیق رضہ کے پاس فدک کی ایک کملی تھی جب آپ سوار ہوتے تو اسی کو دونوں کنارے لکڑی یا لوہے سے جوڑ کر اوڑھ لیتے (سبحان اللہ باوجودیکہ آپ ملک حجاز اور عرب اور شام کے حاکم تھے)۔

خَلَلْتُہٗ بِالرُّمْحِ - میں نے برچھے سے اسکو نیچا۔

فَتَخَلَّلُوْہُ بِالسُّیُوْفِ مِنْ تَحْتِیْ - لوگوں نے امیہ بن خلف کو جس کے بچانے کے لئے میں اُس پر اوندھا ہو گیا تھا نیچے سے تلواریں گھونپ کر مار ڈالا (یہ عبدالرحمن بن عوف رضہ کا قول ہے اور پر سے اس لئے نہ مار سکے کہ عبدالرحمن بن عوف اُس پر جھک گئے تھے)۔

اَلتَّخَلُّلُ مِنَ السُّنَّۃِ - دانتوں میں خلال کرنا سنت ہے (کیونکہ اس میں دانتوں کی صفائی ہے)

تَخَلُّلٌ اور تَخْلِیْل - دونوں کا معنی خلال کرنا اور کبھی بالوں یا ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کے اندر انگلیاں ڈالنے کو بھی کہتے ہیں جیسے وضو میں کرتے ہیں۔

مَا تَخَلَّلَ فَلْیَلْفِظْ وَمَا لَاکَ فَلْیَاْکُلْ - جو کھانا وغیرہ خلال کرنے سے نکلے اسے تھوک دے اور جو زبان پھرا کر نکالے وہ کھا جائے (کیونکہ

خلال سے جو نکلتا ہے کبھی اُس میں خون ملا ہوتا ہے طیبی نے کہا اگر زبان سے جو نکالے اُس میں بھی خون سے ہونے کا یقین ہو تو اُسکا بھی نگل جانا حرام ہوگا۔

رَحِمَ اللّٰهُ الْمُتَخَلِّلِيْنَ مِنْ اُمَّتِيْ فِي الْوُضُوْءِ وَالطَّعَامِ۔ میری امت کے جو لوگ وضو اور کھانے میں خلال کرتے ہیں اُنپر اللہ رحم کرے یا اُن پر رحم کرے گا (کیونکہ وہ صفائی اور طہارت کی تکمیل چاہتے ہیں)۔

خَلِّلُوْا بَيْنَ الْاَصَابِعِ لَا يُخَلِّلُ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا النَّارَ۔ انگلیوں میں خلال کرو اللہ تعالے اُنکے درمیان آگ نہیں ڈالے گا (وہ دوزخ کی آگ سے بچیں گی)۔

اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْبَلِيْغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِيْ يَتَخَلَّلُ الْكَلَامَ بِلِسَانِهٖ كَمَا تَتَخَلَّلُ الْبَاقِرَةُ الْكَلَاَ بِلِسَانِهَا۔ اللہ تعالیٰ اُس مرد کو پسند نہیں کرتا جو بڑا زباں دراز (یعنی بہت باتیں بنانے والا) ہو تو باتوں کو اس طرح لپیٹے (چپڑ چپڑ باتیں کرے) جیسے گائے گھاس کو زبان سے جلد جلد لپیٹ لپیٹ کر کھاتی ہے (زبان درازی اور طلاقت لسانی کوئی عمدہ چیز نہیں ہے گو بعضے دنیا دار احمق لوگ اُس کو اچھا سمجھتے ہیں ایسا آدمی اکثر جھوٹا اور حیلہ باز ہوتا ہے)۔

يَخْرُجُ مِنْ خَلَّةٍ بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ۔ دجال شام اور عراق کے درمیانی رستے سے نکلے گا۔ (یعنی اُس راہ میں سے جو شام اور عراق کے درمیان ہے، ایک روایت میں مِنْ خَلَّةٍ ہے جانے مہلہ سے یعنی شام اور عراق کی جانب اور سمت سے، ایک روایت میں مِنْ حِلِّهٖ ہے یعنی اپنے اُترنے کے مقام سے، ایک روایت میں مِنْ خَلَّةٍ ہے تو خلہ کسی مقام کا نام ہے شام اور عراق کے درمیان، بعضوں نے کہا خلہ پتھریلا اور ناہموار مقام)۔

يَتَخَلَّلُوْنَ الشَّجَرَ۔ درختوں کے اندر سر گھس آئیں گے۔

خَلَّةٌ اور خَصْلَةٌ۔ دونوں کا ایک معنی ہے، یعنی عادت اور صفت۔

مَا هٰذَا بِاَوَّلِ مَا اَخْتَلَلْتُمُوْنِيْ۔ یہ پہلا مرتبہ نہیں ہے جو تم نے مجھ کو کمزور کر دیا (بلکہ کئی بار بیری مدد کر کے مجھ کو خراب اور کمزور کر دیا ہے)۔

اِنَّا نَلْتَقِطُ الْخَلَالَ۔ ہم گدر کھجوریں چن رہے تھے خلال جمع ہے خلالہ کی وہ کھجور جس کا پکنا شروع ہو گیا ہو۔

اَرٰى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ مَوَاقِعَ الْقَطْرِ۔ میں دیکھ رہا ہوں تمہارے گھروں کے درمیان فتنے اس طرح گر رہے ہیں جیسے بارش کے قطرے گرتے ہیں (پے درپے بہت سے، اس حدیث میں یہ اشارہ ہے کہ مدینہ میں بہت سے فتنے ہونگے)۔

سُدُّوا الْخَلَلَ۔ صفوں میں جو خالی جگہیں رہ جائیں اُن کو بھر دو (جب پہلی صف پوری بھر جائے اُسوقت دوسری صف شروع کرو)۔

خَلَّتَانِ لَا يُحْصِيْهِمَا مُسْلِمٌ۔ دو خصلتیں ایسی ہیں جو کوئی مسلمان اُن کو بجا لائے گا اُنکا خیال رکھیگا۔

ضَنِيْنٌ بِخَلَّتِهٖ (یہ مومن کی صفت ہے) یعنی اپنی حاجت کسی پر ظاہر نہیں کرتا۔

خِلَّةٌ۔ جو چیز دانتوں میں رہ جائے۔

خِلَال۔ وہ چیز جو دانتوں میں ڈالکر اس سے صفائی کریں

Marfat.com

نَزَلَ جِبْرِیْلُ بِالْخِلَالِ - جبرئیل خلال کرنیکا
حکم لے کر آئے اُس کی جمع اَخِلَّۃٌ ہے -
خَلِیْلُ بْنُ اَحْمَدَ - مشہور نحوی ہے -
خُلُوٌّ یا خَلَاءٌ - خالی ہونا مرجانا گذرجانا چھوڑ دینا
کسی کے ساتھ تنہائی کرنا جیسے خُلُوٌّ اور خَلْوَۃٌ ہے
تَزَوَّجْتُ امْرَأَۃً قَدْ خَلَا مِنْهَا - میں نے ایسی عورت
سے نکاح کیا جس کی بہت عمر گذر گئی ہے (یعنی
جہاندیدہ اور بوڑھی ہے) -
فَلَمَّا خَلَا سِنِّیْ وَنَثَرْتُ لَهٗ ذَا بَطْنِیْ - جب
میری عمر گذر چکی (میں بوڑھی ہوگئی جوانی ڈھل گئی)
اور میں نے اپنا پیٹ اُس کے لیے پھیلا دیا
(اُس سے اولاد جنی) -
اَلَیْسَ کُلُّکُمْ یَرَی الْقَمَرَ مُخْلِیًا بِهٖ - کیا تم
میں سے ہر شخص چاند کو اکیلے اکیلے نہیں دیکھ سکتا ہر
شخص اُسکو اس طرح دیکھ سکتا ہے گویا اُسکے
ساتھ تنہائی ہے یہی مثال ہے پروردگار کے دیدار
کی ہر ایک مومن اُسکو فراغت کے ساتھ بغیر
اژدحام اور ہجوم کے دیکھیگا) -
لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِیَةٍ - میں کچھ اکیلی تو آپ کے
پاس ہوں نہیں (بلکہ آپ کی تو بہت سی بیبیاں
ہیں اس لئے اگر میری بہن بھی آپ کے نکاح
میں آئے تو مجھ کو رنج کا ہے کا ہے) - نہایہ میں ہے
عرب لوگ کہتے ہیں اِمْرَأَۃٌ مُخْلِیَۃٌ یہ عورت بے
شوہر ہے یہاں مخلیہ سے یہ معنی مراد نہیں ہیں (بلکہ
ام حبیبہ کا مطلب یہ ہے کہ کچھ میں نے آپ کو
بیبیوں سے خالی تو پایا نہیں یعنی میں اکیلی آپکی
بیوی تھوڑے ہوں ماشاء اللہ آپ کی بہت
سی بیبیاں ہیں اُن میں اگر ایک میری بہن بھی
ہوئی تو رنج کی کیا بات ہے بلکہ خوشی ہے کہ میری
بہن کو بھی آپ کی زوجیت کا شرف حاصل
ہو) -
اَسْلَمْتُ وَجْهِیَ لِلّٰهِ وَتَخَلَّیْتُ - (معاویہ
قشیری نے پوچھا اسلام کی نشانی کیا ہے فرمایا
تو یوں کہے) میں نے اپنا منہ اللہ کی رضامندی
کے لئے زمین پر رکھ دیا (اُس کے حکموں کو مان
لیا) اور شرک سے جدا ہو گیا (معبودان باطل سے
بیزار اور علٰحدہ ہو گیا) -
اَنْتَ خِلْوٌ مِنْ مُصِیْبَتِیْ - تم پر وہ مصیبت
تھوڑے ہی جو مجھ پر پڑی ہے -
خِلْوٌ - کا معنی فارغ البال فکروں سے پاک
اور تنہا -
اِذَا کُنْتَ اِمَامًا اَوْ خِلْوًا - جب تو امام ہو یا
اکیلا نماز پڑھ رہا ہو (یعنی منفرد ہو) -
اِذَا اَدْرَکْتَ مِنَ الْجُمُعَۃِ رَکْعَۃً فَاِذَا سَلَّمَ
الْاِمَامُ فَاخْلِ وَجْهَكَ وَضُمَّ اِلَیْهَا رَکْعَۃً -
اگر تو جمعہ کی نماز کی ایک رکعت پائے (ایک رکعت
امام پڑھ چکا ہو اُس وقت پہنچے) تو جب امام سلام
پھیرے تو اکیلا رہ کر ایک رکعت اور ملالے (گویا
جمعہ مل گیا ظہر پڑھنے کی حاجت نہیں اگر ایک
رکعت بھی امام کے ساتھ نہ ملے تب جماعت میں
شریک ہو جائے اور امام کے سلام کے بعد
ظہر کی چار رکعتیں پڑھے) بعضوں نے فَاخْلِ
وَجْهَكَ کا یہ معنی کیا ہے کہ اپنے تئیں آڑ میں چھپا
کسی کو معلوم نہ ہو کہ تیری ایک رکعت جاتی رہی
ہے یا اپنے سامنے کسی چیز کی آڑ کرلے کیونکہ لوگ
جمعہ پڑھ کر ایک بارگی لوٹیں گے تو تیرے سامنے
سے نہ گذریں -
فَخَلّٰی عَنْهُمْ اَرْبَعِیْنَ عَامًا ثُمَّ قَالَ اخْسَأُوْا

Marfat.com

وَ نَادَوْا لَا تُكَلِّمُوْنَ۔ (جب دوزخی لوگ داروغہ کو پکاریں گے کہیں تمہارا مالک ہمارا فیصلہ کردے تو بہتر ہے کاش ہم مرجائیں اس عذاب سے چھٹ جائیں وہ کیا کریگا) چالیس برس تک اُن کی طرف سے منہ پھیر لیگا جیسے کچھ سنتا ہی نہیں اُن کو بکنے دیگا، چالیس برس کے بعد یہ جواب دیگا چلو دور ہو اُسی میں پڑے رہو مجھ سے بات نہ کرو۔

فَخَلَوْا فَقَالَ عُثْمَانُ۔ دونوں تنہائی میں گئے تب حضرت عثمان رضہ نے کہا۔

يَسْتَحْيُوْنَ اَنْ يَّتَخَلَّوْا فَيُفْضُوْا اِلَى السَّمَاءِ کچھ لوگ اس میں شرم کرنے لگے کہ آسمان کے نیچے اپنا ستر کھول کر پاخانہ پھریں۔

لَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا۔ وہاں کی ہری گھانس نہ کاٹی جائے (گھانس جبتک گیلی اور ہری ہو اُس کو خلا کہتے ہیں پھر جب سوکھ جائے تو وہ حشیش ہے) طیبی نے کہا امام شافعی نے حرم کی مٹی اور پتھر بھی دوسرے مقاموں میں لیجانا مکروہ رکھا ہے البتہ زمزم کا پانی تبرک کے طور پر لے جا سکتا ہے۔

كَانَ يَخْتَلِيْ لِفَرَسِهٖ۔ عبد اللہ بن عمر رضہ اپنے گھوڑے کے لئے ہری گھانس کاٹتے تھے، عمرو ابن مرہ کی حدیث میں ہے اِذَا اخْتُلِيَتْ فِي الْحَرْبِ هَامُ الْاَكَابِرِ۔ جب جنگ میں رئیسوں کے سر کاٹے جائیں، امام مالکؒ سے کسی نے پوچھا اگر آٹا شراب کی تلچھٹ میں گوندھا جائے (یا شراب کا خمیر اُس میں ملایا جائے یا کسی اور نشہ آور چیز مثلاً سیندہی تاڑی وغیرہ کا) انہوں نے کہا اگر تلچھٹ نشہ کرتا ہے تب اُس آٹے کی روٹی نہ کھانا چاہئے (ہمارے زمانہ میں بھی بہت سے علما نے یہی فتوے دیا ہے اور نان پاؤ کھانے سے منع کیا ہے کیونکہ اُس کے خمیر میں شراب سیندہی تاڑی ڈالی جاتی ہے مگر محققین اہل حدیث کہتے ہیں کہ شراب ناپاک نہیں ہے صرف حرام ہے اور جب روٹی پک گئی تو شراب معقود ہو گیا آگ پر جل گیا اب روٹی حلال ہے) یہ امام مالک کا فتوی اصمعی نے معتمر بن سلیمان سے بیان کیا تو انہوں نے یہ شعر پڑھی رَاٰى فِيْ كَفِّ صَاحِبِهٖ خَلَاةً + فَتُعْجِبُهٗ وَيُفْزِعُهٗ الْجَرِيْرُ۔ یعنی اونٹ نے (جو بھڑک کر نکل بھاگا تھا) اپنے مالک کے ایک ہاتھ میں ہری ہری دوب دیکھی اور دوسرے ہاتھ میں رسی ہری گھانس تو اُس کو پسند آئی لیکن رسی دیکھکر گھبرا گیا، مطلب معتمر کا یہ ہے کہ شراب کے خمیر کی روٹی بہت عمدہ اور ملایم پھولی ہوئی تو ہوتی ہے اُس کے کھانے کو جی چاہتا ہے مگر ادھر امام مالکؒ کے فتوے کا ڈر ہے کہیں یہ روٹی حرام نہ ہو۔

كَانَ الرَّجُلُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَقُوْلُ لِزَوْجَتِهٖ اَنْتِ خَلِيَّةٌ فَكَانَتْ تَطْلُقُ مِنْهُ۔ جاہلیت کے زمانہ میں خلیہ طلاق تھا یعنی جب کوئی اپنی عورت سے کہتا اَنْتِ خَلِيَّةٌ تو وہ مطلقہ ہو جاتی اسلام میں بھی یہ لفظ طلاق کا کنایہ سمجھا جاتا ہے اگر طلاق کی نیت سے کہے تو طلاق پڑ جائے گی۔

فَقَالَتْ لَا اَرْضٰى حَتّٰى تَقُوْلَ خَلِيَّةٌ طَالِقٌ۔ ایک عورت نے اپنے خاوند سے کہا میری مثال تو بیان کر یعنی مجھ کو کسی جانور سے تشبیہ دے اُس نے کہا تو ہرنی ہے تو کبوتری ہے) وہ کہنے لگی میں تو خوش نہیں ہوں گی جب تک تو یوں نہ کہے

Marfat.com

تو بند من سے چھٹی ہوئی ہے تو بن نہار ہے (عورت
نے اپنے خاوند کو فریب دینا چاہا اُس کا مطلب
یہ تھا کہ خاوند ان الفاظ کو کہدے اور اُس پر طلاق
پڑجائے، خاوند تھے بھولے بھالے میاں انہوں
نے عورت کی خواہش کے موافق یہ الفاظ کہدیئے
اب مقدمہ حضرت عمرؓ کیسامنے پیش ہوا عورت یہ کہتی
تھی کہ مجھ پر طلاق پڑ گئی لیکن حضرت عمرؓ نے
اُس کے خاوند سے فرمایا اپنی عورت کا ہاتھ پکڑ
کر لیجا وہ تیری جورو ہے کیونکہ خاوند کی نیت طلاق
کی نہ تھی اور ایسے الفاظ سے اسیوقت طلاق
پڑتی ہے جب طلاق کی نیت ہو۔

كُنْتُ لَكِ كَأَبِي زَرْعٍ فِي الْأُلْفَةِ وَالرِّفَاءِ لَا
فِي الْفُرْقَةِ وَالْخَلَاءِ۔ آنحضرتؐ نے حضرت
عائشہؓ سے فرمایا میں تیرے لئے ایسا خاوند
ہوں جیسے ابوزرع تھا ام زرع کے لئے یعنی
الفت اور ملاپ میں نہ جدائی اور فراق میں (یعنی
میں ابوزرع کی طرح تجھ کو طلاق دینے والا
نہیں)۔

فَهُمْ كَلَّمُونِي فِي خَلَايَا النَّحْلِ۔ انہوں نے مجھ
سے اُن مقاموں کی نسبت گفتگو کی جہاں
شہد کی مکھیاں اپنے پیٹ خالی کرتی ہیں۔
(شہد اُگلتی ہیں چھتے لگاتی ہیں اُن کی درخواست
یہ تھی کہ یہ مقامات اُن کے لئے محفوظ کردئے جائیں
دوسرے لوگ وہاں کا شہد نہ لے سکیں)۔

فِي خَلَايَا الْعَسَلِ الْعُشْرُ۔ شہد کے چھتوں میں
دسواں حصہ لیا جائیگا۔

وَخَلَاكُمْ ذَمٌّ مَا لَمْ تَشْرُدُوا۔ تم سے برائی اتر
گئی جبتک بھاگو نہیں، عرب لوگ کہتے ہیں اِفْعَلْ
ذٰلِكَ وَخَلَاكَ ذَمٌّ۔ یہ کام کر تجھ پر کوئی برائی

نہیں (یعنی کچھ عیب نہیں ہو سکتا تو معذور ہی)

اِنَّكَ تُنْهٰى عَنِ الْغِنٰى وَتَسْتَخْلِيْ بِهٖ۔ تو اوروں
کو تو بری بات سے منع کرتا ہے اور تنہائی میں بڑا کام کرتا ہے۔

سه واعظاں کیں جلوہ بر محراب و منبر می کنند
چون بخلوت میروند آں کار دیگر می کنند

لَا يَخْلُو عَلَيْهِمَا أَحَدٌ بِغَيْرِ مَكَّةَ إِلَّا لَمْ
يُوَافِقَاهُ۔ مکہ کے سوا اور کسی ملک میں اگر کوئی
پانی اور گوشت پر اکتفا کرے دوسری غذا نہ
کھائے تو کبھی موافق نہ آئیں گے (اسکو نقصان
ہوگا بیمار ہو جائے گا مگر مکہ مکرمہ کی ہوا میں
اللہ تعالٰے نے یہ تاثیر رکھی ہے کہ نرے گوشت
اور پانی پر آدمی گذر کر سکتا ہے۔

مؤلف۔ کہتا ہے ایک امر کا تجربہ تو مجھ کو
بھی ہوا ہے، مدینہ طیبہ میں میں نے کئی دنوں
تک نری کھجور پر گذر کی اور ہیضہ وغیرہ کچھ نہیں
ہوئی اگر ہندوستان میں ایک وقت بھی کوئی
پیٹ بھر کر کھجور کھائے تو بیمار ہو جاتا ہے)۔

فَاسْتَخْلَاهُ الْبُكَاءُ۔ اُسی کو اکیلے رونے آگیا۔
عرب لوگ کہتے ہیں اَخْلٰى فُلَانٌ عَلٰى شُرْبِ
اللَّبَنِ۔ وہ اکیلا دودھ پی لیا۔

ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ۔ پھر آپ کو تنہائی پسند
ہو گئی۔

إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ وَوَجَدَ أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ
جب جماعت کی تکبیر ہو اور تم میں سے کسی کو پاخانہ
لگے (تو وہ حاجت کے لئے چلا جائے اور جماعت
کا ترک اُس کے لئے جائز ہے)۔

إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ۔ آپ جب پاخانہ میں جانے
لگے (کیونکہ پاخانہ میں ذکر الٰہی درست نہیں ہے
بعضوں نے اُسکو اپنے ظاہری معنی پر اور پاخانہ

Marfat.com

میں ذکر الٰہی کرنا درست رکھا ہے ، بعضوں نے
کہا دل سے ذکر کرنا درست ہے ۔

میں :۔ کہتا ہوں فتاوٰے قنیہ جو حنفیہ کی فقہ کی معتبر کتاب ہے ، اُس میں یہ لکھا ہے کہ پاخانہ میں قرآن پڑھنا درست ہے حالانکہ آنحضرتؐ نے استنجا کی حالت میں سلام کا جواب تک نہیں دیا جیسے صحیح حدیث سے ثابت ہے)۔

اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ وَضَعَ خَاتِمَهٗ ۔ آپ جب پاخانہ جاتے تو اپنی انگوٹھی اُتار ڈالتے (اُس میں محمد رسول اللہ کندہ تھا ، اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ ایسی انگشتری جس میں اللہ یا رسول کا نام کندہ ہو اُسکو پاخانہ میں نہ لیجائے یا ایسا کرے کہ اُسکا نقش اندر کی طرف مٹھی میں بند کرلے اگر کسی کا نام محمد ہو اور وہ انگشتری پر کندہ ہو تب اُس کا پاخانہ لیجانا مکروہ نہ ہوگا ، بعضوں نے کہا مکروہ ہوگا کیونکہ آپ کا نام نامی ہر حال میں واجب التعظیم ہے اب اس میں اختلاف ہے کہ یہ کراہت اُس پاخانہ میں ہے جو آبادی میں بنا ہوتا ہے یا جنگل میں بھی یا ہر جگہ لیکن ظاہر یہی ہے کہ ہر حال میں مکروہ ہے

لِيَتَقَدَّمْ اَحَدُكُمْ وَذَهَبَ الْخَلَاءَ ۔ تم میں سے کوئی امامت کے لئے آگے یہ کہکر وہ پاخانہ کو گئے اس کے آگے جو ہے فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو یہ علت ہے لیتقدم کی اور ذہب الخلاء بیچ میں جملہ معترضہ ہے ۔

لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ رَحِمٍ مَّحْرَمٍ ۔ کوئی شخص کسی بیگانی عورت سے تنہائی نہ کرے مگر جب اُسکا کوئی محرم رشتہ دار موجود ہو (یا اُسکا خاوند موجود ہو وہ بھی محرم کے قائم مقام ہے یہ تنہائی حرام ہے اگر ایسا چھوٹا بچہ موجود ہے جس سے شرم نہیں ہو سکتی تو اُسکا ہونا نہ ہونا برابر ہے طیبی نے کہا خوبصورت بے ریش لڑکا بھی عورت کا حکم رکھتا ہے اُس کے ساتھ بھی تنہائی درست نہیں جبتک تیسرا شخص موجود نہو)۔

اَلَّذِيْ يَتَخَلّٰى فِيْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ ظِلِّهِمْ ۔ جو شخص لوگوں کے رستے یا اُن کے سایہ لینے کی جگہ میں پاخانہ پھرے ۔

اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ تَخَلّٰى ۔ جب رات کو بیدار ہوتے تو پاخانہ میں جاتے ۔

اِذَا كَانَ اَحَدُنَا خَالِيًا ۔ جب کوئی ہم میں سے اکیلا تنہا ہو (تو فرمایا اللہ سے زیادہ شرم کرنا چاہئے فتنی نے کہا خلوت میں ضرورت سے ننگا ہونا درست ہے اور بے ضرورت مکروہ یا حرام ہو ۔

اِنَّ اللّٰهَ خِلْوٌ مِّنْ خَلْقِهٖ وَخَلْقُهٗ خِلْوٌ مِّنْهُ ۔ اللہ اپنی مخلوقات سے جدا ہے اور مخلوق اُس کی اُس سے جدا ہے (اس سے حدیث سے اُن لوگوں کا خیال باطل ہوا جو معاذ اللہ حلول اور اتحاد کے قائل ہیں کہتے ہیں اللہ ہم میں ہے اور ہم اللہ میں ہیں تمام سلف صحابہ اور تابعین کا یہی اعتقاد تھا کہ اللہ کی ذات بائن عن خلقہ علی عرشہ ہے)۔

فَيُخَلِّيْنِيْ اَوْ ذُرْمُعَةً ۔ وہ مجھ کو چھوڑ دیتا ہے میں اُس کے ساتھ گھومتا رہتا ہوں (جدہر وہ جاتا ہے میں بھی اُدہر جاتا ہوں)۔

لَا تُخَلِّنِيْ مِنْ يَدِكَ ۔ مجھ کو اپنی نعمت سے خالی مت رکھ (محروم مت کر)۔

خَلّٰى عَنْهُمْ ۔ اُن کو چھوڑ دیا ۔

خَلْوَةٌ صَحِيْحَةٌ ۔ جورو مرد کی تنہائی جہاں

Marfat.com

جماع سے کوئی امر مانع نہ ہو۔

سَتَعْقِبُوْنَ مِنِّیْ جُثَّةً خَلَاءً۔ تم میرا جسم عنقریب جان سے خالی دیکھو گے (یعنی میں مارا جاؤں گا یہ حضرت علی رض کا قول ہے)۔

عَوَالِی الْاَعْوَامِ۔ سنین گذشتہ۔

خَلَا۔ حرف جر ہے جیسے حاشا اور ماخلا کے بعد جو لفظ آتا ہے وہ منصوب ہوتا ہے۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الْمِیْمِ

خَمْدٌ یا خُمُوْدٌ۔ بجھ جانا۔

اِخْمَادٌ۔ بجھا دینا۔

خَامِدُوْنَ۔ مرے ہوئے بجھے ہوئے۔

فَاِذَا خَمَدَتْ۔ جب وہ آگ دھیمی ہو جائیگی اُس کی لپٹ کم ہو جائے گی۔

خَمَدَ الْمَرِیْضُ۔ بیمار بیہوش ہو گیا یا مر گیا۔

خَمَدَتِ الْحُمّٰی۔ بخار دب گیا۔

خَمْرٌ۔ ڈھانپنا، چھپانا، شراب پلانا، خمیر ملانا۔

خَمَرٌ۔ چھپ جانا۔

تَخْمِیْرٌ۔ خمیر ملانا، چھپانا۔

مُخَامَرَةٌ۔ ملانا۔ فریب کرنا بیچ میں، اقامت کرنا، مل جانا، گھس جانا، چھپ جانا۔

اِخْمَارٌ۔ چھپ جانا کینہ رکھنا، چھپا لینا، خمیر کرنا غافل کرنا، عطا کرنا۔

تَخَمُّرٌ۔ اوڑھنی اوڑھنا (سربندھن)۔

خِمَارٌ۔ بکسرۂ خا سربندھن جس سے عورت اپنے بال چھپاتی ہے۔

خَمَارٌ۔ بفتحۂ خا، لوگوں کی کثرت۔

خُمَارٌ۔ بضمۂ خا سر گھومنا جو شراب پینے کے بعد پیدا ہوتا ہے۔

خَمِّرُوا الْاٰنِیَةَ وَاَوْکِئُوا السِّقَاءَ۔ پانی یا دودھ کا برتن ڈھانپ دو اور مشک پر ڈاٹ لگا دو تاکہ کیڑا وغیرہ اُس میں نہ جا سکے۔

هَلَّا خَمَّرْتَهٗ وَلَوْ بِعُوْدٍ تَعْرُضُهٗ عَلَیْهِ (آنحضرت کے پاس دودھ کا برتن لایا گیا فرمایا) تو نے اُس کو ڈھانپا کیوں نہیں ایک لکڑی ہی آڑی اُس پر رکھ دیتا اگر ڈھکنے کے لئے کچھ نہ ملتا۔

لَا تَجِدُ الْمُؤْمِنَ اِلَّا فِیْ اِحْدٰی ثَلَاثٍ فِیْ مَسْجِدٍ یَعْمُرُهٗ اَوْ بَیْتٍ یَخْمُرُهٗ اَوْ مَعِیْشَةٍ یُدَبِّرُهَا۔ مسلمان کو ہمیشہ تین کاموں میں سے ایک میں تو مصروف پائے گا یا تو مسجد کی تعمیر (یا مرمت آبادی) کر رہا ہو گا یا گھر کو چھپا رہا ہو گا (اُس کی درستی اور اصلاح میں مشغول ہو گا) یا روٹی کمانے کی فکر میں ہو گا (مطلب یہ ہے کہ مسلمان وہی ہے جو اپنے وقت کو بیکار لہو ولعب اور کھیل کود میں ضائع نہیں کرتا بلکہ آخرت کی یا دنیا کی اصلاح میں اپنا وقت صرف کرتا ہے اور جن کاموں میں نہ دنیا کا فائدہ ہے نہ دین کا مثلاً مرغ بازی پتنگ بازی ناچ رنگ وغیرہ اُن سے بچا رہتا ہے)۔

فَلْتَمِسُ الْخَمَرَ۔ ہم کوئی سر چھپانے کی جگہ ڈھونڈھتے تھے (جیسے درخت مکان وغیرہ)۔

فَابْغِنَا مَکَانًا خَمَرًا۔ ایک ایسی جگہ ہم کو تلاش کر دو جہاں آڑ ہو (سایہ ہو گنجان درخت ہوں)۔

حَتّٰی یَنْتَهُوْا اِلٰی جَبَلِ الْخَمَرِ۔ یہاں تک کہ اُس پہاڑ تک پہنچ جائیں گے جس پر گنجان درخت ہیں یعنی بیت المقدس کا پہاڑ۔

یَا اَخِیْ اِنْ بَعُدَتِ الدَّارُ مِنَ الدَّارِ فَاِنَّ الرُّوْحَ مِنَ الرُّوْحِ قَرِیْبٌ وَطَیْرُ السَّمَاءِ

Marfat.com

عَلٰی اَرْضٍ خَمِرَ الْاَنَامُ مِنْ نِعَمِہٖ۔ (سلمان فارسیؓ نے ابو الدرداء صحابی کو لکھا جو ان کو شام کے ملک کی طرف بلاتے تھے) بھائی جان اگرچہ میرا گھر تمہارے گھر سے دور ہے (بُعد مکانی ہے) مگر جان تو جان سے نزدیک ہے (قرب روحانی حاصل ہے) اور آسمان کا پرندہ اُسی زمین پر اُترتا ہے جہاں خوب پیداوار ہو) آب و دانہ کی افراط ہو سرسبز و شاداب ہو سلمان کا مطلب یہ تھا کہ میں جس ملک میں ہوں وہ خوب آباد اور سرسبز ہے میں اُس کو چھوڑ نہیں سکتا)

دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ اَخْمَرُ مَا کَانُوْا۔ میں مسجد میں گیا وہاں خوب مجمع تھا بہت لوگ جمع تھے)۔ عرب لوگ کہتے ہیں دَخَلَ فِیْ خَمَارِ النَّاسِ وہ لوگوں کے جماؤ میں (جتھے میں) گھس گیا۔

اَکُوْنُ فِیْ خَمَارِ النَّاسِ۔ میں لوگوں کے جتھے میں (چھپا ہوا) رہونگا (کوئی مجھ کو پہچان نہ سکے گا)۔

نَاوِلِیْنِی الْخُمْرَۃَ مِنَ الْمَسْجِدِ۔ ذرا مسجد میں سے سجدہ گاہ مجھ کو اُٹھا دے۔ (یہ آنحضرتؐ نے بیوی ام سلمہؓ سے فرمایا وہ حیض کی حالت میں تھیں، خُمرہ وہ چھوٹا ٹکڑا بوریے کا یا کھجور کی پتوں سے بنا ہوا جس پر سجدے میں آدمی کا سر فقط آسکتا ہے، ایک روایت میں یوں ہے کہ چوہے نے چراغ کی بتی کھینچکر آنحضرتؐ کے اُس خمرہ پر ڈالدی جس پر آپ بیٹھے ہوئے تھے اور ایک درم برابر وہ جل گیا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خمرہ بڑے کو بھی کہتے ہیں، ابن اثیرؒ نے شرح جامع الاصول میں کہا کہ خمرہ سجدہ گاہ جس پر ہمارے زمانہ میں شیعہ سجدہ کیا کرتے ہیں میں: کہتا ہوں اس حدیث سے سجدہ گاہ رکھنا مسنون ٹھہرا اور جن لوگوں نے اُس سے منع کیا ہے اور رافضیوں کا طریق قرار دیا ہے اُن کا قول صحیح نہیں ہے میں تو کبھی کبھی اتباع سنت کے لئے پنکھہ جو بوریے سے بنا ہوتا ہے بجائے سجدہ گاہ کے رکھکر اُس پر سجدہ کرتا ہوں اور جاہلوں کے طعن و تشنیع کی کچھ پرواہ نہیں کرتا ہمیں سنت رسول اللہ سے غرض ہے کوئی رافضی کہے یا کوئی خارجی پڑا بکا کرے) بعضوں نے ناولینی الخمرۃ من المسجد کے یہ معنی کئے ہیں کہ آپ مسجد میں تھے اور بیوی ام سلمہ سے فرمایا کہ مجھ کو سجدہ گاہ اٹھا کر دیدے چونکہ آپ اعتکاف میں تھے اس لئے مسجد کے باہر نہ جاسکے۔

اِنَّہٗ کَانَ یَمْسَحُ عَلَی الْخُفِّ وَالْخِمَارِ۔ آنحضرتؐ موزے اور عمامہ پر مسح کر لیتے تھے۔ (اہل حدیث نے ہر طرح عمامہ پر مسح جائز رکھا ہے خواہ سارا مسح عمامہ پر کرے یا تھوڑے سے سر کا کرکے باقی مسح عمامہ پر پورا کرے)۔

مَا اَشْبَہَ عَیْنَکَ بِخِمْرَۃِ ہِنْدٍ۔ (عمرو بن عاص نے معاویہ سے کہا) تمہاری آنکھ ہندہ سے کیسی مشابہ ہے جب وہ اوڑھنی اوڑھتی تھی۔

اِنَّ الْعَوَانَ لَا تُعَلَّمُ الْخِمْرَۃَ۔ آزمودہ کار ادھیڑ عورت کو اوڑھنی اوڑھنا تھوڑی سکھاتے ہیں (وہ تو اُس کو خوب جانتی ہے یہ ایک مثل ہے جو اُس وقت کہی جاتی ہے جب کسی دانشمند آدمی کو کوئی عقل کی بات بتلائے)۔

مَنِ اسْتَخْمَرَ قَوْمًا اَوَّلُہُمْ اَحْرَارٌ وَجِیْرَانٌ مُسْتَضْعَفُوْنَ فَاِنَّ لَہٗ مَا قَصَرَ

فِیْ بَیْتِہٖ۔ جس شخص نے زبردستی اُن لوگوں کو غلام بنالیا جو اصل میں آزاد تھے یا اُن ناتوان لوگوں کو جنہوں نے اُس کی پناہ لی تھی (یعنی جاہلیت اور کفر کے زمانہ میں) تو وہ اسلام کے زمانہ میں بھی اُن پر قابض رہے گا جن کو اُس نے اپنے گھر میں قید کر رکھا تھا (غلام بنا کر اُن سے خدمت لیے رہا تھا، مطلب یہ ہے کہ اسلام کے زمانہ میں اب نئی تحقیقات ہو کر وہ آزاد نہ ہوسکیں گے بلکہ جاہلیت کے زمانہ سے اگر وہ غلاموں کے طور پر رہے تھے تو اب بھی غلام ہی رہیں گی)۔

مَلَّکَہٗ عَلٰی عُرْبِہِمْ وَ خُمُوْرِہِمْ۔ اُس نے اُس کو عربوں اور گاؤں والوں دیہاتیوں کا مالک بنا دیا (وہ اُس کے رعایا بن گئے طرح طرح کے محصولات اور ٹکس اُس کو دینے لگے)۔

اِنَّہٗ بَاعَ خَمْرًا فَقَالَ عُمَرُ قَاتَلَہُ اللّٰہُ۔ سمرہ ابن جندب نے انگور کا شیرہ (جس سے شراب بنایا جاتا ہے اُس شخص کے ہاتھ) بیچا (جو اُس کو شراب بناتا تھا) حضرت عمرؓ نے (یہ سنکر) کہا اللہ تعالےٰ اُس کو تباہ کرے (انگور کے شیرہ کو مجازاً اس لحاظ سے کہ وہ شراب ہونے والا تھا خمر کہدیا یہ بھی مکروہ ہے کہ جو شخص شراب بناتا ہو اُس کے ہاتھ شیرہ بیچے اور یہ مراد نہیں ہے کہ سمرہ بن جندبؓ نے شراب بیچا کیونکہ وہ ایک صحابی تھے شراب بیچنے کی حرمت سے واقف تھے)۔

لَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَہٗ۔ اُسکا سر مت ڈھانپو (تاکہ احرام کی نشانی قائم رہے اور قیامت کے دن وہ لبیک پکارتا ہوا اُٹھے)۔

یَخْمُرُ الْبُرْمَۃَ وَالتَّنُّوْرَ۔ ہانڈی اور تندور کو چھپا دے۔

ھَلَّا خَمَّرْتَہٗ۔ تو نے اُس کو ڈھانپ کیوں نہیں دیا (کیونکہ شیطان ڈھانپا ہوا برتن نہیں کھولتا اور وبا اور طاعون کے اثرات سے ڈھانپا ہوا کھانا پانی محفوظ رہتا ہے حال کے اطبا اور حاذق ڈاکٹروں کی تشخیص سے یہ معلوم ہوا ہے کہ وبا اور طاعون کے کیڑے ہوا میں اڑ کر جاتے ہیں اور دوسرے مقام یا ملک میں بھی وبا اور طاعون پھیلاتے ہیں اس لئے برتن کا ڈھانپنا عین حکمت ہے اور جو جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا تھا اطبا کی تشخیص میں بھی وہی صحیح اور درست نکلا)۔

اَلْخَمْرُ مِنْ خَمْسَۃٍ۔ شراب پانچ چیزوں سے بنتا ہے (اسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ اور چیزوں سے شراب نہیں بنتا بلکہ مدینہ طیبہ میں اُس وقت یہی پانچ شراب رائج ہونگے آپ نے اُن کو بیان فرما دیا یعنی انگور کھجور جو جوار شہد جیسے دوسری حدیث میں فرمایا اَلْخَمْرُ مِنْ ھَاتَیْنِ الشَّجَرَتَیْنِ یعنی شراب ان دو درختوں سے بنتا ہے کھجور اور انگور سے اور اس کی دلیل دوسری صحیح حدیث ہے کہ ہر نشہ لانے والا شراب خمر ہے اور لغت میں بھی خمر عام ہے ہر نشہ لانے والے شراب کو کہتے ہیں یعنی جو عقل کو ڈھانپ لے عقل میں خلل آ جائے اور حضرت عمرؓ نے بھی یہی فرمایا کہ اَلْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ یعنی خمر وہ ہے جو عقل کو ڈھانپ لے (نشہ لائے)۔

وَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَرْکَبْ۔ سر ڈھانپے اور سوار ہو جائے (کو اُس نے ننگے سر جانے کی منت مانی تھی کیونکہ عورت کو سر چھپانا فرض ہے اور گناہ

کے کام کی منت لغو ہے اور پیدل چلنے کی منت
گو صحیح ہے لیکن شاید اُس کو پیدل چلنے کی طاقت
نہ ہوگی)۔

وَهِيَ تَخْتَمِرُ فَقَالَ لِيَّةً لَا لَيَّتَيْنِ۔ وہ اوڑھنی اوڑھ رہی تھی فرمایا بس ایک پیچ دو پیچ نہ کر (تاکہ مردوں کے عمامہ کے مشابہ نہ ہو جائے)۔

أَمَرَهَا أَنْ تَجْعَلَ الْخِمَارَ عَلَى رَأْسِهَا وَتَحْتَ حَنَكِهَا۔ آپ نے عورت کو حکم دیا کہ سربند ہن اپنے سر پر ڈالے اور ٹھڈی کے تلے بس ایک ہی پھیر رکھے (تاکہ مردوں کی بہت مشابہت نہ ہو اور دوسرے یہ کہ کئی پھیرے کرنا اسراف میں داخل ہے)۔

شَقَّقَهَا خُمُرًا بَيْنَ الْفَوَاطِمِ۔ بعضوں نے خُمْرًا بسکون میم بھی پڑھا ہے یعنی اُس کو پھاڑ کر اُن عورتوں کے سربند ہن کر دے جن کا نام فاطمہ ہے (فاطمہ بیس صحابی عورتوں کا نام تھا لیکن مشہور ترین تین ہیں ایک تو فاطمہ زہرا رض آنحضرت م کی صاحبزادی دوسرے فاطمہ بنت اسد حضرت علی رض کی والدہ تیسرے فاطمہ بنت حمزہ رض اس حدیث میں یہی تین عورتیں مراد ہیں)۔

خَمَّرَ وَجْهَهُ بِالثَّوْبِ۔ حضرت عمر رض نے آنحضرت م کو ایک کپڑے سے ڈھانپ دیا (جب آپ پر وحی کی حالت طاری ہوئی اور یعلی بن امیہ کو بلا کر یہ حالت دکھلائی کیونکہ وہ وحی کی حالت دیکھنے کے مشتاق تھے اور آنحضرت م کی رضامندی حضرت عمر رض نے معلوم کر لی ہوگی اس میں یہ فائدہ بھی تھا کہ یعلی کا ایمان قوی ہو جائے)۔

وَخَمَّرَ أَنْفَهُ۔ عبداللہ بن ابی بن سلول منافق نے اپنی ناک ڈھانپ لی، مردود بڑا لطیف مزاج بنا آنحضرت م کی سواری میں گدھا تھا اُس کی گرد جو اُڑی تو عبداللہ نے ناک بھوں چڑھائی بھلا یہ گرد کہیں نصیب ہوتی ہے، ؎

آرزو دارم کہ خاک آں قدم
طوطیائے چشم سازم دم بدم

كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْخَمِيرِ۔ (حسان نے آنحضرت م سے ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب کے ہجو کی اجازت چاہی آپ نے فرمایا واہ وہ تو میرا بھائی ہے اُس کی ہجو گویا میری ہجو ہوگی، حسان نے عرض کیا نہیں میں آپ کو ہجو میں سے اس طرح نکال لونگا جیسے آٹے میں سے بال نکال لیا جاتا ہے پھر حسان نے ابوسفیان کی ہجو میں یہ شعر کہی ؎

وان سنام المجد من آل ہاشم
بنو بنت مخزوم ووالدک العبد

یعنی بزرگی اور شرف کے کوہان ہاشم کی اولاد میں بنت مخزوم کے بیٹے ہیں، بنت مخزوم سے مراد فاطمہ بنت عمر بن عائذ ہیں جو حضرت عبداللہ آنحضرت م والد ماجد اور ابو طالب کی والدہ تھیں اور ابوسفیان کا باپ حارث تھا حارث سمیہ بنت موہب کے بطن سے پیدا ہوا تھا اور موہب بنی عبد مناف کا غلام تھا اس لئے حسان رض نے یوں ہجو کی کہ تیرا باپ تو غلام تھا البتہ حضرت امیر حمزہ اور حضرت صفیہ شریفوں میں ہیں کیونکہ اُن والدہ ہالہ بنت وہب بن عبد مناف تھیں زہرہ کی اولاد میں اُسی لئے حسان رض نے آگے شعر کہی۔ ؎ ومن ولدت ابناء زہرة منہم : کرام ولم یقرب عجائزک المجد، یعنی اور

Marfat.com

بزرگی کے کوہان زہرہ کے بیٹوں کی اولاد پر اور تیرے بڑھیوں کے پاس تو شرافت چھنگی بھی نہیں بڑھیوں سے مراد سمیہ ہے جو ابوسفیان کی دادی تھی۔

لَا اٰکُلُ الْخَمِیْرَ۔ میں خمیری روٹی نہیں کھاتا

خَامَرَ بَاطِنَہٗ۔ اُس کے دل میں سما گیا

کُلُّ مُسْکِرٍ خَمْرٌ۔ ہر نشہ لانے والا شراب ہے یہ حدیث اعلیٰ درجہ کی صحیح ہے، اُس پر ائمہ ستہ نے لفظاً اور معنیً اتفاق کیا ہے اور صاحب ہدایہؒ نے جو یحییٰ بن معین سے اس کا ضعف نقل کیا ہے تو یہ قول یحییٰ بن معین کا کسی نے نقل نہیں کیا معلوم نہیں صاحب ہدایہؒ نے کہاں سے لکھ مارا ہے اور قاموس میں ہے کہ صحیح یہی ہے کہ خمر عام ہے اور انگور کے شیرے سے خاص نہیں کس لئے کہ جب شراب حرام ہوا اُس وقت مدینہ میں انگور کے شراب کا وجود ہی نہ تھا۔

حُرِّمَتِ الْخَمْرُ لِعَیْنِهَا وَالسُّکْرُ مِنْ کُلِّ شَرَابٍ۔ خمر تو فی ذاتہ حرام ہے اور دوسرے مشروبات اس قدر کہ نشہ لائیں، صاحب ہدایہ نے اسی حدیث سے امام ابوحنیفہ رحمہ کی دلیل لی کہ شراب انگور سے خاص ہے اور دوسرے شرابوں کا جو جو یا جوار یا چاول یا کھجور سے بنیں اتنا پینا مباح رکھا ہے جس سے نشہ نہ ہو، مگر اس حدیث کا اسناد ضعیف ہے اور دوسری صحیح حدیثیں اس کے خلاف وارد ہیں کہ ہر نشہ لانے والا شراب خمر ہے اور تھوڑا یا بہت ہر طرح اُسکا پینا حرام ہے، امام عبداللہ نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا اَلْخَمْرُ مِنْ خَمْسَةٍ اَلْعَصِیْرُ مِنَ الْکَرْمِ وَالنَّقِیْعُ مِنَ الزَّبِیْبِ وَالْبِتْعُ مِنَ الْعَسَلِ وَالْمِزْرُ مِنَ الشَّعِیْرِ وَالنَّبِیْذُ مِنَ التَّمْرِ۔ شراب پانچ چیزوں سے بنتا ہے عصیر تازے انگور سے اور نقیع سوکھے انگور (منقیٰ) سے اور بتع شہد سے اور مرز جو سے اور نبیذ کھجور سے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَمْ یُحَرِّمِ الْخَمْرَ لِاِسْمِهَا۔ اللہ تعالیٰ نے خمر کو اُس کے نام کی وجہ سے حرام نہیں کیا بلکہ اُس کے اثر اور انجام کی وجہ سے تو جس چیز کا اثر خمر کا اثر ہو وہ خمر ہے۔

کَانَ اُبَیٌّ یُصَلِّیْ عَلَی الْخُمْرَةِ وَیَضَعُهَا عَلَی الطِّنْفِسَةِ۔ ابی رضہ سجدگاہ پر نماز پڑھتے اس کو چادر پر رکھ لیتے۔

مترجم:- کہتا ہے میں بھی اکثر ایسا کرتا ہوں کہ جب فرش پر نماز پڑھنے کو کھڑا ہوتا ہوں تو ایک بوریے کا ٹکڑا یا پنکھہ سجدے کے مقام پر رکھ لیتا ہوں اگرچہ ہمارے مذہب میں کپڑے پر سجدہ کرنا جائز ہے پر بہتر یہ ہے کہ مٹی یا بوریے پر سجدہ کرے۔

اَلسُّجُوْدُ عَلَی الْاَرْضِ فَرِیْضَةٌ وَعَلَی الْخُمْرَةِ سُنَّةٌ۔ زمین پر سجدہ کرنا فرض ہے اور سجدہ گاہ پر سجدہ کرنا سنت ہے۔

لَا تُمْسِكْ بِخَمَرِهٖ وَاَنْتَ تُصَلِّیْ۔ کسی آڑ پر ٹیکا مت دے نماز میں۔

خَمَرٌ بفتحتین جو چیز تجھ کو چھپا لے، ٹھیکرا یا پہاڑ یا درخت۔

سَاَلْتُکُمْ تَلْتَمِسُوْا لِیْ خَمْرَةً فَاَلْقَیْتُمُوْنِیْ عَلٰی جَمْرَةٍ۔ میں نے تو تم سے یہ خواہش کی کہ میرے لئے شراب ڈھونڈھو تم نے مجھ کو ایک انگارے پر ڈال دیا۔

خَمَّارٌ۔ شراب فروش۔

Marfat.com

خمارة۔ شراب کی دوکان۔

خمس۔ پانچواں حصہ لینا، یا پانچ کا عدد اپنی ذات سے پورا کرنا، پانچ مونث چیزیں۔

کَانَ یُحِبُّ اَنْ یَّخْرُجَ یَوْمَ الْخَمِیْسِ۔ اور آنحضرت جمعرات کے دن سفر کرنا (جہاد کے لئے یا اور کوئی نیک کام کے لئے) پسند کرتے تھے (کیونکہ جمعرات کے دن بندوں کے اعمال اللہ تعالیٰ تک اٹھائے جاتے ہیں۔ بعضوں نے کہا یوم الخمیس سے آپ فال نیک لیتے تھے کیونکہ خمیس لشکر کو بھی کہتے ہیں گویا فتح ہوگی اور مال غنیمت ہاتھ آئے گا اس میں سے پانچواں حصہ اللہ و رسول کا ہوگا۔

مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِیْسُ۔ (یہ خیبر کے یہودیوں نے کہا) یعنی محمدؐ مع لشکر آن پہنچے۔ لشکر کو خمیس اس سبب کہتے ہیں کہ اس میں پانچ ٹکڑے ہوتے ہیں مقدمہ، ساقہ، میمنہ، میسرہ، قلب یا غنیمت کے مال کے پانچ حصے اس میں کئے جاتے ہیں۔

اِنَّ لِیْ خَمْسَةَ اَسْمَاءٍ۔ میرے پانچ نام ہیں (اس سے حصر مقصود نہیں ہے۔ احوذی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے ایک ہزار نام ہیں اسی طرح حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھی ہزار نام ہیں)۔

اُعْطِیْتُ خَمْسًا۔ پانچ باتیں خاص مجھ کو ملیں (آپ کے خصوصیات بہت ہیں مگر شاید جب یہ حدیث فرمائی اس وقت دوسرے خصوصیات کا آپ کو علم نہ ہوا ہوگا)۔

ھُمْ اَخْمَسُنَا خَمِیْسًا۔ ان کا لشکر ہم سے بڑا ہے

رَبَعْتُ فِی الْجَاھِلِیَّةِ وَخَمَسْتُ فِی الْاِسْلَامِ (عدی بن حاتم نے کہا میں نے جاہلیت اور اسلام دونوں زمانوں میں لشکر کشی کی) جاہلیت کے زمانہ میں تو چوتھائی حصہ لیا (اس زمانہ میں لوٹ کے مال میں سے سردار کو یہی حصہ ملا کرتا تھا) اور اسلام کے زمانہ میں پانچواں حصہ لیا۔

اِیْتُوْنِیْ بِخَمِیْسٍ اَوْ لَبِیْسٍ میرے پاس پانچ ہاتھ کا کپڑا یا پہنا ہوا کپڑا لاؤ (امام بخاری کی روایت میں خمیص صاد مہملہ سے ہے یعنی چھوٹا کمل۔

خُذْ مِنِّیْ غُلَامَیْنِ خُمَاسِیَّیْنِ مجھ سے دو غلام پانچ پانچ بالشت قد والے لے لے (نہایہ میں ہے کہ خماسی کا مونث خماسیة مستعمل ہے اور سداسی اور سباعی مستعمل نہیں ہے۔ محیط میں ہے کہ غلام سداسی یا سباعی نہیں کہیں گے اس لئے کہ چھ بالشت کا جب قد ہو جائے تو وہ پورا مرد ہے پھر اس کو غلام نہیں کہیں گے)۔

سُئِلَ الشَّعْبِیُّ عَنِ الْمُخَمَّسَةِ۔ شعبی سے فرائض کا مسئلہ جس کو مخمسہ کہتے ہیں پوچھا گیا (اس کو مخمسہ اس لئے کہتے صحابہ نے اختلاف کیا حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ اور زید بن ثابتؓ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے۔ صورت مسئلہ کی یہ ہے ام اخت جد)۔

بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ یا خَمْسَةٍ۔ اسلام کی بنا پانچ ستونوں پر ہے۔

فَاِنْ لَّمْ یَبْرَاْ فَفِیْ ثَلٰثٍ خَمْسٍ۔ اگر تین دن میں اچھا نہ ہو جائے تو پانچ دن تک کرے (پانی کی نہر میں غوطہ لگائے)۔

اِنَّکَ وَاَبَاکَ مِنْ شَرْطَةِ الْخَمِیْسِ۔ تو اور تیرا باپ تو ہمارے نامی گرامی لشکر میں سے

Marfat.com

سے (یعنی قیامت کے دن ہمارے خاص لوگوں
میں سے ہوگا، شرطہ اس لشکر کو کہتے ہیں جو سب سے
پہلے لڑنے کے لئے تیار ہو، شرطی پولیس کا
افسر کوتوال۔

خَمْشٌ یا خُمُوْش، نوچنا، چھیلنا، کھرونچا مارنا، تھپڑ مارنا
کوئی عضو کاٹ ڈالنا، مارنا۔

مَنْ سَأَلَ وَهُوَ غَنِيٌّ جَاءَتْ مَسْئَلَتُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُمُوْشًا فِيْ وَجْهِهٖ۔ جو شخص مالدار ہو کر سوال کریگا اسکا سوال قیامت کے دن اس کے منہ میں کھرونچا ہوگا یا کھرونچے ہونگے خموش جمع ہی ہے خمش کی۔

فَقَالَ خَمْشًا۔ (یہ بددعا ہے) خدا کرے تیرا منہ چھلے اس پر کھرونچا لگے جیسے جدعا اور قطعًا یعنی ناک کٹے۔

كَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ خُمَاشَاتٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ جاہلیت کے زمانہ میں ہم میں اور ان میں چھیڑ یا چھیڑ چلی رہتی تھی (ہم ان کو زخمی کرتے تھے وہ ہمکو ہم ان کا مال لوٹ لیتے تھے وہ ہمارا)۔

سُئِلَ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا فَقَالَ هٰذَا مِنَ الْخُمَاشِ۔ امام حسن بصری سے پوچھا گیا اس آیت کی کیا تفسیر ہے برائی کا بدلہ اتنی ہی برائی ہے انہوں نے کہا اس سے وہ زخم مراد ہیں جن میں قصاص نہیں ہوتا۔

اِقْتَصَّ شُرَيْحٌ مِنْ سَوْطٍ وَخُمُوْشٍ۔ شریح قاضی نے کوڑے کی مار کا بدلہ دلایا اسی طرح کھرونچے کا یعنی اس زخم کا جس کی دیت مقرر نہیں ہے)۔

يَخْمُشُوْنَ وُجُوْهَهُمْ۔ اپنا منہ نوچ رہے ہیں چھیل رہے ہیں۔

فِيْ وَجْهِهٖ خُدُوْشٌ اَوْ خُمُوْشٌ۔ یہ راوی کی شک ہے کہ خموش کا لفظ کہا یا خدوش معنی ایک ہے

كَانَ فِيْ سَاقَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُمُوْشَةٌ۔ آنحضرت ﷺ کی پنڈلیاں ذرا باریک تھیں (موٹی اور ادپر گوشت نہ تھیں)۔

خَمْصٌ یا خُمُوْصٌ۔ ورم بیٹھ جانا، باریک شکم ہونا، بھوک لگنا، پیٹ خالی کرنا۔

مَخْمَصَةٌ۔ شدت کی بھوک۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُمْصَانَ الْاَخْمَصَيْنِ۔ آنحضرت ﷺ کے دونوں اخمص خالی تھی انہیں جوت۔ تھا جو چلنے میں زمین سے الگ رہتا، اخمص پاؤں وہ مقام جو ایڑی اور پنجہ کے بیچ میں ہوتا ہے۔

رَاَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْصًا شَدِيْدًا۔ میں نے دیکھا آنحضرتؐ بہت بھوکے ہیں ایک روایت میں خمصًا ہے بفتحہ میم اور خا معنی وہی ہے، عرب لوگ کہتے ہیں خُمْصَانٌ اور خَمِيْصٌ۔ اس شخص کو جس کا پیٹ خالی اور بھوکا ہو۔ خمیص کی جمع خماص آئی ہے۔

كَالطَّيْرِ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا۔ پرندوں کی طرح جو صبح کو بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو سیر ہو کر آتے ہیں (اللہ ان کو روزی دیتا ہے وہ کچھ سیٹ کر نہیں رکھتے)۔

خِمَاصُ الْبُطُوْنِ خِفَافُ الظُّهُوْرِ۔ خالی پیٹ اور ہلکی پیٹھ والے (یعنی ظلم اور حرام کے پیسے سے ان کا پیٹ خالی اور اس کے بوجھ

Marfat.com

اور گناہ سے اُن کی پیٹھ ہلکی)۔
وَعَلَیْہِ خَمِیْصَۃٌ جَوْنِیَّۃٌ۔ آپ ایک کالی کملی اوڑھے ہوئے تھے (کتاب الجیم میں یہ حدیث گذر چکی ہے)۔
اِذْھَبُوْا بِخَمِیْصَتِیْ اِلٰی اَبِیْ جَھْمٍ۔ میری یہ (نقشی) چادر ابوجہم کے پاس لے جاؤ (اُسکی سادی کملی مجھ کو لادو، کہتے ہیں آنحضرتؐ کے پاس دو چادریں آئی تھیں، ایک سادی اور ایک بیل بوٹے کی آپ نے سادی ابوجہم کو دی اور نقشی آپنے اوڑھی، پھر نماز میں آپ کا خیال اُس کے نقش ونگار پر گیا آپ نے نماز کے بعد وہ نقشی چادر ابوجہم کو بھجوا دی اور سادی چادر اُن سے واپس منگوا کر خود اوڑھی)۔
فِیْ اَخْمَصِ قَدَمَیْہِ جَمْرَتَانِ۔ سب سے ہلکا عذاب دوزخ میں اُس شخص کو ہوگا جس کے دونوں پاؤں کے اخمص میں دو انگارے رکھدیئے جائیں گے (اُن کی گرمی سے دماغ پکیگا معاذ اللہ ایک روایت میں ہے کہ یہ شخص ابوطالب ہونگے جنہوں نے آنحضرتؐ کی پرورش کی اور آپ کی جان کی حفاظت کے لئے بڑی تکلیف اور سختی اُٹھائی مگر مرتے وقت اپنے باپ دادا کے دین پر رہے اور ایمان نہ لائے)۔
لَبِسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ السَّاجَ وَالطَّلْقَ وَالْخَمَائِصَ۔ آنحضرتؐ نے سبز چادر اور طلق اور کالی چادریں (اُون کی) پہنیں۔
فَاِذَا رَأَیْتَہٗ قَدْ خَمُصَ وَجْھُہٗ۔ جب تو دیکھے اُسکا منہ بیٹھ گیا (سوکھ گیا)۔
خَمْطٌ۔ خوشبودار ہونا۔ بدبودار ہونا۔ کھٹا، کڑوا کسیلا بھوننا، مشک میں بھرنا۔
تَخَمُّطٌ۔ غصہ ہونا، مغرور ہونا، جیسے تَخَمُّطٌ اس کا بھی یہی معنی ہے۔
اُکُلٍ خَمْطٍ۔ بدمزہ کسیلے میوے بعضوں نے کہا خمط پیلو کا پھل۔
فَتَخَمَّطَ عُمَرُ۔ (رفاعہ بن رافع نے کہا پانی پانی سے ہے یعنی غسل جب ہی واجب ہوتا ہے جب منی نکلے یہ سنکر) حضرت عمرؓ غصے ہوئے (اُن کا مذہب یہ ہوگا جو جمہور علماء کا ہے کہ دخول سے غسل واجب ہو جاتا ہے)۔
خَمْلٌ۔ حاشیہ کنارا، سرا جو نرم تانے کا ہوتا ہے شتر مرغ کا پر۔
خُمُوْلٌ۔ چھپ جانا، گمنام ہونا۔
جَھَّزَ فَاطِمَۃَ فِیْ خَمِیْلٍ وَقِرْبَۃٍ وَوِسَادَۃِ اَدَمٍ۔ آنحضرتؐ نے حضرت فاطمہؓ کے جہیز میں یہ چیزیں دیں، ایک چادر حاشیہ دار یا کالی چادر اور ایک مشک اور ایک چمڑے کا تکیہ۔
لَھَا خَمْلٌ۔ اُسکا سرا تھا۔
کِسَاءٌ لَھَا خَمْلٌ۔ حاشیہ دار کملی۔
جَارِیَۃٌ عَلٰی خَمَائِلَ۔ ایک چھوکری حاشیہ دار چادر اوڑھے ہوئی۔ بعضوں نے کہا عَلٰی خَمِیْلَۃٍ ہے یعنی نرم ہموار زمین پر گذرا اُس چھوکری کی صحبت کی۔ محیط میں ہے کہ خمیلہ وہ مقام جہاں گنجان درخت ہوں۔
دِثَارٌ مُخْمَلٌ۔ ابرہ حاشیہ دار۔
وَاَنَا فَعَ بِہٖ بَعْدَ الْخَمَالَۃِ۔ اور اُس کی وجہ سے گمنامی کے بعد نامور کیا۔
اُذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا خَامِلًا۔ اللہ کی یاد آہستگی

ع۔ طلق کے معنی مجھ کو معلوم نہیں ہوسکے ۱۲ منہ

Marfat.com

سے کر دیا عاجزی اور تضرع سے۔
خُمَالِیُّ۔ دوست صادق۔
خُمَالَہ۔ شتر مرغ کا پر۔
خِمْلَۃٌ۔ بھید باطنی خصلت۔
خِمْلَاتٌ۔ جمع خملۃ، اسرار اور عیوب۔
اَلدُّنْیَا تَرْفَعُ الْخَمِیْلَ وَتَضَعُ الشَّرِیْفَ دنیا کمینے گمنام آدمی کو بڑھاتی ہے اور شریف کو گھٹاتی ہے (اسپ تازی شدہ مجروح بزیر پالان طوق زریں ہمہ درگردن خری بینم)۔
اَدْخَلَنِیْ مَعَہٗ فِی الْخَمِیْلَۃِ۔ آپ نے کالی چادر میں اپنے ساتھ مجھ کو بھی اندر کر لیا۔
خَمٌّ۔ جھاڑنا، صاف کرنا، دوہنا، بدبودار ہونا جیسے خُمُوْمٌ تعریف کرنا، رونا۔
خُمٌّ۔ گڈھا، مرغیوں کا ٹاپہ، تہ خانہ۔
مِخَمَّۃٌ۔ جھاڑو۔
اَفْضَلُ النَّاسِ الصَّادِقُ اللِّسَانِ الْمَخْمُوْمُ الْقَلْبِ۔ سب لوگوں میں بہتر وہ ہے جو زبان کا سچا دل کا صاف ہو (حسد اور بغض اور کینہ سے پاک ہو)۔ عرب لوگ کہتے ہیں خَمَمْتُ الْبَیْتَ۔ میں نے گھر میں جھاڑو دیدی صاف کر دیا۔
وَعَلَی الْمُسَاقِیْ خَمُّ الْعَیْنِ۔ جو شخص باغ کو مساقات پر لے (یعنی پیداوار میں سے ایک حصہ اپنے لئے ٹھہرائے اس کی خدمت اور نگرانی کے عوض میں) وہی چشمہ (یا کنوئے) کو بھی صاف کرائے۔
مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّسْتَخِمَّ لَہُ الرِّجَالُ قِیَامًا۔ جو شخص اس بات کو پسند کرے کہ لوگ اس کے لئے کھڑے کھڑے بودار ہو جائیں (ان کو پسینہ آجائے کھڑے کھڑے اس میں سے بو نکلے) یہ طحاوی کا قول ہے اور بعضوں نے یَسْتَجِمَّ جیم سے روایت کیا ہے اس کے معنی اوپر گذر چکے ہیں۔
غَدِیْرُ خُمٍّ۔ ایک مقام ہے مدینہ اور مکہ کے درمیان، وہاں ایک چشمہ بھی ہے، آنحضرتؐ نے حجۃ الوداع میں حضرت علیؓ کی نسبت یہیں فرمایا تھا من کنت مولاہ فعلیؓ مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ، طیبی نے کہا غدیر خم جحفہ سے تین میل پر ہے وہاں پر ایک گڈھا ہے اور جھاڑ بہت ہیں، اصمعی نے کہا غدیر خم نہایت بدہوا مقام ہے وہاں جو پیدا ہو وہ جوانی کو بھی نہیں پہنچا البتہ اگر دوسرے کسی مقام پر چلا گیا تو خیر۔
لَحْمٌ مُخِمٌّ۔ بدبودار سڑا گوشت۔
خَمَّانٌ اور خِمَّانٌ۔ ذلیل کمینے لوگ، خراب مال۔
خَمِیْمٌ۔ ممدوح۔
خُمْخُمَۃٌ۔ چھوٹا پیالہ۔
اَشَارَ اِلٰی مِثْلِ الْخُمْخُمَۃِ۔ اور مشہور روایت جُمْجُمَۃ ہے جیم سے جیسے اوپر گذرا۔
خُمٌّ۔ ایک پرانا کنواں ہے مکہ میں۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ النُّوْنِ

خَنَبٌ۔ ناک کی بیماری، ضعف ناتوانی، لنگڑا پن ہلاکت
خَنْبَۃٌ۔ فساد تباہی جیسے خَنَابَۃٌ، خِنَابَتَانِ دونوں طرف کے داہنے بائیں نتھنے۔
فِی الْخِنَابَتَیْنِ اِذَا اُخْرِمَتَا فِیْ کُلِّ وَاحِدَۃٍ ثُلُثُ دِیَۃِ الْاَنْفِ۔ جب نتھنے کاٹ ڈالے

Marfat.com

جائیں تو ہر ایک میں ناک کی تہائی دیت دینا ہو گی۔

خُنْبُجَۃٌ۔ یہ معرب ہے خنبک کا، اُس کی جمع خنابج، مشک جس میں شراب بھر کر زمین میں گاڑ دیتے ہیں۔

خَنْثٌ۔ تمٹا کرنا، مشک کا منہ باہر کو موڑ کر اُس میں سے پانی پینا اگر اندر کی طرف موڑے تو وہ قبع ہے۔

اِخْنَاثٌ اور تَخَنُّثٌ۔ دونوں یعنی خنث ہے یعنی مشک کو باہر کیطرف موڑ کر اُس میں سے پانی پیا۔

نَہٰی عَنْ اِخْتِنَاثِ الْاَسْقِیَۃِ۔ مشکوں کا منہ موڑ کر اُن میں سے پانی پینے سے منع فرمایا (کیونکہ اُس میں کیڑا پتنگا منہ میں چلے جانیکا ڈر ہے شاید کوئی زہریلا جانور اندر بیٹھا ہو وہ منہ میں کاٹ کھائے علاوہ اس کے ایسا کرنے سے مشک میں بری بو پیدا ہو جائے گی اور کبھی پانی زور سے نکل کر پینے والے کا بدن اور کپڑا بھگو دے گا اور کبھی اُچھو ہو جائیگا، دوسری حدیث میں اُس کی اجازت بھی آئی ہے اور شاید ممانعت کی حدیث بڑی مشک سے خاص ہو۔

کَانَ یَشْرَبُ مِنَ الْاِدَاوَۃِ وَلَا یَخْنِثُہَا۔ چھاگل سے پانی پیتے لیکن اُس کو موڑتے نہیں۔

فَانْخَنَثَتْ فِیْ حِجْرِیْ فَمَا شَعَرْتُ حَتّٰی قُبِضَ۔ آنحضرت وفات کے قریب میری گود میں ڈھیرے ہو گئے (موت کی وجہ سے اعضا میں تشنج ہو گیا جوڑ ڈھیلے ہو گئے) مجھ کو خبر تک نہ ہوئی یہاں تک آپ کی روح پرواز کر گئی۔

لَا نَرٰی اَنْ نُصَلِّیَ خَلْفَ الْمُخَنَّثِ۔ ہم تو مخنث کے پیچھے نماز پڑھنا مناسب نہیں سمجھتے قسطلانی نے کہا مخنث بہ فتحہ نون وہ جس کی گانڈ مارتے ہیں اور بکسرۂ نون جس کے اعضا میں عورتوں کی طرح نرمی اور لچک ہو اور یہ امر کبھی خلقۃً ہوتا ہے اور کبھی عمل کر کے اُس کو زنانہ بناتے ہیں جیسے ہمارے زمانہ کے ہیجڑے ان کے فوطے اور عضو تناسل کاٹ ڈالتے ہیں یا شہوت کی رگ کو سل دیتے ہیں وہ نامرد ابن جاتا ہے)۔

اِنَّ اللّٰہَ لَعَنَ الْمُخَنَّثِیْنَ۔ اللہ کی لعنت مخنثوں پر، اس حدیث میں وہی مخنث مراد ہیں جو عمل کر کے زنانے بنائے جائیں۔

طَوَی الثَّوْبَ عَلٰی اَخْنَاثِہٖ۔ کپڑے کو اُسکی شکنوں پر تہ کر لیا۔

خَنِثٌ۔ زنانہ جس کے اعضا نرم ہوں ایسی ہی خُنُثٌ ہے۔

خُنْثٰی۔ وہ جس میں مرد اور عورت دونوں کی نشانیاں ہوں۔

خَنْجَرٌ۔ دو دھار کی چھری جو مشہور ہتھیار ہے۔

اَخَذَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ یَوْمَ حُنَیْنٍ اَوْ خَیْبَرَ خَنْجَرًا۔ ام سلیم نے جنگ حنین یا خیبر میں ایک خنجر لیا اور کہنے لگیں اگر کوئی کافر میرے پاس آیا تو اُسکا پیٹ چیر ڈالوں گی، سبحان اللہ ایک زمانہ میں مسلمان عورتوں کی یہ بہادری اور شجاعت تھی جنگ میں زخمیوں کی مرہم پٹی دوا علاج وہ کرتیں، مجاہدین کا کھانا وہ پکاتیں اگر کافر سخت حملہ کرتے تو جنگ بھی کرتیں خولہ بنت ازور نے جنگ یرموک میں کیسی کیسی بہادریاں کیں ہیں کہ مردوں کے بھی دانت کھٹے کر دیے)۔

خَنْدَفَۃٌ۔ ایک قسم کی چال دونوں پاؤں کھول کر

Marfat.com

یا جلدی جلدی دوڑ کر چلنا۔
یَا اَخْنَدِف - زبیرؓ نے ایک شخص کو سنا پکار رہا تھا اے خندف کہاں ہے یہ سنکر وہ تلوار لے کر نکلے اور کہنے لگے اُخْنِدُفُ اِلَیْكَ اَیُّهَا الْمُخْنِدِفُ اے دوڑنے والے میں بھی تیرے پاس دوڑ کر آتا ہوں۔ اصل میں خندف لقب ہے لیلی بنت عمران کا جو الیاس بن مضر کی جورو تھی اور یہ جد اعلیٰ ہے قریش کا، خندف فخر اور تکبر میں شہرۂ آفاق تھی جیسے حریری کہتا ہے ع خندف بغزاز الخنسار بشرحا۔
خَنْدَقٌ - مشہور ہے وہ نالہ جو قلعوں اور شہروں کے گرداگرد کھودا جاتا ہے۔
غَزْوَةُ الْخَنْدَقِ - جنگ خندق جو ہجرت کے چوتھے سال ہوئی، اُس میں ابوسفیان تمام قبائل عرب کو مسلمانوں پر چڑھا لایا تھا۔
جَعَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ - اُس میں اور دوزخ میں ایک خندق کا فاصلہ کر دیگا جس کی گہرائی اتنی ہوگی جتنی دور زمین سے آسمان ہے۔
خَنْدَقٌ - ایک نہر کا بھی نام ہے کوفہ میں۔
خَنَزٌ یا خُنُوزٌ - بدبودار ہونا، سڑ جانا۔
خَنَازِ - بدبودار عورت۔
لَوْلَا بَنُو اِسْرَائِيْلَ مَا خَنِزَ اللَّحْمُ - اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے گوشت نہ سڑتا انہوں نے کیا شروع کیا اللہ تعالیٰ نے ہفتہ کے دن شکار کرنا یا من اور سلویٰ کو سینت رکھنے سے منع فرما دیا تھا لیکن وہ سینت کر رکھنے لگے تب سے گوشت سڑنا شروع ہو گیا، طیبی نے کہا مطلب یہ ہے کہ جب انہوں نے گوشت سینت کر رکھا تو وہ سڑا

اگر وہ سینتے تو گوشت کا ہے کو سڑتا جیسے کہتے ہیں نہ باسی بچے نہ کتا کھائے)۔
اُسْكُتْ يَا خُنَّازُ - ارے گرگٹ چپ رہ (یہ حضرت علی رضؓ نے اُس خارجی سے فرمایا جس نے آپ کے فیصلے پر اعتراض کیا تھا)۔
خُنْزُبٌ - ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خَنْزَبٌ - یہ ایک شیطان ہے جس کو خنزب کہتے ہیں (جو نمازی کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے بہ فتحہ خا اور زا، اور بہ ضمہ خا و فتحہ زا، اور بہ کسرۂ خا اور کسرۂ زا، اور بہ کسرۂ خا اور فتحہ زا، چاروں طرح منقول ہے یہ اُس شیطان کا لقب ہے، اصل میں خنزب کہتے ہیں گوشت کے بدبودار پارچہ کو)۔
خُنْزُوَانَه - غرور اور تکبر، نخوت، بعضوں نے کہا وہ مکھی جو اونٹ کی ناک پر بیٹھتی ہے وہ اپنی ناک اُٹھاتا ہے اُس کو اڑانے کے لئے، پھر تکبر اور غرور کے لئے اُسکا استعارہ ہوا جیسے کہتے ہیں وہ تو اپنی ناک پر مکھی بھی بیٹھنے نہیں دیتا، یعنی بڑا مغرور ہے۔
خَنْسٌ - لوٹنا پیچھے ہٹنا، سمٹ جانا، پیچھے کرنا، چھپانا بند کرنا۔
فَاِذَا ذَكَرَ اللّٰهَ خَنَسَ - (شیطان بندے کے دل میں وسوسہ ڈالتا رہتا ہے) جب وہ اللہ کی یاد کرتا ہے تو پیچھے ہٹ جاتا ہے۔
خَنَّاسٌ - شیطان کا نام ہے، کیونکہ وہ گمراہ کر کے آفت میں پھنسا کے آپ چل دیتا ہے، غائب ہو جاتا ہے وہی مثل بھس میں چنگی دے کر جالو الگ کھڑی۔
يَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ فَتَخْنِسُ بِالْجَبَّارِيْنَ فِي النَّارِ - دوزخ سے ایک گردن نمودار ہوگی وہ

Marfat.com

گھمنڈی مغرور لوگوں کو لے کر دوزخ میں غائب ہو جائے گی، ایک روایت میں فَتَخْنِسُ بِهِمُ النَّارُ ہے معنی وہی ہے۔

فَلَمَّا أَقْبَلَ عَلَى صَلٰوتِهٖ اِنْخَنَسْتُ۔ جب آپ نماز میں مشغول ہوئے تو میں پیچھے سرک گیا۔

اِنَّ النَّبِيَّ صلعم لَقِيَهٗ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ فَانْخَنَسْتُ مِنْهُ۔ ابوہریرہ رضہ نے کہا آنحضرتؐ اُن سے مدینہ کے ایک رستے میں ملے ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں میں آپ کو دیکھ کر پیچھے رہ گیا ایک روایت میں اِخْتَنَسْتُ ہے معنی وہی ہے ایک روایت میں فَانْتَجَشْتُ ہے ایک میں فَانْتَجَسْتُ سین مہملہ سے اُسکا ذکر آگے آئیگا۔

أَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ فَخَنَسَ عَنِّيْ أَوْ حَبَسَ۔ میں عبداللہ بن عمر کے پاس آیا وہ پیچھے سرک گئے یا رک گئے (مجھ سے ملے نہیں)۔

وَخَنَسَ اِبْهَامَهٗ فِي الثَّالِثَةِ۔ تیسرے بار میں آپ نے اپنا انگوٹھا بند کر لیا اس لئے کہ کبھی مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے، ایک روایت میں وَحَبَسَ اِبْهَامَهٗ ہے مطلب وہی ہے۔

كَانَ لَهٗ نَخْلٌ فَخَنَسَتِ النَّخْلُ۔ جابر رضہ کے پاس کھجور کے درخت تھے ایک سال پھل نکالنے میں درخت پیچھے ہٹ گئے (یعنی بارآور نہیں ہوئے پیوند کا کچھ اثر نہیں ہوا)۔

فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ۔ میں غائب ہو جانے والوں کی قسم کھاتا ہوں (یعنی ستاروں کی کیونکہ وہ دن کو غائب ہو جاتے ہیں، رات کو نمودار ہوتے ہیں، بعضوں نے کہا پانچ سیارے تارے مراد ہیں یعنی مشتری، مریخ، زحل، عطارد، زہرہ۔

میں: کہتا ہوں اگلے نجوم والوں نے سات تاروں کو سیارہ قرار دیا تھا، چاند، سورج، مشتری مریخ، زحل، عطارد، زہرہ، اب تحقیق سے معلوم ہوا کہ آفتاب مرکز عالم ہے۔ اور زمین ایک سیارہ ہے دوسرے سیاروں کی طرح سورج کے گرد گھومتی ہے اور ان سات سیاروں کے سوا دوربین کے ذریعہ سے اور سیارے بھی دریافت ہوئے ہیں جیسے جونس سیرز ہرشل وغیرہ اگلے حکیموں کے پاس زمانہ حال کی طرح دوربین نہ تھی انہوں نے آنکھ سے صرف سات ہی سیارے دریافت کئے تھے جیسے اگلے حکیموں نے امریکہ نہیں دیکھا تھا وہ زمین کے ربع ہی کو معمور اور مسکون سمجھتے تھے اور تین طرف سمندر میں غرق جانتے تھے مگر پانسو برس کے قریب ہوتے ہیں کہ امریکا دریافت ہوا اور اگلے حکیموں کا قول جو ربع مسکون کے ہی قائل تھے غلط اور باطل ٹھہرا، معلوم ہوا کہ نصف کے قریب زمین معمور ہے اور نصف سمندر میں ڈوبی ہوئی ہے۔

تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا خُنُسَ الْاُنُفِ۔ تم ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کی ناکوں کے بانسے بیٹھے ہوئے، اور نتھنے چوڑے چوڑے ہوں گے (مراد ترک ہیں اُن کی ناکیں اکثر ایسی ہی ہوتی ہیں)

وَعَقَارِبُ اَمْثَالُ الْبِغَالِ الْخُنُسِ۔ (دوزخ میں) بچھو اتنے بڑے بڑے ہوں گے جیسے خچر چوڑے چوڑے نتھنے والے۔

وَاللّٰهِ لَنُطْعِمُ خُنُسًا بُرْزُبُدٍ جُمُسٍ يَغِيْبُ فِيْهَا الضِّرْسُ۔ خدا کی قسم ٹھوس ٹھس کھجوریں تھے ہوئے گھی کے ساتھ اُن میں کچلی غائب ہو جاتی ہے (یعنی نرمی اور ملائمت اور خوش مزگی۔

Marfat.com

وجہ سے خوب منہ بھر کر کھائی جاتی ہیں: دانت اُگی اندر ڈوب کر غائب ہوجاتے ہیں)۔

اِنَّ الْاِبِلَ ضُمَّزٌ خُنُسٌ مَا جُشِّمَتْ جَشِمَتْ اونٹ پیاس پر صبر کرنے والے پیچھے رہنے والے جو بوجھ اُن پر لادو اُس کے اٹھانے والے ہیں ایک روایت میں حُبُسٌ ہے رُک رہنے والے۔

خَنَسْتُهٗ فَخَنَسَ۔ میں نے پیچھے ہٹایا وہ ہٹ گیا۔

اِذَا وُلِدَ خَنَسَهُ الشَّيْطَانُ۔ جب بچہ پیدا ہوتا ہے شیطان اُس کو (کونچہ مار کر) پیچھے ہٹا دیتا ہے، بعضوں نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے، صحیح نَخَسَهُ الشَّيْطَانُ ہے یعنی شیطان اُس کو کونچہ مارتا ہے جیسے دوسری روایت میں صاف طعن کا لفظ موجود ہے اب یہ ضروری نہیں کہ بچہ پیدا ہوتے ہی کونچہ مارے کبھی عین تولد کے وقت کونچہ مارتا ہے کبھی تولد کے ذری دیر بعد غرض ولادت کے دن ضرور کونچہ لگاتا ہے جیسے ابن جریر کی روایت میں اُس کی صداقت موجود ہے اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ مریم کی والدہ نے جب مریم کو جننے کے بعد شیطان سے پناہ چاہی تو ان کی دعا کی اثر سے مریم کیونکر محفوظ رہیں کیونکہ دعا کا اثر مابعد پر ہوتا ہے نہ ماقبل پر، اور یہ اعتراض اس وجہ سے پیدا ہوا کہ اس حدیث کے دوسرے طرق اور الفاظ پر معترض کو اطلاع نہ تھی۔

خَنْعٌ۔ فسق و فجور، نرمی کرنا، عاجزی کرنا

تَخْنِيعٌ۔ کاٹنا۔

اِخْنَاعٌ۔ عاجزی کرانا۔

خَانِعٌ۔ بدکار مفعول۔

خُنُوعٌ۔ ذلت اور خواری۔

اِنَّ اَخْنَعَ الْاَسْمَاءِ مَنْ تَسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ۔ سب ناموں میں (اللہ کے نزدیک) ذلیل اور خوار یہ نام رکھنے والا ہے ملک الاملاک یا ملک الملوک (یعنی شہنشاہ امیر کیونکہ شہنشاہ پروردگار جل شانہ ہے دوسرا کوئی شہنشاہ نہیں ہوسکتا اور جو کوئی بیوقوفی سے اپنے تئیں شہنشاہ یا امیر کہلائے جیسے ہمارے زمانہ میں بعضے دنیا کے بادشاہوں نے یہ لقب اپنے لئے اختیار کیا ہے وہ اللہ کے نزدیک بڑا ذلیل اور خوار ہوگا، مرتے ہی سب شہنشاہی ناک کی راہ سے نکل جائے گی، اور شہنشاہ حقیقی کے غضب میں گرفتار ہوگا ہمارے زمانہ کے بادشاہ تو خیر فقیروں نے بھی اپنے تئیں شاہ کہلانا شروع کیا ہے کوئی اُن سے پوچھے کہ صحابہ یا تابعین یا تبع تابعین میں ہزاروں فقراء اور تارک الدنیا گذرے ہیں اُن میں کسی کو بھی شاہ صاحب کا لقب دیا گیا ہے؟ اول تو یہ لقب فقراء کے لئے نہایت نازیبا اور خلاف سنت ہے، دوسرے طرہ یہ کہ شاہ سے بڑھ کر اب بعضے فقراء اپنے تئیں شہنشاہ کہلاتے ہیں اُن کو اس حدیث میں غور کرنا چاہیئے کہ وہ بجائے عزت کے پروردگار کی بارگاہ میں سخت ذلت اٹھائیں گے) امام نووی نے کہا اَخْنَعُ سے مراد افجر ہے: یعنی جس کا نام شہنشاہ ہو وہ فاجر اور بدکار ترین ہے، ایک روایت میں اَنْخَعُ ہے، نخع کہتے ہیں سخت خونریزی کو۔

Marfat.com

وَشَمَّرْتَ إِذَا خَنَعُوا۔ (حضرت علیؓ نے حضرت صدیق اکبرؓ کی تعریف میں کہا) یعنی جب لوگوں نے فسق وفجور اختیار کیا تو تم نے کمر ہمت باندھی اور بدکاروں کو سخت سزا دی، مرتدوں کو قتل کیا۔
کرمانی نے کہا شہنشاہ نام رکھنا حرام ہے۔

خَنَعَ كُلُّ شَيْءٍ لِمَلِيكِهٖ۔ ہر چیز اپنے مالک کے سامنے عاجزی اور اظہار تابعداری کر رہی ہے (کوئی بزبان قال کوئی بزبان حال)۔

خَنَفٌ۔ سینہ یا پیٹ کا ایک طرف سے نکل آنا دوسری طرف سے بیٹھ جانا۔

خُنُوْفٌ۔ غصہ ہونا۔

خِنَافٌ۔ جانور کا منہ پھرانا اپنے سوار کی طرف یا مہار سے ناک موڑنا۔

أَتَاهُ قَوْمٌ فَقَالُوْا أَحْرَقَ بُطُوْنَنَا التَّمْرُ وَتَخَرَّقَتْ عَنَّا الْخُنُفُ۔ آنحضرت ﷺ کے پاس کچھ لوگ آئے اور کہنے لگے کھجور نے ہمارے پیٹ جلا دیئے اور کتان کے موٹے اور خراب کپڑے جو ہم پہنتے تھے وہ پھٹ گئے (اب نہ ہمارے پاس کھانا ہے نہ کپڑا) خُنُفٌ جمع ہے خَنِيْف کی ایک قسم کا موٹا کپڑا جو خراب کتان سے بنا جاتا ہے)۔

وَمَذْقَةٌ كَطُرَّةِ الْخَنِيْفِ۔ اور دودھ کا ایک گھونٹ کتان کے گچھہ کی طرح۔

إِنَّ الْإِبِلَ ضُمُرٌ خُنُفٌ۔ اونٹ پیاس پر صبر کرنے والے ہیں۔

خُنُفٌ۔ جمع ہے خَنُوْف کی یعنی وہ اونٹنی جو چلتے وقت اپنے ہاتھ کا کھر داہنے یا بائیں طرف پھرائے۔

كَيْفَ تَحْلُبُهَا أَخَنْفًا أَمْ مَصْرًا أَمْ فَطْرًا۔ تو اونٹنی کا دودھ کس طرح دوہتا ہے چار انگلیاں لگا کر انگوٹھے کی مدد سے یا تین انگلیوں کے نوکوں سے یا انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی سے۔

خَنِقٌ یا خَنْقٌ۔ گلا گھونٹنا جیسے تَخْنِيْقٌ ہے۔

سَيَكُوْنُ أُمَرَاءُ عَلَيْكُمْ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ مِيْقَاتِهَا وَيَخْنُقُوْنَهَا إِلٰى شَرَقِ الْمَوْتٰى۔ قریب ہے وہ زمانہ جب تم پر ایسے لوگ حاکم ہونگے جو نماز میں اُس کے وقت سے دیر کرینگے اور اُسکا گلا گھونٹیں گے یہانتک کہ مردے کے آخری اچھو یا ٹھسکے کے موافق وقت رہ جائیگا (آخری اچھو مردے کو بالکل موت کے قریب ہوتا ہے اُس کا تھوک گلے میں رُک جاتا ہے)

يَخْنُقُ نَفْسَهٗ۔ اپنا گلا گھونٹے۔

فَخَنَقَهٗ خَنْقًا یا خَنِقًا۔ اُس کا گلا گھونٹا۔

وَعَلَيْهِ دِرْعٌ ضَيِّقَةٌ خَنِقَةٌ۔ اُس پر ایک تنگ زرہ ہے جو اُسکا گلا گھونٹے دیتی ہے۔

وَخَنِقَةٌ۔ تنگی سے اُسکا گلا گھونٹ رہی ہے۔

اَلْمُنْخَنِقَةُ۔ جو جانور گلا گھٹ کر مرے۔

اَلْمُنْخَنِقَةُ هِيَ الَّتِيْ اخْتَنَقَتْ بِخِنَاقِهَا حَتّٰى تَمُوْتَ منخنقہ وہ جانور جو اپنا گلا پھنسالے اور گھٹ کر مر جائے۔

خِنَاقٌ۔ بکسر خا گلا اور رسّی جس سے پھانسی دیکائے۔ اور خُنَاق بضمہ خا گلا اور ایک بیماری ہے گلے کی۔

اِخْتِنَاقُ الرَّحِمِ۔ ایک رحم کی بیماری جو حیض رُکنے سے یا اور کسی علت میں ہونے سے پیدا ہوتی ہے رحم میں تشنج ہوتا ہے اور مرگی کے سے آثار مریض پر پیدا ہوتے ہیں۔

مُخَنَّقٌ۔ گلے کا وہ مقام جہاں رسی ڈال کر پھانسی دیتے ہیں۔

اُطْلُبْ لِنَفْسِكَ أَمَانًا قَبْلَ أَنْ تَأْخُذَ الْأَظْفَارُ وَيَلْزَمَكَ الْخِنَاقُ۔ اپنے لئے اُس وقت بچاؤ ڈھونڈ جب موت اپنے ناخون تجھ میں گھسیڑ دے اور پھانسی کی

Marfat.com

رسی تیرے گلے سے لپٹ جائے۔
مُخْنَقَہ۔ ہار یا طوق کیونکہ وہ گلے کے گرد رہتا ہے
خَنٌّ۔ کاٹنا۔ لے لینا، ناک میں رونا، یا ہنسنا، ناک میں
باتیں کرنا جیسے خَخْنَۃٌ اور خُنَّۃٌ ناک سے غن غن کرنا۔
اَخَنُّ۔ جو ناک سے باتیں کرے
خِنَانٌ اور خُنَانٌ۔ پرندے کے حلق کی بیماری
یا اونٹ کا زکام۔
يُسْمَعُ خَنِيْنُهٗ فِي الصَّلٰوةِ۔ آپ کے باریک
آواز سے رونے کی آواز نماز میں سنی جاتی تھی۔ نہایہ
میں ہے کہ خَنِيْنٌ وہ باریک آواز رونے کی جو
ناک سے نکلے۔ اور خَنِيْنٌ وہ باریک آواز
رونے کی جو منہ سے نکلے۔
فَغَطّٰى اَصْحَابُهٗ وُجُوْهَهُمْ لَهُمْ خَنِيْنٌ۔
آپ کے اصحاب نے اپنے منہ ڈھانک لئے اور
رونے کی آواز اُن میں سے نکل رہی تھی۔
اِنَّكَ تَخِنُّ خَنِيْنَ الْجَارِيَةِ۔ (حضرت علیؓ
نے ہمارے امام مرشد امام جناب امام حسنؓ
سے فرمایا تم تو ایسا روتے ہو جیسے چھوکری روتی
ہے (آپ نہایت مہربان رحم کرنے والے رقیق
القلب منکسر المزاج تھے، تمام اخلاق نبوی کوٹ
کوٹ کر آپ میں بھرے گئے تھے آپ نے دنیا
کی حکومت پر لات ماری خلافت معاویہ کو دیدی
پر مسلمانوں کی خونریزی گوارا نہ کی ہمارے وسیلے
بارگاہ پیغمبر صاحب میں دو ہی شخص ہیں ایک جناب
امام حسن علیہ السلام اور دوسرے حضرت شیخ
عبدالقادر جیلانیؒ جو آپ ہی کی اولاد میں ہیں)
فَاَخْبَرَ هُوَ الْخَبَرَ فَخَنَّ بَاكِيًا خالد ذوالنسر
حال بیان کیا وہ ناک میں سے آواز نکالکر رونے لگے۔
قَامَ بِالْبَابِ لَهٗ خَنِيْنٌ۔ دروازے پر کھڑے ہوئے

رونے کی سی آواز نکال رہے تھے۔
وَلٰكِنْ كُوْنُوْا عَلٰى مَخْنَتِهٖ۔ حضرت عائشہؓ
نے کہا تم احنف بن قیس کے رستے پر رہو۔ اصل
میں مَخْنَۃٌ دلیل اور طریق اور وسط دار اور احاطہ دار
اور ناک کو کہتے ہیں، ہوا یہ تھا کہ احنف نے حضرت
عائشہؓ پر واقعہ جمل کی وجہ سے چند ابیات میں
ملامت کی حضرت عائشہؓ خود بڑی شاعرہ تھیں
انہوں نے بھی احنف کا جواب شعروں میں دیا
ایک آخری شعر یہ ہے ۔ ولا تنطقن فی امۃ
بالخنا؟ حنیفیۃ قد کان بعلی رسولہا۔
ارے احنف ایسے پاکیزہ اور سیدھی راہ پر چلنے
والی امت کے حق میں فحش باتیں مت نکال جس
امت کے پیغمبر میرے خاوند تھے حضرت عائشہؓ
نے یہ بھی فرمایا احنف عربی زبان کیا جانے وہ تو غیر کی
غلاموں کی اولاد ہے اور میں اپنے فرزندوں کی
نالائقی کا شکوہ بارگاہ الٰہی میں کرتی ہوں، آپ کا
ایک شعر یہ بھی ہے ۔ ولا تنسین فی اللہ حق
امومتی ، فانک اولی الناس ان لا تنقولہا؟
ارے احنف تو میرا مادری حق مت فراموش کر تجھ
کو تو ایسا کلام نہ کہنا سب سے زیادہ سزاوار تھا۔
فَسَمِعْتُ خَنِيْنَهٗ وَهُوَ يَدْعُوْ (امام جعفر صادق
فرماتے ہیں ایک رات میرے والد نے دیر کی میں
اُن کے ڈھونڈنے کو مسجد میں آیا دیکھا تو وہ سجدے
میں ہیں اور) رونے کی آواز نکال کر دعا کر رہے تھے۔
تَخَنْخَنَ۔ ناک میں باتیں کیں۔
مَخْنُوْنٌ۔ بمعنی مَجْنُوْنٌ۔ دیوانہ۔
خَنْيٌ۔ کاٹنا۔
خِنًى۔ فحش گوئی جیسے اِخْنَاءٌ ہے۔
اَخْنَى الْاَسْمَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ تَسَمّٰى

Marfat.com

مَلِكُ الْأَمْلَاكِ - سب سے بدترین نام اللہ کے نزدیک اُس شخص کا ہے جو اپنا نام ملک الاملاک (شہنشاہ) رکھے، بعضوں نے کہا یہ أَخْنَى عَلَيْهِ الدَّهْرُ سے ہے یعنی زمانہ نے اُس کو تباہ اور برباد کر دیا۔

أَخْنَى الْأَسْمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - سب ناموں میں زیادہ فحش قیامت کے دن۔

مَنْ لَمْ يَدَعِ الْخَنَا وَالْكَذِبَ فَلَا حَاجَةَ لِلّٰهِ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ - (جو شخص روزہ رکھ کر) فحش گوئی اور جھوٹ بولنا نہ چھوڑے تو فاقہ کرنے سے کیا فائدہ) اللہ کو اُس کی کچھ احتیاج نہیں ہے کہ کوئی اپنا کھانا پانی چھوڑ دے۔

مَا كَانَ سَعْدٌ لِيُخْنِيَ بِابْنِهِ فِي شِقَّةٍ مِنْ تَمْرٍ - سعد ایسے نہیں ہیں کہ اپنے بیٹے کو کھجور کے ٹکڑے پر دیدیں اپنا ذمہ توڑ دیں۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الْوَاوِ

خَوْبٌ - محتاج ہونا، بھوکا ہونا، بارش نہ ہونا۔

نَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخَوْبَةِ - ہم تیری پناہ مانگتے ہیں حاجتمندی اور مفلسی سے، عرب لوگ کہتے ہیں أَصَابَتْهُمْ خَوْبَةٌ - جب ان لوگوں کا سارا مال تلف ہو جائے کچھ نہ رہے۔

أَصَابَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَوْبَةٌ فَاسْتَقْرَضَ مِنِّي طَعَامًا - آنحضرتؐ کو ضرورت ہوئی آپ نے مجھ سے غلہ قرض لیا۔

خَوْتٌ - باز کا شکار پر گرنا، عہد شکنی، وعدہ خلافی کرنا۔

خَوَّاتٌ - بن جبیر انصاری ایک صحابی کا نام تھا

فَسَمِعْنَا خَوَاتًا مِنَ السَّمَاءِ - ہم نے آسمان سے ایک بڑے پرندہ کی جھڑ جھڑاہٹ کی سی آواز سنی۔

خَوَّاتٌ - بہادر اور جری شخص کو بھی کہتے ہیں۔

خَوْثٌ - ایک روایت میں یوں ہے أَصَابَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَوْثَةٌ - خطابی نے کہا یہ محفوظ نہیں ہے اور صحیح خَوْبَةٌ ہے بائے موحدہ سے اور قتبی نے غلطی کی جو اُس کو خوث کے تحت میں بیان کیا ثائے فوقانی سے، محیط میں ہے کہ خوث کے معنی ڈھیلا ہونا، بھر جانا، عرب لوگ کہتے ہیں خَوِثَ بِهِ - اُس سے مانوس ہو گیا اور خَوَاثٌ بمعنی جنون استعمال کرتے ہیں۔

خَوْثَاءُ - نازک اندام، کمسن عورت۔

خَوْخٌ - شفتالو، اُس کا مفرد خَوْخَةٌ، اور روشندان، ایک قسم کا سبز کپڑا، دریچہ جو دو مکانوں کے درمیان آمد و رفت کے لئے لگایا جائے اُس پر دروازہ نصب کیا جائے، بعضوں نے کہا جس پر دروازہ نصب نہ ہو صرف منفذ کر دیا جائے۔

لَا يَبْقَى فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ إِلَّا سُدَّتْ إِلَّا خَوْخَةَ أَبِي بَكْرٍ - مسجد میں کوئی دریچہ نہ رہنے پائے سب بند کر دیئے جائیں مگر ابوبکر صدیقؓ کا دریچہ رہنے دو، دوسری روایت میں یوں ہے مگر علیؓ کا دریچہ رہنے دیا جائے۔

رَوْضَةُ خَاخٍ - ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے بارہ میل پر، بعضوں نے رَوْضَةُ حَاجٍ پڑھا ہے یہ غلط ہے۔

ثُمَّ خَوَّقَ فِيمَا بَيْنَهُمَا كُوَّةً ضَخْمَةً شِبْهَ الْخَوْخَةِ - پھر اُن گڑھوں کے درمیان ایک سوراخ کیا جو روشندان (موکھ) کی طرح تھا۔

خَوْرٌ - پست زمین، دریا کی شاخ جہاں سے پانی دریا میں گرتا ہے، اور ایک مقام کا نام ہے نجد میں اور ایک وادی کا نام ہے۔

خُوَّرٌ - فسادی عورتیں۔

Marfat.com

خُوَارَةٌ۔ بہترین عمارہ۔
خُوَارٌ۔ خوران پر مارنا، بیل کا آواز کرنا۔
يَحْمِلُ بَعِيْرًا لَهُ رُغَاءٌ أَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ۔
ایک اونٹ کو لادے ہوگا جو بڑبڑا رہا ہوگا یا ایک گائے کو جو بھائیں بھائیں کر رہی ہوگی۔
خُوَارٌ۔ گائے کی آواز۔
فَخَرَّ يَخُورُ كَمَا يَخُورُ الثَّوْرُ۔ امیہ بن خلف گرا بیل کی طرح آواز نکالتا ہوا۔
لَنْ تَخُورَ قُوًى مَا دَامَ صَاحِبُهَا يَنْزِعُ وَيَنْزُوْ۔ جو شخص اتنی قوت رکھتا ہو کہ کمان کھینچ سکے (تیر مارے) اور وہ گھوڑے پر کود کر چڑھ سکے وہ ناتوان اور کمزور نہیں یہ خَارَ يَخُورُ سے نکلا ہے یعنی ضعیف ہوا کمزور ہو گیا۔
أَجَبَّارٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَخَوَّارٌ فِي الْإِسْلَامِ۔ (حضرت صدیق رض نے حضرت عمر رض سے فرمایا) کیا جاہلیت کے زمانہ میں تو تم سرکش اور سخت تھے اسلام میں آکر ناتوان اور کمزور ہو گئے (آنحضرتؐ کی وفات کے بعد عرب کے کئی قبیلوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا حضرت صدیق رض نے کہا میں اُن سے لڑونگا حضرت عمر رض نے یہ رائے دی کہ تم کو تالیف قلوب چاہیے تب حضرت صدیق رض نے یہ فرمایا)۔
وَلَيْسَ أَخُو الْحَرْبِ مَنْ يَضَعُ خُوَرَ الْحَشَايَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ۔ (عمرو بن عاص رض نے کہا) وہ شخص جنگی نہیں ہے جو داہنے اور بائیں نرم نرم چیزوں سے بھرے ہوئے تکیے اور بچھونے رکھے (وہ تو آرام طلب ہو گیا اور جنگی سپاہی وہ لوگ ہیں جو عیش و عشرت کو پسند نہیں رکھتے موٹا کھانا روکھا سوکھا اور سخت بچھونا اُن کو کافی ہے)۔
خَارَ يَخُورُ خُوَارًا۔ بیل نے آواز کی۔
خَارَهُ يَخُورُهُ خَوْرًا۔ اُس کے دبر پر مارا۔
خَارَ يَخُورُ يَا خَوِرَ يَخْوَرُ خُؤُوْرًا۔ ضعیف اور ناتواں ہو گیا۔
خَارَتْ قُوَّتُهُ۔ اُس کی قوت جاتی رہی۔
خُوْرِيٌّ۔ نیک عورت یہ مؤنث ہے أَخْيَرُ کا۔
رِجَالٌ خُوْرِيٌّ۔ نیک مرد۔
خَوَّارَةٌ۔ گانڈ، کھجور جو بہت پھل دیتی ہو، دودھیل اونٹنی، عرب لوگ کہتے ہیں نَاقَةٌ خَوَّارَةٌ اور نِيَاقٌ خُوْرٌ۔ دودھیل اونٹنیاں۔
وَإِنْ حُورِبْتُمْ خُرْتُمْ۔ اگر تم سے جنگ کیجاتی ہے تو کمزور ہو جاتے ہو۔
أَرْضٌ خَوَّارَةٌ۔ نرم زمین، ہموار۔

خَوْزٌ عادت کرنا۔

خَازْبَازْ۔ مکھی، اونٹ کے گردن کی بیماری۔
بِلَى خُوزٌ۔ ایک قوم ہے جو خست اور دناءت میں مشہور ہے اور ایک ولایت کا نام ہے جس کو خوزستان کہتے ہیں۔
حَتّٰى تُقَاتِلُوْا خُوْزًا وَكِرْمَانَ۔ یہاں تک کہ خوز اور کرمان سے لڑو، کرمانی نے کہا دونوں شہر کے نام ہیں، میں کہتا ہوں دونوں ولایت ایران میں مشہور ہیں۔

خَوْصٌ۔ آنکھ بیٹھ جانا۔

تَخْوِيْصٌ۔ پہلے اشرافوں سے شروع کرنا پھر کمینوں کو دینا سونے کے پتروں سے آراستہ کرنا، لے لینا۔
خُوْصٌ۔ کھجور کے پتے، خُوْصَةٌ اُسکا مفرد۔
فَفَقَدُوْا جَامًا مِّنْ فِضَّةٍ مُخَوَّصًا بِذَهَبٍ۔ اُنکا چاندی کا ایک گلاس گم ہو گیا جس پر سونے کے پتر جڑے ہوئے تھے کھجور کے پتوں کیطرح۔
مَثَلُ الْمَرْأَةِ الصَّالِحَةِ مَثَلُ التَّاجِ الْمُخَوَّصِ

Marfat.com

بِالذَّہَبِ۔ نیک بخت عورت کی مثال اُس تاج کی سی ہے جس پر سونے کے پتر جڑے ہوں۔

عَلَیْہِ دِیْبَاجٌ مُّخَوَّصٌ بِالذَّہَبِ۔ اُس پر دیبا لگا تھا جس پر سونے کے پترے جڑے تھے۔

اِنَّ الرَّجْمَ اُنْزِلَ فِی الْاَحْزَابِ وَکَانَ مَکْتُوبًا فِیْ خُوْصَۃٍ فِیْ بَیْتِ عَائِشَۃَ فَاَکَلَتْہَا شَاتُہَا۔ رجم کی آیت سورۂ احزاب میں اتری تھی اور حضرت عائشہؓ کے حجرے میں کھجور کے پتے پر لکھی ہوئی تھی اُن کی بکری اُس کو کھا گئی۔

رَاَیْتُ الثُّمَامَ قَدْ خَاصَ۔ میں نے ثمام کو (جو ایک گھانس ہے) دیکھا اُس کے پتی نکل آئے حدیث میں اسی طرح مروی ہے اور صحیح اَخْوَصَ ہے عرب لوگ کہتے ہیں اَخْوَصَتِ النَّخْلَۃُ کھجور کے پتے نکل آئے۔

کَانَ یَرْغَبُ لِقَوْمٍ وَیُخَوِّصُ لِقَوْمٍ۔ حضرت عمرؓ بعضوں کو بہت مال دیتے تھے بعضوں کو کم دیتے تھے۔ عرب لوگ کہتے ہیں خَوِّصْ یا تَخَوَّصْ مَا اَعْطَاکَ جو کچھ دے وہ تھوڑا ہی سہی وہ لے لے۔

خَوْصَاءُ۔ گرم ہوا، اور وہ بکری جس کی ایک آنکھ کالی ہو ایک سفید۔

خَوْضٌ۔ ڈوبنا، پانی پر لانا، ملانا، گھولنا، گھس جانا، ہلانا، مصروف ہونا۔

رُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِیْ مَالِ اللّٰہِ۔ بہت سے لوگ جو اللہ کے مال میں تصرف کرتے ہیں (اُس کو فضول اور بیجا کاموں میں اوڑاتے ہیں یا مال کے کمانے میں حرام حلال کا خیال نہیں رکھتے۔ کرمانی نے کہا مراد وہ لوگ ہیں جو مسلمانوں کا مال (پبلک پراپرٹی) آپ کھا جاتے ہیں اور مسلمانوں پر تقسیم نہیں کرتے جیسے ہمارے زمانہ کے مسلمان بادشاہ اور رئیس ہیں)۔

تَخَاضَ النَّاسُ۔ لوگوں نے گفتگو شروع کی۔

اِنْ اَمَرْتَنَا اَنْ نُّخِیْضَہَا الْبَحْرَ۔ اگر آپ ہم کو حکم فرمائیے کہ ہم گھوڑوں کو سمندر میں گھسیڑ دیں (تو گھسیڑ دینگے گو ہم نے ابتدا میں جب آپ سے بیعت کی تھی یہ شرط لگائی تھی کہ مدینہ پر کوئی آپ کا دشمن آئیگا تو اُس سے لڑیں گے مگر جب ہم آپ پر ایمان لائے آپ کو اللہ کا پیغمبر سمجھا تو اب جو حکم آپ دیں گے ہم بسر و چشم اُس پر عمل کرینگے)۔

مَخَاضَۃٌ۔ وہ پانی جس میں سے سوار اور پیدل گذر سکیں۔

مَخَاضٌ۔ درد زہ۔

مَخِیْضٌ۔ مسکہ یا دہی جسکو لبن مخیض بھی کہتے ہیں

خَوَّاضٌ۔ بہت گھسنے والا۔

یَخُوْضُ الرَّجُلُ بِرِجْلَیْہِ الْمَاءَ خَوْضًا۔ آدمی اپنے دونوں پاؤں پانی میں ڈبو کر چلے۔

خُضْتُ الْغَمَرَاتِ۔ میں جنگوں میں شریک ہوا۔

خَوْفٌ۔ یا خِیْفٌ یا مَخَافَۃٌ یا خِیْفَۃٌ۔ ڈرانا، امید رکھنا۔

تَخْوِیْفٌ۔ ڈرانا جیسے اِخَافَۃٌ۔

نِعْمَ الْمَرْءُ صُہَیْبٌ لَوْ لَمْ یَخَفِ اللّٰہَ لَمْ یَعْصِہٖ صہیبؓ کیا اچھا آدمی ہے اگر اُسکو اللہ کے عذاب کا ڈر نہ ہو جب بھی وہ گناہ نہیں کرنیکا (یہ اولیاء اللہ کا درجہ ہے وہ پروردگار کی اطاعت اور عبادت اُسکی محبت کیوجہ سے کرتے ہیں نہ صرف اُس کے عذاب سے ڈر کر گو ڈر اُن کو بھی ہوتا ہے، بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ بالفرض اگر صہیب کو عذاب کا ڈر نہ ہوتا تب بھی وہ اللہ کی نافرمانی نہ کرتا تو جب اُس کو ڈر ہے تو کیونکر نافرمانی کرے گا)۔

اَخِیْفُوا الْہَوَامَّ قَبْلَ اَنْ یُّخِیْفَکُمْ۔ (زہریلے) کیڑوں کو ڈراتے رہو (جہاں نکلیں اُن کو فوراً مار ڈالو)

Marfat.com

اس سے پہلے کہ وہ تم کو ڈرائیں۔
يُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهٗ - اللہ تعالےٰ سورج گہن سے (جو اُس کے قدرت کی نشانی ہے) اپنے بندوں کو ڈراتا ہے (کیونکہ وہ قیامت کو یاد دلاتا ہے قیامت کے قریب بھی اسی طرح سورج تاریک ہو جائیگا کرمانی نے جو کہا کہ اس حدیث سے اہل ہیئات کا رد ہوا جو کہتے ہیں کہ سورج گہن اور چاند گہن دونوں عادی امر ہیں جو اپنے معین اوقات پر ہوتے ہیں، یہ تقریر صحیح نہیں ہے اہل ہیئات کا کہنا صحیح ہے اور تجربہ اور مشاہدے سے یہ امر ثابت ہے کہ کسوف اور خسوف کے اوقات معین ہیں اور یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ فلاں ملک میں اتنا گہن لگیگا فلاں ملک میں اتنا، حدیث سے اہل ہیئات کا رد مقصود نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ظاہر کرنا اسمیں کیا شک ہے کسوف اور خسوف اُسکے قدرت کی بڑی نشانیاں ہیں دوسرے قیامت کو یاد دلاتی ہیں)۔
اَخَافُ اَنْ يَّكُوْنَ اِنَّمَا اَمْسَكَهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ۔ میں ڈرتا ہوں شاید اُس نے یہ شکار اپنے کھانے کے لئے پکڑا ہو (نہ ہمارے کھانے کیلئے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فکلوا مما امسکن علیکم وہ جانور کھاؤ جو تمہارے لئے پکڑیں)۔
غَيْرُ الدَّجَّالِ اَخْوَفُنِيْ عَلَيْكُمْ - اکثر روایتوں میں ایسا ہے اور بعضی روایتوں میں بحذف نون ہے یہ نون وقایہ کا ہے جو فعل کے بعد آتا ہے لیکن افعل التفضیل کے بعد بھی مشابہت فعل کیوجہ سے آئے بعضوں نے کہا اصل میں اخوف لی تھا لام کو نون سے بدل دیا معنی یہ ہے کہ دجال سے زیادہ مجھ کو دوسری باتوں کا تم پر ڈر ہے۔
اَخْوَفُ مَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِي الْاَئِمَّةُ الْمُضِلُّوْنَ۔ سب سے زیادہ جس سے مجھ کو اپنی امت پر ڈر ہے وہ گمراہ کرنیوالے حاکموں بادشاہوں اور رئیسوں کا جو بد دین ہوں اُن کی وجہ سے ہزاروں لاکھوں آدمی بد دین ہو جائیں گے۔ بعضوں نے کہا ائمہ سے پیشوایان دین یعنی علما اور مشائخ مراد ہیں حقیقت میں یہ دونوں فرقے بڑے خوفناک ہیں ہمارے زمانہ میں یہ بلا پھیل گئی ہے مولوی مشائخ اپنے علم اور تقدس کی روٹیاں کھانے لگے ہیں اور اپنے ساتھ حسن عقیدت قائم رکھنے کے لئے اور مریدوں کا اعتقاد بڑھانے کے لئے ہزاروں طرح کے مکر اور فریب کرتے ہیں خلاف شرع باتوں پر مریدوں اور معتقدوں کی خاطر سکوت کرتے ہیں، جانتے ہیں اگر اُن کو منع کرینگے تو وہ ہم سے پھر جائیں گے پھر یہ تر نوالے کہاں سے ہاتھ آئیں گے، لعنت خدا کی ایسی مولویت اور مشائخیت پر، آنحضرتؐ کو اسی بلا کا بڑا ڈر تھا جو اب عام ہو رہی ہے اللہ تعالیٰ ان مولویوں اور مشائخوں کو اپنا ڈر عنایت کرے اور نیک توفیق دے روٹی کمانے کے لئے دنیا کے ذرائع کیا کم ہیں اور ہماری شریعت کے اگلے پیشوا سب ایک ایک پیشہ اور حرفت اور زراعت اور تجارت کر کے اپنی روٹی پیدا کرتے تھے اور خالصاً لوجہ اللہ عامۂ خلائق کو بلا خوف و خطر اور بلا لحاظ و پاس دنیاداران نصیحت کیا کرتے اُن کو نہ کسی دنیادار کی خفگی سے غرض تھی نہ خوشی سے)۔
مَنْ نَظَرَ اِلٰى اَخِيْهِ نَظْرَةً يُخِيْفُهٗ - جو شخص کسی مسلمان کی طرف ڈرانے کی نظر سے دیکھے۔
لَقَدْ اُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ اَحَدٌ - میں شروع نبوت کے زمانہ میں اللہ کی راہ میں ڈرایا گیا اس

Marfat.com

حال میں کہ میرے ساتھ اور کوئی ڈرایا نہیں
جاتا تھا کیونکہ اور کوئی مسلمان اور میرا شریک حال نہ تھا)
مَا أَخْوَفُ مَا أَخَافُ۔ سب چیزوں میں جن سے میں
ڈرتا ہوں زیادہ ڈر کی کیا چیز ہے (پھر آپ نے اپنی
زبان کو پکڑ کر فرمایا یہ چیز ہے حقیقت میں زبان ہی
تمام برائیوں اور آفتوں کی جڑ ہے)۔

مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ خَافَةِ الزَّرْعِ۔ مومن
کی مثال کھیت کے بال کی طرح ہے، مشہور روایت
خَامَةُ الزَّرْعِ، اسکا ذکر آگے آئیگا۔

فَيَخُوْنُ خِفَّةُ النَّاسِ۔ پھر وہ کہے بس لوگوں کو
ڈرا، قتبی نے اس حدیث غیر الدجال اخوفنی علیکم
کی تحت میں کہا کہ مراد خوارج اور ظالمین کے فتنہ
ہیں اور ہمارے زمانہ میں ملک ہند میں ایک مفتری
کذاب کا فتنہ پھیلا ہے جس کے فتنے کو ہر ایک
آدمی جو دین سے ذرا واقفیت رکھتا ہو برا سمجھیگا
بھلا عقلا اور دینداروں کا تکیا ذکر شیخ کی مراد اس
فتنہ سے مہدوی لوگوں کا فتنہ تھا جو سید محمد جونپوری
کو مہدی برحق سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مہدی آمد
رفت آخری اسی قوم کے لوگوں نے شیخ کو اوجین
اور سارنگ پور کے درمیان شہید کیا۔

میں:۔ کہتا ہوں ہمارے زمانہ میں بھی انہی
لوگوں نے مولوی محمد زماں خاں صاحب کو جو ایک
عالم متشرع متبع سنت دیندار تھے حیدرآباد میں خاص
مسجد میں بحالت تلاوت قرآن شہید کیا اور یہ اس
وجہ سے کہ مولوی صاحب موصوف نے ایک کتاب
موسوم بہ ہدیہ مہدویہ ان کے رد میں تالیف کی تھی
اور ہمارے ہی زمانہ میں ایک شخص نمود ہوا جو اپنے
تئیں سید کہتا تھا اس نے کیا فتنہ نکالا کہ سدا ہا
ہزاروں مسلمانوں کو ملحد بیدین بنا دیا گویا قرامطہ
اور باطنیہ کے الحاد کو از سر نو تازہ کیا اور ایک شخص
نمود ہوا ہے جو ابتک زندہ ہے[عہ] وہ علاوہ دعوی مہدیت
کے مسیحیت اور نبوت اور وحی سب باتوں کا مدعی ہے
اور بہت سے نادان اور کم علم لوگ اس کے دام
مکر اور فریب میں پھنس گئے ہیں یا اللہ تو سچے مسلمانوں
کو ان سب فتنوں سے محفوظ رکھ بجاہ نبیک صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

خَوْقٌ۔ چھلہ، بالا۔

خَوَقٌ۔ کشادگی۔

خَوْقَاءُ۔ احمق عورت عرب لوگ کہتے ہیں خَاقَ
الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ۔ جب اس طرح اس سے
جماع کرے کہ ذکر کے حرکت کی آواز نکلے۔

اَلْخَاقِ بَاقِ۔ فرج میں ذکر کے حرکت کی آواز۔

خَاقِ بَاقُ۔ فرج۔

اَخْوَقُ۔ کانا، غارشتی۔

مَفَازَةٌ خَوْقَاءُ۔ وسیع میدان۔

اَمَا تَسْتَطِيْعُ اِحْدٰكُنَّ اَنْ تَاْخُذَ خَوْقًا مِّنْ
فِضَّةٍ فَتَطْلِيَهٗ بِزَعْفَرَانٍ۔ کیا تم میں سے کوئی
عورت اتنا بھی نہیں کرسکتی کہ چاندی کا ایک چھلہ
لے اس پر زعفران لتھیڑ لے۔

خَوْلٌ یا خِيَالٌ۔ انتظام کرنا، بندوبست اور نگہداشت کرنا

خَوْلَةٌ۔ ہرنی۔

خَالٌ۔ ماموں، اس کی جمع اَخْوَالٌ اور اَخْوِلَةٌ اور
خُؤُوْلٌ اور خُؤُوْلَةٌ ہے، عرب لوگ کہتے ہیں
اَنَا خَالُ هٰذَا الْفَرَسِ۔ میں اس گھوڑے کا مالک ہوں

خَالَةٌ۔ ماں کی بہن۔

خَائِلٌ۔ نگہبان۔

هُمْ اِخْوَانُكُمْ وَخَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ
اَيْدِيْكُمْ۔ وہ تمہارے بھائی (تمہاری طرح آدم

عہ یہ پارہ اس وقت کا لکھا ہوا ہے جب یہ مدعی نبوت بقید حیات تھے ۱۲ منہ۔

Marfat.com

کی اولاد اور تمہارے تابعدار بھی ہیں اللہ تعالیٰ نے اُن کو تمہارا زیر دست بنایا (ورنہ وہ اور تم برابر ہو سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں)۔

خَوَلٌ۔ خائل کی جمع ہے، یہ تخویل سے نکلا ہے بمعنی تملیک یا رعایت۔

اِخْوَانُكُمْ خَوَلُكُمْ۔ تمہارے غلام لونڈی نوکر چاکر تمہارے بھائی ہیں، خولکم مبتدا ہے مؤخر اور اخوانکم خبر مقدم ہے مطلب یہ ہے کہ اُن پر شفقت اور رحم کرو اُن سے خوش خلقی سے پیش آؤ، اسی حدیث میں یہ ہے کہ جو تم کھاؤ وہ اُن کو کھلاؤ اور جو تم پہنو وہ اُن کو پہناؤ، اب اختلاف ہے اسمیں کہ یہ حکم استحبابا ہے یا وجوبا۔

كَانَ عِبَادُ اللهِ خَوَلًا۔ اللہ کے بندے غلام اور تابعدار ہو جائیں گے (یعنی بنی امیہ خلق اللہ سے بطور غلاموں کے سلوک کرینگے)۔

اِنَّهٗ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ۔ آنحضرت ہم نصیحت کر کے ہماری نگہبانی اور محافظت کرتے تھے (تاکہ ہم خراب نہ ہونے پائیں) بعضوں نے کہا صحیح يَتَحَوَّلُنَا ہے حائے حطی سے یعنی ہماری خوشی اور نشاط کا حال دیکھ کر ہم کو نصیحت کرتے مطلب یہ ہے کہ نصیحت میں اتنا طول نہ فرماتے کہ ہم اُکتا جائیں، اصمعی نے يَتَخَوَّنُنَا روایت کیا ہے یعنی ہمارا خیال رکھتے ہماری نگہبانی کرتے۔

دَعَا خَوَلِيَّةً لِخَوَلِيَّةٍ۔ اپنے شترخانہ کے داروغہ کو بلایا، محیط میں ہے کہ خَوَلِيٌّ مال کا محافظ یا باغوں کا داروغہ، عرب لوگ کہتے ہیں هُمَا ابْنَا خَالَةٍ وہ دونوں خالہ زاد بھائی ہیں اور یوں نہیں کہتے هُمَا ابْنَا عَمَّةٍ کیونکہ پھوپھی کے بیٹے کا تو ماموں زاد بھائی ہوتا ہے نہ پھوپھی زاد۔

مُخْوِلٌ اور مُخْوَلٌ۔ جس کے ماموں شریف اور نیک ہوں جیسے مُخَالٌ اسیطرح مُعَمٌّ جسکے چچا شریف اور نیک ہوں۔ مُعَمٌّ مُخْوِلٌ جس کے چچا اور ماموں دونوں شریف اور نیک ہوں۔

تَخْوِيلٌ۔ دینا، عطا کرنا۔

لَا نَخُولُ عَلَيْكَ۔ ہم تمہارے اوپر غرور نہیں کرنے کے (بلکہ تمہاری اطاعت کریں گے، یہ حضرت طلحہ رض نے حضرت عمر رض سے کہا) یہ خَالَ يَخُولُ اور اِخْتَالَ يَخْتَالُ سے ہے یعنی تکبر کیا اور تکبر کرتا ہے۔

هُوَ ذُوْ مَخِيْلَةٍ وہ گھمنڈی ہے یعنی مغرور اور متکبر۔

اَدِمْ مَا خَوَّلْتَنَا۔ جو تو نے ہم کو عطا فرمایا ہے یا جس چیز کا تو نے ہم کو مالک بنایا ہے وہ ہمیشہ ہمارے پاس قائم رکھ (یعنی دیکر پھر چھین نہ لے)۔

وَلٰكِنَّ اللهَ خَوَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ۔ (اصل میں سب آدمی آزاد ہیں) لیکن اللہ نے ایک کو دوسرے کا مملوک بنایا۔

اِتَّقُوا اللهَ فِيْمَا خَوَّلَكُمْ۔ اللہ سے ڈرتے رہو لونڈی غلاموں کے مقدمہ میں جنکا مالک اللہ نے تمکو بنایا ہے۔

خَوْلَانُ۔ ایک قبیلہ ہے یمن میں۔

خَوَمَانٌ۔ زمین کا ناموافق ہونا۔

خَامَةٌ۔ جمع ہے خَامَةٌ کی، اصل میں خومۃ تھا یعنی بودی یا خراب بدہوا زمین یا پودھا ہو نکہ جو کھیت میں پہلے اُگتا ہے، یا تر و تازہ درخت، محیط میں ہے کہ خام کچے کو بھی کہتے ہیں اور نہرے پانی کو اور اُس لکڑی اور پتھر کو جو تراشے نہ گئے ہوں۔

مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ۔ مومن کی مثال ایسی ہے جیسے نیا پودھا جو کھیت میں اُگا ہو (وہ ہوا سے جھک جاتا ہے پھر سیدھا

Marfat.com

ہوجاتا ہے، نرمی اور ملایمت کی وجہ سے ٹوٹتا نہیں
اسی طرح مومن پر بھی آفتیں آتی ہیں لیکن وہ صبر
کرتا ہے اور حق تعالےٰ کے فضل و کرم کی امید نہیں
توڑتا یہاں تک کہ آفتیں دور ہوجاتی ہیں اور پھر خوش
و خورم ہو کر اللہ تعالےٰ کا شکر بجالاتا ہے۔

مَسْجِدُ الْخَوَامِیْنِ۔ مدینہ کے اطراف میں
ایک مسجد ہے۔

خَامٌ۔ وہ چمڑا جو دباغت نہ کیا گیا ہو۔

خَوْنٌ۔ یا خِیَانَۃٌ یا خَانَۃٌ یا مَخَانَۃٌ۔ خیانت کرنا، عہد
شکنی کرنا، ضعف اور ناتوانی۔

تَخْوِیْنٌ۔ خائن بنانا۔

تَخَوُّنٌ۔ کم کرنا۔

اِخْتِیَانٌ۔ خیانت کرنا۔

خَانٌ۔ دوکان، سرائے، مسافر خانہ اُس کی جمع
خانات، خان بادشاہ کو بھی کہتے ہیں۔

مَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ تَکُوْنَ لَہٗ خَائِنَۃُ الْاَعْیُنِ۔
پیغمبر کی یہ شان نہیں کہ چوری کی آنکھ مارے (یعنی
دل میں کچھ رکھے اور ظاہر میں کچھ کرے جب آدمی
نے زبان روک لی اور آنکھ سے اشارہ کیا تو یہ بھی
خیانت ہوئی۔

اِنَّہٗ رَدَّ شَہَادَۃَ الْخَائِنِ وَالْخَائِنَۃِ۔ آنحضرتؐ
نے خائن چور مرد اور خائنہ چور عورت کی گواہی منظور
نہیں کی (یہاں خیانت اور چوری سے صرف یہی
مراد نہیں ہے کہ لوگوں کی امانت میں اُس نے خیانت
کی ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کے فرائض اگر وہ بجا نہ لاتا ہو تب
بھی وہ خائن ہے چنانچہ دین کے احکام کو بھی اللہ
نے امانت فرمایا انا عرضنا الامانۃ علی السموات و
الارض اور اُن کے بجا نہ لانے کو خیانت قرار دیا
جیسے فرمایا لاتخونوا اللہ والرسول وتخونوا اماناتکم)۔

نُھِیَ اَنْ یَّطْرُقَ الرَّجُلُ اَھْلَہٗ لَیْلًا لِئَلَّا
یَتَخَوَّنَھُمْ۔ آنحضرتؐ نے رات کو اپنے گھر
میں آنے سے اور اپنے گھر والوں کی چوریاں تلاشنے
سے منع فرمایا، اصل میں تخون کا معنی کم ہونا گھٹنا
گویا اپنی جدو کا گھٹانا چاہتا ہے۔

مَخَافَۃَ اَنْ یَّتَخَوَّنَھُمْ۔ اس ڈر سے کہیں اُن
کو خائن نہ بنائے۔

یَخُوْنُوْنَ وَلَا یُؤْتَمَنُوْنَ۔ خیانت کریں گے کوئی
اُن پر بھروسہ نہ کریگا۔

قُرِّبَ اِلَیْہِ خِوَانٌ یا خُوَانٌ۔ آپ کے سامنے
دسترخوان رکھا گیا (یہاں خوان سے مراد دسترخوان
ہے، اصل میں خوان اُس چوکی یا میز کو کہتے ہیں
جس پر کھانا رکھ کر مالدار اور عیش پسند لوگ کھاتے
ہیں تاکہ کھاتے میں جھکنا نہ پڑے۔

مَا اَکَلَ عَلٰی خِوَانٍ قَطُّ۔ آنحضرتؐ نے چوکی
یا میز پر کبھی نہیں کھایا، ثعالبی نے کہا اگر چوکی یا میز
پر کھانا رکھا ہو تب اُس کو مائدہ کہیں گے اگر کھانا نہ
رکھا ہو تو اُس کو خوان کہیں گے، بعضوں نے کہا
جب کھانا اُس پر رکھا ہو تب خوان کہیں گے اور
مائدہ عام ہے اگر دسترخوان پر بھی کھانا رکھا جائے
اُس کو بھی کہیں گے۔

فَاِذَا اَنَا بِاَخْوِنَۃٍ عَلَیْہَا لُحُوْمٌ مُّنْتِنَۃٌ۔ یکایک
میں نے چند خوان دیکھے اُن پر بدبودار گوشت
رکھے ہوئے تھے۔

لَمْ تَتَخَوَّنْہُ الْاَحَالِیْلُ۔ اُس کو دودھ نکلنے کے
سوراخوں نے دُبلا نہیں کیا (یعنی باوجودیکہ بہت دودھ
دیتی ہے لیکن موٹی تازی ہے)۔

یَتَخَوَّنُوْنَ مَخَانَۃً وَمَلَاذَۃً وَّرِبَابُ
فَاتِنَھُمْ وَاِنْ لَمْ یَشْعُبْ۔ خیانت کرساتھ

Marfat.com

ایک کی ایک آڑ میں رہ کر باتیں کرتے ہیں اُن میں بات کرنے والے پر عیب لگایا جاتا ہے تو دو کو کھسفسا نہ کرے۔

وَ لَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ۔ جو شخص تیری خیانت کرے تو اُس کی خیانت نہ کر بلکہ برائی کے بدل نیکی کر، یہ حُسنِ خلق کی تعلیم ہے علماء نے کہا ہے یہ حکم استحبابًا ہے اور اگر کسی شخص نے اُس کا حق یا مال ظلم سے دبا لیا ہو اور حاکم کے ذریعہ سے بوجہ نہ ہونے شہادت یا ثبوت کے چارہ جوئی ممکن نہ ہو تو مظلوم کو یہ درست ہے کہ اپنے حق یا مال کے موافق ظالم کا حق یا مال دبا لے اگر اُس پر قدرت پائے مگر افضل یہ ہے کہ ایسا نہ کرے اور خیانت کا بدلہ امانت داری سے کرے۔

لَمْ تَخُنْ اُنْثیٰ۔ اگر حضرت حوا حضرت آدم سے خیانت نہ کرتیں (اور شیطان کے اغوا سے اُن کو ممنوع درخت کھانے کی ترغیب نہ دیتیں تو کوئی عورت خیانت نہ کرتی (انہی کی رگ نے ہر عورت میں خیانت کا مادہ پیدا کر دیا)۔

حَتّٰی اَنَّ اَهْلَ الْخِوَانِ لَيَجْتَمِعُوْنَ فَيَقُوْلُ هٰذَا يَا مُؤْمِنُ وَ هٰذَا يَا كَافِرُ۔ ایک خوان پر کھانے کے لئے لوگ جمع ہوں گے تو وہ (یعنی دابۃ الارض جو قیامت کے قریب نکلے گا) کہہ دیگا یہ مومن ہے یہ کافر ہے ایک روایت میں اَهْلُ الْاِخْوَانِ ہے جیسے اوپر گذر چکا۔

وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ۔ اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں خیانت سے (جو ضد ہے امانت کی)

اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ۔ جب اُس کے پاس امانت رکھائیں تو وہ خیانت کرے۔

خَوَّانٌ۔ شیر اور بہت خیانت کرنے والا اور ربیع الاول کا مہینہ جیسے خُوَّانٌ۔

خَوَّىٰ۔ بھائی بنانا، یہ ایک لغت ہے اُخُوَّةٌ میں اُس کے ذکر کا یہاں موقع نہ تھا، مگر صرف صاحب مجمع اور نہایہ کی متابعت کو ہم نے اس مقام میں ذکر کر دیا صاحب نہایہ نے کہا ہم نے صرف لفظ کے لحاظ سے اس باب میں ذکر کر دیا ورنہ یہاں اس کے ذکر کا موقع نہ تھا۔

فَاَخَذَ اَبَا جَهْلٍ خَوَّةٌ فَلَا يَنْطِقُ۔ ابوجہل سست ہو گیا کچھ بول نہ سکا۔

خَوًّى۔ خالی ہونا، بہت بھوکا ہونا۔

خَوَاءٌ اور خَوَايَةٌ اور خَوًى اور خُوِيٌّ۔ سب کا معنی خالی ہونا۔

تَخْوِيَةٌ۔ سجدے میں پیٹ کا زمین سے جدا رکھنا اسی طرح بازوؤں کا پسلیوں سے۔

كَانَ اِذَا سَجَدَ خَوّٰى۔ آنحضرتؐ جب سجدہ کرتے تو تخویہ کرتے (پیٹ کو زمین سے جدا رکھتے اونچا رکھتے اور بازوؤں کو پسلیوں سے علیحدہ۔

اِذَا سَجَدَ الرَّجُلُ فَلْيُخَوِّ وَ اِذَا سَجَدَتِ الْمَرْأَةُ فَلْتَحْتَفِزْ۔ جب مرد سجدے کرے تو تخویہ کرے اور عورت سجدہ کرے تو سمٹ جائے یعنی پیٹ زمین سے لگا دے اور ہاتھ پسلیوں کو ملا دے، بعضوں نے اس حدیث میں کلام کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور عورت مرد کی نماز میں کوئی فرق نہیں کیا)۔

خَوّٰى بِيَدَيْهِ۔ اپنے ہاتھ زمین سے اور بازو پسلیوں سے جدا رکھے۔

فَسَمِعْتُ كَخَوَايَةِ الطَّائِرِ۔ میں پرندے کی پھڑپھڑاہٹ کی سی آواز سنی۔

فَاِذَا هُوَ بِدِيَارٍ خَاوِيَةٍ عَلٰى عُرُوْشِهَا۔ یکایک وہ ایسے گھروں میں پہنچے جن کے چھت

ع۱ اخوان کی بھی خوان آیا ہے۔ ۱۲ منہ۔

Marfat.com

کیے ہوئے، خَوَی اِنْتِبَثَ سے نکلا ہے یعنی گھر خالی پچکا یا گر گیا۔

نَخْلٌ خَاوِیَةٌ۔ کھجور کے درخت جیسے اُکھڑ کر دُور گر۔

کَانَ عَلِیٌّ یُخَوِّی کَمَا یُخَوِّی الْبَعِیْرُ الضَّامِرُ عِنْدَ بُرُوْکِہٖ۔ حضرت علیؓ سجدے میں تخویہ کرتے جیسے دبلا اونٹ بیٹھتے وقت کرتا ہے یعنی پیٹ کو زمین سے جدا اور کہنیوں کو زمین سے اُٹھا ہوا رکھتے شیر کی طرح زمین پر بچھا نہیں دیتے

مِنْ لُؤْلُؤٍ مُخَوَّاۃٍ۔ خولدار موتی کا بنا ہوا۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الْیَاءِ

خَیْبَۃٌ۔ محرومی، نقصان، محتاجی، ناشکری، ناامیدی نامرادی

تَخْیِیْبٌ۔ ناامید کرنا، نامراد کرنا، جیسے اِخَابَۃٌ ہے۔

مَنْ فَازَ بِکُمْ فَقَدْ فَازَ بِالْقِدْحِ الْاَخْیَبِ۔ جو شخص تم پر فتح پائے اس نے جوئے میں وہ پانسہ پایا جس میں کچھ نہیں ملتا، جوئے کے تین پانسے ہیں سنیح اور منیح اور وغد۔

خَیْبَۃً لَکَ۔ خدا کرے تو نامراد ہو (اپنے مقصود کو نہ پہنچے)

یَا خَیْبَۃَ الدَّھْرِ۔ ارے زمانہ کی خرابی، عرب لوگوں کا قاعدہ تھا کہ جب اُن پر کوئی مصیبت آتی یا سفر یا جنگ میں مطلب حاصل نہ ہوتا تو یہ کلمے کہتے اور زمانہ کو برا کہتے، آنحضرتؐ نے اس سے منع فرمایا۔ اس لئے کہ زمانہ کا خالق اور مالک اور پھیرانے والا اللہ ہے سب کام اُس کے حکم اور ارادے سے ہوتے ہیں زمانہ کچھ نہیں کر سکتا۔

خِبْتُ وَخَسِرْتُ۔ تو جب نامراد ہوا اور ٹوٹے میں پڑ گیا اس لئے کہ جس کو تو نے پیغمبر سمجھا تھا وہ ظالم اور خائن نکلا اور ظالم اور خائن سچا پیغمبر نہیں ہو سکتا تو اُس کا پیرو تباہ اور برباد ہوا، بعضوں نے

خِبْتُ وَخَسِرْتُ بہ تائے متکلم روایت کیا ہے یعنی جب میں نے پیغمبر ہو کر عدل و انصاف کو چھوڑ دیا اور ظلم و خیانت اپنا شیوہ کیا تو میں تباہ ہوا، اب پیغمبری کہاں سے باقی رہے گی)۔

خَیَّبْتَنَا۔ تم نے ہم کو تباہی اور نقصان میں ڈالا تم ممنوع درخت میں سے کھاتے نہ ہم بہشت سے نکالے جاتے ان آفتوں میں کیوں گرفتار ہوتے۔

خَیْرٌ۔ اچھا ہونا، نیک ہونا، نیکی اور بھلائی تو خیر ضد ہے شر کی

خِرْتَ۔ تو اچھا ہوا۔

خَائِرٌ اور خَیِّرٌ۔ نیک اور اچھا۔

خَارَ اللّٰہُ لَکَ۔ اللہ نے جو تیرے لئے بہتر تھا وہ تجھ کو دیا۔

خِیْرَۃٌ۔ بہ سکون یا اسم مصدر ہے بمعنی بھلائی اور نیکی اور خِیَرَۃٌ بہ فتحہ یا بمعنی اختیار۔

مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خِیْرَۃُ اللّٰہِ مِنْ خَلْقِہٖ۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اچھے بندے ہیں اُس کے مخلوقات میں سے یا اللہ کے چنے ہوئے برگزیدہ بندے ہیں۔

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَۃَ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ۔ آنحضرتؐ ہم کو ہر بات میں استخارہ کرنا سکھلاتے (یعنی اللہ تعالےٰ سے اُس میں بھلائی چاہنا)۔

مِنْ سَعَادَۃِ ابْنِ اٰدَمَ اِسْتِخَارَتُہُ اللّٰہَ وَمِنْ شَقَاوَتِہٖ تَرْکُہٗ اِسْتِخَارَۃَ اللّٰہِ۔ آدمی کی نیک بختی یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ سے استخارہ کرے اور بدبختی یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ سے استخارہ کرنا چھوڑ دے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ۔ یا اللہ میں تجھ کو اپنے کام کی بھلائی چاہتا ہوں کیونکہ تو ہر کام کا انجام جانتا ہے (یہ استخارہ کی دعا اخیر تک حصن حصین میں

Marfat.com

منقول ہے اور اہل سنت کے نزدیک بھی ایک استخارہ کا طریق ہے جو کتاب مذکور میں بیان کیا ہے امامیہ کے نزدیک اور طریق بھی ہیں جیسے تسبیح کا استخارہ یا ذات الرقاع، مجمع البحرین میں ہے کہ ہر کام کے عزم کے وقت بار بار یہ کلمہ زبان سے کہے اللھم انی استخیرک خیرۃ فی عافیۃ پھر اس کے بعد مشورہ کرے جو اس کے حق میں بہتر ہوگا وہی مشورہ میں قرار پائیگا) بعضوں نے کہا استخیرک بعلمک کا معنی یہ ہے کہ میں تجھ سے بھلائی چاہتا ہوں اور تیرے علم کی مدد لیتا ہوں۔

خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ۔ میرا کام بھلا کر دے اور جو میرے حق میں بہتر ہو وہی میرے لئے اختیار کر۔

خَیْرُ النَّاسِ خَیْرُھُمْ لِنَفْسِہٖ۔ جو شخص اچھا ہے (لوگوں سے بھلائی کرتا ہے) وہ اپنے ساتھ اچھائی کرتا ہے کیونکہ جب لوگوں سے بھلائی کرے گا تو لوگ بھی اس کے ساتھ بھلائی کرینگے۔

خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ۔ تم میں اچھا وہ شخص ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے اچھا ہو (مثل مشہور ہے اول خویش بعدہٗ درویش جو اپنے گھر والوں سے اچھا سلوک نہ کریگا وہ باہر والوں سے کیا سلوک کریگا)۔

مَا رَاَیْتُ الْجَنَّۃَ وَالنَّارَ فَلَمْ اَرَ مِثْلَ الْخَیْرِ وَالشَّرِّ۔ میں نے بہشت اور دوزخ کو دیکھا تو بہشت کی برابر کوئی اچھی چیز میں نے نہیں دیکھی اور دوزخ کے برابر کوئی بری چیز میں نے نہیں دیکھی۔

یَکْفِیْ مَنْ ھُوَ اَوْفٰی شَعْرًا مِنْکَ اَوْ خَیْرًا مِنْکَ۔ اتنا پانی اُن کو تو کافی ہوتا تھا جو تم سے زیادہ بال رکھتے تھے یا تم سے بہتر تھے۔

اَنَا بَیْنَ خَیْرَتَیْنِ۔ مجھ کو اللہ تعالے نے دونوں باتوں کا اختیار دیا ہے (منافقوں کے لئے استغفار اور دعا کرنے کا یا نہ کرنے کا اب یہ آیت ماکان للنبی والذین

آمنوا معہ ان یستغفروا للمشرکین مشرکوں کے باب میں ہے نہ منافقوں کے باب میں، بعضوں نے کہا یہ آیت اُس وقت تک نہیں اتری تھی)۔

تَأْتِی الْاِبِلُ عَلٰی خَیْرِ مَا کَانَتْ عَلَیْہِ۔ اونٹ اُس حال میں آئیں گے جیسے پوری طاقت اور فربہی اور صحت کے ساتھ دنیا میں تھے۔

عَلٰی خَیْرِ مَا کَانَتْ۔ اچھے حال پر جس طرح دنیا میں تھے (خوب آباد اور میوہ دار)۔

فَیَخْرُجُ رَجُلٌ خَیْرُ النَّاسِ۔ ایک شخص نکلیگا جو سب لوگوں میں بہتر ہوگا (بعضوں نے کہا یہ خضر ہوں گے

اَوَیَأْتِی الْخَیْرُ بِالشَّرِّ۔ کیا اچھی چیز (مال دولت) سے برائی پیدا ہوگی (جونکہ مال کو اللہ تعالیٰ نے خیر فرمایا ہے جیسے اس آیت میں وانہ لحب الخیر لشدید اور حدیث میں اُس کو برکات الارض فرمایا ہے اس لئے اُن کو تعجب ہوا کہ خیر سے شر یعنی برائی کیونکر پیدا ہوگی)۔

خَیْرُ نِسَاءِ ھَا مَرْیَمُ وَخَیْرُ نِسَاءِ ھَا خَدِیْجَۃُ۔ ساری عورتوں میں بہتر حضرت مریمؑ (یعنی بنی اسرائیل کی عورتوں میں) اور ساری عورتوں میں بہتر حضرت خدیجہؓ (یعنی عرب کی عورتوں میں)۔

اَلسَّجْدَۃُ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا۔ اُس وقت ایک سجدہ ساری دنیا کا مال خرچ کرنے سے بہتر ہوگا کیونکہ یہ قیامت کے قرب کا ذکر ہے جب مال دولت کی ایسی کثرت ہوگی کہ کوئی اُسکا خواہاں نہ رہے گا)۔

عَلٰی خَیْرِ فِرْقَۃٍ۔ بہترین گروہ پر مراد حضرت علیؓ کا گروہ ہے، ایک روایت میں علٰی حِیْنِ فُرْقَۃٍ ہے یعنی لوگوں میں پھوٹ پڑنے کے وقت۔

یَتَّزَوَّدُوْنَ مِنْ خَیْرِ قَوْلِ الْبَرِیَّۃِ۔ خلق اللہ جو کلام پڑھتے ہیں اُس میں جو بہتر ہے (یعنی قرآن) اُسکو پڑھیں گے ایک روایت میں مِنْ قَوْلِ خَیْرِ الْبَرِیَّۃِ ہے، یعنی

Marfat.com

حدیث بیان کریں گے

فَاِذَا الْخَیْرُ مَا جَاءَ اللّٰہُ مِنَ الْخَیْرِ۔ تو خیر کی تعبیر جس کو میں نے خواب میں دیکھا وہ بھلائی ہے جو اللہ تعالیٰ نے عنایت فرمائی یعنی غزوۂ بدر ثانی میں جب مسلمانوں کو یہ کہکر ڈرایا گیا تھا کہ تم سے لڑنے کے لئے ایک فوج کثیر جمع ہوئی ہے انہوں نے کہا حسبنا اللہ ونعم الوکیل، اللہ نے اُن کے دلوں کو مضبوط کر دیا۔

وَاللّٰہُ خَیْرٌ۔ اللہ کا ثواب، اُس کی راہ میں مارا جانا دنیا کی زندگی اور دنیا کے مال متاع سے بہتر ہے۔

اِلَّا حُذَیْفَۃُ بَقِیَّۃُ خَیْرٍ۔ حذیفہ کو ہمیشہ یہ رنج رہا کہ اُن کے باپ کو مسلمانوں نے مار ڈالا یا وہ اپنے باپ کے قاتل کے لئے ہمیشہ دعا اور استغفار کرتے رہے۔

خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَّأْتِیْ بِھِمْ مُقَیَّدًا بِالسَّلَاسِلِ۔ بہت اچھے وہ لوگ ہیں جو زنجیروں میں باندھ کر اُنکو لے کر آئیں گے (یعنی دار الاسلام میں قید ہو کر آئیں گے پھر اللہ اُن کو اسلام کی توفیق عطا فرمائیگا تو اُن کے حق میں اُن کے گرفتار کرنے والے ایک نعمت عظمیٰ ہوں گے کس لئے کہ اگر وہ اُن کو گرفتار کر کے دار الاسلام میں نہ لاتے تو اُن کو اسلام کی نعمت نہ ملتی)۔

خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ۔ تم میں بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے یا سکھائے۔

خَیْرُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اَکْثَرُھُمْ نِسَاءً۔ اس امت میں سب سے بہتر وہ ہے جس کی بیبیاں بہت ہوں تو آنحضرت ساری امت سے بہتر ہوئے کس لئے کہ آپ کی نو بیبیاں ایک وقت میں تھیں اور امت میں کسی کو ایک وقت میں چار بیبیوں سے زیادہ نہیں ہو سکتیں، اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ جو صحابہ زیادہ بیبیاں رکھتے تھے وہ حضرت صدیقؓ وغیرہ سے افضل ہو جائیں گے کیونکہ مقصود حدیث کا یہ ہے کہ جب دوسری فضیلتوں میں برابر ہوں تو ایک کو وہ فضیلت تکثر ازدواج بھی ہوگی اور یہ اعتراض بھی نہ ہوگا کہ خلفائے عباسیہ اور دوسرے بادشاہان ہند اور دکن نے سو سو دو دو سو خواصین اور بیبیاں رکھیں ہیں تو وہ سب سے افضل ہونگے کیونکہ لونڈیوں کا حکم بیبیوں کا سا نہیں ہو سکتا اور بیبیاں چار سے زائد درست نہیں ہو سکتیں پس جن بادشاہوں نے سو سو یا دو دو سو بیبیاں رکھی ہیں وہ درحقیقت زنا اور حرام کرتے ہیں اُن کو لئے فضیلت کہاں سے آئی وہ تو حرام کار اور بدکار اور فاجر ہیں۔

خَیْرٌ مِّنْ شَاتَیْنِ۔ دو بکریوں سے بہتر ہے کیونکہ قربانی میں گوشت کی عمدگی مطلوب ہے نہ گوشت کی کثرت، البتہ آزاد کرنے میں دو بردوں کا آزاد کرنا ایک بردے کے آزاد کرنے سے بہتر ہے۔

خَیْرٌ لَّکُمَا مِنْ خَادِمٍ۔ یہ ذکر تمہارے لئے ایک خادم سے بہتر ہے (کیونکہ خادم کے وجود سے مخدوم میں کوئی قوت یا فضیلت حاصل نہیں ہوتی اور اس ذکر سے تم میں خود قوت پیدا ہوگی اور ثواب آخرت علاوہ)۔

لَا یَقُوْلُ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی۔ یوں نہ کہے میں یونسؑ سے بہتر ہوں (یعنی اپنے تئیں یا مجھ کو یونس پیغمبر سے افضل نہ کہے، دوسری صورت کی توجیہ یوں کی ہے کہ شاید اُس وقت تک آپ کو یہ نہ بتلایا گیا ہوگا کہ آپ سب پیغمبروں سے افضل ہیں یا یہ مطلب ہوگا کہ مجھ کو بھی حضرت یونس پر اسطرح سے فضیلت نہ دو کہ اُنکی تحقیر یا اہانت نکلے کیونکہ کسی پیغمبر کی تحقیر یا توہین کفر ہے)۔

مَنْ قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ یُّوْنُسَ فَقَدْ کَذَبَ۔ جس نے یہ کہا میں یونس سے بہتر ہوں وہ جھوٹا ہے کیونکہ غیر پیغمبر گو کیسا ہی بڑے درجہ کا ولی اور عالم اور نیک ہو پیغمبر کے درجہ کو نہیں پہنچتا، اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ نبوت کا درجہ ولایت سے بڑھکر ہے اہل حدیث کا اس پر اتفاق ہے۔

لَا تُخَیِّرُوْنِیْ عَلٰی مُوْسٰی۔ مجھ کو موسیٰؑ سے افضل نہ کہو۔

Marfat.com

لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ - پیغمبروں میں ایک کو دوسرے پر فضیلت مت دو (ان دونوں حدیثوں کی نبی توجیہ وہی ہے جو اوپر گذر چکی ہے) بعضوں نے کہا لا تخیرنی کا مطلب یہ ہے کہ کثرت عمل یا محنت یا عبادت کی وجہ سے مجھ کو حضرت موسیٰ پر فضیلت مت دو کیونکہ یہ فضیلت اس سبب سے نہیں ہے بلکہ اللہ تعالے کے فضل و کرم اور عنایت کی وجہ سے ہے۔

يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ ذَاكَ إِبْرَاهِيمُ - ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کو یوں کہہ کر پکارا اے بہترین تمام مخلوقات کے آپ نے فرمایا یہ ابراہیم پیغمبر ہیں (یعنی اپنے زمانہ میں ابراہیم سارے مخلوقات سے بہتر تھے یا تواضع کی راہ سے آپ نے یہ فرمایا یا اس وقت تک آپ کو علم نہ ہوا ہوگا کہ آپ سب پیغمبروں سے افضل ہیں)۔

ذَكَرْتُهُ فِي مَلَأٍ خَيْرٍ مِنْهُ - میں اس کی یاد اس جماعت میں کروں گا جو اس کی جماعت سے بہتر ہے۔ اس حدیث سے بعضوں نے یہ دلیل لی ہے کہ فرشتے مومنین سے افضل ہیں حالانکہ یہ استدلال صحیح نہیں کیونکہ جماعت الٰہی میں پیغمبروں کی ارواح اور ملائکہ مقربین بھی ہیں۔

وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ - بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے (یہ ادب کے طور پر فرمایا ورنہ برائی بھی اسی کے ہاتھ میں ہے، خالق خیر و شر وہی ایک ذات الٰہی ہے اسلام کا یہی اعتقاد ہے اور مجوسی دو خالق ثابت کرتے ہیں ایک خیر کا خالق اس کو یزداں کہتے ہیں اور ایک شر کا خالق اس کو اہرمن کہتے ہیں)۔

كَادَ الْخَيِّرَانِ أَنْ يَهْلِكَا - قریب تھا کہ دو بہت نیک آدمی ہلاک ہو جائیں (ان کی نیکیاں برباد ہو جائیں مراد ابو بکرؓ اور عمرؓ ہیں جب ان دونوں نے آنحضرت ﷺ کے سامنے اپنی آوازیں بلند کیں ایک کہتے تھے کہ قعقاع کو سردار بنائیے دوسرے کہتے تھے اقرع کو بنائیے)۔

خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ - انصار کے قبیلوں میں بہتر قبیلہ

أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا - تو ہی نفس کا اچھا پاک کرنے والا ہے اسکا یہ مطلب نہیں کہ تیرے سوا اور بھی کوئی نفس کو پاک کر سکتا ہے۔

فَرَأَى مَا فِيهَا مِنَ الْخَيْرِ - اس میں جو بھلائی تھی وہ دیکھی، ایک روایت میں من الحبر ہے یعنی خوشی دیکھی۔

خَيْرُ يَوْمٍ - یعنی ہفتہ کے دنوں میں بہتر دن ورنہ سال کے دنوں میں عرفہ کا دن افضل ہے بعضوں نے جمعہ کو عرفہ کے دن سے بھی افضل کہا ہے۔

فَأَثْنَى عَلَيْهِ خَيْرًا - اس کی تعریف کی۔

وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ - اور جوڑا اس کی جوڑو سے بہتر معلوم ہوا کہ بہشت کی عورتیں آدم زاد عورتوں سے افضل ہیں اور اس میں اختلاف ہے۔

مَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا - کسی کو اس سے بہتر بخشش نہیں ملی۔

فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ - مقتول کے وارث کو دو باتوں میں اختیار ہوگا (یا تو دیت لے یا قصاص)۔

هِيَ خَيْرُ نَسِيكَتَيْكَ - یہ تیری بہتر قربانی ہے جو اخیر میں کی (کیونکہ پہلی بکری گو صورۃً قربانی تھی مگر در حقیقت قربانی نہ تھی کیونکہ نماز سے پہلے قربانی درست نہیں ہے)۔

خَيْرُ التَّابِعِينَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ - سب تابعین میں بہتر ایک شخص ہے جس کا نام اویس ہے (یعنی اللہ کے نزدیک، اب جو بعضوں نے سعید بن مسیب کو افضل التابعین کہا ہے تو وہ علم دین کے لحاظ سے)۔

فَأُمَّةٌ أَنْتَ شَرُّهَا لَأُمَّةُ خَيْرٍ - جس امت کے تم بدترین شخص سمجھے گئے (اور اسی وجہ سے مارے گئے لٹکائے گئے) وہ اچھی امت تھی (یعنی حجاج اور ان کی جماعت سے تمہاری جماعت اچھی تھی یہ عبداللہ

Marfat.com

ابن عمرؓ نے عبداللہ بن زبیرؓ کی نعش کے پاس آ کر کہا جسکو حجاج نے سولی پر لٹکا دیا تھا۔ ایک روایت میں یوں ہے لَأُمَّۃٌ شَرُّهَا ... بڑی امت تھی یہ رازی کی غلطی ہے۔

خَيْرُهُمْ أُوَيْسٌ۔ اویس اُن میں کا بہتر شخص ہے حضرت عمرؓ نے اُن سے دعا کی درخواست کی اور کچھ عجیب نہیں مفضول سے دعا کی خواہش کر سکتے ہیں جیسے آنحضرتؐ نے حضرت عمرؓ سے کی

عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ فَإِنَّهَا خِيَرَةُ اللّٰهِ مِنْ أَرْضِهِ۔ شام کی سرزمین میں رہنا لازم کر لو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی بہتر یا برگزیدہ زمین ہے (اگر وہاں نہ رہ سکو تو یمن میں رہو)۔

فَإِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ۔ پانی سے وضو کرنا بہتر ہے (یعنی واجب ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ پانی ہوتے ہوئے تیمم بھی جائز ہے)۔

خَيْرُ سُوْرَتَيْنِ قُرِئَتَا۔ سورۂ فلق اور ناس دونوں بہترین سورتیں ہیں جو پڑھی جاتی ہیں (یعنی استعاذہ کی غرض سے)۔

خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا۔ مردوں کی بہترین صف پہلی صف ہے (جو عورتوں کی صف سے دور ہوتی ہے) اور بدترین صف آخری صف ہے (جو عورتوں سے قریب ہوتی ہے)۔

رَكْعَتَانِ مِنَ الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا۔ فجر کی سنت کی دو رکعتیں ساری دنیا کے مال و متاع سے بہتر ہیں (کیونکہ دنیا کا مال و متاع فانی ہے اور ان رکعتوں کا اجر ہمیشہ قائم رہے گا)۔

فَتَمَسُّكٌ بِسُنَّةٍ خَيْرٌ مِّنْ إِحْدَاثِ بِدْعَةٍ۔ سنت نبوی پر عمل کرنا بدعت نکالنے سے بہتر ہے (گو وہ بدعت حسنہ ہو) تو پاخانہ کے آداب کی رعایت رکھنا یا فجر کی سنت کے بعد ذرا لیٹ جانا ایک رباط یا مدرسہ بنانے یا ہزاروں نیازیں اور مجلس میلاد کرنے سے زیادہ ثواب رکھتا ہے)۔

خَيْرٌ لَّكُمْ مِّنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ۔ سونا اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے افضل ہے (کیونکہ ذکر الٰہی تمام نیکیوں کا مقصود اصلی ہے اور پھر سب اذکار میں لا الٰہ الا اللہ افضل ہے جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے)

خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ قَبْلِيْ۔ بہتر دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے اور اُس دن سب سے بہتر دعا جو میں نے کی اور مجھ سے پہلے اگلے پیغمبروں نے وہ یہ دعا ہے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ الخ اگرچہ یہ کلمہ ذکر ہے مگر جو ذکر الٰہی میں مشغول رہیگا حقتعالیٰ اُسکی خواہش سے بڑھکر اُسکو دیگا جیسے دوسری حدیث میں ہے اسلئے دعا بھی ہوئی۔

فَجَاءَ بِهٰذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَهٗ مِنْ شَرٍّ۔ یہ بہتری اللہ تعالیٰ لایا اب اس کے بعد برائی ہوگی، بہتری سے مراد آنحضرتؐ کی نبوت ہے اور اسلام کا ظہور اور غلبہ اُسکے بعد برائی اور فتنہ اور گمراہی اور بدعات کا ظہور ہے۔

كُنْ خَيْرَ ابْنَيْ آدَمَ۔ تو آدمؑ کے دونوں بیٹوں میں اچھے بیٹے (ہابیل) کی طرح ہو جا کسی پر حملہ نہ کر قتل ہو جائے تو مضائقہ نہیں۔

أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ۔ میں تم کو اچھی اور بری بات بتلاؤں۔

إِنَّ هٰذَا الْخَيْرَ خَزَائِنُ لِتِلْكَ الْخَزَائِنِ مَفَاتِيْحُ۔ نیکی کے خزانہ ہیں ان خزانوں کی کنجیاں ہیں۔

أَنَا الصَّلٰوةُ فَيَقُوْلُ إِنَّكِ عَلٰى خَيْرٍ۔ میں نماز ہوں پروردگار فرمائے گا تو اچھی ہے۔

قَرَّبْتَ يَدَ الْخَيْرِ۔ اسکا معنی کتاب النار میں گذر چکا

أَعْطِهِ جَمَلًا خِيَارًا رَبَاعِيًا۔ اُس کو اچھا چنا ہوا

اونٹ چار برس کا دیدے (گو اُسکا حق اس سے کم درجہ کا اونٹ ہے معلوم ہوا اگر قرضدار اپنی خوشی سے قرضخواہ کو اس کے قرضہ سے بڑھ کر دے تو اُسکا لینا منع نہیں)۔

وَخَيَّرَ اُنَيْسٌ ۔ انیس کو پنچ نے بہتر کہا اُن ہی ایک شخص سے شرط ہوئی کہ جو شخص شاعری میں افضل ہو وہ اونٹوں کا ایسا مندہ دے جو اُس شخص کے پاس تھا آخر انیس کو پنچ نے بہتر کہا انہوں نے وہ مندہ اُس سے لے لیا، عرب لوگ کہتے ہیں نَافَرْتُهٗ فَنَفَرْتُهٗ اور خَايَرْتُهٗ فَخِرْتُهٗ یعنی میرے اُس کے شرط ہوئی پھر میں اُس پر غالب آیا۔

اَلْمُتَبَايِعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا ۔ بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جبتک جدا نہ ہوں (اُس مجلس سے اُٹھ نہ جائیں وہاں سے چلے نہ جائیں یہ خیار مجلس کہلاتا ہے)۔

اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ ۔ مگر جس بیع میں اختیار کی شرط کیجائے کہ بائع یا مشتری یا دونوں کو اتنے دن تک اختیار ہے خواہ بیع قائم رکھیں خواہ فسخ کر ڈالیں تو یہ اختیار مجلس کے بدلجانے سے فوت نہ ہوگا اس کو خیار الشرط کہتے ہیں ایک خیار العیب ہے کہ شی مبیعہ میں کوئی عیب نکلے تو مشتری کو اختیار ہوتا ہے کہ اُس کو واپس کر دے اور بیع فسخ کر ڈالے اَوْ يُخَيِّرُ اَحَدُهُمَا ۔ مگر جس بیع میں بائع مشتری کو یا مشتری بائع کو ایجاب قبول کے بعد اختیار دے کہ چاہو تو بیع فسخ کر ڈالو مگر وہ کہے نہیں میں بیع قائم رکھتا ہوں تو اب خیار مجلس نہ رہیگا اکثر ائمہ اور فقہاء اور اصحاب حدیث کا یہی قول ہے کہ خیار مجلس بائع اور مشتری دونوں کو رہتا ہے، مگر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ خیار ثابت نہیں کیا وہ اس حدیث کی یہ تاویل کرتے ہیں کہ تفرق سے تفرق بالاقوال مراد ہے یعنی جبتک اختیار ہے کہ ایجاب کے بعد قبول نہ ہوا ہو اور یہ عجیب تاویل ہے گویا حدیث کا ابطال ہے کیونکہ صرف ایجاب سے تو عقد ہی پورا نہیں ہوتا اُس کے بعد تو قبول کا انتظار کرنا تکمیل عقد کے لئے ضروری ہے اُس کا بیان کرنا شارع کے کلام کو فضول کرنا ہے اور لطف یہ کہ اس حدیث کے راوی عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث کا مطلب تفرق بالابدان سمجھا چنانچہ اُن سے مروی ہے کہ جب وہ بیع کو لازم کرنا چاہتے تو عقد کے بعد چند قدم چلے جاتے تاکہ فریق ثانی کو فسخ کا موقع نہ رہے۔

لِيُؤَذِّنْ لَكُمْ خِيَارُكُمْ ۔ تم میں اذان وہ لوگ دیں جو نیک ہوں کیونکہ مؤذن کے اعتماد پر لوگ روزہ افطار کر لیتے ہیں سحر کھاتے ہیں سحر موقوف کر دیتے ہیں نمازیں ادا کرتے ہیں اس لئے وہ امین اور نیک ہونا چاہئے بعضوں نے کہا اس لئے کہ اذان بلند مقامات پر دی جاتی ہے تو نیک شخص لوگوں کے عورات پر نظر نہیں ڈالیگا۔

خِيَارُكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً ۔ تم میں بہتر وہ لوگ ہیں جو قرضہ اچھی طرح ادا کریں (وعدے پر دیں اور پورا حق دیں بلکہ کچھ زائد)۔

بِحَسْبِكُمْ اَنْ تَكُوْنُوْا مِنَ الْخِيَارِ ۔ تم کو یہ کافی ہے کہ تمہارا شمار اچھوں میں ہو اب سب سے اچھا ہونا اُس کی ہوس کیا ضرور ہے۔

مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اِلَّا اخْتَارَ اَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ اِثْمًا ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دو کاموں میں اختیار دیا جاتا یا یہ منظور ہوتا تو آپ اُس کو اختیار کرتے جو آسان ہوتا بشرطیکہ گناہ نہ ہو (ورنہ گناہ سے آپ بالکل کنارہ کش

رہے)۔

كُنَّا نُخَيِّرُ بَيْنَ النَّاسِ۔ ہم اُن کو آنحضرتؐ کے بعد سب لوگوں سے بہتر کہتے۔

ثُمَّ يُخَيَّرُ۔ پھر اُس کو اختیار دیا جاتا ہے (چاہے دنیا میں رہنا قبول کرے چاہے آخرت کا سفر اختیار کرے)۔

فَظَنَنْتُ اَنَّهٗ خُيِّرَ۔ میں سمجھ گئی کہ آنحضرتؐ کو بھی (اور پیغمبروں کی طرح) اختیار دیا گیا لیکن آپ نے آخرت اختیار فرمائی)۔

ثُمَّ يَتَخَيَّرُ۔ پھر اختیار کرے۔

تَخَيَّرُوْا لِنُطَفِكُمْ۔ اپنے نطفوں کے لئے بہتر عورت تلاش کرو (یعنی شریف اور خاندانی عورت سے نکاح کرو تاکہ اولاد صالح اور نیک پیدا ہو یہ امر استحبابی ہے)۔

خَيَّرَ فِيْ ثَلٰثٍ۔ تین باتوں میں اختیار دیا اُن میں سے کوئی بات منظور کریں۔

اِنَّمَا خُيِّرَتْ فِيْ زَوْجِهَا۔ بریرہ (جب آزاد ہوئی تو اُس) کو اختیار دیا گیا چاہے اپنے خاوند کے پاس (جو غلام تھا) رہے یا نکاح فسخ کرڈالے۔

خَيَّرُوْنِيْ بَيْنَ اَنْ يَّسْاَلُوْنِيْ بِالْفُحْشِ اَوْ يُبَخِّلُوْنِيْ۔ انہوں نے مجھ کو لاچار کردیا دو باتوں میں سے وہ ایک بات کریں گے یا فحش سوالات مجھ سے کریں گے (اتنا مانگیں گے کہ میں دے نہ سکوں گا) یا مجھ کو بخیل بنائیں گے۔

اِنَّ صَبِيَّيْنِ تَخَايَرَا اِلَى الْحَسَنِ۔ دو لڑکوں نے امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے یہ فیصلہ کرانا چاہا کہ کس کی تحریر بہتر ہے۔

بَلْ كَانَ مُخَيَّرًا۔ بلکہ آپ کو اختیار تھا کہ دنہ امروں میں جو چاہیں وہ کریں (یعنی جس باب میں کوئی حکم الٰہی نہ اترا ہو)۔

خِرْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ میرے لئے جو امر بہتر ہو وہ تجویز فرمائیے یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

مَا اَجِدُ لِيْ وَلَهُمْ شَيْئًا خَيْرًا مِّنْ مُفَارَقَتِهِمْ۔ (جب قیامت میں غلام لونڈی کی مار کا مجھ سے بدلہ لیا جائے گا تو) میں اپنے اور اُن کے لئے اس سے بہتر کوئی بات نہیں پاتا کہ اُن سے جدا ہو جاؤں اُن کو آزاد کردوں (نہ غلام لونڈی میرے پاس رہیں نہ میں مواخذہ اخروی میں گرفتار ہوں)۔

وَسَمِعْتُ مِنْهُ فِيْ ذٰلِكَ خَيْرًا۔ میں نے اُن سے اس باب میں ثواب اور اجر سُنا ایک روایت میں خَبَرًا ہے یعنی مرفوع حدیث سنی۔

خَيْرُ النَّاسِ رَجُلٌ مُّمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ۔ بہتر لوگوں میں وہ ہے جو اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے ہو (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ سب لوگوں سے بہتر بعضوں نے کہا مسافروں میں یہ سب سے بہتر ہے اور دوسرا اُن میں سب سے بہتر ہے جو اپنے نفس کی اصلاح میں مصروف ہیں اور تیسرا اُن سب میں بہتر ہے جو لوگوں کے ساتھ رہتا ہے۔

مِثَالُهُ الْخِيَرَةُ۔ بکسرۂ خا و سکون یا خَارَ اللّٰهُ لَكَ سے ہے

هُوَ خِيَرَتُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ۔ وہ اُسکی مخلوقات کے بہتر لوگوں میں سے ہیں۔

Marfat.com

خَیْرُ الدُّعَاءِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
سب دعاؤں میں بہتر لا الٰہ الا اللہ ہے۔

خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِھِمْ
مخلوق کو پیدا کر کے مجھ کو بہترین مخلوق میں رکھا۔

لَاَنْ یَّقِفَ خَیْرٌ۔ اگر وہ کھڑا رہے (سامنے سے نہ گذرے) تو یہ بہتر ہے۔

خَیَّرَ اَزْوَاجَہٗ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیبیوں کو اختیار دیا چاہے دنیا اختیار کریں اور مجھ سے طلاق لے لیں اور چاہیں تو آخرت اختیار کریں اور میرے پاس رہیں فقر و فاقہ پر شکایت نہ کریں۔

خَیَّرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِیًّا بَعْدَ الْبَیْعِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک اعرابی کو بیع کے بعد اختیار دیا۔

اِذَا حَضَرْتُمُ الْجَنَازَۃَ فَقُوْلُوْا خَیْرًا۔ جب تم کسی مسلمان کے جنازے میں جاؤ تو اس کے حق میں بہتر بات کہو (کہ وہ اچھا آدمی تھا بڑا بھلا آدمی تھا، اور اس کی برائی نہ کرو، یا یوں کہو یا اللہ اس کو بخش دے اس کی مغفرت فرما اس کو عذاب سے بچا اس پر رحم کر)۔

جَزَاہُ اللّٰہُ خَیْرًا۔ اللہ اس کو اچھا بدلہ دے۔

لَیْسَ الْخَیْرُ اَنْ یَّکْثُرَ مَالُکَ وَوَلَدُکَ وَلٰکِنَّ الْخَیْرَ اَنْ یَّکْثُرَ عَمَلُکَ الحدیث۔ خیر یہ نہیں ہے کہ تیری دولت اور اولاد زیادہ ہو بلکہ خیر یہ ہے کہ تیرے نیک اعمال زیادہ ہوں۔

یَا سَیِّدِیْ اَخْبِرْنِیْ بِخَیْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔ ایک شخص نے امام حسین علیہ السلام کو لکھا اے میرے سردار مجھ کو دنیا اور آخرت کی بھلائی بتلائیے (تو آپ نے جواب میں یوں لکھا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَمَّا بَعْدُ! جو کوئی لوگوں کو ناراض کر کے اللہ کی رضامندی اور خوشنودی کا خواہاں ہو گا اللہ اس کو لوگوں سے بچالے گا (یعنی لوگوں کی ایذا اور تکلیف دہی سے بچالے گا کوئی بھی اس کو نقصان اور ضرر نہ پہنچا سکے گا) اور جو کوئی اللہ کو ناراض کر کے لوگوں کو راضی کریگا تو اللہ اس کو لوگوں کے ذمہ سپرد کر دیگا (اس کی حمایت چھوڑ دے گا اور اپنی ذمہ داری اس سے ہٹا لیگا)۔

اَنَا الْخَیْرَۃُ ابْنُ الْخَیْرَتَیْنِ۔ میں بہتر ہوں اور بہتروں کی اولاد ہوں (دو بہتر عرب اور فارس، اور بنی ہاشم عربوں میں بہتر، یہ امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے)

اَنَا بَیْنَ خِیَرَتَیْنِ۔ مجھ کو دونوں کاموں میں اختیار ہے

اِنَّ الْخَیْرِیَّ لَطِیْفٌ۔ خطمی بہت عمدہ چیز ہے۔

خَایِرْ بَیْنَنَا۔ ہم دونوں میں بتلائیے کون بہتر ہے (یہ دو لڑکوں نے حضرت علی رض سے کہا)۔

Marfat.com

مِنَ اسْتِخَارَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى رِضَاهُ بِمَا صَنَعَ اللّٰهُ خَارَ اللّٰهُ لَهٗ۔ جو اللہ تعالٰی سے استخارہ کرے (یعنی اللہ تعالٰی سے بہتری طلب کرے اُس کی قضا پر راضی رہ کر تو اللہ اُس کے واسطے بہتر کرے گا یعنی اُس کے حق میں جس چیز کو بھی مقدر کرے (اس پر راضی رہے) وہ چیز اُس کے لئے بہتر ہو گا کیونکہ اللہ تعالٰی جو کرتا ہے وہ اچھا ہی کرتا ہے)۔

اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ۔ نماز بہتر ہے سونے سے (اُس میں فضیلت ہے سونے میں کوئی فضیلت نہیں اس لئے کہ یہ عبادت کا وقت ہے سونے کا وقت نہیں، اور یہ الفاظ فجر کی اذان میں کہے جاتے ہیں)۔

خَیْتَعُوْرٌ۔ شیطان کا نام ہے۔

ذٰلِكَ ذِئْبُ الْعَقَبَةِ يُقَالُ لَهُ الْخَيْتَعُوْرُ یہ گھاٹی کا بھیڑیا ہے جس کو خیتعور کہتے ہیں اصل میں خَیْتَعُوْر اُس کو کہتے ہیں جو ایک حالت پر نہ رہے گھڑی گھڑی غائب اور مضمحل ہو جائے یا جس کی کوئی حقیقت نہ ہو جیسے سراب کہ دور سے آب معلوم ہوتی ہے۔ بعضوں نے کہا خَیْتَعُوْر کے معنی آفت اور مصیبت، بعضوں نے کہا غول بیابانی کے معنی ہیں۔

مترجم:۔ کہتا ہے حال کے حکیم کہتے ہیں کہ غول بیابانی کی بھی کوئی حقیقت نہیں ہے یعنی وہ کوئی شیطان نہیں ہے، بلکہ ایک مادہ فاسفورسی ہے جو زمین سے مشتعل ہوتا ہے اور دور سے دیکھنے والے کو معلوم ہوتا ہے کہ چراغ روشن ہے جب وہ اُس کے پاس جاتے ہیں اور قریب ہو جاتے ہیں تو وہ مادہ دب کر دوسری جائے روشن ہو جاتا ہے، اسیطرح مسافر اُس کے پیچھے چل کر رستہ گم کر دیتا ہے اور پریشان ہو جاتا ہے اور سوچنے لگتا ہے کہ ہم کس راستے میں آگئے اور حیرت کی نظر سے چاروں طرف دیکھنے لگتا ہے اور دل میں خیال کرتا ہے کہاب کدھر جائیں۔

خَیْسٌ یا خَیَسَانٌ۔ جھوٹ بولنا، عہد شکنی کرنا۔

اِنِّیْ لَا اَخِیْسُ بِالْعَهْدِ۔ میں اپنا عہد نہیں توڑتا، عرب لوگ کہتے ہیں خَاسَ بِعَهْدِهٖ اپنا عہد توڑا۔

خَاسَ بِوَعْدِهٖ۔ اپنا وعدہ خلاف کیا۔

اِنَّهٗ بَنٰى سِجْنًا فَسَمَّاهُ الْمُخَيَّسَ۔ حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ایک قید خانہ (جیل محبس) بنایا، اُس کا نام مخیس بہ فتحہ یا، یا بہ کسرہ یا رکھا اور یہ شعر کہی ؎

بَنَيْتُ بَعْدَ نَافِعٍ مُخَيَّسًا بَابًا حَصِيْنًا وَّ اَمِيْنًا كَيِّسًا۔ میں نے نافع کے بعد (جو پہلے جیل کا نام تھا اور وہ بانسوں کا بنا ہوا تھا اُس میں سے قیدی نکل بھاگتے تھے) مخیس بنایا اُس کا دروازہ مضبوط اور داروغہ عقلمند، اصل میں تَخْيِيْس ذلیل کرنے کو کہتے ہیں، تو جیل لوگوں کو ذلیل کرنے والا ہے اگر بہ کسرہ یا مخیس پڑھیں اور جو بہ فتحہ یا پڑھیں تو معنی یہ ہوگا کہ ذلت اور رسوائی کا مقام

اِنِّیْ لَمْ اُكِسْكَ وَلَمْ اُخِسْكَ۔ میں نے تم کو نہ گھٹایا (تمہاری عزت کو نہ میں نے کم کیا) نہ

Marfat.com

خَیْرُ الدُّعَاءِ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ
سب دعاؤں میں بہتر لا الٰہ الا اللہ ہے۔
خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِهِمْ
مخلوق کو پیدا کر کے مجھ کو بہترین مخلوق میں رکھا۔
لَاَنْ یَّبْقَی خَیْرٌ۔ اگر وہ کھڑا رہے (سامنے سے نہ گذرے) تو یہ بہتر ہے۔
خَیَّرَ اَزْوَاجَهٗ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیبیوں کو اختیار دیا چاہے دنیا اختیار کریں اور مجھ سے طلاق لے لیں اور چاہیں تو آخرت اختیار کریں اور میرے پاس رہیں فقر و فاقہ پر شکایت نہ کریں۔
خَیَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِیًّا بَعْدَ الْبَیْعِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک اعرابی کو بیع کے بعد اختیار دیا۔
اِذَا حَضَرْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْلُوْا خَیْرًا۔ جب تم کسی مسلمان کے جنازے میں جاؤ تو اُس کے حق میں بہتر بات کہو (کہ وہ اچھا آدمی تھا بڑا بھلا آدمی تھا، اور اُس کی برائی نہ کرو، یا یوں کہو یا اللہ اُس کو بخش دے اس کی مغفرت فرما اُس کو عذاب سے بچا اُس پر رحم کر)۔
جَزَاهُ اللّٰهُ خَیْرًا۔ اللہ اُس کو اچھا بدلہ دے۔
لَیْسَ الْخَیْرُ اَنْ یَّکْثُرَ مَالُکَ وَوَلَدُکَ وَلٰکِنَّ الْخَیْرَ اَنْ یَّکْثُرَ عَمَلُکَ الحدیث۔ خیر یہ نہیں ہے کہ تیری دولت اور اولاد زیادہ ہو بلکہ خیر یہ ہے کہ تیرے نیک اعمال زیادہ ہوں۔
یَا سَیِّدِیْ اَخْبِرْنِیْ بِخَیْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ۔ ایک شخص نے امام حسین علیہ السلام کو لکھا اے میرے سردار مجھ کو دنیا اور آخرت کی بھلائی بتلائیے (تو آپ نے جواب میں یوں لکھا) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَمَّا بَعْدُ۔ جو کوئی لوگوں کو ناراض کر کے اللہ کی رضامندی اور خوشنودی کا خواہاں ہوگا اللہ اُس کو لوگوں سے بچالے گا (یعنی لوگوں کی ایذا اور تکلیف دہی سے بچالے گا کوئی بھی اُس کو نقصان اور ضرر نہ پہنچا سکے گا) اور جو کوئی اللہ کو ناراض کر کے لوگوں کو راضی کریگا تو اللہ اُس کو لوگوں کے ذمہ سپرد کر دیگا (اُس کی حمایت چھوڑ دے گا اور اپنی ذمہ داری اُس سے ہٹالیگا)۔
اَنَا الْخَیِّرُ ابْنُ الْخَیِّرَتَیْنِ۔ میں بہتر ہوں اور بہتروں کی اولاد ہوں (دو بہتر عرب اور فارس، اور بنی ہاشم عربوں میں بہتر، یہ امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے)
اَنَا بَیْنَ خِیَرَتَیْنِ۔ مجھ کو دونوں کاموں میں اختیار ہے
اِنَّ الْخَیْرِیَّ لَطِیْفٌ۔ خطمی بہت عمدہ چیز ہے۔
خَایِرْ بَیْنَنَا۔ ہم دونوں میں بتلائیے کون بہتر ہے (یہ دو لڑکوں نے حضرت علیؓ سے کہا)۔

Marfat.com

مَنِ اسْتَخَارَ اللّٰہَ رَاضِیًا بِمَا صَنَعَ اللّٰہُ خَارَ اللّٰہُ لَہٗ۔ جو اللہ تعالےٰ سے استخارہ کرے (یعنی اللہ تعالےٰ سے بہتری طلب کرے) اُس کی قضا پر راضی رہ کر تو اللہ اُس کے واسطے بہتر کرے گا (یعنی اُس کے حق میں جس چیز کو بھی مقدر کرے (اس پر راضی رہے) وہ چیز اُس کے لئے بہتر ہوگا کیونکہ اللہ تعالےٰ جو کرتا ہے وہ اچھا ہی کرتا ہے)۔

اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ۔ نماز بہتر ہے سونے سے (اُس میں فضیلت ہے سونے میں کوئی فضیلت نہیں اس لئے کہ یہ عبادت کا وقت ہے سونے کا وقت نہیں، اور یہ الفاظ فجر کی اذان میں کہے جاتے ہیں)۔

خَیْتَعُوْرٌ۔ شیطان کا نام ہے۔

ذٰلِكَ ذِئْبُ الْعَقَبَۃِ یُقَالُ لَہُ الْخَیْتَعُوْرُ یہ گھاٹی کا بھیڑیا ہے جس کو خیتعور کہتے ہیں اصل میں خَیْتَعُوْرٌ اُس کو کہتے ہیں جو ایک حالت پر نہ رہے گھڑی غائب اور مضمحل ہو جائے یا جس کی کوئی حقیقت نہ ہو جیسے سراب کہ دور سے آب معلوم ہوتی ہے، بعضوں نے کہا خَیْتَعُوْرٌ کے معنی آفت اور مصیبت، بعضوں نے کہا غول بیابانی کے معنی ہیں۔

مترجم:۔ کہتا ہے حال کے حکیم کہتے ہیں کہ غول بیابانی کی بھی کوئی حقیقت نہیں ہے یعنی وہ کوئی شیطان نہیں ہے، بلکہ ایک مادہ ناری فوسفوری ہے جو زمین سے مشتعل ہوتا ہے اور دور سے دیکھنے والے کو معلوم ہوتا ہے کہ چراغ روشن ہے جب وہ اُس کے پاس جاتے ہیں اور قریب ہو جاتے ہیں تو وہ مادہ دب کر دوسری جائے روشن ہو جاتا ہے، اسیطرح مسافر اُس کے پیچھے چل کر رستہ گم کر دیتا ہے اور پریشان ہو جاتا ہے اور سوچنے لگتا ہے کہ ہم کس راستے میں آگئے اور حیرت کی نظر سے چاروں طرف دیکھنے لگتا ہے اور دل میں خیال کرتا ہے کہ اب کدھر جائیں۔

خَیْسٌ یا خَیَسَانٌ۔ جھوٹ بولنا، عہد شکنی کرنا۔

اِنِّیْ لَا اَخِیْسُ بِالْعَھْدِ۔ میں اپنا عہد نہیں توڑتا، عرب لوگ کہتے ہیں خاس بِعَھْدِہٖ اپنا عہد توڑا۔

خَاسَ بِوَعْدِہٖ۔ اپنا وعدہ خلاف کیا۔

اِنَّہٗ بَنٰی سِجْنًا فَسَمَّاہُ الْمُخَیَّسَ۔ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ایک قید خانہ (جیل محبس) بنایا، اُس کا نام مخیس بہ فتحہ یا، یا بہ کسرۂ یا رکھا اور یہ شعر کہی ؎

بَنَیْتُ بَعْدَ نَافِعٍ مُخَیَّسًا بَابًا حَصِیْنًا وَّ اَمِیْنًا کَیِّسًا۔ میں نے نافع کے بعد (جو پہلے جیل کا نام تھا اور وہ بانسوں کا بنا ہوا تھا اُس میں سے قیدی نکل بھاگے تھے) مخیس بنایا اُس کا دروازہ مضبوط، اور دار وغہ عقلمند، اصل میں تَخْیِیْسٌ ذلیل کرنے کو کہتے ہیں، تو جیل لوگوں کو ذلیل کرنے والا ہے اگر بہ کسرۂ یا مخیس پڑھیں اور جو بہ فتحہ یا پڑھیں تو معنی یہ ہوگا کہ ذلت اور رسوائی کا مقام

اِنِّیْ لَمْ اَکِسْكَ وَلَمْ اَخِسْكَ۔ میں نے تم کو نہ گھٹایا (تمہاری عزت کو نہ میں نے کم کیا) نہ

Marfat.com

تم سے وعدہ خلافی کی (تم سے جو وعدہ کیا
اُس کو پورا کیا) یا نہ تمہاری ذلت کی یہ معاویہ
نے جناب امام حسین علیہ السّلام کو لکھا
تھا۔

قَدْ نُوِّقَهٗ وَخُيِّسَهٗ - اُس اونٹ کو دوڑنے
کے لئے تیار کیا تھا اور سواری کے لئے رام
کیا تھا۔

خِيْسُ الْاَسَدِ - شیر کے رہنے کا مقام اور
جگہ۔

خَاسَ اللَّحْمُ خَيْسًا - گوشت بگڑ گیا، بدبودار
ہو گیا۔

خَاسَتِ الثَّمَرَةُ - میوہ سڑ گیا۔

خَيْسَرِي - وہ شخص جو کھانے کی دعوت میں اس
ڈر سے نہ آئے کہ اُس کو بھی کھلانا پڑے گا (یعنی
دعوت کا بدلہ کرنا ہوگا) یہ خسارۃ سے نکلا ہے،
جس کے معنی ہلاکت اور نقصان اور گمراہی کے
ہیں (لفظ خَيْسَرِي کو اس باب میں ذکر نہیں
کرنا چاہئے بلکہ اس کو باب الخاء مع
السین میں ذکر کیا جاتا مگر یا کی رعایت کی
وجہ سے اس باب میں ذکر کیا گیا ہے)۔

خَيْشُوْمٌ - ناک کا آخری حصہ جو دماغ سے
متصل ہے۔

فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيْتُ عَلٰى خَيْشُوْمِهٖ
شیطان اُس کی ناک کے بالائی حصہ
میں رات بسر کرتا ہے (جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے
کہ آدمی برے برے خواب دیکھتا ہے اور
پریشان رہتا ہے، امام نووی رحمہ اللہ نے
کہا کہ حقیقۃً شیطان کا وہاں رات بسر کرنا
بھی ہو سکتا ہے، یا مجازی معنی مراد ہوں یہ بھی
ہو سکتا ہے کہ وہاں اخلاط ردیہ جم جاتے ہیں
تو شیطان فرمایا) لفظ خَيْشُوْم کو اس باب
میں ذکر نہیں چاہئے بلکہ اُس کو باب الخاء
مع الشین میں ذکر کرتے مگر یا کی رعایت
کی وجہ سے اس باب میں ذکر کیا گیا)۔

خَيْطٌ - سینا، تاگا، دھاری، شتر مرغ کا جھنڈ
یا ٹڈی کا، جیسے خِيط بالکسر۔

اَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَطَ - دھاگا اور
سوئی بھی دیدو (مال غنیمت میں سے بغیر تقسیم
کے یہ بھی اپنے پاس نہ رکھو)۔

فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ - سوئی کے ناکے میں۔

اَلْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ
دن کی سپیدی رات کی سیاہی سے۔

اِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ - مگر جیسے سوئی
سمندر میں ڈبو کر نکال لو اتنی کمی (یہ سمجھانے
کے لئے فرمایا ورنہ وہاں اتنی بھی کمی نہیں
ہوتی)۔

مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهَا - سوئی یا اُس
سے بھی کم یا اُس سے زیادہ۔

خَيَاطِيَه - ایک فرقہ ہے معتزلہ میں سے۔

صَلِّ عَلٰى مَا كَانَ فِيْهَا مَعْمُوْلًا
بِخُيُوْطِهٖ - جو سجدہ گاہ (چھوٹا مصلیٰ)
دھاگوں سے بنایا جائے۔ اس پر نماز پڑھ۔

اَخَافُ عَلٰى خَيْطِ عُنُقِيْ - مجھ کو اپنی گردن
مارے جانے کا ڈر ہے۔

خَيْبَرُ - مشہور مقام ہے مدینہ سے پانچ منزل
پر شام کے راستہ میں، اور ایک درہ ہے
سرحد ہند پر درمیان پشاور اور کابل کے
(اس کا باب یہ نہ تھا مگر صرف لفظی رعایت

Marfat.com

کی وجہ سے یہاں یعنی اس باب میں بیان کردیا گیا)۔

خَیْعَوٌ۔ یا خَیْعَامَۃٌ۔ برا آدمی ،گانڈو، مابون، خَوعَوٌ۔ احمق۔

لَا یُحِبُّنَا اَھْلَ الْبَیْتِ اَلْخَیْعَامَۃُ۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہم اہل بیت سے وہ شخص محبت نہیں رکھنے کا جو گانڈو (مفعول) ہوگا۔

خَیْفٌ۔ نالے سے بلند مقام لیکن پہاڑ کا نشیبی حصہ، منا کی مسجد کو مسجد خیف کہتے ہیں، کیونکہ وہ پہاڑ کے نشیبی حصہ میں ہے۔

نَحْنُ نَازِلُوْنَ غَدًا بِخَیْفِ بَنِیْ کِنَانَۃَ۔ کل ہم بنی کنانہ کے خیف یعنی محصب میں اتریں گے اور وہیں ٹھہرینگے (اللہ کا شکریہ ادا کرنے کو، اس لئے کہ قریش نے بنی ہاشم کو وہیں نکال دیا تھا، اس حدیث میں لفظ غدا ہے (جو کل کے معنی میں آتا ہے یہاں سے) مراد ماہ ذی الحجہ کی تیرہویں تاریخ ہے یہ مجازاً فرمایا جیسے گذشتہ بات کو کل کی بات کہتے ہیں، ورنہ تو حقیقت میں کل کا اطلاق اُس دن پر ہوتا ہے جو آج کے بعد والا دن ہو اور متصل ہو آج کے دن سے یا آج کے قبل والا دن ہو اور متصل ہو آج کے دن سے تو حدیث میں غدًا کے لفظ سے معنی مجازی مراد ہے)۔

مَضٰی فِیْ مَسِیْرِہٖ اِلَیْھَا حَتّٰی قَطَعَ الْخُیُوْفَ۔ آپ برابر اس کی طرف چلے گئے یہاں تک کہ خیفوں کو طے کیا

اُخَیْفُ بَنِیْ تَیْمٍ۔ بنی تیم کے اخیف ، یہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی صفت ہے اخیف اُسکو کہتے ہیں کہ ایک آنکھ نیلگوں ہو ایک کالی مجمع البحرین میں ہے کہ خیف ہمیشہ دو پہاڑوں کے درمیان ہوتا ہے کہتے ہیں کہ مسجد خیف میں (جو منا میں ہے) ہزار سے پیغمبروں نے نماز پڑھی ہے۔

خَیْلٌ۔ یا خِیْلٌ یا خَیْلَۃٌ یا خِیْلَۃٌ یا خَالٌ یا خَیَلَانٌ یا مَخِیْلَۃٌ یا مَخَالَۃٌ یا خَیَالٌ یا خَیْلُوْلَۃٌ۔ گمان کرنا، اس کا مستقبل اِخَالُ ہے، بعضوں نے کہا اَخَالُ ہے اور قیاس کے موافق یہی ہے۔

خَالَ الْفَرَسُ۔ گھوڑا لنگڑا ہوگیا۔

تَسْتَخِیْلُ الْجَھَامَ۔ سوکھے ابر کو (جس میں پانی نہ ہوتا) ہم برسنے والا سمجھے۔

اِذَا رَاٰی فِی السَّمَاءِ اِخْتِیَالًا تَغَیَّرَ لَوْنُہٗ۔ جب آسمان پر ابر نمود ہوتا بارش کے آثار ہوتے تو آپ کا رنگ بدل جاتا، (اس ڈر سے کہ شاید یہ عذاب ہو)۔

اِذَا رَاٰی مَخِیْلَۃً اَقْبَلَ وَاَدْبَرَ جب پانی کا ابر آپ دیکھتے تو ۔۔۔ آگے پیچھے ہوتے (آپ کو تردد ہوتا کہیں پروردگار کا عذاب نہ آیا ہو جیسے کہ اگلی امتوں پر ابر کی صورت میں پروردگار کا عذاب آیا تھا)

مَا اِخَالُکَ سَرَقْتَ۔ میں نہیں سمجھتا کہ تو نے چوری کی ہو (نہایہ میں ہے کہ اِخَالُ بکسرۂ علامت مضارع زیادہ فصیح ہے اور فتحہ قیاس کے موافق ہے)۔

مَنْ جَرَّ ثَوْبَہٗ خُیَلَاءَ لَمْ یَنْظُرِ اللّٰہُ اِلَیْہِ

Marfat.com

(بعضوں نے خِیَلاءَ روایت کیا ہے یعنی) جو شخص غرور اور گھمنڈ کی راہ سے (تکبر اور گھمنڈ کے ارادے سے) اپنا کپڑا لٹکائے تو قیامت کے دن اللہ تعالےٰ اُس کیطرف (رحم کی نگاہ سے) دیکھنے کا بھی نہیں۔ عرب لوگ کہتے ہیں هُوَ مُخْتَالٌ یا فِیْهِ مَخِیْلَةٌ وہ مغرور ہے اُس میں غرور ہے۔

فَاِذَا تَخَیَّلَتِ السَّمَاءُ۔ جب آسمان پر ابر چھا جائے جس میں گرج اور چمک ہو یعنی برسنے والا ابر، عرب لوگ کہتے ہیں اَخَالَتِ السَّمَاءُ آسمان پر ابر چھا گیا۔

اَلْخُیَلَاءُ فِیْ اَهْلِ الْخَیْلِ۔ تکبر اور غرور گھوڑے والوں میں ہوتا ہے۔

خَیْلٌ۔ گھوڑوں اور گھوڑ سواروں کو بھی کہتے ہیں۔

مِنَ الْخُیَلَاءِ مَا یُحِبُّهُ اللّٰهُ۔ بعض غرور اللہ کو پسند ہے، یعنی خیرات میں یا جہاد میں۔

بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَیَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِیَ الْکَبِیْرَ الْمُتَعَالَ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدٰی وَنَسِیَ الْجَبَّارَ الْاَعْلٰی بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهَا وَلَهَا وَنَسِیَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلٰی بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَا وَطَغٰی وَنَسِیَ الْمَبْدَأَ وَالْمُنْتَهٰی بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ یَخْتِلُ الدُّنْیَا بِالدِّیْنِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ یَخْتِلُ الدِّیْنَ بِالشُّبُهَاتِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ یَقُوْدُهٗ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوًی یُضِلُّهٗ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رَغَبٌ یُذِلُّهٗ۔ وہ بندہ برا ہے جو اپنے تئیں دوسرے سے اچھا سمجھے اور غرور کرے اور دین کے کام بھلا دے (دنیا میں پھنس کر) اور شرارت کرے اور اپنی پیدائش اور انجام کو بھول جائے (کہ ایک قطرۂ ناچیز سے بنا ہے اخیر خاک ہو جائے گا) اسی طرح وہ بندہ جس کو طمع لئے لئے پھرے اور جو بندہ خواہش پر چلے اور وہ بندہ بھی برا ہے جو دنیا کی حرص کرتا ہو۔

یَخْتِلُ الدُّنْیَا بِالدِّیْنِ۔ دینداری کے پردے میں دنیا کا طالب ہو لوگوں سے فریب کرتا ہو، ظاہر میں پرہیزگار عابد زاہد بنتا ہے دل میں یہ ہے کہ روپیہ کماؤں لوگ مجھ کو بزرگ اور صالح سمجھ کر میری خدمت کریں اور جو کہوں اسکو سنیں۔

لَا تَخَلْ۔ غرور مت کر۔

اَلرَّجُلُ الَّذِیْ یُخَیَّلُ اِلَیْهِ۔ جس شخص کو نماز میں خیال پیدا ہوا کہ کوئی حدث دبر سے نکلا (وہ نماز نہ توڑے جبتک آواز یا بو نہ پائے)۔

کُلْ مَا شِئْتَ وَالْبَسْ مَا شِئْتَ مَا اَخْطَاَتْكَ خَلَّتَانِ سَرَفٌ وَّمَخِیْلَةٌ۔ جو چاہے وہ پہن اور جو چاہے وہ کھا جب تک دو خصلتیں تجھ میں نہ ہوں ایک اسراف دوسری تکبر۔

اَلْبِرَّ اَبْغِیْ لَا الْخَالَ۔ میں نیکی کا طالب ہوں نہ فخر اور غرور کا۔

کَانَ الْجِنُّ سِتَّةَ اَمْیَالٍ فَصَاعِدًا

خَيَالٌ بِكَذَا وَخَيَالٌ بِكَذَا۔ محفوظ از منہ تمثیل کا تھا۔ ایک خیال اس مقام پر، اور ایک خیال اُس مقام پر، خیال کہتے ہیں اُن لکڑیوں کو جن پر کالا کپڑا ڈال کر کسان کھیت میں کھڑا کر دیتے ہیں تاکہ جانور اُس کو آدمی سمجھ کر کھیت پر نہ گریں، ایک روایت میں خِيَالٌ بِأَمَرَةٍ وَخَيَالٌ بِأَسْوَدِ الْعَيْنِ ہے ایک خیال امرہ میں تھا، ایک اسود العین میں یہ دونوں پہاڑ ہیں۔

يَا خَيْلَ اللّٰهِ ارْكَبِي۔ اے اللہ کے گھوڑوں کے سوارو سوار ہو جاؤ۔

عَلَيْهِ خِيلَانٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مونڈھے پر جو مہر نبوت تھی اس پر تل تھے یہ جمع ہے خال کی۔

كَانَ الْمَسِيحُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَثِيرَ خِيلَانِ الْوَجْهِ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے منہ پر بہت تل تھے۔

زَيْدُ الْخَيْلِ۔ زید جابک سوار اُن کا، جاہلیت میں یہی نام پڑ گیا تھا، چونکہ وہ گھوڑے کے بہت عمدہ سوار تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نام بدل کر زید الخیر رکھ دیا۔

سَجَدَ لَكَ سَوَادِي وَخَيَالِي۔ تجھ کو میرے ظاہر جسم اور میرے باطنی دل اور خیال نے سجدہ کیا۔

يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَأْتِي أَهْلَهُ وَلَا يَأْتِيهِنَّ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جب جادو ہوا تھا تو آپ کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اپنی بی بی سے صحبت کر رہے ہیں حالانکہ آپ نے صحبت نہ کی ہوتی، بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ آپ کو اپنی عادت کے موافق ایسا یقین ہوتا کہ اپنی بی بی سے صحبت کریں گے جب اُن کے پاس جاتے تو جادو کی وجہ سے صحبت پر قادر نہ ہوتے، اسی طرح ایک کام کو سمجھتے کہ میں کر چکا ہوں حالانکہ آپ نے اُس کو نہ کیا ہوتا۔

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ شَيْخٌ زَانٍ وَلَا جَارٌّ إِزَارَهُ خُيَلَاءَ۔ جو شخص بوڑھا ہو کر زنا کرتا رہے وہ بہشت میں نہیں جانے کا اور جو شخص اپنے ازار کو (یعنی تہبند کو) غرور اور تکبر کی راہ سے (یعنی تکبر کے ارادے سے) لٹکائے۔ (تو ایسا شخص بھی جنت میں جانے کا)۔

اَلْمُؤْمِنُ لَا يَظْلِمُ الْأَعْدَاءَ وَلَا يَتَخَايَلُ عَلَى الْأَصْدِقَاءِ۔ مومن دشمنوں پر بھی ظلم نہیں کرتا اور دوستوں پر غرور نہیں کرتا، اکثر روایتوں میں لَا يَتَحَامَلُ ہے یعنی دوستوں کو تکلیف نہیں دیتا اُن پر بار نہیں ڈالتا۔

وَأَخْلَفَتْنَا مَخَايِلُ الْجُودِ۔ اور بہت برسنے والے ابر ہم سے نکل گئے انہوں نے پانی نہیں برسایا۔

خَيْمٌ۔ يا خَيَمَانٌ يا خُيُومٌ يا خُيُومَةٌ يا خَيْمُومَةٌ يا خِيَامٌ۔ ڈر کر لوٹ جانا نامردی اور بزدلی کرنا، اٹھانا، مکاری کرنا۔

تَخْيِيمٌ۔ خیمہ میں جانا۔

اِخَامَۃٌ۔ خیمہ کھڑا کرنا۔
خَیْمَۃ۔ ڈیرہ جو مشہور ہے۔
خِیْمٌ اور خِیْمَۃٌ۔ طبیعت اور خصلت۔
خَیَّامٌ۔ خیمہ بنانے والا۔
اَلشَّھِیْدُ فِیْ خِیْمَۃِ اللّٰہِ تَحْتَ الْعَرْشِ۔ شہید قیامت کے دن عرش کے تلے اللہ تعالےٰ کے خیمہ میں ہوگا۔

خَیَّمَ بِالْمَکَانِ۔ مکان میں ٹھہرا اقامت کی۔
مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّسْتَخِیْمَ لَہُ الرِّجَالُ قِیَامًا۔ جو شخص یہ پسند کرتا ہو کر لوگ اُس کے لئے جم کر کھڑے رہیں (اُسکی تعظیم اور آداب کے واسطے) ایک روایت میں یَسْتَخِمَّ ایک میں یَسْتَجِمَّ ہے جیسے اوپر گذر چکا۔

تَمَّ الْجُزْءُ السَّابِعُ وَیَتْلُوْہُ الْجُزْءُ الثَّامِنُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی

حَرْفُ الدَّالِ

وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِیْنُ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب "د"

لغات الحدیث

تالیف

حضرت علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ تعالیٰ

تکمیل و تصحیح و اضافہ لغات وسیع ماالاکلام

باہتمام

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

Marfat.com

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

کتاب الدال المہملۃ

دال حروف تہجی میں سے آٹھواں حرف ہے اور حساب جمل میں اُس کا عدد چار ہے۔

باب الدال مع الالف

دَأْبٌ کوشش کرنا محنت اُٹھانا ہمیشہ کرنا تیز ہانکنا جیسے دَأْبٌ اور دُؤُبٌ ہے۔

اِدْاَبٌ تھکانا عَلَیْکُمْ بِقِیَامِ اللَّیْلِ فَاِنَّہٗ دَأْبُ الصَّالِحِیْنَ قَبْلَکُمْ تم اپنے اوپر رات کو عبادت کرنا لازم کرلو کیونکہ یہ اگلے زمانہ کے نیک شخصوں کا طریق ہے (اُن کی عادت ہے)، دَأْبِیْ وَدَأْبُہُمْ میری عادت اور اُن کی عادت یہی رہی اِنَّکَ تُجِیْعُہٗ وَتُدْئِبُہٗ (ایک اونٹ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کیا آپ نے اُس کے مالک سے فرمایا وہ یہ شکوہ کرتا ہے) تو اُس کو بھوکا رکھتا ہے (برابر چارہ نہیں دیتا) اور اُس کو تھکا ڈالتا ہے (اُس سے سخت محنت لیتا ہے) **دَائِبَانِ** رات دن اَلدَّائِبُ السَّرِیْعُ سخت محنت کرنے والا جلد چلنے والا (یہ چاند کو فرمایا) فَرُبَّ دَائِبٍ مُّضِیْعٍ بعضے لوگ سخت محنت کرکے اپنی محنت برباد کرنے والے ہیں (جب اُن کا اعتقاد اور عمل سنت کے موافق نہ ہو تو سارا مجاہدہ بے کار ہے)

اَلدَّائِبُ الْمُجْتَہِدُ فِی الْعِبَادَاتِ سخت محنت کرنے والے عبادتوں میں بہت کوشش کرنے والے (یہ امام زین العابدین کی صفت ہے کہتے ہیں کہ آپ ہر رات کو ہزار رکعت پڑھتے)۔

دَأْدَأَۃٌ یا دِئْدَاءٌ زور سے دوڑنا، کسی کے پیچھے چلنا، ڈانپ دینا، ٹھہرا دینا، ہلانا، ہجوم کرنا۔

تَدَأْدَاءَ ٹھہر گیا یا تھمنے لگا ڈھلک گیا دیر کی جھک کر چلا۔ ہجوم کیا ایک طرف جھک گیا۔ نَھٰی عَنْ صَوْمِ الدَّأْدَاءِ۔ سخت اندھیری راتوں میں آپ نے روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔ (وہ اخیر مہینہ کی راتیں ہیں یا ۲۵ - ۲۶ ۔ ۲۷ رات بعضوں نے کہا شک کا دن مراد ہے) لَیْسَ عُفْرُ اللَّیَالِیْ کَالدَّآدِیْ چاندنی کی راتیں اندھیری راتوں کی طرح نہیں ہیں وَبْرٌ تَدَأْدَأَ مِنْ قَدُوْمِ ضَأْنٍ ایک روایت میں تَدَلّٰی ہے۔ یہ ابان نے ابوہریرہؓ کی نسبت کہا یعنی ایک وبر ہے جو ابھی قدوم ضان (ایک پہاڑ کا نام ہے) سے ڈھلکتا ہوا آگیا یا ہم پر گرا)

وَبْرٌ ایک جانور ہے بلی کے برابر اُس کی دم بہت چھوٹی ہوتی ہے گھروں میں اُس کو پالتے ہیں۔ صراح میں ہے کہ فارسی میں اُس کو دنگ اور ترکی میں سعود کہتے ہیں فَتَدَأْدَأَ عَنْ

Marfat.com

فَرَسِہٖ اپنے گھوڑے سے گر گیا۔

دَأَلٌ ناتوانی کے ساتھ چلنا، فریب دینا۔

دُؤلولٌ آفت مصیبت۔ اِنَّ الْجَنَّۃَ مَحْظُوْرٌ عَلَیْھَا بِالدَّآلِیْلِ بہشت سختیوں سے روکی گئی ہے (یعنی بڑی محنت اور کوشش سے ہاتھ آتی ہے، جیسے دوسری حدیث میں ہے، حُفَّتِ الْجَنَّۃُ بِالْمَکَارِہِ)۔

دُئِلٌ یا دُؤَلٌ ایک جانور ہے نیولے کے مشابہ یا بھیڑیا، (ابوالاسود دئلی اسی کی طرف منسوب ہیں)۔

باب الدال مع الباء

دَبٌّ آہستہ چلنا جیسے بچہ چلتا ہے یا چیونٹی کی چال سرایت کرنا۔

اِدْبَابٌ آہستہ چلانا، عدل و انصاف کرنا۔

دَابَّۃُ الْاَرْضِ ایک جانور ہے جس کا طول ساٹھ ہاتھ کا ہوگا اُس کے پاؤں ہوں گے اور کھال پر بال ہوں گے۔ بعضوں نے کہا اُس میں کتنی جانوروں کی تھوڑی تھوڑی شباہت ہوگی۔ قیامت کے قریب صفا پہاڑ پھٹ جائے گا اور شب مزدلفہ کو اُس میں سے نکلے گا۔ لوگ منا کو جا رہے ہوں گے۔ بعضوں نے کہا طائف کی زمین سے نکلے گا اُس کے پاس حضرت موسیٰؑ کا عصا اور حضرت سلیمانؑ کی انگشتری ہوگی۔ جو کوئی اُس کو پکڑنا چاہے گا وہ پکڑ نہ سکے گا اور جو کوئی اُس سے بھاگنا چاہے گا وہ بھاگ نہ سکے گا مومن کو عصا سے انسے گا اُس کے منہ پر لکھدے گا یہ مومن ہے اور کافر پر مہر لگادے گا اُس کے منہ پر لکھدے گا یہ کافر ہے (وہ ایک فرشتہ ہوگا جانور کی صورت میں)، نَھٰی عَنِ الدُّبَّاءِ آپ نے کدو کی تونبی سے منع فرمایا (یعنے اوسین کھانے پینے سے) کیونکہ اُس میں شراب کی حرمت سے پہلے نبیذ بھگویا کرتے تھے اُس میں جلدی سے تیزی آجاتی اب بھی اکثر علماء کے نزدیک منسوخ ہے اور امام مالکؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک منسوخ نہیں ہے۔ نہایہ میں ہے کہ دُبَّاءٌ جمع ہے دُبَّاءَۃٌ کی یَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالِی الْقَصْعَۃِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیالہ کے کونوں میں کدو تلاش کر کر نوش فرما رہے تھے (کدو آپکو بہت پسند تھا اور ہر مسلمان کو پسند ہونا چاہیئے کیونکہ اُن کے پیغمبرؐ کو پسند تھا۔ امام ابو یوسفؒ جو امام ابو حنیفہؒ کے شاگرد ہیں اُن کے سامنے ایک شخص نے کہا کہ کدو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو پسند تھا مگر مجھ کو پسند نہیں ہے انھوں نے کہا قتل کا سامان لاؤ کہ میں اس شخص کو قتل کروں۔ چونکہ یہ مرتد ہوگیا ہے (یعنی کافر) یہاں سے سمجھ لینا چاہیئے کہ جو کوئی دین کی باتوں میں حدیث شریف پا کر اُس کو واجب العمل نہ جانے اور اپنے امام یا پیر یا مرشد کی رائے پر قائم رہے اُس کا کیا حکم ہوگا اگر امام ابو یوسفؒ ایسے لوگوں کو دیکھتے تو اُن کے لئے کیا تجویز فرماتے جب کھانے پینے کی چیزوں میں انھوں نے سنت کے خلاف ایک بات کہنے کو کتنا مکروہ جانا اور ایسا کہنے والے کو واجب القتل سمجھا) اَیَّتُکُنَّ صَاحِبَۃُ الْجَمَلِ الْاَدْبَبِ تَنْبَحُھَا کِلَابُ الْحَوْاَبِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں سے فرمایا کاش مجھ کو معلوم ہوجاتا تم میں سے کون سی بی بی بہت بال والے ایک اونٹ پر سوار ہوگی اُس کو حواب کے کتے بھونکیں گے (حواب ایک مقام کا نام ہے مکہ اور بصرہ کے درمیان وہاں حضرت عائشہؓ جنگ جمل میں جا کر ٹھیری تھیں) وَحَمَلَھَا عَلٰی حِمَارٍ مِّنْ ھٰذِہِ الدَّبَّابَۃِ اُس کو ان دھیمی چال چلنے والے جانوروں میں سے ایک گدھی پر سوار کر دیا۔ عِنْدَہٗ غُلَیِّمٌ یُدَبِّبُ اُن کے پاس ایک بچہ تھا جو رینگ رہا تھا (آہستہ چل رہا تھا) تَتَّخِذُ دَبَّابَاتٍ یَدْخُلُ فِیْھَا الرِّجَالُ (پوچھا قلعوں کو تم کیونکر فتح کرتے ہو انھوں نے کہا ہم ٹاپے بناتے ہیں لکڑی چمڑے وغیرہ کے، اُس میں بیٹھ کر لوگ قلعہ کی دیوار تک چلے جاتے ہیں (یہ ٹاپے اس لئے بناتے ہیں کہ قلعہ والے اوپر سے پتھر وغیرہ ماریں تو یہ محفوظ رہیں)

یہ اگلے زمانہ کی جنگوں میں ہوتا تھا اب جنگ کے ایسے ایسے عمدہ آلات نکلے ہیں کہ قلعہ کیسا ہی مضبوط ہو توپوں سے

Marfat.com

اُڑا دیا جاتا ہے مشین کے گولے یعنی بم قلعہ والوں پر برستے ہیں اور وہ اندر جا کر پھٹتے ہیں ہوائی جہاز (زپلین) ایر شپ (ایروپلین) اوپر سے گولے برساتے ہیں ہزاروں آدمیوں کی جان جاتی ہے قلعہ والے خود قلعہ چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں قلعوں کے بدلے اب زمین میں سرنگیں کھود کر اُن میں بیٹھ کر لڑتے ہیں لیکن دشمن ڈائنامیٹ لگا کر سرنگ اُڑا دیتا ہے اُس کے آدمی سب مر جاتے ہیں۔ اِتَّبِعُوا دُبَّةَ قُرَيْشٍ وَلَا تُفَارِقُوا الْجَمَاعَةَ تم قریش کے طریقہ اور مذہب پر رہو جماعت کا ساتھ نہ چھوڑو لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ دَيْبُوبٌ وَلَا قَلَّاعٌ بہشت میں کٹنا اور کوتوال نہیں جانے کا بعضوں نے کہا دیبوب کے معنے چغلخور عرب لوگ کہتے ہیں دَبَّتْ عَقَارِبُهٗ اُس کی چغلیاں چل نکلیں (یعنی اُن کا اثر ہوا) دَبَّ اِلَيْكُمْ دَاءُ الْاُمَمِ اگلی اُمتوں کی بیماری رفتہ رفتہ تم میں بھی سما گئی (یعنی حسد اور بغض و نااتفاقی) دَبَّةٌ وہ مقام ہے جہاں ریت بہت ہو قُمْ يَا دَابَّةَ اللّٰهِ اے خدا کے جانور اُٹھ امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب امیر المومنین مولانا علی بن ابی طالبؑ ریت اکٹھا کر کے اُس پر سر رکھ کر مسجد میں سو گئے تھے اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پہنچے آپ نے اُن کے دونوں پاؤں پکڑ کر ہلاتے اور فرمایا اٹھو اے دابۃ اللہ۔ ایک صحابی نے عرض کیا کیا ہم اس نام سے ایک دوسرے کو پکار سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں یہ نام خاص علیؑ ہی کے لئے ہے اور علیؑ ہی وہ دابّہ ہے جس کا ذکر اللہ پاک نے اس آیت میں فرمایا ہے وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْاَرْضِ۔ پھر فرمایا اے علیؑ جب زمانہ کا آخری دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ تجھ کو ایک اچھی صورت میں اُٹھائے گا اور تیرے پاس نشان کرنے کا ایک ہتھیار ہوگا تو اُس سے اپنے دشمنوں پر نشان کر دے گا۔

مترجم کہتا ہے کہ یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے اور اسی سے بعضے شیعہ رجعت کے قائل ہوتے ہیں یعنی حضرت علیؑ قیامت سے پہلے ایک بار پھر دنیا میں آئیں گے مفضل بن عمران سے روایت کی ہے کہ دابۃ الارض رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان ظاہر ہوگا۔ امام مہدیؑ کے زمانہ میں سفیانی کے ظہور سے پہلے يَعْتَقُ فِي رَقَبَةِ دَابَّةٍ ایک جانور کے گلے میں لٹک رہے اَلْكَذَّابُ مَنْ دَبَّ وَدَرَجَ سب زندوں اور مُردوں سے بڑھ کر جھوٹا۔

دَبِيبُ النَّمْلِ چیونٹی کا رینگنا۔

دَبَّةٌ۔ کُپا تیل یا گھی رکھنے کا۔

دُبٌّ۔ ریچھ اُس کی جمع دِبَبَةٌ ہے۔

دَبْدَبَةٌ۔ ایک قسم کی آواز۔

دُبَّةٌ۔ ریچھنی۔

دَبَاءٌ۔ ٹھہر جانا مارنا۔

تَدْبِيْءٌ۔ ڈھانپنا چھپانا۔

دَبَاءَةٌ۔ بھاگنا۔

دَبْجٌ۔ نقش و نگار کرنا آراستہ کرنا جیسے تَدْبِيْجٌ ہے۔

دِيْبَاجٌ۔ وہ کپڑا جس کا تانا بانا دونوں ریشم ہوں اُس کی جمع دَيَابِيْجُ یا دَبَابِيْجُ دونوں آئی ہیں

كَانَ لَهٗ طَيْلَسَانٌ مُدَبَّجٌ۔ اُن کے پاس ایک چادر تھی جس کے کنارے ریشمی تھے۔

مُدَبَّجٌ۔ وہ حدیث جس کی سند میں دو ہم سن اور ہم عمر راوی ایک دوسرے سے روایت کریں۔

دَبَّاجٌ۔ دیباج بیچنے والا۔

لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَلَا الدِّيْبَاجَ۔ باریک ریشمی کپڑا نہ پہنو نہ سنگین ریشمی کپڑا۔ یہاں دیباج سے مراد استبرق ہے یعنی موٹا سنگین ریشمی کپڑا۔

دِيْبَاجَةٌ۔ منہ شروع خطبہ کتاب کا۔ کیونکہ اُس کی عبارت اکثر آراستہ ہوتی ہے اور لقب ہے محمد بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین علیہ السلام کا جو زیدیہ مذہب رکھتے تھے۔

دِيْبَاجَتَانِ۔ دونوں رخسارے۔

مجمع البحرین میں یہ حدیث نَهٰى اَنْ يُدَبِّجَ الرَّجُلُ فِي صَلٰوتِهٖ

Marfat.com

اس باب میں بیان کی ہے۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ آدمی رکوع میں اپنا سر جھکا دے (یعنی پیٹھ سے نیچا رکھے یا پیٹھ کو اس طرح سے موڑے کہ بیچ میں کوہان کی طرح اٹھی رہے حالانکہ صحیح یَدَبِّجَ ہے حائے حطی سے جیسا کہ آگے آتا ہے۔)

دَبَّجَ۔ پیٹھ پھیلا دی اور سر جھکا دیا۔

حدیث میں ہے نَهٰی اَنْ یُّدَبِّجَ الرَّجُلُ فِی الصَّلٰوةِ اس کی معنی ابھی گزر چکے ہیں۔ بعضوں نے ذال معجمہ سے روایت کیا ہے یہ غلط ہے۔)

دَبْرٌ۔ مرجانا، نکلنا، پیٹھ موڑنا جیسے دُبُوْرٌ ہے۔

دَبَرٌ۔ اونٹ کی پیٹھ کا زخم جیسے دَبَرَةٌ (بعضوں نے کہا اس کے پاؤں کا زخم۔)

تَدَابِیْرٌ۔ بندوبست اور انتظام کرنا۔

اِدْبَارٌ۔ پیٹھ موڑنا یہ ضد ہے اِقْبَالٌ کی

تَدَبُّرٌ۔ سوچنا۔

كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اِذَا بَرَأَ الدَّبَرُ وَعَفَا الْاَثَرُ۔ جب اونٹ کی پیٹھ کا زخم اچھا ہو جائے اور نشان مٹ جائے یعنی حاجیوں کے چلنے کا نشان جو زمین پر حج کے موسم میں پڑ جاتا ہے (بعضوں نے وَعَفَا الْوَبَرُ روایت کیا ہے یعنی اونٹ کے بال کثرت سے نکل آئیں (یعنی جو بال پالانوں کے رگڑے سے اڑ گئے تھے وہ پھر نکل آئیں۔)

اَدْبَرَتْ وَاَنْقَبَتْ۔ (حضرت عمرؓ نے ایک عورت سے کہا) تیرے اونٹ کی پیٹھ زخمی ہو گئی اس کا پاؤں گھس گیا۔

لَا تَقَاطَعُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا۔ رشتہ ناطہ مت کاٹو ایک دوسرے کی طرف پیٹھ نہ کرو۔ (جیسے کسی سے رنج ہوتا ہے تو اس کی طرف منہ نہیں کرتے اگر سامنے بھی آ گیا تو ادھر سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ اس کی طرف پشت کرتے ہیں۔)

ثَلٰثَةٌ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ لَهُمْ صَلٰوةً رَجُلٌ اَتَى الصَّلٰوةَ دِبَارًا۔ تین آدمیوں کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا ایک تو اس شخص کی جو نماز کا وقت گزر جانے پر نماز پڑھے (بعضوں نے کہا دِبَار دَبْرٌ کی جمع ہے یعنی اخیر وقتوں پر عرب لوگ کہتے ہیں۔

فُلَانٌ مَا يَدْرِيْ قِبَالَ الْاَمْرِ مِنْ دِبَارِهٖ فلاں شخص اس کام کی نہ ابتدا جانتا ہے نہ انتہا (نہ اول نہ آخر نہ سر نہ پیر)۔

لَا يَأْتِي الْجُمُعَةَ اِلَّا دَبْرًا يَا دُبُرًا۔ یعنی جمعہ کے لئے نہیں آتے مگر جب اس کا وقت فوت ہو جاتا ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ لَا يَاْتِي الصَّلٰوةَ اِلَّا دُبُرًا۔ بعضے لوگ نماز اس وقت پڑھتے ہیں جب اس کا وقت گزر جاتا ہے یا تو بالکل فوت ہو جاتا ہے یا اخیر وقت آ جاتا ہے جو مکروہ ہے)۔

هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا دُبُرًا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو نماز کا وقت فوت ہو جانے پر نماز پڑھتے ہیں۔

لَا يَاْتِي الصَّلٰوةَ اِلَّا دَبَرِيًّا يَا دَبْرِيًّا۔ نماز اخیر ہی وقت پڑھتا ہے۔

وَابْعَثْ عَلَيْهِمْ بَاْسًا تَقْطَعُ بِهٖ دَابِرَهُمْ۔ ان پر ایسا عذاب بھیج کہ اخیر آدمی بھی ان کا ہلاک کر دے (سب کو تباہ برباد کر دے کوئی نہ بچے)۔

اَيُّمَا مُسْلِمٍ خَلَفَ غَازِيًا فِيْ دَابِرَتِهٖ۔ جو مسلمان کسی غازی کے پیچھے (جو جہاد کے لئے گیا ہو اس کے گھر بار کی خبرگیری کے لئے رہ جائے)۔

كُنْتُ اَرْجُوْ اَنْ يَّعِيْشَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَدْبُرَنَا۔ (حضرت عمرؓ نے کہا) مجھ کو تو یہ امید تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مرنے کے بعد بھی زندہ رہیں گے (یعنی ہم آپ کے سامنے گزر جائیں گے)

عرب لوگ کہتے ہیں دَبَرَتِ الرَّجُلَ میں اس شخص کے مرنے پر اس کے پیچھے رہ گیا۔

اَعْتَقْتُ فُلَانًا مِنْ دُبُرٍ۔ میں نے اپنے مرنے پر اس کو آزاد کر دیا ہے (یہ دَبَّرْتُ الْعَبْدَ سے نکلا ہے۔ یعنی میں نے اس غلام کو مدبر کر دیا اپنے مرنے پر اس کو آزاد کر دیا)۔

Marfat.com

اِنَّ فُلَانًا اَعْتَقَ غُلَامًا لَّهُ عَنْ دُبُرٍ۔ فلاں شخص نے اپنے غلام کو اپنے مرنے پر آزاد کر دیا ہے۔

اَعْتَقَ عَبْدًا عَنْ دُبُرٍ (وہی معنے ہیں اس حدیث سے امام شافعی نے یہ دلیل لی ہے کہ مدبر کی بیع درست ہے)

اِذَا زَوَّقْتُمْ مَسَاجِدَكُمْ وَحَلَّيْتُمْ مَصَاحِفَكُمْ فَالدَّبَارُ عَلَيْكُمْ۔ تم اپنی مسجدوں میں رنگ آمیزی نقش و نگار بیل بوٹے کرنے لگو اور مصحفوں پر زیور چڑھاؤ سونا چاندی اُسی وقت تمہاری ہلاکت ہوگی۔ (اسلام کی تباہی کی نشانی آپ نے یہ بتلائی کہ لوگ مسجدوں کو بے ضرورت اور فخر کے طور پر آراستہ کریں گے اُس میں نقش و رنگ آمیزی وغیرہ کریں گے اسی طرح مصحف کے اوراق پر چاندی سونا پھیریں گے۔ جلدیں سنہری اور روپہلی بنوائیں گے اور مسجد سے جو اصلی مقصود ہے یعنی نماز جماعت کی پابندی، سُنّتِ رسول کے موافق نماز ادا کرنا۔ اسی طرح قرآن سے جو غرض ہے یعنی اُس کے احکام پر عمل کرنا اُس کو چھوڑ دیں گے۔ ہائی ہمارے زمانہ میں کفر کی ایسی گرم بازاری ہے کہ پناہ بخدا اور تو اور مسلمانوں کے بعضے نام کے مولوی جو شمس العلماء بن گئے ہیں غضب کر رہے ہیں۔ میں نے اپنی آنکھ سے ایسے جھوٹے مولوی کی ایک کتاب دیکھی اُس میں کیا لکھتا ہے کہ شریعت کے وہ احکام جو ہمارے حکامِ وقت کے قانون کے خلاف ہوں اُن کو منسوخ سمجھنا چاہیے۔ اس سے بڑھ کر فرماتے کہ کفر اور الحاد کیا ہوگا مسجدوں کی حالت نہ پوچھیے کوئی آمین یا رفع یدین سنت کے موافق کرے تو اُس کو جاہل اور متعصب حنفی مسجد والے اپنی مسجد سے نکال دیتے ہیں وہاں نماز پڑھنے سے روکتے ہیں کہو کیا مسجد تمہارے باوا کا گھر ہے نماز کی خرابی! ای کم بختی مرغ کی طرح ٹھونگیں لگاتے ہیں نہ رکوع سجدہ برابر کرتے ہیں نہ قعدہ اور قومہ میں سیدھے ہو کر سنت کے موافق ٹھیرتے ہیں۔ اذان کے بعد کہیں تثویب کرتے ہیں کہیں ترحیم کہیں تذکیر۔ نماز میں وہ سورتیں نہیں پڑھتے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ضد ہے معاذ اللہ عالموں کے ہوتے ہوئے جاہل کندۂ ناتراشوں کو امام بناتے ہیں۔ اسے بیٹھے منہ قیامت کے دن تم کو ان کرتوتوں کا بدلہ ملے گا لیکن اُس وقت کی ندامت کچھ فائدہ نہ دے گی۔

نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ۔ مجھ کو پوربی ہوا سے مدد ملی اور عاد پچھوا ہوا سے تباہ کئے گئے (نہایہ میں ہے بعضوں نے کہا اُس کو دبور اس لئے کہتے ہیں کہ وہ کعبہ کے پشت سے آتی ہے کعبہ کا دروازہ مشرق کی طرف ہے تو پشت مغرب کو ہوئی اس لئے دبور مغربی ہوا ٹھیری)۔

لِمَنِ الدَّبَرَةُ يَا اَلدَّبْرَةُ۔ (ابوجہل نے بدر کے دن جب وہ زخمی ہو کر پڑا تھا عبداللہ بن مسعودؓ سے پوچھا کہو) فتح کس کی ہوئی (اگر یوں کہیں عَلٰى مَنِ الدَّبْرَةُ تو یہ معنے ہونگے کس کی شکست ہوئی)۔

نَهٰى اَنْ يُّضَحّٰى بِمُقَابَلَةٍ اَوْ مُدَابَرَةٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے منع فرمایا کہ اُس بکری کی قربانی کریں جس کا کان سامنے یا پیچھے سے کاٹ کر علیحدہ نہ کیا گیا ہو بلکہ لٹکتا ہوا چھوڑ دیا گیا ہو۔

اَمَا سَمِعْتَهٗ مِنْ مُّعَاذٍ يُّذَبِّرُهٗ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ کیا تم نے اُس کو معاذؓ سے نہیں سنا وہ اُس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے تھے ثعلب نے کہا یہ يُذَبِّرُهٗ ہے ذال معجمہ سے یعنے اُس کو خوب یاد سے بیان کرتے تھے زجاج نے کہا ذَبَرَ کے معنے پڑھا ذَبْرٌ پڑھنا۔

اَرْسَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ۔ اللہ تعالٰی نے اُن کافروں پر جو عاصمؓ کا سر کاٹنے کے لئے آئے تھے) پر ایک سائبان کی طرح شہد کی مکھیوں کا چھتہ بھیجا یا زنبوروں بھڑوں کا دکا فر اس خدائی لشکر سے جان بچا کر بھاگے عاصم کی نعش محفوظ رہی)۔

مَرَّتْ بِيْ دُبَيْرَةٌ فَلَسَعَتْنِيْ بِاُبَيْرَةٍ۔ سکینہ کم سنی میں اپنی والدہ کے پاس آئی رو رہی تھی۔ ماں نے پوچھا کیوں روتی ہے۔ کہنے لگی ایک شہد کی چھوٹی مکھی مجھ پر سے گزری اُس نے

Marfat.com

چھوٹی سوئی سے مجھ کو کاٹ لیا (یعنی ڈنک مارا)۔
مَا اُحِبُّ اَنْ یَّکُوْنَ دَبْرٰی لِیْ ذَھَبًا وَاِنِّیْ اٰذَیْتُ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ مجھ کو یہ نہیں بھاتا کہ کسی مسلمان کو ستاؤں (ایذا دوں) گو دبری برابر سونا مجھ کو ملے۔ دَبْرٰی ایک پہاڑ کا نام ہے) ایک روایت میں یوں ہے مَا اُحِبُّ اَنَّ لِیْ دَبْرًا مِّنْ ذَھَبٍ۔ مجھ کو یہ پسند نہیں کہ پہاڑ برابر سونا مجھ کو ملے اور کسی مسلمان کو ستاؤں (یہ نجاشی بادشاہ حبش نے کہا تھا مسلمان کو بلا وجہ شرعی ایذا دینا سخت گناہ ہے۔ افسوس ہے کہ اگلے مسلمان پہاڑ برابر سونا ملنے پر بھی کسی مسلمان کی ایذا دہی گوارا نہیں کرتے تھے۔ ہمارے زمانہ کے نام کے مسلمان ذرا ذرا سے فائدہ کے لئے بلکہ دو حرفی خطاب کے لئے مسلمانوں کو ستاتے ہیں زوف ہے ایسی مسلمانی پر یہ لوگ درحقیقت مسلمان نہیں ہیں بلکہ کافروں سے بدتر ہیں۔ اللہ تعالٰی دنیا اور آخرت میں ان کا منہ کالا کرے گا۔ جس شخص کو اپنی نیشن اپنی قوم اپنے مذہب اپنے دین اپنے وطن والوں سے الفت نہ ہو وہ آدمی کاہے کو ہے کتے اور سور سے بھی بدتر ہے کتے اور سور سے بھی زیادہ نجس اور ناپاک اور خبیث ہے۔

...... عَلَیْكَ بِعَسَلِ الدَّبْرِ۔ تو اپنے اوپر مکھیوں کا شہد لازم کر لے (بعضوں نے یوں روایت کیا ہے بِغَسْلِ الدُّبُرِ۔ یعنی گانڈ کو دھونا لازم کر لے اور یہی صحیح ہے)۔

اِنِّیْ لَا اُقِرُّ الْبَکْرَ الضَّرَعَ وَالنَّابَ الْمُدْبِرَ۔ میں کمزور ناتوان اونٹ اور بوڑھی اونٹنی مانگنے پر دیتا ہوں۔

لَیْسَ مِنْھَا فِیْ دُبُرِہٖ شَیْءٌ۔ اس کی پیٹھ پر کوئی زخم نہیں ہے (مطلب یہ ہے کہ بڑا بہادر شجیع ہے۔ جنگ میں پیٹھ موڑ کر نہیں بھاگتا تو پیٹھ پر زخم کیسے آسکتا ہے کل زخم سامنے ہی کی طرف ہیں)۔

دُبُرَ کُلِّ صَلٰوۃٍ یا دُبُرَ کُلِّ صَلٰوۃٍ۔ ہر نماز کے پیچھے۔

دُبُرَ الصَّلَوٰتِ الْمَکْتُوْبَاتِ۔ فرض نمازوں کے بعد۔

مُقْبِلًا غَیْرَ مُدْبِرٍ۔ سامنے آنے والا نہ پیٹھ موڑ کر جانے والا۔

فَیَجْعَلُ اللّٰہُ عَلَیْھِمُ الدَّبْرَۃَ۔ اللہ تعالٰی ان کو شکست دے گا۔

ثُمَّ یَتَدَابَرُوْنَ۔ پھر ایک کی طرف ایک پیٹھ کریں گے (یعنی اختلاف پیدا ہوگا ایک دوسرے سے منہ موڑے گا

تَدَبَّرْتُ الْاَمْرَ۔ میں نے اس کام کا انجام سوچا۔

دَابِرُ الْقَوْمِ۔ قوم کا آخری آدمی یا قوم کی جڑ۔

دَابِرٌ۔ ایڑی کو بھی کہتے ہیں۔

شَرُّ الرَّاْیِ الدَّبَرِیُّ۔ بُری رائے وہ ہے جو وقت اور موقع گزر جانے کے بعد دکھائی دے (ایسی بے وقت رائے کا کیا فائدہ بقول شخصے مشتی کہ بعد از جنگ یاد آید برکلہ خود باید زد)

اِلَّا اَنْ یَّجْمَعَ کَثِیْبًا فَلْیَسْتَدْبِرْہُ۔ اگر اور کچھ نہ ہو سکے مگر یہ کہ ریتی کا ایک ٹبہ (ٹیلہ ٹیکرہ) جماتے تو اسی کے پیچھے بیٹھے (مطلب یہ ہے کہ حاجت کے وقت کچھ نہ کچھ آڑ کر لینا ضروری ہے ایک روایت میں فَلْیَمُدَّہٗ ہے یعنے اس بڑ کو اپنے اوپر دراز کرے)۔

دَبَرْتُ الْحَدِیْثَ۔ اس نے اس کا ذکر اور سے بھی کیا یعنے میرے سوا دوسرے شخص سے بھی بیان کی۔

اِدْبَارُ السُّجُوْدِ الرَّکْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَاِدْبَارُ النُّجُوْمِ الرَّکْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ۔ ادبار السجود جو قرآن شریف میں ہے اس سے مغرب کے بعد دو رکعتیں مراد ہیں۔ اور ادبار النجوم سے فجر سے پہلے دو رکعتیں یعنی صبح کا دوگانہ سنت کا۔

وَلَا مَقْطُوْعًا دَابِرِیْ۔ میری نسل مت کاٹ (کہ میں لاولد مروں)۔

اَلْمُوَازَرَۃُ عَلَی الْعَمَلِ تَقْطَعُ دَابِرَ الشَّیْطٰنِ۔ نیک کام پر مدد کرنا شیطان کی دم کاٹنا ہے۔

اِیَّاکُمْ وَالتَّدَابُرَ۔ ایک دوسرے کی طرف پیٹھ کرنے (بے پیر

Marfat.com

رنج اور عداوت) سے بچے رہو۔

تَدَبُّرٌ اور تَفَكُّرٌ۔ دونوں کے معنی سوچنا، تامل کرنا، انجام کو دیکھنا۔ بعضوں نے کہا تَدَبُّرٌ انجام کو دیکھنا اور تَفَكُّرٌ دلیل میں غور کرنا۔

دِبْسٌ۔ کھجور یا انگور کا شیرہ، شہد، لوگوں کی بڑی جماعت۔

دُبْسٌ۔ ہر کالی چیز۔

تَدْبِيْسٌ۔ چھپنا چھپانا۔ جیسے تَلْبِيْسٌ ہے۔

فَطَارَ دُبْسِيٌّ فَاَعْجَبَهٗ (ابوطلحہ اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے) اتنے میں ایک چڑیا اڑی اُن کو اچھا معلوم ہوا وہ باغ اتنا گنجان گھنا ہوا سرسبز تھا کہ چڑیا اس میں سے نکل نہ سکی۔ ابوطلحہؓ یہ حالت اپنے باغ کی دیکھ کر نماز ہی میں خوش ہوئے۔ دُبْسِيٌّ منسوب ہے دُبْس کی طرف یا دِبْس کی طرف نہایہ میں ہے کہ دُبْسَةٌ وہ رنگ جو سیاہی اور سرخی کے بیچ میں ہو بعضوں نے کہا دُبْسِيٌّ جنگلی کبوتر۔ محیط میں ہے کہ ایک چڑیا ہے مائل بہ سیاہی جو قرقر کرتی ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ دُبَاسِيٌّ اور دُبْسِيٌّ ایک چھوٹی چڑیا ہے۔

اَدْبَسُ ایسے رنگ کا جانور جو سیاہ اور سرخ کے بیچ میں ہو۔

دَبْقٌ۔ چپک جانا۔

دَابُوْقٌ۔ لاسا جس سے پرندوں کا شکار کرتے ہیں۔

حَتّٰى تَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ اَوْ بِدَابِقٍ۔ یہاں تک کہ نصرانی لوگ اعماق یا دابق میں اتریں گے (دابق ایک مقام کا نام ہے ملک شام میں)۔

دِبْقِيٌّ۔ مصر کا ایک کپڑا ہے۔

دَبْلٌ یا دُبُوْلٌ۔ زمین کو کھاد وغیرہ سے تیار کرنا، اصلاح کرنا، اکٹھا کرنا، پے درپے مارنا، بڑا کرنا۔

دُبُوْلٌ جمع ہے دَبْلٌ کی بمعنے آفت اور مصیبت اور طاعون اور نالی۔

دَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى دُبُوْلٍ كَانُوْا يَرْوُوْنَ مِنْهَا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کو وہ نالیاں بتلادیں جن کے پانی سے وہ سیراب ہو کر

تھے۔

مَعَهٗ ذُهَيْبَةٌ فَجَعَلَهَا فِيْ دَبِيْلٍ وَاَلْقَمَهَا شَارِفًا لَهٗ۔ (حضرت عمرؓ جاہلیت کے زمانہ میں زنباع بن روح کے علاقہ پر سے گزرے وہ ہر شخص سے وہ کچھ لیا کرتا تھا۔ (یعنی دسواں حصہ مال کا محصول کے طور پر لیتا تھا) اُن کے پاس کچھ سونا تھا انھوں نے کیا کیا اُس کو ایک بڑے لقمہ میں رکھا اور اپنی اونٹنی کو کھلا دیا۔ (یعنی آٹے کے گولہ میں وہ سونا رکھ کر اونٹنی کو نگلا دیا) یہ دَبَلَ اللُّقْمَةَ یا دَبَّلَهَا سے نکلا ہے یعنی لقمہ کو بڑا کیا اُس کو جوڑا۔

فَاَخَذَتْهُ الدُّبَيْلَةُ۔ اُس کے پیٹ میں پھوڑا ہو گیا یہ تصغیر ہے دُبْلَة کی معنے دُبَل اور پھوڑا۔

ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيْهِمُ الدُّبَيْلَةُ۔ اُن میں سے آٹھ کو تو پیٹ کا پھوڑا تمام کر دے گا۔ بعضوں نے کہا دُبَيْلَة سے طاعون کا ورم مراد ہے جس کو انگریزی میں پلیگ کہتے ہیں۔

دَبَلَتْهُ الدَّبُوْلُ۔ اُس کی ماں اُس کو روئے (یعنی وہ مر جائے یہ بددعا ہے)

اِنَّ اللّٰهَ لَيَدْفَعُ بِالصَّدَقَةِ الدَّاءَ وَالدُّبَيْلَةَ۔ اللہ تعالیٰ خیرات کی وجہ سے بیماری اور طاعون کو دفع کرتا ہے۔

دَوْبَلٌ۔ سور یا گدھے کا بچہ یا چھوٹا گدھا۔

دِبْنٌ۔ بکریوں کا کٹھرہ جو بانس کا ہو اگر لکڑی کا ہو تو اس کو زریبہ کہیں گے، اگر پتھر کا ہو تو صِيْرَة کہیں گے۔

كَانَ يُصَلِّيْ فِي الدِّبْنِ۔ بکریوں کے کٹھرے میں نماز پڑھ لیتے۔

دُبْنَةٌ۔ بڑا لقمہ جیسے دُبْلَة۔

دَبَّةٌ۔ وہ مقام جہاں ریت بہت ہو جیسے دَبَّة (عاصم آفندی نے کہا دُبَّة بھلائی کا راستہ۔)

دَبَّةٌ۔ ایک موضع ہے بدر اور اصافر کے درمیان وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ بدر میں تشریف لے گئے تھے۔

دَبْيٌ۔ آہستہ چلنا، چھوٹی ٹڈی جو ابھی اڑ نہ سکتی ہو۔

تَدْبِيَةٌ۔ بنانا تیار کرنا۔

Marfat.com

مَدْبِیٌ یا مَدْبُوٌّ۔ وہ مقام جس کو ٹڈوں نے اجاڑ دیا ہو۔
اَرْضٌ مَدْبَاۃٌ۔ جہاں ٹڈیاں بہت ہوں۔
کَیْفَ النَّاسُ بَعْدَ ذٰلِکَ قَالَ دَبًا یَاْکُلُ شِدَادُہٗ ضِعَافَہٗ حَتّٰی تَقُوْمَ عَلَیْھِمُ السَّاعَۃُ۔ (حضرت عائشہ نے عرض کیا یا رسول اللہ) اس کے بعد لوگوں کا کیا حال ہوگا فرمایا ٹڈوں کی طرح زوردار کمزوروں کو کھا جائیں گے۔ کوئی انصاف کرنے والا نہ رہے گا قیامت تک، قیامت اُنہی پر آئے گی۔
اَصَبْتُ دَبَاۃً وَّاَنَا مُحْرِمٌ قَالَ اِذْبَحْ شُوَیْھَۃً۔ ایک شخص نے حضرت عمرؓ سے کہا میں نے احرام کی حالت میں ایک ٹڈی ماری۔ انھوں نے کہا ایک چھوٹی بکری قربانی کر۔
دُبَّاءٌ۔ کدو اس کا ذکر اوپر گزر چکا ہے۔

باب الدال مع الثاء

دَثٌّ۔ مارنا پھینکنا ہٹانا۔
دُثَّ فُلَانٌ۔ اُس کے بدن میں تشنج ہو گیا۔
دَثَاثٌ۔ خفیف بارش۔
دُثَّۃٌ۔ ہلکا زکام۔
دَثَاثٌ۔ بازدی (پرندوں کا شکاری)
جَاءَنِیْ رَجُلٌ بِہٖ شِبْہُ الدَّثَاثِیَۃِ۔ ایک شخص میرے پاس آیا اُس کی زبان میں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ تشنج ہوگیا ہے (زبان لپٹ کر رہ گئی ہے)
دَثْرٌ۔ بہت سا مال و اسباب۔
دِثْرٌ۔ جو مال کا اچھا انتظام کرے۔
دُثُوْرٌ۔ مٹ جانا، پرانا ہونا۔
ذَھَبَ اَھْلُ الدُّثُوْرِ بِالْاُجُوْرِ۔ مالدار لوگ سارا ثواب لوٹ لے گئے (کیونکہ مال والے صدقہ اور خیرات کی وجہ سے ایسے ثواب کے کام کرتے ہیں جن کو مفلس نہیں کر سکتے) یہ جمع ہے دَثْرٌ کی۔ اب اس میں اختلاف ہے کہ مالدار جو اللہ کا شکرگزار ہو وہ افضل ہے یا مفلس صبر کرنے والا۔ محیط میں ہے کہ دَثْرٌ میں واحد اور تثنیہ اور جمع یکساں ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں۔ مَالٌ دَثْرٌ اور مَالَانِ دَثْرٌ اور اَمْوَالٌ دَثْرٌ۔ ہر ایک میں مفرد ہی کا صیغہ استعمال کیا جاتا ہے)
وَابْعَثْ رَاعِیَھَا فِی الدَّثْرِ۔ اُس کے چرواہے کو ایسے مقام میں بھیج جو سرسبز اور آباد ہو۔
اَنْتُمُ الشِّعَارُ وَالنَّاسُ الدِّثَارُ۔ تم اندر کا کپڑا ہو جو بدن سے لگا رہتا ہے اور لوگ اوپر کے کپڑے ہیں جو کپڑے پر پہنے جاتے ہیں (جیسے چادر چغہ وغیرہ مطلب یہ ہے کہ تم خاص ہو دوسرے لوگ عام ہیں)
دَثِّرُوْنِیْ دَثِّرُوْنِیْ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی اتری تو آپ فرماتے تھے مجھ پر کپڑا اڑھا دو کپڑا اڑھا دو۔
اِنَّ الْقَلْبَ یَدْثُرُ کَمَا یَدْثُرُ السَّیْفُ فَجِلَاءُہٗ ذِکْرُ اللّٰہِ۔ دل پر زنگ اس طرح سے چڑھتا ہے جیسے تلوار پر چڑھتا ہے اُس کی صیقل اللہ کی یاد ہے (دل پر جو غفلت کا زنگ چڑھتا ہے وہ ذکر الٰہی سے صاف ہو جاتا ہے، دل روشن اور منور ہو جاتا ہے جیسے تلوار صیقل کرنے سے روشن ہو جاتی ہے چمکنے لگتی ہے)
دَثَرَ مَکَانُ الْبَیْتِ فَلَمْ یَحُجَّہٗ ھُوْدٌ۔ خانہ کعبہ گر کر اس کا نشان مٹ گیا تھا اس لئے ہودؑ پیغمبر اس کا حج نہ کر سکے۔
حَادِثُوْا ھٰذِہِ الْقُلُوْبَ بِذِکْرِ اللّٰہِ فَاِنَّھَا سَرِیْعَۃُ الدُّثُوْرِ۔ اللہ کی یاد سے پھر دلوں کو تازہ کرو کیونکہ دلوں پر بہت جلد میل چڑھ جاتا ہے یا دل بہت جلد غافل ہو جاتے ہیں۔ (جہاں دنیا میں مصروف ہوئے پھر غفلت چھا جاتی ہے)
غَزْوَۃُ دَاثِنٍ۔ داثن کی لڑائی (داثن ایک مقام کا نام ہے ملک شام میں مسلمانوں اور نصاریٰ میں پہلی جنگ وہیں ہوئی تھی)

Marfat.com

دَرْتِیْنَۃُ۔ ایک مقام ہے عدن کے قریب۔

باب الدال مع الجیم

دَجٌّ۔ ٹپکنا، چونا، تجارت کرنا، پردہ لٹکانا۔
دُجُجٌ۔ سخت تاریکی، جیسے دُجُنَّۃٌ ہے۔
لَیْلٌ دَجُوْجِیٌّ۔ بہت اندھیری رات۔
دَجِیْجٌ اور دَجَجَانٌ۔ آہستہ چلنا۔
دَجْنَاجَۃٌ۔ تاریک۔
تَدَجُّجٌ۔ اترانا، جیسے تَدَجُّجٌ ہے۔
هٰؤُلَاءِ الدَّاجُّ وَلَیْسُوْا بِالْحَاجِّ۔ یہ لوگ حاجیوں کے نوکر چاکر ہیں حاجی نہیں ہیں (یہ عبداللہ بن عمرؓ نے اُس وقت کہا جب کچھ لوگوں کو حج میں ایسی حالت میں دیکھا جو اُن کو بُری لگی۔ دَاجٌّ گو صیغہ مفرد کا ہے مگر یہاں اُس کا اطلاق جمع پر ہوا ہے جیسے مستکبرین سامرا تہجرون میں۔)
ذَاكَ مَنْزِلُ الدَّاجِّ فَلَا تَنْزِلْهُ۔ یہ مقام یعنی منا کا بایاں جانب نوکروں چاکروں، خدمتگاروں کے اُترنے کا مقام ہے (جو حاجیوں کے کام کاج کرنے کے لئے آتے ہیں نہ کہ حج کی نیت سے) وہاں مت اُتر۔
مَاتَرَكْتُ مِنْ حَاجَةٍ وَّلَا دَاجَةٍ اِلَّا اَتَیْتُ۔ میں نے نہ کسی حج کو جانے والے کو چھوڑا نہ کسی حج کر کے لوٹنے والے کو (ایک روایت میں ایسا ہی ہے حَاجَّۃٌ بہ تشدید جیم۔ محیط میں ہے کہ اُس کے معنے یہ ہیں میں نے کوئی گناہ نہیں چھوڑا جو میرے دل نے چاہا، یعنی سب طرح کے گناہ کئے۔ نہایہ میں ہے کہ مشہور روایت بہ تخفیف جیم ہے۔ یعنی کوئی کام نہیں چھوڑا نہ چھوٹا نہ بڑا۔)
خَرَجَ جَالُوْتُ مُدَجَّجًا فِی السِّلَاحِ (بہ کسرہ جیم اور فتحہ جیم یعنی ہتھیاروں میں غرق ہو کر پورا ہتھیار بند ہو کر جالوت نکلا یہ دجج یَدِجُّ سے نکلا ہے چونکہ ہتھیاروں کے بوجھ سے آدمی آہستہ چلتا ہے یا دَجَّجَتِ السَّمَاءُ سے یعنی آسمان پر ابر چھا گیا جیسے ابر آسمان کو چھپا لیتا ہے ویسے ہی ہتھیاروں نے اُس کو چھپا لیا تھا۔)
اَلدَّجَاجَۃُ۔ مرغا یا مرغی بحرکاتِ ثلٰثہ دال لیکن فتحہ زیادہ فصیح ہے۔)
اَلدَّجَاجُ۔ مرغے یا مرغیاں۔
دَجَرٌ۔ حیران ہونا، مست ہونا، آفت میں پڑنا۔
دَاجِرٌ۔ بھاگا۔
اِشْتَرَیْنَا بِالنَّوٰی دَجْرًا یا دُجْرًا یا دِجْرًا۔ ہم نے گٹھلی کے بدل تھوڑی لوبیا خرید (بعضوں نے کہا دُجْرٌ بہ ضمہ میم وہ لکڑی جس پر ہل (ناگر) کا لوہا باندھا جاتا ہے۔)
اَكَلَ الدَّجْرَ ثُمَّ غَسَلَ یَدَهٗ بِالثِّفَالِ۔ لوبیا کھایا پھر لوٹے سے ہاتھ دھویا۔
لَیْلَۃٌ دَیْجُوْرٌ۔ اندھیری رات۔
دَجْلٌ۔ جھوٹ بولنا، جماع کرنا، سیر کرنا، اقامت کرنا۔
تَدْجِیْلٌ۔ چھپانا، سونے کا ملمع چڑھانا۔
دَجَالٌ۔ گوبر لید۔
دُجَالٌ۔ سونا، بعضوں نے کہا دَجَّالٌ صحیح ہے۔
اِنَّ اَبَابَكْرٍ خَطَبَ فَاطِمَةَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَدْتُهَا لِعَلِیٍّ وَّلَسْتُ بِدَجَّالٍ۔ ابوبکر صدیقؓ نے حضرت فاطمۃ الزہرا سے نکاح کرنے کا پیغام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا آپ نے فرمایا میں نے علیؓ سے وعدہ کیا ہے کہ فاطمہؓ اُن کو دوں گا اور (تم جانتے ہو کہ) میں جھوٹا مکار یا زمانہ ساز نہیں ہوں (میں صاف گو سیدھا سچا وعدہ کرنے والا آدمی ہوں)۔
یَكُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ یَاْتُوْنَكُمْ مِّنَ الْاَحَادِیْثِ مَالَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاؤُكُمْ۔ اخیر زمانہ میں کچھ لوگ مکار جھوٹے پیدا ہوں گے تم کو وہ حدیثیں سُنائیں گے یا وہ وہ باتیں بنائیں گے جو نہ تم نے سُنی ہوں گی نہ تمہارے باپ دادوں نے (کہیں گے ہم بڑے عالم یا

مشایخ ہیں اور تم کو دین کی سچی بات کی طرف بلاتے ہیں حالانکہ یہ سب اُن کی مکاری ہوگی در پردہ بندۂ شکم ہوں گے اور ظاہر میں دیندار بنیں گے طالب جاہ وعظمت ہوں گے نہ تابع شریعت، بعضوں نے کہا موضوع حدیثیں لوگوں کو سُنا کر گمراہ کریں گے۔ بعضوں نے کہا علم کلام کی باتیں سُنا کر حالانکہ سلف نے اس علم سے منع کیا ہے امام شافعیؒ نے فرمایا کہ اگر آدمی شرک کے سوا دوسرے سب گناہوں میں مصروف رہے تو یہ اُس کے حق میں اس سے بہتر ہے کہ علم کلام میں مصروف ہو)۔

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یُبْعَثَ ثَلٰثُوْنَ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ کُلُّھُمْ یَزْعُمُ اَنَّہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ۔ قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تیس شخص جھوٹے دجال نہ پیدا ہولیں اُن میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ میں اللہ کا رسول ہوں (تو یہ چھوٹے دجال ہوں گے جو بڑے دجال سے پہلے ظاہر ہوں گے یہ مدعی نبوت ہوں گے اور بڑا دجال مدعی الوہیت ہوگا یہ چھوٹے دجال ہر ایک زمانہ میں اس اُمت میں گزر چکے ہیں اُن میں سے ایک ہمارے زمانہ میں بھی ہے جو ملک پنجاب میں دعویٰ نبوت کر رہا ہے، بہت سے جاہل بیوقوف اُس کے معتقد ہو گئے ہیں)۔

عُصِمَ مِنْ فِتْنَۃِ الدَّجَّالِ (جو شخص سورۂ کہف جمعہ کے دن پڑھا کرے) وہ (بڑے) دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔

ذَکَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اَنْذَرْتُکُمُوْہُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کیا تو فرمایا میں تم کو اُس سے ڈراتا ہوں (کیونکہ اُس کا فتنہ سخت ہوگا اور وہ کمبخت ایسے زمانہ میں ظاہر ہوگا جب لوگ قحط اور گرانی اور عسرت میں مبتلا ہوں گے وہ اُن کے جانوں اور مالوں پر قابض ہو جائے گا اس لئے بہت سے لوگ اُس کے تابعدار بن جائیں گے گو یہ ممکن ہے کہ وہ دلوں میں اُس کو جھوٹا سمجھیں مگر یہ ایمان قلبی دجال کے زمانہ میں کافی نہ ہوگا)۔

مترجم کہتا ہے کہ ہمارے زمانہ میں نام کے مسلمانوں کا عجب حال ہے وہ ذرا ذرا سے فائدہ دنیوی کے لئے ناحق کے شریک ہو جاتے ہیں اور دین وایمان اور خوف خدا کو بالائے طاق دھر دیتے ہیں اور اُن میں بہت سے ایسے ضعیف الاعتقاد ہیں کہ ہر ایک دیوانہ اور مجنون شخص کو ولی اللہ اور مجذوب خیال کرتے ہیں اور جو کوئی ذرا بھی خرق عادت کا کوئی کام کرے اور ولایت کا مدعی ہو بس اُن کے نزدیک بڑا ولی کامل اور مقرب الی اللہ گنا جاتا ہے گو اُس کے اعمال اور عقائد قرآن اور حدیث کے خلاف ہوں اس قسم کے مسلمان جب دجال کو دیکھیں گے کہ وہ جہاں چاہے وہاں پانی برستا ہے غلہ خوب پیدا ہوتا ہے اور جو اُس کے مخالف ہیں اُن پر قحط طاری ہوتا ہے تو فوراً اُس کے معتقد اور مرید بن جائیں گے لیکن اللہ تعالےٰ سے امید ہے کہ جو مسلمان قرآن اور حدیث پر چلتے ہیں اور ہر شخص کی جو مدعی ولایت ہو اس طرح سے جانچ کرتے ہیں کہ اُس کے اعمال اور عقائد شرع شریف کے مطابق ہیں یا نہیں وہ کبھی دجال کے فریب میں نہیں آنے کے گو جان یا مال کا نقصان اُس مردود کی مخالفت سے پیدا ہو۔ اہل حدیث کے عقائد میں یہ ٹھہر چکا ہے کہ کوئی شخص اللہ کا ولی اُس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک قرآن وحدیث کا پیرو اور سنت نبوی کا عاشق نہ ہو گو وہ ہوا میں اُڑتا رہے یا پانی پر زمین کی طرح چلتا ہے اُن کو اِن باتوں سے کوئی غرض ہی نہیں ہے بہت سے ہندو اور مشرک کافر فقیر بھی ایسے ہزاروں ڈھونگ لوگوں کو دکھاتے ہیں کیا وہ ایسا کرنے سے ولی سمجھے جائیں گے ہرگز نہیں۔

ان اولیاء ہ الا المتقون۔ ایک اگلے بزرگ ولی اللہ سے منقول ہے اُن سے کسی نے کہا فلاں شخص ہوا میں اُڑتا ہے انھوں نے کہا چیل کوّے بھی ہوا میں اُڑتے ہیں۔ پھر اُس نے کہا کہ فلاں شخص پانی پر چلتا ہے انھوں نے کہا بطخ اور مرغابی بھی پانی پر چلتے ہیں ان باتوں سے کوئی فائدہ نہیں۔ تم یہ دیکھو کہ وہ شریعت محمدی اور سُنت مصطفوی پر قائم ہے یا نہیں

Marfat.com

اگر قائم ہے تو وہ ولی ہے گو اُس سے کوئی کرامت سرزد نہ ہو کیونکہ ولایت کے لئے کرامت کا صادر ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ اولیا اللہ نے کرامت کو حیض الرجال کہا ہے یعنی اس کو چھپانا چاہیئے۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ۔ میں تیری پناہ میں آتا ہوں مسیح دجال کے فتنے سے (دجال کو بھی مسیح کہتے ہیں کیونکہ اس کی ایک آنکھ صاف سپاٹ یعنی کانی ہوگی۔ اور حضرت عیسیٰؑ کو بھی مسیح کہتے ہیں اس لئے کہ آپ جس بیمار پر ہاتھ پھیر دیتے وہ بحکم الٰہی تندرست اور چنگا ہو جاتا)۔

بَعِيْرٌ مُدَجَّلٌ۔ اونٹ روغن ملا ہوا یہ دُجَالَہ سے نکلا ہے یعنی وہ روغن جو اونٹوں پر اُن کو خارش سے بچانے کے لئے ملتے ہیں۔

سَيَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ اخیر زمانہ میں مکار جھوٹے پیدا ہوں گے اُن میں سے ہر ایک کا یہ دعوٰی ہوگا کہ میں اللہ کا پیغمبر ہوں (ایسے جھوٹے بہت سے اس امت میں گزر چکے ہیں۔ جیسے مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی سجاح مختار بن عبیدہ ثقفی طلیحہ بن خویلد اور اسحاق جس نے اپنے آپ کو گونگا بنایا تھا اور ذکرویہ یحیٰی اور متنبی شاعر اور سید محمد جونپوری اور ایک ہمارے زمانہ میں بھی موجود ہے جو نبوت اور مہدویت کا دعوٰی کرتا ہے۔ متنبی نے کہا آٹھویں صدی کے اخیر میں ایک شخص پیدا ہوتے (سید محمد جونپوری) بہت سے ہمقاد اُن کے تابع ہو گئے یہ احکامات باطلہ اور اعتقادات فاسدہ رکھتے ہیں، علمائے امت محمدی کا قتل درست جانتے ہیں، اور ساری اُمت کو کافر بتلاتے ہیں اور جو چاہتے ہیں وہ اللہ کی طرف منسوب کر دیتے ہیں، سید الانبیاءؐ کی تحقیر کرتے ہیں اپنے امامی سید محمد جونپوری کی متبوع کو ابوبکر صدیقؓ پر فضیلت دیتے ہیں بلکہ خود سید الانبیاءؐ پر اللہ تعالیٰ ان کو تباہ کرے آمین)۔

تُبْنٰی مَدِیْنَةٌ بَیْنَ دِجْلَةَ وَدُجَیْلٍ۔ ایک شہر بنایا جائے گا (بغداد) دجلہ اور دجیل کے درمیان۔ دجیل ایک چھوٹی ندی ہے جو دجلہ سے نکلتی ہے۔

لَا يَصِلُ الدَّجَّالُ مَكَّةَ وَلَا الْمَدِيْنَةَ۔ دجال مکہ اور مدینہ میں نہیں جا سکے گا۔ (ان شہروں کے پاس جائے گا مگر اللہ تعالیٰ اس کا رُخ پھیر دے گا وہ دوسری طرف نکل جائے گا۔

اَلدَّجَّالُ لَا يُبْقِيْ سَهْلًا مِّنَ الْاَرْضِ اِلَّا وَطِئَهٗ اِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةَ۔ دجال کوئی نرم ملائم ہموار زمین نہیں چھوڑے گا (ہر جگہ جا کر بہکائے گا) مگر مکہ اور مدینہ میں نہیں جائے گا۔

لَيُزْرَعَنَّ الزَّرْعُ بَعْدَ خُرُوْجِ الدَّجَّالِ۔ دجال کے نکلنے کے بعد کھیتی کی جائے گی (مجمع البحرین میں ہے کہ وہ امام مہدیؑ کے بعد نکلے گا۔ یعنی پہلے امام مہدیؑ کا ظہور ہوگا اس کے بعد دجال کا)

دَجَنٌ۔ یَادُجُوْنٌ۔ ابر چھا جانا، زور کا مینہ برسنا، تاریکی۔

لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ مَثَّلَ بِدَوَاجِنِهٖ۔ اللہ اس پر لعنت کرے جو اپنی گھریلو بکریوں کا مثلہ کرے (اُن کو خصی بنائے اُن کے ناک کان کاٹے یہ جمع ہے دَاجِنٌ کی یعنی وہ بکری جو گھر میں پلی ہوتی ہے، گھر ہی میں اس کو دانہ چارہ دیا جاتا ہے، بکری کے سوا اور جانوروں کو بھی جو گھر میں پالے جاتے ہیں داجن کہتے ہیں۔)

كَانَتِ الْعَضْبَاءُ دَاجِنًا لَا تُمْنَعُ مِنْ حَوْضٍ وَّلَا نَبْتٍ۔ عضباء (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی اونٹنی گھروں میں پلی ہوئی تھی کوئی اس کو نہ روکتا جس حوض سے چاہتی پانی پی لیتی جو گھاس چاہتی وہ چر لیتی۔

تَدْخُلُ الدَّاجِنُ فَتَاْكُلُ عَجِيْنَهَا۔ حضرت عائشہؓ کا تو یہ حال ہے بھولی بھالی چھوکری بیٹھا آٹا گوندھ کر رکھتی ہیں پلیز بکری آ کر کھا جاتی ہے (اُن میں ایسی ہوشیاری اور چترائی کہاں سے آئی)۔

يُجَلِّلُوْنَ جَنَبَاتِ الدَّيَاجِيْ وَالْبُهَمِ۔ اندھیری رات کی تاریکیوں کو اور مشکلوں کو رفع کرتا ہے۔

Marfat.com

إِنَّ اللّٰهَ مَسَحَ ظَهْرَ آدَمَ بِدَجْنَاءَ۔ اللہ تعالیٰ نے دجنا میں آدم کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا۔ (دجنا ایک مقام کا نام ہے بعضوں نے دَحْنَاءَ حائے حطی سے روایت کیا ہے)

إِنَّهُ بَعَثَ عُيَيْنَةَ بْنَ بَدْرٍ حِيْنَ أَسْلَمَ النَّاسُ وَدَجَا الْإِسْلَامُ۔ آپ نے عیینہ بن بدر کو اُس وقت بھیجا جب لوگ تابعدار ہو گئے تھے اور اسلام پھیل گیا تھا۔ دَجَا اللَّيْلُ سے ماخوذ ہے یعنی رات کا اندھیرا پورا ہو گیا اور ہر چیز کو چھپا لیا۔ عرب لوگ کہتے ہیں دَجَا أَمْرُهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ۔ (اُن کا کام اِسی پر پورا ہو گیا یا درست ہو گیا)۔

مَا رَأَيْتُ مِثْلَ هٰذَا مُنْذُ دَجَا الْإِسْلَامُ۔ جب سے اسلام پھیلا ایسا کام کسی نے نہیں کیا۔

مَنْ شَقَّ عَصَا الْمُسْلِمِيْنَ وَهُمْ فِيْ إِسْلَامٍ دَاجٍ یا دَامِجٍ۔ جو شخص اسلام کے عصا کو چیر ڈالے (یعنی مسلمانوں میں پھوٹ ڈالے) جب وہ پورے اسلام کے طریق پر ہوں۔ (اور آپس میں متفق ہوں) جماعت میں پھوٹ ڈالنا ہماری شریعت میں سخت گناہ ہے اگر پھوٹ ہو گئی ہو تو پھوٹ کو رفع کرنا اور پھر ایک جماعت کر دینا نہایت ثواب ہے۔)

يُوْشِكُ أَنْ تَغْشَاكُمْ دَوَاجِيْ ظُلَلِهِ۔ قریب ہے کہ اُس کے سایبانوں کی تاریکیاں تم کو چھپا لیں۔

فَلَمَّا تُوُفِّيَ وَشُغِلْنَا دَخَلَتْ دَاجِنٌ فَأَكَلَتْ تِلْكَ الصَّحِيْفَةَ۔ حضرت عائشہؓ نے کہا رجم کی آیت اور بڑے شخص کو (جس کی عمر دو سال تین سال سے زیادہ ہو گو جوان ہو) دس بار دودھ پلا دینے کی آیت (جس کی وجہ سے اُس سے پردہ کرنے کی ضرورت نہ رہے) ایک ورق پر لکھی ہوئی میرے پلنگ کے تلے تھی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور ہم کام میں لگ گئے تو ایک پلیرو بکری آئی وہ ورق کھا گئی (قرآن کا ورق کھا جانا کچھ عجب نہیں ہے جیسے چوہے اُس کے ورق کاٹ ڈالتے ہیں اُس پر پیشاب کر دیتے ہیں وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُوْنَ اور لَكِتَابٌ عَزِيْزٌ لَا يَأْتِيْهِ الْبَاطِلُ الآیۃ اس کے خلاف نہیں ہے کیونکہ محافظت سے یہ مراد ہے کہ قرآن دنیا سے اُٹھ نہیں سکتا اُس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کوئی مصحف تلف نہیں ہو سکتا اور بڑے شخص کو دودھ پلانے کی آیت مشہور نہیں ہے جیسے رجم کی آیت مشہور ہے جو بہت سے صحابہؓ کو یاد تھی صرف حضرت عائشہؓ سے اسی روایت میں اُس کا ذکر ہے اور شاید یہ راوی کی غلطی ہو لیکن حضرت عائشہؓ کا مذہب بھی تھا کہ پردے کی ضرورت نہ رہنے کے لئے اُن کے نزدیک بڑے شخص کو دودھ پلا دینا جائز تھا۔

أَبُوْ دُجَانَةَ۔ (سماک بن خرشہ) ایک صحابی تھے۔

باب الدال مع الحاء

دَحٌّ۔ زمین میں گاڑ دینا، جماع کرنا، گردنی دینا۔ دَحَا مَحَا اصل میں دَعْهَا مَعَهَا تھا۔

كَانَ لَهُ بَطْنٌ مُنْدَحٌّ۔ اُن کا پیٹ کشادہ تھا۔

دَحُوْحٌ۔ بڑی عورت یا اونٹنی۔

بَلَغَنِيْ أَنَّ الْأَرْضَ دُحِيَتْ مِنْ تَحْتِ الْكَعْبَةِ۔ مجھ کو یہ بات پہنچی ہے کہ زمین کعبہ کے تلے سے پھیلائی گئی (گویا کعبہ ام زمین ہے)۔

فَقَامَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَدُحَّ دَحَّةً۔ عبیداللہ سو رہے اُن کو ایکبارگی پچھاڑ گیا۔

دَحْدَحَةٌ یا دَحْدَاحٌ یا دَحْدَحٌ۔ چھوٹا پست قامت لیکن موٹا۔

كَانَ قَصِيْرًا دَحْدَاحًا۔ ابرہہ پست قامت موٹا آدمی تھا۔

إِنَّ مُحَمَّدِيَّكُمْ هٰذَا لَدَحْدَاحٌ۔ تمہارا یہ محمدی ٹھنگنا موٹا آدمی ہے۔

دَحْرٌ یا دُحُوْرٌ یا مَدْحَرَةٌ۔ ہانکنا، دور کرنا، دھکے دے کر نکال دینا۔ نہایہ میں ہے کہ دَحْرٌ زور سے کسی کو ذلیل کرنے کے لئے دھکیل دینا اور دَحْقٌ ہانک دینا دور کرنا۔

مَا مِنْ يَوْمٍ فِيْهِ إِبْلِيْسُ أَدْحَرُ وَلَا أَدْحَقُ مِنْهُ فِيْ

Marfat.com

يَوْمِ عَرَفَةَ۔ یعنے عرفہ کے دن سے بڑھ کر اور کسی دن میں شیطان ذلت کے ساتھ نکالا گیا اور رد کیا گیا نہیں ہوتا (ایک روایت میں مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ ہے مطلب وہی ہے۔ ایک روایت میں اَدْحَرُ ہے خائے معجمہ سے لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔)

وَيُدْحَرُ الشَّيْطٰنُ۔ اور شیطان دھکے دیکر نکالا جاتا ہے۔

اِدْحَرْ عَنِّي الشَّيْطٰنَ۔ شیطان کو مجھ سے دور کردے۔

دَحْسٌ۔ بگاڑنا، خراب کرنا، قصائی کا ہاتھ ڈالنا بکری کی کھال نکالنے کے لئے۔ بھر دینا، پھسلنا، چھپانا، انگل بڑا دکلنا۔

فَدَحَسَ بِيَدِهٖ حَتّٰى تَوَارَتْ اِلَى الْاِبْطِ ثُمَّ مَضٰى وَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک بکری کی کھال میں ڈالا یہاں تک کہ بغل تک چلا گیا پھر آپ تشریف لے گئے اور نماز پڑھائی وضو نہیں کیا (کیونکہ بکری کی کھال نکالنے سے وضو نہیں جاتا نہ وہ نجس ہے تاکہ ہاتھ دھونا ضروری ہو)۔

جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتٍ مَدْحُوْسٍ مِنَ النَّاسِ فَقَامَ بِالْبَابِ۔ جریر بن عبداللہ البجلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے دیکھا تو آپ ایک کوٹھری میں ہیں جو لوگوں سے بھری ہوئی ہے آخر وہ دروازے پر کھڑے رہے۔

وَهِيَ دِحَاسٌ۔ وہ گھر بھرا ہوا تھا وہاں لوگوں کا اژدحام تھا۔

حَقٌّ عَلَى النَّاسِ اَنْ يَّدْحَسُوا الصُّفُوْفَ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ بَيْنَهُمْ فُرَجٌ۔ لوگوں پر واجب ہے کہ نماز میں صفوں کو ٹھسا ٹھس بھر دیں بیچ میں خالی جگہیں نہ رہنے دیں۔

علاء بن حضرمی کا یہ شعر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھے۔

وَاِنْ دَحَسُوْا بِالشَّرِّ فَاعْفُ تَكَرُّمًا
وَاِنْ خَنَسُوْا عَنْكَ الْحَدِيْثَ فَلَا تَسَلْ

اگر وہ تیرے ساتھ اس طرح سے برائی کریں کہ تجھ کو معلوم نہ ہو یعنی پوشیدہ تو معاف کردے اسی میں تیری عزت ہے اور اگر وہ کوئی بات تجھ سے چھپائیں تو اس کو مت پوچھ خواہ اس کی تاک نہ لگا۔ ایک روایت میں دَخَسُوْا ہے خائے معجمہ سے۔)

دُحَاسٌ۔ ایک کیڑا ہے جو مٹی میں غائب ہو جاتا ہے اس کی جمع دَحَاحِيْسُ آئی ہے۔

دُحْسُمٌ۔ یا دُحْسُمَانٌ یا دُحْسُمَانِيٌّ۔ کالا موٹا سخت آدمی۔

كَانَ يُبَايِعُ النَّاسَ۔ آپ لوگوں سے بیعت لے رہے تھے ان میں سے ایک شخص کالا موٹا تھا یا موٹا ہٹا کٹا۔

دَحْصٌ۔ لات ارنا، کریدنا،

فَجَعَلَ يَدْحَصُ الْاَرْضَ بِعَقِبَيْهِ۔ لگا اپنی ایڑیوں سے زمین کھودنے۔

دَحْضٌ۔ کھودنا، پھسل جانا، ڈھل جانا، غلط اور باطل ہوا جیسے اِنَّهٗ دَاحِضٌ ہے۔

اِدْحَاضٌ۔ پھسلانا، باطل کرنا، دفع کرنا۔

مَدْحَضَةٌ۔ بمعنی مَزَلَّةٌ اور مَزْلَقَةٌ۔ یعنے پھسلواں مقام جہاں لوگ پھسلتے ہوں۔

حِيْنَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ۔ جس وقت سورج ڈھل جاتا۔

نُجَبَاءُ غَيْرُ دُحُضِ الْاَقْدَامِ۔ شریف اس طرح کے نہیں جن کے پاؤں پھسلتے رہتے ہیں (بلکہ اپنی بات اور عزم پر ثابت قدم ہوں)۔

دُوْنَ جِسْرِ جَهَنَّمَ طَرِيْقًا ذَا دَحْضٍ۔ جہنم کے پل کے پاس ایک پھسلواں رستہ ہے۔

لَا تَزَالُ تَاْتِيْنَا بِهَنَةٍ تَدْحَضُ بِهَا فِيْ بَوْلِكَ۔ (یہ معاویہ نے عبداللہ بن عمرو سے کہا) تم ہمیشہ ایک ایک بات ہمارے پاس لے کر آتے ہو اور اپنے پیشاب ہی میں اسی کی وجہ سے پھسلتے ہو (ایک روایت میں تَدْحَصُ ہے صاد مہملہ سے یعنی اپنے ہی پاؤں سے اس کو کریدتے ہو۔)

Marfat.com

فَلَدْحَضَتِ الْتِلَاعُ۔ اس بارش نے ٹیلوں کو پھسلوان بنا دیا۔
كَرِهْتُ اَنْ اُخْرِجَكُمْ فَتَمْشُوْنَ فِي الطِّيْنِ وَ الدَّحْضِ یا وَالدَّحَضِ۔ مجھ کو برا معلوم ہوا کہ میں کیچڑ اور پھسلاہٹ میں تم کو نکالوں۔
خُذْنِيْ مِنْ دَحْضِ الْمَزَلَّةِ۔ مجھ کو پھسلوں کے پھسلاہٹ میں پکڑ لے (یعنی شیطان کے فریب سے بچا کر گناہ میں نہ پڑنے دے میری دستگیری کر)۔
اَلْحَجُّ مُدَاحِضَةٌ۔ حج گناہ کو پھسلا دیتا ہے اس کو میٹ دیتا ہے۔
وَاِنْ تَدْحَضِ الْقَدَمُ۔ اگر پاؤں پھسل جائے۔
دَحْقٌ۔ ہانکنا، دور کرنا، جننا، قاصر ہونا۔
اُدْحِرَ وَ اُدْحِقَ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ۔ ترجمہ دحر میں گزر چکا۔
عَمَدْتُمْ اِلٰى دَحِيْقِ قَوْمٍ فَاَجَرْتُمُوْهُ۔ تم نے ایک قوم کے نکالے ہوئے پر توجہ کی اس کو اپنے ملک میں پناہ دی (یہ عرب کے قبائل نے انصار سے کہا)۔
سَيَظْهَرُ بَعْدِيْ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مُنْدَحِقُ الْبَطْنِ۔ (حضرت علیؓ نے کہا) میرے بعد تم پر ایک ایسا شخص حاکم ہوگا جس کا پیٹ کشادہ ہے (بڑا کھاؤ مراد معاویہ ہیں)
دَاحِقٌ۔ غضبناک اور احمق کو بھی کہتے ہیں، ایک قسم کی زرد کھجور کو بھی۔
دَحْلٌ۔ کوئیں کے اطراف میں کھودنا، خیمہ کے ایک کونے میں ہو جانا، دور ہو جانا، بھاگنا، چھپ جانا، ڈرنا، نقب جس کا منہ باہر سے تنگ ہو اور اندر سے کشادہ ہو۔
اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ لَا تَدْحَلْ فَقَدْ اٰمَنَهٗ (حضرت عمرؓ کا پروانہ آیا اس میں یہ لکھا تھا) ایک شخص نے دوسرے شخص سے کہا مت بھاگ تو گویا اس کو امان دی (زہری نے کہا لا تدحل کے معنی نبطی زبان میں مت ڈر)۔
اَفَاُدْخِلُ الْمَبُوْلَةَ مَعِيَ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ نَعَمْ وَ ادْحَلْ فِي الْكِسْرِ۔ (ایک شخص نے ابوہریرہؓ سے کہا میں سرد مزاج والا آدمی ہوں) اگر پیشاب کے لئے باہر نکلوں تو ہوا لگ جاتی ہے سردی ہو جاتی ہے کیا میں پیشاب کا ظرف اپنے ساتھ کوٹھری میں لے جاؤں، انھوں نے کہا ہاں اور ڈیرے کے ایک کونے میں گھس جا جیسے سوراخ میں گھستا ہے ایک روایت میں وَادَّحِ لَهَا فِي الْكِسْرِ ہے۔ یعنی ڈیرے کے ایک کونے میں کشادہ مقام میں اس کو رکھ لے۔ محیط میں ہے کہ دَحْل کی جمع اَدْحُل اور اَدْحَالٌ اور دِحَالٌ اور دُحُوْلٌ اور دُحْلَانٌ آئی ہے)
دَحْلَاءُ۔ تنگ منہ کا کنواں۔
دَحْلَةٌ۔ کنواں۔
دَحْمٌ۔ زور سے دھکیلنا، نکاح کرنا، زور سے جماع کرنا۔
هَلْ يَتَنَاكَحُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَقَالَ نَعَمْ دَحْمًا دَحْمًا۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا) کیا بہشت والے نکاح کریں گے؟ فرمایا ہاں خوب خوب نکاح کریں گے یا خوب عورتوں سے لگیں گے۔
اِنَّمَا تَدْحَمُوْنَهُنَّ دَحْمًا۔ تم عورتوں سے بہشت میں خوب لگو گے (ان سے صحبت کرو گے) بہشت میں اور کام ہی کیا ہے عیش و عشرت کھانا پینا جماع کرنا یا کبھی کبھی اپنی مالک حقیقی کا دیدار کرنا جو سب لذتوں سے بڑھ کر ہوگا۔ اب یہ جو انجیل مقدس میں ہے کہ قیامت میں بیاہ شادی نہ ہوگی، اس کا مطلب یہ ہے کہ بہشت میں جانے سے پہلے جب تک میدان حشر میں رہیں گے۔
دَحْمَسٌ۔ کالا سیاہ سر کی مشک سخت گندم گون موٹا آدمی دِحْمِسٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔
دُحْمُسٌ۔ تاریک۔
دُحْمُسَانٌ۔ احمق۔
فِيْ لَيْلَةٍ ظَلْمَاءَ دَحْمَسَةٍ۔ اندھیری تاریک رات میں۔
وَفِيْهِ رَجُلٌ دُحْمُسَانٌ۔ ان میں ایک کالا موٹا آدمی تھا۔
دَحْنٌ۔ پیٹ بڑا اور قد چھوٹا ہونا۔

Marfat.com

دَحِنَ۔ مکار، خبیث، ٹھنگنا، پیٹو۔
خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ مِنْ دَحْنَاءَ وَمَسَحَ ظَهْرَهٗ بِنُعْمَانَ السَّحَابِ۔ اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو دحنا کی مٹی سے پیدا کیا۔ (دحنا ایک سرزمین کا نام ہے) ایک روایت میں دَجْنَاءَ ہے جیم معجمہ ہے) اور ان کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا نعمان سحاب میں۔ (جو ایک وادی یا پہاڑ کا نام ہے)

دَحْوٌ۔ بڑا ہو کر نیچے لٹکنا، پھیلانا، جماع کرنا، دور کرنا۔
اَللّٰهُمَّ يَادَاحِيَ الْمَدْحُوَّاتِ۔ یا اللہ پھیلانے والے ان چیزوں کے جو پھیلائی گئی ہیں (جیسے زمین وغیرہ) ایک روایت میں دَاحِيَ الْمَدْحِيَّاتِ ہے۔
لَا تَكُوْنُوْا كَقَيْضِ بَيْضٍ فِيْ اَدَاحِيَّ۔ ایسے مت ہو جیسے انڈے کا چھلکا کھلے میدان میں (اصل میں اَدَاحِيّ جمع ہے اُدْحِيّ کی وہ مقام ہے جہاں شتر مرغ انڈا دیتا ہے اس کی عادت ہے کہ میدان کو پاؤں سے صاف کرتا ہے پھر وہاں انڈے دیتا ہے)
فَدَحَا السَّيْلُ فِيْهِ بِالْبَطْحَاءِ۔ بہاؤ نے وہاں کنکریاں لاکر ڈالیں۔
كُنْتُ اُلَاعِبُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ بِالْمَدَاحِيْ۔ میں امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے ساتھ مداحی کر کھیلتا (مداحی چھوٹے چھوٹے پتھر گول گٹھلی کے برابر عرب لوگ کیا کرتے ایک گڑھا کھودتے اور یہ پتھر مارتے اگر پتھر گڑھے کے اندر گیا جب تو جیتے ورنہ ہارے)۔
سُئِلَ عَنِ الدَّحْوِ بِالْحِجَارَةِ فَقَالَ لَا بَاْسَ بِهٖ۔ سعید بن مسیبؓ سے پوچھا گیا، پتھر پھینکنے کا کھیل کیسا ہے انھوں نے کہا اس میں کوئی قباحت نہیں (بلکہ ایک قسم کی مشق ہے جو بعضے وقت کام آتی ہے مگر یہ مشق ایسے مقام پر کرنا چاہیے جہاں کسی کو ضرر پہنچنے کا اندیشہ نہ ہو)۔
كَانَ جِبْرِيْلُ يَاْتِيْهِ فِيْ صُوْرَةِ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ۔ حضرت جبریلؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دحیہ کلبی کی صورت میں آیا کرتے (وہ ایک خوبصورت صحابی تھے)

دِحْيَةٌ۔ فوج کا افسر
يَدْخُلُ الْبَيْتَ الْمَعْمُوْرَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ دِحْيَةٍ مَعَ كُلِّ دِحْيَةٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ۔ بیت المعمور میں (جو آسمان کا کعبہ ہے) ہر روز ہزار سردار داخل ہوتے ہیں ہر سردار کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوتے ہیں۔ (تو ہر روز چار ارب نوے کروڑ فرشتے وہاں جاتے ہیں)
يَوْمُ دَحْوِ الْاَرْضِ۔ زمین پھیلانے کے دن (پچیس ذیقعدہ امام رضا علیہ السلام اس دن روزہ رکھتے تھے فرمایا یہ وہ دن ہے جس دن رحمت پھیلائی گئی اور زمین پھیلائی گئی یہاں یہ اشکال نہ ہوگا کہ آسمان زمین چھ دن میں پیدا ہوئے ہیں۔ پھر ۲۵ تاریخ کہاں سے آئی کیونکہ زمین پیدا ہونے کے کئی دن بعد پھیلائی گئی ہے)
ثُمَّ دَحَا الْاَرْضَ مِنْ تَحْتِهٖ۔ پھر زمین کو کعبے کے تلے سے پھیلایا۔
اَخَذَهٗ ثُمَّ دَحَا بِهٖ۔ اس کو پکڑ کر پھینک دیا۔

باب الدال مع الخاء

دَخٌّ۔ یا دُخٌّ دھواں جیسے دُخَانٌ ہے۔
خَبَاْتُ لَكَ خَبِيْئًا قَالَ هُوَ الدُّخُّ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد سے فرمایا جس کو آپ گمان کرتے تھے کہ شاید دجال یہی ہو) میں نے تیرے لئے (دل میں) ایک بات چھپائی ہے (آپ نے دل میں اس آیت کا خیال کیا یوم تاتی السماء بدخان مبین) ابن صیاد نے کہا وہ دخ ہے (کمبخت پوری آیت نہ بتلا سکا اٹا اڑ کر بتلادیا جیسے کاہنوں اور نجومیوں کی عادت ہوتی ہے شاید آپ نے دل میں یہ آیت پڑھی ہوگی یا چپکے سے کسی صحابی کو سنائی ہوگی شیطان نے اس کو اڑا لیا اور ابن صیاد کو خبر کردی اس حدیث سے ان لوگوں کا رد ہوتا ہے جو شیطان اور جن کے وجود سے

Marfat.com

سنکر ہیں اور ان لوگوں کا بھی رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں اولیاء اللہ کو اپنے مریدوں کے دلی حالات معلوم نہیں ہو سکتے اس لئے کہ جب ابن صیاد نے ادھوری ہی سہی دل کی بات بتلا دی تو اگر اولیاء اللہ کو اللہ تعالیٰ کے بتلانے سے کسی کے دل کا حال معلوم ہو جائے تو مقام تعجب نہیں۔ حضرت جنید بغدادیؒ کے سامنے ایک نصرانی مسلمان بن کر آیا اور اس حدیث کا مطلب پوچھا اتقوا فراسۃ المومنین الحدیث آپ اُس کو تنہائی میں لے گئے اور فرمایا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ تو نصرانیت سے توبہ کرے اور صدق دل سے مسلمان ہو جائے وہ یہ کرامت دیکھ کر فوراً مسلمان ہو گیا۔

دَخْرٌ۔ یا دُخُوْرٌ۔ چھوٹا ہونا، ذلیل اور خوار ہونا۔

سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ۔ قریب ہے کہ ذلیل ہو کر دوزخ میں داخل ہوں گے۔

دَخْسٌ۔ گاڑنا، گھسیڑنا۔

فَدَخَسَ بِيَدِهٖ حَتّٰى تَوَارَتْ إِلَى الْإِبِطِ۔ آپ نے اپنا ہاتھ اُس کے کھال میں بغل تک گھسیڑ دیا (ایک روایت میں فدحس ہے جیسے اوپر گزر چکا)

دَخْلٌ یا دُخُوْلٌ یا مَدْخَلٌ۔ اندر آنا، آمدنی، بیماری عیب۔

دَخَلٌ۔ عقل یا جسم کی خرابی، مکر، فریب، عیب۔

دِخْلَةٌ۔ آدمی کا باطن۔

دَخِيْلٌ۔ وہ کلمہ جو دوسری زبان کا ہو اور عربوں میں مستعمل ہو گیا ہو۔

إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهٖ فَلْيَنْفُضْهُ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهٖ فَإِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ مَا خَلَفَهٗ عَلَيْهِ۔ جب تم میں سے کوئی اپنے بچھونے پر سونے کے لئے) جائے تو اُس کو اپنی تہ بند کے اندر کے کنارے سے (جو بدن سے ملا رہتا ہے) تین بار جھٹک لے اس لئے کہ اُس کو معلوم نہیں کہ اُس کے پیچھے بچھونے پر کیا چیز آ گئی (شاید کوئی زہریلا جانور آکر بیٹھ گیا ہو)

يَغْسِلُ دَاخِلَةَ إِزَارِهٖ۔ وہ اپنی تہ بند کا اندر کا کنارہ دھوئے یعنی جس کی نظر لگی ہو۔ بعضوں نے کہا یہاں داخلۃ الازار سے اُس کا جسم مراد ہے یا سرین یا شرمگاہ۔

كُنْتُ أَرَى إِسْلَامَهٗ مَدْخُوْلًا۔ میں تو اُس کا اسلام عیب دار دیکھتا تھا (یعنی اُس میں نفاق سمجھتا تھا)

إِذَا بَلَغَ بَنُوْ أَبِي الْعَاصِ ثَلَاثِيْنَ كَانَ دِيْنُ اللّٰهِ دَخَلًا وَعِبَادُ اللّٰهِ خَوَلًا۔ جب بنی اُمیہ کی سلطنت پر تیس برس گزر جائیں گے تو اللہ کا دین عیب دار ہو جائے گا (اُس میں خلاف سنت باتیں شریک کر لیں گے، اور اللہ کے بندے غلام لونڈی بنیں گے۔

دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ۔ عمرہ حج میں شریک ہو گیا۔ (یعنی عمرے کا وجوب حج کی فرضیت سے جاتا رہا) بعضوں نے کہا عمرے کے افعال حج میں شریک ہو گئے یعنی جب قران کرے تو ایک ہی طواف اور سعی حج اور عمرہ دونوں کے لئے کافی ہے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ عمرہ حج کے دنوں میں بھی ہو سکتا ہے درجاہلیت والوں کا رد کیا جو حج کے دنوں میں عمرہ کرنا ناجائز جانتے تھے۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ حج کو فسخ کر کے عمرہ کر سکتے ہیں۔

مِنْ دُخْلَةِ الرَّحِمِ۔ قریبی ناطہ والوں میں سے۔

إِنَّ مِنَ النِّفَاقِ اخْتِلَافَ الْمَدْخَلِ وَالْمَخْرَجِ۔ یہ بھی ایک طرح کا نفاق ہے کہ آدمی کے آمدنی اور خرچ میں فرق ہو آمدنی سے زیادہ خرچ کرے کیونکہ ایسی صورت میں قرض لینا پڑے گا اور لوگوں سے جھوٹ بولے گا، فریب کرے گا یہ سب نفاق کی خصلتیں ہیں)

لَا تُؤْذِيْهِ فَإِنَّهٗ دَخِيْلٌ عِنْدَكِ۔ (جب مومن کو اُس کی شریر عورت تکلیف دیتی ہے تو بہشت کی حوریں کہتی ہیں) ارے اُس کو مت ستا وہ تیرا مہمان ہے (چند روز کے لئے تیرے پاس آیا ہے ہمیشہ کیلئے تو ہمارے پاس رہتا ہے)۔

Marfat.com

وَكَانَ لَنَا جَارًا أَوْ دَخِيلًا أَوْ رَبِيطًا۔ وہ ہمارا پڑوسی یا ہم صحبت یا ملازم تھا۔

فَدُخِلَ عَلَيْنَا بِلَحْمٍ۔ ہمارے پاس گوشت لایا گیا۔

وَأَدْخِلْ رَبَّ الصُّرَيْمَةِ۔ تھوڑے اونٹ یا تھوڑی بکریوں والوں کو اندر آنے دے (یعنی محفوظ رمنہ میں ان کو چرانے سے مت روک)

مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ جو شخص اللہ سے اس حال میں ملے کہ وہ شرک نہ کرتا ہو تو وہ بہشت میں جائے گا (خواہ بلاعذاب یا چند روز عذاب پا کر) اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ صرف توحید بہشت میں جانے کے لئے کافی ہے گو اور اصول اسلام کا انکار کرتا ہو بلکہ مطلب یہ ہے کہ توحید سب شرائط کے ساتھ باعث دخول بہشت ہے اگر کوئی پیغمبر کا انکار کرتا ہو تو گویا اس نے اللہ کا انکار کیا اور اللہ کی تصدیق میں اس کے پیغمبر کی تصدیق بھی شامل ہے اسی طرح سب ضروریات دین۔ بعضوں نے کہا مراد وہ لوگ ہیں جن کو کسی پیغمبر کی دعوت نہیں پہنچی صرف توحید کے اعتقاد پر مرے بیشک ایسے لوگ تو ضرور بہشت میں جائیں گے کیونکہ وہ معذور تھے اور پروردگار بغیر پیغمبر بھیجے عذاب نہیں کرتا جیسے دوسری آیت میں ہے وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا بعضوں نے کہا صرف خدا کو واحد جاننے والے بھی کسی نہ کسی دن دوزخ سے نجات پائیں گے گو مدت دراز کے بعد ہی سہی اور ہمیشہ کے لئے دوزخ میں وہی رہیں گے جو مشرک اور منافق رہ کر مریں۔ واللہ اعلم۔

فَوَلَجْتُ دَاخِلًا لَهُمْ۔ میں ان کے ایک اندرونی مکان میں گھس گیا۔

كَيْفَ الدُّخُوْلُ۔ دخول کیونکر ہوگا (امام ابو حنیفہؒ اور امام احمدؒ کہتے ہیں کہ جب عورت مرد میں خلوت صحیحہ ہوئی تو دخول کا حکم دیا جائے گا (یعنی پورا مہر مرد کو دینا ہوگا) اور امام مالکؒ اور شافعیؒ کہتے ہیں کہ جب مرد عورت سے جماع کرلے اس وقت پورا مہر واجب ہوگا تو اگر خلوت صحیحہ ہوئی لیکن مرد نے صحبت نہ کی اور طلاق دیدیا تو نصف مہر دینا ہوگا۔

لَوْ دَخَلُوْهَا مَا خَرَجُوْا۔ اگر کہیں اس آگ میں (اپنے سردار کے کہنے پر) گھس جاتے تو پھر کبھی آگ سے (دوزخ سے) نہ نکلتے ہمیشہ اسی میں رہتے۔ اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ مسلمان بادشاہ اور سردار کی بھی اطاعت اسی حد تک لازم ہے کہ وہ کام خلاف شرع نہ ہو اگر خلاف شرع ہو تو ہرگز اطاعت نہ کرے جیسے دوسری حدیث میں ہے لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق۔ اور بڑا بیوقوف ہے وہ شخص جو ہر کام میں خواہ وہ خلاف شرع ہو حکام کی اطاعت لازم جانتا ہے انہی بیوقوفوں نے تو امام حسین علیہ السلام کو باغی قرار دیا ہے وہ کہتے ہیں یزید حاکم اور خلیفہ وقت تھا اس کی اطاعت امام حسینؑ پر لازم تھی یہ لوگ کہتے ہیں انما قتل الحسين بسيف جده۔ اور سب سے بڑھ کر احمق اور جاہل وہ شخص ہے جو بادشاہی قوانین کو رعایا کے حق میں شریعت سمجھتا ہے گو وہ قوانین شرع کے خلاف ہوں معاذ اللہ ایسا شخص بالاتفاق کافر اور زمرۂ اہل اسلام سے خارج ہے۔ بات یہ ہے کہ ہر آدمی کو دو معاملے درپیش ہیں ایک تو فیما بینہ وبین الناس تو دنیاوی امور ہیں بادشاہ وقت کی اطاعت کرنا ضروری ہے اور ایک فیما بینہ وبین اللہ اس میں قرآن و حدیث کی پیروی لازم ہے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہودیوں سے فرمایا جو قیصر کا ہے وہ قیصر کو دو اور جو پروردگار کا ہے وہ پروردگار کو دو۔

فَدَخَلْتُ الْحِجَابَ عَلَيْهَا۔ میں پردے میں اس کے پاس چلا گیا (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ عورت کا جسم دیکھا)۔

أَوْ أُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ۔ یا میں اس کو بہشت میں لے جاؤں گا۔ (یعنی مرتے ہی) (کیونکہ شہید اللہ کے پاس زندہ ہیں وہ مرتے ہی بہشت کی سیر کرتے ہیں۔ یا مطلب یہ ہے کہ انبیاء۔ اولیاء اور صدیقین اور مقربین کے ساتھ بلاحساب و کتاب بہشت

Marfat.com

میں لے جاؤں گا۔

لَایَدْخُلُ الْمَلٰئِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ صُوْرَۃٌ وَّلَا کَلْبٌ وَّ لَاجُنُبٌ۔ فرشتے اُس کوٹھری میں نہیں جاتے جس میں (جاندار کی) مورت ہو یا کتا یا جنبی (جس کو نہانے کی حاجت ہو) (مطلب یہ ہے کہ رحمت اور برکت کے فرشتے وہاں نہیں جاتے یا جو فرشتے مومنوں کی اُلفت اور محبت سے اُن کے پاس آتے جاتے رہتے ہیں لیکن کرامًا کاتبین فرشتے وہ تو اچھے اور بُرے کسی مقام میں آدمی سے جدا نہیں ہوتے۔ اسی طرح وہ فرشتے جو حکم پر مامور ہیں مثلاً جان نکالنے والے عذاب لانے والے وہ تو ضرور ہر جگہ جاکر تعمیل حکم کریں گے۔ مجمع البحار میں ہے کہ کتوں میں سے کھیت کا کتا اور ریوڑ کا کتا مستثنےٰ ہے اور جُنبی سے وہ جُنب مراد ہے جو نہانے میں اتنی سستی کرے کہ نماز کا وقت گزر جائے اور اپنی عادت ایسی ہی کرلے اس کی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی بعضے اوقات جنب سے رہتے اور سب عورتوں کے پاس جاکر ایک مرتبہ غسل فرما لیتے۔

فَسَاَلَہٗ عَنْ مَّدْخَلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَخْرَجِہٖ وَمَجْلِسِہٖ۔ پھر اُن سے یہ پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ گھر میں گھستے وقت اور نکلتے وقت اور بیٹھتے وقت کیا تھا۔

سَاَلْتُ اَبِیْ عَنْ مُدْخَلِہٖ۔ اپنے باپ سے میں نے اُن کے داخل ہونے کا وقت پوچھا۔

وَسِّعْ مُدْخَلَہٗ۔ اُس کی قبر کشادہ کردے۔

اِذَا اَدْخَلَ الْمَیِّتَ الْقَبْرَ یا اِذَا اُدْخِلَ الْمَیِّتُ الْقَبْرَ۔ جب میت کو قبر میں رکھتے، یا میت قبر میں رکھی جاتی

اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ یُّدْخِلُنِی الْجَنَّۃَ۔ مجھ کو کوئی ایسا کام بتلائیے جو مجھ کو بہشت میں لے جائے۔

لَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّۃَ اَحَدٌ بِعَمَلِہٖ۔ کوئی شخص اپنے اعمال کے وجہ سے بہشت میں نہیں جائے گا (بلکہ پروردگار کے فضل وکرم اور رحمت کی وجہ سے اب یہ حدیث اس آیت ادخلوا الجنۃ بما کنتم تعملون۔ کے خلاف نہ ہوگی کیونکہ آیت میں با معاوضہ کے لئے ہے نہ سببیت کے لئے اور حدیث میں سببیت کے لئے تو نیک اعمال کا معاوضہ بہشت ہے مگر جب اللہ چاہے اُس کا فضل وکرم ہو ورنہ نیک اعمال بھی بے کار ہوں گے)

کُلُّ دَخِیْلٍ فِی الْعُقُوْدِ۔ معاملات میں ایک بیرونی بات جو داخل کی گئی ہو۔

لَاتَدْخُلُ عَلَیَّ (ایک شخص عبداللہ بن عمرؓ کے کھانے میں شریک ہوا اور بہت سا کھانا کھا گیا عبداللہؓ نے کہا) اب میرے پاس نہ آئیو کیونکہ انھوں نے اُس کی صحبت مکروہ جانی اس لئے کہ ایسی پُرخوری کافروں کی خصلت ہے، دوسرے یہ کہ اُس کے ایک کا کھانا دوسرے کئی مسکینوں کو کفایت کرتا تھا۔

اِذَا یُدْخَلُ عَلَیْھِمْ۔ جب تو عورت کے کنبہ والوں پر عیب لگے گا (اگر مرد اپنی عورت کو غسل دے)۔

وَھُوَ لَایَعْلَمُ دُخْلَۃَ اَمْرِھَا۔ وہ اُس کا اندرونی حال نہیں جانتا تھا۔

دَخَنٌ۔ اور دُخُوْنٌ۔ دھواں نکلنا۔

دَخَنٌ۔ دھوئیں دار ہونا، بدخلق، خبیث ہونا، فساد تیرہ رنگ مائل بہ سیاہی ہونا۔

دُخْنَۃٌ۔ دھواں دھار ہونا۔

اِنَّہٗ ذَکَرَ فِتْنَۃً فَقَالَ دَخَنُھَا مِنْ تَحْتِ قَدَمَیْ رَجُلٍ مِّنْ اَھْلِ بَیْتِیْ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنہ کا ذکر فرمایا (جو آپ کی اُمت میں ہوگا) اُس کا ظہور ایک شخص کے قدموں کے تلے سے ہوگا جو میرے اہل بیت سے ہوگا (یعنے وہ اپنے آپ کو سید کہے گا) اور میری امت میں فساد عظیم پھیلائے گا۔ دوسری روایت میں یوں ہے کہ وہ ہرگز میرے لوگوں (اہل بیت) میں سے نہیں ہے۔ میرے لوگ وہی ہیں جو پرہیزگار، دیندار شریعت کے پیرو ہوں۔ ایک روایت میں

Marfat.com

یوں ہے: اس فتنہ میں صبح کو آدمی مومن ہوگا اور شام کو کافر شام کو مومن ہوگا صبح کو کافر۔ میں کہتا ہوں یہ فتنہ وہی ہے جو ایک جنٹلمین سید نے دین محمدی میں نکالا ہزاروں مسلمانوں کو قرآن و حدیث سے برگشتہ اور ملحد بنا دیا یہ شخص اپنے آپ کو سید کہتا تھا۔ فرشتوں اور جن اور شیطان کے وجود کا وہ منکر تھا آسمان کے وجود کا بھی انکار کرتا تھا اور باطنیہ کی طرح نصوص قطعیہ کی تاویل و تحریف اس کا شیوہ تھا معجزات کو شعبدات کے جنس سے خیال کرتا تھا میں اس شخص سے ایک ہی بار ملا تھا اور ایک ہی گفتگو میں میں نے اس کا مبلغ علم دریافت کر لیا تھا نہ وہ علوم عربیہ میں ایک مشرقی مولوی اور عالم تھا نہ انگریزی جرمنی فرانسیسی میں وہ ایک مغربی ڈاکٹر یا پروفیسر تھا بلکہ دونوں طرح کے علوم سے عاری صرف طلاقت لسانی رکھتا تھا۔ اردو نگاری میں بیشک مشاق اور ماہر تھا جاہلوں کو دام تزویر میں لا کر ان کی عقائد ایمانی کو متزلزل کر دینا اس کے بائیں ہاتھ کا کرتب تھا۔ اب تک اس کے معتقدین اور ثنا خواں ملک ہند میں صدہا ہزارہا موجود ہیں اور اس کو مسلمانوں کا خیر خواہ اور اسلام کا رفارمر جانتے ہیں۔

هُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ۔ امن تو ہوگا مگر اندرونی خرابی کے ساتھ (یہ اس زمانہ کی حکومتوں کی طرف اشارہ ہے ظاہر میں امن اور صلح ہے کشت و خون اور فساد کا بالکل انسداد ہے مگر دلوں کی خرابی بڑھ رہی ہے ایمان کے بدل کفر و الحاد خلوص کے عوض ریا، اور نفاق امانت کے بدل خیانت دلوں میں سما رہی ہے اللہ ان سب فسادوں سے سچے مومنوں کو بچائے رکھے اور ہمارا اور سب سچے مومنوں کا خاتمہ بالخیر کرے آمین)۔

تَعْرِفُ فِيْهِ دَخَنٌ۔ کیا اس برائی کے بعد پھر بھلائی ہوگی فرمایا ہاں لیکن اس میں ذرا خرابی کی لونی ہوگی (خالص بھلائی نہ ہوگی) لوگوں نے کہا ہے کہ برائی سے حضرت عثمانؓ کے قتل کا زمانہ اور بھلائی سے حضرت علیؓ کا زمانہ مراد ہے برائی سے خوارج کا وجود۔ میں کہتا ہوں کہ بھلائی کے زمانہ سے مراد صحابہؓ تابعین اور تبع تابعین کا زمانہ ہے۔ جب خالص کتاب و سنت پر عمل ہوتا تھا۔ پھر برائی سے وہ زمانہ مراد ہے جب کتاب و سنت کی طرف سے لوگوں نے بالکل منہ موڑ لیا اور مجتہدین کی تقلید اندھا دھند ساری دنیا میں پھیل گئی پھر بھلائی سے وہ زمانہ مراد ہے جب حدیث والوں کو اللہ نے دوبارہ زور دیا۔ حدیث کی اشاعت ہوئی حدیث کی کتابوں کا ترجمہ کیا گیا۔ حدیث پر عمل دوبارہ شروع ہوا۔ یعنی ہمارا زمانہ لیکن اس میں ایک ذری سی برائی بھی ملی ہوتی ہے کیا معنے؟ بعضے اہل حدیث بظاہر تو اپنے آپ کو اہل حدیث کہتے ہیں مگر حکام وقت کی خوشامد سے حق باتوں کا اظہار نہیں کرتے۔ بعضے کیا کرتے ہیں کہ تفسیر قرآن میں صحابہؓ اور سلف صالحین کا طریقہ چھوڑ کر نئے نئے معانی اور مطالب اپنی خواہش نفس کے موافق نکالتے ہیں گویا ترک تقلید کے انھوں نے یہ معنی سمجھے ہیں کہ احادیث اور آثار صحابہؓ اور تابعین کی بھی تقلید ضروری نہیں ہے جس طرح چاہو قرآن کی تفسیر کر لو۔ بعضے اگلے اماموں اور مجتہدین اور پیشواؤں دین پر جیسے امام ابوحنیفہؒ اور امام شافعیؒ وغیرہ پر طعن و تشنیع کرتے ہیں۔ بعضے اولیاء اللہ کی تذلیل اور توہین کرتے ہیں۔ بعضے شرک و بدعت میں اتنا غلو کرتے ہیں کہ معاذ اللہ جادۂ اعتدال سے باہر ہو گئے ہیں مسلمانوں کو ذری ذری سے مکروہ یا حرام کاموں کے ارتکاب پر کافر اور مشرک اور قبر پرست کہہ دیتے ہیں یہی برائی ہے جو اس بھلائی میں ملی ہوتی ہے بعضے اہل حدیث ایسے ہیں کہ امام ابوحنیفہؒ اور امام شافعیؒ کی تقلید سے تو بھاگے لیکن ابن تیمیہ اور ابن قیم اور شوکانی اور مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی اور نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم کی تقلید اندھا دھند کرتے ہیں۔ ان کی مثال ایسی ہے فر من المطر وقام تحت المیزاب یا صلت علی الاسعد وبلت عن النقل۔

يَخْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ۔ زمین سے

Marfat.com

دھوئیں کی طرح ایک چیز نکلتی ہے (یہ بھوک کی شدت سے اُن کی آنکھوں کو ایسا معلوم ہوتا تھا، آسمان دھوئیں کی طرح دکھائی دیتا تھا)

إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ جَوْهَرًا ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ نَظَرَ الْهَيْبَةِ فَذَابَتْ أَجْزَاؤُهُ ثُمَّ ارْتَفَعَ مِنْهُ بُخَارٌ كَالدُّخَانِ فَخَلَقَ مِنْهُ السَّمٰوٰتِ فَظَهَرَ عَلٰى وَجْهِ الْمَاءِ زَبَدٌ خَلَقَ مِنْهُ الْأَرْضَ ثُمَّ أَرْسَاهَا بِالْجِبَالِ۔ اللہ تعالیٰ نے ایک جوہر پیدا کیا پھر ہیبت کی نگاہ اُس پر ڈالی تو وہ گل گیا اُس میں سے ایک بخار اٹھا دھوئیں کی طرح اُس سے آسمان بنے اور پانی پر کف جما اُس سے زمین بنائی پھر پہاڑ اُس میں گاڑے۔

باب الدال مع الدال

دَدٌ۔ کھیل کود، دَدَن۔

دَدٌ۔ کھیل کرنے والا۔

مَا أَنَا مِنْ دَدٍ وَلَا الدَّدُ مِنِّي۔ میں کھیل کود کرنے والا نہیں نہ کھیل کود میرا کام ہے (اب دَدٌ کی اصل دَدَیٌ تھی یا دَدَنٌ یا یا نون محذوف ہوگیا۔ اور کبھی پورا استعمال کیا جاتا ہے۔ دَدًى نَدًى کی طرح)

باب الدال مع الراء

دَرْءٌ یا دَرْأَةٌ۔ دفع کرنا، ہٹانا، ہانکنا، ناگہاں نمود ہونا، روشن ہونا، پھیلانا، چمکنا۔

مُدَارَأَةٌ۔ ظاہر میں خاطرداری کرنا جیسے مُدَاجَاةٌ اور مُخَاتَلَةٌ ہے۔

اِدْرَءُوا الْحُدُوْدَ بِالشُّبُهَاتِ۔ شرعی حدود کو شبہوں سے دفع کرو (سبحان اللہ کیا عمدہ قانون کی تعلیم ہے شبہ کا فائدہ ملزم کو دیا جانا چاہیے۔ انگریزی قانون کا بھی ماخذ یہی حدیث ہے اور یہ اسی پر مبنی ہے کہ گنہگار کا سزا سے بچ جانا اتنا معیوب نہیں ہے جتنا بے گناہ کا سزا پانا۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَدْرَأُ بِكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ۔ یا اللہ میں تیری مدد سے اُن کی دگدگیوں میں دھکا دیتا ہوں (تو اُن کے شر کو مجھ سے دور کر دے)۔

إِذَا تَدَارَأْتُمْ فِي الطَّرِيْقِ۔ جب تم رستہ میں اختلاف کرو (کر کے کنارہ رستہ چھوڑنا چاہیے)۔

كَانَ لَا يُدَارِئُ وَلَا يُمَارِيْ (ایک روایت میں لَا يُدَارِيْ ہے دونوں طرح مستعمل ہے۔ بعضوں نے کہا اختلاف اور جھگڑوں کے معنوں میں مہموز ہے اور ظاہری خاطرداری کے معنوں میں غیر مہموز ہے۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جھگڑا اور ٹنٹا نہیں کرتے تھے۔

فَمَا زَالَ يُدَارِئُهَا۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک چوپایہ (جانور) آیا اُس نے آپ کے سامنے سے نکل جانا چاہا) آپ برابر اُس کو روکتے اور ہٹاتے رہے (ایک روایت میں يُدَارِيْهَا ہے)

صَادَفَ دَرْءُ السَّيْلِ دَرْءً يَدْفَعُهُ۔ بہاؤ ایک موج دوسرے موج کو ہٹاتی ہے (عرب لوگ کہتے ہیں کہ سَيْلٌ دَرْءٌ جب ناگہانی ایک بہاؤ آجائے جس کا گمان نہ ہو)

دَرَأَ عَلَيْنَا فُلَانٌ۔ فلان شخص دفعتہً ہم پر نمودار ہوا۔

إِذَا كَانَ الدَّرْءُ مِنْ قِبَلِهَا فَلَا بَأْسَ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهَا۔ اگر عورت کی طرف سے شرارت اور سرکشی ہو تو خلع میں اُس سے مال لینے میں قباحت نہیں۔

اَلسُّلْطَانُ ذُوْ تُدَرَأٍ۔ بادشاہ بہادر اور قوت والا ہونا چاہیے (جو دشمنوں کو دفع کرے ڈرپوک نہ ہو اپنی ذات سے میدان جنگ میں جائے نہ یہ کہ عورتوں کی طرح اپنی محل میں چھپا رہے اور سپاہیوں کو تصدق کرتا ہے ہمارے زمانہ میں مسلمانوں کے بادشاہ ایسے ہی ڈرپوک گھمنڈ ہوگئے ہیں برخلاف نصاریٰ کے بادشاہوں کے اسی لئے اللہ نے اُن کو تقریباً تمام دنیا کی سلطنت دیدی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی

Marfat.com

ذات سے میدان جنگ میں تشریف لے جاتے تھے بڑے بڑے
بہادر صحابہؓ آپ کی آڑ لیتے تھے۔ آپ دشمنوں کے سامنے
رہتے تھے۔ اوائل میں شاہان روم اور ایران اور افغانستان
کا بھی یہی عمل تھا مگر محمد شاہ رنگیلے بادشاہ دہلی اور سلطان
عبدالمجید خان والئے روم کے زمانہ سے شہزادے محل میں
پرورش پانے لگے آخر جو ہوا سو ہوا۔ اُس وقت سے آج
تک روم کے ممالک چھنتے چلے جاتے ہیں اب جو کچھ ملک
نصف سے بھی کم باقی رہ گیا ہے وہ بھی چراغ سحری معلوم
ہوتا ہے یہ جزا ہے عیش اور کامرانی اور لذت نفسانی کی)۔
وَقَدْ كُنْتُ فِي الْقَوْمِ ذَا تُدْرَءٍ فَلَمْ اُعْطَ شَيْئًا
وَلَمْ اُمْنَعِ۔ (یہ عباس بن مرداس کی شعر ہے) یعنے میں اپنی
قوم میں زوردار اور قوت دار تھا مجھ کو کوئی چیز دی نہیں
جاتی تھی اور نہ میں کسی سے روکا جاتا تھا۔ مطلب یہ ہے کہ
میں جو چاہتا وہ اپنے زور کی وجہ سے لے لیتا کوئی میری مقاو
نہیں کرسکتا تھا۔ اور لوگوں کی طرح نہ تھا کہ کوئی دے تو لوں)۔
دَرَءَ جُمْعَةً مِّنْ حَصَا الْمَسْجِدِ وَاَلْقٰى عَلَيْهَا
رِدَاءَهٗ وَاسْتَلْقٰى۔ (حضرت عمرؓ نے مغرب کی نماز پڑھی
پھر نماز سے فارغ ہو کر) مسجد کی کنکریوں کی ایک مٹھی ہٹائی
(جن کے چبھنے کا خیال تھا) اور چادر بچھا کر اُس پر چت
لیٹ رہے (سبحان اللہ کیا سادگی حالانکہ روم، شام، ایران
مصر، حجاز، نجد، اتنے بڑے ملک کے آپ بادشاہ تھے)۔
یَا جَارِیَةُ اِدْرَئِیْ لِیَ الْوِسَادَةَ۔ اری چھوکری ذرا
گدہ تو میرے لئے بچھا دے۔
دَرِیْئَةٌ اَمَامَ الْخَیْلِ۔ چلا ہے سواروں کے آگے (یعنے
وہ چلا جس کو برچھے سے اُٹھا لیتے ہیں) نہایہ میں ہے کہ دَرِیَّۃٌ
بغیر ہمزہ کے وہ جانور جس کی شکاری آڑ کرتا ہے اُس جانور کو
چرنے کے لئے چھوڑ دیتا ہے جنگلی جانور بھی آ کر اُس سے
مانوس ہو کر اُس کے ساتھ چرنے لگتا ہے اُس وقت شکاری
جا کر غفلت میں اُس کا شکار کر لیتا ہے۔ اس ملک میں پاڑدی
(شکاری) پرندوں کا شکار بھی بیل کے آڑ میں کرتے ہیں۔
وَلْيَدْرَءْ مَا اسْتَطَاعَ۔ جہاں تک ہو سکے اُس کو دفع
کرے۔
یَتَدَارَءُوْنَ فِی الْقُرْاٰنِ۔ قرآن میں جھگڑا کریں گے ایک
آیت کو دوسری آیت سے لڑائیں گے (اور جو اُس کے معنی
صحابہؓ اور تابعین سے منقول ہیں اُس کو نہ لیں گے اپنی رائے
سے غلط تفسیر کریں گے)۔
بِكَ نَدْرَءُ فِیْ نُحُوْرِهِمْ۔ تیری مار ہم اُن کے سینوں
میں لگاتے ہیں (یعنے دگرگیوں میں جہاں پر اونٹ کا نحر کرتے
ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ تو اُن کو ہم پر سے ہٹا دے اُن کے شر
سے ہم کو بچا دے)۔
مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ یَتَدَارَءَ۔ قیامت کی ایک
نشانی یہ بھی ہے کہ لوگ امامت سے بھاگیں گے ایک دوسرے
کو کہے گا تم امامت کرو میں امامت کے لائق نہیں (کیونکہ نماز
کے مسائل سے ناواقف اور جاہل ہوں گے یہ زمانہ بھی گزر گیا۔
اب اُس سے بدتر زمانہ آیا ہے۔ امام اُس شخص کو بناتے ہیں جو
اجہل خلق اللہ ہو نہ قرآن صحیح پڑھ سکے نہ خطبہ حالانکہ حدیث
میں ہے تمہاری امامت وہ لوگ کریں جو تم میں بہتر ہوں یعنے
قرآن کے قاری اور عالم فاضل ہوں بعضے علماء کا یہ قول ہے
کہ اگر جماعت میں کوئی عالم فاضل موجود ہے اور لوگوں نے
اُس سے کم درجہ والے کو امام کیا تو کسی کی نماز صحیح نہ ہوگی)۔
لَا یَقْطَعُ صَلٰوةَ الْمُسْلِمِ شَیْءٌ وَّلٰكِنْ اِدْرَءُوْا
مَا اسْتَطَعْتُمْ۔ مسلمان کی نماز کسی چیز کے سامنے نکل جانے
سے نہیں ٹوٹتی لیکن جہاں تک ہو سکے اُس کو دفع کرو۔
یَتَدَارَءُوْنَ الْحَدِیْثَ۔ اللہ کے کلام کو ایک دوسرے
سے لڑائیں گے (اُن کو ناسخ منسوخ کی پہچان نہ ہوگی یا صحیح تفسیر
جو صحابہؓ اور تابعین سے ماثور ہے اُس سے ناواقف ہوں گے)
(ہمارے زمانہ میں بعضے بے وقوف ایسے پیدا ہوئے ہیں جو کہتے
ہیں اللہ کے کلام میں نسخ نہیں ہو سکتا حالانکہ خود قرآن میں

Marfat.com

موجود ہے مَا نَنسَخْ مِنْ آيَةٍ اَوْ نُنسِهَا الآیہ۔ اور بعضے آیتیں
بالاتفاق منسوخ ہیں۔ جیسے ترک قتال کی آیتیں جو فرضیت جہاد
سے پہلے اتری ہیں۔ اسی طرح یہ آیت قدموا بین یدی
نجواکم صدقة۔ اسی طرح یہ آیت کتب علیکم
الوصیة للوالدین والاقربین بالمعروف حقا
علی المتقین۔ اسی طرح یہ آیت فامسکوهن فی البیوت
اُمِرْتُ بِمُدَارَاةِ النَّاسِ۔ مجھ کو لوگوں کی خاطرداری
کرنے کا حکم ہوا۔ یعنے ہر ایک سے حسن خلق اور خندہ روئی
کے ساتھ پیش آنے کا ع

آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرف ست
با دوستان تلطف با دشمنان مدارا

رَاسُ الْعَقْلِ بَعْدَ الْاِيْمَانِ مُدَارَاةُ النَّاسِ۔ ایمان کے بعد عقلمندی کا بڑا کام یہ ہے کہ لوگوں کی مدارات کرے، دلجوئی اور خوش خلقی کے ساتھ اُن سے پیش آئے شیریں کلامی اپنا شیوہ رکھے دوست دشمن کے ساتھ نرمی اور ملایمت سے بات کرے۔

دَرْبٌ۔ یا دُرْبَةٌ۔ عادت کر لینا، خوگر ہو جانا، ماہر ہونا۔

لَا تَزَالُوْنَ تَهْزِمُوْنَ الرُّوْمَ فَاِذَا صَارُوْا اِلَى التَّدْرِيْبِ وَقَفَتِ الْحَرْبُ۔ تم برابر نصاریٰ کو شکست دیتے رہو گے یہاں تک کہ وہ جب بھاگتے بھاگتے صبر کرنے لگیں گے اور ٹھیر جائیں گے تو لڑائی تھم جائے گی (بعضوں نے تدریب کو دروب سے رکھا ہے۔ یعنی پہاڑوں کے دروں میں چل دیں گے)

دَرْبٌ۔ دروازہ، گلی تنگ جو پہاڑوں کے درمیان ہوتی ہے اُس کی جمع دِرَابٌ یا دُرُوْبٌ آتی ہے۔

وَاَدْرَبْنَا۔ اور ہم روم کی سرزمین میں داخل ہوئے نہایہ میں ہے کہ روم کے ملک میں جانے کے ہر راستہ کو درب کہتے ہیں۔ بعضوں نے کہا درب بسکون را جو راستہ نافذ ہو اور بفتح را جو نافذ ہو۔

فَكَانَتْ نَاقَةً مُّدَرَّبَةً۔ پھر وہ ایک اچھی سدھائی ہوئی سانڈنی ہو گئی (جو دروں اور گلیوں میں سفر کرنے سے مانوس ہو گئی بھڑکنا اور شرارت کرنا چھوڑ دیا)۔

دُرْبَةٌ۔ عادت اور دلیری۔

دُرَابَةٌ۔ عادت۔

دَرْجٌ۔ کاغذ نوشتہ۔

دَرَجٌ۔ راستہ خط کی لپیٹ۔

دَرِجَ۔ اپنے راستے گیا، ترقی کیا، ہمیشہ تیتر کا گوشت کھایا۔

اَدْرَاجَكَ يَا مُنَافِقُ۔ (ایک منافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں آیا ابو ایوبؓ نے اُس سے کہا) چل نکل اپنا راستہ لے (جہاں سے آیا ہے وہیں چلا جا) یہ جمع ہے دَرَجٌ کی بمعنے راہ۔ عرب لوگ کہتے ہیں رَجَعَ اَدْرَاجَهٗ اپنے راستوں میں لوٹ گیا۔

تَعَرَّضِيْ مَدَارِجًا وَسَوِّمِيْ تَعَرُّضَ الْجَوْزَاءِ لِلنُّجُوْمِ هٰذَا اَبُو الْقَاسِمِ فَاسْتَقِيْمِيْ۔ (یہ عبد اللہ ذی البجادین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی سے خطاب کیا) سخت گلیوں اور راستوں سے اِدھر اُدھر مڑ جا اور چلتی رہ جیسے جوزا ستاروں سے مڑ جاتا ہے۔ دیکھ یہ ابو القاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) تجھ پر سوار ہیں سیدھی رہ (شرارت مت کر)۔

لَيْسَ هٰذَا بِعُشِّكِ فَادْرُجِيْ۔ یہ تیرا گھونسلا نہیں ہے یہاں سے چل دے (یہ ایک مثل ہے اُس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی اُس کام میں لگے جس کو وہ نہیں جانتا یا اُس کے شان کے لائق نہیں ہے اُس کی طاقت اور لیاقت سے بالاتر ہے یا جب کوئی بے وقت اطمینان سے بیٹھ رہے حالانکہ وہ وقت محنت اور کوشش کرنے کا ہو۔ میں کہتا ہوں سرسید پر یہی مثل صادق آتی ہے بیشک وہ اردو کے منشی بے بدل اور پالٹیکس میں بڑے ماہر اور کامل تھے لیکن دینی علوم میں اُن کو کافی مادہ نہ تھا نہ دنیوی علوم اور فنون یعنی فلسفہ قدیمہ

Marfat.com

اور جدیدہ میں ایک بار میں نے اُن سے پوچھا آپ نے دینی مسائل جیسے حشر نشر وجود ملائکہ اور جنّ اور شیطان معجزات وغیرہ میں کیوں بحث کی آپ تو صرف مسلمانوں کی دنیاوی بہبودی کے خواہاں اور جویاں ہیں تو آپ کو دینی عقائد میں خلل ڈالنے کی کیا ضرورت داعی ہوئی۔ جواب میں فرمانے لگے میں نے اُن عقائد میں اس لئے گفتگو کی کہ اس زمانہ کے تعلیم یافتہ نوجوان مسلمان فلسفہ جدید حاصل کرنے کے بعد قرآن و حدیث سے بے اعتقاد ہو جاتے ہیں میں نے قرآن کو جہاں تک ہو سکا فلسفہ جدیدہ سے مطابق کر دینا چاہا تاکہ ان نئے مغربی تعلیم یافتہ مسلمانوں کا ایمان قرآن پر قائم رہے۔ میں نے عرض کیا حقیقت میں یہ بڑا کام ہے۔ بے ادبی معاف ہو حضور نے مشرقی تعلیم کہاں پائی ہے اور مغربی تعلیم کا پاس کس کالج یا یونیورسٹی سے حاصل کیا ہے کیونکہ یہ اہم کام اسی سے ہو سکتا ہے جو فلسفہ قدیم اور جدید اور سارے دینی علوم میں کافی مہارت رکھتا ہو جیسے وہ ایک مغربی علوم کا ڈاکٹر اور پروفیسر ہو ویسے ہی مشرقی علوم کا بھی پورا عالم اور فاضل ہو۔ اس پر سرسید صاحب ذرا تُرش رو ہوئے میں نے بحث موقوف کرنا مناسب سمجھا اور خاموشی اختیار کی)۔

اَمَّا الْمَقْتُوْلُ فَدَرَجَ وَاَمَّا الْقَاتِلُ فَهَلَكَ نَسْلُهٗ فِي الطُّوْفَانِ۔ (حضرت عمرؓ نے کعب احبار سے پوچھا آدمؑ کے کونسے بیٹے (ہابیل یا قابیل) کی نسل باقی رہی انھوں نے کہا کسی کی بھی نسل نہیں رہی) مقتول یعنے ہابیل تو گزر گیا (لاولد مارا گیا) اور قاتل قابیل کی نسل طوفان میں تباہ ہو گئی (اب جتنے آدمی دنیا میں ہیں وہ حضرت شیثؑ اور حضرت نوحؑ کی اولاد ہیں)۔

كُنَّ يَبْعَثْنَ بِالدِّرَجَةِ فِيْهَا الْكُرْسُفُ۔ عورتیں حضرت عائشہؓ کے پاس ڈبیہ یا تھیلی بھیجتیں اُس میں روئی ہوتی (جو اُن کی شرمگاہ میں رکھی ہوتی) دِرَجَةٌ جمع ہے دُرْجٌ کی اور دُرْجَة مونث ہے دُرْج کا اصل میں دُرْج کہتے ہیں اُس چیتھڑے کو جو اونٹنی کے فرج میں گھسیڑ کر چند روز اُس کی آنکھ اور ناک پر پٹی باندھ دیتے ہیں اُس کو دردِ زہ کی طرح ایک درد پیدا ہوتا ہے اُس وقت اُس چیتھڑے کو نکال کر ایک دوسری اونٹنی کے بچہ پر خوب ملتے ہیں اس کے بعد اُس کی آنکھ کھولتے ہیں وہ اُس بچہ کو سونگھتی ہے اور اپنا بچہ سمجھ کر اُس کو پالتی ہے اُس پر مہربانی کرتی ہے۔

دُرْجَةٌ اور دَرَجَةٌ۔ پایہ اور سیڑھی۔

فَاَصْبَحَ دَرَجَاتُ الْمَدِيْنَةِ۔ مدینہ کے بلند اطراف۔ ایک روایت میں دَوْحَاتُ الْمَدِيْنَةِ ہے یعنی مدینہ کے بڑے بڑے درخت۔

اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ۔ بہشت میں سو درجے ہیں (یعنے سو منزلے)۔

فَدَرَجَ بُنَيٌّ لَهَا۔ ایک چھوٹا بیٹا اُس کا اُن کے پاس چلا گیا (یعنے خبیبؓ کے پاس)

مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ۔ بہشت کے ایک منزل سے لے کر دوسرے منزل تک اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین میں فاصلہ ہے (یعنے پانچ سو برس کی راہ)۔

فَاَرْصَدَ اللّٰهُ عَلٰى مَدْرَجَتِهٖ۔ اللہ نے اُن کے راستہ پر چوکی پہرہ مقرر کر دیا۔

فِيْ دَرَجَتِيْ۔ دو میرے درجہ میں (یعنے بہشت میں میرا ہمسایہ ہوگا)۔

رَاٰى رُءُوْسًا مَنْصُوْبَةً عَلٰى دَرَجٍ۔ سروں کو دیکھا جو سیڑھیوں پر نصب تھے۔

دَرَجٌ۔ راستہ اُس کی جمع اَدْرَاجٌ اور دَرَجَةٌ سیڑھی اُس کی جمع دَرَجٌ ہے۔ اس حدیث میں یہی مراد ہے کہ یہ سر خارجیوں یا مرتدوں یا بدعتیوں کے تھے۔

فَاِنَّمَا هُوَ اِسْتِدْرَاجٌ۔ وہ استدراج ہے۔ استدراج کہتے ہیں گنہگار یا کافر کو جو دنیا کی ترقی اور بھلائی ہو جائے

Marfat.com

یا اُس کی بات یا خواہش پوری ہو جائے گویا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُس کو مہلت دینا ہے جس میں اور زیادہ کفر اور شرارت کرے پھر ایک دم پکڑا جاتے۔ جیسے اس حدیث میں ہے اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِعَبْدٍ خَیْرًا فَاَذْنَبَ ذَنْبًا اَتْبَعَهٗ بِنِقْمَةٍ وَیُذَکِّرُهُ الْاِسْتِغْفَارَ وَاِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِعَبْدٍ شَرًّا اَتْبَعَهٗ بِنِعْمَةٍ لِیُنْسِیَهُ الْاِسْتِغْفَارَ وَیَتَمَادٰی بِهَا۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی بھلائی چاہتا ہے اور وہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اُس گناہ کے پیچھے ایک سزا لگا دیتا ہے (مثلاً دکھ بیماری نقصان مال وجان وغیرہ) اُس کو استغفار یاد دلانے کو (تاکہ وہ اپنی گناہ پر نادم ہو اور حق تعالیٰ سے بخشش چاہے) اور جب کسی بندے کی تباہی چاہتا ہے اور وہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اور زیادہ اُس کو نعمت اور آسائش دیتا ہے تاکہ استغفار بھلا دے اور وہ اسی غفلت اور غرور میں پڑا رہے۔

کَمْ مِّنْ مُّسْتَدْرَجٍ بِسَتْرِ اللّٰہِ عَلَیْهِ۔ کتنے بندے ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کے ساتھ استدراج کرتا ہے اُن کا گناہ چھپا لیتا ہے اُن کو سزا نہیں ملتی۔

لَا تَسْتَدْرِجْنَا بِجَهْلِنَا۔ ہم کو جاہل رکھ کر استدراج میں مت پھنسا۔

اَدْرِجْنَا اَدْرَاجَ الْمُکْرَمِیْنَ۔ مجھ کو عزت یافتہ لوگوں کے درجے عطا فرما (ترقی درجات کر)۔

دَرَجَ الصَّبِیُّ دُرُوْجًا۔ بچہ ذرا ذرا رینگنے لگا۔

اَکْذَبُ مِمَّنْ دَبَّ وَدَرَجَ۔ سارے زندوں اور مُردوں سے بڑھ کر جھوٹا۔

اَدْرَجْتُ الْکِتَابَ۔ میں نے خط لپیٹ دیا۔

اَلْمَیِّتُ یُدْرَجُ فِیْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ۔ مُردہ تین کپڑوں میں لپیٹا جائے۔

اَدْرِجْ صَلٰوتَكَ اِدْرَاجًا۔ پوچھا اس کا کیا معنی ہے فرمایا رکوع اور سجدے میں تین تین بار تسبیح کہہ۔

وَاَدْرَجَهَا۔ اور رات کی نماز میں ادراج کیا یعنے ہر رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھی۔

یُحْمَلُ الْمَوْتٰی شِبْهَ الْمَدَارِجِ ثُمَّ یَقُوْمُ فِیْ وَسْطِهِمْ مُردوں کو رستے کی طرح (سیدھی لائن سے) رکھیں پھر امام نماز جنازہ کے لئے اُن کے بیچ میں کھڑا ہو (جب مُردے بہت سے ہوں اور الگ الگ ہر ایک پر نماز پڑھنا نہ ہو سکے)

فَاِنَّهَا مَدَارِجُ السِّبَاعِ۔ نالوں کے شکم میں رات کو نہ ٹھیرا کرو وہ درندوں کے رستے ہیں۔

دُرَّاجَه۔ تیتر۔

دَرَدٌ۔ دانتوں کا گر جانا۔

اَدْرَدُ۔ جس کے دانت گر گئے ہوں۔ دَرْدَاءُ اُس کا مؤنث

لَزِمْتُ السِّوَاكَ حَتّٰی خَشِیْتُ اَنْ یُّدْرِدَنِیْ۔ یعنے مسواک کو لازم کر لیا یہاں تک کہ میں ڈرا کہاں میرے دانت گرا دیتی ہے۔ دوسری روایت میں ہے حَتّٰی خِفْتُ لَاَدْرَدَنَّ یہاں تک کہ مجھ کو ڈر ہوا میں پوپلا (بے دانت) ہو جاؤں گا۔

اَتَجْعَلُوْنَ فِی النَّبِیْذِ الدُّرْدِیَّ قِیْلَ وَمَا الدُّرْدِیُّ قَالَ الرُّوْبَةُ۔ (امام باقر نے پوچھا) کیا تم نبیذ میں دردی ملاتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا دردی کیا؟ آپ نے فرمایا روبہ (یعنے خمیر ادی جو خمیرے اور نبیذ پر ڈالتے ہیں تاکہ وہ شراب بن جاتے۔ اصل میں دُرْدِیّ تلچھٹ کو کہتے ہیں جو ہر پتلی چیز کے تلے بیٹھ جاتی ہے)

دُرَیْدُ بْنُ صِمَّةَ۔ ایک بہادر شخص کا نام ہے جو جاہلیت کے بہادروں میں سے تھا۔ کہتے ہیں کہ اُس نے سو جنگیں لڑیں اور کسی میں شکست نہیں کھائی۔

اَبُو الدَّرْدَاءِ۔ مشہور صحابی ہیں۔

دَرْدَرٌ۔ چبایا۔

تَدَرْدُرٌ۔ ہلنا، تھل تھل کرنا۔

لَهٗ ثَدْیَةٌ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ۔ اُس کا ایک

Marfat.com

چھوٹی پستان کی طرح تھل تھل کر رہا ہوگا (جیسے گوشت کا لوتھڑا تھل تھل کرتا ہے) اصل میں تَتَدَرْدَرُ تھا ایک تے تخفیف کے لئے گرادی۔

دُرْدُرٌ - دانتوں کا گڑھا (کھڈا) (عرب میں ایک مثل ہے أَعْيَيْتِنِي بِأَشُرٍ فَكَيْفَ بِدُرْدُرٍ - تو نے مجھ کو جوانی میں تھکا مارا (میری نصیحت قبول نہ کی) تو بھلا اب بڑھاپے میں کیا مانے گا۔ جب دانت گر کر اس کے کھڈے نمودار ہوگئے ہیں)

دَرْدَرِي - وہ شخص جو بے ضرورت آمد و رفت کرے۔

دَرٌّ - خون دودھ غنیمت دودھ بہت ہونا، خوبی بھلائی (عرب لوگ کہتے ہیں لِلّٰهِ دَرُّهُ اس کی بھلائی اور خوبی بہت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ یہ مدح اور دعا کے مقام پر کہتے ہیں۔ اور برائی اور مذمت کے لئے یوں کہتے ہیں لَا دَرَّ دَرُّهُ۔ اس کی نیکی بہت نہ ہو)

نَهٰى عَنْ ذَبْحِ ذَوَاتِ الدَّرِّ - دودھیل جانوروں کے کاٹنے سے آپ نے منع فرمایا (چونکہ ان کے دودھ سے آدمیوں کی پرورش ایک مدت تک ہو سکتی ہے۔ کاٹیں گے تو دو روز میں گوشت کھالیں گے پھر کیا کھائیں گے)۔

لَا يُحْبَسُ دَرُّكُمْ - دودھ والا جانور نہ روکا جائے گا (یعنی زکوٰۃ کے تحصیلدار کے پاس لانے کے لئے یا چرنے سے اس کو نہ روکیں گے اس انتظار میں کہ سب جانور جمع ہوں تو ان کا شمار کر لیا جائے)۔

غَاضَتْ لَهَا الدِّرَّةُ - اس کا دودھ بہنا کم ہو گیا۔

دِرَّة - بکسرہ دال کوڑے کو بھی کہتے ہیں۔

فَعَلَاهَا بِالدِّرَّةِ - اس پر کوڑا اٹھایا مارنے کے لئے۔

أَدِرُّوا لِقْحَةَ الْمُسْلِمِينَ - مسلمانوں کی اونٹنی کو ڈھیل کر دو (یعنے خراج جلد بھیجو یہ حضرت عمرؓ نے اپنے عاملوں کو لکھا تھا)

دِيمَةٌ مِدْرَارًا - زور زور کے مینھ خوب برسنے والے یہ

جمع ہے دِرَّةٌ کی (عرب لوگ کہتے ہیں لِلسَّحَابِ دِرَّةٌ - ابر خوب برس رہا ہے۔ بعضوں نے کہا دِرَرًا بمعنے دَارٌّ ہے جیسے قِيَمٌ بمعنے قَائِمٌ دِينًا قِيَمًا میں۔

بَيْنَهُمَا عِرْقٌ يُدِرُّهُ الْغَضَبُ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ابرو کے بیچ میں ایک رگ تھی جو غصہ کے وقت پھول جاتی (اس میں خون بھر جاتا جیسے چھاتی میں دودھ بھر جاتا ہے)

رَكِبْتُ حِمَارًا دَرِيرًا - میں ایک دوڑنے والے گٹھے ہوئے بدن کے گدھے پر سوار ہوا۔

تَلَافَيْتُ أَمْرَكَ حَتّٰى تَرَكْتُهُ مِثْلَ الْمُدِرِّ - (عمرو بن عاصؓ نے معاویہ سے کہا) میں نے تمہارے کام کا بندوبست کیا یہاں تک کہ اس کو کاتنے والے چرخہ کی طرح کر دیا (جب وہ زور سے کاتتا ہے تو چرخہ ٹھیرا ہوا معلوم ہوتا ہے) مطلب یہ ہے کہ میں نے تمہارا کام جما دیا اس کو مضبوط کر دیا ورنہ وہ متزلزل تھا (نہایہ میں ہے قتیبی نے کہا مُدِرّ سے چھوکری مراد ہے جب اس کی چھاتیاں گول ہو جائیں ان میں سے دودھ بہنے لگے مطلب یہ ہے کہ پہلے تمہارا کام ڈھیلا لٹکا ہوا تھا میں نے اس کو درست کر دیا اب وہ سخت اور مضبوط ہو گیا جوان چھوکری کی چھاتی کی طرح جس میں دودھ بھر جاتا ہے)

كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ - جیسے موتی کی طرح چمکتے ہوئے ستارے کو آسمان کے کنارے میں دیکھتے ہو (فراء نے کہا کوکب دری بڑا ستارہ چمکتا ہوا بعضوں نے کہا پانچ سیاروں میں سے کوئی سیارہ۔

إِحْدٰى عَيْنَيْهِ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ - دجال کی ایک آنکھ چمکتے ستارے کی طرح ہوگی۔

فَضَرَبَهُ بِالدِّرَّةِ - اس کو درہ سے مارا (یعنی کوڑے سے)

مِدْرَارٌ - بہت برسنے والا

الْوَدِيُّ يَخْرُجُ مِنْ دَرِيرَةِ الْبَوْلِ - ودی پیشاب کے

بہنے سے نکلتی ہے (ودی وہ سفید پانی جو پیشاب کے بعد نکل آتا ہے)
اِذَا انْقَطَعَتْ دِرَّۃُ الْبَوْلِ فَصُبَّ عَلَیْہِ الْمَاءِ۔ جب پیشاب کی ریزش موقوف ہو جائے تو اس پر پانی بہا پانی خود قطرے کو بند کر دے گا۔
کَانَ مَعَ عَلِیٍّ دِرَّۃٌ لَھَا سَبَابَتَانِ۔ حضرت علیؓ کے پاس کوڑا تھا جس میں دو پھندنے تھے۔
کَانَ عَلِیٌّ کُلَّ بُکْرَۃٍ یَطُوْفُ فِیْ اَسْوَاقِ الْکُوْفَۃِ سُوْقًا سُوْقًا وَّمَعَہُ الدِّرَّۃُ عَلٰی عَاتِقِہٖ۔ حضرت علیؓ ہر صبح کو کوفہ کی ایک ایک بازار میں پھرتے کوڑا مونڈھے پر لئے ہوتے۔
سَقْیًا دَائِمًا غَزْرُھَا وَاسِعًا دَرُّھَا۔ ایسا پلا جس کا بہاؤ ہمیشہ رہے اور اس کا بہنا کشادہ ہو خوب سیراب کرتا رہے
اِجْعَلْ رِزْقِیْ دَارًّا۔ میری روزی خوب بہتی ہوئی کر دے (یعنے روزانہ برابر ملتی رہے کثرت کے ساتھ)۔
وَدَرَّ عُرُوْقُ بَطْنِہٖ۔ اس کی پیٹ کی رگیں خوب بھری ہوئی تھیں جیسے چھاتیاں دودھ سے بھر جاتی ہیں۔
دَرْسٌ۔ پڑھنا حائضہ ہونا، جماع کرنا، کوٹنا، پرانا ہونا، پرانا کرنا، خارشی ہونا۔
دُرُوْسٌ۔ مٹ جانا، پرانا ہونا۔
تَدْرِیْسٌ اور اِدْرَاسٌ پڑھانا۔
مُدَارَسَۃٌ۔ ایک دوسرے کو پڑھانا۔
اِنْدِرَاسٌ۔ مٹ جانا۔
مَدْرَسَۃٌ۔ یا مِدْرَاسٌ۔ قرآن پڑھنے کا یا اور کتابیں پڑھنے کا مکان۔
مُدَرِّسٌ۔ پڑھانے والا۔
حَتّٰی جِئْنَا بَیْتَ الْمِدْرَاسِ۔ یہاں تک کہ ہم اس مکان پر پہنچے جہاں پڑھائی ہوتی تھی یعنے یہودی تورات شریف وہاں پڑھاتے تھے اور پڑھتے تھے یہ مِفْعَالٌ بمعنی مَفْعَلٌ کے ہے جو شاذ و نادر مستعمل ہوتا ہے۔ بعضوں نے کہا مِدْرَاسٌ سے مُدَارِسٌ مراد ہے یعنی یہودیوں کے مدرس کے مکان پر پہنچے۔
وَیَتَدَارَسُوْنَہٗ فِیْمَا بَیْنَھُمْ۔ آپس میں اس کو پڑھتے پڑھاتے ہیں۔ اس کے الفاظ کی تصحیح اور معانی میں بحث کرتے ہیں (اس روایت میں گو مسجد کا ذکر ہے مگر مراد تمام مقامات ہیں)
جِئْنَا بَیْتَ الْمِدْرَاسِ۔ عالم کے گھر پر آئے جو تورات پڑھاکرتا تھا، یا یہود کے مدرسہ پر آئے۔
تَدَارَسُوا الْقُرْاٰنَ۔ قرآن کو پڑھتے پڑھاتے رہو (ورنہ بھول جائے گا)۔ اصل میں دِرَاسَۃٌ کا معنی ریاضت اور کسی چیز کا ہمیشہ کرتے رہنا ہے۔
فَوَضَعَ مِدْرَاسُھَا کَفَّہٗ عَلٰی اٰیَۃِ الرَّجْمِ۔ یہودیوں کے مدرس (عالم) نے اپنا ہاتھ رجم کی آیت پر رکھ دیا (ایک روایت میں فَوَضَعَ مُدَارِسُھَا ہے معنے وہی ہیں)۔
یَرْکَبُوْنَ نَجَائِبَ اَلْیَنَ مَشْیًا مِّنَ الْفِرَاشِ الْمَدْرُوْسِ۔ بہشتی لوگ ایسی اونٹنیوں پر سوار ہوں گے جن کی چال بچھائے گئے فرش سے بھی زیادہ بے تکان ہوگی۔
دُرْسَانٌ۔ پرانے کپڑے جیسے مَدْرُوْسٌ پرانا کپڑا یہ جمع ہے دِرْسٌ کی بکسرۂ دال یا دَرَسٌ کی بفتحۂ دال کبھی تلوار اور زرہ اور خود کو بھی کہتے ہیں۔
اِدْرِیْسٌ۔ مشہور پیغمبر ہیں (بعضوں نے کہا اخنوخ کا لقب ہے جو حضرت نوحؑ کے اجداد میں سے تھے کیونکہ وہ اللہ کے احکام پڑھایا کرتے تھے اللہ نے ان پر تیس صحیفے اتارے تھے۔ علم نجوم اور حساب اور اقلیدس انہی سے نکلا۔ کپڑا سینا بھی انھوں نے نکالا۔ حکیم لوگ ان کو ہرمس اکبر کہتے ہیں)
تَذَاکُرُ الْعِلْمِ دِرَاسَۃٌ۔ علم کا تذکرہ کرنا درست ہے۔
وَلٰکِنَّ الْقُرْاٰنَ مَحْفُوْظًا مَدْرُوْسًا۔ قرآن محفوظ

Marfat.com

ہونا اور بڑھ جانا چاہیئے۔

دَرْعٌ ۔ گردن کی طرف سے بکری کا پوست کھینچنا، جدا کرنا، بکری کا سر کالا ہونا باقی بدن سفید ہونا یا سینہ سفید ہونا اور ران کالی ہونا۔

تَدَرُّعٌ ۔ آگے بڑھ جانا، چلنے میں زرہ پہننا، کرتہ پہننا۔

دِرْعٌ ۔ زرہ، عورت کا کُرتہ جس کا گریبان سینہ پر ہوتا ہے اور وہ قمیص جس کا گریبان مونڈھے پر ہوتا ہے۔

فَاِذَا نَحْنُ بِقَوْمٍ دُرْعٍ اَنْصَافُهُمْ بِيضٌ وَاَنْصَافُهُمْ سُودٌ ۔ یکایک ہم چت کھلے لوگوں پر پہنچے جن کے آدھے بدن کالے تھے اور آدھے سفید۔

لَيَالٍ دُرَّعٍ ۔ ایسی راتیں جن کے سینے کالے تھے اور پیٹھ سفید (یعنے اخیر رات میں چاندنی اور اُس سے پہلے اندھیرا)۔

جَعَلَ اَدْرَاعَهُ وَاَعْتُدَهُ حُبُسًا فِي سَبِيلِ اللهِ ۔ خالدؓ نے تو اپنی زرہیں اور ہتھیار اللہ کی راہ میں کردیئے ہیں۔ (یعنے جہاد کے لئے مجاہدین کے حوالے کردیئے ہیں)۔

فَغَلَّ نَمِرَةً فَدُرِّعَ مِثْلَهَا مِنْ نَارٍ ۔ اُس نے ایک دھاری دار چادر چرالی تھی (یعنے مال غنیمت میں تقسیم سے پہلے) آخر ویسا ہی کرتہ آگ کا اُس کو پہنایا گیا۔

دِرْعٌ اور دُرَّاعَةٌ اور مِدْرَعَةٌ اور مِدْرَعٌ سب کے ایک ہی معنی ہیں یعنی عورت کا کرتہ۔

تَدَرَّعَتْ ۔ کرتہ پہنا۔

لَقَدْ رَقَعْتُ مِدْرَعَتِي هٰذِهِ حَتّٰى اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَاقِعِهَا ۔ میں نے اس کُرتہ کو کئی بار ٹنکوایا اُس میں پیوند لگاتے یہاں تک کرتا ٹانکنے والے سے میں شرما گیا یہ حضرت علیؓ کا قول ہے، مجمع البحرین کے حاشیے میں ہے کہ یہ کُرتہ بہشت کا کرتہ تھا جو اللہ تعالےٰ نے اپنے پیغمبرؐ کو عنایت فرمایا تھا اور پیغمبر صاحب نے حضرت علیؓ کو دیا حضرت علیؓ نے امام حسنؑ کو انھوں نے امام حسینؑ کو یہاں تک کہ وہ قائم علیہ السلام (امام مہدیؑ) کو پہنچا اور اُن کے پاس اب تک ہے

انتہی۔ میں کہتا ہوں یہ روایت صحیح نہیں ہے اور کتب اہلسنت میں کہیں منقول نہیں ہے اگر یہ بہشت کا کرتہ ہوتا تو نہ پھٹتا نہ میلا ہوتا کیونکہ بہشت کی چیزوں میں زوال اور تغیر نہیں ہے یقیناً یہ روایت موضوع معلوم ہوتی ہے،

لَمْ يَتْرُكْ عِيسٰى اِلَّا مِدْرَعَةَ صُوفٍ وَمِخْذَفَةً ۔ حضرت عیسیٰؑ نے کوئی چیز نہیں چھوڑی (یعنے دنیا کے سامان اور اشیاء میں سے) مگر ایک کُرتہ بالوں کا اور ایک فلاخن۔ (جس کو عربی میں مقلاع کہتے ہیں)۔

دَرْقٌ ۔ جلدی چلنا۔

تَدَارُقٌ ۔ نرم کرنا۔

دَرَّاقٌ ۔ تریاک اور شراب۔

وَفِي يَدِهِ الدَّرَقَةُ ۔ آپ کے ہاتھ میں سپر تھی۔ حیطہ میں ہے کہ دَرَقَہ چمڑے کی ڈھال جس میں لکڑی وغیرہ نہیں ہوتی

دِرَقْلَه ۔ اس کا آگے بیان آئے گا درکل میں)

دَرْكٌ ۔ مل جانا، پالینا، پچھاڑی سے جو حملہ کیا جائے۔ تہ کا طبقہ۔

ضَمَانُ الدَّرَكِ ۔ جو مشتری بائع سے لیتا ہے جب وہ چیز کسی اور کی نکلے۔

اِدْرَاكٌ ۔ وقت آجانا، مل جانا، پالینا، میوہ کا پک جانا۔ جوان ہوجانا۔

اَعُوذُ بِاللهِ مِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ ۔ میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں بدبختی آجانے سے۔

لَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ دَرَكًا لَهُ فِي حَاجَتِهِ ۔ اگر آدمی نے قسم میں انشاء اللہ کہہ لیا تو پھر قسم نہ ٹوٹے گی اور اُس کا مطلب حاصل ہوگا، کرمانی نے کہا دَرْكٌ بسکون را اور دَرَكٌ بفتح را دونوں طرح منقول ہے۔ نہایہ میں ہے کہ دَرَك نیچے کا طبقہ اور دَرَج اُوپر کا طبقہ اسی سے کہتے ہیں۔

دَرَكَاتُ جَهَنَّمَ اور دَرَجَاتُ الْجَنَّةِ ۔ یعنے دوزخ

Marfat.com

کے طبقے اور بہشت کے درجے۔

فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ۔ دوزخ کے نیچے کے طبقے میں۔

فَاِمَّا اَدْرَكَنَّ اَحَدٌ فَلْيَاتِ الَّذِيْ يَرَاهُ نَارًا۔ اگر کوئی دجال کا زمانہ پائے تو اُس میں چلا جائے جس کو وہ آگ دیکھتا ہو یا جو آگ اُس کو دکھائی دیتی ہو (اکثر روایتوں میں ایسا ہی ہے اَدْرَكَنَّ نون کے ساتھ۔ بعضوں نے کہا یہ یُدْرِكَنَّ ہوگا۔ راوی نے غلطی سے اَدْرَكَنَّ کر دیا بعضے روایتوں میں اَدْرَكَهٗ ہے)۔

مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الصُّبْحَ۔ جس شخص نے سورج نکلنے سے پہلے صبح کی نماز کی ایک رکعت پالی اُس نے صبح کی نماز پالی (ائمہ ثلاثہ اور اہل حدیث کا یہی قول ہے لیکن حنفیہ نے بخلاف اس صحیح حدیث کے محض قیاس اور رائے سے یہ کہا ہے کہ صبح کی نماز اُس نے نہیں پائی وہ قضا پڑھے اور لطف یہ ہے کہ اس حدیث کے ایک جز پر یعنے عصر کی نماز میں انھوں نے عمل کیا ہے اور ایک جز کو چھوڑ دیا ہے، آدمی حدیث کو لیا آدمی کو چھوڑ دیا ایسی جرأت پر تعجب ہوتا ہے)۔

مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ۔ جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اُس نے ساری نماز پالی (اس کے کئی مطلب ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ جس نے ایک رکعت کے موافق بھی وقت پایا مثلاً دیوانہ سیانا ہوگیا یا حائضہ پاک ہوگئی یا لڑکا بالغ ہوگیا اور ابھی ایک رکعت کے موافق وقت باقی تھا تو وہ نماز اُس کے ذمہ واجب ہوگئی۔ دوسرے یہ کہ جس نے ایک رکعت بھی کسی نماز کی وقت کے اندر پالی تو اُس نے گویا ساری نماز وقت پر پڑھی یعنی اُس کی نماز ادا ہوگئی نہ کہ قضا۔ تیسرے یہ کہ اگر کسی نے ایک رکعت بھی امام کے پیچھے جماعت میں پالی تو اُس کو جماعت کا ثواب حاصل ہوگیا۔ چوتھے یہ کہ جس کو جمعہ کی نماز کی ایک رکعت بھی امام کے پیچھے مل گئی تو اُس کا جمعہ پورا ہوگیا ایک رکعت اور پڑھ کر سلام پھیر دے ظہر کی چار رکعتیں پڑھنا ضروری نہیں)۔

اَدْرَكْتُمْ مَنْ سَبَقَكُمْ مِنْ اَهْلِ الْاَمْوَالِ الدار لوگوں کا درجہ تم نے پالیا (اور تمہارا درجہ بعد والے نہیں پا سکتے یہ صحابہؓ کی فضیلت میں ارشاد ہوا)۔

مِمَّا اَدْرَكَ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ۔ پیغمبری کا کلام لوگوں کو ملا (یعنے اگلے پیغمبروں کے کلاموں میں سے جو کلام لوگوں کو مل سکا اُن میں ایک یہ کلام بھی ہے)۔

مَا اَدْرَكَ الصَّفْقَةُ حَيًّا مَجْمُوعًا فَهُوَ مِنَ الْمُبْتَاعِ۔ جس چیز پر عقد بیع ہوا اور اُس کے ساتھ ایک دوسری چیز ہے جو اُس سے جدا نہیں تو وہ بھی بیع میں داخل ہوگی (مثلاً مکان بیچا تو دروازے دریچے اور جو درخت اُس میں ہیں وہ سب بیع میں داخل ہوں گے)۔

اَمَّا الرَّجُلُ فَاَدْرَكَتْهُ رَاْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ۔ ان صاحب کو (یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو) اپنے کنبے والوں کی محبت آگئی (وہ سمجھے کہ اب آپ مکہ ہی میں رہ جائیں گے اور مدینہ کو لوٹ کر نہیں جائیں گے وہاں کی سکونت ترک کر دیں گے)۔

اَدْرَكَ مَا فَاتَهٗ فِىْ يَوْمِهٖ۔ اُس دن کا وظیفہ جو اُس کا ناغہ ہوگیا اُس کا ثواب پالے گا۔

سَيُدْرِكُهٗ بَعْضُ مَنْ رَاٰنِىْ۔ دجال کو بعضے وہ لوگ دیکھ لیں گے جنھوں نے مجھ کو دیکھا ہے (یا میرا کلام سنا ہے یعنی اُن کو میرا کلام پہنچا ہے مطلب یہ ہے کہ دجال کو میری امت کے مومنین بھی دیکھیں گے اور دجال کے وقت تک میرا دین قائم رہے گا۔ یا رَاٰنِىْ سے یہ مراد ہے کہ جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا یا بعضے جن صحابہ مراد ہیں جو دجال کے وقت تک زندہ رہیں گے یا ملائکہ مراد ہیں جنھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ دوسری حدیث میں ہے کہ جب

Marfat.com

لله تعالیٰ نے مجھ کو پیغمبر بنا کر بھیجا اُس وقت سے جہاد برابر
قائم رہے گا یہاں تک کہ میری اُمت کے آخری لوگ
دجال سے لڑیں گے۔ بعضوں نے کہا یہ حدیث اُس وقت
آپ نے فرمائی جب آپ کو یہ گمان تھا کہ دجال عنقریب نکلنے
والا ہے۔ جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ اگر دجال میری
زندگی میں نکلا تو میں دوسری طرف سے اُس سے بحث
کر لوں گا۔ ورنہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان پر میرا خلیفہ ہے)۔
مَا لَحِقَكَ مِنْ دَرَكٍ فَعَلَيَّ خَلَاصُهُ۔ تجھ کو جو نقصان
آن پڑے (یعنی شی مبیعہ میں کسی اور کا استحقاق نکل آئے
تو اُس سے مخلصی کرانا میرا ذمہ ہے۔
أَدْرَكْتُ خَيْرًا مِنِّي وَمِنْكَ لَا يَخْتَضِبُ۔ میں نے
اپنے سے اور تجھ سے بہتر شخص کو دیکھا (یعنی آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کو) آپ خضاب نہیں کرتے تھے کیونکہ آپ کو
سفیدی بہت کم آئی تھی۔ اُنیس بیس بال سے زیادہ آپ کے
ریش مبارک میں سفید نہ تھے۔ اب یہ جو ایک روایت میں
ہے کہ آپ کے موئے مبارک کو کسی نے خضاب کیا ہوا دیکھا
تو وہ خضاب نہ تھا بلکہ خوشبو کا رنگ اُس پر چڑھ گیا ہوگا
جس کو آپ بہت استعمال فرماتے تھے)
لَوْ أَدْرَكْتُ عِكْرِمَةَ لَنَفَعْتُهُ۔ اگر میں عکرمہ کو پاتا تو
اُس کو فائدہ پہنچاتا۔
قَدْ يَكُونُ الْيَأْسُ إِدْرَاكًا وَالطَّمَعُ هَلَاكًا۔
کبھی ناامیدی سے آدمی اپنا مطلب پا لیتا ہے اور طمع سے
ہلاکت ہوتی ہے (جہاں سے امید نہیں ہوتی وہاں سے
فائدہ پہنچتا ہے اور جہاں سے امید نفع کی ہوتی ہے وہاں
سے نقصان پہنچتا ہے)۔
عِشْتُ حَتَّى أَدْرَكْتُ الْإِجَابَةَ۔ میں زندہ رہا یہاں
تک کہ اپنی دعا کی قبولیت کو پا لیا۔
اِسْتَدْرَكْتُ مَا فَاتَ یا تَدَارَكْتُهُ۔ دونوں کے ایک معنے
ہیں یعنی جو فوت ہو گیا تھا اُس کی تلافی کی۔

دَرَّاكٌ۔ بہت سمجھنے والا۔
طَعْنٌ دَرَّاكٌ۔ بڑی سخت مار برچھے کی۔
دِرَكْلَةٌ۔ یا دِرْكِلَةٌ یا دِرْقِلَةٌ۔ بچوں کا ایک کھیل
ہے یا ایک طرح کا ناچ ہے۔ (ابن درید نے کہا یہ لفظ حبشی
زبان کا ہے۔)
مَرَّ عَلَى أَصْحَابِ الدِّرَكْلَةِ۔ درکلہ والوں پر گزرے۔
إِنَّهُ قَدِمَ عَلَيْهِ فِتْيَةٌ مِنَ الْحَبَشَةِ يُدَرْكِلُونَ۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند حبشی لوگ آئے جو
ناچتے تھے۔
دَرْمٌ۔ یا دَرِمٌ یا دَرَمَانٌ یا دَرَامَةٌ۔
جلدی جلدی چھوٹے قدم رکھ کر چلنا، برابر ہونا، دانت گر جانا۔
سَاقًا بَخَنْدَاةً وَكَعْبًا أَدْرَمًا۔ پنڈلی پر گوشت اور
ٹخنہ برابر (یعنی موٹی ہے تو ٹخنہ پنڈلی سے مل گیا ہے جو
مٹاپے کی نشانی ہے کیونکہ ٹخنہ اُٹھا ہوا ہونا دُبلے پن کی نشانی
ہے)
أَدْرَمُ۔ جس کے دانت نہ ہوں۔
إِنْ دَرِمَ كَعْبُهَا عَظُمَ كَعْثَبُهَا۔ اگر اُس کا ٹخنہ اُٹھا ہوا
نہ ہو اور پیڑو بڑا ہو۔
دَارِمٌ۔ ایک قبیلہ بنی تمیم کا جد اعلیٰ ہے اُسی کے طرف
دَارِمِی منسوب ہے۔
دَرْمَكَةٌ۔ دوڑنا، نزدیک نزدیک قدم رکھنا، چکنا کرنا، توڑنا۔
وَتُرْبَتُهَا الدَّرْمَكُ۔ بہشت کی مٹی میدے کی طرح سفید
اور چکنی ہے۔
فَقِيمَتْ ضَافِطَةٌ مِنَ الدَّرْمَكِ۔ ایک قافلہ میدے
کا آیا (یعنی چھنا ہوا آٹا لے کر)۔
سَأَلَ ابْنَ صَيَّادٍ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ فَقَالَ دَرْمَكَةٌ
بَيْضَاءُ۔ ابن صیاد سے پوچھا بہشت کی مٹی کیسی ہے اُس نے
کہا میدے کی طرح سفید ہے۔
دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ۔ سفید میدہ ہے مشک (یعنی

Marfat.com

سفیدی اور نرمی میں تو میدے کی طرح ہے اور خوشبو میں مشک کی طرح)

دَرْمَقٌ اصل میں دَرْمَكٌ تھا کاف کو قاف سے بدل دیا۔

اَلدِّرْهَمُ يُطْعِمُ الدَّرْمَقَ وَيَكْسُو النَّرْمَقَ۔ روپیہ میدہ کھلاتا ہے اور نرم کپڑا پہناتا ہے۔

دَرَنٌ۔ میلا ہونا، لتھڑ جانا۔

اَدْرَنَ۔ میلا ہوا یا میلا کیا۔

اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ تُذْهِبُ الْخَطَايَا كَمَا يُذْهِبُ الْمَاءُ الدَّرَنَ۔ پانچوں نمازیں گناہوں کو دور کر دیتی ہیں جیسے پانی میل کچیل کو دور کر دیتا ہے۔

وَلَمْ يُعْطِ الْهَرِمَةَ وَلَا الدَّرِنَةَ۔ بوڑھی اور خارشتی بکری نہ دے یا بوڑھا اور خارشتی جانور زکوٰۃ میں نہ دیا جائے۔

اِذَا سَقَطَ كَانَ دَرِينًا۔ جب گر جاتے تو درین ہو جاتے درین سوکھی پرانی کالی گھانس۔ درین پرانے کپڑے کو بھی کہتے ہیں۔

دَارِيْنُ۔ ایک مقام ہے۔

دِرْنِكٌ۔ چادر یا ایک قسم کا فرش۔ جیسے دُرْنُوكٌ اور دِرْنِيكٌ اس کی جمع دَرَانِكُ اور دَرَانِيكُ ہے۔

سَتَرْتُ عَلٰى بَابِيْ دُرْنُوكًا۔ میں نے اپنے دروازے پر ایک پردہ لٹکایا جس کا سِرا تھا۔

صَلَّيْنَا مَعَهٗ عَلٰى دُرْنُوكٍ قَدْ طَبَقَ الْبَيْتَ كُلَّهٗ۔ (عطاء نے کہا) ہم نے ابن عباسؓ کے ساتھ ایک فرش پر نماز پڑھی جو پورے گھر میں بچھا ہوا تھا ایک لغت میں دُرْمُولٍ ہے۔ معنی وہی ہے۔

دَرْهَرَهَةٌ۔ چمکتا آرہ، ٹیڑھے منہ کی چھری۔

فَاَخْرَجَ عَلَقَةً سَوْدَاءَ ثُمَّ اَدْخَلَ فِيْهِ الدَّرْهَرَهَةَ۔ ایک کالی پھٹکی خون کی نکالی پھر اس کے اندر چھری چلائی۔

دَرٰى۔ یا دِرْىٌ یا دَرْيَةٌ یا دِرْيَانٌ یا دَرَيَانٌ یا دُرِىٌّ یا دِرَايَةٌ۔ جاننا کسی تدبیر سے علم حاصل کر لینا، فریب دینا، کھجانا۔

مُدَارَاةٌ۔ خاطرداری کرنا، چکمہ دینا۔

رَأْسُ الْعَقْلِ بَعْدَ الْاِيْمَانِ مُدَارَاةُ النَّاسِ۔ ایمان کے بعد پھر عقلمندی کی بڑی بات یہ ہے کہ لوگوں کی خاطرداری کرے (اُن سے نرمی اور ملایمت سے پیش آئے دوست دشمن سب سے بظاہر حسن خلق کرے اگر کوئی ایذا بھی دے تو اس پر صبر کرے اس کی سخت بات کو پی جائے)

لَا يُدَارِيْ وَلَا يُمَارِيْ۔ ایک روایت میں یوں ہی ہے اصل میں يُدَارِئُ تھا ہمزے سے جیسے اوپر گزر چکا ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی سے ٹنٹا اور جھگڑا نہیں کرتے تھے بعضوں نے کہا مداراۃ یہ ہے کہ دین کی اصلاح کے لئے یا دونوں کی اصلاح کے لئے دنیا کو خرچ کرے اور یہ جائز ہے اور کبھی مستحب ہوتی ہے۔ اور مداہنہ یہ ہے کہ دنیا کی اصلاح کے لئے دین کو چھوڑ دینا، یہ منع اور سخت گناہ ہے۔ جیسے ہمارے زمانہ کے مولوی اور درویش کرتے ہیں کہ امیروں اور مالداروں اور حاکموں اور رئیسوں کی بری اور خلاف شرع باتیں دیکھ کر اُن پر سکوت کرتے ہیں اور کبھی اُن کی ناراضی کے خیال سے خود بھی اُن میں شریک ہو جاتے ہیں باوجودیکہ جانتے ہیں کہ یہ باتیں خلاف شرع اور بری ہیں۔ بعضے اُن میں کیا کرتے ہیں کہ حکام وقت کی خوشامد کے لئے شریعت کے مسائل چھپاتے ہیں، بدل دیتے ہیں، اُن میں تاویلیں کرتے ہیں۔ بعضے کمبخت ان احکام کے ایجاد کردہ قوانین کو اپنے حق میں شرعی احکام کی طرح مقدس اور غیر قابل ترمیم اور تنسیخ قرار دیتے ہیں بلکہ شرعی احکام کا اُن کو ناسخ سمجھتے ہیں اور جب تنہائی میں کوئی بندۂ خدا اُن کو ملامت کرتا ہے تو کیا کہتے ہیں اجی مصلحت زمانہ

Marfat.com

...یہی ہے جو ہم کرتے ہیں اگر سچی بات کہیں تو نوکری اور روزگار میں خلل آتا ہے۔ ہماری جماعت کے لوگ جن کے چندوں پر ہماری گزر ہے ہم سے الگ ہو جاتے ہیں اس ڈر سے ہم حق بات کو صاف صاف بیان نہیں کرتے ذرا گول مال کر دیتے ہیں۔ ع۔

ہم لعل بدست آید و ہم یار نہ رنجد

غرض یہ مولوی اور درویش بندۂ شکم اور خسیس چند روزہ دنیا کے فانی مزوں کے لئے اپنی عاقبت کو برباد کرنے والے ہیں اللہ ان کی صحبت سے بچاتے رکھے۔

كُنْتُ اُدَارِيْ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ بَعْضَ الْحِدَّةِ۔ میں ابوبکرؓ صدیق کی بعضی تیزی کو ٹال دیتا تھا (وہ غصہ دلانے والی بات کہتے تو میں پی جاتا اور صبر کرتا نرمی اور ملایمت سے پیش آتا) یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے۔

كَانَ فِيْ يَدِهٖ مِدْرًى يَحُكُّ بِهٖ۔ آپ کے ہاتھ میں ایک پشت خار تھا جس سے آپ اپنا سر کھجلاتے تھے۔ مِدْرًى اور مِدْرَاةٌ۔ لمبی ڈنڈی دار کنگھی جس سے پیٹھ کھجاتے ہیں اور بالوں کو بھی اسی سے برابر کر لیتے ہیں۔

اِنَّ جَارِيَةً لَهٗ كَانَتْ تَدَّرِيْ رَأْسَهٗ بِمِدْرَاهَا۔ ان کی ایک لونڈی پشت خار سے اپنے سر کے بال برابر کرتی۔ تَدَّرِيْ اصل میں تَدْتَرِيْ تھا باب افتعال سے۔

مَا اَدْرِيْ اُحَدِّثُكُمْ بِشَيْءٍ اَمْ اَسْكُتُ۔ میں نہیں جانتا تم سے حدیث بیان کروں یا خاموش رہوں۔

لَا اَدْرِيْ اَهُوَ الرَّجُلُ الْاَوَّلُ (ایک روایت میں هُوَ الْاَوَّلُ ہے) یعنی میں نہیں جانتا یہ دوسرے مرتبہ عرض کرنے والا وہی پہلا شخص تھا یا اور کوئی شخص۔

مَا اَدْرٰىكَ۔ تجھے کہاں سے معلوم ہوا، کس نے بتلایا۔

مَا اَدْرِيْ اَكَانَ فِيْمَنْ صَعِقَ اَوْ مِمَّنِ اسْتَثْنَاهُ اللّٰهُ اَمْ حُوْسِبَ بِصَعْقَتِهِ الْاُوْلٰى۔ اب مجھ کو معلوم نہیں کہ حضرت موسیٰؑ بھی بیہوش ہو کر اٹھے ہوں گے یا آپ ان لوگوں میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ کیا ہے (اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ فرما کر) یا دنیا میں جو ان کو بے ہوشی ہوئی تھی۔ (جس کا ذکر اس آیت میں ہے) وَخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا۔ وہ اس کا بدل ہو گئی (اب قیامت تک ان کو بیہوشی نہ ہوگی)۔

فَلَا اَدْرِيْ اَبَلَغَتِ الرُّخْصَةُ مَنْ سِوَاكَ۔ اب مجھ کو معلوم نہیں کہ آپ کے سوا اوروں کو بھی یہ رخصت ہے یا نہیں۔

وَمَا اَدْرِيْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ۔ میں اللہ کا رسول ہوں مگر مجھ کو (تفصیل کے ساتھ) حالات کا علم نہیں کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا (بلکہ جتنا اللہ تعالیٰ نے آخرت کا حال بتلایا ہے اتنا ہی معلوم ہے۔ بعضوں نے کہا یہ حدیث اس سے پہلے کی ہے جب اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے اور پچھلے قصور سب معاف کر دیئے اور مقامات عالیہ کی آپ کو خوشخبری دی۔ بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ دنیا میں آیندہ مجھ کو کیا پیش آنے والا ہے اور تم کو کیا پیش آنے والا ہے یہ مجھ کو معلوم نہیں ہے کیونکہ غیب کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کو نہیں ہے۔ یہ حدیث آپ نے اس وقت فرمائی جب ایک عورت نے عثمان بن مظعونؓ کے حق میں کہا تم کو بہشت مبارک ہو۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب حاصل تھا وہ جھوٹے ہیں البتہ جو بات غیب کی اللہ تعالیٰ آپ کو بتلا دیتا وہ آپ کو معلوم ہو جاتی اور یہ بھی نکلا جس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ یا رسولؐ نے قطعی بشارت بہشت کی نہیں دی ہم اس کو قطعی جنتی نہیں کہہ سکتے تو غوث یا قطب یا محبوب الٰہی اس قسم کے اور الفاظ کیونکر کہہ سکتے ہیں۔ البتہ یوں کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے گمان میں تو وہ ایسے تھے

Marfat.com

باقی واقعی حال اُن کا اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے)۔
اَمَّا هُوَ وَاللّٰهِ هُوَ مَا اَدْرِیْ ۔ قسم خدا کی میری گواہی تو تجھ پر میرا یہ قول ہے۔
فَلَا اَدْرِیْ اَكَانَ كَذٰلِكَ اَمْ اُحْیِیَ بَعْدَ النَّفْخَةِ ۔ اب مجھ کو معلوم نہیں کہ حضرت موسیٰؑ پہلا صور پھونکے جانے کے بعد بیہوش ہی نہیں ہوتے یا بیہوش ہو کر مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے (مجمع البحار میں ہے کہ پیغمبر مُردے نہیں ہیں بلکہ زندے ہیں کیونکہ وہ شہیدوں سے مرتبہ میں بڑھ کر ہیں تو پہلا صور پھونکنے پر وہ بے ہوش ہو جائیں گے مگر حضرت موسیٰؑ بیہوش بھی نہ ہوں گے)۔
مَثَلُ الْجَلِیْسِ الصَّالِحِ مَثَلُ الدَّارِیِّ ۔ اس کا ذکر باب الدال مع الواو میں آئے گا۔
لَا اَدْرِیْ اَنَا مِنْهُمْ اَمْ لَا ۔ میں نہیں جانتا میں اُن لوگوں میں ہوں یا نہیں۔
لَا اَدْرِیْ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا اَوْ شَهْرًا اَوْ سَنَةً ۔ میں نہیں جانتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس دن فرمایا یا چالیس مہینے یا چالیس برس (طحاوی نے کہا چالیس برس صحیح معلوم ہوتے ہیں کیونکہ ایک روایت میں یوں ہے وہ سو برس تک ٹھیرا رہتا)۔
لَا یَدْرِیْ اَیْنَ بَاتَتْ یَدُهٗ ۔ اُس کو معلوم نہیں کہ اُس کا ہاتھ رات کو کہاں کہاں رہا (کیونکہ اس زمانہ میں صرف ڈھیلوں سے استنجا کرتے تھے اور اکثر رات کو ازار اتار کر سوتے تھے تو احتمال ہوتا کہ شاید ہاتھ پاخانے کے مقام پر پہنچا ہو)۔

باب الدال مع الزاء

دَزَجٌ ۔ یہ لفظ لغت میں نہیں ملا مگر ایک حدیث میں یوں مروی ہے اَدْبَرَ الشَّیْطٰنُ وَلَهٗ هَزَجٌ وَ دَزَجٌ ۔ شیطان پیٹھ موڑ کر چل دیتا ہے گنگناتا ہوا دزج کے معنی معلوم نہیں ہوئے عرب لوگ کہتے ہیں تَهَزَّجَتِ الْقَوْسُ ۔ کمان نے آواز نکالی جب تیر اُس میں سے چھوٹا۔ بعضوں نے کہا دیزج معرب ہے دیزہ کا وہ رنگ جو دو رنگوں کے بیچ میں ہو۔ ایک روایت میں یوں ہے لَهٗ هَزَجٌ وَ دَرَجٌ ۔ یعنے دوڑتا ہوا بڑبڑاتا ہوا رینگتا ہوا عرب لوگ کہتے ہیں دَرَجَ الصَّبِیُّ ۔ اب بچہ رینگنے (چلنے) لگا۔ ایک روایت میں هَزَجٌ وَ رَزَجٌ ہے بعضوں نے کہا هَزَجٌ رونے کی آواز اور دَزَجٌ بھی رونے کی آواز مگر هَزَجٌ سے کم۔ واللہ اعلم)۔

باب الدال مع السین

دَسْرٌ ۔ ارنا، دھکیلنا، پھینک دینا، جماع کرنا۔
دِسَارٌ ۔ کیل دو نوک والا۔
اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَیْكُمْ اَنْ یُؤْخَذَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ الْبَرِیْءُ عِنْدَ اللّٰهِ فَیُدْسَرُ كَمَا یُدْسَرُ الْجَزُوْرُ ۔ مجھ کو بڑا ڈر تم پر اس بات کا ہے کہ ایک مسلمان آدمی جو اللہ کے نزدیک بے گناہ ہو وہ اس طرح قتل کے لئے دھکیلا جائے گا جیسے قربانی کا جانور ذبح یا نحر کے لئے دھکیلا جاتا ہے۔ (مطلب یہ کہ ظالم حاکم میرے بعد پیدا ہوں گے اور بے قصور مسلمانوں کا خون کریں گے جیسے یزید ملعون اور حجاج مردود اور تیمور لنگ اور نادر شاہ وغیرہم)
اِنَّمَا هُوَ اَیِ الْعَنْبَرُ شَیْءٌ دَسَرَهُ الْبَحْرُ ۔ عنبر ایک ایسی چیز ہے جس کو سمندر دھکیل کر کنارے پر لاتا ہے (تو اس میں زکوٰۃ نہیں ہے)۔
كَیْفَ قَتَلْتَ الْحُسَیْنَ فَقَالَ دَسَرْتُهٗ بِالرُّمْحِ دَسْرًا وَهَبَرْتُهٗ بِالسَّیْفِ هَبْرًا ۔ (حجاج بن یوسف ظالم شقی نے سنان بن یزید نخعی سے پوچھا) تو نے امام حسین علیہ السلام کو کیونکر قتل کیا وہ (مردود) کہنے لگا میں نے

Marfat.com

آپ کو برچھے سے دھکیلا اور تلوار سے کاٹ ڈالا (واہ رے ملعون نطفۂ حرام ارے پیغمبر کے محبوب فرزند کو یوں ظلم سے قتل کرے اور پھر فخریہ بیان کرے اُس پر مسلمانی کا دعویٰ۔ بعضے کہتے ہیں شمر ملعون نے آپ کو برچھا مارا اور سنان نے تلوار لگائی جب آپ گھوڑے پر سے گر پڑے تو خولی نے سر مبارک تن سے جدا کیا۔ بہرحال آپ کے قاتل یہ تینوں ملعون ہیں شمر اور سنان اور خولی یہ سب قیامت کے دن دوزخ کے کندے ہوں گے۔ چنانچہ خود حجاج نے سنان سے یہ سن کر کہا قسم خدا کی تم دونوں بہشت میں اکٹھا نہ ہوگے)۔

رَفَعَهَا بِغَيْرِ عَمَدٍ يَدْعَمُهَا وَلَا دِسَارٍ يَنْتَظِمُهَا۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان کو بے ستون جو اُس کو روکے رہے اور بے کیلے کے جو اُس کو جوڑے رہے بلند کیا۔ دُسُرٌ کیلے دِسَارٌ کی جمع ہے۔

دَسٌّ۔ گھسیڑنا، زمین میں گاڑنا، پوشیدہ کرنا۔

تَدْسِيسٌ۔ چھپانا، پوشیدہ کرنا۔

دَسَسْتُهُ تَحْتَ يَدِي۔ اُس کو میرے ہاتھ کے تلے چھپا دیا۔

مَنْ دَسَّاهَا اصل میں دَسَّسَهَا تھا۔ دوسری سین کو الف سے بدل دیا یعنی جس کو اللہ نے گمراہ کیا یا وہ شخص تباہ ہوا جس نے اپنے نفس کو خراب کیا پوشیدہ فسق و فجور کرتا رہا۔ محیط میں ہے کہ مَنْ دَسَّاهَا سے بخیل مراد ہے کیونکہ وہ اپنا مال پوشیدہ کرتا رہتا ہے اُس کو زمین میں گاڑتا ہے مراد یہ ہے کہ اپنے آپ کو اچھوں میں گھسیڑ دیا حالانکہ وہ اچھا نہیں ہے عرب لوگ کہتے ہیں دَسَّ نَفْسَهُ مَعَ الصُّلَحِيْنَ وَلَيْسَ مِنْهُمْ۔ اپنے آپ کو نیک لوگوں میں چھپا دیا حالانکہ وہ نیک نہیں ہے۔

دَاسُوْسٌ۔ جاسوس۔

اِسْتَجِيْدُوا الْخَالَ فَاِنَّ الْعِرْقَ دَسَّاسٌ۔ اپنا ننھیال اچھا رکھو (شریف خاندان میں نکاح کرو) اس لئے کہ رگ بڑی گھسنے والی ہے (ننھیال کا اثر اولاد میں آجاتا ہے اسی طرح باپ کا بیٹوں میں)۔

مترجم کہتا ہے میں نے بہت سے لوگوں کو دیکھا جن کے باپ دادا شریف تھے مگر انھوں نے ڈبیڑنیوں، چمارنیوں، ذلیل عورتوں سے اولاد نکالی تو وہ اولاد بالکل خراب اور بد اخلاق نکلی جیسی زمین ویسی ہی پیداوار۔ عمدہ تخم بھی بُری زمین میں گر کر اچھا پھل نہیں لاتا۔ اس لئے آدمی کو چاہئے کہ ہمیشہ شریف اور خاندانی عورت پر قانع رہے۔ ایسی اولاد کس کام کی جو باپ دادا کا نام ڈباتے۔

دَسِيْسَةٌ۔ مکر اور فریب۔ دَسَائِسُ اُس کی جمع ہے۔

فَدَسَّ اِنْسَانًا۔ اُس نے ایک آدمی کو دھوکا دیا۔

دَسْعٌ۔ منہ بھر کر قے کرنا، دھکیلنا، بھرنا، بند کر دینا، بہت دینا۔

اَلَمْ اَجْعَلْكَ تَرْبَعُ وَتَدْسَعُ۔ کیا میں نے تجھ کو دنیا میں رئیس نہیں بنایا تھا تو چوتھ لیا کرتا تھا۔ (یعنے ملک کے حاصل کا یا لوٹ کا چوتھائی حصہ) اور لوگوں کو بہت بہت مال دیا کرتا۔ عرب لوگ کہتے ہیں هُوَ ضَخْمُ الدَّسِيْعَةِ وہ بڑا دینے والا ہے (بہت سخی ہے)۔

اِنَّ الْمُؤْمِنِيْنَ الْمُتَّقِيْنَ اَيْدِيْهِمْ عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيْهِمْ اَوِ ابْتَغٰى دَسِيْعَةَ ظُلْمٍ۔ پرہیزگار مسلمانوں کے ہاتھ اُن لوگوں پر پڑتے ہیں جو اُن سے سرکشی کریں یا ظلم سے اُن سے کچھ لینا چاہیں (زبردستی کچھ چھیننا)۔

بَنَوُا الْمَصَانِعَ وَاتَّخَذُوا الدَّسَائِعَ۔ عمارتیں بنائیں اور تنخواہیں ٹھیرائیں (لوگوں کے لئے عطایا مقرر کیں جیسے یومیہ مشاہرہ سالانہ جاگیر وغیرہ۔ بعضوں نے کہا دَسَائِعَ سے محل مراد ہیں۔ بعضوں نے کہا کھانے کے بڑے بڑے کونڈے)۔

دَسْعَةٌ تَمْلَاءُ الْفَمَ۔ منہ بھر کر قے وضو توڑ دیتی ہے (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے) اور زمخشری نے اُس کو

Marfat.com

مزروع حدیث کردیا ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں دَسَعَ الْبَعِیْرُ بِجِرَّتِہٖ دَسْعًا۔ اونٹ نے منہ بھر کر اپنے پیٹ سے غذا نکالی (اونٹ جب جگالی کرتا ہے تو پیٹ سے پھر غذا منہ میں لاکر اس کو چباتا ہے)۔

فَدَسَعَ یَدَاہُ بَیْنَ الْجِلْدِ وَاللَّحْمِ دَسْعَتَیْنِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک بکری کے کھال میں ڈالا (اس کا پوست نکالنے کے لئے)۔

ضَخْمُ الدَّسِیْعَۃِ۔ اس کو بھی کہتے ہیں جس کے دونوں مونڈھوں کا جوڑ پُر گوشت اور موٹا ہو۔ بعضوں نے کہا دَسِیْعَہ سے گردن مراد ہے۔

دَسِیْعٌ۔ گردن کی رگ جو مونڈھوں کے بیچ میں ہوتی ہے۔

دَسِیْعَۃٌ۔ طبیعت خصلت۔

دَسْکَرَۃٌ۔ شاہی محل، گاؤں صومعہ، برابر زمین عیش وعشرت کا مکان۔

اَذِنَ لِعُظَمَاءِ الرُّوْمِ فِیْ دَسْکَرَۃٍ لَہٗ۔ ہرقل نے روم کے سرداروں کو اپنے ایک محل میں آنے کی اجازت دی (وہاں ان کو اکٹھا کیا نہایہ میں ہے کہ یہ لفظ خالص عربی نہیں ہے اس کی جمع دَسَاکِرُ ہے)

دَسْمٌ۔ جماع کرنا، بند کرنا،

دَسَمٌ۔ چکنائی، میل، چربی۔

دُسُوْمَۃٌ۔ چکنائی۔

اِنَّ لَہٗ دَسَمًا۔ دودھ میں چکنائی ہوتی ہے۔

بِعِصَابَۃٍ دَسِمَۃٍ۔ ایک میلی یا چکنی پٹی سر پر باندھے ہوئے (بعضوں نے کہا کالی)۔

خَطَبَ النَّاسَ ذَاتَ یَوْمٍ وَعَلَیْہِ عِمَامَۃٌ دَسْمَاءُ۔ ایک دن آپ نے لوگوں کو خطبہ سنایا آپ کے سر پر کالا عمامہ تھا۔

دَسِّمُوْا نُوْنَتَہٗ۔ اس کا چاہ ذقن کالا کرو (یعنی ٹھوڑی کا گڑھا) یہ حضرت عثمانؓ نے ایک بچے کے لئے فرمایا جس کی خوبصورتی کی وجہ سے اس کو نظر بہت لگا کرتی۔

لَا تَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا دَسْمًا۔ تم اللہ کی یاد کرو مگر تھوڑی۔

لَا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا دَسِیْمًا۔ اللہ کی یاد بہت کرتے ہیں یا اللہ کی یاد کم کرتے ہیں یہ تَدْسِیْم سے نکلا ہے یعنی بچے کے کان کے پیچھے کالا کر دینا تاکہ اس کو نظر نہ لگے۔

عرب لوگ کہتے ہیں۔ دَسَمَ الْمَطَرُ الْاَرْضَ۔ بارش نے زمین کو نم کر دیا۔ (تری اندر تک نہیں پہنچی)

دَسْمَۃٌ۔ لومڑی یا بھیڑیے کا بچہ جو کتی سے ہو۔

اُقْتُلُوْا ھٰذَا الدَّسِمَ الْاَحْمَشَ۔ (ہندہ نے فتح کے دن کہا) اس کالے کم ذات یعنی ابوسفیان کو مار ڈالو۔

اِنَّ لِلشَّیْطَانِ لَعُوْقًا وَدِسَامًا۔ شیطان کا ایک چٹاؤ ہے جس کو وہ چاٹتا ہے اور ایک کان بندھن ہے (جو آدمی کے کان پر لگا دیتا ہے وہ بھی اور ہدایت کی بات سنتا ہی نہیں)۔

وَتَدْسِمُ مَا تَحْتَہَا۔ مستحاضہ عورت اپنی شرمگاہ کو بند کر دے (اس پر کپڑا وغیرہ کس دے تاکہ خون باہر نہ بہے)۔

دِسَامٌ۔ ڈاٹ بندھن۔

باب الدال مع الشین

دَشٌّ۔ ہریرہ بنانا۔

دَشِیْشٌ۔ گیہوں کا ہریرہ۔

باب الدال مع العین

دَعْبٌ۔ یا دُعَابَۃٌ یا دُعَابَۃٌ یا مُدَاعَبَۃٌ۔ ہنسنا، مذاق کرنا، مزاح کرنا، کھیلنا۔

دَعْبٌ۔ جماع کرنا، دھکیل دینا۔

Marfat.com

كَانَ فِيْهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُعَابَةٌ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج میں ظرافت تھی (کبھی آپ مزاح بھی کرتے یہ دلیل ہے خوش خلقی اور صحت مزاج کی)

فَهَلَّا بِكْرًا تُدَاعِبُهَا وَتُدَاعِبُكَ - (جابر) تو نے کنواری عورت سے کیوں شادی نہیں کی وہ تجھ سے کھیلتی تو اُس سے کھیلتا (بڑا لطف اور مزہ رہتا)۔

وَذُكِرَ لَهُ عَلِيٌّ لِلْخِلَافَةِ فَقَالَ لَوْلَا دُعَابَةٌ فِيْهِ - (حضرت عمرؓ سے) ذکر آیا کیا حضرت علیؓ خلافت کے لائق ہیں؟ انھوں نے فرمایا بیشک اگر اُن میں ظرافت نہ ہوتی (یعنے سب باتیں جو خلافت اور حکومت کے لئے ضروری ہیں اُن میں جمع ہیں ایک ذرا مزاج میں ظرافت زیادہ ہے جو خلیفہ اور حاکم کے سزاوار نہیں کیونکہ اس سے رعب کم ہو جاتا ہے)۔

إِنَّكَ تُدَاعِبُنَا - تو ہم سے ہنسی مذاق کرتا ہے۔

هٰذِهِ الدُّعَابَةُ أَخَّرَتْهُ إِلَى الرَّابِعَةِ - اسی ظرافت نے تو آپ کو چوتھے درجہ میں رکھا (اخیر میں تین کے بعد آپ کو خلافت ملی)۔

مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَفِيْهِ دُعَابَةٌ - ہر ایک مسلمان میں ظرافت ہوتی ہے۔

إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْمُدَاعِبَ فِي الْجِمَاعِ بِلَا رَفَثٍ - اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو دوست رکھتا ہے جو جماع میں ظرافت اور خوش طبعی کرے لیکن فحش نہ بکے۔

كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدَاعِبُ الرَّجُلَ يُرِيْدُ أَنْ يَّسُرَّهُ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مزاح کرتے آدمی کا دل خوش کرنے کے لئے۔

دَعْثَرَةٌ - گرانا، توڑنا۔

إِنَّهُ لَيُدْرِكُ الْفَارِسَ فَيُدَعْثِرُهُ - دودھ پلانے کی حالت میں عورت سے جماع کرنا بچہ کو ضعیف کر دیتا ہے وہ بڑا ہو کر جب سواری کرتا ہے تو اُس کو گرا دیتا ہے (کیونکہ ناقص دودھ کا اثر اُس کے قویٰ میں باقی رہتا ہے)۔

دَعْثَرٌ - احمق۔

دَعَجٌ - خوب کالا ہونا کشادگی کے ساتھ جیسے دُعْجَةٌ ہے۔

فِي عَيْنَيْهِ دَعَجٌ - آپ کی آنکھیں بہت کالی تھیں (یہ آنکھ کی خوبی ہے) بعضوں نے کہا دَعَج آنکھ کی سخت کالک جو سخت سفیدی کے ساتھ ہو۔

إِنْ جَاءَتْ بِهِ أَدْعَجَ يَا أُدَيْعِجَ - اگر اُس کا بچہ کالی آنکھ والا پیدا ہو۔

آيَتُهُمْ رَجُلٌ أَدْعَجُ - ان خارجیوں کی نشانی یہ ہے کہ اُن میں ایک بہت کالا شخص ہوگا (بعضوں نے کہا کالی آنکھ والا)۔

أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ مَقْرُوْنُ الْحَاجِبَيْنِ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں آنکھیں کالی اور ابروئیں پیوستہ تھیں۔

لَيْلٌ أَدْعَجُ - اندھیری رات، اُس کا مؤنث دَعْجَاءُ ہے۔

دَعْدَعَةٌ - آہستگی کے ساتھ دوڑنا، بھر دینا، بکری کو بلانا۔

دَعْدَعٌ - اُجاڑ زمین جس میں پیداوار نہ ہو (یعنے خالی ہو جھاڑ وغیرہ نہ ہوں)۔

ذَاتُ دَعَادِعَ وَزَعَازِعَ - اُجاڑ زمینوں اور آندھیوں والی۔

تَدَعْدَعَ - بوڑھوں کی چال چلا۔

دَعْدَاعٌ - بونا، پست قد۔

مُدَعْدَعٌ - بھرا ہوا۔

يُدَعْدِعُهُمُ اللهُ فِي بُطُوْنِ أَوْدِيَتِهِ - اللہ اُن کو نالوں کے نشیب میں دھکیل دے گا۔

دَعَرٌ - دھواں دینا لیکن روشن نہ ہونا۔

دَاعِرٌ - مفسد، شریر، خبیث۔

Marfat.com

دَعَارَۃٌ اور دِعَارَۃٌ اور دَعَارَۃٌ۔ شرارت بدخلقی، خبث النفس۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِی الْغِلْظَۃَ وَالشِّدَّۃَ عَلٰی اَعْدَائِکَ وَاَھْلِ الدَّعَارَۃِ وَالنِّفَاقِ۔ (حضرت عمرؓ نے یہ دعا کی) یا اللہ مجھ کو اپنے دشمنوں پر سخت اور شدید کر دے اور اسی طرح فساد اور نفاق والوں پر (ایسے لوگوں کو سخت سزائیں دوں)۔

کَانَ فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ رَجُلٌ دَاعِرٌ۔ بنی اسرائیل میں ایک نابکار شریر شخص تھا۔ دَاعِرٌ کی جمع دُعَّارٌ آتی ہے۔

فَاَیْنَ دُعَّارُ طَیِّئٍ۔ طی قبیلے کے فسادی لوگ یعنی لٹیرے ڈاکو کہاں گئے۔

عُوْدٌ دَاعِرٌ۔ وہ لکڑی جو دھواں دے اور جلے نہیں۔

دُعْرُوْرَۃٌ۔ بخیل، کمینہ۔

دَعْسٌ۔ بھر دینا، روندنا، مارنا، دھکیلنا۔

مُدَاعَسَۃٌ۔ بھالا مارنا۔

فَاِذَا دَنَا الْعَدُوُّ کَانَتِ الْمُدَاعَسَۃُ بِالرِّمَاحِ حَتّٰی تَقَصَّدَ۔ جب دشمن نزدیک آن پہنچا تو لگے بھالے چلنے یہاں تک کہ ٹوٹ گئے۔

دِعْسٌ۔ روئی۔

دُعْسُوْسٌ۔ بہادر جری۔

مَدْعُوْسٌ۔ ذلیل اور خوار۔

دَعٌّ۔ زور سے دھکیلنا۔

یَوْمَ یُدَعُّوْنَ اِلٰی نَارِ جَھَنَّمَ دَعًّا۔ جس دن دوزخ کی آگ کی طرف زور سے دھکیلے جائیں گے۔

کَانُوْا لَا یُدَعُّوْنَ عَنْہُ۔ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے دھکیلے نہ جاتے (جیسے دنیادار امیروں کی سواری میں دھکیلے اور ہٹائے جاتے ہیں)۔

اَللّٰھُمَّ دُعَّھُمَا اِلَی النَّارِ دَعًّا۔ یا اللہ ان دونوں کو دوزخ میں دھکیل دے خوب زور سے دھکیل۔

یَدُعُّ الْیَتِیْمَ۔ یتیم کو دھکیل دیتا ہے (اس پر شفقت نہیں کرتا)۔

دَعْقٌ۔ زور سے روندنا، دوڑانا، زور سے گھسیٹنا۔

حَتّٰی تَدْعَقَ الْخَیْلُ فِی الدِّمَاءِ۔ یہاں تک کہ گھوڑے خون میں دوڑیں گے (ایسا بڑا فتنہ ہوگا لوگ بہت مارے جائیں گے)۔

لِلْفُقَرَاءِ الْمُدْعِقِیْنَ۔ محتاج لوگوں کے لئے جو محتاجی کی تکلیف اٹھا رہے ہیں۔

حِیْنَ تَدْعَقُ الْخُیُوْلُ فِیْ نَوَاحِیْ اَرْضِھِمْ۔ جب گھوڑے اُن کے آمنے سامنے کی بستیوں میں زمین روندیں گے۔

دَعْکٌ۔ پھرانا، گھمانا۔

دَعَکَ الْخَاتَمَ۔ انگشتری کو پھرایا۔

دَعْلَجَۃٌ۔ آنا جانا۔

اِنَّ فُلَانًا وَفُلَانًا یَدْعَلِجَانِ بِاللَّیْلِ اِلٰی دَارِکَ۔ فلاں اور فلاں رات کو تمہارے گھر پر آتے جاتے ہیں۔

دَعْمٌ۔ ٹیکا لگانا، ستون لگانا۔

دِعَامٌ۔ بمعنی عِمَادٌ یعنے اڑا، ستون۔

لِکُلِّ شَیْءٍ دِعَامَۃٌ۔ ہر چیز کا ایک ٹیکا (ستون کھمبا) ہوتا ہے (جس پر وہ قائم رہتی ہے) ہر گھر کے مالک کو بھی دِعامہ کہتے ہیں اس لئے کہ سارے گھر کا انتظام اسی کی وجہ سے قائم رہتا ہے۔

فَمَالَ حَتّٰی کَادَ یَنْجَفِلُ فَاَتَیْتُہٗ فَدَعَمْتُہٗ۔ وہ مڑا بھاگنے کو تھا اتنے میں میں آگیا اور میں نے اس کو زور دیا (تھام لیا)۔

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ۔ (مشہور روایت یوں ہی ہے، بعضوں نے دِعَامُ الدِّیْنِ کہا ہے) یعنی نماز دین کا ستون ہے۔

شَیْخٌ کَبِیْرٌ یَدَّعِمُ عَلٰی عَصًا لَہٗ۔ ایک بوڑھا پھونس

Marfat.com

اپنی لکڑی پر ٹیکا دیتا ہوا۔
اِنَّهٗ كَانَ يَدَّعِمُ عَلٰى عَسْرَائِهٖ۔ وہ بائیں بائیں ہاتھ پر ٹیکا دیتا تھا عَسْرَاء مونث ہے اعسر کا جو بائیں ہاتھ سے کام کرتا ہو۔
دِعَامَةُ لِلضَّعِيْفِ۔ (عمر بن عبدالعزیزؒ نے حضرت عمرؓ کی تعریف میں کہا) وہ ناتوانوں کے ستون تھے (ہر ناتوان کمزور کو اُن کے عدل وانصاف پر ٹیکا تھا کوئی اُس کو ستا نہ سکتا تھا۔ جس دن حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے تو خطبہ میں بھی یہی فرمایا میں اس لئے حاکم بنایا گیا ہوں کہ کمزور کا حق زوردار سے دلاؤں۔ آفرین ایسے حاکم پر)۔
دِعَامَةُ الْاِنْسَانِ الْعَقْلُ۔ آدمی کا ستون عقل ہے (عقل ہی کی وجہ سے اُس کے سب کام بنتے ہیں)۔
اَشْهَدُ اَنَّكُمْ دَعَائِمُ الدِّيْنِ۔ میں گواہی دیتا ہوں تم دین کے ستون ہو (یعنے اہل بیت کرام جو کوئی اُن کا مخالف ہوا اُن سے منحرف ہوا اُس کا دین گر گیا اب کوئی نیک عمل کام نہیں آنے کا)۔
دِعَامَةُ الْاِسْلَامِ الشِّيْعَةُ۔ اسلام کے ستون شیعہ ہیں (یعنے جو لوگ حضرت علیؓ اور اہل بیت سے محبت رکھتے ہیں)۔
دَعَائِمُ الْاِسْلَامِ خَمْسٌ۔ اسلام کے ستون پانچ ہیں اللہ اور رسولؐ پر ایمان لانا۔ نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ حج۔ اور شیعہ کہتے ہیں کہ نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ حج۔ امامت۔
اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ دَعَمْتَ بِهِ السَّمٰوٰتِ۔ میں تیرے اُس پاک نام کے طفیل سے سوال کرتا ہوں جس سے تو نے آسمانوں کو ٹیکا دیا ہے (آسمان اُس کی برکت سے قائم ہیں)۔
دَعْمَصَةٌ۔ پانی میں کیڑے پڑ جانا۔
دُعْمُوْصٌ۔ کالا کیڑا جو پانی میں پیدا ہوتا ہے یا وہ شخص جو ہر کام میں گھس جائے، بادشاہوں اور رئیسوں کا تقرب حاصل کرے۔
هُمْ دَعَامِيْصُ الْجَنَّةِ۔ (جو بچے کم سنی میں مر جائیں) بہشت کے کیڑے ہوں گے (بے روک ٹوک بہشت میں آتے جاتے رہیں گے)۔
دُعَاءٌ۔ یا دَعْوٰی۔ عاجزی سے مانگنا، مدد چاہنا، پکارنا، نام رکھنا، اُبھارنا، خواہش کرنا، دعوت کرنا، بُلانا، جیسے دَعْوَةٌ اور مَدْعَاةٌ ہے۔
دَعْ دَاعِيَ اللَّبَنِ۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرار بن ازور کو ایک اونٹنی کا دودھ دوہنے کے لئے حکم دے کر فرمایا) دودھ اُتارنے والے کو چھوڑ دے (یعنی تھوڑا سا دودھ تھن میں رہنے دے۔ سب نہ نچوڑ لے کیونکہ یہ اور دودھ اُتارے گا اور جو سب نچوڑ لے گا تو پھر تھن میں نیا دودھ مشکل سے آئے گا)۔
مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ۔ یہ جاہلیت کے زمانہ کا پکارنا کیسا۔ (وہ کیا کرتے تھے مشکل اور مصیبت میں لوگوں کا نام لے کر اُن کو پکارتے تھے آپؐ نے اس سے منع فرمایا اور اللہ تعالیٰ کو پکارنے کی ہدایت فرمائی ہے امام ابن تیمیہؒ ایک جنگ میں موجود تھے مسلمان بادشاہ نے جنگ شروع ہوتے وقت یا خالد بن الولید کہا آپ نے اُس کو ڈانٹا اور فرمایا یا اللہ کہہ۔ ہمارے زمانہ میں اس جاہلیت کی رسم کے پیرو بہت سے نام کے مسلمان ہو گئے ہیں اور مصیبت اور سختی کے وقت اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر بزرگوں کو پکارتے ہیں کوئی "یا علی مشکل کشا" کہتا ہے۔ کوئی یا غوث کوئی یا مدار کوئی یا سالار کوئی یا مدروس کوئی یا حیدر کرار۔ ان بیوقوفوں سے کوئی پوچھے بھلا تم جو ان لوگوں کو پکارتے ہو یہ تمہارا پکارنا سُنتے بھی ہیں یا نہیں اگر سُنیں بھی تو بغیر اللہ کے حکم کے کچھ تمہاری مدد کر سکتے ہیں یا نہیں۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ صاف فرماتا ہے والذین تدعون من دونه لا یستطیعون نصرکم ولا انفسهم ینصرون

اور ایک جگہ فرماتا ہے ولو سمعوا ما استجابوا لکم یعنی جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ تمہاری مدد تو کیا اپنی مدد بھی نہیں کر سکتے اگر بالفرض یہ تمہاری پکار اُن کے کان تک پہنچ جائے تب بھی تمہارا سوال پورا نہیں کر سکتے۔ اور جگہ فرماتا ہے۔ فلا تدعوا مع اللہ احدا۔ اللہ کے ساتھ اور کسی کو نہ پکارو۔ یعنی اُسی کی پوجا کرو اور کسی کی پوجا نہ کرو۔

فائدہ:- دعائے شرعی یہ ہے کہ عاجزی کے ساتھ کسی کو قادر متصرف مختار جان کر پکارے، اُس سے فریاد کرے اس قسم کی دعا غیر اللہ سے شرک صریح ہے۔ ایسی دعا کرنے والا اسلام سے خارج ہو جاتا ہے لیکن صرف پکارنا جب اس اعتقاد کے ساتھ نہ ہو بلکہ پکارنے والے کا یہ اعتقاد ہو کہ اللہ کے بغیر سب عاجز اور مجبور ہیں اور بغیر اُس کے حکم کے کوئی کچھ نہیں کر سکتا گو شرک نہیں ہے مگر بیوقوفی ہے اس لئے کہ انبیاءؑ اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور اولیاء اللہ بھی ہو سکتا ہے کہ زندہ ہوں مگر وہ زندگی میں بھی اُسی کی سنتے تھے جو اُن کے پاس رہ کر پکارے نہ یہ کہ کوسوں یا منزلوں سے اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی میری قبر کے پاس آکر درود پڑھتا ہے تو میں سن لیتا ہوں۔ اور جو کوئی دور سے پڑھتا ہے تو فرشتے مجھ کو لا کر پہنچاتے ہیں پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دور سے نہیں سنتے تو دوسرے اولیاء کس شمار میں ہیں اس لئے اُن کا دور سے پکارنے والا شخص بیوقوف اور نادان ہے جیسے زید مشرق میں ہو اور کوئی اُس کو مغرب سے پکارے تو لوگ ایسے شخص کو اُلو اور احمق کہیں گے اور جب یہ معلوم ہو گیا کہ اللہ کے حکم کے بغیر کوئی کچھ نہیں کر سکتا تو ہم اللہ کو چھوڑ کر دوسرے کو کیوں پکاریں۔ اُسی سے کیوں فریاد نہ کریں جو دور نزدیک ہر جگہ اور ہر مکان سے سنتا ہے۔

فَقَالَ قَوْمٌ يَا لَلْاَنْصَارِ وَقَالَ قَوْمٌ يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ۔ کچھ لوگوں نے انصار کو پکارا کچھ لوگوں نے مہاجرین کو پکارا (جب ایک انصاری اور ایک مہاجر میں تکرار ہو گئی ہر ایک نے اپنی اپنی قوم کو پکارا اُن سے مدد چاہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ناپاک باتیں چھوڑ دو)۔

لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ۔ وہ شخص ہم مسلمانوں میں سے نہیں ہے جو جاہلیت کی پکار پکارے (مثلاً نوحہ کے وقت کفر کے کلمات بکے یا حرام کو حلال کرلے طیبی نے کہا جاہلیت کے عربوں کا یہ طریقہ تھا کہ دشمن کے سامنے مغلوب شخص یَا لَفُلَانٍ کہہ کر پکارتا فلاں کی جگہ اس کا نام لیتا تو وہ اُس کی مدد کو دوڑتا خواہ حق پر ہو خواہ ناحق پر اور اپنی قوم اور خاندان کے جا بیجا ہر طرح حمایت کرتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے زمانہ میں اس خصلت سے منع فرمایا اور قومیت کے بیجا پچ کو روک دیا۔ کیونکہ اسلام کی وجہ سے سارے مسلمان ایک ہی قوم ہو گئے ہیں اب ہر مسلمان ہماری قوم ہے خواہ وہ مغل ہو یا پٹھان، شیخ ہو یا سید)۔ دَعْوٰی کا معنے کسی پر نالش کرنا، پکارنا، دُعَاءٌ فریاد کرنے کے معنی بھی آیا ہے۔

تَدَاعَتْ عَلَيْكُمُ الْاُمَمُ۔ تم پر ساری قومیں اکٹھا ہو گئیں۔

يُوْشِكُ اَنْ تَدَاعٰى عَلَيْكُمُ الْاُمَمُ كَمَا تَدَاعَى الْاَكَلَةُ عَلٰى قَصْعَتِهَا۔ وہ زمانہ قریب ہے جب تمہارے اوپر قومیں اس طرح اکٹھا ہوں گی (تم سے لڑنے کے لئے سب اتفاق کر لیں گے) جیسے کھانے والے کونڈے پر اکٹھا ہوتے ہیں۔

كَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰى بَعْضُهٗ تَدَاعٰى سَائِرُهٗ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى۔ بدن کی سی مثال ہے جہاں۔ کوئی عضو میں بیماری آتی (کچھ درد وغیرہ ہوا) تو باقی اعضا بھی ایک دوسری کو بلا لیتے ہیں جاگنے اور بخار میں مبتلا ہونے کے لئے (گویا ایک دوسرے کو بخار اور بیماری کی دعوت دیتے ہیں)۔

تَدَاعَتِ الْحِيْطَانُ۔ دیواریں گر جاتی ہیں یا گرنے کے

Marfat.com

قریب ہو جاتی ہیں۔
کَانَ یُقَدِّمُ النَّاسَ عَلٰی سَابِقَتِھِمْ فِیْ اَعْطِیَاتِھِمْ فَاِذَا انْتَھَتِ الدَّعْوَۃُ اِلَیْہِ کَبَّرَ۔ حضرت عمرؓ لوگوں کو اگلے لوگوں پر دینے میں مقدم کرتے تھے جب اُن کی باری آتی اُن سے کہا جاتا امیر المومنینؓ آپ بھیجے تو تکبیر کہتے (اب لوگ کہتے ہیں دَعَوْتُہٗ یعنے میں نے اُس کو پکارا اور دَعَوْتُہٗ زَیْدًا۔ یعنے میں نے اُس کا نام زید رکھا اور لِبَنِیْ فُلَانٍ الدَّعْوَۃُ عَلٰی قَوْمِھِمْ۔ فلاں لوگ اپنے قوم والوں سے پہلے سرکاری معاش پاتے ہیں' یا اپنی قوم والوں سے پہلے بلائے جاتے ہیں۔
لَوْ دُعِیْتُ اِلٰی مَا دُعِیَ اِلَیْہِ یُوْسُفُ لَاَجَبْتُ۔ اگر میں اُس امر کی طرف بُلایا جاتا جس کے طرف یوسف ؑ پیغمبر بلائے گئے (قید خانہ سے رہائی اور بادشاہی عہدہ کی سرفرازی) تو میں فوراً قبول کر لیتا (حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح اپنی براءت ظاہر ہونے تک دیر نہ لگاتا۔ اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت یوسف علیہ السلام کے صبر اور استقلال کی تعریف فرمائی)۔
سَمِعَ رَجُلًا یَقُوْلُ فِی الْمَسْجِدِ مَنْ دَعَا اِلَی الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ فَقَالَ لَا وَجَدْتَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا وہ مسجد میں (پکار پکار کر) یوں کہہ رہا تھا میرا لال اونٹ کس نے پایا ہے اور کون اُس کے مالک کو بلاتا ہے وہ اونٹ اُس کے حوالہ کرنے کے لئے۔ آپ نے فرمایا (خدا کرے) تو اس اونٹ کو نہ پائے (یہ آپ نے بددعا کی اس لئے کہ مسجد میں گمی ہوئی چیز کے تلاش کرنے سے اور آواز بلند کرنے سے آپ نے منع فرمادیا تھا)۔
لَا دِعْوَۃَ فِی الْاِسْلَامِ۔ اسلام میں بیگانہ کی طرف اپنا نسب لگانا (غیر شخص کو اپنا باپ بنانا یا غیر قوم میں اپنے آپ کو داخل کرنا) منع ہے۔ دِعْوَۃٌ بکسرۂ دال جھوٹا نسب بیان کرنا (جاہلیت کے زمانہ میں دستور تھا کہ لوگ فخر کے لئے اپنے آپ کو دوسرے کا بیٹا ظاہر کرتے تھے اور اُن کو یہ غیرت نہیں آتی تھی کہ اپنی ماں پر زنا ثابت کرتے۔ اسلام کے زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بُری رسم موقوف فرمائی اور بچہ کا نسب اُس کی ماں کے شوہر یا مالک سے قرار دیا اور زانی کے لئے پتھروں کی سزا)۔
لَیْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْہِ وَھُوَ یَعْلَمُہٗ اِلَّا کَفَرَ۔ جو شخص جان بوجھ کر دوسرے شخص کو اپنا باپ بتلائے (حالانکہ وہ اُس کا باپ نہ ہو تو) وہ کافر ہو گیا اگر اس کام کو جائز سمجھ کر اُس نے کیا۔ اور جو بُرا سمجھ کر کیا تو کافر نہیں ہوا مگر کفر کے قریب ہو گیا۔ بعضوں نے کہا ہے کہ یہ کفران نعمت سے ہے۔ یعنی اُس نے ناشکری کی کہ اپنے اصلی باپ کا احسان نہ مانا دوسرے شخص کو باپ بنالیا۔ دوسری روایت میں یوں ہے فَلَیْسَ مِنَّا یعنے ایسا کرنے والا ہم لوگوں یعنی مسلمانوں میں سے نہیں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اُس نے کافروں کی رسم اور عادت اختیار کر لی اور اسلامی اخلاق کو چھوڑ دیا)۔
اَلْمُسْتَلَاطُ لَا یَرِثُ وَیُدْعٰی لَہٗ وَیُدْعٰی بِہٖ۔ جو شخص کسی اور کا بیٹا بن گیا ہو (حالانکہ وہ اُس کا نسبی بیٹا نہ ہو تو) وہ وارث نہ ہوگا۔ (کیونکہ شریعتِ اسلام میں متبنیٰ (لے پالک بیٹا) کوئی چیز نہیں ہے اُس کا کچھ حق نہیں البتہ اُس کو پکار سکتے ہیں کہ فلانے کا بیٹا یا فلانے کا باپ (مثلاً زید نے عمرو کو بیٹا بنالیا تو عمرو کو ابن زید اور زید کو ابو عمرو کہہ کر پکار سکتے ہیں)۔ مگر افضل یہ ہے کہ اُس کے حقیقی باپ یا بیٹے کے طرف نسبت کر کے پکاریں جیسے قرآن میں ہے ادعوھم لآبائھم ھو اقسط عند اللہ الآیۃ۔
مَنِ ادَّعٰی قَوْمًا لَیْسَ لَہٗ فِیْھِمْ نَسَبٌ۔ جو شخص ایسی قوم میں ہونے کا دعویٰ کرے جس میں اُس کا نسب نہ ملتا ہو۔
فَاَنَا وَلِیُّہٗ فَلْاُدْعٰی لَہٗ۔ میں اُس کا ولی ہوں وہ میرے

Marfat.com

طرف منسوب کیا جاتے۔

دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَّجَمَالٍ۔ اس کو ایک بلند درجہ والی خوبصورت عورت نے بلایا (یعنی حرام کاری کے لیے یا نکاح کرنے کے لیے)۔

لَمَّا ادُّعِيَ زِيَادٌ یا لَمَّا ادَّعَى زِيَادٌ لَقِيتُ أَبَا بَكْرَةَ فَقُلْتُ لَهُ مَا هٰذَا الَّذِي صَنَعْتُمْ۔ جب زیاد بن ابیہ کے نسب کا دعویٰ کیا گیا (معاویہ نے اُس کو اپنا بھائی اور ابو سفیان کا بیٹا قرار دیا) یا زیاد نے نسب کا دعویٰ کیا یعنے ابو سفیان کا بیٹا بنا) تو میں ابو بکرہ صحابی سے ملا۔ (یہ ابو عثمان کہتے ہیں جو اس حدیث کے راوی ہیں) اور میں نے کہا یہ تم لوگوں نے کیا کیا (اس کا مختصر قصہ یہ ہے کہ زیاد حضرت علیؓ کی طرف سے ملک ایران کا حاکم تھا جب حضرت علیؓ شہید ہوئے اور امام حسنؓ سے لوگوں نے بیعت کی تو معاویہ نے زیاد کو ڈرایا، زیاد نے لوگوں کو یہ خطبہ سنایا کہ کلیجے چبانے والی کا بیٹا (ہندہ کی طرف اشارہ ہے جو معاویہ کی ماں تھی اُس نے جنگ احد میں حضرت امیر حمزہؓ کا کلیجہ نکال کر چبایا تھا پھر جب نہ سکا تو تھوک دیا اور یہ غصہ اس وجہ سے تھا کہ امیر حمزہؓ نے جنگ بدر میں اُس کے باپ کو مارا تھا) مجھ کو ڈراتا ہے اور میرے اور اُس کے درمیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے ہیں جب امام حسنؓ نے معاویہ سے بیعت کرلی تو معاویہ کو زیاد کی طرف سے بڑی فکر ہوئی اس لئے کہ ایران کے قلعے مضبوط اور مستحکم اور خزانے بھرپور تھے جو زیاد کے قبضہ میں تھے وہ معاویہ سے بخوبی لڑ سکتا تھا۔ معاویہ تھے پولیٹکل آدمی انھوں نے کیا تدبیر نکالی کہ مغیرہ کو زیاد کے پاس بھیجا اور بڑی مہربانی اور محبت آمیز باتیں کہلائیں آخر مغیرہ زیاد کو لے کر معاویہ کے پاس آگئے اُس وقت معاویہ نے زیاد سے کہا تو تو میرا بھائی ہے۔ زیاد نے نہ مانا تب معاویہ نے اپنی بہن جویریہ بنت ابی سفیان کو زیاد کے پاس بھیجدیا وہ اُس کے سامنے بے پردہ ہوگئی اور اپنے بال کھول ڈالے اور کہنے لگی تو تو میرا بھائی ہے میرے باپ نے خود مجھ کو یہ بیان کیا تھا۔ آخر زیاد ابو سفیان کا بیٹا بننے پر راضی ہوگیا تب معاویہ زیاد کو لے کر جامع مسجد میں آئے اور زیاد چار گواہ بنا کر لایا اُنھوں نے یہ گواہی دی کہ ابو سفیان نے اُس کی ماں سمیہ سے زنا کیا تھا اور زیاد سفیان ہی کا نطفہ ہے اُس وقت معاویہ نے یہ فیصلہ سنایا کہ زیاد ابو سفیان کا بیٹا ہے اور میرا بھائی ہے اس پر ایک شخص نے اعتراض کیا اور کہا معاویہ تم نے یہ حدیث نہیں سُنی کہ بچہ کا نسب ماں کے شوہر یا مالک سے لگتا ہے اور زانی کے لئے پتھر ہیں معاویہ نے اُس کو بُرا بھلا کہا گالیاں دیں اور گواہی کے موافق یہ حکم نافذ کردیا کہ زیاد ابو سفیان کا بیٹا ہے اُس کے بعد زیاد کو بصرہ کا حاکم بنایا کرانی نے کہا ابو بکرہ صحابی زیاد کے اخیافی بھائی تھے اس لئے ابو عثمان نے اُن پر انکار کیا وہ یہ سمجھے کہ شاید ابو بکرہ بھی اس کارروائی میں شریک اور راضی تھے حالانکہ ابو بکرہؓ نے جب زیاد کی یہ کارستانی دیکھی تو اُس کی ملاقات ترک کردی اور قسم کھائی کہ عمر بھر اُس سے بات نہیں کرنے کا)

مترجم ۔ کہتا ہے کہ اسی زیاد کا بیٹا عبیداللہ تھا جو لشکر عظیم لے کر امام حسینؓ سے لڑا اور آپ کو شہید کرایا عبیداللہ کے کرتوت سے تو یہ یقین ہوتا ہے کہ اُس کا باپ حرام زادہ تھا اور معاویہ کی کارروائی بباطن صحیح تھی گو ظاہر شرع کے رو سے غلط اور خلاف قانون تھی اس روایت سے انصاف پسند لوگ یہ بھی سمجھ سکتے ہیں کہ معاویہ کس قسم کے آدمی تھے اور وہ خلفائے راشدین میں سے شمار ہونے کے قابل ہیں یا نہیں اہل سنت کے عقائد کے کتابوں پر اس کی تصریح ہے کہ معاویہ دنیاوی بادشاہوں میں سے تھے نہ کہ خلفائے راشدین میں سے اس لئے کہ خلافت راشدہ امام حسن علیہ السلام پر ختم ہوگئی اور حدیث شریف کا بھی یہی مضمون ہے۔ اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی نے جو

Marfat.com

کہا ہے اما خلافة معاویة فصحیحة ثابتة بعد
خلع الحسن بن علی تو یہ حدیث نبویؐ کے خلاف ہے
الخلافة بعدی ثلثون سنة - اس وجہ سے ہم حضرت
شیخؒ کا قول قبول نہیں کر سکتے اور جب معاویہ باوجود
قریشی ہونے کے خلیفہ نہ ہوئے تو اور کوئی مغل یا ایرانی یا
افغانی ڈاڑھی منڈا شرع کے خلاف چلنے والا کیونکر خلیفة
المسلمین ہو سکتا ہے - غایة ما فی الباب یہ ہے کہ اگر کفر نہ کرتا
تو اس کو بادشاہ اسلام کہیں گے -

اَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الْاِسْلَامِ - میں تجھ کو اسلام
کے کلمہ کی طرف بلاتا ہوں (یعنی لا الٰہ الا اللہ محمد
رسول اللہ کی گواہی دینے پر ایک روایت میں بداعیة
الاسلام ہے یعنی اس کلمہ کی طرف جو اسلام کا داعی
ہے)۔

لَيْسَ فِي الْخَيْلِ دَاعِيَةٌ لِعَامِلٍ - زکوٰۃ کے تحصیلدار
کو گھوڑوں میں کوئی دعویٰ نہیں ہے (یعنی گھوڑوں کی زکوٰۃ
کا وہ مطالبہ نہیں کر سکتا کیونکہ ان میں زکوٰۃ واجب نہیں
ہے اس میں یہ حکمت ہے کہ گھوڑوں کی نسل دار الاسلام
میں بڑھے اور جنگ کے وقت گھوڑوں کی قلت نہ ہو)۔

اَلْخِلَافَةُ فِي قُرَيْشٍ وَالْحُكْمُ فِي الْاَنْصَارِ - خلافت
قریش میں رہے گی اور حکومت (جیسے قضا اور نیابت
اور صوبہ داری) انصار میں (اس لئے کہ ان میں فقیہ بہت
ہوں گے)۔

وَالدَّعْوَةُ فِي الْحَبَشَةِ - اور اذان دینا حبش کے
لوگوں میں (اس لئے کہ حضرت بلالؓ حبشی تھے تو ان کا دل
خوش کرنے کے لئے یہ فرمایا)۔

لَوْلَا دَعْوَةُ اَخِيْنَا سُلَيْمَانَ لَاَصْبَحَ مُوْثَقًا
يَلْعَبُ بِهِ وِلْدَانُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ - اگر ہمارے بھائی
سلیمان پیغمبر کی دعا نہ ہوتی (کہ مجھ کو ایسی بادشاہت دے
جو میرے بعد پھر کسی کو نہ ملے) البتہ صبح کو وہ شیطان بندھا
ہوا رہتا (جس نے نماز میں آپ کو ستایا تھا) اور مدینہ
والوں کے بچے اس سے کھیلتے -

سَاُخْبِرُكُمْ بِاَوَّلِ اَمْرِي دَعْوَةُ اَبِي اِبْرَاهِيْمَ
وَبِشَارَةُ عِيْسٰى - میں تم سے اپنا اگلا حال بیان کروں میں
اپنے دادا ابراہیم علیہ السلام پیغمبر کی دعا ہوں (انہوں نے
یہ دعا کی تھی ربنا وابعث فیھم رسولا منھم یتلوا
علیھم ایاتک الآیہ) اور عیسیٰؑ پیغمبر کی خوشخبری ہوں -
(جس کا بیان اس آیت میں ہے ومبشرا برسول یاتی
من بعدی اسمه احمد)۔

مترجم :- کہتا ہے نصاریٰ نے ضد اور ہٹ دھرمی سے انجیل
پاک کی اس آیت میں تحریف کر دی جس میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا نام لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آپ کی
بشارت دی تھی اور اس کے بدل فارقلیط کا لفظ رکھ دیا -
یعنی تسلی دینے والا - بعضوں نے کہا اس کے بھی معنی سراہا
ہوا کے ہیں اور یہی معنی محمدؐ کے بھی ہیں - برنباس کی انجیل میں
صاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک مذکور ہے
مگر پادریوں نے اس انجیل کو غیر معتبر قرار دیا اور چھپا رکھا
یہ بھی ان کی ایک ہٹ دھرمی ہے جہاں اور ہٹ دھرمیاں
ہیں حالانکہ برنباس خاص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں
میں سے تھے ان کی انجیل تو غیر معتبر ہو اور دوسرے لوگوں
کی جو حواری بھی نہ تھے ان کی انجیلیں معتبر ہوں اللہ تعالیٰ
ان کو عقل سلیم دے کوئی ان سے پوچھے کہ جب تم موسیٰ
اور داؤد اور ابراہیم علیہما السلام اور بنی اسرائیل کے اگلے
تمام پیغمبروں کی نبوت کو مانتے ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی نبوت کا کیوں انکار کرتے ہو حالانکہ جو کام حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دس برس میں کیا اس کا عشر عشیر
بھی اگلے پیغمبروں نے نہیں کیا - آپ امی تھے مگر ایسا
کلام آپ نے سنایا کہ اب تک بڑے بڑے عالم اور فاضل
اس کا لوہا مانتے ہیں اور عرب کے تمام فصحاء اور بلغاء اور

Marfat.com

شاعر پڑھے لکھے لوگ اُس کی سی ایک سورت نہ بنا سکے کیا
یہ باتیں ایک سمجھدار بے تعصب شخص کو آپ کی نبوت تسلیم
کرنے کے لئے کافی نہیں ہیں۔

لَيْسَ بِرِجْزٍ وَّلَا طَاعُوْنٍ وَّلٰكِنَّهٗ رَحْمَةُ رَبِّكُمْ وَدَعْوَةُ نَبِيِّكُمْ۔ (معاذ بن جبل جب طاعون کی بیماری میں مبتلا ہوئے تو کہنے لگے) یہ طاعون پروردگار کا عذاب نہیں ہے بلکہ (مومنوں کے لئے) پروردگار کی رحمت ہے۔ (کیونکہ اُس میں جلدی سے وصال ہو جاتا ہے بہت دنوں تک بیماری کی تکلیف نہیں اُٹھانی پڑتی) اور تمہارے پیغمبر کی دعا ہے۔ آپ نے دعا فرمائی تھی یا اللہ میری اُمت کو (جب تو فنا کرنا چاہے تو) برچھے کی مار اور طاعون سے فنا کر (خسف اور مسخ سے اُن کو بچائے رکھ)۔

فَاِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيْطُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ۔ کیونکہ اُن کی یعنی اہل سنت کی دعا پیچھے سے اُن کی حفاظت کرتی ہے۔

اَكْثَرُ دُعَائِيْ وَدُعَاءُ الْاَنْبِيَاءِ بِعَرَفَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ۔ میری اور مجھ سے پہلے پیغمبروں کی عرفات میں اکثر یہ دعا رہی ہے۔ لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علیٰ کل شیء قدیر۔ (حالانکہ یہ کلمہ تمجید ہے مگر اُس کو بھی دعا۔ فرمایا اس لئے کہ دعا کی طرح اس ذکر میں بھی ثواب اور اجر ہے اور) دوسری حدیث میں یوں ہے کہ جب بندہ میری ثنا اور تعریف میں مشغول ہو کر مجھ سے کچھ مانگ نہ سکے تو میں مانگنے والوں میں سب سے زیادہ کے برابر اُس کو دوں گا۔

وَيْحَكَ يَا عَمَّارُ يَدْعُوْ اِلَى اللّٰهِ وَيَدْعُوْنَهٗ اِلَى النَّارِ۔ ای افسوس عمار وہ تو لوگوں کو اللہ کی طرف بلائے گا (کہے گا امام برحق کی اطاعت کرو جو موجب رضا اور تقرب الٰہی ہے) اور لوگ اس کو دوزخ کی طرف بلائیں گے (امام کی نافرمانی اور بغاوت کی طرف یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ صفین کی طرف اشارہ فرمایا جس میں عمار حضرت علیؓ کے ساتھیوں میں تھے اور انہی کی طرف سے لڑ کر شہید ہوئے۔ معلوم ہوا حضرت علیؓ کا گروہ حق پر اور ناجی تھا اور معاویہ کا گروہ باغی اور طاغی تھا۔ کرمانی نے کہا لیکن معاویہ کا گروہ بھی معذور تھا اُن سے اجتہاد میں خطا ہوئی)۔

مترجم کہتا ہے یہ صریح انصاف سے چشم پوشی ہے۔ معاویہ نے اس حدیث کی کہ تقتلك الفئة الباغية یہ تاویل کی کہ باغیہ۔ بغا سے ہے بمعنی طلب یعنی الطالبۃ لدم عثمان نہ بغی سے بمعنی سرکشی اور بغاوت حالانکہ یہ تاویل خود حدیث سے باطل ہوتی ہے کہ عمار لوگوں کو بہشت کی طرف بلائے گا اور لوگ عمار کو دوزخ کی طرف بلائیں گے کیونکہ طلب دم عثمان باعث دخول نار نہیں ہے بلکہ بغاوت اور سرکشی اور تعجب ہے کہ معاویہ باوصف عالم اور فاضل اور اہل لسان ہونے کے ایسی کھلی بات کو نہ سمجھے ہوں اس لئے کہ جہاں تک میری سمجھ کام کرتی ہے وہ یہی ہے کہ معاویہ طالب خلافت اور حکومت تھے اور انھوں نے حکومت حاصل کرنے کے لئے ایسی فاسد تاویل کی اور عام لوگوں کو دھوکے اور مغالطہ میں ڈال دیا اس پر بھی ہم اُن کا کام اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں اور اُن کا سب وشتم نہیں کرتے نہ اُن کی مدح وثنا کرتے ہیں بلکہ سکوت اولیٰ سمجھتے ہیں)۔

يَقْتَتِلُ فِئَتَانِ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ۔ دو گروہ (میری امت کے) لڑیں گے اُن کا دعویٰ ایک ہی ہوگا۔ (دونوں فریق اسلام کا دعویٰ کریں گے یا دونوں حق پر ہونے کا اور مخالف کے باطل پر ہونے کا یہ بھی معاویہ اور جناب امیرؓ کی جنگ کی طرف اشارہ ہے)۔

رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ۔ پوری دعا کے مالک پوری اُس کو اس لئے کہا کہ اسلام کے دونوں عقیدے اُس میں جمع ہیں یعنی توحید اور رسالت۔

Marfat.com

اِنَّ نِسَاءً یَدْعُوْنَ بِالْمَصَابِیْحِ مِنْ جَوْفِ اللَّیْلِ۔ (بعض عورتیں راتوں کو چراغ منگوا کر خون کا رنگ دیکھتیں ہیں کہ پاک ہوئیں یا نہیں حضرت عائشہؓ نے اس پر اعتراض کیا کیونکہ رات کو خالص سفیدی کی تمیز مشکل سے ہوتی ہے ایسا نہ ہو ابھی حیض باقی ہو اور وہ اپنی آپ کو پاک سمجھ کر نماز پڑھ لیں مفت میں گنہگار ہوں)۔

کُنَّا مَعَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ دَعْوَۃٍ۔ ہم ایک ضیافت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔

نَزَلَتْ فِی الدُّعَاءِ۔ یہ آیت وَلَا تَجْہَرْ بِصَلٰوتِکَ وَلَا تُخَافِتْ بِہَا دعا کے باب میں اتری ہے (تو صلوٰۃ سے مراد اس آیت میں دعا ہے)۔

لَوْلَا اِنِّیْ نُہِیْتُ لَدَعَوْتُ بِہٖ۔ اگر موت کی آرزو کرنا منع نہ ہوتا تو میں موت کی دعا کرتا (کیونکہ وہ بیماری کی سخت تکلیف میں مبتلا تھے)۔

یَدْعُوْ عَلٰی صَفْوَانَ بْنِ اُمَیَّۃَ۔ اخیر تک۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفوان بن امیہ اور سہیل بن عمرو پر جو ابو جندل کے باپ تھے اور حارث بن ہشام پر جو ابو جہل کے بھائی تھے (نام لے کر) بد دعا کرتے تھے (اس وقت یہ آیت اتری لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اخیر تک۔ اور فتح کے بعد یہ سب لوگ مسلمان ہو گئے)۔

لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَۃٌ مُّسْتَجَابَۃٌ۔ ہر پیغمبر کی ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے (اور میں نے اس کو آخرت کے لئے اٹھا رکھا ہے) طیبی نے کہا مراد وہ دعا ہے جو پیغمبر اپنی قوم کی ہلاکت کے لئے کرتے ہیں اور امت سے امت دعوت مراد ہے نہ امت اجابت۔ اب یہ جو منقول ہے کہ آپ نے مضر قبیلے پر بد دعا کی تو یہ ان کی ہلاکت کے لئے نہ تھی بلکہ اس لئے کہ وہ شرارت سے باز آئیں توبہ کریں اور رعل اور ذکوان قبیلوں پر بد دعا خاص ان پر تھی نہ ساری امت پر اور وہ بد دعا قبول بھی نہیں ہوئی بلکہ یہ آیت اتری لیس لك من الامر شیء)

اِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ۔ اگر تو چاہتا ہے تو میں دعا کرتا ہوں (تیری آنکھیں اچھی ہو جاتی ہیں لیکن صبر کرنا بہتر اور باعث مزید اجر ہے اس حدیث سے توسل کا جواز نکلتا ہے کیونکہ اس میں یہ بھی ہے اتوجه الیك بنبیك محمد نبی الرحمة۔ اور اس پر سب علماء متفق ہیں کہ زندہ شخصوں کا جو نیک اور صالح ہوں توسل کرنا درست ہے اور مردوں کے ساتھ توسل کرنے میں اختلاف ہے۔ لیکن ہمارے نزدیک صحیح یہ ہے کہ وہ بھی جائز ہے۔ امام شوکانیؒ وغیرہ محققین اہلحدیث نے اسی کو اختیار کیا ہے جیسے ہم نے ہدیۃ المہدی میں بیان کیا ہے اور عثمان بن حنیف نے یہ دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ایک شخص کو تعلیم کی تھی اس سے بھی جواز نکلتا ہے)

دَعْوَۃً اَرْجُوْ بِہَا الْخَیْرَ۔ ایک دعا جس سے مجھ کو بہت مال ملنے کی توقع ہو (اس شخص نے بڑی نعمت یہی سمجھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو رد فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ بڑی نعمت بہشت میں داخل ہونا ہے)۔

واقعہ:۔ حیدر آباد دکن میں ایک صاحبزادہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ کی اولاد میں تھے وہ بہت وظیفہ پڑھا کرتے ایک بار میں نے ان سے پوچھا آپ اتنا وظیفہ کیوں پڑھتے ہیں، انھوں نے کہا دو باتوں کا مجھ کو حق تعالیٰ سے سوال ہے۔ ایک یہ کہ مجھ کو اسی لاکھ اشرفیاں مل جائیں تاکہ میں بغداد کے حوالی میں ایک نہر ہے اس کو خرید لوں۔ دوسرے یہ کہ رئیس حیدر آباد یعنی نواب نظام الملک بہادر میرے پاس آیا جایا کریں۔ یہ سن کر میں نے کہا آپ تو اس لئے وظیفہ پڑھتے ہیں اور میں اس لئے پڑھتا ہوں کہ اسی لاکھ اشرفیاں مجھ کو ہرگز نہ ملیں اور نواب نظام کبھی میرے پاس نہ آئیں اس پر ایک بڑا قہقہہ ہوا۔ پھر میں نے ان سے کہا مجھ کو سخت

Marfat.com

افسوس ہے کہ آپ اتنے بڑے بادشاہ سے ایسی حقیر شیٔ اسّی لاکھ اشرفیاں طلب کرتے ہیں۔ اجی حضرت اُس کی رضامندی کا سوال کرو سُسری اسّی لاکھ اشرفیاں لے کر ہم کیا کریں گے لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

اَنْ تَدْعُوْا لِلّٰہِ نِدًّا۔ تو اللہ کا برابر والا سمجھ کر کسی کو پکارے۔

دُعَاءُ دَاؤدَ اَنْ لَّا یَزَالَ مِنْ ذُرِّیَّتِہٖ نَبِیٌّ۔ (ہم کو آپ پر ایمان لانے سے) داؤد پیغمبر کی یہ دعا روکتی ہے کہ ہمیشہ اُن کی اولاد میں ایک پیغمبر ہوتا رہے (یہ یہود کا جھوٹ غدر تھا۔ اول تو حضرت داؤد علیہ السلام ایسی دعا کیونکر کر سکتے تھے جب آپ تورات اور زبور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت معلوم کر چکے تھے دوسرے اگر بالفرض کی بھی ہو تو اُن کا مطلب یہ ہوگا کہ خاتم الانبیاء کے ظہور تک نبوت اُن کے خاندان میں قائم رہے اور یہ دعا پوری ہوئی)۔

وَاَصْوَاتُ دُعَاتِکَ۔ تجھ کو پکارنے والوں کی یعنی مؤذنوں کی آوازیں۔

اَلدُّعَاءُ ھُوَ الْعِبَادَۃُ۔ دعائے شرعی عبادت ہے۔ (تو وہ غیر خدا سے شرک ہوگی جیسے کوئی غیر خدا کے لئے نماز پڑھے یا اُس کے نام کا روزہ رکھے یا اُس کے نام پر جانور کاٹے لیکن دعائے لغوی یعنے ندا وہ مراد نہیں ہے اس لئے کہ وہ عبادت نہیں ہے اور غیر خدا کے لئے بھی ہو سکتی ہے ایک روایت میں اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ۔ ہے یعنی دعا عبادت کا مغز ہے)

قَوْمٌ یَّعْتَدُوْنَ فِی الطُّھُوْرِ وَالدُّعَاءِ۔ کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو طہارت اور دعا میں حد سے بڑھ جائیں گے (سنت نبوی سے تجاوز کریں گے گھنٹوں ڈھیلہ سکھاتے پھریں گے پھر بھی قطرے کا وہم اُن کو باقی رہے گا اور دعائیں لمبی چوڑی مقفی اور مسجع ایجاد کریں گے بے محل دعائیں کریں گے یعنی جن موقعوں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا کرنا منقول نہیں ہے)۔

اُدْعُوا اللّٰہَ وَ اَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَۃِ۔ اللہ سے دعا کو قبول ہونے کا یقین رکھ کر یا اُس کے شرائط بجا لا کر اکل حلال صدق مقال ورعایت آداب وغیرہ۔

ثَلٰثَۃٌ لَّا تُرَدُّ دَعْوَتُھُمْ۔ تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی ضرور قبول ہوتی ہے۔ ایک تو روزہ دار کی (افطار کے وقت) دوسرے بادشاہ عادل کی تیسرے مظلوم کی اور ایک روایت میں باپ کی بیٹے کے لئے اور ماں کا حق باپ سے بھی زیادہ ہے تو وہ بطریق اولیٰ رد نہ ہوگی)

اَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ بہتر دعا اللہ کا شکر کرنا ہے (اس کی ثنا وصفت بیان کرنا کیونکہ قرآن میں ہے لئن شکرتم لازیدنکم تو بن مانگے اس میں مطلب حاصل ہوتا ہے)۔

لَا یَخُصُّ نَفْسَہٗ بِالدُّعَاءِ۔ امام خاص اپنے لئے دعا نہ کرے (بلکہ اپنے اور سب مقتدیوں کے لئے۔ بعضے جاہل اماموں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ نماز کے بعد دعا کرتے ہیں اللھم اغفرلی یا اللھم ادخلنی الجنۃ اس کو منع فرمایا۔ امام کو صیغہ جمع کہنا چاہئے جیسے اللھم اغفر لنا یا اللھم ادخلنا الجنۃ)

لَا تَدْعُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ۔ اپنے آپ کو مت کوسو اپنے لئے بددعا نہ کرو جیسے خدا کرے میں مر جاؤں تباہ ہو جاؤں یا میت کے حق میں بُری بات مت کہو کہ اُس کا وبال تم پر پڑے)

لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ۔ قضاء کو پھیرنے والی دعا کے سوا کوئی چیز نہیں (مراد قضائے معلق ہے کیونکہ قضائے مبرم ٹل نہیں سکتی۔ یا پھیرنے سے یہ مراد ہے کہ دعا سے وہ آسان ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ اُس پر صبر دیتا ہے۔ یا قضاء سے مراد وہ آفت ہے جس سے آدمی کو ڈر ہو نہ کہ قضائے ربانی)۔

Marfat.com

اُدْعُوا اللّٰہَ اَنْ یَّجْعَلَ اَتْبَاعَنَا مِنَّا۔ اللہ سے دعا کرو ہمارے بعد والوں کو ہم میں سے کرے یعنی ہمارے بعد جو لوگ دنیا میں آئیں وہ ہمارے طریق پر مسلمان ہوں۔

دَعْوَۃُ الْمَظْلُوْمِ یُسْتَجَابُ وَاِنْ کَانَ کَافِرًا۔ مظلوم کی دعا قبول ہوتی ہے گو وہ کافر ہو۔ بعضوں نے کہا کافر سے مراد ناشکرا ہے کیونکہ قرآن میں ہے وما دعاء الکٰفرین الا فی ضلٰل۔ بعضوں نے کہا یہ آیت کے خلاف نہیں ہے آیت سے یہ مراد ہے کہ کافروں کا دوزخ میں چلّا کر دعا کرنا بیکار ہوگا اُس کی کچھ شنوائی نہ ہوگی۔

اَعُوْذُ مِنْ دَعْوَۃِ الْمَظْلُوْمِ۔ مظلوم کی بد دعا سے میں خدا کی پناہ چاہتا ہوں۔

وَالدَّعْوَۃُ فِی الْاَنْصَارِ۔ پکارنا مدد کرنا انصار میں ہے۔

دُعَاۃٌ اِلٰی اَبْوَابِ جَھَنَّمَ۔ دوزخ کے دروازوں کی طرف بُلانے والے مراد وہ امراء اور سردار ہیں جو لوگوں کو گمراہی کی طرف کھینچیں گے جیسے خوارج قرامطہ وغیرہ میں گزر چکے ہیں۔

اُدْعِیْ خَابِزَۃً۔ ایک روٹی پکانے والی اور بُلالے ایک روایت میں اُدْعُوْنِیْ ایک میں اُدْعِنِیْ ہے۔ یعنی میری لئے ایک روٹی بنانے والی بُلالو یا بُلالے۔

اِجَابَۃُ الدَّاعِیْ۔ دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرنا۔

وَلَمْ یُجِبِ الدَّعْوَۃَ فَقَدْ عَصٰی۔ جس نے دعوت قبول نہیں کی وہ گنہگار ہوا۔ امام بغوی نے شرح السنۃ میں کہا دعوت قبول کرنا واجب ہے جیسے دعوت میں جانا لیکن کھانا واجب نہیں ہے بلکہ مستحب ہے۔ بعضوں نے کہا ولیمہ کی دعوت قبول کرنا واجب ہے دوسری دعوتیں قبول کرنا مستحب ہے اور بعضے بزرگوں نے دعوت قبول نہیں کی۔ جب اُن سے کہا گیا کہ سلف کے مسلمان تو دعوت قبول کرتے تھے۔ اُنھوں نے یہ جواب دیا کہ سلف کے مسلمان یعنی اگلے لوگ محبت اور برادری بڑھانے کے لئے دعوت کرتے تھے اور تم تو فخر اور مباہاۃ کے لئے دعوت کرتے ہو۔

مترجم کہتا ہے جو مسلمان اسلامی اخوت کے راہ سے اللہ کی رضامندی کے لئے دعوت کرے اُس کی دعوت قبول کرنا واجب ہے خصوصاً جب وہ ایک غریب شخص ہو لیکن اُن امرا اور متکبرین کی دعوت جو فخر اور تکبر کی راہ سے ایک دوسرے پر فوقانیت جتانے کو کی جائے یا دنیا وی غرض اُس میں مرکوز ہو تو ایسی دعوت قبول کرنا واجب نہیں ہے بلکہ بعضے حالات میں قبول نہ کرنا بہتر ہے کسی بزرگ نے فرمایا ہے التکبر مع المتکبرین۔ عبادت ہمارے زمانہ میں دنیا دار امیر اور نواب تو ایک طرف رہے بعضے نام کے فقیروں اور درویشوں کا بھی دماغ چل گیا ہے وہ اپنے آپ کو بڑے درجہ کا شخص تصور کرتے ہیں اور دعوت بھی انہی دنیا کے کُتّوں کی کرتے ہیں جن سے اُن کو دنیوی منفعت حاصل ہونے کی توقع ہوتی ہے ایسے لوگوں کی دعوت رد کرنا اور اُن کو حقیر بنانا باعث اجر ہے۔ بات یہ ہے کہ جو عالم

Marfat.com

یا درویش اپنی روٹی محنت سے پیدا کرتا ہے اور دنیا داروں کی پرواہ نہیں کرتا فی الحقیقت وہی عالم اور درویش واجب التعظیم ہے اور اُس کی صحبت باعث بہبودی آخرت ہے اور جو عالم یا درویش اپنے علم یا درویشی کے پردے میں دنیا کا طالب اور دنیا داروں کے طرف مائل ہے اُس سے دور رہنے میں آخرت کی بھلائی ہے۔ پروردگار ایسے ریاکار اور مکار عالموں اور درویشوں سے بچائے رکھے۔

أَسْأَلُهُ عَنِ الدُّعَاءِ قَبْلَ الْقِتَالِ۔ میں اُن سے یہ پوچھوں کہ کافروں کو لڑائی سے پہلے جو دعوت دیجاتی ہے یعنی اسلام کی دعوت۔

حَضَرَهَا بِدُعَاءٍ۔ جمعہ میں کسی مطلب سے حاضر ہوا۔

إِذَا دَخَلْتَ عَلَى مَرِيضٍ فَمُرْهُ يَدْعُو لَكَ۔ جب تو کسی بیمار کے پاس جائے تو اُس سے دعا کا طالب ہو یعنی اُس سے کہہ کہ وہ تیرے لئے دعا کرے کیونکہ بیمار کی دعاء قبول ہونے کی زیادہ توقع ہے)۔

مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْعُو إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ مَا سَأَلَ أَوْ كَفَّ عَنْهُ مِثْلَهُ۔ جب کوئی مسلمان دعا کرے تو اللہ تعالیٰ یا تو اُس کا سوال پورا کرے گا یا ویسی ہی درجہ کی آفت یا مصیبت جو اُس پر آنے والی ہے اُس کو روک دے گا۔ (بہر حال مسلمان کی دعاء بیکار نہیں جانے کی)۔

مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ۔ بشرطیکہ گناہ کی بات کی دعا نہ کرتا ہو یا ناطہ کاٹنے کی۔

مَا لَمْ يَعْجَلْ يَا مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ۔ بشرطیکہ جلدی نہ کرے یوں نہ کہے کہ میں نے دعاء کی لیکن اللہ تعالیٰ نے قبول ہی نہیں کی (اللہ تعالیٰ کے پاس ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے بندے کو اپنے مالک سے ناامید نہ ہونا چاہیے نہ مانگنے اور دعا کرنے سے اکتا جانا بلکہ برابر مانگتے رہنا چاہیے اور امید تام رکھنا دیکھو بڑے بڑے پیغمبروں کی دعائیں چالیس چالیس برس کے بعد قبول ہوئی ہیں)۔

لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ مِنَ الدُّعَاءِ۔ اللہ تعالیٰ کو اس سے زیادہ پسند کوئی بات نہیں ہے کہ اُس سے دعا کی جائے (کیونکہ اس میں بندگی کا اظہار ہے تمام فقہاء اور محدثین اور جمہور علماء کا یہی قول ہے اور یہی حق ہے لیکن درویشوں کا ایک فرقہ اس طرف گیا ہے کہ سکوت اور رضا بقضائے الٰہی زیادہ افضل ہے)۔

مترجم: کہتا ہے یہ فرقہ صریح غلطی پر ہے۔ انبیاء اللہ سے زیادہ مقرب کوئی نہیں ہے اور وہ ہمیشہ دعاء اور سوال کرتے رہے البتہ جو شخص ایسے مرتبہ پر پہنچ جائے کہ اُس کو پروردگار اپنا ارادہ اور منشاء معلوم کرادیتا ہو تو اُس کے حق میں سکوت اُس وقت تک بہتر ہوگا جب تک پروردگار کا منشاء سکوت کا ہو پھر جب دعاء کا منشاء ہو تو اُس کے حق میں بھی دعا کرنا افضل ہوگا۔

كَانَ يَدْعُو عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ۔ اخیر تک۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سختی اور مصیبت میں یہ دعا پڑھتے تھے لا الہ الا اللہ العلی العظیم لا الہ الا اللہ رب العرش العظیم لا الہ الا اللہ رب السموات السبع والارض ورب العرش الکریم والحمد للہ رب العلمین ایک روایت میں یوں ہے لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم لا الہ الا اللہ رب السموات السبع ورب العرش العظیم والحمد للہ رب العلمین۔ حالانکہ یہ دعا نہیں ہے بلکہ ایک ذکر ہے مگر دوسری حدیث میں ہے کہ جو میرے ذکر میں مشغول رہ کر سوال نہ کر سکے اُس کو سوال کرنے والوں سے بہتر دونگا تو دعا کا فائدہ اُس سے حاصل ہوا اسی لئے اُس کو دعا فرمایا بعضوں نے کہا اس ذکر کے بعد جو مطلب ہو وہ پروردگار سے مانگے)۔

الدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ۔ دعا عبادت کا مغز ہے (اُس کا جوہر ہے باقی ارکان عبادت کے سبب درجہ میں کم ہیں تو جب

Marfat.com

عبادت غیر خدا۔ کی شرک ٹھیری تو غیر خدا سے دعا کرنا بطریق اولیٰ شرک ہوگا۔

مَنْ ذَا الَّذِیْ یَدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَهٗ۔ کون مجھ سے دعا کرتا ہے میں اُس کی دعا قبول کروں۔

اِذَا دُعِیَ بِهٖ اَجَابَ۔ جب اس نام سے اُس کو پکارو تو وہ قبول کرے (مطلب پورا کرے)۔

اَسْمَعُ الدُّعَاءِ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ۔ سب سے جلد جو دعا سنی جاتی ہے وہ دعا ہے جو رات کے درمیان میں ہو (جب لوگ سوتے ہوں اور تنہائی اور حضور میں مزہ آرہا ہو آدمی رات سے لے کر طلوع فجر تک)۔

رَفَعَ اِصْبَعَهُ الْیُمْنٰی وَدَعَا بِهَا۔ اپنے داہنے ہاتھ کی انگشت شہادت اُٹھائی اُس سے دعا کی۔

اَلدُّعَاءُ یَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ یَنْزِلْ۔ دعا ہر حال میں مفید ہے اُس بلا کے لئے جو اُتر آئی اور جو ابھی نہیں اُتری۔

کَیْفَ الدَّعْوَۃُ اِلَی الدِّیْنِ قَالَ یَقُوْلُ اَدْعُوْکَ اِلَی اللّٰهِ وَاِلٰی دِیْنِهٖ۔ امام زین العابدین علیہ السلام سے پوچھا گیا دین کی دعوت کیونکر دیں؟ اُنھوں نے کہا یوں کہہ میں تجھ کو اللہ تعالےٰ اور اُس کے دین کی طرف بلاتا ہوں۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِیْ تَرُدُّ الدُّعَاءَ۔ تیری پناہ اُن گناہوں سے جو دعا کو رد کر دیتے ہیں (قبول نہیں ہونے دیتے) امام جعفر صادقؑ نے فرمایا وہ گناہ یہ ہیں بدنیتی بدخصلتی دعا کی قبولیت پر یقین نہ رکھنا مسلمان بھائیوں سے نفاق رکھنا (ظاہر میں دوست باطن میں بدخواہ) نماز میں دیر کرنا۔

اَلدُّعَاءُ الَّذِیْ عَلَّمَهٗ جِبْرِیْلُ لِیَعْقُوْبَ۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے جو دعا حضرت یعقوب علیہ السلام کو سکھلائی (اللہ تعالیٰ نے اُس کی وجہ سے اُن کے دونوں بیٹوں کو ملا دیا) وہ یہ ہے یا من لا یعلم احد کیف هو الا هو یا من سد السماء بالهواء وکبس الارض علی الماء واختار لنفسه احسن الاسماء ائتنی بفلان بن فلان۔ فلاں بن فلاں کی جگہ جس کا حاضر کرنا مقصود ہو اُس کا اور اُس کے باپ کا نام لے)۔

هُوَ مِنِّیْ عَلٰی دَعْوَۃِ الرَّجُلِ۔ اُس میں اور مجھ میں اتنا فاصلہ ہے جہاں تک آدمی کی آواز پہنچتی ہے۔

دَعْوٰی۔ کسی پر اپنا حق بیان کرنا۔ اُس کی جمع دَعَاوِیْ بہ فتحہ و کسرۂ دال۔

اَلْبَیِّنَةُ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنُ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَیْهِ۔ گواہی (بار ثبوت) ہمیشہ مدعی پر ہے اور قسم مدعی علیہ پر (جب وہ منکر ہو اور مدعی کے پاس ثبوت نہ ہو) یہ حدیث ایک بڑی اصل ہے قانون عدالت کی جس سے ہزاروں مسئلے نکلتے ہیں مثلاً اگر مدعی علیہ مدعی کے روپیہ کا اقرار کرے لیکن کہے کہ میں اُس کو ادا کر چکا ہوں تو اب وہ ادا کا مدعی ہو جائے گا اور بار ثبوت اُس پر لوٹ جائے گا اور اگر اُس کے پاس ثبوت نہ ہو تو مدعی سے قسم لی جائے گی۔

دَعِیٌّ۔ جو جھوٹا دعوٰی نسب کا کرے اُس کی جمع اَدْعِیَاءُ ہے اور مُنہ بولے بیٹے یعنی متبنیٰ کو بھی کہتے ہیں۔

باب الدال مع الغین

دَغْرٌ۔ ہٹانا، دبانا، ملانا، گھونٹنا، گھس آنا۔

دَغَرٌ۔ تابعدار ہونا، بدخلق ہونا، گھس جانا۔

لَا تُعَذِّبْنَ اَوْلَادَكُنَّ بِالدَّغْرِ۔ اپنی اولاد کو اُن کا حلق دبا کر تکلیف مت دو (عرب لوگوں کی عورتیں جب بچوں کو حلق کی بیماری ہوتی تو اُنگلی اندر ڈال کر ورم کو دباتیں اور کوّے کو اوپر اٹھاتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اور دواؤں سے علاج کرنے کا حکم دیا)۔

عَلَامَ تَدْغَرْنَ اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذِهِ الْعُلُقِ۔ تم

Marfat.com

اپنی اولاد کے حلق کا علاج اس طرح دابوں سے کیوں کرتی ہو۔
عُذْرَۃٌ۔ حلق کی بیماری۔
لَا قَطْعَ فِی الدُّغْرَۃِ۔ اُچک لے جانے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا (کیونکہ وہ چوری نہیں ہے)۔
لَا قَطْعَ فِی الدَّغَارَۃِ الْمُعْلِنَۃِ۔ علانیہ اُچک لیجانے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا (دوسری سزا جو امام مناسب سمجھے دی جائے گی)۔
دَاغِرٌ۔ ذلیل اور خوار جیسے دَاخِرٌ اور صَاغِرٌ۔
دَغْفَقَۃٌ۔ خوب بہانا، زور سے برسنا۔
فَتَوَضَّأْنَا کُلُّنَا مِنْهَا وَنَحْنُ أَرْبَعَ عَشَرَۃَ مِائَۃً نَدْغَفِقُهَا دَغْفَقَۃً۔ ہم چودہ سو آدمی تھے ہم سب نے اُس میں سے وضو کیا اور پانی خوب بہایا۔ عرب لوگ کہتے ہیں دَغْفَقَ الْمَاءَ۔ اُس نے خوب پانی لنڈھایا۔
فُلَانٌ فِی عَيْشٍ دَغْفَقٍ۔ وہ اچھے کشادہ عیش میں ہے (فراغت کے ساتھ زندگی گزار رہا ہے)۔
دَغْلٌ۔ یا دَغَلٌ۔ کسی چیز میں بگاڑ کا مادّہ آجانا اصل میں دَغَلٌ گنجان جھاڑی کو کہتے ہیں۔ کیونکہ ایسے مقام میں اکثر بدمعاش چھپے رہتے ہیں۔ دَغَلٌ کے معنی کینہ اور مکر و فریب بھی ہو گئے ہیں۔ چنانچہ حدیث میں ہے اِتَّخَذُوْا دِیْنَ اللّٰہِ دَغَلًا۔ انھوں نے اللہ کے دین کو مکر اور فریب کا ذریعہ بنالیا (ظاہر میں عمامہ اور دستار، ریش دُم حمار سے زیادہ دراز اور دل میں مکر اور فریب دنیا کمانے کی غرض معاذ اللہ)۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَدْغَلْتُ فِی هٰذَا الْاَمْرِ۔ میں نے اس کام کو بگاڑ دیا (اُس میں فساد کا مادّہ گھسیڑا)۔
لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِالْمُدْغِلِ۔ مسلمان فسادی نہیں ہوتا۔ بنے ہوئے کام کو بگاڑنے والا (اس حدیث سے ہمارے زمانہ کے مسلمانوں کو سبق لینا چاہیئے اور کسی مسلمان کے کام کو بگاڑنے اور اُس میں خرابی ڈالنے سے بچے رہنا چاہیئے ورنہ اُن کا ایمان رخصت ہو جائے گا)۔

فائدہ: میں نے سُنا ہے کہ مسلمانوں کا ایک فرقہ مسجد بنانا چاہتا تھا لیکن دوسرے فریق نے محض تعصب اور نفسانیت سے حکامِ وقت کو جو دوسرا دین رکھتے تھے اغوا کر کے مسجد کا بنانا موقوف کرا دیا اور مسجد کا پھاٹک کھُدا رہا تھا اور یہ فریق بڑی خوشی سے اُس کو دیکھ رہا تھا واہ ری مسلمانی۔

گر مسلمانی ہمیں است کہ حافظ دارد
وائی گر در پئے امروز بود فردائے

لعنت خدا کی ایسے نام کے مسلمانوں پر۔
دَغْمٌ۔ ڈھانپ لینا، توڑ ڈالنا، مُنہ کالا کرنا، ذلیل کرنا، ایک چیز کو دوسری چیز میں گھسیڑ دینا۔ اُسی سے ہے اِدْغَامٌ یعنے ایک جنس کے دو حرفوں کو ملا دینا مشدّد کر دینا۔
اِنَّهٗ ضَحّٰی بِكَبْشٍ اَدْغَمَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مینڈھے کی قربانی کی جس کے ناک اور ٹھڈی کے تلے سیاہی تھی (باقی سفید چت کبرے مینڈھے کی)۔
دُغْمٌ۔ سفید اور صحیح دُعْمٌ ہے عین مہملہ سے۔

باب الدّال مع الفاء

دَفَاءٌ۔ یا دُفُوْءٌ یا دَفَاءَۃٌ۔ گرم ہونا، گرمی لگنا۔
اِدْفَاءٌ اور تَدْفِئَۃٌ۔ گرم کرنا۔
اُتِیَ بِاَسِیْرٍ یُرْعَدُ فَقَالَ لِقَوْمٍ اِذْهَبُوْا بِهٖ فَاَدْفُوْهُ فَذَهَبُوْا بِهٖ فَقَتَلُوْهُ فَوَدَاهُ۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک قیدی کو لیکر آئے وہ (سردی سے) کانپ رہا تھا آپ نے فرمایا لے جاؤ اُس کو اَدْفُوْهُ یعنے گرم کرو۔ اُنھوں نے کیا کیا کہ اُس کو لیجا کر قتل کر دیا (وہ اَدْفُوْهُ کا معنے اُقْتُلُوْهُ سمجھے۔ یمن والوں کی زبان میں اِدْفَاءٌ قتل کو کہتے ہیں) آخر آپ نے اُس کی دیت ادا کی۔
لَنَا مِنْ دِفْئِهِمْ وَصِرَامِهِمْ ہم کو ان کے اونٹ اور بکریاں لینے اور ٹھنڈ کو روکنا

اس لئے کہا کہ اُن کے بالوں سے لوگ گرم ہوتے ہیں سردی کا بچاؤ ہوتا ہے)۔

ثُمَّ یَسْتَدْفِئُ بِیْ قَبْلَ اَنْ اَغْتَسِلَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرکے میرے جسم سے گرمی لیتے ابھی میں نے غسل نہ کیا ہوتا (اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جُنب کا جسم نجس نہیں ہے، اسی طرح اُس کا پسینہ)۔

اَلدِّفْءُ۔ گرمی، جانور کی نسل۔

وَکَانَ لَا تُدْفِئُهٗ فِرَاءُ الْحِجَازِ۔ حجاز کی پوستینیں آپ کو گرم نہیں کرتی تھیں۔

دَفْدَفَۃٌ۔ جلدی چلنا۔

وَاِنْ دَفْدَفَتْ بِهِمُ الْهَمَالِیْجُ۔ اگرچہ ترکی گھوڑے اُن کو لے کر بھاگیں۔

دَفْدَفَہ۔ ایک قسم کی دوڑ۔

دَفِیْف۔ نرم چال۔

دَفْرٌ۔ سینہ پر مار کر ڈھکیلنا، یا بدبودار ہونا۔

دَفَرٌ۔ کیڑے پڑنا، ذلیل ہونا، بدبودار ہونا۔

اَلْقِیْ اِلَیَّ ابْنَۃَ اَخِیْ یَا دَفَارِ۔ اری بدبودار میری بھتیجی مجھ کو دے۔ دَفَارِ جیسے قَطَامِ۔ خراب بدبودار عورت، لونڈی، چھوکری کو اُس سے خطاب کرتے ہیں اور دنیا کو بھی کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذلیل اور خوار ہے۔ دنیا کو اُمُّ دَفْر بھی کہتے ہیں۔

سَأَلَ کَعْبًا عَنْ وُلَاۃِ الْاَمْرِ فَاَخْبَرَہٗ قَالَ وَادَفْرَاہُ وَادَفْرَاہُ۔ (حضرت عمرؓ نے) کعبؓ سے پوچھا آخرت میں حاکموں کا کیا حال ہوگا؟ انھوں نے بیان کیا تو حضرت عمرؓ نے کہا ہائے بدبوئی یا ہائے ذلت اور خواری (عرب لوگ کہتے ہیں دَفَرَہٗ فِیْ قَفَاہُ۔ اُس کی گردن ناپی یعنی زور سے گردن پکڑ کر دھکیلا)۔

اِنَّمَا الْحَاجُّ الْاَشْعَثُ الْاَدْفَرُ۔ حاجی وہی ہے جس کا سر پریشان بدن میں سے بو آرہی ہو (میلا کچیلا)۔

یُدْفَرُوْنَ فِیْ اَقْفِیَتِهِمْ دَفْرًا۔ دوزخیوں کو گردن پکڑ کر دوزخ میں دھکیل دیں گے۔

اَلْقِیْ عَنْكِ الْخِمَارَ یَا دَفَارِ اَتَتَشَبَّهِیْنَ بِالْحَرَائِرِ۔ اے بدبودار! اوڑھنی سر پر سے اُتار تو آزاد بی بیوں کی طرح بنی ہے (یہ حضرت عمرؓ نے ایک لونڈی سے فرمایا)۔

دَفِرٌ اور دَفِرَۃٌ۔ بدبودار۔

دَفْعٌ۔ یا مَدْفَعٌ۔ زور سے ہٹانا۔ بعضوں نے دَفْعٌ اور رَفْعٌ میں یہ فرق کیا ہے کہ دَفْعٌ ایک امر کے آنے سے پہلے اُس کے دور کرنے کو کہتے ہیں اور رَفْعٌ آنے کے بعد دور کرنے کو۔ مگر یہ فرق صحیح نہیں ہے دونوں صورتوں میں دَفْعٌ کا اطلاق ہوتا ہے، دینا، ادا کرنا، بچانا، جواب دینا، رد کرنا۔

دَفَعَ مِنْ عَرَفَاتٍ۔ عرفات سے چلے (گویا اپنے آپ کو عرفات سے ہٹایا، یا اونٹنی کو وہاں سے چلایا)۔

اِنَّهٗ دَافِعٌ بِالنَّاسِ یَوْمَ مُؤْتَةَ۔ خالد بن ولیدؓ نے موتہ کی جنگ جس دن ہوئی اُس دن لوگوں کو بچایا۔ (ورنہ کافروں کا غلبہ ہو چکا تھا۔ مسلمانوں کے تین سردار زید بن حارثہ اور جعفر طیار اور عبداللہ بن رواحہ شہید ہو گئے تھے) ایک روایت میں دَافَعَ بِالنَّاسِ ہے یعنے لوگوں کو ہلاکت کے مقام سے ہٹایا۔

اِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهَا اِلَیْکُمَا۔ عباسؓ اور علیؓ اگر تم چاہتے ہو تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متروکہ جائداد تم دونوں کے حوالے کئے دیتا ہوں (یعنی انتظام کرنے کے لئے اور اُنہی مصارف میں صرف کرنے کے لئے جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن کو صرف کرتے تھے نہ بطور تملیک کے، کیونکہ پیغمبروں کے مال کا کوئی وارث نہیں ہوتا بموجب صحیح حدیث کے)۔

اَوْ وَقَفَ شَیْئًا فَلَمْ یَدْفَعْهُ اِلٰی غَیْرِهٖ۔ یا کسی چیز کو وقف کیا مگر اپنے قبضہ میں رکھا دوسرے کسی کے

Marfat.com

حوالہ نہیں کیا (تو یہ جائز ہے۔ کرمانی نے کہا اس سے اُن حنفیوں کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں وقف اُس وقت تک صحیح نہ ہوگا جب تک اُس کا ولی کسی کو مقرر کر کے جائداد اُس کے تفویض نہ کر دے)۔

يُغْفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ۔ پہلا قطرہ خون کا گرتے ہی اُس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں (یعنے غازی کے)۔

فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ كَأَنَّهَا تُدْفَعُ۔ ایک عورت اس طرح آئی جیسے کوئی اُس کو دھکیل رہا ہے (یعنی جلدی جلدی دوڑتی ہوئی)۔

خَيْرُكُمُ الْمُدَافِعُ عَنْ عَشِيرَتِهِ مَا لَمْ يَأْثَمْ۔ تم میں بہتر وہ شخص ہے جو اپنے کنبے والوں کی حمایت کرے (دشمنوں کے مقابلہ میں اُن کو بچاتے) مگر جب ہی تک کہ ظلم نہ کرے (یعنی ناحق بات میں اور ظلم میں اُن کی مدد نہ کرے یا حمایت اُسی طرح کرے جس طرح جائز ہے یہ نہیں کہ فریق ثانی کو اُس کے قصور سے زیادہ سزا دے)۔

مَدْفُوعٌ بِالْأَبْوَابِ۔ دروازوں پر سے دھکیلا ہوا۔ (کوئی اُس کی قدر و منزلت نہیں کرتا اُس کو حقیر جان کر جہاں جاتا ہے وہاں سے لوگ اُس کو نکال دیتے ہیں)۔

فَقَامَا يَتَدَافَعَانِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہؓ دونوں چلے ایک دوسرے کے پیچھے (یہ اُس دعوت کا ذکر ہے جس میں ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی۔ آپ نے فرمایا اگر عائشہؓ کو بھی دعوت دیتا ہے تو میں آتا ہوں ورنہ نہیں اُس نے منظور کیا)۔

إِنَّ اللّٰهَ يَدْفَعُ بِمَنْ يُصَلِّي مِنْ شِيعَتِنَا عَمَّنْ لَا يُصَلِّي۔ اخیر تک۔ یعنی اللہ تعالیٰ ہمارے گروہ میں سے جو نمازی ہیں اُن کی وجہ سے بے نمازیوں کی بلا دفع کرتا ہے اسی طرح زکوٰۃ دینے والوں کی وجہ سے نہ دینے والوں کی اور حاجیوں کی وجہ سے حج نہ کرنے والوں کی اور اگر سب چھوڑ دیں (کوئی نماز نہ پڑھے کوئی زکوٰۃ نہ دے کوئی حج نہ کرے) تو سب تباہ ہو جائیں سب پر عذاب اُترے۔

السِّلَاحُ مَدْفُوعٌ عَنْهُ۔ ہتھیاروں سے اُس کو نقصان نہیں پہنچے گا۔

مِدْفَعٌ۔ توپ اُس کی جمع مَدَافِعُ ہے۔

دَفٌّ یا دَفِيفٌ۔ آہستہ چلنا جیسے دَبٌّ ہے۔

إِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهَا مِنْ أَجْلِ الدَّافَّةِ الَّتِي دَفَّتْ۔ میں نے جو تم کو قربانیوں کا گوشت رکھ چھوڑنے سے منع کیا تھا وہ اس لئے کہ کچھ لوگ باہر والے (شہر میں) آگئے تھے میں نے یہ چاہا کہ اُن غریبوں کو کھانے کے لئے گوشت ملے۔ اصل میں دَافَّةٌ اُن لوگوں کو کہتے ہیں جو آہستہ آہستہ چل رہے ہیں یہاں دیہاتی لوگ مراد ہیں۔

قَدْ دَفَّتْ عَلَيْنَا مِنْ قَوْمِكَ دَافَّةٌ۔ (حضرت عمرؓ نے مالک بن اوس سے کہا) تمہاری قوم کے کچھ لوگ ہو ہو (آہستہ آہستہ) ہمارے پاس آگئے۔

فَإِذَا دَفَّتْ دَافَّةٌ مِنَ الْأَعْرَابِ وَضَعَهَا فِيهِمْ۔ جب باہر والے کچھ لوگ آجاتے تو وہ خیرات کا مال اُن میں خرچ کرتے۔

لَأَخْبَرْتُهُ أَنَّ دَافَّةً دَفَّتْ۔ میں اُن کو خبر کر دیتا کہ کچھ لوگ آہستہ آہستہ آن پہنچے۔

إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَنَجَائِبَ تَدِفُّ بِرُكْبَانِهَا۔ بہشت میں شریف اونٹنیاں ہیں جو اپنے سواروں کو بے تکان نرمی کے ساتھ لے پھرتی ہیں۔

طَفِقَ الْقَوْمُ يَدِفُّونَ حَوْلَهُ۔ لوگوں نے آہستہ آہستہ آپ کے گرد جمع ہونا شروع کیا۔

كُلْ مَا دَفَّ وَلَا تَأْكُلْ مَا صَفَّ۔ وہ پرندہ کھا جو اُڑنے میں اپنا پنکھ ہلاتا ہے (جیسے کبوتر فاختہ وغیرہ) اور وہ پرندہ مت کھا جو اُڑنے میں صرف پنکھ پھیلاتا ہے اُس کو ہلاتا نہیں (جیسے چیل گدھ باز وغیرہ)۔

Marfat.com

لَعَلَّهٗ یَکُوْنُ اَوْقَرَ دَفَّ رَحْلِهٖ ذَهَبًا وَّ وَرِقًا۔ شاید سونے اور چاندی سے اُس کے کاٹھی کے کونے کو زیادہ بھاری کرنے والا ہوگا۔

دَفُّ الرَّحْلِ۔ کاٹھی (اونٹ کے زین) کا کونہ۔

فَصْلُ مَا بَیْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الصَّوْتُ وَالدُّفُّ۔ حلال اور حرام میں فرق آواز اور دف کا ہے (یعنی نکاح علانیہ کیا جاتا ہے اس میں لوگ جمع ہوتے ہیں آوازیں بلند ہوتی ہیں باجہ بجتا ہے کبھی گانا بھی ہوتا ہے اور حرام چپکے چپکے پوشیدہ کیا جاتا ہے)

دُفٌّ۔ بضمہ اور فتحہ دال مشہور باجہ ہے اور دوسری باجوں کو بھی بعض علماء نے دف پر قیاس کیا ہے جو تشہیر نکاح کے لئے بجائے جائیں اور نکاح اور خوشی کے رسموں میں اُن کا بجانا جائز رکھا ہے اور ایک جماعت علماء نے سوا دف کے دوسرے باجوں کا بجانا ناجائز رکھا ہے)

اِنَّهٗ دَافَّ اَبَا جَهْلٍ یَوْمَ بَدْرٍ۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے بدر کے دن ابوجہل کا کام تمام کیا (عفراء کے بیٹوں نے تلواروں سے مار کر اُس کو گرادیا تھا کچھ جان باقی تھی عبداللہ بن مسعودؓ نے جا کر اُس کا سر ہی کاٹ لیا خس کم جہاں پاک) عرب لوگ کہتے ہیں دَافَفْتُ عَلَى الْاَسِيْرِ اَدَافِفُهٗ یا دَفَّفْتُهٗ۔ یعنی میں نے قیدی کا کام تمام کیا اُس کو مار ڈالا۔

مَنْ کَانَ مَعَهٗ اَسِیْرٌ فَلْیُدَافِّهٖ۔ جس کے پاس کوئی قیدی ہو وہ اُس کو مار ڈالے (یہ خالد بن ولید نے بنی جذیمہ کے قیدیوں کے لئے حکم دیا تھا)۔

فَاَعْطَی مُوْسٰی فَاسْتَدَفَّ بِهَا۔ خبیبؓ نے جن کو کہ کافروں نے قید کیا تھا اپنے قتل ہوتے وقت یہ کہا مجھ کو ایک اُسترہ دو (میں پاکی کرلوں) آخر ان کو اُسترہ دیا گیا انھوں نے اُس سے پاکی کی (زیر ناف کے بال مونڈے)۔ یہ دف سے نکلا ہے یعنی جڑ سے اکھیڑا۔

تُغَنِّیَانِ وَ تُدَفِّفَانِ۔ وہ دونوں چھوکریاں گا رہی تھیں اور دف بجا رہی تھیں (ایک روایت میں وَتَقْضِیَانِ زیادہ ہے یعنی ناچ رہی تھیں (یہ چھوکریاں کچھ فاحشہ نہ تھیں بلکہ گھریلو یا عصمت لڑکیاں تھیں جو عید کے دن خوشی کر کر گا اور بجا رہی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو جائز رکھا اور منع نہیں فرمایا بلکہ ایک روایت میں ہے کہ ابوبکرؓ نے اُن کو جھڑکا تو آپ نے فرمایا جانے دے ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے یہ ہماری عید ہے۔ مجمع البحار میں ہے کہ دُف بضمہ دال ایک گول باجا ہے چھلنی کی وضع کا ایک طرف سے منڈھا ہوا۔ میں کہتا ہوں اُس وقت عرب میں یہی باجہ مروج تھا اور اگر طبلہ رائج ہوتا تو قیاس یہی کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسی خوشی کے مواقع پر اُس سے بھی منع نہ فرماتے۔ بہرحال دف کے سوا دوسری باجوں (مزامیر) کی حلت اور حرمت میں علمائے حدیث کا اختلاف ہے اور ہر ایک کے دلائل مستقل کتابوں اور رسالوں میں بیان ہوتے ہیں تو اس میں تشدد اور سختی کرنا اور خواہ مخواہ نکاح یا خوشی کے رسموں میں باجے بجانے والوں کو فاسق کہنا ظلم اور شرارت اور تعصب ہے اللہ تعالیٰ ایسے تعصبات اور تشددات سے بچائے رکھے جو مسئلہ بین العلماء اختلافی ہو اُس میں کسی فریق کو دوسرے فریق پر زبان طعن دراز کرنا بالکل نالائقی اور جہالت ہے)۔

سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَیْكَ فِی الْجَنَّةِ۔ میں نے تمہاری جوتیوں کی آواز بہشت میں سنی (یعنی خواب میں دیکھا تم بہشت میں چل رہے ہو۔ یہ آپؐ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا)۔

مَوْتُ طَاعُوْنٍ دَفِیْفٌ۔ طاعون کی موت نرم ہے۔

مَا تَرَكَ اِلَّا مَا بَیْنَ الدَّفَّتَیْنِ۔ کچھ نہ چھوڑا مگر جو دونوں دفتیوں کے بیچ میں لکھا گیا تھا (باقی سب متفرق پرچوں کو جلوا ڈالا)۔

Marfat.com

إِنْ كَانَ الطَّيْرُ دَفِيفُهُ أَكْثَرَ مِنْ صَفِيفِهِ أُكِلَ۔ اگر پرندے کا پنکھ ہلانا اُس کے پھیلانے سے زیادہ ہو تو وہ کھایا جائے گا (یعنی حلال ہے)۔

إِنَّ إِبْرَاهِيمَ خَتَنَ نَفْسَهُ بِقَدُومٍ عَلَى دَفٍّ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنا ختنہ آپ ایک بسولے سے کرلیا اُس کو ایک تختہ پر مار کر۔

دَفْقٌ۔ یا دُفُوقٌ۔ ایکبارگی نکلنا، کود کر نکلنا، زور سے پھوٹنا تے کرنا، مار ڈالنا۔

دُفَاقُ الْعَزَائِلِ۔ مشک کے سوراخوں میں سے زور سے بہنے والا منہ۔ عَزَائِلَ اصل میں عَزَالِیُّ تھا، مشک کے دہانے۔

مَاءٌ دَافِقٌ۔ کود کر نکلنے والا پانی یعنی منی۔

أَبْغَضُ كَنَائِنِي إِلَيَّ الَّتِي تَمْشِي الدِّفِقَّى۔ بہت ناپسند میری بہوؤں میں وہ بہو ہے جو دوڑ کر کود کر چلتی ہو۔

دَفَقَتْ فِي مَحَافِلِهَا۔ محفلوں میں کود کر آئی۔

أَصْبَحَ النِّيلُ يَتَدَفَّقُ۔ دریائے نیل بھرپور ہو کر زور سے بہ رہا ہے۔

لَا يَجِبُ الْغُسْلُ إِلَّا مِنَ الدَّفْقِ۔ غسل جب ہی لازم ہے جب کود کر پانی نکلے۔ (یعنی منی خارج ہو)۔

دَفْنٌ۔ ڈھانپنا، گاڑنا، چھپانا۔

قُمْ عَنِ الشَّمْسِ فَإِنَّهَا تُظْهِرُ الدَّاءَ الدَّفِينَ۔ دھوپ میں سے اُٹھ وہ اندرونی چھپی ہوئی بیماری کو اوپر لاتی ہے۔ قاموس میں ہے دَاءٌ دِفْنٌ وہ بیماری جو پوشیدہ ہونے کے بعد پھر ظاہر ہو اور اُس سے سخت خرابی پیدا ہو، بعضوں نے کہا صحیح دَاءٌ دَفْنٌ یا دَفِينٌ ہے۔

وَاجْتَهَرَ دُفُنَ الرَّوَاءِ۔ میٹھے اور سیراب کرنے والے پانیوں کو جو چھپے ہوئے تھے اُنھوں نے کھول دیا (یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا)۔

كَانَ لَا يَرُدُّ الْعَبْدَ مِنَ الْإِدْفَانِ وَيَرُدُّهُ مِنَ الْإِبَاقِ الْبَاتِّ۔ شریح قاضی اُس غلام کی واپسی کا حکم نہیں دیتے تھے جو اپنے مالک سے ایک دو روز کے لئے شہر ہی میں کہیں جا کر چھپ جائے (کیونکہ یہ ایسا عیب نہیں ہے جس سے مشتری کو واپسی کا اختیار ملے البتہ اگر قطعی شہر سے بھاگ جانے کی اُس میں عادت ہو تو واپس کرا دیتے)۔

حَتَّى يُدْفَنَ كَانَ لَهُ قِيرَاطَانِ۔ جو شخص جنازہ کی نماز پڑھے پھر دفن یعنی مٹی ڈالنے تک اُس کے ساتھ رہے تو اُس کو دو قیراط ثواب کے ملیں گے (اگلے قیراط کے سوا یا اُس سمیت)۔

كَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا۔ مسجد میں تھوکنے کا کفارہ یہ ہے کہ اُس کو زمین کی کنکریوں یا ریتی میں چھپا دے (تاکہ دوسرے نمازیوں کو تکلیف نہ ہو یہ اُس وقت کا حکم ہے جب مسجدوں کے صحن کچے اور اُس میں ریتی اور کنکر بچھے رہتے تھے لیکن ہمارے زمانہ میں جب کہ مسجدوں کے صحن پکے یا پتھر کے ہوتے ہیں وہاں تھوکنا درست نہیں اگر تھوک غلبہ کرے اور باہر نہ جا سکے تو اپنی جوتی کے تلے یا کپڑے میں تھوک لے)۔

فَادْفِنُونِي۔ مجھ کو گاڑ دینا۔

لَوْلَا أَنْ لَا تَدَافَنُوا۔ اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ تم مُردوں کا گاڑنا چھوڑ دو گے یا دہشت میں آکر اُن کا گاڑنا بھول جاؤ گے تو میں اللہ سے دعا کرتا کہ وہ تم کو قبر کا عذاب سنا دیتا۔

تَكَادُ أَنْ تَدْفِنَ الرَّاكِبَ۔ قریب ہے کہ سوار کو گاڑ دے (یعنی نظر سے چھپا دے) (ایسی تیز چال ہے)۔

لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دُفِنْتَ إِلَّا حَيْثُ مُتَّ۔ اگر میں وہاں موجود ہوتا تو جہاں تو مرا تھا وہیں دفن کیا جاتا۔

دَفَنْتُ الْحَدِيثَ۔ میں نے اس بات کو چھپا دیا (کسی پر ظاہر نہیں کی)۔

مِدْفَانٌ۔ پرانی مشک۔

إِنْ رَأَى حَسَنَةً دَفَنَهَا۔ اگر کوئی اچھی بات دیکھے تو

Marfat.com

اُس کو گاڑ دیتا ہے (بیان نہیں کرتا) بُری بات دیکھے تو فاش کر دیتا ہے (یہ دشمن کی صفت آپ نے بیان فرمائی)۔
اِدْفِنُوْا كَلَامَهٗ تَحْتَ اَقْدَامِكُمْ۔ اُس کی بات اپنے پاؤں کے تلے گاڑ دو (کسی سے بیان نہ کرو)۔
دَفٌّ۔ زخمی پر حملہ کر کے اُس کا کام تمام کر دینا۔
اِدْفَاءٌ۔ سینگ لمبے ہونا، کام تمام کرنا۔
اَبْصَرَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ شَجَرَةً دَفْوَاءَ تُسَمّٰى ذَاتَ اَنْوَاطٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سفر میں ایک بڑا گنجان سایہ دار درخت دیکھا جس کو لوگ ذات انواط کہتے تھے۔
اِنَّهٗ عَرِيْضُ النَّحْرِ فِيْهِ دَفًا۔ دجال چوڑے سینے والا کسی قدر جھکا ہوا ہوگا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں رَجُلٌ اَدْفٰى جھکا ہوا مرد۔ بعضوں نے اَدْفَاءُ ہمزہ کہا ہے مونث دَفْوَاءُ ہے)۔

باب الدال مع القاف

دَقَرٌ۔ کھانے سے بھر جانا، تروتازہ ہونا، قے کرنا، رنجیدہ کرنا، غصہ دلانا۔
قَالَ لِاَسْلَمَ مَوْلَاهُ اَخَذَتْكَ دِقْرَارَةُ اَهْلِكَ۔ حضرت عمرؓ نے اپنے غلام اسلم سے کہا تیرے خاندان والوں کی بد خصلت تجھ میں آگئی۔
رَأَيْتُ عَلٰى عَمَّارٍ دِقْرَارَةً وَقَالَ اِنِّيْ مَمْثُوْنٌ۔ میں نے عمارؓ کو جانگیا پہنے دیکھا وہ کہنے لگے مجھ کو مثانہ کی بیماری ہے۔ دِقْرَارَةٌ کی جمع دَقَارِيْرُ ہے۔
دَقْرُوْرٌ۔ پائجامہ۔
اِنَّهٗ جَزَعَ الصُّفَيْرَاءَ ثُمَّ صَبَّ فِيْ دَقْرَانٍ۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ بدر میں جا رہے تھے) تو آپ نے صفراء وادی کو طے کیا پھر دقران میں اُتر پڑے (صفراء وادی اور دقران دونوں مقام کے نام ہیں مدینہ اور بدر کے درمیان)۔
دَقْوَرَةٌ۔ شر پھیلانا، فساد انگیزی۔
دَقْعٌ۔ مطلب براری کے لئے عاجزی اور گڑگڑاہٹ۔ ذلت اور محتاجی سے خاک آلودہ ہونا، بُری گزران پر راضی ہونا، افلاس کو بُری طرح اُٹھانا۔
اِنَّكُنَّ اِذَا جُعْتُنَّ دَقِعْتُنَّ۔ تم عورتوں کی خصلت ہے جب بھوکی ہوتی ہو (پیٹ کی مار پڑتی ہے) تو عاجزی کرتی ہو۔
دَقْعَاءُ۔ مٹی۔
لَا تَحِلُّ الْمَسْئَلَةُ اِلَّا لِذِيْ فَقْرٍ مُّدْقِعٍ۔ سوال اُسی شخص کو درست ہے جس کو افلاس نے مٹی سے لگا دیا ہو (بالکل محتاج ہو، بھوکا ننگا اُس کے پاس نہ ہو)۔
لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ اِلَّا فِيْ دَيْنٍ مُّوْجِعٍ اَوْ فَقْرٍ مُّدْقِعٍ۔ خیرات لینا اُسی وقت درست ہے جب تکلیف دینے والی قرض داری ہو یا سخت مفلسی ہو۔
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فَقْرٍ مُّدْقِعٍ۔ تیری پناہ خاک میں ملا دینے والی محتاجی سے۔
دَوْقَعَةٌ۔ مفلسی ذلت اور خواری۔
دِقَاعٌ۔ مٹی۔
دَيْقُوْعٌ۔ سخت بھوک۔
دَقٌّ۔ مار کر توڑ ڈالنا، کوٹنا، ٹھونکنا۔
اِسْتَدِقِّ الدُّنْيَا وَاجْتَهِدْ رَاْيَكَ۔ دنیا کو حقیر سمجھ اور اپنی رائے سے سوچ۔
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجُلَّهٗ۔ یا اللہ میرے سارے گناہ بخش دے چھوٹے اور بڑے قلیل اور کثیر۔
لَا دَقَّ وَلَا زَلْزَلَةَ۔ اس میں نہ دبانا ہے نہ ہلانا ہے (دبانے سے یہ مطلب ہے کہ غلہ زیادہ سمائے اور ہلانے سے یہ کہ کم سمائے)۔
سَلْنِيْ حَتَّى الدِّقَّةَ۔ مجھ سے ہر چیز کا سوال کر یہاں تک کہ

Marfat.com

پسے ہوئے نمک کا بھی (وہ بھی مجھ ہی سے مانگ) بعضوں نے کہا دُقَّه وہ نرم خاک جسکو ہوا اڑا کر لے جاتی ہے)

يُصَلِّي صَلوٰةً دَقِيقَةً ۔ ہلکی نماز پڑھتے تھے (نہ بہت لمبی چوڑی)۔

تَعْمَلُوْنَ اَعْمَالًا اَدَقَّ فِي اَعْيُنِكُمْ نَعُدُّهَا مِنَ الْمُوْبِقَاتِ ۔ تم بعضے ایسے کام کرتے ہو جو تمہاری آنکھوں میں ہلکے ہیں (تم سمجھتے ہو کہ یہ کوئی بڑے گناہ نہیں ہیں) اور ہم ان کو ہلاک کرنے والے گناہوں میں شمار کرتے ہیں۔

فَيَدُقُّ عَلٰى حَدِّهٖ ۔ اپنی تلوار کی دھار پر ایک پتھر مارے (اس کی دھار توڑ دے یا مراد یہ ہے کہ لڑائی نہ کرے) اس حدیث سے ابوبکرہؓ نے دلیل لی کہ جب مسلمانوں کے آپس میں فتنہ ہو تو کسی فریق کی طرف ہو کر نہ لڑے اگر کوئی اس کو مارنے آئے تو مر جائے لیکن اس پر حملہ نہ کرے۔ عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ خود لڑائی کی ابتدا نہ کرے لیکن اگر اس کو کوئی مارنے آئے تو اس کو دفع کر سکتا ہے اور اکثر صحابہ اور تابعین کا یہ قول ہے کہ جو فریق حق پر ہو اس کی مدد کرے اور باغیوں سے لڑے قرآن شریف کی آیت بھی اسی پر دلالت کرتی ہے اور یہ حدیث اس حالت پر محمول ہے جب یہ معلوم نہ ہو کہ حق کس کی طرف ہے)

لَا بَأْسَ اَنْ يَّتَوَضَّاَ بِالدَّقِيْقِ ۔ آٹا مل کر ہاتھ یا جسم دھونے میں کوئی قباحت نہیں (جیسے بیسن وغیرہ مل کر نہاتے ہیں)۔

اِنَّمَا يُدَاقُّ اللّٰهُ الْعِبَادَ فِي الْحِسَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى قَدْرِ مَا اٰتَاهُمْ مِنَ الْعُقُوْلِ فِي الدُّنْيَا ۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بڑی باریکی سے حساب لیگا ہر ایک شخص کا اس کے موافق جتنی عقل اس کو دی تھی۔

كَفَرَ مَنْ تَبَرَّاَ مِنْ نَسَبٍ وَّاِنْ دَقَّ ۔ جو شخص اپنے خاندان سے الگ ہو گیا (شیخ یا مغل یا پٹھان ہو کر سید بن گیا) گو تھوڑا ہی الگ ہو وہ کافر ہو گیا (یعنے ناشکرا)۔

لَا تُبَاشِرْ دَقَائِقَ الْاَشْيَاءِ بِنَفْسِكَ ۔ حقیر کام اپنے ہاتھ سے مت کر (بلکہ خادموں اور نوکروں چاکروں پر چھوڑ دے، اگر ہر ایک کام خود کرے گا تو اول تو ہو نہ سکے گا دوسرے نوکر چاکر دشمن ہو جائیں گے کہ میاں ہم پر اعتبار ہی نہیں کرتے)

اِنَّ اللّٰهَ اسْتَوٰى عَلٰى مَا دَقَّ وَجَلَّ ۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک چھوٹی اور بڑی چیز پر غالب (قادر ہے) اس کا مقابل کوئی نہیں اسی لئے استوی علی العرش میں غلبہ کے معنے صحیح نہیں کیونکہ وہ تو ہمیشہ سے اپنے عرش پر غالب تھا)

حُمَّى الدِّقِّ ۔ ایک قسم کا خفیف بخار جو اندرونی اعضاء پر کوئی آفت آنے سے پیدا ہوتا ہے۔ اور آخیر میں آدمی کو گھلا گھلا کر مار ڈالتا ہے۔

تَدُقُّهُمُ الْفِتْنَةُ كَمَا تَدُقُّ النَّارُ الْحَطَبَ ۔ فتنہ ان کو اس طرح پیس ڈالے گا جیسے آگ سوکھی لکڑی کو۔

مُدُقٌّ ۔ کوٹنے اور دبانے کا آلہ جیسے اون دستہ۔ قیاس کے رو سے مِدَقٌّ ہونا چاہئے)

دَقْلٌ ۔ روکنا، محروم کرنا، ناک یا منہ یا گدی یا جبڑوں پر مارنا۔

دُقُوْلٌ ۔ غائب ہو جانا، داخل ہونا، جیسے دُخُوْلٌ ہے۔

هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ وَنَثْرًا كَنَثْرِ الدَّقَلِ ۔ کیا قرآن شریف کو جلدی جلدی شعروں کی طرح پڑھنے لگے اور خراب کھجور کی طرح اس کو پھیلانے لگے (خراب کھجور خشکی اور سختی کی وجہ سے جدا جدا رہتی ہے چمٹتی نہیں)۔

مَا نَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَأُهُ ۔ ہم کو خراب کھجور بھی پیٹ بھر کر نہیں ملتی۔

فَصَعِدَ الْقِرْدُ الدَّقَلَ ۔ بندر پردے کی لکڑی پر چڑھ گیا (یعنی اس لکڑی پر جو کشتی میں لمبی لگاتے ہیں

Marfat.com

اُس سے پردہ اُٹھاتے ہیں عربی میں اُس کو شراع اور صاری
کہتے ہیں۔ اُس کا قصہ حیوۃ الحیوان میں مذکور ہے کہ امام بیہقی
نے مرفوعاً روایت کی کہ دودھ میں پانی مت ملایا کرو کیونکہ تم
سے پہلے ایک شخص تھا جو دودھ میں پانی ملا کر اُس کو بیچا کرتا
تھا اُس نے ایک بندر خریدا اور اُس کو لے کر کشتی میں سوار
ہوا جب بجدار میں پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے بندر کے دل میں
ڈالا اُس نے کیا کیا اشرفیوں کی تھیلی اٹھائی اس کو لے کر
کشتی کی لمبی لکڑی پر چڑھ گیا اور تھیلی میں سے ایک ایک اشرفی
دریا میں اور ایک ایک کشتی میں ڈالنے لگا۔ غرض دودھ والے
کی آدھی اشرفیاں جاتی رہیں جو پانی کی قیمت تھیں وہ پانی
میں گئیں صرف دودھ کی قیمت اُس کے پاس رہ گئی)
مترجم۔ کہتا ہے کہ ایک صاحب گنگا کے کنارے نہانے
لگے انھوں نے اپنے کپڑے اُتار کر باہر چھوڑے اور خود
پانی میں گئے ایک بندر آیا اُن کی ہمیانی جس میں سو روپے
تھے اٹھا کر ایک اونچے درخت پر جو لب دریا تھا چڑھ
گیا اور وہاں جا کر ہمیانی کو مُنہ سے کتر ڈالا اُس میں سے ایک
ایک روپیہ ان صاحب کو دکھا کر پھر دریا میں پھینک دیا
یہاں تک کہ سّو کے سَو روپے سب پھینک دیئے اس کے
بعد خالی ہمیانی ان کی طرف پھینک دی اور خود چلتا ہوا
یہ جا وہ جا۔

باب الدال مع الکاف

دَکَّ دَکًّا۔ مٹی سے بھر دینا، سوراخ بند کرنا۔
سَہْلٌ وَّدَکْدَاکٌ۔ ملائم ہے اور برابر ریتی بچھی ہوئی
ہے (یعنی اونچی نیچی دشوار گزار نہیں ہے)۔
اِلَیْكَ اَجُوْبُ الْقَوْمَ بَعْدَ الدَّکَادِکِ۔ میں آپ
ہی کی طرف ہموار زمینوں کے بعد پہاڑوں کو طے کرتا ہوں۔
دَکْدَاکٌ اور دِکْدِکٌ وہی بمعنی دَکْدَاکٌ۔
دَکٌّ۔ کوٹنا، گرانا، مارنا، توڑنا، برابر کرنا۔

ثُمَّ تَدَاکَکْتُمْ عَلَیَّ تَدَاکُکَ الْاِبِلِ الْھِیْمِ
عَلٰی حِیَاضِھَا۔ پھر تم نے مجھ پر ایسا ہجوم کیا جیسے پیاسے
اونٹ اپنے حوضوں پر (پانی پینے کے لئے) کرتے ہیں۔
اَنَا اَعْلَمُ النَّاسِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ قَالَ فَتَدَاکَّ النَّاسُ
عَلَیْہِ۔ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا میں حضرت محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا حال سب لوگوں سے زیادہ
جانتا ہوں یہ سُنتے ہی سب لوگ اُن پر جمع ہو گئے (ایک
پر ایک گرنے لگے شفاعت کا بیان سُننے کے لئے)۔
اِنَّا وَجَدْنَا بِالْعِرَاقِ خَیْلًا عِرَاضًا دُکًّا۔ ہم نے
عراق میں ایسے گھوڑے دیکھے جن کی پیٹھیں چوڑی اور
چھوٹی (جیسے ترکی گھوڑے ہوتے ہیں)۔
نَاقَةٌ دَکَّاءُ۔ ہموار پیٹھ والی اونٹنی (جس کا کوہان اٹھا
ہوا نہ ہو)۔
فَدُکِّکْنَ۔ برابر کر دیئے جائیں گے۔
دُکَّةٌ۔ اونچا مکان۔ اس کی جمع دُکَکٌ ہے۔
فَدُکَّتَا دَکَّةً وَّاحِدَةً۔ دونوں ایکبارگی توڑ کر
برابر کر دیئے جائیں گے۔
دَکْلٌ۔ مٹی گوندھنا، روندنا۔
دُکْلَةٌ۔ ایک رنگ مائل بہ سیاہی جیسے برچھوں کا رنگ
ہوتا ہے (حضرت علیؓ کی فضیلت میں کسی نے یہ شعر کہا ہے۔

عَلِیٌّ لَہٗ فَضْلَانِ فَضْلُ قَرَابَةٍ
وَفَضْلٌ بِنَصْلِ السَّیْفِ وَالسُّمْرِ الدُّکْلِ

یعنی حضرت علیؓ میں دو فضیلتیں ہیں۔ ایک تو آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم سے قرابت قریبہ رکھتے تھے، دوسرے تلوار
کی دھار اور سیاہی مائل برچھوں کی وجہ سے (یعنی فنون
سپاہگری اور شجاعت اور بہادری میں بھی بے نظیر تھے۔
آپ کی ذات مجمع کمالات تھی عالم ایسے بڑے سپاہی
ایسے بڑے)۔

Marfat.com

دَکَنٌ۔ میلا، مائل بسیاہی ہونا، اوپر تلے کسی کا اسباب جمانا۔
اِنَّهَا اَوْقَدَتِ الْقِدْرَ حَتّٰى دَكِنَتْ ثِيَابُهَا۔ حضرت خاتون جنت جناب شہزادی عالم و عالمیان فاطمۃ الزہراؓ نے ہانڈیاں پکائیں یہاں تک کہ آپ کے کپڑے میلے اور کالے ہوگئے (حضرت فاطمہؓ بوجہ خادم نہ ہونے کے گھر کے کل کام کرتیں، چکی خود پیستیں، کھانا بھی خود ہی پکاتیں آپ جب تک زندہ رہیں دنیا میں کوئی عیش نہیں کیا فراغت کا زمانہ آپ نے نہیں پایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے چند مہینے بعد ہی دنیا سے سدھاریں اور اپنے والد بزرگوار سے مل گئیں)۔
فَبَقِيَ حَتّٰى دَكِنَ۔ وہ کرتہ ام خالد کے پاس رہا یہاں تک کہ میلا کچیلا ہوگیا۔
فَبَنَيْنَا لَهٗ دُكَّانًا مِنْ طِيْنٍ يَجْلِسُ عَلَيْهِ۔ ہم نے ان کے لئے ایک چبوترہ بنادیا جس پر وہ بیٹھتے تھے۔ دُكَّۃٌ اور دُكَّانٌ اونچی جگہ۔
وَعَلٰى جَعْفَرٍ جُبَّةُ خَزٍّ دَكْنَاءُ۔ جعفر ایک ریشمی جبہ میلا پہنے ہوئے تھے۔
ثَوْبٌ اَدْكَنُ۔ میلا کپڑا۔

باب الدال مع اللام

دَلْثٌ۔ اِدْلِيْثٌ۔ نزدیک قدم رکھنا۔
تَدَلُّثٌ اور اِنْدِلَاثٌ۔ بن سوچے سمجھے بڑھ جانا۔
اِنَّ الْاِنْدِلَاثَ وَالتَّخَطْرُفَ۔ بن سوچے سمجھے بگٹٹ چلے جانا اور بڑے بڑے قدم رکھنا۔
دَلْجٌ۔ شروع رات میں چلنا جیسے اِدْلَاجٌ اور دَلْجَةٌ یا دُلْجَةٌ۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَدْلَجَ جب شروع رات میں چلے اور اِدَّلَجَ جب اخیر رات میں چلے۔ بعضوں نے کہا اِدْلَاج رات میں چلنے کو کہتے ہیں، شروع میں ہو یا آخر میں اور اس حدیث عَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ میں یہی مراد ہے کیونکہ اس کے بعد یہ فرمایا کہ زمین رات کو طے کی جاتی ہے اور ایک شاعر نے یوں کہا ہے کہ ع

اصبر على السير والادلاج فی السحر
وفی الرواح على الحاجات والبكر

تو سحر کے وقت چلنے کو بھی اِدْلَاج کہا۔
فَاَدْلَجُوْا۔ پھر وہ رات کو چلے۔
فَاَدْلَجْنَا لَيْلَتَنَا۔ ہم رات بھر چلے۔
عَرَّسَ مِنْ وَرَاءِ الْجَيْشِ فَادَّلَجَ۔ رات کو لشکر کے پیچھے اتر پڑے پھر اخیر رات میں چلے۔
مَنْ خَافَ اَدْلَجَ۔ جو شخص دشمن کے حملے سے اخیر رات میں ڈرے گا وہ شروع ہی رات میں چل دے گا۔
وَاسْتَعِيْنُوْا بِالْغُدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِنَ الدُّلْجَةِ۔ کچھ سویرے صبح کو چل لو کچھ شام کو کچھ رات کو (مراد پانچوں نمازیں ہیں فجر کی نماز صبح کا چلنا ہے اور شام کا چلنا ظہر اور عصر کی نماز ہے اور رات کا چلنا مغرب اور عشاء کی نماز ہے مطلب یہ ہے کہ جو مسافر سارے دن یا ساری رات چلا کرے وہ تھک کر رہ جائے گا منزل مقصود کو نہ پہنچے گا برخلاف اس مسافر کے جو تھوڑا تھوڑا روز چلا کرے وہ ایک دن ضرور منزل مقصود پر پہنچ جائے گا یہی حال عبادت کا بھی ہے تھوڑی تھوڑی ہر روز کرنا یہ نبھ سکتی ہے اور آدمی اسی کی وجہ سے بلند مرتبہ پر پہنچ سکتا ہے مگر سارے دن یا ساری رات عبادت ہرگز نہیں نبھتی اور دو چار دن کی تو کیا فائدہ پھر تھک کر بالکل چھٹ جاتی ہے مثل مشہور ہے جو دوڑ کر چلا وہ گرا)۔
فَلَقِيْنَاهُ مُدَّلِجًا۔ ہم آپ سے اس وقت ملے جب آپ رات کو چل رہے تھے۔
فَيَدَّلِجُ مِنْ عِنْدِهِمَا۔ پھر عبدالرحمٰن بن ابی بکر رات ہی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیقؓ کے

Marfat.com

پاس سے چلے جاتے (جب آپ غار ثور میں پوشیدہ تھے)
تَدَّلِجُ بَیْنَ یَدَیِ الْمُدْلِجِ۔ تورات کو چلنے والے کے آگے چلتا ہے (یعنی عبادت سے پہلے تو ہی اُس کی توفیق دیتا ہے ورنہ بندہ کیا کر سکتا ہے)۔

مُدْلِجٌ۔ ایک قبیلہ ہے کنانہ میں سے۔

دَلْحٌ۔ بوجھ کی وجہ سے چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر چلنا لنگانا۔

کُنَّ النِّسَاءُ یَدْلَحْنَ بِالْقِرَبِ عَلٰی ظُهُوْرِهِنَّ فِی الْحَرْبِ۔ عورتیں لڑائی میں مشکیں اپنی پیٹھ پر اُٹھائے ہوئے آہستہ آہستہ چلتی تھیں۔ (غازیوں کو پانی پلاتی تھیں زخمیوں کی مرہم پٹی دوا علاج کرتی تھیں، اب ہمارے زمانہ کے مسلمانوں نے عورتوں کو ایک چاردیواری میں قید رکھنا شرعی پردہ سمجھ رکھا ہے حالانکہ یہ ایک رسمی پردہ ہے نہ کہ شرعی)۔

وَهُمْ كَالسَّحَابِ الدُّلَّحِ۔ یعنی فرشتے بڑے پانی والے ابر کی طرح ہیں۔ (عرب لوگ کہتے ہیں سَحَابٌ دَالِحٌ۔ بہت پانی والا ابر۔ اُس کی جمع دُلَّحٌ ہے)۔

اِنَّ سَلْمَانَ وَاَبَا الدَّرْدَاءِ اِشْتَرَیَا لَحْمًا فَتَدَالَحَاهُ بَیْنَهُمَا عَلٰی عُوْدٍ۔ سلمان فارسی اور ابوالدرداء نے گوشت خریدا اور ایک لکڑی پر لٹکا کر اُس کے دونوں کنارے پکڑ کر لے چلے۔

دَلُوْحٌ۔ بہت پانی والا۔

دَلْدَلَةٌ۔ ہلانا۔

تَدَلْدُلٌ۔ ہلنا لٹک کر تہل تہل کرنا۔

دَلْدَالٌ۔ اضطراب اور بیقراری۔

یَا اَهْلَ الْخِیَامِ هٰذَا الدَّلْدَلُ الَّذِیْ یَحْمِلُ اَسْرَارَکُمْ۔ اے خیمہ والو دیکھو سیہی (سیہہ) ہے جو تمہارے بھید لے کر جا رہی ہے (سیہی اکثر رات کو نکلتی ہے اور سر کو بدن میں چھپا لیتی ہے تو اُس شخص کو سیہی سے تشبیہ دی وہ بھی چھپ کر راز لینے کو آیا تھا)۔

کَانَ اسْمُ بَغْلَتِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دُلْدُلًا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے خچر کا نام دلدل تھا (آپ کی وفات کے بعد کہتے ہیں کہ کنوئیں میں گر کر مر گیا)۔

دَلَسٌ۔ مکر اور فریب چونہ کاری، طلا کاری۔ جیسے تَدْلِیْسٌ ہے۔

دَلَسٌ۔ تاریکی جیسے دُلْسَةٌ ہے۔

تَدْلِیْسٌ۔ عیب چھپانا اور اہل حدیث کی اصطلاح میں راوی کا اپنے اصلی شیخ کو چھپانا۔

مُدَلِّسٌ۔ جو کوئی تدلیس کرے۔

رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ لَوْ لَمْ یَنْهَ عَنِ الْمُتْعَةِ لَاتَّخَذَهَا النَّاسُ دَوْلَسِیًّا۔ اللہ حضرت عمرؓ پر رحم کرے اگر وہ متعہ سے منع نہ کرتے (اُس کی حرمت برسر منبر بیان نہ فرماتے) تو لوگ متعہ کو زنا کرنے کا حیلہ بنا لیتے (اگر کوئی زنا کرتا اور جب اُس سے مواخذہ کرتے تو کہتا میں نے متعہ کیا تھا اچھا ایک حیلہ اُس کے ہاتھ آتا)۔

لَا یَجُوْزُ لِعِلَّةِ التَّدْلِیْسِ۔ جب کسی چیز میں کوئی عیب ہو تو بایع کو اُس کا چھپانا روا نہیں (بلکہ خریدار سے کہہ دینا چاہیئے اب چاہے وہ لے یا نہ لے عرب لوگ کہتے ہیں دَلَّسَ الْبَایِعُ۔ بیچنے والے نے عیب چھپایا)۔

دَلْعٌ۔ باہر نکلنا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں دَلَعَ لِسَانُهٗ اُس کی زبان (پیاس یا تھکان کی وجہ سے) باہر نکل پڑی اور باہر نکالنا، لٹک جانا۔

اِنَّهٗ كَانَ یَدْلَعُ لِسَانَهٗ لِلْحَسَنِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسنؓ کو بہلانے کے لئے اپنی زبان مبارک باہر نکالتے (تاکہ وہ زبان کی سُرخی دیکھ کر خوش ہوں)۔

رَاَتْ كَلْبًا فِیْ یَوْمٍ حَارٍّ قَدْ اَدْلَعَ لِسَانَهٗ مِنَ الْعَطَشِ۔ ایک عورت نے کتے کو دیکھا جو گرمی کے دن

Marfat.com

میں پیاس کے مارے اپنی زبان باہر نکالے ہوئے تھا۔

يُبْعَثُ شَاهِدُ الزُّوْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُدْلِعًا لِسَانَهٗ فِي النَّارِ۔ جھوٹی گواہی دینے والا قیامت کے دن اس طرح اٹھایا جائے گا کہ اپنی زبان آگ میں لٹکائے ہوئے ہوگا۔

شَارِبُ الْخَمْرِ يَجِيْئُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ دَالِعًا لِسَانَهٗ يَسِيْلُ لُعَابُهٗ عَلٰى صَدْرِهٖ۔ شراب پینے والا قیامت کے دن اپنی زبان باہر لٹکائے ہوئے آئے گا اس کا لعاب اس کے سینے پر بہہ رہا ہوگا۔

يَا مَنْ دَلَعَ لِسَانَ الصَّبَاحِ بِنُطْقِ تَبَلُّجِهٖ۔ اے وہ خداوند جس نے صبح کی زبان آفتاب کی روشنی سے نکالی۔

اَحْمَقُ دَالِعٌ۔ سخت بیوقوف۔

دَلْفٌ۔ یا دَلَفٌ یا دَلِیْفٌ یا دَلَفَانٌ۔ آہستہ چلنا جیسے بیڑی پہنے ہوئے شخص چلتے ہیں۔

دَبِیْبٌ۔ بہت ہی آہستہ چلنا۔

دَلَفَ اِلَیْهِ۔ جلدی سے اُس کے پاس گیا۔

دِلْفٌ۔ شجاع اور بہادر۔

دَلُوْفٌ۔ موٹا اونٹ۔

دَلَفَ اِلَیْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَسَرَ لِثَامَهٗ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک آیا اور اپنا روپوش اُٹھایا (جس سے ناک تک منہ چھپاتے ہیں)۔

وَلْيَدْلِفْ اِلَيْهِ مِنْ كُلِّ بَطْنٍ رَجُلٌ۔ ہر قبیلے میں سے ایک آدمی اُن کے پاس پہنچے۔

فَدَلَفَتْ رَاحِلَتُهٗ كَاَنَّهَا ظَلِيْمٌ۔ آپ کی اونٹنی جلدی سے آپ کے پاس آگئی جیسے شترمرغ آتا ہے۔

دَلَفَتِ الْكَتِيْبَةُ فِي الْحَرْبِ۔ لشکر لڑائی میں آگے بڑھ گیا۔

اَبُوْ دُلَفٍ۔ ایک شخص کی کنیت ہے۔

دَلْقٌ۔ باہر نکالنا، پھسل دینا، ایکبارگی بہا دینا۔

اِنْدِلَاقٌ۔ اپنی جگہ سے باہر نکلنا۔

يُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُ بَطْنِهٖ۔ دوزخ میں ڈالا جائے گا اُس کی پیٹ کی انتڑیاں باہر نکل آئیں گی (اور وہ اُن کے گرد اس طرح گھومیگا جیسے چکی کا گدھا اُس کے گرد گھومتا ہے)۔

اِنْدَلَقَ السَّيْفُ مِنْ جَفْنِهٖ۔ تلوار اپنے نیام کے باہر نکل پڑی (اُس کو کاٹ کر باہر آگئی)۔

جِئْتُ وَقَدْ اَدْلَقَنِي الْبَرْدُ۔ میں آیا سردی نے مجھ کو باہر نکالا۔

وَمَعَهَا شَارِفٌ دَلْقَاءُ۔ حلیمہ سعدیہ آئیں اُن کی سواری میں ایک اونٹنی تھی جس کے دانت بڑھاپے کی وجہ سے گر گئے تھے اور پانی پینے میں پانی اُس کے منہ سے باہر نکل آتا تھا ایسی اونٹنی کو دَلُوْقٌ اور دِلْقِمٌ۔ بھی کہتے ہیں۔

سَيْفٌ دَالِقٌ یا دَلْقَاءُ۔ جو تلوار سہل سے نیام کے باہر نکل آئے۔

هُوَ اَغْلَطُ مِنْ دَالِقٍ۔ وہ دالق سے بھی بڑھ کر غلطی کرنے والا ہے (دالق ایک شخص تھا عرب میں جو بہت غلطی کیا کرتا تھا)۔

اِيَّاكُمْ تَدْلِقُوْا اَلْسِنَتَكُمْ بِقَوْلِ الزُّوْرِ وَالْبُهْتَانِ تم اپنی زبانوں کو جھوٹ اور بہتان نکالنے سے بچائے رکھو۔

دَلْكٌ۔ ملنا، دابنا۔

دُلُوْكٌ۔ ڈوبنا، ڈھل جانا، یہ لفظ کئی حدیثوں میں آیا ہے کہیں سورج کا ڈھلنا یعنی زوال مراد ہے، کہیں ڈوب جانا یعنی غروب۔

اُعِدَّ لَكَ دَلُوْكٌ عُجِنَ بِخَمْرٍ وَاِنِّيْ لَاَظُنُّكُمْ آلَ الْمُغِيْرَةِ ذَرْءَ النَّارِ۔ (حضرت عمرؓ نے خالد بن ولید کو لکھا) میں سنتا ہوں تمہارے لئے ایک بٹنہ (بدن پر ملنے کے لئے) تیار ہوا ہے جس کو شراب میں گوندھتے ہیں

Marfat.com

میں سمجھتا ہوں مغیرہ کی اولاد تم دوزخ کے لوگ ہو (بنی مغیرہ اور بنی امیہ یہ دونوں قبیلے قریش کے شرارت اور کفر میں مشہور تھے، خالد بن ولید بنی مغیرہ میں سے تھے)۔
اَيُدَالِكُ الرَّجُلُ اِمْرَأَتَهُ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَانَ مُلْفَجًا۔ امام حسن بصریؒ سے پوچھا کیا مرد اپنی عورت کا مہر دینے میں ٹالا ٹولا کرے؟ انھوں نے فرمایا ہاں جب نادار اور محتاج ہو۔ اَلْفَجَ اور اَفْلَسَ کے ایک معنے ہیں یعنی نادار ہوا۔
مُلْفَجٌ۔ یعنی مفلس نادار اور محتاج۔
دَلِيكٌ۔ ایک قسم کا کھانا ہے جو کھجور اور مسکے سے بنتا ہے۔
تَدَلُّكُ الرَّجُلِ۔ اپنا بدن ملنا نہانے کے وقت۔
سَأَلْتُهُ عَنِ الدَّالِكِ فَقَالَ نَاكِحُ نَفْسِهٖ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ۔ میں نے پوچھا ذکر کو مل کر منی نکال ڈالنا کیسا ہے؟ (یعنی استمنا بالکف) انھوں نے کہا یہ تو اپنے ساتھ خود نکاح کرنا ہے، اس میں کچھ گناہ نہیں (اکثر علماء نے اس کو مکروہ رکھا ہے اور طبًّا نہایت مضر ہے آدمی کو نامرد کر دیتا ہے)۔
دَلٌّ یا دَلَالٌ۔ ناز کرنا، یا لاڈ کرنا۔
دَلَالَةٌ یا دُلُولَةٌ یا دِلِّيلَى۔ راہ بتلانا، ہدایت کرنا۔
وَيَخْرُجُوْنَ مِنْ عِنْدِهٖ اَدِلَّةً۔ اور آپ کے پاس سے راہ بتلانے والے نکلتے ہیں (یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں علم دین حاصل کرتے ہیں اور لوگوں کو راہ بتلانے والے بن کر نکلتے ہیں، یہ حضرت علیؓ نے صحابہؓ کی صفت بیان فرمائی)۔
كَانُوْا يَرْحَلُوْنَ اِلٰى عُمَرَ فَيَنْظُرُوْنَ اِلٰى سَمْتِهٖ وَدَلِّهٖ فَيَتَشَبَّهُوْنَ بِهٖ۔ لوگ حضرت عمرؓ کے پاس سفر کر کے آتے اور آپ کی خصلت اور روش اور وضع کو دیکھتے پھر آپ کی طرح بنتے (وہی خصلتیں اور عادتیں اختیار کرتے جو حضرت عمرؓ کی تھیں، سبحان اللہ آپ پیشوا تھے تمام مسلمانوں کے اور مجمع تھے خصائل اور اخلاق حسنہ کے رضی اللہ عنہ وحشرنا معہ)۔
بَيْنَا اَنَا اَطُوْفُ بِالْبَيْتِ اِذْ رَاَيْتُ امْرَاَةً اَعْجَبَنِيْ دَلُّهَا۔ (سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں) میں ایکبار بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا دفعۃً میں نے ایک عورت کو دیکھا اُس کی شکل اور چال ڈھال مجھ کو اچھی لگی (یا اُس کی بات مجھ کو پسند آئی)۔
اَقْرَبُ سَمْتًا وَّدَلًّا وَّهَدْيًا۔ چال ڈھال خصلت روش سب میں زیادہ مشابہ۔
فَدُلُّوْنِيْ عَلٰى قَبْرِهٖ۔ مجھ کو اُس کی قبر تو بتلاؤ۔
دَلُّ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ۔ (بھولے بھٹکے کو) رستہ بتا دینا بھی صدقہ کا ثواب رکھتا ہے۔
لَاَحَدُكُمْ بِمَسْكَنِهٖ فِي الْجَنَّةِ اَدَلُّ۔ بہشتی لوگوں میں ہر ایک اپنے مکان کو خوب پہچانتا ہوگا (بغیر بتلائے قیامت میں اپنے ٹھکانے چلا جائے گا کیونکہ برزخ میں ہر ایک کو اُس کا ٹھکانا صبح اور شام بتلایا جاتا ہے جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے)۔ يَمْشِيْ عَلَى الصِّرَاطِ مُدِلًّا۔ پل صراط پر ہنسی خوشی سے اتراتا ہوا چلا جائے گا۔
تَدَلَّلَتْ عَلٰى زَوْجِهَا۔ اپنے خاوند پر ناز کرنے لگی۔
يَنْقَطِعُ دُوْنَ نَفَادِهِ الْاَدِلَّاءُ۔ اُس کے ختم ہونے سے پیشتر ہی راہ بتلانے والے لوگ تھک جائیں گے۔ یہ جمع ہے اَدِلَّةٌ کی اور وہ جمع ہے دَلِيْلٌ کی۔
اِنَّ اللّٰهَ قَدْ دَلَّ النَّاسَ عَلٰى رُبُوْبِيَّتِهٖ بِالْاَدِلَّةِ۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اپنے پہچاننے کی دلیلیں بتلا دیں (بڑی دلیل عقل سلیم ہے اُس کے بعد پیغمبر بھیجے اُن کو نشانیاں دیں انھوں نے حق تعالیٰ کی ربوبیت کھول کر بتلا دی)۔
مُدِلًّا عَلَيْكَ۔ تجھ پر ناز کرنے والا
اَلْمُدِلُّ لَا يَصْعَدُ مِنْ عَمَلِهٖ شَيْءٌ۔ یہاں ادلال بھی بھروسہ کرنے کے ہے۔ یعنی جو اپنے نیک اعمال پر بھروسہ

کرے اور یہ سمجھے کہ میرے عمل مجھ کو نجات دلائیں گے اُس کا کوئی عمل مقبول نہ ہوگا (بھروسہ پروردگار کے فضل وکرم پر رکھنا چاہیئے۔ ہمارے اعمال کیا اور ہم کیا) دوسری حدیث میں وارد ہے کہ کوئی اپنے اعمال کی وجہ سے بہشت میں نہیں جائے گا۔ صحابہؓ نے عرض کیا اور آپ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرمایا اور میں بھی مگر اللہ تعالےٰ اپنے رحم وکرم سے مجھ کو ڈھانپ لے تو یہ اور بات ہے۔ اللہ اکبر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ارشاد فرمائیں تو اور کسی شخص کی کیا حقیقت ہے جو اپنے نیک اعمال پر تکیہ کرے۔ خداوندا یہ تو اُن لوگوں کے لئے ہے جو نیک اعمال رکھتے ہوں ہمارے پاس تو (نری گناہ ہی گناہ ہیں) کوئی عمل ایسا نہیں ہے جس کو ہم تیری بارگاہ میں پیش کریں ہم بے توشہ اور بے زاد گناہوں کا گٹھر اٹھائے تیری بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔ تو کریم اور رحیم ہے ہم ناداروں پر بھی رحم کر)۔

اَلْعَابِدُ الْمُدِلُّ بِعِبَادَتِهٖ۔ جو عابد اپنی عبادت پر بھروسہ رکھتا ہو (وہ یہ سمجھتا ہو کہ میری عبادت بھی کوئی چیز ہے اور مجھ کو ضرور اسی کی وجہ سے نجات ہوگی) اُس کا انجام خراب ہے۔

دُلْمَۃٌ۔ کالک، سیاہی چکنائی کے ساتھ جیسے دَلَامٌ ہے۔

اَبُودُلَامَۃَ۔ ایک شخص کا نام تھا عرب میں، اُس کا خچر مجمع العیوب تھا، لنگڑا، کانا، خندہ کاٹنے والا دولتی جھاڑنے والا، غرض تمام عیب اُس میں موجود تھے اسی لئے یہ مثل ہوگئی۔ اَعْیَبُ مِنْ بَغْلَۃِ اَبِیْ دُلَامَۃَ۔ یعنی ابودلامہ کے خچر سے بھی زیادہ عیب دار۔

اَمِیْرُکُمْ رَجُلٌ طُوَالٌ اَدْلَمُ۔ تمہارا سردار ایک لمبا کالا مرد ہے۔

فَجَاءَ رَجُلٌ اَدْلَمُ فَاسْتَاذَنَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ اتنے میں ایک سانولا شخص آیا اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی (کہتے ہیں کہ یہ شخص حضرت عمرؓ تھے)۔

لَسَعَتْهُمْ عَقَارِبُ کَاَمْثَالِ الْبِغَالِ الدُّلْمِ۔ دوزخ والوں کو اتنے بڑے بڑے بچھو کاٹیں گے جیسے کالے خچر۔

دَیْلَمُ۔ ایک قوم کا نام ہے۔

دُلْکُمٌ۔ ہاتھی۔

دَلَهٌ۔ گھبراہٹ یا رنج سے دل کا بے قابو ہوجانا تسلی پانا۔

دَلَهٌ۔ حیران ہوجانا، دیوانہ ہوجانا، عشق ومحبت میں یا رنج وغم میں۔

تَدْلِیْهٌ۔ حیران کرنا، دیوانہ بنانا۔

دَالِهٌ۔ کچے دل کا۔

دَلَّهَ عَقْلِیْ۔ میری عقل کو پریشان کردیا۔

ذَهَبَ دَمُهٗ دَلْهًا۔ اُس کا خون ہدر (بیکار) ہوگیا۔

اِنَّ الْمُدَلَّهَ لَیْسَ عِتْقُهٗ بِعِتْقٍ۔ جو شخص دیوانہ ہوگیا ہو (اُس کی عقل عشق ومحبت یا رنج وغم کی وجہ سے جاتی رہی ہو، کسی بات کا خیال اُس کو نہ رہتا ہو) اُس کا آزاد کرنا صحیح نہیں ہے۔ بعضوں نے مُدَالِهٌ بصیغہ اسم فاعل پڑھا ہے۔ یعنی جو شخص بے پرواہ ہو جو آئے وہ خرچ کر ڈالے۔

دَلْوٌ۔ ڈول کنوئیں میں ڈالنا یا کنوئیں سے نکالنا، آہستہ چلانا، نرمی اور مدارات کرنا، پانی پلانا، سفارش لانا۔

تَدَلِّیْ۔ لٹک جانا، اوپر سے نیچے اُترنا۔

تَدْلِیَۃٌ۔ لٹکانا۔

اِدْلَاءٌ۔ توسل کرنا قرابت یا حجت اور دلیل سے۔

اَدْلٰی اِلَیْهِ بِمَالٍ۔ اُس کو روپیہ دے کر اپنا کام نکالا۔

تَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ۔ نیچے اُتر آیا دو کمانوں کے فاصلہ پر مراد حضرت جبرئیلؑ ہیں۔ بعضوں نے کہا

Marfat.com

دَنٰی فَتَدَلّٰی۔ کے معنے یہ ہیں نزدیک ہوا پھر یہ نزدیکی اور بڑھ گئی دو کمانوں کا فاصلہ رہ گیا اور ضمیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پھرتی ہے مراد وہ قرب الٰہی ہے جو شب معراج میں آپ کو بارگاہِ الٰہی سے حاصل ہوا تھا)

کُنَّا نَتَوَضَّأُ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ نُدْلِیْ فِیْهِ اَیْدِیَنَا یا نُدَالِیْ فِیْهِ اَیْدِیَنَا۔ ہم ایک ہی برتن سے وضو کرتے تھے اور اپنے ہاتھ اس میں ڈالتے تھے۔

وَلَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَةٌ۔ ہمارے کچے کھجور کی ڈالیاں لٹک رہی تھیں (اس انتظار میں کہ پک جائیں تو اس کو کھائیں)۔

تَطَأْطَأْتُ لَكُمْ تَطَأْطُؤَ الدُّلَاةِ۔ میں تو تمہارے سامنے ایسا جھکا (تم سے تواضع برتا) جیسے ڈول نکالنے والے جھکتے ہیں۔

اِنَّ حَبَشِیًّا وَقَعَ فِیْ بِئْرِ زَمْزَمَ فَاَمَرَهُمْ اَنْ یُّدْلُوْا مَاءَهَا۔ ایک حبشی زمزم کے کنوئیں میں گر پڑا (اور مر گیا) تو عبداللہ بن زبیرؓ نے لوگوں کو حکم دیا کہ اس کا پانی نکال ڈالو (کھینچ ڈالو یہ حکم بر طریق نظافت کے تھا کیونکہ زمزم کا پانی پیا جاتا ہے نہ اس وجہ سے کہ پانی نجس ہو گیا تھا کیونکہ پانی اس وقت تک نجس نہیں ہوتا جب تک اس کا کوئی وصف نہ بدلے۔ بعضوں نے اس روایت کی صحت میں بھی کلام کیا ہے)

وَقَدْ دَلَوْنَا بِهٖ اِلَیْكَ مُسْتَشْفِعِیْنَ بِهٖ۔ ہم تیری بارگاہ میں عباس کا وسیلہ لاتے ہیں ان کی سفارش پیش کرتے ہیں (یہ حضرت عمرؓ نے استسقاء میں فرمایا حضرت عباسؓ کا وسیلہ لیا)۔

لَوْ دُلِّیْتُمْ بِحَبْلٍ اِلَی الْاَرْضِ السُّفْلٰی لَهَبَطَ عَلَی اللّٰهِ۔ اگر تم نیچے والی زمین پر ایک رسی لٹکاؤ تو اللہ تعالیٰ پر اترے گی (یعنی اس کا علم اور قدرت اور تسلط ہر جگہ ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ معاذ اللہ اللہ کی ذات مقدس ہر جگہ ہے جیسے جہمیہ کا اعتقاد ہے۔ امام ترمذیؒ نے اس حدیث کے بعد اس کے معنی بیان کر دیئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر ہے جیسے اس نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے۔ طیبی نے کہا ترمذی کے قول سے یہ نکلتا ہے کہ ہبط علی اللہ کی تاویل واجب ہے اور استوی علی العرش کی تفویض)۔

فَاَدْلٰی بِهَا اِلٰی فُلَانٍ بَعْدَهٗ۔ پھر پہلے خلیفہ یعنی حضرت ابوبکرؓ اپنے بعد فلاں شخص کو خلافت دے گئے یعنی حضرت عمرؓ کو۔

فِیْمَا سُقِیَتْ بِالدَّوَالِیْ نِصْفُ الْعُشْرِ۔ جو کھیت لکڑی میں چرخ لگا کر اس سے سینچے جائیں، یا چرسہ وغیرہ سے جس کو بیل کھینچتے ہیں (موٹھ سے) اس میں پیداوار کا بیسواں حصہ زکوٰۃ میں لیا جائے گا (اور انیس حصے کاشتکار کو ملیں گے اور جو آسمانی بارش سے کھیتی ہو اس میں دسواں حصہ لیا جائے گا اور ۹ حصے کاشتکار کو ملیں گے۔ سبحان اللہ اگر اسلام کے قاعدوں کے مطابق حکومت کی جائے تو رعایا کیسی خوش اور آباد اور مالدار رہے، اب تو بادشاہوں کا یہ حال ہے کہ مسلمانوں سے بھی پیداوار کے تین حصوں میں سے دو حصے یا نصف پیداوار لے لیتے ہیں اور ایک حصہ یا آدھا حصہ جو کاشتکار کو بچتا ہے وہ بھی اس کو نہیں بچتا۔ اس میں بھی اس کا پیچھا نہیں چھوڑتے طرح طرح کے محصولات اور چٹیاں اس سے لی جاتی ہیں)۔

باب الدال مع المیم

دَمَثٌ۔ نرم اور ہموار ہونا۔

دَمَاثَةٌ۔ خوش خلقی۔

تَدْمِیْثٌ۔ نرم کرنا۔

دَمِثٌ لَیْسَ بِالْجَافِیْ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نرم مزاج تھے (خوش خلق) نہ اکھکھرے (سخت مزاج) (رعب

لوگ کہتے ہیں دَمِثَ الْمَكَانُ دَمَثًا۔ یعنی یہ جگہ نرم اور ہموار ہے۔

دَمِثٌ۔ نرم اور ملائم زمین۔

مَالَ إِلَى دَمِثٍ مِّنَ الْأَرْضِ فَبَالَ فِيْهِ۔ آپ ایک نرم زمین پر گئے وہاں پیشاب کیا (کیونکہ نرم جگہ میں پیشاب کرنے سے چھینٹے نہیں اُڑتے)۔

إِذَا قَرَأْتُ آلَ حٰمٓ وَقَعْتُ فِي رَوْضَاتٍ دَمِثَاتٍ۔ میں جب اُن سورتوں کو پڑھتا ہوں جن کے شروع پر حٰمٓ ہے تو گویا میں نرم چمنوں میں جاتا ہوں (کیونکہ اُن کے الفاظ اور عبارات نہایت ملائم اور شیرین اور فصیح ہیں)۔

فَلَبَّدَتِ الدِّمَاثَ۔ بارش نے نرم زمینوں کو جما دیا۔ (اب پاؤں اُن میں نہیں گھستے)۔

فَأَتَى دَمْثًا یا دَمَثًا یا دِمْثًا تینوں طرح فِي أَصْلِ جِدَارٍ فَبَالَ فِيْهِ۔ یعنی آپ دیوار کی جڑ میں ایک نرم جگہ پر آئے وہاں پیشاب کیا۔

مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَإِنَّمَا يُدَمِّثُ مَجْلِسَهُ مِنَ النَّارِ۔ جو شخص مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنی جگہ دوزخ میں تیار کرتا ہے (برابر اور ہموار کر کے وہاں اپنا ٹھکانہ بناتا ہے)۔

دِمَاثٌ دَمِثَةٌ۔ نرم ریتیاں۔

دَمْجٌ یا دُمُوْجٌ۔ گھسنا۔ مضبوط ہونا۔

تَدْمِيْجٌ اور اِدْمَاجٌ۔ داخل کرنا۔

اِنْدِمَاجٌ۔ داخل ہونا۔ بمعنی اِنْدِرَاجٌ ہے۔

مَنْ شَقَّ عَصَا الْمُسْلِمِيْنَ وَهُمْ فِي إِسْلَامٍ دَامِجٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ۔ جس شخص نے مسلمانوں میں اُس وقت پھوٹ ڈالی جب وہ ملے جلے ہوں (اُن کا ایک ہی طریقہ ہو) تو اُس نے اسلام کی رسّی اپنی گردن سے نکال ڈالی (اُس نے کافروں کا سا کام کیا وہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں اتفاق نہ ہو)۔

عرب لوگ کہتے ہیں اَدْمَجَ الشَّيْءَ۔ اُس چیز کو لپیٹ لیا یا چھپا لیا۔

إِنَّهَا كَانَتْ تَكْرَهُ النَّقْطَ وَالْأَطْرَافَ إِلَّا أَنْ تُدْمَجَ الْيَدُ دَمْجًا فِي الْخِضَابِ۔ ام المومنین زینبؓ اس کو ناپسند کرتی تھیں کہ کوئی عورت رنگ کے ٹپکے لگائے (جدا جدا نقطوں کی طرح جیسے مشرک عورتیں گودنا لگاتی ہیں یا کناروں پر رنگ لگائے (انگلیوں کے پوروں پر) وہ کہتی تھیں عورت کو اپنا ہاتھ پورا رنگ میں گھسیڑنا چاہیے۔

بَلِ انْدَمَجْتُ عَلَى مَكْنُوْنِ عِلْمٍ لَوْ بُحْتُ بِهِ لَاضْطَرَبْتُمُ اضْطِرَابَ الْأَرْشِيَةِ فِي الطَّوِيِّ الْبَعِيْدَةِ۔ میں ایسے چھپے ہوئے علم کو لپیٹے ہوں (یعنی مجھ میں موجود ہے) اگر میں اُس کو ظاہر کروں تو تم اس طرح تڑپو گے جیسے گہرے کنوئیں میں رسیاں تڑپتی ہیں (مراد اُن فتنوں کا علم ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص خاص لوگوں کو جیسے حضرت علیؓ اور حذیفہؓ اور ابو ہریرہؓ تھے بتلایا تھا۔ یا اسرار شریعت کا علم جن کا کھولنا عوام پر مناسب نہ تھا۔ دوسری روایت میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے علم کے دو تھیلے لئے ایک تو تم لوگوں میں پھیلا دیا اور دوسرے کو اگر پھیلاؤں تو یہ نرخرہ کاٹ ڈالا جائے ایک روایت میں حضرت ابن عباسؓ سے یوں مروی ہے کہ اگر میں اُس دوسرے علم کو تم سے بیان کروں تو تم مجھ کو کافر بناؤ گے)۔

سُبْحَانَ مَنْ أَدْمَجَ قَوَائِمَ الذَّرَّةِ وَالْهَمَجَةِ۔ پاک ہے وہ خدا جس نے چیونٹی اور مکھی تک کے ہاتھ پیر بنائے اُن کو مضبوط کیا۔

لَا يَبِيْنُ عَضُدُهُ مِنْ سَاعِدِهِ قَدْ اُدْمِجَ اِدْمَاجًا۔ اُن کا بازو بانہہ سے ممتاز نہیں ہوتا دونوں نرم اور پُر گوشت ہیں۔

اَدْمَجَ الرَّجُلُ كَلَامَهُ۔ گول گول بات کہی۔

دَمَجَ الْكَاتِبُ سَطْرَهُ۔ کاتب نے سطر کو خوب برابر

Marfat.com

دَمَارٌ - یا دُمُوْرٌ یا دَمَارَۃٌ - ہلاک کرنا یا ہلاک ہونا۔

تَدْمِیْرٌ - ہلاک کرنا۔

مَنِ اطَّلَعَ فِیْ بَیْتِ قَوْمٍ بِغَیْرِ اِذْنِہِمْ فَقَدْ دَمَرَ - جس شخص نے دوسرے کے گھر میں بغیر اُس کے اجازت کے جھانکا وہ ہلاک ہوا۔

مَنْ سَبَقَ طَرْفُہٗ اِسْتِیْذَانَہٗ فَقَدْ دَمَرَ عَلَیْہِمْ - جس شخص نے اجازت لینے سے پہلے کسی گھر والوں پر نظر ڈالی اُس نے گویا اُن کو ہلاک کیا (یعنی اُس کا گناہ ہلاک کرنے والے کے برابر ہے)۔

فَدَحَا السَّیْلُ بِالْبَطْحَاءِ حَتّٰی دَمَرَ الْمَکَانَ الَّذِیْ کَانَ یُصَلِّیْ فِیْہِ - بہاؤ نے کنکریاں پھیلا کر اُس جگہ کو میٹ دیا جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے۔ وایک روایت میں حَتّٰی دَفَنَ الْمَکَانَ ہے۔ معنی وہی ہیں یعنی پانی کے سیل نے اُس مقام کو ناپید کر دیا۔

اَللّٰہُمَّ عَجِّلْ بَوَارَہُمْ وَدَمَارَہُمْ - یا اللہ اُن کو جلدی ہلاک اور تباہ کر دے۔

مَنْ دَمَرَ عَلٰی مُؤْمِنٍ فِیْ مَنْزِلِہٖ بِغَیْرِ اِذْنِہٖ فَدَمُہٗ مُبَاحٌ لِلْمُؤْمِنِ - جو کوئی کسی مومن کے مکان میں بغیر اجازت گھس جائے تو اُس کا مارنا درست ہے۔

تَدْمُرُ - ایک قلعہ ہے شام میں۔ ہمارے امام شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے مسئلہ نزول باری میں ایک رسالہ لکھا ہے وہ اُسی کے طرف منسوب ہے شاید یہ رسالہ اُس وقت لکھا ہوگا جب آپ تدمر کے قلعہ میں قید کئے گئے تھے۔ بعضوں نے کہا ایک شہر کا نام ہے ملک شام میں)۔

دَمْسٌ - مٹ جانا، جیسے دَہْسٌ گاڑ دینا، جماع کرنا، صلح کرانا، چھپانا، پوشیدہ خون کرنا۔

تَدْمِیْسٌ - گاڑنا، جیسے مُدَامَسَۃٌ چھپانا۔

وَاللَّیْلِ الدَّامِسِ - قسم اندھیری رات کی۔

کَاَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِیْمَاسٍ - جیسے بند مکان یا سرنگ سے نکلا (اُس نے دھوپ نہیں دیکھی یہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے حال میں ہے۔ یعنی اس طرح تازگی اور صفائی کے ساتھ ظاہر ہوں گے سفر کی پریشانی اُن کے چہرے پر نہ ہوگی

دَیْمَاسٌ اور **دِیْمَاسٌ** - وہ مکان جہاں سورج کی روشنی نہ پہنچے بعضوں نے کہا اندھیری سرنگ، اور حدیث میں اُس کی تفسیر حمام آئی ہے۔ محیط میں ہے کہ دیماس کا معنے حمام اور سرنگ اور چھپنے کی جگہ)

اِنَّہٗ کَانَ لِلْمَجُوْسِ نَبِیٌّ اِسْمُہٗ دَامِسْتُ - پارسیوں میں ایک پیغمبر گزرے ہیں جن کا نام دامست تھا (شاید زراتشت مراد ہیں یا اور کوئی)۔

دَمْعٌ - آنسو، جیسے دَمَعٌ ٹپکنا، بہنا۔

اِدْمَاعٌ - بھرنا۔

اَلشِّجَاجُ الدَّامِعَۃُ - جن زخموں سے خون بہے۔

دَمْعَۃٌ - ایک آنسو۔

وَعَیْنَاہُ تَدْمَعَانِ - آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

دَمَعَتْ عَیْنَا عُمَرَ - حضرت عمرؓ کے دونوں آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔

اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَیْنٍ لَا تَدْمَعُ - میں تیری پناہ میں آتا ہوں اُس آنکھ سے جو آنسو نہیں بہاتی (اللہ کے ڈر سے اُس کو رونا نہیں آتا کیونکہ اُس کا دل سخت ہے)

دَمْغٌ - سر پر ایسا زخم لگانا جو دماغ تک پہنچے۔ دماغ پر مارنا، توڑنا، میٹ دینا، باطل کرنا۔

دَامِغُ جَیْشَاتِ الْاَبَاطِیْلِ - جھوٹ کی فوجوں کو ہلاک کرنے والے۔

اَلشِّجَاجُ الدَّامِغَۃُ - وہ زخم جو دماغ تک پہنچ گئے ہوں۔

رَاَیْتُ عَیْنَیْہِ عَیْنَیْ دَمِیْغٍ - میں نے اُس کی آنکھیں ایسی دیکھیں جیسے اُس شخص کی آنکھیں جس کا بھیجا نکل پڑا ہو۔

Marfat.com

(جالینوس حکیم کہتا ہے دماغ میں تین ظرف ہیں سامنے کے ظرف میں تخیل ہے یعنی قوتِ تصور یہ اُس کے بعد دوسرے ظرف میں تفکر اُس کے بعد تیسرے ظرف میں حافظہ)۔
اَلدُّبَّاءُ یَزِیْدُ فِی الدِّمَاغِ۔ یعنی لمبا کدو (جس کو گھیا اور لوکی کہتے ہیں) دماغ کو قوت دیتا ہے۔
دَمْقٌ۔ گھسیڑنا۔
دُمُوْقٌ۔ بے اجازت گھس جانا، دانت توڑ ڈالنا، چرانا۔
اِنَّ النَّاسَ قَدْ دَمَقُوْا فِی الْخَمْرِ۔ لوگ شراب میں بے حد گھس پڑے۔ (یعنی بہت پینے لگے) (عرب لوگ کہتے ہیں دَمَقَ عَلَیْھِمْ۔ ان پر کود پڑا یعنی بے اجازت گھس آیا)۔
تَدْمِیْقٌ۔ گھسیڑنا، آہستہ برسانا۔
یُصِیْبُنَا الدَّمَقُ۔ ہم کو ہوا اور برف ستاتی ہے یہ معرب ہے دَمَہ کا۔
دَامِقٌ اور دَمُوْقٌ۔ برا، خراب۔
دَمْکٌ۔ بلند ہونا۔
دُمُوْکٌ۔ جلدی دوڑنا، چکنا ہونا۔
دَامِکَۃٌ۔ آفت اُس کی جمع دَوَامِکُ ہے۔
دَمُوْکٌ۔ جلدی چلنے والی۔
دَمِیْکٌ۔ برف پورا۔
کَانَا یَبْنِیَانِ الْبَیْتَ فَیَرْفَعَانِ کُلَّ یَوْمٍ مِدْمَاکًا۔ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام خانہ کعبہ بناتے تھے ہر روز ایک ردہ اٹھاتے تھے (نہایہ میں ہے کہ حجاز کے لوگ ردے کو مِدْمَاکٌ کہتے ہیں اور عراق کے لوگ ساف یہ دَمْکٌ سے نکلا ہے بمعنی مضبوط کرنے کے)۔
مِدْمَاکٌ۔ معمار اور بڑھئی کی ڈوری کو کہتے ہیں۔
کَانَ بِنَاءُ الْکَعْبَۃِ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ مِدْمَاکُ حِجَارَۃٍ وَمِدْمَاکُ عِیْدَانٍ۔ جاہلیت کے زمانہ میں خانہ کعبہ میں ایک ردہ پتھروں کا تھا اور ایک ردہ لکڑیوں کا (یہ لکڑیاں ایک ٹوٹی کشتی کی تھیں)۔

مَنْ حَمَلَ مُؤْمِنًا عَلٰی شِسْعِ نَعْلٍ حَمَلَہُ اللّٰہُ عَلٰی نَاقَۃٍ دَمْکَاءَ حِیْنَ یَخْرُجُ مِنْ قَبْرِہٖ۔ جو شخص کسی مسلمان کو ایک جوتی کا تسمہ بنادے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن جب وہ قبر سے نکلے گا ایک دوڑنے والی سانڈنی پر سوار کرے گا۔
دَمْلٌ۔ درست کرنا، گوبری دینا، صلح کرانا، چنگا کرنا۔
اِنْدِمَالٌ۔ بھرانا۔
دُمَّلٌ اور دُمَّلٌ۔ پھوڑا۔
کَانَ یَدْمُلُ اَرْضَہٗ بِالْعُرَّۃِ۔ وہ عرہ میں اپنی زمین میں گوبری دے رہے تھے۔ (عرب لوگ کہتے ہیں دَمَلَ بَیْنَ الْقَوْمِ۔ اس نے لوگوں میں میل کرادیا (ملاپ اور صلح)۔
اِنْدَمَلَ الْجُرْحُ۔ زخم بھرآیا۔
دَمَلَ جُرْحَہٗ عَلٰی بَغْیٍ فِیْہِ وَلَا یَدْرِیْ۔ ان کا زخم بھر آیا مگر اندر چور رہ گیا ان کو معلوم نہ ہوا۔
دَمْلَجَۃٌ۔ درست کرنا اچھی طرح بنانا۔
دِمْلَجٌ اور دُمْلُجٌ اور دُمْلُوْجٌ۔ چکنا پتھر، بازوبند۔
دَمْلَجَ اللّٰہُ لُؤْلُؤَۃً۔ اللہ نے موتی کیسی اچھی طرح بنایا (بعضوں نے کہا دُمْلُجٌ کنگن شیشے کا ہو یا لوہے کا)۔
دَمْلَقَۃٌ۔ گول کرنا، چکنا کرنا۔
رَمَاھُمُ اللّٰہُ بِالدَّمَالِقِ۔ اللہ تعالیٰ نے ثمود کی قوم پر گول گول چکنے پتھر برسائے (یہ جمع ہے دُمْلُقٌ کی گول چکنا پتھر)۔
دَمْلَکَۃٌ۔ بمعنی دَمْلَقَۃٌ ہے۔
دُمْلُوْکٌ۔ چکنا گول پتھر۔
تَدَمْلُکٌ۔ اٹھانا، ابھرآنا۔
دَمٌّ۔ جلدی کرنا، ہلاک کرنا، کہگل کرنا، روغن لگانا، برابر کرنا۔
دَمَامَۃٌ۔ بدصورتی۔
کَانَتْ بِاُسَامَۃَ دَمَامَۃٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اَحْسَنَ بِنَا اِذْ لَمْ یَکُنْ جَارِیَۃً

Marfat.com

اسامہ بن زید بد صورت آدمی تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا ہوا اس کا احسان ہے کہ یہ لڑکی نہ ہوا (ورنہ کون اس کو پسند کرتا)۔
دَمِیْمٌ۔ بد صورت بد قطع۔
دَمِیْمُ الصُّوْرَۃِ دَمِیْمُ السِّیْرَۃِ۔ بد صورت، بد اخلاق۔
لِدَمَامَۃِ خُلُقِہٖ۔ اس کی بد خلقی۔
وَھُوَ قَرِیْبٌ مِّنَ الدَّمَامَۃِ۔ وہ بد صورتی کے قریب ہے۔
لَا یُزَوِّجَنَّ اَحَدُکُمْ بِنْتَہٗ بِدَامِیْمٍ۔ کوئی تم سے اپنے بیٹی کا نکاح بد صورت حقیر پست آدمی سے نہ کرے (یعنی حتے المقدور اس کے لئے اچھی شکل و صورت کا خاوند تجویز کرے تاکہ عورت مرد میں موافقت اور محبت ہو)۔
تَطْلِیْ الْمُعْتَدَّۃُ وَجْھَھَا بِالدِّمَامِ وَتَمْسَحُہٗ نَھَارًا۔ رات کو سوگ والی عورت اپنے منہ پر بٹنہ لگا سکتی ہے دن کو دھو ڈالے (یعنی اگر ضرورت ہو)۔
دَمَمْتُ الثَّوْبَ۔ میں نے کپڑے پر رنگ چڑھا دیا۔
دَمَمَ الْبَیْتَ۔ گھر پر گلاوہ کیا۔
لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوۃِ فِیْ دِمَّۃِ الْغَنَمِ۔ جہاں بکریوں کا گوبر، موت چڑھا ہو (یعنے زمین پر اس کا گلاوہ چڑھ گیا جیسے ان کی رہنے کی جگہ میں ہوتا ہے) وہاں نماز پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں (کیونکہ حلال جانوروں کا گوبر، موت پاک ہے) بعضوں نے فِیْ دِمْنَۃِ الْغَنَمِ روایت کیا ہے بعضوں نے کہا دِمْنَۃٌ میں نون کو میم سے بدلا اور میم کو میم میں ادغام کیا دِمَّۃٌ ہو گیا۔ محیط میں ہے کہ دِمَّۃُ الْغَنَمِ بکریوں کا تھان دِمَّۃٌ جوں اور چیونٹی کو بھی کہتے ہیں۔
دُمَّۃٌ۔ راستہ کھلوانا۔
دَمْنٌ۔ گوبر ڈالنا، سڑ جانا، سیاہ ہو جانا، کینہ رکھنا۔
تَدْمِیْنٌ اور اِدْمَانٌ۔ لازم کر لینا، ہمیشہ کرنا۔
دُمُوْنٌ۔ بھیج اور بھرا۔

دَمَانٌ۔ راکھ، گوبر، کھاد وغیرہ۔
اِیَّاکُمْ وَخَضْرَاءَ الدِّمَنِ۔ تم گھوڑ کی سبزی سے بچے رہو، یہ جمع ہے دِمْنَۃٌ کی بمعنے گھوڑ مزبلہ جہاں کوڑا کچرا نجاست وغیرہ ڈالتے ہیں۔ اور دِمْنَۃٌ گھر کے نشانوں کو بھی کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ ایسی عورت سے شادی نہ کرو جس کی صورت تو بظاہر اچھی ہو مگر سیرت خراب ہو جیسے گھوڑ پر جو سبزہ اگتا ہے وہ دیکھنے میں بہت اچھا ہرا بھرا معلوم ہوتا ہے مگر اندر نجاست اور پلیدی ہوتی ہے۔
فَیَنْبُتُوْنَ نَبَاتَ الدِّمْنِ فِی السَّیْلِ۔ اس طرح اُگ آئیں گے جیسے نالے میں کوڑے کچرے کے مقام پر سبزہ اُگ آتا ہے (بڑے زور سے ہرا بھرا نکلتا ہے چونکہ اس کو کھاد ملتا ہے)۔
فَاَتَیْنَا عَلٰی جَدْجَدٍ مُتَدَمِّنٍ۔ پھر ہم ایک کنوئیں پر پہنچے جس کے گرد اگرد گھوڑ تھا۔
کَانَ لَا یَرٰی بَأْسًا بِالصَّلٰوۃِ فِیْ دِمْنَۃِ الْغَنَمِ۔ بکریوں کے تھان میں جہاں ان کی مینگنی اور پیشاب جمار رہتا ہے نماز پڑھنا کچھ برا نہیں سمجھتے تھے۔
مُدْمِنُ الْخَمْرِ کَعَابِدِ الْوَثَنِ۔ جو شخص ہمیشہ شراب پیا رہتا ہے وہ بت پرست کی طرح ہے (یہ بطور تشدید کے فرمایا۔ مطلب یہ ہے کہ اس کے دل میں ایمان کا نور نہیں رہیگا اور وہ کفر کے قریب پہنچ جائے گا)۔
قَالُوْا اَصَابَ الثَّمَرَ الدَّمَانُ۔ (جاہلیت کے زمانہ میں لوگ میوے کو پختگی سے پہلے بیچ ڈالتے تھے جب ادا کرنیکا وقت آتا تو) کہتے میوہ بگڑ گیا۔ گوبر کی طرح کالا پڑ گیا بعضوں نے دُمَانٌ بضمہ دال روایت کیا ہے معنے وہی ہیں بعضوں نے دَمَارٌ یعنی ہلاکت۔ نہایہ میں ہے کہ دُمَانٌ بضمہ دال زیادہ ٹھیک معلوم ہوتا ہے کیونکہ بیماریاں سب مضموم الفاء ہیں جیسے سُعَالٌ اور زُکَامٌ اور کُزَازٌ اور قُشَامٌ اور مُرَاضٌ وغیرہ)
دَمَنَ فِنَاءَ الْاَمِیْرِ۔ اس نے امیر کا گھر لازم کر لیا ہو

Marfat.com

(ہمیشہ وہیں بیمار رہتا ہے)۔

یَرْفُضُوْنَ الدِّمَنَ - وہ کینوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔

لَیْسَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ الَّذِیْ یَشْرَبُہَا کُلَّ یَوْمٍ وَّلٰکِنْ یُوَطِّنُ نَفْسَہٗ اِذَا وَجَدَہَا شَرِبَہَا۔ ہمیشہ شراب پینے والا صرف وہی شخص نہیں ہے جو روز اس کو پیا کرے بلکہ جو شراب کی عادت کرلے اس طرح کہ جب پائے پی لے وہ بھی مدمن الخمر ہے (یعنی ہمیشہ شراب پینے والا)۔

دَمْی۔ خون نکلنا۔

تَدْمِیَۃٌ - راستہ نکالنا۔

اِدْمَاءٌ - خون بہانا۔

کَاَنَّ عُنُقَہٗ جِیْدُ دُمْیَۃٍ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک گویا پتلی کی گردن تھی صاف اور سفید۔

دُمْیَۃٌ - وہ پتلی جو منقش اور مزین اور اس میں خون کی طرح سرخی ہو۔ بعضوں نے کہا ہاتھی دانت کی پتلی۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَحْسَنُ مِنَ الدُّمْیَۃِ - پتلی سے بھی زیادہ خوبصورت۔

یُحْلَقُ رَاْسُہٗ وَیُدَمّٰی۔ (عقیقہ میں بچے کا سر مونڈا جائے پھر خون آلود کیا جائے (قتادہؓ نے کہا عقیقہ کے جانور کو جب ذبح کریں تو اس کے تھوڑے سے بال لے کر اس کی گردن کی رگوں پر رکھیں اور خون سے تر کر کے بچہ کی چندیا پر رکھدیں تاکہ دھاگہ کی طرح خون اس کی چندیا پر بہے پھر بچہ کا سر دھو کر منڈوا ڈالیں - ابوداؤدؒ نے کہا یہ ہمام راوی کا وہم ہے اور یہ جاہلیت کے زمانہ کی ایک رسم تھی جو منسوخ ہوگئی۔ اور صحیح روایت بجائے یُدَمّٰی کے یُسَمّٰی ہے یعنی بچہ کا نام رکھا جائے۔ خطابی نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوکھی پلیدی کو بچے کے سر سے دور کرنے کا حکم دیا تو اس کے سر کو خون آلود کرنے کا آپ کیوں حکم دینے لگے کیونکہ خون نجاست مغلظہ ہے انتہی۔ میں کہتا ہوں کہ خون کی نجاست پر کوئی قوی دلیل نہیں ہے۔ خصوصاً حلال جانور کے خون کی نجاست پر البتہ حیض کا خون نجس ہے اور اصل اشیا میں طہارت ہے جیسے ہم نے ہدیۃ المہدی میں بیان کیا ہے طیبی نے کہا اکثر علماء نے اس فعل کو مکروہ جانا ہے۔ ایک روایت میں بجائے خون کے بچہ کا سر زعفران یا اور کسی خوشبو سے لتھیڑنا منقول ہے۔ اور بعضوں نے کہا یُدَمّٰی سے یہ مراد ہے کہ اس کا ختنہ کر دیا جائے)۔

اِنِّیْ وَجَدْتُّہَا تَدْمِیْ۔ میں نے دیکھا خرگوش کو حیض آتا ہے (جیسے عورتوں کو حیض آیا کرتا ہے، اسی وجہ سے امامیہ کے نزدیک خرگوش حرام ہے۔ مجمع البحار میں ہے بعضوں کے نزدیک خرگوش مکروہ ہے لیکن ائمہ اربعہ اور جمہور علماء کے نزدیک حلال ہے)۔

فَجَعَلْتُہٗ فِیْ کِنَانَتِیْ فَکَانَ عِنْدَہٗ کَاحِبِّ مَاتَ۔ (سعد بن ابی وقاصؓ نے کہا میں نے جنگ احد میں ایک کافر کو تیر لگایا اس کو مار ڈالا پھر وہی تیر مجھ پر چلایا گیا میں اس کو پہچانتا تھا تین بار میں نے وہ تیر کافروں پر چلایا انہوں نے مجھ پر چلایا آخر میں نے کہا یہ تیر برکت والا ہے میں نے اس کو ترکش میں رکھ لیا مرنے تک انہی کے پاس تھا (نہایہ میں ہے کہ مُدَمّٰی وہ تیر جس کو خون لگ کر وہ کالا اور لال ہوگیا ہو تیر انداز ایسے تیر کو متبرک سمجھتے ہیں۔ بعضوں نے کہا یہ لفظ دَامِیَاءَ سے نکلا ہے جس کے معنی برکت کے ہیں)۔

فِی الدَّامِیَۃِ بَعِیْرٌ۔ اس زخم میں جس میں خون نمودار ہو جائے لیکن بہے نہیں ایک اونٹ دیت کا دینا ہوگا (ایسے زخم کو دامیہ کہتے ہیں اگر خون بہے تو دامعہ کہتے ہیں)۔

بَلِ الدَّمُ الدَّمُ وَالْہَدَمُ الْہَدَمُ - میرا خون تمہارا خون ہے اور میرا ٹھکانا تمہارا ٹھکانا ہے یعنی ایک ہی جگہ میرا اور تمہارا مرنا اور گڑنا ہوگا۔ اور تمہارے خون کی دیت کا میں طلبگار ہوں گا تم میرے خون کا دعویٰ کرو گے مطلب یہ کہ میں اور تم آج سے ایک ہوگئے یہ آنحضرت صلی

علیہ وسلم نے انصار سے بیعت عقبہ میں فرمایا۔ بعضوں نے کہا الھدم الھدم کے یہ معنے ہیں کہ میرا خون بے کار جانا تمہارا خون بے کار جانا ہے تو ہدم بمعنی ہدر کے ہے۔

لَاَنَا اَشَدُّ بُغْضًا لَّکَ مِنَ الْاَرْضِ لِلدَّمِ۔ (حضرت عمرؓ نے ابو مریم حنفی سے فرمایا جس نے آپ کے بھائی زید بن خطاب کو جنگ یمامہ میں مار ڈالا تھا) میں تو تجھ سے اس سے بھی زیادہ بغض رکھتا ہوں جتنا زمین خون سے بغض رکھتی ہے (خون زمین میں جذب نہیں ہوتا تو گویا زمین خون کی دشمن ہے)۔

وَالدَّمِ مَا هُوَ بِشَاعِرٍ۔ (ولید بن مغیرہ نے کہا) قسم خون کی محمدؐ شاعر نہیں ہیں۔ (جاہلیت کے زمانہ میں خون کی قسم کھایا کرتے تھے)۔

لَا وَالدِّمَاءِ۔ نہیں قسم قربانیوں کے خون کی (ایک روایت میں وَالدُّمٰی ہے۔ یعنی قسم پتلوں کی مراد بُت ہیں جن کو وہ پوجتے تھے)

اِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَادَمٍ۔ (ثمامہ بن اثال نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا)۔ اگر آپ مجھ کو مار ڈالیے گا تو ایسے شخص کو ماریں گے جس کے خون کا بدلہ طلب کیا جائیگا۔ ایک روایت میں ذَاذِمٍّ ہے۔ یعنی ایسے شخص کو جس کا ذمہ قابل اعتبار ہے یعنی اُس کے قوم کے لوگ اُس کی عزت کرتے ہیں اور اُس کے ذمہ کا لحاظ رکھتے ہیں۔ بعضوں نے کہا ذَادَمٍ کے معنی یہ ہیں کہ واقعی وہ قتل کا سزاوار ہے کیونکہ آپ نے دشمنوں میں سے اُس کو قید کیا ہے تو اُس کے قتل سے آپ پر کوئی الزام نہیں۔

اِنِّیْ لَاَسْمَعُ صَوْتًا کَاَنَّهٗ صَوْتُ دَمٍ۔ (کعب بن اشرف کی جورو نے محمد بن مسلمہ اور اُن کے ساتھیوں کی آواز سُن کر کہا) میں ایسی آواز سنتی ہوں جس سے خون ٹپکتا ہے یعنی معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ بارادۂ قتل آئے ہیں۔ کیا عقلمند عورت تھی مگر کعب کی قضا آئی تھی اُس نے اپنی جورو کا کہنا نہ سُنا اور قلعہ پر سے اُتر آیا آخر مارا گیا۔

هٰذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِهٖ لَمْ اَزَلْ اَلْتَقِطُهٗ مُنْذُ الْيَوْمِ۔ یہ حسینؓ اور اُس کے ساتھیوں کا خون ہے میں آج سارے دن اُس کو چُنتا رہا ہوں۔ (حضرت ابن عباسؓ سے خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نے حساب کیا تو یہ وہی دن تھا جس دن حضرت امام حسین علیہ وعلی آبائہ السلام کربلا میں شہید ہوئے تھے۔ ترمذی نے حضرت بی بی اُم سلمہؓ سے روایت کی انھوں نے بھی خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پریشان حال دیکھا۔ سبب پوچھا تو فرمایا میں ابھی وہاں گیا تھا جہاں حسین کو قتل کیا گیا، اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ط الف الف لعنۃ اللہ علیٰ من اذی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)۔

نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ۔ خون کی قیمت لینے سے آپ نے منع فرمایا (یعنی خون بیچنے سے) بعضوں نے کہا پچھنے لگانے کی اُجرت مراد ہے اس صورت میں یہ نہی تنزیہی ہوگی کیونکہ دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے اور لگانے والے کو اُجرت دی۔

هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِيْتِ۔ تو ہے کیا، ایک اُنگلی ہے جو خون آلود ہوگئی (یعنی اللہ کی راہ میں اگر تو نے اتنی سی تکلیف اُٹھائی تو ایسی بیقراری کیوں کرتی ہے (یہ آپ نے جنگ اُحد میں فرمایا) اُس کے آگے یہ ہے وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا لَقِيْتِ۔ اللہ کی راہ میں تجھ کو یہ تکلیف پہنچی (تو خوشی کا مقام ہے نہ کہ رنج کا)

گر نشاید قدم یار گرامی نکنم
جوہر جان بچہ کار دگرم آید!

تَکْلُمُهٗ يَدْمٰى۔ اُن کے زخم سے خون بہہ رہا تھا۔

غَسَلَ الْمَرْاَةِ اَبَاهَا الدَّمَ۔ عورت اپنے باپ کا خون

Marfat.com

دھوتے تو کیسا (یعنی جائز ہے جیسے حضرت فاطمہؓ نے جنگ احد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خون دھویا تھا)۔

كُلُّمَا لَيْسَ لَهٗ دَمٌ فَلَا بَأْسَ بِهٖ۔ جس جانور میں بہتا خون نہ ہو وہ اگر پانی میں گر کر مر جائے (جیسے بچھو مکھی کیڑے وغیرہ) تو کچھ قباحت نہیں (پانی گندہ نہ ہوگا)۔

ثُمَّ تَدْعُوْ بِدُعَاءِ الدَّمِ۔ پھر خون بند ہونے کی دعا کرے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ یہ دعا مشہور ہے مستحاضہ عورت اگر رو بقبلہ ہو کر پڑھے تو پاک ہو جاتی ہے)

تَغْتَسِلُ الْمَرْأَةُ الدَّامِيَةُ بَيْنَ كُلِّ صَلٰوتَيْنِ۔ جس عورت کا خون بند نہ ہوتا ہو وہ ہر دو نمازوں کے بیچ میں غسل کرے (ایک روایت میں ذَامِيَةٌ ہے بہ ذال معجمہ یعنی جس کے ذمہ پر نماز ہو اور اُس کا خون بند نہ ہوتا ہو تو ایک غسل کر کے دو نمازیں پڑھ لے یعنی جمع کرے پھر دوسری دو نمازوں کے لئے ایک غسل کرے اور ایک غسل فجر کی نماز کے لئے۔ غرض ہر روز تین بار کرے)

باب الدال مع النون

دَنَاءَةٌ۔ یا دَنَاءَةٌ۔ کمینہ پن۔

دَنِيْئَةٌ۔ نقصان، عیب۔

عَلَامَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِيْ دِيْنِنَا۔ ہم اپنے دین میں کیوں عیب لگائیں۔ دَنِيَّةٌ اصل میں دَنِيْئَةٌ تھا۔

مَا فِيْهِمْ دَنِيٌّ وَاِنَّمَا فِيْهِمْ اَدْنٰى۔ بہشتیوں میں کوئی کمینہ (پاجی) نہ ہوگا البتہ کم درجہ کا ہوگا (لیکن بہشت کا کم درجہ والا بھی دنیا کے بادشاہوں سے کہیں بڑھ کر ہوگا یا اللہ ہم کو دوزخ سے بچا دے اور بہشت میں پہنچا دے اگر بہشتیوں کی کفش برداری بھی ہم کو نصیب ہو تو وہ ہم کو سلطنت ہفت اقلیم سے زیادہ پسند ہے۔ ہمارے اعمال کے نظر کرتے یہ بھی تیرا فضل و کرم ہے ورنہ ہم اس قابل بھی نہیں کہ بہشتیوں کی کفش برداری کیا کریں)۔

دَنْدَنَةٌ۔ مکھی یا زنبور کی آواز یعنی بھنبھناہٹ اور گن گن کرنا یعنی اس طرح کچھ کہنا جو دوسرے کی سمجھ میں نہ آئے۔

فَاَمَّا دَنْدَنَتُكَ وَدَنْدَنَةُ مُعَاذٍ فَلَا نُحْسِنُهَا فَقَالَ حَوْلَهُمَا نُدَنْدِنُ۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے پوچھا تو نماز میں کیا دعا کرتا ہے اُس نے کہا میں ایسی ایسی دعا کرتا ہوں اور اپنے پروردگار سے بہشت کا سوال کرتا ہوں دوزخ سے اُس کی پناہ چاہتا ہوں) لیکن آپ کا اور معاذ کا گنگنانا ہم اچھی طرح نہیں سمجھتے۔ آپ نے فرمایا ہم بھی بہشت اور دوزخ ہی کے گرد گنگناتے رہتے ہیں (یعنی ہماری دعاؤں کا بھی ماحصل یہی ہے بہشت کا سوال اور دوزخ سے پناہ چاہنا) ایک روایت میں یوں ہے عَنْهُمَا نُدَنْدِنُ یعنی ہم بھی انہی دونوں کے لئے گنگناتے ہیں۔ عرب لوگ کہتے ہیں دَنْدَنَ الرَّجُلُ۔ جب آدمی بار بار کہیں آتے جاتے۔ نہایہ میں ہے کہ دَنْدَنَۃ پست آواز سے گنگنانا اور یہ هَيْنَمَۃ سے کچھ زیادہ ہوتا ہے)

دَنْرٌ۔ مستعمل نہیں ہے بلکہ تَدَنَّرَ بمعنی چمکنا، دینار بنانا۔

دِيْنَارٌ۔ ایک سونے کا سکہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں رائج تھا۔

دَنَسٌ۔ میلا کچیلا ہونا بری بات سے آلودہ ہونا میل کچیل۔

دَنِسٌ۔ میلا کچیلا۔

تَدَنُّسٌ۔ میلا ہونا۔

مَدَانِسُ۔ عیب بمعنی معائب۔ ہے۔

كَاَنَّ ثِيَابَهٗ لَمْ يَمَسَّهَا دَنَسٌ۔ اُس کے کپڑوں میں جیسے میل لگا ہی نہیں۔

كَمَا طَهَّرْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ۔ جیسے تو نے سفید اُجلے کپڑے کو میل سے پاک صاف کیا۔

Marfat.com

دَرَنٌ اور دَنَسٌ اور وَسَخٌ۔ میل کچیل، میلا پن۔

لَمْ تُدَنِّسْكُمُ الْجَاهِلِيَّةُ۔ تم کو جاہلیت نے میلا نہیں کیا (یہ اہل بیت علیہم السلام کی تعریف میں ہے یعنی تمہارا حسب نسب پاکیزہ اور شریف ہے)۔

فُلَانٌ دَنِسُ الثِّيَابِ۔ اُس کا فعل یا مذہب بُرا ہے۔

دَنَقٌ۔ یا دَنِيقٌ۔ سردی سے مرجانا، شیفتہ اور عاشق ہونا۔

دُقُوقٌ۔ باریک کاموں میں غور کرنا۔

تَدْنِيقٌ۔ دُبلا یا تکلیف یا بیماری سے آنکھوں کا اندر گھس جانا، کسی کام کی تہ کو پہنچنا، خوب غور کرنا، برابر کئے جانا۔

دَانِقٌ۔ درم کا چھٹا حصہ۔

دَنِقٌ۔ لسوڑہ، سپستان۔

دَنِيقٌ۔ جو دن کو اکیلا کھائے اور رات کو چاندنی میں کھائے تاکر کوئی مہمان نہ دیکھے۔

لَا بَأْسَ لِلْأَسِيرِ إِذَا خَافَ أَنْ يُمَثَّلَ بِهِ أَنْ يُدَنِّقَ لِلْمَوْتِ۔ اگر کسی قیدی کو یہ ڈر ہو کہ اُس کے ناک کان کاٹے جائیں گے تو کچھ حرج نہیں اگر وہ اپنے آپ کو ایسا بنائے جیسے اب وہ مرنے والا ہے (عرب لوگ کہتے ہیں دَنَّقَ وَجْهُهُ۔ اُس کا مُنہ زرد ہو گیا اور دَنَّقَتِ الشَّمْسُ۔ سورج ڈوبنے کو ہے۔

لَعَنَ اللّٰهُ الدَّانِقَ وَمَنْ دَنَّقَ۔ اللہ تعالےٰ دانق پر لعنت کرے اور اُس پر جو دانق پر نظر رکھے (ایک ایک کوڑی پر جان دیتا رہے)۔

دَانِقٌ۔ دانگ کا معرب ہے اُس کا وزن گیہوں کے ایک دانہ برابر ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ حقیر اور قلیل چیز پر نظر رکھے اُس کے لئے لوگوں سے لڑتا جھگڑتا رہے۔

دَوَانِيقِيٌّ۔ ابو جعفر منصور خلیفہ عباسی کا لقب ہے اُس نے کوفہ کے گرد خندق کھدانے کے لئے ہر مزدور کو چاندی کے ایک ایک دانق پر مقرر کیا تھا۔ دَانِقٌ کی جمع دَوَانِيقُ ہے۔

دَنٌّ۔ گنگنانا، گولی، مٹھور، مٹکہ۔

اِكْسِرِ الدِّنَانَ۔ گولیوں کو توڑ ڈال۔ یعنی شراب کی مٹھوروں کو اور عربی میں دَنٌّ اور خَابِيَةٌ اور زِيرٌ اور دَوْحٌ مٹی کے بڑے برتنوں کو کہتے ہیں جن میں شراب یا سرکہ رکھا جاتا ہے۔

دُنُوٌّ۔ یا دَنَاوَةٌ۔ نزدیک ہونا۔

دَنَا اور دَنَايَةٌ۔ کمینہ اور حقیر ہونا، ضعیف ہونا، نزدیک ہونا۔

دَنِيٌّ۔ بمعنی قریب اور ضعیف ساقط قیط میں ہے کہ دَنِيٌّ جو کمینہ کے معنی میں ہے وہ مہموز اللام ہے دَنَاءَةٌ سے۔

سَمُّوا اللّٰهَ وَدَنُّوا وَسَمِّتُوا۔ کھاتے وقت اللہ کا نام لو اور اپنے نزدیک سے کھاؤ (دوسروں کے کھانے پر ہاتھ مت دوڑاؤ) اور کھلانے والے کے لئے برکت کی دعا کرو۔

عَلَامَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا۔ ہم اپنے دین میں کمینہ پن اور بُری خصلت کو کیوں جگہ دیں۔ (نہایہ میں ہے کہ دَنِيٌّ اصل میں مہموز اللام تھا اور کبھی غیر مہموز بھی ضعیف اور خسیس کے معنی میں آتا ہے)۔

مَا فِيهِمْ دَنِيٌّ وَإِنَّمَا فِيهِمْ أَدْنَى۔ اس کا ترجمہ ابھی گزر چکا ہے)۔

اَلْجَمْرَةُ الدُّنْيَا۔ نزدیک کا جمرہ یعنی جو منا سے قریب ہے جس کو عوام چھوٹا شیطان کہتے ہیں۔

دُنْيَا۔ اِس جہان کو کہتے ہیں کیونکہ یہ ہم سے نزدیک ہے اور آخرت اس کے بعد ہے۔

فَادَّنَى بِالْقَرْيَةِ۔ وہ بستی کے نزدیک پہنچ گیا۔ ایک روایت میں فَادْنَى الْقَرْيَةَ ہے، معنی وہی ہیں۔ بعضوں نے کہا اُس کی فتح قریب ہوگئی۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَدْنَتِ النَّاقَةُ۔ اونٹنی جننے کے قریب آگئی۔ اُدْنُهْ۔ نزدیک آ (اخیر میں ہائے سکتہ لگا دی گئی تاکہ نون کی حرکت ظاہر ہو)۔

Marfat.com

فَدَنَوْتُ حَتّٰى قُمْتُ عِنْدَ عَقِبَيْهِ۔ میں آپ کے نزدیک گیا یہاں تک کہ آپ کی ایڑیوں کے پاس کھڑا ہوا۔ (تاکہ لوگوں کی آڑ ہو جائے)۔

إِنَّهُ لَيَدْنُوا ثُمَّ يُبَاهِي۔ وہ نزدیک ہوتا ہے پھر فخر کرتا ہے۔

إِلٰى دُنْيَا يُصِيبُهَا۔ دنیا کمانے کو۔

خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔ دنیا سے اور دنیا میں جو کچھ ہے اس سے بہتر۔

اَلدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ وَمَا فِيهَا إِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ أَوْ مَا وَالَاهُ أَوْ عَالِمٌ أَوْ مُتَعَلِّمٌ۔ دنیا ملعون ہے اور دنیا میں جو کچھ ہے وہ بھی ملعون ہے مگر اللہ کی یاد اور جو اس کے مثل ہے (جیسے اللہ والوں کی صحبت) یا عالم یا علم سیکھنے والا (اللہ کی یاد اور اس کے مثل میں تمام نیک کام آ گئے)۔

يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ كَنَفَهُ۔ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) مومن کو اپنے نزدیک کرلے گا اور اپنا ایک کونہ اس پر ڈال دے گا (اس کو چھپالے گا) پھر چپکے چپکے اس سے فرمائے گا تجھ کو یاد ہے تو نے دنیا میں فلاں فلاں گناہ کیا تھا (اخیر حدیث تک)۔

لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا عِنْدَ اللّٰهِ مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوضَةٍ۔ اگر دنیا اللہ کے نزدیک ایک مچھر کے پنکھ برابر بھی (قدر رکھتی) ہوتی تو کسی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ بھی نہ دیتا۔ (مگر پروردگار کے نزدیک وہ محض بے قدر اور بے حقیقت ہے اس لئے کافر اور مومن دونوں کو دنیا میں سے دیتا ہے بلکہ کافروں اور فاسقوں کو نیک بندوں سے زیادہ دنیا کا مال اور اسباب اور عیش و عشرت کا سامان دیتا ہے)۔

إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِينَتِهَا۔ سب سے زیادہ جس چیز کا مجھ کو ڈر ہے وہ دنیا کی خوشنما چیزوں کا اور اس کی زینت اور آرائش کے سامانوں کا جو تم کو ملیں گے (ایسا نہ ہو کہ تم ان کی خواہش میں اللہ کے حکموں کا خیال چھوڑ دو)۔

إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ۔ دنیا شیریں اور ہری بھری ہے (بظاہر بڑی خوشنما مگر اندر زہر آلود۔ سہ

ہم اندر زمن بہ تو این است
کہ تو طفلے و خانہ رنگین است

حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ۔ دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے (سارے گناہ دنیا ہی کی الفت کی وجہ سے صادر ہوتے ہیں زن زر زمین جہاں دیکھو یہی جھگڑے ہیں)۔

مَا لِي وَلِلدُّنْيَا۔ مجھ کو دنیا سے کیا واسطہ۔

اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ۔ دنیا مسلمان کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے بہشت ہے۔

حَمَاهُ الدُّنْيَا۔ اس کو دنیا سے بچاتا ہے (دنیا کا مال و دولت نہیں دیتا)۔

لَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا۔ دنیا کے فرزند مت بنو آخرت کے فرزند بنو۔

أَدْنُوهُ مِنِّي۔ اس کو میرے نزدیک لاؤ۔

أَدْنٰى خَيْبَرَ۔ نشیبی حصہ خیبر کا (جو مدینہ کے قریب ہے)۔

يُدْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ۔ حضرت عمر عبد اللہ بن عباسؓ کو اپنے نزدیک بٹھاتے تھے (دوسرے بوڑھے بوڑھے صحابہ سے ان کو زیادہ تقرب دیتے تھے اس وجہ سے کہ ان میں علم کی فضیلت تھی۔ بزرگی بہ علم است نہ بسال)۔

بِأَدْنٰى مِنْ صَدَاقِهَا۔ اس کے مہر مثل سے کم پر۔

أَدْنٰى طُهْرِهَا۔ اس کی پہلی پاکی میں۔

ثُمَّ أَدْنَاهُمَا مِنْ فِيهِ۔ پھر ان کو اپنے منہ کے نزدیک کیا (گرد پھونکنے کے لئے)۔

وَدَنَا الْجَبَّارُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پروردگار کے قریب ہو گئے۔

فَتَدَلّٰى۔ یعنی اور زیادہ قرب کے طالب ہوئے۔ یہ بھی

Marfat.com

ایک تفسیر ہے اس آیت کی ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی۔ بعضوں نے کہا دَنَا فَتَدَلّٰی کا فاعل حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں یعنی جبرئیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہو گئے پھر آپ کے ساتھ لٹک گئے آپ کے وسیلہ سے اُن کو اور زیادہ عروج حاصل ہوا)۔

لَغَدْوَةٌ اَوْ رَوْحَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا۔ صبح کو یا شام کو اللہ کی راہ میں چلنا (جہاد کے لئے سفر کرنا) ساری دنیا سے بہتر ہے۔

مَا الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَۃِ اِلَّا مِثْلُ مَا یَجْعَلُ اَحَدُکُمْ اِصْبَعَہٗ فِی الْیَمِّ فَلْیَنْظُرْ بِمَا ذَا یَرْجِعُ۔ دنیا کی مثال آخرت کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے کوئی سمندر میں انگلی ڈال کر نکالے پھر دیکھے اُس کی انگلی میں کیا لگا رہتا ہے (اُس کی انگلی میں جتنا پانی لگا رہتا ہے اُس کو جو سمندر سے نسبت ہے وہی نسبت دنیا کو آخرت سے ہے یہ بھی تمثیل ہے ورنہ دنیا کو آخرت سے اتنی بھی نسبت نہیں کیونکہ دنیا چند روزہ اور فانی ہے اور آخرت ہمیشہ رہنے والی اور باقی ہے)۔

دَنَوْتُ مِنَ اللّٰہِ دُنُوًّا مَا دَنَوْتُ مِنْہُ قَطُّ۔ میں اللہ تعالیٰ سے آج ایسا نزدیک ہوا کہ اتنا نزدیک کبھی نہیں ہوا۔

اَدْنٰی صَدِیْقَہٗ وَاَقْصٰی اَبَاہُ۔ اپنے دوست کو تو نزدیک کرے گا اور باپ کو دور پھینک دے گا۔ (دوستوں کے ساتھ محبت اور احسان اور سلوک اور باپ سے دوری اور نفرت اسی طرح جورو کی خاطرداری کرے گا اور ماں کو نکال کر باہر کر دے گا۔ یہ آپ نے قیامت کی نشانیاں بیان فرمائیں)۔

حُبِّبَ اِلَیَّ مِنْ دُنْیَاکُمُ النِّسَاءُ وَالطِّیْبُ۔ تمہاری دنیا کی چیزوں میں سے دو چیزیں مجھ کو بھاتی ہیں، ایک تو عورتیں دوسرے خوشبو۔

اَلدُّنْیَا دُنْیَانِ دُنْیَا بَلَاغٍ وَّدُنْیَا مَلْعُوْنَۃٌ۔ دنیا دو طرح کی ہیں ایک تو وہ دنیا جس سے آخرت کا سامان کیا جائے (وہ تو محمود ہے) دوسرے ملعون دنیا (جو آخرت سے اور یاد الٰہی سے غافل کر دے گناہ اور بدکاری میں پھنسا دے)۔

کَانَتِ الدُّنْیَا بِاَسْرِھَا لِاٰدَمَ وَلِاَبْرَارِ وَلَدِہٖ۔ دنیا سب آدم اور اُن کے نیک اولاد کے لئے تھی (اب اس میں سے جو دشمنوں نے لے لی پھر لڑ کر اُن سے واپس ملے اس کو فئی کہیں گے اور جو بن لڑے ملے وہ انفال ہے)۔

قَطَعْتُمُ الْاَدْنٰی مِنْ اَھْلِ بَدْرٍ وَّوَصَلْتُمُ الْاَبْعَدَ مِنْ اَبْنَاءِ الْحَرْبِ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ۔ لوگو تم نے جو شخص بدر والوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ قریب تھا اُس سے تو قطع کیا اور جو شخص دور تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑنے کے لئے آیا تھا اُس سے وصل کیا۔ (مطلب یہ ہے کہ حضرت علی کی اولاد سے تو بیعت نہ کی جنہوں نے جنگ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کو مارا اور عباس کی اولاد سے بیعت کر لی جو جنگ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑنے آئے تھے۔

باب الدال مع الواو

دَوْءٌ۔ یا دَاءٌ۔ بیماری، اصل میں دَاوِءٌ تھا۔

لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ۔ ہر بیماری کی ایک دوا ہے۔

مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنْ دَاءٍ اِلَّا جَعَلَ لَہٗ دَوَاءً۔ اللہ تعالیٰ نے جو بیماری اتاری اس کی ایک دوا بھی رکھی ہے

Marfat.com

(یہ وہ کسی کو معلوم ہے کسی کو نہیں معلوم)۔

إِنَّهُ دَاءٌ وَلَيْسَتْ بِدَوَاءٍ۔ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اگر ہم شراب کو دوا میں استعمال کریں، آپ نے فرمایا شراب تو بیماری ہے دوا نہیں ہے۔

كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ۔ ہر ایک عیب جو آدمی میں ہوتا ہے وہ اس میں موجود ہے۔

أَيُّ دَاءٍ أَدْوَى مِنَ الْبُخْلِ۔ بخل سے بڑھ کر مہلک یا بدتر کون سی بیماری ہے۔

لَا دَاءَ وَلَا خِبْثَةَ۔ اس میں کوئی بیماری یا خرابی نہیں ہے۔

دَبَّ إِلَيْكُمْ دَاءُ الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ۔ اگلی امتوں کی بیماری تم میں سرایت کر گئی (حسد بغض تکبر وغیرہ)۔

اَلْخَمْرُ دَاءٌ۔ شراب بیماری ہے (یعنی بیماری پیدا کرتی ہے) اس کا استعمال جگر کو خراب کر دیتا ہے۔ رعشہ اور فالج پیدا کرتا ہے، گردوں کو ضعیف کر کے مرض ذیابیطس پیدا کرتا ہے آخر کار بنکل (زہری پھوڑا، سرطان) نمودار ہوتا ہے۔

قَدْ مَلَّتْ أَطِبَّاءُ هٰذَا الدَّاءِ الدَّوِيِّ۔ اس سخت بیماری کے علاج کرنے والے طبیب تھک گئے۔

يَسُلُّ الدَّاءَ الدَّوِيَّ۔ (آلو بخارا) سخت بیماری کو کھینچ لیتا ہے۔

آمَنَهُ اللّٰهُ مِنَ الْأَدْوَاءِ الثَّلَاثَةِ۔ اللہ تعالیٰ اس کو تین بیماریوں سے بے خوف کرتا ہے۔

دَوْبَلٌ۔ سور کا بچہ۔

تَرْعَى الدَّوَابِلَ۔ سور کے بچے چراتا پھرے گا یا گدھے کے بچے۔ (یہ معاویہ نے شاہ روم کو لکھا تھا جیسے اوپر گزر چکا ہے)۔

دَوْجٌ۔ خدمت کرنا۔

مَا تَرَكْتُ حَاجَةً وَلَا دَاجَةً۔ میں نے کوئی چھوٹا یا بڑا کام نہیں چھوڑا (یعنی سب طرح کے گناہ کئے) بعضوں نے کہا دَاجَةً تابع ہے حَاجَةً کا، جیسے اردو زبان میں کہتے ہیں ردی ودی لکھا ما بعضوں نے بہ تشدید جیم پڑھا ہے جیسے اوپر گزر چکا۔

دَوْحٌ۔ بڑا ہونا لٹک آنا۔

تَدْوِيحٌ۔ جیسے تفریق۔

اِنْدَاحَ بَطْنُهُ۔ اس کا پیٹ بڑا ہو گیا۔

كَمْ مِنْ عَذْقٍ دَوَّاحٍ فِي الْجَنَّةِ لِأَبِي الدَّحْدَاحِ۔ ابو الدحداح کے لئے بہشت میں کئی بڑے لمبے اونچے کھجور کے درخت ہیں۔

فَأَتَيْنَا عَلَى دَوْحَةٍ عَظِيمَةٍ۔ ہم ایک بڑے درخت کے پاس آئے۔

أَنَّ رَجُلًا قَطَعَ دَوْحَةً مِنَ الْحَرَمِ فَأَمَرَهُ أَنْ يُعْتِقَ رَقَبَةً۔ ایک شخص نے حرم کا ایک بڑا درخت کاٹ ڈالا۔ عبد اللہ بن عمرؓ نے اس کو ایک بردہ آزاد کرنے کا حکم دیا۔

سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي دَاحَةَ۔ ایک شخص کا نام ہے داحہ اس کی ماں تھی یا ماں کی لونڈی ہے۔

دَوْخٌ۔ ذلیل ہونا، خوار ہونا، غالب ہونا، سر گھومنا۔

تَدْوِيخٌ اور اِدْوَاخٌ۔ ذلیل کرنا۔

أَدَاخَ الْعَرَبَ وَدَانَ لَهُ النَّاسُ۔ عرب لوگوں کو ذلیل کیا اور لوگوں نے ان کی اطاعت قبول کی۔

دَوْخَلَّةٌ۔ کھجور کے پتوں کا تھیلا، بورہ جس میں کھجور وغیرہ رکھی جاتی ہے۔ جیسے زَنْبِيلٌ اور قَوْصَرَّةٌ۔ ان کے بھی یہی معنی ہیں۔

فَإِذَا اسْبٌ فِيهِ دَوْخَلَّةُ رُطَبٍ فَأَكَلْتُ مِنْهَا۔ میں کیا دیکھتا ہوں ایک بیٹھا ہے (یا ایک کپڑا) اس میں تازی کھجور کی ایک تھیلی ہے میں نے اس میں سے کھایا۔

دَوْدٌ۔ کیڑے پڑنا۔

دُودٌ۔ کیڑا۔

دُوَيْدٌ۔ چھوٹا کیڑا۔

Marfat.com

دِیْدَاءٌ۔ دوڑانا۔

اِنَّ الْمُؤَذِّنِیْنَ لَا یُدَادُوْنَ۔ موذن لوگوں کو (مرنے کے بعد) کیڑے نہیں کھاتے۔

عرب لوگ کہتے ہیں دَادَ الطَّعَامُ اور اَدَادَ اور دَوَّدَ فَهُوَ مُدَاوِدٌ۔ جب کھانے میں کیڑے پڑجائیں۔

دَاوُدُ۔ ایک مشہور پیغمبر ہیں۔

اِذَا ظَهَرَ اَمْرُ الْاَئِمَّةِ حَكَمُوْا بِحُكْمِ دَاوُدَ۔ جب اماموں کی حکومت ہوجائے گی تو حضرت داؤد علیہ السلام کی طرح حکومت کریں گے (گواہ نہیں طلب کریں گے)۔

دِیْدَانٌ۔ جمع ہے دُوْدَ کی۔

دَوْرٌ۔ یا دَوَرَانٌ۔ گول پھرنا۔

دِیْرَبِهٖ۔ اُس کا سر گھومنے لگا۔

مُدَاوَرَةٌ۔ ساتھ ساتھ گھومنا کسی کی خاطر داری کرنا۔ بمعنے مُدَارَاةٌ ہے۔

اِدَارَةٌ۔ گھمانا۔

دَارٌ۔ محل، گھر، عمارت اور صحن سمیت، اُس کی جمع اَدْوُرٌ اور دُوْرٌ اور دُوْرَانٌ اور دُوْرَاتٌ اور دِیَارَاتٌ اور اَدْوَارٌ اور اَدْوِرَةٌ آئی ہے۔

دَارٌ۔ بمعنی شہر اور ولایت اور قبیلہ بھی آیا ہے۔

اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَیْرِ دُوْرِ الْاَنْصَارِ کیا میں تم کو انصار کا بہتر قبیلہ نہ بتلاؤں۔

مَا بَقِیَتْ دَارٌ اِلَّا بُنِیَ فِیْهَا مَسْجِدٌ۔ کوئی قبیلہ ایسا باقی نہ رہا جہاں ایک مسجد نہ بنائی گئی ہو۔

اَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِی الدُّوْرِ۔ آپ نے گھروں میں یا محلوں میں مسجد بنانے کا حکم دیا۔ (جہاں محلہ والے نماز پڑھا کریں)۔

وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِیْلٌ مِّنْ دَارٍ۔ کیا عقیل نے ہمارے لئے کوئی گھر بھی باقی رکھا ہے (نہیں سب بیچ کر کھا گئے)

دَارُ الْقَضَاءِ۔ ایک گھر تھا جس کو بیچ کر عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے والد کا قرضہ ادا کیا جسے وہ وصیت کر گئے تھے۔

سَلَامٌ عَلَیْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ۔ تم پر سلام گھر والے مومنو! (قبرستان کو گھر فرمایا کیونکہ وہ مُردوں کا گھر ہے تو دَار سے اہل دار مراد ہیں)۔

دِیَارَكُمْ تُكْتَبْ اٰثَارُكُمْ۔ بنی سلمہ تم اپنے گھروں میں ہی رہو تمہارے قدم لکھے جاتے ہیں (مسجد تک جاتے ہوئے ہر قدم پر ثواب ملتا ہے تو دور رہنے میں تمہاری نیکیاں زیادہ لکھی جاتی ہیں)۔

فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰی رَبِّیْ فِیْ دَارِهٖ۔ میں پروردگار کے محل پر پہنچ کر اذن مانگوں گا (اُس کا محل بہشت ہے جس کو دارالسلام کہتے ہیں اور سلام اللہ کا نام ہے مراد وہ بہشت ہے جہاں ہمارا پروردگار خاص تجلی فرمائے گا)۔

یَا لَیْلَةً مِّنْ طُوْلِهَا وَعَنَائِهَا عَلٰی اَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتِ۔ یہ رات بھی کیا تکلیف کی لمبی رات تھی مگر اُس نے مجھ کو دار الکفر سے نجات بخشی (نہایہ میں ہے کہ دارۃ دار سے خاص ہے)۔

یَحْتَرِقُوْنَ فِیْهَا اِلَّا دَارَاتُ وُجُوْهِهِمْ۔ دوزخی دوزخ میں جل جائیں گے مگر (جو مومن ہوں گے اُن کے) مُنہ کے گردے نہیں جلنے کے (کیونکہ وہ سجدہ کا محل ہے) (دوسری حدیث میں ہے کہ سجدے کے ساتوں اعضاء محفوظ رہیں گے)۔

اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَیْئَتِهٖ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ۔ زمانہ گھوم کر اپنی اُس اصلی حالت پر آگیا جس دن اللہ تعالٰے نے آسمان اور زمین کو بنایا تھا (مطلب یہ ہے کہ عرب کے مشرکوں نے جو مہینوں کو آگے پیچھے کر دیا تھا اور سب گول مال خلط ملط ہوگیا تھا یوں ہی ہو ہوا کرتا خراب ہر مہینہ پھر اپنے اصلی ٹھکانے پر آگیا۔ عرب کے کافر محرم کو پیچھے کرکے صفر کے مہینے کو محرم کر دیتے اسی طرح ہر سال محرم کو پیچھے ڈالتے آخر محرم پھر محرم میں آیا اور حساب ٹھیک ہوا تو گویا زمانہ گھوم کر اپنی اصلی حالت پر آگیا

Marfat.com

کرانی نے کہا وہ ہر سال ایک نئے مہینے میں حج کیا کرتے مثلاً ایک سال ذی الحجہ میں حج کیا تو دوسرے سال محرم میں، اسی طرح کرتے کرتے جس سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا اتفاق سے وہ ٹھیک ذی الحجہ ہی کا مہینہ پڑا تب آپ نے یہ حدیث فرمائی کہ زمانہ گھوم گھام کر اب اپنی ٹھیک حالت پر آگیا)۔

لَقَدْ دَاوَرْتُ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ عَلٰی اَدْنٰی مِنْ هٰذَا فَضَعُفُوْا۔ (شب معراج میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ہمارے پیغمبر صاحب سے فرمایا) میں نے بنی اسرائیل پر اس سے آسان بات پھرائی لیکن وہ عاجز ہو گئے اور نہ کر سکے ایک روایت میں رَاوَدْتُ ہے۔ یعنی میں نے بنی اسرائیل سے اس سے آسان بات چاہی)۔

فَیَجْعَلُ الدَّائِرَةَ عَلَیْهِمْ۔ اُن کو مغلوب کرے

دَائِرَةٌ بمعنی حادثہ اور مصیبت بھی آیا ہے۔

مَثَلُ الْجَلِیْسِ الصَّالِحِ مَثَلُ الدَّارِیِّ۔ اچھے ہمنشین کی مثال عطار کی سی ہے یہ دارین کے طرف منسوب ہے جہاں سے خوشبو لایا کرتے تھے۔ دارین ایک موضع ہے بحرین میں جہاں مشک ہندوستان سے لایا کرتے تھے کذا قال الجوہری)۔

کَاَنَّهٗ قِلْعُ دَارِیٍّ۔ گویا وہ دارین کا پردہ ہے۔

قِلْعٌ۔ کشتی کا پردہ جس کو ہوا لگ کر کشتی چلاتی ہے عربی میں اس کو شِرَاع بھی کہتے ہیں)۔

تَدُوْرُ رَحَی الْاِسْلَامِ لِخَمْسٍ اَوْ لِسِتٍّ اَوْ لِسَبْعٍ وَّ ثَلَاثِیْنَ۔ اسلام کی چکی ۳۵ یا ۳۶ یا ۳۷ تک (خوب) گھومتی رہے گی (روز بروز اسلام کی ترقی ہوتی جائے گی) ۳۵ میں حضرت عثمانؓ کی شہادت اور ۳۶ میں جنگ جمل اور ۳۷ میں جنگ صفین ہوئی بس اسلام کی بہار جاتی رہی چکی گھومتے گھومتے رک گئی۔ اس حدیث میں ایک کھلا معجزہ ہے)۔

دَیَّارٌ۔ گھر میں رہنے والا۔

اِسْتَدَارُوْا اِلَی الْکَعْبَةِ۔ کعبے کی طرف گھوم گئے (بیت المقدس کی طرف پیٹھ ہو گئی)۔

دَارِیٌّ۔ جو ہمیشہ گھر میں رہے سفر نہ کرے۔

کَانَ مُدَوَّرَ الْوَجْهِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور گول تھا اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ بالکل گول تھا کیونکہ دوسری روایت میں ہے کہ آپ کا چہرۂ انور گول نہ تھا بلکہ مطلب یہ ہے کہ کسی قدر گولائی آپ کے چہرۂ مبارک میں تھی تلوار کی طرح بالکل لمبا اور پتلا نہ تھا)۔

لَا یَخْشَی الدَّوَائِرَ۔ زمانہ کے حادثوں سے نہیں ڈرتا۔

شَهِدْتُ الدَّارَ۔ میں اس وقت موجود تھا جب باغیوں نے حضرت عثمانؓ کا گھر گھیر لیا تھا۔

وَعَلَیْهِمْ دَارَتِ الرَّحٰی۔ اُنہی پر چکی گھومی یعنی اولوالعزم پیغمبر وہی تھے)۔

دَوْسٌ۔ پاؤں سے روندنا، زور سے جماع کرنا، ذلیل کرنا، صیقل کرنا۔

دَوَّاسٌ۔ شیر بہادر۔

دَوَّاسَةٌ۔ ناک۔

دُوَیْسَةٌ۔ جماعت۔

دِیْسَةٌ۔ جہاں گنجان درخت ہوں۔

وَدَائِسٌ وَّ مُنَقٍّ۔ اور اناج کو کوٹنے والا اور چھانٹنے والا صاف کرنے والا بعضوں نے اس کو بکسرۂ نون روایت کیا ہے یعنی آواز کرنے والا۔ مطلب یہ ہے کہ مواشی آواز کرنیوالے

فَتَجِیْئُوْنَ تَدُوْسُوْنَ الطِّیْنَ۔ پھر تم کیچڑ روندتے ہوئے آؤ۔

لَا تُسْلِمُوْا اِلٰی دَیَّاسٍ۔ اناج روندنے والے سے بیع سلم مت کرو۔

دَوْفٌ۔ ملانا، پانی سے تر کرنا۔

عَرَفْتُ اَدُوْفُ بِهٖ طِیْبِیْ۔ (حضرت ام سلیم آنحضرت

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک جسم سے پسینہ لے کر جمع کر رہی تھیں اتنے میں آپ ہوشیار ہوتے، دریافت فرمایا یہ کیا کرتی ہے؟ انھوں نے کہا، آپ کا پسینہ لے رہی ہوں اس کو میں اپنی خوشبو میں ملاتی ہوں۔

اَدِيفِيهِ فِي تَوْرٍ مِنْ مَاءٍ۔ (حضرت سلمان فارسی نے اپنی عورت سے مرض موت میں کہا) یہ مشک پانی کے ایک کونڈے میں گھول۔

دَوْفَصٌ۔ سفید چکنی پیاز۔

اَكْثِرْ دَوْفَصَهَا۔ (حجاج نے اپنے باورچی سے کہا) اس میں سفید پیاز زیادہ ڈال۔

دَوْكٌ۔ یا مَدَاكٌ۔ پینا، جماع کرنا، جیسے نَيْكٌ ہے بمعنی جماع۔

دَاكَ الْمَرْءَةَ یا نَاكَ الْمَرْءَةَ۔ عورت سے جماع کیا۔

دَوْكَةٌ اور دُوْكَةٌ۔ لڑائی، جھگڑا، طرح طرح کی باتیں، غور خوض۔

فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر میں فرمایا کل میں ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جس سے اللہ محبت رکھتا ہے) تو رات بھر لوگ اسی فکر میں غلطاں و پیچاں رہے، یا باتیں بناتے رہے (کہ یہ شخص کون ہے) آخر صبح کو آپ نے حضرت علیؓ کو بلایا جھنڈا ان کے حوالے کیا۔ دوسری روایت میں یوں ہے کہ وہ اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور رسولؐ اس سے محبت رکھتے ہیں۔ تیسری روایت میں یوں ہے وہ حملہ کرنے والا ہے بھاگنے والا نہیں (سبحان اللہ اس حدیث سے جناب امیرؓ کی بڑی فضیلت نکلی کہ وہ محبوب ہیں اللہ اور رسولؐ کے اور خارجیوں اور ناجیوں کا منہ کالا ہوا) ایک روایت میں بجائے يَدُوكُونَ کے يَذْكُرُونَ ہے یعنی تذکرہ کرتے رہے)

دَوْلٌ۔ یا دَالَةٌ۔ مشہور ہونا۔

دُوْلَةٌ۔ لٹک جانا، انقلاب، ایک حال سے دوسرا حال ہونا جیسے

دَوْلٌ پرانا ہونا، جلدی چلنا، چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر چلنا۔

دُوْلَةٌ۔ وہ مال جو ایک کے ہاتھ سے دوسرے کے ہاتھ میں جائے کبھی اس کو ملے کبھی اس کو بعضوں نے کہا دَوْلَةٌ کے بھی یہی معنی ہیں اب دُوْلَةٌ اور دَوْلَةٌ روپیہ پیسہ کو کہتے ہیں کیونکہ وہ ہمیشہ منتقل ہوتا رہتا ہے، آج اس کے پاس کل اس کے پاس۔

اِذَا كَانَ الْمَغْنَمُ دُوَلًا۔ جب غنیمت کا مال دولت سمجھا جائے (بادشاہ اور رئیس اس کو اپنے باپ کا مال سمجھیں غریب مسلمانوں میں شرع کے موافق تقسیم نہ کریں) یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی نشانی بیان فرمائی۔ اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ امانتی مال کو لوٹ کا مال سمجھیں، یعنی کھا پی جائیں صاحب مال کو واپس نہ دیں، زکوٰۃ کو تاوان اور ڈنڈ سمجھیں، علم خدا کی رضامندی کے لئے حاصل نہ کریں بلکہ مال اور جاہ اور فخر اور نزاع اور جدال کے لئے، دوست سے تو میل کریں اور باپ سے دور، اس امت کے پچھلے لوگ اگلے لوگوں پر لعنت کریں (یعنی سلف صالحین اور ائمہ حدیث اور مجتہدین کی برائی کریں معاذ اللہ یہ سب باتیں ہمارے زمانہ میں موجود ہیں قیامت کے قرب کی نشانی ہے)

لَمْ تَتَدَاوَلْهُ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ الرِّجَالُ۔ مجھ سے ایسی حدیث بیان کرو جو تم نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو (تمہارے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان دوسرے لوگوں کا واسطہ نہ ہو)۔

نُدَالُ عَلَيْهِمْ وَيُدَالُونَ عَلَيْنَا۔ ہم ان پر غالب ہوتے ہیں وہ ہم پر غالب ہوتے ہیں۔

عرب لوگ کہتے ہیں **اُدِيلَ لَنَا عَلَى اَعْدَائِنَا وَكَانَتِ الدَّوْلَةُ لَنَا۔** ہم اپنے دشمنوں پر کامیاب ہوئے اور دولت ہم کو ملی۔

Marfat.com

نُدَالُ عَلَیْہِ وَیُدَالُ عَلَیْنَا۔ کبھی ہم اُس پر غالب ہوتے ہیں کبھی وہ ہم پر غالب ہوتا ہے۔

یُوْشِكُ اَنْ تُدَالَ الْاَرْضُ مِنَّا۔ وہ زمانہ قریب ہے جب زمین کی باری ہم پر آئے گی (وہ ہمارا خون گوشت پوست سب کھائے گی جیسے ہم آج اُس کی پیداوار پھل کھا رہے ہیں اُس کا پانی پی رہے ہیں)۔

وَلَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَةٌ۔ ہمارے کچھ خوشے کھجور کے لٹک رہے تھے۔

اَلْحَرْبُ دُوَلٌ۔ جنگ دوسر دارد" کبھی اس کی فتح کبھی اُس کی فتح۔

نَتَدَاوَلُ مِنْ قَصْعَةٍ۔ ہم باری باری اُسی پیالہ میں سے کھاتے جاتے تھے۔

یُدِیْلُنَا۔ باری باری ہم کو دولت دیتا ہے۔ مجمع البحرین میں ہے بعضوں نے کہا دُوْلَةٌ بضمہ دال مال روپیہ پیسہ اور دَوْلَةٌ بفتحہ دال جنگ۔

اِنِّیْ لَصَاحِبُ الْكَرَّاتِ وَدَوْلَةُ الدُّوَلِ۔ میں کئی بار آنے والا ہوں اور دولتوں کی دولت ہوں۔

قَدْ اَدَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْ فُلَانٍ۔ اللہ تعالیٰ نے ہم کو فلاں شخص پر مدد دی اور اُس پر فتحیاب کیا۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا مُدِیْلُ الْمَظْلُوْمِیْنَ۔ میں خدا ہوں میرے سوا کوئی خدا نہیں، مظلوموں کو غالب کرنے والا۔

دَوَالَیْكَ۔ بار بار لینا، جیسے حَنَانَیْكَ۔ بار بار تیری مہربانیاں۔

دُؤَالَةٌ۔ لومڑی۔

دَوْلَجٌ۔ چورخانہ جس میں سامان زیور اسباب وغیرہ رکھتے ہیں۔ یعنی کوٹھری کے اندر دوسری چھوٹی کوٹھری۔ نہایہ میں ہے کہ دولج اصل میں وولج تھا پہلے واؤ کو تا سے بدلا پھر تا کو دال سے اب تولج اور دولج دونوں مستعمل ہیں۔ سوراخ ہو یا نالی یا غار جس میں کوئی چھپ سکے اُس کو بھی کہتے ہیں)

اَتَتْنِیْ امْرَاَةٌ اُبَایِعُھَا فَاَدْخَلْتُھَا الدَّوْلَجَ وَضَرَبْتُ بِیَدِیْ اِلَیْھَا۔ ایک عورت بیعت کرنے کو میرے پاس آئی میں نے اُس کو چورخانہ میں گھسیڑ دیا اور اپنا ہاتھ اُس کی طرف بڑھا دیا (تاکہ وہ بیعت کرلے) سلمانؓ کے اسلام کی حدیث میں بھی یہ لفظ آیا ہے۔ بعضوں نے کہا دولج وہ مقام ہے جہاں ہرنیں جاکر چھپ رہتی ہے۔

دَوْمٌ یا دَوَامٌ یا دَیْمُوْمَةٌ۔ ہمیشگی، استداد ثبات جمنا، برقرار رہنا۔

نَھٰی عَنِ الْبَوْلِ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ۔ تھمے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے آپ نے منع فرمایا۔ (مجمع البحار میں ہے کہ بہتے ہوئے جاری پانی میں جب وہ بہت ہو پیشاب نہ کرنا اَولیٰ ہے۔ اگر تھوڑا ہو تو مکروہ ہے اور تھمے ہوئے پانی میں حرام ہے اگر قلیل ہو اور جو کثیر ہو تو مکروہ ہے اور کچھ بعید نہیں اگر حرام ہو)۔

رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِیْ ظِلِّ دَوْمَةٍ۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ایک گنجان درخت کے سایہ میں بیٹھے تھے۔ (بعضوں نے کہا دوم۔ گوگل کے درخت کو کہتے ہیں)

دُوْمَةُ الْجَنْدَلِ۔ ایک مقام کا نام ہے (کرمانی نے کہا ایک بستی ہے تبوک کے قریب وہاں ایک قلعہ ہے، مغنی میں ہے وہاں کا بادشاہ اکیدر تھا۔)

دَوْمِیْنَ یا دَوْمَیْنَ۔ ایک بستی کا نام ہے حمص کے قریب جو ملک شام میں ہے۔

قَدْ دَوَّمُوا الْعَمَائِمَ۔ عماموں کو اپنے سروں کے گرد پھرایا۔

ثُمَّ دَوَّمَ بِیْ فِی السَّمَاءِ۔ پھر مجھ کو آکاش میں پھرایا۔

اِنَّھَا كَانَتْ تَصِفُ مِنَ الدُّوَامِ سَبْعَ غَرَاتٍ

عہ نہایہ میں ہے کہ یہ مقام اس کے ذکر کا نہیں مگر لفظی رعایت سے ہم نے اُس کو یہاں ذکر کردیا ۱۲ منہ

Marfat.com

عَجْوَۃٍ فِیْ سَبْعِ غَدَوَاتٍ عَلَی الرِّیْقِ۔ حضرت عائشہ دوران سر کی بیماری کا یہ علاج بیان کرتی تھیں کہ سات عجوہ کھجوریں سات دن صبح ہی صبح نہار منہ کھالے۔

نَھٰی اَنْ یُّبَالَ فِی الْمَآءِ الدَّائِمِ۔ تھمے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔

عرب لوگ کہتے ہیں دَامَ یَدُوْمُ۔ جب کوئی مدت تک قائم رہے۔

عَلَیْکُمُ السَّامُ وَالدَّامُ۔ تم پر ہمیشہ قائم رہنے والی موت۔ (دَامَ اصل میں دَائِمٌ تھا لیکن سَامَ کے ہم وزن کرنے کے لئے ہمزہ اُڑا دیا)

اَحَبُّ الْعَمَلِ مَادَاوَمَ عَلَیْہِ۔ سب سے زیادہ پسند اللہ تعالیٰ کو وہ نیک عمل ہے جو ہمیشہ کیا جائے (یعنی ہر روز یا ہر ہفتہ یا ہر مہینے اُس کو کیا کرے یہ نہیں کہ چند روز کیا پھر چھوڑ دیا)۔

لَایَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الْمَآءِ الدَّائِمِ ثُمَّ یَغْتَسِلُ فِیْہِ۔ کوئی تم میں سے تھمے ہوئے پانی میں پیشاب کرکے پھر اُس میں نہ نہائے (بظاہر اس حدیث کا یہ مضمون نکلتا ہے کہ تھمے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا پھر اُس میں نہانا یہ دونوں باتیں منع ہیں حالانکہ اس کا کوئی قائل نہیں ہوا کیونکہ دوسری روایت میں تھمے ہوئے پانی میں صرف پیشاب کرنے کی ممانعت آئی ہے تو حق یہ ہے کہ تھمے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا منع ہے خواہ اُس میں غسل کرے یا نہ کرے۔ کذا فی مجمع البحار)

دَوَّمَ الطَّائِرُ فِی الْھَوَاءِ۔ پرندے نے اپنے پنکھ ہوا میں پھیلا دیئے۔

مَادُوْوِمَ عَلَیْہِ۔ جس پر ہمیشگی کی جائے۔

دَائِمٌ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام بھی ہے کیونکہ وہ ہمیشہ قائم ہے اُس کو کبھی تغیر اور فنا نہیں۔

فِیْ دَوْمَۃِ الْکَرَمِ مَحْتِدُہٗ۔ آپ کی طبیعت اور سرشت کرم کے درخت کی جڑ ہے (یعنی کرم اور احسان اور سخاوت اور ہمت آپ کی جبلی اور فطری خصلت ہے)۔

اَسْتَدِیْمُ اللّٰہَ عِزَّکَ۔ میں اللہ سے چاہتا ہوں تیری عزت ہمیشہ قائم رکھے۔

دُوْنٌ۔ کمزور ہونا، خسیس ہونا۔

تَدْوِیْنٌ۔ جمع کرنا۔

تَدَوُّنٌ۔ بے پرواہ ہونا۔

دُوْن۔ نقیض ہے فوق کی اور بمعنی قبل اور غیر اور قدام اور قریب اور وراء اور سوی کے بھی آتا ہے۔ محیط میں ہے کہ دُوْنَ کبھی فوق کے معنی میں بھی آتا ہے اور کبھی شریف کے معنی میں بھی۔

مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِہٖ۔ جو شخص اپنے مال کے نزدیک مارا جائے یعنی اپنا مال بچانے کے لئے وہ شہید ہے۔

فَجَعَلْتُ عَلٰی مَنْکِبَیْکَ دُوْنَ الْحِجَارَۃِ۔ میں آپ کی ازار آپ کے مونڈھے پر ڈال دوں وہ پتھر کے تلے رہے (یہ حضرت عباسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تھا)۔

مَادُوْنَ لَحْمِہٖ۔ گوشت کے تلے یا گوشت کے نزدیک۔

اَلْحَاکِمُ یَحْکُمُ بِقَتْلٍ عَلٰی مَنْ وَجَبَ عَلَیْہِ دُوْنَ الْاِمَامِ۔ حاکم کسی سے قصاص لینے کا حکم کرے امام کے پاس رہ کر یا امام کے سوا دوسرا کوئی حاکم ایسا حکم کرے۔

کَمَا اَنَّ دُوْنَ غَدٍ اللَّیْلَۃُ۔ جیسے یہ بات معلوم ہے کہ آج کی رات کل کے دن سے پہلے ہے۔

اِذَا رَکَعَ الْمُصَلِّیْ دُوْنَ الصَّفِّ۔ جب نماز پڑھنے والا صف میں پہنچنے سے پہلے رکوع کرلے (یعنی جلدی کے مارے اس خیال سے کہ کہیں امام رکوع سے سر نہ اُٹھالے)

دُوَیْنَ بَرِیْدِ الرُّوَیْثَۃِ۔ برید رویثہ کے قریب (یہ تصغیر ہے۔ دُوْنَ کی)

مَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِیْنِہٖ فَھُوَ شَھِیْدٌ۔ جو شخص دین کے آگے یعنی دین کی حمایت میں مارا جائے وہ شہید

Marfat.com

ہے۔ رطیبی نے کہا مثلاً کوئی کافر یا بدعتی دین کی خرابی یا توہین کرتا ہو اور یہ دین کی حمایت میں مارا جائے۔ صاحب مجمع البحار نے تَدَنُّو الشَّمْسُ کو اس باب میں ذکر کیا ہے حالانکہ یہ اس باب سے متعلق نہیں وہ دُنُوٌّ سے ہے یعنی نزدیک ہونے کے یعنی سورج نزدیک آجائے گا۔

مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهٗ دُوْنَ حَدٍّ۔ جو شخص حد کا مقدمہ حاکم تک پہنچ جانے کے بعد سفارش کرے۔

حَتّٰى اَكُوْنَ دُوْنَهٗ۔ میں اس کے آگے ہوں گا۔

اُنْفِقُ عَلَيْهَا نَفَقَةَ دُوْنٍ۔ میں اس کو ادنیٰ درجہ کا خرچہ دیتا ہوں۔

اَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ۔ تو لوگوں کی نظر سے چھپا ہوا ہے، تیرے سوا کوئی چیز ایسی چھپی ہوئی نہیں ہے یا تیرے لگ بھگ بھی کوئی شی نہیں ہے یا تجھ سے کچھ اتر کر کوئی شی نہیں ہے بلکہ ہر شی تجھ سے بہت اتری ہوئی ہے یا تیرے آگے کوئی شی نہیں ہے یا تیرے اوپر کوئی شی نہیں ہے کیونکہ دُوْن کبھی فوق کے معنی میں بھی آتا ہے مگر یہ معنی سیاق حدیث سے چسپاں نہیں ہوتا یعنی اَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ اس لئے کہ جب دُوْن کو فوق کے معنی میں لو تو تکرار لازم آتی ہے)

لَيْسَ دُوْنَهٗ مُنْتَهًى۔ اس کے قرب کی کوئی انتہا نہیں ہے (یعنی مراتب قرب الٰہی بے نہایت اور بے حد اور بے غایت ہیں یا اس کے قرب کی کوئی حد نہیں ہے جہاں تک پہنچو وہاں سے بھی پروردگار وراء الوراء اور بعید ہے یا اس کے سوا کسی اور کی طرف ہمارے دعاؤں اور سوالوں کی انتہا نہیں ہے)

دُوْنَكَهَا يَا اُمَّ خَالِدٍ۔ اے ام خالد لے (میں نے جو تجھ سے وعدہ کیا تھا اس کے موافق)۔

دِيْوَانٌ۔ وہ کتاب جس میں تنخواہ داروں اور وظیفہ خواروں کے نام ہوتے ہیں اور نامۂ اعمال۔

اَوَّلُ مَنْ دَوَّنَ الدَّوَاوِيْنَ عُمَرُ۔ سب سے پہلے مسلمانوں میں حضرت عمرؓ نے دفتر مقرر کیا (یعنی تنخواہ داروں کا کتابچہ جس میں ان کے نام مندرج کئے اور سالانہ تنخواہ ہر ایک کی اس پر لکھی گئی)

اِذَا مَاتَتِ الْمَرْاَةُ فِي النِّفَاسِ لَمْ يُنْشَرْ لَهَا دِيْوَانٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ جب عورت زچگی میں مرجائے تو قیامت کے دن اس کا نامۂ اعمال نہیں کھولا جائے گا (بلکہ بے حساب و کتاب بہشت میں داخل ہوگی کیونکہ وہ شہید ہے)

اَجَازَ الْخُلْعَ دُوْنَ عِقَاصِ رَأْسِهَا۔ خلع ہر چیز کے بدل جائز رکھا سوا عورت کے چونڈے کے یا یہاں تک کہ سر کے چونڈے کے بدل بھی خلع جائز رکھا۔

دَوِيَ۔ بیمار ہونا، کینہ رکھنا۔

دَوَاءٌ۔ بیماری دور کرنے والی چیز اس کی جمع اَدْوِيَةٌ ہے۔

مُدَاوَاةٌ۔ علاج کرنا۔

اِدْوَاءٌ۔ بیمار کرنا۔

عرب لوگ کہتے ہیں فُلَانٌ يُدْوِي وَيُدَاوِي۔ وہ بیمار بھی کرتا ہے علاج بھی کرتا ہے۔

كُلُّ دَاءٍ لَهٗ دَاءٌ۔ ہر عیب اور ہر بیماری جو لوگوں میں ہوتی ہے وہ اس میں موجود ہے (یعنی وہ مجمع امراض یا عیوب ہے اس کی ہر ایک بیماری سخت درجہ کی ہے۔ جیسے کہتے ہیں هٰذَا الفرس فرس یہ گھوڑا گھوڑا ہے یا هٰذَا الكتاب كتاب یہ کتاب البتہ کتاب ہے یا هٰذَا التفسير تفسير۔ تفسیر تو یہ تفسیر ہے)

مترجم :۔ کہتا ہے یہ حدیث میں نے دَوٌّ میں بیان کی ہے وہی اس کا اصلی مقام تھا مگر صاحب نہایہ اور مجمع کی متابعت سے یہاں بھی بیان کر دی اسی طرح ای داء ادوی من البخل اور لا داء ولا خبثة اور دب الیکم داء الامم یہ حدیثیں بھی اوپر اسی لفظ میں گزر چکی ہیں۔

Marfat.com

اَیُّ دَاءٍ اَدْوَی مِنَ الْبُخْلِ۔ بخیلی سے بڑھ کر کونسا عیب ہے (بخیل آدمی میں کتنے بھی ہنر ہوں لیکن کوئی تعریف نہیں کرتا۔ اور سخی میں کتنے ہی عیب ہوں لیکن اُس کے کوئی عیب پر نظر نہیں ڈالتا جیسے سعدیؒ نے کہا ہے ؎

سخاوت مس عیب را کیمیا است

سخاوت ہمہ درد ہا را دوا ست

لَا دَاءَ وَلَا خِبْثَةَ۔ اس مال میں کوئی چھپا ہوا عیب یا دغا نہیں ہے۔

اَلْخَمْرُ دَاءٌ لَا دَوَاءٌ۔ شراب ایک بیماری ہے نہ کہ دوا (یہاں بیماری سے مراد گناہ ہے اور عیب)۔

دَبَّ اِلَیْکُمْ دَاءُ الْاُمَمِ۔ اگلی امتوں کی بیماری تم میں بھی سرایت کر گئی (آہستہ آہستہ گھس آئی، مراد حسد اور بغض اور دنیا کی طمع ہے)۔

اِلٰی مَرْعًی وَبِیٍّ وَمَشْرَبٍ دَوِیٍّ۔ وبائی چراگاہ اور بیماری کے پانی کی طرف۔

وَکَانَ قَطَعْنَا اِلَیْکَ مِنْ دَوِیَّۃٍ سَرْبَخٍ۔ اور کتنے بیابان بے آب وگیاہ کشادہ میدان ہم نے آپ کی طرف قطع کئے یعنی اُن کو طے کرکے آپ کے پاس آئے۔

دَوٌّ۔ وہ جنگل جس میں گھانس نہ ہو۔ دَوِیَّۃٌ اُس کی طرف منسوب ہے۔

فِیْ اَرْضٍ دَوِیَّۃٍ۔ ایک خشک بے آب وگیاہ زمین میں ایک روایت میں دَاوِیَّۃٍ۔ ہے معنی وہی ہیں۔ ایک واو کو برخلاف قیاس الف سے بدل دیا، جیسے طیٌّ کے نسبت میں طَائِیٌّ کہتے ہیں۔

دَوِیٍّ مُھْلِکَۃٍ۔ ایک ہلاکت کے خشک میدان میں۔

قَدْ لَفَّھَا اللَّیْلُ بِعَصْلَبِیٍّ اَرْوَعَ خَرَّاجٍ مِنَ الدَّاوِیْ۔ (یہ حجاج نے اپنے خطبہ میں کہا) رات نے اُس کو ایسے مرد کے ساتھ لپیٹ دیا جو تنومند بہادر یا خوب رو جنگلوں میں سے نکلنے والا ہے (یعنی سفر آزمودہ) اور جہاں دیدہ ہے اُس کو جنگلوں کا حال خوب معلوم ہے)۔

نَسْمَعُ دَوِیَّ صَوْتِہٖ۔ اُس کی آواز کی گنگناہٹ سنتے تھے یا بھنبھناہٹ (جیسے شہد کی مکھی کی آواز ہوتی ہے)۔ ایک روایت میں دُوِیَّ ہے بضمہ دال معنی وہی ہیں۔

بِاَیِّ شَیْءٍ دُوِیَ جُرْحُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصَابَہٗ یَوْمَ اُحُدٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُس زخم کی جو جنگ اُحد میں آپ کو لگا تھا کیا دوا کی گئی تھی۔

یُدَاوِیْنَ الْجَرْحٰی۔ (عورتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں جاتیں)۔ زخمیوں کا علاج کرتیں طیبی نے کہا یعنی اپنے محرم لوگوں کا اور خاوندوں کا یا غیروں کا بھی اس طرح کہ اُن کے اعضاء کو ہاتھ نہ لگاتیں مگر ضرورت سے ؏ (معلوم ہوا کہ ضرورت کے وقت مرد کو غیر محرم عورت کا اسی طرح عورت کو غیر مرد کے جسم کا چھونا درست ہے لان الضرورات تبیح المحذورات وما جعل علیکم فی الدین من حرج اور یرید اللہ بکم الیسر و لا یرید بکم العسر)۔

لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ۔ یا مَا جَعَلَ اللّٰہُ مِنْ دَاءٍ اِلَّا جَعَلَ لَہٗ دَوَاءً۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہیں اتاری جس کی ایک دوا نہ رکھی ہو طیبی نے کہا اس حدیث سے دوا اور علاج کا استحباب نکلتا ہے اور جس نے اس کا انکار کیا ہے وہ کہتا ہے کہ ہر چیز اللہ تعالےٰ کی تقدیر سے ہے ہم کہتے ہیں دوا کرنا بھی تقدیر میں ہے جیسے دعا اور تدبیر تقدیر کے منافی نہیں ہے اور خود شارعؑ نے حکم دیا ہے کہ اگر کافروں سے لڑائی کرو تو لڑائی کے سامان تیار کرو قلعے اور مورچے بناؤ ہلاکت میں پڑنے سے منع فرمایا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ اونٹ کا پاؤں باندھ دے پھر اللہ پر بھروسہ کر البتہ مومن کو یہ اعتقاد ضرور ہے کہ دوا اپنے اثر میں مستقل نہیں ہے بلکہ اللہ کے حکم

؏ مجمع البحار میں ہے کہ اگر عورت مر جائے اور غسل دینے والی عورت نہ ہو تو مرد کپڑا ڈال کر اُس کو غسل دے ۱۲ منہ

Marfat.com

سے اثر کرتی ہے اگر اس کا حکم نہ ہو تو لاکھ دوا کرو کبھی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ اُلٹا مرض بڑھتا جاتا ہے۔ ؎

از قضا سرکنگبین صفرا فزود
روغن بادام خشکی می نمود!

قَدْ مَلَّتْ اَطِبَّاءُ هٰذَا الدَّاءِ الدَّوِيِّ۔ اس سخت بیماری کے علاج کرنے والے تھک گئے (یہ حضرت علیؓ نے فرمایا جب لوگوں نے اُن کی رائے نہ سنی)۔

اِذَا نَزَلَ اِلَيْهِ الْوَحْيُ سُمِعَ عِنْدَ وَجْهِهٖ كَدَوِيِّ النَّحْلِ۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اُترتی تھی تو آپ کے مُنہ کے پاس شہد کی مکھیوں کی سی آواز سنائی دیتی تھی۔

بابُ الدّال مع الهاء

دَهْدَهَةٌ۔ یا دَهْدَاهٌ یا دِهْدَاءٌ۔ لڑھکانا۔

فَيَتَدَهْدَى الْحَجَرُ فَيَتْبَعُهٗ فَيَاْخُذُهٗ۔ پھر پتھر لڑھکتا ہوا چلا جاتا ہے وہ اس کے پیچھے جا کر اُس کو پکڑ لیتا ہے۔

عرب لوگ کہتے ہیں دَهْدَيْتُ الْحَجَرَ یا دَهْدَهْتُ۔ میں نے پتھر لڑھکایا۔

لَمَا يُدَهْدِهُ الْجُعَلُ خَيْرٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَاتُوْا فِي الْجَاهِلِيَّةِ۔ گبریلا کیڑا جو گوہ وغیرہ لڑھکاتا ہے وہ اُن لوگوں سے بہتر ہے جو جاہلیت کے زمانہ میں (کفر اور شرک پر) مرے۔

كَمَا يُدَهْدِهُ الْجُعَلُ النَّتْنَ بِاَنْفِهٖ۔ جیسے گوہ کا کیڑا اپنی ناک سے نجاست دھکیلتا ہے۔

دَهْدَاهٌ۔ چھوٹے اونٹ۔

دُهْدُوْهَةٌ۔ وہ جو گبریلا لڑھکاتا ہے جیسے دُهْدُوَّةٌ اور دُهْدِيَّةٌ۔

دَهْرٌ۔ آفت اُترنا، لمبا زمانہ۔ جیسے دِهَارٌ اس کی جمع اَدْهُرٌ اور دُهُوْرٌ اور اَدْهَارٌ ہے۔

لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ فَاِنَّ الدَّهْرَ هُوَ اللّٰهُ یا فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ۔ زمانہ کو بُرا مت کہو اس لئے کہ زمانہ کو جن جن کاموں کا کرنے والا تم سمجھتے ہو اُن کا کرنے والا اللہ ہی ہے (زمانہ کچھ نہیں کر سکتا) تو جب تم زمانہ کو بُرا کہو گے تو گویا معاذ اللہ اللہ کو بُرا کہا۔

عرب لوگوں کا قاعدہ تھا جب اُن پر مصیبتیں آئیں تو زمانہ کی شکایت کرتے اُس کو بُرا بھلا کہتے ہند اور فارس کے لوگوں کا بھی یہی دستور ہے۔ آسمان کو بُرا کہتے ہیں کبھی زمانہ کو کبھی ستاروں کو یہ سب بیوقوفی کی باتیں ہیں نہ آسمان کچھ کر سکتا ہے نہ زمانہ نہ ستارے، بُرائی بھلائی سب کا پیدا کرنے والا وہی ایک خدا ہے۔

اِبْنُ اٰدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَاَنَا الدَّهْرُ۔ (بعضوں نے وَاَنَا الدَّهْرَ بہ نصب راء پڑھا ہی یعنی میں ہمیشہ باقی ہوں) آدمی زاد زمانہ کو بُرا کہتا ہے اور زمانہ کیا کر سکتا ہے میں سب کچھ کرتا ہوں۔ (محیط میں ہے کہ دھر کو بعضوں نے اللہ کا ایک نام قرار دیا ہے۔ کلیات میں ہے کہ دھر عالم کے امتداد کا نام ہے ابتدائی وجود سے لے کر اُس کی انتہا تک اور عادت باقیہ اور مدّت حیات کو بھی دہر کہتے ہیں بعضوں نے کہا ہزار برس کو۔ اور آفت اور حادثہ اور غایت اور غلبہ کے معنی بھی آتے ہیں۔ بعضوں نے کہا دھر کے معنی آبد ہیں۔ امام ابوحنیفہؒ نے کہا میں نہیں جانتا دھر کیا ہے؟

وَذٰلِكَ الدَّهْرُ۔ اور یہ یعنی گناہوں کی مغفرت ہمیشہ ہر ایک فرض نماز سے ہوتی رہتی ہے۔

فَاِنَّ ذَا الدَّهْرِ اَطْوَارٌ دَهَارِيْرُ۔ یہ زمانہ نئے نئے رنگ بدلتا رہتا ہے (کبھی خوشی کبھی رنج) (جوہری نے کہا عرب لوگ کہتے ہیں دَهْرٌ دَهَارِيْرُ یعنی یہ زمانہ بہت سخت ہے۔ جیسے کہتے ہیں لَيْلَةٌ لَيْلَاءُ یہ رات بڑی کٹھن ہے

Marfat.com

یَا یَوْمٌ اَیُّوْمٌ یہ دن بڑا سخت دن ہے۔ زمخشری نے کہا
دَھَارِیْرُ زمانہ کی گردشیں انقلابات، حوادث۔
لَوْلَا اَنْ قُرَیْشًا تَقُوْلُ دَھَرَہٗ الْجَزَعُ لَفَعَلْتُ۔
(ابو طالب نے مرتے وقت کہا) اگر قریش کے لوگ یوں نہ کہیں کہ موت کی گھبراہٹ سے یہ ڈر گیا تو میں ایسا کر لیتا (کلمہ توحید پڑھ لیتا) عرب لوگ کہتے ہیں دَھَرَہٗ جب اس پر کوئی بڑی بات آن پڑے اور وہ خوف زدہ ہو جائے۔)
مَاذَاکَ دَھْرُکَ۔ یہ آپ کی عادت یا آپ کی ہمت یا آپ کا ارادہ نہیں ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں مَا ذَاکَ دَھْرِیْ یا مَادَھْرِیْ بِکَذَا۔ یعنی میری ہمت اور عزیمت ایسی نہیں ہے۔
فَلَا دَھْوَرَۃَ الْیَوْمَ عَلٰی حِزْبِ اِبْرَاھِیْمَ۔ اب آج کے دن ابراہیم کے گروہ پر ہلاکت اور تباہی نہیں ہو سکتی (اصل میں دَھْوَرَۃٌ کہتے ہیں اکٹھا کر کے ایک گڑھے میں پھینک دینے کو۔ مطلب یہ ہے کہ اب ان کی اولاد تباہ نہیں ہو سکتی بلکہ ان کی حفاظت اور نگہبانی کی جائے گی۔)
لَا اٰتِیْکَ دَھْرَ الدَّاھِرِیْنَ۔ میں تیرے پاس کبھی نہیں آؤں گا۔
دَھْسٌ۔ نرم ہونا اس طرح کہ نہ وہاں ریت ہو نہ خاک۔
دَھَاسَۃٌ۔ خوش خلقی۔
دَھَامِسٌ۔ اور دَھْسَاءُ۔ بڑی سرین والی عورت۔
دَھْوَسٌ۔ شیر۔
فَنَزَلَ دَھَاسًا مِّنَ الْاَرْضِ۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب حدیبیہ سے لوٹ کر آتے تو) ایک نرم زمین میں اترے۔ (نہایہ میں ہے کہ دَھَاسٌ اور دَھْسٌ وہ زمین جو نرم ہو لیکن ریت کی حد تک نہ پہنچی ہو۔)
لَا حَزْنٌ ضَرِسٌ وَّلَا سَھْلٌ دَھْسٌ۔ نہ تو سخت دشوار گزار ہے اور نہ نرم ملائم ہے۔
دَھْشٌ۔ حیران ہو جانا، بدحواس ہو جانا۔
تَدَھْیُشٌ اور اِدْھَاشٌ۔ حیران کرنا، بدحواس کرنا۔
فَدَھِشَتْ اُمُّ اِسْمٰعِیْلَ۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ماں (ہاجرہ) دہشت زدہ بدحواس ہو گئیں۔
دَھْقٌ۔ بھر دینا، زور سے انڈیلنا۔
کَاْسًا دِھَاقًا۔ بھرپور گلاس (عرب لوگ کہتے ہیں اَدْھَقْتُ الْکَاْسَ۔ میں نے گلاس کو پورا بھر دیا۔)
نُطْفَۃً دِھَاقًا وَّ عَلَقَۃً مُّحَاقًا۔ نطفہ خوب زور سے بہایا ہوا اور خون گھٹا ہوا۔
دَھْقَنَۃٌ۔ کسان بننا۔
فَاَتَاہُ دِھْقَانٌ بِمَاءٍ فِیْ اِنَاءٍ مِّنْ فِضَّۃٍ۔ (حذیفہ نے پانی مانگا) تو گاؤں کا پٹیل (مقدم) ایک چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا۔ (نہایہ میں ہے کہ دِھْقَانٌ یا دُھْقَانٌ گاؤں کا سردار اور کاشتکاروں کا (کنبیوں کا) بڑا۔)
تَدَھْقَنَ الرَّجُلُ۔ گاؤں کا کسان بن گیا۔
دَھْمٌ۔ ڈھانپ لینا، کالا کرنا۔
اِدْھِمَامٌ اور اِدْھِیْمَامٌ۔ کالا ہونا۔
دُھْمٌ۔ خلقت اور مہینہ کی آخری تین راتیں جن کو محاق بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ کالی اور اندھیری ہوتی ہیں۔
اَمَا تَسْتَطِیْعُوْنَ یَا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ وَّ اَنْتُمُ الدُّھْمُ
(جب قرآن کی یہ آیت اتری کہ دوزخ پر انیس فرشتے تعینات ہیں تو ابوجہل کہنے لگا) قریش کے لوگو کیا تم ان سے بسر نہیں آ سکتے حالانکہ تم اتنے بہت ہو اور تم میں سے دس آدمی ایک ایک فرشتہ پر غالب نہیں آ سکتے (ارے بیوقوف سارے جہان کے لوگوں کو اللہ کا ایک فرشتہ کافی ہے۔ قریش کے مٹھی بھر آدمی کیا کر سکتے ہیں)۔
دَھْمٌ۔ کہتے ہیں جماعت کثیر کو۔
مُحَمَّدٌ فِی الدَّھْمِ بِھٰذَا الْقَوْلِ۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس جماعت میں ہیں اس ٹیلے پر۔
وَاَدْرَکَہُ الدَّھْمُ عِنْدَ اللَّیْلِ۔ رات کے قریب ان کو

Marfat.com

ایک جماعت کثیر نے پالیا۔

مَنْ اَرَادَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ بِدَاهِمٍ۔ جو شخص مدینہ والوں پر آفت لانا چاہے (اُن کو ستانا کسی بڑی مصیبت میں پھنسانا چاہیے)۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَدْهَمَكَ النَّاسُ۔ (ایک شخص عرفات میں لوگوں سے پہلے جا پہنچا اور یوں دعاء کرنے لگا) یا اللہ تو مجھ کو بخش دے اس سے پہلے کہ لوگ تجھ پر ہجوم کریں (تجھ کو پریشان کردیں) (نہایہ میں ہے کہ دعا میں ایسے الفاظ کا استعمال جائز نہیں ہے مگر کسی شخص کی زبان سے بلا تکلف ایسے الفاظ نکل جائیں تو اور بات ہے کیونکہ سادگی اور لاعلمی پر اللہ تعالیٰ مواخذہ نہیں کرتا وہ بڑا رحیم و کریم بادشاہ ہے۔ مگر جاننے بوجھنے والوں کو آداب کا لحاظ رکھنا ضروری ہے: کیا تم نے اُس چرواہے کا قصہ نہیں سُنا جو محبت کی راہ سے پروردگار سے یوں عرض کر رہا تھا پروردگار! اگر تو کبھی میرے پاس آئے تو میں تجھ کو اچھا اچھا چھاچھ دودھ پلاؤں اپنا کمبل تیرے لئے بچھاؤں، تیرے سر کی جوئیں دیکھنے بیٹھوں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُس کو جھڑکا (کیا واہیات بکتا ہے) تو بارگاہ احدیت سے اُن پر عتاب ہوا کہ وہ چرواہا ہماری محبت سے یہ باتیں کر رہا تھا ہم سُن رہے تھے تم نے کیوں دخل دیا بہرحال ہر کام میں نیت پر دارومدار ہے۔ ایک عورت نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر قرابے کا قرابہ عطر کا لاکر انڈیل دیا حواریوں نے اُس کو جھڑکا اور کہا کہ اگر یہ عطر ہم کو دے دیتی تو ہم بیچ کر کئی دن تک اپنی روٹی اُس میں سے چلاتے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اس نیک بخت نے میری محبت سے ایسا کیا اور تم اُس کو جھڑکتے ہو یہ کیا بات ہے۔

صلوات اللہ وسلامہ علی نبینا وعلیہ۔

لَمْ یَمْنَعْ ضَوْءَ نُوْرِهَا اِدْهِمَامُ سُجُفِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ۔ اُس کے نور کی چمک کو اندھیری رات کا پردہ روک نہ سکا۔

رَوْضَةٌ مُدْهَامَّةٌ۔ کالی چمن بے انتہا سبز اور شاداب جس کی سبزی سیاہی تک پہنچ گئی۔

ثُمَّ فِتْنَةُ الدُّهَيْمَاءِ۔ پھر آپ نے ایک تاریک اور اندھیرے فتنے کا ذکر کیا (یعنے فتنہ احلاس کے بعد جس کا ذکر اوپر گزر چکا ہے)۔

اَتَتْكُمُ الدُّهَيْمَاءُ تَرْمِیْ بِالرَّضْفِ۔ تم پر ایک کالی بلا آئی ہے جو گرم جلتے ہوئے پتھر مار رہی ہے۔ دُهَيْمَاءُ بڑی آفت سخت بلا (یہ تصغیر تعظیم کے لئے ہے۔ دُهَيْمَاءُ اور دَاهِيَةٌ دونوں کے معنی آفت اور بلا۔ کہتے ہیں دُهَيْمٌ ایک اونٹنی کا نام تھا جس پر سات بھائی چڑھ کر لڑنے گئے تھے ساتوں اُس لڑائی میں مارے گئے اُن کی لاشیں اُسی اونٹنی پر لد کر آئیں۔ اُس روز سے یہ مثل ہوگئی ہر آفت کو دہیم کہنے لگے)

فَرَسٌ اَدْهَمُ۔ مشکی گھوڑا۔

دُهْمٍ بُهْمٍ۔ کالے مشکی گھوڑوں میں۔

فِیْمَا دَهَمَ۔ اُس آفت میں جو مجھ پر آئے۔

دُهْمَةٌ۔ کالک۔ اگر سخت کالک ہو تو اُس کو جُوْنٌ کہیں گے۔

خَیْرُ الْخَیْلِ الْاَدْهَمُ الْاَقْرَحُ الْاَرْثَمُ۔ بہتر گھوڑا وہ ہے جو کالا مشکی ہو پیشانی پر اُس کی سفیدی ہو اوپر کے ہونٹ میں سفیدی ہو۔

وَیَدْهَامُّ بِذَرَی الْاٰكَامِ شَجَرُهَا۔ ٹیلوں کی چوٹیوں پر درخت کالے ہوجائیں (یعنے گہری سبزی کی وجہ سے کالے دکھلائی دیں)۔

فَجَاءَهُمْ دَهْمٌ۔ اُن کو ایک بڑی اہم خبر آئی۔

اَدْهَمُ۔ کالا اور بیڑی کو بھی کہتے ہیں جیسے لَاَحْمِلَنَّكَ عَلَی الْاَدْهَمِ۔ میں تیرے پاؤں میں بیڑی ڈالوں گا۔

دَهْمَقَةٌ۔ توڑنا، کاٹنا، نرم کرنا، خوشبودار کرنا۔

Marfat.com

لَوْ شِئْتُ اَنْ يُّدْ هَنَ لِيْ لَفَعَلْتُ۔ (حضرت عمرؓ نے کہا) اگر میں چاہوں تو عمدہ عمدہ نرم کھانا میرے لئے تیار کیا جائے (مگر اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی بُرائی کی ہے فرمایا تم نے دنیا کی زندگی میں اپنے مزے اُڑا لئے اس لئے آپ نے سادی اور سخت غذا پر قناعت کی۔ اسی طرح موٹے جھوٹے کپڑے پر اور دنیا کے عیش و عشرت کو پسند نہیں کیا)۔

دُھْنٌ۔ تیل لگانا، نفاق کرنا، فریب کرنا۔ نرمی اور ملائمت کرنا، تر کرنا۔ چکنا کرنا۔

مُدَاھَنَۃٌ۔ نرمی کرنا، نفاق کرنا، ظاہر داری کرنا، یعنی ظاہر کچھ، باطن کچھ۔ جیسے اِدْھَانٌ ہے۔

دُھْنٌ۔ تیل۔

دِھَانٌ۔ سُرخ نرمی (لال چمڑا) تیمھٹ، پہلوان، مکان رنگ کا روغن۔

دَھْنَاءُ۔ میدان چٹپر اور ایک مقام کا نام ہے بنی تمیم کے بلاد میں۔ بیابان

فَيَخْرُجُوْنَ مِنْهُ كَاَنَّمَا دُھِنُوْا بِالدِّھَانِ۔ وہ اُس میں سے اس طرح نکلیں گے جیسے اُن پر تیل ملا گیا۔

دِھَانٌ اور اَدْھَانٌ جمع ہے دُھْنٌ کی۔

وَكُنْتُ اِذَا رَاَيْتُهٗ كَاَنَّ عَلٰى وَجْهِهِ الدِّھَانُ۔ میں جب اُس کو دیکھتا تو ایسا معلوم ہوتا جیسے اُس کے مُنہ پر تیل ملا گیا ہے۔

وَاِلٰى جَانِبِهٖ صُوْرَةٌ تُشْبِهُهٗ اِلَّا اَنَّهٗ مُدْھَانُ الرَّاْسِ۔ اُس کے ایک طرف ایک مُورت تھی جو اُن کے مشابہ تھی مگر اُس کے سر پر تیل لگا ہوا تھا۔

نَشِفَ الْمُدْھُنُ۔ گڑھا سوکھ گیا (محیط میں ہے کہ مُدْھُن وہ مقام جہاں پانی جمع ہو یا جس جگہ بہیلنے گڑھا کر دیا ہو) اور تیل کا شیشہ، تیل نکالنے کا آلہ۔

كَاَنَّ وَجْهَهٗ مُدْھُنَةٌ۔ گویا آپ کا چہرہ صفائی اور رونق میں مُدْھُنَۃ تھا (مُدْھُنَۃٌ مونث ہے مُدْھُنٌ کا اکثر ایسا پانی جو پہاڑ کے گڈھے میں جمع ہوتا ہے بہت صاف اور پاکیزہ ہوتا ہے یا تیل کی طرح صاف اور چکنا تھا۔ ایک روایت میں مُذْھَنَۃٌ ہے ذال معجمہ سے اُس کا بیان آگے آئے گا)۔

كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّھِنُوْا بِهٖ۔ زیتون کا تیل کھاؤ اور بدن پر لگاؤ۔

وَيَدَّھِنُوْنَ فِيْھَا۔ مُردار کی ہڈیوں میں تیل رکھتے ہیں (سر اور بدن پر لگانے کے لئے)۔

اَلدُّھْنُ لِلْجُمُعَةِ۔ بفتح یا ضمہ دال۔ پہلی صورت میں یہ معنی ہوں گے کہ جمعہ کی نماز کے لئے تیل لگانا۔ اور دوسری صورت میں استعمال کا لفظ محذوف ہوگا معنی وہی رہیں گے کیونکہ دَھْنٌ بفتح دال تیل لگانے کو کہتے ہیں اور بضمہ دال تیل کو کہتے ہیں۔

يَدَّھِنُ۔ تیل لگائے (یعنی سر اور داڑھی کے بالوں میں اُن کی پریشانی دور کرے کنگھی کر کے)۔

مَثَلُ الْمُدْھِنِ فِيْ حُدُوْدِ اللّٰهِ۔ جو شخص اللہ کی مقرر کی ہوئی سزاؤں میں رعایت کرے یا اللہ کے احکام میں سُستی اور ملائمت کرے یعنی امر بالمعروف ترک کرے اُس کی مثال طیبی نے کہا وہ شخص ہے جو قدرت رکھ کر ایسا کرے شرم کی وجہ سے یا دین کی پرواہ نہ ہونے کی وجہ سے یا کسی فریق کی رعایت اور محبت سے۔

فَاَكَلْنَا وَادَّھَنَّا۔ پھر ہم نے اُس کا گوشت کھایا اور چربی سے اپنا بدن چکنا کیا۔

قُلْ لِمَنْ تَمَرَّدَ بِالْعِصْيَانِ وَعَمِلَ بِالْاِدْھَانِ لِيَتَوَقَّعَ عُقُوْبَتِيْ۔ (اے عیسیٰؑ) میرے بندوں سے کہدے جو شخص شرارت کے ساتھ میری نافرمانی کرے اور ظاہر داری پر عمل کرے (گنہگاروں اور بدکاروں سے ملاپ رکھے) وہ میرے عذاب کا منتظر رہے۔

دُھْنٌ۔ ایک قبیلہ ہے یمن میں۔

Marfat.com

اَلْاَدَهُ فَالْاَدَهُ ۔ عرب کی ایک مثل ہے ۔ اُس کا مطلب یہ ہے کہ اگر اب یہ چیز تجھ کو نہ ملی تو پھر کبھی نہ ملے گی بعضوں نے کہا اُس کی اصل فارسی ہے۔)

دَهِیٌ ۔ کسی کو مکار فریبیہ کہنا۔

دَهَاءٌ ۔ مکر و فریب حیلہ تدبیر عقلمندی پالیٹکس۔

دَاهِیَۃٌ ۔ آفت برا کام۔

کَانَ رَجُلًا دَاهِیًا ۔ بڑا عقلمند چلتا پرزہ تھا۔

کَانَ مِنْ دُهَاةِ الْعَرَبِ ۔ عرب کے حیلہ باز لوگوں میں سے تھا (داؤں کرنے والوں میں)

دَهِیٌّ ۔ عاقل، فرزانہ، ہوشیار۔

دَوَاهِی الدَّهْرِ ۔ زمانہ کی آفتیں، بلائیں۔

باب الدال مع الیاء

دِیْبَاجٌ ۔ اوپر گزر چکا ہے باب الدال مع الباء میں۔

دِیَاثٌ ۔ نرمی زبان میں التوا۔

تَدْیِیْثٌ ۔ نرم کرنا، ذلیل کرنا۔

وَدُیِّثَ بِالصَّغَارِ ۔ حقیر سمجھ کر ذلیل کیا گیا۔

بَعِیْرٌ مُدَیَّثٌ ۔ وہ اونٹ جو محنت سے کر نرم کیا گیا ہو۔ اُس کی شرارت جاتی رہی ہو۔

فَاَتَاهُ رَجُلٌ فِیْهِ كَالدِّیَاثَةِ وَاللَّخْلَخَانِیَّةِ ۔ ایک شخص اُن کے پاس آیا جس کی زبان پیچیدہ اور گویائی کم تھی۔

تَحْرُمُ الْجَنَّةُ عَلَی الدَّیُّوْثِ ۔ دیوث پر بہشت حرام ہے (دیوث وہ شخص جو بے غیرت ہو اپنی عورت کے پاس غیر مردوں کا آنا گوارا کرے)۔

لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ دَیُّوْثٌ ۔ یا لَا یَجِدُ رِیْحَ الْجَنَّةِ دَیُّوْثٌ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الدَّیُّوْثُ قَالَ الَّذِیْ تَزْنِیْ اِمْرَاَتُهٗ وَهُوَ یَعْلَمُ بِهَا ۔ دیوث بہشت میں نہیں جائے گا یا بہشت کی بو نہیں سونگھے گا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) دیوث کس کو کہتے ہیں؟ فرمایا جس کی عورت حرام کاری کرتی ہو اور اُس کو معلوم ہو وہ اُس کا کچھ تدارک نہ کرے (مجمع البحرین میں ہے کشخان اور قرنان بھی دیوث کو کہتے ہیں بعضوں نے کہا دیوث وہ ہے جو غیر مرد کو اپنی عورت کے پاس آنے دے اور کشخان وہ ہے جو اپنی بہنوں پر غیر مردوں کو آنے دے اور قرنان وہ ہے جو اپنی بیٹیوں پر غیر مردوں کو آنے دے۔)

دَیْجُوْرٌ ۔ تاریکی

تَغْرِیْدُ ذَوَاتِ الْمَنْطِقِ فِیْ دَیَاجِیْرِ الْاَوْكَارِ ۔ بولنے والے جانوروں کا گانا گھونسلوں کے اندھیروں میں۔

دَیَاجِیْرُ ۔ جمع ہے دَیْجُوْرٌ کی۔

دَیْخٌ ۔ مغلوب کرنا، تابع کرنا جیسے دَوْخٌ بعضوں نے کہا دَیْخٌ کوئی مستقل لفظ نہیں ہے مگر تَدْوِیْخٌ کو تَدْیِیْخٌ کر لیا واؤ کو یا سے بدل دیا اُسی سے ہے یہ حدیث فَقَنَّخَ الْكَفَرَةَ وَدَیَّخَهَا ۔ کافروں کو مغلوب کیا اور اُن کو ذلیل کیا (یہ حضرت عائشہؓ نے حضرت عمرؓ کی تعریف میں فرمایا) بعضوں نے کہا دَیْخٌ اور دَوْخٌ کے معنی ایک ہی ہیں یعنی مغلوب کیا مسخر کیا۔)

بَعْدَ اَنْ یُدَیَّخَهُمُ الْاَسْرُ ۔ قید کی ذلت اٹھانے کے بعد (بعضوں نے یُذَیَّخَهُمْ ذال معجمہ سے روایت کیا ہے)

دَیْدَنٌ ۔ یا دَیْدَانٌ یا دِیْدَنٌ ۔ عادت اور طریقہ اور خصلت۔

فَوَجَدْتُهَا وَدَیْدَنُهَا اَنْ تَقُوْلَ ذٰلِكَ ۔ میں نے اُس کو پایا اُس کی عادت تھی یہ کہنے کی

دَاذِیْ ۔ ایک دانہ ہے جس کو نبیذ میں ڈالتے ہیں جلدی نشہ آنے کے لئے۔

مَنَعَهُمْ اَنْ یَّبِیْعُوا الدَّاذِیَ ۔ میں نے اُن کو داذی بیچنے سے منع کیا ۔ (محیط میں ہے داذی فاسقوں کی شراب)

دَیْرٌ ۔ نصاریٰ کا عبادت خانہ جس کو بستی سے دور بناتے

Marfat.com

یعنی اُس میں اُن کے درویش رہا کرتے ہیں اُس کی جمع اَدْیَارٌ ہے۔

یَأْوِیْ اِلٰی دَیْرِہٖ۔ اپنی دیر میں ٹھکانا لیتا ہے۔

دَیْرَانِیٌّ۔ دیر والا۔

دَیْسٌ۔ چھاتی۔

دِیَاسَۃٌ۔ کوٹنا، روندنا، اجوف واوی ہے جو دَوْسٌ میں گزر چکا ہے اُس کی ماضی مجہول دِیْسَ آئے گی۔ صاحب مجمع نے اُس کو اس باب میں بیکار ذکر کیا ہے۔

دَیْفٌ۔ ملانا، خلط کرنا۔ بعضوں نے کہا یہ اصل میں دَوْفٌ تھا جو اوپر گزر چکا۔

وَتَدِیْفُوْنَ عَلَیْہِ مِنَ الْقُطَیْعَاءِ۔ تم اُس میں قطیعا ملاتے ہو (جو ایک قسم کی کھجور ہے)۔

دِیْکٌ۔ مرغا اس کی جمع دُیُوْکٌ اور اَدْیَاکٌ اور دِیَکَۃٌ ہے۔

اِذَا سَمِعْتُمْ صِیَاحَ الدِّیَکَۃِ۔ جب تم مرغ کی بانگ سنو تو دعا کرو قبول ہونے کی امید ہے کیونکہ مرغا فرشتوں کو دیکھ کر آواز کرتا ہے۔ طیبی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ صالحین کے حضور میں دعا مستحب ہے اور اُن سے برکت لینا درست ہے اور مرغا اپنی آواز کے لحاظ سے ذاکرین خدا کی طرف بہ نسبت دوسرے حیوانات کے زیادہ قریب ہے اور گدھے کی آواز سب جانوروں کی آواز میں بری ہے تو وہ اُن لوگوں سے زیادہ قریب ہے جو اللہ کی رحمت سے دور ہیں اسی لئے گدھے کی آواز سن کر اعوذ باللہ پڑھنا وارد ہوا ہے۔ مجمع البحرین میں کعب احبار سے منقول ہے کہ مرغا یہ کہتا ہے اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَا غَافِلُوْنَ۔ ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ بصورت سفید مرغ ہے جس کے پنکھ زمرد اور موتی اور یاقوت سے آراستہ ہیں اُس کا ایک بازو مشرق میں ہے ایک مغرب میں اور اس کا سر عرش کے نیچے ہے اور پاؤں ہوا میں وہ ہر سحر کو اذان دیتا ہے اور آسمان اور زمین والے وہ آواز سنتے ہیں۔

لَا تَسُبُّوا الدِّیْکَ فَاِنَّہٗ یُوْقِظُ لِلصَّلٰوۃِ۔ مرغ کو برا مت کہو وہ نماز کے لئے جگاتا ہے۔

اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالٰی مَلَکًا دِیْکًا اَبْیَضَ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ سفید مرغ کی صورت پر ہے (اخیر حدیث تک۔ جو ابھی گزری)۔

دِیْکُ الْجِنِّ۔ ایک جانور ہے جو باغوں میں ہوتا ہے اُس کو ابوالیقظان بھی کہتے ہیں اور محمد بن عبدالسلم شاعر کا لقب تھا جو شعرائے عباسیہ میں سے تھا اُس نے امام حسین علیہ السلام کے کئی مرثیے تصنیف کئے ہیں۔

دِیْمَۃٌ۔ جو پانی یکساں برسے جائے (یہ لفظ اصل میں اجوف واوی ہے جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے دَوْمٌ میں)۔

کَانَ عَمَلُہٗ دِیْمَۃً۔ (حضرت عائشہؓ سے پوچھا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کا کیا حال تھا؟ انھوں نے کہا) آپ کا عمل دائمی تھا (یعنے اُس کو ہمیشہ کیا کرتے)۔

اِنَّہَا لَاٰتِیَتُکُمْ دِیَمًا۔ یعنے تم پر برابر آتے رہیں گے زمین کو بھر دیں گے۔ دِیَمٌ جمع ہے دِیْمَۃٌ کی۔

وَدَیْمُوْمَۃٍ سَرْدَحٍ۔ ایسا دور دراز جنگل جس میں ہمیشہ آدمی چلتا رہے تو یہ فَعْلُوْلَۃٌ ہے۔ دَوَامٌ سے۔ بعضوں نے کہا یہ فَیْعُوْلَۃٌ ہے دَمَمْتُ الْقِدْرَ سے، میں نے ہانڈی پر راکھ مل دی۔ مطلب یہ ہے کہ وہ جنگل بھول بھلیاں ہے اُس میں چلنے والے کو کوئی نشان ہی نہیں ملتا۔

دِیْمَاسٌ۔ اوپر دَمْسٌ میں گزر چکا ہے۔

دِیْنٌ۔ حساب، بدلا، حکومت، سیرت، سلطنت، عبادت، اطاعت، توحید، تدبیر، عادت، محیط میں ہے عرب لوگ کہتے ہیں دَانَ الرَّجُلُ۔ عزت والا ہوا، ذلیل ہوا، اطاعت کی، نافرمانی کی، بری یا اچھی عادت کر لی، بیمار ہوا۔

دَانَ فُلَانًا۔ اُس کی خدمت کی، اُس کے ساتھ احسان

کیا اُس پر حکومت کی۔

دَیْنٌ۔ قرض دینا۔

دَائِنٌ۔ قرضخواہ۔

مَدْیُوْنٌ۔ قرضدار۔ جیسے مَدِیْنٌ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام دَیَّانٌ بھی ہے۔ یعنی بدلہ دینے والا قہار حاکم قاضی۔ عرب لوگ کہتے ہیں دِنْتُھُمْ فَدَانُوْا۔ میں نے اُن پر غلبہ کیا پھر وہ میرے مطیع ہو گئے۔

یَا سَیِّدَ النَّاسِ وَدَیَّانَ الْعَرَبِ۔ (یہ اعشیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کیا) لوگوں کے سردار عرب کو مغلوب کرنے والے اُن کو مسخر اور تابعدار کرنے والے۔

اُرِیْدُ مِنْ قُرَیْشٍ کَلِمَةً تَدِیْنُ لَھُمْ بِھَا الْعَرَبُ۔ میں قریش سے ایک کلمہ کا طالب ہوں (یعنی وہ یہ کلمہ کہیں لا الٰہ الا اللہ) جس کی وجہ سے سارے عرب لوگ اُن کے تابعدار بن جائیں گے (یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطالب سے فرمایا)۔

کَانَ عَلِیٌّ دَیَّانَ ھٰذِهِ الْاُمَّةِ۔ حضرت علیؓ اس اُمت کے حاکم اور سردار تھے۔

اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ۔ عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کو مطیع کرے (اُس پر غالب آئے گناہوں سے بچا رہے) اور جو کام مرنے کے بعد کام آتے ہیں اُن کو کرے (یعنی نیک کام)۔

کَانَ عَلَیْهِ السَّلَامُ عَلٰی دِیْنِ قَوْمِهٖ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبوت سے پہلے اپنی قوم قریش کے دین پر تھے۔ (اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ معاذ اللہ آپ شرک کرتے تھے کیونکہ پیغمبروں سے شرک صادر نہیں ہوتی بلکہ مطلب یہ ہے کہ دین کے نیک کام اپنی قوم یا قریش کے رسم و رواج کے موافق کیا کرتے۔ مثلاً حج طواف ختنہ صدقہ وغیرہ۔ بعضوں نے کہا یہاں دین سے عادات اور اخلاق مراد ہیں یعنی قریش کے اخلاق رکھتے تھے جیسے شجاعت سخاوت مہمان پروری وغیرہ)

کَانَ قُرَیْشٌ وَمَنْ دَانَ بِدِیْنِھِمْ۔ قریش اور جو لوگ اُن کے دین پر تھے۔

وَمَا یُدَانُ اللّٰهُ بِهٖ۔ اور دین کی اُن چیزوں کا بیان جن سے اللہ کی اطاعت کی جاتی ہے۔

اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِیْنَکَ وَاَمَانَتَکَ۔ میں تیرا دین اور تیری امانت (جن کو تو اپنے وطن میں چھوڑے جاتا ہے مثلاً اہل و عیال مال اسباب وغیرہ) اللہ کے سپرد کرتا ہوں (سفر میں آدمی کو محنت اور مشقت کا سامنا ہوتا ہے اور کبھی دشمنوں کے ہاتھ میں گرفتار ہو جاتا ہے تو اس دعا سے یہ مقصود ہے کہ اللہ تیرا دین محفوظ رکھے اور تجھ کو ایمان پر قائم رکھے اور عبادات بجالانے کی توفیق دے اور وطن میں جو تیرے اہل و عیال اسباب اور مال ہیں وہ سب اللہ کی امان میں محفوظ رہیں)۔

یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِیَّةِ۔ یہ خارجی لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کے جانور سے پار نکل جاتا ہے (اُس میں کچھ لگا نہیں رہتا۔ خطابی نے کہا مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ خوارج باوجود گمراہ ہیں مگر مسلمانوں کے ایک فرقے ہیں اُن سے نکاح کرنا اور اُن کا ذبیحہ کھانا جائز ہے اور اُن کی گواہی قبول ہے اور حضرت علیؓ سے پوچھا گیا کیا خارجی کافر ہیں؟ آپ نے فرمایا کفر سے تو بھاگے ہیں انھوں نے تو کفر میں یہاں تک مبالغہ کیا ہے کہ کبیرہ گناہ کرنے والے کو بھی کافر کہتے ہیں پھر لوگوں نے کہا کیا منافق ہیں آپ نے فرمایا منافق تو اللہ کی یاد بہت کم کرتے ہیں وہ تو صبح اور شام اللہ کی یاد میں مصروف رہتے ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا پھر کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا

عہ یہ ہمارے نزدیک یہ حدیث اُس حدیث کی منافی نہیں ہے کیونکہ نبی قبل نبوت کسی بتے پر شرک و کفر نہیں کیا کیونکہ عرب کے لوگ جاہلیت کے زمانہ میں بھی کئی باتوں میں حضرت ابراہیم کے طریق پر چلتے تھے جیسے کعبہ کی زیارت ختنہ یعنی [illegible] کا بانہ [illegible] طلاق کے بعد [illegible] جائز ہو [illegible] جنابت سے غسل کرنا [illegible] [illegible]

و طریق پر چلتے تھے بت پرستی [illegible] نہیں کرتے تھے بتوں کے پاس تک [illegible] تھی کہ نبوت کے پہلے [illegible] تفصیل احکام [illegible] آپ کو نبوت دینے کے بعد دین کے تمام تفصیل احکام [illegible] اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا [illegible] ووجدک ضالا فہدی ۱۲ منہ

Marfat.com

سننے میں پڑ گئے اور اندھے بہرے بن گئے اُن کو حق بات نہیں سوجھتی۔ دوسری روایت میں ہے کہ حضرت علیؓ نے معاویہؓ کے ساتھیوں کو فرمایا ہمارے بھائی ہیں جو ہم سے مخالف بن گئے اور ہم پر سرکشی کرنے لگے)۔

مترجم ۔ کہتا ہے کہ اہل حدیث نے خوارج اور روافض وغیرہ اہل قبلہ کی تکفیر نہیں کی اور اس لئے اُن کے پیچھے نماز میں اقتدا صحیح رکھی ہے گو بہتر یہ ہے کہ امام متقی اور متورع اور خوش اعتقاد تبع سنت ہو جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ اچھے لوگوں کو اپنا امام کرو کیونکہ وہ تمہارے اور تمہارے رب کے بیچ میں ایلچی ہیں مگر جو لوگ اصول اور ضروریات دین کے منکر ہوں مثلاً حشر اجساد یا ملائکہ یا نبوت یا بہشت یا دوزخ یا وجود جن یا آسمان اور شیطان کے یا اللہ کے ساتھ شرک کرتے ہوں یا کسی قطعی فرض کا انکار کرتے ہوں مثلاً نماز روزے وغیرہ کا یا کسی قطعی حرام کو حلال جانتے ہوں مثلاً شراب یا زنا کو وہ بالاتفاق کافر ہیں اور ایسے لوگوں کی اقتدا صحیح نہیں ہے اور سلف سے یہ ثابت ہے کہ انھوں نے جن لوگوں کو کافر سمجھا اُن کی اقتدا صحیح نہیں رکھی۔ امام ابو عبداللہ بخاریؒ نے عبداللہ بن ادریس سے نقل کیا اُن سے کسی نے پوچھا کیا جہمی کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں؟ انھوں نے کہا جہمی کے پیچھے کون نماز پڑھے گا۔ علی بن مدینی نے کہا کہ جہمی کے پیچھے نماز پڑھوں تو ایسا ہے جیسے یہودی یا نصرانی کے پیچھے اور تعجب ہے اُس شخص سے جو کہتا ہے کہ ہر مدعی اسلام کے پیچھے اقتدا درست ہے گو وہ کفر کا اعتقاد رکھتا ہو اور دلیل لیتا ہے اس حدیث سے بنی الاسلام علی خمس شهادة ان لا اله الا الله اخیر تک۔ ہم کہتے ہیں کہ ایسی حدیثیں بہت سی وارد ہیں جن میں دین کی بعضے باتوں کو بیان کیا ہے بعضے باتوں سے سکوت کیا ہے جن کی ضرورت دوسری حدیثوں یا آیتوں سے ثابت ہے مثلاً ایک حدیث میں یوں ہے من قال لا اله الا الله دخل الجنة اب اگر کوئی زبان سے لا الہ الا اللہ کہہ لے اور شرک کے کام کرتا رہے شدوں اور قبروں کی پرستش کرے انبیاء اور فرشتوں اور کتابوں اور حشر نشر وجود ملائک وسماوات وجن وشیاطین کا منکر ہو تو کیا وہ بہشتی ہوگا ہرگز نہیں کیونکہ دوسری حدیثوں اور آیتوں سے اُس کا دوزخی اور کافر ہونا ثابت ہوتا ہے اسی حدیث کے موافق جو اس شخص نے بیان کی ہے اگر کوئی ان پانچوں باتوں پر عمل پیرا ہو لیکن حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی نبوت کا منکر ہو یا فرشتوں یا حشر نشر کا انکار کرتا ہو یا زنا یا شراب کو حلال جانتا ہو تو کیا وہ مسلمان ہوگا اس زمانہ میں یہ عجیب بلا پھیل گئی ہے کہ ہر ایک خود رائے (اپنی خود رائی پر نازاں) اور ایک آدھ حدیث کو لے کر دوسری حدیثوں کو بالکل چھوڑ دیتا ہے اور سلف صالحین کے اتفاق کے خلاف ایک نیا مسلک اختیار کرتا ہے ایسی آزادی سے اللہ کی پناہ اسی طرح ایسی تقلید سے جس میں اللہ اور رسول کا قول چھوڑ کر پیر مرشد یا امام کی رائے پر جا رہے دونوں شیطانی اغوا ہیں۔ اللھم ثبتنا علی صراطك المستقیم۔

إِنَّ اللّٰهَ لَيَدِيْنُ لِلْجَمَّاءِ مِنْ ذَاتِ الْقَرْنِ۔ اللہ تعالیٰ بے سینگ والی بکری کا بدلہ (قیامت کے دن) سینگ والی سے لے گا (پھر حساب وکتاب کے بعد جانور سب خاک ہو جائیں گے اور آدمی اور جن بہشت یا دوزخ میں بھیجے جائیں گے)۔

لَا تَسُبُّوا السُّلْطٰنَ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَقُوْلُوا اللّٰهُمَّ دِنْهُمْ كَمَا يَدِيْنُوْنَنَا۔ بادشاہ وقت کو (جو اہل اسلام میں سے ہو) بُرا مت کہو اگر ایسی ہی لاچاری ہو اور ضرورت آن پڑے (مثلاً وہ سخت ظلم کرے کسی کو ناحق ستائے) تو یوں کہو یا اللہ تو اُس کو ایسا ہی بدلہ دے جس طرح وہ ہمارے ساتھ سلوک کرتا ہے۔

Marfat.com

إنَّ فُلَانًا يَدِيْنُ وَلَا مَالَ لَهٗ۔ فلاں شخص قرض لیتا ہے
اور اُس کے پاس (قرض ادا کرنے کے لئے) کوئی جائداد نہیں
ہے (عرب لوگ کہتے ہیں دَانَ وَاسْتَدَانَ وَادَّانَ۔
تینوں کے معنی قرض لیا)
اَدَانَ۔ قرض ادا کردیا۔
فَادَّانَ مُعْرِضًا۔ قرض تو لیا لیکن ادا کرنے کی کوئی فکر
نہ کی یا جس نے اُس سے کہا قرض مت لے اُس کی بات کا
خیال نہ کیا یا لوگوں کو ستانے کی نیت سے اُن کا مال ہضم
کرجانے کی نیت سے قرض لیا۔
فَاَصْبَحَ قَدْ دِيْنَ بِهٖ۔ پھر قرضوں نے اُس کو گھیر لیا
(چار طرف سے قرضوں کا ہجوم ہوا)۔
ثَلٰثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَوْنُهُمْ مِنْهُمُ الْمِدْيَانُ الَّذِيْ
يُرِيْدُ الْاَدَاءَ۔ تین آدمیوں کی اللہ تعالیٰ ضرور مدد کرتا
ہے اُن میں سے ایک اُس شخص کو بیان فرمایا جو قرضوں میں
ڈوبا ہوا ہو (بہت قرضدار ہو) مگر ادا کرنے کی نیت رکھتا ہو
(یہ نہیں کہ ہضم کرنے کی لوگوں کا مال کھاجانے کی)۔
اَلدَّيْنُ بَيْنَ يَدَيِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْعُشْرُ
بَيْنَ يَدَيِ الدَّيْنِ فِي الزَّرْعِ وَالْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَ
الْغَنَمِ۔ قرضہ سونے چاندی کو ترکہ میں دینے سے پہلے ادا
کیا جائے گا (یعنی میت کے مال میں سے پہلے قرض ادا کیا
جائے گا پھر جو بچے گا وہ وارثوں کو ملے گا اور زکوٰۃ قرضہ
سے پہلے وصول کرلی جائے گی۔ کھیت اور اونٹ گائے
بیل بکریوں میں)۔
لَا يَجْمَعُهُمْ دِيْوَانُ حَافِظٍ۔ کوئی محافظت کرنے والا
دفتر اُن کو اکٹھا نہیں کرتا۔
دِيْوَانٌ۔ وہ کتابچہ جس میں تنخواہ داروں اور مجاہدین کے
نام اور ہر ایک کی ماہانہ یا ششماہی یا سالانہ تنخواہیں لکھی
جاتی ہیں سب سے پہلے یہ کتابچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے بنوایا تھا۔

اَلدَّوَاوِيْنُ ثَلٰثَةٌ۔ قیامت میں تین قسم کے دفتر یعنے نامۂ
اعمال ہوں گے۔
دِيْوَانٌ لَا يَعْبَأُ اللّٰهُ۔ ایک وہ دفتر ہوگا جس کی اللہ تعالیٰ
پرواہ نہ کرے گا (یعنی حقوق اللہ کا کیونکہ وہ کریم و رحیم ہے
اپنے حقوق مومن کو معاف کردے گا لیکن حقوق العباد
سے پیچھا چھٹنا مشکل ہے جب تک اُس کا بدلہ نہ لیا جائے
یا صاحب حق کو اللہ تعالیٰ راضی نہ کردے وہ اپنا حق معاف
کردے۔ کہتے ہیں کسریٰ بادشاہ ایران نے اپنے منشیوں کو
جھانکا دیکھا تو اپنے میں آپ حساب کررہے ہیں کہنے لگا
یہ دیوانے ہیں اُس روز سے دفتر کا نام دیوان ہوگیا)۔
حَافِظٌ يُرِيْدُ الدِّيْوَانَ۔ حافظ سے مراد دیوان ہے۔
مُحُوْا مِنَ الدِّيْوَانِ۔ اُن کا نام دفتر سے نکال دیا گیا۔
اِلَّا وَهُمَا يَدِيْنَانِ دِيْنًا۔ مگر وہ اسلام کا دین رکھتے
تھے (یعنی جب سے مجھ کو ہوش آیا میں نے اُن کو اسلام ہی
کے دین پر پایا)۔
نَهٰى عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ دَيْنًا۔ سونے چاندی کو سونے
چاندی کے بدل اُدھار کے طور پر بیچنے سے منع فرمایا بلکہ
دونوں طرف نقدا نقد ہونا چاہیئے اُس کو فقہا بیع صرف
کہتے ہیں)۔
اَحَبُّ الدِّيْنِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهٗ۔ بہتر
عبادت وہ ہے جس پر ہمیشگی کی جائے (یعنی جس کو ہمیشہ
بجالائے گو وہ تھوڑی ہو)۔
جَعَلَ ذٰلِكَ فِيْ دِيْنِهٖ۔ اپنے دین میں اُس کو کرے (یعنی
فیما بینہ وبین اللہ اور اللہ کے سپرد کرے)۔
اَنَا الدَّيَّانُ۔ میں لوگوں کے اعمال کا بدلہ دینے والا ہوں۔
اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ۔ ہمارا قرض ادا کردے (یہاں قرض
سے تمام حقوق العباد مراد ہیں کسی قسم کے حقوق ہوں)۔
فَلَمْ يَزَلْ يَدَّانُ۔ برابر قرض لیتا رہا۔
اِلَّا الدَّيْنَ۔ (شہید کے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے)۔

Marfat.com

نحو قرضہ (یعنی حقوق العباد جن کے ادا کرنے کی نیت نہ رکھتا ہو اگر ادا کرنے کی نیت ہو تو اُن کی مغفرت کی بھی امید ہے اللہ تعالیٰ صاحبِ حق کو راضی کرلے گا وہ اپنا حق معاف کردیگا۔

یَوْمُ الدِّیْنِ۔ بدلہ کا دن، یعنی قیامت کا۔

اَدَنْتُهٗ اور دَایَنْتُهٗ۔ میں نے ایک میعاد مقرر کرکے اُدھار اُس کے ہاتھ بیچ دیا۔

اَدَنْتُ مِنْهُ۔ میں نے ایک مدت پر اُس سے خریدا۔

دَانَ نَفْسَهٗ۔ اپنے آپ کو ذلیل کیا۔

کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ۔ جیسا تو کرے گا ویسا بدلہ پائے گا۔ (کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو حضرت داؤد علیہ السلام پر اُترا تھا، ہوا یہ تھا کہ ایک مرد زبردستی ایک عورت سے فعل شنیعہ کیا کرتا آخر عورت نے تنگ آکر کہا تو جب میرے پاس آئے گا تیری عورت کے پاس دوسرا مرد جائے گا یہ سُنکر وہ اپنی عورت کے پاس گیا وہاں ایک غیر مرد کو پایا اُس کو پکڑ کر حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس لایا اور اپنا قصہ کہہ سنایا اُس وقت حضرت داؤدؑ پر وحی آئی اس شخص سے کہدو کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ۔ یعنی تو جیسا سلوک لوگوں سے کرے گا لوگ بھی ایسا ہی سلوک تجھ سے کریں گے۔

اَلْعِلْمُ دِیْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَاْخُذُوْنَ دِیْنَکُمْ۔ علم (یعنی شریعت کا علم) دین ہے تو سمجھ لو کس سے تم اپنا دین حاصل کرتے ہو (یعنی صالح اور حق پرست تبع سنت سے علمِ دین حاصل کرو نہ کہ بدعتیوں اور فاسقوں سے)

نَشَدْتُكَ بِالسَّبْتِ الدَّیَّانِ۔ (یہ حضرت علیؓ نے ایک یہودی سے کہا) میں تجھ کو ہفتے کے دن کی قسم دیتا ہوں جو فیصلہ کرنے والا ہے۔

اَوْصٰی لِدَیَّانِهٖ۔ ایک یہودی نے اپنے دین پر چلنے والوں کو وصیت کی (یعنی اپنے پیرودں کو)

مَدْیَنُ ابْنُ اِبْرَاهِیْمَ نے حضرت لوطؑ کی بیٹی سے نکاح کیا اُن کی اولاد بہت بڑھی یہاں تک کہ مدین ایک قوم ہوگئی انہی کے طرف حضرت شعیبؑ بھیجے گئے تھے۔

دِیْنُوْا فِیْمَا بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ اَهْلِ الْبَاطِلِ اِذَا جَالَسْتُمُوْهُمْ۔ جب تم اہلِ باطل مخالفین کے ساتھ بیٹھو تو برابر کا بدلہ کرو (یعنی زیادتی اور سختی گفتگو میں نہ کرو)

دِیْنَارٌ۔ عرب کی اشرفی ایک مثقال سونے کی جو آنحضرتؐ کے عہد میں رائج تھی اُس کی اصل دِنَّارٌ تھی اُس کے بیان کرنیکا یہ محل نہ تھا مگر صاحب مجمع نے یہیں بیان کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ دینار کا وزن ۴۸ جو کا تھا)

دِیْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَدِیْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِیْ رَقَبَةٍ۔ جو دینار تُو اللہ کی راہ میں خرچ کرے اور جو دینار تو کسی بردے کو آزاد کرانے میں خرچ کرے۔

لُعِنَ عَبْدُ الدِّیْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ۔ بندۂ زر اور بندۂ نقرہ پر لعنت (جس کو اللہ تعالیٰ کا کچھ ڈر نہ ہو رات دن شکم پروری اور روپیہ اکٹھا کرنے میں مصروف رہے حلال حرام کی قید اٹھادے)۔

دِیْنَوَرُ۔ ایک بستی ہے بغداد اور ہمدان کے درمیان ؟

تمت

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب
آرام باغ کراچی

Marfat.com

میر محمد کتب خانہ کی چند قابل قدر مطبوعات معہ نادر اضافات مفیدہ

- دیوان حماسہ (عربی) مجلد پشتہ سنہری ڈائی اعلیٰ کاغذ ‎-/64
- دیوان متنبی (درسی) عمدہ کاغذ ‎-/20
- زاد الطالبین (عربی) مع حاشیہ المسماۃ مزاد الراغبین اعلیٰ کاغذ ‎-/6
- ریاض الصالحین (عربی) (مع مزید تحقیق و تخریج) مجلد ریگزین سنہری ڈبل ڈائی اعلیٰ کاغذ ‎-/68
- ریاض الصالحین (عربی) (جلی قلم مع احادیث نمبر) مجلد ریگزین سنہری ڈائی۔ کلاں سائز ‎-/80
- سراجی فی المیراث محشی (عربی) اعلیٰ کاغذ رنگین ٹائیٹل ‎-/16
- سلم العلوم مع حاشیہ اصعاد الفہوم عمدہ کاغذ رنگین ٹائیٹل ‎-/16
- شرح ابن عقیل مجلد عمدہ اعلیٰ کاغذ رنگین ٹائیٹل۔ ‎-/68
- شرح تہذیب (عربی) اعلیٰ کاغذ رنگین ٹائیٹل ‎-/16
- شرح عقائد نسفی (عربی) اعلیٰ کاغذ رنگین ٹائیٹل ‎-/20
- شرح مائۃ عامل (محشی و معرب) رنگین ٹائیٹل عمدہ کاغذ ‎-/9
- شرح مائۃ عامل محشی (کلاں) (معہ مفید چار رسالے) رنگین ٹائیٹل عمدہ کاغذ۔ ‎-/32
- شرح معانی الآثار للطحاوی (مع) رسالہ الحاوی سیرت امام طحاوی و کشف الاستار کامل دو جلد مجلد پشتہ سنہری ڈائی عمدہ کاغذ ‎-/248
- شرح وقایہ اولین کامل مع حاشیہ عمدۃ الرعایہ مجلد پشتہ سنہری ڈائی اعلیٰ کاغذ۔ ‎-/124
- شرح وقایہ آخرین کامل اعلیٰ کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی (زیر طبع)
- علم الصیغہ (فارسی) عمدہ کاغذ ‎-/8
- عمارۃ : کامل کیلانی۔ عمدہ کاغذ ‎-/4
- فصول اکبری (فارسی) اعلیٰ کاغذ ‎-/12
- الفوز الکبیر عمدہ کاغذ ‎-/12
- قال اقول (کلاں) اعلیٰ کاغذ رنگین ٹائیٹل ‎-/10
- القراءۃ العربیۃ الہندیہ (عربی اردو انگریزی) ‎-/10
- القراءۃ الرشیدہ (عربی) اول ‎-/6 ثانی ‎-/8 روپے، ثالث ‎-/10 رابع ‎-/14 ″
- قطبی اعلیٰ کاغذ رنگین ٹائیٹل ‎-/36
- کتاب التحقیق (شرح حسامی) (المعروف) لغایۃ التحقیق۔ مجلد پشتہ سنہری ڈائی۔ ‎-/60
- کریما جلی قلم عمدہ کاغذ ‎1/50
- مبادی القراءۃ الرشیدہ (عربی) اول ‎-/5 ثانی ‎-/5 روپے
- گلستان سعدی (فارسی) بہ حاشیہ اردو (مولانا قاضی سجاد حسین) رنگین ٹائیٹل عمدہ کاغذ ‎-/20
- مالا بدمنہ (فارسی) محشی۔ عمدہ کاغذ رنگین ٹائیٹل ‎-/15
- متن الجزریۃ اعلیٰ زرد کاغذ ‎-/4
- مجموعہ پنج گنج (محشی عکسی) (فارسی) عمدہ کاغذ ‎-/8
- المحادثۃ العربیۃ (الجزء الاول) عمدہ کاغذ ‎-/12
- مختارات الادب زیدان بدران (قسم النثر) عمدہ کاغذ ‎-/6
- المختصر القدوری مع حل المسمی التوضیح الضروری (عربی) اعلیٰ کاغذ رنگین ٹائیٹل ‎-/28
- مختصر المعانی بحواشی شیخ الہند (عربی) مجلد پشتہ ریگزین سنہری ڈائی اعلیٰ کاغذ ‎-/16

تفصیلی فہرست کتب مفت طلب فرمائیں

میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

Marfat.com